فیہا مصابیح
ظاہر حق
...سفار والاستغفار وانتہت الی جنابہ یاستہ الحدیث والفقہ فی الاقطار وحظہ
...دع الداعیہ والقاصیہ مولانا المولوی محمد قطب الدین الدہلوی دامت برکاتہ

ہی طرف اسکی کہ دوا کرنی مستحب ہے اور یہی مذہب صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف رد اوس شخص کے کہ انکار کرے ہی دوا کرنے
ساتھہ قضا و قدر کے ہی نہین حاجت دوا کرنی کی اور حجۃ جمہور کی یہہ حدیثین ہین اور اعتقاد کرتے ہین یہہ کہ فاعل اللہ تعالی ہی ہے اور دوا کرنی بہی
سی ہی اور یہہ مانند امر کی ہی ساتھہ دعا کی اور قتال کفار کی باوجودیکہ اجل نہین تاخیر کرتی حاصل یہہ کہ رعایت اسباب کے ساتھہ دوا وغیرہ کی نہین منافی ہی
توکل کی جیسیکہ نہین منافی ہی دفع کرنا بہوک کا ساتھہ کہانی کی آنحضرت سید المتوکلین تہے وہ بہی دوا کرتی تہی ع وعن ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفاء فی ثلث فی شرطۃ محجم او شربۃ عسل او کیۃ بنار وانا انہی امتی
عن الکی رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفا بیچ تین چیزون کے
ہی بیچ لگانی سینگی یعنی پچہنی والیکی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا بیچ داغنی کی ساتھہ آگ کی اور مین منع کرتا ہون اپنی امت
سی نقل کی یہہ بخاری نی ف محجم ساتھہ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کی سینگی کو کہتے ہین اور یہان مراد وہ لوہا ہی کہ جسسی پچہنی دیتی ہین یعنی
اور شرط ساتھہ زبر شین کی پچہنی لگانی تا خون نکلی پس ترجمہ فی شرطۃ محجم کا یہہ ہوا کہ بیچ پچہنی لگانی کی استرہ سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی لکہا ہی
کہ علما نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی یعنی امراض مادی یا دموی ہین یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج انکا نکالنا
نکالنی خون کے سی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج انکا ساتھہ اسہال کی ہی پس ساتھہ شہد کے تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھہ داغنی کی گئی سی اشارہ کی واسطی حالت
پر کہ طبیب معالجہ سی عاجز ہووین اسلیئی کہ دفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باقی کہ منقطع نہین ہو مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیئی کہا ہی کہ آخر الدوا الکی یعنی [illegible]
داغنی سی باوجود ہونی اسکی علاج اس سبب سے ہی کہ عرب عظیم الشان جانتے ہی اوسکو اور کہتی ہی کہ وہ قطع کر دیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغنا نہین
تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تہا درمیان اونکی کہ آخر الدوا الکی پس نہی کی اوسی تا شرک خفی مین نہ گرفتار ہون اونہی اس سی منع ہی والا اگر داغنا [illegible]
سبب شفا کی حق سی کہی تو جائز ہی اور بعضی کہتے ہین کہ نہی داغنی سی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہان کہ داغنی مین خوف ہلاک اور سرایت کا ہی اور زخم نہو [illegible]
اور تفصیل کلام کی یہہ ہی کہ حدیثین بیچ مقدمہ داغنی کی مختلف آئی ہین بعضی تو دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر جیسی یہہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون
مین آیا ہی کہ دوست نہین رکہتا ہون مین داغنی کو اور کہین مدح اور ثنا آئی ہی اوسکی ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثون کی علما نی لکہا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اوپر
جواز پر اور عدم محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اوپر اولویت ترک داغنی کی اور نہی محمول ہی اوسپر کہ داغنا بطریق اختیار
کی ہو بلا سبب مرض کے یا بیچ دفع مرض کے احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوسپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی از تکاب اسکی سبب [illegible]
ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کے تئین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تہا اور صحت ان بعضی [illegible]
ہی اور حاصل یہہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ع و
عن جابر قال رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحلہ فکواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے رگ ہفت اندام پر دن احزاب کے اوسکو جنگ خندق بہی کہتی ہین پس داغ دیا اونکو پیغمبر خدا نی یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتہہ سی تا
خون بند ہو جاوی نقل کی یہہ مسلم نی وعنہ قال رمی سعد بن معاذ فی اکحلہ فحسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بمشقص
ثم ورمت فحسمہ الثانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سی کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی
ہاتہہ سی تیر کی پیکان سی پہر سوج گیا ہاتہہ داغنی سی پس داغا اوسکو دوبارہ نقل کی یہہ مسلم نی وعنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی ابی بن کعب طبیبا فقطع منہ عرقا ثم کواہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاس

ابی بن کعب کے ایک طبیب کو پس کاٹی طبیب نے اونکی رگ پہر داغ دیا ابی کو اوس رگ پر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن ابی هریرة انه سمع رسول الله**
صلی الله علیه وسلم یقول فی الحبة السوداء شفاء من کل داء الا السام قال ابن شهاب السام الموت
والحبة السوداء الشونیز متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اونہون نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی
ہر بیماری سی سوا سام کی کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ اگرچہ حدیث عام ہی کہ
کلونجی مین شفا ہی ہر بیماری سی ولیکن مخصوص ہی ساتھہ اون امرض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہین ایسی کہ وہ حار یابس ہی پس دفع کرتی ہی اون
امرض کو کہ ضد اسکی ہین اور بعضون نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا مین ساتھہ ترکیب کے اور کرمانی نی کہا کہ متعین ہی عموم بدلیل
استثنا کی اور سفر السعادت کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت اکابر سی بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتھہ کلونجی کی کرتی تہی اور بعضی بیچ تمام امراض کی شہد
استعمال کیا کرتی تہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض اونکی رفع ہوتی تہی **وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل الی النبی صلی**
الله علیه وسلم فقال ان اخی استطلق بطنه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسقه عسلا فسقاه ثم جاء
فقال انی سقیته فلم یزده الا استطلاقا فقال له ثلث مرات ثم جاء الرابعة فقال اسقه عسلا فقال لقد سقیته فلم یزده
الا استطلاقا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صدق الله وکذب بطن اخیک فسقاه فبرأ متفق علیه اور روایت ہے ابی سعید
خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بہائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلے آتی ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پلا
شہد پس پلایا اوسکو پہر آیا وہ اور کہا پلایا تہا مینی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست آنے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو تین بار یعنی
ہر بار فرماتی تہی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پہر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا مینی اور پیٹ اور زیادہ چلا پہر آیا چوتہی بار یعنی اور کہا کہ
زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلا تو اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق مینی پلایا اوسکو پس نہ زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پہر فرمایا آنحضرت
نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جہوٹا ہی پیٹ بہائی تیری کا پہر پلایا اوسنی بہائی کو شہد پس اچہا ہوگیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پلایا اوسکو شہد یعنی
نرا یا ملا ہوا پانی مین اور حضرت علی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کرے اپنی بیوی سی کچہہ دیوی اوسکو اپنی مہر مین سی پہر خرید کری اوسکا شہد اور
مینہہ کی پانی مین ملا کر پیوی پاوے گا شفا با برکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیت مین فیہ شفاء للناس یا یہہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہہ شہد پیوی گا تو اسکی
پیٹ کو آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جہوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہین کذب کی جگہہ خطا کی جیسیکہ کذب سمعہ جہوٹ کہا
کان اسکی نی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اوس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیی کہ لوگون کو بیچ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتہہ پینی شہد کی اس مادہ مین توقف و
حیرت ہی یعنی شہد مسہل اور چلانیوالا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتہہ پلانی اوسکی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا ایسی کہ ہر بار کہ شہد پلایا پیٹ
چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا بہ برکت دعا آنحضرت کی اور ظہور معجزہ اونکی ہو بیچ مادہ خاص کی پس اور مواد کو اسپر قیاس نہین کر سکتی اور یہہ بہی
اگرچہ ایک روش نیک ہے اہل ایمان کی لیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتہہ پلانی شہد کی اس مادہ مین موافق مذہب طب
کی ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی ایسی کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلا مادہ فاسد کی تہا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی اور اخراج
مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طب کی ہی اور صاحب سفر السعادت نی کہا کہ طب نبوی ساتہہ طب اطبا کی نسبت نہین رکہتی ایسی کہ طب نبوی متیقن الفلاح
ہی ایسی کہ صادر ہی وحی الہی سی اور قلب نبوت اور کمال عقل سی اور طب غیر اونکی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ سی کہ مظنہ خطا کا ہی اوسمین اور جسکو کہ
ساتہہ طب نبوی کی کہ متیقن الفلاح ہی نفع نہو بالیقین جاننا چاہیی کہ نقصان ایمان اوسکی سی ہی اور جو کوئی اوسکو ساتہہ قبول و صدق اعتقاد

پاک کی عمل مین ملاوی البتہ اوتنی منتفع ہو جیسیکہ قران کریم کہ شفا ہی سینون اور دلون کی ہی جو کوئی اوسکو ساتہہ اخلاص وقبول کی نہ سیکہی
سبب زیادتی مرض اور وبال حال اوسکیکا ہوتا ہی اسلیی بعضون نی کذب پیٹ اوسکیکو اوپر عدم صدق نیت اور عدم خلوص اعتقاد
اوسکیکی حمل کیا ہی فافہم وباللہ التوفیق ۞ع۞ح۞ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتہہ اوسکی بہری ہوئی سینگی کہچوانا اور استعمال کرنا
قسط بحری یعنی کٹ کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفساء دہونی لیتی ہین اوسکی اور
جاری کرتی ہی حیض وپیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کی اور تحریک کرتی ہی شہوۃ جماع کو اور اسکے پینی سی
پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتہی دن کی تپ کو بہی نفع کرتی ہی اور اسکی لگانی سی چہائیان اور چہپ جاتی رہتی
ہی اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوای انکی منافع اسمین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین اسلیی
اوسکو افضل دواون کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ اور بحری افضل
ہی ہندی سی اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ۞ح۞ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتہہ دبانی کی ہاتہہ سی یا کپڑی سی بیماری حلق کیکو اور
لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کی حلق مین پیدا ہوتی ہی جوش
خون سی دائیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی تالو کو انگہوٹہی سی دباتی ہین اور اوس مین سی خون سیاہ نکلتا ہی اسی منع
رفیہ مایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کر کر ناک مین ٹپکاوی کہ اوسکو سعوط کہتی ہین پس وہ پانی
پہونچکر اوسکو دفع کری گا اور کٹ حار یابس ہی اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنی کو ساتہہ کٹ کی تعجب کرتے
ہیں کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکونکو حرارت سی ہوتا ہی خصوصاً نواح حجاز مین کہ حار ہی اور علماء اوسکا جواب یہہ
دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتہہ کٹ کی مفید ہوتا ہی اوسکو اسلیی کہ کٹ مجفف
اور مقوی عضو ہی اور کبہی نفع دوا کا بالخاصیت ہی ہوتا ہی یا آنکہ ہو سکتا ہی کہ یہہ معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیسے ہو واللہ اعلم ۞ح۞ وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ
اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ
مِنْہَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام قیس سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی انگلی سی ساتہہ اس دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال
کرنا عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیی کہ اسمین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سی ذات الجنب ہی سعوط کی جاوی عذرہ
سے یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہہ مین باچہہ کی طرف سی ٹپکائی جاوے
ذات الجنب سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانیکو انگلی سی بسبب عذرہ کے

کرتی تہی کی اوستی حدیث سابق مین اور یہان ہی بطریق انکار کی فرمایا کسواسطی دبانی ہو حلق لڑکون کی اور معنی علاق کی وہی ہین جو ذکر کی مذکور ہوئی اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہی ساتہہ زیر ہمزہ کی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ روایت اولی اور اصوب ہی اور معنی اعلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہہ کہ نہ دباو اپنی اولاد کی حلق ساتہہ اونگلی کی بیماری مذکور مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتہہ اسکی کہ مراد قسط بحری سی یہہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسیکہ تفسیر کیا ہی اوسکو بعضون نی ساتہہ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین لیکن بحری کا نفع غالب ہے اور ذات الجنب ورم حارہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور یہان مراد ذات الجنب سی ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہوتی ہین نواحی پہلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سات بیماریون مین سی دو کو بیان فرمایا اور پانچ سی سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تہی اوسوقت اور شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریونسی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہہ سب بیماریون کو مفید ہی جیسیکہ بعض النسخ اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کو بہت نفع کرتی ہو اسلیے اونکو ذکر فرمایا اور بعضون نی کہا مراد سات سی کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی ۴ ح ع؛ وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی اور رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تپ بہاپ ہی جہنم کی پس ٹہنڈا کرو اوسکو ساتہہ پانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتہہ آگ دوزخ کی یعنی نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت پر ہی جیسیکہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بہاپ دوزخ کا ہی پس ہوسکتا ہی کہ حرارت تپ کی بہی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینی والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی بسبب گرمی آفتاب کی یا حرکت یا غضب یا مانند اسکی کی اوسکو ٹہنڈک پانی کی مفید ہوتے ہے یعنی پانی بدن پر ڈالنی سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد ٹہنڈا کرنی سی استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا یا پانی ملاکر یا اسکا ٹہنڈا کرنی سی یہہ ہی کہ سبیل پانی پلاوی اوسکی برکت سی خدا تعالی تپ کو دور کر دی کا ۲ ح ؛ مولانا عبد الشروح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ افسون کرنی کی چشم زخم سے اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کیسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد افسون سی دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطی طلب شفا کی اور دعائین نظر کی ابتدا کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنک زہر دار سی اور مراد ساتہہ اسکی ڈنک بچہو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسکی حکم مین ہی اور نملہ کہتی ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک بیماری ہی کہ پہنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اوسکو ساتہہ چیونٹی کی بسبب انتشار اوسکی کی اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیز دن کو اسلیے ذکر کیا کہ افسون ان مین اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہی افسون مگر ان تین چیزون مین اسمین بہی یہی تاویل ہی یا یہہ کہ اول

افسون سی منع فرمایا تہا بسبب الفاظ جاہلیت کی بعد ازان رخصت ہوئی ہو ان تین چیزون مین بسبب اہتمام شان انکی کی اور کمال نفع لوگون کی ساتہہ اسکی بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم ؞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منتر پڑہوا دین ہم نظر لگ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِي صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی ام سلمہ کی گہر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکی چہرہ مین سفعہ یعنی زردی تہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منتر پڑہواؤ واسطی اسکی پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر حدیث سی نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی ولیکن شارحون نے اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر انکی تیز تر بہال سی ہی ؞ ح ؞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منترون سی پس آئی اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تہی پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑہتی ہین ہم اوسکو ڈنک مارنی بچہو کی سی اور آپنی منع فرمایا ہی منترون سی پہر عرض کیا اونہون نی وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا معلوم کرین کہ درست ہی یہہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکہتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکی تم مین سی یہہ کہ نفع پہنچاوی اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہیی کہ نفع پہنچاوی اوسکو یعنی جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؞ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا تہی ہم پڑہتی منتر بیچ جاہلیت کی پس عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتی ہین آپ اسمین پس فرمایا بیان کرو روبرو میری منتر اپنی نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اسمین شرک نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی اسمین اسما جن وشیاطین کی ہون اور معانی اوسکیی کفر لازم نہ آوی اسلیی کہ کہا ہی علماء نے کہ جن الفاظ کی معانی معلوم نہون افسون ساتہہ اونکی نہ کرنا چاہیی مگر آنکہ بنقل صحیح شارع سی آیا ہو اور جن بسبب عداوت کی کہ بالطبع ساتہہ انسان کی رکہتی ہین شیاطین کی دوست ہین پس جبکہ پڑہی جاتی ہین افسون ساتہہ اسما شیاطین کی قبول کرتی ہین خباثت اون کو اور نکل جاتے ہین جگہہ اپنی سی اور اسیطرح سانپ کے کاٹی ہوئے کو ہے کبہی اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ ؞

سکے ہوکر کاٹتا ہی جب پڑہا جاتا ہی اوسپر افسون ساتہہ ناموں شیاطین کی تو سیلان کرتا ہی زہر اوسکا بدن انسان سی اور دفع ہوجاتا ہی اوس سی پس اجماع ہی علماء امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء و صفات اسکیکی اور بزرگترین افسونوں کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورۂ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیت الکرسی اور وہ آیتیں کہ مشتمل ہیں اوپر معنے پناہ چاہنی کی اور تعویذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوئی ہیں اور کتب احادیث میں مذکور ہیں ازانجملہ کتاب سفر السعادۃ میں لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث میں آیا ہی کہ جس کسیکی نظر اپنی مال پر یا فرزند پر کہ جو اوسکو خوش لگتا ہی پڑی چاہیی کہ کہی ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی کہ دیکہا اونہوں نی ایک لڑکی خوب صورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گڑہا تہوڑی اسکیکا تا نظر اوسکو نہ لگی اور افسونوں مشہورہ سے آیات شفاء ہیں نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس شکایت کی مینی آپ کی جناب میں بیٹی کی بیماری کی فرمایا کہ کہاں ہی تو آیات شفاء سی پس بیدار ہوا میں اور تلاش کیا مینی قرآن میں آیات شفا کو پس پائیں مینی چہہ جگہہ کہ وہ یہہ ہیں ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء پس لکہا مینی ان آیات کو اور پانی میں دہوکر پلائیں اوسکو پس شفا پائی اوسنی فی الحال گویا بند اوسکی پاؤں سی کہولا گیا کذا فی المواہب اللدنیہ اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سناد ابو القاسم قشیری کی لایا ہی اور دیکہنا اللہ تعالی کا خواب میں ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکہنا انکا چینی کی باسن میں اور دہوکر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہے اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکہا مینی بہت مشائخ کو کہ لکہتی تہی ان آیات کو واسطی بیماری کی رہا یہہ کہ یہہ مذکورات کہ اجزاء آیات ہیں انہیں کو لکہی یا تمام آیتیں جو کہ کچہہ دیکہا گیا ہی لکہنا انہیں اجزاء کا ہی واللہ اعلم

ترجمہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑہنی والی تقدیر سی تو بڑہ جاتی اوس سی نظر اور جس وقت کہ طلب ہونی کی کیی جاؤ تم پس دہوؤ نقل کی یہہ مسلم نی ف نظر حق ہی یعنی کارکر جاتا نظر کا آدمی ہیں اور ہر چیز میں کہ اچہا جان کر نظر کری ثابت و واقع ہی ساتہہ تقدیر الہی کی اور حق تعالے نے یہہ خاصیت بعضوں میں رکہی ہی مانند سحر کی اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک او چیز کا کیا ہی اور بڑہنی والی یعنی اگر کوئی چیز پیش دستی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر نظر اور متغیر کر دیتی اوسکو اور یہہ مبالغہ ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکیکی اشیاء میں اور طلب دہونی کی کیی جاؤ لئ عادت تہی لوگوں کی کہ نظر لگانی والی کی ہاتہہ پاؤں اور ازار کی نیچی سی دہوتی تہی اور وہ پانی ڈالتی تہی اسپر کہ جسکو نظر لگتی تہی اور اوسکو سبب شفاء کا جانتی تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور ادنی فائدہ اسمیں یہہ ہی کہ وہم دفع ہو جاتا ہی اور طور

اس دہونی کا فصل دوسری کی اخیر مین آویگا اور جمہور علماء اہل حق اسپر ہین کہ تاثیر نظر کی ثابت ہی نفوس واموال وغیرہ مین اور بعضی لوگ
معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہین جیسی تاثیر دعا وصدقہ کی وہ کہتی ہین کہ جو چیز مقدر مین ہے ہونی والی ہی کسی اور چیز کو دخل نہین اوسمین اور یہہ نہین جانتے
کہ تقدیر منافات ساتہہ عالم اسباب کے نہین رکہتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہی کہ یہہ خاصیت اللہ تعالی نی اسمین رکہدی ہی اور اسکو
سبب کیا ہی اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہی اور جب شارع نی خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہی علما نی بیچ
کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہی اور ضرر پہنچاتی ہی بعضی نظر لگانی والون سی منقول ہی کہ کہا اونہون نی کہ جب ہم دیکہتی ہین کسی چیز کو اچہا جان
کر تو ایک حرارت پاتی ہین ہم کہ آنکہہ سی نکلی اور بعضون نی کہا کہ نظر لگانی والی کی آنکہہ سی قوت سمیہ منبعث ہوتی ہی اور شکیف ہوتی ہی ساتہہ اوسکی
ہوا اور پہنچتی ہی نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہی فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ افعی سی پہنچتا ہی یعنی بعضی افعی ایسی ہوتی ہی کہ بمجرد نظر کرنی
کی زہر پہنچتا ہی اور ہلاک کرتا ہی حاصل یہہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانی والی سی جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع کہ بچاو
اوسکا کری درمیان مین نہو تو پہنچتی ہی اور کارگر ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع درمیان مین ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سی ہی تو نہین
پہنچتی اور نہین نفوذ کرتی ہی اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانی والی ہی کی طرف پلٹیالی ہی مانند تیر معکوس کی بر تقدیر سختی سپر کی اور جیسکہ بعضون
مین قوت اور خاصیت نظر کی رکہی ہی نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اوسکا بہی دیا ہی ٭ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَنَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے اسامہ
بن شریک سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان ای بندو اللہ کی دوا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہین رکہی
ہی کوئی بیماری مگر کہ معین کیے اوسکی لیے شفا سوای ایک بیماری کی کہ وہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داودنی **ف** ای بندو اللہ
کی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہی عبودیت و توکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو نرا سبب شفا
٭ ع ٭ **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیمارون کو کہانا کہلانی پر اسلیے کہ اللہ تعالی کہانا کہلاتا ہی اونکو اور پلاتا ہی
اونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** کہانا کہلانی پر یعنی کہلانی پلانی پر اور انہین کے حکم مین ہے دوا اور خیر
جملہ حدیث کی یہہ معنی ہین کہ قوت بخشتا ہی اللہ تعالی اور مدد کرتا ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ فائدہ دیتی ہی مثل فائدی کہانی اور پینی کی اور زندہ رہنا اور
قوۃ ہونی ساتہہ قدرت الہی کی ہی نہ ساتہہ کہانی پینی کی حاصل یہہ کہ نفس ایسی چیز مین مشغول ہی کہ احتیاج طعام کی نہین رکہتا اور اگر ساتہہ جیا
عادت کی کوئی سبب واسطے بقا کی چاہیے تو رطوبت بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اوسکو کری کافی ہی ٭ ح **وعن** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** داغ دیا یعنی اپنی
ہاتہہ سی یا کسیکو حکم کیا داغنی کا اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیے داغ کہان دیا ٭ ع ح ٭ **وعن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ دوا کرین ہم بیماری ذات الجنب کی ساتھہ قسط بحری کی یعنی کٹ کی اور تیل
زیت کی یعنی ساتھہ کہانی یا لگانی اوسکی کی یا دونون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَنْعَتُ الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی وصف
کرتی زیت اور ورس کی واسطی علاج ذات الجنب کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ورس ساتھہ زبر واو اور جزم ری کی نام ایک گہانس کا ہی کہ زرد ہوتی
ہی مانند زعفران کی اوس سے رنگتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ علاج ذات الجنب کا ساتھہ انکی بطریق لدود کی یعنی ٹپکانی کی منہ مین ہوگا ۞ ح ۞ **وعن**
اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَأَلَھَا بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ
اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَیْئًا کَانَ فِیْہِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ لَکَانَ فِی السَّنَا رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی اسماء بنت عمیس کی سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پوچہا انسی کہ ساتہہ کس چیز کی جلاب لیتے ہو تم کہا ساتھہ شبرم کی فرمایا گرم گرم ہی کہا اسماء نی پہر جلاب لیا مینی ساتھہ سنا کی فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اوسمین شفا موت سی تو البتہ ہوتی بیچ سنا کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ
یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** شبرم نام ایک گہانس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دیکر پانی اوسکا پیتی ہین اور لفظ حار
حار دونون ساتھہ ح مہملہ اور تشدید ری کی ہین اکثر صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین اور بعضون نی دوسرے لفظ کو ساتھہ جیم کی ضبط کیا ہی
قبیلہ اتباع سی اور اتباع یہہ ہی کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کی مناسب ہوتا ہی لاتی ہین واسطی مبالغہ کی جیسی حار جار اور یہہ تقدیر
معنی یہہ ہین کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اوسکی استعمال سی بسبب زیادہ مسہل ہونے اوسکی کی اور اخیر جملہ مین مبالغہ ہی
بیچ تعریف سنا کی کہ شفا دیتی ہی امراض کثیرہ سی اور افضل مکی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا اسمین خوف ضرر کا نہین اور قریب باعتدال ہی اور حار ہی درجہ
اول مین اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور جملہ خاصیتون اوسکے سی یہہ ہے کہ نفع کرتی ہی وسواس سوداوی کو
ع ۞ ح ۞ **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ
لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو و لیکن نہ دوا کرو ساتھہ حرام کی
نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ساتھہ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکی کہ جو حرام ہین دوا انکی واسطی بیچ نہی کی دوا کرنی سی ساتھہ حرام چیزون کی مطلق
اور ساتھہ شراب کی علی الخصوص حدیثین متعدد آئی ہین ابن مسعود سے روایت ہی کہ خدا تعالی نی نہین کی ہے شفا تمہاری اون چیزون مین کہ حرام کی ہین
تمپر اور جب طارق جعفی نی سوال کیا آنحضرت سی شراب کے بنانی کا منع فرمایا اونکو اونہون نی کہا کہ دوا کی لیے بناتا ہون تو فرمایا وہ دوا نہین ہی بلکہ دکہہ
ہی اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاہ اللہ اور بعضی روایات فقہہ مین آیا ہی کہ اگر اطبا حاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی سوائے اسکی دوا نہین ہے
جائز ہی دوا کرنی ساتھہ اوسکی و لیکن وجود حاذقون کا اور اتفاق اونکا اوپر انحصار دوا کی ایک چیز مین متعذر ہی ۞ ع ۞ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیْثِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوا خبیث سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دوا نجس اور
حرام کی استعمال سی منع فرمایا اور مراد خبیث سی دوا بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اوسکے استعمال سی متنفر ہو وہ خوب نہین گو نفع اوسمین کثیر ہوتا ہی بسبب نہ قبول کرنی

طبیعت کی اور اس تقدیر پر نہی تو نہی ہوگی ۔ح ۔ وعن سلمی خادمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان احد
یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی رأسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال اختضبہما رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی سلمہ خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ کہا نہین کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بیماری کا بیچ سر اپنی کی یعنی اس بیماری کا کہ ہوتی کثرت
خون سے مگر فرماتی بہری ہوئی سینگی کہچواؤ اور نہین شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤن اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارت کی ہوتا مگر فرماتی مہندی لگاؤ اونکو نقل
کی یہہ ابوداودنی ف یہہ حدیث مطلق شامل ہی مردون اور عورتون کو لیکن لائق یہہ ہی کہ اکتفا کری مرد ساتہہ مہندی لگانی کی تلوون پر اور پرہیز
کری ناخونون پر لگانی سی واسطی احتراز کرنی کی مشابہت عورتون کیسی حتی الامکان ۔ع ۔ وعنہا قالت ما کان یکون برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی ان اضع علیہا الحناء رواہ الترمذی اور روایت ہی سلمی سے
کہ کہا نہ پہنچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چہری یا مانند اوسکا اور نہ زخم پتھر یا کانٹی کا مگر فرماتی مجکو یہہ کہ رکہون اوسپر مہندی نقل کی
یہہ ترمذی نی ف اسلیے کہ مہندی کی برودت سی تخفیف ہو جاتی ہی بیچ حرارۃ اور الم زخم کی ۔ع ۔ وعن ابی کبشۃ الانماری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ہامتہ وبین کتفیہ وہو یقول من اہراق من ہذہ الدماء
فلا یضرہ ان لا یتداوی بشیء لشیء رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بہری ہوئی سینگی کہچواتی تہی اپنی سر مبارک پر اور درمیان دونون مونڈہون اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالی بعض ان خونون مین سے پس نہین
ضرر کرتا اوسکو یہہ کہ نہ دوا کری کچہہ واسطی کسی بیماری کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبہی سر پر سینگی
کہچواتی ہون اور کبہی درمیان مین مونڈہون کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ دونو جا کہچواتی ہون اکٹہی اور خونون سے ظاہر یہہ ہے کہ مراد خون ان
اعضا مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اوسکی نکالنی کی ۔ع ۔ح ۔ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
احتجم علی ورکہ من وثء کان بہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی کہچوائی یعنی بہری ہوئی اپنی کولی پر
بسبب موچ کی کہ آئی تہی حضرت کی پاؤن مبارک مین نقل کی یہہ ابوداودنی ف وثء ساتہہ زبر واو اور جزم ث اور ہمزہ کی درد اور ضرب کہ پہنچی
عضو کو بغیر اسکی کہ ٹوٹ جاوی ۔ع ۔ وعن ابن مسعود قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری
بہ انہ لم یمر علی ملأ من الملائکۃ الا امروہ مر امتک بالحجامۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی
ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبرون شب معراج کیسی یہہ کہ نہین گذری
اوپر کسی جماعت کی فرشتون مین سے مگر کہ حکم کیا اونہون نی حضرت کو یعنی پہنچایا اونکو حکم الہی کہ حکم کر اپنی امت کو ساتہہ پچہنون کی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف پچہنون کی فضیلت کا سبب یہہ ہی کہ پچہنی خون کو نواحی جلد سی اخراج کرتی ہین اور سب
اطبا قائل ہین اسکی کہ بلاد گرم مین پچہنی افضل ہین فصد سے اسلیے کہ خون اونکا رقیق اور پختہ ہوتا ہی اور اوپر سطح بدن کی آجاتا ہی اور پچہنون سی باہر نکلتا ہے
نہ فصد سے اور مراد امت سے وہ عرب ہین کہ اوسوقت مین موجود تہی یا مراد امت سے قوم حضرت کی ہی یا مراد امت سے عام ہین کہ جنکو حاجت پڑی
خون نکلوانیکی حضرت صلعم کی امت مین سے ۔ح ۔ وعن عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ضفدع یجعلہا فی دواء فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد الرحمن بن
عثمان سے یہہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ڈالنی مینڈک کیسی دوا مین کہ درست ہے یا نہیں پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل او

اسکیسی نقل کی یہہ ابو داودنی **ف** قتل کرنی اوسکیسی یعنی اور ڈالنی اوسکی سی دوا مین اور بسبب اسکے حاصل ہوتی ہی مطابقہ درمیان سوال و جواب
کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ جامع مین آئی ہی نہی عن قتل الضفدع للدواء کہا قاضی نے شاید کہ حضرت نی منع کیا مارنی مینڈک کے سی اسلئی نہین مناسب
جانی دوا کرنی ساتھہ اوسکی یا تو اوسکی نجاست و حرمت کی لیی کیونکہ نہین جائز ہی دوا کرنی ساتھہ حرام چیزون کی یا واسطی کراہت طبع کی اور تنفر کی اوس سی یا لیی
کہ دیکھی حضرت نی اوسمین مضرۃ زیادہ اوس چیزسی کہ دیکھی طبیب نی اسمین منفعت بع **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاہل رواہ ابو داود وزاد الترمذی وابن ماجۃ وکان یحتجم لسبع عشرۃ وتسع
عشرۃ واحدی وعشرین اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بہری ہوئی کہچواتی بیچ دو
رگون کی کہ دونو طرف گردن کی ہین اور درمیان مونڈہون کی نقل کی یہہ ابو داودنی اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نی یہہ عبارت
اور تہی حضرت سینگی کہچواتی سترہوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ و
وسلم کان یستحب الحجامۃ لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی پچہنی لینی سترہوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین
وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء
من کل داء رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچواوی
سترہوین اور انیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہی شفا ہر بیماری سی نقل کی یہہ ابو داودنی **وعن** کبشۃ بنت ابی بکرۃ ان اباہا کان
ینہی اہلہ عن الحجامۃ یوم الثلثاء ویزعم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الثلثاء یوم الدم وفیہ
ساعۃ لا یرقأ رواہ ابو داود اور روایت ہی کبشہ بیٹی ابی بکرہ کیسی یہہ کہ تحقیق اونکی باپ تہی منع کرتی اپنی گہر کی لوگون
کو سینگی کہچوانی سی منگل کی دن اور نقل کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنی غلبہ خون کا اسمین ایک
ساعت ہی کہ نہین تہمتا خون یعنی پس اگر اس روز مین خون لیوی شاید کہ موافق اس ساعت کی پڑی اور ہلاک ہو جاوی نہ تہمنی خون سے نقل کی یہہ ابو داود
نی **وعن** الزہری مرسلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم یوم الاربعاء او یوم السبت فاصابہ وضح
فلا یلومن الا نفسہ رواہ احمد وابو داود وقال وقد اسند ولا یصح اور روایت ہی زہری تابعی سی بطریق
ارسال کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص سینگی کہچوائی بدہ کی دن یا سنیچر کی دن پہر پہنچی اوسکو کوڑہ پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنی
کو نقل کی یہہ احمد اور ابو داودنی اور کہا ابو داودنی کہ تحقیق اسناد کی گئی ہی یہہ حدیث یعنی متصل ہی باعتبار راویون کی ایک اور اسناد مین
اور صحیح نہین ہے وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی بسبب اسکے قوۃ مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہمارے نزدیک اور تمام نقاد کی نزدیک ۱۲ ع
وعنہ مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم او اطلی یوم السبت او الاربعاء فلا
یلومن الا نفسہ فی الوضح رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی زہری سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچوائی یا لیپ کری یعنی کسی عضو بدن پر دن ہفتی کی یا بدہ کی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنی کو بیچ
پہنچ جانی کوڑہ کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود ان عبد اللہ رای فی عنقی
خیطا فقال ما ہذا فقلت خیط رقی لی فیہ قالت فاخذہ فقطعہ ثم قال انتم آل عبد اللہ لاغنیاء عن الشرک

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَۃَ شِرْکٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ ھٰکَذَا لَقَدْ کَانَتْ عَیْنِیْ تَقْذِفُ وَکُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰی فُلَانِ الْیَھُوْدِیِّ فَاِذَا رَقَاھَا سَکَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّمَا ذٰلِکَ عَمَلُ الشَّیْطَانِ کَانَ یَنْخَسُھَا بِیَدِہٖ فَاِذَا رُقِیَ کَفَّ عَنْھَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکِ اَنْ تَقُوْلِیْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی زینب عورۃ عبد اللہ بن مسعود کیسی کہ تحقیق عبد اللہ نی دیکہا میری گردن مین ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہہ پس کہا مینی تاگا ہی یہہ منتر پڑہا گیا ہی واسطی میری اسمین کہا زینب نی پس لیا عبد اللہ نی اوس تاگی کو اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا اوسکو پہر کہا تم ای اہل عبد اللہ کی البتہ بی پروا ہو شرک سی سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہین پس کہا مینی کسطرح کہتی ہو اس طرح سی یعنی اور حکم کرتی ہو مجکو ساتہہ توکل کی اور منتر کرنیکی باوجودیکہ مینی منتر کرنی مین فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق تہی آنکہہ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور مین آمد و رفت رکہتی تہی طرف فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہہ کر دم کیا اوسنی آنکہہ پر آرام پایا آنکہہ نی پس کہا عبد اللہ نی نہین تہا یہہ درد آنکہہ کا اور اچہا ہونا اوسکا بسبب منتر کی مگر کام شیطان کا تہا شیطان چوکتا تہا آنکہہ کو اپنی ہاتہہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکہہ سی سوا اسکی نہین کہ تہا کافی تجکو یہہ کہ کہتی تو جیسیکہ کہتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہودی تو بیماری کو ای پروردگار لوگونکی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چہوڑی بیماری کو نقل کی یہہ ابو داودنی **ف** بی پروا ہو شرک سی اور محتاج اسکی نہین کہ بیچ دفع امراض و مضرتون کی تمسک ساتہہ ان افعال کی کرو کہ شرک کرتی ہین اور متضمن شرک کو ہین ایسی کہ متعارف اس زمانہ مین منتر عہد جاہلیت کی تہی کہ مشتمل تہی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ مراد شرک سی اعتقاد اسکا ہی کہ یہہ سبب قوی ہی اور اوسکی لیی کچہہ تاثیر ہی پس یہہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہہ کہ وہ موثر ہی پس وہ شرک جلی ہی اور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوای اسکی وہ چیز ہو کہ نہین جائز ہی شرعًا اور اسمین داخل ہی وہ منتر کہ نہ معلوم ہون معنی اوسکی اور تمام جمع تمیمہ کے ہی یعنی تعویز کی کہ لڑکی کی گلی مین ڈالا جاوی اور یہان وہ تعویز مراد ہی کہ ہون اوسمین اسماء الہی اور آیات اور دعائین ماثورہ اور بعضون نی کہا کہ تمیمہ کہتی ہین منکی کو کہ عورتین اولاد کی گلی مین ڈالتی ہین بگمان اسکی کہ اس سی نظر نہین لگتی اور تولہ ساتہہ زیر ت اور زبر واو و لام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ لکہ دیتین یا کاغذ مین واسطی محبت مرد و عورۃ کی کرتی ہین اور شرک ہین یعنی یہہ سب کام اہل شرک کی ہین اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تہا یعنی یہہ درد جو تیری آنکہہ مین تہا نہین تہا در حقیقۃً بلکہ ضربہ تہا ضربات شیطان سی **وعن** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَۃِ فَقَالَ ھُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہہ ابو داودنی **ف** نشرہ ساتہہ پیش نون اور سکون شین معجمہ کی ایک قسم ہی افسون کی کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہین اور قاموس مین ہی کہ نشرہ رقیہ یعنی افسون ہی کہ علاج کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی مجنون و مریض پس حاصل معنی اوسکی رقیہ اور تعویذ ہین پس مراد ساتہہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سی ہی مشتمل سماء بتون اور شیاطین کی یا زبان عبرانی مین ہو کہ معلوم نہون معنی اوسکی نہ ساتہہ قرآن اور اسماء الہی کی ۲٫۷ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَۃً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین پروا کرتا مین ہر عمل سی کہ کرون مین اگر پیون مین تریاق یا لٹکاؤن گلی مین منکا یا کہون مین شعر یعنی تصنیف کرون شعر اپنی طرف سی نقل کی یہہ ابو داودنی **ف** نہین

پروا کرنا ہین الخ یعنی اگر ان چیزون مین سی ایک چیز بہی جسی صادر ہو تو مین اون لوگون مین سے ہوؤن کہ پروا نہین کرتی ہر چیز کی کرنی مین اور پرہیز نہین
کرتی نامشروع سی مقصود یہہ ہے کہ کرنا ان چیزونکا کام اوس شخص کا ہی کہ بی قید و بی پروا ہو بیچ کرنی نامشروعات کی اون چیزون کا استعمال حضرت
نی اپسی برا جانا کہ تریاق مین تو گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہی پس حرام ہی وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اوسمین حرام چیزین نہ پڑین کچہہ مضایقہ
نہین اوسکا اور بعضون نی کہا ترک اوسکا ہی اولی ہی عمل کرنی کر ساتہہ اطلاق حدیث کی اور مراد تمیمہ سی تمیمہ جاہلیت کی ہین یعنی منتر اونکی
اور مثل یا و رنا خن وغیرہ اور جو کہ ساتہہ قرآن اور اسماء الہی کی ہون خارج ہین اس حکم سی بلکہ مستحب ہین امید ہے برکت کی اونمین اور کہون مین شعر الخ
یعنی قصد کرون مین شعر کہنی کا اور کہون اپنی دلسی یہہ بات حضرت نی بسبب اس قول اللہ تعالی کی فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بی قصد
و بی اختیار زبان سے کلام موزون نکلی وہ اور بات ہی داخل کہنی شعر کی اور مذموم نہین ہے اسلیے کہ اہل عرف و اصطلاح ہی اوسکو داخل شعر کی نہین کہتے
چونکہ حق تعالی نی آنحضرت کو منزہ و معصوم کیا تہا مطلق شعر کہنی حضرت کی لیے روا نہ رکہی پس یہہ کمال مخصوص ہے ساتہہ حضرت کی اور بیچ حق
غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر مثل اور کلامون کی ہین کہ اچہی مضمون کے اچہی ہین اور بری مضمون کی بری ہان توجہ باطن کی اوسکی طرف اور ضائع
کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کا مانع ہو امور ضروریہ دینی سی مذموم ہی اور کہا ابن ملک نے یعنی کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہین مجیب اور
بیچ حق امتکی تمائم اور کہنا شعر کا حرام نہین جبکہ نہو اوسمین جہوٹ اور ہجو مسلمان کی یا کوئی چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ نہو اوسمین کوئی حرام
چیز مثل سانپ وغیرہ کی نہین حرام انتہی ۞ ع ح ۞ وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکتوی او استرقی
فقد بریء من التوکل رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ ۔ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داغ لیوے
یا منتر پڑہوا وی پس تحقیق بری ہوا توکل سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی داغ اور منتر اگرچہ مباح ہین وقت حاجت کی
و لیکن مقام توکل بالاتر ہی اس سے فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فلیتوکل المومنون بیچ مبالغہ کرنی مباشرت اسباب کی دلالت ہے اوپر غفلت اوسکے
رب الارباب سے چنانچہ طیبی کہا ہی امام غزالی نی کہ جو کوئی بند کری دروازہ اپنا ساتہہ دو قفلون کی یا ایک قفل کی پہر کہی ہمسایہ کو ساتہہ محافظت
کی نکلا توکل سی ۞ ع ح ۞ وعن عیسی بن حمزۃ قال دخلت علی عبد اللہ بن عکیم وبہ حمرۃ فقلت الا تعلق تمیمۃ فقال نعوذ
باللہ من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلق شیئا وکل الیہ رواہ ابو داود ۔ اور روایت ہی عیسی بن حمزہ سی کہ
کہا گیا مین عبد اللہ بن حکیم کی پاس اس حال مین کہ اونکی بدن پر بیماری سرخی کی تہی پس کہا مینی کیون نہین لٹکاتی تم تعویذ پس کہا عبد اللہ نی پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لٹکا دی کسی چیز کو سونپا جاتا ہی طرف اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا
طیبی نی شاید کہ عبد اللہ نی پناہ مانگی ساتہہ اللہ کے لٹکانی تعویذ کی اسلیے کہ وہ تہی متوکلین سے اگرچہ جائز ہی اور دنکو اور کسی چیز کو یعنی لٹکا دی تعویذ اور منکا
اور ریشہ تانت کی اس اعتقاد سی کہ یہہ چیزین نفع دیتی ہین اور دفع کرتی ہین ضرر کو اور لفظ وکل ساتہہ پیش واو اور تخفیف کاف مکسور کے ہی یعنی چہوڑا
جاتا ہی اوسیپر دکیا جاتا ہی طرف اوسکی یعنی محروم کیا جاتا ہی اعانت و امداد الہی سے اور شفا نہین پاتا ہی اسلیے کہ سب چیزین ماسوا حق کی نہ ضرر کرتی ہین
اور نہ نفع دیتی ہین مقصود رغبت دلانی ہی اوپر تفویض و توکل کی ۞ ع ح ۞ وعن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا رقیۃ الا من عین او حمۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود ورواہ ابن ماجۃ عن بریدۃ
اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین منتر تاثیر کرتا مگر نظر سی یا ڈنک زہردار سے یعنی بچہو اور مانند اوسکی کی ڈنک سے
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی بریدہ سے ۞ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رقیۃ الا من عین او حمۃ او دم رواہ ابو داود

اور

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تاثیر کرتا منتر مگر نظر سے یا ڈنک زہردار سے یا خون سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف اس
حدیث مین لفظ خون کا زیادہ آیا اور علما نے مراد اس سے خون نکسیر کا کہا ہی اور اگر عام مراد کہین کہ جو بیماریان خون کی سبب سے ہون خواہ بسبب جوش
ہونے خون کے یا بسبب فساد خون کی تو بہی جائز معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم اور ابو داؤد کی ایک روایت مین الا فی نفس آیا ہی بجای الا فی عین کے اور کہا علما نے
مراد نفس سے نظر ہی اور بجای او دم کی او لدغۃ آیا ہی کہ معنی کاٹنے کی ہی دانتون سے جیسے کہ سانپ اور مانند اسکے کی و منتر ہر دکہہ بیماری کو نافع ہی مانند درد سر و
درد دانتون وغیرہ کی جیسے کہ احادیث مین آیا ہی اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جبرئیل پیغمبر خدا کی پاس آئے اس حال مین کہ حضرت بیمار تہے کہا جبرئیل نے بسم اللہ
ارقیک من کل داء یوذیک پس مراد ساتہہ حصر کے اس حدیث مین مبالغہ ہی اور مراد یہہ ہے کہ منتر ان تین چیزون مین اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور چیزون کے
اور شایع اور متعارف ہی درمیان لوگون کی ع وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِيْ
لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کے سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہنچتی ہی طرف اونکی نظر یعنی بسبب خوب صورت اور خوب سیرت
ہونے اونکی کیا منتر پڑہواوین ہم اونکی لیے فرمایا ہان اسلیے کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانی والی تقدیر سے تو سبقت لیجاتی اوس سے نظر یعنی نظر امر
عظیم ہے پس جائز ہی منتر پڑہوانا اوسکی لیے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جیسے بعضی نظر بسبب حسد اور خبث طبع کی ضرر پہونچاتی ہی اسیطرح
اوسکی مقابلہ مین نظر عارفون اور صلحا کی نافع ہوتی ہی مانند اکسیر کے کہ کافر کو مومن کر دیتی ہی اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم ع وَعَنِ
الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ اَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهٖ
رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی شفا بیٹی عبد اللہ کی سے کہ کہا داخل ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اسحال مین کہ مین تہی نزدیک حفصہ کے پس فرمایا کیا نہین سکہلاتی تو اوسکو یعنی حفصہ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکہلایا تونے اوسکو لکہنا نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف
شفا ساتہہ زیر شین کی بیٹی عبد اللہ بن عبد شمس کے قرشیہ عدویہ ہین نام اونکا لیلی ہی اور شفا لقب ہے کہ غالب آیا ہی نام پر اسلام لائین یہہ پہلی ہجرت کے اور تہین
فاضلہ عاقلہ عورتون مین اور حضرت انکی ہان تشریف لیجاتی اور قیلولہ کرتی اور حضرت کی لیے بچہونا اور ازار رکہی تہی کہ وقت آرام کرنیکی خدمت
مین آوین اور نملہ پہنسیان ہین کہ پہلو پر نکلتی ہین اور نہایت دکہہ دیتی ہین اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا چیونٹیان چلتی ہین اور یہہ شفا منتر پڑہتی
تہین نملہ کی دفعہ کی لیے مکہ مین جب یہہ مسلمان ہوئین اور حضرت مدینہ مین تشریف لائے تو انہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایام جاہلیت مین منتر نملہ کی لیے
کرتی تہی چاہتی ہون کہ آپکی آگی عرض کرون اپ عرض کیا اور حضرت نے جائز رکہا اور فرمایا کہ تعلیم کر اسکو حفصہ کے تئین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ کلام حضرت
سے بطور تعریض کے تہا حفصہ کو کہ انہون نے افشا سر حضرت کا کیا تہا چنانچہ وہ قصہ سورہ تحریم مین مذکور ہی اور مراد رقیہ نملہ کی چند کلمات ہین کہ مشہور تہے درمیان
اونکی یا ہین نام اور عورتین عرب کے اوسکو رقیہ نملہ کہتی تہین نہ رقیہ نملہ حقیقیہ کہ اوسمین کچہہ خرافات تہا اور منع فرمایا تہا اوس سے پس کیونکر حکم فرماتے اوسکی سکہانیکا
انکو اور کلمات مشہور یہہ ہین العروس تنتعل وتختضب وتکتحل وکل شیء تفتعل غیر ان لا تعصی الرجل اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہہ ہے کہ عورۃ آراستہ کرتی
ہی اپنے تئین اور سب کچہہ کرتی ہی غیر نافرمانی مرد کی پس آنحضرت نے تعریض کی حفصہ کو اور تادیب کیا انکو نافرمانی کرنی پر اور افشا سر کرنی پر اور عورتون
کو لکہنی کی سکہانی سے ایک حدیث مین نہی آئی ہی کہ فرمایا لا تعلم الکتابۃ اور اس حدیث سے جواز سمجہا گیا پس یہہ حکم پہلی نہی سے ہوگا اور بعضون نے کہا کہ عورتین
آنحضرت کی مخصوص تہین ساتہہ بعضی احکام و فضائل کی اور نہی کتابت سے محمول ہی اور تمام عورتون پر کہ خوف فتنہ کا وہان متصور ہی اور یہان
نہین اور کہا خطابی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ سکہانا کتابت کا عورتون کو مکروہ نہین ہے کہتا ہون مین کہ یہہ جائز ہوا اوس وقت کی عورتون کو نہ بعد اونکی بسبب فساد

زنا ترک کی اور کہا بعضون نے کہ یہہ حکم خاص حضرت حفصہ کے لیے تہا ۱۲ وردن کی لیے نہ ع ح ۰ **وعن** أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ قَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ لَهُ أَحَدًا فَقَالُوا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَلَا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُ بَأْسٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّأْ لَهُ فَتَوَضَّأَ لَهُ

اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل حنیف سی کہ کہا دیکہا عامر بن ربیعہ نی سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نی قسم ہی اللہ کے نہین دیکہا مینی کوئی دن مانند آجکی دن کی اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند اس حال کی یعنی جلد سہل کے کہا ابو امامہ نے پس گرایا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر مارا لوگ اوسکیکی پس لایا گیا سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا گیا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہی آپکو رغبت بیچ علاج کرنی سہل بن حنیف کی قسم ہی اللہ کی نہین اٹہا سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا گمان کرتی ہو تم کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نی کہ گمان کرتی ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنی نظر لگائی کہا راوی نی پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا کسواسطی قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی کو کیون نہ دعا دی تو نی اوسکو ساتہہ برکت کی یعنی کیون نہ کہا تو نی بارک اللہ علیک تاکہ نہ تاثیر کرتی آہمین نظر دہو یعنی اعضا اپنی سہل کے لیے اور ڈال پانی اوسپر پس دہویا سہل کے لیے عامر نی مونہہ اپنا اور ہاتہہ اپنی اور کہنیان اپنی اور گہٹنی اپنی اور سرا اپنی دونو پاؤن کی اونگلیون کی اور اعضا ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران اور کولی ایک پیالہ مین پہر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اوٹہہ کر ساتہہ لوگون کی اس حال مین کہ نہ تہا اوسکو کچہہ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی اور گیا نقل کے یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور نقل کی یہہ مالک نی اور مالک کے روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی ٹوکنی دیکہنی تحقیق نظر حق ہی وضو کر دی واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی **ف** کہا نووی نی کہ صفت ٹوک لگانیوالیکی وضو کا نزدیک علماء کی اس طرح ہی کہ لایا جاوی پیالہ پانی کا اور نہ رکہا جاوی پیالہ زمین پر پہر لیوی وہ ایک چلو اور کلی کری پہر ڈالی کلی پیالہ مین پہر لیوی اوسمین سی پانی اور دہووی اوس سی مونہہ اپنا پہر لیوی بائین ہاتہہ سی پانی اور دہووی دائین ہتیلی اپنی پہر لیوی دائین ہاتہہ سی پانی اور دہووی اوس سی ہتیلی بائین پہر بائین ہاتہہ سی پانی لیوی اور دہووی کہنی دائین پہر دائین ہاتہہ سی لیوی پانی اور دہووی کہنی بائین اور نہ دہووی اوس چیز کو کہ درمیان کہنیون اور ہتیلیون کی ہی پہر دہووی قدم دایان پہر بایان پہر گہٹنا دایان پہر بایان بطور سابق کی اور یہہ سب پیالہ مین دہووی پہر تہبند کی اندر سی دہووی لیکن جب یہہ سب ہو چکی تو ڈالی پانی اوسکی پیچہی سی اوسکی سر پر اور اس طرح کی معالجات اسرار و حکمتون سی ہین کہ عقل دریافت کرنی اونکی سی عاجز ہی اور کہا مازری نی کہ امر وجوب کے لیے ہی اور جبر کیا جاوی ٹوکنی والا اوپر وضو کی واسطی ٹوک زدہ کی بسبب صحیح روایت کی اور کہا کہ بعید ہی خلاف کرنا اسمین جب کہ خوف ہو ٹوک زدہ کی ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نی کہ جب معروف ہو کوئی ساتہہ نظر لگانی کی تو لازم ہی کہ پرہیز کری اوس سی اور لائق ہی امام کو کہ منع کری اوسکو ملنی لوگون مین اور حکم کری اوسکو کہ اپنی گہر مین رہا کری اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کری اوسکی لیے بقدر کفایت اوسکیکی اس لیے کہ ضرر اوسکا اشد ہی ضرر جذامی کیسی اور کہا نووی نی کہ قول اس کہنی والیکا صحیح متعین ہی اور نہین معلوم ہوتا غیر اسکیسی خلاف اسکا واللہ اعلم **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا

فلما نزلتا أخذ بهما وترك ما سواهما رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب ۔ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پناہ مانگتے جنون سے اور لوگ آدمی کی بری نظر سے یہاں تک کہ اتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پس جب اتریں یہہ شروع کی حضرت نے پناہ مانگنی ساتھ ان
دونوں سورتوں کی اور چھوڑ دی پناہ پکڑنی سوا ان دونوں کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے وعن عائشة قالت
قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل رئي فيكم المغربون قلت وما المغربون قال الذين يشترك فيهم الجن
رواه ابو داود ۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دیتے ہیں تمہارے اندر مغربون کہا میں نے کہ کون ہیں مغربون
فرمایا وہ لوگ ہیں کہ شریک ہوتے ہیں انمیں جن نقل کی یہہ ابو داود نے ف شریک ہوتے ہیں جن یعنے انکی نطفہ میں اور اولاد میں بسبب ترک کرنے ذکر اللہ کے وقت
صحبت کرنیکی بیوی سے پس شیطان اپنا ستر اوسکی شرم کی ساتھ ملاتا ہے اور جماع کرتا ہے ساتھ اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وشاركهم في الاموال و
الاولاد پس واجب ہے انسان کو کہ کرے جسطرح حدیث میں آیا ہے کہ صحبت کرنے لگے بیوی اپنے سے تو کہے بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان
ما رزقتنا پس جب ترک کرتا ہے یہہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہے شیطان صحبت کرنے میں پس معنی مغربون کی ہیں تجاوز کرنیوالی ذکر خدا سے اور
دور ڈالنی والی نفس اپنے کو ذکر حق سے وقت جماع کی یا دور ڈالنی والی فرزند کو جنس اپنے سے اور لانے والی رگ غریب کو نسب میں پس وہ وقت
غفلت کا ہوتا ہے ہوشیار رہے تا بچے اس بلاء عظیم سے اور بہ سبب اسکے ترک کرنیکی فساد ابنا روزگار کا ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد مشارکت
جن سے اونمیں حکم کرنا اونکا ہے اونکو ساتھ زنا کی اور اچھا کر دکھاتا ہے زنا کا اونکو پس پیدا ہوتی ہے اولاد بری شرح وذكر حديث ابن عباس
خير ما تداويتم في باب الترجل اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ بہتر دوا کا جو تم دوا کرو یہی ہے بیچ باب ترجل کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المعدة حوض البدن والعروق اليها واردة
فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے معدہ آدمی کا بہ نسبت بدن کے مانند حوض کی ہے بہ نسبت درخت کی اور رگیں بیچ پیٹ آدمی کی کہ اعضا سے آئی ہیں طرف معدہ کی اور پیوستہ ہیں
ساتھ اسکی ایسی ہیں کہ جیسی کوئی پانی پینے کی ہے حوض پر آوے پس جو وقت تندرست ہوتا ہے معدہ پھر آتی ہیں رگیں معدہ سے طرف اعضا کی ساتھ رطوبات
جیدہ اور غذا صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوۃ اوسکی ہے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھر آتی ہیں رگیں طرف اعضا کی ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ
کی کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکی ہیں ف یعنی حال اوسکا مانند حال حوض کے ہے کہ رگ وریشے درخت کی اوسکی طرف جا کر رطوبات کو جذب
کرتی ہیں اگر پانی صاف و شیرین ہے تو سبب تازگی اور نشو نما ہی درخت کا ہوتا ہے اور اگر پانی مکدر و شور ہے تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہے
ذکرہ الطیبی اور ظاہر یہہ ہے کہ حمل کریں اوسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال و آداب اسکے موافق کہانے پینے اوسکی ہوتی ہیں پس اگر داخل ہو حرام
پیٹ میں صادر ہوتی ہیں افعال غیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہیں افعال غیرہ فضول ہر اصول و فروع سے پس طعام تخم افعال کا ہے اور افعال اثمار
روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہیں دل و سے فی الحال جیسیکہ کہا گیا ہے کل اناء يترشح بما فيه اور فرمایا اللہ تعالی نے كلوا من الطيبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت
نے من نبت لحمه من سحت فالنار اولى به اور اس حدیث میں بعضوں نے کلام کیا ہے اور بعضوں نے اسکو موضوعات میں گنا ہے اور کہا لا اصل له لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت
اسکی ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہے حسن یا ضعیف پس نہیں صحیح ہے یہہ کہ کہا جاوے اسکی حق میں انہ باطل لا اصل له شرح ع وعن
علي قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة يصلي فوضع يده على الارض فلدغته عقرب فناولها رسول
الله صلى الله عليه وسلم بنعله فقتلها فلما انصرف قال لعن الله العقرب ما تدع مصليا ولا غيره او نبيا وغيره

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑہتی پس رکہا تہا اپنا ہاتہ پر پس کاٹا حضرت کی اونگلی مین بچہونی پس مارا اوسکو حضرت نی ساتہہ پاپوش اپنی کی پس مار ڈالا اوسکو پس جبکہ پہری آنحضرت نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچہو کو کہ نہین چہوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پہر منگوایا نمک اور پانی اور رکہا اوسکو یعنی ہر ایک کو ایک باسن مین پہر شروع کیا کہ ڈالتی تہی اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن مین تہی اپنی اونگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تہا بچہونی اور ملتی تہی اونگلی کو اور پڑہتی تہی اوس پر قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس نقل کرتی ہیں دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سی کہ کہا بہیجا مجکو اہل میری نی طرف ام سلمہ کی ساتہہ پیالی پانی کی اور تہی عادت جسوقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر یا کچہہ اور مرض بہیجتا طرف ام سلمہ کے ایک بڑا پیالا پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تہین رکہتین بالکو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو لیکی پس پیتا وہ اوس پانی سی کہا راوی نی پس جہانکا مین نے دیکہا بیچ نلی مین دیکہی مینی کتنی ایک بال سرخ **ف** کہا طیبی نی کہ استعمال چاندی کا یہان تہا مانند ڈالنی حریر کی کعبہ پر واسطی تعظیم کے اور بال سرخ خلقی تہی یا ہو گئی تہی بسبب آمدبرابی کی یا مہندی مین رنگ ہوئی تہی یا بسبب خوشبوی کی متغیر ہو گئی تہی ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہتی ایک آدمیون نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ مین سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہنبی چیچک ہے زمین کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہنبی قسم من سے ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کہجور کے ہی بہشت سی ہے اور وہ شفا ہی زہر سی کہا ابو ہریرہ نی پس لین مینی تین کہنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مینی ان کو یعنی کوٹ کر عرق ان کا نچوڑا اور رکہا مینی ان کا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کی دیا مینی اوسکو ایک اپنی لونڈی چندہی کی آنکہہ مین پس اچہی ہو گئی وہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن ہے **ف** چیچک سے الخ یعنی جیسی کہ چیچک کے فضلا ردیہ مین کرلڑکون کی پوست مین سے باہر نکلیاتی ہین ایسی ہی یہہ کہنبی ہی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سے نکلتی ہی یہہ بات صحابہ نی از راہ مذمت کہنبی کی کہی پس حضرت نی اسکی تعریف کی اور منفعت اسکے بیان کی کہ کہنبی من سے ہی یعنی جملہ عطا یا سے ہی کہ منت رکہی اللہ تعالی نی اپنی بندون پر ساتہہ اسکی کہ بی مشقت بونی اور پانی دینی کی زمین سے نکلی اور خوراک ان کی ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی اوس من کے ساتہہ کہ حضرت موسی کی قوم پر اترتی تہی یعنی جیسی کہ وہ بی مشقت اترتی تہی ویسی ہی یہہ بہی بی منت تخم ریزی وغیرہ کی نکلتی ہی اور یہہ ظاہر تر ہے اسلیی کہ ایک روایت مین آیا ہے الکماۃ من المن الذی انزل اللہ علی بنی اسرائیل مین یعنی پانی اسکا الخ کہا نووی نی کہ کہا بعضون نی کہ نرا پانی کہنبی کا شفا ہی اور بعضون نی کہا ملا کر ساتہہ کسی دوا کی اور بعضون نی کہا کہ اگر ہو واسطی ٹہنڈک آنکہون کی گرمی کے تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتہہ اور دوا کے اور صحیح بلکہ صواب یہہ ہی کہ نرا پانی شفا ہی مطلق چنانچہ

دیکھا منی جنسی مشتبہ ہو جاتی کی تمیز کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی پھر دونی پانی سکیکی بسبب اعتقاد کرنیکی ساتھہ حدیث کی ہو سترک جاتی
سکیکی شعار کا ان پانی کو وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلث غدوات کل شہر لم یصبہ عظیم من البلاء اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹی شہد تین دن ہر مہینی میں صبح کو نہین پہنچتی اوسکو بڑی بلا ف یعنی برکت اور خاصیت شہد سے
بلا عظیم دفع ہوتی ہی چہ جائیکہ چھوٹی اور کہا صاحب سفر السعادۃ نی کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد ساتھہ پانی کی ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتی تہی
انتہی اور لکہا ہی علمانی کہ بیچ پینی شہد کی پانی مین ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ رہ نہین پاتی معرفت اوسکی مگر فضلا الہیہ سے اسلیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا
اوسکا نہار موںہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دہوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اوسکی فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتھہ اعتدال کی اور کہولتا ہے
سدون کو ح وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین العسل والقران رواہما
ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال الصحیح ان الاخیر موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن مین نقل کین یہ دو نو حدیثین ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نی صحیح یہہ ہے کہ حدیث دوسری
یعنے علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہے بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی ف شہد مین شفا ہی بحسب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء
للناس اور قران کی حق مین فرمایا ہی کہ وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہری کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کے چنانچہ اسیلیے فرمایا کہ بدرجہ
شفا ر ح وعن ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ہامتہ من الشاۃ المسمومۃ قال معمر
فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذہب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین
اور روایت ہی ابو کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کھچنی لی درمیان سر پر بسبب بیماری کی کہ ہوئی تہی کہانی بکری زہر دار کیسی کہا
معمر نی کہ روات احادیث سے ہے پس کھچنی لی مینی بغیر کہانی زہر کی اسیطرح سے درمیان سر پس جاتی رہی خوبی حافظی کی مجہسی یہان تک سکہلایا جاتا تہا
مین الحمد نماز مین ف اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت زائلہ کی کہ محتاج کری خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہی ش ح
وعن نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا صبیا قال وقال ابن
عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وہی تزید فی العقل
وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ یوم
الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء
فانہ الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ
الاربعاء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا کہا ابن عمر نی ای نافع جوش کیا ہی میرے بدن مین خون نی پس بلا لا میری
پاس سینگی والیکو کہ کھچنی لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہی کو اور نہ لڑکیکو یعنی توی سینگی ایسی طرح کھینچیگا کہا نافع نی اور کہا ابن
عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی بہتر ہی سینگی کھچوانی نہار موںہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ
مین یعنی اوسکو کہ حافظہ نہین رکہتا اور زیادہ کرتی ہی حافظہ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ سینگی کہچوانیوالا ہی پس کہچواوی دن جمعرات کے
اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کہچوانی سی دن جمعہ کے اور دن ہفتہ کی اور دن اتوار کی اور سینگی کہچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو
سینگی کہچوانی سی دن بدہ کے اسلیے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پڑی اوسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑہ مگر بیچ دن بدہ کی یا بدہ کی رات ف

اسمین ذکر پنجشنبہ کی پچہنی لینی کا نہین آیا جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی شاید کہ راوی سی ساقط ہو گیا ہو اور پڑہی اسمین ابو بطالا مین ظاہر یہہ ہے کہ سبب پچہنیکا بلا مین لینا پچہنون کا تہا بدہ کی دن اور مفسرون نی اور بہی اسباب اسکی ذکر کیے ہین شاید کہ یہہ جملا ان اسباب سے ہو اور لکہا ہی علماء نی کہ حدیث کبشہ بنت ابو بکرہ سی کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کی دن خوب نہین اور اس حدیث مین برخلاف اسکی آیا جواب اسکا یہہ کہ برتقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہہ ہی کہ منگل کو سترہوین تاریخ واقع ہو جیسیکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور بگر بیچ دن بدہ کی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حصر باعتبار غالب ہے از راہ مبالغہ کی ہی شرح وعن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحجامة يوم الثلثاء لسبع عشرة من الشهر دواء لداء السنة رواه حرب بن اسمعيل الكرماني صاحب احمد وليس اسناده بذلك هكذا في المنتقى وروى رزين نحوه عن ابي هريرة اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہر ہولی سینگی کہچوانی منگل کی دن سترہوین تاریخ مہینی کیسی دوا ہی واسطی بیمار برس روز کی نقل کی یہہ حرب بن اسمعیل کرمانی نی کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا اور نہین اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوسپر اعتماد کرین اسیطرح سی ہی منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی ہی اور روایت کی رزین نی مانند اسکی ابی ہریرہ سی **ف** منگل کی دن پچہنی لینی مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق ہی یہہ کہ پرہیز کری اس سے جب تک کہ نہو اوسمین اسکی ضرورت واللہ اعلم **ع ف** چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب اسکی بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نی احکام و اقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیہ واتبعوا ما تتلوا الشياطين کی خوب تفصیل سی لکہی ہین ترجمہ اوسکا خلاصہ کر کر لکہا جاتا ہی تا مفید ہو جانا چاہیی کہ حکم سحر کا مختلف ہے اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتہہ ایسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کی ہی مانند ثابت کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کی یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ و غیر ذلک واقع ہو بلا شبہہ وہ سحر کفر ہی اور کرنیوالا اوسکا مرتد ہوتا ہی اور اسیطرح جو کوئی کہ اسطرح کا سحر واسطی کسی مطلب اپنے کی کروا وی دیدہ و دانستہ تو وہ بہی کافر ہوتا ہی اور احکام ارتداد کی اوسپر جاری ہونگی اگر مرد ہی تو اوسکو تین روز تک مہلت دینے چاہیی تا توبہ کری اور اس قول و فعل سی تبرا کری اور بعد تین دن کی اگر توبہ اوس سے درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین اور پہینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کی اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیئی فاتحہ اور درود صدقات ندین اور اگر عورت ہی تو اوسکو بہی نزدیک امام شافعی کی بطریق مردون کی بعد از مہلت دینی تین روز کی مار ڈالین اور امام اعظم رح کی نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد و کفر کا نہو لیکن کرنیوالا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ مین اپنی سحر سی کار خدائی کر سکتا ہون مثلاً آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورونکی یا پتہر کو لکڑی یا لکڑی کو پتہر کر سکتا ہون یا کام پیغمبرون کی و معجزات اونکی کر سکتا ہون مانند اوڑنیکی ہوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مہینی کی ایک لحظہ مین پس وہ بہی کافر اور مرتد ہوتا ہی یہ سبب اس دعوی کی نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر کہتا ہی کہ ان اعمال بد میرے مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اسکی قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پہنچانا امن کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون پس یہہ سحر جہوٹ باندہنا اور فسق ہی اور کرنیوالا اسکا ذبح فاسق ہی اگر پہلی اپنی سحر سی نفس معصومہ کو ہلاک کری تو مانند قصاص اور پہانسی دینے والیکی اسکو مار ڈالین ایسلیی کہ سعی کرنیوالا ساتہہ فساد کی ہی اور اس باب مین درمیان ساحر اور ساحرہ کی کچہہ فرق نہین یہہ ہے جو کچہہ کہ امام فخر الدین زاہدی اور اور علماء حنفیہ نی منقح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا ہی کہ جو کسیکو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہی اور ساتہہ اقرار و بینہ کے یہہ بات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیی اور طلب توبہ کی اوسکی نکرنی چاہیئی اور اگر کہی کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اوسکی بات کو قبول نکرنا چاہیی ہان اگر کہی کہ مین سابق مین سحر کرتا تہا اور ایک مدت سے اس فعل کو ترک کر دیا ہی تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکی خون سی

در گذر کرین اور امام شافعی رحمہ کی نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اوسکی سحر زدہ مرگیا ساحر سے پوچہنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ مینے اسکو سحر کیا
تہا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہے اوسپر قصاص واجب ہوتا ہے اور اگر کہے مینے اسکو سحر کیا ہے لیکن سحر میرا کبھی مار ڈالتا ہے اور کبھی نہین پس یہہ قتل
شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہئیں اور اگر کہے کہ مینے اور کو سحر کیا تہا اتفاقاً نام اسکا ساتہہ نام اوسکی موافق پڑا یا گذرا اوسکا بیچ جگہہ
سحر کی پڑا اور اسمین تاثیر کی پس یہہ قتل خطا ہوا احکام خطا کی اسپر جاری ہوتی ہین اور یہان ایک شبہ ہے کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہے حاصل اوسکا
یہہ ہے کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الہی سے صادر ہوتی ہین اکثر اوقات اولیا سے ظہور مین آئے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون
کی اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہہ معجزات پیغمبرون کی ہین مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت مین اور مانند
انکی اولیا سے کثیر الوقوع ہین اور احوال لکہنی والی ان اولیا کی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکہتی ہین پس اگر نسبت کرنا
فعل الہی کا ساتہہ غیر کی کفر ہو تو یہان بہی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکہتا ہے کفر نہو تو ساحر کی حق مین کیون حکم کفر کا کیا
جاوے بلکہ یہی حال دعویون کی اور عزائم خوانون کی کہ ساتہہ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتی ہین مشابہت تمام
ساتہہ ساحرون کی بہم پہنچتی ہے فرق انمین کیا ہے جواب اسکا یہہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہت ساتہہ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور
سب کے سب اللہ تعالی کی قبضہ قدرت مین ہین اور اوسکی ارادہ اور پیدا کرنے سے صادر ہوئی ہین اور اون افعال مین کہ اولیا کی ہاتہہ سے صادر
ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ ساحرون سے صادر ہوتی ہین اس باب مین فرق نہین ہے مگر یہی فرق ہے کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان اون
افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالی کی یا خواص اسمار اوسکی کی نسبت کرتی ہین پس شرک نہین لازم آتا اور ساحر
اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور سیارہ اور خواص منترون کی اور نام بتون کی ہین اور اسلیے اون افعال کو اپنی
قابو اور حکم مین جانتی ہین اور اون افعال پر اجرت لیتی ہین اور ہمیشہ چاہتی ہین اور نذرین اور قربانیان واسطی اون ارواح خبیثہ اور
اون بتون کی درخواست کرتی ہین پس شرک صریح لازم آتا ہے اور موجب کفر کا ہوتا ہے مانند ایسکی کہ افعال عادت الہی کو مانند بخشنی فرزند کی اور
فراخ کرنی رزق کی اور شفا مریض کی اور مانند انکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہین اور کافر ہوتی ہین اور موحد تاثیر اسما
الہی سے یا خواص مخلوقات اوسکی سے کہ دوائین ہین جانتی ہین یا تاثیر دعاؤن صلحا بندون اوسکی سے اوسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت روائی
کرواتی ہین سمجہتی ہین اور انکی ایمان مین خلل نہین آتا اسیطرح یہہ آمدیم برانکہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اوسکی کتنی ہین اور کونسی قسم اوسکی موجب
کفر کی ہے اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہے تفصیل اس بحث کی طویل ہے مجمل اسکا یہہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت
کا ہے اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کی بسبب فراولہ اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الہی مین ساتہہ دعا یا پڑہنی اسمار اللہ تعالی کی اور بغیر نسبت کرنی
اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالی کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کی ہین سحر کی بہی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اون اقسام کا یہہ ہے کہ سبب خفیہ
یا تاثیر روحانیات کی ہے یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب و افلاک اور روحانیات عناصر
کی یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانون کی کہ بنی آدم کی بدنون مین سے نکل گئی ہین کہ اون
جانون کو بعد از مسخر کرنیکے اپنی کام مین برکہتی ہین لغۃ ہندی مین اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتی ہین
یا بسبب خواص کے یعنی بمقتضای صور نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو یہہ طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتہہ
روحانیات کی اور طریق پہنچنی تاثیر اوسکی کا یا ذکر کرنا نامون اونکیکا ہے اور التجا کرنی طرف اونکی ساتہہ شرائط معتبرہ کی یا بنانا صورتون مناسبہ کا

اور کرنا عملون مرغوبہ اونکیا یا پڑہنا اوس کلام کا کہ مفردات اوس کلام کی بغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ کرتی ہین اور عظمت ایک روح کی ارواح مین سی
یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے کہ اوسی کبہی سرزد ہوا تہا اور زبان خاص و عام کی ساتہہ مدح اور ثنا اوسکیکی جاری ہوئی ہتی پس اقسام سحر نی بنظر ان شقوق
کی تعدد وکثیر پیدا کیا لیکن جو کچہہ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوسی کہ عمدہ اقسام سی سحر کلدانین اور سحر بابل مین کہ حضرت ابراہیم علی نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد مذہب اور باطل کرنی عقیدہ اونکیکی مبعوث ہوئی ہتی اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت وماروت سی ہی کہ اہل بابل
اوسکو اونسی سیکہہ کر کام مین لاتی تہی اور اوسمین تعمق بہت کیا اور کلدانین کہ بابل مین سکونت رکہتی تہی بہت اس علم مین مشغول رہتی تہی تواریخ
معتبرہ مین لکہا ہی کہ حکماء بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تہا چہہ طلسم بنائی ہی کہ عقول واوہام بیچ دریافت کرنی کیفیت اونکی
حیران تہین اول یہہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تہی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سی آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اوس آواز کو
سنتی اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسرا ایک نقارہ بنایا تہا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب مارتا
اوس نقارہ مین سی آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہہ ہے اور بعد از تلاش کی اوسیطرح نکلتا تیسرے ایک آئینہ بنایا تہا واسطی معلوم کرنی
حال غائب کی کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکہتا حال اوسکی غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہوجاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ
مین صورت اوسکی ساتہہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا ویسا ہی نمودار
ہوتا تہا چوتہی ایک حوض بنایا تہا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی ہتی اور سردار اور اشراف شہر کی حاضر ہوتی
تہی اور ہر کوئی جو کچہہ کہ چاہتا اقسام شربتون مین سی لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطے پلانی لوگون کی کہڑی ہوتی
اور حوض مین سے نکالتی تو ہر کسیکی لیی وہی نکلتا کہ آپ لایا تہا پانچوین ایک تالاب بنایا تہا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا اور
اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کے آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سی نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور جو کہ
باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر پہر جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل اپنی سی باز آتا تو اوسوقت نجات پاتا چہٹی
نمرود کی ڈیوڑہی پر ایک درخت لگایا تہا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹہتی تہی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بہی بڑہتا جاتا تا آنکہ
اگر لاکہہ آدمی ہوتی سایہ بہی اوسیقدر زیادہ ہوتا اور جب اس حد سے ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹہی رہ جاتی اور نمرود
کہ بادشاہ اونکا تہا وہ بہی اسباب مین توغل بہت رکہتا تہا کہتی ہین کہ اس طرحکا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد از آنکہ کسیکو پہونچا طرف حقیقت
اوس صناعت کی میسر ہو جو کچہہ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت سی کر سکتا ہی جیسیکہ معالجہ کرنا اون امراض کا کہ اطبا
اوسکی عاجز ہون مانند برص اور جذام وغیرہ ذلک کے سبب اوس سے ہو سکتا ہی اسلیی کہ وہ ساتہہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتہہ استعانت
جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح واجسام دکہائی اور سکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور و بی اختیار دیکہا
سب سے مونہہ اپنا پہیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوئی جیسیکہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات تا وما انا من المشرکین اور
ایسطرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے اسلیی کی شرائط اس سحر مین بندرہ ہین لکہا ہی کہ اول شرط اسکی یہہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز
گمان عجز وجہل کا اونکی حق مین نکری والا وہ ارواح انکا کہنا نہ مانین اور مطلب کو نہ پہنچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کواکب مین لکہتی ہین
کہ ابتدا ساتہہ دعوت قمر کی کرتی ہین بایں الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح کہتی ہین کل
احصل لی من السحر فہو منک وکل اتید فع من الشر منی فہو منک علی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہی کہ یہہ اعتقاد اور یہہ قول منافی اسلام

اور توحید اور ملت حنفی کی ہی اور قسم دوسرا اوس سحر سی سحر کرنا جن و شیاطین کا ہی خاصۃ اور وہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہی اور اس سحر کے
مین بڑی جنون سی مانند ہوائی اور میمون اور مانند اونکی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اونکی لیی گذراننی اور عطریات
مناسب بیچ جگہون حضور اونکی رکھنین ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا ہیر کا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی
کرادل اوس انسان کو کہ قوی القلب الجثہ مراہو تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتھہ پڑہنی بعضی الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانون کی
ہوتی ہین اور تعظیم بہت اونکی اوسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کہنچین اور بقوۃ اون الفاظ کی اور رکہنی نذر اور ہدیہ کی اوس روحکو اپنی حکم و قابو مین لیوین
بحدیکہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کری سرانجام کرین پس یہ عمل بہی لازم کرنیوالا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پہنچاتا ہی اور غالبا اس طرح
کی ارواح کہ ساتھہ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کے متوجہ ہون نہین ہوتین مگر جبکہ جنس خبیث سی ملی ہو دیا فساق کی پس مخالطت خبائث کی
ہی اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتہی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کی بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین تا اوسکو جو کچھہ
موجود نہین ہے نظر آوی یا صورتون ہائلہ تخیلہ اپنی سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور بیچ قصہ
ساحرون فرعون کی بیچ آیۃ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسیطرح کا سحر سمجھا جاتا ہی اور اسطرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی
نبوۃ پر کیا جاوی یا بیچ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ اونکی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسیکو دغا دیوین اور اوسکی
ابرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال مین کرتی ہین التجا کرنی ارواح جنون
سی یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتھہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلی زمانہ
مین رواج بہت رکہتا تہا اور اب نام و نشان ہی اوسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق اوہم ہی کہتی ہین اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ صورت واقعہ مطلوبہ
کو تصور کر کے پیش نظر رکہہ کر وہم کو ساتھہ حاصل کرنی اوسکی متعلق کرتی ہین اور شرائط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگون سی غیر ہما ہین عمل
مین لاتی ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان دو زنا کارونکی
یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنی
معصوم کی حرام ہی اور قسم چہٹی سحر کی نیرنج ہی یعنی بسبب خواص اشیا کی ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہین کہ اونگلیون سی آگ روشن کرین تو تہوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین تر کر کر تہوڑا سا گت در یا اوسمین ملاوین اور اونگلی پر ملین اور بال اوس مقام کا زائل
پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس انگلی کو آگی چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاویگی اور جلنی کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل
ہین کہ ساتھہ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہے اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل ساحران
فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹہوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت سی بہلا
سی عمل مین لاتی ہین واسطی متعجب کرنی لوگون کی اور سبب خفی اسطرح کی سحر مین حرکات خفیہ اور تبدیل امثال کا ساتھہ سرعت کی ہی اور یہہ تینون قسمین سحر
کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہہ کہ ساتھہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیی کہ اکثر اقسام سحر کو اولیا
امت مصطفویہ نی علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ علوی
کو ساتھہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء عظام الہی اور آیات قرانی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزایم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین
کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء و آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کے بلکہ ساتھہ حکومت اور استیلا کی اور اصلاح

قسم تیسری کی حاصل کرنا ربط کا ساتھہ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کی ہی کہ اکثر ایسی مشرب عمل مین لاتی ہین اور اپنی حوائج مین اور خلق کی حوائج
مین ساتھہ اونکی منتفع ہوتی ہین اور بیچ طریق حاصل کرنی اسکی ہی طہارت اور تلاوت اور ہمیشہ ثواب بخشنا اوقات کا واسطی اون ارواح کی منظور رکہتی
ہین اور اصلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیاء ابرار سی واسطی حل مشکلات کی عمل مین آتا ہی اور وہ تعلیق وہم تکثیف ساتھہ
کیفیت عقلی کی ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسماء الہی سی میسر ہوتا ہی اور اصلاح قسم چہٹی کی متعلق ہی بیچ خواص آیات اور اسماء اور ارقام
اور اعداد اونکی اور ترکیب بعض کے ساتھہ بعض کی جیسیکہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسماء اور سورتون قرآن کی ساتھہ قیود و شروط کی اوسکی
بیچ کتابون تکسیر کے مفصل اور مشروح ہی حاصل یہہ کہ وجہہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتھہ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ یا ارواح
خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک رہنی کی بیچ دیکہنی اسباب کے ساتھہ اس طرح کی کہ دیکہنی قدرت مسبب کے
سی غافل کری اور جب یہہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوے تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی اپی بہتر ہی اور
اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کی لکہتی ہین کہ یہود اوپر توغل کرنیکی بیچ سیکہنی اس طرح کی
سحر کی کہ مذموم و معیوب ہی اکتفا نہین کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اور علمون کی ہی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الہی سی ہین
صرف کرتی ہین ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم یعنی سیکہتی ہین اون علمون کو کہ ضرر کرتی ہین اونکو کہ اور دن کو ضرر نکرین اور نفع نہین
دیتی اونکو کہ اور دنکو نفع دین اور عاقل کو چاہی کہ احتراز کری اوس چیز سی کہ ضرر کری اور نفع نہ دی یہان جاننا چاہیے کہ کوئی علم مذموم نہین ہوتا فی
حق مین مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتون مین سے اول یہہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سے اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کی اور نجوم بہی
اسی باب سے ہی اسلیے کہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کی ایک طرح پر دیکہتی ہین تو انکی خاطر
مین مستقر ہوتا ہی کہ یہہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کے اور خوف فوت ہونی ونکا
جہت ستارہ اور برج سی دلمین جگہہ پکڑتی ہین اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم دلپر حائل ہوتا ہی کہ نظر
الی المسبب مانع آتا ہی دوسری یہہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نرکہی لیکن یہہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین معلوم کرسکتا
اور جبکہ اوسکی دقائق کو نہ پہنچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ اسی قبیلی سی ہی بحث کرنی اسرار الہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ اور
علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جہگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون کی
واقع ہوئین وغیر ذلک اور اسیطرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کی کہ اونکی دل بہری ہوئی شہوات سی
ہین حکم سم کا رکہتا ہی اور مورث ملکہ تخیل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی تیسری یہہ کہ بیچ علمون محمود شرعیہ کی تعمق بیجا کری اور افراط تفریط کری
مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہہ کے حیلون اور روایات نادرہ بی اصل کو بیان کری اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ
کو دخل دیوی اور علم دعوت اسماء کی مین قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوی اور بیچ علم قصص انبیا کی جہوٹ یہود اور روافض کے سنی تا موجب فساد عقائد
کا ہو علی ہذا القیاس اور یہہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اونکو نہین پہنچتا اور یہود اسیطرح کی علم مین مشغوف
تہی اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تہا **باب الفال والطیرۃ** یہہ باب ہی بیچ بیان فال اور طیرہ کی **ف** فال ساتھہ ہمزہ کی
اور اکثر استعمال اوسکا ساتھہ ابدال ہمزہ کی الف سی ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہی جیسیکہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی
کہ صحت پاونگا یا نہین سنے کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد اور کبہی فال کا استعمال بدی مین بہی آتا ہی جیسیکہ کہتی ہین فال نیک و

فال بد اور طیرہ ساتھ زبر طا اور زبر ی کی مصدر ہے تطیر سی جیسیکہ خیرہ تخیر سی اور سوا ان دو لفظون کی مصدر اس وزن پر نہین آیا ہی اور استعمال
طیرہ کا نہین ہوتا ہی مگر فال بد مین اور کبہی طیرہ بمعنی مطلق فال کی بہی آتا ہی نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک یعنی محمود ہی اور سنت کہ آنحضرت
فال نیک بہت لیا کرتی تہی خصوصًا لوگون کی نامون سے اور جگہون سی اور فال بد یعنی مذموم و ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہے
کہ عادۃ عرب کے تہی کہ شگون لیتی تہی باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو ہچکارتی اگر داہنی طرف بہتا
اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اوس کام کی لیئی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور شکار کی آنیکو بائین
طرف سی سنوح کہتی ہین اور داہنی طرف سی آنیکو برح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور برح کو نحس اور یہی ہین معنی فال لینی کی ساتہہ سوانح اور
بوارح کی کہ عبارات مین واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور مذمت تطیر کی یہہ ہے کہ امید نیکی کی جناب الہی سی اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت اسکی کا
ہونا بہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق سی اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلا اور شرعا اور بیہودگی
وہی جو اوسی چاہا ہی تحقیق معنی فال و طیرہ کی یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور مولف اور حدیثین بہی لایا ہی آمین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ اور مانند
اسکی کہ بیچ حکم تطیر کی ہین ۔ع ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرہا الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعہا احدکم متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین شگون بد اور بہتر ان کی فال ہی عرض کیا اصحاب نی اور کیا ہی
فال فرمایا کلمہ اچہا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نہین شگون بد یعنی نہین ہے شگون بد لینی کو تاثیر دخل بیچ حاصل کرنی منفعت کے اور دفع
کرنی ضرر کی اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیی اسکا جو کچہہ ہوتا ہی ہو رہی گا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی اور بعد از انکہ نفی کی تطیر کی اور منع
فرمایا اوس سی مدح کی فال کی کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا و لیکن یہان اشکال یہہ ہے کہ اس عبارت
سی ایسا سمجہا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بہی اچہی ہی حالانکہ فال بد قطعا اچہی نہین جواب اسکا یہہ کہ لفظ خیر یہان بمعنی خیر کی ہی
نہ بمعنی بہتر کی جیسیکہ کہتی ہین والآخرۃ خیر وابقی واصحاب الجنۃ خیر یا یہہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ مین بہی اعتقاد بہی کا رکہتی تہی
یا مراد یہہ ہے کہ اگر فرضا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچہا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچہا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاول لی اوسی جیسی ڈہونڈہنی والا سنی
یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد ۔ع ح

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا ہامۃ ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد رواہ البخاری

اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بہاگ تو جذام والے سی جیسیکہ بہاگتی ہی تو شیر
سی نقل کی یہ بخاری نی ف نہین ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسری کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہہ تہا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کی بیٹہتا
ہی یا ہمراہ اوسکی کہاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اوسمین لکہا ہی علمانی کہ اطبا کی زعم مین یہہ سرایت سات امراض مین ہی جذام اور خارش
اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا مرض
کا اور لگنا اسکا ایک سی دوسری کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسی اوسکو بیمار کیا اسکو بہی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ
ساتہہ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سی پیدا ہوتا ہی اور اڑتا ہی اور
کہتی تہی عرب کہ باہر نکلتا ہی سر قتیل سی ایک جانور کہ نام اسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجہکو پانی دو مجہکو یہان تک ٭

کہ مارا جاتا ہی مار نیوالا اوسکا اور بعضون نی کہا کہ روح اوسکی جانور ہو جاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تاکہ اپنا مار نیوالا اپنی سی لیوی اور جب کہ بدلہ لیا جاتا اڑجاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا یہہ کہ کچہہ نہین اور بعضون نی کہا کہ ہامہ الو ہی جو وقت کہ بیٹہتا ہی کسیکی گہر پر اور بولتا ہی تو گہر ویران ہو جاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اوسکو باطل کیا کہ یہہ دخل طیرہ کی ہی اور نہ صفر اسمین بہت اقوال آئی ہین بعضون کی نزدیک تو مراد بھی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اوسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتی ہین یہہ اعتقاد بھی باطل و بی اصل ہی اور بعضون کی نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کے وقت بہوک کی کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تہی کہ الم وقت بہوک کی ہوتا ہی اوسی ہوتا ہی اور ایک سی دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ وہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بہوک کی اور کبہی اوس سبب سے زرد ہو جاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہو جاتا ہی پس حکم کیا کہ یہہ سب باطل ہی اور باوجودیکہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پہر فرمایا بہاگ جذامی سی الخ وجہہ تطبیق و نکی آخر فصل مین بیان کرین گی انشاء اللہ تعالی ۱۲ ش ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی وَلَاھَامَۃَ وَلَاصَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ لَکَاَنَّھَا الظِّبَاءُ فَیُخَالِطُھَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنی بیچ تندرستی اور پاکیزگی پوست کی پس ملتا ہی اونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہی اور ونکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ بہی تقدیر الہی خارشتی ہوا تہا یہہ بہی تقدیر الہی ہوئی روایت کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی وَلَاھَامَۃَ وَلَانَوْءَ وَلَاصَفَرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نوء ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** نوء ساتہہ زبر نون اور سکون واو کی اور آخر مین ہمزہ ہی یعنی غروب ہونی ایک ستارہ کی اور نکلنی اور ستارہ کی عرب گمان کرتی ہی کہ مینہہ اسی سبب سے برستا ہی جیسے سند و کہتی ہین کہ مینہہ برستا ہی فلانی نچہتر سی اور نہا یہ مین ہی کہ نوء کی جمع انواء ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹہائیس منازل ہین چنانچہ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انہین کیطرف ہی پس عرب نسبت کرتی تہی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہہ کی اور موثر اسمین آنا چاند کا ہی بعضی منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہہ کا بتقدیر الہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اور اگر سبب جانی باین معنی کہ حق سبحانہ تعالی مینہہ برساتا ہی اوس وقت مین لیکن یہہ وقت علت ہو او قادر ہی کہ پہلی اوس وقت سی اور بعد اوس وقت کی بہی برساوی اور اگر چاہی اوس وقت مین بہی نہ برساوی جب کہ حکم تمام اسباب جاریہ کا ہی باطل و کفر نہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بہی کفر ہی اسلیے کہ شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا ہی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ نہی مطلق ہی واسطی قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اسلیے کہ نہین وارد ہوئی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی اور حال معنونکا یہہ ہے کہ نکہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوء سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتہہ فضل اللہ تعالی کی واللہ اعلم ۱۲ ش ع ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاعَدْوٰی وَلَاصَفَرَ وَلَاغُوْلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین لگجاتی بیماری کسیکی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتہہ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہی جن و شیاطین سی عرب گمان کرتی

تھی کہ غول جنگلوں میں دکھائی دیتی ہیں لوگوں کو ساتھ شکلوں طرح طرح کی اور لوگوں کو راہ بہلا دیتی ہیں اور ہلاک کرتی ہیں پس نفی کیا اسکو شارع نی
اور لکھا ہی علما نی کہ مراد نفی ذات غول کی نہیں ہے بلکہ نفی ہو جاتی اُنکی ہی صورتوں مختلفہ میں اور ہلاک کرنیکی آدمیوں کو یعنی انکو بغیر اذن
اللہ تعالی کی اوپر راہ بہلا دینی اور ہلاک کرنی لوگوں کی قدرت نہیں ہی ❊ ح وعن عمرو بن الشرید عن ابیہ قال کان فی وفد ثقیف
رجل مجذوم فارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا قد بایعناک فارجع رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی
اپنی باپ سی کہ کہا تہا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اونی اسکا کہ آوی آنحضرت کی پاس بیعت کی لیی پس بہیجا آنحضرت
نی طرف اوسکی ایک شخص کو یہہ کہنی کی لیی کہ تحقیق ہمنی بیعت کی تجہسی یعنی زبانی بغیر ہاتھ پکڑنی ہاتھ کی پس پہر جا روایت کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سے
اور اوس سے کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لا عدوی سی خلاف اسکی پس انکے تطبیق
مین علماء کی بہت اقوال آئی ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ مین کہا کہ اولی بیچ وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ نفی عدوی کی باقی ہی اوپر عموم و اطلاق اپنی
کی اور مخالطت ان بیماروں کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہین لیکن امر ہوا گریز کا جذامی سی باب سد ذرائع سی ہی تا کوئی ورطہ شرک مین نپڑی یعنی
اگر کسی نی مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الٰہی سی علت جذام مین مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا پس حکم کیا ساتھ بچنی
کی تا اوس وہم مین نپڑی اور اسلیی آنحضرت نی آپ جذامی کی ساتھ طعام کہایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی در عدم توہم کی پس حکم ہوا لگنیکا اوسکی
لیی ہی کہ اپنی نفس مین صدق و یقین پاوی اور بر تقدیر پہنچنی مرض کے ورطہ شرک خفی مین پڑا نہی اور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنی ہی لا عدوی سی اور قوم
نی کہا کہ جذام کی لیی ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہم بستری پس یہہ بات طب سے ہی عدوی نہین جیسیکہ ضرر کرتا ہی
طعام ناخوش اور بو ناخوش اور سب باذن خدا ہے واللہ اعلم ❊ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتفاءل ولا یتطیر وکان یحب الاسم الحسن رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی ابن عباس سی
کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نلیتی اور دوست رکہتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں ❊
وعن قطن بن قبیصۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت
رواہ ابو داود اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سے کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے
ہی روایت کی یہہ ابو داود نی ف عیافہ ساتہہ زیر عین کی ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور رکہ بیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی
اور اعتبار کرنا بیچ اس مین ساتہہ نام جانوروں کی ہی جیسیکہ فال لیجاوی ساتہہ عقاب کے عقاب پر اور ساتہہ غراب کے غربت پر اور ساتہہ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان
عیافہ اور طیرہ کی یہہ ہے کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی یا اور جانور وغیرہ سے اور عیافہ کا استعمال خاص جانوری کی آواز وغیرہ سی فال لینی
مین آتا ہی اور نہایہ مین ہی کہ عیافہ زاجر یعنی اوڑانا پرندہ کا اور فال لینی ساتہہ اسمار اور آواز اور گذرنی وسکی کی اور طرق ساتہہ زیر ط اور خط کرنا سنگریزہ کا یا
کہ عادت عرب کے عورتوں کی تہی کہ وقت فال لینی کی مارتی تہین اور بعضوں نی کہا کہ خط ریت پر کہینچنا جیسیکہ عادت رمالوں کی ہی اور جبت ساتہہ
زبر جیم اور جزم ب کی بمعنی سحر و کہانت کی ہی اور بعضوں نی کہا کہ جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کیجاوی سوا اللہ تعالی کی یعنی یہہ افعال بت پرستوں کی اور
اعمال مشرکوں کی سی ہین اور اظہر یہہ ہے کہ جبت شیطان ہے یعنی یہہ افعال شیطان سی ہین ❊ ع ح وعن عبد اللہ بن مسعود عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الطیرۃ شرک قالہ ثلثا وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل رواہ ابو داود
والترمذی قال سمعت محمد بن اسمعیل یقول کان سلیمان بن حرب یقول فی ہذا

الحدیث وما منا الا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل ھذا عندی قول ابن مسعود اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ نقل
کی اونسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمائی یہہ بات تین بار یعنی مبالغۃً تا لوگ بہت بچیں اوس سی اور نہیں ہم
مین سے کوئی مگر یعنی مگروہ کوئی کہ کبہی اوسکی خاطر مین فال بد سی تردد و خلجان راہ پاتا ہی ولیکن خدا تعالی لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر بحکم بشریت
کی کچہہ شک اور وہم خاطر مین آوی تو چاہیی کہ توکل خدا پر کری اور اوس کام کو جاوی تا لیے اوس وہم کا نہو وی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی کہا ترمذی
نی کہ سنا مینی بخاری سی کہتی تہی کہ تہا سلیمان بن حرب کہ شیخ بخاری کا ہی کہتا اس حدیث مین کہ وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہہ کلام نزدیک میری
قول ابن مسعود سی ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک ہی یعنی شگون بد لینا مشرکون کی رسمون مین سی ہی اور موجب شرک خفی کا اور اگر جزماً اعتقاد
کری کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بی شک کفر ہی ۱۲ ح **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید مجذوم فوضعھا معہ
فی القصعۃ وقال کل بسم اللہ ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا ہاتہہ جذام
والیکا اور رکہا اوسکو ساتہہ اپنی بیچ پیالہ کی اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اور توکل کرتا ہون اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین
اشارہ ہی کہ اسپر کہ بعد از حصول توکل و یقین کی بہاگنا جذامی سی لازم نہین ۱۲ ح **وعن** سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا ھامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیء ففی الدار والفرس والمرأۃ رواہ ابو داؤد
اور روایت ہی سعد بن مالک سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہے ہامہ اور نہین ہے عدوی اور نہین ہے شگون بد اور اگر ہوتا شگون
بد کسی چیز مین تو ہوتا گہر مین اور گہوڑی مین اور عورت مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** حدیثین بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئی ہین بعضیون سے نفی تاثیر طیرہ کی
اور نہی اعتقاد اور اعتبار اوسکی مطلق سمجہی جاتی ہی اور یہہ بہت ہین اور بعضیون سے ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گہوڑی مین اور گہر مین ساتہہ
لفظ جزم کی جیسیکہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشوم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور فرس کی
یا ساتہہ لفظ شرط کی آیا ہی جیسیکہ اس حدیث مین اور مانند اسکی مین اور بعضیون سی انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجہا جاتا ہی مانند تمام امور کی
جیسیکہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی مین ابن عباس سے آیا ہی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت کی تہا
جیسیکہ حدیث حضرت عائشہ کی مین آیا ہی وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہے کہ تطیر کسی چیز مین نہین ہی اور اگر فرض کیا جاوی ثبوت اوسکا تو یہہ چیزین مظنہ
اور محل اوسکی ہین اور جگہہ اسکی رکہتی ہین کہ انمین ثابت ہو یہہ ایسا ہی جیسا حضرت نی فرمایا لو کان شئی سابق القدر لسبقتہ العین اور اسیطرح
کلام ہی قاضی کا کہ کہا چہی لا نا لاطیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی ایسی یعنی اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان
چیزون مین ہوتا کہ قابل تر ہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہین انمین پس اصلا وجود نہین رکہتی اور بعضون نی کہا کہ نحوست عورۃ مین ناموافقت اوسکی ہی
اور یہہ کہ بچہ نہوتا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکری یا مکروہ بد شکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گہر مین یہہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بری ہون اور ہوا
ناموافق ہو اور نحوست گہوڑی مین یہہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض و مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم مین ہی یا نحوست محمول
ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی بحسب شرع یا طبع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کی محمول ہوگی واللہ اعلم ۱۲ ح **وعن** انس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ اذا خرج لحاجتہ ان یسمع یا راشد یا نجیح رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی خوش آتا اونکو جسوقت کہ نکلتی واسطی کسی کام کی یہہ کہ سنین یا راشد یا نجیح یعنی
یہہ فال نیک ہے نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء فاذا بعث عاملا سأل

عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهٗ اِسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُاِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْیَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهٗ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُاِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہ نہ شگون بد لیتی تہی کسی چیز سی پہر جسوقت کہ بہیجتی کسی عامل کو پوچہتی نام اوسکا پس جسوقت کہ اچہا لگتا آپکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتہہ اوسکی اور دیکہی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک کی نیکی اور اگر مکروہ جانتی نام اوسکا دیکہی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک کی نیکی یعنی اور بدل دیتی اوس نام کو ساتہہ اچہی نام کی اور جسوقت کہ داخل ہوتی کسی بستی مین پوچہتی نام اوسکی پس اگر اچہا لگتا اونکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتہہ اوسکی اور دیکہی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ اونکی اور اگر مکروہ رکہتی نام اوسکا دیکہی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ اونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ تطیر نہین تہی اسلیی کہ بسبب اسکی اوس کام سی کہ ارادہ رکہتی تہی اوسکا باز نہ آتی تہی لیکن اثر کراہت و قبح اوسکا چہرہ مبارک مین ظاہر ہوتا تہا اسلیی کہ بہلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہی بیچ خوشی و ناخوشی کی قطع نظر کرنیکر تطیر و تفاؤل سی اور کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنت ہی یہہ کہ اختیار کری آدمی اپنی فرزند اور خادم کی لیی نام اچہا اسلیی کہ بری نام کبہی موافق ہو جاتی ہین تقدیر کی جیسیکہ اگر نام رکہی کوئی اپنی بیٹی کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہی تقدیر الہی ساتہہ اوسکی کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکی بیٹی کو خسار پس اعتقاد کرتی ہین بعضی لوگ یہہ کہ یہہ بسبب نام اوسکی کی ہی پس نحس جانتی ہین اور احتراز کرتی ہین ہمنشینی اوسکی سی ح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِیْ دَارٍ كَثُرَ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰی دَارٍ قَلَّ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِیْمَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ تحقیق ہم تہی ایک گہر مین بہت تہی اوسمین عدد ہمارا اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہمنی طرف ایک اور گہر کی کم ہوگئی اوسمین عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والسلام نی چہوڑ دو اوس گہر کو اسحال مین کہ برا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حضرت نی جو اوس گہر کی چہوڑنیکو فرمایا تو یہہ قبیلہ تطیر کی سی نہین بلکہ بسبب اسکی کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نی کہ گہر چہوڑ دینی کو اونکی تئین اسلیی فرمایا کہ اونکی دلون مین یہہ بات جم گئی تہی کہ یہہ نقصان و خسارہ بسبب رہنی کی اس مکان مین ہی پس فرمایا کہ اس مکان سی نکل جاوین تا مادہ وہم کا منقطع ہو جاوی اور بیچ ورطہ شرک خفی کی نہ پڑین ح ع وَعَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَیْكٍ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ یُقَالُ لَهَا اَبْیَنُ وَهِیَ اَرْضُ رِیْفِنَا وَمِیْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِیْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی یحیی بیٹی عبد اللہ بیٹی بحیر کی سی کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نی کہ سنا فروہ بیٹی مسیک کی سی کہ کہتا تہا کہ کہا مینی یا رسول اللہ نزدیک ہمارے ایک زمین ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابین اور وہ زمین ہی زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اور شہرون سی وہان آکر غلہ جمع ہو جاتا ہی بکنی کی لیی یا یہان سی اور شہرون کو لوگ لیجاتی ہین اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہی پس فرمایا کہ چہوڑ دو اوسکو داخل ہونی اپنی سی اوسمین اور آمد و رفت کرنیسی طرف اوسکی اسلیی کہ قرب ہونی بیماری اور وبا کی سی پیدا ہوتا ہی تلف و ہلاک نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا طیبی نی یہہ قبیلہ عدوی کی سی نہین ہی بلکہ قبیلہ طب اور علاج کی سی ہی اسلیی کہ ہوا کا صالح اور موافق ہونا اشیا سی ہی اوپر صلاح بدن کی اور فساد ہوا اور عدم موافقت اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہی انتہی اور شاید کہ بہاگنی والی وبا سی ساتہہ مضمون اس حدیث کی تمسک کرتی ہونگی کہ اس شخص نے شکایت وباسی کی کہ اوس زمین مین ہوتی تہی اور آنحضرت نی فرمایا کہ چہوڑ اوسکو اور باہر نکل اوس زمین سی اسلیی کہ مخالطت ساتہہ مرض و وبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی ولیکن تمسک ساتہہ اسکی نہین ہوسکتا اسلیئی کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونی وبا کی سی اس زمین مین اور اوسکو نحس و مکروہ جانا اور
آنحضرت نی بنظر ضعف حال اوسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی اوسکو ساتہہ نکلنا اوسکی وہان سے رخصت دی نہ یہہ کہ وبا وہان واقع
ہوئی اور بعد از واقع ہونیکی وہان سی بہاگنی کو جائز رکہا اور کلام اسمین ہی اور وظیفہ بیچ بلا کی بیش از وقوع کی احتراز و اجتناب ہے
اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی مگر دعا و تضرع کرنی کہ حکم ساتہہ اوسکی فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیحہ کی کہ صحیحین و غیرہما مین ہی
ساتہہ منع اور نہی کی نکلنی اور بہاگنی وبا کیسی اور بیچ بیچ اور ترغیب کی صبر و ثبات پر آئی ہین اور یہہ حدیث سنن ابی داود مین ہی معارض
صحیحین کے حدیثون کی نہین ہوسکتی اور لکہا ہی علمانی کہ فروۃ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثون کی روایت نہین کی گئی ہین اور وہ بہی
ایک مرد مجہول ہی کہ معلوم نہین نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی بہی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین حاصل یہہ کہ بنی شک وبا سی بہاگنا
ممنوع اور معصیت ہی اور اگر جزما اعتقاد کری کہ بر تقدیر صبر کی مر جاونگا اور اگر نکل جاونگا تو نجات پاونگا کافر ہوتا ہی اور بغیر اس اعتقاد کی
عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گہر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب وارد ہونی نص کے اوپر خلاف اسکی اور یہہ
بہی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گہر کی اور لگنی آگ کی گہر مین غالب بلکہ یقینی ہی علاوہ بخلاف مرنیکی وقت نہ نکلنی کی وبا سی کہ
مشکوک و موہوم ہی۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَاْتِي بِالْحَسَنَاتِ
اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا
اور روایت ہی عروۃ بن عامر سی کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہترین و نیکترین سے فال ہی اور نہ روکی شگون
بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جسوقت کہ دیکہی ایک تمہارا او چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد اوس سے لیتی
ہین اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہین ہی پہرنا برائی
سی اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتہہ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہہ ابو داود نی بطریق ارسال کی **بَابُ الْكَهَانَةِ** باب ہے بیچ
بیان کہانۃ کی **ف** صراح مین لکہا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتہہ زبر کی فال گوئی کرنی اور ساتہہ زیر کی حرفہ اوسکا اور طیبی نی کہا
کہ کاہن وہ کہ خبر کہی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیز و نکا عرب مین کاہن تہے کہ بعضی اون مین سے دعوی کرتی تہی کہ
جنات خبرین دیجاتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سنیاتی تہی احکام الٰہی آسمان پر سے اور کاہنون سی کہدیتی تہی اور وہ اسمین جو کچہہ چاہتے
زیادہ کر کر کہتی پس قبول کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانۃ اور بعضی
اور اسباب و معاملات سی کچہہ معلوم کرتی تہی کہ انکو عراف کہتی تہی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئی کا بتا دیتی تہی جیسی رمال کرتی ہین اور کبہی
اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بہی آتا ہی اور یہہ افعال حرام ہین اور انپر مال لینا بہی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دو نو گنہگار ہوتی ہین
اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہی بیچ ع **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ
ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ
فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تہی ہم کرتی

اونکو جاہلیت مین ایک وہ ہین سی یہہ ہی کہ تہی ہم آتی کاہنون کی پاس یعنی اور پوچہتی ایسی چیزین اوسکو فرمایا مت جایا کرو تم کاہنون کی پاس کہا معاویہ
نی کہا مین دوسری چیز یہہ ہی کہ تہی ہم شگون بد لیتی فرمایا یہہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اوسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس نہ باز رکہی تمکو یعنی کسی
کام سی یہہ خیال آنا کہا معاویہ نی کہ کہا مینی ایک وہ ہین سی یہہ ہے کہ ہم مین کتنی ایک شخص خط کہینچتے ہین فرمایا تہی ایک نبی نبیاؤن مین سے خط کہینچتی یعنی
با مرالٰہی یا ساتہہ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نی کہا ادریس
علیہما السلام اور مباح ہی والا حاصل مراد اس سے نہی ہی یعنی جب کہ علم اوس خط کی کہینچنی کا مقصود و معدوم ہوا تو عمل کرنا ہی اسپر حرام و ممنوع ہوا یعنی
یہہ کیا جانتا ہی کہ وہ پیغمبر کسطرح خط کہینچتے تہی تا یہہ بہی ویسا ہی خط کہینچی پس جب معلوم نہوا تو کرنا اوسکا بہی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب لا یجوز
من العمل فی الصلوۃ مین بہی ہو چکا ہی ح ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا
أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی احوال کاہنون کا کہ باتین
انکی سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہین وہ کچہہ یعنی پس اعتماد و اعتقاد کرو اونکی خبرون پر
عرض کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہین اور خبر دیتی ہین کبہی ساتہہ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہہ کلمہ
ہی سچ اچک لیتا ہی اوسکو جن پہر ڈالتا ہی اوسکو بیچ کان دوست اپنی کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسری مرغ کو دانہ کی لیی پس ملاتی ہین
وہ کاہن اوس کلمہ مین زیادہ سو جہوٹہہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا اون ملائکہ سی کہ لیا اونہون نی حق سی لوح
وحی کی یا ساتہہ مکاشفہ لوح محفوظ کی واسطی اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالنی کی ہین یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جیسی وہ
منہ ڈالتا ہی مرغی سی جفتی کرنیکی وقت اسطرح کہ نہین جانتی اوسکو لوگ پس اسیطرح جن منہ ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کی کان مین اسطرح کہ نہین
مطلع ہوتا اوسپر غیر اوسکا ع وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ
وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ
مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت اونمین سے اوترتی ہین عنان مین اور عنان کہتی ہین ابر کو پس ذکر کرتی ہین کام کا کہ تقدیر
کیی گئی آسمان مین پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکہتی ہین اوسپر شیاطین پس سنتی ہین اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہنچاتی ہین اوسکو
طرف کاہنون کی پس جہوٹ بنا لیتی ہین کاہن ساتہہ اون کلمون کی کہ شیاطین سے سنی ہین سو جہوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی اس سبب سے بعضی چیزین موافق واقع کی ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہی اونمین جہوٹ بند کر دیا شارع نی دروازہ استفادہ کا اونسی
اور فرمایا کہ نہین وہ کچہہ شرع وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ
لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن اور
نجومی کی پاس اور پوچہی اوس سے کچہہ یعنی غیب کی باتین نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس رات دن کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ نہایت
ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نا مقبول ہوئی یا مراد یہہ ہی کہ جب نماز قبول نہوئی

تو اور اعمال بطریق اولی نامقبول ہونگی اور مراد نہ قبول ہونیسی یہہ ہے کہ ثواب نہین حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ قضا اوس سی واجب نہو حاصل ہی اور حدیث
مین اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہی ایسلیے کہ کلام عرب مین اکثر اسطرح آتا ہی کہ روز یا شب ذکر کرتی ہین اور دو دن مراد لیتی اوسکا ہوتا ہی ۱۲ ح
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہا نماز پڑہائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز صبح کی حدیبیہ مین کہ نام
ایک جگہہ کا ہی پیچھی مینہہ برسنی کی کہ تہا رات کو پس جبکہ پہری آنحضرت نماز سی متوجہ ہوئی لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا فرمایا تمہاری پروردگار
نی یعنی اسوقت اشارہ کی ساتہہ لانی وحی کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ صبح
کی بعضی بندون میری نی کہ ایمان لائی ساتہہ میری اور بعضون نی کفر کیا پس جس شخص نی کہا کہ مینہہ برسائی گئی ہم ساتہہ فضل اللہ کی اور رحمت
اوسکی کی پس یہہ شخص ایمان لایا ساتہہ میری اور کفر کیا ساتہہ ستارون کی اور جس شخص نی کہا کہ مینہہ برسائی گئی ہم بسبب غروب ہونی ایک ستارہ کی
اور نکلنی ایک ستاری کی یہہ شخص کافر ہوا ساتہہ میری اور ایمان لایا ساتہہ ستارے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ ستاری
فاعل اور مدبر مینہہ برسانی کی ہین مانند اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہی اور جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ مینہہ اللہ کیطرف سی اور فضل اوسکی سی ہی اور
ستاری علامت اور مظنہ مینہہ برسنی کی ہین یہہ کفر نہین اور ظاہر تر یہہ سی کہ یہہ بہی مکروہ تنزیہی ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین نازل کرتا اللہ
تعالی آسمان سی کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون مین سی ساتہہ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہہ پس کہتی ہین کہ مینہہ برسا
بسبب ستاری فلانی اور فلانی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد برکت سی مینہہ ہی اور جملہ ینزل الغیث بیان اسکا اور احتمال ہی کہ عام برکت
مراد ہو اور ینزل الغیث مثال او ربیان ایک فرد اسکا ہو ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سیکہتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سی
حاصل کرتا ہی ایک شاخ سحر سی زیادہ کیا حاصل کرتا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** تشبیہ دی علم
نجوم کو ساتہہ سحر کی بقصد برائی بیان کرنی اوسکی گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحرون اور کاہنون سی ہی کہ بری کام کرتی ہین اور خبرین غیب کی
بتاتی ہین ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آدمی کاہن کی پاس اور سچا جانی اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کری اپنی بیوی سی حالت
حیض مین یا بدفعلی کری اپنی بیوی سی بیچ مقعد اوسکی کی پس تحقیق بیزار ہوا اوس چیز سی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہہ احمد نی

اور ابو داؤد نے ف بیزار ہوا یعنی کافر ہوا یہہ محمول ہی حلال جاننی پر یا تغلیظ و تشدید ہی اوپر کرنی ان تنالرکی شرع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت الملئکۃ باجنحتہا خضعانا لقولہ کانہ سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا للذی قال الحق وہو العلی الکبیر فیسمعہا مسترقو السمع ومسترقو السمع ہکذا بعضہ فوق بعض ووصف سفیان بکفہ فحرفہا وبدد بین اصابعہ فیسمع الکلمۃ فیلقیہا الی من تحتہ ثم یلقیہا الآخر الی من تحتہ حتی یلقیہا علی لسان الساحر او الکاہن فربما ادرک الشہاب قبل ان یلقیہا وربما القاہا قبل ان یدرکہ فیکذب معہا مائۃ کذبۃ فیقال الیس قد قال لنا یوم کذا وکذا کذا وکذا فیصدق بتلک الکلمۃ التی سمعت من السماء رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا آسمان مین مارتی ہین فرشتی بازو اپنی یعنی لرزتی اور کانپتی ہین ہیبت و عظمت حکم الہی سے بسبب خوف قول ورکلام الہی کی گویا آواز کلام الہی کی یعنی بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم اور استماع اوسکی مانند زنجیر کی ہی کہ کہینچی جاوی پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کی دلون سی کہتی ہین یعنی تمام فرشتی کم رتبہ فرشتون مقرب سی کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہاری نی کہتی ہین فرشتی مقرب اوس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نی یا کہتی ہین اون فرشتون پوچھنی والون سی حق ہی یعنی حق ہی جو کچھہ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتی ہین ان باتون کو چوری سی سننی والی کہ جن و شیاطین ہین اور چوری سی سننی والی اسطرح ہین کہ بعضی اونکی اوپر بعضون کی ہین اور بیان کی سفیان نی ہیئت اونکی ساتہہ ہات اپنی کی یعنی ساتہہ انگلیون ہاتہہ کی پس ٹیڑہا کیا ہاتہہ کو اور فرق کیا درمیان انگلیون اپنی کی پس سنتا ہی چوری سی سننی والا بات کو پہر ڈالتا ہی اوسکو طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی پہر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہان تک کہ ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس اکثر پاتا ہی چوری سی سننی والیکو شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کی طرف ساحر یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہنچنی شعلی کی پس پہنچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جہوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتہہ اوس بات کی سو جہوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتہہ اوس بات کی بیچ اثنا جہوٹی باتون کی پس جب جہٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتہہ بعضی جہوٹی باتون اوسکی کی تو کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنیوالا کاہن کا ساتہہ اوسکی کہ جہٹلاتا ہی اوسکو کیا نہین ہے اور نہین جانتا تو کہ کہا واسطی ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نی فلانی فلانی دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کی کہ سنی گئی آسمان سی اور راست گو ہوا اسمین یعنی اور وہ سو جہوٹ نہین منظور کرتی بسبب گمراہی کی کہ اونکی باطن مین ہی جیسیکہ ان نجومیون کا حال ہی کہ اگر ایکبات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہوگئی تو دنیا دار معتقد اونکی ہو جاتی ہین بسبب نہایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکی دلون مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف ساحر یا کاہن ابن عباس کے حدیث مین کہ آگی آتی ہی صریح آیا ہی کہ کاہن ساحر ہی پس ساحر ہی یہان مراد کاہن سے اس صورۃ مین دونکا ایک ہوگا یا ساحر سے مراد منجم ہی جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر ایسی کہ ساحر خبر غیب کی نہین بتاتا ہی پس لفظ او الکاہن مین تنویع کی لیی ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہی آمین کہ مرجوم آیا ساتہہ رجم کی اندہا پاکر پہرتا ہی یا جل جاتا ہی ساتہہ رجم کی **وعن** ابن عباس قال اخبرنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انہم بینا ہم جلوس لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی بنجم واستنار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون فی الجاہلیۃ اذا رمی بمثل ہذا

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیوں مین سے کہ تہا انصار سے یہہ کہ صحابہ اوسوقت کہ بیٹہی ہوئی تہی ایک رات ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تہی تم کہتی جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی ساتہہ حقیقت حال کی تہی ہم کہتی کہ پیدا کیا گیا آجکی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبہی یون کہتی تہی اور کبہی یون یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق یہہ شعلہ نہین پہینکا جاتا بسبب موت کسیکی اور نہ بسبب حیات کسیکی ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام اوسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتی ہین فرشتی اوٹہانیوالی عرش کی پہر تسبیح کرتی ہین وہ آسمان والی کہ متصل ہین عرش کی اوٹہانیوالون کی یہان تک کہ پہنچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پہر کہتی ہین وہ فرشتی کہ متصل اوٹہانیوالون عرش کی ہین واسطی عرش کے اوٹہانیوالون کے کہ کیا کہا پروردگار تمہاری نی پس خبر دیتی ہین وہ اونکو اوسچیز کی کہ فرمائی پہر خبر پوچہتی ہین بعضی آسمان والی بعضون سے یہان تک کہ پہنچتی ہی خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اوچک لیتی ہین جن سننی کو یعنی اون خبرون کو چوری سی لی آتی ہین پہر ڈالتی ہین طرف دوستون اپنے کی یعنی کاہنون کی اور پہینکی جاتی ہین طرف اونکی یہہ ستاری یعنی پس سبب اون ستارون کی پہینکی جانیکا یہہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتی ہو پیدایش و موت پس جو چیز کہ لاتی کاہن اوسکو اوپر اسطرح کی کہی یعنی بغیر تصرف کی راست و درست ہی وہ خبر راست ہی لیکن وہ کاہن جہوٹ ملا لیتی ہین اوسمین اور زیادہ کرتی ہین یعنی اوس سنی ہوئی پر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِلشَّيَاطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَاءُ وَالْمَلٰئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلُهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ اور روایت ہی قتادہ سی کہا پیدا کئی اللہ تعالی نی یہہ ستاری واسطی تین باتون کی ایک بات یہہ کہ پیدا کیا اونکو واسطی زینت آسمان کی اور دوسری واسطی مارنی شیطانون کی اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب اونکے یعنی بیچ دریا اور جنگل کی پس جسنی کہ بیان کیا اونمین بغیر ان تین چیزون کی خطا کی اور ضایع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوسچیز مین کہ نہین جانتا یعنی نہین متصور ہی علم اوسکا اسلیے کہ خبرین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سی حال آنکہ اسمین نہین ہے زیادہ اوسچیز سی کہ گذری نقل کی یہہ بخاری نی بلا اسناد اور بیچ روایت رزین کی یون ہے کہ تکلف کیا اوسچیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننی اوسچیز کی کہ نہین واسکو علم ساتہہ اوسکی اور تکلف کیا بیچ جاننی اوسچیز کی کہ عاجز ہوئی علم اوسکی سی انبیا اور فرشتی اور روایت ہی ربیع سی مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نی یہہ کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہین مقرر کی اللہ تعالی نی ستاری مین زندگی کسیکی یعنی پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسیکی یعنی مال و جاہ اور نہ مرنا کسیکا اور سوا اسکی نہین کہ افترا کرتی ہین کاہن

اللہ پر جہوٹی اور ٹہیرائی ہین طلوع ہونی ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کی **ف** ضایع کیا حصہ اپنا یعنی عمر مین سے اور وہ مشغول ہوتا ہی بیفائدہ چیز مین
کہ نہ فائدہ دیتی ہی دنیا مین اور نہ آخرۃ مین شرح بیان ملا علی اور حضرت شیخ نے اوسکی خوب تفصیل سی لکہا ہی فلینظر ثمہ **وعن** ابن عباسٍ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاھن
والکاھن ساحر والساحر کافر رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ سیکہے کوئی قسم علوم نجوم سی واسطی غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نی یعنی قران مین کہ وہ تین چیزین ہین کہ ذکر کی گئین اوپر کی حدیث مین پس تحقیق
سیکہا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہی اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکہتا ہی کہ ساتہہ علامتون کی
خبرین غیب کے بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکہتا ہی کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتہہ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری اوسکا اعتقاد
اوسکا رکہی کافر ہی یعنی پس اسیطرح کاہن اور منجم کافر ہین حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہین اور کافرون اور بد دینون کی اعمال
سی ہین نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابی سعیدٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ القطر عن
عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکہی اللہ مینہہ اپنی بندون سے پانچ برس یعنی مثلاً پہر برسا دے اللہ تو
ایک جماعت آدمیون مین سے کہ مقید ہین ساتہہ نجوم کی کفر کرنیوالی کہین پلائی گئی ہم بسبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہہ نسائی نی
ف مجدح ساتہہ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کے منازل قمر سی ہی کہ سبب سے مینہہ کا ۱۲ ح

کتاب الرؤیا

کتاب بیچ بیان خواب کے **ف** حقیقت خواب کے نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونیوالی کی علوم اور ادراکات کو جیسیکہ جاگتی
کی دلمین اور اللہ سبحانہ قادر ہی اوسپر نہ بیداری باعث اسکی ہی اور نہ نیند مانع اوس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتی کی دلمین علامت ہے اوپر امور پر کہ
پیش آتی ہین ثانی الحال کہ وہ تعبیر اوسکی ہی جیسیکہ ابر دلیل ہی وجود مینہہ پر ۱۲ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ
رواہ البخاری وزاد مالک بروایۃ عطاء بن یسار یراھا الرجل المسلم او تری لہ ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین باقی رہا آثار نبوۃ سی کچہہ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینی والی کہا صحابہ نی کیا ہی مبشرات فرمایا خواب اچہے نقل کی یہہ
بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نے ساتہہ روایت عطاء بن یسار کی اس عبارۃ کو کہ دیکہتا ہی اس خواب کو کہ مرد مسلمان یعنی اپنی لیے یا دیکہا جاوے واسطے
اوسکی یعنی کوئی اور مسلمان دیکہی واسطی اوسکی **ف** نہین باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہو جاویگی بسبب فوت ہونے میری اور نہین باقی رہیگی وہ چیز کہ جانی جاوے
اوس سے چیز ہونیوالی مگر خواب کہ اوس سے کچہہ چیزین معلوم ہوا کریگی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی ساتہہ پیش میم اور زبر بے کے یعنی خوش خبری کی
اور استعمال بشارت کا اکثر خیر مین ہوتا ہی اور کبہی شر مین بہی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حکم کہتی ہین ساتہہ پیش ح
کی لیکن یہہ تخصیص شرعی ہی اور لغت مین یعنی مطلق خواب کے ہین چنانچہ اس حدیث مین بہی یہی مراد ہے اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی
ساتہہ صالحہ کی واسطی بیان والصلاح کی ہی یا صالحہ یعنی صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی اول اگرچہ اظہر اور موافق تر ہین ساتہہ
مبشرات کی کہ غالبا یا کلیا بیچ خبر نیک شادی بخش کی مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ اسمین صدق بہی معتبر ہی جیسیکہ طیبی نی کہا ہے لیکن سیاق حدیث
ناظر بیچ معنی ثانی کی ہی اسلیے کہ ثبوت اوسمین خبر صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کے ہی ح

ہو یہ معنی مطلق کی کہ مخبرات ہی ہے ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب چہا ایک ٹکڑا ہی چہالیس ٹکڑون نبوۃ کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساتہہ رویای صالحہ کی یہان صادقہ ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزو شی کا ساتہہ شی کی ہوتا ہی ہین جب نبوۃ باقی نرہی تو جزو اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ رویا ایک جزو ہی اجزاء علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہہ پرتو ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکہنی والا نبی نہو جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ و روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سی ہین اور وجہہ تخصیص اس عدد چہالیس کی اگرچہ علماء نی کچہہ کچہہ لکہی ہی لیکن صحیح یہہ ہی کہ علم اوسکا اور راز اوسکا اور چیزون سحدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور راور روایت مین چہالیس آیا ہی بدلی چہالیس کے اور ایک مین چہتر اور ایک مین چوبیس وغیر ذلک مراد ان سب سے تکثیر ہی نہ تحدید ہے ع ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے دیکہا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکہا مجکو سو اسطی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تحقیق دیکہا مجکو یعنی گویا کہ دیکہا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین مبنی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی ہو جاکے یا عمل کری اوسچیز پر کہ سنی ہو اوسحالت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میری وقت کی لوگون مین سی جسنی مجکو خواب مین دیکہا توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میری دیکہنی کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ معنی اخبار کی ہی یعنی جسنی دیکہا مجکو خواب مین پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃ اور سچا ہی نہین ہے اضغاث احلام سی اسلیے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنی یہہ مجال نہین شیطان کی کہ کسیکی خواب مین آوی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہہ جہوٹ باندہی بعضی محققین نی لکہا ہی کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جہوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکہنی والی کو وسوسہ مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی ولیکن بصورت آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جہوٹ نہین باندہ سکتا اسلیی کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کی ضد ہی اور حق تعالی جامع ہی صفات اضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہہ بہی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سے بصریح البطلان ہی اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسلیی اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کری تو معجزہ اوسی ظاہر نہین ہوتا ہے ع ح **وعن** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہ دیکہا مجکو پس تحقیق دیکہا حق یعنی سچا ہی خواب اوسکا کہ اوسنی مجہی کو دیکہا نہ غیر میرے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ یہہ حدیثین ساتہہ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنی آنحضرت کو خواب مین دیکہا اونہین کو دیکہا اور منع اور شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علماء نی اسکو خصائص حضرت کیسی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین بعضون نے تو یہہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہہ ہی کہ کوئی دیکہی آنحضرت کو ساتہہ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ رکہتی تہی پہر بعضون نی اسمین سی توسعہ کیا اور کہا کہ اوس شکل و صورت مین دیکہی کہ مدت عمر شریف مین اوسپر تہی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نی دایرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اوس صورت پر دیکہی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سی سدہارے تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تہی اور نوبت بیس کی نہ پہنچی تہی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی اگر قصہ خواب مین دیکہنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان

گر کسی صورت مین دیکہا ہی تو بہی اگر ساتہہ حلیہ مخصوص کی بیان کرتا تو وہ کہتی کہ جا تو نی آنحضرت کو نہین دیکہا اور امام نووی نی کہا صحیح یہہ ہی کہ آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکہا
خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکہا یا سوا اوسکی اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتون کا باعتبار کمال و نقصان ایمان دیکہنی والی
کی ہی جنہی حضرت کو اچہی صورت مین دیکہا بسبب کمال دین اپنی کی دیکہا اور جسنی برخلاف اوسکی دیکہا بسبب نقصان دین کی دیکہا اور اسیطرح ایک نی بڈہا دیکہا اور ایک نی جوان
اور ایک نی راضی اور ایک نی خفا اور ایک نی روتی ہوئی اور ایک نی خوش اور ایک نی ناخوش تمام یہہ مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکہنی والی کی پس دیکہنا آنحضرت کا
گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکہنی والی کی اور اوسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کی لیی کہ اوس سی احوال اپنی باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی قیاس پر
بعضے ارباب تمکین نی کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سی خواب مین سنی تو اوسکو سنت قویمہ پر عرض کری اگر موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ
اوسیکی ہی پس رویای ذات کریمہ اونکی اور اوس چیز کا کہ دیکہی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف کہ ہی انہی سی ہی حضرت شیخ علی
متقی نقل کرتی تہی کہ ایک فقیر نی فقرا مغرب سی آنحضرت کو خواب مین دیکہا کہ اوسکو شراب پینی کی لیی فرماتی ہین واسطی رفع اس اشکال کی علما سی استفتا
کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نی محمل و تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تہی مدینہ مین نہایت متبع سنت کی کہ اونکو شیخ محمد بن عراق کہتی تہی جب
وہ استفتا اونکی نظر سی گذرا تو اونہون نی فرمایا کہ یون نہین ہی جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نی اوسکو فرمایا لاتشرب الخمر اوسنی
لا تشرب کو اشرب سنا ۞ ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ
الشَّيْطَانُ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی دیکہا مجکو خواب مین پس شتاب دیکہیگا مجکو
جاگتی مین اور نہین بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کی زمانہ مین جو شخص کہ دیکہتا تہا خواب مین حضرت کو تو اللہ
تعالی توفیق دیتا تہا اوسکو کہ جاگتی مین دیکہی اور مسلمان ہو اور یا یہہ مراد ہی کہ آخرہ مین دیکہیگا جاگتی مین ۞ ع **وعن** اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا
مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ
تَضُرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب اچہا اللہ کیطرف سی ہی اور خواب برا شیطان
کیطرف سی ہی پس جسوقت دیکہی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکہی اوسکو پس نہ بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کی روبرو کہ دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی
علما اور صلحا اور اقربا سی اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسیکہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی اور جسوقت دیکہی ایسا خواب کہ ناخوش رکہتا ہی پس
چاہیی کہ پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی برائی اوسکی سی اور برائی شیطان کی سی اور چاہیی کہ تہکاری تین بار یعنی بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان کری
اوس خواب کو کسیکی روبرو یعنی دوست کی روبرو اور نہ دشمن کی روبرو تاکہ وہ تعبیر بری نہ دی بحسب ظاہر صورت اوسکی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی واقع
ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** شیطان کی طرف سی یعنی باعث خوشی اوسیکا ہوتا ہی
اگرچہ پیدا کرنا اور دکہانا دونون کا ساتہہ پیدایش الہی کی ہی حاصل یہہ کہ اچہا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سی بندہ کی لیی تا باعث حسن
ظن کا ہو ساتہہ اللہ تعالی کی اور موجب ہو مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جہوٹا شیطان دکہاتا ہی تا غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان اور سست
ہو بیچ سلوک طریق حق کی اور معنی نہ ضرر کرنی کی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سی جیسیکہ گردانا ہی
صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا ۞ ح ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا
يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہی ایک تمہارا خواب مکروہ جانی اوسکو پس چاہیے کہ تہوک کری بائین طرف تین
بار اور پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی شیطان سے تین بار اور پہری کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر وقت دیکہنی خواب کے نقل کی یہہ مسلم نی ف اسحدیث میں
بصاق ذکر کیا کہ تفل سی زیادہ ہی تفل تہوک مونہہ سی نکالنا اور بصق مونہہ کی اندر سے نکالنا کہ کچہہ حلق سے بہی نکلی اور بصاق وہ تہوک کہ نکلی ورادسکو نزاق بہی
کہتی ہین پس تفل بعد بصق کی ہی اور بعد ازان نفث ہی کہ پہونکنا ہی ساتہہ آب لبون کے اور بعد اسکے نفخ ہی کہ پہونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی
تفل نفث بہی آیا ہی اور اسحدیث مین ذکر بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق و سحدیث مین کروٹ سی پہرنا بہی آیا ہی اسلیے کہ اسکو بہت تاثیر ہی
بیچ تغیر حال کی ۷؛ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اقترب الزمان لم يكد يكذب رؤيا المؤمن
ورؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة وما كان من النبوة فإنه لا يكذب قال محمد بن سيرين وأنا أقول الرؤيا ثلاث
حديث النفس وتخويف الشيطان وبشرى من الله فمن رأى شيئا يكرهه فلا يقصه على أحد وليقم فليصل
قال وكان يكره الغل في النوم ويعجبهم القيد ويقال القيد ثبات في الدين متفق عليه قال البخاري رواه قتادة ويونس
وهشيم وأبو هلال عن ابن سيرين عن أبي هريرة وقال يونس لا أحسبه إلا عن النبي صلى الله عليه وسلم في القيد قال
مسلم لا أدري هو في الحديث أم قاله ابن سيرين وفي رواية نحوه وأدرج في الحديث قوله وأكره الغل إلى تمام الكلام
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب کہ جہوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب
مومن کا ایک جز ہی چہالیس جز نبوۃ کیسی اور جو چیز کہ ہو اجزا نبوت سی پس تحقیق وہ نہین جہوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ مین کہتا
ہون اور روایت کرتا ہون اون احادیث سی کہ آنحضرت نی فرمائین ہین خواب تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسرا ڈرانا شیطان کا
اور تیسری بشارت اللہ کیطرف سے پس جو شخص کہ دیکہی خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکہی پس نہ بیان کری اسکو روبرو کسیکی اور چاہیے کہ کہڑا ہو اور نماز
پڑہی یعنی تا بسبب برکت اور نورانیت نماز کی توہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نے اور تہی آنحضرت مکروہ رکہتی طوق دیکہنا خواب
مین اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہے نقل کی یہہ یعنی سارے حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و
موقوف کی بخاری اور مسلم نی لیکن دونو کو تردد ہی آخر حدیث مین کہا بخاری نی کہ روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس
نی اور ہشیم اور ابو ہلال نی ابن سیرین سے کہ نقل کی وہ سنی ابی ہریرہ سے اور کہا یونس نی کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر
پیغمبر خدا سی بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف
ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اوسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور اونہون نے آنحضرت سی بخاری نے تو یون کہا اور کہا مسلم نی راوی ابن سیرین سے
کہ نہین جانتا مین کہ یہہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی مین اسی کی مثل
کہا گیا اور یہہ بہی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نی حدیث مین اس قول اپنی کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ خواب
قید کی واقع ہوا ہے سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کی لانا راوی کا ہی کلام اپنے کو درمیان
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری اور مسلم کیسی حقیقت حال ضمیرون قال و کان یکرہ کی ہی ظاہر ہو جاتی ہی ف
جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علمائی اول تو یہہ کہ مراد قریب ہونی زمانہ کیسی آخر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسیکہ
اور حدیث مین صریح آیا ہی کہ آخر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جہوٹے ہوں خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنی سی سنا مینی کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی دوسرے

یہہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز کا ہے ایسی کہ جس موسم میں رات دن برابر ہوتی ہیں مزاج تندرست اور معتدل بہت ہوتا ہے خواب درست تر اور خلط و خلل سے سالم تر ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہے کہ سال مانند مہینے کی گذر جائے اور مہینے مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کے اور روز مانند ساعت کے اور لکہا ہے علمائی کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدی کا ہے کہ ان دنون میں اونکے عدل سے عیش میں ہونگے اور زمانہ عیش کا ہرچند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ غم و محنت کا ہرچند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے پس بیچ زمانہ مہدی کی ہی خواب صحیح و راست ہونگی ایسی کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی راست تر ہے خواب اوسکا بہی راست تر ہے اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کے اور صدق اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا واسطے بیان اقسام خواب کے ذکر کیا اور اس عبارت میں اشارہ ہے اسپر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کی نہیں بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہے اور خیال نفس ہے جیسیکہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہے از بسکہ وہ خیال میں بیٹہہ رہا ہے وہ خواب میں دیکہتا ہے یا عاشق معشوق کی خیال میں ہوتا ہے اوسکو خواب میں دیکہتا ہے اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین و سکدر کرے اوسکو بسبب بیہودگی کے نبی آدم سے رکہتا ہے اور وہ فعل شیطان ہے کہ ساتہہ اوسکی آدمی نازی بازی کرتا ہے جیسیکہ دیکہتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور اسیقبیل سے ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہے اور کبہی سبب قوت ہونی نماز اور تاخیر اوسکا ہوتا ہے وغیر ذلک پس یہہ دو قسمین قابل اعتبار و تعبیر کے نہیں اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام کرتا ہے جانب حق سے بندہ کی ہی تا ساتہہ اوسکی خوش ہووے اور طلب حق میں تازہ ہووے اور حسن ظن و امید داری رکہے یہہ قابل تعبیر کی ہے اور نہ بیان کرے الخ یعنی ایسی کہ جب وہ قابل اعتبار کی و تعبیر کی نہیں تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہے اور یہہ بہی ہے کہ جب کہیگا اور سنتے والا تعبیر کہیگا تو توہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس میں پڑیگا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع میں اور شارحون نے بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کی چند احتمالات لکہی ہیں ایک تو یہہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہرتی ہو جیسیکہ ظاہر عبارت کا کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہے اسمیں اور اس تقدیر پر ضمیر کان یکرہ کی پہرتی ہی انحضرت کی طرف اور معنی یہہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نے تہی آنحضرت کہ ناخوش رکہتی اوسکو کہ کوئی دیکہی خواب میں کہ طوق اوسکی گردن میں ڈالا ہے ایسی کہ یہہ صفت دوزخیون کی ہے جیسیکہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہری اور کان یکرہ کی ابوہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابوہریرہ سے یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تہی ابوہریرہ ناخوش رکہتی دیکہنی طوق کو خواب میں اور ابوہریرہ نے انحضرت سے سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی پہری طرف راوی کی ابن سیرین سے اور کان یکرہ میں ابن سیرین کیطرف یعنی کہا راوی نے کہ تہی ابن سیرین کہ مکروہ رکہتی طوق کو اور ظاہرا یہہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکہتا ہے ایسی کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر خواب میں واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا یعنی بیڑیون کا پانون میں اور یعجبہم ساتہہ صیغہ جمع کی روایت بخاری کیمین آیا ہے پس بحسب احتمال اول کی ضمیر راجع ہے طرف انحضرت کی اور صحابہ اونکی کی اور بحسب احتمال دوسرے کی طرف ابوہریرہ اور اتباع اونکی کی اور بحسب تیسرے کی طرف ابن سیرین کی اور تعبیر کہنے والی اہل عصر اونکی یعنی اگر کوئی خواب میں دیکہتا کہ قید اوسکی پانون میں ہے تو اوسکو اچہا جانتے ہی کہ علامت باز رہنی کی قبائح اور معاصی سے اور ثابت قدم رہنی کی طاعت پر ہے جیسیکہ فرمایا و یقال القید ثبات فی الدین اور یہہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و طاعت کی ہی اور لکہا ہے اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکہی کہ قید پانون میں ہے تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہے کذا قال الطیبی اور اسیطرح تعبیر خواب کے مختلف ہوتی ہی ساتہہ اختلاف دیکہنی والیکی مثلا اگر تاجر دیکہی خواب میں کہ اسباب کشتی پر رکہہ کر بیٹہا ہے اور ہوا موافق چلتی ہے تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت میں ہے اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکہی تو علامت اتباع شرع شریعت کی اور پہنچنی کی مقام حقیقت میں ہے ع ح وعن جابر قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال رايت في المنام كان راسي قطع قال فضحك النبي صلى الله عليه وسلم

وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ دیکھا مینی خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نی پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جو وقت کہ کہیلی شیطان ساتہہ ایک تمہارے کی خواب اوسکی مین پس نہ بیان کری اوسکو روبرو لوگون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی یہہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سی ہی اور اوس قسم سے ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتہہ آدمی کی تا غمگین کری اوسکو ایسی خواب کو چہپانا چاہیی و طیبی نی کہا کہ آنحضرت نی وحی سی جانا ہوگا یا دلالت حال سی کہ یہہ خواب اضغاث احلام مین سے اور بازی شیطان ہی اور اگرچہ نزدیک تعبیر کہنی والون کی اوسکی تعبیر ہی مثل زوال نعمت اور مفارقت قوم اور مانند اوسکی ہی م ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھا مینی ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکھتا ہی سونیوالا یعنی خواب مین دیکھتا ہون کہ گویا مین اور صحابہ میری بیٹہی ہین بیچ گہر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئین میرے پاس کہجورین تر کہ اونکو رطب بن طاب کہتی ہین پس تعبیر کی مینی یہہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطی ہمارے ہی دنیا مین اور عاقبت نیک آخرہ مین یعنی رفعت لفظ رافع سی لی اور عاقبت عقبہ سی اور یہہ کہ دین ہمارا اچہا ہی یعنی یہہ لفظ رطب بن طاب سے لیا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عادت شریف آنحضرت کی تہی کہ نامون سی بطریق تفاول و تاویل کی معانی لیتی تہی اور یہہ مخصوص ساتہہ تعبیر خواب کے نہ تہا بیداری مین ہی ساتہہ انکی فال لیتی تہی جیسیکہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سی مدینہ کو تشریف لیی جاتی تہی کہ بریدہ اسلمی کو ساتہہ چند سوارون کی راہ مین دیکہا کہ قریش نی اوسکو واسطی پکڑنی آنحضرت کی متعین کیا تہا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا تہا فرمایا کہ تو کون ہی اور نام تیرا کیا ہی اوسنی کہا بریدہ پس حضرت نی ابوبکر سی فرمایا قد برد امرنا یعنی خنکی ہوئی کام ہمارے مین الی آخر الحدیث م ح **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرٌ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دیکھا مینی خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سی طرف ایک زمین کے کہ اوسمین کہجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تہا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہے اور دیکہا مینی اس خواب اپنے مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تروار پس ٹوٹ گئی اوپرسی پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی تروار کی وہ تہی کہ پہنچی بعضی مومنون کو سختی و غم روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوئی بعضی اور بعضی شہید ہوئی پہر ہلایا مینی تروار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر ائی تروار اور درست ہوگئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس ناگہان تعبیر درست ہونی تروار کی وہ تہی کہ لایا اوسکو خدا تعالی کہ وہ فتح ہی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کیسی کہ اوسمین کہجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بہی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین مدینہ کا نام یثرب تہا پہر نام رکہا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ و طابہ اور اوس نام سی حضرت نی منع فرمایا اسلیی کہ یثرب مشتق ہی ثرب بالتحریک سے کہ معنی فساد کی ہی اور اس حدیث مین اور اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نی یثرب فرمایا تو پہلی نہی کی فرمایا ہو یا بیان جواز کی لیی اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیی کہ ابتدا ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتی نہ تہی چاہا کہ پہچان لین اسلیی جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کی اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین جو آیا ہے یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کی فرمایا ہی م ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران من ذہب فکبرا علی فاوحی الی ان انفخہما فنفختہما
فذہبا فاولتہما الکذابین الذین انا بینہما صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ متفق علیہ وفی روایۃ
یقال لاحدہما مسیلمۃ صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء لم اجد ہذہ
الروایۃ فی الصحیحین وذکرہا صاحب الجامع عن الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا نی اوسوقت کہ تہا مین
سوتا لایا گیا مین خزانی زمین کی پس رکہی گئی میری ہاتون مین دو کڑی سونیکی پس گران ہوئی مجہپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت ہنی سونی کی پس
وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اسدنی مجکو سوتی مین یہہ کہ پہونک مار انکو پس پہونک مارا مینی اونکو پس اڑگئی وہ پس تعبیر کی اونکی مینی دو جہوٹی کہ مین درمیان
اون دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یعنی
ترمذی کی یون ہی کہ بیچ بیان تعین اون دونو جہوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک کو اونمین سی مسیلمہ ہی صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہین
پائی مینی یہہ روایت صحیحین مین اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی **ف** لایا گیا مین الخ یعنی لائی میری پاس کنجیان زمین کے
خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃً لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہوونگی اوسکی حضرت اور امت اونکی اور دین وملت اونکی عالم مین پہیلے
گی اور صنعا ایک شہر ہی یمن کی شہرون مین سی اوسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرتؐ کی یمن مین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض وفات
آنحضرت کی اوسکو مار ڈالا پس فرمایا آنحضرتؐ نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نی بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کی نی حضرت صدیق کی خلافت
مین مارا اور بیچ وجہہ تعبیر دو کڑون کی ساتہہ دونو جہوٹون کی لکہا ہی علمار نی کہ کڑی مشابہہ ساتہہ قید ہاتہہ کی ہین اور قید باز رکہتی ہی ہاتہہ کو کام
اور عمل کرنی اور کماحقہ تصرف کرنیسی پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرتؐ کی ہوئی تہی مشابہہ قید کے ہوئی کہ دست مبارک اونکی بین ہی اور مانع ہی
عمل وتصرف سی گویا ہاتہہ اونکا پکڑ رکہا ہی اور نہین چہوڑتی کہ کام کرین اور دیکہنا سونیکی کڑونکا تہا بسبب اسکی کہ بیچ زیب وزینت دنیا کی
اور شدت کراہت اور غلظت ان دو کذابکے واللہ اعلم بالصواب ﴿ع ح﴾ **وعن** ام العلاء الانصاریۃ قالت رایت لعثمان بن مظعون فی
النوم عینا تجری فقصصتہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک عملہ یجری لہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا مینی واسطی عثمان بن مظعون کی خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا مینی اسکو روبرو حضرت
کی پس فرمایا یہہ ثواب عمل اوسکا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی پہنچتا ہی طرف اوسکی ثواب اوسکی عمل صالح کا بعد
مرنی اوسکیکی قیامت تک اسلیی کہ تہا وہ مرابط تہا اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہین اوسکی لیی عمل اوسکی قیامت تک ﴿ع﴾ **وعن**
سمرۃ بن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی اقبل علینا بوجہہ فقال من رای منکم اللیلۃ رؤیا
قال فان رای احد قصہا فیقول ما شاء اللہ فسالنا یوما فقال ہل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت
اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید
یدخلہ فی شدقہ فیشقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الآخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ ہذا فیعود
فیصنع مثلہ قلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ ورجل قائم علی راسہ
بفہر او صخرۃ فیشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدہدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ فلا یرجع الی ہذا حتی یلتئم
راسہ وعاد راسہ کما کان فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا

حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَاِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهْرِ وَعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی یعنی صبح کی متوجہ ہوتی ہمپر ساتہ چہرے اپنی کی اسفرماتی کس شخص نے دیکہا ہی تم مین سی آجکی رات خواب کہا سمرہ نی پس اگر دیکہا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتی جو چاہتا خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچہا حضرت نی ہمسی ایکدن پس فرمایا کیا دیکہا ہی تم مین سی کسی نے خواب عرض کیا ہمنی کہ نہین فرمایا لیکن مینی دیکہا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئی میری پاس پس پکڑی دونو ہاتہ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہان ایک شخص بیٹہا ہوا ہے اور ایک شخص کہڑا ہی اوسکی ہاتہ مین آنکڑا ہی لوہیکا داخل کرتا ہی اوسکو بیچ کلی بیٹہی ہوئی کی اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ پہنچتا ہی چاو گدی اوسکی تک پہر کرتا ہی ساتہ کلی دوسرے اوسکی مانند اسکی یعنی آنکڑا گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلہ اوسکا پہر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکی یعنی ہر بار کلہ چیرتا ہے اور جب ملجاتی ہین پہر چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ کہا مینی اون دو شخصون سی کہ کیا ہی یہہ کہا اون دو نو شخصون نے چلو یعنی پوچہو مت چلی چلو کہ اور عجائب دیکہنی ہین تعبیر اوسکی معلوم ہو جائیگی پس چلی ہم یہان تک کہ آئی ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تہا چت اور ایک شخص کہڑا تہا اوسکی سر پر ایسا پتہر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتہ بہر جاوے یا فرمایا بڑا پتہر لیے ہوئی کچلتا ساتہ اوسکی سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لنڈہ جاتا ہی پہر پس جاتا ہی وہ طرف اوس پتہر کی تا کہ لاوی اوسکو یعنی مارنیکی لیے پس نہین پہرتا طرف اوسکی یہان تک کہ ملجاتا ہی سر اوسکا اور ہو جاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تہا پہر عود کرتا ہی طرف اوسکی اور مارتا ہی اوسکو پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دو نو شخصون نے چلی چلو پس چلی ہم یہان تک کہ آئی ہم طرف ایک گڑہی کی کہ تہا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تہا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تہی نیچی اوسکی آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹہتی آگ اوپر اوٹہتی آدمی کہ تہی آگ مین یہانتک کہ قریب تہا یہہ کہ باہر نکل پڑین اوس سے اور جسوقت کہ پست ہوتا تہا شعلہ آگ کا پہر پڑتی اوسمین اور اوس آگ مین تہی کتنی ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دو نو شخصون نے کہ چلی چلو پس چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ایک نہر پر کہ بہری ہوئی تہی خون سے اوسمین ایک شخص تہا کہڑا بیچون بیچ نہر کی اور نہر کی کناری پر ایک شخص تہا کہ آگی اوسکی پتہر رکہی تہی پس آگی آیا وہ شخص کہ تہا بیچ مین نہر کی پس جسوقت ارادہ کرتا ہی یہہ کہ نکلی پہینکتا ہی وہ شخص کہ کنارہ پر تہا پتہر بیچ موہنہ اوسکی کی پس پہیر دیتا ہی اوسکو جس جگہہ تہا پس جب آتا ہی تا کہ نکلی پہینکتا ہی کناری والا بیچ موہنہ اوسکی پتہر پس پہرتا ہی اوسی جگہہ جیسا کہ تہا پس کہا مینی کیا ہی یہہ کہا اون دونون نی چلی چلو پس چلی ہم یہان تک کہ پہنچی ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمین تہا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑہا ہی اور لڑکی اور ناگہان وہان ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کی آگی اوسکی آگ ہی کہ جلاتا ہی اوسکو پس لے چڑہی مجکو دو نون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ تہا بیچون بیچ درخت کی نہین دیکہا مینی کبہی بہتر اوس گہر سی اوسمین کتنی مرد مین بڈہی اور جوان اور عورتین اور لڑکی پہر نکالا اون دونون نی مجکو اوس گہر سی

اور لی چڑہی مجکو اوپر درخت کی پہر داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ وہ بہت اچہا اور فضل تہا پہلی گہر سی اوسمین بیٹہے بڈہی اور جوان پس کہا مینی واسطی اون دونون شخصون کی کہ تحقیق پہرایا تمنی بہت پہرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز سی کہ دیکہی مینی قالا نعم اما الرجل الذی رأیتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ ما تری الی یوم القیمۃ والذی رأیتہ یشدخ رأسہ فرجل علمہ اللہ القرآن فنام عنہ باللیل ولم یعمل بما فیہ بالنہار یفعل بہ ما رأیت الی یوم القیمۃ والذی رأیتہ فی الثقب فہم الزناۃ والذی رأیتہ فی النہر آکل الربوا والشیخ الذی رأیتہ فی اصل الشجرۃ ابرہیم والصبیان حولہ فاولاد الناس والذی یوقد النار مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامۃ المؤمنین واما ہذہ الدار فدار الشہداء وانا جبرئیل وہذا میکائیل فارفع رأسک فرفعت رأسی فاذا فوقی مثل السحاب وفی روایۃ مثل الربابۃ البیضاء قالا ذاک منزلک قلت دعانی ادخل منزلی قالا انہ بقی لک عمر لم تستکملہ فلو استکملتہ اتیت منزلک رواہ البخاری

کہا اون دونون نی کہ ہان خبر دیتی ہین ہم اپر وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو چیری جاتی ہین کلی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی جاتی ہین جہوٹی باتین اوس سے یہان تک کہ پہنچتی ہین اطراف مین پس کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی جو کچہہ کہ دیکہا تمنی قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہے کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنی کی پس سو رہا اوس سے راتکو اور نہ عمل کیا اوسکو موافق اوس چیز کی کہ قرآن مین ہے دن کی جاتی ہی ساتہہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تمنی تنور مین پس وہ زنا کار ہین اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکی گرد اونکی پس اولاد ہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہے داروغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوئی تم اوسمین گہر ہی عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہونگی اور اپر یہہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل ہین اور اوٹہاؤ تم سر اپنا پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر توبرتو سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ یہی یہہ مکان آپکا کہا مینی چہوڑ دو مجکو کہ داخل ہوؤن مین اپنے مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنی اوسکو پس اگر پورا کرو گی تم اوسکو داخل ہوؤ گی اپنی مکان مین نقل کی یہہ بخاری نی ف سو رہا اوس سے راتکو الخ یعنی نہ پڑہا قرآن راتکو اور دن کو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات اور دن مین سے اور تلاوت قرآن کی راتکو بہی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتہہ تلاوت اسکیکی ہی مخصوص کیا ساتہہ اوسکی اور عمل ساتہہ اوامر ونواہی قرآن کی متعلق ساتہہ روز کی رکہا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تہی یعنی علم قرآن پس اوسکی تلاوت سی غافل ہو کر سو رہا اور یہہ بعض اوقات باعث بہول جانیکا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور نہ عمل کرنیوالا اوامر ونواہی قرآن پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سی عمل ہی چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہی کہ جسنی عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی نے سو رہا اوس سی یعنی اعراض کیا اوس سی اور جو کہ سو وی بغیر اعراض کی اوس سے بسبب تقصیر کی یا عجز کی پس وہ خارج ہی اس وعید سی انتہی اور شہیدون کا یعنی مرتبہ خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علماء ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علماء کی غالب ہوگی شہدا کی خونون پر اور کہا نووی نی کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونی امام کی بعد سلام کی مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچہنی کی خواب سے اور اوپر مبادرۃ تعبیر

کہنی والی کی طرف تعبیر اوسکیکی اول روزمین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے **وذکر** حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین بیچ باب حرم مدینہ کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وہی علی رجل طائر ما لم یحدث بہا فاذا حدث بہا وقعت واحسبہ قال لا تحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقصہا الا علی واد او ذی رای روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک جزو ہی چہالیس جزو نبوت کیسی اور خواب وپر پانو پرندہ کی ہی جب تک کہ نہین کہتا اوسکو پس جو وقت کہتا ہی کسیکی روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسیکی مگر روبرو دوست کی یا دانا کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابو داود کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک تعبیر نہین کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوی واقع ہوتی ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانو پرندکی یہہ مثل ہی بیچ عدم تقرر شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہین پایا ہی اوسکو عرب کہتی ہین علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹہیرتا نہین اوڑتا رہتا ہی اور حرکت کرتا ہی اور جو کچہہ اوسکی پانو پر ہوتا ہی وہ بہی نہین ٹہیرا ہی ویسی ہی یہہ امر بہی ٹہیرتا نہین پس فرماتی ہین کہ خواب جب تک کسی سی کہا نہین ہے اور دلمین پوشیدہ رکہا ہی اعتبار نہین رکہتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسی تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اوسطرح کہ تعبیر کہی پس نہ کہنا چاہیی اور یہہ ہر خواب کے حق مین ہے کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکہتا ہی جیسیکہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتہہ دوست کے تا حمل نیکی پر کری اور تعبیر اچہی کہی بخلاف دشمن کی کہ بسبب عداوۃ کی تعبیر بری کہیگا اور اسیطرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچہی کہیگا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وقوع سب چیزونکا ساتہہ قضا و قدر کی ہی تو تاثیر کتمان خواب کے بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہہ کہ یہہ بہی قضا و قدر سی ہی مانند دعا اور صدقہ اور تمام اسباب کے طرح **وعن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ ثیاب بیض ولو کان من اہل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کیسی کہ وہ مومن تہا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ وہ تصدیق کرتی تہی آپکی لیکن مری پہلی ظاہر ہونی نبوۃ آپکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکہلایا گیا ہون مین اوسکو خواب مین اسحال مین کہ اوسپر کپڑی سفید ہین اور اگر ہوتا وہ دوزخیون مین سے تو ہوتی اوسپر کپڑی اور طرحکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبری کی تہی اور اونہون نے ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکہا تہا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی تہی اور عبادت بتون کی سی بیزار تہی پر معمر تہی اور آخر عمر مین اندہی ہوگئی تہی اور قصہ لیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداء وحی مین اونکی پاس اور بشارت دینا اونکا آنحضرت کو ساتہہ صدق حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہے اور کتاب اسد الغابہ مین اونکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علما کا بیچ اسلام اونکی ذکر کیا ہی اور یہہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابی سی روایت کیا ہو کیونکہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت کی خدمت مین نہ تہین اور کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نی الخ یعنی پہلی جواب دینی آنحضرت کی حضرت خدیجہ نی برعایت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور نگہداشت ؛

ادب کے ساتھ یہہ آنحضرت کی کلام مین بہی کہا کہ اول ما طرح نبوت ایمان اوسکی ہی کہ کہا اوسنی اور تصدیق کی آپکی نبوت مین اور کہا کہ یہہ فرشتہ کہ اپنی دیکہا ہی وہی ناموس ہے کہ حضرت موسی اور حضرت عیسیٰ پر اوترتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر مین بیچ وقت ظہور و غلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر ثبوت ایمان اوسکی کہ کہا ولکن مات قبل ان تظہر الخ آگے آنحضرت نی کلام مذکور فرمایا کہ ایمان اوسکا ثابت کیا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمین کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوۃ آنحضرت کی مین اونہون نی تصدیق کی اگر پہلے نبوۃ کی کرتی تو گنجایش رکہتا تہا ﴿ح﴾ **وعن** ابنِ خُزَيمَةَ بنِ ثابِتٍ عن عَمِّهِ أبي خُزَيمَةَ أنَّهُ رأى فيما يرى النائمُ أنَّهُ سَجَدَ على جَبهَةِ النبيِّ صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ فأخبرَهُ فاضطجَعَ لهُ وقالَ صَدِّقْ رُؤياكَ فَسَجَدَ على جبهَتِهِ رواهُ في شرحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن خزیمہ بن ثابت سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہہ کہ اونہون نی دیکہا اسحالت مین کہ دیکہتا ہی سونیوالا یعنی خواب مین دیکہا کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہہ خواب روبرو حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کی تا سجدہ کرلین اور فرمایا سچ کر خواب اپنا یعنی عمل کر بمقتضای خواب کے پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی عمل کرنا خواب پر بیداری مین اگر جنس طاعت سی ہو جیسیکہ خواب مین دیکہی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک ﴿ع﴾ **وسنذکر** حديثَ أبي بكرةَ كأنَّ ميزانًا نزلَ من السماءِ في بابِ مناقبِ أبي بكرٍ وعمرَ اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے کان میزانا نزل من السماء بیچ باب مناقب ابی بکر و عمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سَمُرَةَ بنِ جُندُبٍ قالَ كانَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ مِمّا يُكثِرُ أن يقولَ لأصحابِهِ هل رأى منكم من رؤيا فيقُصُّ عليهِ من شاءَ اللهُ أن يقُصَّ وإنَّهُ قالَ لنا ذاتَ غداةٍ إنَّهُ أتاني الليلةَ آتيانِ وإنَّهما ابتعثاني وإنَّهما قالا لي انطلِقْ وإنّي انطلقتُ معهما وذكرَ مثلَ الحديثِ المذكورِ في الفصلِ الأوَّلِ بطولِهِ وفيهِ زيادةٌ ليستْ في الحديثِ المذكورِ وهيَ قولُهُ فأتينا على روضةٍ معتمَّةٍ فيها من كلِّ نَورِ الربيعِ وإذا بينَ ظهرَيِ الروضةِ رجلٌ طويلٌ لا أكادُ أرى رأسَهُ طولًا في السماءِ وإذا حولَ الرجلِ من أكثرِ وِلدانٍ رأيتُهم قطُّ قلتُ لهما ما هذا ما هؤلاءِ قالَ قالا لي انطلِقْ فانطلقْنا فانتهينا إلى روضةٍ عظيمةٍ لم أرَ روضةً قطُّ أعظمَ منها ولا أحسنَ قالَ قالا لي ارْقَ فيها قالَ فارتقينا فيها فانتهينا إلى مدينةٍ مبنيَّةٍ بلَبِنِ ذهبٍ ولَبِنِ فضَّةٍ فأتينا بابَ المدينةِ فاستفتحْنا ففُتِحَ لنا فدخلناها فتلقّانا فيها رجالٌ شطرٌ من خلقِهم كأحسنِ ما أنتَ راءٍ وشطرٌ منهم كأقبحِ ما أنتَ راءٍ قالَ قالا لهم اذهبوا فقعوا في ذلكَ النهرِ قالَ وإذا نهرٌ معترضٌ يجري كأنَّ ماءَهُ المحضُ في البياضِ فذهبوا فوقعوا فيهِ ثمَّ رجعوا إلينا قد ذهبَ ذلكَ السوءُ عنهم فصاروا في أحسنِ صورةٍ وذكرَ في تفسيرِ هذهِ الزيادةِ وأمّا الرجلُ الطويلُ الذي في الروضةِ فإنَّهُ إبراهيمُ وأمّا الولدانُ الذينَ حولَهُ فكلُّ مولودٍ ماتَ على الفطرةِ قالَ فقالَ بعضُ المسلمينَ يا رسولَ اللهِ وأولادُ المشركينَ فقالَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وأولادُ المشركينَ وأمّا القومُ الذينَ كانوا شطرٌ منهم حسنٌ وشطرٌ منهم قبيحٌ فإنَّهم قومٌ خلطوا عملًا صالحًا وآخرَ سيِّئًا تجاوزَ اللهُ عنهم رواهُ البخاريُّ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی اصحاب اپنی کی کہ کیا دیکہا ہی کسی نی تم مین سی خواب پس بیان کرتا روبرو حضرت کی خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرت نی ہمکو ایک روز کہ آئی میری پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق اون دونو نی اوٹہایا مجکو اور اونہون نی کہا مجکو چلو

تحقیق مین چلا ساتھہ اونکی اور ذکر کیا سمرہ نی مانند حدیث ذکر کئی گئی کی بیچ فصل پہلی کی ساتہہ درازی کی اور اس حدیث مین کچھہ زیادتی ہی کہ نہین بیچ
حدیث مذکور کی اور وہ زیادتی یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ پس گئی ہم اوپر ایک باغ اندہیری کی یعنی بسبب بہت سبزی کی اندہیرا ہو رہا تہا اوسمین ہر طرح کی گہاس
بہار کی تہی اور ناگہان درمیان اوس باغ کی ایک شخص ہی لنبا نہین قریب تہے دیکہون مین سر اونکا بسبب درازی کی جانب آسمان مین اور ناگہان گرد اوس
شخص کے اکثر لڑکی ہین کہ نہین دیکہا مینی ہونکو ہرگز کہا مینی اون دونون شخصون کو کہ کون ہی یہہ لنبا شخص اور کون ہین یہہ لڑکی فرمایا حضرت نی کہ کہا اون دونو
شخصون نی مجکو چلی چلو پس چلی ہم پہر پہنچی ہم طرف ایک بڑے باغ کی کہ نہین دیکہا مینی کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سے اور نہ بہتر اوس سی فرمایا حضرت
نی کہا اون دونون نی مجکو کہ چڑہ اسمین فرمایا پس چڑہی ہم اوسمین پس پہنچی ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتہہ سونی کی اینٹونکی اور ساتہہ چاندی کی اینٹون کے
پس آئے ہم اس شہر کی دروازے پر اور کہلوایا ہمنی پس کہولا گیا واسطی ہمارے پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملے ہمسی اوس شہر مین کتنی ایک شخص کہ تہا آدہا بدن
ہر ایک کا اونمین سے مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی کہ کہا اون دونون
نی اون شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اوس نہر مین فرمایا آنحضرت نی اور ناگہان وہان ایک نہر تہی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص ہے سفیدی مین
پس گئی وہ اور پڑی اوسمین پہر پہر کر آئی طرف ہمارے اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی بدن سے پس ہو گئی بیچ بہترین صورۃ کی اور ذکر کیا آنحضرت
نی بیچ تفسیر اس زیادتی کی ای یہہ وہ شخص لنبا کہ تہا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور لیکن وہ لڑکی کہ تہی گرد اونکی پس جو لڑکا کہ مرا فطرۃ پر یعنی جو لڑکا
چہوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس ہوتا ہی کہا راوی نی کہ پس عرض کیا بعضی مسلمانون نی کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکون کی پس فرمایا
پیغمبر خدا نی کہ لڑکی مشرکون کی بہی اونکی ہمراہ ہوتی ہین اور لیکن وہ لوگ کہ تہا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ کیے اونہون نی
عمل ملی جلی کچہہ نیک کچہہ بد درگذر کیا اللہ تعالی نی اونسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لفظ قط یہان تاکید مثبت کی واقع ہوا ہے اور نحویون نی اسکو
مخصوص ساتہہ تاکید نفی کی کیا ہی مثل ما رایتہ قط اور نہین کہتی ہین اتیہ قط لیکن تحقیق یہہ ہے کہ اور حدیثون مین مقام اثبات مین بہی واقع ہوا ہے اور طیبی نے
کہا کہ اصل ترکیب یہہ ہے واذا حول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ شروع **وعن ابن عمر قال**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہہ ہے کہ دکہلاوے آدمی اپنی آنکہون کو وہ چیز کہ نہین دیکہا ہی اونہون نے نقل کی یہہ بخاری
نی **ف** یعنی جہوٹ باندہی آنکہون پر کہ انہون نی دیکہا ہی حال آنکہ واقع مین کچہہ نہین دیکہا ہی مقصود کہنا خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان اسمین اسلیے ہوتا ہی
کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدا تعالی پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب کہلاوی شروع **وعن**
ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** طیبی کہ اکثر اوس وقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور
قبولیت دعا کا ہی شروع

کتاب الاداب

کتاب ہی بیچ بیان اداب کی **ف** ادب کہتی ہین استعمال کرنی
اوس قول و فعل کو کہ محمود ہی اور بعضون نی کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نے کہا کہ قایم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سی
اور بعضون نی کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلی اوس سے ہی اور نرمی کرنی اوس سے کہ پست اوس سی ہی شروع

باب السلام

باب ہے بیچ بیان سلام کی **ف** سلام اسم ہی تسلیم سی یعنی سلامت اور برات کی نقائص و عیوب سے اور اسم ہے اسماء الہی سی اور معنے السلام علیک کے
یہہ ہین کہ اللہ تعالی مطلع ہی تیرے حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا تعالی کا تجہہ پر ہی یعنی اوسکی حفاظت اور نگاہبانی مین ہے تو جیسی کہتی ہین اللہ معک

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کے یہہ ہین کہ سلامتی ہین ہے تو مجہسی اور مجکوبہی سلامت رکہہ اپنی سی پس مشتق ہی سلم سی کہ بمعنی مصالحت کی ہی یعنی ما
امن رہ مجہسی اور با امن رکہہ مجکو اور شرعیت اسکی ابتدا اسلام مین تہی واسطی تمیز مسلمان کے کافر سی تا تعرض نکری گویا آگاہ کرتا تہا ساتہہ سلام کے بعد ازان
جاری رہی یہہ شرعیت بطرح **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم خلق اللہ آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذہب فسلم علی اولئک النفر وہم نفر من
الملئکۃ جلوس فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیۃ ذریتک فذہب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک
ورحمۃ اللہ قال فزادوہ ورحمۃ اللہ قال فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم وطولہ ستون
ذراعا فلم یزل الخلق ینقص بعدہ حتی الآن متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورۃ پر لنبائی اوسکی ساٹہہ گزکی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور السلام علیک
کر اس جماعت پر اور وہ تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہے تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت
آدم اور کہا سلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدم کے
لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حالانکہ لنبائی اوسکی ساٹہہ گز کی ہوگی
یعنی بابین بلندی قد اور حسن وجمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہونگی اور دوزخی بد ہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدایش کم ہوتی رہی یعنی
لوگونکی بعد آدم کی اب تک اس مقدار کو پہنچی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورۃ پر الخ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ معنی
اس حدیث کی بعضی تو کہتی ہین کہ یہہ احادیث صفات مین سے ہی پس تاویل اسکی سی باز رہی جیسیکہ بیچ امثال اسکی متشابہات سی مذہب سلف ہی
ہی اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہہ ہے کہ صورۃ بمعنی صفت کی ہی جیسیکہ کہتی ہین صورۃ مسئلکی یہہ ہی اور صورۃ حال
یون ہے یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہہ ان صفتون کی کہ پرتو صفات کریمہ اوسکی ہین پس کیا
اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیی ہی جیسیکہ ناقۃ اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے
اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتہہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سے بخشی اور بعضون نی کہا کہ ضمیر آدم کی طرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدا حال سی
بشر تام الخلقت کامل الصورت بطول ساٹہہ گزکی نہ جیسیکہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل
بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہہ بیان پیدایش آدم عم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکی ہی بخلاف
تمام صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکے مجملا معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہے کہ اگر کوئی کہے
السلام علیک تو اسکے جواب مین کہے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بہی کہی تو اوسکی جواب مین وبرکاتہ کہی اور بعضی
روایت مین لفظ ومغفرۃ کا بہی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک ہے درست ہی جیسیکہ وعلیک السلام اور دونون عبارتون مین
کچہہ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نی یہی ارادہ کیا ہو سلام کرنیکا ابتداءً آدم پر جیسیکہ واقع
ہوتا ہی اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کے یہہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہہ کہ واقع ہون دونون معا جیسیکہ دلالت کرتی ہی
اسپر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین آپسمین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب
اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم وتاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹہہ گز کا قد رکہتی تہی بعد انکے لوگ کوتاہ ہونی لگی پہر جب بہشت مین جاوینگے

بلند قد ہو جاوینگی مانند آدم علیہ السلام کی ح ع وعن عبد اللہ بن عمرو ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمرو سے یہہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہے فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا
اور بیگانہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تخصیص ان دو صفتوں کی مناسب حال سائل کی ہے یعنی بعضی جا ہی کسی عمل کو افضل فرمایا ہے او
بعضی جا ہی کسیکو تو مناسب حال پوچھنے والیکی ہوتا تھا کہ جسکی طبیعت میں ایک خصلت نیک کے ضد کی طرف میل پاتی اوسکی لیے وس خصلت نیک
کو افضل فرماتی مثلا ایک کی مزاج میں بخل دیکھا اوسکی لیے کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرء ساتہہ پیش ت کی مشتق ہے اقرا سے بمعنی پڑہوانی
کی اور ساتہہ زبر ت کی قرات سے بمعنی پڑہنی کی بہی آیا ہے اور معنی اسکی ظاہر تر ہیں اور باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہے لیکن معنی اسکی خوب
ظاہر نہیں توجیہ اسکی یہہ ہے کہ چونکہ سلام کرنیوالا باعث ہوتا ہے مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑہواتا ہے اوسکو سلام کی تئیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام
حقوق اسلام سے ہے نہ حق صحبت و آشنائی اور اسیطرح عیادۃ اور مانند اسکی جیسکہ حدیث آئندہ میں آتا ہے ح وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمؤمن علی المؤمن ست خصال یعودہ اذا مرض ویشہدہ اذا مات ویجیبہ اذا
دعاہ ویسلم علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس وینصح لہ اذا غاب او شہد ولم اجدہ فی الصحیحین ولا فی
کتاب الحمیدی ولکن ذکرہ صاحب الجامع بروایۃ النسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی مسلمان پر چھہ حق ہیں عیادۃ کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیے جسوقت کہ مری اور قبول
کری دعوۃ اوسکی جب کہ بلاوی اوسکو کہا اسکی لیے یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا از راہ فخر وریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت کہ ملی اوسکو
اور جواب دی اوسکی چھینک کا جسوقت کہ چھینکی یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چھینکنی کی ورنہ مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکی جسوقت کہ
غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نے کہ نہیں پائی یہہ حدیث بیچ صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی بیچ ولیکن ذکر کیا ہے اسکو جامع الاصول والی نے ساتھہ
روایت نسائی کی **ف** خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر وغائب خیر خواہ رہے یہہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبتہ کری کہ یہہ
صفت منافقین کی ہے ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا
حتی تحابوا اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوگی تم بہشت میں یہان تک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگی یعنی ایمان کامل نہیں ہونے کا یہان تک
کہ آپسمین دوستی کرو یعنی للہ اور کہا کیا اور نہ بتلاؤن میں تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو سلام درمیان
اپنی اپنی آشنا و بیگانہ سے سلام علیک کرو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون میں کہ مشائخ کبار کی آگی پڑہی گئی ہیں لفظ لا تؤمنوا
ساتہہ حذف نون کی ہے اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تؤمنوا کی ہے اور بعضی نسخون میں ولا تؤمنون نون سے آیا ہے
اور وہ موافق قاعدہ کی ہے ح ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم الراکب علی الماشی والماشی
علی القاعد والقلیل علی الکثیر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام
علیک کری سوار پیادہ یا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹھی پر اور تہوڑی بہتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار پیادہ پر سلام علیک
کری واسطی تواضع کی بسبب اسکی کہ رفعت دی ہے اللہ نے اوسکو بسبب سواری کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیے اور تہوڑے بہتون پر کرین واسطے تواضع کی اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نے جبکہ نے ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کرے یہہ کہ خاص کرے کسی ایک لوگوں کو اونمیں سے ساتہہ سلام کی تو مکروہ ہی اسلیئی قصد سلام مؤانست اور الفت ہی اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہی باقیون کی اور اکثر یہہ سبب عداوت کا ہی ہوتا ہی اور جبکہ چلتی ہون بازار مین یا شارع عام مین بہت سی لوگ تو واجب نہین ان سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہی اسلیئی کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امور سی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کری چہوٹا بڑی پر اور گذرنی والا بیٹہی پر اور تہوڑی بہت پر نقل کی یہہ بخاری نے **ف** لکہا ہی علماء نے کہ یہہ حکم ملاقات کا ہی یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہہ ہے اور اگر وارد ہوا ور آدمی ایک دوسری پر تو ابتدا کری سلام وارد پہلی ہر حال خواہ چہوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ہر ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری لڑکون پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت اکمل عالم صلی اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا ہر ح **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْیَہُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَہُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْہُ اِلٰی اَضْیَقِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا کرو یہودیون اور نصرانیون سے ساتہہ سلام کی اور جبکہ ملو تم ایک اونکیسی راہ مین پس تنگ کرو اونکو طرف راہ تنگ تر کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنی اول تم اونسی سلام علیکم مگر وسلیکی ابتداء ساتہہ سلام کی واسطی اعزاز مسلمین کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسطرح نہین جائز ہی محبت کرنی اونسی ساتہہ سلام اور مانند اسکی موافق فرمودہ خدا تعالی کی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ الخ اور اگر وہ سلام علیک کرین اونکی جواب مین علیک یا علیکم کہی اور لکہا ہی علماء نے کہ بیچ جواب سلام کفار کی کہی ہداک اللہ اور بعضی علماء نے ابتدا سلام یہود و نصاری پر واسطی ضرورت یا حاجت کی جائز کہا ہی اور یہی حکم ہی مبتدعون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کے ایک انجان سے اور پہر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہے یہہ طلب سلام پہیر لینی کری اوس سے کہ کہی استرجعت سلامی یعنی طلب کی مینی پہیر سلام اپنی کی اور تنگ کرو الخ یعنی غلبہ کرو ایسا کہ وہ یکسو ہو جاوی اور تنگ ہو راہ اوسپر واسطی اظہار عزت و شوکت اسلام کی اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد تنگ کرنی سی حکم کرنا ہی یکسو ہونیکا بیچ راہ کا چہوڑنا ہی مسلمانون کیلیئی ہر ح **وعن** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمُ الْیَہُوْدُ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ اَحَدُہُمُ السَّامُ عَلَیْکَ فَقُلْ وَعَلَیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام کرتی ہین تمپر یہود پس سوا اسکی نہین کہ کہتا ہی ایک اونکا سام علیک یعنی موت ہو تم پر پس کہو تو اوسکی جواب مین وعلیک یعنی تجہی پر موت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَہْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام علیک کرین تمپر اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو اونکی جواب مین وعلیکم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلی حدیث مین لفظ فقل اور وعلیک ساتہہ صیغہ مفرد کی ہی اور اسمین فقولوا اور وعلیکم ساتہہ صیغہ جمع کی ور اور روایتون مین وعلیک اور وعلیکم ساتہہ واو اور بدون واو کی دونو طرح آیا ہی اور کلام مولف مین ساتہہ واو کی ہی اور روایت موطا مین علیک ہے بدون واو کے اور اسیطرح روایت دارقطنی مین علیکم بدون واو کی پس بعضی علماء نے کہا ہی کہ مختار یہہ ہے کہ بدون واو کی کہی تا مستاء کہ لازم نہ آوی تو بیچ بیچ کی کہا اور بعضوں نے کہا کہ مضائقہ نہین ساتہہ شارکت اسلیئی کی موت سبکو آنیوالی ہی گویا معنی یہہ ہونگی کہ ہم اور تم اوسمین برابر ہین ہم سب مرینگی اور بعضوں نے کہا کہ واو یہان مشارکت کی لیئی نہین ہے بلکہ استیناف کی لیئی ہی اسصورت مین تقدیر یہہ ہوگی وعلیکم السخط مثلا اور صواب یہہ ہے کہ دونو طرح جائز ہی ساتہہ واو کی ہی اور بدون واو کی ہی بسبب قائم ہونی روایت کی دونون طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکہتی ہین علماء اوپر جواب دینی سلام اہل کتاب

کی لیکن نہ کہا جاوے وعلیکم السلام یعنی نہ علیکم السلام یعنی نہ علیک السلام کہی ورنہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا وعلیکم کہی اور وعلیکم بہی جب کہ جب وہ کئی ہوں اور جب وہ ایک ہو تو وعلیک کہی کہ اسمین تعظیم اوسکی لازم آویگی متفق علیہ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سے اوپر انکی پاس حضرت کے صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا انہوں نے السام علیکم یعنی موت تم پر پس کہا مینی بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نے ای عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرتا ہی دوست رکھتا ہی نرمی کو بیچ سب کام کی کہا مینی کیا نہیں سنا آپنی اوس چیز کو کہ کہا انہوں نے یعنی بدلے سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا مینی یعنی اونکی جواب میں وعلیکم اور تم پر اور ایک روایت مین تم پر اور نہین ذکر کی واو لفظ یہہ بخاری اور مسلم نے وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ إِنَّ الْيَهُوْدَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ

اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہی کہ کہا عائشہ نے تحقیق یہودی آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا موت ہے تم پر فرمایا حضرت نے اور تم ہی پر پس کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کی موت ہے تم پر اور لعنت ہی تم پر اللہ کی اور غضب اللہ کا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہہری عائشہ اوپر تیری ہی نرمی کرنی اور بچتی رہو سختی اور بیحیائی کی باتوں سی کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہ کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سنا تو نے اوس چیز کو کہا اور جواب یا میں نے اونپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری اونکی حق مین اور نہین قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے نہ ہو تو ای عائشہ بیحیا باتین کرنیوالی ایسی کہ اللہ نہین دوست رکھتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو کہ بتکلف ہو وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک مجلس پر کہ اوسمین لوگ تہی ملی جلی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہودی پس سلام کیا حضرت نے اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانوں پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اگر گذری ایک جماعت پر کہ اونمین کئی مسلمان ہون یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہون تو سنت یہہ ہی کہ سلام کری اونپر بقصد مسلمانوں کی یا مسلمان کی اور لکہا ہی علماء نے کہ اختیار رکہتا ہی چاہی السلام علیکم کہی اور مسلمان مراد رکہی اور چاہی کہی السلام علی من اتبع الہدی اور اگر لکہی خط مشرک کو تو سنت یہہ ہے کہ لکہی جیسے کہ لکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی ع ح وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بچو تم بیٹہنی سی راہوں مین پس عرض کیا بعضی صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہین واسطی ہمارے مجلسوں ہماری سی راہوں مین چارہ یعنی بیٹہنا ضروری ہی باتین کرتی رہین ہم اونمین یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

اور معالجہ اور مصالحہ اور معاملہ کی فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کاموں سے اور نکرو تم مگر بیٹہنا ہی یعنی اگر بازنہ آؤ تم بیٹہنی سی راہوں میں پس دو تم
راہ کو حق اوسکا یعنی اگر راستی میں بیٹہنی ہو تو راستہ میں بیٹہنے کی حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہی حق راستہ کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکہوں کا یعنی حرام چیزوں پر نظر
نہ ڈالنی اور باز رہنا ایذا سی یعنی گذرنیوالونکو ایذا نہ دی ساتہہ تنگ کرنی راہ کی اور مانند اسکیکی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتہہ امور
مشروع کی اور منع کرنا نامشروع سی یعنی اسطرح کہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جواب دینا سلام کا کہنا سلام علیکی کہ
سنت یہہ ہے کہ چلنی والا سلام کری بیٹہی کو جیسیکہ ذکر کیا گیا ؕ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ
قَالَ وَاِرْشَادُ السَّبِیْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ الْخُدْرِیِّ هٰكَذَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی بیچ اس قصہ کی یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بہولی ہوئی کو یا نہ جاننی والی کو نقل کی یہہ ابوداؤد نی پیچہی
حدیث ابو سعید خدری کی اسیطرح یعنی جیسی ذکر کی مصابیح والی نی اور اتباع کیا اوسکا مشکوة والی نی وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِیْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
هٰكَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ اس قصہ کی کہ فرمایا اور فریاد
رسی کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بہولیکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی پیچہی حدیث ابی ہریرہ کی اسیطرح سی اور نہیں پایا مینی ان دونو حدیثوں کو

الفصل الثانی

صحیحین میں یعنی بخاری اور مسلم میں **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهٗ وَیُجِیْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَیُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ جَنَازَتَهٗ
اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی حضرت علی سے سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چہہ حق ہیں پسندیدہ خدا سلام علیک کری اوسے جسوقت کہ ملی اوسسی اور قبول کری جسوقت کہ بلاوی اوسکو
یعنی کہانیکی لیی یا اور کام کی لیی اور یرحمک اللہ کہی جسوقت کہ چہینکی اور خبر لوپوچہی اوسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچہی جاوی جنازہ کی جسوقت کہ مری اور
دوست رکہی اوسکی لیی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا
جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَرَدَّ عَلَیْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ
اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک شخص آیا
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نی اوسکی سلام کا پہر بیٹہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لکہی گئیں اسکی لیی دس
نیکیاں پہر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہے تمپر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پہر بیٹہ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے کہ لکہی گئیں اسکی لیی بیس نیکیاں پہر آیا ایک
اور شخص اور کہا سلام ہی تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نی اوسکو پہر بیٹہ گیا پس فرمایا اوسکی لیی تیس نیکیاں نقل کی یہہ
ترمذی اور ابوداؤد نی ف یہہ کلام بیچ فعل متکلم کی تہا اور اگر مسلم السلام علیکم کہی اور مسلم علیہ اوسکی جواب میں لفظ ورحمة اللہ زیادہ کری یا
مسلم السلام علیکم ورحمة اللہ کہی اور مسلم علیہ اوسکی جواب میں وبرکاتہ زیادہ کری اوسکی لیی بہی یہی حکم ہوگا بیچ زیادتی اجر کی اور ایسا ہی حکم
ومغفرتہ کا ہی جیسیکہ حدیث آئندہ میں مذکور ہی ؕ ح وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ
ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا

تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موافق معنوں پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نے کہ پھر آیا ایک اور شخص اور
جو تھا پس کہا اوسنے سلام تم پر اور رحمۃ اللہ کی اور برکتیں اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح سے زیادہ ہوتا جاتا ہے ثواب
یعنی جسقدر سلام کرنیوالا لفظ بڑہاتا جاوے ثواب بڑہتا جاوے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** لکھا ہے علمانے کہ افضل سلام میں یہہ ہے کہ کہے السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ ضمیر جمع کے اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب دینے والا بھی ساتھ ضمیر جمع کے اور واو کہے یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام کا السلام
علیکم ہے اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بھی کافی ہے اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے کہے تو بھی
کافی ہے اور اتفاق کیا ہے بیچ علما کے اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں علیکم ساتھ واو کے کہے اسمیں دو وجہیں ہیں ۱۲ح **وَعَنْ**
اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھ اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتدا
کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں راہ میں آپسمیں یعنی کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام
کے اور اگر ایک بیٹھا ہو اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہے بیچ ہر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھ سلام کے نزدیک تر ہوگا اسلیے کہ اوسنے ادا کیا ہے
حق کو کہ لازم تھا اوسکے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اوسکی ایسی ہوگی اور حضرت عمر رضی سے منقول ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ ہوجب خلوص محبت بھائی مسلمان
کی ایک تو ابتدا السلام وقت ملاقات کے دوسرے پکارنا ساتھ اوسنام کے کہ دوست رکھے اوسکو تیسرے جگہہ دینی جب آوے مجلس میں ۱۲ح
وَعَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جریر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہہ احمد نے **ف** یہہ مخصوص ہے حضرت کے لیے بسبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر اونکیکو مکروہ ہے یہہ کہ
سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہہ کہ ہو بڑہیا بعید مظنہ فتنہ سے اوس سے سلام علیک جائز ہے ۱۲ح **وَعَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا
اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰی اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ رَفَعَهُ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِیْ دَاوُدَ اور روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ کہا الفقہ کفایت کرتا ہے جماعت کیطرف سے جسوقت گذریں یہہ کہ سلام علیک
کرے ایک اونمیں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھنے والوں سے یہہ کہ جواب دے ایک اونمیں سے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی یعنی قول آنحضرت کا ہے حضرت
علی کا اور روایت کیا ابوداؤد نے یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابوداؤد نے یعنی بعد تمام کرنے سند اپنی کی کہ رفع کیا اوسکو حسن بن علی نے اور یہہ حسن بن علی شیخ
ہیں ابوداؤد کی یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابیطالب حاصل یہہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداؤد نے طریق حسن بن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق
دوسرے سے موقوف **ف** جسوقت گذریں اور ایسے ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا بیٹھیں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ ابتدا
کرنا ساتھ سلام کے سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کریگا یا ایک جواب دیگا سبکی ذمہ سے ساقط ہو جاویگا لیکن
ہر ایک کا کرنا افضل ہے ۱۲ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ
تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنے نقل کی اپنے
دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے یعنی غیر اہل ملت
ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ ساتھ نصاری کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے ۱۲ح

اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرنا ہی ساتہہ ہتھیلیوں کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** یعنی مشابہت کرو یہود و نصاری کی بیچ تمام افعال انکی خصوصاً بیچ ان دو خصلتوں کے اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہونگی سلام کرنی میں یا جواب دیتی میں یا دونوں میں ساتہہ اشارون مذکور تین کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور انکی ذریت کی انبیا اور اولیا سی اور گویا کہ آنحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ انکی امت مین سی بعضے لوگ کرینگی اس طرح مثل اسکی کہ وہ خم کرنا پیٹ کا ہی یا جہکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتہہ لفظ سلام کی فقط اور اس حدیث کی سند اور بہی ہی کہ وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو وقت ملاقات کری ایک تمہارا اپنی بہائی مسلمان سے پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر پس اگر حائل ہو درمیان اون دونون کی درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پتھر پھر ملی اوس سی پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہہ ابو داودنی **ف** یعنی اسقدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی چہ جائی زیادہ اور اسمین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اوسکے اور مستثنی ہین اس سے کتنی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پہرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور جواب دینا اوسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگتا ہو یا نماز پڑہتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہو حمام مین یا کہاتا ہو اور نوالہ اوسکی مونہہ مین ہو پس اگر سلام کری اوسکو ایسی وقتون مین تو بہی نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کی وقت نہ سلام کری اور نہ جواب دے اور قرآن پڑہنی والیکو بہی سلام نکری اور اگر کوئی کری تو اوسکو نہین چاہیی کہ ٹہر کر جواب دے اور پہر اعوذ پڑہ کر پڑہنا شروع کری ع **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا

اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب داخل ہو تم گہر مین پس سلام کرو اپنی گہر کی لوگون پر اور جب نکلو تم گہر سی پس رخصت کرو اپنی اہل کو ساتہہ سلام کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گہر مین کوئی نہو تو مستحب ہے یہہ کہ کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہان ہو وین سلام پہنچی اور ظاہر یہہ ہے کہ ایداع یہان یعنی تودیع کی ہی وداع سی یعنی رخصت کرو ساتہہ سلام کی اور کہا بعضی ہمارے علمائ نی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اسیی کہ یہہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نی کہ لفظ اودعوا ایداع سی ہی یعنی ودیعہ رکہو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تمنی وقت نکلنی کی لوگو یا کہ ودیعت رکہا تمنی سلام کی خیر و برکت کو پاس گہر والون کی اور لوگی اوسکو آخر مین جیسیکہ کوئی ودیعت اپنی کسیکی پاس رکہتا ہی اور پہر لیلیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تارجوع کرو طرف اونکی اور پہر لو ودیعت اپنی جیسیکہ ودیعتین لے جاتی ہین اسمین تفاول ہی ساتہہ سلامتی کی اور معاودہ کی دوبارہ ؛ **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ یَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجہپر اور تیری گہر والون پر نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلی کلام کی ہی یعنی اول چاہیی کہ سلام کری پہر کلام اور پہلے سلام کی کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث منکر ہی **وعن** عِمْرَانَ

ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا تہی ہم جاہلیت مین کہتی یعنی وقت ملاقات کی ٹہنڈا کری اللہ بسبب تیرے آنکھون کو اور داخل رہی تو نعمتون مین وقت صبح کی پہر جب ہوا اسلام منع کیی گئی ہم اس کہنی سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی النعومۃ سی بمعنی نرمی اور تازگی اور خورمی کی اور یہہ عبارت محتمل دو معنی کو ہی ایک تو یہہ کہ بی بمعنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خداتعالی بہ سبب تیری آنکھین تیری دوستون کی کہ کنایہ ہی رفاہت حال مخاطب سے کہ خوش حال ہوتا دوست بسبب دیکہنی اوسکی خوش ہون دوسرے یہہ کہ حرف بی زائد ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خورم کری تجکو خداتعالی یعنی بسبب دیکہنی اوس چیز کی کہ دوست رکہتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تروتازہ اور خوش رہ از روی صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہہ کنایہ ہی خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی بسبب اسکے ہی کہ اکثر جو غارت اور مکارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہوتی ہین ❊ ح ع ❊

وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی غالب سے کہ کہا تہی ہم بیٹہی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نی دادا میرے سی کہ کہا بہیجا مجکو باپ میرے نی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ نی کہ جا تو پیغمبر خدا کی پاس اور کہہ انکو سلام کہا دادا میری نی پس آیا مین آنحضرت کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپکو پس فرمایا آنحضرت نی تجپر اور تیری باپ پر سلام نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سے سلام پہنچاوی تو سنت یہہ ہی کہ پہنچانی والی پر بہی سلام بہیجی اور جسکی طرف سی سلام پہنچا اوسپر بہی یعنی کہے علیک وعلی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی مین بعینہ یہہ الفاظ روایت کیی ہین ❊ ح ع ❊

وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابو العلاء حضرمی سی یہہ کہ علاء حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اور تہا علاء جس وقت لکہتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلی اپنی طرف سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ابو العلاء کا نام ہی یزید بن عبد اللہ اور ایک نسخہ مین مطابق بعضی نسخون مصابیح کی آیا ہی وعن ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضرموت کی کہ نام شہر کا ہی اور اوسکی آگی کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلاء الحضرمی ہی اور ایک نسخہ مین ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب مین لکہا ہی کہ علاء بن حضرمی حلیف تہے امیہ کی تہی صحابی بزرگ عامل ہوئی تہی بحرین کی آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نی بہی بدستور اونکو عامل وہان کا رکہا یہان تک وہ مرے اور شروع کرنا الخ یعنی یون لکہتی من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علاء باتباع آنحضرت کی اسطرح لکہا کرتی تہی کہ آنحضرت بہی لکہتی تہی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکہتی اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکہتی سلام علی من اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسیطرح لکہا تہا اور آنحضرت نی معاذ کو اونکی بیٹی کی تعزیت مین یون لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی اسکی ہی مقدمہ سلام کا جیسکہ بیان کیا گیا اور اسیطرح بعضی حدیثین اور کہ متصل اسکی لایا مولف بیچ احوال کتابت کے باعتبار تعلق ہونی اونکی ہی ساتہہ

سلام کی کہ کبھی سلام لکھا ہی جاتا ہی اور اسیطرح ہی عادت مولف کی کہ اخیر فصل مین وہ حدیثین لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب مقام کی ہوتی ہین
ع وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیترّبہ فانہ انجح للحاجۃ رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبوقت کہ لکھی ایک تمہارا خط پس چاہیی کہ مٹی
پر ڈالدی یا مٹی اوسپر ترب بڑادی اسلیی کہ تحقیق یہہ فعل بہت برلانیوالا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث منکر ہی
ف یہہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت براری کی کہ سوای شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہین لیکن بعضی ارباب معرفت نی بیچ توجیہ
معنی اول کی لکھا ہی کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی اوسکیکی ہی نظر اعتبار سی اور اعتماد ہی حق جلا وعلا پر بیچ پہنچانی اوسکیکی مقصد
کو اور دوسری معنون کو موید ہی یہہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص نی رقعہ لکھا کرایکی مکان مین پہر ارادہ کیا
کہ مٹی ڈالی اوسپر مکان کی دیوار مین سی پہر یہہ خطرہ آیا کہ گہر کرایہ کا ہی پہر یہہ خطرہ آیا دلمین کہ کیا مضائقہ ہی اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنی
ہاتف کو کہ کہتا ہی کہ قریب ہے کہ جان لیگا حلال جاننی والا اس مٹی کا اوس چیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کی اور یہہ حدیث منکر ہی باعتبار
راویون کی اور طبرانی نی اوسط مین ابی درداسی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدا بنفسہ واذا کتب فلیترب کتابہ فہو انجح
ع وعن زید بن ثابت قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی
اذنک فانہ اذکر للمآل رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وفی اسنادہ ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا داخل ہوا مین
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکہنی والا بیٹہا تہا پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی رکہہ قلم کو اپنی کان پر
اسلیی کہ تحقیق یہہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اوسکی ضعف ہی ف یاد دلاتا ہی
مطلب کو یعنی عبارت کو واسطی جان مطالب کی اور یہہ بالخاصیت ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نی کہا کہ قلم حکم زبان کا رکہتا ہی جیسیکہ
کہا علما نی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکہنا زبان کا کان پر کہ جگہہ سنی کی ہی موجب بننی کی کا ساتہہ دل کی ہی تا سنی جو
کچہہ کہ ارادہ کرتا ہی یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہای نحویانہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہے یعنی باعتبار متن کی یا سند
کی اور ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویون اسکی پس حدیث ضعیف ہی اور یہہ منافی صحت کے نہین اور موید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی
کہ نقل کی ہی انس سے بطریق مرفوع کی اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سی بطریق
مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی مرع وعنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم السریانیۃ
وفی روایۃ انہ امرنی ان اتعلم کتاب یہود وقال انی ما آمن یہود علی کتاب قال فما مر بی نصف شہر حتی تعلمت
فکان اذا کتب الی یہود کتبت واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ثابت
سی کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ سیکہون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہی یہہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہہ کہ سیکہون
مین خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا یہود اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ یہان تک کہ
سیکہا مینی پس تہی حضرت جبوقت کہ لکہتی طرف یہود کی لکہتا مین اور جبوقت کہ لکہتی یہود طرف حضرت کی تو پڑہتا مین واسطی حضرت کی
خط اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہون کہ اگر یہودی نامہ کسی یہود
کی لیے لکہواؤن تو کم زیادہ نہ لکہدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑہواؤن تو کم زیادہ نہ پڑہ دی اور اسسی معلوم ہوا کہ بنابر ضرورت کی زبان

کفار کی سیکہنی جائز ہی اور بغیر ضرورت کی سیکہنا اوسکا اچہا نہین کہ تشبہ ساتہہ کفار کی لازم آتا ہی اور وہ منع ہی کہ فرمایا آنحضرت نی من تشبہ بقوم فہو منہم بلکہ طیبی نی بلا ضرورت سیکہنی کو حرام لکہا ہی ؛ مولانا درع وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا انتهی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا له ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الاخرة رواه الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے پس چاہئے کہ سلام کری پس اگر دل مین آوے بیٹہنا پس چاہیی کہ بیٹہہ جاوی پہر جوقت کہ کہڑا ہو واسطی چلنی کی پس چاہیی کہ سلام کری اسلیئی کہ نہین سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسری سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی ف جوقت کہ کہڑا ہو یعنی بعد بیٹہنی کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد ساتہہ اسکی یہہ ہے کہ جب ارادہ کری چلنی کا اگرچہ نہ بیٹہی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہی وقت چلنی کی ہی جیسکہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور ایسی ہی جواب ہے دونون کی واجب ہین اور بعضی محققین نے لکہا ہی کہ سلام چلنی وقت کا اور جواب اسکا مستحب ہے ؛ ع وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا خیر فی جلوس فی الطرقات الا لمن هدی السبیل ورد التحیة وغض البصر واعان علی الحمولة رواه فی شرح السنة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین بہلائی بیچ بیٹہنی کی راہون پر مگر واسطی اوس شخص کے کہ بتا دی راہ یعنی اندہی کو اور راہ بہولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی دیکہنی حرام چیزون کیسی اور مدد کری اوس شخص کو بوجہہ لادتا ہو نقل کی یہہ شرح السنة مین ف حمولہ ساتہہ پیش ح کی ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ح کی آوے اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتہہ زبر ح کے وہ جانور ہی کہ جسپر بوجہہ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتہہ پیش ح کی بوجہہ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کے کہ اوٹہاتا ہو بوجہہ اپنی جانور کی پیٹہہ پر رکہنی کی لیی یا اپنی پیٹہہ پر یا سر پر رکہنی کی لیی ؛ ع وذکر حدیث ابی جری فی باب فضل الصدقة اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما خلق الله آدم ونفخ فیه الروح عطس فقال الحمد لله فحمد الله باذنه فقال له ربه یرحمك الله یا آدم اذهب الی اولئك الملائكة الی ملا منهم جلوس فقل السلام علیكم فقال السلام علیكم قالوا علیك السلام ورحمة الله ثم رجع الی ربه فقال ان هذه تحیتك وتحیة بنیك بینهم فقال له الله ویداه مقبوضتان اختر ایتهما شئت فقال اخترت یمین ربی وكلتا یدی ربی یمین مباركة ثم بسطها فاذا فیها آدم وذریته فقال ای رب ما هؤلاء قال هؤلاء ذریتك فاذا كل انسان مكتوب عمره بین عینیه فاذا فیهم رجل اضوؤهم او من اضوئهم قال یا رب من هذا قال هذا ابنك داود وقد كتبت له عمره اربعین سنة قال یا رب زد فی عمره قال ذلك الذی كتبت له قال ای رب فانی قد جعلت له من عمری ستین سنة قال انت وذاك قال ثم سكن الجنة ما شاء الله ثم اهبط منها وكان آدم یعد لنفسه فاتاه ملك الموت فقال له آدم قد عجلت قد كتب لی الف سنة قال بلی ولكنك جعلت لابنك داود ستین سنة فجحد فجحدت ذریته ونسی فنسیت ذریته قال فمن یومئذ امر بالكتاب والشهود رواه الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پہونکی اونمین روح چہینکی پس ارادہ کیا الحمد للہ کہنی کا پس حمد کی اللہ کی ساتہہ توفیق اوسکی کی پہر کہا واسطی آدم کے پروردگار اوسکی نی رحمت کری تجکو اللہ اے آدم جا طرف اون فرشتون کی جماعت کو جو وہان بیٹہی ہوئی ہی اور کہہ سلام ہے تمپر یعنی پس گئے آدم اور کہا سلام ہے تمپر کہا فرشتون نے تجہپر بہی سلام اور رحمت اللہ کی پہر پہر آئی آدم طرف رب اپنی

کی یعنی اوس مکان مین کہ کلام کیا تہا اوس سی اللہ تعالی نی پس فرمایا اللہ تعالی نی تحقیق یہہ ہے دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی اونکی آپس مین پس فرمایا واسطی اوسکی
اللہ تعالی نی اس حال مین کہ دونو ہاتہہ اوسکی بند تہی پسند کر تو ان دونون مین سی جو چاہی تو پس کہا آدم نی کہ اختیار کیا مینی داہنا ہاتہہ پروردگار اپنی
کا اور دونون ہاتہہ پروردگار میرےکی داہنی با برکت ہین پہر کہولا اوسکو پس ناگہان اوسمین مثل آدم کی اور اولاد اونکی کی تہی یعنی دیکہا آدم نی
مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی کو عالم غیب مین پس کہا آدم نی ای رب میرے کون ہین یہہ فرمایا یہہ ہے اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکہی ہوئی
تہی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکی کی پس ناگہان اونمین ایک شخص تہا بہت روشن اونکا یا از جملہ روشن ترین لوگون کا یعنی یہہ شک اوس ہی
یعنی اونمین ایک جماعت تہی روشن تر اوروں سی اور یہہ شخص منجملہ اونکی تہا کہا آدم نی ای رب میرے کون ہی یہہ فرمایا کہ یہہ ہی بیٹا تیرا داؤد نام اوسکا تحقیق
لکہی مینی واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نی ای رب میرے زیادہ کر بیچ عمر اوسکی کی فرمایا یہہ وہ چیز ہی کہ لکہی مینی واسطی اوسکی کہا آدم
نی ای رب میرے پس تحقیق دی مینی واسطی اوسکی عمر اپنی مین سے ساٹہہ برس فرمایا تو جانی اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہی فرمایا آنحضرت نی پہر رہی آدم بہشت
مین جبتک کہ چاہا اللہ نی پہر اوتاری گئی بہشت سی اور تہی آدم گنتی واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکی
پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنیکی لیے پس کہا واسطی اوسکی آدم نی کہ تحقیق جلدی کی تو نی تحقیق لکہی گئی ہی واسطی میرے عمر ہزار برس کی کہا فرشتی نی
البتہ ولیکن تو نی دی ہین اپنی بیٹی داؤد کو ساٹہہ برس پس انکار کیا آدم نی پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم یعنی اللہ تعالی کی منع
کرنیکو جانی سی پاس درخت معلوم کی اور کہا لیا اوسکو پس بہولتی ہی اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نی پس اوس لیے حکم کیا گیا ساتہہ لکہنی کی اور
گواہونکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بند تہی جیسیکہ کوئی ہاتہہ مین کچہہ رکہکر ہاتہہ بند کر کر اوسکو چہپا لیتا ہی اور دونون ہاتہہ پروردگار میرےکی الخ یہہ کلام
حضرت آدم عم کا ہی یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتہہ اور داہنا ہاتہہ کہنا متشابہات سے ہی اور علمائی اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکہی ہین ایک تو
یہہ کہ اللہ تعالی کی لیے ثابت ہی یہ صفت نہ یہ جارحہ اور یہہ عبارت کنایہ ہی نفی یہ جارحہ سے اسلیے کہ اگر یہ جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال ہی ہوتا اور آخر کلام مین اشارہ
کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہی کہ لازم ید یمینی اور مادہ اشتقاق اوسکا ہی اور دوسرے یہہ کہ شمال یعنی بایان ہاتہہ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین
پس دونون ہاتہون کا یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سی بیچ صفات اللہ تعالی کی اور بیان ہی اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین
اور تیسری یہہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالی کا ہی ساتہہ نہایت جود اور کرم اور احسان کی اسلیے کہ عرب کہتی ہین اوسکو کہ بہت نفع پہنچاتا ہی
کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ اس سی کہ لازم آتی ہی فضیلت حضرت داود کی تمام انبیا پر
جواب اسکا یہہ ہے کہ حق سبحانہ نی ظاہر کیا حضرت داود کو آدم علیہما السلام پر ساتہہ ایک طرح کی امتیاز کی تا باعث ہووے سوال کی حال اونکی
سی اور مترتب ہووے جو کچہہ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونی سی یہہ مراد نہین ہی کہ زیادتی رکہتی تہی بیچ تمام صفات
کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داود عم کی ایک طرح کی نورانیت اوس عالم مین ہو یا اس عالم مین ہی کہ ساتہہ اوسکی ممتاز ہون اور پیغمبرون
مین سی ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تہی ساتہہ ایک صفت کی پس اس سی یہہ نہیں لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور
لکہی گئی واسطی میری الخ یہہ قول حضرت آدم کا سچا تہا اور اسکی ضمن مین انکار تہا نہ صریح کہ کہتی مینی نہین دیا ہی عمر سی کچہہ
اس لیے کہ صادر ہونا جہوٹی خبر کا قصداً اور صریحاً انبیا علیہم السلام سی نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کی ہو کہ مثل اسکے
انبیا سی پایا گیا ہی یا کہین ہم کہ یہہ انکار بطریق نسیان کی تہا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیون کی طبیعت مین اس سبب
سی بیٹہا کہ اول حضرت آدم سی صادر ہوا اگرچہ اونسی بطریق تعریض و نسیان کی تہا اور انسی صریحاً اور عمداً صادر ہوتا ہی پاع

وعن اسماء بنت يزيد قالت مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في نسوة فسلم علينا رواه ابوداود وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کیسی کر کہا گذری ہم یعنی جماعت عورتون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تھیں ہم درمیان جماعۃ عورتون کی پس سلام کیا آنحضرت نی ہمپر یعنی جماعت عورتون پر نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہہ مخصوص ہی آنحضرت کی لیی جیسیکہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذرا ہی

وعن الطفيل بن ابي بن كعب انه كان يأتي ابن عمر فيغدو معه الى السوق لم يمر عبد الله بن عمر على سقاط ولا على صاحب بيعة ولا مسكين ولا على احد الا سلم عليه قال الطفيل فجئت عبد الله بن عمر يوما فاستتبعني الى السوق فقلت له وما تصنع في السوق وانت لا تقف على البيع ولا تسأل عن السلع ولا تسوم بها ولا تجلس في مجالس السوق فاجلس بنا ههنا نتحدث قال فقال لي عبد الله بن عمر يا ابا بطن قال وكان الطفيل ذا بطن انما نغدو من اجل السلام نسلم على من لقيناه رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی طفیل بیٹی ابی بن کعب کے سی کہ وہ تہی آتی ابن عمر کی پاس پس صبح کو جاتی ساتہ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نی پس جس وقت جاتی ہم طرف بازار کی نہ گذرتی عبد اللہ بن عمر اوپر کسی کباڑی کی اور نہ اوپر کسی بیچنی والیکی اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتی اوس سی کہا طفیل نی پس آیا مین عبد اللہ بن عمر کی پاس ایکدن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبد اللہ طرف بازار کی پس کہا مینی اونکو کہ کیا کروگی تم بازار مین حالانکہ نہ ٹہیرتی ہو تم بیچنی پر اور نہ پوچہتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکو اور نہ بیٹہتی ہو بازار کی مجلسون مین پس بیٹہو ساتہ ہمارے اس جگہہ باتین کرین ہم کہا طفیل نی کہ کہا مجکو عبد اللہ بن عمر نی ای بڑی پیٹ والی کہا راوی نی اور تہی طفیل بڑی پیٹ والی سوا اسکی نہین کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطی سلام کرنی کی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوسی یعنی اوسمین ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

وعن جابر قال اتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال لفلان في حائطي عذق وانه قد اذاني مكان عذقه فارسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم ان بعني عذقك قال لا قال فهبه لي قال لا قال فبعنيه بعذق في الجنة فقال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت الذي هو ابخل منك الا الذي يبخل بالسلام رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میری کی درخت ہی کہجور کا اور تحقیق شان یہہ ہی کہ ایذا دی ہی مجکو ہونی درخت اوسکی نی کہ بسبب آنیجانی کی باغ مین آتا ہی پس بہیجا آنحضرت نی بیچ اوسکی پاس کہ بیچ تو میری ہاتہہ درخت کہجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطی میری یعنی اگر بیچنی مین عار آتی ہی تو ہبہ کر کہا کہ نہین ہبہ کرون باغ والیکو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میری ہاتہہ اسکو بدلی درخت کہجور کی کہ جنت مین ہو تیری لیی پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مینی اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجہسی مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتہہ سلام کی یعنی وہ البتہ تجہسی زیادہ بخیل ہی کہ بسبب تہوڑسی فعل کی ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لکہا ہی علما نی کہ یہہ حضرت نی اوسکو بطریق سفارش کی فرمایا تہا نہ بطریق امر کی والا خلاف امر کہو نکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تہا بدل فرمانی آنحضرت کی کہ اسکی عوض درخت جنت مین لے لیکن بہر صورت وہ خالی سختی طبع سی نہ تہا ح

وعن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البادي بالسلام بريء من الكبر رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عبد اللہ سے کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتہہ

سلام کی پاک ہی تکبر سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسی دونو پیادہ یا چلتی
ہون یا دونون سوار ہون اونمین سے جو پہلی سلام علیک کری وہ پاک ہی تکبر سی اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام
کیا واجب ہے اونپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا واجب نہین ہی اوسکا جواب ولیکن مستحب ہے اور سلام وجواب چاہیی کہ
ساتھہ صیغہ جمع کی ہو اگرچہ مخاطب ایک ہوتا ملائکہ کہ اوسکی ساتھہ ہین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص سرخ کپڑی پہنی ہوئی آیا
اور آنحضرت سی سلام علیک کی حضرت نی اوسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کی مرتکب امر نامشروع کا ہو
مستحق جواب کا نہین ہوتا ہ ح

باب الاستیذان

باب ہے بیچ بیان اذن چاہنی کی ف کسیکی دروازی پر جاکی
تو مستحب ہے کہ اذن چاہی گہر مین آنیکی لیی اور اصل اسمین قول اللہ تعالی کا ہی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى
تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا یعنی ای ایمان والو نہ داخل ہو گہرون مین کہ غیر ہون تمہاری گہرون کی یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام
کرو گہر والون پر اور سنت اسمین یہہ ہے کہ کہی السلام علیکم مین آؤن ہ ح ع

الفصل الاول فصل پہلے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ
مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ قَالَ
اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا آئی ہماری پاس ابو موسی اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر نی بہیجا تہا میری پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون
مین اونکی پاس پس حاضر ہوا مین اونکی دروازی پر اور سلام کیا مینی تین بار یعنی بقصد اذن چاہنی کی پس نہ جواب دیا مجکو پس پہر آیا مین پس کہا عمر نی
کس چیز نی منع کیا تہا تمکو کہ آؤ تم میری پاس پس کہا مینی کہ تحقیق مین آیا تہا پس سلام کیا مینی اوپر دروازی تمہاری کی تین بار پس نہ جواب دیا مجہی یعنی
تمہاری خدام نی مجکو پس پہر گیا مین اور تحقیق فرمایا تہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ اذن مانگی ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن
دیا جاوی واسطی اوسکی پس چاہیی کہ پہر جاوی پس فرمایا حضرت عمر نی قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نی پس کہڑا ہوا مین ساتہہ ابو موسی کی اور
گیا مین پاس حضرت عمر کی پس گواہی دی مینی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابو موسی نی یہہ قصہ ابو سعید سی بیان کیا اور کہا کہ مینی یہہ حدیث
سنی ہی آنحضرت سی میری ساتہہ چلو عمر کی پاس اور گواہی دو پس یہہ گئے اور گواہی دی اور یہہ گواہی طلب کی نی حضرت عمر کی بنا بر احتیاط کی تہی نا ہو کہ
جرأت کریں حدیث بنا لینی پر والا خبر واحد مقبول ہی بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جیسی کبار صحابہ سے تہی اور تین سلام ایسی کری کہ ایک تعرف کی
لیی ہو اور دوسرا تأمل کی لیی اور تیسرا اذن یا عدم اذن کی لیی ہ ح ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُكَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن تیرا مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ کہ سنی تو پوشیدہ کلام
میری یہانتک کہ منع کرون مین تجکو نقل کی یہہ مسلم نی ف آنحضرت کی گہرون کی دروازون پر پردی پڑی ہوئی تہی پس فرمایا کہ نشانی اذن
میری واسطی آنی تیری کی مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ ہی کہ سنی تو کلام پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹہاوی اور دیکہی کہ مین کسی سی کلام خفیہ
کرتا ہون تو بہی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنی کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنی سی مبالغہ ہی یعنی اگرچہ مخصوصون سے کی ہ ح

سنا تہہ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آئیو جو جاوی کلام آشکارا حاصل یہہ ہے کہ جب ہو نا میرا گھر مین جانی تو چلا آ حاجت اذن چاہنی کی نہین ہے تا آنکہ منع کرون تمکو آنی سی
اور یہہ نہایت عنایت تہی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گہر والون مین سے تہی کہ جب چاہتی ہین چلی آتی ہین اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ بیچ غیر وقت
حاضر ہونی عورتون کی ہوگا خصوصا بعد اوترنی آیہ حجاب کے ۞ ح وعن جابرٍ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دینٍ کان علی ابی
فدققت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرہہا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ
کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ دین کی کہ تہا میری باپ پر پس کہٹکہٹایا مینی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی
مین ہون پس فرمایا مین ہون مین ہون گویا کہ برا جانا اس کہنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچ مقدمہ دین کے اس قصہ دین کا یہہ ہی کہ باپ جابر کی عبداللہ
انصاری تہی وہ غزوہ احد مین شہید ہوگئی تہی اور دین اپنی ذمہ پر چہوڑا تہا اور قرض خواہون نی آن کر جابر کو تنگ کیا تہا وہ آنحضرت کی پاس استعانت کی لیے
آئی تہا او سنی تخفیف طلب کرین اور بسبب معجزہ آنحضرت کی اونکی مال مین کہ کہجورین تہین برکت وجود مین آئی تہی کہ بعد ادای دین کے جون کی تون باقی رہین
کچہہ اونمین سی کم نہوا اور سبب برا جاننی کلمہ انا انا کا یہہ تہا کہ اوس سی ازالہ ابہام کا نہین ہوتا اور تعین و تشخیص نہین حاصل ہوتی بس چاہیی تہا کہ نام یا لقب یا کنیت
اپنی بیان کرتی کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبہی واسطی شناخت کی آواز سی ہی تعین حاصل ہو جاتی ہی لیکن آنحضرت نی مکروہ جانا واسطی تعلیم ادب کے جابر کو اور
احتمال ہی کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنی کی ساتہہ سلام کی ہو کہ سنت ہی اور تکرار کلمہ انا کی واسطی انکار کی جابر پر تہی ۞ ح وعن ابی ھریرة قال
دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد لبنا فی قدحٍ فقال ابا ھرٍّ الحق باھل الصفة فادعھم الی فاتیتھم فدعوتھم
فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لھم فدخلوا رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا داخل ہوا مین ساتہہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آپکی گہر مین پس پایا آنحضرت نی دودہ ایک پیالہ مین پس فرمایا ای ابو ہریرہ جا اہل صفہ کی پاس اور بلا لا اونکو میری پاس پس آیا مین اونکی
پاس اور بلایا مینی اونکو پس آئی اور اذن مانگا پس اذن دیا اونکو پس داخل ہوئی وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اہل صفہ آئی اور سبہون نی بسبب
معجزہ آنحضرت کی دودہ پیا اور سیر ہوئی جیسے کہ وہ حدیث مین مذکور ہی اور کہا طیبی نی کہ اہل صفہ کتنی ایک لوگ تہی فقرا مہاجرین اور انصار مین
سی کہ جمع رہتی تہی ایک چبوترہ پر اور اس سی معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنی کو ساقط نہین کرتا مگر یہہ کہ زمانہ قریب ہوا نہی اور آگی جو حدیث
آتی ہی کہ جب بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتہہ رسول کی تو اذن ہی اوسکی لیے یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنی کی نہین پس توفیق
اوس حدیث مین اور اسمین یہہ ہی کہ اہل صفہ بعد ابو ہریرہ کی آئی ہون گی ساتہہ نہ آئی ہون گی پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت
ادب و حیا کی اذن چاہا یا لوگون کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہان کوئی چیز مقتضی اذن چاہنی کی ہوگی اور یہہ احتمالات ہین واللہ اعلم بحقیقة
الحالات ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن کلدة بن حنبلٍ ان صفوان بن امیة بعث بلبنٍ وجدایةٍ
وضغابیس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیہ
ولم اسلم ولم استاذن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل
رواہ الترمذی وابو داود روایت ہی کلدة بن حنبل سی یہہ کہ صفوان بن امیہ نی بہیجا یعنی میری
ہاتہہ دودہ اور بچہ ہرن کا اور ککڑی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اوتری ہوئی تہی جانب بلند مکہ مین کہ اوسکو معلّاۃ کہتی
ہین کہا کلدہ نی کہ داخل ہوا مین حضرت کی پاس اور نہ سلام کیا مینی یعنی پہلی داخل ہونی کی اور نہ اذن مانگا مینی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی یعنی واسطی تعلیم کے کہ پہر جا تو یعنی دروازی پر اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی

شاذون روایتکا اوسکی لیے نہ اتہہ اکری ساتہہ سلام کے روایت کیا اسکو بیہقی نی شعب الایمان مین

باب المصافحة والمعانقة

باب بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کی ف معانقہ کی معنی ہین دست در گردن یکدیگر در آوردن اور مصافحہ کی معنی ہین دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہی وقت
ملاقات کی اور چاہیی کہ دونو ہاتہون سی ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتی ہین بعد نماز عصر کے یا جمعہ کی کچہہ نہین ہے اور بدعت ہے بسبب تخصیص وقت
کی اور تصریح کی ہی بعض علما ہماری نی کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہان اگر کوئی آدمی مسجد مین اور لوگ نماز مین ہون
یا ارادہ شروع نماز کا رکہتی ہون پس بعد فراغ کی اس مصافحہ کری اونسی لیکن بشرط سبقت سلام کے مصافحہ پر تو یہہ جملہ مصافحہ مسنونہ سی ہی
بلا شبہہ و مہنہ اجو وقت کہ پہیلا دی مسلمان ہاتہہ اپنا مصافحہ کی لیی تو نہین لائق ہی اعراض ساتہہ کہینچ لینی ہاتہہ کی اسلیی کہ رنج ہوگا اوسکو
کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ کرنا حرام ہی اور مضائقہ نہین اوس بڑہیا سی کہ مشتہاۃ نہو چنانچہ منقول ہی کہ
ابوبکر صدیق رض مصافحہ کرتی اپنی خلافت مین ان بڑہیون سے کہ دودہ اونکا پیا تہا اور اسیطرح اگر مرد بڈہا کہ امن مین ہو شہوت سی اوسکو مصافحہ کرنا
عورت جوان سی درست ہی اور مضائقہ ساتہہ امرد خوش شکل کی درست نہین اور جسکو دیکہنا حرام ہی اوسکو چہونا ہی حرام ہی بلکہ حرمت چہونی
کی سخت تر ہی نظر سی کذا فی مطالب المومنین اور صلوۃ مسعودی مین لکہا ہی کہ جب سلام علیک کری ہاتہہ دی یعنی مصافحہ کی لیی کہ ہاتہہ دینا سنت
ہی ولیکن ہتیلی ہتیلی پر رکہی اور سر انگلیون کی نہ پکڑی کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصا وقت آنیکی سفر سی جیساکہ
بیچ حدیث جعفر بن ابیطالب کے آیا ہی اور امام ابو حنیفہ اور محمد رض سی منقول ہی کراہیت معانقہ کی اور چومنی ہاتہہ ساتہہ مونہہ اور آنکہون کی اور وہ کہتی ہین
کہ معانقہ سی ـــــ ہے آئی ہی چنانچہ فصل اول مین بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو
منصور ماتریدی سی بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی کہ جو معانقہ کہ بروجہ شہوت کے ہو مکروہ ہی اور جو کہ بروجہ بر و کرامت کی ہو مشروع ہی اور
لکہا ہی علمار نی کہ اختلاف اسجگہہ ہے کہ ننگا ہو اور ساتہہ قمیص و جبہ کی مضائقہ نہین بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتہہ عالم متورع
کی جائز ہی اور بعضو نے کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کی جو اپنا ہاتہہ چومتی ہین کچہہ نہین اور فعل جاہلون کا ہی اور مکروہ ۔ اور زمین بوس کرنا آگی امرا
اور علما اور مشائخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دونو گنہگار ہین کذا فی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نی کہا کہ جو کوئی زمین بوس کری آگی سلطان
وامیر کی یا سجدہ کری اگر بروجہ تحیہ کی ہی کافر نہین ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کے ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کے کافر ہوگا اور اگر کچہہ نیت نکریگا تو بہی کافر ہوتا
ہی نزدیک اکثر علمار کی اور زمین بوس کرنا سبکتر ہی رکہنی رخسارہ یا پیشانی کیسی زمین پر کذا فی الظہیریۃ اور اگر اوپر ہاتہہ عالم یا سلطان کی
بوسہ دی بسبب علم و عدالت کے اور اعزاز دین کی کچہہ مضائقہ نہین اور اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو اشد مکروہ ہی اور اگر کوئی عالم یا زاہد سی
التماس اوسکی پانو چومنی کی کری تو چاہیی کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہی اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر دہان طفل
کی سنت ہے اور کہا ہی علمار نی کہ بوسہ پانچ طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا
اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا اور وہ بوسہ خاوند کا ہی جورو کی مونہہ پر اور چوتہا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانون
کا ہی آپسمین ہاتہہ پر اور پانچوین بوسہ دینا بہن کا ہی بہائی کی پیشانی پر اور بعضو کے نزدیک بوسہ دینا آپسمین اوپر ہاتہہ اور مونہہ کی مکروہ ہی اور بعضو
کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکیکا واجب ہے اور کہا نووی نی کہ بوسہ لینا ساتہہ شہوت کی حرام ہے بالاتفاق برابر ہی آپسمین باپ اور غیر اوسکا جو

ع **الفصل الاول** پہلی فصل **عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت ہے قتادہ سی کہ کہا کہا مینی واسطی انس کے کیا تہا مصافحہ بیچ یارون حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی اپنی وقت ملاقات کے بعد سلام کی کہا کہ ان نقل کی یہہ بخاری نی وعن ابی ھریرۃ قال قبّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الحسن بن علیؓ وعندہ الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ما قبّلت منہم احدا فنظر
الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یرحم لا یُرحم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ بوسہ
لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسن بن علیؓ کا اور تہی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نی کہ تحقیق میری دس بیٹی ہین نہین بوسہ لیا
مینی اونمین سے کسیکا پس دیکہا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا جو شخص نہین مہربانی و شفقت کرتا یعنی خلق خدا پر یا اولاد پر نہین رحم کیا جاتا یعنی
اللہ بہی اوسپر نہین رحمت کرتا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وسنذکر حدیث ابی ھریرۃ اثم لکع فی باب مناقب اھل بیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین ان شاء اللہ تعالی وذکر حدیث ام ھانیؓ فی باب الامان
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا وسکا ہی اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہیگا اللہ تعالی اور ذکر کی
گئی حدیث ام ہانی کی بیچ باب الامان کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن البراء بن عازب قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن
ماجۃ وفی روایۃ ابی داؤد قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما
روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنی آپس مین مگر کہ بخشش کیجاتی ہی
واسطی اون دونون کی پہلی جدی ہونی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داؤد کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جو وقت
ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطے اون دونون کی ف روایت ہے حکیم ترمذی
نی اور ابو الشیخ نی عمر رضی اللہ سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کری ایک اون دونون کا اپنی یار پر ہوتا ہی محبوب تر بیچ اونکا نزدیک اللہ
کی وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پہر جب مصافحہ کرتی ہین دونو تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی اونپر سو رحمتین نوے تو ابتدا کرنیوالی
پر اور دس اوسپر کہ جس سے مصافحہ کیا ع وعن انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی
لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہا کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ ایک شخص ہم مین سے ملتا ہی مسلمان بہائی اپنی سی یا دوست اپنی سی کیا جہکی واسطی اوسکی بیچ
وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نی کیا گلی لگی اوس سے اور بوسہ لی اوسکا فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نی کیا پکڑی ہاتہہ اوسکا اور مصافحہ کری اوس سی
فرمایا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی نی ف جہکنی کو مکروہ فرمایا اسلیکی وہ بیچ حکم رکوع کی ہی اور وہ عبادت اللہ کی ہی مند سجود کی اور طیبی نی محی السنہ سے نقل کیا
ہی کہ جہکانا پیٹہہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونی حدیث صحیح کی بیچ نہی کی اوسی اگرچہ بہت اہل علم و صلاح اوسکو کرتی ہین لیکن اعتماد اور اعتبار اوسپر
نکرنا چاہیی اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ لیوی کوئی آگی کسیکی زمین کو یا پیٹہہ ٹیڑہی کری یا جہکاوی
کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیی کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نی بیچ منع ہونی اوسکی تغلیظ و تشدید بہت کی ہی اور کہا
کاد الانحناء ان یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ مکروہ کہتی ہین گلی لگنی اور بوسی لینی کو جیسیکہ ذکر امام ابو حنیفہ
اور محمد رح سی نقل کیا گیا اور بعضون نی کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق و تعظیم کی ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کریکی اور آنیکی سفر سی ہو یا
ہو بسبب نہونی ملاقات کی بہت دنون سی یا بسبب غلبہ محبت اللہ کی اور اگر بوسہ دی تو ہاتہہ پر نہ دی بلکہ ہاتہہ اور پیشانی پر دی ع ح وعن

اَبِی اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْهَتِہٖ اَوْ عَلٰی یَدِہٖ فَیَسْاَلُہٗ کَیْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہی ابو امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہہ ہے کہ رکہی ایک تمہارا ہاتہہ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتہہ پر پہر پوچھی اوس سی کہ کیسا ہی وہ اور پوری سلام تمہاری کہ آپس مین کرتی ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بہی کرو تاکہ سلام تمام وکامل ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو۔

وعن عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی میری گہر مین پس آئی زید حضرت کی پاس اور کہٹکہٹایا دروازہ پس کہڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوای تہبند کی کچہہ اور کپڑا بدن مبارک پر نتہا کہینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہین دیکہا مینی اونکو ننگا پہلی اس سی اور نہ پیچہی اسکی یعنی وقت استقبال کسیکی ساتہہ اسطرح کی شوق کی ننگی بدن جاتی نہین دیکہا پس گلی سی لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ حدیث اور یہی ہی حدیث جسمین ابو طالب کی دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنیکی سفر سی جائز ہی بلا کراہت ۱۲ح

وعن اَیُّوْبَ بْنِ بُشَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَۃَ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْہُ قَالَ مَا لَقِیْتُہٗ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَلَمْ اَکُنْ فِیْ اَهْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُہٗ وَهُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَالْتَزَمَنِیْ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ایوب بن بشیر سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ بنو عنزہ سی تہا یہہ کہ اوسنی کہا کہ کہا مینی واسطی ابی ذر کی کہ کیا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتی تمسی جسوقت کہ ملتی تم اوسنی کہا ابو ذر نی نہین ملاقات کی مینی اونسی کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نی مجہسی اور بہیجا میری پاس ایک دن یعنی ایک شخص کو میری بلانیکی لیی اور نہ تہا مین اپنی گہر مین پس جب آیا مین خبر دیا گیا مین پس آیا مین حضرت کی پاس اور حضرت بیٹہی ہوئی تہی تخت پر پس گلی سی لگایا مجکو پس ہوا یہہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب حاصل ہونی راحت اور برکت کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنیکی سفر سی بہی آیا ہی واسطی اظہار محبت اور عنایت کی ۱۲ح

وعن عِکْرِمَۃَ بْنِ اَبِیْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُہٗ مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُهَاجِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عکرمہ بیٹی ابی جہل کی سی کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس دن کہ آیا مین اونکی پاس یعنی سال فتح مکہ مین واسطی بیعت اسلام کی خوشی ہی سوار ہجرت کرنیوالیکو نقل کیا اسکو ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع مین مصعب بن عبد اللہ سی نقل کیا ہی کہ جب آنحضرت نی عکرمہ بن ابی جہل کو دیکہا تو اوٹہی اور اوسکی طرف چلی اور گلی سی لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابو جہل بہت عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور عکرمہ سوار مشہور تہا بہاگا دن فتح مکہ کی اور پہنچا یمن مین پس گئی پاس اوسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کی پاس اور اسلام لایا وہ اور بہت اچہا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سی طلب بخشش کی کی آنحضرت سی اور شکر کرتا اسحدیث کا اسباب مین باعتبار مناسبت مرحبا کہنی کی ساتہہ مصافحہ کی ہی ۱۲ح

وعن اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَیْنَمَا هُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَکَانَ فِیْہِ مِزَاحٌ بَیْنَا یُضْحِکُهُمْ فَطَعَنَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاصِرَتِہٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِیْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَیْکَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلَیَّ قَمِیْصٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِیْصِہٖ فَاحْتَضَنَہٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ کَشْحَہٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے اسید بن حضیر سی کہ ایک

شخص ہین انصار مین سے کہا راوی نی اوسوقت کہ اسید باتین کرتی تہی قوم سی اور ہنساتے اونکی مزاح مین خوش طبعی سے اوسوقت کہ ہنساتی تہی اس قوم کو پس چوکا دیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ پہلو اونکی کی ساتہہ لکڑی کی پس کہا اوسنی بدلہ دو مجکو فرمایا آنحضرت نی کہ بدلا لی مجہسی کہا اوسنی کہ تحقیق آپکی بدن مبارک پر کرتہ ہی اور نہ تہا میری بدن پر کرتہ یعنی اگر مین کرتی پہنی ہوتا تو برابر ہوتا پس اوتہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سی اور شروع کیا بوسہ دینا حضرت کی پہلو پر کہا اوسنی کہ سوا اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا مینی یہہ یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** لفظ رجل جسطرح کہ مصابیح مین مذکور ہی یعنی ساتہہ زیر لام کی مقتضی اسکو ہی کہ وہ شخص مزاح کرنیوالا اور بدلا لینی والا اوسی اسید بن حضیر راوی ہی اور لفظ جامع الاصول مین یون ہے عن اسید بن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیہ مزاح فبینما ہو یحدث القوم یضحکہم اذ طعنہ النبی الخ یہہ دلالت کرتی ہی کہ وہ مرد اور ہی کہ اسید بن حضیر اوسکی حال سی روایت کرتا ہی اور طیبی نی عبارت متن کو توجیہ کرکر موافق اسکی کیا ہی اور اوسمین تکلفات کیی ہین اور باعث ارتکاب تکلف کا یہہ ہے کہ اسید بن حضیر عظماء صحابہ سی ہین اوسنی وجود اس معنی کا مستبعد ہی واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتی تہی اور ہنساتی تہی قوم کو آنحضرت نے بہی انکی ساتہہ اوسیطرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسانا اوسکا مباح ہی اگر اوسمین کوئی چیز ممنوع شرع نہو ۞ **وعن** الشعبي ان النبي صلى الله عليه وسلم تلقى جعفر بن ابي طالب فالتزمه وقبل ما بين عينيه رواه ابو داود والبيهقي في شعب الايمان مرسلا وفي بعض نسخ المصابيح وفي شرح السنة عن البياضي متصلا

اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملی جعفر بن ابیطالب سے پس گلی سی لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکہون اونکی کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی اور شرح السنہ مین بیاضی سی بطریق اتصال کے ہے **ف** یہہ وہی قصہ آنی جعفر کا ہی حبشہ سی جسکی حدیث آیندہ مین مذکور ہی یا پہلا اور ہی اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو نرا مذکور ہوتا ہی بغیر نام کی تو مراد اوس سی عبداللہ بن جابر انصاری صحابی ہوتی ہین ۞ **وعن** جعفر بن ابي طالب في قصة رجوعه من ارض الحبشة قال فخرجنا حتى اتينا المدينة فتلقاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتنقني ثم قال ما ادري انا بفتح خيبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلك فتح خيبر رواه في شرح السنة اور روایت ہی جعفر بن ابیطالب سے بیچ قصہ پہرنی اونکی حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلی ہم یعنی حبشہ سی یہانتک کہ آئی ہم مدینہ مین پس ملی ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلی سی لگایا مجکو پہر فرمایا نہین جانتا مین کہ ساتہہ فتح خیبر کی زیادہ خوش ہوئی مین یا ساتہہ آنی جعفر کی اور اتفاق سی ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** منقول ہی کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کے پاس آئی مالک نی اونسی مصافحہ کیا اور کہا کہ گلی ہی لگاتا مین اگر بدعت نہوتا سفیان نی کہا کہ گلی لگی ہین وہ کہ بہتر تہی مجہسی اور تمسی یعنی گلی لگی ہین پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب سی اور بوسہ دیا اونہر وقت آنی اونکی حبش سی مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتہہ جعفر کی سفیان نی کہا کہ نہین بلکہ عام ہی اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی اگر صالحین سے ہون ہم اذن دیتی ہو کہ تمہاری مجلس مین حدیث بیان کرون مین مالک نے کہا ہان اذن دیا مینی پہر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتہہ سند کی اور مالک نے سکوت کیا ۞ **وعن** زارع وكان في وفد عبد القيس قال لما قدمنا المدينة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل يد رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجله رواه ابو داود

اور روایت ہی زارع سی اور تہی وہ بیچ ایلچیون عبدالقیس کے کہا جبکہ آئی ہم مدینہ مین پس شروع کیا ہمنی کہ جلدی کرتی تہی اوترنی مین سواریون اپنی سی پس بوسہ دیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتون پر اور پانوپر نقل کی یہہ ابوداؤد نی ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ چومنا پانو کا جائز ہی بیچ لیکن فقہا اسکو منع کرتی ہین پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہہ کرینگی کہ یہہ خصائص حضرت سے ہو یا ابتداء زمانہ ہوا یا وہ لوگ ناواقف تہی یا اضطرار سے

میں نے سنی یہہ تعلیل جوابہو واللہ اعلم بالصواب وعن عائشة قالت ما رأيت أحدا كان أشبه سمتا وهديا ودلا وفي رواية حديثا
وكلاما برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة كانت إذا دخلت عليه قام إليها فأخذ بيدها فقبلها وأجلسها في
مجلسه وكان إذا دخل عليها قامت إليه فأخذت بيده فقبلته وأجلسته في مجلسها رواه أبو داود
اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ نہ دیکہا مین نی کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ مین اور روش مین اور نیک خصلتی مین اور بیچ ایک روایت کی بات
کرنی مین اور کلام کرنی مین ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سی یعنی حضرت فاطمہ رض ان امور مین بہت مشابہ تہین ساتہہ آنحضرت کی پس
حضرت عائشہ نی بیان کی آپکی مشابہت اور مجانست کہ کہا تہین فاطمہ جس وقت داخل ہوتین حضرت کی
پاس حضرت متوجہ ہوتی طرف اونکی پہر پکڑتی ہاتہہ اونکا اور بوسہ لیتی اونکا یعنی دونو آنکھون کی درمیان مین اور بٹہاتی اونکو بیچ
جگہہ بیٹہنی کی یعنی اپنی جگہہ اونکی لیے چہوڑ دیتی اور اونکو بٹہاتی اور جب حضرت جس وقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس کہڑی ہوجاتین طرف حضرت
کی اور پکڑتین ہاتہہ حضرت کا اور بوسہ لیتین ہاتہہ کا یعنی حضرت کی دست مبارک کو یا کسی اور عضو کا اور بٹہلاتین اونکو اپنی جگہہ نقل کی یہہ ابو داود نی
وعن البراء قال دخلت مع أبي بكر أول ما قدم المدينة فإذا عائشة ابنته مضطجعة قد أصابها حمى فأتاها أبو بكر
فقال كيف أنت يا بنية وقبل خدها رواه أبو داود اور روایت ہی براء سی کہ کہا گیا مین ساتھہ ابی بکر کی یعنی اونکی گہر مین بیچ ابتدا آنی
اونکی مدینہ مین یعنی کسی غزوہ سی پس ناگہان دیکہا ہم نی عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہین اور یہہ حال ہی کہ تحقیق اونکو پہنچی تہی تپ پس آئی اونکی پاس
ابوبکر صدیق اور کہا کیسی ہی تو اے بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسارہ پر یعنی از راہ شفقت و محبت کی یا برعایت سنت کی نقل کی یہہ ابو داود نی و
عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم أتي بصبي فقبله فقال أما إنهم مبخلة مجبنة وإنهم لمن ريحان الله رواه
في شرح السنة اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نی اور
فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہہ اولاد باعث ہی بخل کی اور سبب ہی نامردی کی اور تحقیق یہہ رزق اور نعمت خدا ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین ف یعنی
اولاد کی سبب سے آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو کچہہ دیتا نہین اور اونکی سبب سے نامردی بہی کرتا ہی کہ جہاد سی بچتا ہی بخوف اسکی کہ مبادا مارا جاوے اور اولاد بیکس
رہی پس اول حضرت نی اولاد کی مذمت بیان کر کر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ یہہ ریحان ہین ریحان کی معنی یا تو رزق و نعمت کی ہین یا مراد ریحان سی
پہول ہی کہ بوسہ لیتا ہی آدمی اونکا اور سونگہتا ہی اور خوش ہوتا ہی اونکو دیکہہ کر مانند پہول کی طرح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن يعلى قال إن حسنا وحسينا استبقا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمهما إليه وقال إن الولد مبخلة مجبنة رواه أحمد
روایت ہی یعلی سی کہ کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑ کر آئی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلی لگا لیا دونون کو آنحضرت نی اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہی بخل کا
اور سبب ہی نامردی کا نقل کی یہہ احمد نی ف لکہا ہی علما نی کہ یہان مقصود محبت اور شفقت اور مدح ہی بخلاف پہلی حدیث کی کہ مراد وہان مذمت
اور کراہت ہی وعن عطاء الخراساني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تصافحوا يذهب الغل وتهادوا تحابوا
وتذهب الشحناء رواه مالك مرسلا اور روایت ہی عطا خراسانی سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مصافحہ کرو آپسمین جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بہیجو آپسمین محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہہ مالک نی بطریق
ارسال کی وعن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى أربعا قبل الهاجرة فكأنما صلاهن
في ليلة القدر والمسلمان إذا تصافحا لم يبق بينهما ذنب إلا سقط رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی براء

بن عازب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی چار رکعتین پہلے دوپہر کی پس گویا کہ پڑہین وہ رکعتین شب قدر مین اور دو مسلمان جسوقت کہ مصافحہ کرین آپسمین نہین چہوڑا جاتا درمیان اون دونون کی کوئی گناہ مگر کہ جہڑ جاتا ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ظاہر مراد گناہون سے عام گناہ ہین اور طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سی وہ کینہ اور دشمنی ہی جیسیکہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا واللہ اعلم شرح

باب القیام

باب ہے بیچ بیان کہڑی ہو جانیکی یعنی تعظیم کے لیے **ف** کہا بعضی علمانی کہ کہڑی ہو جانا واسطی آنیوالیکی سنت ہی اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ حدیث قوموا الی سیدکم کی اور بعضون نی کہا کہ مکروہ ہی اور بدعت اور منہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہی حدیث انس کی بیچ مکروہ رکہنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابو امامہ کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا نہ اوٹہو جیسیکہ عجمی اوٹہتی ہین اور فرمایا کہ یہہ عادات عجمیون کی سی ہی شرح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَةَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ وَکَانَ قَرِیْبًا مِّنْہُ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جب اوتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کی بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف سعد بن معاذ کی یعنی اور بلایا اونکو تا آوین اور بنو قریظہ مین حکم کرین اور تہی سعد قریب آنحضرت سی پس آئی سعد گدہی پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پہنچی سعد مسجد کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی انصار کی کہڑی ہو تم طرف سردار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہے یہود مین سے آنحضرت نی بعد فتح خندق کی پچیس روز تک اونکو گہیرا قلعہ مین پہر وہ اوتری قلعہ سی اوپر حکم سعد کے کہ سردار اوس کے تہی اور بنو قریظہ حلیف اونکی تہی اونہون نی گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہماری کی کرینگی پس جب اوتری اس عہد پر کہ جو کچہہ سعد ہمپر حکم کرینگی اختیار کرین گی ہم آنحضرت نی سعد کو بلوایا کہ تا حکم کرین اونکی حق مین اور سعد قریب اوتری ہوئی تہی حضرت سے اور اونکی زخم پہنچا تہا اکحل پر غزوہ خندق مین اور خون زخم مین سے جاری تہا جب آنحضرت نی اونکو بلایا تو خون بند ہوا پس آئی معاذ اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہی کہ جہان آنحضرت مدت اقامت مین نماز پڑہا کرتی تہی نہ مسجد عرفی اس لیے کہ حضرت بنو قریظہ مین اوتری ہوئی تہی وہان مسجد کہان تہی یا شاید کہ اوس تین دن مین وہان مسجد بہی بنائی ہو اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی بہت اہل علم نی اوپر اکرام اہل فضل کے ساتہہ کہڑی ہو جانیکی اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ اسکی قیام تعظیم و تکریم کا نہین ہے کہ واسطی آنیوالی مجلس کے متعارف و عادۃ ہوا ہے اور اوس سے نہی واقع ہوئی ہی اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیون کی سی ہے اور آنحضرت کی نزدیک خیر زمانہ زندگی تک مکروہ تہا طیبی نے کہا کہ اگر یہہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتی نہ الی سیدکم پس مراد قیام سی یہہ ہے کہ اوٹہہ کر جلدی جاؤ اونکی طرف اور مدد کرو اونکی اوترنی مین سواری سی تا حرکت کرنا موجب بہنی لہو کا زخم سی نہو اور یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کہڑی ہو گئی عکرمہ بن ابی جہل کی لیی وقت آنی اونکی پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا نہین آیا مین آنحضرت کی پاس کبہی مگر کہ کہڑی ہو جاتی تہی واسطی میری یا ہلتی تہی پس ان روایتون سی دلیل پکڑنی صحیح نہین ہے بسبب ضعیف ہونی انکی کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نہ رہی کہ قیام آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیی اور قیام اونکا حضرت کی لیی سابق مین معلوم ہوا اور اوسمین یہہ دلیل ہی کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تہا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہہ خالی بعد نہین اور طیبی نے محی السنہ سی نقل کیا ہے کہ اجماع کیا ہی جمہور علمانی ساتہہ اس حدیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علماء صلحا کی اور امام محی الدین نووی نی کہا کہ یہہ قیام اہل فضل کی لیی بیچ وقت آنی کی مستحب ہے اور حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور بیچ نہی اوسکی صریحا کچہہ صحیح نہین ہوا اور مطالب المومنین مین قنیہ سی نقل کیا ہی کہ مکروہ نہین قیام بیٹہنی والی کا واسطے آنیوالیکی بسبب تعظیم کی اور قیام بنفسہ مکروہ نہین ہے بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اوسکی لیی اور وہ محبت قیام کی نرکہی تو قیام اوسکی لیی مکروہ نہین ہو گا اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ قیام منہی عنہ وہ ہی کہ حق مین کسیکے ہے کہ بیٹہا ہو اور اوسکی آگی لوگ کہڑی رہین جب تک کہ وہ بیٹہا رہی جیسیکہ ایک حدیث

مین آتا ہی اور یہہ قیام اور تعظیم کے واسطے اہل دنیا کی وعید شاید وارد ہوئی ہی او رنہایت مکروہ ہی ع **وَمَضَى الْحَدِيثُ بِطُولِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ** اور گذری حدیث تمام بیچ باب حکم قیدیون کے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

اور روایت ہی ابن عمر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اوٹھاوی کوئی کسیکو جگہہ بیٹھنی اوسکی سی پہر آپ بیٹھہ جاوے جگہہ اوسکی مین ولیکن فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنیوالیکو یعنی تا حاجت اوٹھانیکی نہ پڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ تقدیر حدیث یون ہی ولکن لیقل تفسحوا یعنی ولیکن چاہیی کہ کہی کشادہ ہوجاؤ اور کہا نووی نی کہ یہہ نہی واسطے تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ مباح کی یعنی مسجد وغیرہ فی دن جمعہ وغیرہ کی واسطے نماز کی یا غیر اوسکی کی پس وہ احق ہی ساتہہ اوسکی اور حرام ہی او پر غیر اوسکی کی اوٹھا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اوٹھی اپنی جگہہ بیٹھنی کیسی پہر پہرے طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتہہ اوس جگہہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکھا ہی علما نی کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ اوٹھا ہو بقصد پہر آنی کی عنقریب جیسی وضو کو یا اور کسی تہوڑی سی کار ضروری کی لیی اوٹھا اور پہر آیا جلدی سے تو وہی اوس جگہہ کا مستحق ہی پس اگر کوئی وہان آن بیٹھی تو اوسکو اوٹھا دینا درست ہی اسلیے کہ نہین باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطے رجوع کرنی مباح کی طرف اصل اپنی کی اور دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث کہ آگی آویگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتی پہر اوٹھتی اور ارادہ رکہتی پہر آنیکا تو اوتار جاتی جوتا اپنا اور اگر مجلس سے اوٹھا اور کسی کام کی لیی دور در از گیا اور پہر آیا تو جگہہ اوسکی نہ رہی اور وہ مستحق اوسکا نہین رہا ع ح **الْفَصْلُ الثَّانِي**

فصل دوسری **عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ** روایت ہی انس سے کہا نہ تہا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہی وہ جسوقت کہ دیکہتی حضرت کو نہ کہڑی ہوتی بسبب اسکے کہ جانتی تہی وہ ناخوش رکہنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کہڑی ہونیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکہتی تہی حضرت کہڑی ہونیکو واسطے تواضع کی اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تہا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام مین اور بیٹھنی مین اور کہانی مین اور پینی مین اور چلنی مین اور تمام افعال و اخلاق مین اور اسلیی روایت کیا گیا ہی انا و اتقیاء امتی براء من التکلف اور طیبی نی کہا کہ یہہ ناخوش رکہنا بسبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کے تہا کہ درصورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہین ہے حاصل یہہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کی ع **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ خوش کری یہہ کہ کہڑی رہین آگے اوسکی لوگ کہڑی رہنی کر پس چاہیی کہ تیار کری جگہہ بیٹھنی اپنی کی دوزخ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** تیار کری الخ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا جسکو خوش کری یہہ کہڑا رہنا واجب ہوا واسطی اوسکی یہہ کہ داخل ہوگا ایک جگہہ دوزخ مین کہا گیا ہی کہ یہہ وعید اوسکی حق مین ہے کہ بطریق تکبر و تعظیم کی دوست رکہی لوگون کے کہڑی رہنی کو اور اگر یہہ خواہش کری اوسکی اور کہڑی رہین لوگ اسکے خوشی خدمت کیلیی یا طلب ثواب کے لیی یا بقصد تواضع کی تو نہین مضائقہ حاصل یہہ کہ مکروہ و منہی عنہ دوست رکہنا ہی کہڑی رہنی کو بطریق تعظیم و تکبر کی اور اگر اسطرح نہو تو مکروہ نہین اور نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان مین خطابی سی بیچ معنے حدیث کی کہ وہ یہہ ہے کہ حکم کری اونکو ساتہہ اوسکی اور لازم کری اونپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کی دلیل ہے اسپر کہ کہڑا رہنا

آدمی کا آگے رئیس فاضل اور والی اور عادل کے مانند کہڑی رہنی متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نے کہ یہہ قیام ہوتا ہے ان مقاموں مین بطریق بر و اکرام کی جیسیکہ تہا قیام انصار کا واسطی سعد کے اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کے اور نہین لائق ہے واسطی اوس شخص کے کہ قیام کیا جاتا ہے واسطی اوسکی یہہ کہ ارادہ کرے اسکا صاحب اپنے سے یہان تک کے اگر نکرے وہ قیام تو کلفتہ رکہی اوس سے یا شکوہ کرے یا غصے ہو اوس سے **وعن** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصًا فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو امامہ سی کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کیی ہوئی اوپر عصا کی یعنی ٹیکی ہوئی پس کہڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کی پس فرمایا نہ کہڑی ہو جیسی کہڑی ہوتی ہین عجمی تعظیم کرتا ہی بعض اونکا بعض کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جب کوئی سردار اونمین آتا ہی تو عجمی دیکہتی اوسکی اوسکو وہہ کہڑی رہتی ہین گہبرا کر اور اوسکی تعظیم کی لیی کہڑی رہتی ہین جیسیکہ اشارہ کیا اوسکی طرف ساتہہ قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض انکا یعنی چہوٹی بعض کے یعنی اکابر کی پس اس سے منع فرمایا اس توجیہ سی اصل قیام ممنوع تہا جیسیکہ بعضی جاہلوں مین آیا ہی بلکہ جو بطریق تکبر اور عظم شان کی ہو ۃ ح **وعن** سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ يَكْسُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئی ہماری پاس ابو بکرہ صحابی واسطی ادائے شہادت کی یعنی ایک قضیہ مین گواہ تہی وہ اوسمین پس کہڑا ہوا واسطی تعظیم اونکی ایک شخص جگہہ اپنی سی یعنی تا وہ وہان بیٹہین پس انکار کیا ابو بکرہ نی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اس سے یعنی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین کہ اوٹہی اوس سے کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ پونچہی آدمی ہاتہہ اپنا ساتہہ کپڑی اوس شخص کے کہ نہین پہنایا اوسکو کپڑا روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی اگر ہاتہہ طعام وغیرہ مین بہرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑی سی نہ پونچہی اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسنی کپڑا اوسکو دیا ہی اوسکی کپڑی سی پونچہی تو مضائقہ نہین اور ظاہر یہہ ہے کہ اگر اجنبی بہی راضی ہو اوسکی پونچہنی سی تو جائز ہی اوسکو یہہ اور اسیطرح اگر جاتی کہ کوئی اپنی جگہہ سی بطیب خاطر اوٹہا ہی تو مضائقہ نہین ہے بیٹہنی کا جگہہ اوسکی مین جیسیکہ مستفاد ہوتا ہی اس آیہ سی تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ اور جیسیکہ دلالت کرتی ہی اوپر یہہ حدیث ھو احق بصاحبہا الا اذا اذن اور مانند اسکی بہت سی فروع ہین اور ابو بکرہ صحابی نی جو انکار کیا تو سبب یہہ تہا کہ یا تو اونکو شک ہوگا اوس شخص کے رضامین کہ شاید وہ کسیکی کہنی سی اوٹہا ہو یا بسبب حیا کی یا احتیاط کی یا ورع کی نہ بیٹہی حمل کیا اونہون نی حدیث کو اطلاق پر ع **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَهٗ اَوْ بَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ فَيَثْبُتُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹہتی اور بیٹہتی ہم گرد اونکی پہر اوٹہتی یعنی گہر مین جانی کی لیی اور ارادہ رکہتی پہر آنی کا تو اتار جاتی پاپوش اپنی یعنی بیٹہنی کی جگہہ اوسکو رکہہ جاتی اور نگی پانو جاتی یا چہوڑ جاتی بعض اوس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی چادر وغیرہ پس پہچانتی ساتہہ اسکی اصحاب حضرت کے پہر آنا آپکا مجلس مین پس ٹہیری رہتی وہ نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** کہ اونکی یعنی دائین اور بائین اور آگی اونکی یہہ ایسی کہا گیا کہ وار دہوئی ہی نہی بیٹہنی سی درمیان حلقہ کی ۃ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کرتے اوس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین حلال ہی کسی شخص کو یہہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصون بیٹہی ہوونکی مگر ساتہہ اذن اونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی اونکی بیچ مین آپ نہ آبیٹہی اسلیی کہ کبہی ہوتی ہی اون مین محبت اور خفیہ باتین کرنی منظور ہوتی ہین ۃ ۃ

میں پس انکو شاق گذریگا بیٹھنا اوسکا بیچ میں اونکی اور لکہا ہی علمانی کہ اگر اوسکو محبت ہوئی اونکی آپسمین معلوم ہی تو نہ بیٹھی اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ
محبت کا نہیں ہے اونمین تو بیٹھہ جاوے اور اگر مبہم و نامعلوم ہی تو احتیاط اسمین ہے کہ نہ بیٹھی ٭ ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونے نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیٹھہ درمیان دو شخصوں کے مگر ساتھہ اذن اونکی نقل کی یہہ ابو داودنی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا
فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بیٹھتی ساتھہ ہمارے مسجد میں باتین کرتی ہمسی پس جسوقت اوٹھتی کھڑی ہوتی ہم کھڑی ہونا یعنی دراز یہان تک کہ دیکھتی ہم آپکو کہ داخل ہوئی
بعضی گھرون بیویون اپنی کیمین ف کھڑی ہوتی یعنی بسبب خاست ہونی مجلس کے یہ واسطی تعظیم حضرت کی اسلیے کہ صحابہ نہیں کھڑی ہوتی تہی
وقت تشریف لانی حضرت کی پس کیونکہ کھڑی ہوتی وقت جانیکی اور کھڑی رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ اسلیے تہا کہ وہ منتظر اسکی رہتی ہونگی کہ
حضرت کسی کام کی لیے فرماوین یا پہر تشریف لاوین بیٹھنی کی لیے پس جب مایوس ہوتی تو متفرق ہوتی ٭ ع ٭ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا إِذَا رَآهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین
کہ آپ مسجد مین بیٹھی تہی پس حرکت کی اور ایک طرف ہوگئی اپنی جگہہ سی اوسکی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ مکان
مین فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرمائی آپنی حرکت کرنیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب دیکھی اوسکو
بہائی مسلمان اوسکا کہ حرکت کری یہہ واسطی اوسکی یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہہ سی بقصد اکرام بہائی مسلم
کی حق ہی روایت کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشی

باب ہے بیچ بیان بیٹھنی
اور سونی اور چلنی کی اور اسمین ذکر لیٹنی کا بہی ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کی بیٹھی
ہوئی گوٹ ماری ساتھہ ہاتھون اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ہیئت اس نشست کی یہہ ہی کہ دونو زانو کھڑی رکہی اور تلوی زمین پر رکہی
اور دونون ہاتھون سی پنڈلیون پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکہی یا نہ رکہی اور بجای ہاتھون کی کبہی کپڑا بہی پانو پر لپیٹ لیتی ہین مانند دوپٹہ
وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹھا کرتی ہین اور آنحضرت کا بیٹھنا کپڑا لپیٹ کر بہی روایت کیا گیا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹھنا جائز بلکہ مستحب
ہے ٭ ح ع وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى قَدَمَيْهِ
عَلَى الْأُخْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عباد بن تمیم سی نقل کی اوسنی چچا اپنی سی کہا اوسنی کہ دیکہا مینی
آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹی ہوئی رکہنی والی ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر ف رکہنا قدم کا قدم پر نہیں مقتضی ہوتا کہلنی ستر کا بخلاف رکہنی پانوکی پانو پر
کہ اس سی بعض وقت ستر کہل جاتا ہی اور اس سے تطبیق ہو جاتی ہی درمیان احادیث کی اور درمیان حدیثون نہی اسکیکی کہ آگی آتی ہین اور زیادہ جہ

تحقیق اسکی کی ہوگی اور اسیطرح لیٹنا آپکا کبھی کبھی تہا واسطی بیان جواز یا حاصل کرنی راحت اور دفعہ تکان کے والا معلوم ہوا ہے کہ بیٹہنا حضرت کا مجمع لوگوں

مین خلاف اسکی تہا کہ بیٹہتی تہی آپ چارزانو باوقار و باتواضع ۴ ع **وعن** جابرٍ قال نهى رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ أن

يرفعَ الرَّجلُ إحدى رجليهِ على الأُخرى وهو مستلقٍ على ظهرِه رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ

کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ اوٹہاوی مرد ایک پانو اپنا دوسری پانو پر اسحالمین کہ وہ لیٹا ہوا ہی پیٹہہ پر نقل کی یہہ مسلم نی

وعنه أنّ النّبيَّ صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ قال لا يستلقينَّ أحدُكم ثمّ يضعُ إحدى رجليهِ على الأُخرى رواه مسلم

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ چت لیٹی ایک تمہارا پہر رکہی ایک پانو اپنا دوسرے پانو پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ دو

حدیثین کہ جابر سی آئی ہین ظاہر مین منافات رکہتی ہین ساتہہ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق انمین یون دی ہی کہ رکہنا ایک پانو کا

دوسری پانو پر دو طرح سی ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ دونو پانو دراز ہون اور ایک کو دوسرے پر رکہی اس طریقہ کا مضائقہ نہین اس سبب سے کہ اسمین ستر کا لازم

نہین آتا اور طریق دوسرا یہہ ہے کہ زانو ایک پانو کا کہڑا رکہی اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہڑا کیا ہی رکہی یہہ منع ہی اور یہہ بہی اوس صورت

مین ہی کہ ستر کہلجاوی جبکہ پاجامہ نہ پہنی ہو اور تہبند یا دامن کرتی کا دراز نہو اور اگر ایسا ہو تو یہہ بہی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا وہ کہلنا

اور نہ کہلنی ستر کی ہی ایسا ہی کہا ہی علمانی ۴ ح **وعن** أبي هريرةَ قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ بينما رجلٌ يتبختر

في بُردينِ وقد أعجبتْه نفسُه خُسِفَ به الأرضُ فهو يتجلجلُ فيها إلى يومِ القيامةِ متّفقٌ عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تہا بیچ دو کپڑون خط دار کی اور تحقیق عجب مین ڈالا تہا اوسکو نفس

اوسکی نی اور خوش آتی تہی اوسکو وہ کپڑی یعنی اوس کی ہیئتی سی تکبر و عجب مین پڑا تہا دہنسا یا گیا اوسکو زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے

زمین مین قیامت کی دن تک نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ وہ شخص قارون تہا اور نووی نی کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اس

امت مین سی ہو یا اگلی امتون مین سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑتا چلنی مین برا ہی اور انجام اوسکا برا عاذنا اللہ منہ اور رفتار

کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہے چنانچہ شرح عربی مین ذکر کین ہین ہمنی اور فضل یہہ ہون مین آتون ہی ساتہہ زبرہ اور تر حم

واوکی کہ آہستہ ساتہہ حرکت تمام اور تہوڑ لیسی سرعت کی چلین نہ مثل مردہ دلون اور افسردون کی مانند لکڑی خشک کے چلین اور نہ ساتہہ ہلکا پن اور بیگمیزی

کی کہ یہہ دو قسمین بحر ہین اور دلیل ہین اور پرمردہ دلی اور بی عقلی کی اور قرآن شریف مین اللہ تعالی اون کی تعریف کی ہی اور اپنی خاص بندون

کو ساتہہ اوسکی وصف کیا ہی وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنی بندے رحمن کی وہ لوگ ہین کہ چلتی ہین زمین پر بآرام و با دقار بی تعظیم

و تکبر اور بی مردگی اور افسردگی کی

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن جابرِ بنِ سمرةَ قال رأيتُ النّبيَّ صلّى اللهُ عليهِ

وسلَّمَ متّكئًا على وسادةٍ على يسارِه رواه التّرمذيّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جابر نی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ

لگائی بیٹہی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ رکہا تہا بائین طرف آپکی نقل کیے یہہ ترمذی نی **ف** اسی معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹہنا مستحب ہے اور آیا ہی کہ آنحضرت

تکیہ کو دوست رکہتی تہی اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دی تو رد نکری جبکہ بیچ مقدمہ خوشبو کی فرمایا ہی ۴ ح **وعن** أبي سعيدٍ الخدريِّ

قال كان رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ إذا جلسَ في المسجدِ احتبى بيديهِ رواه رزين اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی مسجد مین گوٹ کرتی ساتہہ دونون ہاتون اپنی کی نقل کیے یہہ رزین نی **وعن** قيلةَ بنتِ مخرمةَ أنّها رأتْ

رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ في المسجدِ وهو قاعدٌ القرفصاءَ قالتْ فلمّا رأيتُ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ

وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی قیلہ بیٹی مخرمہ کی سی کہ تحقیق دیکہا اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹہی بہیئت قرفصا کی کہا قیلہ نی پس جبکہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سی بیٹہی کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق حضور میں ہی کانپ گئی مین ماری ہیبت کی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** قرفصا ساتہہ پیش قاف اور جزم را اور پیش فا اور زبر اوسکی اور ساتہہ صاد مہملہ کی مقصود اور ممدود دونو طرح آیا ہی اور قاموس مین مثلثۃ القاف والفاء کہا ایک قسم سی بیٹہنی کی اور وہ اسطرح ہی کہ بیٹہی دونو سرین پر اور لگاوی رانین پیٹ کو اور حلقہ کری ساتہہ دونو ہاتہہ کی یعنی دونو ہاتون سی حلقہ کری پانوپر یا بیٹہی تکیہ کرکر دونو زانوون پر اور لگاوی رانین پیٹ سی اور داخل کری ہتیلیان ہاتہہ کی دونون بغلون مین داہنی ہتیلی بائین بغل مین اور بائین ہتیلی داہنی بغل مین اور یہہ بیٹہنا عرب کے جنگلیون کا ہی اور غربا اور مشغول کردلمین فکر اور اندیشہ اور خیال رکہتا ہو وہ بہی اسطرح بیٹہتی ہین ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑہ چکتی فجر کی چار زانو بیٹہی رہتی یہان تک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہہ ابوداودنی **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اوترتی رات کو سفر مین یعنی راحت و سونی کی لیی لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اوترتی قریب صبح کہڑا کرتی پہنچا مبارک اپنا اور رکہتی سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنی عادت شریف یہہ تہی کہ جب اوترنی کا وقت سفر مین کچہہ رات ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتی جیسی عادت غیر سفر مین تہی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کہڑا کرکر ہتیلی پر سر مبارک رکہتی اور آرام فرماتی تا نیند غفلت کی نہ آجاوی اور نماز فجر کی نہ جاتی رہی اور داہنی کروٹ سی سونی مین ہی غفلت بہت نہین ہوتی اسلیئی کہ دل لٹکتا رہتا ہی اور قرار کم ہوتا ہی اوسکو اور جب بائین پہلو پر سوتا ہی تو دل اپنی ٹہکانہ پر ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سی آتی ہی چنانچہ اطبا کہ غرض اونکی صحت بدن ہی ہی اسلیئی آرام اور ہضم طعام بائین کروٹ سوتی ہین تا سبب آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن مین ڈہک جاوی اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت آخر شب کو اوترتی تو ایک اینٹ سر مبارک کی نیچی رکہتی اور جب قریب صبح کی اوترتی تو پہنچا کہڑا کرکر سر مبارک ہتیلی پر رکہتی ۱۲ ح **وَعَنْ** بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِي قَبْرِهِ كَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کیسی کہ کہا تہا بچہونا حضرت کی آرام کرنیکا مانند اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور تہی مسجد نزدیک سر مبارک اونکی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** اول جملہ کی معنی یہہ ہین کہ تہا بچہونا حضرت کے آرام کرنیکا قریب اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور وہ معلوم تہا بعضی لوگون کو یعنی بچہونا تہا طول و عرض مین تہا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ بچہونا حضرت کا اوس کپڑی کی جنس سی تہا کہ رکہا گیا قبر مین اور وہ چادر سرخ تہی کہ وقت بیماری کی حضرت کی نیچی بچہی تہی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تہا اوسنی بغیر اتفاق صحابہ کی قبر شریف مین جسد مبارک کی نیچی رکہدی اور کہا نہین چاہتا مین کہ پہنی حضرت کا بعد اونکی کوئی پہنی اور صحیح یہہ ہی کہ صحابہ نی بعد اوسکی کہ ہنوز قبر بند نہوئی تہی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہہ تہا کہ بجای یوضع کی وضع ہوتا ساتہہ صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سی طرف مضارع کی کیا واسطی حکایت حال کی اور تہی مسجد الخ یعنی وقت آرام کرنیکی سر مبارک مسجد کی طرف کرتی تہی اسلیئی کہ جب بطرف قبلہ لیٹتی حجرہ شریف مین تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کی ہی اور سوتی بقبلہ سی مسجد سرہانی ہوتی ہی اور ایک نسخہ مین مسجد ساتہہ زیر جیم کی ہی یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنیکی مصلی سرہانی رہتا تہا تا جلد لیسی نماز کی لیی بچہا لیسین ۱۲ ع ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ

لَا یُحِبُّہَا اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو لیٹی اوندہا پس فرمایا آپ نے اوسکو کہ یہہ
سلیٹ کا لیٹنا ہی کہ نہیں دوست رکہتا اسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی ف کہا ہی علمائی نے لیٹنا چار طرح ہی ایک چت وہ لیٹنا ہی انبیا علیہم السلام
ہی کہ بیچ ملکوت آسمان اور ستارون کی نظر تہرت کرتی ہین اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار تعالی کی دلیل پکڑتی ہین اور دوسرا لیٹنا داہین کروٹ
سی اور یہہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتہہ اس وضع کی مستعد اور مہیا قیام شب کے لئی ہوتی ہین واسطی نماز تہجد کی ہو ... تیسرا لیٹنا بائین
کروٹ پر ہی اور یہہ لیٹنا چین والون کا ہی کہ ساتہہ اسکی ارادہ کرتی ہین ہضم ہونی طعام کا اور راحت ... اور چوتہی لیٹنا اوندہا ہی اور
یہہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور مونہہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزا بدن کی ہین انکو خاک مذلت پر ڈالتی ہین بیچ غیر طاعت سجود کی اور یہہ لیٹنا
غلامیون کا ہی پس مشابہت کرنی اونسی بری ہی ؛ ع ح وَعَنْ یَعِیْشَ بْنِ طِخْفَۃَ بْنِ قَیْسٍ الْغِفَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ
الصُّفَّۃِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰی بَطْنِیْ اِذَا رَجُلٌ یُحَرِّکُنِیْ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اِنَّ ہٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ یُبْغِضُہَا اللّٰہُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا ہُوَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی یعیش بیٹی طخفہ بیٹی قیس غفاری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی طخفہ سی اور
تہا باپ اوسکا اصحاب صفہ سی کہا اوسکی باپ نی اوس وقت کہ مین لیٹا ہوا تہا بسبب درد سینی کی اپنی پیٹ پر یعنی اوندہا ناگہان ایک شخص ہلاتا ہی مجکو اپنی پاؤن سے اور کہا
اوس شخص نے یہہ کہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی اسکو پس دیکہا مین ناگہان دیکہتا ہون کہ وہ شخص پاؤن سی ہلانیوالی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین
نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ سے ف شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلئی اسطرح فرمایا اسیطرح فرمایا کہ ممکن تہا کہ اوندہا لوٹنا اونکا بر ... واسطی
دفع درد کی بغیر ہلانی پاؤن کی ؛ ع وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَہْرِ بَیْتٍ لَیْسَ
عَلَیْہِ حِجَابٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِیِّ حِجًی اور روایت ہی علی بن شیبان
سے کہا فرمایا جو شخص کہ رات کو سووی گہر کی چہت پر کہ نہو اوسپر پردہ یعنی گرداسکی دیوار کہ مانع ہو گرنی سی اور ایک روایت مین ہے لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب
کی اور حجار جمع حجر کی ہی ساتہہ زبر ح کی یعنی چیز مانع کی گرنیسی مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چہت پر سووی پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ
نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور بیچ معالم السنن کی کہ نام کتاب خطابی کا ہی بجای حجاب کے حجی وارد ہوا ہی ف بری ہوا اوس سی ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نے
واسطی نگہبانی اوسکی باندہا ہی اسلئی کہ اللہ تعالی نی از راہ کرم و مہربانی کی واسطی حفاظت اپنے بندون کی عہد کیا ہی اور ملایکہ اور اسباب اس کام کی لئی
پیدا کئی پس جب اس شخص نے اپنی ہاتہہ سی نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہہ سویا کہ بحکم عادت کی سبب ہلاکت اوسکا ہو وہ عہد و محافظت اوسکی ساقط اور منقطع
ہوئی اور لفظ حجی ساتہہ زیر ح اور زبر اوسکی کی مقصود ساتہہ تنوین کے ہی اور مراد دونو وجہ سی پردہ ہی کہ اسلئی کہ زیر سی حجی ہی یعنی عقل کی ہی تشبیہہ کر پردہ کو
ساتہہ عقل کی کہ جیسی عقل مانع ہی ہونا ناشایستہ سی ویسیہی پردہ مانع ہی گرنیسی اور ساتہہ زبر کی حجی ہی یعنی جانب کے ہی کہ اجا ... جانب کو کہتی ہین
اور پردہ جانب کو لیتی کی ہوتا ہی اسلئی اسکو حجی کہا ؛ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَطْحٍ لَیْسَ
بِمَحْجُوْرٍ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سونی آدمی کی سی اوس کوٹہی پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی
نی وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حذیفہ سی
کہ کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹہی درمیان حلقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی ف اسکی وجہ کئی طرح کی ہی علما نے
ایک تو یہہ کہ لوگ حلقہ کئی بیٹہی ہین اور ایک شخص آیا لوگون کی گردنون پر سے پہلانگ کر بیچ مین جا کر بیٹہا اور یہہ نہ کیا کہ جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا اور دوسری
یہہ کہ بیچ مین حلقہ کے جا کر بیٹہا اسطرح کہ بعضی لوگون کے منہہ کا سامنا رکا کہ ایک دوسری کو نہین دیکہہ سکتا پس ضرر پایا لوگون نی اس سی اور تیسری یہہ کہ بیچ حلقہ

جا کہ بیٹہا مسخر بن کر ہنکی لیے تا کہ لوگون کو ہنسا وی ۱۲ ع وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر المجالس اوسعها رواه ابو داؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین مجلسون کی فراخ ترین اونکی ہی یعنی ایسی جگہہ مجلس کی نی چاہیی کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہون اور ایذا نپاوین نقل کی یہہ ابوداودنی وعن جابر بن سمرة قال جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه جلوس فقال ما لی اراکم عزین رواه ابو داؤد اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر سی باہر نکلی اور اصحاب حضرت کی بیٹہی تہی پس فرمایا آپ نی کہ کیا ہی مجکو کہ دیکہتا ہون تمکو متفرق نقل کی یہہ ابوداود نی ف عزین جمع عزة کی ہی ساتہہ تخفیف ز کی یعنی جماعت کی گروہ کہا حضرت نی تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی اور دوئی کا ہی اور رغبت دلائی اوپر اجتماع واتفاق کی کہ نشان یگانگت اور اتحاد کا ہی حاصل یہہ کہ سب حلقہ کر کر بیٹہو یا صف کر کر متفرق جماعتین بنا کر نہ بیٹہو ۱۲ ع وعن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا كان احدكم في الفيء فقلص عنه الظل فصار بعضه في الشمس وبعضه في الظل فليقم رواه ابو داؤد وفي شرح السنة عنه قال اذا كان احدكم في الفيء فقلص عنه فليقم فانه مجلس الشيطان هكذا رواه معمر موقوفا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیٹہا سایہ مین پس اوٹہہ جاوی اوس سی سایہ پس ہو کچہہ اوسکا آفتاب مین اور کچہہ سایہ مین پس چاہیی کہ اٹہہ کہڑا رہی یعنی اور جگہہ جا بیٹہی تا کہ ہو وی سارا سایہ مین یا آفتاب مین اسلیی کہ جب آدمی بیٹہتا ہی ایسی جگہہ کہ کچہہ سایہ مین ہو اور کچہہ دہوپ مین تو فاسد ہو جاتا ہی مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال کی کہ موثرین متضاد ہین نقل کی یہہ ابوداود نی یعنی مرفوع اور شرح السنہ مین ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا ابوہریرہ نی جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ مین پس اوٹہہ جاوی اوس سی سایہ پس اٹہہ کہڑا رہی ایسی کہ جگہہ کچہہ سایہ مین ہی اور کچہہ آفتاب مین جگہہ بیٹہنی شیطان کی ہی اسیطرح یعنی جیسیکہ شرح السنہ مین ہی روایت کیا ہی اسکو معمر نی موقوف ابوہریرہ پر ف یعنی قول ابوہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہہ موقوف حکم مرفوع مین ہی اسلیی کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سی نہین معلوم ہو سکتی اوسکو صحابی بغیر سنی کی حضرت سی نہین کہہ سکتا اور جگہہ بیٹہنی شیطان کی ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اور بعضون نی کہا کہ شیطان کیطرف اسلیی نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی تا کہ پہنچی اوسکو ضرر پس وہ دشمن ہی بدن کا ہی جیسا کہ دشمن ہی دین کا ۱۲ ع اگر تمام آفتاب مین ہو تو یہہ بسبب واسطی نفس کی تعب و مشقت مین ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونی اوسکی مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑی کا ہو تو مضائقہ نہین ہے وعن ابی اسيد الانصاري انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء في الطريق فقال للنساء استاخرن فانه ليس لكن ان تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق فكانت المرأة تلصق بالجدار حتى ان ثوبها ليتعلق بالجدار رواه ابو داؤد والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہتی تہی یعنی باتین اور امر کرتی تہی لوگون کو اسحال مین کہ آنحضرت نکلنی والی تہی مسجد مین سی پس مل گئی مرد ساتہہ عورتون کی راہ مین پس فرمایا حضرت نی عورتون کو پیچہی چلو مردون کی اور الگ رہو اسلیی کہ نہین پہنچتا تمکو ای عورتو یہہ کہ بیچ مین راہ کی چلو لازم کر و اپنی پر کہ چلو راہ کی کنارون مین پس جب یہہ حکم ہوا تو عورة راہ چلنی مین دیوار سی لگ کر چلتی تہی یہان تک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تہا ساتہہ دیوار کی یعنی کبہی بسبب نہایت الگ چلنی کی بسبب فرمان برداری امر حضرت کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین وعن ابن عمر ان النبي صلی الله علیه وسلم نهى ان يمشي يعني الرجل بين المرأتين رواه ابو داؤد اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا یہہ کہ چلی یعنی مرد درمیان دو عورتون کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف لفظ یعنی تفسیر ہے بعضی راوی کی یعنی ارادہ کرتی تہی آنحضرت فاعل یمشی سی الرجل اور حاصل یہہ کہ لفظ الرجل نہین ہے اصل حدیث سے

پس یہہ جلسہ مترضہ ہی اور یہہ منع سلبی ہے کہ اختلاط مرد وعورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی باو حیا اور مروّۃ سی بہی دور ہے اور مرد کو جیسی دو عورتون کی بیچ مین چلنا منع ہی اسی طرح راہ مین ساتہہ ہی اونکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی ؛ ع ح **وعن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتہی رواہ ابوداود** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تہی ہم جب آتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لینے اونکی مجلس شریف مین بیٹہہ جاتا ایک ہم مین سے اوسجگہہ پہنچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا قصد بالائی مجلس کا نکرتا ازراہ ادب اور ترک تکلف اور مخالفت حظ نفس کے طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسکہ شان اہل جاہ کی ہی ؛ ع **وذکر حدیثا عبد اللہ بن عمرو فی باب القیام وسندکر حدیثی علی وابی ہریرۃ فی باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ان شاء اللہ تعالی** اور ذکر کی گئین دو حدیثین عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کی کہ سرا ایک حدیث کا تو یہہ ہے لا یحل للرجل اور دوسری کا کہ بعد اوسکی ہی ولا یجلس بین رجلین اور شتاب ذکر کرینگے ہم دو حدیثین حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی ان شاء اللہ تعالی کہ ایک کا سرا تو یہہ ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسرے کا یہہ ہے ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلعم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عمرو بن الشرید عن ابیہ قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس ہکذا وقد وضعت یدی الیسری خلف ظہری واتکات علی الیۃ یدی فقال اتقعد قعدۃ المغضوب علیہم رواہ ابوداود** روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شرید بن شرید ثقفی صحابی سے کہ کہا گذری مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین بیٹہا تہا اسطرح یعنی جسطرح کہ دکہاتا ہون اوس بعد ازان بیان کی ہیئت اپنی بیٹہنی کی ساتہہ قول اپنی کی اور حالانکہ تحقیق رکہا تہا مینی بایان ہاتہہ اپنا اپنی پیٹہہ کی پیچہی اور تکیہ کیا تہا مینی اوپر گوشت کی کہ انگوٹہی کی جڑ مین ہے پس فرمایا آنحضرت نی کیا بیٹہتا ہی تو اوپر ہیئت بیٹہنی اون لوگون کے کہ غضب کیا گیا ہی اوپر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** مراد مغضوب علیہم سے یہود ہین لیکن اونکو اسطرح ذکر کرنی مین دو فائدی ہین ایک تو تنبیہ ہی اسپر کہ اسطرح کا بیٹہنا اون چیزون کی جنس سے ہی کہ دشمن رکہتا ہی اوسکو حق تعالی اور دوسرے یہہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہ ہے چاہیی کہ تشبہ نکری اونکی ساتہہ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالی اور لعنت اور سورۂ فاتحہ مین ہے مغضوب علیہم بہی یہود مراد ہین وظاہر یہہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبر کہ جنکی بیٹہنی اور چلنی وغیرہ مین آثار عجب اور تکبر کی ہویدا ہین ؛ ع **وعن ابی ذر قال مر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا مضطجع علی بطنی فرکضنی برجلہ وقال یا جندب انما ہی ضجعۃ اہل النار رواہ ابن ماجۃ** اور روایت ہے ابی ذر سی کہا گذری مجپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین لیٹا تہا اپنی پیٹ کی بل یعنی اوندہا پس لات ماری مجکو آنحضرت نی اور فرمایا ای جندب نہین ہے اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** جندب نام ہی ابوذر کا اور احتمال یہہ ہے کہ مراد یہہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار یا فجار کی ہے اس دار مین یا اسطرح کا لیٹنا اونکا ہوگا احوال ہین کہ ہونگی دوزخ مین

باب العطاس والتثاؤب

باب ہے بیچ بیان چہینکنی اور جمائی لینی کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ یرحمک اللہ فاما التثاؤب فانما ہو من الشیطن فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منہ الشیطان رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم فان احدکم اذا قال ہا ضحک الشیطان منہ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی چہینکنی کو اور مکروہ رکہتا ہی جمائی کو پس جو وقت کہ چہینکی ایک تمہارا اور تعریف کری اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنی اوسکو یہہ کہ کہی واسطی چہینکنی

والیکی یرحمک اللہ پس اسپر جانی پس سو اسکی ہنسی کرتا وہ شیطان سی ہی یعنی جسوقت کہ آوی جمائی ایک تمہارا پس چاہیی کہ دفع کری اوسکو جب تک کہ ہو سکی پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہی یعنی کہولتا ہی مونہہ ہنستا ہی اوس سے شیطان نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت مسلم کی یون ہی اسلیی کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کہتا ہی ہا یعنی جمائی لیتی ہی ہنستا ہی شیطان اوس سی **ف** دوست رکہتا ہی چہینکنی کو اسلیی کہ چہینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوای اور ادراک کا ہی پس باعث اور معین ہوتا ہی طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی امتلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت مین نشاط نہین ہونی دیتی پس شیطان اوس سے خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سے اوسکو شیطان سی کہا اور نسبت اوسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکہنا حق تعالی کا چہینکنے کو اور مکروہ رکہنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اونکی ہی یعنی نشاط طاعت مین اور کسالت اوسمین ہے اور تعریف کری الخ یعنی الحمد للہ کہی اور اگر رب العالمین زیادہ کری بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہی بہت بہتر ہے کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی کتاب مصنف مین حضرت علی سی بطریق موقوف کی کہ جو کوئی کہی وقت چہینکنے اپنی کی الحمد للہ رب العالمین علی کل حال نہین پاویگا درد ڈاڑہ اور کان کا کبہی اور حکمت بیچ حمد کرنیکی بعد چہینکنی کے یہہ ہے کہ چہینک علامت صحت دماغ اور قوت فراج کی ہی اور حق الخ یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اسپر کہ جواب چہینکنی والیکا ساتہہ یرحمک اللہ کی فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن علما کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفیہ مین یہہ ہے کہ واجب علی الکفایہ ہی اگر ایک ہی حاضرون مین سی کہیگا سب کے ذمہ سی ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہے اور سفر السعادت کی مولف نی کہا کہ ظاہر صحیح حدیثون کا یہہ ہی کہ جواب چہینکنی والیکا فرض ہے ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اوروں سی نہین ساقط کرتا اور یہہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سے ہی اور نزدیک شافعی کا یہہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی ولیکن افضل یہہ ہے کہ ہر ایک دی اور نزد بعض مالک مین اختلاف ہی کہ واجب ہے یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ جواب یا سنت اس صورت مین ہی کہ چہینکنی والا حمد کہی اور حاضرین سنین اور اگر حمد نکہی مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ کہی کہ کوئی نہ سنی تو بہی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کہ اس حدیث مین ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایون کا ہی مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور ماننداونکی اور شرح السنہ مین ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہہ بلند آواز سی الحمد للہ کہی تا کہ سنین مجلس والے اور مستحق جواب کا ہو **ترجمع** **وعنہ**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ چہینکی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ اور چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی مسلمان بہائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہی اوسکو یرحمک اللہ پس چاہیی کہ کہی چہینکنی والا ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری دل تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** خطاب کرنا ساتہہ جمع کی باعتبار غالب کے ہی کہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ چہینکنی والیکی پاس کئی آدمی ہوتی ہین پس دعا مین سب کو شریک کری یا خطاب کو واسطی تعظیم کے ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہی **ترجمع** **وعن انس** قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا چہینکا دو شخصون نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جواب دیا حضرت نی اون دونون مین سے ایک کی چہینک کا اور نہ جواب دیا دوسری کی چہینک کا پس کہا اوس شخص نے کہ جسکی چہینک کا جواب ندیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپنی اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنی حمد کی تہی اللہ کی اور نہین حمد کی تو نی اللہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی پس نہ مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نی کہ تہا مین ابن عمر کی پہلو مین پس چہینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب مین پس کہا

ابن عمر نے یرحمک اللہ کہا تو اونہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو کہ چھینکا پیچھے دیوار کے اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چھینک کا شرع

وعن ابی موسٰی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابو موسٰی سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس جواب نہ دو اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے وعن سلمۃ بن الاکوع انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال له یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال الرجل مزکوم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی انہ قال لہ فی الثالثۃ انہ مزکوم اور روایت ہے سلمہ ابن اکوع سے یہہ کہ اونہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت میں کہ چھینکا تہا ایک شخص نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اوسکے حضرت نے یرحمک اللہ پہر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت ترمذی کی میں ہے یہہ کہ حضرت نے فرمایا اوسکو تیسری بار میں کہ یہہ زکامی ہے ف یعنی یہہ بیماری ہے بہت چھینکنے کا اور حمد کر گیا اور اوسکی ہر بار کی جواب میں حرج ہوگا اور ایک حدیث میں ابو داود و ترمذی سے آیا ہے کہ تین بار تک جواب دیوے اور پیچھے زیادہ کی اوسے اختیار رکہتا ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہے تین بار ہی اور اس سے زیادہ میں اختیار رکہتا ہے درمیان سکوت کے کہ رخصت ہے اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہہ ہے کہ واجب یا سنت نہیں جواب اوسکا بعد تین بار کی نہ یہہ کہ غیر جائز ہے واللہ اعلم وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ فان الشیطان یدخل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکہے ہاتھ اپنا اپنے مونہہ پر واسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہے یعنی اوسکی مونہہ میں اگر کہلا رکہتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف احتمال ہے کہ مراد داخل ہونا حقیقۃً ہے یا مراد قادر ہونا ہے اوسپر ساتہہ وسوسہ ڈالنے کی شرح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ او ثوبہ وغض بہا صوتہ رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جسوقت چھینکتے ڈہانک لیتے مونہہ اپنا ساتہہ ہاتہہ اپنے کی یا ساتہہ کپڑے اپنے کی اور پست کرتے ساتہہ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنی آواز بلند نکلنی نہ تہی چھینکتے میں اور مونہہ ڈہانکتے تہے اسلیے کہ یہہ ہی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتہہ نکلتا ہے مبادا اپنے بدن پر یا ہمنشینوں کی بدن پر پڑے اور وقت چھینکنے کی تغیر ہیئت ہے چہرہ میں واقع ہوتی ہے اسلیے ڈہانکنا چاہیے اور پست آواز سے چھینکنا ہے حسن ادب سے کہ بہی بلند آواز ناگہاں سے لوگ چونکتے ہیں اور لکہا ہے علما نے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں کذا فی مطالب المومنین شرح وعن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اوپر ہر حال کی اور چاہیے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اوسکو یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے وہ یعنی چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے وعن ابی موسٰی قال کان الیہود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے ابو موسٰی سے کہ کہا تہے یہود چھینکتے تکلف سے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امید سے

کہ کہیں آنحضرت اونکو یرحمکم اللہ پس فرماتی حضرت ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری احوال تمہارے نقل کیے یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی لفظ
یرحمکم اللہ مسلمین کی رحمت خاص ہے واسطی مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکی کرتی ہ ع **وعن** هلال بن يساف قال كنا مع
سالم بن عبيد فعطس رجل من القوم فقال السلام عليكم فقال له سالم وعليك وعلى امك فكان الرجل وجد
في نفسه فقال اما اني لم اقل الا ما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذ عطس رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم
فقال السلام عليكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليك وعلى امك اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله رب العالمين
وليقل له من يرد عليه يرحمك الله وليقل يغفر الله لي ولكم رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی ہلال بن یساف سے کہا تہی
ہم ساتہہ سالم بن عبید کی پس چہینکا ایک شخص نی قوم میں سے اور کہا السلام علیکم یعنی بگمان اسکے کہ بدلی الحمد للہ کے سلام ہی جائز ہی پس کہا واسطی اوسکی سالم
نی تجہہ اور تیری ماں پر ہی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنی جیمین بسبب لفظ علی امک کہنی سی پس کہا سالم نی خبردار ہو تحقیق نہین کہا مینی مگر وہ کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ چہینکا تہا ایک شخص نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تجہہ اور تیری ماں پر ہی سلام اور فرمایا جب چہینکی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ رب العالمین اور چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی جواب دینی والا یرحمک
اللہ اور چاہیی کہ کہی یعنی چہینکنی والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی چہینکنی میں یہہ الفاظ کہنی چاہئین
سلام کہنا حاضرین پر اسمقام میں کچہہ نہین ہے اور کہا بعضون نے کہ اولی یہہ ہے کہ جمع کری درمیان یغفر اللہ الخ کی اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کی اور اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ جب چہینکنی والا اور لفظ کہی سوائے الحمد للہ کی تو مستحق جواب چہینک کا نہین ہوتا لیکن چونکہ اوسنی سلام کہا آنحضرت نی جواب سلام
اوسکا دیا لیکن جواب ہے جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں دو اشاری ہین ایک یہہ کہ سلام بیمحل بے موقع کی ہی جیسیکہ کوئی بیچ وقت ارادہ
سلام تیری کی سلام تیریمان پر کری دوسرا یہہ کہ یہہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہی ساتہہ اسکی کہ بیادبیاں ماؤن کا ہی اور انہکا کہ تربیت مردون سی نپائی
ہو اور ماں کی پاس ادب زنانہ حاصل کیا ہو اور یہہ ہے کہا ہی علمائی کہ تنبیہ ہے اوپر حماقت اوسکی کی بسبب رعایت صفات ان اوسکی اوسمیں پس محتاج
ہوا دعا کا واسطی ماں اپنی کی ہ ع ح **وعن** عبيد بن رفاعة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شمت العاطس ثلثا فما زاد
فان شئت فشمته وان شئت فلا رواه ابو داود والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی اوسنی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جواب دے چہینکنے والی کو تین بار یعنی ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چہینکی تین بار سی پس اگر چاہی تو جواب
دی اوسکو اور اگر چاہی نہ جواب دے نقل کیے یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** ابي هريرة قال شمت اخاك ثلثا
فان زاد فهو زكام رواه ابو داود وقال لا اعلمه الا انه رفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا چہینک کا جواب دے تو بہائی اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چہینکی پس وہ زکام زدہ ہے نقل کیے یہہ ابوداود نی اور کہا ابوداود نی
نہین جانتا مین ابوہریرہ کو مگر یہہ کہ اوسنی پہنچائی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابوہریرہ پر نہین اور ابو
ہریرہ نی اسکو قول آنحضرت سی روایت کیا اور اگر نکرین تو بہی یہہ حکم مرفوع کی ہوگی اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سننی کی شارع سی نہین کرسکتی ہ ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** نافع ان رجلا عطس الى جنب ابن عمر فقال الحمد لله والسلام على رسول
الله قال ابن عمر وانا اقول الحمد لله والسلام على رسول الله وليس هكذا علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نقول
الحمد لله على كل حال رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب ـــ روایت ہے نافع سی کہ تحقیق ایک شخص نے

چھینکا پیچ بہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والی نی الحمد للہ اور سلام ہی اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمر نی میں بہی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر رسول خدا کے
لیکن نہین اس طرح سی سیکھی نہین ہے ادب یا مور و مستحب اس طرح کر ملاوین سلام ساتھہ حمد کی وقت چھینکنے کے بلکہ ادب یا بعث امر کی ہی بغیر زیادتی اور نقصان کے سکھلایا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہین ہم حمد ہے واسطی اللہ کے اوپر ہر حال کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **باب الضحک** باب ہے بیچ بیان ہنسنے
کی **الفصل الاول** فصل پہلی عن عائشة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا ضاحكا حتى أرى منه
لهواته إنما كان يتبسم رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئے یہانتک کہ دیکھوں مین حضرت کا کوا کہ تالو مین
ہوتا ہی سوا اسکی نہین کہ تھی مسکرائی یعنی اکثر نقل کی یہہ بخاری نی وعن جرير قال ما حجبني النبي صلى الله عليه وسلم منذ أسلمت ولا رآني
إلا تبسم متفق عليه اور روایت ہی جریر سی کہا کہ نہین منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سی کہ مین مسلمان ہوا اور نہین دیکھا
مجکو مگر کہ مسکرائی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین منع کیا یعنی اپنی پاس آنے سے جب جاہتا مین چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہو بشرطیکہ مجلس
مردون کی ہوتی یا منع نکیا مجکو کسی چیز سی کہ طلب کی مینی حضرت سے یعنی جو کچہہ مینی حضرت سے مانگا دیا مجکو ۃ ع ح وعن جابر بن سمرة قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم من مصلاه الذي يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس فإذا طلعت الشمس قام
وكانوا يتحدثون فيأخذون في أمر الجاهلية فيضحكون ويتبسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وفي رواية للترمذي
يتناشدون الشعر اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹھتی مصلی اپنی سی کہ نماز پڑہتی اوپر
صبح کی یہانتک کہ نکلتا آفتاب پس جب نکلتا آفتاب اور بلند ہوتا پس جس وقت کہ نکلتا آفتاب اٹھتے اور تھی صحابہ باتین کرتی اور مشغول ہوتی بیچ باتون جاہلیت کی یعنی طرز
مذمت کی اور ہنستی اور مسکراتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یہہ ہی کہ پڑہتی تھی صحابہ شعر **ف** اٹھتی یعنی واسطے
نماز اشراق کی یا باہر یا گھر مین تشریف لیجانیکی لیی اور مراد شعر وہ شعر ہین کہ ضمن مضمون توحید اور ترغیب و ترہیب کی ہوتی اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جائز ہین باتین جاہلیت کی کرنی اور ہنسنا اوپر ہو ع ح **الفصل الثاني** فصل دوسری عن عبد الله بن الحارث
بن جزء قال ما رأيت أحدا أكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي روایت ہی عبد اللہ بن الحارث بن جزء سی کہ
کہا نہین دیکھا مینی کسیکو بہت مسکراتی زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن
قتادة قال سئل ابن عمر هل كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحكون قال نعم والإيمان في قلوبهم أعظم من
الجبل وقال بلال بن سعد أدركتهم يشتدون بين الأغراض ويضحك بعضهم إلى بعض فإذا كان الليل كانوا رهبانا رواه في شرح السنة
روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سوال کی گئی ابن عمر کہ کیا تھی صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستی کہا ابن عمر نی ہان درحالیکہ ایمان انکی دلون
مین بہت بڑا تھا پہاڑ سی اور کہا بلال بن سعد تابعی نی کہ پایا مینی صحابہ کو کہ دوڑتی تھی درمیان نشانون تیر کی یعنی وقت تیر اندازی کے اور ہنستا
تھا بعض انکا متوجہ اور مائل ہو کر طرف بعضی کے پس جس وقت ہوتی رات تھے بہت ڈرنیوالی اللہ سے نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** حاصل انکا کہ
یعنی ایسا نہ ہنستی تھی کہ جیسا اہل غفلت ہنستی ہین اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان مین آتا ہی بلکہ اسحالمین بہی آداب شرع نہ چھوڑتی تھی اور
ایمان کامل رکھتی تھی اور بہت ڈرنیوالی یعنی مارے خوف الہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتی ۃ ح **باب
الاسامی** باب ہے بیچ بیان نامون کی **ف** مراد بیان احکام نامون کا ہی کہ کیا نام رکھی اور کیا نہ رکھی اور کونسا نام اچھا ہے
اور کونسا برا ہے ح **الفصل الاول** فصل پہلی عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في السوق فقال رجل

يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا
بِكُنْيَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نے یعنی پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پہر کر دیکہا طرف اوسکے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس کہا اوس شخص نے کہ نہین پکارا تہا مین مگر اس شخص کو یعنی اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہان حاضر تہا اور ابو القاسم کنیت رکہتا تہا پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ نام رکہو تم ساتہہ نام میری کی اور نہ کنیت کرو تم ساتہہ کنیت میری کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نام رکہو
تم ساتہہ نام میری کی اور نہ کنیت کرو تم ساتہہ کنیت میری کے پس تحقیق مین سوا اسکی نہین کہ ٹہیرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہارے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** کنیت اسکو کہتی ہین کہ بیٹی یا باپ کر مشہور ہو جیسی بیٹا فلانیکا یا باپ فلانیکا تقسیم کرتا ہون یعنی علم و غنیمت اور مانند اونکی اور بعضون نے
کہا کہ مراد یہہ ہے کہ دیتا ہون بشارت یعنی جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سی گنہگارون کو پس یہہ بات تمہارے حق مین غیر موجود
ہی بلکہ نرا نام ہی لفظاً اور صورۃً تمہاری حق مین اور تمہاری اولاد کی حق مین حاصل یہہ کہ مین ابو القاسم نرا اس سبب سے نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تہا
بلکہ لحاظ کیی گئی ہین بیچ میری معنی قاسمیۃ کی باعتبار تقسیم کرنی امور دینی اور دنیوی کی پس نہین ہو تم مانند ایک تمہارے کی نہ ذات مین اور نہ صفات
مین پس تمکو میری سی کنیت نہ رکہنی چاہیی اور اس صورت مین معنی ابو کی ہین صاحب اس وصف کی جیسیکہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اوسکا فضل نہو اور بعضون
نی کہا ہی کہ یہہ نہی خاص حضرت ہی کی زمانہ مین تہی تاکہ نہ مشتبہ ہو خطاب آپکا ساتہہ خطاب غیر اونکی اور یہی صحیح ہی کذا ذکر الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ
ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ محمد نام رکہنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہین خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونون آپس مین جمع ہون یا
نام اور کچہہ ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہہ قول امام شافعی اور اور اصحاب ظواہر کا ہی اور تمسک اونکا ساتہہ انہین دونو حدیثون کی ہی اور علما کی اس مسئلہ مین کئی
قول ہین ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسری قول یہہ ہے کہ جمع کرنا روا نہین یعنی اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اوسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر
نہو ابو القاسم کہین تو مضائقہ نہین معنی حدیث مذکور کی اونکی نزدیک یہی ہین کہ جمع نکرین [illegible] اور یہہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول تیسرا یہہ ہے کہ جمع کرنا بہی درست
ہی اور اس قول کو نسبت امام مالک کیطرف کرتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ حدیثین منع کی منسوخ ہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ منع آنحضرت کی زمانہ شریف مین
تہا اور بعد اونکی درست ہی اور دلیل انکی حدیث حضرت علی رضی کی ہی کہ آنحضرت سے التماس کیا کہ اگر بعد آپکی میری ہان فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی
سی رکہون حضرت نی اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کی پیدا ہوی حضرت علی نی اونکی کنیت ابو القاسم رکہی اور ایک جماعت کہ اونکی قول پر
اعتماد نہین کہتی ہی کہ نام ہی حضرت کا رکہنا جائز نہین ہو۔ قول صواب ان قولون مین سی یہہ ہے کہ نام رکہنا ساتہہ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب اور کنیت
کرنی ساتہہ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی ہو ممنوع ہی اور زمانہ شریف مین منع قوی تر تہا اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی منع
بطریق اولی ہی اور حضرت علی نی جو یہہ کیا تو وہ مخصوص تہا اونکی لیی اور کو جائز نہین جیسیکہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور جمع الجوامع مین ایک حدیث بہی اس
مضمون کی آئی ہی واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ
اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوست تر نامون تمہاری کی طرف اللہ
عزوجل کی عبد اللہ اور عبد الرحمن ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا بعضون نے کہ مراد یہہ ہے کہ بعد انبیا علیہم السلام کی نامون کی یہہ نام دوست تر ہین پس یہہ دونو نام اسم
محمد سی دوست تر نہین ہین بلکہ برابر ہین محبوبیت مین یا کم ۱۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ
غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ

لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا اور روایت ہی سمرہ بیٹے جندب کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نام رکہہ اپنے غلام کا یسار اور
نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیے کہ تحقیق تو پوچہیگا کسی سے کیا اس جگہہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلاً پس تہو وہ نہ ہو وہ فرضا پس کہیگا جواب دینے والا نہیں یسار یا رباح
یہاں نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں یون ہے کہ فرمایا نہ نام رکہہ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سی ہی یعنی آسانی
اور فراخی کی اور رباح ربح سی ہی یعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سی یعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سی ہی یعنی چہٹکارہ کی اور
اور نافع نفع سی ہی پس اسطرح کی نام رکہنی کو اسلیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گہر والون سی پوچہی کہ فلانا یہان ہی اور کہی وہ کہ نہیں ہی تو اعتبار اصل معنی
الفاظ کی مکروہ ہی اگرچہ مراد یہان ہی ذات معین ہے اور اخیر روایت میں نافع مذکور ہوا نہ نجیح اوس سی معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہیں نامون پر نہیں ہی
بلکہ جو کہ انکی معنی میں ہون سب یہی حکم رکہتا ہی اور کہا نووی نی کہ کہا اصحاب ہماری نی کہ مکروہ تنزیہی ہیں اسطرح کی نام رکہنی نہ تحریمی ۱۲ع **وعن**
جَابِرٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ
بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منع کریں نام رکہنی سی یعنی
یعلی اور ساتہہ برکت کی اور ساتہہ افلح کی اور ساتہہ یسار کی اور ساتہہ نافع کی اور ساتہہ مانند انکی پہر دیکہا میں حضرت کو کہ چپ رہے بعد اوس ارادہ کی ان ناموں کے
منع کرنیسی پہر وفات کیگئی اور نہیں منع کیا اسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اسطرح کی نام رکہنی سی نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نے کہ گویا جانتے
علامتیں نہی کی دیکہیں اور سنی وہ چیز کہ مشعر نہی پر تہی اور نہیں سنی نہی صریح اسلیے اسطرح کہا ولیکن ثابت ہے اوس سے احادیث صحیحہ میں واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم
ہی نافی پر اتہی کہتا ہوں میں کہ اسکی اور یہی تاویل ہی وہ یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کرنیکا پہر سکوت کیا بعد اوسکی از راہ رحم کرنیکی امت پر
کہ اکثر کو حسن و قبح نامون میں فرق کرتی نہیں ہیں حرج میں پڑینگی پس نہی منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ۱۲ع **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بدترین نامون کا دن قیامت کی نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکہا جاوی
شہنشاہ یعنی بادشاہ ہونکا بادشاہ نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت خوش ترین مرد نکا نزدیک اللہ کی دن قیامت کی اور بدترین شخص وہ
وہ شخص ہی کہ نام رکہا جاوی بادشاہون کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہے سوا اللہ تعالی کی پس چاہی بادشاہ بادشاہان کہ
اصلا وہم شراکت کا بہی اس راہ میں نہیں رکہتا ۱۲ح **وعن** زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوهَا زَيْنَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سی کہ کہا نام رکہی گئی میں برہ
یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سراہو اپنی نفسون کو اللہ دانا تر ہی ساتہہ اہل نیکی کی تم میں سی نام رکہو اسکا زینب نقل کی یہہ مسلم نی
ف اسی معلوم ہوا کہ ایسا نام نرکہنا چاہیے جسمین نفس کے تعریف ہو ۱۲ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ تہین
جویریہ کہ ازواج مطہرات سی ہیں نام اونکا تہا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام اونکو جویریہ اور تہی حضرت مکروہ رکہتی یہہ کہ کہا جاوی نکلی
برہ کی پاس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** برہ کی معنی ہیں نیکوکار پس حضرت نی مکروہ جانا یہہ کہ کہا جاوی کہ نکلی نیکوکار کی پاس سی اسلیے کہ نکلنا
نیکوکار کے پاس سے اچہا نہیں اور کان یکرہ الخ ظاہر یہہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ حضرت ہی نی خبر دی ہو

نفی الضمیر کی اور سبب مخالفت اسطرح کی نام رکہنی کا یہان یہہ فرمایا اور درباب زینب کے تزکیہ نفس سلیکی مزاحمت اسباب مین نہین ہوتی ہی دونون چیز بن صلاحیت سببیت کی رکہتی ہین شاید کہ قوم زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصد اونکا اس نام کی رکہنی سی مدح اور ثنا ہو نہ یہان اور بیہ ہی کہ یہہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کی پاس اور نکلی فلانی کی پاس سے مستعمل و متعارف تہے بس یہان اسکو کہا واللہ اعلم اور بدفالی جیسی نجیح و فلاح مین اعتبار کی گئی احتمال ہی کہ یہان بہی ہو اور تزکیہ اور کراہت کہ یہان اعتبار کی ہی وہان بہی ممکن ہے ع ح **وعن ابن عمر ان بنتا کانت لعمر یقال لها عاصیۃ فسماها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلۃ رواہ مسلم** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تہا اوسکو عاصیۃ یعنی گنہگار پس نام رکہا اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمیلہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکہتی تہی بمعنی سرکشی اور تکبر اور تعظیم کی عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی سی جب ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نی اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ بری ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہے ع ح **وعن سہل بن سعد قال اتی بالمنذر بن ابی اسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعہ علی فخذہ فقال ما اسمہ قال فلان قال لا لکن اسمہ المنذر متفق علیہ**

اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ جنا گیا پس رکہا آنحضرت نی اوسکو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا لانیوالی نی فلانا فرمایا لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکہا تہا بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تہا اسطرح کہا اور منذر انذار سی مشتق ہی کہ بمعنی تبلیغ احکام اور ڈرانیکی ہی ع ح **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نساءکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایۃ لیقل سیدی ومولای وفی روایۃ لا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہاری بندی اللہ کی ہین اور سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین ولیکن چاہیی کہ کہی غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہی غلام یعنی مالک کو رب میرا ولیکن چاہیی کہ کہی سید میرا اور ایک روایت مین ہی چاہیی کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہی نہ کہی غلام اپنی مالک کو مولی میرا اسواسطی کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ کہی عبدی الخ اسی منع فرمایا واسطی دفع توہم شرک کی عبودیت مین یا حقیقت عبدیت مین اور اسیطرح امتی کہنی سی منع فرمایا کہ امۃ بمعنی مملوکہ کی ہی کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کی لیی اور غلام بمعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ بمعنے لڑکی کی اور فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ مین معنی شفقت اور مہربانی کی ہین اور فتا اور فتاۃ انکو اسلیی کہا کہ لونڈی اور غلام ہر چند بڑہی ہون انکی ساتہہ معاملہ جوانون کا سا کرتی ہین اور حرمت بڑہاپیکی نگاہ نہین رکہتی اور ہو سکتا ہی کہ بسبب قوت و مستعد ہونی انکیکی خدمت گذاری مین کہتی ہون پس فرماتی ہین کہ یہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیی بہتر ہین عبدی اور امتی کہنی سی اور لکہا ہی علمانی کہ نہی الفاظ عبد اور امۃ سی اس صورت مین ہی کہ بوجہ تکبر خواہی کی اور حقارت اونکی ہو والا اطلاق عبد وامۃ کا قران و احادیث مین آیا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والصالحین من عبادکم وامائکم وقال عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء اور اسیطرح حدیثون مین بہی بہت آیا ہی اور جیسا کہ مالکون کو فرمایا ساتہہ محافظت زبان کی بعضی الفاظ ناشائستہ سی مملوکون کو بہی فرمایا کہ نکہین اپنے مالک کو رب اپنا کہ رب اگرچہ بمعنی تربیت کرنیوالی کی ہی ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی پس اطلاق اسکا غیر پر وہم دلانیوالا شرک کا ہی اور یہہ ہی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قران مین آیا ہی ذکرنی عند

رب کا ور سید کہی اسلیے کہ سیادت او فضیلت و ریاست ثابت ہی مالک کو نسبت مملوک کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک مین آیا کہ نہ کہی
تو جاننا چاہیی کہ مولی کی کئی معنی آئی ہین متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اور اوسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ اسلیے
اطلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتق پر اور معتق پر جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری و مولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار
اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی اسلیے کہ مولای حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی ونعم النصیر پس منافات نرہی دونو روایتون مین حاصل
یہہ کہ مرجع اسکا یہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت تعظیم کی منع ہی والا نہین ؀ **وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن وائل بن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ**
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیے کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک
روایت مسلم کی مین وائل بن حجر سی ہی کہ نہ کہو تم کرم ولیکن کہو عنب حبلہ **ف** حبلہ ساتھ زبر ح اور ب کی اور ساتھ جزم ب کی بہی ہی یعنی درخت انگور کو
اور کبہی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہین یعنی انگور اور درخت انگور کی اور یہی نام ہین وہ نام لیا کرو لیکن کرم نکہا کرو اوسکو جاننا چاہیی کہ عرب انگور اور
درخت انگور کو کرم ساتھ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوس سی بنتی ہی اور وہ باعث سخاوت و کرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اس
اسلیے کہ وصف کرنا ساتھ کرم و خیر کی ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہی مناسب نہین تا وسیلہ تعریف محرمات کا اور رغبت دلانی اوسکا نہو اور فرمایا کہ یہہ
نام واسطی مومن اور دل اوسکی کی کہ کان انوار علم و تقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہی اور کرم مشتمل تمام بہلائیون کو ہی اور لکہا ہی علمانی کہ
جب وصف کیا تو لی کسیکو ساتھ کرم کی ثابت کین اوسکی لیی تمام بہلائیان ؀ **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ البخاری** اور روایت ہی ابو ہریرہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای نا امیدی زمانہ کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسکی اختیار مین
ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگون کو مصیبت پہنچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر اور کہتی تہی اسی برا کہنا زمانہ کا پس منع
کیی گئی اسی اسلیے کہ پہیرنیوالا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت مین خدا کی طرف سی ہی فاعل
حقیقی وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی ؀ **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ مسلم** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ
تعالی وہی ہی پہیرنیوالا زمانہ کا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا برا ہو جی
میرا لیکن کہی لقست نفسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبثت نفسی و لقست نفسی کی زبان عرب مین ایک معنی ہین یعنی غثیان اور شورش
دل یعنی جی متلاتا ہی سی ولیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب خبر نسبت کرنی مومن کی خبث کو طرف نفس اپنی
کی ؀ **وذکر حدیث ابی ہریرۃ یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان** اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سراوسکا یہہ ہی یوذینی ابن
آدم باب الایمان مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن شریح بن ہانئ عن ابیہ انہ لما وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعہم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ہو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم قال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینہم فرضی کلا الفریقین بحکمی فقال رسول**

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا فَمَا لَکَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِیْ شُرَیْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ قَالَ فَمَنْ اَکْبَرُھُمْ قَالَ
قُلْتُ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی شریح بن ہانی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی ساتھہ قوم اپنی کی سنا حضرت نی اوسکی قوم کو کہ کنیت کرتی ہین اوسکو ساتھہ ابی الحکم کی پس بلایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی حکم اور طرف اوسکی ہی حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہی تو ابو الحکم کہا ہانی نی کہ تحقیق قوم میری جس وقت کہ اختلاف
کرتی ہی بیچ کسی چیز کی آتی ہی میری پاس پس حکم کرتا ہون مین درمیان اونکی پس راضی ہوتی ہین دونون فرقی ساتھہ حکم میری کی پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خوب ہی یہہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگون کی پس کیا ہی واسطی تیری اولاد سی کہا میری اولاد شریح ہی اور مسلم اور عبد اللہ
فرمایا پس کون ہی بڑا اونمین کہا مینی شریح ہی فرمایا پس تو ابو شریح ہی ف ساتھہ ابی الحکم کی کنیت کبھی ہوتی ہی ساتھہ اوصاف کی جیسیکہ ابی
الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہی ساتھہ نسبت کرنیکی طرف اولاد کی جیسیکہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کی ہوتی ہی
جیسی ابی ہریرہ آنحضرت نی دیکھا تہا اونکو اسحال مین کہ اونکی ساتھہ بلی تہی پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہی نری علمیت کی لیی مثل ابی بکر
اور ابو عمرو کی اور طرف اوسکی حکم ہی یعنی ابتدا اور انتہا حکم اوسکی طرف ہی نہین رد کرسکتا کوئی اوسکی حکم کو اور نہین خالی ہی حکم اوسکا حکمت سے پس یہ
صفت خاص ذات باری ہی کی لیی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی لیی اور کو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہی شریک کرنیکا اوسکی وصف مین اگرچہ نہین اطلاق کیا جاتا
ہی اوسپر ابو الحکم بسبب وہم دلانی والدیت اور ولدیت کی ۞ ع وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِیْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ ابْنُ الْاَجْدَعِ
قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی مسروق سی
کہ کہا ملاقات کی مینی حضرت عمر سی پس فرمایا کون ہی تو کہا مینی مین مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرماتی اجدع شیطان ہی نقل کی یہہ ابو داودنی اور ابن ماجہ نی ف یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہی اور اجدع اصل مین کہتی ہین کان اور ناک
یا ہونٹ کٹی ہوئی کو اور اس نام مین مراد یہہ ہے کہ بی دلیل ہی اور حضرت عمر نی کلام مذکور ازراہ خوش طبعی کے فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہہ نام مبدل
کرنا ۞ ع وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَسْمَائِکُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ
فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکاری جاؤگی تم دن قیامت کی ساتھہ نامون
اپنی کی اور نامون باپون اپنی کی پس اچھی رکھو نام اپنی نقل کی یہہ ابو داودنی ف اچھی رکھو الخ یہہ خطاب تمام بنی آدم کو ہی پس باپ بھی داخل
ہین اسمین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ دن قیامت کی لوگون کو بنام ماؤن کی پکارینگے اور لکہا ہی علمانی کہ حکمت اسمین یہہ ہے کہ تا اولاد زنا شرمندہ
اور رسوا نہون اور واسطی رعایت حال عیسی بن مریم کی کہ بی پدر تہی اور واسطی اظہار فضل شرف حضرت امام حسن اور امام حسین ع کی باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اگر یہہ روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب کرینگی جیسیکہ ابوین کہتی ہین شاید کہ کبھی ماباپونکی پکارینگی اور کبھی نام ماؤن کی یا بعضون کی نسبت باپون کی اور بعضونکو
بنسبت ماؤنکی یا بعضی جگہ بہ نہیں اسطرح اور بعضی مین اسطرح ۞ ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اِسْمِہٖ
وَکُنْیَتِہٖ وَیُسَمّٰی اَبَا الْقَاسِمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا یہہ کہ جمع کری کوئی درمیان نام حضرت کی اور کنیت اونکی اور نام رکہا جاوی
اور کنیت کیا جاوی محمد نامی ساتھہ ابو القاسم کے نقل کیے یہہ ترمذی نے ف یہہ معنی اوس تقدیر پر ہونگی کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول جیسیکہ جامع ترمذی اور شرح السنۃ اور اکثر نسخون
مصابیح کی مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضی نسخون مصابیح کی مین محمدا واقع ہوا ہے ساتھہ نصب کے اس تقدیر پر یسمی ساتھہ صیغہ معلوم کے ہوگا یعنی نام و کنیت کری کوئی محمد
نامی کو ساتھہ ابا القاسم اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنیکی اوپر ہو چکی ہی ۞ ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمَّیْتُمْ بِاِسْمِیْ فَلَا تَکْتَنُوْا

بِكُنْيَتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنّٰى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِي اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب نام رکہو تم ساتھہ نام میری کی پس کنیت کرو ساتھہ کنیت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داود کی فرمایا جو شخص کہ نام رکہی ساتھہ نام میری کی پس نہ رکہی کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کری ساتھہ کنیت میری کی پس نہ رکہی نام میرا **ف** یہہ حدیثین صریح ہین بیچ نہی کی جمع کرنی سی درمیان اسم وکنیت حضرت کی تا اگر تنہا نام رکہین یا کنیت مقرر کرین ممنوع نہین ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ غَرِيبٌ اور روایت ہے عائشہ سی کہ تحقیق ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق مین جنا ہی ایک لڑکا پس نام رکہا مین نی اوسکا محمد اور کنیت رکہی مین نی اوسکی ابا القاسم پہر ذکر کیا گیا رو برو میرے یہہ کہ آپ مکروہ رکہتی ہین اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپکی تحریما پس فرمایا کیا چیز ہی کہ حلال جائز کیا نام رکہنی کو ساتھہ نام میری کی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھہ کنیت میری کی یا فرمایا کیا چیز ہی کہ حرام کیا کنیت میری کو اور حلال کیا نام میری کو نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا محی السنہ مین کہ یہہ غریب ہے **ف** شک ہوا ہی راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازان حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت اسم کا مقصود دونو عبارتون سی ایک ہی ہے تفاوت مقصود مین نہین ہی لیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط تمام رکہتی ہین کہ جسطرح حضرت سی سنتی ہین اسیطرح روایت کرتی ہین چونکہ یہان راوی کو وہم ہوا اسطرح کہا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنی سی درمیان نام وکنیت کی تحریم کی لیے نہین ہے بلکہ تنزیہ کی لیے ہی ہے ٧ **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ نقل کرتی ہین باپ سے کہ حضرت علی ہین کہا علی مرتضی نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ اگر پیدا کیا جاوے میری واسطی بعد آپکی کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سی یا اور سی تو نام رکہون مین اوسکا ساتھہ نام آپکی اور کنیت کرون ساتھہ کنیت آپکی فرمایا اچہا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کی بعد حضرت کی جائز ہی اور اختلاف علما کا اوپر مذکور ہوچکا ہی **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَنَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْمَصَابِيحِ صَحَّحَهُ اور روایت ہی انس سے کہ کہا کنیت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ساگ کی کہ اکہیڑتا تہا مین اوسکو یعنی ترہ تیز کہ اکہیڑا تہا کہ اوسکو عرب مین حمزہ کہتی ہین پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ایسی ہی کہ نہین پہچانتی ہم اوسکو مگر ساتھہ اس جہت کی یعنی ساتھہ اس اسناد کی کہ ذکر کی ہی یہہ جامع اپنی کہ یہہ غریب ہے روایت نہین کی گئی ہی مگر ساتھہ ایک طریق اور ایک اسناد کی اور مصابیح میں صحیح کہا ہی اسکو **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الِاسْمَ الْقَبِيحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتی تہی بری نام کو نقل کی ترمذی نی **ف** مثلا ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص کا نام اسود یعنی کالا تہا تغیر کیا حضرت نے اوسکو اور کہا اسکا نام ابیض یعنی سفید گویا ہی **وَعَنْ** بَشِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ وَقَالَ تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلِاخْتِصَارِ اور روایت ہی بشیر بن میمون تابعی کہ نقل کی ابنی چچا کی اسامہ ابن اخدری صحابی ہی یہہ کہ ایک شخص تہا کہ اوسکو اصرم کہتی تہی اور وہ شخص بیچ جماعت کی کہ آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنی کہ نام میرا اصرم ہے فرمایا آنحضرت نی بلکہ نام تیرا زرعہ ہی یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سے ہے اسکی معنی قطع اور کاٹنی کی ہین

کی ناخوش رکہا اوسکو آنحضرت نی اور اوسکی بدلی زرعہ نام رکہا کہ زراعت سی ہی شرح و ادر خیر اور برکت کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی یعنی بطریق تعلیق
کی اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہی دلالت کرتا ہی عصیان اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت
و انقیاد ہی اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیئی کہ عزیز اسماء الہی سی ہی پس لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی عبد العزیز اور اسلیئی کہ دلالت کرتا ہی غرت و غلبہ پر اور
واب بندون کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہی اور اسیطرح نہین لائق ہی یہہ کہ نام رکہا جاوی حمید اسلیئی کہ یہہ اسماء و صفات الہی سی ہی بر وجہ
مبالغہ کی پس نہ نام رکہا جاوی مگر عبد الحمید اور اسیطرح کریم اور مانند اسکی اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیئی معنی اوسکی غلظت و شدت کی ہین اور مومن
موصوف ہی ساتہہ لین جانب اور خفض جناح کی اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیئی کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہی اور حاکم حقیقی اللہ تعالی ہی
اور نہین حکم ہی مگر اوسکا پس جبکہ آنحضرت نی تغیر کیا ابو الحکم کو جیسیکہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولی لائق تغیر کی ہی اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اسلیئی کہ غراب
کہ جسکو کوا کہتی ہین پلید تر ہی جانورون مین کہ مردار و نجاست کہاتا ہی اور اسلیئی معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلیئی کہ
حباب نام شیطان کا ہی اور سانپ کو بہی کہتی ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیئی کہ آگ کی بہڑکتی شعلہ کو شہاب کہتی ہین اور ستارے جو ٹوٹتی ہین ساتہہ اوسکی
شیاطین اور ظاہر یہہ ہی کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوی طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکہین تو مکروہ اور کہا ابو داؤد نی کہ نہ ذکر کی مینی اسناد ان تبدیلون
کی کہ جنمین تغیر ان نامون کا واقع ہوا واسطی اختصار کی **وَعَنْ** اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ لِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِاَبِي
مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَطِيَّةُ
الرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ حُذَيْفَةُ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا واسطی ابی عبد اللہ کی یا کہا ابو عبد اللہ نی واسطی ابی مسعود کی یعنی
شک ہوا ہی کسی راوی کو اسمین کیا سنا ہی تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بیچ زعموا کی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بری
سواری مرد کی ہی یعنی زعموا نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہی کہ کیا صحابہ سی ہی **ف** بیچ
زعموا کی یعنی بیچ حق اس لفظ کی اور معنی اسکی کہ نسبت زعم کرتی ہین طرف لوگون کی کہ کہتی ہین زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتہہ پیش اور زبر زی کی
قریب معنی ظن کی ہی کذا فی النہایہ اور صراح مین لکہا ہی کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بی صحت و بی اعتماد کو کہتی ہین اور قاموس مین کہا
کہ زعم ساتہہ پیش زا اور زبر اور زیر اوسکی قول و اطلاق ہوتا اوپر باطل اور صدق و کذب کی اور اکثر اوسی چیز مین کہا جاتا ہی کہ اوسمین شک ہی لیکن ایک
صحابی نی دوسری صحابی سی پوچہا کہ آنحضرت زعموا کی حق مین کیا فرماتی ہی اور بری سواری الخ تشبیہ دی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدا کلام مین لاتا ہی اور پہنچی مطلب کی
غرض کو کہ رکہتا ہی ساتہہ سواری کی کہ اوسپر سوار ہو کر منزل مقصود کو پہنچتی ہین اور ادا حاجت کرتی ہین پس فرمایا کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہی
یعنی ایسا کلام کہتی ہین کہ مبنی اور مدار اوسکا اوپر زعم اور گمان کی ہوتا ہی نہ جزم و یقین پر اسلیئی کہ زعم اوس حدیث کلام مین کہتی ہین کہ جسکی سند اور ثبوت
نہ ہو بلکہ نری حکایت ہی کہ بسبیل گمان کی زبان پر آیا ہی پس چاہیئی کہ بیچ روایت و حکایت کی احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد و یقین کی روایت نکرین اور اسی مثال
مین آیا ہی زعموا مطیۃ الکذب اور دوسری معنی یہہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہیئی کہ نسبت زعم و گمان کی کسیکی طرف کری اور کہی زعم فلان کذا مگر یہہ کہ یقین
رکہتا ہو ساتہہ دروغگوئی اوسکی اور چاہی کہ لوگ اوسکی جہوٹ سی پرہیز کرین اور دہوکا نہ پاوین اس مصلحت کی لیئی درست ہوگی نسبت زعم کی جیسیکہ
محدث وغیرہ کرتی ہین جرح **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ
اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی حذیفہ سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ کہو تم جو کچھہ کہ چاہے

اللہ اور چاہی فلانا یعنی وہی ہوگا اسلیے کہ اسمین برابر کرنا بندہ کا ساتھ اللہ کے ہوتا ہی ارادی اور مشیت مین لیکن کہو یعنی اگر سو ہر اللہ تعالی کی کسی اور
کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہی اللہ پھر جو چاہے فلانا یعنی تابعیت مشیت اللہ تعالی کی مفہوم ہو نقل کی یہہ احمد اور
ابو داود نی اور ایک روایت مین آیا ہی بطریق انقطاع کی یعنی سند متصل نہین ہے کہ فرمایا نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے محمد اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنی خواہ
چاہی غیر اوسکا یا نہ چاہی پس یہہ منافی نہین ہے اوپر کی روایت کی کہ جسمین جواز ما شاء اللہ ثم شاء فلان کا ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ
مین **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم
ربکم رواہ ابو داود اور روایت ہی حذیفہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلیے کہ اگر ہو وہ سید تو
تحقیق ناخوش کیا تمنی پروردگار اپنی کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام و لونڈی کا اور اموال کا
تو اوسکی سید کہنی سی اللہ تعالی غضب ہوتا ہی اسلیے کی اوسمین تعظیم اوسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہین اور جس صورۃ مین وہ سردار ہوگا نہین تو مع
ذلک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہہ ہے کہ کافر اور فاسق مجاہر بھی حکم منافق مین ہی و لیکن خاص منافق کو اسلیے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہے تو طرف
و تملق اوسکی بھی محتمل تھی اس نہی کی کہ اوسکو سید نکہو ۞ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبد الحمید بن جبیر بن شیبۃ قال جلست الی سعید بن المسیب فحدثنی ان جدہ حزنا قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمک قال اسمی
حزن قال بل انت سہل قال ما انا بمغیر اسما سمانیہ ابی قال ابن المسیب فما زالت فینا الحزونۃ بعد رواہ البخاری روایت ہی عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے
کہ کہا بیٹھا تھا مین پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میری یہہ کہ دادا اوسکا کہ نام اوسکا حزن تھا آیا پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل کہا اپنی کہا اونے نہین مین تغیر کرنیوالا اس نام کو کہ رکہا میرا نام باپ
میری نی کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے سختی اب تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حزن زمین سخت کو کہتی ہین اور سہل ضد
اوسکی یعنی نرم اور چونکہ اونی نام اختیار کیا جو حضرت کا نہ رکہا اور نام برا رہنی دیا شومی اوسکی اوسکی خاندان مین سختی باقی ہی اور غالبا یہہ قول اونکا
اونکا ابتدا ہجرت مین تھا کہ جب یہہ ہجرت کر کر اسلام کی لیے آئی تھی ورنہ بعد ہنوز ساتھ صحبت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کی مشرف نہوئی تھی ۞ ح و
عن ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد
الرحمن واصدقہا حارث وہمام واقبحہا حرب ومرۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام رکہو
ساتھ ناموں انبیا کی اور بہترین ناموں مین طرف اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن یعنی اور مانند اونکی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند اونکی
اور خوب سچے ناموں مین یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدترین ناموں کی حرب ہے اور مرہ کی یعنی لڑائی اور تلخی کی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ساتھ ناموں
انبیا کی یعنی نہ ملائکہ کی اور نہ ناموں جاہلیت کی مانند کلب اور حمار اور عبد شمس و مانند اونکی اور حارث کی معنی ہین کسب کرنیوالا اور ہمام سے ہی معنی قصد
و ارادہ کی اور کوئی شخص کسب و ہم سی خالی نہین اسلیے انکو خوب سچا فرمایا ۞ ع

باب البیان والشعر

باب ہے بیچ بیان اور شعر کی
ف بیان کی معنی اصل مین کشف اور ظہور اور وضوح کی ہین اور صراح مین لکھا ہی کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان
ای افصح واوضح کلاما اور شعر لغت مین یعنی دانائی اور زیرکی ہی شاعر یعنی دانا اور زیرک کی او اصطلاح مین شعر کہتی ہین کلام موزون مقفی کو کہ کہنا
والی نی قصد موزونیت اوسکا کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث مین موزون واقع ہوا ہے مقصود بالذات نہین ۞ ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبیانہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان لسحرا رواہ البخاری

روایت ہی ابن عمر سی کہا آئی دو شخص جانب مشرق سی پس کلام کیا انہین کیا خوب فصاحت وبلاغت سے پس تعجب کیا لوگون نی بسبب بیان فصاحت اونکی پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ آنحضرت نی اوسوقت فرمایا تہا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی
جانب مشرق سی آئی تہی اور اونمین دو شخص تہے کہ ایکا نام حصین بن بدر تہا اور لقب وسکا زبرقان تہا اور دوسریکا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نی بیان
اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہا یا رسول اللہ مین ایسا اور ایسا ہون اور عمرو اوس بات کو جانتا ہی عمرو نی نہایت فصاحت و
بلاغت سی جواب وسکا دیا اسطرح کو برائیان اوسکی بیان کین زبرقان نی کہا یا رسول اللہ یہہ فضائل میری جانتا ہی اور خلاف اسکی جو کہا اعتقاد کرتا
ہی لیکن بسبب حسد کی اسطرح کہتا ہی پس پہر حضرت نی فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی حکم سحر کا رکہتا ہی بیچ تغیر حال و پہیرنے دلون کی کہ جیسے سحر آدمی کو ایک حال
سی طرف دوسرے حال کی پہیر دیتا ہی ایسا ہی بعضا بیان پہیر دیتا ہی اور اسمین اختلاف ہے کہ یہہ کلام حضرت نے بیچ برائی بیان کی فرمایا یا اوسکی تعریف مین
اور ظاہر تر یہہ ہی کہ محتمل دونون وجہونکو ہی اور معنی یہہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون کی اور عاجز کرنیکی لانے مثل اوسکی
اور یہہ محمود ہی اگر حق مین ہو اور مذموم ہی اگر باطل مین ہو جیسے کہ حدیث مین آیا ہی الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح ہ ح **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بعضا شعر حکمت ہی نقل کی
بخاری نی **ف** یعنی تمام شعر بری نہین ہین بلکہ بعضی اونمین فائدہ کی بہی چیزین ہین مولانا **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ
الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَہَا ثَلَاثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوئے وہ شخص کہ مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نی
اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی تکلف کرنا کلام کرنی مین اور مقید ہونا ساتہہ عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کی او
متوجہ کرنی اونکی اپنی طرف برا ہی ہ ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَہَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ
مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نی کلمہ لبید کا ہی کہ وہ یہہ ہی
خبردار ہو ہر چیز سوا اللہ کی فانی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لبید صحابی تہی اور جاہلیت اور اسلام مین معزز ومکرم رہی اور ایکسو ستاون برس کی عمر
اونکی ہوئی ہ ح **وعن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ
شَیْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھِیْہِ فَاَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ ثُمَّ اَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ حَتّٰی اَنْشَدْتُہٗ مِائَۃَ بَیْتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا
پیچھے بیٹہا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہی تجکو بیتون امیہ بن ابی صلت سے کچہہ کہا مینی کہ ہان یاد ہین تب فرمایا کہ ہان پڑہ پس پڑہی مینی اوپر
حضرت کی ایک بیت پس فرمایا اور بہی پڑہ ایک بیت پہر پڑہی مینی ایک بیت پس فرمایا کہ ان پڑہ کوئی اور بیت یہانتک کہ پڑہین مینی سو بیتین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر
یہہ ہے کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کرتی تہی اور وہ پڑہتا تہا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تہا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سے دین کیہا
تہا اور عبادت اور دین داری کی باتین کرتا تہا اور ایمان بعث روز قیامت پر رکہتا تہا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تہا چنانچہ آنحضرت نی اوسکی حق مین
فرمایا امن شعرہ وکفر قلبہ اور وہ حریص تہا اوپر پوچہنی اور جاننی خبر کی اور صفت پیغمبر آخر الزمان کی اہل کتاب سے اور گمان رکہتا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہونگا جب
سنا کہ قریش مین ہونگی اور صفات آنحضرت کی تفصیل جانین پہر گیا اس طریق سی اور حسد وعناد اختیار کیا اور کہا نہ چاہتا ہی مجہی ایمان لانا اوپر کسی نبی کے ثقیف سے
تہو اور ابن جوزی نی کتاب وفا مین لکہا ہی کہ وہ جو علامات نبوۃ آنحضرت کی سنتا تہا آرزو کرتا تہا کہ کاشکی پاؤن ما ونکو اور خدمت اور مدد اونکی کرون جب نبوۃ آنحضرت
کا ظاہر ہوا پہر گیا اور راہ شقاوۃ اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سنا اوس شعر کا کہ اوسمین علم وحکمت ہو سنت ہے اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر وفاسق ہو ح **وعن**
جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاھِدِ وَقَدْ دَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ ھَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ وَفِیْ

سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیچ بعضی لڑائی کی در حال انکہ خون آلودہ ہوا اونگلی حضرت کے
پس فرمایا نہین تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کی ہی وہ چیز کہ دیکھی تونی اور پیش آئی تو اوسکو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین تو الخ جب
اونگلی حضرت کی غزوہ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب سکو فرمایا بطریق شعارہ کی یا حقیقۃ کی درحالیکہ تسلی دیتی تہی اوسکو اور معنی یہہ ہین کہ یہہ زخم و خون
آلودگی سہل ہی بجز اسکی تو نہین مبتلا ہوئی ہی ساتھ کسی چیز کی یعنی ہلاک قطع کی سوائے اسکی کہ تہین خون آلودہ ہوئی ہی تو اور یہہ بہی ضائع نہین بلکہ بیچ
راہ خدا اور رضا اوسکی کی ہی ثواب بکا اسپر جیسیکہ کہا فی سبیل اللہ مالقیت اور اسمین تلقین ہے امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا مین پہنچی تو صبر کرین اور
یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین اوسی اور منصور نہین صدور اوسکا حضرت سی آلہی کہ فرمایا اللہ تعالی
نی وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہہ ہے کہ کہنی والی نی قصد موزونیت کا کیا ہو جیسیکہ اوپر معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سی بغیر قصد موزونیت
کی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیلہ رجز سی ہی اور اسکو داخل شعر کی نہین کہتی ہین اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کی کبہی شعر کہی وہ شاعر نہین ہے
اور مراد قول سبحانہ سی وما علمناہ الشعر یہہ ہے کہ وہ شاعر نہین ہی ع ح **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ
لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ
اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن قریظہ کی واسطی حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کے پس تحقیق جبرئیل عم ساتہہ تیرے
ہین یعنی امداد و اعانت تیری کرتی ہین بیچ القا و الہام مضامین کے اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی واسطی حسان کی جواب دے میری طرف سی
یعنی کافرون کو کہ ہجو کرتی ہین اور ناسزا کہتی ہین مجکو یا الہی تائید کر اور قوۃ دی حسان کو ساتہہ جبرئیل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دن
قریظہ کی یعنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہود مین سے ایک جانب مدینہ کی اونکو آنحضرت نی محاصرہ کیا تہا بعد غزوہ خندق کے اور حسان بن ثابت بن منذر انصاری مدنی
صحابی بڑی شعرائی اسلام سی ہین ایکسو بیس برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹہہ برس کفر مین گذری اور ساٹہہ برس اسلام مین ع ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُھْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْھِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اونپر پہینکنی تیر کی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس
سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمنان دین کی ولیکن چاہیی کہ ہجو کرین اونکے بعد ہجو کرنی اونکی مسلمانون کی اور اس سے پہلے ہجو اونکی نکرین
تا باعث ہجو مسلمانون کی نہو بموجب فرمانی اللہ تعالی کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وَعَنْھَا** قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَقَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی واسطی حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری
جب تک کہ مقابلہ کرتی ہی تو اللہ اور رسول کیطرف سی یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور رد کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ نی کہ سنا مینی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہجو کی کفار کی حسان نی پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ یعنی تشفی ہوئی نقل کی
یہہ مسلم نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقُلُ التُّرَابَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ
حَتّٰی اَغْبَرَ بَطْنُہٗ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا ✣ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا ✣ فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا ✣
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا ✕ اِنَّ الْاُوْلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا ✕

اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَیْنَا یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ اَبَیْنَا اَبَیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی براسی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی مٹی دن خندق کی یعنی جس زمانہ مین خندق کہودی جاتی تہی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف سی اوسکی کاروبار مین مشغول رہتی تہی کہ مٹی اوٹہا اوٹہا کر پہینکتے تہی یہانتک غبار آلودہ ہوا تہا پیٹ حضرت کا فرماتی یعنی پڑہتی یہہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سی ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتی ہم اور نہ صدقہ دیتی ہم اور نہ نماز پڑہتی ہم پس اوتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہم پر اور ثابت رکہہ قدم ہمارے اگر ملین ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہی ہم پر سبب اسکے کہ جب ارادہ کرتی ہین وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پہیرنیکا انکار کرتی ہین ہم بلند کرتی تہی آنحضرت ساتہہ ان بیتون کی آواز اپنی خصوصا لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہا کی ضمیر پہرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا ابینا کی لفظ قائلا مقدر ہی اور مکرر کہتی تہی اسکو واسطی تاکید اور تلذذ اور ثانی اور اون کی مسلمانون اور کافرون سے اور کہا طیبی نے کہ پہرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بیتون کی اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوصا ساتہہ لفظ ابینا ابینا کی **شرع** وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا شروع کیا مہاجرون اور انصار نی کہودنا خندق کا اور اٹہانا مٹی کا اور وہ پڑہتی تہی اس رجز کو ہم ہین وہ لوگ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد پر جب تک کہ باقی رہین ہم ہمیشہ فرماتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال انکہ جواب دیتے تہی اونکو ساتہہ ان کلمات کی یا الہی نہین زندگی مگر زندگانی آخرۃ کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کرین مشقت پر مانند قول اللہ تعالی کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ **شرع**

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کردی پیٹ اسکو بہت بہتر ہی بہرنی پیٹ کسی شعر مذموم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا تو مراد شعر سی وہ شعر ہی کہ جسمین مستغرق رہے اسطرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سی باز رہی پس اسصورت مین ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر بد مضمون ہی کہ مشتمل ہوا وپر فحش اور کفر اور معانی ناشائستہ کی **شرع**

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ روایت ہے کعب بن مالک سے یہہ کہ اونہون نی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اللہ تعالی نی نازل کی بیچ حق شعر کہنی کی وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہی اوس ذات کی جان میری بیچ ہاتہہ اوسکی ہی گویا کہ مارتی ہو کفار کو ساتہہ شعر کی مانند مارنی تیر کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور مذکور ہی کتاب استیعاب مین کہ ابن عبد البر کی ہی یہہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو بیچ شعر کی کہ اچہا ہی یا برا پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی **ف** لکہا ہی علما نی کہ تین شخص ممتاز شعرائے اسلام سے تہی حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک ڈراتی تہی کافرون کو ساتہہ لڑائی اور جہاد کی اور ڈالتی تہی رعب بیچ دل انکی اور حسان طعن کرتی تہی بیچ نسب انکے اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتی تہی اونکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کی بیچ شعر سے تاسف کیے اوپر حال اپنی کے عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالی نی بیچ مذمت شعر کے

یہہ آیۃ اوتاری والشعراء یتبعہم الغاوون حضرت نی فرمایا کہ شعرا کہ ہجو کفار کی و تائید دین اسلام کی کرتی ہین حکم جہاد کا رکہتا ہی ایسا شعر کہنا مذموم نہین ہے
اور کہنی والا اوسکا ان شعرا مین کہ اس آیۃ مین مذکور مین داخل نہین چنانچہ اسلیٔی مستثنی کیا ہی اللہ تعالی نی اُنکو ساتہہ قول اپنی کی الا الذین امنوا وعملوا
الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان ہونی ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ ؏ ح وعن ابی امامۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ الترمذی اور روایت ہی
ابی امامہ سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمائی نہی حیا اور زبان بستگی بری بات سے دو شاخین ہین ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخین
ہین نفاق سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہی اور ذکر اوسکا کتاب الایمان مین ہو بہی چکا ہی اور ہونا زبان بستگی کا شاخ
ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہی کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی اور شغل عبادت اور اصلاح باطن
کی قدرت نہین رکہتا ہی اوپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہی ثابت کرنی مدعا و مراد کو بروجہ مبالغہ اور تیزی زبان سے اور تقوی کرتا ہی بری باتون
سی بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہی اور دلیر و قادر ہوتا ہی اوپر بیان اور تیز زبانی کی ؏ ح وعن ابی ثعلبۃ الخشنی ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیمۃ احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی وابعدکم منی مساویکم
اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیہقون رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوہ عن جابر
وفی روایۃ قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیہقون قال المتکبرون
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہارے طرف میرے اور بہت نزدیک تمہاری مجہسی دن
قیامت کی بہت خوش اخلاق تمہاری ہین اور تحقیق دشمن ترین تمہارے طرف میرے اور دورترین تمہارے مجہسی بد اخلاق تمہاری ہین کہ وہ ہین بہت کلام
کرنیوالی تکلف کرکر اور خلاف حق کی اور فراخی کرنیوالی کلام مین بغیر احتیاط کی اور متفیہق نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ترمذی
نی مانند اسکی جابر سی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یون ہے کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنی ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہین
متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالی **ف** فہق کہتی ہین فراخ کرنی سخن کو اور منہہ بہر کر کلام کرنیکو جیسی متکبر بنتاتی ہین پس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر
کی کرتی ہین تفسیر کیا متفیہقون کو ساتہہ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ کرنی اور تقریرین بنا بنا کر نی مذموم و مکروہ ہین لیکن جمع
اور خطبون مین اور وعظون مین بہ نیت تاثیر کی دلونمین اور نرم کرنی دلون کے اور متوجہ کرنیکی طرف طاعتون کے کرتی ہین مکروہ نہین لیکن بیچ اسکے موافق سمجہ لوگون کے
کلام کرین نہ یہہ کہ دقایق اعراب کے اور مشکل لغۃ بولین سامنی ان پڑہون کی کہ یہ اچہا نہین ؏ ح وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج قوم یاکلون بالسنتہم کما تاکل البقرۃ بالسنتہا رواہ احمد اور روایت ہی سعد بن
ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلی گی ایک قوم کہ کہاوینگی ساتہہ زبانون اپنی کی جیسیکہ
کہاتی ہین گائین ساتہہ زبان اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ساتہہ زبانون الخ یعنی زبانون کو وسیلہ کہانیکا کرینگی کہ تعریف و مذمت لوگون کی
کرینگے جہوٹی اور ظاہر کرینگی فصاحت و بلاغت تا کہ لوگون کو جال مین پہانسین اور حاصل کرین اونسی دنیا اور خواہش نفسون اپنی کی جیسیکہ
کہاتی ہی گائین الخ یعنی جیسی وہ کہاتی ہی اپنی زبان سے اور تمیز نہین کرتی بیچ چرنی چارہ کی درمیان تر اور خشک اور شیرین و تلخ کی اسیطرح وہ
لوگ کیا اپنی زبانون کو وسیلہ مقاصد اپنی کا کیا ہی تمیز نہین کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ؏ ح وعن عبد اللہ بن عمرو
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل الباقرۃ بلسانہا رواہ

الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی اوس شخص
کو کہ مبالغہ کری فصاحت کلام مین وہ جو کہاوی ساتھ زبان اپنی کی یا پہیر زبان اپنی کو گرد دانتون کی یعنی از راہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت و بیان کے جیسی کہ بیلیں ہین اور کہاتی
ہین چارا گہانس ساتھ زبانون اپنی کی نقل کیا یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے ف پس وہ کلام اچہا ہی کہ ہو بقدر
حاجت کی اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتھ باطن اوسکی کی بموجب شریعة کی ۞ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مررت
لیلة اسری بی بقوم تقرض شفاههم بمقاریض من النار فقلت یا جبرئیل من هؤلاء قال هؤلاء خطباء امتک الذین یقولون ما لا
یفعلون رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی گذرا مین اوس رات کو کہ معراج کروائی گئی مجہکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تہی ہونٹ اونکی ساتھ مقراضون آگ کی پس کہا مینی ای جبرئیل کون ہین یہہ
لوگ کہا یہہ ہین واعظ قوم تیری کی وہ جو کہتی ہین وہ چیز کہ آپ نہین کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی لوگون کو نیک کام
کرنیکو کہتی ہین اور آپ نہین کرتی اور برائی اونکی نکرنی مین ہی اور کہنی مین برائی نہین اگرچہ آپ نکرین چنانچہ اسلیی امر بالمعروف مین فعل شرط نہین ہے
اور اگر کرین تو بہتر ہی ولیکن امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہین رکہتا ۞ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی به قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منه یوم القیمة صرفا ولا عدلا
رواه ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکہی پہیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا
کلام کا تا قابو مین لاوی بسبب اوسکی دل مردون کی یا فرمایا لوگون کی نہین قبول کریگا اللہ تعالی اوسکی دن قیامت کی نفل اور نہ فرض نقل کی یہہ
ابوداؤد نی ۞ وعن عمرو بن العاص انه قال یوما وقام رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قوله لکان خیرا له سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لقد رأیت او امرت ان اتجوز فی القول فان الجواز هو خیر رواه ابوداؤد اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہ یہہ انہون
نی کہا ایکدن اوسحالت مین کہ کہڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑہنی کو یا وعظ کہنی کو اور بہت بیان کیا یعنی واسطی اظہار فصاحت وبلاغت کی یہانتک
تک کہ تنگ ہوئی لوگ پس کہا عمرو نی اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر مین تو البتہ بہتر ہوتا واسطی اوسکی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی
تحقیق جانا مینی یا فرمایا حکم کیا گیا مین یہہ کہ اختصار کرون مین تقریر مین پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف حدیث مین لفظ
فقال عمرو مکرر ہی بسبب طول کلام کی اسلیی کہ ولو قصد الخ مقولہ ہی قال یوما کا اور قام رجل حال ہی پس چونکہ قول ومقولہ مین فرق پڑگیا بسبب
حال کی پہر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو ۞ وعن صخر بن عبد اللہ بن بریدة عن ابیه عن جده قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم یقول ان من البیان سحرا وان من العلم جهلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا رواه ابوداؤد
اور روایت ہی صخر بن عبداللہ بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبداللہ سے اور انہون نی نقل کی صخر کی دادا سے یعنی بریدہ سے کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بعضا بیان سحر ہی اور تحقیق بعضا علم جہل ہی اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہی اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہی یعنی کہنی والی
پر باملال ہی سننی والی پر اگر جاہل ہی تو بسبب اسکی کہ سمجہتا نہین اور اگر عالم ہی تو بسبب اسکی کہ وہ خود جانتا ہی یا گران ہی اوسپر کہ نہین چاہتا کہ سنی اوسکو
نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف بعضا علم جہل ہی اوسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ سیکہی ایسی علوم کہ احتیاج نہین ہی اونکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ
اور مانند انکی اور چہوڑ دی اون علوم کو کہ محتاج ہین لوگ انکی یعنی قرآن اور اور علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہہ ہے کہ بعضی علوم لازم کرنیوالی جہل
اور علوم کی ہوتی ہین یا ان اعتبار اوسکو جہل کہا دوسری یہہ مراد یہہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکری یہہ جاہل اسلیی ہوا کہ جو کوئی علم کہی اور عمل نکری تو گویا جاہل ہی اور

ممکن ہی کہ مراد یہہ ہو کہ ایک دعوی علم کا کرتا ہی اور اپنی گمان مین عالم ہی اور واقع مین جاہل ہی یہہ علم وہی علم نہین بلکہ جہل ہی اور تعلم ساتہہ بعض
حرکی یعنی حکمت کے ہی اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہی شرح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشة قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او ينافح ويقول رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہا
تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکہتی حسان کی واسطی منبر مسجد مین کہ کہڑی ہوتی اوسپر کہڑی ہونا واسطی لیکہ فخر کرتی حضرت کی طرف سے یا کہا کہ مقابلہ کرتی
حضرت کی طرف سی اور فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہی حسان کی ساتہہ جبرئیل کی جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی وہ یا کہا فخر کرتا ہی
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** انس قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم حاد يقال له انجشة وكان
حسن الصوت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم رويدك يا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة يعني ضعفة النساء متفق عليه
اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنی والا کہا جاتا تہا اوسکو انجشہ اور تہا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطی اوسکی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آہستہ ہانک اونٹون کو ای انجشہ مت توڑ تو شیشون کو کہا قتادہ نی مراد رکہتی تہی یعنی آنحضرت ساتہہ شیشون کی برتہون ضعیف
عورتون کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتہہ گانی اور آواز کی کذا فی الصراح اور یہہ حدی ایک قسم ہی گانی کی مباح ہی بالاتفاق
اور کسیکو علما مین سے خلاف نہین ہی اسمین اور عادت ہی عرب کے کہ جب اونٹ تہک جاتی ہین تو خوش آوازی کرتی ہین اور حدی کہتی ہین تا اونٹ گرم دست ہو جاتی ہین اور تیز
چلنے لگتی ہین اور قواریر جمع قارورہ کی ہی یعنی شیشہ کی اور معنی آخر جملہ کی دو ہین ایک تو یہہ کہ بسبب ضعف و نرمی کی کہ عورتون کے بدن مین ہی تیز چلنا اونٹون کا اور جنبش
موجب رنج و مشقت کی ہی اور دوسری معنی یہہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتون کی ہی یعنی مبادا اوسکی گانی تغیر اونکی باطن مین پیدا ہو اور خطری برائی کی کہ گانا باعث
طبیعت کو جنبش مین لاتا ہی اور وسوسے دل مین ڈالتا ہی اس سبب سے فضیل بن عیاض رح نی فرمایا کہ الغناء رقية الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ یہہ احتمال ازواج مطہرات مین
ضعیف ہے لیکن وسوسی خاطر کی طبعی ہین اختیار مین نہین راہ احتیاط کی چلنی اولی ہی کذا قالوا اور حقیقت مین افعال و اقوال آنحضرت کی واسطی تعلیم و تلقین امت کی ہین
اور اکثر شارحین نے دوسرے معنون کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہین باعتبار الفاظ کی حدیث کی **وعن** عائشة قالت ذكر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
الشعر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو كلام فحسنه حسن وقبيحه قبيح رواه الدارقطني وروى الشافعي عن عروة مرسلا اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ذکر کیا
گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچہا گیا کہ شعر اچہا ہی یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شعر کلام ہی پس اچہا اوسکا اچہا ہی اور برا اوسکا برا ہی یعنی مدار مضمون
پر ہی اگر اچہا مضمون ہے تو وہ شعر اچہا ہی اور اگر برا ہی تو برا ہی نقل کی یہہ دارقطنی نی اور نقل کی شافعی نی عروہ سے مرسل **وعن** ابي سعيد الخدري قال بينا نحن نسير مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ينشد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا الشيطان او امسكوا الشيطان لان يمتلئ جوف رجل قيحا خير
له من ان يمتلئ شعرا رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا جس وقت چلتی تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرج مین کہ نام ہی ایک بستی کا مکہ کی راہ مین ناگہان سامنی آیا ایک
شاعر کہ شعر پڑہتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکڑو شیطان کو یا فرمایا نہ جانی دو اس شیطان کو البتہ بہر جانا پیٹ مرد کا پیپ سی بہتر ہی اوسکی لیے بہرنی سی ساتہہ شعر کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
چونکہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ شعر پڑہتا ہے وہ بی باک اور بی محابا چلا جاتا ہی التفات مسلمانون کی طرف نہین کرتا جانا کہ نہایت مشغول ہی شعر کا اور یہہ ہی تو نشہ اوسکی باطن مین
حیا اور ادب ہی پس اوسکو شیطان کہا اور دوری قرب و رحمت الہی سے اور مذمت کی شعر کی کہ ساتہہ اوسکے مغرور و مبتلا تہا **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغناء
ينبت النفاق في القلب كما اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ راگ اگاتا ہی نفاق کو دل مین جیسا کہ اگاتا ہی پانی کہیتی کو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی
راگ ہے سبب نفاق کا اور یہی روایت دیلمی نے انس سے یہہ الفاظ آئی ہین کہ الغناء واللهو ينبتان النفاق كما ينبت الماء العشب والذي نفس محمد بيده ان القرآن والذكر لينبتان الايمان في القلب كما ينبت الماء العشب

نووی کی کتاب روضہ میں کہ گانا ساتھ نری آواز کی مکروہ ہی اور سننا بھی اوسکا مکروہ ہی اور اگر ہو سننا اوسکا اجنبی عورت سی تو بھی بہت مکروہ اور
گانا ساتھ ساز کی شعار شرابیوں والوں کا ہی مانند عود و طنبورہ اور باجوں کی حرام ہی ایسا گانا بھی اور سننا بھی برح ع **وعن نافع** قال
كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ اِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي
بَعْدَ اَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا میں ساتھ ابن عمر کی بیچ راہ
کی پس سنی اونہوں نی پس رکہیں دونوں اونگلیاں اپنی کانوں میں اور دور ہوی راہ سی دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور اجتناب کی پہر کہا واسطی
میری بعد اسکی کہ دور ہولی ای نافع کیا سنتا ہی تو کچھ یعنی اس آواز سی کہا میں نی نہیں پس اوٹہالیں انگلیاں اپنی دونوں کانوں اپنوں سی کہا ابن
عمر نی تہا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنی آواز نی کی پس کہا حضرت نی مانند اوس چیز کی کہ کیا میں نی کہا نافع نی اور تہا میں اوس وقت لڑکا
چہوٹا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** یعنی اس سبب سی مجکو منع نکیا سننی اوسکی کہ میں چہوٹا تہا تکلیف شرعی مجپر نہ تہی تا کوئی نہ کہی کہ
کراہیت تنزیہی تہی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی اور ورع کی تہا والا نافع کو بھی اوسی منع کرتی اور کلام در باب غنا کی
طویل ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ محدثین کہتی ہیں کہ کوئی حدیث تحریم غنا میں صحیح نہیں ہوئی اور مشایخ کہتی ہیں کہ جو کچھ کہ مقام نہی میں واقع ہوا ہی
مراد یہہ ہی کہ اوسکی ساتھ باجا ہو اور فقہا اس باب میں تشدید بلیغ رکہتی ہیں اور فتاوی قاضی خان میں لکہا ہی کہ سننا آواز لہو کا یعنی باجوں کا
حرام اور گناہ ہی بموجب فرمانی آنحضرت کی استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها من الكفر اور اگر سنی اچانک پس نہیں
گناہ ہی اوسپر اور واجب ہی اوسپر یہہ کہ بہت کوشش کری اسمیں کہ نہ سنی اسلیے کہ منقول ہی آنحضرت سی کہ اونگلیاں کان میں کہہ لیں برح ع

باب حفظ اللسان والغيبة والشتم

یہہ باب ہی بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سی کہ نکہنا چاہی خصوصا
غیبت اور برا کہنا اوسکا بچانا ہی اوسکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن سهل بن سعد** قال قال
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سہل
بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ضامن ہو واسطی میری اور عہد کری اور لازم پکڑی اپنی پر محافظت اوس چیز کی کہ
درمیان دونوں کلوں اوسکی کی ہی یعنی زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوی کلام بی فائدہ اور بری سی اور دانتوں کو کہانی اور پینی حرام سی
اور لازم پکڑی محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونوں پانوں اوسکی کی ہی یعنی ستر کو محفوظ رکہی زنا سی ضامن ہوں میں واسطی اوسکی بہشت کا نقل کی یہہ
بخاری نی **ف** یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کی درجات عالیہ میں اور یہہ ضمانت حقیقت میں پروردگار کی طرف سی ہی جیسا کہ اپنی فضل سی ضامن ہوا
رزق بندوں کا ہوا ہی ویسی ہی وعدہ قوی جزا اور اعمال کا بھی کیا ہی اور آنحضرت نائب اوسکی ہیں برح ع **وعن ابي هريرة** قال قال رسول
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھ ایک بات
کی کہ اوسمیں رضامندی حق کی ہی نہیں جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکی اوس کی بڑی درجی یعنی بندہ نہیں جانتا ہی قدر اوسکی
اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم اعتبار حال آنکہ وہ اللہ کی نزدیک بڑی مرتبہ کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھ ایک بات کی

کراوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضائقہ نہین جانتا اوسکی کہنی مین اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکے دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری
نی اور بیچ اک روایت بخاری اور مسلم کی یہہ الفاظ آئی ہین کہ گرتا ہی بندہ بسبب اوس بات کی آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان
مبدا اور منتہی کی دور تر ہی اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی ف یعنی زبان کو نگاہ رکہنا چاہیی اور اوسکی فعل کو آسان
نہ جاننا چاہیی ایک بات کہ بندہ کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت
مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنی کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی ش ح وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ تغلیظ و تشدید ہی یعنی یہہ
کی مار ڈالنی مسلمانون کیسی اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسیکہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر کرتی ہی یا مراد مار ڈالنا ہی
بسبب اسلام کی کہ حلال و مباح جانی بسبب اوسکی قتل اوسکا اور یہہ بی شک ہی کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکی کی اور حلال و مباح جاننے
کی کفر ہی ش ح وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہی اپنی بہائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پہرتا ہی ساتہہ اس کلمہ
کفر کی ایک اون دونو کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکی حق مین کہا ہی اسلیی کہ اگر سچ کہا تو وہ خود شخص کافر ہی
اور اگر جہوٹ کہا اور وہ کافر نہ تہا تو یہہ کہنی والا کافر ہوتا ہی اسلیی کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد
کیا اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اون حدیثون مین سی ہی کہ گنا ہی ان کو بعضی علمانی مشکلات سی بجہت اسکی کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہے کیونکہ
مذہب اہل حق کا یہہ ہے کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاے مسلمان بسبب گناہون کی مانند قتل و زنا کی اور کہنی اوسکی اپنی بہائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان
دین اسلام کی پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننی والی اوسکی پس اس صورت مین معنی باء بہا کی یہہ ہونگی
کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہہ کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکی کی اور تیسری یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر
خوارج کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہہ ضعیف ہی اسلیی کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کی نزدیک یہہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کے کافر نہی
جاوین کہتا ہون مین کہ یہہ بہی غیر حق روافض و خوارج زمانی ہماری کی ہی اسلیی کہ وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بلکہ تمام اہل سنت
وجماعت کے پس وہ کافر ہین بلا نزاع ش ح وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق
ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری اور روایت ہی ابی
ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ کفر
و فسق کہنی والی پر اگر نہو یار اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق
کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہے تو آپ کافر ہوا ش ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا
بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جو شخص کہ پکاری کسی شخص کو ساتہہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہے وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت
اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن انس وابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیِٔ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی اور ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ وہ شخص برا کہنی والی آپسمین گناہ اوسچیز کا کہ کہین اوسپر ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ ہی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جب تک تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سے یا بن ہنچ کہ زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا کہنی پہل کرنیوالی کی سی اور ایذا اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نی کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا ہی گناہ گار بسبب تعدی کی شرح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جائز واسطی صدیق کی یہہ کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی یعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کی چنانچہ آیہ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور ایسی مقام مین پہنچا کہ بعد مقام نبوت کی ہی اور تمام انبیا واسطی رحمت کی او نزدیک کرنی دورون کی مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور مانگنا درگاہ رحمت سے ہی شان اوسکی نہوا اور مقتضای مقام صدیقیت کا نہین اور یہی خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اوسکا ہوا اور اپنی زبان کو ساتہہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتہہ اوسکی نکرین اور ساتہہ لعنت کرنی بد دعا کی اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت کہ اور کوئی اوسکو لعنت کری مگر جائز ہی اوس کافر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتہہ مرنی اوسکی کفر پر اور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الہی سی اور نا امید مطلق کرنا ہی فضل تمامنا ہی اوسکی یہہ تو مخصوص کافرون کی لیی ہی اور دوسری دوری اور محرومی مقام قرب ورضای حق سی کہ راجع اور عائد ساتہہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچھہ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعضی اعمال واورادکی اور بعضی صحابہ وغیرہم سی ہی منقول وماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیی لائی کہ احتراز تہوڑی سی لعنت سی نادر الوقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نی کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ ذم نہین ہی اوسکی لیی کہ صادر ہو لعنت اوسکی ایکبار یا دوبار شرح **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداسی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنیوالی نہ ہونگی گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالی دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** گواہی دینی والی یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کی لوگ ہین او نپر امت محمدی گواہی دین گی کہ اونکی رسولون نی ابلاغ احکام الہی کیا تہا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پس فرماتی ہین کہ لعنت کرنیوالون کو کہ لعنت عادت اور خو اونکی ہی درجہ شہادۃ یعنی گواہی دینی کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگونکی شفاعت کرین نصیب نہین ہونیکا دن قیامت کی شرح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَکَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَکُهُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہی کوئی ہلاک ہوئی لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوئی پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی یہہ کہی بقصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنیکی لوگون کو رحمت الہی سی نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کی اوپر حال اونکی تو وہ کہنی والا اوسکا سب سی زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی کہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سی دیکہا اور رحمت حق سی نا امید کیا اور یہہ معنی اہلکہم کی ہین کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکہم ساتہہ زبر کاف کی بصیغہ ماضی بہی آیا ہے

اوسکی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہی ہلاک کرتا ہی لوگون کو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنی کی معاصی مین ڈالتا ہی اسلیئی کہ سنی اس کلام کی سی شکستہ دل اور ناامید و بی شوق ہوتی ہین گنہگار گرفتار صفت قہر و جلال کی ہین انکو نصیحت ساتہہ نرمی کی کرنی اور ساتہہ رحمت و مغفرت الہی کی امید وار کرنا خوف سے مفید ہے پس یہان اشارہ بہی ہے کہ لوگون کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہیئے **وعنہ قال**

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ذَا الْوَجْہَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو رویہ منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہی دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت سے از راہ خوشامد کی ایسی باتین کرتا ہی کہ موافق مرضی انکی ہو رعایت حق کی نہین کرتا جیسیکہ حال منافقون کا ہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن حذیفۃ قال سمعت**

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے ہی نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ نجات پائی ہوئی کی چغل خور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین بجای لفظ قتات کی لفظ نمام کا آیا ہی **ف** قتات اور نمام کی ایک ہی معنی ہین کہ جو ایک کی بات دوسری کو پہنچا دی اوپر وجہ فساد کی ؁ **وعن**

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکِذْبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْکِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو اپنی پر سچ بولنی کو اسلیئی کہ سچ بولنا راہ دکہاتا ہی طرف نیکوکاری کی یعنی خاصیت سچ بولنی کی یہہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی کرنی کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پہنچاتی ہی نیکوکار کو طرف بہشت کی یعنی مراتب عالیہ اوسکی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی مین یہان تک کہ لکہا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکہو تم اپنی تئین جہوٹ بولنی سی اسلیئی کہ تحقیق جہوٹ بولنا پہنچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق و فجور کی اور تحقیق فسق کرنا پہنچاتا ہی طرف آگ دوزخ کی اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جہوٹ بولنی مین یہان تک کہ لکہا جاتا ہی نام اوسکا نزدیک اللہ تعالی کی بڑا جہوٹا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہہ الفاظ آئی ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی پہنچاتی ہی طرف بہشت کی اور تحقیق جہوٹ بولنا فجور ہی اور تحقیق فجور پہنچاتا ہے طرف آگ کی **ف** لکہا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتہہ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا یا لکہا جاتا ہی نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کی نزدیک ملاء اعلے کے یا لوگ اپنے کتابون مین نام اوسکا صدیق لکہتے ہین اور مقصود یہہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتہہ اس صفت و نام کے اور ڈالا جاتا ہی لوگون کی دلمین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون پر کہ یہہ سچا ہی برقیاس قول اللہ تعالی کی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا اور اسیطرح جہوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہے کہ یہہ جہوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے

عذاب جہوٹون کا یا لوگون مین جہوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ وسی بغض کہتی ہین ۱۲ ح وعن اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ یَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام کلثوم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی نہین جہوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی درمیان لوگون کی اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ
جہوٹ ہی ہون اور پہنچاتا ہی اچہی باتین یعنی ایک کیطرف سی دوسری کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہی خیر
کو نہ شر کو مثلاً زید و عمر مین بگاڑ ہی یہہ انکی اصلاح کی لیی کہتا ہی ایک کیطرف سی دوسری کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی
کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو اگرچہ اسنی نہ کہا ہو ۱۲ ع وعن الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ
الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْھِھِمُ التُّرَابَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مقداد بن اسود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہو تم
تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اونکی مونہہ مین مٹی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو تمہاری بطمع مال کی برابر ہی کہ تعریف
نثر ہو یا نظم اونکی مونہہ مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچہہ نہ دو یا مراد یہہ ہی کہ کچہہ تہوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ساتہہ ڈالنی خاک کی قلت و حقارت میں
تا کہ ہجو نکرین تمہاری اور بعضی علماء نی اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سی کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ مٹی خاک کی لی اور سامنی
امیر المومنین حضرت عثمان رض کی تعریف کرنیوالیکی مونہہ مین ڈالدی اور اسمین زجر ہی تعریف کرنیوالیکو اسلیی کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی
اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نی کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہی اونہون نی تعریف کرنیکی بغیر تمیز کی درمیان حق و باطل کی
اور مستحق و غیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سی ممدوح سی متوقع ہوتی ہین نفع کی لیکن جو کہ تعریف کری کسیکی اچہی فعل اور امر
محمود پر تا کہ اوسکو رغبت ہو اور بہلائیون کی کرنیکی اور لوگون کو رغبت ہو اوسکی اقتدا کی پس نہین ہی وہ مداح یعنی مداح برا ۱۲ ع وعن
اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ
مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی
بکرہ سی کہا تعریف کی ایک شخص نی ایک شخص کی کہ وہ بہی حاضر تہا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت
نی وای تجکو کاٹی تو نی گردن بہائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سی تعریف کرنیوالا ضرور پس چاہیی کہ کہی گمان کرتا ہون مین فلانیکو ایسا
یعنی مرد صالح مثلاً حال انکا اللہ تعالی جانتا ہی حقیقت حال وسکیکو اور حساب لینیوالا اور جزا دینی والا اوسکا ہی اوسکی کردار پر اگر گمان رکہتا ہی
تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی یعنی جبکہ تعریف کی اور تعریف نکری اور حکم نکری خدا پر ساتہہ جزم و یقین کی کسیکو کہ وہ ایسا ہی یعنی احتیاط کری
تعریف مین اور کہی کہ گمان رکہتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہی کہ بلاشبہہ ایسا ہی تا کہ حکم علم الٰہی پر نہو ف کاٹنا گردن کا معنی ذبح اور
ہلاک جسمانی کی ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کی کہ ممدوح کو اوسی عجب و غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہہ دین مین اور کبہی
تعریف باعث ہلاک دنیا کی بہی ہوتی ہی جبکہ تعریف سنکر کسی مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکی قصاص مین اوسکو ہلاک کیا حاکم نی ۱۲ ف
تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ ہی تعریف کری اوسکی اوسکی مونہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سی اور دوسرا یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی
غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچی پس اسسی بہی نہی کی گئی اور تیسرا یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اسحال مین کہ نہ پروا ہو اسکی
پہنچنی نہ پہنچنی کی اور تعریف کری اوسکی ساتہہ ایسی چیز کی کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا مضائقہ نہین ۱۲ عالمگیریہ وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ

فِی اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَہَتَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْکَ مَا فِیْہِ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْہِ فَقَدْ بَہَتَّہٗ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی غیبت کہا بعضی صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا
تر ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہی اپنی بھائی مسلمان کو ساتھہ ایسی چیز وصفت کی کہ ناخوش کہی کہا بعضی صحابہ نی پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بھائی
میری کی یعنی اوس شخص مین کہ اوسکو بدی ذکر کیا مینی وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنی اگر وہ صفت بد اوسمین ہے اور سچ مینی کہا اور اوسکو ناخوش لگا یہہ بھی غیبت
ہی فرمایا حضرت نی اگر ہی اوس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق بہتان کیا تو نی
اوسپر یعنی غیبت یہہ ہی کہ عیب سچا کہی اور اگر سچ نکہی تو افترا و بہتان ہی نقل کیا یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ الفاظ آئی ہین جسوقت
کہ کہی تو واسطی بھائی اپنی کی وہ چیز کہ اوسمین ہی پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور جسوقت کہی تو وہ چیز کہ نہین اوسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نی
اوسپر **ف** جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت برا اور بہ نسبت اور گناہون کی زیادہ پہیلا ہوا ہے لوگون مین بہت ہی کم ہین ایسی لوگ کہ بچی ہین اوس سی
اور غیبت کہتی ہین کسیکی یاد کرنیکو ساتھہ ایسی عیب کے کہ ناخوش لگی اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا اوسکی دین مین یا اوسکی دنیا مین یا اوسکی
خلق مین یا اوسکے نفس مین یا اوسکے مال مین یا اولاد مین یا باپ مین یا بیوی مین یا اوسکے خادم مین یا کپڑی مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا
اوسکی حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تندخوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا اوسکی مین جو کچھہ کہ متعلق ہی ساتھہ اوسکی
خواہ ذکر کرنا ساتھہ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتھہ آنکھہ اور بہون اور سر اور ہاتھہ اور مانند اونکی کی اور قاعدہ کلیہ اوسمین یہہ ہے کہ جس چیز
سی سمجہا دے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی ہو پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی مونہہ پر کہے اور ناخوش لگی اوسکو بیحیائی اور ایذا اور وحشت
ہے کہ یہہ اور بہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہہ ہے کہ بخشوائی اوسی کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہے اور اگر نہین پہنچی ہی اگر وہ مر گیا
یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانی مین لازم نہین ہے کہ تفصیل کہی بطریق اجمال کی کافی ہی کہ کہی تیری غیبت کی ہی مینی
بخش دے ہو الصحیح اور بیچ استغفار کرنیکی واسطی اوسکی کہ جسکی غیبت کی ہی یہی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین آیا ہی ؁ ع ح **ف** ذکر کرنا
آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کی نہین مضائقہ ہی اور مکروہ ہی اس صورت مین کا ارادہ کرتا ہو برا کہنی اور نقصان کا اور جسنی غیبت
کی ایک شہر والون کی یا بستی والونکی تو نہین ہوتی وہ غیبت یہان تک نام لی ایک قوم معین کا کذا فی السراجیۃ ایک شخص روزہ رکہتا ہی اور
نماز پڑہتا ہی لیکن ضرر پہنچاتا ہی لوگون کو ہاتہہ اور زبان سی پس ذکر کرنا اوسکا ساتھہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے نہین ہے غیبت اور اگر خبر پہنچا وی
سلطان کو اوسکی تاکہ وہ تنبیہ کری اوسکو پس نہین گناہ ہی اسپر کذا فی فتاوی قاضی خان ؁ عالمگیریہ **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَجُلًا
اِسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْ وَجْہِہٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْہِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ لَہٗ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْہِہٖ وَانْبَسَطْتَ
اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتٰی عَاہَدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ
مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اتِّقَاءَ فُحْشِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک
شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو اسکو آنیکا پس برا ہے اپنی قوم مین پس جب بیٹہا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت
نی بیچ ملاقات اوسکی اور تبسم کیا واسطی اوسکی یا میٹہی باتین کین اوسکی پس جبکہ گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کہا تہا

آپنی اوسکی حق مین لیا اور ایسا پہر کشادہ روئی کی اپنی بیچ ملاقات اوسکی کی درمیان آپہی باتین کین اوسنی پس فرمایا حضرت نے کب پایا تونی مجکو فحش بولنی والا
تحقیق بدترین آدمیونکا نزدیک اللہ کی مرتبہ مین دن قیامت کی وہ شخص ہی کہ چہوڑین اوسکو لوگ واسطی بچنی برائی اوسکیکی اور ایک روایت
مین واسطی بچنی فحش اوسکیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصین تہا اور تہا وہ مولفۃ القلوب اور سرداران
عرب سی اور اپنی قوم مین رئیس تہا اور تہا بدخلق اور آثار نقصان دین وایمان کی اوس سی حضرت کی حیات مین اور بعد وفات
حضرت کی ظہور مین آئی اور بعد رحلت آنحضرت کی مرتد ہوگیا تہا اور حضرت ابوبکر رض کی ہاتہ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کرکر مسلمان مرا
اور اوسوقت مین کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تہا لیکن اسلام کامل نہ تہا اور کلام مذکور آنحضرت کا اوسکی حق مین علامات نبوت اور معجزات
سی تہا کہ خبر غیب سی اور حقیقت حال اوسکی سی دی آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوسنی ظہور مین آئی اور یہہ مذمت اوسکی واسطی ظاہر کرنی
حقیقت حال اوسکیکی تہی تا لوگ اوسکو پہچانین اور فریب نکہاوین اور فتنہ مین نہ پڑین پس غیبۃ نہ تہی اور نووی نی کہا کہ حضرت نی اوسسی نرم کلام کیا
واسطی تالیف قلوب اوسکیکی اور اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی مداراۃ اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق درمیان
مداراۃ اور مداہنۃ کی یہہ ہی کہ مداراۃ خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونون کی معًا اور یہہ مباح ہی اور بعض اوقات
مین اچہی ہوتی ہی اور مداہنۃ خرچ کرنا دین کا ہی واسطی کسی اصلاح کی اور یہہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکہنی کی اسلیکہ اکثر لوگ غافل ہین اس سی
اور ان دونون کی فرق سی جاہل ہین اور حضرت نی جو فرمایا کہ کب پایا تونی الخ یہہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپنی مخالفت کی حاضر
وغائب مین پس کیون نہ برا کہا آپنی اوسکو حاضر مین جیسیکہ برا کہا آپنی غائب مین اور واسطی بچنی فحش اوسکیکی اس حدیث کی دو معنی لکہی ہین ایک
تو یہہ کہ مینی کہ اوسکی مونہہ پر فحش اور سخت نکہا بسبب اسکی کہ فحش گو تو نہین اور اوس جماعت سی نہون کہ لوگ ساتہہ ترک کرنی اونکیکی کہین بسبب
فحش اونکیکی دوسرے یہہ کہ وہ شخص شریر تہا بسبب اسکے چہوڑ دیا مینی اور اوسکی مونہہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہے وہ کہ چہوڑ دین اوسکو لوگ بسبب شر اور
برائی اوسکیکی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ
يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ
اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ر روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین ماخوذ ہوتی اور
نہین عذاب کی جاتی سخت مگر آشکارا کرنیوالی برائی کی اور تحقیق بی پروائی سی ہی یہہ کہ کری آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پہر صبح کری اس حالمین
کہ تحقیق ڈہانکا تہا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی اوسکی عمل کو لوگون سی یا پردہ پوشی کی تہی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو رات مین یہان تک کہ
جیتا رہا دن تک پس کہی وہ شخص کسی سی ای فلانی کیا مینی آجکی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تہی اوسکی پروردگار
اوسکی نی اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت شیخ نی معنی معافی کی یہہ لکہی
ہین کہ سلامت رکہی جاتی ہی یعنی غیبت نہین کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنیوالی اور طیبی نی بہی یہی معنی لکہی ہین اور ملا علی نی
لکہا ہی کہ نہین دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہہ معنی ہین یعنی جو کہ ترجمہ مین مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی لکہا ہی کہ اسی معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام
ہی اوسکی ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیا ہی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت نہین اور لکہا ہی علما نی کہ جائز
ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگون کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت دادخواہی
اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار واحادیث کے ؛ **وذكر**

حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ فِیْ بَابِ الضِّیَافَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے من کان یؤمن باللہ باب الضیافہ مین

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ فِیْ اَعْلَاهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ قَالَ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چہوڑ دی جہوٹ کو اور وہ ہو ناحق و نارو ا بنایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بیچ کنارہ جنت کی اور جو شخص کہ چہوڑ دی جہگڑا اوسحالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکی لیی مکان بیچون بیچ بہشت کی اور جس شخص نی کہ اچہا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکی لیی بیچ جگہہ بلند بہشت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی اور ایسی ہی بیچ شرح السنہ کی اور بیچ مصابیح کی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** اور بیہودہ ناحق یہہ قید اسلیی لگائی کہ جہوٹ بولنا بعضی مواضع مین جائز ہی جیسیکہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانی مین اور محافظت مال مسلمان مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیویان رکہتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سی کہی کہ تجہی زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکی تہا لیکن بدفع نزاع کی اوسنی از راہ تواضع اور کسر نفسی کی اور یہہ بیچ غیر امر دینی کی ہی کہ سکوت کرنیسی اوسمین کوئی خلل دین مین نپڑی امام شافعی رح سی منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا مینی ہرگز مگر دوست کہا لیتی کہ حق اوپر ہاتہہ خصم میری کی ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نی کہ حد مرا یعنی جہگڑی کی اعتراض کرنا ہی اوپر کلام غیر کی ساتہہ ظاہر کرنی خلل کی اوسمین باعتبار لفظون کی یا معنون کی یا بیچ قصد متکلم کی اور ترک مرا یہہ کہ ترک کری انکار و اعتراض کو پس جو کلام کہ سنی تو اگر حق ہو تصدیق کرا وسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتہہ امور دین کی تو سکوت کرا وس سے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچہی اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اوسکا بیچ عرف یہان کی کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ہ ح ع ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمیکو بہشت مین یعنی سبب داخل کرنی اونکی بہشت مین ساتہہ فائزین کی ہین اونمین سی کونسی چیز ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ مین دو چیزین کاواک موہنہ اور شرمگاہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ادنی تقوی کا یہہ ہی کہ بچی شرک سی اور اعلی اوسکا یہہ ہی کہ بچی خطرہ ماسوای اللہ سی اور حسن خلق یعنی ساتہہ خلق کی کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکا ہی اور اعلی اوسکا یہہ ہی کہ احسان کری اوسپر کہ جو بدی پہنچا وی اوسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ خوش خلقی بہی داخل تقوی مین ہی پس ذکر اوسکا بعد ذکر تقوی کی تخصیص بعد تعمیم ہے مگر یہہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکہین اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی نی کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی کہ بجی تمام نواہے سے اور بجا لاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی اور موہنہ کہ زبان بہے داخل اوسمین ہے اور پڑنا بیچ کہانی اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل کا ساتہہ زبان کے سبب ہے اور شرم گاہ یعنے ستر مرد و عورت کا ۞ ۞ ۞ ۞

کہ اکثر آدمی بسبب اسکے مخالفت خالق کرتا ہی اور مغلوب العقل ہوتا ہی ؂ وعن بلال بن الحارث قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الرجل ليتكلم بالكلمة من الخير ما يعلم مبلغها يكتب الله له بها رضوانه الى يوم يلقاه وان الرجل ليتكلم بالكلمة من الشر
ما يعلم مبلغها يكتب الله بها عليه سخطه الى يوم يلقاه رواه في شرح السنة وروى مالك والترمذي وابن ماجة نحوه
اور روایت ہی بلال بن حارث سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بھلائی کی نہین جانتا قدر اوسکی
ثابت کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب اوسکے خوشنودی اپنی او سدن تلک کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی
نہین جانتا قدر اوسکی ثابت کرتی ہی اللہ بسبب اوسکے اوپر خفگی اپنی او سدن تلک ملاقات کری اوسکو نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی مالک اور
ترمذی اور ابن ماجہ نی مانند اسکی ف ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا مین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی ہو اللہ اوس سے اور برزخ مین
بچاتا ہی عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی کہ سو رہ مانند سونی عروس کے اور روز قیامت کی اوٹھیگا سعید اور اللہ تعالی کی سایہ
مین ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اوسکی حق مین عکس اسکے سمجھہ لے پس معنی توقیت یعنی او سدن تلک
الخ کی یہہ نہین ہین کہ رضا اور غضب اوس سدن تلک سے بعد ازان منقطع ہونگی اور نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی الی
یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ مراد بھلی بات سی کلمہ حق کہنا ہی نزدیک سلطان ظالم کی انتہی اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل
کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کری دین مین اور ظاہر حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا کلمہ ہو ؂ ح ع وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن
جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل لمن يحدث فيكذب ليضحك به القوم ويل له ويل له رواه احمد والترمذي وابو داود
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی نقل کی اپنی باپ سے یعنی حکیم سی حکیم نی نقل کی بہز کی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای ہی واسطی اوس
شخص کے کہ بات کری پس جھوٹ بولی تاکہ ہنساوی ساتھہ اوسکی قوم کو وای ہی واسطے اوسکی وای ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود
اور دارمی نی ف ویل کی معنی ہین ہلاک عظیم یا نام ایک نالہ گہری کا ہی جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطی تاکید اور تشدید کی ہی وعید
مین اور جھوٹ بولنی اس قبیل سی سمجھا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہی واسطی خوش کرنی یارون کی مضائقہ نہین اور چاہیے یون کہ اوسکو بھی
عادت و پیشہ اپنا نکری کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہی لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانی پر نہو جیسا کہ حدیث
آیندہ مین فرماتی ہین ؂ ع ح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليقول الكلمة لا يقولها
الا ليضحك به الناس يهوي بها ابعد مما بين السماء والارض وانه ليزل عن لسانه اشد مما يزل عن قدمه رواه البيهقي
في شعب الايمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین
بولتا ہی اوسکو مگر اسواسطی کہ ہنساوی ساتھہ اوسکی لوگون کو گرتا ہی بسبب اوس بولنی کی یعنی دوزخ مین گرتا کہ دور تر ہی مسافت مین اور منتہی
اوسکی اوس مسافت سی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور تحقیق بندہ پھسلتا ہی بسبب زبان اپنی کی زیادہ تبہ پھسلنی سی قدم اپنے سی نقل کی
یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بہ نسبت ضرر کرنی اوسکی پاؤن سی
مونہہ کے بل گرنی کی ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سی ؂ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صمت
نجا رواه احمد والترمذي والدارمي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چپ
رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سی دنیا اور آخرت مین سلیکی اکثر جو آدمی کو بلا پہنچتی ہی زبان کی سبب سے پہنچتی ہی نقل

کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کہا امام غزالی نی کہ کلام چار قسم پر ہے ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع
محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بہی ہے اور نفع بہی ہے اور چوتہا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہے اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور رو لازم ہی خاموشی اوس سے
اور ایسی ہے وہ کہ ضرر و نفع دونو رکہتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنی نفع کیسی اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکہتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا
ساتہہ اوسکی موجب ضائع کرنی وقت کا ہی اور وہ عین ٹوٹا ہی رہے قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوسمین بہی خطر و آفت ہی کہ کبہی اوسمین آمیزش
ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بہی مشکل ہی پس خاموشی بہرحال بہتر ہی کہ زبان
کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہی کسی نی اللسان جرمہ صغیر و جرمہ کبیر و کثیر ۳ ع وعن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا ملاقات کی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کہا مینی کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا
محفوظ رکہہ تو زبان اپنی کو اور گنجائش دی تجکو گہر تیرا اور رو تو اپنی گناہوں پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** لفظ املک ساتہہ زبر ہمزہ کی اور
زیر لام کی یعنی محفوظ رکہہ اپنی زبان کو اوس چیز سی کہ نہین اوسمین خیر کہا یہہ ایک شارح نی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین بند کر اپنی
زبان کو حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنی کو اور گنجائش دی تجکو گہر تیرا یہہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکلی مگر
بضرورت اور نہ تنگ دل ہو بیٹہنی سی اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہی شر و فتنہ سی اور اسی لیی کہا گیا ہی ہذا زمان السکوت
وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نی کہ امر ظاہر مین وارد ہے گہر پر اور حقیقت مین مخاطب ہی یعنی بیٹہہ گہر مین مشغول ساتہہ عبادت
مولی کی اور رو یعنی اگر رونا آوی ورنہ بصورت رونی کی بنا نادم ہو کر اپنی گناہوں پر ۳ ع وعن أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ
فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچایا اونہون نی حدیث حضرت تک فرمایا آنحضرت نی جس وقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا پس تحقیق سارے
اعضاء عاجزی کرتی ہین روبرو زبان کی اور کہتی ہین ڈر اللہ سی بیچ حق ہمارے کی پس تحقیق ہم ساتہہ تیری ہین پس اگر سیدہی رہے تو سیدہی رہینگی ہم
اور اگر ٹیڑہی ہو گی تو ٹیڑہی ہونگی ہم نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اگر کوئی کہی کہ اصل اور مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین
اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد جیسا کہ حدیث مین آیا ہی ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہہ ہے کہ زبان
ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم دل کا ہی گویا جو کچہہ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتی ہین ۳ ع و
عن عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَأَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُمَا اور روایت ہی علی بن حسین سی یعنی حضرت
امام زین العابدین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خوبی اسلام آدمی کیسی ہی چہوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دی اوسکو نقل
کی یہہ مالک اور احمد نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سے اور ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین دونوں یعنی ابو ہریرہ اور علی بن حسین سے
ف یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتہہ اوسکی نرکہی غرض ساتہہ اوسکی متعلق نہو اور شان اوسکی وہ ایسی نہو
کہ اہتمام کری اوسکا اور مشغول ہو ساتہہ حاصل کرنی اوسکی یعنی امر ضروری نہو امر لا یعنی کہتی ہین اوسکو یہی معنی ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکہتا ہی
وہ ہے کہ متعلق ہی ساتہہ ضرورۃ حیات اوسکی معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکی معاد مین متعلق معاش کے طعام ہے کہ سیری بخشی اور پانی

کہ پیاس دفع کری اور کپڑا کہ ستر ڈہانکی اور بیوی کہ سبب عفت ستر اوسکی کی ہوا اور مانند اونکی وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوی اونسی
اور بہرہ مند و دولت مند ہوا اونسی اور نہ فضول اقوال وافعال تمام حرکات وسکنات اور متعلق معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان ہین جیسیکہ
حدیث جبرئیل مین بیچ کتاب الایمان کی مذکور ہوا حاصل یہہ کہ جو چیزین ضرور ہین اسکی معاش و معاد مین اور سبب رضامندی مولی کی ہین وہ تو
لایعنی نہین اور سوا اونکی لایعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کرنیکی ہون یا کہنی کی اور کہا امام غزالی نی کہ حد لایعنی کی یہہ ہی کہ کلام کری ساتہہ ایسی چیز
کی کہ اگر سکوت کرتا اوسی تو نہ گنہ گار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مآل مین اور مثال اوسکی یہہ ہی کہ بیٹہی تو ساتہہ ایک قوم کی پس بیان کری
تو اونسی احوال سفرون کا اور اون چیزون کا کہ سفرون مین دیکہی مانند پہاڑون اور نہرون کی اور وقایع کہ وہان واقع ہون اور اچہی کہانی
اور کپڑی وغیر ذلک پس یہہ ایسی امور ہین کہ اگر سکوت کرتا تو اونسی تو نہ گنہ گار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ؞ ح ع **وعن انس قال توفی رجل**
من الصحابۃ فقال رجل ابشر بالجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولا تدری فلعلہ تکلم فیما لا یعنیہ او بخل
بما لا ینقصہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیون مین سی پس کہا ایک
اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتہہ داخل ہونی بہشت کی یعنی بربرکت صحبت آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا کہتا ہی تو یہہ بات اور
نہین جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوسنی کلام کیا ہو بیچ اوس چیز کی کہ ضرور نہ تہا اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتہہ ایسی چیز کی کہ ناقص نکرتی اوسکو نقل کی
یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جیسیکہ تعلیم علم اور دنیا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہی حاصل یہہ کہ کیونکہ حکم
کیا تو نی ساتہہ داخل ہونی اوسکی بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اوسنی اور بخل کیا ہو اور اوسکی سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو اور داخل
ہونی بہشت کی سی منع کیا گیا ہو ؞ ح **وعن سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ ما اخوف ما تخاف علی**
فاخذ بلسان نفسہ وقال ھذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کونسی چیز بہت
خوفناک ہی اون چیزون سی کہ ڈرتی ہو تم اوسی مجہپر کہا سفیان نی پس پکڑی حضرت نی زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہہ اسکی شر سی بہت ڈرتا
ہون تمہاری حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اوس سی سرزد ہوتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کیا اسکو **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جہوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتی ہین اوسی فرشتی یعنی محافظت کرنیوالی کوس بہر بسبب بدبو اوس چیز کیسی کہ لایا
بندہ اوسکو یعنی جہوٹ بولا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن سفیان بن اسید الحضرمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
یقول کبرت خیانۃ ان تحدث اخاک حدیثا ھو لک بہ مصدق
وانت بہ کاذب رواہ ابو داؤد اور روایت ہی سفیان بن اسید حضرمی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی
تہی بہت بڑی بات ہی از روی خیانت کی یہہ کہ بات کہی تو بہائی اپنی سی کہ وہ تجکو ساتہہ اوس بات کی سچا جاننی والا ہی اور تو اوس بات
مین جہوٹ بولنی والا ہی یعنی جہوٹ بولنا تو بہر حال برا ہی اور اس صورت مین بدتر ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن عمار قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان ذا وجہین فی الدنیا کان لہ یوم القیمۃ لسانان من نار رواہ الدارمی اور روایت ہی عمار سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا مین ہونگی اوسکی دن قیمۃ کی دو زبانین آگ کی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** دو
رویہ اوسکو کہتی ہین کہ وہ کسیکی سامنی ہو تو ایسی باتین کری کہ وہ جانی کہ یہہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکی پیچہی ایسی باتین کری کہ باعث

اوسکی ایذا کی ہون اور بعضوں نے کہا کہ دورویہ وہ ہی کہ دو شخصوں مین عداوت ہی یہہ ہر ایک پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ
یہہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کی پاس جاکر دوسرے کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی
ش ح وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش
ولا البذی رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وفی اخری لہ ولا الفاحش البذی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش بکنی والا
اور نہ زبان درازی کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہین ہوتا مومن فحش کہنی والا
زبان درازی کرنیوالا یعنی اس روایت مین وصف کیا فاحش کو ساتھ بذی کی یعنی نہین ہی مومن فحش کہنی والا مبالغہ اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث غریب ہی ش وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعانا وفی روایۃ لا ینبغی للمؤمن ان
یکون لعانا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہوتا مومن کامل بہت لعنت
کرنیوالا اور عادت کرنیوالا اوسکی اور نہ چاہی اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہہ الفاظ آئی ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو
کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا
بغضب اللہ ولا بجہنم وفی روایۃ ولا بالنار رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بد دعا کرو آپسمین ساتھ لعنت خدا کی یعنی آپسمین ایک دوسرے کو نکہی کہ تجہپر لعنت خدا کی اور نہ بد دعا کرو آپسمین
ساتھ غضب خدا کی اور نہ ساتھ داخل ہونیکی دوزخ مین یعنی نکہو کہ غضب خدا کا تجہپر اور دوزخ مین جاوے تو اور ایک روایت مین ہی اور نہ ساتھ آگ کی نقل
کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد اذا لعن
شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تہبط الی الارض فتغلق ابوابہا دونہا ثم تاخذ یمینا
وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک اھلا والا رجعت الی قائلہا
رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بندہ جسوقت
کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑہتی ہی لعنت طرف آسمان کے پس بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی آگی لعنت کی پہر اوترتی
ہی لعنت طرف زمین کی پس بند کیی جاتی ہین دروازی اوسکی نزدیک ہونی لعنت کی پہر مایل ہوتی ہی داہنی اور بائین یعنی پس دوڑتی ہی ادہر
روکیجاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہنچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا
وہ لائق اوسکی پہر آتی ہی طرف کہنی والے اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اوسپر نہین
ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاوی جب جگہہ نکلنی کی نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پہر آتی ہی لعنت بہیجنی والی پر
پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکری اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کی ممکن نہین ش ح وعن ابن عباس ان
رجلا نازعتہ الریح رداءہ فلعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنہا فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا
لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ایک شخص کے اوڑا لی ہوا نی چادر پس لعنت کی اوسنی ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ لعنت کر تو اوسکو پس کہ وہ حکم کی گئی ہی اور بخش نشان یہہ ہی کہ جو شخص لعنت کری کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر

نقل کی یہ ترمذی نی اور ابو داود نے ف حلم کی گئی ہی ساتھ چلنی کی اور بیجا ہی اسکو واسطی حکمتوں کی تنگ آنا اوس سے اور مکروہ جاننا اوسکو
منافی ادب عبودیت اور استقامت کی ہی اور اسیطرح ہی ادب بیچ نزول حوادث زمانہ کی اور وارد ہونی احکام ارادیہ کی چاہیی کہ باطن
اور ظاہر میں ساتھ دل اور زبان کی راضی و ساکت ہو اور اگر دل میں بحکم ضعف بشری کی تغیر راہ پاوی تو چاہیی کہ زبان کو نگاہ رکھی ح و
عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغني احد من اصحابي عن احد شيئا فاني
احب ان اخرج اليكم وانا سليم الصدر رواه ابو داود اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ پہنچاوی مجھکو کوئی میری
صحابیوں میں سے کسی کی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال اور خصلتوں بد سے کہ فلانی نی ایسا کیا اور فلانی نی یوں کہا اور فلانا ایسا
ہی اس لیے کہ میں دوست رکھتا ہوں یہہ کہ نکلوں میں یعنی گہر سی طرف تمہاری اصحاب لیکن صاف سینہ ہوں اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض و باکینہ نہوں
نقل کی یہہ ابو داود نے ف اسمیں تعلیم ہے امت کو کہ کسیکو نہ چاہیی کہ نزدیک امیروں اور بزرگوں کی بلکہ نزدیک کسیکی کسیکی طرف سے برائی کہی تا باعث
عداوت و کینہ کی نہو شرح معنی اسکی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کی یہ کہ نکلیں دنیا سی اس حال میں کہ دل اونکا راضی ہوئے صحابہ سے
وعن عائشة قالت قلت للنبي صلى الله عليه وسلم حسبك من صفية كذا وكذا تعني قصيرة فقال لقد قلت
كلمة لو مزج بها البحر لمزجته رواه احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ عرض کیا میں نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ کفایت ہی تمکو صفیہ سی یعنی تمکو انکی عیبوں سے ایسا اور ایسا مراد رکہتی تہیں عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ رض کوتاہ قد تہیں عائشہ نی چاہا کہ اوین
عیب انکا حضرت کی سامنی ذکر کریں پس حضرت کو یہہ غیبت کرنا عائشہ رض سی ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نی ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوی ساتھ اسکی
دریا البتہ غالب آوی یہ کلمہ اوس دریا پر اور تغیر کردی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی جب دریا کو باوجود اس عظمت کے تغیر کردی اور غالب
آوی اسپر تو تیری اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اسقدر عیب کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بہی غیبت ہی اور لفظ کذا و کذا
کنایہ ہی ذکر کرنی بعضی عیوب صفیہ کیسی اور کہا ایک شارح نی کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہے طرف بالشت کی اسکی کہتا ہوں ظاہر تکرار کذا سی تعدد نعت اوسکی کا
ہی پس شاید کہ اونہوں نی کہا ہو اپنی زبان سی کہ وہ ٹہنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنی کی کہ وہ نہایت ٹہنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع
کرنی کی درمیان قول و فعل کی واللہ اعلم ح ع وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان الفحش في شيء
الا شانه وما كان الحياء في شيء الا زانه رواه الترمذي اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز میں سے
کسی امر میں یا امور میں سے مگر کہ عیب ناک کر دیتا ہی اوسکو اور نہیں ہے حیا و نرمی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے ف کہا طیبی نی اسمیں مبالغہ
ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات میں ہو تو اوسکو بہی عیبناک کردی یا زینت دیدے وعن خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله يعني من ذنب قد تاب منه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
وليس اسناده بمتصل لان خالدا لم يدرك معاذ بن جبل اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ اوسنی نقل کی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کری اپنے بہائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہے اوس سے نہیں مرتا وہ عار
دلانیوالا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اسکو مراد رکہتی تہی حضرت عار دلانا اوس گناہ کا کہ توبہ کر چکا ہی اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے
اور نہیں اسناد اسکی متصل اسلیے کہ خالد نی نہیں پایا معاذ بن جبل کو ف توبہ کر چکا ہی اور اگر توبہ نہیں کی ہی اور اوس گناہ میں گرفتار ہی تو سرزنش
کرسکتی ہیں اوسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کی نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکہنی کی اوس سے اور یہ تفسیر یعنی قول یعنی من ذنب الخ منقول ہی

امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت میں آیا ہے اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے ج ع
وعن واثلة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تظهر الشماتة لاخيك فيرحمه الله ويبتليك رواه الترمذي
وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے واثلہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی اپنے کے یعنی
اگر کوئی مسلمان پڑے اوپر بلا دینی یا دنیوی میں تو خوش نہ ہو بسبب دشمنی کی کہ رکھتا ہے واسطے اوس کے پس اگر خوش ہو ویگا تو رحم کریگا خدا تعالیٰ اوسپر اور مبتلا کریگا
تجکو ساتھ اوسکی نقل کیے یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے، وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم ما
احب اني حكيت احدا وان لي كذا وكذا رواه الترمذي وصححه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوست رکھتا
میں کہ نقل نکالوں کسیکی حال آنکہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاوے مجکو کتنا ہی مال دنیا سے بسبب اس نقل نکالنے کی نقل کیے یہ ترمذی نے اور
صحیح کہا اسکو ف حرام ہے نقل نکالنی کسیکی خواہ قولی ہو یا فعلی اور داخل ہے غیبت محرمہ میں ۶ وعن جندب قال جاء اعرابي
فاناخ راحلته ثم دخل المسجد فصلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سلم اتى راحلته فاطلقها ثم ركب
ثم نادى اللهم ارحمني ومحمدا ولا تشرك في رحمتنا احدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتقولون هو اضل ام بعيره الم تسمعوا الى ما قال قالوا بلى رواه ابو داود اور روایت
ہے جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اوسنے اونٹ اپنے کو پھر باندھ دیا پانوا وسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑھی پیچھے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ سلام پھیرا اس اعرابی نے آیا اپنے اونٹ کے پاس اور کھولا اوسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا الٰہی رحم کر مجھپر اور محمد پر اور
نہ شریک کر ہمارے رحمت میں کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہے یا اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تمنے
اور کان نہیں رکھا تمنے طرف اوس کلام کی کہ اوسنے کہا کہا صحابہ نے کہ ہاں سنا ہمنے نقل کیے یہ ابو داود نے ف یعنی اوسنے جو رحمت واسعہ حق کو تنگ
کیا اسپر حضرت خفا ہوئے پس دعا میں تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے ہی لیے ہو اوروں کے لیے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے ۶
وذكر حديث ابي هريرة كفى بالمرء كذبا في باب الاعتصام في الفصل الاول اور ذکر کی گئی حدیث ابی
ہریرہ کی سارا اسکا ہے کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کی فصل پہلی میں الفصل الثالث فصل تیسری عن انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى واهتز له العرش رواه
البيهقي في شعب الايمان روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس وقت کہ تعریف کیا جاتا ہے فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو اے سردار وغیر ذلک غصہ ہوتا ہے پروردگار تعالیٰ یعنی تعریف کرنیوالی پر اور ہلتا ہے
اوسکے واسطے ہے بسبب تعریف اوسکی عرش نقل کیے یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف ہلنا عرش کا یا تو محمول ہے ظاہر پر یا کنایہ ہے واقع
ہونی امر عظیم سے اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کی رضی ہونا ہے ساتھہ اوسچیز کی کہ اوسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ہو
موجب کفر اسلیے کہ قریب ہے یہ کہ پہنچے طرف حلال جاننے حرام کی پس تعریف کرنی اکثر علماء بے عمل اور شاعروں اور قاریوں ریاکار کی داخل
ہے اسمین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور اونکا بچنا اس بلاء عظیم سے جبہی ہے کہ پرہیز کرے اونکے صحبت سے ج ع
عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطبع المؤمن على الخلال كلها الا الخيانة
والكذب رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان عن سعد بن ابي وقاص اور روایت ہے ابو امامہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کی سوا خیانت وجہوت کی نقل کی یہہ احمدنی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی مومن کامل مین یہہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق وامانت پر کہ مقتضای تصدیق وایمان کی ہین یا مراد مبالغہ ہی بیچ نفی ان دونون صفتون کی مومن سی کہ حامل بار امانت ایمان کاہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتون سی ہی یعنی نہ چاہیی کہ مسلمان متصف ہون ساتہہ ان صفتون کی شرح **وَعَنْ** صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا فَقَالَ لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی یہہ کہ کہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آیا ہوتا ہی مومن بزدل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی آنحضرت کی کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی حضرت کی کیا ہوتا ہی مومن بہت جہوٹا فرمایا کہ نہین نقل کی یہہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** یعنی مومن جہوٹا نہین ہوتا اسلیی کہ صدق اور حقانیت ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر مین باطل وناحق ہی اور یہہ بہی محمول ہی اوپر تاویلات سابقہ کی اور بیچ لانی کذاب کی کہ صیغہ مبالغہ کا ہی ایماء ہی اسپر کہ اگر کبہی بحکم بشریت کی بیچ بعضی جگہہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سی ہو جہوٹ واقع ہو جای تو بعید نہین اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہی اہل مدینہ سی اور نہایت صالح تہی کہتی ہین کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہین رکہا اور وقت مرگ کی بیٹہی ہوئی جان دی اور اونکی پیشانی مین کثرت سجود سی سوراخ ہوگیا تہا اور نہایت قانع تہی کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہین کرتی تہی اور اور مناقب اونکی بہت سی ہین شرح **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی بیچ صورت ایک شخص کی یعنی کبہی کبہی پس آتا ہی ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی اونکو ایک خبر جہوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص ان مین سی سنا مینی ایک شخص سے کہ پہچانتا ہون مین چہرہ اوسکا یعنی اگر دیکہون تو پہچان لون اور نہین جانتا مین نام اوسکا نقل کرتا تہا یہہ خبر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد خبر سی یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر جہوٹی اور مقصود حدیث سی تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط وتحری کری بیچ حدیث مین کہ معلوم کری صحیح وغیر صحیح ہونا اوسکا اور جو کچہہ کہ سنی اور جس سی سنی نقل نکری بغیر دریافت صدق راوی اوسکی اور یہہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کی نہین نقل کی گئی لیکن چونکہ یہہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سننی کی حضرت سی ممکن نہین حکم مرفوع مین ہی شرح **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہی عمران بن حطان سی کہا عمران نی کہ آیا مین ابوذر کی پاس پس پایا مینی اونکو مسجد مین گوٹ ماری ہوئی ایک کملی سیاہ سی تنہا بیٹہی ہوئی پس کہا مینی ای ابوذر کیا ہی یہہ تنہائی یعنی کیون نہین صحابہ کی ساتہہ بیٹہتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہا بیٹہنا بہتر ہی بیٹہنی سی ساتہہ ہمنشین بد کی اور بیٹہنا ساتہہ ہمنشین نیک کی بہتر ہی تنہا بیٹہنی سے اور سکہلانا خیر کا بہتر ہے چپ رہنی سی اور چپ رہنا بہتر ہی سکہانی برائی کی سی یعنی اور معین سکوت پر گوشہ

نشینی و تنہائی ہی **ف** تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اوس وقت مین یاران خالص سے کہ اعتماد اونپر نیکی اور صلاح اونکی کا ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہون اور
جب ہونگے مین تو بیٹھا ہی ہون ۞ ح **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ
مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی فضل ہے
ساٹھہ برس کے عبادت سی **ف** لفظ مقام ساتھہ زبر میم کی اور ساتھہ پیش میم کی بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھہ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت
اوسکی بہتر ہی افضل ہی اوس عبادت ساٹھہ برس کے سی کہ ساتھہ کثرت کلام کی ادرنہ استقامت دین کے ہوا ور طیبی نے مقام کی معنی کہی ہیں مرتبہ اوسکا
نزدیک اللہ کی الخ اور افضل ہونیکی دلیل یہہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سے آفتین ہین سلامت رہتا ہی اونسی بسبب چپ رہنے کی جلسیکہ وارد
ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ رح نی یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ نزدیک خدا کی بسبب خاموشی کی افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھہ برس کے
عبادت سی ایسی کہ جو سکوت کہ اوسمین جولانی کری فکر بیچ معارف و حقائق الٰہیہ و کونیہ کی یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریا ذکر خفی کی اور متنور
ہو ساتھہ نور ذات و صفات الٰہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہے طاعت و عبادات جوارح یعنی اعضا سی کہ بیچ تفرقہ اور بےحضوری کی کری اور دل
ساتھہ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ سالہا ہو ۞ **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ
اِلٰى اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ
بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ
مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ
وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ
فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ
اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا ابوذر نی داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابوذر نی یا راوی ابوذر نی حدیث دراز یعنی
حدیث دراز ذکر کی کہ یہان مذکو نہین یہان تک کہا ابوذر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھہ تقوی اللہ
کی ایسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطی سب کامون تیرونکی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا مینی زیادہ کرو مجکو یعنی اور نصیحت فرمائیے
فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا ایسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قران ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنیکا ہی تجکو آسمان
مین کہ ملائکہ یاد کرینگی تجکو ساتھہ خیر و رحمت کی بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہہ آیت دلالت کرتی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیری لیے زمین
مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفۃ اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مینی زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک کہ
معروف ہو ساتھہ تفکر اور تذکر نعمتون الٰہی کی اسواسطی کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سی در آتا ہی اور چاہ بلا مین ڈالتا ہی اور
مدد کرنیوالی ہی تیری لیے اوپر کار دین کی کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سی اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب فکر
خفی کی کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا بچارہ بہت ہنسنی سی ایسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب اوسکے دہوتی ظلمت غفلت اور قساوۃ
کی اور بجہتی نور علم و معرفت کی کہ حیات دل اسمین ہے اور کہو دیتا ہی مونہہ کی نور کو کہ عبادت ہی ظاہر ہوتی علامت عبادت سے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی
فی سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہہ بی نور ہو جاتا ہی ایسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھہ حیات
حسی اور معنوی کی ہی کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا مینی زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا نہ ڈر

پیچ اظہار دین خدا کی اور تائید و تقویت اوسکی ملامت ملامت کرنیوالے کی کچھ بھی زیادہ فرمائے مجکو فرمایا ابا ذر کہ روکے تجکو لوگوں کی عیبوں سے وہ چیز کہ جانتا ہی
تو نفس اپنی سی ف ذکر خدا کا تمام افعال خیر کہ بہ نیت تقرب الی اللہ کی کریں داخل ذکر کی ہیں اگر اس معنی پر حمل کریں تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوۃ کی واسطے
تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا اور حدیث میں آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہہ مراد رکہیں گے تو قبیلہ ذکر خیر کسیسی ہے بعد کل کی اسباب زیادتی فضیلت و شرف
کی اور نہ ڈرنا چاہیں قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنیکی طرف مذمت لوگوں کے اور تعریف اونکی فرمایا اللہ تعالی نے وتبتل
الیہ تبتیلا اور نفس اپنی سی یعنی نفس عیوب نفس اپنی سی یعنی امر بالمعروف اور نہی منکر کر لیکن عیب جوئی اور تعیبت اونکی نکر اور اپنی تئیں دیکہیں
سے خوار و ناقص جان سے غافلند این خلق از خود بیخبر ۃ لاجرم گویند عیب یکدگر ۃ روایت کیا ہی دیلمی نے انس سی طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب
الناس وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا ذر الا ادلک علی خصلتین ہما اخف علی الظہر واثقل فی المیزان
قال قلت بلی قال طول الصمت وحسن الخلق والذی نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلہما اور روایت ہی انس سے کہ اوسنے نقل کے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ای ابوذر کیا نہ بتلاؤں میں تجکو دو خصلتیں کہ وہ بہت ہلکی ہیں پیٹہ پر یعنی پشت مکلف پر اور ہیں اوسکی پر واسطے زبان پر اور
بہت بہاری ہیں میزان اعمال میں کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے ہاں فرمائیے فرمایا درازی چپ رہنے کی یعنی ساتہہ تفکر کی اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات پاک
کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہی نہیں عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتوں کی یعنی کوئی کام بہتر ان دو کاموں سے نہیں ف سبکی آسانی ان دونو
صفتوں کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنے میں محنت و مشقت نہیں حاصل ہوتی ہے بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینے میں مشقت ظاہر باطن کے ہی اور سبکی
خوش خلقی میں آقیاس پر ہے کہ اسمیں نرمی اور آسانی اور سکون ہے بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ سراسر محنت و مشقت ہی اسمیں بہم
وعن عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وہو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصدیقین
کلا ورب الکعبۃ فاعتق ابو بکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود روی البیہقی الاحادیث
الخمسۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نے کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رض پر اسحالمیں کہ وہ لعنت کرتے
تہی بعضی غلام اپنی کو پس التفات کی حضرت نے طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکہا ہی تو نے لعنت کرنیوالوں اور صدیقوں کو یعنی اونکو کہ جامع ان
دونوں صفتوں کی ہوں مقصود یہہ ہے کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہیں ہوتیں جیسیکہ اوپر حدیث گذری لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہیں جمع
ہوتیں یہہ دونو صفتیں قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی اللہ نے اوس دن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ میں اس تقصیر کے پہر آئے ابوبکر یعنی حضرت
نبی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پہر نکرونگا میں ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہیں کروں گا نقل کیں بیہقی نے شعب الایمان میں پانچوں حدیثیں کہ
حدیث عمران بن حطان سے اس حدیث تک ہوئی ہیں وعن اسلم قال ان عمر دخل یوما علی ابی بکر الصدیق وہو یجبذ لسانہ
فقال عمر مہ غفر اللہ لک فقال لہ ابو بکر ان ہذا اوردنی الموارد رواہ مالک اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر داخل ہوئے ایک دن
ابوبکر صدیق کی پاس اس حال میں کہ ابوبکر کہینچتے تہی زبان اپنی یعنی گویا نکالا چاہتے اوسکو چاہتے تہی مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تہا اوسپر پس کہا حضرت عمر رضی
نے کہ بخشے اللہ تمکو پس کہا واسطے اونکی ابوبکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہوں میں نقل کی یہہ مالک نے وعن عبادۃ بن الصامت
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم
وادوا اذا اؤتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم اور روایت ہے عبادہ بن صامت
سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متکفل و ضامن ہو تو واسطے میرے چہہ چیزوں کے واسطی منفعت نفسوں اپنی کی ضامن ہونگا میں واسطی

تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونی بہشت کا ساتھہ اچھی لوگوں کے سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سی بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنی اوس چیز کی سی کہ نہیں جائز ہی دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کی اور بند رکھو اپنی ہاتھہ یعنی مارنی سی اور پکڑنی اوس چیز کی سی کہ حرام و مکروہ ہی یا یہہ معنی ہین کہ باز رکھو اپنی نفسون کو ظلم سی **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہترین بندی اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھی جاوین یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندی اللہ کے وہ ہین کہ چلتی ہین مجلسونمین ساتھہ چغلی کی یعنی بنظر فساد کی جیسیکہ بیان کیا اوسکو کہ جدائی ڈالتی ہین درمیان دوستون کے چاہتی ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاکی ور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایکجماعت کو کہ پاک اور منزہ ہین گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتی ہین اونکو ساتھہ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتی ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یاد کیا جاوے اللہ یعنی بسبب تعلق اور خصائص کے ساتھہ اللہ تعالی کی ایسی مرتبہ کو پہنچی ہین کہ آثار و انوار اوسکی اونپر احوال و اطوار اونکی ایسی ہویدا ہین کہ جب آنکہہ اونکی جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی یاد آتا ہی بسبب ظہور علامت عبادت کے اونکی منہہ پر اونکی اور بعضون نے کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہی جیسیکہ کہا ہی علمانی کہ نظر کرنی عالم کی منہہ پر عبادت ہے اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنی کی صالح کی منہہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دلکو روشن کردیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی النظر الی وجہ علی عبادۃ اور یہہ حدیث تصدیق کرتی ہی معنی اول کو بھی آیا ہی کہ حضرت علی رض گہر سی نکلتی تھی اور لوگون کے نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتی لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا کہنی کلمہ توحید کا ٭ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑہی ظہر کی یا عصر کی اور تھی دونو روزہ دار پس جب نماز پڑہ چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھر کرو وضو اور پڑہو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار مکرو اور قضا کرو بدلی اوسکی ایکدن اور اور یعنی یہہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکی لیکن باوجود اسکی ہی اسطرح رہو اور افطار مکرو اور روزہ اوسکی بدلے رکھو احتیاطا اور کہا اون دونون نے کس واسطی یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تمنی فلانی شخص کی **ف** یعنی اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ حدیث بر سبیل تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہی و الا حقیقت مین غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کہو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت مفسد روزہ کے ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہے احتیاط و تقوی اسمین ہے کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کی کرنی چاہیی بلکہ کہا ہی علمانی کہ اگر ہنسی یا سخن لایعنی کہی او سیت کہی تو وضو کرنا مستحب ہے واسطی ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہی اوس سے اور روزہ دار کو چاہیی کہ غیبت سی احتراز کری ٭ح **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی سعید اور جابر سی کہ کہا دونونی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے غیبت کرنے سخت تر ہے زنا کرنے سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطے غیبت اشد ہے زنا سے فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پس اللہ
تعالیٰ قبول کرتا ہے توبہ اوسکی اور ایک روایت میں یون ہے پس توبہ کرتا ہے پس بخشتا ہے اللہ واسطے اوسکی یعنی اسلیے کہ حق اللہ کا ہے اور تحقیق غیبت
والیکو نہیں بخشش کیجاتی یہانتک کہ بخشے اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہے یعنی اسلیے کہ یہہ اوسکا حق ہے اور بیچ روایت انس کی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ زنا کرنیوالا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالا نہیں واسطے اوسکی توبہ نقل کین بیہقی نے یہہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** نہیں واسطے اوسکی توبہ یعنی
غالباً اسلیے کہ زانی ڈرتا ہے اور کانپتا ہے پس توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالا سہل جانتا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک بڑی گناہ کی چیز ہے اسلیے
کہ بلا جب عام ہوتی ہے تو اوسکی برائی دل سے نکلجاتی ہے یا نزدیک ہے کہ غیبت کرنیوالا غیبت کو حقیر و حلال جانے اور ورطہ کفر مین جا پڑے یا یہہ
معنے ہین کہ نہین اوسکے لیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہے صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکی کی جسکی غیبت کی ہے جیسیکہ اوپر کی روایت مین گذرا ۱۲ ع ح

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من كفارة الغيبة ان تستغفر لمن اغتبته تقول اللهم اغفر لنا وله رواه البيهقي في الدعوات الكبير وقال في هذا الاسناد ضعف اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
کفارہ غیبت کا یہہ ہے کہ بخشش چاہے تو واسطے اوس شخص کے کہ غیبت کی ہے تو نے اوسکی کہے تو یا الہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر
مین کہ نام اوسکی کتاب کا ہے اور کہا کہ اسکی اسناد مین ضعف ہے **ف** بخش ہمکو یعنی اگر ہون یہہ جماعت تو یون کہے یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور
ظاہر یہہ ہے کہ یہہ بخشش چاہنا اوس صورة مین ہے کہ نہ پہنچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے اور جبکہ پہنچ جاوے اوسکو تو ضرور ہے بخشوانا اوس سے
اسیطرح کہ خبر دے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے ساتھہ اوس چیز کی کہ کہا ہے اوسکو اور بخشوا دے اوسکو اوس سے پس اگر متعذر ہو یہہ تو ارادہ رکھے اوس سے کہ جب
ہو سکیگا بخشوا دیگا اوسے پس جبکہ بخشوا لیگا اوس سے ساقط ہو جاویگا اوسے جو کچھہ کہ اوسکا حق تھا اوسپر اور اگر عاجز ہوا اس سبب سے کہ صاحب
غیبت مردہ یا غائب مثلاً تو بخشش چاہے اللہ تعالیٰ سے اوسکی فضل و کرم سے امیدوار ہے کہ راضی کر دے اوسکی دشمن کو کہا فقیہہ ابو اللیث نے کلام
کیا ہے لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنیوالیکی کہ آیا جائز ہے بغیر بخشوانیکی اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہے یا نہیں کہا بعضے عالمون نے کہ جائز ہے اور یہہ ہمارے
نزدیک دو طرح ہے ایک تو یہہ کہ اگر یہہ غیبت پہنچی ہو اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے تو توبہ اوسکی یہہ ہے کہ بخشوا دے اوسے اور اگر نہ پہنچی غیبت تو بخشش
چاہے اللہ سے اور دل مین یہہ رکھے کہ پھر ایسی حرکت نہیں کریگا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہیں اسلیے کہ فضائل اعمال مین کفایت کرتی ہے
حدیث ضعیف ہے اور جامع صغیر مین ایک روایت انس سے مقوی اسکی ہے آئی ہے کہ الفاظ اوسکی یہہ ہین کفارة من الغیبة ان تستغفر له ۱۲ ع ح

باب الوعد

باب ہے بیچ بیان وعدہ کی **ف** استعمال وعد کا خیر اور شر مین ہوتا ہے اگر مذکور ہون خیر اور شر کہا جاتا ہے وعدته خیرا و وعدته
شرا اور اگر نہ مذکور ہون تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہے خیر مین اور وعید و ایعاد شر مین ۱۲ ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن جابر قال لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاء ابا بكر مال من قبل العلاء بن الحضرمي فقال ابو بكر من كان له على النبي صلى الله عليه وسلم دين او كانت له قبله عدة فلياتنا قال جابر فقلت وعدني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعطيني هكذا وهكذا وهكذا فبسط يديه ثلث مرات قال جابر فحثى لي حثية فعددتها فاذا هي خمس مائة وقال خذ مثليها متفق عليه
روایت ہے جابر سے کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابوبکر صدیق کی پاس مال جانب علاء بن حضرمی کی سے کہ
عامل تھے حضرت کی بحرین پر پس کہا ابوبکر رضی نے جس کسیکا ہو حضرت پر دین یا ہو حضرت کی طرف وعدہ یعنی آنحضرتؐ نے کسی سے کچھہ دینے کا وعدہ کیا ہو
پس چاہیے کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نے پس کہا مینے وعدہ کیا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دینے کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار

دونوں ہاتہہ بہر کر پس کہولی جابر نی دونوں ہاتہہ اپنی تین بار یعنی واسطی دکہانی صورت عطا کی کہ آنحضرت نی اس سے وعدہ کیا تہا کہا جابر نی پس
بہر کر مجکو ابوبکر صدیق نی ایکبار پس گنا میںنی اوسچیز کو کہ تہی بیچ میں ہاتہہ کے وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نی کہ لو دو مثل اسکی یعنی ہزار تاکہ کم زیادہ نہو نقل کیا
بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکا خلیفہ کی لیے اور برابر ہی اسمین وارث وغیرہ
اور اسمین اشارہ ہی اسپر ہی کہ وعدہ ملحق ہی ساتہہ دین کے جیسا کہ آیا ہی آنحضرت سے العدة دین رواه الطبرانی فی الاوسط عن علی وابن مسعود مرفوع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی جحیفة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علی یشبهه وامر لنا بثلثة عشر قلوصا فذهبنا نقبضها فاتانا موته فلم یعطونا شیئا فلما قام ابوبکر قال من کانت له عند رسول الله صلی الله علیه وسلم عدة فلیجیء فقمت الیه فاخبرته فامر لنا بها رواه الترمذی

روایت ہی ابو جحیفہ سی کہ کہا دیکہا میںنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تہا بڑہاپا اور تہی حسن بن علی مشابہ
حضرت کی یعنی نصف اعلی میں یہہ بات کہی واسطی اثبات صحبت اپنی کی حضرت سے اسلیکہ یہہ صغیر سن تہی صحابہ میں اور وقت رحلت کی صغیر تہی پس کہتی ہیں
ابو جحیفہ کہ دیکہا میںنی آنحضرت کو اس صفت اور حکم فرمایا واسطی جماعت ہماری کی ساتہہ تیرہ اونٹنیوں جوان کے پس گئی ہم تا قبض کریں اون اونٹنیوں کو پس آئی
ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچہہ پس جب کہڑی ہوئی ابوبکر یعنی خطبہ کے لیے یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہو واسطی اوسکی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی وعدہ یعنی کچہہ دینی کا پس چاہیی کہ آوی پس کہڑا ہوا میں اور گیا طرف ابوبکر کی پس خبر دی میںنی یعنی اوسکی کہ حضرت نی وعدہ کیا تہا تیرہ اونٹنیوں
کی دینی کا پس فرمایا ابوبکر نی واسطی ہمارے ساتہہ دینی اونٹنیوں کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد الله بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی الله علیه وسلم قبل ان یبعث ببیع وبقیت له بقیة فوعدته ان آتیه بها فی مکانه فنسیت فذکرت بعد ثلث فاذا هو فی مکانه فقال لقد شققت علی انا ههنا منذ ثلث انتظرك رواه ابو داود

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الحمساء سی کہ کہا خرید کیا میںنی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی کچہہ پہلی نبی ہونیسی اور باقی رہا واسطی حضرت کی مجپر کچہہ مول پس وعدہ کیا میںنی حضرت سے یہہ کہ لاونگا میں اونکی بقیہ مول کو بیچ جگہہ اونکی کہ جہان
آپ بیٹہی تہی یا بیچ جگہہ بیع کی پس بہول گیا میں وہ وعدہ پس یاد کیا میںنی بعد تین دن کی یعنی ادہر لی گیا میں وہ مول نزدیک آنحضرت کی اوسی جگہہ پس ناگہان
دیکہا میںنی کہ آنحضرت وہین بیٹہی ہیں پس فرمایا کہ تحقیق مشقت میں ڈالا تو نی مجکو میں اسی جگہہ ہوں منتظر تیرا تین روز سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی
ف لفظ حمساء مشکوة کی نسخوں میں ساتہہ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کی سین ساکنہ پر واقع ہوا ہی اور اسیطرح مصابیح کی نسخوں میں ہے اور لکہا ہی علما
نے کہ یہہ سہو و خطا ہی مصابیح والی سی اور اوسکی تقلید مشکوة والی نی کی اور صواب ابی الحمسار ساتہہ تقدیم میم کی سین پر ہے جیسا کہ اسماء الرجال کی
کتابوں میں مذکور ہی اور انتظار کرنا حضرت کا واسطی پورا کرنی وعدہ کی تہا نہ واسطی لینی مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو پورا کرنی وعدہ
کے اور وعدی کی پورا کرنی کا حکم سب دینوں میں رہا ہی اور سب رسول محافظت اوسکی کرتی رہی ہیں چنانچہ اللہ نے بطریق تعریف کی فرمایا
وابراهیم الذی وفی شرح ع وعن زید بن ارقم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا وعد الرجل اخاه ومن نیته ان یفی له فلم یف ولم یجیء للمیعاد فلا اثم علیه رواه ابو داود والترمذی

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ نقل کی
اونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کری آدمی اپنی بہائی سی اور نیت میں ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیے اور نہ پورا کیا بسبب
کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہیں گناہ اوسپر نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی
رکہتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہیں ہوتا اور یہہ بہی اس سے سمجہا گیا کہ جسنی وعدہ کیا اور نیت میں یہہ ہی کہ نہیں وفا کریگا اوسکو گنہگار

ہوتا ہی برا ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسلیے کہ یہہ خلاق منافقین سے ہی و لبعضون نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کی حرام ہی اور مراد حدیث
مین یہی ہی ہے اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کری کسی سی ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کری اوسکو اور وفا ر وعدہ واجب
ہی یا مستحب اسمین اختلاف ہی جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہے اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت
اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہے اور عمر بن عبد العزیز بہی اونہین مین سے ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کی ساتہہ انشاء اللہ کہہ لیتی ہی اور
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی آیا ہی کہ فرماتی تہی لفظ عسی ۱۲ ح وعن عبد اللہ بن جابر قال دعتني أمي يوما ورسول الله
صلى الله عليه وسلم قاعد في بيتنا فقالت ها تعال أعطيك فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أردت أن
تعطيه قالت أردت أن أعطيه تمرا فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنك لو لم تعطيه شيئا كتبت عليك كذبة رواه أبو داود
والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی عبد اللہ بن جابر سی کہ کہا بلایا مجکو میری مان نی ایکدن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی
میرے گہر مین پس کہا میری مان نی آگا ہو آ دونگی تجکو پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ارادہ کیا تہا تونی دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا
تہا مینی یہہ کہ دونگی مین اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو تجہہ لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کی یہہ ابو داود نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف کیا ارادہ کیا تہا الخ انحضرت سمجہی کی کہنا اوسکا لڑکیکو کلام مذکور واسطی پاس خاطر اوسکی ہی جیسیکہ بچون کی آگی وقت
رونیکی مسخری کرتی ہین اور جہوٹ بولتی ہین اور ڈراتی ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس لقصد اعتراض کی اس عورت سی پوچہا ۱۲ ح
الفصل الثالث فصل تیسری عن زيد بن أرقم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من وعد رجلا فلم يأت أحدهما
إلى وقت الصلاة وذهب الذي جاء ليصلي فلا إثم عليه رواه رزين روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص وعدہ
کری کسی سی پس نہ آیا ایک اونمین سی نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا تاکہ نماز پڑہی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ رزین نی ف صورۃ مسئلہ
یہہ ہے کہ دو شخصون نی آپسمین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونو آوین گی اور جمع ہونگی پہر ایک اون دونون مین سے پہلی وہان گیا اور منتظر دوسری کا
اوسکا رہا تا آنی وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوس وقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ اگر منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد اوسکے انتظار نکری اور نماز کی لیے اوٹہہ چلا
جاوی خلاف وعدہ اوسنے نکیا اور گنہگار نہین ہونیکا اسلیے کی جانا نماز کی لیے ضروریات دین سے ہے اور اگر پہلی آنی وقت نماز کی بلاضرورۃ اوٹہہ کر چلا
جاوی برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانی اور پینی اور بول و براز اور مانند اونکی پیش آجاوی اوسکی لیے بہی جانا جائز
ہی ۱۲ ح باب المزاح باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کی ف لفظ مزاح ساتہہ زیر میم کی مصدر ہی یعنی خوش طبعی کرنیکی
اور ساتہہ پیش میم کی اسم ہی یعنی مطایبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتہہ ایذا کی ہو تو
اوسکو سخریہ کہتی ہین اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی لا تمار أخاك ولا تمازحه تو مزاح ممنوع وہ ہے کہ جسمین افراط اور مداومت کری اوسپر اسلیے کی باعث ہوتا ہی ہنسی
اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سے اور فکر سی مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور
ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہی ان امور سی پس وہ مباح ہی کہ انحضرت ہی کرتی تہی واسطی مصلحت خوش کرنی نفس مخاطب
کی اور موانست کی اور یہہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہی کہ یہہ قول مخالف اس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سی کہ کہا ما رأیت
احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ حضرت کی برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہہ مخصصات حضرت کی
ہوا اور اوروں کو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہے کہ صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ مین نہین کہتا

مگر حق پس حاصل یہہ کہ سوا آنحضرت کی اور لوگ داخل ہین نہی مین مگر جبکہ قدرت رکہتا ہو مستقیم رہنی کی اوسکی حد پر اور نہ منحرف ہونیکی راہ اوسکی طرف نیع

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ كَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا اونہی کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط و خوش طبعی کرتی ہمسے یہان تک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کے واسطی بہائی چہوٹی میرکی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی لیی نغیر کہیلتا تہا ساتہ اوسکی پس مرگیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** انس کا یہہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی مان شریک اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام تہا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضون نی کہا کہ مثل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضون نی کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتی ہین پس وہ جانور لعل ہوگا یا مانند اوسکی وسکو انکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جبکہ چہوٹی آتی ہین تو کہان جانور مرگیا پہر وہ حضرت کی پاس حاضر ہوتا تو فرماتی از راہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کہیلنا جانور سی اگر عذاب نکرین اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہین ہی جہوٹ مین بلکہ بطریق تفاول کی ہی ؂ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہم سی فرمایا تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی سچ اور نہین ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطی نہ معصوم ہونی تمہارکی اور ظاہر یہہ ہی کہ منشا صحابہ کی سوال کا یہہ تہا کہ آنحضرت نی منع کیا تہا اونکو مزاح سی جبکہ او پر گذرا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مگر سچ بیچ مین مزاح کرتی ہین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کی یہی ہی کہ اگر متضمن جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی مداومت اوسپر نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سی تہا جبکہ اس حدیث سی معلوم ہوا ؂ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابو داود نی **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سی چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہین ہوتا اور حضرت کی یہہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نی کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازان تنبیہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کی سننی والی کو تامل کرنی اسمین اور نہ سبقت کری اوسکی رد پر مگر بعد غور کرنیکی ؂ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اونکو ای دو کانون والی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** اسمین خوش طبعی بہی ہی اور تعریف بہی ہی انس کے ذکا اور فہم اور خوب سننی اونکی کی ؂ ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جب اونی التماس دعا کی کی آنحضرت سی ساتہ دخل

ہوئی بہشت کی یہہ کہ داخل ہوگی بہشت مین بڑہیا لیعنی پس کہا بڑہیا نی از راہ تحیر وحسرت کے کیا ہی واسطی اونکی کہ نہ داخل ہونگی بہشت مین اور تہی وہ
عورت پڑہتی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطی اوسکی کیا نہین پڑہا تونی قرآن مین کہ تحقیق ہم پیدا کرین گی بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرین گے
ہم اونکو کواریان لیعنی بڑہیون کو بہی باکرہ اور بہاوین گی اور بہشت مین لیجاوین گے پس درست ہوا یہہ کہنا کہ بڑہیان بصفت بڑہاپی کی بہشت مین
نہین داخل ہونگی نقل کی یہہ رزین لیے لیعنی باین الفاظ کہ مشکوۃ مین مذکور ہین در شرح السنۃ مین کہ بغوی کی کتاب ہے ساتہہ لفظ مصابیح کی ہی **ف**
مصابیح مین یون ہی کہ انحضرت نی فرمایا کہ بہشت مین نہین داخل ہونگی بڑہیان پس مونہہ پہیر کر گئی وہ عورت اور حالیکہ روتی تہی پس فرمایا
انحضرت نی کہ خبر دو اوسکو کہ نہین داخل ہونگی بہشت مین در حالیکہ بصفت بڑہاپی کی ہونگی اسلیکی اللہ تعالی نی فرمایا ہی انا انشاناہن انشاءً
فجعلناہن ابکارا الخ **وعنه** ان رجلا من اهل البادية كان اسمه زاهر بن حرام وكان يهدي للنبي صلى الله
عليه وسلم من البادية فيجهزه رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج فقال النبي صلى الله عليه وسلم
ان زاهرا باديتنا ونحن حاضروه وكان النبي صلى الله عليه وسلم يحبه وكان دميما فاتى النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو يبيع
متاعه فاحتضنه من خلفه وهو لا يبصره فقال ارسلني من هذا فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يألو ما الزق ظهره بصدر النبي
صلى الله عليه وسلم حين عرفه وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري العبد فقال يا رسول الله اذا والله تجدني كاسدا
فقال النبي صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد رواه في شرح السنة اور روایت ہی انس سے یہہ کہ ایک شخص باہر کا رہنی والا تہا نام اوسکا
زاہر بن حرام اور تہا وہ تحفہ لاتا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر کی سی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ و ترکاریون اور پہلون وغیرہ کی اور
سامان سفر کا درست کر دیتی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنی کا لیعنی مدینہ سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لیعنی اوسکی
حق مین کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہماری لیے باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ ہین اوسکی شہر کی دیتی ہین اوسکو چیزین شہر کی اور تہی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکہتی اوسکو اور تہا زاہر بدشکل پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن لیعنی بازار مین اور وہ بیچتا تہا اسباب اپنا پس گود لی
بہری انحضرت نی اوسکی پیچہی سی اسطرحکی وہ نہین دیکہتا تہا انحضرت کو لیعنی پیچہی پیٹہہ کر دونو ہاتہہ اوسکی بغلون کی نیچی سی نکالکر اوسکی آنکہون
پر رکہدئی تا نہ پہچانی پس کہا زاہر نی چہوڑ مجکو کون ہی یہہ پس کن انکہیون سی دیکہا زاہر نی پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہین
قصور کرتا تہا اپنی پیٹہہ کی لگانی مین ساتہہ سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا انحضرت کو لیعنی واسطی حاصل کرنی برکت کے اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمانی کہ ہی کون شخص خریدی غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہے خدا کی پاوگی مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک خدا کی نہین تو ناکارہ نقل کی
یہہ شرح السنۃ مین **ف** غلام کہتا زاہر کو ظاہر ہی اسلیکی وہ غلام اللہ کا تہا اور وجہ استفہام کی خریدنی سی کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت مین بیچ لینی اوپر مقابلہ
شی کی اور کہی وپر استدلال کہ یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کا اکرام کو لیعنی اوسپر اکرام کری یا کون بدلا اوسکو مجہکو لادی تیرا پاس
مثل اسکی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو قبیلہ تجرید سی پس معنے یہہ ہونگی کہ کون شخص لیے پس عبد کو **وعن** عوف بن مالك الاشجعي قال اتيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم فسلمت فرد علي وقال ادخل فقلت اكلي يا رسول الله قال كلك فدخلت فقال عثمان بن ابي العاتكة انما قال
ادخل كلي من صغر القبة رواه ابو داود اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک مین اس
حال مین کہ حضرت تہی بیچ خیمہ چمڑی کی پس سلام علیک کہی مینی پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آؤ پس کہا مینی بطریق مزاح کی آیا تمام بدن میرا آوی یا تمام
بدن اپنی کو درلاؤن مین یا رسول اللہ فرمایا انحضرت نی آؤ تمام بدن تیرا پس درلایا اپنی تمام بدن کو پس داخل ہوا مین ملے مترجم کہتا کہا عثمان بن ابی العاتکہ

سنے کہ راوی اس حدیث کا ہی سوا اسکی نہیں کہ کہا عوف نے اور لاونمین تمام بدن اپنے کو وسطی چہوٹی ہونی قبہ کی نقل کیے یہہ ابوداود نے **ف** اسسے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بہی مزاح کرتی تہی حضرت سے مقام بے تکلفی مین ۴ع **وعن النعمان بن بشير قال استاذن ابو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة عاليا فلما دخل تناولها ليلطمها وقال لا اراك ترفعين صوتك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يحجزه وخرج ابو بكر مغضبا فقال النبي صلى الله عليه وسلم حين خرج ابو بكر كيف رايتني انقذتك من الرجل قالت فمكث ابو بكر اياما ثم استاذن فوجدهما قد اصطلحا فقال لهما ادخلاني في سلمكما كما ادخلتماني في حربكما فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد فعلنا قد فعلنا رواه ابو داود** اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن آنیکا چاہا ابوبکر رضا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئی گھر مین ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ مارین اونکو اور کہا نہ دیکہون مین تجکو یعنی بعد اسکی کہ بلند کرتی آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتی تہی حضرت صدیق کو یعنی مارنی حضرت عائشہ کیسی اور نکلی ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلی ابوبکر کسطرح دیکہا تونے مجکو ای عائشہ کہ چہڑایا مینی تجکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سی کہا عائشہ نے پس درنگ کے حضرت ابوبکر نے یعنی نہ آئی ملازمت آنحضرت کی مین کئی دن یعنی بسبب جنگ کے کی کہ عائشہ سی رکہتی تہی یا بسبب شرمندگی کی حضرت سی پہر آئی دروازہ پر اور اذن آنیکا چاہا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح مین بیٹھی پس کہا ابوبکر صدیق نے اون دونون کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح مین جیسیکہ داخل کیا تمنی مجکو اپنی لڑائی مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہمنی تحقیق کیا ہمنی یعنی داخل کیا تمکو صلح مین کرر تاکید کے لیے فرمایا نقل کیے یہہ ابوداود نے **ف** ظاہر امزاح اسمین قول آنحضرت کا ہے کہ عائشہ کو کہا کسطرح دیکہا تونے مجکو کہ چہڑایا تجکو اس شخص سے اور سے یعنی نہ فرمایا کہ تیری باپ سے گویا آنحضرت نے اجنبی ٹہرایا ابوبکر کو عائشہ سی بقصد مزاح کی ۴ع **وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمار اخاك ولا تمازحه ولا تعده موعدا فتخلفه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب**

اور روایت ہی ابن عباس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ جہگڑ تو اپنی بہائی سی اور نہ مزاح کر اوسی یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اوسکو اور حضرت شیخ نے یہہ ترجمہ کیا ہی کہ مگر وعدہ کر نا پس خلاف کر تو اوسکو یعنی وعدہ کو پورا کر یا اس سی وعدہ کر ہی مت اور راہ وعدہ کر نیکی بند کر تا خلاف وعدگی مین نہ پڑے تو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

باب المفاخرة والعصبية

باب ہے بیچ بیان مفاخرہ اور عصبیت کی **ف** صراح مین ہی تفخر اور تفخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سی تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کی متفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخر مین افتخار تفوق پڑہ جانا ایک دوسری پر اور مفاخرت اگر حق مین ہو اور واسطی حق کی ہو اور واسطی مصلحت دینی کی اور اظہار قوت کی اعدا دین پر تو جائز ہی اور اصحاب و سلف سی آیا ہی اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اوسکا عرف مین اسی معنی آتا ہی اور عصبیت عصبی ہونا و عصبہ اوسکو کہتی ہین کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیے غضب کری اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کیجیے اوسکی لیے کذا فی القاموس اور صراح مین کہا عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کے جانب کے اور تعصب اصل مین بمعنی تشدید اور سخت کر نیکی آتا ہی چنانچہ اسلیئے پٹھی کو عصب کہتی ہین کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑون بدن کا ہی اور آدمی بہی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور متعصب کہ تعصب کری اپنی قوم کی لیے اور وہ کہ جدل و خصومت کری ایک مذہب مین واسطے اظہار قوت و شدت کے اور تعصب ہے اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو مذموم ہی اور اکثر اطلاق اوسکا ظلم و ناحق مین آتا ہی جیسیکہ معلوم ہوگا حدیثون سی کہ ذکر کیجاوینگے ۴ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابي هريرة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الناس اكرم فقال اكرمهم**

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی بزرگ تر ہی فرمایا بزرگ تر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہی یعنی اگر بزرگی ذاتی پوچہتی ہو کہ اوسمین اعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتہہ خصائل ونیکی اور خصائل نفس اپنے کی نہو وہ تقوی ہی کہا صحابہ نی نہین اس بابت سے پوچہتی ہم ایسی فرمایا آنحضرت نی یعنی اگر بزرگی حسب و نسب سے پوچہتی ہو تو بزرگ لوگون کا اس راہ سے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ یعقوب کا بیٹا نبی اللہ اسحق کا پوتا نبی اللہ کا پڑپوتا دوست خدا کا یعنی تمام طرح طرح کی بزرگیان جمع ہوئی ہین کہ خود بہی نبی ہین اور تین پشت بہی اونکی نبی ہین اور پردادا کو اونکی لقب خلیل اللہ کا ملا ہی کہ اللہ تعالی نی انکو ابراہیم دوست خالص اپنا پکڑا اور وہ متصف تہی ساتہہ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کے بیچ دونیا مین پس اس باعتبار بزرگتر وہ تہی کہا صحابہ نے نہین اس بابت سے پوچہتی ہم ایسی فرمایا پس اصول اور حسب ذاتون عرب سے سوال کرتی ہو جو کہ ساتہ فضائل اور خصائل اپنی کی اور باپون اپنے کی افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتی ہین اور ایک دوسری کو اپنی ہین ساتہہ ان صفات کے بزرگی کرتی ہین بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہان یہہ پوچہتی ہین فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت مین بہتر تمہاری ہین اسلام مین یعنی جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور نیکتر اور پسندیدہ تر تہی وہی بزرگتر اور عزیزتر ہین اسلام مین جس وقت کہ فقیہہ و دانا ہون ساتہہ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی جنکی جوہر ذات مین صفات تہین کہ ساتہہ اونکی ممتاز و متعین تہے جاہلیت مین ساتہہ اون صفات کی اسلام مین بہی معزز و مکرم ہوئی غایت یہہ جاہلیت مین ساتہہ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کے ملوث اور مظلوم تہی اور ساتہہ ہوا و شہوت نفس کے گرفتار اب ساتہہ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کی مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کی اور اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات اشخاص لوگونکی ہین جیسا کہ اور روایت مین آیا الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ الخ کتاب العلم مین گذری ہی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پڑپوتا ابراہیم کا نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا براء نی کہ دن جنگ حنین کے تہا ابوسفیان بن حارث پکڑی ہوا لگام خچر آنحضرت کی یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گہیر لیا حضرت کو مشرکون نی اوتری یعنی خچر پرسی پس شروع کیا کہ فرماتی تہی اس رجز کو مین ہون نبی نہین کچہہ جہوٹ اسمین مین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نی پس نہین دیکہا گیا لوگون مین سے اس دن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت خچر کو ہانکتی تہی تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گہیر لیا اونہون نی اوتری اسمین دلیل ہی اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ ایسی معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان و غیرہم سب جمع ہوئی تہی اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تہی اور آپ خچر پر سوار تہی اور حملہ کرتی تہی اور جب خچر چہوڑا اونہون نے پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنیسی منع فرمایا ہی آنحضرت نی لیکن یہہ فخر کرنا اسطرح کا نہین کہ جو ممنوع ہی کہ وہ وہ ہی کہ برسم جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کی تہا کہ وہ جائز ہی اور یہہ بہی تہا کہ بعضی لوگ اہل کتاب کی کاہنون مین سے پہلی اوس حضرت کے خبر دیتی تہی ساتہہ ظاہر ہونی امر نبوت انکی

اور نشانون نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبدالمطلب مین سے پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتی تھی کہ مین وہی پیغمبر خدا اولاد عبدالمطلب سے ہون کہ نشانات و تجلی آخر
ساتھہ ظہور میری کی شرح وعن انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خیر البریۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذاک ابراہیم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا یہہ بہترین خلق کی
ابراہیم تھی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہین پس ابراہیم
بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب اسکا تین طرح پر دیا ہی علما نی ایک تو یہہ کہ آنحضرت نی یہہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور
باپ ہونیکی جیسیکہ ایک شخص کا اچ ہی ساتھہ تعظیم وتقدیم کی وہ اورونکو اپنی پر مقدم رکھی اور تعظیم کری دوسرا یہہ کہ یہہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا
کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہین یا مراد یہہ ہے کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنی وقت مین تھی ولیکن عبارت مطلق لائی
واسطی مبالغہ کی شرح وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما
انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کی جیسیکہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف بیٹی مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ
کہا پس سوا اسکی نہیں کہ مین بندہ خدا کا ہون پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بندگی مقام خاص اور صفت مخصوص
آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہین اور رب سب کا ملتزم اس صفت مین اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کی ہی
وعن عیاض بن حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر
احد علی احد ولا یبغی احد علی احد رواہ مسلم اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی وحی بھیجی طرف میری یہہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہان تک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم وزیادتی کری کوئی کسی پر
نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ فخر کرنا بطریق تکبر وستم کی ہو حرام ہے شرح الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتہین اقوام یفتخرون بآبائہم الذین ماتوا انما ہم فحم من جہنم او لیکونن
اہون علی اللہ من الجعل الذی یدہدہ الخراء بانفہ ان اللہ قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء انما ہو
مؤمن تقی او فاجر شقی الناس کلہم بنو آدم وآدم من تراب رواہ الترمذی وابو داؤد روایت ہی ابوہریرہ
سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آوین وہ قوم کہ فخر کرتی ہین ساتھہ باپون اپنی کی کہ مرگئی سوا اسکی نہین کہ وہ کوئلی دوزخ
کی ہین یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوینگی فخر کرنی سی ہونگی خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کیسی کہ دھکیلتا ہی نجاست کو ساتھ
ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھہ باپون کی نہیں آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار یعنی
پھر فخر کرنا ساتھہ باپون کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہیں اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتھہ باپون کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اسکی
ہی اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنیکی کیا جگہہ تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا ہوئی مٹی سی یعنی اور مٹی خوار و پست
ہی تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہیں نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف مگر کوئلی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ مین سوختہ اور سیاہ ہوتی ہین
مانند کوئلون کی اور وجہ اسکا مشرکون کی حق مین ہی کہ بالیقین وہ دوزخ مین ہین اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کی اعتبار کرین اوسکو بھی محتمل ہی ایسلیے کہ
کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا جگہہ فخر کرنیکی ہی اور لفظ خراء ساتھہ پیش خ اور زبر کی ہی اور ساتھہ سکون رے کی اور آخر مین ہمزہ

ساتھ پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرت نے فخر کرنیوالوں کو ساتھ باپوں کی کہ ایام جاہلیت میں مر رہے سات کرم نجاست کی اور تشبیہ دی انکی باپوں کو کرمی پلید
ساتھہ پلیدی کی اور تشبیہ دی انکی فخر کرنیکو ساتھہ باپوں کی ساتھہ دھکیلنی اور ہلانی کرم کی نجاست کو کیا خوب کہا ہی کسی نی سے دوش دیدم
کہ ابلہی میگفت ٭ پدر من ز ریغان بودہ است ٭ باوجود یکہ نیست معلوم ٭ خود گرفتم کہ آنچنان بودہ است ٭ ہیچ کس دیدہ کہ گہہ خوردہ است ٭ کین لعہد کرم
نان بود ہست ٭ ح وعن مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ
الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی مطرف بن عبداللہ بن شخیر سی کہ کہا یعنی میری باپ نے یعنی عبداللہ کہ صحابی ہی جیسیکہ ابوداود میں ہے گیا میں بیچ
جماعت کی کہ بطریق ایلچی گریکی بہیجا تہا بنی عامر نی اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنی یعنی ابعد پہنچنی کے کہ آپ سردار ہیں ہمارے پس فرمایا سردار
خدا ہی پس کہا ہمنی آپ بہترین ہماری ہیں ازروی بہترائی کی اور بزرگترین ہمارے ہو بخشش میں پس فرمایا کہو یہہ بات یا اس سے بہی کمتر یعنی مبالغہ نکرو
میری تعریف میں ساتھہ ایسی چیز کی کہ لائق خالق تعالیٰ کے ہو نہ مخلوق کی یعنی اس مقدار کہہ سکتی ہو بلکہ اگر اس سے بہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ میں
نجاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل ... روا اوردی ف اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کے اوسکی طرف سے کہتہ
وکیل کو کہتی ہیں کہ جاری مجری موکل اپنی کی ہی اور لا یستجرینکم کو ساتھہ ہمزہ کی جگہہ ہے
... مردی شیطان تمکو کہو جو کچھ کہ چاہو اور سردار خدا ہے یعنی وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی
... اوسی ہی میں ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علمانی کہ انکار کیا آنحضرت کا اس جماعت پر اس سبب سے تہا کہ اونہوں نی خطاب کیا آنحضرت
کو اسطرح کہ ساتھہ امرا اور رؤسا قوم و قبائل کی کرتی ہیں اور چاہیی یوں تہا کہ خطاب کرتی ساتھہ لفظ نبی ورسول کہ اعلیٰ مراتب بشری ہی نہ انکار
تہا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت کی کیونکہ اسلئی کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہیں بلا شبہ ٭ ح وعن الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حسن سی اونہوں نے نقل کی یہہ سمرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی ف حسب کہتی ہیں فضیلتوں اور خصلتوں کو کہ آدمی
شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگوں کی پس فرماتی ہیں کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگوں کی یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کی سبکی نزدیک بیقدر و
خوار ہی اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتوں کو لیکن نزدیک اللہ تعالیٰ کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی
کوئی فضیلت اعتبار نہیں رکہتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ٭ ح وعن اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی
ابی بن کعب سے کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت کری ساتھہ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو ہن باپ اوسکا
اور کنایہ مکرو نقل کی یہہ شرح السنۃ میں ف لفظ ہن ساتھہ زبر ہ آ اور تخفیف نون کی اور نہایہ میں ساتھہ تخفیف و تشدید کی ہر چیز قبیح کو کہتی
ہیں کہ نام اوسکا نہ لی سکیں اور اوپر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہیں پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کری ساتھہ باپ دادوں اپنی کی کہ ایام
جاہلیت میں گذری ہیں پس کٹواؤ اور اوسکی مونہہ میں ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کہ کاٹی اور مونہہ میں ڈالی ستر باپ اپنیکا اور کنایہ نکہو ستر کو
بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی تا مفاخرت نکریں ساتھہ انکی اور بعضوں نی کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہیں کہ جو کوئی چلی طریق
اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کی قبیلہ برابر کہینچنی اور لعنت کرنی اور حاردلانی اور گالی گلوج کرنی لوگوں کی سی پس ذکر کرو

صراحۃً نہ کنایۃً واسطے اوسکی قباحت بات اوسکی کی قسم پرستش بتون سی اور زنا کرنیسی اور شراب پینی سی اور مانند اوسکی تاکہ وہ کسیکو نہ براکہی اور آبرو اور بزرگی
بکری ش ح وعن عبد الرحمٰن بن ابی عقبة عن ابی عقبة وكان مولًى من اهل فارس قال شهدت مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم احدًا فضربت رجلًا من المشركين فقلت خذها مني وانا الغلام الفارسي فالتفت الي فقال هلا
قلت خذها مني وانا الغلام الانصاري رواه ابوداود اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا وہ مولی بعض
بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سی تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مینی ایک شخص
کو مشرکین مین سی یعنی تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا مینی لی تو یہہ ضرب میری طرف سی اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر و بہت مارنیوالا پس دیکہا آنحضرت
نی طرف میری اور فرمایا کیون نہ کہا تونی کہ لی مجہسی اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی اگر اس مقام مین نسبت انصار
کی طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو اونمین سی ہی تو یہہ بہتر ہوتا نہ مجوس کیطرف کہ آتش پرست اور
کافر ہین اور مولی بعض انصار کا عادت یون ہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کی مہاجرین اور انصار
مین سی پناہ پکڑتی ہی اور باگ اختیار اپنی کی نیک و بد مین انکی ہاتہہ مین دیتی اور اسکو مولا موالات کہتی ہین اور ایک قسم مولی عتاقہ ہی یعنی غلام آزاد
کردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابی ہین نام اونکا رشید تہا ساتہہ پیش را اور زبر شین کی اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ش ح وعن ابن مسعود
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذي ردي فهو ينزع بذنبه رواه ابوداود
اور روایت ہی ابن مسعود سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہی کہ گر
پڑا کنوین مین پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہہ دم اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنی کو ساتہہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل
پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہہ گناہ کی کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور بقدرت اوسکی نکالنی کے
سی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہہ اونٹ ہلاک ہونیوالی کی اسلیی کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونیوالا ہی اور مشابہت دی
اونکی مددگار کو ساتہہ دم اوس اونٹ کی پس جیسیکہ کہینچنا اونٹ کا ساتہہ دم اوسکی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو مہلک سی اسیطرح یہہ مددگار
نہین خلاص کریگا اونکو کنوین ہلاکت کی سی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ش ح ع وعن واثلة بن الاسقع قال قلت يا رسول الله ما العصبية
قال ان تعين قومك على الظلم رواه ابوداود اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت
فرمایا یہہ کہ مدد کری تو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہہ ابو داود نی ف اس سی معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسیکہ حدیث
آئندہ مین فرمایا ح وعن سراقة بن مالك بن جعشم قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خيركم المدافع عن
عشيرته ما لم يأثم رواه ابوداود اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمارا ہماری آگی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہترین تمہارا وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جب تک گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنیکی
نقل کی یہہ ابو داود نی ف اگر کہا جاوی کہ وہ دفع ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہہ کہ اگر قادر ہو زبان سی ظلم
کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سی حاصل ہو تو جان سی مار ڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی
کری تو ظلم و تعدی ہی ش ح وعن جبير بن مطعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من دعا الى عصبية
وليس منا من قاتل عصبية وليس منا من مات على عصبية رواه ابوداود اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارسی وہ شخص کہ بلاوی لوگون کو طرف عصبیت کے یعنی باعث ہو لوگون
کو کہ حمایت کرین اوسکی باطل پر اور نہین ہم مین سی وہ شخص کہ جنگ کری بسبب عصبیت کی اور نہین ہم مین سی وہ شخص کہ مری اوپر عصبیت کی نقل کی
یہہ ابوداود نی **ف** یہہ تقدیر عصبیت یعنی حمایتی ہو تا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کی ہو مذموم و ممنوع ہی بح **وعن** أبي الدرداء عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال حبك الشيء يعمي ويصم رواه أبو داود اور روایت ہی ابی درداسی اوسنی نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی محبوب مین اگر برائی دیکھتا ہی تو اچھی معلوم ہوتی
ہی اور اگر اوس سی بد سنتا ہی تو اچھا جانتا ہی بسبب غلبہ محبت کی محبوب چیز کی عیب نہ دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی یا یہہ مراد ہی کہ محبت اندھا اور بہرا
کر دیتی ہی محب کو غیر محبوب سے کہ سوا جمال اوسکی کی نہ دیکھتا ہی اور نہ سوا کلام اوسکی کی سنتا ہی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی
اسپر کہ وارد ہوئی ہی یہہ بیچ حق اوس شخص کے کہ حمایت کرتا ہی کسیکی باطل پر بسبب محبت اوسکی کی حق دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی اور محبت کی حمایتی بن
رہا ہی بح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبادة بن كثير الشامي من أهل فلسطين عن امرأة منهم يقال لها
فسيلة أنها قالت سمعت أبي يقول سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله من العصبية أن يحب
الرجل قومه قال لا ولكن من العصبية أن ينصر الرجل قومه على الظلم رواه أحمد وابن ماجة اور روایت ہی عبادہ بن کثیر شامی سی کہ تہا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہی
ایک عورت سی کہ تہی ان مین سی کہا جاتا تہا اوسکو فسیلہ اوس عورت نی کہا سنا مین نی اپنی باپ سے کہ کہتا تہا پوچہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
پس عرض کیا مین نی یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہی دوست رکہنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہین بلکہ عصبیت یہہ ہے کہ مدد کری مرد اپنی قوم کی ظلم
پر نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنسابكم هذه ليست بمسبة
على أحد كلكم بنو آدم طف الصاع بالصاع لم تملؤه ليس لأحد على أحد فضل إلا بدين وتقوى كفى بالرجل أن يكون بذيا
فاحشا بخيلا رواه أحمد والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
یہہ نسب تمہاری نہین ہین جگہہ برا کہنی اور سب عار کی اوپر کسیکی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسری صاع کی نہین بہرتی
تم اوسکو نہین واسطی کسیکی کسی پر بزرگی مگر ساتہہ دین اور تقوی کی کفایت کرتا ہی شخص کو برائی مین یہہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنی والا بخیل
نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت مین طرف ایک باپ کے اور قریب ہو تم مانند
قریب ہونی اوس چیز کی کہ پیمانہ مین سے یا برابر ہونی اوسکی ساتہہ پیمانہ کی جو وقت کہ نہ بہری پیدا اور تقوی کی یعنی بچنی کی شرک خفی و جلی سی اور
احتراز کی کبائر و صغائر سی حاصل یہہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان و خسران مین ہین مگر صاحب تقوی و کمال دین دار جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی
سبحانہ تعالی والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا و عملوا الصالحات کو ذکر ملا علی اور حضرت شیخ رح نی طیبی سے یہہ معنی نقل کئی ہین کہ تم
سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک دوسری کی نقصان مین مانند طف صاع کی کہ نہ بہرا ہو اور طف صاع نزدیک بہرنی کی پیمانہ یعنی نزدیک برابر ہو نقصان
مین اور نہ پہنچنی مین درجہ کمال کو بسبب نخوت تمہاری کی اولاد آدم کہ پیدا کئی گئی ہین خاک سی **باب البر والصلة** باب ہی بیچ بیان
بر و صلہ کی **ف** بر ساتہہ زیر ب کی یعنی احسان و نیکی کی ہی اور مراد یہان نیکی کرنی ساتہہ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہی اور صلہ
لغت مین یعنی ملانی اور پیوند کرنی کی ہی اور مراد یہان انعام و احسان ہی ساتہہ اقارب کی بح **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** أبي هريرة قال قال رجل يا رسول الله من أحق بحسن صحابتي قال أمك قال ثم من قال أمك قال ثم من قال

اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہا ایک شخص نے
یا رسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھہ اچھی صحبت رکہنی میری فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پہر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نی پہر کون
فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پہر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ماں تیری پہر ماں تیری پہر ماں تیری
پہر باپ تیرا پہر احسان کر قریب اپنی سی پہر قریب اپنی سی یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کے معتبر ہی کہ جو بہت قریب ہی سب سے زیادہ
تر اور مستحق تر ہی ساتھہ احسان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ ماں کی لیی تین حصہ احسان کے
ہیں بہ نسبت باپ کے اسلیی کہ وہ اوٹہاتی ہی بوجہہ حمل کا اور مشقت جننی اور محنت دودہ پلانیکی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت
بڑا ہی حق باپ سے اور نیکی و احسان کرنا اوسپر واجب ہے موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون
کی حق کی مشکل ہو جیسیکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنی حق دوسری کی آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کیجی اور خدمت و انعام مین
حق ماں کا اور یہہ بہی ہی ماں باپ کے حقوق مین سے ہی کہ ایسی تواضع اور تملق کری اور ادا کے خدمت کری یہانتک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز
مین اطاعت کری اونکی اور بے ادبی نکری اور تکبر سی پیش نہ آوی اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سی بلند نکری اور اونکو نام لیکر نہ پکارے
اور کسی کام مین اونسی پہل نکری اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کری اور ایک بار کہی اگر قبول نکرین سکوت کری اور دعا و استغفار مین
مشغول ہو اور یہہ ادب قرآن سی نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی باپ کو **ح** **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ
ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچہا گیا کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ جسکی حق مین آپ یہہ بددعا کرتی ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوی ماں باپ اپنی کو
نزدیک بڑہاپی کی ایک کو اون مین سی یا دونونکو پہر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنی سی آزردہ رکہا کہ سبب داخل ہونے بہشت
کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ
قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابوبکر کی سی کہا
آئی میری پاس ماں میری یعنی مکہ سی مدینہ مین اور وہ تہی مشرک بیچ زمانہ صلح قریش کے یعنی یہہ آنا اوسکا اوس وقت مین تہا کہ آنحضرت نی قریش
سے عہد و صلح کی تہی کہ اونسی لڑائی کی نہین اور یہہ حدیبیہ مین تہی پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی
اسلام سی آیا پس سلوک کرون مین اوسسے فرمایا کہ ہان سلوک کر اوسسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر
ہون تو بہی اونسی سلوک و احسان کرنا چاہیی اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی **ح** **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا
بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حضرت کہ تحقیق آل ابی
فلان کی نہین میری دوست سوائی اسکی نہین کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اونکی ناتا ہی یعنی جسسی تر کرتا ہون مین اوسکو ساتہہ
تری اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علمائی کہ آنحضرت نی صریح نام فلانی کا لیا تہا اور راوی نی کنایہ کیا کہ لفظ فلان
کو ذکر کیا ظاہرا وقت روایت کی ذکر کرنی نام اوسکا صراحۃً خوف رکہتا ہو گا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کی بعد از لفظ ابی کی سفیدی چہوڑ دیکر

ہی اور نام نہین لکہا ہی بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلان سے ابولہب ہے اور بعضون نے کہا ابوسفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر تر یہہ ہی کہ
یہہ علی العموم ہی یعنی مراد ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہین میری دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاءہ الا المتقون
اور مراد صالحین سی جنس صلحا ہین نہ ایک مخصوص اور بعضون نے کہا کہ ابوبکر رضہ مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت علی رضہ اور تر کرتا ہون الخ
یعنی کچھہ دیتا ہون اونکو کہ اوس سے ضرورۃ اونکی دفع ہو چونکہ تری اور نرمی سبب ملنے اشیاء کی ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی بل کو کہ بمعنی تری کے
ہے استعارہ کرتی ہین واسطے صلہ رحم یعنی ناتی کی اور بلبس کو کہ بمعنی خشکی کی ہی واسطے کاٹنی ناتی کی ہم **وعن المغیرۃ قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات ووأد البنات ومنع وہات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ
السؤال واضاعۃ المال متفق علیہ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حرام کی تم پر ایذا دینی ماؤن کی
اور گاڑنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت مین کرتی تہی بسبب خوف فقر و عار کی اور حرام کیا تم پر بخیلی اور گدائی کرنی اور مکروہ رکہی واسطے تمہارے قیل و قال اور بہتایت سوال کے اور
ضائع کرنا مال کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطے غالب ہونی حقوق اونکی جیسیکہ پہلی معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونی دلون انکی کی
اور یہی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین بسبب تقصیر و سستی کرنی اولاد کی اونکی حقوق مین اور لفظ منع ساتھہ جزم اور زبر نون کے اور ساتہہ زیر عین کے بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہے یا ماضی
اور مراد اوس سے بخل و امساک ہے اور لفظ ہات بمعنی ات کی کا امر ہی ایتا سی یعنی دی اور عبارت ہے طلب و سوال سے اور لکہا ہی علما نے کہ مراد نہ دینا حقوق واجبہ کا ہی اہل پر
اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کی مال مین سی اور بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی اموال مین اور افعال مین اور
اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سی اور تکلیف دینی اونکو ساتھہ بجالانی اوس چیز کی کہ واجب
نہین اونپر اور کرہ ساتہہ زیر رکی اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید را اور زبر اوسکی کی اور قیل و قال ساتہہ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول
و معلوم سی ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم ذکر بیٹہہ کر فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نے ایسا اور نہی قیل و قال
سی اوس صورت مین ہی کہ واسطے تحقیق کسی امر کی نہو والا واسطے تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت اوسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کی نقل کرین حرام نہین
اور بعضون نے کہا کہ مراد قیل و قال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوۃ قلبی پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور بہتایت
سوال کی گنتی ہی معنی لکہی ہین علما نے ایک تو یہہ کہ بہت پوچہنا یا بہت اور تجسس کرنا احوال لوگون کیسی اور دوسری بہت سوال کرنا علم مین
واسطے امتحان اور اظہار فضیلت اور جہگڑے کی نہ سمجہنے کی اور تیسری بہت پوچہنا آنحضرت سی کہ سبب ایذا دینی اور باعث تنگی و تشدید کا ہی احکام مین
جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کی سی اسراف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسیکہ کوئی تمام یا بعض
مال اپنا کسیکو دیدی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدی یا آگ مین جلادی یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین صرف کری اور تفصیل
کلام کی اس مقام مین یہہ ہے کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب یا مستحب ہے تو اوسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکہتا اور اگر حرام و مکروہ ہی تو بی شبہہ ضائع
کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوس جگہہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے نکلتی ہون
جیسیکہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانون دور دراز کی بغیر حاجت کی اور بیچ مزین کرنی اونکی وسعت و فسحۃ مین ہی کہ احتیاج اوسکی نہین ہوتی اور
اسراف خرچ کرنی مین اور توسع بیچ پہننی اچہی کپڑون کے اور کہانون لذید کی زیادہ حد اعتدال سی واسطے نری حفظ نفس کی اور تفاخر کی بغیر رعایت
جانب فقراء و محتاجون کی جیسیکہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی کا ہی اور ایسے
ہے آراستہ کرنا پالکیون اور تلوارون اور ہتیارون کا ساتہہ سونی اور جواہر کی اور مانند اسکی اور بی باکی اور بی قیدی بیچ دیکہنا مین ساتہہ

اوٹھالی غبن فاحش اومقرر کرلی مدتون درازکی و مانند انکیکی سب داخل صالح کرلی اور اسراف کی ہی ٭ وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ کبائر سی ہی گالی دینی اپنی ماں باپ کو عرض کیا لوگون نی یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا کہ ہان یعنی یہہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن اوسکو نہیں جانتی ہو پہر بیان کیا اسکا اگلا [illegible] دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسی کے ماں کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی [illegible]

[illegible] سلم نی ف چونکہ یہہ باعث گالی دینی ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر وجہ [illegible] دشنام مدہ بمادر من [illegible] اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] ان من ابر البر صلۃ الرجل اھل ود ابیہ بعد ان یولی

[illegible] نیکیون سی احسان کرنا آدمیون کا ہی اپنی باپ کی دوستون سی بعد از مرنی یا غائب ہونی باپ کی [illegible]

ہو اوسکی بھی اوسکی دوستون سی احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سی ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی ہی ٭ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص چاہی کہ کشادگی کیجاوی اوسکی روزی مین اور تاخیر کی جاوی اوسکی اجل مین یعنی عمر دراز ہو پس چاہیی کہ سلوک کری اپنی ناتے داروں سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اثر اصل مین بمعنی نشان پاؤن کی ہی چلنی مین زمین پر اور یہہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم زمین پر نہ رہا پس اثر سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہین زیادہ ہوتی ہین نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نی فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سی پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر سا تہہ بقای نام نیک کے ہی جہان مین یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کرین اور نام نیک اسکا باقی رکھین کہ بقا اولاد پیدائش ثانی ہی مرد کی لیی اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی نی سلوک کرنیکو ناتیدارون سی سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نی ہر چیز کی لیی سبب پیدا کیا ہی جسکی لیی چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کری توفیق اداء حقوق کی بخشتا ہی اور لکھا ہی علماء نی کہ یہہ محو اثبات بنسبت خلق کی ہی جیسیکہ لوح محفوظ مین لکھا کہ عمر اسکی ساٹھہ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوین اور بنسبت علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہہ ہی کہ جب شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیی نہ مناقشہ کرنا شان سعادت یہہ ہی کہ بجبر دستی مانند ان خبرون کی عمل و صبر کرین اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالی کی کرین نہ یہہ کہ بحث کرین اور چون و چرا مین پڑین ٭ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فاخذت بحقوی الرحمن فقال مہ قالت ھذا مقام العائذ بک من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی یا رب قال فذاک متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیدا کی اللہ نی خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی مین اوسطرح پر

کہ وقت پیدائش کی ہوگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کہڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نی یہہ ہی جگہہ کہڑی
ہونی پناہ پکڑنیوالی کی ساتہہ تیری کاٹنی سی یعنی مین کہ روبرو تیری کہڑا ہوا اور ہاتہہ دامن عزت وعظمت تیرے مین مارا ہی پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری
اس سے کہ کوئی قطع کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نی کیا نہین راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤن مین اوسکو یعنی
سلوک واحسان کرون اوسپر کہ ملاوی تجکو یعنی سلوک کری تجہسی اور کاٹون مین اوسی یعنی احسان وانعام نکرون اوسپر کہ قطع کری تجہسی کہا ناتی
نے ہان راضی ہوا مین ای پروردگار میری فرمایا پس یہہ وعدہ ثابت ہی تیری لیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فارغ ہوا یعنی پیدا کر چکا اور حقیقت
فراغ کی بعد از اشتغال کی کسی کام مین ہی اور اس سے خدا تعالی پاک ہی اسلیے کہ اوسکو ایک کام دوسری کام سی مانع نہین ہوتا جیسیکہ دعا ماثورہ
مین آیا ہی سبحان من لا یشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم قاف کی اصل مین ازار کی باندہنی کی جگہہ کو کہتی ہین اور چونکہ
پیچ باندہنی ازار کی دونون طرفین اوسکی باہم باندہی جاتی ہین تثنیہ لائی کہ کہا بحقوی الرحمن یعنی دونون طرفین جگہہ بندہنی ازار کی اور اطلاق
اس پر بھی اطلاق کرتی ہین اور پروردگار تعالی اس سی منزہ ہی وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کی ہی کہ عادت ہی لوگون کی کہ جب کوئی کسی کی
پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا کونا ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبہی کہ کار سخت ہوتا ہی اور اضطرار ہوتا ہی کام مین اور مبالغہ اور تاکید منظور ہوتی
ہی تو ہاتہہ اوسکا ازار پر مارتا ہی تا وہ تنگ ہوکر پوچہی کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطی پناہ ڈہونڈہنی رحم
کے ساتہہ حضرت رحمن کی قطع کرنی رحم سی بعد ازان یہہ عبارت مثل ہوئی اس معنی مین بغیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنی اوسکی منظور ہوت
جیسیکہ کہتی ہین یداہ مبسوطتان یعنی دونون ہاتہہ اوسکی فراخ ہین یعنی سخی وجواد ہی اگرچہ اول پیدائش سی ہاتہہ نرکہتا ہو یا ہاتہہ اوسکی لنی
ہون یا محال ہو وجود ہاتہہ کا اوسکی لیی جیسیکہ پروردگار تعالی اور یہہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قرآن اور احادیث اوپر
طرز زبان عرب کی واقع ہوا ہی یہہ اصل عظیم ہی واسطی تاویل متشابہات قرآن واحادیث کی بلا تکلف اور رحم ایک معنی ہین معانی سی ا ت
نہین ہی کہ کہڑا ہوا ور پناہ پکڑی کہڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈہونڈنا اوسکا بطریق تشبیہ تمثیل کی ہی گویا رحم ایک شخص ہے کہ کہڑا ہوا اور دامن کبریا اور
عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈہونڈہی اور کہا نووی نی کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی وہ معنی ہی معانی سی نہین تا اوسکی
قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اوسکی اور فضیلت صلہ رحم کرنیوالیکی اور برائی گناہ قطع کرنیوالی اوسکی اور نہین خلاف ہی اسمین کہ صلہ
رحم واجب ہی فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجی ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا چہوڑنا مہاجرۃ یعنی
ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتہہ کلام کی ہوتا ہی اگرچہ ساتہہ سلام کی ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتہہ اختلاف قدرت اور حاجت کی پس بعض
اسمین سی واجب ہی اور بعض مستحب ور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکہا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا اوسچیز سی کہ قادر
ہی اوسپر اور لائق تہا اوسکو یہہ کہ کری وسکو نہین نام رکہا جاویگا صلہ کرنیوالا **ع وعنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شُجْنَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ وَصَلَکِ وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَکِ قَطَعْتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ**
اور روایت ہی ونہین ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لفظ رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سی پس فرمایا اللہ تعالی
نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاوی تجکو یعنی رعایت تیری حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتہہ رحمت کی اور جو شخص کہ کاٹی تجکو کاٹونگا مین اوسکو
یعنی اپنی رحمت سی محروم رکہونگا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اشتقاق کیا گیا الخ جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مینی رحم کو اور
اشتقاق کیا مینی اوسکی لیی نام اپنی نام سی کہ رحمن ہی اور احتمال ہی کہ مراد دونون لفظون سی معنی ہون یعنی قرابت رحم کو واجب ہے

رعایت اوسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی کہا کہ لفظ شجنۃ مثلثۃ الشین یعنی ساتھہ زبر اور زیر اور پیش شین کے قاموس مین اور نہایہ مین ساتھہ زیر اور پیش شین کے اور حرم جیم کی اصل مین رگین درخت کی ملی ہوئین مین اور یہان مراد اس سی یہہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سی یعنی رحمت سی کہ مشتق ہی اوس سی رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی ملا ہوا ہی ساتھہ رحمن کی مانند اشتباک رگون درخت کی اور بعضون نے کہا بیچ وجہ شجنۃ کی یہہ کہ حروف رحم کی موجود مین بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہین وسمین مانند داخل ہونی رگون درخت کی واسطی ہونی اوسکی اصل و اتصال سی اور معنی یہہ ہین کہ رحم اثر ہی آثار رحمت ا[illegible] ہی ساتھہ اوسکی پس قطع کرنیوالا اوسے قطع کرنیوالا رحمت خدا سے اور وصل کرنیوالا اوسکا ملنی والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جیسیکہ فرمایا [illegible] وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رحم معلقۃ بالعرش تقول [illegible] ومن قطعنی قطعہ اللہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحم [illegible] یعنی لطریق خبر اور دعا کی جو شخص کہ ملاوی مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹی مجکو [illegible] اسکا رحم [illegible] ہی اور ہی قطع رحم

[illegible]

[illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] ت مین کاٹنی والا رحم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کی ساتھہ تحریم اسکی کی وہ بہشت مین داخل نہین ہونیکا اور یا یہہ مراد ہی کہ ساتھہ نجات پانی والونکی اور سابقین کی نہین داخل ہوگا وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافئ ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلھا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنیوالا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھہ اقربا کی کہ اگر وہ اسپر احسان کرتی ہین تو یہہ بہی ونپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت کیجاوی حق قرابت اوسکی وصل کری رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری نقل کی یہہ بخاری نی ف لکہا ہی علما نی کہ جو امر وہی کہ حق اپنا کسی سی نہ طلب کری اور حق اورون کا ادا کری ۱۲ وعن ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی واحسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم ویجھلون علی فقال لئن کنت کما قلت فکانما تسفھم المل ولا یزال معک من اللہ ظھیر علیھم ما دمت علی ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطی میری قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسی اور وہ نہین سلوک کرتی مجسی اور احسان کرتا ہون مین اونسی اور وہ برائی کرتی ہین مجسی اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پہکاتا ہی تو اونکو راکہہ گرم اور ہمیشہ ہی ساتھہ تیری اللہ کی طرف سی مددگار اور دفع کرنیوالا شر و ایذا اونکیکا اونپر جب تک کہ ثابت و مستقیم رہی تو اس صفت پر نقل کی یہہ مسلم نی ف پہکاتا ہی الخ یعنی چونکہ شکر انہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام ہی عطا تیری اونپر اور حلم اگا کہتی ہی اونکی پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اونکو کہان اوسکی سی ساتھہ راکہہ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو بسبب احسان کرنیکی اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگی نفسون اونکیکی مانند اوس شخص کے کہ موتہہ مین ڈالتا ہی راکہہ گرم کو اور کہاتا ہی وسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکہہ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو اور بعضون نی کہا کہ موتہہ اونکا کالا کرتا ہی مانند راکہہ گرم کی ۱۲

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر وان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پہیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ ورا قربا کی ساتہہ اور بتحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی سبب گناہ کی کہ پہنچتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف مراد تقدیر سی تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر کا اور یہہ بہی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا وقدر الہی کے ہی حکم رکہتی ہین جیسیکہ دوائین طلب شفا کی لیی اور اعمال بندون کی واسطی داخل ہونی بہشت دوزخ کی اور بعضون نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندیکا آسان کرتا ہی وارد ہونی قضا کو اور خوش لگتا ہی اوسکو اوسکی دلمین یعنی جب دعا کی اور دیکہا کہ تقدیر نہین پہرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بر تقدیر دیتا ہی پس آسان وسبک ہوجاتا ہی بوجہ اوسکا اسکی دل پر بخلاف اسکی کہ یکایک آدی اور ناگہان نازل ہو پس گویا کر رکہا دعا نی اوسکو کذا نقل الطیبی و ... مسکین کے دلمین یون آتا ہی کہ ہوسکتا ہو کہ ... نہین ... اور اگر کوئی ... ہوئی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکی ... اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسمین جیسیکہ ... دیگر احسان ... اور فاسق وکافر بہی ور رزق اونکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون کی پس بعضی تاویل کرتی ہین ہمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بی شک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سی اور اگر مراد رزق دنیا رکہین کہ مال حشمت کامرانی ہی تو جواب یہہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول صفا وخوش گذرانی اور فراغ قلب حضور وقت اور صفائی رزق سی کہ صاف ہو کدورت ظلمت سی جیسیکہ متقیون ومطیعون کی لیی ہے قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بخلاف اہل فسق وفجور کی کہ حاصل ہی اونکی وقت مین کدورت ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب ور خوف نقصان دروقت ہونی اوسکی سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہی تو فکر بدانجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکیکی راہ پاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث مخصوص ہی بعضی مومن گنہگارون کی لیی کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ اونکو کدورت گناہ سی پاک کرکر بہشت مین داخل کری پس بعضون کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر وبلا کو کرکر پاک صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتہہ پہنچنی بلا کی متنبہ کرکر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہہ کہ مومن نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکیکی ہی تو ساتہہ فقر یا مرض کے اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت ولطف اوسکی حال پر نہین روا رکہتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک منہ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراءۃ فقلت من ہذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذلکم البر کذلکم البر وکان ابر الناس بامہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ قال نمت فرایتنی فی الجنۃ بدل دخلت الجنۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مینی اوسمین آواز پڑہنی قرآن کی پس کہا مینی کون ہی یہہ کہ قرآن پڑہتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلا صحابہ سی تہی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اوسنی کس عمل سی یہہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نی واسطی بیان سبب پانے اوسکیکی اس فضیلت کو فرمایا اسیطرح سی ہی فضیلت ثواب نیکی کرنیکا ماں باپ سی اسیطرح سی ہی فضیلت وثواب

نیکی کرینگا ماں باپ سی اور ہتا وہ بہت سلوک کرنیوالا ساتھہ ماں اپنی کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ
ایک روایت بیہقی کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی سوگیا تہا مین پس دیکہا مینی اپنی تئین بہشت مین یہہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ
داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنۃ مین مذکور ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اور
ایسی ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ امْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا
فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى
الْبَابِ [illegible] التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری لیی
[illegible]

[illegible] رہی اور بہتر ہی [illegible] کا ہی [illegible] نگاہ رکہی پس
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی اگر طلاق دی تو نی رضا والدہ کی نگاہ رکہی تو نی [illegible]
حکم ماں کا یون نکالا کہ جب باپ کی حق مین یون فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس [illegible]
تو ہی کہ ماں باپ دونون کو شامل ہی وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ [illegible]
اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ
کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سی فرمایا اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سی فرمایا
اپنی باپ سی پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب تر ہی تجہسی یعنی بعد ماں باپ کی جیسیکہ بہائی اور بہن پہر اوس سی کہ بعد اوسکی قریب ہی یعنی جیسیکہ
چچا اور ماموں اور ساتہہ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ فَمَنْ
وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ
فرمایا اللہ برکت والی اور بلند قدر نی کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مینی رحم یعنی ناتی کو اور نکالا مینی یعنی
نام رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی
کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف مین ہون اللہ یعنی واجب
الوجود یہہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سی کہ فرماتی تہی نہین اوترتی ہی رحمت اس قوم پر کہ اوسمین کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد قوم سی وہ لوگ ہین کہ مدد کرتی ہین کاٹنی والی ناتی کی کاٹنی ناتی پر یا انکار نہین کرتی اوسپر اور احتمال ہے یہہ بہی ہی کہ مراد رحمت سی مینہہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسی مینہہ بسبب نحوست کاٹنی ناتی کی ہو ع **وعن** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرَى أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی گناہ لائق تر اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکیلی بیچ آخرت کی نکل جانی سی اطاعت امام سی اور کاٹنی ناتی کیسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین ہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی عذاب ہوگا چونکہ اثر ان دو گناہونکا دنیا مین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت دلونمین عذاب انکا دنیا مین بہی جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بہی ہوگا اور اگرچہ بعضی گناہ بہی یہہ صفت رکہتی ہون لیکن یہہ گناہ بدتر او شنیع تر ہین ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا [illegible]

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہہ [illegible]

[illegible] ن نہی [illegible]

منان منت سی ہی صحیح [illegible] یہہ ہی فرمایا اللہ تعالی نی لا تبطلوا صدقاتکم [illegible]

[illegible] ن سی ہی یعنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور عاق سی مراد ہی ایذا دینی والا باپ کا اور اقربا کا بجہت شرع [illegible]

[illegible] ایذا دینی والدین کی یا ایک کی اون دونون مین سی اور مراد نہ داخل ہونیسی یہہ ہی کہ ساتہہ فائزین کی یعنی نجات پائی ہوئون کی [illegible] یا بغیر عذاب داخل نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کی بہی داخل کریگا بموجب وعدہ اپنی کی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو تم اپنی نسبون مین سی اسقدر کہ سلوک کرو تم ساتہہ اوسکی اپنی ناتیدارونسی اسواسطی کہ سلوک کرنا ناتیدارونسی سبب ہوتا ہی محبت کا بیچ اقارب کی اور سبب ہوتا ہی کثرت برکت کا مال مین اور سبب ہوتا ہی تاخیر کا اجل مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** سیکہو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور ماؤن اور دادیون اور نانیون اور اولاد اونکیکو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام اونکی یاد رکہو تاکہ ذوالارحام یعنی اقربا کو کہ اونسی سلوک کرنا چاہیی جانو تم کہ جاننا انکا ضروری ہی ورنہ فرض ہی بہ ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑیکو پس کیا ہی واسطی میری توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب اوسکی رجوع کری اللہ تعالی کا مجہپر ساتہہ رحمت کی اور وہ گناہ بخشا جاوی اوسنی فرمایا کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ نہین فرمایا اور کیا ہی واسطی تیری خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی تا بخشا جاوی گناہ تیرا اسی معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہونکا ہی اگرچہ کبیرہ بہی ہو یا آنحضرت نی اسکو خاص اس شخص کی حق مین کہا جو معلوم ہوا اور یا یہہ کہ اوسکی نزدیک سبب قوت ایمان کی وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہوا اور واقع مین صغیرہ ہوا اور یہہ بہی معلوم ہوا اس سی کہ خالہ حکم ماں کا رکہتی ہی ۷ **وعن** أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا

قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا
وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی اسید ساعدی سی کہا اوسوقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ میری کیسی کچھہ یعنی ماں باپ سی اونکی زندگی مین
سلوک کرتا تہا آیا باقی رہا اونکی سلوک سی کچھہ کہ کروں مین اوسکو بعد مرنے اونکی یعنی بعد اونکی مرنے کی باقی نکی ساتھہ سلوک کرنیکی کوئی صورت ہی فرمایا ہان دعا کرنی
اونکی لیے کہ اوسمین داخل ہی نماز جنازہ پڑھنی اونپر اور استغفار کرنی اونکی لیے اور پورا کرنا اونکی وصیت کو بعد مرنے اونکی اور سلوک کرنا اونکی ناتی داروں سی کہ نہیں
کیا جاتا مگر واسطی ماں باپ کے یعنی محض اونکی قرابت کی سبب سے اور واسطی طلب رضا اونکیکی کہ رضا حق متعلق ہی ساتھہ اوسکی نہ واسطی اور غرض کے اور تعظیم کرنی ماں
باپ کی دوستوں کی نقل کی یہہ ابی داود اور ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ
حَتّٰى دَنَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهٗ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوْا هِيَ اُمُّهُ الَّتِيْ اَرْضَعَتْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ
[illegible] ہو ضعہ کا ہے ایک منزل مکہ سی کہ ناگہان آئی ایک عورت یہانتک کہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] دودہ [illegible] تہا حضرت کو نقل کی یہہ ابو داود [illegible]

[illegible] اسلام مین الفصل الثالث فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ
اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوْا
اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا روایت ہی ابن عمر سی اونسی نقل کی یہہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے اوسوقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی پاس لیا اونکو بڑی مینہہ نے پس گئی وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی
مونہہ پر ایک بڑا پتہر پہاڑ مین سی پس بند کر دیا اوپر دروازہ غار کا پس کہا اونہوں نی آپسمین کہ دیکہو اون نیک اعمال کو کہ کئی ہین تمنی خالص اللہ کی لیے یعنی نہ
اور لوگوں کی واسطی اور غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالی سی ساتہہ وسیلہ اون عملوں کی امید ہی کہ کہولدی اللہ اس پتہر یا سختی کو فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ
لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ
وَاِنَّهٗ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُّهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ
رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ
وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا
فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ پس کہا ایک نے اون مین سی کہ یا الہی تحقیق تہی واسطی میری
ماں باپ بوڑہی بڑہی اور حال آنکہ تہی میری بچی چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریاں کہ خرچ کروں دودہ اونکا اونپر پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچوں کی پاس اور
دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہہ ماں باپ ہی کی پلاتا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقا ایک دن دور لیگئی مجکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت
چراگاہ بکریوں کی تہی دور پڑی پس دور چلا گیا مین چرانیکو پس آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مین ماں باپ کو کہ سو رہی پس دودہ دوہا
مین جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین باسن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سی پس کہڑا رہا مین ماں باپ کی سر کی پاس اسحال مین کہ مکروہ جانتا مینی جگانا اونکا اور مکروہ
جانتا مینی یہہ کہ دوں مین بچوں کو پہلی اونسی اور بچی روتی اور چلاتی تہی ماری بہوک کی پاس پاؤں میری کی پس یہی رہا حال میرا اور حال اون کا

یعنی ماں باپ سوتی تہی اور بچی فریاد کرتی تہی اور میں کہڑا تہا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق میں کیا یہہ واسطی محض طلب رضا تیری کی پس کہولدی واسطی ہماری اس پتہر میں سی کہولنا کہ دیکہیں ہم اوس کشادگی سی آسمانکو پس کہولدیا اللہ تعالی نے واسطی ونکی یہانتک کہ دیکہا اونہوں نے آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تہا حق اولاد پر یا برابر تہا اور یہہ شخص مقدم کرتا تہا ماں باپ کو اور بعضوں نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کی بچوں کو دیا ہو اور بلی تابی اور فریاد اونکی واسطی زیادہ کی ہو **قَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً** کہا دوسری شخص نے یا الہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا میں اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنی مردوں کی عورتوں کو پس طلب کیا میں طرف اوسکی نفس اوسکیکو یعنی خواہش کے میں اوسکی صحبت کرنیکی اور بہیجا کسیکو اوسکی بلانی کی لیی پس انکار کیا اوسنی یہانتک کہ لاؤں میں اوسکی پاس سو دینار پس کسب کار کیا میں یہانتک کہ بہم پہنچالی میں سو دینار پس ملا میں ساتہہ اون دیناروں کی پس جبکہ بیٹہا میں درمیان دونوں پاؤں اوسکیکی یعنی جماع کی لیی کہا اوسنی ای بندی خدا کی ڈر اللہ سی اور نہ کہول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اوٹہہ کہڑا ہوا میں اوس سی یعنی بسبب خوف خدا کی چہوڑ دیا میں اوسکو یا الہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا میں یہہ واسطی طلب رضامندی تیری کی پس کہول واسطی ہماری اس پتہر سی پس کہولی واسطی اونکی اللہ تعالی نے اور کشادگی **وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** [illegible] ی کو لگایا تہا ایک مزدور بدلی فرق چانول کی پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دی مجکو حق میرا پس پیش کیا [illegible] وسکا پس چہوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوسنی پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چانولوں کی یہانتک کہ جمع [illegible] زراعت سی بیل اور چرانیوالی اونکی پس آیا میری پاس وہ مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سی اور نہ ظلم کر مجہپر اور دی مجکو حق میرا پس کہا میں جا تو طرف ان بیلوں کے اور چرانی والوں اونکیکی کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سی اور نہ ہنسی کر مجہسی پس کہا میں تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجہسی پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانیوالی ونکو پس لیا اوسنی اونکو اور لی گیا سکو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں یہہ واسطی طلب رضا تیری کی تو کہولدی پتہر کو کہ باقی رہا ہی پس کہولدیا اللہ نے اون سب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرق ساتہہ زبر اور جزم کی نام ہی ایک پیمانہ کا مدینہ میں کہ اوسمیں سولہ رطل یعنی قریب آٹہہ سیر کی غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانیوالی اوسکی یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانیوالونکا کیا باعتبار اکثر و غلبہ کے اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ اوسکی مزدوری سی بہت سا کچہہ حاصل کیا میں تا آنکہ بہت ہوئی اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسفند اور غلام سی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتہہ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب میں اسلیی کہ اللہ تعالی نے دعا اونکی قبول کی اس سبب سے اور آنحضرت نے اوسکی اس قوم سی بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمیں ہے فضیلت سلوک کرنیکی ماں باپ سی اور ترجیح دینی اونکو سب اہل و اولاد پر اور احتراض کرنا اونکی تکلیف و مشقت اٹہانی پر نظر رکہنا اونکی راحت و آرام کو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جگانا سوتی کو مکروہ ہی خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کی مگر واسطی نماز کی وقت فوت ہونی فرض کی اور یہہ بہی

معلوم ہوتا ہی کہ راحت نیند کی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہی کہانا کہانیسی اور معلوم ہوئی اس سی فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکہنی نفس کے
محرمات سی خصوصًا وقت قدرت کی اونہوسے مانع کی اور خواہش نفس کے خصوصًا بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی
عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکی جائز ہی اگر اجازت دی بعد اوسکی جیسیکہ مذہب حنفی ہی
کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکی نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک ورادا امانت اور خوش
معاملگی امر مین بہتر اور پہنچانیوالی ہین قرب کرامت کو نزدیک حق کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندیکی اجداز وقوع بلا کی مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور
کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سی ہی اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کی حق ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی متفق علیہ **وعن** مُعَاوِيَةَ بْنِ
[illegible] اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ
[illegible] الاَثْمَانِ اور روایت ہی معاویہ بن
[illegible] ہیں جاہمہ[illegible] پاس ہی [illegible]
[illegible] واسطی تیری ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیی کہ تحقیق بہشت [illegible]
ف یعنی ان کی پاؤن کی پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث درائی بہشت کی ہی اور یہہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و
تذلل سی کہ حکم کیا ساتہ اوسکی اولاد کو واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ الایۃ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا
فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نے کہ تہی نیچی میری ایک عورۃ یعنی نکاح مین تہی میری کہ دوست رکہتا تہا مین اوسکو
اور تہی حضرت عمر ناخوش رکہتی اوس عورت کو پس کہا حضرت عمر نے مجکو کہ طلاق دیدی اسکو پس انکار کیا مینی پس آئی حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس
پس ذکر کیا یہہ روبرو حضرت کی پس کہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یہہ امر بنا بر استحباب کے
ہے یا وجوب کے اگر ہو اسجگہہ کوئی باعث اور **وعن** اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ
وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی فرمایا وہ دونوں سبب
ہین تیری اور دوزخ ہین تیری نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی حق اونکا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونیکی بہشت مین اور ترک کرنا فرمانیکا کہ
باعث ہی داخل ہونیکی دوزخ مین **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا
وَاِنَّهٗ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللهُ بَارًّا اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ کہ مرتی
ہین ماں باپ اوسکی یا ایک اونمین سی حالانکہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنی کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطی اونکی اور استغفار کرتا
واسطی اونکی یہانتک کہ لکہتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار **ف** یعنی دعا و استغفار فرزندکی والدین کی لیی بعد از مرنے اونکیکی وہ فائدہ رکہتا ہی کہ اگر ناراض گیے ہونگے تو
ہی حقتعالی اونکو راضی کردیگا اوس سے اور لکہیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنیوالون کی ساتہہ ماں باپ کے اور رضا جوئیوں اونکیکی متفق علیہ **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مُطِيعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ
وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا
فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری اسحال میں کہ فرمان برداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنی کی
یعنے حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اسحال میں کہ ثابت ہیں اوسکی لیے دو دروازی کہلی ہوئی بہشت سی اور اگر ہوا ایک ماں باپ میں سی یعنی اطاعت کیا گیا
پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کری اسحال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اسحال میں کہ کہلی ہیں اوسکی لیے دو دروازے
دوزخ سی اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی یعنی اسی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی ہموجب
فرمودہ حق کی ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکی اوسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں
اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر ف تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی دینیہ میں اسلیے کہ فرمان برداری ماں باپ کے اگر مخالف
دین کے ہو تو روا نہیں ہی ح وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من ولد بار ینظر الی والدیه نظرة رحمة
الا کتب الله له بکل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر کل یوم مائة مرة قال نعم الله اکبر واطیب
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی فرزند نیک بختی یعنی ایک کی اوس
دونوں میں سی دیکہنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکی بدلی ہر ایک نظر کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نی اور اگرچہ دیکہی
ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوسچیز سی کہ تمہاری گمان میں ہی کیونکر لکہا جاویگا عوض ہر نظر کی حج مقبول ق وعن
ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل الذنوب یغفر الله تعالی منها ما شاء الا عقوق الوالدین فانه یعجل
لصاحبه فی الحیوة قبل الممات اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام گناہ یعنی سوای شرک کی بخشتا ہی اللہ تعالی
اونمیں سی جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کے نافرمانی کرنیوالیکو بیچ زندگانی دنیا کی پہلی مرنیکی ف یعنی بیچ
زندگانی نافرمانی کرنیوالیکی پہلی مرنی اوسکیکی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو تقدیر یہہ زندگانی والدین کی پہلی مرنی انکیکی اور بہر صورت عذاب آخرت بہی باقی رہیگا پہر
احتمال ہی یہہ کہ ہوں بیچ حکم اونکیکی تمام حقوق بندوں کی اسلیے کہ شامل ہی وعید کو رو ہوئی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کی اور یہہ بہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی ورنہ نافرمانی
ماں باپ کی ہی ح وعن سعید بن العاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حق کبیر الاخوة علی صغیرهم کحق الوالد
علی ولده روی البیهقی الاحادیث الخمسة فی شعب الایمان اور روایت ہی سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق
بڑی بہائی کا اوپر چہوٹی کی مانند حق باپ کی ہی اوپر بیٹی کی نقل کیں یہ بیہقی نی پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں باب الشفقة و

الرحمة علی الخلق باب ہی بیچ بیان شفقت اور رحمت کی خلق پر

الفصل الاول

فصل پہلی عن جریر بن عبد الله قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یرحم الله من لا یرحم الناس متفق علیه روایت ہی جریر بن عبداللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں رحمت کرتا یعنی
رحمت خاص کامل اوس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشة قالت جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم
فقال اتقبلون الصبیان فما نقبلهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم او املک لک ان نزع الله من قلبک الرحمة
متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور دیکہا حاضرین کو کہ بوسہ لیتی ہیں
لڑکونکی پس عرض کیا کیا بوسہ لیتی ہو تم لڑکونکی پس نہیں بوسہ لیتی ہم لڑکونکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مالک ہوں میں واسطے تیری یہہ کہ دفع
کروں اللہ کی رحمت کی نکالنی کو دل تیرے سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اللہ تعالی نی جو رحمت تیری دلسی نکال لی ہی میں اوسکو دفع نہیں
کر سکتا اور یہہ معنی اسکی ہیں کہ لفظان کو ساتھہ زبر ہمزہ کی پڑہیں جیسے کہ اکثر روایات میں ہی اور ایک نسخہ میں ساتھہ زیر ہمزہ کی ہی اور اسکی معنی یہہ ہیں

آیا مالک ہو نہیں پر کہنی رحمت کا تیری دل میں اگر نکال لی اللہ تعالی نے تیری دل سی رحمت کو یعنی اللہ تعالی نے جو تیری دل میں رحمت و شفقت نہ رکھی میں کیونکر رکھ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی صلہ رحمی پر اور اشارہ ہی سپر کر دلو میں رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہی اگر اوسنی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہیں پیدا کر سکتا اور مال دونون روایتوں کا ایک ہی ہی تفاوت تو جیہ اعراب میں ہی فقط **وعنہا** قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا حضرت عائشہ نے کہا آئی میری پاس ایک عورة اور اوسکی ساتھ دو بیٹیاں تہیں اوسکی مانگتی تہی وہ عورت کچھہ مجھہ سی پس پایا اوسنی میری پاس سوای ایک کھجور کی پس دی مینی اوس عورت کو وہ کھجور پس بانٹ دی اوس عورت نے وہ کھجور درمیان دونون بیٹیوں کی اور نہ کہایا اوسمین سی کچھہ پہر اوٹھی وہ عورة اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مینی آنحضرت سی یعنی یہہ ماجرا اوس عورة کا پس فرمایا [illegible] جو شخص ان بیٹیوں [illegible] زیادہ کی پس احسان کری طرف اونکی ہونگی وہ بیٹیاں [illegible]

[illegible] مراد ابتلا اور امتحان سی تہہ تری ہولی بیٹیوں کی [illegible]

دوسرا اور ظاہر اول ہی اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ مراد احسان سی قدر واجب ہی نفقہ سی یا زیادہ اوس سی اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان یہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہانتک کہ حاصل ہو بے پروائی انکو بسبب نکاح یا اور کسیکی **وعن انس** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیونکو یہانتک کہ پہنچین وہ حد بلوغ کو یا پہنچین اپنی خاوندونکی پاس آویگا وہ دن قیامت کی اسحال میں کہ میں اور وہ بہم ہونگی اسطرح اور ملائین انگلیاں اپنی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت بہم ہونیکی اونگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنی جیسی کہ ان دو اونگلیونکو ملا ہوا دیکہتی ہو اسیطرح میں اور وہ روز قیامت کی بہم ہونگی یعنی میں اور وہ محشر میں ساتہہ ہونگی یا جنت میں ساتہہ داخل ہونگی **وعن ابی ہریرة** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر گیری کرنیوالا عورت بن خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالیکی ہی راہ خدا میں یعنی جو کہ سلوک و خبرگیری کری عورة بن خاوندکی اور مسکین کے ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب سعی کرنیوالی اور خرچ کرنیوالی کی راہ خدا میں کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہوں میں انکو کہ یہہ بہی کہا کہ خبرگیری کرنیوالا عورة بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنیوالیکی ہی رات کو نماز کی لیے کہ سستی نہیں کرتا اور فتور واقع نہیں ہوتا اوسکی شب خیزی میں اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہیں افطار کرتا یعنی دن کو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فقیر بہی بیچ حکم مسکین کی ہی بلکہ بالاولی ہی بعضوں کی نزدیک اور یہہ جو کہا کہنی والا اسکا عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسی کہ تصریح کی ساتھہ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ گمان کرتا ہوں میں مالک کو کہ یہہ بہی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوة و مصابیح کا یہہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابوہریرہ ہی پس تقدیر یہہ ہوگی کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہہ بہی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابوہریرہ کو شک بیچ لفظ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ موید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد

سفارش مطلق اور یہہ سب اوس صورت میں ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی و شریر نہو وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوما فکیف انصرہ ظالما قال تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد کر اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ مدد کرتا ہوں میں اوسکی اسحالمین کہ مظلوم ہی اور کیفیت اوسکی معلوم ہی پس کیونکر مدد کروں اوسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا انحضرت نی منع کری تو اوسکو ظلم سی یعنی باز رکہنا اوسکو ظلم سی مدد کرنی تیری ہی اوسکی یعنی شیطان اور نفس پر کہ باعث ہیں اوسکی ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخ المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیمۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم مان کا رکہتی ہی بعد شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا نہ ظلم کری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی اوسکو ہلاکت ... بہائی مسلمان کی ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت

... ین و جو کوئی دنیا میں ... ب ...

ساتہہ ذنا لگنی کی اہل موقف سی اور ترک کرنی محاسبہ کے اور پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی اور لکہا ہی علمائی کہ پردہ پوشی کرنے ... ہی کہ عیب اونکا پوشیدہ ہی اور اگر کوئی کام ناشایستہ کرتی ہیں تو پردہ حیا میں اوسکو پوشیدہ رکہتی ہیں اور جینی کہ پردہ حیا کا اوٹہا دیا اور ساتہہ ایذا اور فساد کے معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اوسکا واجب ہے اور منع و زجر اوسکی لازم اور اگر منع سی باز نہ رہی تو تنبیہ حاکم کو کرنی چاہیی تا اوسکو ایذا اور لوگوں کیطرف اور فساد ڈالنی سی دین میں باز رکہی اور جرح راویوں کا اور گواہوں کا اور حاکموں اور ظالموں کا واسطی نگہبانی دین کے اور محافظت حقوق لوگوں کی واجب و لازم ہی اور یہ قبیلہ اظہار عیب ممنوع کیسی نہیں ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخ المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک کری اوسکی اور حقیر نجانی اوسکو پرہیزگاری اسجگہہ ہی اور اشارت کی انحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہہ بات بدی میں کامل ہی اور برائی کی حاجت نہیں سب چیزیں مسلمان کی مسلمان پر حرام ہیں خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف حقیر نجانی الخ یعنی ساتہہ ذکر کرنی عیبوں اوسکی اور بدزبانی اور ٹہٹہا کرنیکی اگرچہ فقیر و ضعیف اور ناتوان و مسکین اور نامراد و خراب حال ہو گیا جانتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کے نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سب عزت والی ہیں فللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون بہر جہہ عزت یا لی اونکی ہاتہہ سی نہ دینی چاہیی خصوصا جو کہ نور علم و عبادت سی روشن ہو رہی ہیں رعایت تعظیم اونکی بطریق اولی ہو کہی اکثر لوگ خصوصا اہل دنیا ظلمت نفسانی و غفلت میں گرفتار ہیں و بال فقرا اور غربا میں گرفتار ہیں کہ بیچاروں کو حقیر جانتی ہیں اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت میں ... نسبت فقرا و مساکین کے ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کے اور حکم کی گئی تہی ساتہہ ہمنشینی فقرا کی چنانچہ

سورہ کہف مین ہی کو ہی اور پرہیزگاری اسجگہہ ہی الخ یعنی نہین جائز ہی حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک و گناہون سی یا یہہ مراد ہی کہ تقوی سینہ مین ہی
اور کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سی تاکید و تقویہ جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کے
کری حال آنکہ حقیقت حال اوسکی معلوم نہین یا یہہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دلمین ہی پس جسکی دلمین تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکری اسلیی کہ متقی
حقارت کرنیوالا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب ہین اور خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکری کہ ظلم ہی کہ خون ریزی مسلمان کی
ہو اور مال اوسکا تلف ہو اور آبرو ریزی اوسکی ہو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ اللہ تعالی نی آنحضرتؐ کو خاص عطا فرمائی تہی + **وعن** عیاض
بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجنۃ ثلثۃ ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم
رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال واہل النار خمسۃ الضعیف الذی لا زبر لہ الذین
ہم فیکم تبع لا یبغون اہلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق الا خانہ ورجل لا یصبح ولا یمسی
الا وہو یخادعک عن اہلک ومالک وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش رواہ مسلم
اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرحکی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتھہ سابقین اور مقربین کے
بہشت مین داخل ہون تہر - پہلا ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنیوالا لوگون سی توفیق دیا گیا بہلائیون کی اور دوسرا شخص مہربان یعنی چہوٹون بڑون پر نرم
دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا عفیف والا یعنی او حیا ہی کہ نہین حلال پر پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا اللہ پر
عیالدار یعنی نہین باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کے ساتھہ سوال کرنیکی خلق سی اور حاصل کرنیکی مال
حرام کو اور ساتھہ غافل ہونیکی علم و عمل سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب شومی ان افعال کی مقصود ہی برائی
بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اوپر جیسیکہ اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہین عقل اوسکو باز رکہی کار ناشائستہ
سی اور ثبات و استقامت نہو اوسکو وقت شہوت کی اور صبر نکر سکتا ہو گناہون اور بری باتون سی وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہین یعنی اور پیرو ہین گرد
اور اعتنا تمہاری کی اور بد نظر اور خیال نہین ہی اونکو مگر بہرنی پیٹ کا اور پہننا کپڑے کا اگرچہ شبہہ و حرام سی ہو نہین ڈہونڈتی ہین اہل و مال کو یعنی طالب ہین
بیوی اور حرم کی پس اعراض کی ہین حلال سی اور مرتکب ہوتی ہین حرام کی اور نہ طالب اور راغب ہین مال حلال کے کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہی ہمت اونکی کہانی اور پینی
اور پہنی پر اگرچہ حرام ہو یہہ بسبب سستی عقل سی ہے اور دوسرا شخص خائن یعنی وہ کہ دیانت ہی کہ نہین پوشیدہ اوسپر وہ چیز کہ طمع کر سکی اوسمین اگرچہ شی قلیل گو کہ تہوڑی ہو
ہی اور تفحص کرتا ہی اوسکو تا پاوی اور مطلع ہو اوسپر اور خیانت کری اوسمین اور بعضون نی کہا کہ خفا بمعنی ظہور کے ہی آتا ہی یعنی ایسا کہ ظاہر نہین ہوتی اوسپر چیز مطمع کی
اوسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسکو اور تیسرا وہ شخص ہے کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجہکو بسبب اہل تیری کی اور مال تیری کی یعنی ہر صبح و شام کار
اوسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکہتا ہی اہل و مال تیری میں اور ظاہر کرتا ہی حفظ امانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی اوسمین اور ذکر کیا آنحضرتؐ نی بخیل کو اور جہوٹی
کو اور بد خلق فحش گو کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد رحیم سی صفۃ فعلیہ ہے کہ ظاہر ہو وجود اوسکا خارج مین یعنی عطیہ مین اور رقیق سی مراد ہی صفۃ قلبیہ برابر ہی
کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب مصدر ہین قائم مقام فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرتؐ نی بیچ مقام تعداد اہل نار کے
بخیل و کاذب کو فرمایا اور راوی نی دو لفظون مین سی بخیل اور کاذب ہی اور اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب
تو اسلیی کہ بعینہ الفاظ آنحضرتؐ کی یاد نہین رہی یعنی کچہہ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سی سمجہی جاتی تہی خواہ یون فرمایا او البخیل
والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او الکذب اکثر روایتون مین بلفظ او شک راوی کی ہی یعنی چوتہی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو اور بعض

روایت مین والکذب واو سی آیا ہی اسصورت مین ہی واو بمعنی اوکی ہی اور لفظ شنظیر بعضون نی کہا کہ منصوب ہی بنا بر معطوف ہونیکی کذب پر اور صحیح یہہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور پہر نوع چوتہا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر ٭ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی ایمان نہین لایا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل تمام نہین ہوتا ایمان اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی اسطی بہائی مسلمان کی اوسچیز کو کہ دوست کہتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف اوسچیز کو یعنی بہلائی دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجاة پانا ہی عذاب دوزخ سی اور پہنچنا درجات بہشت کو بسبب کرنی اعمال صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب ور متاع اور اہل اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کی ہون پس ان چیزونکو اپنی لیی دوست رکہتا ہی چاہیی کہ سب مسلمانونکی لیی بہی دوست رکہی اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیی مال و جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد اور وبال و عذاب کا ہو چاہتا ہی [illegible] اور مسلمان بہائی کی لیی دوست رکہی اوسکو چاہیی کہ اپنی لیی دوست رکہی اور نہ اورونکے لیے کیونکہ وہ خیر نہین [illegible] کا ہوتا ہی جیسیکہ مال واسطی حج اور خبر گیری فقرا کی کام آتا ہی [illegible] اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست رکہنا اوسکا [illegible]

[illegible] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا يؤمن والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذي لا يأمن جاره بوائقه متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا یعنی کامل قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا پوچہا گیا کون ہی کہ ایمان نہین لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہین یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن مین نہین ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیون اوسکی سی روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة من لا يأمن جاره بوائقه رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتہہ نجات پانیوالونکی وہ شخص کہ نہین امن مین ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمین مبالغہ ہی کہ گویا نہونی امن کو وقوع ضرر کی سبب واسطی نفی دخول جنت کی پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا ٭ وعن عائشة وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی و ابن عمر سی کہ نقل کی اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی ہمیشہ جبرئیل امر کرتی تہی مجکو ساتہہ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتہہ احسان کرنیکی اوسپر اور دفع کرنی ضرر کی اوسی یہانتک کہ گمان کیا مینی کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہین کہ وارث کردینگی یعنی ساتہہ وحی الہی کی ہمسایہ کو کہ آپسمین ایک ہمسایہ دوسری ہمسایہ کا وارث ہوا کری نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون الآخر حتى تختلطوا بالناس من اجل ان يحزنه متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہو وتم تین شخص پس سرگوشی نکرین دو شخص آپسمین سوائی شخص دوسری کی کہ تیسرا ہی یہانتک کہ ملو تم ساتہہ لوگون کی یعنی بعد ملنی لوگون کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کرین تو مضائقہ نہین پس اگر چار شخص مصاحب ہون اور دو شخص آپسمین سرگوشی کرین تو روا ہی یہہ منع سرگوشی کرنی دو شخصونکی بیچ وقت مصاحبت تین شخصون کی بسبب غمگین کرنی اس فعل کی ہی اوس تیسری کو نقل کی یہہ بخاری

اور مسلم نی **ف** لفظ یحزن ساتہہ زبر ی اور پیش زی کی اور ایک لغت مین ساتہہ پیش ی اور زیر زی کی ہی اور دونون لغت فصیح ہین اور متعدی حزنہ واحزنہ بمعنی غمگین کرد اور را اور روایت اول مشہور تر ہی اور سبب غمگین ہونیکا یہہ ہی کہ اوسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور بد اندیشی کا مشورہ کرتی ہون کہا نووی نی کہ یہہ نہی سرگوشی کرنی دو کیبیی رو برو تیسری کی اور اسیطرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی سی رو برو ایک کی نہی تحریمی ہی یعنی حرام ہی جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چہوڑکر مگر باذن اوسکیکی اور یہہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہماری کا یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہی اور یہہ عام ہی ہر زمانہ مین سفر مین ہو یا حضر مین ﴿ع وعن تميم الداري ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الدين النصيحة ثلثا قلن لمن قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم رواه مسلم﴾ اور روایت ہی تمیم داری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کی یا امر مہم دین مین خیر خواہی ہے تین بار فرمائی یہہ بات کہا ہمنی یعنی بعضی صحابہ نی کہ یہہ خیر خواہی کسکی لیی ہی اور کسکی لیی کرنی چاہیی فرمایا آنحضرت صلعم نی واسطی اللہ تعالی کی اور واسطی کتاب اوسکیکی اور واسطی رسول اوسکیکی اور واسطی مسلمانون کی امامون کی کہ امرا و علما ہین اور واسطی سب مسلمانون کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** خیر خواہی اللہ کی یہہ ہی کہ ایمان لاوی اوسکی وحدانیت و صفات پر اور ترک کری الحاد کو اوسکی صفات مین اور خالص کری نیت اوسکی عبادت مین اور فرمان برداری کری اوسکی اوامر و نواہی کی اور اقرار کری اوسکی نعمت کا اور شکر ادا کری اوسکا اور محبت رکہی اوسکی فرمان بردار ونسی اور بغض رکہی اوسکی نافرمانون سی اور خیر خواہی اوسکی کتاب کی یہہ ہی کہ اعتقاد کری یہہ کہ اوتری یہہ اللہ کی پاس سی اور عمل کری اوسپر اور تلاوت اوسکی کری ساتہہ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کری اور خیر خواہی اوسکی رسول کی یہہ ہی کہ تصدیق کری اونکی نبوۃ کی اور قبول کری اوس چیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سی لائی ہین اور اطاعت کری اونکی اور دوست رکہی اونکو زیادہ تر اپنی جان سی اور فرزند اور مان باپ اور سب لوگون سی اور محبت رکہی اونکی اہل بیت اور صحابہ سی اور اختیار کری اونکی سنت کو اور مراد کتاب سی قرآن مجید ہی یا سب کتابین اللہ تعالی کی اور مراد رسول سی آنحضرت صلعم یا سب رسول اللہ تعالی کی ہین اور یہہ خیر خواہیان راجع بندیکی طرف ہین کہ خیر خواہی اپنی ہی نفس کے کرتا ہی بسبب اونکی اور خیر خواہی امرا کی یہہ ہی کہ فرمان برداری اونکی کری اچہی باتون مین نہ بری باتون مین اور خبردار کردی اونکو وقت غفلت کی اور خروج نکری اونپر اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کری علما کی اوس چیز مین کہ موافق حق کے کہین اور روایت کین اور خیر خواہی سب مسلمانون کی یہہ ہی کہ ہدایت کری اونکو طرف بہلائیون دین و دنیا کی اور دفع کری ضرر اونسی اور نفع پہونچاوی اونکو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ مدار تمام دین و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی مندرج ہین اوسمین ﴿ع ح وعن جرير قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على اقام الصلوة وايتاء الزكوة والنصح لكل مسلم متفق عليه﴾ اور روایت ہی جریر سی کہ کہا جریر نی کہ بیعت کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر قائم کرنی نماز کی اور دینی زکوۃ کی اور خیر خواہی کرنیکی واسطی ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد پس حق اللہ سی وہ عبادتین خاص ذکر کین کہ عمدہ ہین عبادتون بدنی اور مالی مین اور ارکان اسلام سی ہین بعد شہادتین کی کہ نماز و زکوۃ ہین اور یہہ ہوسکتا ہی کہ روزہ اور حج اوسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیر خواہی مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندون کی منقول ہی کہ جریر نی ایک گہوڑا خریدا تین سو درہم کو پہر کہا بیچنی والیکو کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سی آیا بیچتا ہی تو چار سو درہم کو اوسنی کہا کہ یہہ تم جانو ای عبد اللہ پہر کہا کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی اوس سی آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پہر سو سو بڑہاتی گئی یہانتک کہ پہونچی آٹہہ سو درہم کو پہر خریدا اوسکو آٹہہ سو درہم کو پس لوگون نی سبب اوسکا پوچہا کہا اونہون نی یہہ کہ مینی بیعت کی ہی رسول خدا

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ع روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا سنا مینی ابوالقاسم سی کہ سچی سچی کہی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلایق پر مگر بدبخت کے دلسی نقل کی ہیہ احمد اور ترمذی نی ف سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالی نی اونکی سچی ہونیکی خبر دی ہی وما ینطق عن الہوی اور بدبخت [illegible] فاجر ہو ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ [illegible] کُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ع اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ [illegible] تم کہ زمین مین ہین انپر رحمت کری تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی ہیہ ابوداودنی ف اور سپر [illegible] اگر اونکو بدی سی باز رکہین جیسکہ گذرا کہ مدد کر اپنی بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہہ ہی [illegible] اور سلطنت وسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین اور رحمت کرنی اونکی یہہ ہی کہ محافظت کرین [illegible] وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سی اسکی رحم کرنیوالونکی واسطی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ [رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی] اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ع اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی ہماری جماعت مین سی وہ شخص کہ رحم نکری ہماری چہوٹون پر اور حرمت نگاہ نرکہی ہماری بڑون کی اور نہ امر کری ساتہہ نیکی کی اور نہ منع کری برائی سی نقل کی ہیہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ یُکْرِمُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ع اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تعظیم کرے جوان نی کسی بوڑہی کی بسبب کبرسن اوسکی مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وقت کبرسن اوسکی اوس شخص کو کہ تعظیم وخدمت کری اوسکی نقل کی ہیہ ترمذی نی ف اسلیکہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ عمر دراز ہوتی ہی اوس جوان کے جو تعظیم کرتا ہی بوڑہی کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سی واسطی ملازمت شیخ کی کہ مصر مین رہتا اور وہان پہنچا اور ایکمدت وسکی خدمت مین حاضر رہا اور رہ نہین دنون مین ایک جماعت بزرگون کی زیارت شیخ کی لیی آئی پس اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جانور سواری کی تہام لی پس نکلا وہ مرید لیکن یہہ خطرہ گذرا اوسکی دلمین کہ یہہ سفر دور دراز کر کر مین شیخ کی پاس آیا اوسکا یہہ نتیجہ ہوا پس جب گئی اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کے پاس پس کہا پیر نی ای ولد میری قریب ہی کہ تیری پاس اکابر آوین گی اور متعین کریگا اللہ تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت کرینگی تیری پس کہتی ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازہ پر نہین پائی جاتی تہی مگر خچر اور گہوڑی بسبب کثرۃ آنی اکابر کی اوسکی ملاقات کی لیی اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بہی اللہ تعالی نی یہہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کی کہ دس برس کے عمر مین حضرت کے خدمت مین حاضر ہوئی تہی پس دراز کی اللہ تعالی نی عمر اونکی کہ ایکسو تین برس کے عمر ہوئی اونکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْهِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْهُ وَاِکْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بوڑہی مسلمان کی اور تعظیم کرنی
اوٹہانیوالی قرآن کی یعنی پڑہنی والی قرآن کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور رہنیوالا اوس سی اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی
ہے تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف دو قیدین لگائین اوٹہانیوالی قرآن کی لیی ایک تو یہہ کہ غلو
کرنیوالا نہو اور دوسری یہہ کہ نہ دور رہو اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسیکہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ مین اور غلو کرنیوالا
وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظاً اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری الفاظ قرآن مین ساتہہ تحریف اوسکیکی مانند
اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علماء کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہہ تاویل باطل کی مانند تمام متبدعون کی اور بعضون نی کہا کہ غلو مبالغہ کرنا
تجوید مین یا جلد پڑہنا اسطرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور رہنیوالا وہ کہ اعراض کری تلاوت قرآن سی اور احکام قراءۃ سی اور عمل
کرنیسی اوسچیز پر کہ اوسمین ہی اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اوراد عبادت کی طرف ہرگز
نہ متوجہ ہوا اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور ادنی عادل کا یہہ ہی کہ غالب ہو عدل اوسکا ظلم پر بخلاف عکس
اوسکیکی یعنی ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو عادل نہین کہلاویگا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ اسیلیی کہا ہی بعضی علماء
ہماری نی کہ جو کوئی کہی اس زمانہ مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایک طرح کی عدل سی اور تحقیق
اسکی بنی ہی اوپر فرق کی درمیان اوسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ
ایکبار ہی کیا ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ ہو موصوف ساتہہ عدل کی بطریق دوام کی جیسیکہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور
فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح السنۃ مین ہی کہ کہا طاؤس نے سنت سی یہہ ہی کہ توقیر کری تو چار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی اور باپ
کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین ماں بہی ہی اور مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سی اور شاید
کہ نہ ذکر کرنا اللہ کا اس حدیث مین اسیلیی ہی کہ ظاہر ہی یا اسیلیی کہ کلام جنبیون مین ہی پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہر اور
باطنی تو بہت کیجاوی تعظیم اوسکی اسیلیی کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی ہی خطیب نی جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت نے
ان من اجلالی توقیر الشیخ من امتی ص ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر بیت فی المسلمین
بیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یساء الیہ رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین گہر وںکا مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو
یتیم کہ احسان کیا جاوی طرف اوسکی اور برا گہر مسلمانون کی گہرون مین سی وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوی طرف اوسکی نقل کی
یہہ ابن ماجہ نی ف اور ایذا دیجاوی اوسکو ناحق اور اگر واسطی تعلیم و تادیب کی مارین تو داخل احسان کی ہی نہ برائی کرنیکی ص ح وعن
ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسح راس یتیم لم یمسحہ الا للہ کان لہ بکل شعرۃ
یمر علیہا یدہ حسنات ومن احسن الی یتیمۃ او یتیم عندہ کنت انا وہو فی الجنۃ کہاتین وقرن بین اصبعیہ رواہ
احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص ہاتہہ
پہیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کے درحالیکہ نہین پہیرتا ہی ہاتہہ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکیکی نہ واسطی اور غرض کی
ہوتی ہین واسطی اوسکی بدلی ہر بال کی کہ پہیرتا ہی اوسپر ہاتہہ اوسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کری طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکیکی کہ نزدیک

اسکی ہی یعنی اوسکی پرورش مین ہی خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند این دونون کی اور ملائین دونون انگلیان اپنی یعنی بیچ کی انگلی اور اوسکی پاس کی کہ انگلی ہی کی طرف ہے یعنی مین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کی نزدیک ہونگی بہشت مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ تر ساتھ زبر ت اور پیش میم کی ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھ پیش تی اور زیر میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہی اسصورت مین فاعل اوسکا ضمیر ماسح کی ہی اور یہ مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ پہیرتا ہی وہ شخص اس مال پر ہاتھ اپنا اور لفظ حسنات ساتھ رفع کی ہی بنا بر ہونی اوسکی اسم کان کا اور ظاہر یہہ ہی کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت کیفیت مین باعتبار اچہا کرنی نیتون کی اور احسان کری یعنی شفقت مہربانی کری اوسپر اور ادب تعلیم کری اوسکو اور نکاح کر دی اوسکا اور محافظت کری اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ او و یتیم مین تنویع کی لیی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ شک کی لیی ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمۃ فرمایا یا یتیم اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی ہ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ اَلْبَتَّۃَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا یُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَھُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَھُنَّ وَرَحِمَھُنَّ حَتّٰی یُغْنِیَھُنَّ اللّٰہُ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوِ اثْنَتَیْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَیْنِ حَتّٰی لَوْ قَالُوْا وَوَاحِدَۃً لَقَالَ وَاحِدَۃً وَمَنْ اَذْھَبَ اللّٰہُ بِکَرِیْمَتَیْہِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا کَرِیْمَتَاہُ قَالَ عَیْنَاہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ جگہہ دیوی یتیم کو طرف کہانی اپنی پینی اپنی کی واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلا شک وشبہ بموجب وعدی اپنی کی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص کہ پرورش کری تین بیٹیون کو یا پرورش کری ونکو کہ مانند تین بیٹیون کی ہین کہ تین بہنین ہون پس ادب سکہاوی اونکو اور شفقت کری اونپر یہانتک کہ بی پروا کری اونکو یعنی بڑی ہون اور نکاح کی جاوین واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ یا دو کو یعنی فرماییی کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنی مین بہی یہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کری دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہانتک کہ اگر کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرماتی یا ایک کو اور جس شخص کے لیلے اللہ دو پیاریان واجب ہووی اوسکی لیی بہشت پوچہا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہی دو پیاری چیزون سی فرمایا دونون آنکہین اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا یعنی شرک اور حقوق بندون کی پس تقدیر یہہ ہی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتھ توبہ کی یا ساتھ بخشوانی اور مانند اوسکی حاصل یہہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالی کی ہین بخشی جاتی ہین اگر چاہتا ہی اللہ سوا شرک کی اور اگر کہتی لوگ الخ یہہ بموجب مذہب مختار کی کہ کہتی ہین احکام مفوض ہین آنحضرت پر جو کچہہ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہی جو کہ قائل عدم تفویض کی ہین وہ کہتی ہین کہ بعد التماس اونکی وحی ہوتی ساتھ اوسچیز کی کہ موافق مقصود اونکی تہی اور مانند اسکی بہت سی حدیثون مین آیا ہی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَنَاصِحٌ الرَّاوِیْ لَیْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کی قوی **ف** یعنی حفظ وضبط مین کہ اعتماد اوسپر کیجیی پس یہہ حدیث +

ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی اجماعًا اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سی ادب شرعی ہی ۱۲ ح ع **وعن**
ایوب بن موسی عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما نحل والد ولده من نحل افضل
من ادب حسن رواه الترمذی والبیهقی فی شعب الایمان وقال الترمذی هذا عندی حدیث مرسل
اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسی سی موسی نی نقل کی ایوب کی دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہہ کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھہ دینا بہتر ادب نیک سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا
ترمذی نی کہ یہہ حدیث نزدیک میری مرسل ہی **وعن** عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا
وامرأة سفعاء الخدین کهاتین یوم القیمة واومأ یزید بن زریع الی الوسطی والسبابة امرأة امت من زوجها
ذات منصب وجمال حبست نفسها علی یتاماها حتی بانوا او ماتوا رواه ابو داود اور روایت ہی عوف بیٹے مالک اشجعی کیسی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورة سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کے رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئے
مانندان دونون انگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اسحدیث کا ہی طرف بیچ کی اونگلی کی اور اونگلی
شہادت کی یعنی واسطی بیان دو انگلیون کی وہ عورة ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ وجمال والی روکا اپنی نفس
کو یعنی نکاح کرنیسی واسطی پرورش اور شفقت کرنیکی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہولی یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب نکاح کی بالغ ہونیکی
محتاج ماں کی نرہی یا مرگئی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چہوٹی اولاد چہوڑگیا اور اوس عورة نے
اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکی تک اور بسبب خدمت اونکی کی اپنا حسن وجمال بگاڑ
دیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورة قیامت کی دن مانندان دونون انگلیون کی قریب باہم ہونگی اس سی معلوم ہوا کہ اگر
عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین دوسرا خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون
مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکہتا ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له
انثی فلم یئدها ولم یهنها ولم یؤثر ولده علیها یعنی الذکور ادخله الله الجنة رواه ابو داود
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو زندہ یعنی جیسیکہ جاہلیت مین سبب
عار وفقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر وذلیل کرکر رکہا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکون کو دینی دلانی وغیرہ مین داخل کریگا اوسکو
اللہ بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ساتہہ سابقین کے اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹا پر کرتی ہین کہا ابن عباس نے
کہ اسحدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹے ہین ۱۲ ع **وعن** انس عن النبی صلی الله علیه وسلم من اغتیب عنده اخوه
المسلم وهو یقدر علی نصره فنصره نصره الله فی الدنیا والاخرة فان لم ینصره وهو یقدر علی نصره ادرکه الله
فی الدنیا والاخرة رواه فی شرح السنة اور روایت ہی انس سی کہ اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
فرمایا حضرت نی جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی مسلمان کی حال آنکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکیکی یعنی ساتہہ دفع کرنی
غیبت وعار کی اوس سی اور منع کرنیکی غیبت اوسکی سی پس مدد کی اوسکی مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اور
وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سی بسبب مدد نکرنی کی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ شرح السنة مین ۱۲

وعن اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبّ عن لحم اخیہ بالمغیبۃ کان حقاً علی اللہ ان یعتقہ من النار رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دفع کری اور باز رکہی کہانا گوشت بہائی اپنی کیسی یعنی غیبت کرنی بہائی مسلمان کیسی غائبانہ ہی حق اللہ پر یہہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف کہانا گوشت کیسی کنایہ ہی غیبت کرنی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا سی ہیچ برائی غیبت کی ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست کہتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانا یکو تشبیہ دی غیبت کرنیکو ساتہہ کہانی گوشت مغتاب کے چونکہ آبروریزی اوسکی کرتا ہی گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اوسکا کہاتا ہی اور واسطی مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر پر مغیبت یعنی غیبت کے ہی ساتہہ زیر غین کی یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتہہ لفظ ذب کے اور احتمال رکہتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو بلحم اخیہ کی بتقدیر اکل لحم اخیہ کی اور مغیبت بمعنی غیبت کے ہو ساتہہ زیر غین کے یعنی باز رکہی کہانی گوشت کیسی بسبب غیبت کے اور مآل دونون معنون کا ایک ہی ہی منع کرنا اور باز رکہنا لوگون کا ہی آپس کے غیبت سی یعنی جو کہ باز رکہی لوگونکو غیبت کرنیسی اوسکو آزاد کریگا اللہ یعنی اول ہلہ مین پہلی داخل ہونیکی دوسین یا بعد داخل ہونیکی پہلی پورا کرنی عذاب کی ۱۲ ح ع وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یرد عن عرض اخیہ الا کان حقاً علی اللہ ان یرد عنہ نار جہنم یوم القیمۃ ثم تلا ہذہ الایۃ وکان حقاً علینا نصر المؤمنین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کیسی یعنی منع کری اوسکی غیبت سی مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہہ کہ باز رکہی اوس سی آگ دوزخ کو دن قیامت کی پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی واسطی استشہاد کی اپنی قول پر کان حقاً الخ یہہ آیۃ اور ہی ثابت وجب ہمپر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرء مسلم یخذل امرأ مسلما فی موضع تنتہک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا خذلہ اللہ تعالی فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرء مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ وینتہک فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ تعالی فی موطن یحب فیہ نصرتہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سی اوسجگہہ کہ بیحرمتی کی جاتی ہی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اوسجگہہ مین آبرو اوسکی سی مگر کہ نہین مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوسجگہہ مین کہ دوست کہتا ہی اوسمین مدد خدا کو یعنی آخرت مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کی اوسجگہہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہی اوسمین آبرو اوسکی سی اور بیحرمتی کی جاتی ہی اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوسجگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی اوسمین مدد اوسکی نقل کی یہہ ابو داؤد نی *

وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای عورۃ فسترہا کان کمن احیی موءودۃ رواہ احمد والترمذی وصححہ اور روایت ہی عقبۃ بیٹی عامر کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی عیب برائی کیسی مسلمان میں اور ڈہانکی ہی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کے کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کے ساتہہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہہ کہی ہی علماء نی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست کہتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب میرا ظاہر نہوتا پس جب کسی نی عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس سے

خجالت کہ وہ اوسکی نزدیک بمنزلہ موت کی تہی اپنی اوپر اٹہانا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنیکی ہوا جیسیکہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تہی قبر مین اور قریب مرنیکی تہی
پس نکالی گئی اور زندہ رہی م ع **وعن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم مرأة اخیہ فان
رای بہ اذی فلیمط عنہ رواہ الترمذی وضعفہ وفی روایة لہ ولابی داود المؤمن مرأة المؤمن والمؤمن
اخو المؤمن یکف عنہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہی بہائی اپنی کا پس اگر دیکہی اوسمین برائی تو چاہیے کہ دور کردی اوس سی برائی یعنی اور
مشغول ہو ساتہہ اصلاح حال اوسکی کی جسطرح کہ ہو سکی ساتہہ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسیکہ شرط ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف
کیا اسکو یعنی روایت حدیث ساتہہ اس لفظ کی ضعیف ہی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داود کی یون ہی مسلمان آئینہ مسلمان
کا ہی اور مسلمان بہائی ہی مسلمان کا باز رکہتا اور رفع کرتا ہی اوس سی وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکہتا ہی یعنی حق
اوسکا غائبانہ اوسکی **ف** مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کر دیتا ہی اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچہہ دیکہنی والی کی وجود
مین ہوتا ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو دیکہا دیتا ہی اور خفیہ آگاہ کری تا وہ ذلیل نہو لوگون مین جیسی آئینہ آگاہ کرتا ہی کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم
نہین کرواتا اور وہ دوسرا ہی مطلع ہو جاتا ہی اپنی رای پر سبب آگاہ کرنی مومن دوسری کی جیسیکہ مطلع ہوتا ہی اپنی چہرہ کی برائی پر سبب
دیکہنی کی آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نی فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر پر ہین جبتک کہ کاوش کرتی ہین احوال ایک دوسری کی سی اور جب
متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت و تائید ان معنون کی فرمایا المومن اخ المومن الخ اور نگاہ رکہتا ہی الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی
اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کر دیتا ہی اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکی کی نفس مین اور مال مین اور آبرو مین *

ح ع **وعن** معاذ بن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمی مؤمنا من منافق
بعث اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیمة من نار جہنم ومن رمی مسلما بشیء یرید بہ شینہ حبسہ اللہ علی
جسر جہنم حتی یخرج مما قال رواہ ابو داود اور روایت ہی معاذ بیٹی انس کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو
شخص کہ بچاوی کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سی بہیجیگا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اوسکی کو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت
کے آگ دوزخ کیسی اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مسلمان کو ساتہہ کسی چیز کی یعنی عیبون مین سی درحالیکہ چاہتا ہی ساتہہ اوس چیز کی عیب اوسکا
قید کریگا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلی عہدہ اوس چیز کی سی کہ کہا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سی ساتہہ راضی
کرنی مدعی اوسکیکی یا ساتہہ شفاعت کی یا ساتہہ عذاب کرنیکی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنیوالا ہی اوسکو منافق اسلیے کہا کہ
ظاہر کرتا ہی خیرخواہی اور دلمین ارادہ رکہتا ہی فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہی کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی * م ع ح *

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ
وخیر الجیران عند اللہ خیرہم لجارہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین یارون کا یعنی اکثر اونکا از روی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہتر ہون
اونکا ہی واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا از روی احسان کی اگرچہ ساتہہ خیرخواہی کی ہو اور بہترین ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہتر اونکا ہی واسطی
ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** ابن مسعود قال قال رجل للنبی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَہُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرون مین نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک کار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجہسی ایسا عمل کہ دمعلوم ہو حسن وقبح اوسکا شرعاً پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت سنی تو اپنی ہمسایونکو کہتی ہین تحقیق نیکی کی تو نی پس تحقیق نیکی کی تو نی اور جسوقت سنی تو ہمسایونکو کہتی ہین تحقیق برا کیا تو نی پس تحقیق برا کیا تو نی یعنی نیکی وبدی تیری ساتہہ گواہی دینی ہمسایونکی معلوم ہوگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** سنی تو ہمسایونکو یعنی سب ہمسایونکو یعنی اسلیی کہ نہین جمع ہوتی ہین سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنۃ الخلق اقلام الحق لذا ذکر طیبی اور حضرت شیخ نی کہا کہ یہہ اوسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائی اوسکی اہل حق وانصاف والی اور نہ بہت محبت رکہتی ہون اور نہ بہت دشمنی وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَہُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب ونکیکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی بیچ مراتب معینہ اونکے یعنی حد ومرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکہو ایک ہی شریف اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع وذلیل دونونکو یکسان نرکہو تعظیم وتکریم مین ہر ایک کی ساتہہ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اوسکا ہو یعنی برابری کرو درمیان خادم ومخدوم کی بلکہ ہر ایک سی موافق مرتبہ اوسکی پیش آؤ فرماتا ہی اللہ تعالی ورفعنا بعضہم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ رض کہانا کہارہی تہین کہ ایک فقیر اوس راہ سی گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اوسکو بہیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اوس سی کہلا بہیجا کہ طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئیی ایک شخص نی حاضرین مین سی تفاوت احوال سی پوچہا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انزلوا الناس منازلہم وہ مسکین اس روٹی ٹکڑی سی راضی ہوگیا اور اگر سوار سی بہی ایسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اوس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اوسکی لازم آتی اور یہہ حدیث مبداء ہی فہم اقوال علماء کا بیچ تفاضل انبیاء کی اور تفضیل خلفاء کی اور مانند اونکی جیسیکہ یہہ حدیث منشاء ہی وہم اغنیاء ومتکبرین کا امراء ووزراء سی جیسیکہ دیکہا جاتا ہی بیچ مجلسون اونکی قد علم کل اناس مشربہم وفہم کل فریق بہ یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا یعنی علماء کا فہم اس سی بجا ہی کہ وہ اہل علم وفضل کو فضیلت دیتی ہین اونکی غیر پر اور اغنیاء کا وہم بیجا کہ وہ اہل علم وفضل وفقراء کی حقارت کرتی ہین اور فاسق دولتمند فاجرون کی عزت وتعظیم کرتی ہین اور اسحدیث کو دلیل لاتی ہین اونکو اللہ نے اس سی گمراہ کیا اور علماء کو راہ یاب کیا ۱۲ ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ لَہُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ہٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی ابی قراد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیون نی کہ ملتی تہی اپنی بدنکو پانی حضرت کے وضو کا پس فرمایا واسطی اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسکام پر عرض کیا محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو خوش لگی یہہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کے یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہیی کہ سچ بولی اپنی بات مین جسوقت کہ بات کری اور چاہیی کہ ادا کری امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس ہی جسوقت کہ امانت سونپی جاوے

اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایوں کی ف مراد وضو کی پانی سے اکثروں کی نزدیک بقیہ وضو کی پانی کا ہے کہ باسن مین بچ رہتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہے کہ جدا ہوا اعضا مبارک سے اور لفظ او یحبه الله ورسوله مین تنویع کی لیے ہے اور یہہ مرتبہ بالاتر ہے اول سے اور حقیقت مین دونو مستلزم ایک دوسرے کی ہین کہ ہر کوئی اپنی دوست ار کو دوست کہتا ہے اور یا لفظا و معنی بل کی ہے اور یہہ ظاہر تر ہے اور احتمال ہے کہ شک راوی کی لیے ہو اور معنی حدیث کی یہہ کہ دعوی محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی بات نہیں کہ چندان نفس پہ شاق نہین ثابت نہین ہوتا بلکہ ضروری ہے بیچ بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصا بجالانا ان امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایوں سے کہ معاملات مین اور حقوق لوگون مین ان چیزون مین مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہے اور شاید کہ ان لوگون مین حضرت نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستے اور تقصیر کے بیچ ادای اون حقوق کی ہو اس سبب سے خاص ان چیزون کو ذکر کیا ✽ ع ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بہر کر کہاوے اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بہوکا ہو اوسکی پہلو مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف جملہ وجاره الخ حال ہے ضمیر یشبع سے یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بہر کر کہاوے اسحالین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اوسکیگا اور بیچ ذکر کرنے پہلو کی اشارہ ہے کمال غافل ہونے اوسکی پر خبرگیری ہمسایہ سے ✽ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول الله تحقیق فلانی عورۃ ذکر کیجاتی ہے یعنی لوگون مین بطریق شہرۃ کی بسبب کثرت نماز اوسکی اور روزے اوسکی اور خیرات دینے اوسکی یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنی ہمسایون کو ساتھہ زبان اپنی کی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکا نہین ہونگی کہا اوس شخص نے یا رسول الله پس تحقیق فلانی عورۃ ذکر کی جاتی ہے بسبب کم رکھنے روزون کے اور کم خیر دینے کی اور کم نماز پڑہنے کی اور تحقیق وہ خیر دیتی ہے چند ٹکڑے قروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اصل یہ کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہے اور نہین ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کی یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنے اصول کی جبکہ وہ واقع ہے بیچ اکثر علما اور صلحا کی کہ علما تو ترک کرتے ہین ان چیزون کو کہ واجب ہے اونپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحا اوس علم کو کہ واجب ہے اونپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکھتے ہین حمایت پرہیز کرنیکو اوپر دینے دوا کی وہ چلتے ہین راہ حکما کی کہ وہ کہتے ہین کہ تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر اور وسیلہ گردانا ہے انہوں نے توبہ کو اول منازل سائرین کے اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے طرف اس معنی کی بطریق نفی و اثبات کی اور اشارہ ہے طرف اسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ✽ ع **وعنه** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا

فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی ہوئی لوگون پر کہ بیٹھی ہوئی تہی پس فرمایا کیا خبر دون مین تمکو ساتھہ نیکترین تمہاری کی و ممتاز کرون نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری سی یعنی بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نی پس چپ رہی لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کرکر فرماوین کہ یہہ نیک ہی اور یہہ بد ساتھہ مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہہ بات موجب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نی یہہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نی ہان یا رسول اللہ خبر دیجیی ہمکو اور تمیز کر دیجیی نیک ترین ہمارے کو بدترین ہمارے سی پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکھتی ہون لوگ بھلائی اوسکی کی اور امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکھتی ہون لوگ اوسکی بھلائی کی اور نہ امن میں رہتی ہون اوسکی بدی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بھلائی کی رکھین اور اوسکی بدی سی امن مین ہون اور یا اوسکی بدی کی امن مین ہون لیکن امید بھلائی کی اوس سی نہ رکھتی ہون تو وہ بیچ مین ہی نہ نیک تر ہی اور نہ بدتر ہی **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کیی درمیان تمہاری خلق تمہاری جیسی کہ تقسیم کیی درمیان تمہاری رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخص کو کہ دوست رکھتا ہی یعنی انبیا اور اولیا مین سی مانند سلیمان علیہ السلام اور عثمان رضی اللہ عنہ کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہین دوست رکھتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہین دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکھتا ہی پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نی دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی نہین مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہین مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی **ف** اسلام دل کا پاک کرنا اوسکا ہی عقائد باطلہ سی اور اسلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالا یعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی بلکہ کنایہ ہی تسویہ ظاہر و باطن سی اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونی انکیکی مدار اسلام و ایمان کی ہی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مومن محل ہی الفت کا اور نہین بھلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنی مسلمانون سی اور نہین الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست نہ رکہین اوسکو نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ مالف ساتھہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بمعنی فاعل و مفعول کی یعنی یالف و یولف یعنی الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسیکہ ایک روایت مین ہی ویسا ہی ہی اوسکی آخر حدیث مین اور کہا طیبی نی احتمال ہی یہہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کی جیسیکہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا مالف اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہہ الفت کی اور منشا اوسکا اسلیی کہ بسبب الفت کی حاصل ہوتا ہی اجتماع درمیان مسلمانون کی اور بغیر الفت کی واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت رکہی ہی مومنون پر ساتھہ تالیف قلوب اونکی کی اس آیہ مین کنتم اعداء فالف بین قلوبکم اور کئی جگہہ مثل اس مضمون کی ہی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَسُرَّہٗ بِہَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ
سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص واکری
کوئی حاجت یعنی دینی یا دنیوی واسطی کسیکی امت میری سی یعنی امت اجابت سی درحالیکہ چاہتا ہی یہہ کہ خوش کری اوسکو ساتہہ حاجت روائی کی پس
تحقیق خوش کیا اوسی مجکو یعنی مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کی اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنی خوش کیا اللہ کو داخل
کریگا اوسکو اللہ بہشت مین **ف** اور جامع صغیر مین ہی کہ جسنی روا کی واسطی بہائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب
اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نی انس سی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ
مَلْہُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَّاحِدَۃٌ فِیْہَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ
دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہی اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ فریاد رسی کری کسی مظلوم کی لکہتا
ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی تہتر بخششین ایک اون تہتر بخششونمین سی بخشش ہی کہ اوسمین اصلاح سب کامون اوسکیکی ہی یعنی دنیا اور آخرت مین اور
بہتر بخششین واسطی اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کی **وعنہ** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی اوسی انس سی اور عبد اللہ سی کہ کہا اون دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف
اللہ کی وہ شخص ہے کہ احسان کری طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہہ تینون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو یہہ پرورش
کرتا ہی اور کہلاتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی اونپر پس یہہ بہ نسبت غیر اللہ تعالی کی مجازی ہی اور بہ نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی
ہے جیسیکہ خالق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا ہرع **وعن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جَارَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کیسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی اول دو شخص آپسمین جہگڑنیوالی بعد جہگڑنی اہل نار کی دو ہمسایہ
ہونگی کہ جہگڑینگی بیچ اوس چیز کی کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپسمین حقوق واجبہ لا دا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ
ہو ویگا بندہ سی در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اوسمین درمیان لوگون کی خون ہوگا اور ایک روایت
مین یہہ آئی کہ اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق اینمین یون دی ہی علما نی کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب
فضیلت اوسکیکی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا در مقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہہ حدیث مقید ہی ساتہہ
اختصام خصمین کی یعنی جو لوگ ایسی ہین کہ ہر ایک نی بہ نسبت دوسری کی قصور کیا ہی ادا ر حقوق مین اور اوس سی گناہ لازم ہوا ہی اونمین اول یہہ
دو شخص جہگڑنی آوینگی اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک سی واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب اور
مشاکلہ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی جزاء سیئۃ سیئۃ پس اولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات لازم آئی اینمین ہرع **وعن**
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا شَکٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ قَالَ امْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی فرمایا
پہیر تو ہاتہہ یتیم کی سر پر اور کہلا مسکین کو نقل کی یہہ احمد نی **ف** یتیم کی سر پہ ہاتہہ پہیرنی سی موت یاد آویگی پس غنیمت جانیگا تو

حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کر قساوہ قلب کا منشا غفلت ہی اور کہلا مسکین کو تاکہ دیکہی تو آثار رحمت الہی کی اپنی پر کرعسی کیا تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اور رونکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی **وعن سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی سراقہ بن مالک سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کرو صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری بیٹی اوپر بیٹی اپنی کی درحالیکہ پہیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نی اور تیری گہر آن پڑی ہی اور نہین واسطی اوس بیٹی کے کوئی کمانیوالا سوا تیری یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کری اوسکی اور نہ اور کوئی خبرگیران ہی ناچار تیری گہر مین آن پڑی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب الحب فی اللہ ومن اللہ باب ہی بیچ بیان محبت کی بیچ ذات خدا کی اور واسطی خدا کی **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور وجہ اوسکیکی کہ نہ آمیزش ہو اوسمین ریا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنی بسبب اللہ کی اور رضا اوسکیکی یعنی جب دوست رکہی کسی بندی کو تو دوست رکہی اوسکو واسطی اللہ کی

الفصل الاول فصل پہلی **عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف رواہ البخاری ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ** اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روحین پہلی آنیکی بدنون میں مانند لشکر کی تہین یعنی ایک جا جمع تہین بعد ازان متفرق کیا اونکو اور بدنون مین پہچانا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تہین اونمین بیچ تعلاقہ مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپسمین الفت رکہتی ہین یعنی بعد از تعلق کی بدنون مین اور جو انجان تہین لوگ اونمین سی اختلاف رکہتی ہین نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی ابی ہریرہ سی **ف** یعنی جن روحون مین روز ازل کی مناسبت تہی صفات مین یہان بہی محبت ہوتی ہی اور جن مین وہان اختلاف تہا یہان بہی اختلاف رہتا ہی مثلا نیکون مین آپسمین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سی اور ظہور وہان کی تعارف کا بسبب الہام خدا کی ہوتا ہی کہ لوگون کی دلون مین بسبب ان کی محبت کی یہان بہی محبت ڈالدیتا ہی ۱۲ طیبی **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبرئیل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اہل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض واذا ابغض عبدا دعا جبرئیل فیقول انی ابغض فلانا فابغضہ قال فیبغضہ جبرئیل ثم ینادی فی اہل السماء ان اللہ یبغض فلانا فابغضوہ قال فیبغضونہ ثم یوضع لہ البغضاء فی الارض رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ جب دوست رکہتا ہی کسی بندی کو یعنی ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنی کا واسطی کسی بندی کی اپنی بندون مین سی تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون فلاں کو پس دوست رکہہ تو اوسکو فرمایا حضرتؐ نی پس دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنی بموجب حکم الہی کی پس کہتا ہے تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی فلانیکو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو اہل آسمان پہر رکہی جاتی ہی واسطی اوسکی قبولیت یعنی محبت زمین بیچ زمین والی یعنی جن و انس اوس سی محبت رکہتی ہین اور جسوقت کہ بغض رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیسی پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکہتا ہون فلانی شخص سی تو بہی بغض رکہہ اوس سی فرمایا حضرتؐ نی پس بغض رکہتی ہین اہل آسمان اوس سی پہر رکہا جاتا ہی واسطی اوسکی بغض زمین مین یعنی زمین والی بہی اوس سی عداوت رکہتی ہین نقل کی یہہ

مسلم نے ف کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندہ کو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطے اوسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنیکا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکھتی ہی دو وجہون کو ایک تو یہہ کہ استغفار کرتے ہین وہ اوسکی اور ثنا کرتی ہین اوسپر اور دعا کرتے ہین اوسکی لیی اور دوسری یہہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لین کہ وہ مائل کرنا دلکا طرف اوسکی اور اشتیاق ملنی اوسکی کا ہی کہتا ہو مین یہہ ظاہر تر ہی اسلیی کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پہیری مصنف معنی اول متفرع ہین ثانی پر ۱۰ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کی یعنی سب لوگون کے سامنی واسطی بزرگی جتانی بعضی بندون کی کہ کہان ہین آپس مین محبت کہنی والی بسبب بزرگی میری کی اور واسطی تعظیم میری کی یا کہان ہین وہ کہ ہے محبت رکہتی آپس مین واسطی رضا رجناب میری کی اور ملنی ثواب میری کی آجکی دن جگہہ دونگا مین اونکو بیچ سایہ اپنی کی اوسدن کہ نہین سایہ سوای سایہ میری کی نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد سایہ خدا تعالی کیسی یا سایہ عرش کا ہی جیسیکہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطی تشریف و تعظیم کی ہی یا مراد سایہ حق سی حفاظت اور رحمت اوسکی ہی جیسیکہ السلطان ظل اللہ آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی راحت و نعمت سی جیسیکہ کہتی ہین عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش ۱۱ع **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِعْمَۃٍ تَرُبُّھَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنیکا اپنی بہائی مسلمان سی کہ رہتا ایک اور بستی مین پس منتظر بٹہایا اللہ نے واسطی اوسکی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچہا اوس فرشتہ نے اوس شخص سی کہ کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اوسنی ارادہ کرتا ہون مین اپنی بہائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اوس فرشتہ نے کہ آیا ہی تیری لیی اوسپر حق نعمت کا کہ مالک ہووی تو اور سرانجام کری تو یعنی کوئی نعمت دی ہی تو نے اوسکو کہ واسطی طلب کرنی بدلی اوسکیکی جاتا ہی کہا اوس شخص نے کہ نہین سوا اسکی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو واسطی طلب رضا اللہ کی کہا فرشتہ نے کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیری تا خبر دون مین تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکہا تجکو جیسیکہ دوست رکہا تو نے اوسکو واسطی خدا کی نقل کی یہہ مسلم نے ف اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات صالحین کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبہی اللہ تعالی فرشتون کو بہیجتا ہی اولیا کی پاس اور وہ کلام کرتے ہین اون سی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اگلی امتون کی خصائص سی ہی کیونکہ اب نبوۃ ختم ہو چکی ۱۲ع **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کے لیی کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سی اور نہین پہنچا اونکی صحبت مین یا اونکی علم و عمل کو نہین پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتہہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حشر کیا جاویگا

ساتھ محبوب اپنی کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کی لایق اعتبار کی ہی وہی ہے کہ متابعت اور موافقت کے طرف کھینچے لیکن اصل انجذاب و اعتقاد صورت معیت و اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہی واسطے اون صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہے کہ روز قیامت کی ونکی زمرہ مین اوٹھین گے اور اونکی ساتھ ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطے صالح اور بدبخت کے اور موید ہی اسکی حدیث المرء مع من احب جیسیکہ آوے گی پس اسمین ترغیب و ترہیب ہے اور وعدہ وعید **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَیْلَکَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَھَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَھُمْ بِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وای ہی تجکو کیا تیار کیا ہی تو نے قیامت کے لیے اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پوچھتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کیسے ہو وے ظاہرا آنحضرت کو یہہ سوال اوسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت و استبعاد کی پوچھتا ہی نہ از راہ خوف و اعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مینی اوسکی لیے کچھہ مگر یہہ کہ دوست رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو کہا انس نے پس نہین دیکھا مینی مسلمانون کو کہ خوشی ہوئی ہون ساتھہ کسی چیز کے پیچھی اسلام کی مانند خوشی ہونی اونکی ساتھہ اس کلمہ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوست رکھتا ہون میں الخ اوسنی یہی ذکر کیا اور اوراد و عبادتین قلبی و بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیے کہ یہہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطے محبت اللہ کی فرمایا اللہ تعالی نے یحبہم و یحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی یعنی ملحق ہی ساتھہ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی اور محبت غیر اوسکی کہ نفس اور اہل و مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکی کی اور علامت محبت صادقہ کے یہہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اور مراد غیر اوسکی جیسیکہ کہا رابعہ نے **نظم** تَعْصِی الْاِلٰہَ وَاَنْتَ تُظْھِرُ حُبَّہٗ + ھٰذَا لَعَمْرِیْ فِی الْقِیَاسِ بَدِیْعٌ + لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَہٗ + اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ + اور مسلمان اسلیے خوش ہوئے کہ وہ پہلے گمان کرتے تہی کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتھہ نری محبت و متابعت کی بلکہ موقوف ہی اوپر کثرۃ عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی اور مجاہدونکی چنانچہ ابن ابی حاتم نے روایت کی ہی یہہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین ابن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میری جان میری سے اور اہل میری سے اور فرزند میری سے اور مین اپنی گھر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا ہون یہانتک کہ آتا ہون آپکی پاس اور دیکھتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون مین موت اپنی اور موت آپکی تو خیال کرتا ہون کہ آپ جب داخل ہونگی جنت مین اعلی درجہ مین ہونگی ساتھہ نبیون کی اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہون کہ نہین دیکھنی کا آپکو پس نہ جواب دیا اوسکو آنحضرت نے یہانتک کہ اوتری یہہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہدا والصالحین الخ پس ظاہر ہوا ساتھہ اسکی یہہ کہ مراد ساتھہ معیت کے یہان معیت خاص ہی اور معیت خاص یہہ ہے کہ حاصل ہوگی اوس سی ملاقات درمیان محب و محبوب کی نہ یہہ کہ وہ دونون ہونگی ایک درجہ مین اسلیے کہ یہہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقاۃ مذکورہ کا کہ حاصل مختصر اوسکا یہہ ہی کہ اعلی درجہ والی اوترین گی طرف اونکی کہ اسفل مین ہونگی پس جمع ہونگی بیچ باغون جنت کے اور ذکر کرینگی اون چیزونکا کہ انعام کی ہونگی اللہ نے اونپر اور ثنا کرینگی اوسپر اور اوترینگی اونکی لیے اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لاوینگی انکو وہ چیز کہ چاہینگے وہ اور مانگینگے پس وہ بیچ باغ جنت مین خوش ہو وینگے اور چین کرینگی پس ظاہر ہے کہ یہہ معیت و مواجہہ مختلف ہوگا ساتھہ اختلاف حسن معاملہ کی واللہ اعلم بعلمہ **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ

وإما أن تبتاع منه وإما أن تجد منه ريحا طيبة ونافخ الكير إما أن يحرق ثيابك وإما أن تجد منه ريحا
خبيثة متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کی
مانند اوٹہانیوالی مشک کی اور پہونکنی والی کے ہی پس اوٹہانیوالا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خریدیگا تو اوس سے اور یا پاویگا تو
اوس سے خوشبو یعنی اگر مشک ہاتہہ نہیں لگتا خوشبو ہی پہنچتی ہی اسیطرح اگر ہمنشین نیک سی فیض و نعمت شخص نہین پہنچتی یہی بس ہی کہ ایک ساعت اوسکی صحبت
مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹہتا ہی اور پہونکنی والا دہونکنی کا یا جلا دیگا کپڑی تیری یا پاویگا تو اوس سے بو بد یعنی دہوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر
کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی سرمایہ استعداد کا اور اگر یہہ نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فقط
یعنی اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ مین لکہا گیا ہی حضرت شیخ نی لکہا ہے اور ملا علی نی لکہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ لازم کر اپنی پر محبت و مصاحبت اولیا کے
اور بیچ تو محبت اور موافقت دوسرے کی سی اسمین رغبت لائی ہی اور صحبت و ہمنشینی صلحا و علما کی کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرۃ مین اور منع کیا ہی
صحبت اشرار و فساق کی سی کہ ضرر کرتی ہی دین و دنیا مین **الفصل الثانی** فصل دوسری عن معاذ بن جبل قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى وجبت محبتي للمتحابين في والمتجالسين في والمتزاورين
في والمتباذلين في رواه مالك وفي رواية الترمذي قال يقول الله تعالى المتحابون في جلالي لهم منابر من نور يغبطهم
النبيون والشهداء روایت ہی معاذ بیٹی جبل کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی واجب یعنی
ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطی محبت کرنیوالون کی آپسمین بسبب میری اور واسطی بیٹہنی والون کی بسبب میری اور ثنا میرے لیے اور واسطی ملاقات
کرنیوالون کی میری رضا کی لیے یعنی بعض بعض سی ملتی ہین میری عبادت کی لیے اور واسطی مال خرچنی والون کی میری رضا مین نقل کی یہہ مالک نی اور
بیچ روایت ترمذی کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ محبت کرنیوالی آپسمین بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیے منبر نور کی کہ
رشک کرینگی اونپر نبی اور شہید ف یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا کہ افضل سب لوگون سی ہین علی الاطلاق اور شہدا
کہ جان و مال اپنا راہ خدا مین صرف کرتی ہین باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہی رشک لیجاوین اس جماعت پر کہ یہہ عمل ساتہہ اس [illegible] کیا اور رشک سوا
مفضول کی فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علما نی یہہ دیا ہی کہ مراد رشک سی یہان اچہا جاننا اور ثنا ہی نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طلب کرنا ہی مثل
اوس چیز کو کہ یہہ رکہتی ہین یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کرینگے ہیں اور اونکی مقام کو اچہا جانینگی جواب دوسرا یہہ کہ کلام مبنی ہی اوپر فرض و تقدیر کی یعنی اگر انبیا
اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو انپر ہوتا اور مشہور جواب یہہ ہی کہ ہو سکتا ہی کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین نہو باوجود فضایل و کمالات
کے کہ اونکی مقابلہ مین صفت مفضول کی محو ہی جیسیکہ ایک کی پاس ہزار غلام خوب صورت ساتہہ کتنی ایک صنعتون اور ہنرون کی ہوون اور ایک
اور کی پاس ایک غلام عجیب ہو کہ وہ بہی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بہی میری ہاتہہ لگ جاوی وہ اسرا علم وعن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إن من عباد الله لأناسا ما هم بأنبياء ولا شهداء يغبطهم الأنبياء والشهداء يوم القيامة
بمكانهم من الله قالوا يا رسول الله تخبرنا من هم قال هم قوم تحابوا بروح الله على غير أرحام بينهم ولا أموال
يتعاطونها فوالله إن وجوههم لنور وإنهم لعلى نور لا يخافون إذا خاف الناس ولا يحزنون إذا حزن الناس وقرأ
هذه الآية ألا إن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون رواه أبو داود ورواه في شرح السنة عن أبي
مالك بلفظ المصابيح مع زوائد وكذا في شعب الإيمان اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہیں یعنی جماعت عظیمہ ہے اولیا سے کہ نہیں وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوینگی اونپر انبیا اور شہدا
دن قیامت کی بسبب مرتبہ اونکی کے نزدیک خدا کی رکہیں گے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگے وہ فرمایا وہ قوم ہیں کہ محبت رکہتی
ہیں آپسمین بسبب روح خدا کی کہ قرآن ہے حال آنکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر ناتی کی کہ درمیان اونکی ہو اور بغیر اموال کی کہ دادوستد کرتی ہیں اونکو پس
قسم ہے اللہ کی کہ تحقیق موتہہ اونکی البتہ نورانی ہونگی یا وہ نفس نور ہونگی یعنی یہہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کی اور تحقیق وہ نور کی منبرون پر ہونگی یا مستولی
اور متمکن ہونگی نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکا ہے نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگی جبکہ غمگین ہونگی لوگ اور پڑہی
حضرت نے یعنی استشہاد اور ثابت کرنی ولایت خدا کی اونکی لیے اور واسطی نفی خوف وحزن کی اونسی یہہ آیۃ خبردار ہو تحقیق دوست خدا کی نہیں
ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں ابی مالک سی ساتہہ لفظ کی کہ مصابیح میں مذکور ہی ساتہہ اور
زیادتیون کی یعنی جیسیکہ مصابیح میں ہیں اور اسطرح روایت کی ہی بیہقی نی یعنی ساتہہ زیادتیون کی شعب الایمان میں ف رشک لیجاوینگی
انبیا یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہوونگی اونسی ملاقات آپسکی واسطی محبت اور ہمنشینی آپسکی سو درمیان ہر نبی اور امت کی حاصل ہی بلا شبہ اور اسیطرح شہدا
سی وہ شہدا مراد ہیں کہ فوت ہوئی ہی اونسی ہمنشینی اور مانند اوسکی اور لفظ روح ساتہہ پیش رے کی اصل میں یعنی اوس چیز کی ہی کہ زندہ ہو ساتہہ اوسکی بدن
اور مراد اوس سی یہان قرآن ہی جیسیکہ قرآن مجید میں فرمایا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنون کی ساتہہ روح کی ہی حیات
دلون کی ساتہہ قرآن کی ہی اور دوست رکہنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار ہی کہ جہت جامع اور باعث محبت اونکا قرآن ہی یعنی دین اسلام نا وا
غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہی ساتہہ محبت مومنین کی آپسمین اور بعضی مراد روح اللہ سی محبت رکہتی ہیں اسلیے کہ محبت ہی سبب
حیات اور نشاط اور تازگی دلون کی جیسیکہ محبوب کو کہتی ہیں جانمن اور بعضی نسخون میں لفظ روح ساتہہ زبر رے کی ہی بمعنی رحمت و رزق کی کذا فی
الصحاح اور مآل سب معنون کا ایک ہی ہی یعنی دوست کہنا واسطی اللہ کی اور لفظ مصابیح کے اسطرح ہیں عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان للہ عزوجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم
قال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم تکن بینہم ارحام یتواصلون ولا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل اللہ وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور
قدام عرش الرحمن **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی ذر یا ابا ذر ای عری الایمان اوثق
قال اللہ ورسولہ اعلم قال الموالاۃ فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی ذر کی ای ابی ذر کونسی دستاویز ایمان کی یعنی شعب ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابو ذر
نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا دوستی کرنی آپسمین بسبب اللہ کی اور دوست کہنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ ایک طرف سی ہو مانند دوست رکہنے ہمارے بعض
اولیاء اللہ کو کہ نہیں دیکہا ہی ہمنی اونکو اور بغض رکہنا اللہ کی راہ میں نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **وعن** ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا عاد المسلم اخاہ او زارہ قال اللہ تعالی طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ عیادت کرتا ہی مسلمان بہائی اپنی کی یا ملاقات
کرتا ہی اور اوسکی دیکہنی کو جاتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بلا واسطی یا زبانی ملائکہ کی کہ خوش ہوئی زندگی تیری یعنی دنیا اور آخرت میں اور خوش ہوا ہی چلنا تیرا کہ
یہان آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تونی اور پکڑی تونی بہشت سی ایک جگہہ یعنی درجہ اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی
ف خوش زندگانی دنیامین ہی ساتہہ قناعت کی اور رضا کی اور برکت رزق کی اور وسعت دل کی اور حسن خلق کی اور توفیق علم وعمل کے

اور یہہ تینون لفظ یعنی طیب اور طاب اور تبوات اخبار ہین دعا احتمال رکہا کا ہی کہتی ہین یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑا تو نے
تو بہشت سے منزل ح وعن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل اخاہ
فلیخبرہ انہ یحبہ رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی مقدام بیٹے معدیکرب کی سی اوسنی نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکہی شخص اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہیی کہ خبر کردی وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست رکہتا ہی
اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیی کہ جب وہ سنیگا تو وہ بہی دوست رکہیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیرخواہ اوسکا رہیگا
ع وعن انس قال مر رجل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ناس فقال رجل ممن عندہ انی لاحب ہذا للہ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال قم الیہ فاعلمہ فقام الیہ فاعلمہ فقال احبک الذی احببتنی
لہ قال ثم رجع فسألہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت مع من
احببت ولک ما احتسبت رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ الترمذی المرء مع من احب ولہ ما اکتسب
اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حالیکہ نزدیک حضرت کی تہی کتنی ایک شخص پس کہا ایک شخص
نے اون لوگون مین سی کہ حضرت کی پاس بیٹہی ہوئی تہی تحقیق مین البتہ دوست رکہتا ہون اس شخص کو کہ گذرا واسطی خدا کی پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو کہا اوسنی کہ نہین فرمایا کہ اوٹہہ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو
پس اوٹہا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ مین دوست رکہتا ہون تجکو پس کہا اوس شخص نے یعنی دعا دی کہ دوست رکہی تجکو وہ کہ دوست رکہا تو نی
مجکو واسطی اوسکی یعنی اللہ تعالی کی کہا انس نی پہر پہر آیا وہ شخص پس پوچہا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نے تیری جواب مین پس خبر
دی اوسنی حضرت کو ساتہہ اوس چیز کی کہ کہی تہی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتہہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو اور تیری
لیی ہی جزا اور اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی یہہ محبت کہنی اوسکیلی بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور یہہ روایت ترمذی
کے یہہ لفظ آئی ہین کہ مرد ساتہہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اور اوسکی لیی ہی اجر اوس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کی ف معنی احتساب
کے ہین امید ثواب کی رکہنی خدا تعالی سی اور حسبہ ساتہہ زبر ح اور جزم سین کے اسم ہی اوس سی اور اصل اس لفظ کی حساب سی ہی یعنی گنتی کی گویا
کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کی حساب مین لاتا ہی ہم وعن ابی سعید انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی سنا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یاری مت کر اور صحبت نرکہہ مگر مسلمان سی یعنی نہ کافر سی یا یہہ مراد ہی کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح سی نہ
فاسق سی اور موید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کہاوی کہانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی ف یعنی
چاہیی کہ طعام تیرا وجہ حلال سی ہو تا قابل کہانی متقیون کی ہو اور چاہیی کہ متقیونکو کہلاوی تاکہ اونکو اوس سی قوت عبادت کی ہو نہ غیر انکیکو تاکہ اوسکو قوت
گناہ کی ہو اوس سی منع فرمایا حضرت نی مصاحبت اور مواکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار و فجار کی سی تا سبب الفت و محبت کا نہو اور اونکی مصاحبت
سے بری صفتین سرایت نکرین اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ شرط طعام دعوت مین ہی نہ طعام حاجت مین اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ویطعمون الطعام
علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر اونکی کافر تہی پس اسلی رفع حاجت کی یعنی بہوک کی کافر کو دینا جائز ہی ہم وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی

وَاَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ النَّوَوِيُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنی دوست کی دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست کہتا ہی کسیکو البتہ اوسکی مذہب و سیرت پر ہوتا ہی غالباً پس چاہیی کہ دیکھی ایک تمہارا کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور کہا نووی نی کہ اسناد اسکی صحیح ہی **ف** چاہیی کہ دیکھی الخ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نی کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کے باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی نی رغبت کرتی ہی دنیا میں اسلیی کہ طبیعتیں مجبول ہیں اوپر تشبہ و اقتدا کی اور بعد حدیث کی جو مولف عبارت دراز لایا مقصود اس سی مبالغہ ہی بیچ رد کی اوسپر کہ توہم کیا ہی اوسنی کہ یہہ حدیث موضوع ہی مرع **وعن** يَزِيْدَ بْنِ نُعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْئَلْهُ عَنْ اِسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی یزید بن نعامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بھائی چارہ کری کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیی کہ پوچھی اوس سے نام اوسکا اور نام باپ اوسکا اور پوچھی کہ کس قبیلہ میں سی ہی اسلیی کہ یہہ پوچھنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِهَادُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا ابو ذر نی کہ نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی طرف اللہ کی کہا ایک کہنی والی نی نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنی والی نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالیٰ کی دوستی ہی بیچ راہ خدا کی و بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ احمد نے اور نقل کی ابو داود نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کہ اول مذکور ہوا روایت نہیں کیا **ف** لفظ والزکوۃ میں ظاہر یہہ ہی کہ واو بمعنی او کی ہی یا تقدیر یہہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سی ہوں حالانکہ یہہ افضل اعمال ہیں علی الاطلاق جواب اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی محبت اللہ رکہتا ہوگا محبت رکہیگا انبیا اور اولیا اور صلحا سی اور بالضرور اطاعت و اتباع کریگا اونکی اور جو کوئی دشمنی رکہیگا واسطی خدا کی دشمن رکہیگا دشمنان دین کو اور سعی کریگا جہاد و قتال اونکی میں پس یہان سب طاعتیں نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیر ذلک اصل ہیں نہیں کوئی چیز باہر نہیں اسی گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال و طاعات حب للہ اور بغض للہ ہیں اور یا یہہ مراد ہی کہ اعمال قلبی میں حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد اس صورت میں کچہہ تعارض نرہا اور یا یہہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب ماموراتِ شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کے حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہیں پس لازم نکڑو تم ان دونوں کو اور یہہ مراد نہیں ہی کہ یہہ دونوں افضل ہیں نماز اور روزی اور زکوۃ سی ثواب میں اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی نی نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المومن

۶۷ **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں دوست رکہا کسی بندہ کو واسطی اللہ کے مگر کہ تعظیم کی اوسنی اپنی پروردگار عزوجل کی نقل کی یہہ احمد نی **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اسماء بنت یزید کے سی کہ تحقیق اوسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کیا نہ خبر دوں مین تمکو کہ بہترین تمہاری کون ہین فرمایا بہترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب دیکہی جاوین یاد کیا جاوی اللہ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین یہہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کی گذر چکی ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَ اٰخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق دو بندی محبت رکہین آپسمین واسطی خدا کی ایک مشرق مین ہوا اور دوسرا مغرب مین یعنی مثلاً البتہ جمع کریگا اللہ تعالی درمیان اون دونون کی دن قیامت کی یعنی واسطی شفاعت آپس کے یا جنت مین بطریق مصاحبت کے فرماویگا یعنی زبانی فرشتی کی یا بلا واسطہ ہر ایک کو اون دونون مین سی یہہ بندہ وہ ہے کہ تہا تو محبت رکہتا اوسی سبب میری وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِيْ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَاَحِبَّ فِي اللّٰهِ وَاَبْغِضْ فِي اللّٰهِ يَا اَبَا رَزِيْنٍ هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّهٗ وَصَلَ فِيْكَ فَصِلْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِيْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ اور روایت ہی ابی رزین سی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو رزین کو آیا نہ آگاہ کرون مین تجہکو اوپر جڑ اس امر کی یعنی دین کی کہ پہنچی تو بسبب اوسکی بہلائی دنیا اور آخرۃ کی کو کروہ یہہ چیزین ہین لازم کر اپنی پر بیٹہنا اہل ذکر کی مجلسون مین یعنی ذکر کی لیے اور جب تنہا بیٹہی تو پس ہلا زبان اپنی جبتک کہ ہوسکی ساتہہ ذکر اللہ کی یعنی لوگون مین اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دوست رکہی اور دشمن رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دشمن رکہی تو اے ابو رزین آیا جانتا تو نی کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہی اپنی گہر سی بقصد ملاقات اپنی بہائی مسلمان کے پیچہی پیچہی اوسکی ہولیتی ہین ستر ہزار فرشتی سب حاو استغفار کرتی ہین اوسکی لیے اور کہتی ہین ای پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاپ کیا واسطی تیری پس ملا اوسکو ساتہہ رحمت اور مغفرت اپنی کی پس اگر طاقت رکہی تو یہہ کہ کام مین لاوی تو اپنی بدنکو اسمین یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کی اوپر بالاخانی ہین زمرد کی اونکی دروازی ہین کہلی ہوئی روشن و چمکتی ہین وہ بالاخانی اور دروازی ونکی جیسی کہ روشن و چمکتی ہین ستاری روشن پس کہا اصحاب نی یا رسول اللہ کون رہینگی ونمین فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکہتی ہین آپسمین واسطی اللہ کی اور ہمنشینی کرتی ہین واسطی اللہ کی اور ملاقات کرتی ہین آپسمین واسطی اللہ کی نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین یہہ تینون حدیثین

باب ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع واتباع العورات

باب ہی اوس چیز کا کہ منع کیا گیا ہی اوس سے چہوڑنی ملاقات کیسی اور کاٹنی دوستی کیسی اور ڈہونڈہنی عیبونکے سی ف تہاجر کی معنی ہین کاٹنا اور یہی معنی ہین تقاطع کی پس تقاطع بیان و تفسیر ہی تہاجر کی اور مراد اسی ترک ملاقات اور سلام بہائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سی اور یہہ مطلق ممنوع ہی نہی کیا گیا تہا اسلیے کہا ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکہی اور مکروہ جانی

الفصل الاول فصل پہلا عورت عیب جینی کرنی میں اسواسطی کہ آدمی میں نقصان بخوبی پوشیدہ رہی یعنی عیب اور دوست رکہی کہ پوشیدہ رہی یعنی عیب ظاہر ہونیکو آدمی اوسکی

عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للرجل ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام متفق علیہ روایت ہی ابی ایوب انصاری سی

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں حلال واسطی کسی شخص کے یہہ کہ ترک ملاقات کری اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی کہ ملین دونون

آپس میں موہنہ پہیر لی یہہ ایک طرف کو اور موہنہ پہیر لیوی وہ دوسری طرف یعنی ایک دوسری کو نہ دیکہی اور بہتر ان دونون کا وہ ہی کہ ابتدا کری ساتہہ سلام کی

نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** زیادہ تین دن سی اس قید سی سمجہا جاتا ہی کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہیں اسلیی کہ آدمی کی طبیعت میں غضب

اور بدخلقی اور حمیت اور مانند انکی بیٹہہ رہی ہیں پس اسقدر معاف کی گئی اور غالب یہہ ہی کہ تین روز کی عرصہ میں خفگی جاتی رہی یا کمتر ہو جاوی

اور بعد اسکی کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتہہ قول یلتقیان الخ کی اور مراد یہہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکی حقوق کی ہو تو منع ہی مثلاً اگر

اسکی غیبت کے اور اسکی خیرخواہی نکی وسی اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہہ نہ چاہیی اور اگر تقصیر امور دین میں کرتا ہی جیسی بدحال ہو اور بدعت تو

اوسی ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جبتک کہ نظاہر ہو توبہ اور رجوع اوسکی طرف حق کی اور سیوطی نی موطا کی حاشیہ میں ابن عبد البر سی نقل

کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علما نی اسپر کہ جو کوئی ڈر رکہتا ہو کسیکی کلام کرنی سی اور ملنی سی اپنی دین کی فساد پر یا مضرت دنیا پر اور مصلحت وقت پر تو جائز

ہے اوسکو کنارہ کشی اور دوری ڈہونڈہنی اوسی باحسن وجوہ یعنی بغیر واقع ہونیکی بیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کی انتہی اور احیاء العلوم میں

ایک جماعت صحابہ وغیرہم سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی انمین سی ترک ملاقات کی تہی مرنی دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اون تین صحابیون

پر کہ غزوہ تبوک میں رہگئی تہی پچاس روز تک صحابہ کو اور انکی بیبیون اور قرابتیون کو حکم کردیا تہا کہ انسی ملاقات و کلام نکرین بسبب خوف راہ پانی نفاق

کے اونمیں اور آنحضرت نی ایک مہینی تک اپنی بیبیون سی خفا رہی تہی اور حضرت عائشہ نی ابن زبیر سی ایک مدت تک ترک ملاقات کی تہی غرض کہ امور

دین میں ثابت ہوئی ہی خفگی لیکن چاہیی کہ نیت صادق رکہی اسمین غرض نفسانی نہو اور ابتدا کری یعنی پہلی کری سلام علیک اور رفع کدورت

کری اسمین اشارہ ہی اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سی اور اس مقدار کفایت کرتا ہی کہ نچاہیی تا حق مسلمانی ہاتہہ سی نجاوی

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا

ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا وفی روایۃ ولا تنافسوا متفق علیہ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم گمان بد سی اسلیی کہ گمان بد دروغ ترین باتون کا ہی اور نہ معلوم کرو

خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودی کی خریدنی کا اور منظور نہو لینا اور حسد نہ کرو آپسمین اور نہ بغض رکہو آپسمین اور نہ غیبت کرو آپسمین اور

ہو وی بندی اللہ کے بہائی اور ایک روایت میں ہی نہ حرص کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دروغ ترین باتون کا ہی کہ جب کسی پر کچہہ گمان

لیجاتا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع میں ویسا ہوتا نہیں وہ حکم اسکا جہوٹ ہوگا اور مراد ساتہہ بات کی بات نفس کی ہی اور وہ

بالقاء شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اوسکو اس سبب سے ہی یا مبالغہ ہی اسمین اور قرآن میں آیا ہی ان بعض الظن اثم اور مراد اوس سی گمان

بد ہی اور لکہا ہی علما نی کہ گمان بد کہ نہی آئی ہی اوس سی وہ ہی کہ استقرار کری اور جزم کری ساتہہ اوسکی نہ وہ کہ بطور خطرہ کی گذری دل میں اور

بعضون نی کہا کہ موجب گناہ کا جب ہے کہ کلام کری ساتہہ اوسکی اور زبان پر لاوی اور بہر تقدیر دلیل نہ رکہتا ہو اسپر یا دونون دلیلین متعارض ہون

اور بحکم دلیل اور قرینہ واضحہ کی جو گمان لیجاوی اوس سے ماخوذ نہیں ہوتا اور لا تحسسوا پہلا ساتہہ ح مہملہ کی ہی اور دوسرا ساتہہ جیم کی اور بالعکس

اور فرق درمیان تجسس اور تحسس کے علما نے کئی وجہ کر کیا ہے قاموس میں ہے تجسس ساتھ جیم کے کہا ہے کہ تجسس دریافت کرنا خبروں کا مثل تحسس کے اور جاسوس اور
جسیس مشتق اس سے ہے یعنی صاحب سر شر کی اور فصل ح میں کہا ہے کہ حاسوس یعنی جاسوس کے یا مخصوص ہے ساتھ خبر خیر کی اور جیم سے مخصوص ہے ساتھ
خبر شر کی انتہی اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا ساتھ بزمیکی اور ح سے دریافت کرنا اوسکا حاسہ سے جیسے کہ چوری سے سننا اور دیکھنا اور بعضوں
نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کی عیبوں سے اور ح سے سننا اونکا اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا غیر کی لیے اور ح سے اپنی لیے اور
طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگوں کی عیبوں کا اور امور پوشیدہ اونکا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر
طلب کرنے خبر خیر کی یہہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانیکی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور ولا تناجشوا النجش سے ہے نجش ساتھ جزم جیم کی کہا بعضوں
نے کہ مراد اس سے ہے طلب رفعت اور بلندی لوگوں پر اور بعضوں نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنے کی تا دوسرا اوسکو دیکھا دیکھی
اونچی کو لیلی اور اصل میں نجش کہتی ہیں شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضوں نے کہا کہ نجش حدیث میں معنی ورغلانے کی کسیکو کسی کی شر و خصومت پر اور
حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر ظالم کی یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہنچ جاوی کذا فی القاموس او ولا تباغضوا یعنی احتراز کرو اسباب
حادث ہونی بغض کیسی والا حب و بغض خلقی ہیں کہ بندہ کو اونمیں اختیار نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا و مذاہب میں اسلیے کہ بدعت دین
میں اور گمراہی راہ مستقیم سے باعث ہیں بغض کی اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی آپکی بغض سے تاکید ہے واسطے امر محبت رکھنی کی آپس میں مطلقًا مگر جہاں کہ
خلل پڑے دین میں تو اوس صورت میں نہیں جائز ہے محبت آپسکی بلکہ واجب ہے بغض اسلیے کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہے بموجب قول
اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اسمیں شک نہیں ہے کہ محبت آپسکی سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا پس معنی
یہہ ہیں کہ نہ بغض رکہی بعض تمہارا بعض سے و بعضوں نے کہا کہ معنی یہہ ہیں کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانوں میں آپس ہو گی نہی نمیمہ یعنی چغل خوری سے
اسلیے کہ اسمیں بنیاد رکہنی فساد کی ہوتی ہے او ولا تدابروا یعنی غیبت نکرو آپس میں پس پشت او طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سے تقاطع ہے یعنی ترک ملاقات
اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹہ دیتا ہے دوسرے کو یعنی اعراض کرتا ہے بیچ ادا حقوق اسلام کی او وکونوا عباد اللہ الخ یعنی جب تم بندے ایک مولا کی ہو تو
سب عبودیت میں برابر رہو اور آپس میں بہائی او حسد اور بغض اور غیبت کو چھوڑ دو او لفظ ولا تنافسوا ایک روایت میں ہے ظاہر یہہ ہے کہ بعد سب لفظوں
کے ہے او ظاہر یہہ ہے کہ بعد لا تحاسدوا کی او معنی تنافس کے تحاسد ہیں یا قریب اسکی او احتمال ہے کہ معنی تنافس کے ہوں میل و رغبت کرنی دنیا میں جیسیکہ
ایک حدیث میں آیا ہے کہ ڈرتا ہوں میں تم پر کہ فراخ ہو تم پر دنیا پس تنافس یعنی رغبت کرو اسمیں الخ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلًا کَانَتْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ
فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا ہٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ او روایت ہے اوسے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہولی جاتی ہیں
دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کی پس بخشش کیجاتی ہے واسطے ہر بندیکی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کی کسیکو پس نہیں رہتا بغیر بخشا کوئی
مگر وہ شخص کہ ہے درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کی دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہے ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونوں کو کہ آپسمیں دشمنی رکہتی ہیں یہاں
تک کہ صلح کریں آپسمیں نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہولی جاتی ہیں دروازی بہشت کی یعنی طبقات اوسکی یا بالاخانی اور درجات اوسکی ان دونوں
میں واسطی کثرۃ رحمت کی کہ اوترتی ہے ان دونوں میں او باعث ہے مغفرت کی کذا قال علی او حضرت شیخ نے لکہا ہے کہ کہلنا دروازوں کا کنایہ ہے
کثرۃ مغفرت سے اور درگذر کرنے سے جرائم خلق سے اور دینے ثواب اور رفعت درجات سے او صواب یہہ ہے کہ محمول ہے یہہ ظاہر پر اسلیے کہ حمل کرنا نصوص
کا ظاہر پر واجب ہے جبتک کہ کوئی دلیل پہیرنیوالی ظاہر سے نہو اور کہلنا دروازوں کا علامت عفو کی ہو او یہاں تک کہ صلح کریں

ظاہر یہہ ہے کہ مغفرۃ ہر ایک کی موقوف ہی اوسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہی کہ دوسرا اضافہ ہوا یا نہو واللہ اعلم **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا
بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ہذین حتی یفیئا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے عرض کی جاتی ہین عمل لوگون کی آگی پروردگار تعالی کی ہر ہفتہ مین دو بار دن پیر کی اور دن جمعرات کی پس بخشش کیجاتی ہی
واسطی ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان مسلمان بہائی اوسکی کی دشمنی پس کہا جاتا ہی کہ چھوڑدو ان دونون کو یہان تک کہ رجوع
کرین اور باز آوین دشمنی سی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ وزاد مسلم قالت ولم اسمعہ تعنی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء مما یقول الناس کذب الا فی ثلث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل امرأتہ
وحدیث المرأۃ زوجہا اور روایت ہی ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی کہا کہ سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین جھوٹا وہ شخص
کہ اصلاح کری درمیان لوگون کی یعنی ساتہہ جھوٹ اپنی کی اور کہی نیک بات یعنی ہر ایک کو دونون دشمنون مین سے ایسی بات کہی کہ باعث صلح ہو اور
پہنچاوی نیک بات نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے اور نہین سنا مینی اونکو مراد رکہتی تہی ام کلثوم ضمیر اسمعہ سی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رخصت دی ہو بیچ کسی چیز کی اون چیزون مین سی کہ کہتی ہین لوگ اوسکی حقیقت کو وہ جھوٹ ہین مگر بیچ تین چیزون کی ایک تو لڑائی مین
اور دوسری صلح کروانی مین درمیان لوگون کی اور تیسری بات کرنی مرد کی مع اپنی بیوی سی اور بات کرنی بیوی کی مع اپنی خاوند سی **ف** پہنچاوی
نیک بات دونون کو کہ جو سچی ہو اوسی مثلا کہی کہ فلانا سلام کہتا تہا تجکو اور دوست کہتا ہی اور نہین کہتا ہی تیری حق مین مگر اچہی بات اور مانند اسکی
اور جھوٹ لڑائی مین یہہ ہی کہ ایسی باتین کہی کہ اوس سے قوت مسلمانون کی ظاہر ہو اور دل اپنی لشکر کی لوگون کی قوی ہون اور دشمن فریب کہا جاوی
اگرچہ خلاف واقع کی ہو مثلا کہی کہ لشکر ہمارا بہت ہی اور مدد اونکی بہت سی آتی ہی یا کہی کسی کافر کو کہ دیکہہ اپنی پیچہی کہ فلانا آپہنچا ہی تیری پیچہی مارنی کو تیری
اور میان بیوی کا جھوٹ بولنا یہہ کہ ہر ایک دوسری پر اظہار محبت و خوشنودی کا کرے زیادہ اوس سی کہ واقع مین ہو تا باعث محبت و الفت کا ہو ؎
وذکر حدیث جابر ان الشیطان قد ایس فی باب الوسوسۃ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ان الشیطان ایس بیچ باب الوسوسۃ کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الکذب
الا فی ثلث کذب الرجل امرأتہ لیرضیہا والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس رواہ احمد والترمذی سے
روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہی جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہہ کے جھوٹ بولنا مرد کا اپنی
عورت سی تا کہ راضی کری اوسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافرون کی اور جھوٹ بولنا اسلیے کہ صلح کری درمیان لوگون کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نے **ف** اس روایت مین فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے کہ چونکہ عورتین جاہل بدگمان
ہین اونکی تسلی اور راضی کرنیکی اکثر حاجت پڑتی ہی اور اوپر کی حدیث مین دونون کا ذکر کیا یا یہہ کہ راوی نے از راہ اختصار کی ایک ہی کا ذکر کیا
ع ح **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لمسلم ان یہجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ
سلم علیہ ثلث مرات کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نہین لایق واسطی مسلمان کی یہہ کہ ترک ملاقات کری دوسری مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جسوقت کہ ملاقات کری اوس سے اسحال مین

کہ سلام علیک کرے اوس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دے اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پہرا وہ ساتہہ گناہ اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی جسنے
کہ جواب نہ دیا پہرا وہ ساتہہ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتہہ گناہ اپنی کی یا ساتہہ گناہ سلام علیک کرنیوالے کی یعنی سلام کرنیوالا گناہ ترک ملاقات کیسی باہر آیا اور گناہ
نہ جواب دینے والے کی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنیوالے کا بہی اوسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے واسطے کسی مسلمان
کے یہہ کہ ترک کرے ملاقات اپنے بہائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جو شخص کہ چہوڑے ملاقات زیادہ تین دن سے یعنی اگرچہ ایک ساعت ہو پہر
مرجاوے یعنی اسی حالت مین بغیر توبہ کے داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے **وعن** اَبِی خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابو خراش سلمی سے کہ سنا اوسنے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ترک کرے ملاقات اپنے بہائی مسلمان کی برس روز پس وہ مانند خون کرنے اوسکے ہے یعنی گناہ ترک ملاقات
کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہے نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ
اَنْ یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ
وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہین حلال ہے واسطے مومن کے کہ ترک کرے ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سے پس اگر گذرین تین دن تو چاہیے کہ ملے اوس سے یعنی جس
سے کہ ملاقات ترک کی ہے اور سلام علیک کرے اوس سے پس اگر جواب دیا اوسنے اسکے سلام کا پس تحقیق شریک ہوئے دونون ثواب مین یعنی ثواب
ملجاوے مین پہلا بسبب ابتدا سلام اور ترک خفگی کے اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے اوسکے اور اگر جواب نہ دیا اوسنے سلام کا پس تحقیق پہرا وہ
نہ جواب دینے والا ساتہہ گناہ کے یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کے اور نکلا گناہ ترک ملاقات سے سلام کرنیوالا نقل کی یہہ ابو داود نے
وعن اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ
قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ ھٰذَا
حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ اس عمل کے کہ افضل
ہے درجہ اوسکا اور بہت ہے ثواب اوسکا درجہ روزے اور ثواب صدقہ اور نماز سے کہا ابو درداء نے کہ کہا ہمنے ہان یعنی فرمایئے فرمایا صلح
کروانی درمیان دو شخصون کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کے وہی مونڈنے والا یعنی دین مین خلل ڈالنے والا نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابو داود
نے اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ مراد الصدقۃ وغیرہ مین جمع کی لیے ہے پس معنی یہہ ہونگے کہ صلح کروانی افضل ہے ان تینون چیزون
مذکورہ سے اور احتمال یہہ بہی ہے کہ واو معنی او کے ہو پس معنی یہہ ہونگے کہ یہہ افضل ہے ان ہر ایک سے درا خوب ہے مقام ترغیب مین اور کہا اشرف
نے کہ مراد ان چیزون مذکورہ سے یعنی روزے وغیرہ سے نوافل ہین نہ فرائض کہتا ہون مین کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ مراد کیا ہے اسواسطے کہ کبہی مقصود ہے
یہہ کہ ہو صلح کرنیوالی فساد مین کہ متفرع ہوا اوسپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل ان عبادات فرض سے کہ ممکن ہے قضا اونکی اور یہہ
عبادتین اللہ تعالی کی حقوق مین سے ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ کی نزدیک بندون کے حقوق سے جبکہ ہو یہہ اسطرح تو صحیح ہوا یہہ کہا جاوے کہ یہہ جنس عمل سے افضل ہے اوسکی
جنس سے بسبب ہونے بعض افراد اوسکی افضل کا لبشر خیر من الملک والرجل خیر من المرأۃ اور اصلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا کہ درمیان ہے کسی کی

ہے جیسے کہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلاً ایک جماعت میں واقع ہی اور فساد پڑ رہا ہی انکو مبدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کی کرنا اور فساد
سی طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے یہہ معنی ہیں اور ذات البین نام ان احوال کا ہی کہ درمیان لوگوں کے ہیں اور اصلاح انکا نیک کرنا ہی اور
مبدل کرنا انکا فساد سے ساتھ صلاح کی اور فساد احوال کی ذات البین ہے حالقہ ہی حلق کہتی ہیں بال مونڈنی کو اور حالقہ بال مونڈنیوالی اور مراد یہان
ہلاک کرنا اور جڑ سی اکھیڑنا ہی یعنی فساد ذات البین ایک خصلت ہی ہلاک کرنیوالی دین کی اور جڑ سی اکھیڑنیوالی ثواب کے جیسے کہ استرہ بالونکو جڑ سی
مونڈتا ہی اور اسمین رغبت دلانی ہی صلح کروانی پر اور دفع فساد پر اور نفرت دلانی ہی فساد ڈالنی سی آپسمین ۷۶ وعن الزبیر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دبّ الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ھی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر
ولکن تحلق الدین رواہ احمد والترمذی ٭ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی ہی
طرف تمہاری اور سرایت کی ہی تم میں بیماری امتوں کی کہ پہلی تھی تمہین وہ بیماری حسد اور بغض ہی وہ بغض یا ہر ایک ان دونوں میں سے مونڈنیوالا
ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتا ہی بالونکو ولیکن مونڈتا ہی یعنی جڑ سی اکھیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اسکا بڑا ہی دنیا اور آخرت میں نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی نی وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد یأکل الحسنات کما تأکل
النار الحطب رواہ ابو داود اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی بچو تم حسد سی اسلیے کہ حسد کہاتا ہی
یعنی فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنیوالیکی نیکیونکو جیسے کہ کہالیتی اور جلاتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف اس حدیث سی دلیل پکڑی
ہی معتزلہ نی اپنی مذہب کی کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیون کو اور اہل سنت و جماعت کی نزدیک یہہ نہین ہی
بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسے کہ فرمایا ان الحسنات یذھبن السیئات اور جواب انکی دلیل پکڑنیکا اس حدیث سی یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ جاتا
رہتا ہی اس سی کمال ایمان کا اور تمام نیکیونکا جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہی الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور بعضون نی یہہ جواب دیا ہی کہ
مراد کہانی اور لیجانی حسد کیسی حسنات کو یہہ ہی کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنی مال کی اور ہلاک کرنی نفس کے اور ہتک حرمت محسود کے
اور اگر یہہ چیزین کرتا نہین تو ارادہ رکہتا ہی اور کچہہ نہین تو ہتک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہی پس روز قیامت کے نیکیان اوسکی محسود کو دینگی
عوض میں اوسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسے کہ حدیث میں آیا ہی کہ مفلس میری امت میں وہ شخص ہے کہ روز قیامت کی ساتھ نماز اور زکوۃ
اور روزی اور شب بیداری کی آویگا اور حال اوسکا یہہ ہوگا کہ کسیکو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان ناحق لگایا ہوگا اور کسیکا مال کہا گیا ہوگا اور کسیکا خون
کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اوسکی اونکو دینگی کہ جنپر ظلم کیا تہا معنی حبط اعمال کے یہہ ہین مٹانا اور فنا کرنا اونکا دیوان اعمال سی اور اگر آج
انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھہ کس عمال کے آویگا حالانکہ حدیث ناطق ہی ساتھ آنیکی مع اعمال روز قیامت کے اور اور جواب یہہ ہے کہ حسنات مضاعف
ہوتی ہین ساتھ استعداد و صلاح بندیکی پس جب مرتکب خطاؤنکا ہوتا ہی تو مضاعفیت سی محروم رہتا ہی ۷۷ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ایاکم وسوء ذات البین فانھا الحالقۃ رواہ الترمذی ٭ اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
فرمایا بچو تم برائی ڈلوانیسی درمیان دو شخصون کی پس تحقیق وہ مونڈنیوالی ہی یعنی تباہ کرنیوالی ہی دین کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی صرمۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضار ضار اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ علیہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابی صرمہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوی یعنی کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی پہنچاویگا اللہ ضرر اوسکو اور سزا
دیگا اوسکی عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالی کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی لفظ

شاق الخ کی یہہ معنی ہی لکہی ہین کہ جسنی عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سی اوس سی عداوت کریگا اللہ یعنی عذاب کریگا اوسکو ۱ع **وعن** ابی بکر
الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابی بکر صدیق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہی یعنی دور ڈالا گیا ہی درگاہ قرب رحمت الہی سی وہ شخص کہ ضرر پہنچاوی
کسی مسلمان کو یعنی ظاہر مین یا مکر کری یعنی ضرر پہنچاوی خفیہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** ابن عمر قال صعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فنادی بصوت رفیع فقال یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الی
قلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروھم ولا تتبعوا عوراتہم فانہ من تتبع عورۃ اخیہ المسلم یتبع اللہ عورتہ
ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی
کہ کہا چڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگونکو ساتہہ آواز بلند کی پس فرمایا کہ ای گروہ اون شخصوں کے کہ اسلام لائی ہین ساتہہ زبان اپنی
کے اور نہین پہنچا ہی ایمان طرف دل ونکی نہ ایذا دو تم مسلمانوں کو یعنی کامل مسلمانوں کو کہ جو اسلام لائی ہین زبان سی اور ایمان لائی ہین دل
سے اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ تلاش کرو عیب اونکی پس تحقیق جو شخص کہ ڈہونڈہی عیب اپنی بہائی مسلمان کا ڈہونڈیگا اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈہونڈا
اللہ نے عیب رسوا کریگا اوسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگوں سی بیچ گہر اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اسلام لائی ہین الخ شریک ہین اسمین مومن
ومنافق اور نہین پہنچا ہی ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال اوسکا طرف دل ونکی پس شامل ہی یہہ فاسق کو بہی اور یہی ظاہر تر ہی اسلیے کہ آگی آتا ہی من یتبع عورۃ
اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوۃ یعنی بہائی چارہ ہے نہین پس طیبی نے جو اختیار کیا ہی کہ حکم اس حدیث کا مخصوص ہی منافق مین یہہ خلاف ظاہر کی ہی
اور حکم اعم بہت مناسب و زکامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن نکرو اوس گناہ پر کہ پہلی ہوچکا ہی اگلی زمانہ مین برابر ہی کہ جانو توبہ کرلی اونکی اوسی
یا نہ جانو اور عار دلانی حالت مباشرت مین یعنی جبکہ کر رہا ہی یا بعد اوسکی پہلی ظاہر ہونی توبہ کی واجب ہی اوسکی لیے کہ قادر ہو اوس پر اور بسبب کہ واجب ہوتی
ہے حد و تعزیر پس یہہ قبیلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی سی ہی اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نکرو اونکی اون عیبوں مین کہ نہین جانتی تم اونکو اور نہ اظہار کرو اون
عیبونکو کہ جانتی ہو تم پس تحقیق شان یہہ ہی کہ جو کوئی ڈہونڈہی یعنی طلب کری عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بہائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کی
کہ واجب ہے حذر کرنا آپ و حذر کروانا اور کو اوس سی اور ڈہونڈیگا اللہ یعنی ظاہر کریگا عیوب اوسکی یعنی یہہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبوں کا تلاش کرنا
عیب بہائی مسلمان کا ہی اور رسوا کریگا یعنی ظاہر کریگا برائیاں اوسکی کہا امام غزالی نے کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتہہ مسلمان کی پس دل نہین ٹہیر سکتا اور
چاہتا ہی تحقیق کرنیکو پس باعث ہوتا ہی پردہ دریکا اور حد پردہ کی یہہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کرلی اور جو دیوار میں ہو مکان کی پس نہین جائز ہی چوری سے
کان لگانا اوسکی گہر پر تاکہ سنی آواز تاروں کی یعنی ستار وغیرہ کی تاروں کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اوس پر واسطی دیکہنی گناہ کی مگر یہہ کہ ظاہر کری
وہ اسطرح کہ معلوم کرلی اوسکو وہ کہ باہر گہر کی ہو مانند آواز مزامیر کی اور آواز نشی والوں کی کہ آپس مین نشہ والوں کی سی باتین کر رہی ہوں
اور اسیطرح جبکہ چہپا لین بوتلین شراب کی اور آلات لہو کی آستین مین اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہی کہولنا اونکا اور اسیطرح نہین جائز ہی سونگہنا تاکہ
پاوی بو شراب کی اور نہین جائز ہی یہہ کہ طلب خبر کی کری اپنی ہمسایوں سی تاکہ خبر دیوین وہ اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ ہوتا ہی شرابی کی
گہر مین اور اس قول مین کہ نہین پہنچا ہی ایمان الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب تک نہین پہنچا ہی ایمان طرف دل کی نہین حاصل ہوتی اوسکو معرفت اللہ
کے اور نہین ادا کرتا حقوق اوسکی پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالی کی ہی اور حقوق ادا کرنی مسلمانوں کی پس شرع ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ
ضرر پہنچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی اونکی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم تجہہ ہوا اسی سی ۱ع

وعن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اربی الربوا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق
رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سعید بن زید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زیادہ
ترین سودون کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہہ ابوداودنی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی غیبت کرنی
او برا کہنا مسلمان کو اور تشنیع او تکبر کرنا اوسپر او حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بی مصلحت شرعی کی زیادہ ترین سودون کا ہی یعنی بڑا سود ہی بہ نسبت
اور سودون کی حرمت و گناہ مین اور ربوا لغت مین معنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی
کیسکے آبرو ریزی مین لیتا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکہتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت ہے تشبیہ دی اوسکو ساتہہ ربوا کی کہ زیادہ
حق سی لیتا ہی اور اسکو اربی یعنی بڑا ربوا کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی لینی مین زیادہ
ہے اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضی احوال مین مباح ہوتی ہی آبروریزی جیسیکہ صاحب حق کہی یا ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو
جرح کری یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیلہ سی ہی جرح رواۃ کا کہ محدثین راویون کو واسطی مصلحت حفظ دین کی کرتی ہین اور اسکی مانند
ہے ذکر کرنی برائی منگنی کرنیوالیکی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو ضرر ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لما عرج بی ربی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون وجوہہم وصدورہم فقلت من ہؤلاء
یا جبرئیل قال ہؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکی ناخون تہی تانبی کی کہرچتی تہی مونہہ اپنی
او سینی اپنی پس کہا مینی کون ہین یہہ اے جبرئیل کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ کہاتی ہین گوشت لوگون کی یعنی غیبت کرتی ہین اونکی اور پڑتی ہین لوگونکی
آبرو مین نقل کی یہہ ابوداودنی ف یعنی غیبت کرتی ہین اور درپی ہین واسطی آبروریزی کرتی ہین لوگونکی غیبت کرنیکو جو کہا کہانا
گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہوچکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبروریزی لوگون کی کی اور اپنی خوش ہوئی حق تعالی نی مونہہ او سینی اونکی بہی
اونکی ہاتہوسی زخمی کروائی ع وعن المستورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ یطعمہ
مثلہا من جہنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جہنم ومن قام برجل مقام سمعۃ ورباء فان اللہ
یقوم لہ مقام سمعۃ ورباء یوم القیمۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی مستورد سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص کہ کہاوی بسبب غیبت
کرنی یا بہتان زنا کرنی یا بی آبروئی کرنی کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاویگا اوسکو مانند اوس لقمہ کے آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ پہناوی
کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اوس کپڑی کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ کہڑا کری کسیکو بیچ مقام
سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہویگا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانی کی روز قیامت کے نقل کی یہہ ابوداودنی ف لفظ اکلۃ ساتہہ
پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی معنی لقمہ کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ کی معنی یکبار کہانیکی جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کی غیبت اور برائی کسی مسلمان کے
سے خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور از راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اس وسیلہ سی کچہہ لیلیوی یا روٹی پیدا کری او وجہ رزق کی بہم
پہنچاوی اور لفظ کسی ساتہہ صیغہ معلوم کی ہی یعنی البس شخصا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مفعول کے ہی یعنی پہنایا جاوی کپڑا
اور یہہ مناسب ہی قرینہ سابقہ کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اول کی ہین کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کی اوسیطرح
اکل اور پر کرکی گئی کہا یہین اور قام برجل مین حرف با تعدیہ کی لیتی ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا کسی اور کو بیچ

مقام دکہانی اور سنانیکی یعنی تعریف کری اور خوبیان دکہادی اپنی ریا اور کی تا لوگ دیکہین اور سنین او سکی فضیحت کرنیکی لیے کہڑا ہوگا اللہ پس کہڑا ہونا اللہ کا مقام سنانی اور دکہانی مین کنایہ ہی اسکی فضیحت کرنیسی اور کہا مظہر نی کہ ب جمل مین احتمال ہی کی تعدیہ کیلئی ہو ویا سببیہ کیلئی پس اگر تعدیہ کی لیے ہو تو معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی کہڑا کری کیسکو مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی تعریف کری کیسکی ساتہہ صلاح و تقوی کی اور ساتہہ زہد اور عبادت کی شہرۃ دی تا لوگ اوسکی معتقد ہون اور خدمت کرین وسکی اور اوسکو جال ٹہیراوی اپنی لیے تا کہ اوسکی سبب سی مال و جاہ اپنی تئین حاصل ہو جیسا کہ بعضی خادم درویشون کی کرتی ہین ہماری زمانہ مین بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالی مقام فضیحت اور رسوائی مین کہڑا کریگا ساتہہ اسطرحکی کہ حکم فرماویگا فرشتونکو کہ اظہار کرین کہ یہہ جہوٹا ہی کہ ایک شخص کو جہوٹ شہرت دی تہی اپنی غرض نفسانی کی لیے بعد ازان عذاب دیگا اوسکو عذاب جہوٹون کا اور اگر ب سببکی لیے ہو تو معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کری صلاح اور زہد اور تقوی بسبب اسکی کہ معتقد ہو اوسکا کوئی شخص ذی قدر اور صاحب مال الا تا کہ حاصل ہو اوسکو مال و جاہ جیسیکہ کہتی ہین لوگ عرف مین کہ یہہ زاہد امیر کا ہی کہڑا ہوگا اللہ تعالی اوسکی رسوا کرنی کی لیے یعنی ارادہ کریگا اوسکی فضیحت کرنیکا مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کرین کہ یہہ ریاکار تہا خلق کی لیے کام کرتا تہا بعد ازان عذاب کریگا اوسکو عذاب ریاکارون کا ۱۲ ع ح وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسن الظن من حسن العبادة رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیک گمان رکہنا جملہ عبادات حسنہ سے ہی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف یعنی نیک گمان رکہنا ساتہہ اللہ تعالی کی جملہ عبادات حسنہ سی ہی پس نہین لائق ہی ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اوسچیز کی گمان کرتی ہین عوام کہ حسن ظن یہہ ہی کہ ترک کری عمل کو اور اعتماد کری اللہ پر اور کہی کہ وہ کریم و غفور رحیم ہی پس جسنی ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتہہ معبود کی وہ مغرور و مردود ہی یا معنی یہہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکہنا ساتہہ اونکی جملہ عبادات حسنہ سے ہی ناشی ہی حسن عبادۃ سی یعنی جو کوئی متعبد و نیکوکار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوای بدکار کی نہین ہوتا ہے بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار، نامہ خود خواند اندر حق یار ۱۲ ع ح وعن عائشة قالت اعتل بعير لصفية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لزينب أعطيها بعيرا فقالت أنا أعطي تلك اليهودية فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فهجرها ذا الحجة والمحرم وبعض صفر رواه أبو داود اور روایت ہی عائشہؓ سی کہا عائشہؓ نی کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کی پاس تہی سواری زیادہ یعنی ایک اونٹ تہا زیادہ اونکی حاجت سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینب کو کہ دی تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نی یعنے بطریق استفہام انکاری کی کہ مین دیتی ہون اوس یہودیہ کو پس غصی ہوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اوسنی ملاقات مہینی ذیحجہ کی اور محرم کی اور کچہہ صفر کی مہینی نقل کی یہہ ابو داود نی ف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تہین حیی بن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل مین سی تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کیسی اور بیوی تہین ابو الحقیق کی پس وہ مارا گیا جنگ خیبر مین اور یہہ پکڑی آئین پس آنحضرتؐ نی انکو آزاد کیا اور اپنی نکاح مین لالی اور بعضی ازواج مطہرات کو اوسنی سو مزاجی تہی چنانچہ حضرت عائشہؓ بہی انہین مین سی تہین اور آنحضرتؐ حمایت اور رعایت اونکی کرتی تہی ایک روز انکو حضرت عائشہؓ نی یہودیہ کہا اور اور کچہہ سخت سست کہا اونہون نی حضرتؐ سی شکایت کی فرمایا آپ نی کہ تو اوس سی کہہ کہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی ابو بکر کی اور حضرت زینب بہی بیوی تہین حضرتؐ کی پس آپ خفا ہوئی اوسنی سبب بد زبانی کرنیکی اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سی بسبب فعل قبیح کی یعنی بقصد زجر و تادیب کی نہ بارادہ عداوت و بغض کی اور اس تقریر سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین جیسیکہ اوپر گذرا ۱۲ ع ح وذكر حديث معاذ بن أنس من حمى مؤمنا في باب الشفقة والرحمة اور ذکر کی گئی حدیث

معاذ بن انس کے کہ سرا اوسکا یہہ ہی من حمی مومنا ہج باب شفقت اور رحمت کی **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَہٗ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ سَرَقْتَ قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَقَالَ عِیْسٰی اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا حضرت عیسی بیٹی مریم کی نی ایک شخص کو چوری کرتی پس کہا واسطی اوسکی عیسیٰ نے چوری کی تونی یعنی کیا چوری کی تونی کہا ہرگز نہین یون قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ نہین کوئی معبود سوا اسکی پس کہا عیسیٰ نے کہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کی اور جھٹلایا مینی نفس اپنی کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایمان لایا مین ساتھ اللہ کی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سمجھی جاتی ہی جملہ قسمیہ سے یا تقدیر یہہ ہی کہ تصدیق کیا مینی تیری قسم کہانیکو ساتھ اللہ کی اور جھٹلایا مینی اپنی نفس کو یعنی اوس چیز مین کہ کہی مینی بنا بر ظاہر کی اسلئی احتمال اسکی کہ یہہ لیا خفیہ نہ چوری واسطی نہونی کسی شرط کی اون شروط مین سی کہ معتبر ہین حد چوری مین شرعا کذا ذکرہ علی او حضرت شیخ رح نی لکہا ہے کہ یعنے تصدیق کیا مینی تجکو تیری قسم مین اور یہہ اپنی دیکہی چیز سی کہ گمان کیا تہا مینی اور جھٹلایا مینی اپنی نفس کو اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی ہرچند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہو چاہیی کہ اپنی علم کو متہم کری اور بموجب اوسکی عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا وَکَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدَرَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر یہہ کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہی حسد یہہ کہ غالب آوی تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہی کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنیکی اللہ تعالی پر اور یا بسبب راضی نہونی کی قضاء اللہ پر اور بسبب شکوہ کرنیکی ماسوی اللہ سی یا بسبب میل کرنیکی طرف کفر کی بسبب دیکہنی اونکی کہ اکثر کفار اغنیا و چین والی ہین اور اکثر مسلمان فقرا آزمایش مین ہین بمقتضای اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الدنیا سجن المومن وجنة الکافر اور فرمایا اللہ تعالی نی اپنی بندون کی تسلی کی لیی لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِھَادُ لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ (دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کے) آیا ہی کہ تہی بعضی مومن کہتی تہی مشرکونکو چین مین پس کہتی تہی کہ اعداء اللہ کا حال تو ہم اچہا دیکہتی ہین اور ہم ہلاک ہو گئی ماری بہوک اور مشقت کی اسپر یہہ آیت اوتری کہ یہہ آرام انکا چند روز ہی پہر فنا ہونیوالا ہی اور تمہاری لیی بڑی چین آخرة کی ہین پس فانی کو دیکہہ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسی فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسی ہے زیادتی غنا کی ہی سبب سرکشی اور گرفتار ہونی گناہ کی ہوتی ہی اور اسلئی متوسط اور بقدر ضرورت کی ملنا افضل ہی مختار و فقر سی خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نی کہا قریب ہے حسد بجہہ گمان حاسد کی یہہ کہ بدل دیگا تقدیر کو بطرح **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ اَوْلَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَةِ صَاحِبِ مَکْسٍ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ الْمَکَّاسُ الْعَشَّارُ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بہائی مسلمان اپنی کی پس معذور نرکہی اوسکو وہ بہائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کری اور کہی کہ عذر نہین کہتا ہی تو جہوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہوگا اوس بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینی والا ہی **ف** یعنی وہ کہ ظلم کری اور موافق حق کی نلی اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی حدیث مین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس عیاذا باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہہ ہی کہ صاحب مکس بہی نہین قبول کرتا عذر تاجر کا اس کہنی اوسکی مین کہ یہہ مال امانت کا ہی یا اور شہر مین مجہسی عشر لی لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکیکی اور حضرت عائشہ رضہ

سے بطریق مرفوع کی آئی ہی حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین ساتہہ بُری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نی کہ بہتر اگر چاہی تو فرمائیی یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم مین سی
وہ ہی کہ اوترے منزل پر اکیلا اور کوڑی مارے اپنے غلام کو اور نہ دیوی عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بری کی اسکی کہا انہون نی ہان اگر چاہی
تو فرمائیی یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکہی لوگون سی اور لوگ بغض رکہین اوسی فرمایا کیا پس خبر دون مین تمکو ساتہہ بُری کی اسسے کہا ہان اگر
چاہی یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہین قبول کرتی معذرۃ اور نہین بخشتی گناہ فرمایا کیا پس خبر دون مین تمکو ساتہہ
بری کے اس سی کہا اونہون نی ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اوس سے خیر کی اور نہ امن ہو شر اوسکی سی نقل کی یہہ طبرانی وغیرہ نی اور ابی ہریرہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کرتی ہین کہ فرمایا آپنی عفت کرو لوگون کی عورتون سی یعنی بدنظر نہ کہو اور نہ عفت کریگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنے
باپون سی نیکی کرینگی تمسی بیٹی تمہاری اور جسکی پاس آوی مسلمان بہائی اوسکا عذر کرتا ہوا پس چاہی کہ قبول کری اوسکو خواہ حق پر ہو یا وہ باطل پر پس اگر
نہ قبول کیا نہیں آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہہ حاکم نی اور کہا یہہ صحیح الاسناد ہی مح ع **بَابُ الحَذَرِ وَالتَّأَنِّی فِی**

الاُمُورِ باب ہی بیچ بیان بچنی اور دیر نگ کرنیکی کامون مین **ف** حذر ساتہہ زبر ح اور ذال کی اور جزم ذکی یعنی پرہیز و احتراز کرنیکی
اور حذر ساتہہ زبر ح اور زیر ذال کی مرد ہشیار اور تانی توقف و درنگ کرنا کار مین اور شتابی نکرنی اوسمین اور اناۃ بروزن قنات کی اسم ہی اسی
معنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہی کہ لوگون کی شر اور زمانہ کی آفات سی خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پر حذر رہے اور اپنی کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام
کار کو دیکہتا رہی اور کامون مین جلدی نکری اور حلم و وقار اختیار کری مگر بعضی کامون خیر کی مین کہ شتابی وہین فرمائی ہی وہان شتابی کری جیسی نماز وغیرہ
ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ
مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کاٹا جاتا مومن ایک
سوراخ سی دو بار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لدغ کاٹنا سانپ و بچہو کا اور جحر ساتہہ تقدیم جیم مضموم کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ و بچہو اور
مانند انکیکا فرماتی ہین کہ شان مومن دانا کی کہ موصوف برعایت حق اور حمایت دین کی ہو یہہ ہی کہ عہد شکن و سرکش سی کہ دشمن دین کا ہی درگذر نکری اور
غضب اور بدلا اسکا لینا نچہوڑی اور ہر بار حلم و تغافل نکری اور فریب کہاوی اور اگر کار دنیا مین فریب دغا کہاوی تو سہل ہی لیکن امور دین مین نچاہیے
اور یہہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہی کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہی اور سبب وارد ہونی اس حدیث کا یہہ ہی کہ ابو عزہ ایک شاعر تہا شعرا کفار سی کہ مسلمانون
کے ہجو کیا کرتا تہا اور اپنی قوم کی بدذاتون کو مسلمانون کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تہا وہ جنگ بدر مین بندیون مین پکڑا آیا پس عہد کیا کہ
بار دیگر ان فعال بد کی پاس نہ پہٹکون گا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چہوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو پہر وہی
پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پہر جنگ احد مین ہاتہہ لگا پہر امان چاہی اور عہد کرنی لگا پس آنحضرت نی اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوسوقت بعضی لوگون
نے درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا حضرت نی لایلدغ المومن الخ مح ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ
عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اشج کی کہ سردار عبد القیس کا تہا کہ تحقیق تجہمین دو خصلتین ہین کہ دوست رکہتا ہی انکو
اللہ یعنی خواہ تجہمین ہون یا تیری غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و وقار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عبد القیس نام ایک قبیلہ
کا ہی آیا ہی کہ جب جماعت عبد القیس کے آئی حضرت کی زیارت کی لیے تو حضرت کو دیکہکر اونٹون پر سی کود پڑی اور ملازمت شریف مین دوڑی اور بیقراریان

اور شوق محبت ظاہر کرین آنحضرت نے اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان اضطرابون سے منع نکیا لیکن اشج کہ نام اونکا منذر تہا اور رئیس و سردار اونکے تہے مکان
پر اوترے اور اسباب قوم کا جمع کیا اور بادہا پہر غسل کیا اور اچہے کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سے مسجد شریف مین آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کی
پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے آنحضرت کو یہہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجہمین دو خصلتین ہین الخ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت نے
اونکو ساتہہ وجود ان دو صفتون کی خبر دی تو اونہون نے کہا یا رسول اللہ یہہ دو صفتین کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین
میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا اونہون نے شکر اوس خدا کو کہ پیدا کیا مجکو اوپر دو صفتون کی کہ دوست رکہتا ہے
اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکہتین لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہے کہ ہمیشہ اور باقی
رہینگی میرے ساتہہ

الفصل الثانی

فصل دوسری عن سهل بن سعد الساعدي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الاناة من الله والعجلة من الشيطان رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل الحديث في عبد المهيمن بن عباس الراوي من قبل حفظه روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کامون مین اللہ تعالی کی
طرف سے ہے یعنی اوسکے الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضی اہل حدیث
نے بیچ عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اوسکی کے یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکہتا تہا ف یعنی ہے وہ عادل ثقہ لیکن حافظہ
خوب نہ رکہتا تہا پس مراد اوسکا سہل ہے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکے یہہ ہین التانی من اللہ والعجلة
من الشيطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا مین شیطان سے ہے یعنی اوسکے وسوسے سے کہا ہے بعضون نے کہ مستثنی ہین اس سے وہ چیزین کہ نہین ہے شبہ
اونکی خیریت مین یعنی اچہی چیزون مین جلدی کرنی شیطان سے نہین ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وسارعوا فی الخیرات کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہے درمیان
مسارعت و مبادرت کی طرف طاعات کی اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات مین پس اول محمود ہے اور دوسری مذموم ہے یعنی مسارعت
اور مبادرت طرف طاعات کے یہہ ہے کہ مثلا وقت نماز کا آیا درنگ نکرے اور ہمین جلدی سے تیار ہو کر ادا کرنے لگے و جلدی یہہ ہے کہ نماز جب پڑہنے لگا جلدی سے
ادا کرلے پس اول یعنی مسارعت اچہی ہے اور دوسری یعنی جلدی سے کر لینا نیک کام کا برا ہے پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا
اچہی کام کی لیے اچہا ہے اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہے مؤلف وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حليم الا
ذو عثرة ولا حكيم الا ذو تجربة رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور
کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف مگر صاحب لغزش کا یعنی جو گناہ مین پڑا ہوا اور خطا اور خلل کا زمین اوسسے وجود مین آیا ہوا اور خجالت کہینچی ہو اور بسبب اوسکے دوست
رکہتا ہے کہ لوگ عیب و خطائین اوسکی ڈہانکین اور قصور اوسکی عفو کرین پس حاصل یہہ کہ ایسے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنے مین پالی تو لوگونسے بہی عفو کریگا اور
بردباری اختیار کریگا اور نہین ہوتا حکیم کامل اسلئے حکیم کہتے ہین دانا اور درست و استوار کار کو اور حکمت کہتے ہین جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہین کامونکی جانچ
کو پس فرماتے ہین کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیاء کی اور جانا نفع اونکا اور پہچانا اشیاء کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور ہوا وہ حکیم کامل ہوا الخ
وعن انس ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم اوصني فقال خذ الامر بالتدبير فان رأيت في عاقبته خيرا فامضه
وان خفت غيا فامسك رواه في شرح السنة اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمایئے مجکو
یعنی ساتہہ ایک چیز کی کہ جانا ہے تجہ میرا بیچ کام میرے کی پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنے اوسکا ساتہہ دیکہنے انجام اوسکی کے اور

تامل کرینگی بیچ مصالح اور مفاسد اوسکیکی پس اگر دیکہی تو بیچ انجام اوسکیکی بہلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی کرے اوسکو اور اگر ڈرے تو اور برگمان ہیجاوے تو کہ ابیکا اوسکام میں سے باز رہ اوسکام کی کرنی سے و چہوڑ دے اوسکو نقل کی یہہ شرح سنہ میں **وعن مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہی مصعب بن سعد سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی سعد سی کہا اعمش نے کہ راوی اسحدیث کا ہی سعد سی نہیں جانتا میں اسحدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی اوسکی باپ نی کہ سعد ہی انحضرت سی روایت کی نہ از خود فرمایا کہ ڈہیل کرنی ہر چیز میں بہتر ہی مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** اسلیکی بیچ تاخیر بہلائیون کی آفات ہیں اور منقول ہی کہ اکثر چلانا دوزخیون کا تاخیر عمل سی ہوگا کہا طیبی نی کہ یہہ اسلیے ہے کہ امور دنیویہ جو نہیں جانا جاتا انجام اونکا اونکی ابتدا میں کہ انجام انکا اچہا ہی جلدی کیجاوے انہیں یا برا ہی پس تاخیر کیجاوے اونسی بخلاف امور آخرویہ کی بموجب فرمانے اللہ تعالی کے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ و سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ کہا غزالی نی کہ بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ کہ آتا ہے مومن کو کہ جب حرکت کری اوسکی لیے داعیہ خرچ کرنیکا تو وقف کری اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اس سی فقر کا اور ڈراتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنیسی تہی بو الحسن پائخانہ میں پس پکارا اونہوں نی اپنی شاگرد کو اور کہا کہ اوتار میری بدن سی قمیص کو اور دی اسکو فلانی کو نہیں صبر کیا شاگرد نی کہ کیون نہ صبر کیا تمنی یہان تک کہ نکلتے پائخانہ سی کہا اونہوں نی کہ میری دل میں آیا یہہ دینا اسکا اور نہیں امن ہے مجکو اپنی نفس سے اسکی متغیر ہونیسی **وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے سرجس کے سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ راہ وروش نیک اور آہستگی اور درنگ کرنی کام میں اور میانہ روی جز ہیں چوبیس جز نبوۃ سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** میانہ روی یعنی بیچکی راہ اختیار کرنی تمام احوال و افعال میں اور بچنا دونون طرفون کمی اور زیادتی سی جیسی اختیار کرنا جود کا کہ بیچ میں ہی اسراف و بخل کی اور اختیار کرنا شجاعۃ کا کہ بیچ میں ہی تہور اور جبن کی اور اسی قبیلہ سی ہی میانہ روی اعتقاد میں کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنۃ کا کہ بیچ میں ہی جبر و قدر کی اور اسیطرح میانہ روی معیشت میں جیسیکہ حدیث میں فرمایا اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ یعنی میانہ روی خرچ کرنی میں کہ بیچ میں ہو اسراف و تنگی کی آدہی معیشت ہی اور اسیطرح حکم ہی میانہ روی کا تمام احوال و افعال میں جیسیکہ بعضی چیزونکو اللہ تعالی نی بیان فرمایا وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ الآیۃ اور قول اللہ عز و جل کا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اور کہا بعض عارفین نے طلب علم کو اس حیثیت کر منع کری تجکو عمل سی اور عمل کر اس حیثیت کہ نہ باز رکہی تجکو علم سی غرضکہ سب چیزون میں میانہ روی چاہیی اور جز ہی یعنی سب چیزین بلکہ بمنزلہ ایک جز کی ہین بلکہ ہر ایک انمیں سی جز ہی یعنی ایک خصلت ہی خصال انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کیسی اور تعیین عدد کی سپرد ہی شارع کی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہین معلوم ہو سکتی **وعن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جز ہین پچیس جز نبوۃ سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہہ ہی کہ ہدی متعلق ہی ساتہہ احوال باطنہ کی اور سمت ساتہہ اخلاق ظاہرہ کی پس یہہ دونون طریقت میں بمنزلہ ایمان و اسلام کی ہین شریعت میں اور جمع درمیان ان دونون کی نور علی نور ہی اور تمام ہونا ہی ساتہہ اسکی حقیقت نور اسحدیث میں ایک جز پچیس میں سی کہا اور پہلی میں چوبیس جز سی پس ہو سکتا ہی کہ یہہ تفاوت وہم اور خطا راوی سی ہوا یا بسبب اور کسی کی واللہ اعلم احتمال ہی کہ پہلی حکم ہوا ہو پہر از راہ کرم و عنایت کی وہ حکم ہوا جو کہ اوسکی حدیث میں گذرا یا یہہ کہ اون تین چیزونکا ملکر وہ حکم ہو اور ان تین چیزونکا

مگر یہہ اس صورت مین نسبت کرنی خطا و وہم طرف راوی کی کچھ ضرورت نہین واللہ اعلم مولف **وعن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فہی امانۃ رواہ الترمذی و ابوداؤد اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی وہی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ جسوقت کہ کہی کوئی شخص کوئی بات یعنی ایسی بات کا ارادہ کرتا ہی اوسکی خفا کا پہر غالب ہو کہ یعنی چلا جاوی پس وہ امانت ہی نقل کی یہہ ترمذی
نے اور ابوداؤد نے **ف** یعنے حکم اسکا حکم امانت کا ہی بہ نسبت مجلس والون کی کہ جنہون نے سنی ہی پس انکو چاہیے کہ اسمین خیانت نکرین یعنی افشا نکرین **وعن**
ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی الہیثم بن التیہان ہل لک خادم قال لا قال فاذا اتانا سبی فاتنا فاتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم براسین فاتاہ ابو الہیثم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اختر منہما فقال یا نبی اللہ اختر لی فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان المستشار مؤتمن خذ ہذا فانی رایتہ یصلی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی
ابو الہیثم بن تیہان کی کہ کیا ہی واسطی تیری خادم کہا نہین پس فرمایا جسوقت کہ آوی ہماری پاس بندی تو آ تو ہماری پاس پس لائی گئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس دو بردی پس آئی آنحضرت کی پاس جب وعدہ آنحضرت کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کرلی تو ایک کو ان دونون مین
سے پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کردو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتھ اوسکی چاہیے کہ امین ہو یعنی جسمین کہ مصلحت
وبہبودی مشورہ چاہنی والیکی ہو وہی سی کہی اور خیانت نکری اور مقصود یہہ ہے کہ چونکہ تونی مشورہ مجہسی کیا اور مجہی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر
ہو پس اشارہ کی ایک بردہ کی طرف اون دونون مین سی اور فرمایا کہ لی تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق مینی دیکہا ہی اسکو نماز پڑہتی اور قبول کر وصیت میری
بیچ حق اسکی احسان کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گہر مین آئی اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہہ غلام ہی کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کرنیکی اسکی حق مین وصیت کی ہی اونکی بیوی نی کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہی مگر احسان
یہی ہی کہ اسکو آزاد کردو ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجالس بالامانۃ الا ثلثۃ مجالس سفک
دم حرام او فرج حرام او اقتطاع مال بغیر حق رواہ ابوداؤد اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مجلسین ساتھ
امانت کی ہین یعنی جو بات مجلس مین سنین اوسکو کہین نقل نکرین اور سخن چینی نکرین مگر تین مجلسین اور تین باتین کہ مجلس مین سنین واجب ہی نقل و
پہنچا دینا اونکا خبر کو وہ یہہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکہتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چہیننے مال کا ناحق نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** یعنی اگر کوئی کسی
سی یہہ بات کہے مین ارادہ رکہتا ہون کہ فلانی شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورۃ سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا از راہ ظلم کی تو چاہیے کہ ان باتون کو
پہنچا وی اون لوگون کو تا پرہیز ہون اور اپنی کو بچا دین یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنی یہہ ہین کہ لایق ہی مومن کو کہ
جسوقت دیکہی اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چرچا کری اوس چیز کا کہ دیکہی ہی اون سی مگر تین مجلسین یعنی ایک مجلس تین مجلسون مین سی الخ +
وذکر حدیث ابی سعید ان اعظم الامانۃ فی باب المباشرۃ فی الفصل الاول اور ذکر کی گئی حدیث
ابو سعید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کی **ف** یعنے یہہ حدیث مصابیح مین مکرر مذکور ہوئی ہی
ایک بار باب المباشرۃ مین کہ کتاب النکاح مین ہی صحاح مین ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی مین حسان سی لایا اور یہنی باب
المباشرۃ مین بحال خود چہوڑی اور باب الحذر والتانی مین ذکر نہین کی بسبب تکرار کی اور صواب ذکر کرنا اسکا صحاح ہی مین ہی اور شاید کہ
مصابیح کی نسخون مین کہ مولف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور رہو لیکن جن نسخون مین کہ ہمنی دیکہی ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرۃ
مین ہی فقط غالبا لکہنی والون نی بسبب تکرار کی اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم ح + **الفصل الثالث** فصل تیسری

والشقوۃ علیہ معروفا رواہ الترمذی

عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ العقل قال لہ قم فقام ثم قال لہ ادبر فادبر ثم قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ اقعد فقعد ثم قال لہ ما خلقت خلقا ھو خیر منک ولا افضل منک ولا احسن منک بک آخذ وبک اعطی وبک اعرف وبک اعاتب وبک الثواب وعلیک العقاب وقد تکلم فیہ بعض العلماء روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی عقل کو فرمایا اوسکو کہڑی ہو پس کہڑی ہوئے پہر فرمایا اوسکو پیٹہہ پہیر پس پیٹہہ پہیری پہر کہا اوسکو موہنہ کر میری طرف پس موہنہ کیا پہر کہا اوسکو بیٹہہ پس بیٹہی عقل پہر کہا اوسکو نہین پیدا کی مینی کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجہسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجہسی کمال مین اور نہ خوب تر تجہسی بسبب تیرے لیتا ہون مین یعنی عبادات اپنی بندون سی یا جس کی نعمت لیتا ہون تیرے ہی سبب سے لی لیتا ہون کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیرے دیتا ہون مین یعنے ثواب درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون بواسطے تیرے دیتا ہون کہ خدمت کی اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیرے پہچانا جاتا ہون مین اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہون اور بسبب تیری ثواب دیتا ہون اور بسبب تیری عذاب کرتا ہون یعنی مدار تکلیف و خطاب و عتاب کا اور ثواب و عقاب دنیا اور آخرت مین عقل پر ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کی بعضی علمانے اور کہتی ہین کہ یہہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسیکہ پیدا کیجاوی گی موت بصورة دنبہ کی اور ذبح کیجاوی گی درمیان مین جنت و دوزخ کی ❊

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیکون من اھل الصلوة والصوم والزکوة والحج والعمرة حتی ذکر سھام الخیر کلھا وما یجزی یوم القیمة الا بقدر عقلہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیون مین سی اور روزہ دارون مین سی اور زکوة دینی والون مین سے اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سی یہان تک ذکر کیا آنحضرت نی سب اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین واللاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کی مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سی یہان پہچاننا اشیا کا ہی اور معلوم کرنا صلاح و فساد مبدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کی اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرلی اور پہنچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتہہ حق کی اور عقل معاد کہ بعضون کی کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہے اور اسجگہہ مین ہے اختلاف علما کا اور بحث اونکی بیچ تفاضل علم و عقل کے کہ کہتی ہین علم افضل ہی یا عقل یعنی بعضی علم کو افضل کہتی ہین اور بعضی عقل کو اور اگر علم کو بہی اوسی معنی تمیز و دریافت کی حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو تو اس معنی کچہہ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتہہ اس معنی کی علم و عقل افضل ہی عمل و عبادت سی کہا ہی علمانی کہ ایک رکعت دس عالم عاقل کی افضل ہوگی اونکی ہزار رکعتون سی ❊

وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق

اور روایت ہے ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے ابی ذر نہین ہے کوئی عقل مانند تدبیر کی اور نہین ہے ورع مانند باز رہنی کی اور نہین ہے حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی **ف** تدبیر کے معنی ہین انجام کار کو دیکہنا پس معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ نہین ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کے یعنے مانند اوس عقل کے کہ ساتہہ ہو اوسکی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکہنا اور اوسکی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کے معنی ہین پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کی ہین کہا اور بعضی کہتی ہین کہ ورع بالاتر ہی تقوی سی اور کہتی ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سی ہی اور ورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سی ہی اور صواب یہہ ہی کہ دونون کی ایک ہے معنی ہین اور کلام قوم مین اسیطرح واقع ہوا ہی پس فرمائی ہین کہ نہین ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طیبی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بمعنی باز رہنی کی حرام چیزون سی ہی پس لا ورع مثل الکف کیا معنی رکہتا ہی اور جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد کف سی یہان باز رہنا ہی مسلمانون کے ایذا سی یا باز رکہنا زبان کو لایعنی سی چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اس مین ازراہ مبالغہ کی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین بمعنی باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال اور اجتناب کو معًا اور اگر بمعنی اجتناب کی ہون تو ترک کرنی امتثال او امر ہی اجتناب

کرنا چاہیے باین وجہ ہر شامل امتثال اور اجتناب کو ہونگی اور حاصل یہہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہی فرمودہ پر از راہ امتثال اجتناب کے پس ورع کی لئے دو چیزین
چاہیین امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور لکھا ہی علما نی کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرور تر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کے اور اگر کوئی جانب امتثال
مین اقتصار کرے فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کرے تو پہنچ جاویگا مقصود کو کہ پہنچنا طرف حق کی اور قرب الہی کی ہی اور اگر
اہتمام امتثال مین خوب کرے جیسا کہ ادا کرے سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بھی کرے تو منزل مقصود کو نہین پہنچیگا اسکی مثال ایسی ہے جیسے
ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہین کہاتا تا اچھا ہو جائیگا اگرچہ شاید بہت دیر مین اچھا ہوا اور اگر دوا کہاوے اور پرہیز نکرے ہرگز شفا نہین پانیکا
اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی بڑی تفصیل ہی کہ اور کتابون مین مذکور ہی اور نہین ہے حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی حسب
اوس چیز کو کہتی ہین کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپون کی پس فرماتی ہین کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی سی ہے چاہیے آدمی مین
بدون اسکی سب کچھ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطن کہین تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسا کہ
عرف مین خلق اسکو کہتی ہین تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سی ڈہونڈہنی چاہیے حضرت حسن بصری فرماتی ہین کہ حسن خلق
کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا خلق سی باز رہنا ہی اور واسطی کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتھ خلق کی اور راضی
رکہنا خلق کو راحت و محنت مین ہی اور سہل تستری نی کہا کمتر مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ جفا اوٹھاوے خلق سی اور بدلہ نلے اور رحم و شفقت کرے ظالم
پر اور بخشش چاہی اوسکی لیے ہ ع ح وعن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الاقتصاد فی النفقۃ نصف
المعیشۃ والتودد الی الناس نصف العقل وحسن السؤال نصف العلم روی البیہقی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی
ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ کرنے مین آدہی معیشت ہی اور دوستی آدمیونکی آدہی عقل ہی اور اچھی طرح سوال
کرنا آدہا علم ہی نقل کین بیہقی نی یہہ چارون حدیثین شعب الایمان مین ف میانہ روی الخ یعنی کمی یا زیادتی نکرنی خرچ مین آدہا سرمایہ ہی زندگانی کا یعنی
زندگانی کرنی مین دو چیزین چاہیین دخل و خرج بنا ہی خرج میانہ روی پر چاہیے پس رعایت میانہ روی کی آدہی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیون کے الخ یعنی
محبت ظاہر کرنی صالحین کے اور سررشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہی گویا تمام عقل یہی ہی کہ کچہہ تکلف کرے اور آپس مین محبت ہی کہی وہ بہہ صورت
مین ہے کہ محبت اونکی موجب فوت ہونی دین و دیانت کی نہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچھی طرح سوال کرنا علم سی آدہا علم ہی اسلیے کہ پوچھنی والا
دانا اوس چیز سی سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اوسکی اور یہہ محتاج ہی ساتھ زیادتی علم کی اور تمیز کرنی کی درمیان
اقسام مسئولات کی کہ کیا پوچہنا چاہیے اور کیونکر پوچہنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتھ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا حاصل یہہ کہ علم دو قسم پر ہی
سوال و جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوسکی سی ساتھ تمام شقوق کی اور احتمالات کی تا جواب شافی کافی پاوے اور کچہہ
رہ جاوے جواب مین پس سوال اسطرح پر قبیلہ علم سی ہوگا اور وارد نہین ہوگا کہ سوال ہوتا ہی سبب جہل و تردد کی علم کی اسکو علم اور نصف علم کیونکر کہین اور بظاہر
تر یہہ ہے کہ کہا جاوے سمجھا جاتا ہی اچھی طرح سوال کرنی طالب کی بھی اوسکو مشارکت ہے علم مین اور وہ چاہتا ہی کہ ملادے ساتھ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا
ہے بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹھا رہتا مجلس مین
پس کہا ابو یوسف نی کہ جس وقت مشکل ہو تجہپر کوئی چیز تو پوچہہ اور شرم نکر اسلیے کہ حیا باز رکہتی ہی علم سی اور اوس وقت امام موصوف کلام کر رہی تھے
تعریف صوم مین کہ وہ صبح سی غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکہی پس کہا امام نی کہ چپ رہ اکثر چپ رہنا بہتر ہی تیرے
کلام کرنی سی اور کیا خوب کہا ہی بعض صاحبان کمال نی کہ جاہل جب کلام کرے تو مانند گدہی کی ہی اور جب چپ ہی تو مانند دیوار کی ہی ف ع ح

ع پوچھنیوال سلیقہ سے

باب الرفق والحیاء وحسن الخلق

باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور نیک خلق کی **ف** رفق ضد ہے عنف کی یعنی مدارات کرنی ساتھ رفقا کے اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولت سے اور حیا شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہے کہ وارد ہوتی ہے آدمی پر سبب ڈر عیب برائی کی اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہے کرنی اوس چیز کی سے کہ بری ہے شرع میں اور کہا جنید نے کہ حیا ایک حالت ہے کہ پیدا ہوتی ہے سبب دیکھنی نعمتوں الٰہی کی اور قصور کرنیکی نعمتوں کی شکر کرنیمیں اور کہا ذوی النون نے پایا جانا ہیبت کا دلمیں ساتھ وحشت کی سبب گناہوں گذشتہ کی اور کہا وقاق نے کروہ ترک کرنا دعوی کا ہے آگی مولی کی اور حسن خلق کی ہیں ظاہر معنی یہہ ہیں کہ استعمال کری وہ چیز کہ لائی ہیں اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ پہلی جبکہ پوچہیں گئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ وارد ہے اونکی حق مین وانک لعلی خلق عظیم پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خلق آپکا قرآن تہا یعنی جو کہ قرآن میں خصلتیں اچہی ہیں تہی حضرت متصف ساتھ اونکی اور جو فعل کہ بری ہین اوسمین پرہیز کرتی تہی حضرت اور اوسی پر اتباع بقدر محبت اور توفیق متابعت کی ہے لیتا ہے ہر ایک حصہ اپنا ہے۔

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِىْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِىْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِىْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِىْ شَىْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا شَانَهٗ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہے یعنی اپنی بندون پر چاہتا ہے اونکی لیے آسانی نہ دشواری اور نہیں تکلیف دیتا ایسی چیزون کی کہ طاقت نہیں رکہتی اونکی یا یہہ معنی ہیں کہ دوست رکہتا ہے یہہ کہ نرمی کریں بندے آپسمین جیسے بیان کیا کہ دوست رکہتا ہے مہربانی کو یعنی راضی ہوتا ہے اوس سے اور دیتا ہے مہربانی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی پر اور دیتا ہے وہ چیز کہ نہیں دیتا اوس چیز پر کہ سوای نرمی کے ہے نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی کہ یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سے تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیدیتی ہے اوسکو اور نہیں دور کیجاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کردیتی ہے اوسکو **ف** دوست رکہتا ہے مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا آپسمین نرمی اور مہربانی کریں اور اپنی کاموں میں خواہ طلب رزق ہو یا اور کچھ ہو آسانی کریں اور سختی نہ اختیار کریں بعد اسکی اشارہ کیا ساتھ اختیار کرنی طریق نرمی کی بیچ طلب نے رزق کی اور حاصل کرنی مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتھ اس قول کی کہ دیتا ہے بندونکو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب و مقاصد کہ نہیں دیتا ہے سختی پر اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا اوس چیز پر کہ سوا نرمی کی ہے یعنی اور اسباب پر پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہے اور دوبارہ اشارہ کیا اوسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہے اوپر تمام اسباب حاصل کرنی مقصد کے اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کی سے ہیں تو ترجیح گنجایش نہیں رکہتی اور اگر قبیلہ سختی سے ہیں تو یہی کلام اول سے ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اسکلام کا کیا ہے جواب یہہ کہ یہہ تاکید ہے پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت میں ہے اور مقصود یہہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب نہ مقاصد کہ رزق وغیرہ ہے بطریق نرمی کی کری کہ دینی والا خدا ہے اور جو نکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اوسکی ہے زیادہ دیگا اوسپر بہ نسبت سختی کرنی اور منہمک ہونی کی بیچ مباشرت اسباب کی ۞ وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے محروم کیا جاوے نیکی سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی سب بہلائیون سے جیسے کہ جامع صغیر میں لفظ کلہا ہے پس اسمین فضیلت ہے نرمی کرنیکی اور رغبت دلانی ہے اوسکی حاصل کرنی پر اور مذمت سختی کی اور یہہ کہ نرمی سبب تمام بہلائیونکی ہے ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پر انصار مین سی کہ وہ نصیحت کرتا تہا اپنی بہائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چہوڑدی اسکو اسلیے کہ حیا شاخ ہی ایمان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ حیا کی کہ بہت حیا کیا کر اسلیے کہ ایسی بازرہتا ہی آدمی رزق سی اور علم سی جیسیکہ ایک روایت مین ہی پس اسکی بہائی نی جب یہہ کہا تو حضرت نی اوسکو منع کیا تو منع نکر چہوڑدی اسکو بحال خود اور کہا طیبی نی کہ معنی یعظ کی بین ینذر یعنی ڈراتا تہا اور کہا راغب نی کہ وعظ زجر کرنا کہ اوسمین کچہہ ڈرانا بہی ہو اور کہا خلیل نی کہ وہ نصیحت کرنا ساتہہ خیر کی ہی اسطرح کہ دل ویسی نرم ہو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ بیان بمعنی عتاب کی ہی جیسیکہ ایک روایت مین لفظ یعاتب کا آیا ہی ۶

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہے کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبہی مخل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی جواب یہہ جس جگہہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہین ہے شرعاً بلکہ وہ عجز او جبن ہی کہ نقصانون مین سی ہی اور اگر اوسکو حیا کہینگے تو مجازاً کہینگے اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کی یہہ ہی کہ باعث ہو اوپر ترک کرنی قبیح کی یہہ جواب علمانی دیا ہی اور صواب یہہ ہی کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کرنی قبیح کی سی طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچہی اور تعریف کی گئی ہی شرع مین وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سی خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس ظاہر جواب مین یہہ ہی کہ یہہ کلیہ الحیاء خیر کا مخصوص ہے ساتہہ اوسکی کہ موافق رضا حق کی ہو ۶

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ اوس چیز سی کہ پایا ہی لوگون نی پہلی انبیا کی کلام مین سی یہہ کلام ہی جسوقت کہ شرم نکی تو نی پس کر جو چاہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** پایا ہی الخ یعنی پہنچا ہی اونکو اور باقی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نی اوسمین راہ نہین پائی ہی اور معنی اس حدیث کی کئی طرح بیان کئی ہین لوگون نی ایک تو یہہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہین بلکہ یہہ خبر ہی اور مقصود یہہ ہی کہ مانع بری چیز و نکی کرنی سی حیا ہی اور جب حیا نرہی تو نی تو کریگا تو جو کچہہ کہ چاہیگا اور دوسری یہہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہی جیسیکہ اعملوا ما شئتم یعنی جو کچہہ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤ گی شرح ۶ و

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اوسنی کہ پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ تردد کری تیری سینی مین اور مکروہ جانی تو یہہ کہ واقف ہون اوس عمل پر لوگ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تردد کری اور اطمینان نہو اوسپر دل کو لیکن یہہ اوس شخص سی حق مین ہے کہ کہولدیا ہی خدا یتعالی نی سینہ اوسکا اسلام کی لیی اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتہہ نور تقوی کی اور یہہ اوس جگہہ ہی کہ انکار شارع کا اوس باب مین ہو نہیں اور اقوال علمای کی وہان مختلف ہون اور علامت دوسری گناہ کی پہچانت کی بعد اسکی فرمائی کہ مکروہ جانی تو الخ اور یہہ بہی اچہی ہی لوگون کا حال ہے ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری نیک ترین تمہارا ہی از روی اخلاق کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جو خصلتین اچہی رکہتا ہو کر رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی ۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ

تحقیق بہترین تمہاری نیک ترین تمہاری ہیں از روی اخلاق کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم من أعطي حظه من خير الدنيا والآخرة ومن حرم حظه من الرفق حرم حظه
من خير الدنيا والآخرة رواه في شرح السنة روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا
نرمی سی دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا بہلائی دنیا اور آخرت کی سی اور جو شخص کہ محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا نرمی سی محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا بہلائی دنیا
اور آخرت کی سی نقل کی یہہ شرح السنہ میں **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الإيمان
والإيمان في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار رواه أحمد والترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شرم رکہنی بری کام سی ایمان سی ہی اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بیحیائی بدی سی ہی اور بد آگ میں ہیں نقل کی
یہہ احمد اور ترمذی نی **وعن** رجل من مزينة قال قالوا يا رسول الله ما خير ما أعطي الإنسان قال الخلق الحسن رواه البيهقي
في شعب الإيمان وفي شرح السنة عن أسامة بن شريك اور روایت ہی ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سی ہی کہا اوس شخص نے کہ عرض کیا اصحاب نی یا
رسول اللہ کیا بہتر ہی اوس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سی ہی ۴۰
وعن حارثة بن وهب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة الجواظ ولا الجعظري قال والجواظ الغليظ
الفظ رواه أبو داود في سننه والبيهقي في شعب الإيمان وصاحب جامع الأصول فيه عن حارثة وكذا في شرح السنة
عنه ولفظه قال لا يدخل الجنة الجواظ الجعظري يقال الجعظري الفظ الغليظ وفي نسخ المصابيح عن عكرمة
بن وهب ولفظه قال والجواظ الذي جمع ومنع والجعظري الغليظ الفظ اور روایت ہی حارثہ بن
وہب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا راوی نے کہ معنی الجواظ کی سخت گو سخت
خو ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اپنی سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نی بہی نقل کی ہی جامع الاصول میں حارثہ سی اور اسیطرح
شرح السنہ میں نقل کی گئی ہی حارثہ سی اور لفظ حدیث کی شرح السنہ میں اسطرح ہیں نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنی وصف کیا جواظ
کو ساتہہ جعظری کی اور کہا کہ کہا جاتا ہی جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہی معنی ہیں اور مصابیح کی نسخوں میں عکرمہ
بن وہب سے ہی یعنی مصابیح کی بعضی نسخوں میں عکرمہ سی ہی اور اکثر نسخوں میں حارثہ ہی سی ہی اور لفظ حدیث اون مصابیح کے نسخوں میں یوں ہیں کہ کہا راوی نے
اور جواظ وہ ہی کہ جمع کری مال اور نہ دی سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہی **ف** یعنی بعضی روایتوں سی معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونوں کے ایک ہی معنی
ہیں اور بعض سے تفاوت سمجہا گیا اور بعضی کتابوں سی معلوم ہوتا ہی کہ جواظ یعنی متکبر کی ہی اور جعظری یعنی بدخلق کی اور حاصل یہہ کہ یہہ دونوں لفظ قریب
ہیں معنوں میں اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد جواظ اور جعظری سی بدخلق اور سخت دل ہی اسلیے کہ خطیب نے حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی روایت
کی ہی کہ ہر چیز کی لیے توبہ ہی مگر صاحب بری خلق کی لیے نہیں اسلیے کہ وہ نہیں توبہ کرتا ایک گناہ سی مگر کہ پڑتا ہی اوس سی بری میں اور حرف لا زائد
جو لائی لفظ جعظری پر تو اشارہ ہی اسپر کہ موصوف ساتہہ ہر ایک کے دونوں خصلتوں میں سی نہیں داخل ہوگا جنت میں مطلق اگر ہی منافقین سی یا نہیں
داخل ہوگا ساتہہ نجات پانی ہووں کی اگر ہی مومنین سی ۴۷ **وعن** أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أثقل
شيء يوضع في ميزان المؤمن يوم القيامة خلق حسن وإن الله يبغض الفاحش البذيء رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح وروى أبو داود الفصل الأول اور روایت ہی ابی درداء سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بہت بہاری

چیزون مین سے کہ رکہی جاوینگے مومن کے ترازوی اعمال مین دن قیامت کے خلق نیک ہی اور تحقیق اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی فحش بکنی والی بیہودہ گو کو کہ
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ابو داود نی پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ رح نے
بہی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہی لیکن ملا علی رح نی کسی شارح سی بذی کی معنی بدخلق نقل کیے ہین اور لکہا ہی کہ مناسب مقام کی یہی معنی ہین
اور یہہ بہی لکہا ہی کہ دوسرا جملہ جو پہلی جملہ کی مقابلہ مین لائی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال مین **وعن** عائشة
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المؤمن لیدرک بحسن خلقہ درجة قائم اللیل وصائم النہار رواہ ابو داود
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق مومن یعنی کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہی البتہ پاتا ہی بسبب
خلق نیک کی درجہ راتکی نماز گذار کا سا اور دن کی روزہ رکہنی والی کا سا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا سہل نی کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہہ ہی
کہ متحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کری بدلا لینی کو اور درگذر کری ظالم سی اور استغفار کری اوسکی لیے اور شفقت کری اوسپر **وعن**
ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیث ما کنت واتبع السیئة الحسنة تمحہا وخالق الناس بخلق حسن
رواہ احمد والترمذی والدارمی اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تقوی کر تو اللہ کا جہان ہو دے تو
اور پیچہی کر برائی کی نیکی تا کہ مٹاوی نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگون سی ساتہہ خلق نیک کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **ف** تقوی
کہ یعنی ساتہہ بجا لانی جمیع واجبات کی اور باز رہنی کی تمام برائیون سی اسلیے کہ تقوی بنیاد ہی دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہین مراتب یقین کے
پہر تحقیق یہہ ہی کہ ادنی درجہ تقوی کا یہہ ہی کہ بیزار اور پاک ہو شرک سی اور اعلی درجہ اوسکا یہہ ہی کہ اعراض کری ماسوی اللہ سی اور مابین ان
دونون درجون کی اور مراتب ہین کہ بعض انکی برتر ہین بعض سی کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پہر مکروہ کا پہر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہووے تو یعنی
خلوت مین اور جلوت مین اور وطن مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین اسلیے کہ اللہ تعالی جانتا ہی تیری چہپی ہوئی باتون کو بہی جیسیکہ
جانتا ہی تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہی تجکو رعایت کرنی دقایق ادب کی بیچ محافظت اوامر اوسکیکی اور بچنی کی گناہون اوسکی سی اور دہاگے
سی منقول ہی کہ اونہون نی سنی آواز ایک قبر مین سی کہ میت کہتا ہی کیا نہین زکوۃ دی مینی تیری کیا نہین نماز پڑہی مینی کیا نہین کیا مینی ایسا
اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہان ای دشمن اللہ کی کیا تو نی یہہ سب کچہہ لیکن جب خلوت مین ہوا تو مقابلہ کیا تو نی اللہ کا ساتہہ کرنی گناہون کے اور نہ
لحاظ کیا تو نی اوسکا اور پیچہی کر برائی کی نیکی الخ یعنی جبسی اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکی پیچہی نیکی کرتا پاک کری وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سی توبہ
اور طاعت مطلق پایہہ کہ کری وہ نیکیان کہ ضد ہین اون برائیون کی کہا طیبی نے کہ آدمی کو چاہیی کہ مٹائی آثار سیات کیسی ساتہہ کرنی حسنات کی کہ فاسق
تہا اور رہہ دیتی تہی پس پرہیز کری نیکی کہ اوسکی جنس سی ہی جیسیکہ اگر گانا بجانا سنی اور صحبت کہی ونسی کہ جو گرفتار ہین ملاہی مین تو اوسکی بدلی مین قرآن سنی
اور ذکر کی مجلسون مین بیٹہی اور اگر شراب پیوی تو اوسکی بدلیمین حلال چیزین پیوی اور تکبر کی بدلیمین تواضع کری اور بخل کا تدارک کری
ساتہہ دینی مال کی انتہی اور مٹانی سی مراد یہہ ہی کہ مٹاتا ہی اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کی دل سی یا اعمال کی لکہنی والی فرشتون کی دیوان سی
اور یہہ جب ہی کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہین نیکیان مدعی کو یعنی مظلوم کو عوض اوسکی حق کی یا راضی کردی اللہ
اوسکو اپنی فضل سی منقول ہی کسی بزرگ کا حال کہ اونکو دیکہا کسی نے خواب مین بعد انتقال کی پس پوچہا اوسنی کہ کیا معاملہ کیا اللہ نی تمسی کہا بخشدیا مجکو
اور احسان کیا مجہپر مگر اوسنی حساب لیا مجہسی یہان تک کہ مطالبہ کیا مجہسی ایک دن کہ تہا مین روزی سی پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا مینی ایک
گیہون اپنی یار کی دوکان سی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ گیہون میرا نہین ہی پس ڈالدیا مینی اوسکو گیہون پر پس لی گئی میری نیکیون سی

مقدار نقصان توڑنی اوسکی کی اور کہا بیضاوی نی کہ چھوٹی گناہ ہونکا کفارہ نیکیان ہوتی ہین اور اسیطرح اون گناہونکا جو کہ پوشیدہ رہی کبائر مین سی
بسبب عام ہونی قول اللہ تعالی کی نکفر عنکم سیاٰتکم اور بسبب عام ہونی اس حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوئی اون کبائر مین سی اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہین
ساقط ہوتی حد اونکی اور نہین معاف ہوتی توبہ سی ہر گز وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ
بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْہِ عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے
کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونیوالی لوگونسی اور نرم خو کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن
غریب ہی **ف** سوال مین اسطی مبالغہ اور تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتونکا ایک ہی
ہے یعنی دور ہونا آگ سی اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب مین اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف زبان پر یہی ہے کہ کہتی ہین آگ دوزخکی اوسپر حرام
ہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مومن یعنی نیک کا بہولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر سیانا بخیل بد خلق ہوتا ہی نقل کے
یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** غر ساتھ زیر غین کی مرد فریب کہانیوالا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کے مرد فریب
دینی والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کہا جاتا ہی ہر اوس شخص سی کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہین معلوم
کرتا مکر و فریب لوگونکا اور تفتیش اور کاوش نہین کرتا اوس سے اور یہہ بسبب جہل اور نادانی اوسکی نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی
ہی اور بعضی یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگون پر گمان نیک کہتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگونکی سینونکی کینہ پر مطلع
نہین ہوتا جو کچھہ کہ اوسکی سامنی کہین قبول کر لیتا ہی اور فریب کہا جاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھہ امر آخرت اور اصلاح نفس اپنی کی ہی کار معاش دنیا
کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اوسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کہا جاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکی تنبیہ کی حضرت نی
ساتھہ قول اپنی کی لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین اسپر کہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کہا وی اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھہ سی دیوی اور پہلی اسکی بیان مین گذر
چکا ہی کہ یہہ شامل ہی امر دنیا اور آخرۃ کو اور بعضون نی کہا کہ یہہ مخصوص ساتھہ آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینی والا اور مکار اور سعی کرنیوالا افساد مین
اور فتنہ انگیز ہی اور اصلا چشم پوشی نہین کرتا اور فریب نہین کہاتا اور اپنی لیی ساتھہ فریب کی راضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کہاوی تو دیدہ و دانستہ
اپنی اختیار سی نہین کہاتا اور اوسپر راضی نہین ہوتا وَعَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَیِّنُوْنَ
لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی مکحول سی کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد ہین مانند او نٹ مہار دار کی اگر کہینچا جاوی کہنچ آوی اور اگر بٹھلایا جاوی پتہر پر بیٹھہ جاوی نقل کے یہہ
ترمذی نے بطریق ارسال کی **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہے شرع کی اوامر اور نواہی کا جسطرح حکم ہوتا ہی شرع کا اوسیطرح چلتا ہی اپنا کچھہ اختیار نہین کہتا اور متحمل ہوتا ہی
مشقت کا اوسمین اور احتمال ہی کہ مراد تابعداری و تذلل مومنون کے ہو آپسمین بغیر تکبر کی اور یہہ بہی حقیقت مین طاعت امر الہی کی ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُهُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عمر سی دینی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگونمین اور صبر کری اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ ملا رہی
لوگونمین اور نہ صبر کری اونکی ایذا پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لوگونمین ملے رہنا افضل ہی عزلت سی اور اکثر تابعین اسی پر ہین اور یہہ فضل

واکمل ہے باعتبار امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور رعد کرنیکی اور تقوی اور استقامت اسلام کی اور عزلت کی حق میں جو حدیثیں آئی ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اوسکی
فضیلت پر اور تحقیق اس باب میں یہہ ہے کہ یہہ مختلف ہی ساتھہ اختلاف زمانوں اور مکانوں اور لوگوں اونکی یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانوں اور بعضی لوگونکی ساتھہ
ملی رہنا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانوں میں اور بعضی لوگونسی الگ رہنا افضل ہے اور یہہ مسئلہ مفصل آداب الصالحین میں کتاب احیا سی نقل کیا ہے
در مختار یہہ ہی توسط ہی کہ عزلت کری اکثر لوگوں سی اور اونکی عوام سی اور ملا رہی صالحین اور خواص میں اور جمع ہو اونکی عوام کی ساتھہ جمعہ اور جماعت میں اور عزلت
جب کری کہ پہلی علم کہ باعث عمل ہی اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کرلی چنانچہ اسیلئی کہا ہی بعضی عارفین نی کہ عزلت بغیر عین علم کی لغزش ہی اور بغیر زہد
کے علت اور یہی طریقہ ہتا کامل صوفیونکا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ رحمہم اللہ کی کہ لوگونسی الگ بہی تہی اور ملی بہی تہی " ٦٧ وعن سہل بن معاذ
عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وھو یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق یوم
القیامۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء رواہ الترمذی وابو داؤد وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وفی روایۃ
لابی داؤد عن سوید بن وھب عن رجل من ابناء اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابیہ
قال ملأ اللہ قلبہ امنا وایمانا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی نقل کی اپنی باپ سی یعنی انس سی یہہ کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصے کو اسحال میں کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاویگا اوسکو اللہ روبرو خلائق کی دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار
دیگا اوسکو بیچ پسند کرنی جس حور کی کہ چاہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی اور بیچ ایک روایت ابی داود کی منقول
ہی سوید بن وہب سے کہ اونہوں نی نقل کی ایک شخص سی کہ آنحضرت کے اصحاب کی بیٹوں میں سی تہا روایت کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت
نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ بسبب کبر کے ڈر کی آیا ہتا امن اور ایمان سی ف بلاویگا اوسکو الخ یعنی شہرہ دیگا اوسکو لوگوں میں اور رشک کریگا
اوسکی اور فخر کریگا ساتھہ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حق میں کہ یہہ ایسا ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی
سی جنت میں اور پہنچانی اسکیسی درجہ بلند کو اور غصے کے روکنی کی تعریف اسلیئی کہ اوسنی قہر کیا نفس امارہ پر اور اسیلئی تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والکاظمین الغیظ
والعافین عن الناس اور جو کہ نفس کو باز رکہتا ہی اوسکی خواہش سی اوسکا ٹہکانا جنت ہی اور حور عین جزا اوسکی اور یہہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہونی غصہ
کے روکنی پر پس کیا حال ہوگا جبکہ ملا دی اوسکی ساتھہ عفو کرنیکو یا احسان کری اوسپر کہا ثوری نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر اسلیئی
کہ احسان کرنا احسان کرنیوالی پر بدلا ہی ٦٨ وذکر حدیث سوید من ترک لبس ثوب جمال فی کتاب اللباس اور ذکر کی گئی حدیث
سوید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کے

الفصل الثالث

فصل تیسری ٦٩ عن زید بن طلحۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل دین خلقا وخلق الاسلام الحیاء رواہ مالک مرسلا ورواہ ابن ماجۃ والبیہقی
فی شعب الایمان عن انس وابن عباس اور روایت ہی زید بن طلحہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر دین کے خلق ہی یعنی ایک صفت
غالب ہے کہ وہی اوسمیں اور خلق کہ غالب ہی دین اسلام میں حیا ہی نقل کی یہہ مالک نی یعنی زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیئی کہ زید تابعی ہی اور
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سے ف حیا یعنی یہہ وہ چیز کی کہ مشروع ہی اوسمیں حیا بخلاف اوس چیز کی کہ نہیں مشروع
اوسمیں مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم کرنے کے ساتھہ حق اور قائم ہونیکی ساتھہ حق کی اور ادا کرنی شہادت کے جیسا کہ چاہیے اور ظاہر یہہ ہے
کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ غالب ہر ہر دین والوں کی ایک خصلت ہے سوائی حیا کی کہ وہ خاص غالب ہماری ہی لئی ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطی تمام دینوں کی
یا یہہ تمام خصلتوں کی واسطے قول علیہ السلام کے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ تمام اخلاق جو ناقص تہی پہلوں میں اور وہ کامل ہوئی ہماری

دین میں برکت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیۃ تک اور انس اور ابن عباس سے لیجئے بطریق مرفوع کی موقوف کے جیسیکہ وہم جاتا ہی مطلق چہوڑنیسی پہر ظاہر یہہ ہے کہ ہر ایک نے اون دونون مین سی یعنی ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کی ہی ان دونون سی یعنی انس اور ابن عباس سے اور احتمال یہہ ہے کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کے یعنی ابن ماجہ نے انس سی روایت کے اور ابن عباس سی واللہ اعلم پہر دیکہا مینی جامع صغیر مین کہ اسناد کیا ہے اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کی بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے بہی دونون سی روایت کیا ہوگا ۱۲ع **وعن ابن عمر** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُھُمَا تَبِعَہُ الْاٰخَرُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان نزدیک کئی گئی ہین اکہٹی پس جسوقت کہ اوٹہایا جاتا ہی کسی سی ایک ان دونون مین سی اوٹہایا جاتا ہی دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یون ہی کہ پس جبکہ دور کیا جاتا ہی ایک ان دونون مین سی دور کیا جاتا ہی دوسرا یعنی وہ بہی جاتا رہتا ہی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لفظ قرنا جمع قرین کے ہی اسمین دلیل ہے اوسکی لیے کہ کہتا ہی اقل جمع دو ہین اور بعضی نسخون مین قرنا ساتہہ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کے آیا ہی ۱۲ع **وعن معاذ** قَالَ کَانَ اٰخِرُ مَا وَصَّانِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ اَنْ قَالَ یَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا معاذ نے کہ تہی آخر اوس چیز کی کہ وصیت کے مجکو ساتہہ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ رکہا مینی پانو اپنا رکاب مین یہہ کہ فرمایا اے معاذ اچہا کر خلق اپنی کو واسطی تربیت لوگون کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** آنحضرت صلعم نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کر بہیجا تہا اور وقت بہیجنے کی بہت سی نصیحتین کین اونکو سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پہونچانیکی لیے گئی اور فرمایا اے معاذ شاید کہ تو پہر نہ دیکہی مجکو اور بعد اونکی جانیکی رحلت فرمائی پس اوسوقت مین آخر نصیحت یہہ فرمائی اور سیوطی نے کہا کہ مراد لوگونسی یہان وہ لوگ ہین کہ مستحق خلق اور نرمی کی ہین اور اہل کفر وفسق اور ظالم اس دائرہ سی خارج ہین لیے اونکی لیے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہو تغلیظ وتشدید ساتہہ اہل طغیان کی داخل حسن خلق کی ہی کہ تربیت لیے اور تہذیب اونکی اسمین ہی اور سلامتی اور رفاہیت حال اور رونق اونکی اسمین ہوتی ہی اور سیوطی نے گویا مراد حسن خلق سی یہان نرمی اور درگذر کرنا رکہا ہی ۱۲ع **وعن مالک** بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّاِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہی مالک سی کہ پہونچا اونکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہیجا گیا مین واسطی پورا کرنے حسن اخلاق کی نقل کی یہہ مالک نے موطا مین اور نقل کی یہہ احمد نے ابی ہریرہ سے **ف** تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث مین ہو چکی ۱۲ع **وعن جعفر بن محمد** عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِی الْمِرْاٰۃِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ بزرگوار امام باقر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکہتی آئینہ مین کہتی سب حمد ہی واسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ اچہی کی پیدائش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی مجہہ مین یعنی میری پیدائش اور خلق سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری سی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** یعنی بعضی آدمیون مین بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلاً کسیکا ایک ہات یا ایک پانون نہ پیدا کیا یا ٹیڑہا پیدا کیا اور مجکو ان عیبون سی صحیح سالم رکہا یہہ مولانا اسحاق نے لکہا ہی اور ملا علی نے بعد لفظ غیری کی لکہا ہی برابر ہی کہ عیب ہو بیچ پیدائش اوسکی یا خلق اوسکی کی اور اسمین دلالت ہی بیچ اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کے بہت خوب تہی بہ نسبت غیر انکی کہا طیبی نے کہ اسمین معنی قول آنحضرت صلعم کی ہین بعثت لاتمم حسن الاخلاق لیکر دا النقصان کو عیب اور مثل اس حمد کی حمد داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی ہی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی ولقد آتینا داؤد وسلیمان علما وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکہنا آئینہ میں اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچہی پیدائش اور اچہی

خلق کی اسلیے کہ یہہ دونون نعمتین اسکی بخشی ہوئی ہین واجب ہی شکر کرنا اور نیز نہی باقی رہا یہہ کہ حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ مین دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچہہ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین پہر اوسکو اوسکی ساتہہ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یون یاد آوے کہ ظاہر عنوان باطن ہے اس مناسبت سے اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ آیا حضرتؐ کی سوائے اور کو بھی پہنچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہہ حمد یا یہہ خاص حضرتؐ ہی کی لیے ہے اور حضرتؐ کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہین کہ اوسکی بعد کی حدیث مین ہی جواب اسکا یہہ کہ جائز ہی ہر مومن کے لیے کہ پڑہی یہہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سی کہ پیدا کیا گیا ہی احسن صورت پر اور صاحب ایمان ہی نہین شک اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین سیدہا پر ہی ۱۲ **وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم حسنت خلقي فاحسن خلقي رواه احمد** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی اچہی کی تو نی پیدایش میری پس اچہا کر خلق میرا نقل کی یہہ احمد نی **ف** فرماتی یعنی مطلق یا وقت دیکہنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتہہ اسکی جزری نے حصن حصین مین اور یہی لائی ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہہ دعا آنحضرتؐ کی یا تو واسطی تعلیم و تلقین امت کی تہی یا مراد طلب کامل کرنی دین کی اور تمام کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سبب اچہی اور مہذب کرنی خلق آنحضرتؐ کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرتؐ کا قرآن پس طلب کرنا اچہا کرنی خلق کا حقیقت مین طلب ہے نازل قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی ۱۲ **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انبئكم بخياركم قالوا بلى يا رسول الله قال خياركم اطولكم اعمارا واحسنكم اخلاقا رواه احمد** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو اسکی کہ بہترین تمہاری کون ہین عرض کیا صحابہ نی کہ ہان خبر دیجیے فرمایا بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچہی ہین خلق اونکی نقل کی یہہ احمد نی **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہی اگر اونکی عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کرینگی و فضایل اور کمالات بہت حاصل کرینگی اس سی معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہی اور حقیقت مین عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول رہی ۱۲ **وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا رواه ابو داود والدارمي** اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل ترین مومنون کی ایمان مین نیکترین اونکی ہین اخلاق مین نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی **وعنه ان رجلا شتم ابا بكر والنبي صلى الله عليه وسلم جالس يتعجب ويتبسم فلما اكثر رد عليه بعض قوله فغضب النبي صلى الله عليه وسلم وقام فلحقه ابو بكر وقال يا رسول الله كان يشتمني وانت جالس فلما رددت عليه بعض قوله غضبت وقمت قال كان معك ملك يرد عليه فلما رددت عليه وقع الشيطان ثم قال يا ابا بكر ثلث كلهن حق ما من عبد ظلم بمظلمة فيغضي عنها لله عز وجل الا اعز الله بها نصره وما فتح رجل باب عطية يريد بها صلة الا زاده الله بها كثرة وما فتح رجل باب مسئلة يريد بها كثرة الا زاد الله بها قلة رواه احمد** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابوبکر کو اسحالمین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب اوس شخص نے بہت کیا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابوبکر نی بعضی بات اوسکی کا یعنی کچہہ اونہون نی بہی اوسکی مقابلہ مین برا کہا پس غصی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹہہ کہڑی ہوئی پیچہی پیچہی دوڑا آنحضرتؐ کو ابوبکر نی یعنی عذر کرنیکی لیے یا پوچہنی کی لیے گئی اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجکو اور تم بیٹہی ہوی تہی پس جبکہ جواب دیا مینی اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصہ ہوئی آپ اور اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی پس کیا حکمت ہی اسمین فرمایا کہ تہا تیری ساتہہ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تو نی اوسکو یعنی

اور دخل کیا اوسمین حظ نفس کو آپڑا شیطان پہر فرمایا ای ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتہہ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کری
بندہ اوس سی اللہ یعنی واسطی طلب رضا اور ثواب اوسکیکی اور نہ واسطی سنانی اور دکہانیکی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم
کے یا اوس خصلت کے مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرۃ مین اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتہہ اوس بخشش کے
سلوک کرنا ناتیداروں اور مسکینوں سی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتایت مال کی اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ سوال
اور گدائی کا چاہتا ہی ساتہہ اوسکی بہتایت مال کی یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی
حسی یا حقیقی کو نقل کی یہہ احمد نی **ف** تعجب کرتی تہی یعنی بسبب بہ کہنی اوس شخص کے اور قلت حیا اوسکیکی یا بسبب صبر ابوبکر اور کثرت قرار و تمکین اور مسکرائی
تہی یعنی بسبب دیکہنی فرق کی دونوں شخصوں میں اور یہہ بسبب دیکہنی اوس چیز کی کہ مترتب ہوئی دونوں کی فعلوں پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کامل کی ہوا اور ابوبکر
پر رحمت نازل ہوتی تہی اور جواب دیا الخ یعنی عمل کرنی کر رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنیکو عزیمت کو کہ مناسب ہی مرتبہ خواص کے فرمایا
اللہ تعالی نی وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابوبکر رضی نی درمیان بدلہ لینی بعض حق اپنی کی اور درمیان صبر کرنیکی
بعض سی ولیکن چونکہ مطلوب ونکی لیی کمال تہا کہ مناسب ہی مرتبہ صدیقیت کی نہ پسند آیا حضرت کو اور غصہ ہوئی یعنی تر بہر ہوئی مانند تر بہر ہوئی غصہ
کرنیوالی کی اور اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سے بسبب عمل کرنیکی قول اللہ تعالی پر واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ اور آپڑا شیطان یعنی اور رہ گیا فرشتہ
اور شیطان حکم کرتا ہی سچا ئی اور برائی کا پس ڈرا مین تجہپر یہہ کہ تعدی کری تو اپنی دشمن پر اور ہوجاوی تو ظالم بعد اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا
گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کری الخ یعنی درگذر کری اوس سی اور ترک کری جواب اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین
یا مطلق معاف کردی **وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يريد الله بأهل بيت رفقا إلا**
نفعهم ولا يحرمهم إياه إلا ضرهم رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین
چاہتا اللہ تعالی ساتہہ کسی گہر والونکی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سی مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی
نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **باب الغضب والکبر** باب ہے غصہ کا اور تکبر کا **ف** غضب ساتہہ زبر غین اور ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت غضب کے ایک
حالت و صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کے ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور رفع کرنی مکروہ کی ایسی کہ روح حیوانی میل کرتی ہی حالت غضب مین
طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوسپر تا بدلہ لیوی اوس سی اور رفع کری مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہوجاتا ہی مونہہ اور پہولجاتی ہین رگین جیسیکہ
حالت خوشی مین بہی میل کرتی ہی خارج کیطرف تا پیش آوی محبوب کی چنانچہ اسی لیی وقت افراط غضب کے اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا بسبب
نکلجانی تمام روح کی باہر کی طرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی مونہہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سی ہوتی ہی
اور اس جگہہ بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلی جانی روح کی اندر کی جانب اور سرد ہونی اوسکی مطلق اور یہہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سی
سوال نہین کرتا اللہ اوسپر غضب ہوتا ہی یہہ مجاز اہی یعنی کرتا ہی اوس سی وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کی اپنی زیر دستوں پر کہ
بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد غضب کے حلم ہے اور حلم عبارت ہی تسکین اور استقلال نفس سی اسطرح کہ اوسکو وقت پہونچنیکی محبوب
کے پاس ہی بیقرار نکری جیسیکہ بیچ حدیث عبد القیس کے آیا ہی کہ جب وقت دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اضطراب نکیا جیسا کہ اوسکی قوم نی
کیا آنحضرت نی اوسکی لیی حلم و وقار فرمایا اور غضب برا ہی اگر حق پر نہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلی اور اگر حق کی لیی ہو تو محمود ہی اور مقصود ریاضت
سے مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی اور غضب سبب انتظام بدن اور بقای حیات کا ہی بسبب دور کرنے

ضررون اور موذیات کی اور سیلی جبکہ نباتات مین قوت غضبیہ نہین رکہی ہی ہر کوئی قادر ہی اوسکی ہلاک کرنی پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کاملہ الٰہی نی حیوانات مین آلات پیدا کیے مین کہ اونسی دفع کری موذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین ولیکن اوسکو عقل و تدبیر سکہاوی ہی کہ اوسی ہر طرحکی ہتیار کر لائی اور مناسب حال کی ہون بناوی اور موذی کو دفع کری اور ایسی پر کبر منشا اوسکا عجب ہی کہ اچہا دیکہنا نفس اپنی کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب اوسکو اظہار کری اور بسبب اوسکی لوگون پر سبقت اور بلندی ڈہونڈہی اور فرمان برداری حق اور ماننی اوسکی سی انکار کری اور سرکشی ڈہونڈہی تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر برخلاف واقع کی ہو اور یہہ ذات اوسکی کے صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہی نہون اور ساتہہ تکلف و تصنع کی نفس سی اظہار کری اور اگر واقع مین وہ فضایل کہ بسبب اونکی سبقت اور بلندی ڈہونڈہی موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کبر یہہ ہی کہ جو کچہہ کہ رکہتا ہو اوس سی زیادہ کا دعوی کری اور صغر یہہ کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جس چیز کا استحقاق رکہتا ہی اوسکو بہی ترک کری اور تواضع قایم ہونا اوپر طریقہ توسط اور اعتدال کی ہی اور مشایخ صوفیہ قدس اسرارہم نی جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکہی تو تنا مبالغہ اوسکی ازالہ مین کیا کہ صغر کو جگہہ تواضع کی رکہا تا نفس مقام تواضع مین ٹہیری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال مین ہر ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وصیت کیجی مجہکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پہر عرض کی اوسنی یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی ہر بار کہ اوس شخص نی وصیت طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیی کہ اوس شخص مین صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف ایسی ہی تہی کہ موافق حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک کی درد کا مناسب حال اوسکی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق مین اسکی منع کرنیکی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسون شیطانی سی ہی نکلجاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت مین اور سیرت مین یہانتک کہ کلام کرتا ہے باطل اور کرتا ہی فعل برے شرعًا اور عرفًا اور دلمین کینہ اور بغض رکہتا ہی اور سوای انکی بہت سی بری چیزین کہ نشانیان بدخلقی کی ہین کرتا ہی بلکہ کبہی کفر بہی سرزد ہوجاتا ہی غصہ کی اسلیی کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو پسند نہ فرمایا اور اوسکو اچہا کہ خلق اپنا اور خلق جوامع الکلم سی ہی پہر علاج اوسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہہ جانی کہ سب کچہہ اللہ ہی کی طرف سی ہی مین ضرر پہنچانیوالی پر کیون غصہ کرون اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت کرتی ہین لوگ اوسکی حکم کی اور وہ غصہ نہین ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچہا مالک ہی ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا کہا انکا برا آیا کہ چہینکی ناک کالی اور لا حول پڑہی اور اعوذ پڑہی اور وضو کری تاکہ شغل مین لگ جاوی نفس ہر ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑی لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت مین وہ شخص ہی کہ مالک ہو اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہی جیسیکہ فرمایا اعدی عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوة ظاہریہ نفسانیہ ہی اور یہہ قوت دینیہ باطنیہ الٰہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہی اور پچہاڑنا آدمی کا کیا حقیقت کہتا ہی سہ مردی نہ بزور بازو دانی نزد رکنف ❊ بالنفس اگر برآئی دانم کہ شاطری ❊ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ

اور روایت ہی حارثہ بیٹے وہب کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتیون کے یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف حقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر و تکبر کرین اوسپر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اوسکی کے اگر قسم کہاوی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کی ہر سخت گو جہگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر جمع کرنیوالا مال کا حرام زادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سی یہان یہہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی ہی جو ذکر کیا گیا اور بعضون نی زیر بہی پڑہی ہے اوسکی معنی ہین متواضع اور ذلیل ور گمنام اور مراد انکی بہشتی ہونیسی یہہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہہ لوگ ہونگی جیسیکہ اکثر اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی الخ اسکی کئی طرحسی معنی بیان کئی ہین علما نی ایک تو یہہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع امید و کرم الٰہی کی اور اعتماد کرنیکر اوسکی لطف پر کر سچا کریگا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی وسکو اور قبول کرتا ہی امید و طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی قسم اوسکی ٹوٹتی نہین اور دوسری یہہ کہ اگر سوال کری اپنی پروردگار سی کچہہ اور قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہہ کہ اگر قسم کہاوی کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی اوسیطرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہالی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنی کو کسی قوم کی طرف منسوب کردی اور واقع مین ہووی نہین اون مین سی جیسیکہ قرآن مجید مین یہہ دو صفتین یعنی عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ۱۲ ح

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشہ رہنی کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مانند دانہ رائی کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ سابقین کے وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سے اور ظہور ایقان سی اسلیئی کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہے قابل زیادتی اور نقصان کی ہان شعبی اوسکی بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سی مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہرہ اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسیکہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا والحیا شعبۃ من الایمان اسلیئی کہ اجماع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہو کر اوس سی اور خصلت بری سی یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کریگا اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنی کی پہر داخل کریگا بہشت مین اور کہا خطابی نی کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہہ کہ مراد کبر سی کفر و شرک ہی اور دوسری یہہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت مین تو نکال ڈالیگا اوسکی دل سی کبر یہان تک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سی تکبر کرنا لوگون پر ہی ۱۲ ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہوبیچ دل اوسکیکی مقدار ذرہ کی کبر سی پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکہتا ہی یہہ کہ ہو کپڑا اوسکا اچہا اور پاپوش اوسکی اچہی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگونکا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد ذرہ سی یا تو چہوٹی چینوٹی ہی یا غبار کہ وقت روشنی کی چمکتا ہی اور مراد شخص کہنیوالی سی معاذ بن جبل ہین یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اسمین اور پاپوش اچہی یعنی دوست رکہتا ہی اونکی پہننی کو بغیر اسکی کہ خیال ہو اوسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور اترانی اور سنانی اور دکہانیکا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہہ ہی کہ دوست رکہی اوسکو تنہائی مین بہی اور پوچہنی والی نی جو دیکہا کہ عادت متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہین ویسی خیال کیا کہ مطلق یہہ تکبر سی ہی اور اسم جمیل ہی یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال مین اور تمام جمال ظاہری و باطنی اثر اوسکی جمال کے ہین بس نہین ہی جمال اور جلال مگر اوسی ذات پاک کی لیے اور بعضون نی کہا کہ جمیل بمعنی آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والی کی ہی اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنی جلیل کی ہی یعنی بزرگ اور بعضون نے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن و جمال کا ہی اور بعضون نی کہا نیکو کار ساتہہ بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہی کہ توحید و عبادت ہی اور سرکشی کرنی ساتہہ حق کی اور دفع کرنا اور قبول نہ کرنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکہی ہین باطل کرنا جمال حق کا ہی

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُّسْتَکْبِرٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین شخص ہینگی کہ نہین کلام کرینگا اونسی اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکہیگا طرف اونکی یعنی نظر رحمت و عنایت سی اور ہوگا واسطی اونکی عذاب درد دینی والا ایک تو بڈہا زناکار دوسری بادشاہ جہوٹا اور تیسری مفلس تکبر کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی ف دن قیامت کے یعنی وقت ظہور فضل و عدل اور غضب و رضا اللہ تعالی کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اونکی ثنا کریگا یا لا یزکیھم کے یہہ معنی ہین کہ نہین پاک کریگا اونکو نجاست گناہون سی ساتہہ عفو کرنی گناہون اونکی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت دوسری کا ہو یا عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معتمد یہی ہی اور یہہ سب کنایہ ہی نارضامندی اور غضب الہی سی اون پر اسلیے کہ جو کوئی کسی سی ناراض اور خفا ہوتا ہی تو نگاہ نہین کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زناکار اسلیے کہ جب زنا برا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکیکی معذور طبعا تو بڈہی کی حق مین کہ شہوہ نہین رکہتا اور غفلت اوس سی دور ہوتی ہی ہوگا بدتر اور دلیل ہی یہہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جہوٹ بولنا سبکی حق مین برا ہی اور بادشاہ کی حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کی اوپر کہنی اور حکم اوسکیکی ہین بدتر ہی اور یہہ بہی ہی کہ جہوٹ جو بولتی ہین تو اکثر واسطی دفع ضرر اور حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور بادشاہ خود قادر ہی اوسپر بغیر جہوٹ بولنی کی پس اوسکو جہوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ ہوگا اور تکبر سبکی لیے بدنما ہی اور فقیر کی لیے کہ اسباب تکبر کی سی کہ وہ مال و جاہ ہی عاری ہی بدنماتر اور دلیل ہی اوسکی خبث باطن و لئیم طبعی پر

کبر زشت و از گدایان زشت تر
روز سرد و برف و آنگہ جامہ تر

اور بعضی عائل سی عیال دار مراد رکہتی ہین کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملامت لوگون کی سی کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہین تکبر کرتے ہین اور عیال

کو ضرر پہنچاتی ہیں اور ہلاک کرتی ہیں تعفف اور حیا کرنی سوال سی اور چھپانا حال کا بسبب تحمل کرنیکی مولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بی اندامی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگون سی بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور محمل اَولیٰ یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سی محصن ہی یعنی بیاہا ہوا
برا برہی کہ جوان ہو یا بڈہا اور بسبب ہونی زنا کی بدتر اسکی حق مین تر جا اور رجم واجب ہونی اوسپر سنگساری جیسکہ شیخ سی مراد بیاہا ہوا ہی بیچ
آیۃ منسوخۃ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کی اور مراد بادشاہ سی غنی ہی اسلیے کہ فقیر کبہی جہوٹ بولتا ہی غرض
فاسد کیلیے کہ منفعت دنیوی ضروری ہی اور غنی نہین محتاج ہوتا اوسکا مطلق پس جہوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سی وہ شخص ہی کہ تکبر کری
فقرا پر اسلیے کہ تکبر کرنا اغنیا متکبرین سی صدقہ ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب کرنیسی اور مشقت کرنیسی اپنی لیے اور اپنی
عیال کی لیے باوجود قادر ہونی کی کسب پر جیسیکہ دیکہا جاتا ہی ہماری زمانہ مین اور نہین شک ہی کہ یہہ تکبر کہ متضمن ہی واسطی رعونت اور ریا
اور سمعہ کی ساتہہ ضرر پہنچانی نفس کی اور کرنی سوال کی اور لینی مال کی بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کیسی خصوصًا جبکہ تکلف کری
اور بناوی وضع بزرگون کی سی مانند بعضی فقہا کی کہ جو کہتی ہین کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئی بسبب ہماری اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنی
پس یہہ بیماری مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہین اس سی حکما اگرچہ پہنچین حد کمال کو ہ ح ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْہُمَا اَدْخَلْتُہٗ
النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَذَفْتُہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی
اللہ تعالی بزرگی ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہاری
پس جو شخص کہ چہینی مجہسی ایک کو ان دونون مین سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کی یا صفات اپنی کی اور چاہی ایک طرح کی شرکت کرنی ساتہہ میری بیچ
ذات اور صفات میری کی تو داخل کرونگا مین اوسکو آگ مین یعنی آگ عذاب مین کہ جسکی حق مین فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین بئس مثوی المتکبرین
اور ایک روایت مین ہی کہ پہینکونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اس عبارت مین حقارت ہی کہ پہینکونگا جیسیکہ ڈہیلی کو پہینکدیتی ہین از راہ
بے پروائی اور بی اعتباری کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ نی بیان کی ہی واسطی نکالنی اپنی کی صفت کبریا
اور عظمت مین یعنی یہہ دونون صفتین خاص میری ہی ذات کی لیے ہین کسیکو مجال شرکت کی انمین اور متصف ہونا ساتہہ انکی درست نہین یعنی جود و کرم
اور مہربانی صفتین میری ہین اور خلق کو بہی دیسی ایک طرح کا حصہ ہے اور جائز ہی وصف کرنا اونکا ساتہہ اونکی بطریق مجاز کی مگر یہہ دو صفتین کی بطریق
مجاز کی بہی میری غیر کو وصف کرنا اونکو درست نہین بمشابہ دو کپڑون کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہنا دوسریکا اونکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت مین
دونون ایک ہی معنون پر آتی ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونون مین کہ ایک کو چادر کی ساتہہ تشبیہ دی
اور ایک کو ازار کی ساتہہ پس بعضون نی کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانی یا نہ جانی
اور عظمت عبارت ہی ہونی اوسکی سی اس طرح کا کہ اوسکا غیر یعنی خلق بہی اوسکو بڑا جانتی ہین پس صفت پہلی ذاتی اور دوسری صفت اضافی
اور یہہ ضروری ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بہی اعلی ہی ازار سی پس بایں لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کی ساتہہ
اور عظمت کو ازار کی ساتہہ ہ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سَلَمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْہَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَہُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ　روایت ہی سلمہ بیٹی اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص

ابرا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتھہ شبہا
کھینچتا اپنی نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرون کی ۔ پھر لیجاتی ہی جدہر چاہتی ہی برا بندہ
یعنی آفات و بلیات دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف لفظ بنفسہ مین ب تعدیہ کی لیی ہی یعنی بلند کرتا ہے اوسکی حاصل کرنی مین اور
لوگونسی مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر ارباب مصاحبت کے لیی ہی یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کے بیچ جانی اوسکی کہا ترمذی اور بیہقی نی
دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنی کا یہہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی عزت نہ پکڑی
درجہ اور مرتبہ سی طرف رتبہ اعلی کی ۔ یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہہ اور مرتبہ ہی کہ اوسمین ہے جگہہ بلند اور درجہ بلند مین ساتھہ تکبر اور ترفع کی اور
کرتا ہی نفس کے اور جاتا ہی ساتھہ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سی ۔ **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ
يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلٰى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ
طِينَةَ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیی
جاوینگی تکبر کرنیوالی مانند چہوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت اونکی آدمیون کیسی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا اور گھیر
لیگی اونکو خواری ہر جگہہ سی ہانکی اور کہینچی جاوینگی طرف ایک قید خانہ کی کہ دوزخ مین ہی نام رکہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر اور گھیر
اونکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کی سی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیون کی بدنسی بہینگی نقل کی
یہہ ترمذی نی ف مانند چہوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علما نی کہا بعضون نی کہ یہہ کنایہ ہی اونکی خوار ہونی
سی اونکی محشر مین اور پامال ہونیسی نیچی پانوون لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیون کا ہے بدلیل اسکی کہ اوٹہنا اور عود کرنا بدنون کا ساتھہ اون اجزاء اصلی
کے ہوگا کہ دنیا مین رکہتی تہی اور صورت چیونٹی کی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکی رکہتا نہین چنانچہ اسی لیی کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو
کہ آدمیون کی صورت پر ہونگے نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل ہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث
بہی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹہنا متکبرون کا ہی بہیئت چیونٹیون کی اور ایسی صورت مین
ولیکن صورت مین مرد ہونگی حق تعالی قادر ہی کہ اجزاء اصلی کو کہ ساتھہ اونکی اوٹہین گی ۔ جثہ چیونٹیون کی جمع کری اور ساتھہ اس صورت
کے بناوی اور خوار کری یہہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی رح نی بہت سی قول یہان نقل کیی ہین اور توریشتی سی نقل کیا ہی
کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی ایسی نہین لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اجساد عود کیی جاوینگی اور پہر اون اجزا کی کہ تہی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹہین گے
کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی ہی الگ جاوینگی پس کیونکر ہو سکی کہ سب اجزاء آدمی کی ناخن اور بال وغیرہ چیونٹی کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب
بہی علما سی نقل کر کر پہر اون پر شبہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا اونکو وقت نکالنی اونکی کی اونکی قبرون سی اوپر
کامل ترین صورتون اونکی کی اور ساتھہ تمام اجزاء معدومہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی بروجہ کمال کی پہیر کر دیگا اونکو موقف جزا مین
اوپر صورت ذکر کی گیی کی از راہ اہانت اور ذلت دینی اونکی یا چہوٹی ہو جاوینگی ہیبت الہی سی وقت آنی اونکی کی طرف حساب کی جگہہ کے
اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہو جاوی غبار پراگندہ اور ثابت ہی ہونی ہی تبدیل دوزخیون کی صورتون
کے اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون اپنی کی پس اس سی جاتا رہتا ہی اشکال
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھہ زبر ب کی اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس مین ساتھہ پیش ب اور زیر لام کی مشتق ہے

سی شتق ہی اور آگ آگون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھہ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھہ اور برمج کی یعنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کروہ نام ہی عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ کو کہتی ہیں کہ لہو اور خون کہ

وعن عطية بن عروة السعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الغضب من الشيطان وإن الشيطان خلق من النار وإنما تطفأ النار بالماء فإذا غضب أحدكم فليتوضأ رواه أبو داود

روایت ہی عطیہ بیٹے عروہ سعدی کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کرو اسطی خدا کی نہو شیطان سے ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجہائی نہین جاتی ہی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہوا ایک تمہارا پس چاہیی کہ وضو کرے نقل کی یہہ ابو داود نی ف پانی سرد کی استعمال کرنیکی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ٹھنڈا پانی پیوی اوسکی بہی یہی خاصیت ہے اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سے بہی غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹھکر وضو کری اور دو رکعت نماز کی پڑہی واسطی اللہ تعالی کی ع وعن أبي ذر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا غضب أحدكم وهو قائم فليجلس فإن ذهب عنه الغضب وإلا فليضطجع رواه أحمد والترمذي اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصے ہوا ایک تمہارا یعنی پاوی اثر غصہ کا کسی پر اسحالین کہ وہ کہڑا ہو پس چاہیی کہ بیٹہ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سے غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف شرح السنہ مین ہی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی حرکت مین بہ نسبت بیٹہی کی اور بیٹہا دور تر ہی کہڑی سی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع شورش غصہ کے ع وعن أسماء بنت عميس قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بئس العبد عبد تخيل واختال ونسي الكبير المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدى ونسي الجبار الأعلى بئس العبد عبد سها ولها اور لہی ۱۲ ونسي المقابر والبلى بئس العبد عبد عتا وطغى ونسي المبتدأ والمنتهى بئس العبد عبد يختل الدنيا بالدين بئس العبد عبد يختل الدين بالشبهات بئس العبد عبد طمع يقوده بئس العبد عبد هوى يضله بئس العبد عبد رغب يذله رواه الترمذي والبيهقي في شعب الإيمان وقالا ليس إسناده بالقوي وقال الترمذي أيضا هذا حديث غريب

اور روایت ہی اسما بیٹی عمیس کے سی کہا اسما نی کہ سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور بہت نیکی اور تکبر کیا اور بہول گیا خدا بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب عذاب کو اپنی حیثیت کرنہ تقوی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خدا وند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدر و عزت مین سب سے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول ہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگی و بوسیدگی بدنکو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدائی حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی اور کیسا عاجز و ناتوان تہا اور اپنی انجام کار کو کہ کیا ہوتا اور کیا دیکہتا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جاتا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہوا ور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کری دنیا کو ساتھہ عمل آخرۃ کی یا یہہ معنی ہین کہ

فریب دیوی اہل دنیا کو ساتھ عمل صلحا کی تا کہ وہ معتقد ہوں اوسکی اور حاصل کری یہہ مال و جاہ اونسی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سی اور حرص کھینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیا داروں کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدہر چاہتی ہی برا بندہ ہے وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اوسکی حاصل کرنی میں اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبرو ریزی اوسکی دین کے کرتی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی اور بیہقی نی کہ نہیں ہی اسناد اس حدیث کی قوی اور یہہ بہی ترمذی نی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** بہول گیا مقبروں کو یعنی اہل مقبروں کو کہ عبرت نہ پکڑی ساتہہ اونکی یا ذکر کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہول گیا موت کو ساتہہ نہ سامان درست کرنیکی اوسکی لیی اور طمع الخ عجیب نقل ہی سید شاذلی رح سی کہ وہ پہنچی گئی کیمیا سی اونہوں نی کہا کہ وہ دو کلمی ہیں گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی اس بات کی کہ دیوی تجکو غیر اوسکی جو کہ قسمت میں ہی تیری اور نہیں اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی ہی اور بیہقی نی نعیم بن ہماز سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بہی اپنی مستدرک میں اسماء بنت عمیس سے اور اسمیں شک نہیں ہی کہ کثرت طرق قوی کر دیتی ہی ضعیف کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سی تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہی اور غرابت نہیں منافی ہی صحت اور حسن کے اور نہایت کار یہہ ہوگی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال میں اتفاقا پس وعظوں میں لائق ہی یہہ کہ ہو اوسپر عمل بطریق اولی ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں پیا کسی بندہ نی گہونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کی گہونٹ غصی کہ پی لی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہہ احمد نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتہہ اوس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس نی صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب کریں لوگ صبر اور عفو نگاہ رکہی خدا تعالی اونکو آفات نفس و خلق سی اور پست ہوتا ہے واسطی اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم یعنی قریب ہی نقل کی یہہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیہ کریمہ کا یہہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہیں ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار میں اسکی بعد یہہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجہسی بدی کری تو نیکی کر اوس سی مصرع ع اگر مردی احسن الی من اسا ابن عباس اوسکی تفسیر میں کہتی ہیں کہ مراد دفع کرنی برائی کیسی ساتہہ نیکی کی یہہ ہی کہ جب غصہ آوی صبر کری اور اگر کسی سی برائی پہنچے درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنی قرابتی اور یہہ تفسیر آخر آیۃ کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ہے **وعن** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اونکا معاویہ بن حیدۃ القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو یعنی کمال ایمان کو یا اوسکی نور کو اور کبہی غصہ ایمان کو باطل ہی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ہے **وعن** عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ

تَوَاضَعُوْا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيْرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيْرٍ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اسحال مین کہ منبر پر ہی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیی کہ مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ تواضع کری ساتہہ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا پس وہ اپنی نفس و نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب نیکہنی کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکہہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اسکی مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدا تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکہون مین حقیر ہی اور اپنی نفس و نظر مین بزرگ ہی یہان تک کہ البتہ خوارتر اوس سکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی ف یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی ولیکن خدا تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ط ع ✤ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام نی ای رب میرے کون عزیزتر ہی تیری بندون مین سی تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدی ف یعنی درگذر کری اوس سی کہ اوسپر ظلم کیا اور رنج دیا اوسنی اسمین اشارہ ہوا حضرت موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلیی کہ تہا غالب اون پر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کریگا اللہ تعالی اوس سی دن عسرت کی یعنی دن قیامت کی ✤ ع ✤ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب و نقصان لوگون کی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب و نقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کے لکہنی والون سی یا دوزخ سی اور جو کوئی روکی غصہ اپنا یعنی لوگون سی باز رکہیگا اللہ تعالی اوسی عذاب اپنا دن قیامت کی اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی اللہ عذر اوسکا وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سی اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین آخرت مین پس ای پر چیزین نجات دینی والی ایک ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کی یا باطن و ظاہر مین اور دوسری کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور ای پر ہلاک کرنیوالی چیزین پس وہ بہی تین ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل و حرص فرمانبرداری کے گئی اور تیسری گہمنڈ کرنا مرد کا ساتہہ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک جانی اور اپنی صفتون کو خوش رکہی کہ اس سی کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتون مذکوری گئین کے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان

مین ف کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سے راضی ہو سواے سچ اور واقعی بات کی نکہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سواے سچ کی نکہی مثلا اگر کسی فاسق و
ظالم سے نفع پہنچتا ہے اور راضی ہے اوس سے تو تعریف وثنا ناحق اور خلاف واقع کی نکرے اس سبب سے اور اگر کسی صالح سے رنجیدہ و ناراض ہو
تو مذمت و برائی نکرے اوسکی دونون حال مین طریق استقامت پر ثابت رہے اور میانہ روی کرے یعنی خرچ کرنے مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہے توسط
بیچ اختیار فقر وغنا کی جیسا کہ کہا ہے علما نے کہ بقدر قوت کی بہم پہنچنا معیشت مین افضل ہے غنا اور فقر سے اور خواہش نفس کے کہ پیروی کی گئی ہے یعنی تابع
خواہش نفس کے ہونا اور جو کچہ وہ کہے اوسکو کرنا اور جس طرف چاہے اودہر جانا یہہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہے ایمان کامل یہہ ہے کہ خواہش نفس تابع فرمان
حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل وحرص فرمان برداری کی گئی یعنی طبیعت آدمی کی خالی بخل و حرص سے نہین لیکن ایسا ہوتا ہے کہ
اطاعت اوسکی کرتا ہے اور دائرہ فرمان اوسکی سے نہین نکال سکتا اور خراب نفس طبیعت ہوتا ہے پس ایسا نہونا چاہیے اور سخت تر الخ یعنی بڑی ہے ان تین
ازروی گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ مقصود ہے توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سے اور خرابی بخل سے بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور ہوتا ہے اور اپنی کو اچہا جانتا ہے اور وہ محجوب
ہوتا ہے نہین امید ہوتی ہے اوسکی جانیکی مانند بدعتی کی کہ کم ہوتا ہے کہ وہ توبہ کرے اپنی بدعت سے ٭ ۷

باب الظلم

یہ باب ہے بیچ بیان ظلم کی ف ظلم کی معنی
مین لغت مین رکہنا ایک چیز کا بیچ جگہہ مخصوص اوسکی کی اور یہہ شامل ہے ہر چیز کو کہ حد محدود سے تجاوز کرے اور جسطرح کہ چاہیے واقع نہو ساتہہ زیادتی یا نقصان
کے یا بیوقت و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار اسمین یہہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو
یعنی ظلم شرع مین اوسکو کہین گے کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سے تجاوز کرے ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر ان النبی صلی
الله علیه وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیمة متفق علیه روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا سبب
اندہیریون کا ہوگا دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سے گہیر لیگی اور محروم ہوگا اوس نور سے کہ مومنون
کو نصیب ہوگا جیسا کہ اس آیة مین فرمایا نورہم یسعی بین ایدیہم و بایمانہم یا مراد ظلمات سے شدائد و عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور دوزخ کی
طبقون مین ساتہہ اونکی گرفتار رہونگے اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسا کہ اس آیة مین قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر ٭ ۲ وعن ابی موسی
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لیملی الظالم حتی اذا اخذه لم یفلته ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا
اخذ القری وهی ظالمة الایة متفق علیه اور روایت ہے ابو موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے کہ تحقیق الله تعالی البتہ
مہلت دیتا ہے ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہے یعنی تاکہ بہت سا ہو اوس سے ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اوسکو نہین چہوڑیگا اوسکو اور نہین بہاگ
سکیگا ظالم اوسکی عذاب سے پہر پڑہی آنحضرت نے موافق اسکی یہہ آیة اور اسی طرح سے ہے پکڑنا رب تیرے کا جسوقت کہ پکڑتا ہے بستیونکو یعنی بستی والون کو کہ
ظالم ہین پڑہی ساری آیة نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہ بعد اوسکی یہہ ہے ان اخذه الیم شدید اور اسمین تسلی ہے مظلوم کی لیے فی الحال اور وعید ہے
ظالم کی لیے تاکہ نہ مغرور ہو ساتہہ مہلت دینے کی جیسا کہ فرمایا الله تعالی نے ولا تحسبن الله غافلا عما یعمل الظالمون ٭ ۳ وعن ابن عمر ان النبی صلی
الله علیه وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساكن الذین ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكین ان یصیبكم ما اصابهم ثم
قنع راسه واسرع السیر حتی اجتاز الوادی متفق علیه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی الله علیه وسلم جب گئے حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ
کو کہ نہ داخل ہو وتم اون لوگون کی مکانون مین کہ جنہون نے ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہہ کہ ہو وتم رونیوالی یعنی
عبرت پکڑنیوالی اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب ڈرنیکا ہے اور نہ گذرو یہان سے ساتہہ سہو وغفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہونچے تمکو
وہ چیز کہ پہنچی اونکو یعنی اسلیے کہ ایسی جگہون سے ساتہہ غفلت کی گذرنا اور اونسے عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہے اور یہہ محل

اور مظنہ وقوع عذاب کا ہی یاڈرو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تمسی بہی عمل اونکی کی وجود مین آدی اور اوسکی سزا کو پہنچو پہر ڈہانکا آنحضرت نی سر اپنا چادر سی
اور جلدی چلی یہان تک کہ گذری اوس مکان سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حجر ساتہہ زیر ح اور جزم جیم کی نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر
علیہ السلام کا ہی اور یہہ گذرنا حضرت کا وہانسی وقت جانی غزوہ تبوک کی تہا اور حضرت چادر ڈالکر وہانسی جلدی سی گذری مانند ڈرنیوالیکی تاکہ
نہ پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہہ حضرت نی واسطی تعلیم امت کی تاکہ پیروی کرین وہ حضرت کی اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کی تاکید ا یا
اسلیی کہ حضرت نہایت خوف الہی رکہتی تہی جیسا کہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرت نی منع کیا کہ اوس جگہہ پانی نہ پیوین اور کہا نا
نہ کہاوین اسمین دلیل ہی اس پر کہ ظالمون کی مکانون کو وطن اور جگہہ رہنی کی نہ ٹہیراوی ہو ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ
اِنْ کَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کی ہو واسطی اوسکی کچہہ حق بہائی مسلمان اپنی کا آبرو ریزی اوسکی سی ساتہہ
کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند اوسکی یا کچہہ اور سو خون اور مال سی پس چاہیی کہ معاف کروا دی اوس سی اوس حق سی آجکی دن یعنی دنیا مین پہلی
اس سی کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کی اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوس سی موافق ظلم اوسکی کہ کیا ہی
یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اوسکی کی مظلوم سی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل کی
یہہ بخاری نی **ف** یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کی یہہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دین گی اور اگر وہ نیکیان نہ رکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوسپر
رکہین گے اور اوسکو بسبب اوسکی عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب سی کہ بسبب اون گناہون کی مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہہ جو اوپر کہا کہ نہو دینار
اور نہ درہم اوسمین تنبیہ ہی اس پر کہ واجب ہی اوسپر یہہ کہ بخشوا دی حق اوسی اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو اسلیی کہ لینا دینار اور درہم کا آج بخشنی والی
پر آسان تر ہی یعنی حسنات کی سی یا رکہنی سئیات کی سی بر تقدیر نہ بخشنی کی اور موافق ظلم اوسکی مقدار طاعت و معصیت کی از روی کمیت
اور کیفیت کی سپرد علم الہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لیی دلی جاوین گی اور کہا ابن ملک نی احتمال ہی یہہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوین گی نفس
اعمال ہون مجسم ہو کر ہو جاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہہ ہی کہ جو نعمتین اور عذاب کہ طیار کی گئی ہین اونکی لیی وہ لین ہ ح ع **وعنہ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ
مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَکَ دَمَ هٰذَا
وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ
خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
صحابہ سی کیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا بعضی صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہین درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد و جنس سے
کچہہ نہ رکہتا ہو حاصل یہہ کہ اونہون نی جواب دیا ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ جانتی تہی بسبب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا
تحقیق مفلس میری امت سی یعنی امت اجابت سی حقیقت مین وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کی ساتہہ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی طرح
بطرح کی عبادتین مقبول اوس پاس ہونگی اور آویگا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسیکا یعنی ناحق اور خون
کیا ہی کسیکا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق ہی اوسکا یعنی یہہ کہ مفلس حقیقی وہ ہی کہ جسنے جمع کیا

درمیان ان عبادات کی ور ان برائیون کی پس دیا جاویگا یہہ مظلوم صاحب حق کو بعضی نیکیون ظالم کی ہی ور یہہ یعنی اور شخص صاحب حق
نیکیون اوسکی سی پس اگر تمام ہوجاوین گی نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتھہ جزا گناہ کی کہ اوسپر ہی یعنی ہنوز جزاء اون حقوق کی کہ اوسپر
ہین تمام نہوگی کچھہ باقی رہ جاویگی لیجاوین گی برائیان مظلومون کی اور ڈالی جاوینگے ظالم پر پہر ڈالا جاویگا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہہ مسلم نے
ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہہ کہ چاہیگا اللہ کسیکی لیے تو راضی کردیگا اوسکی مدعی کو ساتھہ او چیز کی کہ
چاہیگا کہا نووی نی کہ حاصل حضرت کی فرمانیکا یہہ ہے کہ حقیقت مفلس کے یہہ ہی کہ جو ذکر کی گئی اور لوگ اوسکو مفلس گنتے ہین کہ جسکی پاس مال نہین ہوتا یا جسکی پاس کم
ہوتا ہی مال حال آنکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہے اسلیے کہ یہہ افلاس منقطع ہوجاتا ہی بسبب مرنے اوسکی اور کبہی منقطع ہوجاتا ہی بسبب تونگری کی کہ حاصل ہوتی ہی بعد
اسکی اوسکی حیات مین بخلاف اوس مفلس کے کہ یہہ پورا ہی ہلاک ہوگا ۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادُ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ　اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ ادا کیے جاوین گی حق طرف حق والونکی دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطے
بکری بی سینگ کی بکری سینگ دار سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت اوسدن یہانتک ہوگی کہ اداکرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سی بہی
کہ داخل دائرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاویگا اور کہا ہی علما نی کہ یہہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا ہ اور ملا علی نی لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونی
اوسکی کی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ پس اگر کہا جاوی کہ بکری غیر مکلف ہی اوسی کیونکر قصاص لیا جاویگا کہینگی ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یرید ہی لایسئل عما یفعل
اور غرض اوس سی آگاہ کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضائع نہین ہوتی بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا ظالم سی انتہی اور یہہ وجہ حسن اور توجیہ
مستحسن ہے وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِيْ بَابِ الْاِنْفَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی **الفصل الثانی**
فصل دوسری عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ
ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ　ہے
روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہو تم امعہ کہتے ہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم ولیکن قرار دو
اپنی نفسون کو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** امعہ ساتہ
زیر ہمزہ اور زبر میم مشدد ہ اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگونکا عقل مین غیر ثابت اپنی رای پر اور ت مبالغہ کی لیے ہی اور عورت کو امعہ
نہین کہتی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہون گا ساتہ لوگون کی جیسیکہ ہونگی وہ ساتہہ میری اگر وہ مجہسی بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی
کرونگا اور اگر وہ برائی کرینگے تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتہہ لفظ تقولون کے اوسکی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو یا یہی کہ ترک کرنا ظلم
اور برائی کا احسان ہی کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی
نکرو اور بدلہ لو حد اعتدال پر جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتہہ بدلہ لینی کی مقید نہو کر یا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور
دوسرا مقام خواص کا اور تیسرا درجہ اخص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نی اپنی بعضون رسالون مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی
یہہ چار چیزین ہین جسکو کہ غالب ہے زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بلا تقریب اور بلا سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس درجہ کی
محبت نہین ہے وہ ابتدا کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنیکی حد سی اور وہ کہ محبت
آخرت کی قوی رکہتا ہی اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس سے کہ ایذا دی اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کے بہت قوی ہی احسان کرتا ہے

ہی مقابلہ مین ظلم کی اور یہہ درجہ صدیقون اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ منہ ع وعن معاویۃ انہ کتب الی عائشۃ ان اکتبی الی کتابا
توصینی فیہ ولا تکثری فکتبت سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس
والسلام علیک رواہ الترمذی ت اور روایت ہی معاویہ سی یہہ کہ اونہون نی لکہا طرف حضرت عائشہ کی
یہہ کہ لکہو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت سی نہ لکہو یعنی مختصر اور جامع لکہو پس لکہی حضرت عائشہ نی یہہ کلمات سلام
تجہپر اور پیچہی سلام کی تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ڈہونڈہتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہہ خفگی لوگون کی کفایت
کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوسمین ہی اور خلق بسبب خواہش نفس اپنی کی اوس سی ناراض ہون تو
اللہ تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈہتا ہی رضامندی
لوگون کی ساتہہ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجہپر نقل کی یہہ ترمذی نی ف سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف
خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر اونکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر کہ ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر پس اصل
رضای خدا ہی اگر یہہ ہوی تو خلق بہی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہہ راضی اور اس سی یہہ معلوم ہوا
کہ سلام شروع خط مین بہی لکہی اور آخر خط مین بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی ہی ع الفصل
الثالث فصل تیسری عن ابن مسعود قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم شق ذلک
علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا یا رسول اللہ اینا لم یظلم نفسہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیس ذاک انما ہو الشرک الم تسمعوا قول لقمان لابنہ یبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم
عظیم وفی روایۃ لیس ہو کما تظنون انما ہو کما قال لقمان لابنہ متفق علیہ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری یہہ آیت وہ
لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی گمان اونکا کہ مراد ظلم سی مطلق گناہ
ہین گہبرا اونہون نی یا رسول اللہ کون سا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین یہہ یعنی مراد ظلم
سے جو تم سمجہی ہو گناہ وہ نہین ہی بلکہ مراد ظلم سی نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنی قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کر
تو ساتہہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کرنیکو ساتہہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی کہ واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی
ظلم ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہی مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیۃ یون ہی کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنی یہہ لوگ ہین کہ اون کی لئی امن ہی اور یہہ
راہ سیدہی پانیوالی ہین اور حاصل یہہ کہ جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی
ہم مین کہ اوس سی گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتہہ شرک کی کیونکر
ہو سکتا ہی شرک ضد ایمان ہی ہان ملنا گناہ کا ساتہہ ایمان کی البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سی اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد
ہی جواب اوسکا یہہ کہ ملنا ایمان کا ساتہہ شرک کی واقع ہی جیسا کہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور بت پرستی کرتی تہی اور بتون کو عبادت
مین شریک حق کا کرتی تہی شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت مین ہی اور یہہ نص قرآن

دلالت کرتی ہی اوسپر وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون یعنی ایمان نہین لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ وہ مشرک ہین یا مراد ایمان لانا ہی ساتھہ
زبان کی اور شرک نگاہ رکہنا دلمین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتھہ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی ظلم ہی یہہ استیناف
تعلیل ہی یعنی باطل کردیتا ہی شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتھہ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ
بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعوں کی پس صحابہ رضی
نے اول سمجہا تہا ملنا گناہ کا ساتہہ ایمان کی اسلیے کہ شرک نہین متصور ہی ملنا اوسکا ساتہہ ایمان کی پس جواب دیا حضرت نی کہ ملنا اوسکا ساتہہ
ایمان کی ممکن ہی اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی والا ایمان باللہ نہین
معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی لیے اور پاک کرنی اوسکی نقصانون سی والا لازم آوی یہہ کہ ہون
تمام کفار ایمان رکہنی والی اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نی ولئن سالتہم من خلقہم لیقولن اللہ ولیکن اللہ تعالی نی نہین رخصت دی ہی
شریک کرنی کی ظاہری کی بہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی انا اغنی الشرکاء عن الشرک ۶ وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من شر الناس منزلۃ یوم القیمۃ عبد اذہب اخرتہ بدنیا غیرہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی امامہ
سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بدترین آدمیون کا ازروی مرتبہ کی دن قیامت کی وہ بندہ ہی کہ کہوئی اپنی آخرۃ بسبب
دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی دنیا واسطی دوسری کی حاصل کی اور بسبب اسکی ظلم لوگون پر کیا جیسیکہ عامل اور مددگار ظالمون
کے کرتی ہین ۷ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدواوین ثلثۃ دیوان لا یغفر اللہ
الاشراک باللہ یقول اللہ عز وجل ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ودیوان لا یترکہ اللہ ظلم العباد فیما بینہم حتی
یقتص بعضہم من بعض ودیوان لا یعبأ اللہ بہ ظلم العباد فیما بینہم وبین اللہ فذاک الی اللہ ان شاء عذبہ
وان شاء تجاوز عنہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفتر یعنی نامہ اعمال تین طرح کی ہین ایک وہ نامہ
اعمال ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوس چیز کو کہ اوسمین ہی وہ نامہ اعمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتھہ خدا کی یعنی کفر ہی فرماتا ہی
اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین مہمل چہوڑیگا اوسکو خدا تعالی اور بالضرور حکم کریگا ساتہہ اوسکی
وہ ظلم بندونکا ہی آپسمین یہانتک کہ بدلا لی بحکم الہی بعض اونکا بعض سی یا فضل کری اللہ بعضون پر ساتہہ راضی کردینی مدعیون کی یا نیکی پیش
بمنزلہ بدلہ لینی کی ہوگا قایم مقام دینکی دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتہہ اوسکی یعنی اگر چاہی موافق اوسکی
حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہہ ہی ظلم کرنا بندونکا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کی حقوق مین پس یہہ سپرد
ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کی اور اگر چاہی درگذر کری اوس سی اور عذاب نہ کری اوسپر ف پس
معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہین بخشا جائیگا اور باقی موقوف ہی مشیت ایزدی
پر چاہی عذاب کری چاہی بخشدی ۸ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک ودعوۃ المظلوم
فانما یسأل اللہ حقہ وان اللہ لا یمنع ذا حق حقہ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ بچ تو بد دعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نہ کر کہ تجہہ پر بد دعا کری اسلیے کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہین منع
کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا وعن اوس بن شرحبیل انہ سمع رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اور روایت ہی اوس بن
شرحبیل سی کہ اوسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ چلی ساتہہ ظالم کی اور موافقت کری اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کری اوسکی
حال آنکہ وہ شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلیگا وہ شخص اسلام سی یعنی کمال ایمان سی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اِنَّ الظَّالِمَ
لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَلٰى وَاللهِ حَتَّى الْحُبَارٰى لَتَمُوتُ فِيْ وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق ابوہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہین ضرر پہونچاتا مگر نفس اپنی کو یعنی
ضرر اوسکا سرایت اور مین نہین کرتا پس کہا ابوہریرہ نی ہان یعنی غیر کو بہی ضرر پہنچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی بیچ
گہونسلی مین دبلا ہو کر بسبب ظلم ظالم کی نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین ف حباری ساتہہ پیش ح کی ایک جانور ہی اوسکو
تغدری کہتی ہین یعنی باز رکہتا ہی خدا تعالی مینہہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسبب اوسکی انسان اور جانور یہان تک کہ حباری بہی
اور تخصیص حباری کی اس سبب سی ہی کہ وہ بہت دور رہتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہان تک کہ دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ مین سی حبۃ الخضرا نکلا ہی
کہ وہ بصرہ کی سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنی کی جگہہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گہونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہی
کہ مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سی پانی پیکر آتا ہی پس مرنا اوسکا بہی دلیل ہی قحط پر اور
امساک باران پر اور مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہہ تہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی
لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کی لیئی کیا زیان ہی کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلا اپنا لیویگا ابوہریرہ نی اوسکو ساتہہ قرینہ کی کہ اوس
مقام مین پیش آیا ہو عموم پر حمل کر کہ یہہ بیان کیا اور غالب یہہ ہی کہ یہہ قول ابوہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنے ہو یا او استنباط کیا
کہ باز رکہنا مینہہ کا بشومی ظلم کی وارد ہوا ہی اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہنچنا حیوانات کو ہر طرح

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب ہی بیچ بیان امر معروف کی ف معروف معرفت سی ہی یعنی پہچاننی کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور شرع ساتہہ اوسکی وارد ہوئی ہی
مثل و شناس کہ سب اوسکو پہچانتی ہین اور مقابل اوسکی منکر ہی ساتہہ زبر کاف کی یعنی نہ پہچانی گئی کی شرع مین نہ وارد ہوئی ہو ساتہہ اوسکی شرع جیسی کہ مرد ناشناس
کہ کوئی اوسکو نہ پہچانی اور عجب ہی مولف سی کہ شروع باب مین والنہی عن المنکر نہ لکہا بعد باب الامر بالمعروف کی باوجودیکہ اکثر کتابون مین لوگ لکہتی آتی
ہین اور بعضی حدیثون مین ہی کہ اس باب مین کوئی ہین صریح بیان نہی منکر کا ہی پر شاید کہ ترک کیا اسلیئی کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو بہی ہر طرح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ
بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید خدری سی اونکی نقل
کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی تم مین سی کوئی امر خلاف شرع پس چاہیئی کہ تغیر کری اوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی
مثلا باجی توڑ ڈالی اور ریشہ کی چیزین اوندہا دی اور غصب کی چیز مالک کو دلوادی پس اگر طاقت نہ کہی ہاتہہ سی تغیر کرنیکی بسبب ہونی فاعل کی یا کسی
قوی اوسکی پس تغیر کری اپنی زبان سی اور پڑہی آیتین وعید کی اوسکی آگی اور نصیحت کری اور ڈراوی اور سخت سست کہی اگر ایسی طرح نہ مانی پس اگر تغیر نکر سکی زبان
سی پس تغیر کری ساتہہ دل کی یعنی مکروہ رکہی دل سی اور سوزش دل ہو اور ارادہ رکہی اوسکی تغیر کرنیکا ہاتہہ اور زبان سی بر تقدیر قدرت کی اور جدا اوس
کنارہ کری اوسکی کرنیوالی سی نہ انکار اوسکا اور بی رضای ہو اور یہہ تغیر کرنا ساتہہ دل کی سست ترین ایمان کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف قاضی
یہہ سست ترین زمانہ ایمان کا ہی اسلیئی کہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اوپر انکار قولی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کی اوپر انکار

قلبی کے یا یہہ معنی ہین کہ یہہ شخص فقط دل ہی سی انکار کرتا ہی ضعیف تر ہی اہل ایمان کا ہی اسلیے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین مین تو نہ اکتفا کرتا اوسپر اور موید
ہی اوسکی یہہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نی ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ امر
اول اسلیے امرا کی ہی اور دوسرا اوسلیے علما کی اور تیسرا واسطے تمام مومنین کے اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل سی ضعیف
ترین مراتب ایمان کا ہی اسلیے کہ جب دیکھی ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہی دین مین بالضرور اور نہ مکروہ رکہی اوسکو اور راضی ہو ساتھہ اوسکی اور
اچھا جانی اوسکو تو ہوگا کافر پہر جاننا چاہیی کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہی منع کرنا اوسی اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بہی
تابع ہی اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی پس اگر وہ چیز واجب ہی تو امر معروف بہی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بہی مستحب ہے اور شرط
امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہہ ہی کہ نہ باعث ہون فتنہ کی جیسیکہ جانا گیا اسی حدیث سی اور اور شرط یہہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کری
کہ وہ نہین قبول کرینگا تو واجب نہین لیکن مستحسن ہے واسطے ظاہر کرنی شعایر اسلام کی اور لفظ من عام ہی ہر ایک کی لیے یعنی یہہ امر بالمعروف اور
نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہنچتا ہی خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیی کہ جیسے واجب ہوا امر معروف کی یہہ شرط نہین ہے کہ امر کرنیوالا
خود بہی کرتا ہو اور بغیر اوسکی درست نہو اسلیے کہ امر کرنا نفس اپنی کا واجب ہی اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا ہی اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا
دوسرے واجب کا جائز نہین ہوگا اور یہہ جو کلام اللہ مین آیا ہی لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کی کہ در رد اوسکا امر معروف و نہی منکر مین ہی
مراد اوس سے زجر اور منع کرنا نکرنی سی ہی نہ کہنی سی یعنی مراد یہہ ہی کہ آپ کیون نہین عمل کرتی اور یہہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن اسمین شبہ نہین کہ
اگر آپ بہی کرین تو بہتر ہی اسلیے کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نی کہ امر معروف اور نہی منکر بترتیب کو روا ہی
ہی ساتھہ کتاب و سنت اور اجماع امت کے اور نہین مخالف ہین اسمین مگر بعضی روافض اور انکا کچہہ اعتبار نہین اور جسنی کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نکیا
واجب اسکی ذمہ سی ساقط ہوگیا اور بعد اوسکی کچہہ اوسپر لازم نہین اور کہا ہی علما نی کہ فرضیت اوسکی بطریق کفایہ کی ہی اور جو کوئی قادر ہو اوسپر اور نکری
اوسکو بلا عذر تو گنہگار رہی اور کبہی فرض عین بہی ہو جاتا ہی جیسیکہ منکر ایسی جگہہ پر ہو کہ نہین جانتا ہی اوسکو کوئی سوا اوسکی یا نہین قادر ہی اوسکی ازالہ
پر کوئی سوا اوسکی جیسیکہ دیکہی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتی تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہی اور نہین ساقط ہوتا ہی مکلف سی بگمان اسکی کہ نہین فائدہ
کرینگا بلکہ واجب ہی اوسپر کرنا اوسکا فان الذکری تنفع المومنین و ما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف اور نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون
سے کی لیی اور امر حاکم کا ہی اوسمین شرط نہین ہے بلکہ عوام الناس کو بہی پہنچتا ہی کہ امر معروف او نہی منکر کرین اگلی بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی
تہے حاکمون پر اور مسلمان اوسکو جائز رکہتی تہی اور سرزنش نہین کرتی تہی انکو پہر امر معروف او نہی منکر وہ کری کہ علم رکہتا ہو اوس چیز کا کہ امر کرتا ہی اوسکا
اور نہی کرتا ہی اوس سے اور یہہ مختلف ہوتا ہی ساتھہ اختلاف اوس چیز کی پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سے مانند نماز اور روزہ اور زنا او شراب
اور مانند اونکی تو تمام مسلمان عالم ہین انکا کرین شوق سی اور اگر دقائق افعال اور اقوال سی اوس قبیلہ سی کہ متعلق ہی ساتھہ اجتہاد کی نہین ہی عوام
کو دخل اوسمین اسلیے کہ انکار اوسپر علما ہی کو پہنچتا ہی اور انکار متفق علیہ مین ہے اور مختلف فیہ مین انکار نہین چاہیی خصوصا بموجب مذہب اونکی کہ
کہتی ہین ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہی کہ امر معروف و نہی منکر بطریق نرمی کی کری اور واسطی خدا کی کری واسطی نفس کے تا تاثیر کری اور ثواب پاوی
اور نصیحت پوشیدہ کری کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے ؏ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ
فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي
أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ

فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَابُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حال اور مثال سستی کرنیوالی کی بیچ حدون اللہ کی اور پڑنیوالیکی بیچ حدون اللہ کی یعنی کرنیوالی گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کی ہی کہ بیٹہی کشتی مین اور قرعہ ڈالا تا جس جگہہ کا قرعہ بنام جس کسی کی آیا بیٹہا جبیکہ عادت شرکا کی ہی پس ہوئی بعضی اونکی کشتی کی نیچی کی مکان مین اور ہوئی بعضی اوپر کے مکان مین پس تہی وہ کہ نیچی کی مکان مین تہی کشتی کی گذرتی واسطی پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تہی پس ایذا پائی اوپر والون نی بسبب اسکی یعنی وہ کہ نیچے سی آتا پانی لینی کی لیے اور اوپر والون پر گذرتا اور ہنون نی ایذا پائی بسبب اسکی پس لیا نیچی والی نی تبر اور شروع کیا کہودنا کشتی کی نیچی کی طرف سے پس آئی اوپر والی اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کہودتا ہی کہا نیچی والی نی کہ ایذا پائی تمنے بسبب میرے اور آنی میری اور گذرنی کی تمہر ساتہہ پانی کی اور ضرور ہی مجکو پانی لینی سی پس اگر پکڑین اوپر والی اوسکی ہاتہہ کو نجات دینگی اوسکو اور نجات دینگی اپنی کو یعنی غرق اور ہلاکت سی اور اگر چہوڑ دینگی اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتہہ اوسکا اور کہودنی دین ہلاک کرینگی اوسکو اور ہلاک کرینگی اپنی کو نقل کی یہہ بخاری نی

ف حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہہ ہی کہ ایک چیز خلاف شرع دیکہی اور تغیر نکری اوسکو اور منع نکری اوس سی باوجود قدرت کہنی کی اوسپر بسبب شرم کی یا بے حمیتی دین کی یا کسی کے جانبداری کی یا بطمع رشوت لینی کی یا بے پروائی کی دین میں لغت مین مداہنت اور مدارات ایک ہی معنی ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضی جگہہ مستحب ہے اور مداہنت سی منع فرمایا ہے اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہہ ہی کہ مدارات یہہ کہ واسطی حفظ دین کی اور نگاہ رکہنی کی تشویش وقت سی اور دفع کرنی ظلم ظالمون کی کری اور مداہنت یہہ کہ واسطے حفظ نفس اور طلب کرنی دنیا کی اور طلب منفعت کی لوگون سی اور بسبب بے پروائی کی دین مین کری اور مثال سستی کرنیوالیکی بیچ حدون اللہ کے یعنی بسبب قایم کرنی حدون کی یا بسبب منع کرنیکی گناہون کی کرنیسی کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہی یہہ کہ ہو مراد حدود سی مطلق گناہ پس فرمائی ہین مثال اور حال مداہنت کرنیوالیکی حدود خدا مین اور کرنیوالون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کی بیٹہنی کے لیے الخ یعنی تقسیم کیا اوسکی درجون کو ساتہہ قرعہ کی اور یہہ قید اتفاقی ہی اسلیے کہ نہین مقصود ہی یہہ مگر ایک جماعت خاص ہی کہ مالک ہون اوسکی ساتہہ شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کے بموجب اجارہ وغیرہا کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ بعض کے لائی اور اشارہ ہی اسپر کہ اگر ایک ہو تو بہی امر ایسا ہی ہی اور اکثرون کی نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سے پیشاب و پایخانہ ہی کہ نیچی گرتا ہی اور اوپر لاتا ہی تا دریا میں ڈالی اور راہ انی مین اونپر گذرتا ہی اذرا ایذا اوٹہانا اونکا اس صورت مین ظاہر تر ہی حاصل یہہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیے یا پیشاب پایخانہ پہینکنی کی لیے اور اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نی کشتی کہودنے شروع کی تا وہان سی پانی لیوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پہر آپسمین کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی تک بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کہودنی کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال و مثال مداہنت کی یہہ ہی کہ فرمایا پس اگر پکڑین ہاتہہ الخ اور معنی یہہ ہین کہ اسیطرح اگر منع کرین لوگ فاسق کو فسق سی اور باز رکہین اوسکو اوس سی تو خلاص کرینگی اوسکو اور اپنی تئین عذاب خدا سی اور اگر چہوڑ دینگی اوسکو گناہ ہی کی حالت مین اور منع نکرینگی اوسکو تو ہلاک کرینگی اوسکو بہی اور اپنی تئین بہی اور اوتریگا ان سب پر عذاب اور یہہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی واتقوا فتنۃ لاتصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پہنچیگا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونہون نی تم مین سی خاص کر کر یعنی بلکہ تم سب کو یہہ پہنچیگا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سستی کرنیوالیکو اللہ تعالی کی حدود مین ساتہہ اوس

شخص کے کہ اوپر کی درجہ مین ہی کشتی کی اور مشابہت دی حدود مین پڑنیوالیکو یعنی گناہ کرنیوالیکو ساتھہ اوس شخص کے کہ کشتی کی نیچے درجے مین ہے اور
مشابہت دی اوسکی ہلاک یعنی مستغرق رہنی کو اون حدود مین اور اوسکی نہ چہوڑنیکو اون حدود یعنی گناہون کو ساتھہ کہودنی اوسکی نیچے کشتی
کے اور تعبیر کیا نہی کرنیوالیکی نہی کو گناہ کرنیوالیکی تئین ساتھہ پکڑلی ہاتہہ اوسکیکی اور ساتھہ منع کری اوسکیکی اوسکی تئین کہودنی سی اور تعبیر کیا اس منع
کرنیکی فائدہ کو ساتھہ خلاصی پانی منع کرنیوالی کی اور منع کئے گئے کی اور تعبیر کیا منع کرنیوالونکی نہ منع کرنیکو ساتھہ چہوڑدینی کی اور تعبیر کیا مداہنون کی گناہونکو کہ جنہون نے نہ منع
کیا اور کرنیوالونکی گناہونکو ساتھہ ہلاک کرلی اونکیکی اونکو اور اپنی کو اور کشتی عبارۃ ہی اسلام سی کہ گہیری ہوئی ہی دونون فرقونکو اور جہ لالی منع کرنیوالونکی فرقہ کو واسطی
رہنمائی کی طرف اوسکی کہ مسلمانونکو ضرور ہی یہہ کہ مدد کرین ایسی نہیون پر اور منع کرلالی گناہ کرنیوالیکو واسطی اسکی کہ وہ ناقص ہین اگرچہ کتنی ہی ہون ہو ع ح

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا اٰتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری مین بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کی دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ مین پس جلدی سی نکل پڑینگیں انتڑیان
اوسکی آگ مین پس پیسی گا اپنی انتڑیون کو یعنی پہیریگا گرد اوسکی اور پامال کریگا اوسکو مانند پیسنی خراس کے گدہی کی چکیکو ساتھہ چکی اپنی کی پس جمع ہونگے دوزخی
یعنی فاسق اوسپر اور کہینگے ای فلانی کیا ہی حال تیرا کیا نہین کہتا تہا تو ہمکو ساتھہ نیک کام کی اور منع کرتا تہا تو ہمکو بری کام سی کہیگا تہا مین کہتا تمکو ساتھہ نیک
کام کی اور آپ نکرتا تہا مین اوسکو اور منع کرتا تہا تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تہا مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ یہہ عذاب بسبب
نہ عمل کرنی اوسکیکی ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنیکی کہ اگر یہہ بہی نکرتا تو زیادہ اس سی مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنے دو واجب کی ہو ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ امر کروگی تم ساتھہ نیکی
کے اور البتہ منع کروگی تم برائی سی یا قریب ہی کہ بہیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سے پہر البتہ دعا مانگوگی تم اور نہ قبول کیجاوی گی واسطی تمہاری
نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی قسم ہی اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سی ہونی والی ہی یا امر معروف اور نہی منکر تمسی یا عذاب بہیجنا تمپر خدا کیطرف
سی یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر نکروگی تو عذاب بہیجیگا خدا تعالی تمپر پہر دعا کروگی تم اللہ تعالی سی دفع کی لیئی اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری یعنی اور
عذاب اور بلائین جو اسی احتمال دفع ہونیکا رکہتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہی احتمال دفع کا نہین رکہتا اور دعا اوسمین قبول نہین ہوتی
اور روایت کی ہی بزار نے اور طبرانی نے کتاب اوسط مین ابی ہریرہ سی کہ البتہ امر معروف کروگی تم اور البتہ منع کروگی تم منکر سی یا البتہ مسلط
کریگا اللہ تمپر تمہاری بدون کو پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجاوی گی دعا اونکی ہو ع ہو ع ہو ع

وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عرس بن عمیرہ سی
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جس وقت کہ کی جاوین گناہ زمین پر پس بڑا جانی اون گناہون کو یعنی اگرچہ دل سی برا جانی ہوگا
مانند اوس شخص کے کہ غائب ہی اوسنی یعنی اور نہ جانا اونکو اور جو شخص کہ غائب ہوا اوسنی یعنی اور جانا اونکو پس راضی ہوا اوسی یا اچہا جانی اونکو ہوگا مانند اوس

شخص کے کہ حاضر ہوا گناہ ہونیمین یعنی اور نہ برا جانا اونکو نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سے ہے نہ تن سے جب ایک چیز
کو مکروہ و ناخوش رکہی دل سے تو حقیقت میں وہ بھی غائب ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہے اور جب لگی اوس سے راضی و خوش ہو حکم حاضر میں ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے ۱۲ح

وعن اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ
مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ
اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ
اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ
اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّعْمَلُهٗ

اور حضرت ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ کہا اے آدمیو تحقیق تم پڑہتے ہو یہہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسون اپنے کو نہین ضرر کرتا
تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑہتے ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونے پر حمل کرتے ہو اور اس سے نہ واجب ہونا امر
معروف اور نہی منکر کا سمجہتے ہو یون نہین ہے اسلیے کہ مینے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے تحقیق لوگ جب دیکہیں ایک چیز خلاف شرع کو پس
تغیر نکرین اور منع نکرین اوس سے قریب ہے کہ پکڑے اونکو خدا تعالی اپنے عذاب مین نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود
کے یون ہے کہ جب دیکہین لوگ کسیکو ظلم کرتے پس نہ پکڑین ہاتہہ اوسکا قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو خدا تعالی ساتہہ عذاب کے اور اور روایت مین ابی داود
کی یہہ ہے نہین کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے اونمین ساتہہ گناہون کے اور قدرت رکہتے ہو وہ قوم اوسکی تغیر کرنے پر پہر تغیر نکرین اوسکو یعنی ہاتہہ و زبان سے مگر
قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو اللہ تعالی ساتہہ عذاب کے اور اور روایت مین ابی داود کی یون ہے کہ نہین کوئی قوم کہ کیے جاوین اونمین گناہ حالانکہ وہ
قوم زیادہ ہوں اون لوگون سے کہ کرتے ہین گناہ **ف** یعنی جب جو ن وہ لوگ کہ نہین کرتے گناہ زیادہ گناہ کرنیوالون سے اور منع نکرین اونکو گناہ ہونسے
تو اللہ سبکو عذاب مین پکڑیگا اسلیے کہ یہہ بہی حکم قدرت مین ہے کیونکہ غالب یہہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہین قدرت رکہتے ہین کم پر اور رحمل دمدار قدرت
پر ہے کم ہون یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنی چونکہ ترک کرتے ہین خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اوسکا کیونکہ جائز ہو پس
یہہ آیت عام و مطلق نہین بلکہ مخصوص اور مقید ہے ساتہہ اسکے کہ لوگ اوسکو نہ سنین اور اونمین تاثیر نکرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور
ہو جیسیکہ حال لوگون کا اخیر زمانہ مین ہوگا منقول ہے کہ یہہ آیت لوگون نے ابن مسعود کے آگے پڑہی اونہون نے فرمایا کہ یہہ زمانہ تمہارا زمانہ اس
آیت کا نہین ہے اسلیے کہ اسمین لوگ سنتے ہین اور قبول کرتے ہین ولیکن اخیر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ نہین سنینگے یہہ آیت
اونکے آنیکی خبر دیتی ہے اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگے آتی ہے وہ بہی دلالت کرتی ہے اس مضمون پر اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ مراد راہ
پانے سے اس آیت مین امر کرنا اور نہی منکر ہے اور اس معنی پر یہہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہے اور مراد انفسکم
سے مسلمان ہین یعنی لازم پکڑو اپنے پر اصلاح آپکی ضرر نہین کرنیکی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگے تم اور گناہون سے منع کرتے
رہوگے ۱۲ح معنی آیت کے یہہ ہین کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنے نفسون کی گناہون سے پس جب حفاظت کی تمنے اپنے نفسون کی نہین ضرر
کرینگی تمکو جب عاجز ہوئے تم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتہہ کرنے ممنوعات کے جبکہ راہ یاب ہوئے تم
طرف بچنے کی گناہون سے ۱۲ح **وعن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ

وَلَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی
کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ نہین کوئی شخص کہ ہووی بیچ ایک قوم مین کرتا ہوا وس مین گناہ قدرت رکہتی ہو وہ قوم اوسپر
کہ تغیر کرین او رغالب ہون اوس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پہنچاتا ہی اونکو اللہ اپنی پاس سی یا بسبب تغیر نکرنیکی عذاب پہلی اس سی کہ مرین نقل کی یہہ
ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا مین پس اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بہی پہنچتا ہی
اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہون کی کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین مح **وعن** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی
عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًی مُتَّبَعًا وَدُنْیَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِهٖ وَرَاَیْتَ
اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَیْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْهِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ
رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ثعلبہ
صحابی سی کہ بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسونکو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار
ہو قسم ہی اللہ کی البتہ تحقیق پوچہا مین اس آیت سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا ترک کرون مین بمقتضای اس آیت کی امر معروف اور نہی منکر
کو پس فرمایا آنحضرت نی ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتہہ امر معروف کی اور منع کرو منکر سی یہانتک کہ جب دیکہی تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمان
برداری اوسکی کیجاتی ہی اور دیکہی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکہی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکہی تو خوش کہنا
اور اچہا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنی کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا اور مفتی نفس اپنی کا ہونا اور دیکہی تو ایک امر کو کہ چارہ اور
جدائی نہین ہے تجکو اوس امر سی پس ان صورتونمین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکہہ نگاہ اپنی کو گناہو ن سی اور چہوڑ دی امر عوام کو اور تعرض نکر اونسی
اور گوشہ پکڑ اونسی اسلیے کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسی دن آتی ہین کہ اون مین صبر کرنا چاہیے ابتدا ان ایام کی بعد خلفاء راشدین رض
کی ہوئی تا آجکی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کری اون ایام مین گویا کہ ہاتہہ مین لیا انگارہ واسطی عمل کرنی والیکی شریعت اور
احکام دین پر اون ایام مین اجر ہی پچاس شخصونکا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل اوسکی یعنی اونمین سی کہ مبتلا نہین ہین اوسکی سی بلا مین اور نہین ہین اون
ایام مین کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اوسکی لیے اجر پچاس شخصونکا ہی کہ اونمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نی **ف** دیکہی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کری طرف اوسکی خواہش نفس تیری کی صفات بری سی کہ اگر درمیان لوگون
کے آوی تو اور اون مین رہی تو بی اختیار بحکم طبیعت کے اوسمین پڑیگا اس صورت مین کنارہ کرنا اونسی لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑی تو کذا قال الطیبی
اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ معنی یہہ ہین کہ مراد لابد سی سکوت اور اعراض ہی بسبب عاجز ہونیکی نہی منکر سی اور یہہ معنی موافق ہین اوسکی
کہ بعضی نسخون مین واقع ہوا ہی ولا ید لک منہ ساتہہ یای تحتانیہ کی یعنی لا قدرت لک علیہ کی یا مراد یہہ ہو کہ دیکہی تو کار ضروری کہ احتیاج
ہی تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہے اوس سی اگر امر نہی کری تو وہ امر ضروری فوت ہو اور چہوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہہ کہ جب دیکہی تو بعضی
لوگون کو گناہ کرتی اور ضرر ہی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری کی تو نگاہ رکہہ اپنی نفس کو گناہون سی اور چہوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتہہ نفس
اپنی کی اور چہوڑ امر لوگون کا طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی اور ہاتہہ مین لیا
انگارا یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالیکی اوپر پکڑنی انگاری کی اپنی ہاتہہ مین اور اخیر اس حدیث سی فضیلت آخر امت کے

لازم آتی ہی صحابہ پر اس صفت مین اور اسی سبب سے کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر محدثین سی ہی اس مسئلہ مین کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہے کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضی اونکی کی ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثون کی کہ یہہ بات اونکی سمجھی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ مین ہی کہ ایمان لائی ہین اور اپنی وطن کو چلی گئی اور زیادہ اس سی صحبت نہین رکھی نہ وہ اصحاب کہ اونہون نی صحبت دراز حضرت سی رکھی اور شب و روز خدمت مین تہی اور آثار و انوار صحبت کی جمع کی انہی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہی اور اس فضیلت مین کسیکو اونکی ساتھ مشارکت نہین ہی اور قوت القلوب مین کہا ہی کہ ساتھ ایک نظر کی کہ اوپر جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑی وہ کچھہ کہلتا ہی اور وہ کار براری ہوتی ہی کہ اورون کو ساتھ چلون کی حاصل نہو + واللہ اعلم ۱۲ ع رح + وعن ابی سعید الخدری قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا بعد العصر فلم یدع شیئا یکون الی قیام الساعۃ الا ذکرہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ وکان فیما قال ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فناظر کیف تعملون الا فاتقوا الدنیا واتقوا النساء وذکر ان لکل غادر لواء یوم القیمۃ بقدر غدرتہ فی الدنیا ولا غدر اکبر من غدر امیر العامۃ یغرز لواءہ عند استہ قال ولا یمنعن احدا منکم ھیبۃ الناس ان یقول بحق اذا علمہ وفی روایۃ ان رای منکرا ان یغیرہ فبکی ابو سعید قال قد رایناہ فمنعتنا ھیبۃ الناس ان نتکلم فیہ ثم قال الا ان بنی ادم خلقوا علی طبقات شتی فمنہم من یولد مومنا ویحیی مومنا ویموت مومنا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت کافرا ومنہم من یولد مومنا ویحیی مومنا ویموت کافرا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت مومنا اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کو بعد عصر کے پس نہین چہوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے کہ ہونیوالی تہی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکہا اور بہول گیا اوسکو جو کہ بہول گیا یعنی احوال دراز تہا بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا اور تہا بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکہنی والا ہی کیونکر عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سی اور بچو عورتون سی اور ذکر کیا آنحضرت نی کہ تحقیق واسطی ہر توڑنیوالی عہد کی نشان کہڑا ہوگا دن قیامت کی موافق عہد شکنی اوسکی دنیا مین یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی وتنا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا تا پہچانا جاوی بسبب اوسکی روز قیامت کی اور ہر باعث حق و باطل کی لیی نشان ہوگا تا اوس سی پہچانا جاوی اور نہین ہی کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سی گاڑا جاویگا نشان اوسکا نزدیک مقعد اوسکی یعنی واسطی ذلت و فضیحت اوسکی فرمایا آنحضرت نی اور نہ باز رکہی کسیکو تم مین سی ڈر کہنی بات حق کی سی جبکہ جانی حق کو یعنی چاہیے کہ کلمہ حق کہنی مین خوف و ملاحظہ کسیکا نکری اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر و ہان ہی کہی اولی ہی اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای کہنی حق کی سی الخ یہہ عبارت چاہیی کہ منع نکری کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکہی خلاف شرع تغیر کرنی اوسکی سی پس روئی ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہمنی خلاف شرع کو پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگون کی نی بولنی سی وسمین پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی ہی اوپر جماعتون مختلفہ اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضی ونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین یعنی تمام عمر بیچ وقت سن تمیز سی آخر عمر تک مومن اور مرتی ہین مومن اور بعضی اونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین کافر اور بعضی اون مین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور بعضی اونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن ف دنیا شیرین ہی کہ مذاق طبیعت مین مزہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکھون مین صورت اوسکی

بہت میٹھا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضوں نے کہا کہ عرب چیز نرم کو خضرا کہتے ہیں بسبب مشابہ ہونے کی ساتھہ خضراوات یعنی سبزیوں و ساگوں
اور ترکاریوں کی جو جلدی جاتی رہتی اور کم ٹہیرتی اور اسمین بیان ہی مکر اور غدر دنیا کا کہ لوگوں کو ساتھہ لذتوں اور شہوتوں کا ذبہ اور حسن و جمال
ملمعہ اپنی کی فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہو جاتی ہی اور خلیفہ کرنے والا ہی معنی اسکی یہہ ہیں کہ اموال تمہاری حقیقت میں نہیں ہیں تمہاری بلکہ مال اسکی ہیں
اور تم خلیفہ اور وکیل اوسکی ہو تصرف میں یا یہہ معنی ہیں کہ کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگوں کا کہ پہلی تمسی تہی زمین میں اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی ہاتھہ میں تہا
پس دیکہنے والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کسطرح تصرف کرتی ہو اموال و املاک میں یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتھہ احوال گذری ہوؤن کی اور تصرف
کرتی ہو اونکی اموال میں اور بچو دنیاسی یعنی زیادتی دنیاسی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہووینگے اور نافع ہو آخرت میں اور بچو عورتوں
سے یعنی اونکی مکر و فریب سی اور محبت سی کہ باعث ہو اور جمع کرنے مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سے اور مراد امیر عام سی متغلبی ہی کہ غالب ہوا ہی
امور مسلمانوں پر اور اونکی شہروں پر اور عام لوگوں نے اوسکو امیر کیا اور پیشوا بنا اوسکی ہونی بغیر مشاورت خواص کے اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور اکابر
وقت ہیں اور ابو سعید جو روئی کلام مذکور کرکر تو غرض اونکی یہہ تہی کہ ہمسی اوس وصیت ترک ہوئی و للا اوہوئی یہی عمل کیا تہا بعضی حدیثوں پر کہ جن میں
اجازت تہی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر در صورت عاجز ہونی اور ضعف زمانہ ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول میں عاجز تہی با وجود
کمال قوی ہونی ایمان کی دین میں اور یقین میں اور معرفت میں اور نہیں قدرت رکہتی تہی اظہار حق کی بسبب اہل باطل کی مانند یزید پلید و حجاج وغیرہ ہماکی
تو وای برحال ہماری کہ سلاطین و امرا کا حال ویسا ہی خراب ہی اور علماء عاملین کم ہیں اور کثرت سی حاکموں ظالمین کے اور جہلا کی درمیان زیاکاروں
کے انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہیں ہی کہ یہہ زمانہ صبر اور شکر اور رضا بالقضا اور سکوت اور بیٹہی رہنی گہروں کا ہی اور قناعت کرنیکا قوت لا یموت پر اور
پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن ماں باپ کی ہاں پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنوں کی میں پیدا ہوتا ہی یہہ سیلی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان
کی اوسکی طرف ہوتی نہیں مگر باعتبار علم الہی کی اوسکی حق میں یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر ماں باپ سی پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار میں
پس یہہ منافی نہیں ہے اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ اسلیے کہ مراد اس سی قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہو کوئی مانع یا باعث گمراہی جیسیکہ لا
کرتی ہی اسپر یہہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہہ تقسیم باعتبار غالب کے ہی والا بعضی نہیں سی پیدا ہوتی ہیں مومن اور زندہ رہتی ہیں کافر اور مرتی ہیں مومن
اور بعضی نہیں سی پیدا ہوتی ہیں کافر اور زندہ رہتی ہیں مومن اور مرتی ہیں کافر اور شاید کہ یہہ دونوں قسمیں نہیں ذکر کیں اسلیے کہ مقصود اس سے یہہ ہی کہ اعتبار
خاتمہ کا ہی اور رہ جانا گیا اوسی کو ذکر کیا گیا اجمالا ہی عرح قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ
فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَّنْ يَكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ
سَرِيْعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ
اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ
مَنْ يَكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ
لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ
كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ
فِي الطَّلَبِ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُؤُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِيْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ
مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ　رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت صلعم نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم میں سے وہ ہی کہ ہوتا ہی جلد غضب میں جلد جاتی رہتی ہی یعنی تہوڑی سی چیز
میں جلدی غصہ میں آجاتا ہی لیکن جلدی جاتا بہی رہتا ہی پس ایک دونون میں سے بدلی دوسری کی ہی یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری ہی اور جلد جاتی رہنا خصلت
اچہی پس اچہی خصلت مکافات بری کی کرتی ہی یہہ شخص نہ مستحق مدح کا ہی مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہی اسلیے برابر ہوئے دونون حالتین اسمین پس تو اوسکے
حق مین کہا جاویگا کہ یہہ بہتر ہی لوگون مین اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہی اونمین اور بعضا اونمین سے وہ ہی کہ ہوتا ہی غصہ دیر مین اور جاتا ہی غصہ دیر مین پس
یہان ہی یکسان دونون خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر مین اچہا ہی لیکن دیر مین جانا برا ہی یہان بہی بین بین ہی اور بہترین
تمہاری وہ ہین کہ دیر کر آوی غصہ اور جلد جاتا رہی اور بدتر تمہاری وہ ہین کہ جلد آوی غصہ اور دیر کر جاوی فرمایا حضرت نے بچو تم غصہ کرنیسی اسلیے کہ وہ ایک آگ
ہی روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدۃ جبلیہ جلتی ہی مانند انگارہ آگ کی کہ پوشیدہ ہی بیچ انگیٹھی نفس کے اور بیچ دل بنی آدم کی یعنی غالب ہی وہ سپر وقت غلبہ غصہ
کے کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہین کیا نہین دیکہتی تم طرف پہولنی رگون گردن غصہ والیکی اور سرخی آنکہون اوسکیکی یعنی یہہ اثر حرارت اور اوٹہنی بخارات
غلیظہ کا ہی اور وہ سبب پہولنی رگونکا ہوتا ہی جلیسکہ پایا جاتا ہی یہہ وقت حرارت طبیعت کے تپ مین پس ظاہر عنوان باطن ہے پس جو شخص کہ پاوی کچہہ
اسمین سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیی کہ لیٹ جاوی پہلو پر اور لگ جاوی ساتہہ زمین کی اور ذکر کیا آنحضرت نے قرض کا یعنی احوال اقسام قرض
کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سے وہ ہی کہ اچہا ہوتا ہی ادا کرنی مین یعنی جبکہ ہوتا ہی اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہی قرض
واسطی اوسکی یعنی کسی پر سختی کرتا ہی طلب کرنی مین یعنی نہین رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہی اوسکی تقاضا کرنی مین اور تشدد کرتا ہی طلب مین پس
یہہ شخص اوسکی ادا مین تو نیک ہی اور طلب مین بد پس یکسان دو خصلتون مین سی مقابل ہی دوسری کی اور بعضا اونمین سی وہ ہے کہ ہوتا ہی برا ادا کرنی والا
دین کا اور اگر ہو اوسکا کسی پر اچہی طرح اور سہولیت سی طلب کرتا ہی یعنی پس ادای دین مین بد ہی اور طلب مین نیک پس یکسان دو خصلتون مین سے مقابل
ہے دوسری کی اور بہتر تمہارے وہ ہین کہ جب ہو اونپر دین اچہی طرح ادا کرین اور اگر ہو اونکا کسی پر اچہی طرح طلب کرین اور بدترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب
ہو اونپر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہو اونکا کسی پر سختی کرین اوسکی طلب کرنی مین آنحضرت نے خطبہ مین یہہ نصیحتین بیان فرمائین یہان تک کہ جب وقت
ہوا آفتاب کہجور کی درختون کی سرون پر اور دیوارون کی کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین باقی رہا ہی
زمان دنیا سی بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اوس سے مگر جیسیکہ باقی رہا ہی اس دن تمہارے سی بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اوس سی نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** وقت آنی غصہ کے لیٹ جانیکو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوی اوسکو کہ اصل میری مٹی ہی مجکو تکبر کرنا نہ چاہیی بلکہ تواضع کرنی چاہیی اور
اس لیٹ جانیکو بہت دخل ہی دفع غضب مین ؏ **وعن** اَبِي البَخْتَرِيّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی البختری سی کہ نقل کی ایک شخص
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہ ہلاک ہونگی لوگ یہان تک کہ بہت ہون گناہ اور عیب
اونکی ذاتون اونکی سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** لفظ یعذروا ساتہہ پیش ی کی اور جزم عین اور زیر ذال کی اعذار سی صراح مین ہے کہ اعذار بہت
باعیب و گناہ ہونا اور قاموس مین ہے اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کی یہہ ہی کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اوسکیکی ہی اور جب بہت گئی
گناہ اور عیب بہت ہوی بیچ عذاب کرنی حق تعالی کی اونکو اور منع اور نہی کرنی لوگون کی اونکو منکرات سی جاتی رہی عذر پس اوسی سبب کثرت
گناہون اور عیوب کی سلب و ازالہ عذر کا کیا اور اعذار بمعنی صاحب عذر ہونی کی بہی آتا ہی اور یہہ معنی بہی یہان درست آتی ہین یعنی ہلاک
ہونگی لوگ یہان تک کہ اوسکی رفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سی تاویلین کرین اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایتون مین یعذر ساتہہ

زیری کی بہی آیا ہی عذر سی ساتہہ زیر عین کے یعنی معذور رکہنا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ ہلاک نہون گی لوگ یہانتک کہ معذور رکہین ملامت کرنیوالو
اور یہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالی اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی مین بسبب کثرت گناہون کے او حاصل معنی
تینون توجیہون کا یہہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنی گناہون و خلاف شرع کی ہی کہ بسبب اسکی محل جزا و منع اور نہی کی اونسی ہونگی
وعن عدي بن عدي الكندي قال حدثنا مولى لنا انه سمع جدي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله تعالى لا يعذب العامة بعمل الخاصة حتى يروا المنكر بين ظهرانيهم وهم قادرون على ان ينكروه فلا ينكروه فاذا فعلوا ذلك عذب الله العامة والخاصة رواه في شرح السنة اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی
کیسی کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہماری نی یہہ کہ اوسنی سنا دادا میری سی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی
تہے تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتہہ عمل کرنی بعضون و نکی یعنی اگر بعضی قوم مین سی گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین
کرتا یہانتک کہ دیکہین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس تغیر کرین اوسکو پس
جبکہ کرین اکثر اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کی عذاب کریگا خدا تعالی اکثر ونکو اور بعضون کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف یعنی
بعضون کو بسبب کرنی گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور نہ منع کرنیکی وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لما وقعت بنو اسرائيل في المعاصي نهتهم علماؤهم فلم ينتهوا فجالسوهم في مجالسهم وآكلوهم
وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم ببعض فلعنهم على لسان داود وعيسى ابن مريم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون
قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان متكئا فقال لا والذي نفسي بيده حتى تأطروهم اطرا رواه
الترمذي وابو داود وفي رواية قال كلا والله لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر ولتأخذن على يدي الظالم و
لتأطرنه على الحق اطرا ولتقصرنه على الحق قصرا او ليضربن الله بقلوب بعضكم على بعض ثم ليلعننكم كما لعنهم
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین او رمفتہ
کے شکار کرنی مین او رسوا انکی مین منع کیا اونکو علما او نکی نی یعنی اول پس باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چہوڑا ممنوع چیزون کو پس بیٹہی
کے اونکی علما نی اونکی بیچ مجلسون اونکی یعنی گنہگارون کے او ہم نوالہ او رہم کاسہ ہوئی اونکی یعنی مداہنت کی او رآپسمین اختلاط رکہا پس خلط کیے
خدا تعالی نی او رآپسمین ملائی دل بعضون اونکی ساتہہ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی اونکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی او رجو
ساکت اور مصاحب ہتی تہی اونکی او پر زبان داؤد او عیسی بیٹی مریم کی یہہ لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی او رتجاوز کرنی اونکیکی تہی حد سے یعنی
بسبب اسکی کہ کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتہہ حلال جاننی او رمانند اونکیکی او ربسبب راضی ہونیکی گناہون سے او ربسبب بہا جاننی گناہونکی
کرنیوالون و نکی سی کہا ابن مسعود نی پس اوٹہہ بیٹہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی تکیہ کیی ہوئی یعنی پہلو پر یا پشت پہ تکیہ بیٹہی ہوئی تہی پہلی اسکی پس
تکیہ چہوڑ کر سیدہی ہو بیٹہی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤگی تم عذاب سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی
یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہہ ترمذی او ر ابو داؤد نی او راکی روایت ابو داؤد کی مین یون آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سی باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہو اونسی بات اچہی و منع
کرو بری بات سی و پکڑو ہاتہہ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہہ کام کرو یا البتہ ماریگا او رخلط

کریگا اللہ تعالی دل بعضون تمہاری کی بعضون پر پہر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسیکہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی اونکی کفر و گناہون پر یعنی ایک امراد و نو
مین سی ہونیوالا ہی قطعًا **ف** جملہ ضرب اللہ کا ترجمہ ملا علی و شیخ رح لی یوہی لکھا ہی جو لکھا گیا اور ملا علی لی ابن ملک سی یہہ نقل کیا ہی کہ
لفظ بعض مین بے سببیتہ کی لیی ہی یعنی سیاہ کیی اللہ لی دل اونکی کہ نہین گناہ کیا تہا اونہون لی بسبب نحوست گناہگارون کے پس ہو گئی دل انہون
کے سخت اور دور قبول کرلی حق اور خیر اور رحمت سی بسبب گناہون کی مخالطت بعض اونکی بعض سی + **وعن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ
مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي
رِوَايَةٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَقْرَءُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُونَ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی فرمایا کہ دیکہا مینی شب معراج مین کتنی ایک شخصون کو کہ کتری جاتی ہین ہونٹ اونکی
آگ کی مقراضون سی کہا مینی کہ کون ہین یہہ ای جبرئیل کہا کہ یہہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کی کہتی تہی لوگونکو ساتہہ نیکی کی
اور بہولتی تہی اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل نکرتی تہی اور لوگون کو حکم کرتی تہی عمل کرنیکا نقل کی یہہ بغوی لی شرح السنۃ مین اور بیہقی لی شعب
الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین یون ہی کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سی وہ کہ کہتی تہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتی تہی کتاب اللہ
اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہہ سزا بسبب عمل کرنی اونکی ہوگی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی لی اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم الخ
اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت لی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا یوم القیامۃ
عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ ۃ **وعن** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا
وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سی روٹی
اور گوشت اور حکم کیی گئی یہہ کہ نخیانت کرین یعنی ساتہہ قصد کہانی بہتر کی یا اکثر کی غیر اپنی سی اور نہ ذخیرہ کرین واسطی کل کی یعنی واسطی دن کی کہ
پیچہی آوی خوان کی اوترنی کی دن سی پس خیانت کی اونہون لی اور ذخیرہ کیا اور اوٹہا رکہا پس کل کی لیی تبدیل کی گئین صورتین اونکی بندر اور
سور نقل کی یہہ ترمذی لی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ بڈہی اونین کی بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ہو ۃ **الفصل
الثالث** فصل تیسری **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ تُصِيبُ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ
شَدَائِدُ لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ فَذٰلِكَ الَّذِي سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ
عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ رَأَى
مَنْ يَعْمَلُ بِبَاطِلٍ أَبْغَضَهُ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُو عَلَى إِبْطَانِهِ كُلِّهِ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ پہونچین گین امت میری کو اخیر زمانہ مین اونکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان دین کی یا دنیا کی یا
دونون کی نہین نجات پاویگا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سی پہنچی مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی نہین خلاصی پاینگا
بیچ زمانہ اوس سلطان مشابہ شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم و عمل کی اور کمال اور تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتہہ
تفصیل اوسکی کی اصول و فروع سی اور عمل کیا واسطی نفس اپنی کی اوپر اوس چیز کی کہ مقتضی ہی اوسکو امر مشروع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنی اعلاء دین

خدا کی ساتھ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت کے بیان کی اور ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی اگر ہوا وسکو قدرت و قوت اور ساتھ دل اپنی کی یعنی دل سی برا جانا وقت عجز کی پس یہہ وہ شخص ہی کہ پہلی پہنچا واسطی اوسکی کمال ثواب اور نیک بختیان اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سی پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھ دل و زبان کی نہ ہاتھ کی یہہ مطلب معلوم ہوا ساتھ قرینہ مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی تعبیر ان دو سی ساتھ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا فی الجملہ پھر خاموشی قبول کی اوسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کی پھر بیان کیا حال وصفت اوس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہی یہہ اوس شخص کو کہ کام نیک کرتا ہی دوست رکھتا ہی اوسکو بنا بر اوسکی اور اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو بنا بر اوسکی پس یہہ شخص نجات پاتا ہی بنا بر پوشیدہ رکھنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت ہوا دین خدا مین پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کی ساتھ ہاتھ اور زبان و دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سی اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا دین اللہ کا اور پہچانا اور سکوت کیا پس کوشش کی دمین گر بقدر ایمان اپنی کے کہ مکروہ رکہنا دل سی ہی اور یہی مراد ہی اور حدیث مین ذلک اضعف الایمان پس یہہ تینون قسمین مردون عارف اور پہچاننی والون دین کی ہین بتفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط اور تیسرا ظالم جیسکہ آیۃ کریمہ مین ہی فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات تیسری کو بسبب ادنی تقصیر کی ظالم فرمایا اور دوسری کو میانہ رو اور اول کو سابق اور یہی تینون برگزیدہ درگاہ کی جیسکہ اول آیت مین فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ اور سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر مین یعنی سبقت لیگیا ہی لوگون پر اس کار مین پس حاصل یہہ کہ یہہ شخص سابقین بالخیرات سی ہوا کہ سبقت لیگیا حاصل کرنی سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین جزا اور ثواب کی اور توفیق طاعت و عبادت مین اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی والسابقون السابقون یعنی جمع کرنیوالی درمیان مراتب کمال و تکمیل کی اور درجات علم و عمل کے اور تعلیم کی اولئک المقربون یہہ لوگ مقرب خدا ہین ۶۷ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل علیہ السلام ان اقلب مدینۃ کذا وکذا باہلہا فقال یا رب ان فیہم عبدک فلانا لم یعصک طرفۃ عین قال فقال اقلبہا علیہ وعلیہم فان وجہہ لم یتمعر فی ساعۃ قط

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی بہیجی اللہ عز وجل نی طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہہ کہ اولٹ دی شہر ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہی مع اہل اوسکی کی پس کہا جبرئیل نی ای رب میری تحقیق اون لوگون مین بندا تیرا ہی فلانا کہ نہین گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اسلیے کہ مونہہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا بسبب میری اور بسبب دین میری کی ایک ساعت ہرگز **ف** حاصل یہہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک ساعت کبھی اور اسمین فراخی ہی کہ اگر ایکبار بہی غضہ ہوتا اللہ کی لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کی ۶۸ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یسأل العبد یوم القیمۃ یقول مالک اذا رایت المنکر فلم تنکرہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیلقی حجتہ فیقول یا رب خفت الناس ورجوتک روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ عز وجل پوچھیگا بندہ سی دن قیامت کی پس فرماویگا کیا ہوا تجکو جب دیکھا تو نی ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تو نی اوسپر یعنی تغیر نکیا تو نی اوسکو اپنی زبان اور ہاتھ سی فرمایا پیغمبر خدا نی پس کہا جاویگا وہ

حجت اپنی یعنی عذر بیچ ترک کرنی انکار کی جبکہ ارادہ کریگا اسر اوسکی نجات دینی کا پس کہیگا ای رب میری ڈرا مین لوگون سی یعنی بدون کی تعدی سے پس تغیر کرسکا زبان و ہاتھہ سی اور امید رکہتا تہا مین تیری عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نی یہہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** اسمین اقرار ہی اپنی گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اعتماد ہی کرم رب پر کہا بیہقی نی احتمال ہی یہہ کہ ہوا وس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی دیہ یا اور غلبہ سی اور نہ قدرت رکہتا ہو اوسکی دفع کرنیکی اپنی نفس سے پس اس سی معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سی اگر بسبب غلبہ و رعب لوگون کے نکرسکی تو جائز ہی اور امید عفو کی ہی اوسمین کذا ذکر الطیبی فی الشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع مین پس نہین عتاب کیا جاویگا اوسپر اور نہین محتاج ہی سکہانی حجت کا بلکہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ قصور کیا اوسنی فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اسر یہہ معذرۃ

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ یُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ اَصْحَابَہٗ وَیُوْعِدُھُمُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ اِلَیْکُمْ اِلَیْکُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہٗ اِلَّا لُزُوْمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اوسکی ہاتھہ مین ہی کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگی یعنی بصورت آدمیون کی مانند اور تمام اعمال کی کہڑی کیے جاوینگی واسطی لوگون کی یعنی اونکی کیا ہی ان کو دن قیامت کی پس اچہی پر مشروع بشارت یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور اپر خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنی یارون کو دور ہو مجہسی اور نہین طاقت رکہینگے یہہ واسطی اوسکی یعنی اوس سی جدا ہونیکی مگر لگنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی جدا اوس سی نہین ہوسکنی کی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہی اس سی الگ نہین ہوسکنی کی اور حاصل یہہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگی اچہی صورتون مین اور خوشبودار قبر مین اور اسیطرح دن قیامت کی اور اعمال بد خلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتہہ صیغہ مونث کی ہی اور پر بنا مجہول کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ ت خلیقۃ مین تانیث کی لیے نہین ہی بلکہ مبالغہ کی لیے ہی اور معنی یہہ ہین کہ یہہ دونون نوع ہین مخلوقات سی کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیے

کتاب الرقاق

ف کتاب ہی رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق کی ہی بمعنی نرم کے یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکی سننی سی دلمین نرمی پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت کے اوسنی حاصل ہوتی ہی

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسر علیہ وسلم نے دو نعمتین ہین کہ فریب ورٹوٹا کہائی ہوئی ہین اونمین بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی ان دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوٹی مین پڑی ہین کہ قدر اونکی نہین جانتی اور مفت ہاتہہ سی دیتی ہین اور بیچ معاملہ اونکی نفس سے فریب کہاتی ہین جیسیکہ بیچ معاملہ بیع و شراکی کوئی فریب کہاتا ہی اور متاع کو مفت ہاتہہ سی دیتا ہی اور زیان زدہ ہوتا ہی وہ دو نعمتین یہہ ہین صحت بدن امراض سی اور خالی ہونا وقت کا شواغل سی اور مشوشات سی پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتی یعنی کار آخرت نہین کرتی انمین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتی جبتک کہ بیمار ہون اور ساتہہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسیکہ کہا ہی علماء نی النعمۃ اذا فقدت عرفت اور معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین پہچانتی قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتی انمین ایسی اعمال بیچ دونون معاش کی کہ محتاج ہونگی آونکی آخرت مین اور تام ہونگی اور پر ضائع کرتی عمرون اپنی کی و وقت جاتی رہتی اونکیکی اور نہین نفع دیگی اون کو ندامت جیسیکہ فرمایا اسر تعالی نی و ذلک

یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر اسحال میں کہ نہیں یاد کیا اونہون نے اللہ کو اوسمین ❊ وعن المُستَورِدِ بنِ شَدّادٍ قالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ وَاللّٰہِ مَا الدُّنیَا فِی الآخِرَۃِ اِلَّا مِثلُ مَا یَجعَلُ اَحَدُکُم اِصبَعَہٗ فِی الیَمِّ فَلیَنظُر بِمَ یَرجِعُ رَوَاہُ مُسلِمٌ اور روایت ہی مستورد بیٹے شداد کی سی کہا اونہنے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہی قسم ہی خدا کی نہین ہی مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کی یعنی نعمتون اور ایام اوسکی مگر مانند ڈالنی ایک تمہاری کی انگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے ساتہہ کسچیز کی پہرلتی ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنے کسقدر پانی اوسمین لگیا تاہی دریا مین سی کچھہ نہین لگتا سواے رطوبت کی یا ایک آدہ قطرہ کی پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہی بہ نسبت آخرت کی اور یہہ بہی تمثیل ہی واسطی سمجہانی لوگون کی والا متناہی کو غیر متناہی کی ساتہہ کچھہ نسبت نہین قطرہ کہ دریا مین سی نکلتا ہی باوجود قلت حقارت کی کچھہ نسبت رکھتا ہی دریا سی اور دنیا آخرت سی اسقدر بہی نسبت نہین رکہتی ✦ حاصل یہہ کہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہوا اور اوسکی تکالیف تنگی پر جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللّٰھم لا عیش الا عیش الآخرۃ کہ حضرتؐ نے اسکو فرمایا ہی ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع مین پہر جانے کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہی اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کرے اوسکو طاعت مین ❊ وعن جابرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدیٍ اَسَکَّ مَیِّتٍ فَقَالَ اَیُّکُم یُحِبُّ اَنَّ ھٰذَا لَہٗ بِدِرھَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ اَنَّہٗ لَنَا بِشَیءٍ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَلدُّنیَا اَھوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِن ھٰذَا عَلَیکُم رَوَاہُ مُسلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک بکری کے بچہ چہوٹی کان والی یا بن کان والی کی مری ہوئی پر پس فرمایا کہ کون تم مین سی دوست کہتا ہی کہ یہہ ہوئی اوسکی لیے بدلی ایک درہم کی یعنی کوئی ہی تم مین سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدے پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہین دوست رکہتے ہم کہ ہماری لیے یہہ ہو بدلی کسی چیز کی فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہی خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتہہ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہی نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سی نزدیک تمہاری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مقصود اس سے بے رغبت کرنا ہی دنیا سی اور رغبت دلانی ہی عقبی مین اسلیے کہ حب الدنیا راس کل خطیۃ بنا بر اوس چیز کی کہ روایت کیا ہی اوسکو بیہقی نے حسن سے بطریق ارسال کی جیسے کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اس مین یہہ ہے کہ محبت کہنی والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہوا امور دینوی مین ہوتا ہے اوسکی اعمال مین دخل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہوا امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہی اوسکو آخرت چنانچہ اسلیے کہا ہی بعضے عارفون نے صاحبان یقین سے کہ جسنی دوست کہا دنیا کو نہین ہدایت کرسکین گی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کرسکینگے اوسکو تمام مفسد ❊ وعن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ الدُّنیَا سِجنُ المُؤمِنِ وَجَنَّۃُ الکَافِرِ رَوَاہُ مُسلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ ہی مومن کا اور بہشت ہی کافر کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا مشابہ قیدخانہ کی ہی مسلمان کی لیے کہ محنت اور شدت دیکہتا ہی اوسمین اور منہیات سی اپنی تئین بچاتا ہی اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہی یا تنگ ہی میدان دنیا اور سکونت اوسمین اسلیے ہمیشہ چاہتا ہی کہ اوس سی نکلے اور میدان ملکوت مین جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کے ہی کافر کی لیے کہ ساتہہ لذتون اور شہوات کے اوسمین مشغول ہی اور نہین چاہتا اوس سی نکلنا اور بعضے کہتے ہین مراد یہہ ہی کہ دنیا مانند قیدخانہ کی ہی مومن کی لیے بہ نسبت اون ثوابون اور نعمتون کی کہ طیار کی گئی ہین اوسکی لیے آخرت مین اور مانند بہشت کی ہی کافرون کی لیے مقابلہ مین اوس عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہی اوسکی لیے آخرت مین یعنی مومن ہرچند کہ دنیا مین ناز و نعمت مین ہی ہنوز کم ہی اوس سی جو آخرت مین بہتر اس سی پاویگا اور کافر ہرچند محنت و شدت دیکہے دنیا مین آخرت مین بدتر حال اوسکا اس سی ہوگا ✦ مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمہاری نانا صاحب

ے جو کہا ہی الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یہہ کیونکر صادق آوی ہ نسبت میری او رتمہاری تم تو گہوڑی پر چلی جاتی ہو اور چین مین ہتی ہو اور مین بیمار
ط ہر طرحکی تکلیف فقر وفاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ نے یہی جواب پایا جو بقول بعض کے نقل کیا گیا ۔ مولف **وعن انس** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یظلم مؤمنا حسنۃ یعطی بہا فی الدنیا ویجزی بہا فی الاخرۃ واما الکافر
فیطعم بحسنات ما عمل بہا للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الاخرۃ لم تکن لہ حسنۃ یجزی بہا رواہ مسلم
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن
تمام بہلائیان بسبب اوس نیکی کی دنیا مین یعنی رفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک نعمتیں اور بدلہ دیا جاوےگا بسبب اوسکی آخرت مین اور کافر کہلایا
جاتا ہی یعنی دیا جاتا ہی دنیا مین بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطی اللہ کی یعنی کہلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند اسکی یہانتک کہ جب پہنچیگا
طرف آخرت کی نہوگی اوسکی لیے نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت مین جزا اور
ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا مین بہی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی
آفات وناگوار چیزون سی اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیے تو بدلہ اوسکا تمام دنیا ہی مین پا جاتا ہی اور آخرت مین اوسکا بدلہ نہین دیکہتا اور اوسپر
ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیونکا دنیا مین ساتہہ انواع محنت ومشقت اور
بلاؤن کی یہانتک کہ جب پہونچیگا آخرت مین نہین ہوگی اوسکی لیے برائی کہ عذاب دیا جاوی اوسپر اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد
اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت من یعمل سوء یجز بہ کہا ابوبکر رضی نے کہ کون نجات پاویگا ساتہہ اسکی یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ بخشی اللہ تجکو ای ابوبکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین رنجور ہوتا تو کیا نہین بیمار ہوتا تو کیا نہین پہنچتین تجکو بلائین کہا ہان
یا رسول اللہ فرمایا یہہ اوسچیز سی ہی کہ بدلا اور سزا دی جاتی ہو تم ساتہہ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نے روایت کیا ہی کہ مصیبتین اور بیماریان جزا ہین
دنیا مین **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنۃ
بالمکارہ متفق علیہ الا عند مسلم حفت بدل حجبت اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈہانکی گئی
ہی آگ دوزخکی ساتہہ شہوتون اور لذتون کی اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتہہ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک
مسلم کی لفظ حفت کا ہی بمعنی گہیری جاتی کی بدلے حجبت کے **ف** یعنی جب یہہ مداومت کرینگی طاعات وعبادات پر اور یہہ صبر کرینگی شہوات ولذتون سی
سختی دیکہین اور مشقت کہینچین بہشت کو پہنچینگے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ مین ہووی جب تک وہ پہنچین اوسکو درمیان سی اوٹہاوین وہ چیز ظاہر ہوگی
پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتون کو پہنچین اور اونمین در آوین اور اونکو کرین پس اونسی گذر کر بہشت کو پہونچینگے اور اسیطرح شہوات
یعنی خواہش نفسانیات پردہ دوزخکی ہین جب شہوات کو پہونچین اور اونکی مرتکب ہون دوزخکو پہونچینگے اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہین مانند
شراب اور زنا اور غیبت اور مانند اسکی والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب رانی آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب اور ولایت
سی دور ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کی کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پہونچین اور اوسمین
در آوین معرفت خدا کو پہنچینگے فافہم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار وعبد الدرہم
وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد اخذ بعنان فرسہ
فی سبیل اللہ اشعث رأسہ مغبرۃ قدماہ ان کان فی الحراسۃ وان کان فی الساقۃ کان فی الساقۃ ان استاذن

لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنی اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنی معبود جبار
کی رضا پر اسطرح کہ لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کی اور نہین صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہو اور جمع
کرتا ہی اوسکو اور بخل کرتا ہی ساتہہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب زینت مین بقصد تکبر و تجمل کی اور صفت و نشان
بندہ ہونی زر اور کپڑے کا یہہ ہی کہ اگر دیا جاوی زر اور کپڑا خوش ہو اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی اور حرص اوسکی
اوسکی جمع کرنی مین ہی اگر دین راضی ہو اور اگر نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب
ہونا اوسی ہو پہر مکرر دعا بدکی تاکید کی لیی ہلاک ہوجیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہوجیو ایسا شخص اور جب وقت کانٹا لگی اوسکی پاؤن مین پس نکالا
جائیو یعنی جب شدت و محنت مین پہنچی کوئی مدد اوسکی نکیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور حرص و طمع کے چاہا کہ اونکی مقابلہ مین ذکر کرین طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتہہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین اور بی رغبت ہین دنیا اور زینت اوسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی
نظرون مین خوار ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوش حالی ہوجیو واسطی اوس بندہ کی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ
خدا مین پراگندہ ہین بال سر اوسکی گرد آلودہ ہین پاؤن اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر مین نگہبانی کی لیی مقرر کیا ہی تو ہوتا
ہی بیچ نگہبانی کامل کی یعنی نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اگر ہوتا ہی بیچ پیچہی کی لشکر مین یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو پیچہی
کے لشکر مین نگہبانی کی لیی رہتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمان بردار مسلمانون کا ہی جو کچہہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان رکہتی ہین رہتا
ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون کی مجلسون مین آنیکا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش کرتا ہی
کسیکی قبول نہین کیجاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی لوگون کی نظرون مین نقل کی یہہ بخاری نی ف بندہ دینار کا
اسی سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا مین اور اگر مال اوسکی ملک مین ہو اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور
خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیی ذکر کیا کہ یہہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کے اور لفظ خمیصہ ساتھ زبر خ کی
اور بروزن سفینہ کی چادر سیاہ خطدار اور صراح مین ہی خمیصہ گلیم سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو اسلیی ذکر کیا کہ اکثر اسکی پہننی
مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہین طاقت کہ کبہی اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندی اوسکی
ہوتی ہین اور نقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پاؤن سی نکالنا یعنی جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پاؤن سی
نکالنا ادنی مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اوسکی اس سی زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت
شارحین کے کیا ہی ہمنی الا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبح حال اوس جماعت کیسی اور برائی اور ذلت اور خواری انکی بی دنیا اور آخرت مین تو بہی
جائز ہی جیسکہ نہین پوشیدہ ہی یہہ ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ
عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى
ظَنَنَّا اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ
الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ
وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهِ

فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدریسی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق جملہ اون چیزون سی کہ ڈرتا ہون مین تمہاری صحابہ یا ای امت
پیچھی وفات اپنی کی وہ چیز ہی کہ کھولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو
یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ ہی حضرت یعنی بانتظار وحی کی دیر
تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نی پس پونچھا آنحضرت صلعم نی اپنی چہرہ مبارک سی پسینا کہ وقت
اوترنی وحی کی آتا تھا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنی والا اور گویا کہ آنحضرت نی تعریف کی اوسکی یعنی اور اچھا جانا اوسکو اس سوال مین اسلیے کہ
لوگونکو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سی ہی اور اس سے برائی پیش نہین آتی
مگر بعارض بخل و اسراف کی اور تجاوز کرنی کی حد اعتدال سی مانند بہار کی کہ نہین اوگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ
کہانیکی ہوتا ہی جیسیکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جملہ اوس چیز سی کہ اوگاتی ہی بہار قسم گہانس سی وہ چیز ہی کہ مارڈالتی ہی جانور کو
پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کی ہو جاتا ہی یعنی اگر مرا نہین قریب پہنچتا ہی یعنی ہلاک کی مگر کہانیوالا جانور گہانس سبز کا اس طرح کہ کہالی گہانس یہان
تک کہ تن گئین کوکہین اوسکی بیٹھا سامنی قرص آفتاب کی یعنی یہہ عادت ہی جانور کی کہ جب بہضمی سی پیٹ اوسکا پہول جاتا ہی تو آفتاب کی سامنی
بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی او جو کچھ اوسکی پیٹ مین ہوتا ہی نکلجاتا ہی جیسیکہ فرمایا پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی اپنا چارہ
پیٹ کا جاتا رہا پہر پہرا طرف چراگاہ کی پس کہایا اور تحقیق یہہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہی کہ آنکھہ مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ
اور خوش مزہ ہی کہ لینا اوسکا دلمین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوی مال کو ساتھہ حق اوسکی یعنی بقدر احتیاج کی وجہ حلال سی اور رکہی اوسکو
بیچ حق اوسکی یعنی مصرف اوسکی کہ واجب ہے یا مستحب پس اچھا مددگار ہی وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوی اوسکو بغیر حق اوسکی ہوتا ہی مانند
اوس شخص کے کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اوسپر یعنی اسکی اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ بہتا
عطف تفسیری ہی اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہی اسپر کہ ابتدا اوسکی شیرین اور سبز ہی اور پہر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہہ مین کی مین ڈرتا
ہون تمپر اس سی کہ کثرت اموال تمہاری وقت فتح ہونی شہرون کی باز رکہیگی تمکو اچھی اعمال سی اور علوم نافعہ سی اور پیدا ہونگی تم مین اخلاق بد مانند تکبر
عجب اور غرور اور محبت مال جاہ کی اور اون چیزون کی کہ متعلق ہین ساتھہ ان دونون کی لوازم امور دنیویہ سی اور مانند روگردانی کی سامان تیار کرنی
موت کی سی اور پہر پہرا الخ یعنی کہاتا ہی اور ہضمی کرتا ہی اور پیٹ سی نکالڈالتا ہی اور پہر کہاتا ہی اور یہہ تمثیل حال اوس شخص کی کہ بعض اوقات مین
افراط اور حد سی تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کی پہنچتا ہی بسبب غلبہ شہوۃ اور حرص کے کہ مرکوز ہی بیچ طبیعت آدمی زاد کی لیکن جلدی اوس
سی رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کی متوجہ ہو کر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتھہ پاک کرنی نفس کے گناہ
سی علاج نفس اپنی کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہی کہ مارڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اسمین
ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع و استغفار کی نپائی اور ساتھہ قیاس ان دونون قسمون کی کہی کی ایک اور قسم ہی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی
کہ اصلا تہہ گناہ پر رہا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا مین بی رغبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی
سبقت لیجانیوالا بھلائیون کی کرنی میں کہ سابق نی اصلا اپنی تئین دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسری مقتصد نی آلودہ کیا و لیکن تہوڑا اور تیسرا ظالم
نی آلودہ کیا [illegible] اعوذ باللہ من ذلک پہر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کی بیچ محبت مال اور صرف کرنے اوسکیلے [illegible]

فرمایا بالتحقیق یہہ مال سبز الخ اور بغیر حق اوسکیکی یعنی بغیر احتیاج کی طرف اوسکی اوجمع کیا اوسکو حرام سی اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنی کی
اور مانند اوسکی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اوس شخص کی ہی کہ اوسکو جوع البقر ہو اور مانند اوس بیمار کی ہی کہ اوسکو استسقا
کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کے اور پیٹ بہت پہولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمہ نے کہ دنیا
مانند سانپ کی ہی پس جو شخص کہ جانی منتر اوسکا جائز ہی وسکو لینا اوسکا والا نہین جائز پس لوگون نی کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نی وہ یہہ
ہے کہ معلوم کری کہ کہان سی لیتا ہی وسکو اور کس جگہہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو م ح ع **وعن** عمرو بن عوف قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فواللہ لا الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم
فتنافسوھا کما تنافسوھا وتھلکم کما اھلکتھم متفق علیہ اور روایت ہی عمرو بن عوف سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ نہین فقر سی ڈرتا مین تمپر یعنی اسلیے کہ اوسمین سلامتی غالب ہی اور وہ انفع ہی تمہارے لیے ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر اس سے کہ فراخ کیجاویگی
تمپر دنیا یعنی پس کروگی تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہووگی ساتہ انواع بلا کی جیسیکہ فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تہی پہلی تمسی یعنی پس ہلاک ہوی
وہ بسبب رحم کرنی کی فقرا پر بسبب کمال رغبت کی مال مین پس رغبت کروگی تم دنیا مین یعنی اختیار کروگی اوسکو تم اور رغبت کروگی اوسمین نہایت
جیسیکہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوسمین اور ہلاک کریگی تمکو جیسی ہلاک کیا اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سبب خوف کا فراخی دنیا سی کہ باعث
رغبت اور ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی اوسکیکی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا بیچ نزاع و خلاف
کی کہ نوبت قتل و قتال کی پہنچی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد فقر سی یہہ ہی کہ نہووی اوسکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور
بدن سی اور غنا سی مراد ہی زیادتی مقدار کفایہ پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونیکی عبادت رحمان سی م ح ع **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا وفی روایۃ کفافا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی *
ف مراد آل محمد ﷺ سی ذریت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا تابعدار اور دوست کا مل حضرت کی اور قوت اوس قدر کہانی پینی کو کہتی ہین جو نگاہ
رکہی بدن کو اور قیام بدن ہو اوسی اور بعضون نی کہا کہ وہ کہ جان بچا رکہی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتہہ زیر کاف کی وہ ہی کہ باز رکہی
اور بی پروا کری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان
ہے اوسکا کہ اکتفا ساتہہ ادنی معیشت کے اولی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کی بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگون مین سی کہ ارادہ کیا برگزیدہ
کرنی اونکی اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایک تو یہی کہ عادت ساتہہ قلیل کہانی کی ہی
جیسیکہ دو تین روز یا زیادہ اوس سے بہوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا
عیال نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اوس سے طلب کرتا ہی
پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اوسکی قوۃ طاعت پر ہو اور حرکات عادی فوت نہووین اور اس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہی
امت کو اسپر کہ بیچ طلب کرنی زیادتی کی مشقت نہ اوٹہاوین اور مقدار قوت و کفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سی تجاوز نکرین اور لکہا ہی
علما نی کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بہلائیون اور عبادت کی ہو
تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی م ح ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت
کے یعنی اوس قدر کہ کفایت کری امر دنیا مین اور باز رکہی اوسکو ما سوی اللہ سی اور قانع کیا اوسکو خدا تعالی نی ساتہہ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو
قسم رزق سی اور راضی کیا اوسکو ساتہہ قسمت کے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
الْعَبْدُ مَالِىْ مَالِىْ اِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاَقْنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ
لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا
ہی بسبب مالکانی مال کے اور تکبر کرتا ہی ساتہہ نسبت کرنی اوسکی اور نہین جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیزین ہین
یعنی جو کچہہ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیی اوسکی مال مین سی تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اونمین سی حقیقۃ اور باقی ہی اور منفعت دو صورت
مین ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونیوالی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہاڑ ڈالی یا اسر دی پس ذخیرہ کی یعنی عقبی کی
لیے اور وہ چیز کہ سوا اسکی ہی یعنی ذکر کیی گئی کی قسم اور اموال سی مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقدی اور جواہر اور مانند انکی پس
وہ بندہ گذر نیوالا ہی اون سی اور چہوڑ جانیوالا ہی اونکو واسطی لوگون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ذخیرہ کیا اشارہ اسمین طرف اسکی ہی کہ حج کرنا
مال کا حقیقت مین یہہ ہی کہ بخشی اور اسر دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطی روز حاجت کی قیامت مین ہی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَ
مَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتہہ جاتی ہین میت کی تین چیزین
پس پہر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنی مکان کو اور چہوڑ آتی ہین اوسکو اکیلا اور ساتہہ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتہہ جاتی ہین اوسکی اہل اوسکی
یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکی اور
عمل اوسکی یعنی اچہی اور بری پس پہر آتی ہین اہل و مال اوسکی اور ساتہہ رہتی ہین اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کچہہ
کہ مرتب ہوتا ہی اوس پر ثواب و عذاب سی چنانچہ اسی لیی کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ
اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کون ہی تم مین سی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سی یعنی
کون ہی کہ دوست رکہی یہہ کہ اوسکی لیی مال نہو اور اوسکی وارث کی لیی مال ہو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نہین کوئی ہم مین سی مگر مال اوسکا بہت
پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی اسر دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا وہ
ہے کہ پیچہی چہوڑ گیا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیی مال ہو تو چاہیی کہ اسر دی اور آگی بہیجی اور پیچہی نچہوڑی اور چونکہ
آگی نہین بہیجتا اور پیچہی چہوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق ادا
نہین کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنیکے واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چہوڑ جاوی تو افضل ہی جیسیکہ حدیث
مین آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چہوڑی تو بہتر ہی اس سی کہ بہیک مانگنی کی لیی لوگون کی آگی ہاتہہ پہیلاتی پہرین ہی **وعن**

مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَءُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ
قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی سی کی نقل
کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تہی الہکم التکاثر یعنی باز رکہا تمکو
اندیشہ آخرت کی سی اپسکی فخر کرنی نی ساتہہ کثرت مال کی فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نی
یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کی اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری ای بیٹی آدم کی نفع اور نصیب مال سی مگر وہ چیز کہ کہائی تو نی پس فنا کی تو نی اور
پہنی تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال و متاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** یعنی ساتہہ قناعت اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور بچنی کی سوال سی اور ساتہہ ترک کرنی حرص کے جسکا دل متعلق ہی ساتہہ جمع کرنی
مال کی اور حریص ہے اور طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہہ قوت اور کفاف کی اور دور ہی حرص
اور زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نرکہی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدل است نہ بمال + و بزرگی بعقل است نہ بسال + اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتہہ
غنا نفس کے حصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اوسکی محظوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخشا در دولت در تونگری سبب
کمال کے ہی نہ بسبب مال کی **بیت** تونگری نہ بمال است نزد اہل کمال + کہ مال تالب گور است بعد ازان اعمال + کہا بعض ارباب کمال نی **نظم**
رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا + لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ + فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ + وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ + اور یہہ
بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی **ع** **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ
مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ
اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ
الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون
شخص ہے کہ سیکھے مجھسی یہہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہہ اونکی یا سکہادی اوس شخص کو کہ عمل کری اوپر کہا مینی مین سیکہتا ہون یا
رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتہہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہہ اپنا یا ہاتہہ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتی ہین پکڑ کر گنتی ہین
پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ بیان ان کلمات کی بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچیگا تو تو ہوگا عابد ترین لوگونکا اور راضی رہ تو
ساتہہ اوس چیز کی کہ قسمت مین کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہویگا تو قسمت حق پر تو ہویگا تونگر ترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی ہوا
اپنی نصیب اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بی نیاز ہوا اور معنی تونگری کی یہی ہین اور احسان کر تو اپنی ہمسایہ سی یعنی اگرچہ برائی کری
وہ تجہی ہویگا تو مومن کامل اور دوست رکہہ سب لوگون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کے لیی یعنی خیر دنیا اور آخرت کی ہویگا تو
مسلمان کامل اور بہت مت ہنس ہنسی کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہی یاد خدا سی نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** عمل کری الخ اس سی معلوم ہوا کہ علم فی نفسہٖ افضل اور شریف ہی اگر عمل کیا اوسپر فہو المراد و گرنہ

بسبب تعلیم اور دین کی اور ہدایت کرنی اونکی بہی ثواب پاتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سی درست ہے اور محارم شامل ہی تمام کرنی منہیات کو اور ترک کرنا مورات کو اور عابد ترین لوگونکا اسلیکی نہین ہے کوئی عبادت افضل اس سی کہ نکلی عہدہ فرائض سے اور عوام لوگ ترک کرتے ہین فرائض کو اور مشغول ہوتی ہین ساتہہ کثرت نوافل کی پس ضائع کرتی ہین اصول کو اور قیام کرتی ہین ساتہہ فضیلتون کی پس بعض اوقات ہوتے ہے ایک شخص پر قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہی اونکی ادا کرنی سی اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش کرتا ہی طواف اور نفل عبادتون مین اور ہوتی ہی ایک پر زکوۃ یا حقوق لوگون کی اور کہلاتا ہی فقرا کو اور بناتا ہی مسجدین و مدرسی اور مانند انکیکی اور راضی ہو تو الخ پوچہا ایک شخص نے سید ابو الحسن شاذلی سی حال کیمیا سی پس کہا اونہون نی کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر تو اسدی طمع یہہ کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت مین کیا ہی تیرے اور کہا سید عبد القادر جیلانی رح نی کہ جان تو کہ قسمت نہین فوت ہونیکی تجہسی بسبب ترک کرنی طلب کے اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچی کا تو اوسکو بسبب حرص کرنی اپنی کی طلب مین اور بسبب کوشش اور مشقت کی پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتہہ اوسکی تاکہ راضی ہووی تجہسی ذو الجلال اور وہ چیز کہ دوست رکہی تو یعنی مثل وسچیز کی کہ دوست رکہی تو اوسکو اپنی خاص کر یہان تک کہ دوست رکہی تو ایمان کا فر کی لیی اور توبہ فاجر کی لیی اور مانند انکیکی اور بہت ہنسی سے ہوئیگا تو خوش دل اور زندہ ساتہہ ذکر رب کے ❊

ع وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ای آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کی لیی یعنی خوب فارغ کر اپنی دلکو واسطی عبادت رب اپنی کی بہر دونگا مین سینہ تیرا بی پروائی سی یعنی بہر دونگا دل تیرا علوم و معارف سی کہ پیدا کرینگی بی پروائیکو غیر مولی سی اور بند کرونگا مین راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کی اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوئی تو میری عبادت کے لیی اور گرفتار ہیچ مہمات اور مشاغل دنیا اور نفس کے رہی تو بہر دونگا مین ہاتہہ تیرا یعنی اعضا تیری طرح طرح کی شغلون مین اور دور نہین کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کی فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہی اور بیچ فارغ ہونیکی واسطی عبادت کے آسایش ہے اور غنا ہی دوح حاصل کر رنج مین ڈالیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کی بیچ طلب کرنی مال کی اور نہین پہنچیگا تو مال کو مگر اوسقدر کہ مقدر کیا گیا ہی تیرے لیی ازل مین اور محروم رہیگا تو غنا قلب سے بسبب ترک کرنی عبادت رب کے ❊ ع وعن جابرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہا اوسنی ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کی ساتہہ عبادت بہت کرنیکی اور ساتہہ کوشش و مشقت کرنیکی یعنی طاعت مین باوجود کم بچنی کی گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کی نزدیک ایک دوسرا شخص ساتہہ پرہیزگاری کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کے ہو ساتہہ پرہیزگاری کی یعنی اگرچہ اسقدر عبادت و کوشش ہو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ساتہہ لفظ یعنی کی تفسیر کے ہی کسی راوی نی لفظ رعۃ کی اور مراد ورع سی تقوی ہی یعنی بچنا حرام چیزون سے پس وہی مقتضی ہوتا ہی بجالانی عبادتون واجبہ کو ❊ ع وعن عمرو بن ميمون الاودي قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی عمرو بیٹی میمون اودی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نی واسطی ایک شخص کے اس حال پر کہ آنحضرت نصیحت کرتی تہی اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون فی الحال
پہلی پانچ عوارض کی کہ متوقع ہون زمانہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادۃ پر پہلی بڑہاپی اپنی کی یعنی اوضعیف
ہونیکی طاعت سی اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑہاپی مین ہو پہلی بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہی بعد ایمان کی اور غنیمت گن تونگری
کو پہلی فقر اپنی کی اور غنیمت گن فرغ وقت کو مشاغل و مشوشات سی پہلی مشغول ہونی اور مبتلا ہونیکی اوسمین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلی
موت کی یعنی بڑہاپا اور بیماری و محتاجگی اور شغل و موت آنیوالی ہین جب تک کہ نہین پہونچی ہین تب تک وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت اصل
مین وس مال کو کہتی ہین کہ کافرون کی لڑنیسی ہاتہہ لگی اور بعضی بالی مقصود بلا مشقت کی بہی آتا ہی اور اغتنم اغتنام سی ہی بمعنی اپنی غنیمت
کے اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادات مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون اخرویہ پر یہہ مطلق احوال کی اور پہلی فقر اپنی کی یعنی مفقود کرنی
تیری کے اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنی کی ۱۲ ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَنْتَظِرُ اَحَدُکُمْ اِلَّا غِنًی
مُطْغِیًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِیًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرٌّ غَائِبٌ یُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ
وَالسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی وسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین انتظار کرتا ایک
تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنیوالی اور حلال و نہی سی باہر ڈالنی والی ہی یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بہلا دینی والی ہی طاعت حق کو
یعنی بسبب گرفتاری بہوک و برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کی یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنیوالی ہی بدن کی یعنی بسبب
سختی اپنی کی یا دین کو بسبب کسل کی کہ پیدا ہوتا ہی بسبب اوسکی یا انتظار نہین کرتا ہی مگر بہت بڑہاپی کا کہ کم عقل و بیحواس اور بیہودہ گو کر دیتا
ہے یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنیوالی ہی اور ہلاک کرنی والی ہی کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اوسپر نہی یا انتظار نہین لیجاتا ہی مگر دجال
کا کہ اخیر زمانہ مین آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بد غائب ہی کہ انتظار کیا جاتا ہی اوسکا اور حاضر ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار
نہین کرتا ہی مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث
کے یہہ ہین کہ فرماتی ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہی یعنی حالت فقر
مین کہ آسایش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہی کہ سرکشی مین ڈالی اور راہ راست
سے لیجاوی اور اسیطرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا
ہے کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کو بہلادی اور اسیطرح معنی اور جملون کی سمجہہ لی ۱۲ ح نہین انتظار کرتا الخ یہہ واقع ہوا ہی
بطور توبیخ کی اوپر تقصیر مکلفین کی بیچ دین اپنی کی یعنی کب عبادت کروگی تم اپنی رب کی پس تمنی اگر نہ عبادت کی اوسکی باوجود قلت شواغل
اور قوۃ بدن کی تو کیونکر عبادۃ کروگی اوسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کی شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ ۱۲
ح **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ
وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہی اور دور کی گئی ہی درگاہ رحمت سی یعنی ایسی کہ دور کرنیوالی ہی اللہ تعالی سی اور راندی گئی ہی
ہر چیز کہ دنیا مین ہی یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سی مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی خدا اوسکو اور عالم
اور سیکہنی والا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین

اسسی یا ما والاہ کی معنی یہہ ہین وہ چیز کہ قریب و مشابہ ہی ذکر کی قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سی یا وہ چیز کہ تابع ہی ذکر کی اور
لوازم اور مقتضیات اوسکی سی ہی قسم اتباع اوامر اور نواہی الہی عز اسمہ کی سی اور والاہ وجہ اول پر ولی سی ہی بمعنی محبت کی اور وجہ ثانی پر
ولی سی ہی بمعنی قرب کی اور اوپر وجہ ثالث کی موالات سی ہی بمعنی تبعیت کے اور یہہ اوس تقدیر پر ہی کہ مراد ساتھہ ذکر کی ذکر اسم الہی کا ہو عز اسمہ جلیلہ
متعارف ہی اور اگر مراد ساتھہ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب و تعبد کی کرین تو طاعتین اور عبادتین باعتبار ان معنی کی سب داخل ذکر کی
ہونگی اور مراد ساتھہ ما والاہ کی اسباب و آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مدد کرنیوالی اوسپر ہین قسم کفاف معیشت اور ضروریات کی سی اور ذکر
کرنا عالم اور متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کی سی ہوگا ❊ وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت
الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی سہل بیٹی سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس
مین سی گہونٹ پانی کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی اگر دنیا کی کچہہ بہی قدر ہوتی اسکی نزدیک تو کافر کو ادنی چیز بہی نہ ملتی اسلیے
کہ عدو اسکی ہین اور عدو کو نہین دی جاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینی والی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافرون کو دیتا ہی اور
اپنی دوستون کو نہین دیتا جیسیکہ اشارہ کیا اسحدیث مین ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اوسکی دنائت ہی کا سبب ہی اللہ تعالی کی
نزدیک کہ بہت دیتا ہی دنیا کفار و فجار کو جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی لولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو جاوینا
کی لوگ جماعت واحد یعنی کفر پر تو کرتی ہم واسطی اونکی کہ کافر ہوئی ہین واسطی گہرون اونکی چہت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما عند اللہ خیر للابرار
اور فرمایا ورزق ربک خیر و ابقی ❊ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا الضیعۃ
فترغبوا فی الدنیا رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا مین ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ضیعہ ساتھہ زبر ضاد اور جزم
ی کی صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونیسی ان مین اور مانند انکی مین کہ جو مانع ہون عبادت سی اور
خوب متوجہ ہونیسی طرف امور عقبی کی ❊ اسلیے کہ ان چیزون کی اختیار کرنی مین حرص اور طلب کرنی زیادہ کی پیدا ہوتی ہی اور یہہ اوسکی حق مین
ہی کہ گرفتار ہونا اسباب مین اوسکو مانع حضور سبب ہو اور ادا حقوق سی باز رکہی اور اگر ایسا ہو تو منع نہین اور ان دونون معنون کو آیہ کریمہ
رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہی یعنی اللہ اسکی یہہ کہ وہ مرد کہ باز نہین رکہتی اونکو تجارۃ اور نہ بیع ذکر خدا سی یعنی بیع اور تجارۃ نہین رکہتی تا
ان ہو یا یہہ مراد ہی کہ ہونا انکا ذکر سی باز نہین رکہتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالی کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب تر کرتا ہی ❊
کثرت مال و جاہست زرع و تجارت ❊ چو دل با خدا ایست خلوت نشینی ❊ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب اخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی علی ما یفنی رواہ احمد والبیہقی فی شعب
الایمان اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص دوست رکہتا ہی دنیا اپنی کو یعنی ایسا دوست
رکہتا کہ غالب ہو حب مولی پر نقصان پہنچاتا ہی آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت مین اسلیے کہ مشغول ہوتا ہی ظاہر و باطن اسکا
دنیا میں پس نہین ہوتی اوسکو فراغت واسطی امر آخرت اور طاعت مولی کی اور جو شخص دوست رکہتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پہنچاتا ہی دنیا اپنی کو یعنی
بسبب متوجہ ہونی اوسکی امر دنیا مین بسبب مشغول ہونی اوسکی امر آخرۃ مین اور درجات اوسکی بین ہین حجاب نہین کہ دوستی دنیا اور آخرت کی جمع

جمع نہین ہوتین تو پس اختیار کرو اوسچیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر اوسچیز کی کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان
ف علامت اختیار کرنی عقبی کی اور اعراض کرنیکی دنیا سی یہہ ہے کہ مستعد رہی موت کی لیی پہلی آنی اوسکیکی ++ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اونہی نقل کی یہہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جو کوئی گرفتار انکی
محبت کا ہی اور بسبب انکی بندگی خدا سی دور پڑا ہی وہ گویا بندہ ہی انکا اور لعن کے معنی ہین ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے ++ **وعن**
کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ
عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی کعب بیٹی مالک کے سی اونی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا اوسکی باپ نی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دو بھیڑیی بھوکی کہ چھوڑی گئی بیچ ریوڑ بکریونکی بہت خراب کرنیوالی بکریونکو حرص کرنی شخص کے سی
مال و جاہ پر واسطی دین اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال و جاہ پر
بہت خراب کرتی ہی اوسکی دین کو کہ مشابہ ہی بکری کی بسبب ضعف اوسکیکی مقابلہ مین حرص کے بہ نسبت خراب کرنی دو بھیڑیون بھوکون کے ریوڑ
بکریون کو یعنی وہ بھیڑیی ریوڑ کو ایسا خراب نہین کرتی جیسی حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث مین جو ہی عن ابیہ تو ہی اسیطرح مشکوۃ
کے نسخون مین لیکن یہہ بسبب سہو و خطا کی ہی اور صواب یہہ ہے کہ لفظ عن ابیہ نہ ہو اسلیی کہ باپ کعب کا کہ مالک ہی ساتھہ شرف اسلام کی مشرف نہین
ہوا اور جامع ترمذی مین یون ہی عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کی بعضی نسخون مین بھی اسیطرح واقع ہوا ہی پس یہہ حدیث کعب بن مالک
سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اون تین تینون مین سے کہ پیچھی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی ++ **وعن** خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِیْهَا اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِیْ هٰذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی خباب سے اونی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا خرچ نکیا کسی مسلمان نی کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنی مین
مگر کہ ثواب پاتا ہی وسمین مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی گہر کی بنانی مین کہ اوسمین اجر و ثواب نہین ہوتا اور
یہہ بحر صورت ضرورت و احتیاج کی اور بنانی مکانون خیر کی ہی الا بنانا گہر کا ضروریات سی ہی اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکان
خیر کی مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکیکی کہ بنانا انکا مستحسن و مستحب ہی ++ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَیْرَ فِیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خرچ کرنا سب خدا مین ہی یعنی ثواب رکھتا ہی اگر بہ نیت تقرب کی
کری مگر خرچ کرنا بیچ بنانی عمارت کی یعنی اگر زائد ہو حاجت سے پس نہین ہے نیکی اور ثواب اوسمین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی
ف واسطی واقع ہوئی اسراف کی اور اسراف نہین دوست رکہتا اسراف کو اور سوا اوسکی جو خرچ کرتا ہی بہ نیت تقرب کی وسمین اسراف نہین ہے اسلیی کہ وہ قبیل
کہلانی اور انعام کے سی ہی اور یہہ دونون چیزین برابر ہین واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ++ **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰی قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ
وَحَمَلَهَا فِیْ نَفْسِهٖ حَتّٰی لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا سَلَّمَ عَلَیْهِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ
الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِیْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ
فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَالَا اِلَّا مَالَا يَعْنِيْ اِلَّا مَالَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک دن اس حال مین کہ ہم جماعت اصحاب کے ساتہہ آنحضرت کی تہی پس دیکہا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے
انصار مین سے بنایا تہا پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بطریق انکار و تحقیر کی کہ کیا ہی یہہ گنبد یعنی یہہ عمارت بڑی ہی کسنی بنایا ہی اسکو عرض کیا
حضرت کی صحابہ نے کہ یہہ گنبد ہی فلانی شخص کا کہ ایک مرد انصار مین سے ہی پس سکوت فرمایا حضرت نے اور کچہہ نہ کہا ولیکن رکہا اس بات کو بطریق کراہت
اور غضب کے اپنی دلمین یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوسنی حضرت پر لوگون مین پس موتہہ پہیر لیا حضرت نے اوس سی یعنی جواب اوسکی
سلام کا نہ دیا یا دیا اور موتہہ پہیر لیا التفات نہ کیا اوسکی طرف واسطی ادب دینی اوسکیکی اور تنبیہ کرنی غیر اوسکیکی کیا آنحضرت نے یہہ فعل کئی بار یعنی
وہ شخص سلام کرتا تہا اور آنحضرت موتہہ پہیر لیتی تہی اوس سی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دیتی تہی یہانتک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ چہرہ مبارک
پر حضرت کی اور روے مبارک پہیرنا اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اسکی حضرت کے یارونسی یعنی خاص یارون سی کہ ہمنشین و مصاحب تہے اور کہا اوس
شخص نے قسم ہی خدا کی مین ناآشنا دیکہتا ہون اپنی سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکہتا ہون حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکہا تہا
یعنی سبب اسکا کیا ہی کہا صحابہ نے کہ نکلی تہی حضرت اور دیکہا تہا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اوسکو پس پہرا وہ شخص طرف گنبد اپنی کی پس گرا دیا اوسکو یہانتک
تک برابر کردیا اوسکو ساتہہ زمین کی پس نکلی آنحضرت ایک روز پس نہ دیکہا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے کہ شکایت کی طرف ہماری مالک
اوسکی نی آپ کے موتہہ پہیرنی کی اوس سی اور پوچہا کہ سبب اسکا کیا ہی پس خبر دی ہمنی اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپ کی بسبب بنانی گنبد کی ہی پس گرا دیا اوسنی
اوسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی بیچ سبب مکروہ جاننی اوس عمارت کی آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہی آخرۃ مین اوپر مالک اوسکیکی الا مالا
الا مالا یعنی مگر وہ چیز کہ نہین ہے چارہ اوس سے اور ضروری ہی اوس قدر معاف ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** معنی حدیث کی یہہ ہین کہ جو عمارت
کہ بناوی اوسکو مالک اوسکا پس وہ وبال ہی یعنی عذاب ہے آخرۃ مین اور وبال اصل مین بوجہہ اور مکروہ کو کہتی ہین اور مراد عمارت سی وہ ہی کہ بنائی ہو تفاخر
اور حصول کے لئی زیادہ حاجت سی عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور خانقاہون کی کہ یہہ آخرت کی چیزون مین سی ہین اسیطرح جو چیز کہ ضرور
ہو آدمی کی لئی قسم قوت اور لباس اور مکان رہنی کی سی روایت کیا بیہقی نی انس سے بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہی اپنی مالک پر دن قیامت
کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نی واثلہ سی مرفوعًا کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہی مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتہہ ہتہیلی اپنی کی یعنی
تہوڑی بقدر ضرورت کی اور کل علم وبال ہی دن قیامت کی مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوی اوسپر ع **وَعَنْ** اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ
عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْ
وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ اور روایت ہی ابی ہاشم
بن عتبہ سی کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کی سی ایک خادم کہ سفر حضر و
مین خدمت کری اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اوسپر راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یعنی اگر کچہہ رکہا چاہی تو یہہ دو چیزین بہت
زیادہ اسلی احتیاط نکر یا صرف کر دی اور زہد رکہہ اور مقصود اس سی قناعت اور اکتفا کرنا ہی بقدر کفایت پر ان چیزون مین سے کہ توشہ ہون راہ آخرت کا
نقل کیے احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعض مصابیح کی نسخون مین عن ابی ہاشم بن عتبد ہی ساتہہ دال کے بدلی تا کی اور یہہ غلط کتابت ہی

سے یہہ غلطی ہوئی ہی ⁂ وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن ادم حق فی سوی ہذہ الخصال
بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہیں ہے
واسطے ابن آدم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزون کی گہر کہ رہوی اوسمین یعنے بقدر ضرورت کی ہو کہ دفع کری گرمی کو اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ
اوسکی ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر لاون کی کہ اوس سے بہوک کو دفع کری اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجہاوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف مراد
ساتہہ حق کی وہ چیز ہی کہ واجب ہے واسطی اوسکی اللہ تعالی کی طرف سی بغیر رنج و سوال کی اور اوس سے آخرۃ مین پس جب اکتفا کریگا اوسپر وجہ حلال سے نہین سوال
کیا جاویگا اوس سے اسلیے کہ یہہ چیزین ان حقوق مین سی ہین کہ نہین چارہ نفس کو انسی اور جو کچہہ کہ سوا انکی ہی حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اوسی او مطالبہ
کیا جاویگا اور جلف ساتہہ زبر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کی اور ساتہہ زیر جیم کی بہی روایت کیا ہی جمع جلفہ کی یعنی ٹکڑی خشک
روٹی کی کہ اوس سی بہوک کو دفع کری ہی ح وعن سہل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملتہ
احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما عند الناس یحبک الناس رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسی کام کی کہ جس وقت مین کرون اوسکو دوست رکہی مجکو اللہ اور دوست
رکہین مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنی ساتہہ ترک کرنی محبت اوسکیکی و اعراض کرنی سی زیادہ اوسکی سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت
کے تا دوست رکہی تجکو اللہ یعنی بسبب دوست رکہنی تیری کی دشمن اللہ کو کہ دنیا ہی اور رغبت نکر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کی ہی یعنی مال و جاہ تا
دوست رکہین تجکو لوگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف زہد کہتی ہین میل کرنیکو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہہ ہے کہ باوجود
میسر ہونی ملذذات کی بی رغبتی کری کہا ہی بعضون نی کہ نہین متصور ہوتا زہد اوسکی کہ نہیں ہے اوسکی پیسا مال و رنہ جاہ چنانچہ آیا ہی کہا گیا ابن مبارک کو یا
زاہد اونہون نی کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تہی کہ دنیا چلی آئی تہی اور باوجود اوسکی اونہون نی ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرینگے انتہی حاصل یہہ کہ قناعت
کری بقدر ضرورت ہر ہر چیز مین مانند کہانی اور پہنی و غیر ذلک کے اور چہوڑی فضولیونکو جب زاہد ہوتا ہی ہ وعن ابن مسعود ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان
نبسط لک ونعمل فقال ما لی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا رواہ احمد والترمذی
وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئی بوریئی پر پس اوٹہی حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریئی نی
حضرت کی بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نی کہ یا رسول اللہ اگر فرمائی آپ ہمکو یہہ کہ بچہاوین ہم واسطی آپ کی فرش نرم اور بناوین ہم واسطی
آپ کے کپڑی اچہی تو بہتر ہوتا سونی آپکے سی اس بوریای سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہے مجکو الفت ساتہہ دنیا کی و رنہ دنیا کو الفت و محبت ہی ساتہہ
میری اور نہین ہی حال میرا ساتہہ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچی ایک درخت کی اور سوار ہی ٹہرا رہا پہر چلا ٹہرا رہا اور چہوڑ گیا اوس
درخت کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یہہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہی یعنی نہیں ہے واسطی میری الفت ساتہہ دنیا کی
اور نہ واسطی دنیا کی الفت و محبت ساتہہ میری تا کہ رغبت کرون مین طرف اوسکی بہوں بچہاؤں دنیا پر اور جمع کرون اوس چیز کو کہ اوسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے
یعنی کونسی الفت و محبت ہے واسطی میری ساتہہ دنیا کی یا کون سی چیز حاصل ہوگی واسطی میری ساتہہ میل کرنی کی طرف دنیا کی لذا میل کرنی اوسکیکی
طرف میری اسلیے کہ مین طالب آخرت ہون اور دنیا سوکن ہی اور ضد اوسکی ہی اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹہرنی اور جلدی چلی جانیکی ہی اسلیے کہ
معلوم ہے کہ گہوڑی کی پیٹہہ پر قصد رہتا ہی سکیگا یعنی تہوڑی ہی دیر ٹہرتا اور یہہ بیج کہ اسمین اشارہ ہی طرف بعید ہونی مقصد کی یعنی آخرت کی اور اہتمام

کرنیکی ساتہہ قطع مسافت اوسکی اور نہ تعلق اور التفات کرنیکی کسی اور چیز کی طرف کرانغ ہوا اوس سے ۴۴ **وعن** اَبِی اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَاءِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَ
کَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ
قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ وَقَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی امامہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
بہت قابل رشک کے میری دوستوں مین سی نزدیک میری یعنی بہت اچہا اونکا از روی حال کی اور فضل اونکا از روی مال کی نزدیک میری
یعنی میری دین و مذہب مین البتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی اچہی کرتا ہی بندگی رب اپنی کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور
خلوت مین عبادت الہی مین مشغول رہتا ہی یعنی جیسکہ اطاعت و عبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر مین اور ہی وہ گمنام لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی
ساتہہ انگلیون کے یعنی مشہور اور انگشت نما خلق مین نہین ہے بسبب علم و عمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کے اوسپر پہر چٹکی
بجائی حضرت نی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے او رہو چکنی کسی چیز کی بجاتی ہین پہر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین غم زدہ
رونی والیان اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتہہ تخفیف ذال معجمہ کی پیٹہہ سواری
کے اور خفیف الحاذ قلیل المال و العیال کذا فی القاموس اور کہا صراح مین خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سی سبکدوش ہی پس راہ خالق
کی سیر خوب طرح کرسکتا ہی اور نہین ما نع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی او صاحب نصیبہ بڑیکا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتہہ حضور قلب کے
او رمناجات مع الکبر چونکہ شواغل اور تعلقات اہل و مال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوۃ او ر بہت حضور رکہنی والا ہوگا درویش کہ ترک دنیا او
قطع تعلقات کرتی ہین اسلیے کرتی ہین کہ نماز اور عبادۃ مولی تعالی بحضور کرسکین او رہی گمنام لوگون مین اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین
نکلجاتا اونمین سی اسلیے کہ نکل جانا اونمین سے موجب شہرت کا ہی اون مین ور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگون سی عام لوگ ہین پس نہین ضرر
کرتی اوسکو معرفت خاص لوگون کے یعنی اولیا او رصلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ ولا یشار الیہ الخ او ر نقد بیدہ کی معنی
یہہ ہین کہ مارا سر انگوٹہی کا بیچ کی اونگلی کی سر پہ یہان تک کہ سنی گئی اوس سی آواز او ر نہایہ مین ہی کہ نقد کیا آنحضرت نی ساتہہ انگلیون دست مبارک
اپنی کی جیسکہ درہمی نقد کرتی ہین یعنی پرکہتی ہین ایک پہر او ر پہر او ر او ر جانور جو دانہ او ٹہاتا ہی ایک پہر او ر پہر او ر اوسکو بہی نقد کہتی ہین او ر مراد مارنا
سر انگلیون کا ہی ایک کا دوسری پر بقصد تعجب او ر تقلیل کی یعنی حال اوسکا یہہ تہا چند روز مین موت آگئی پس چل کہڑا ہوا جیسکہ فرمایا جلدی
کی گئی موت اوسکی یعنی جلد انتقال ہوگیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سی یا مراد یہہ ہی کہ ایسا شخص جلد او ر آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کی
دنیا مین او ر غلبہ شوق آخرت کی ۷۸ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ
مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَذَکَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ
وَشَکَرْتُكَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی وہین ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیا
او ر ظاہر کیا مجہپر پروردگار میری نی کہ کردی میری لیے مکہ کی سنگریزون کو سونا پس کہا مینی نہین چاہتا مین یہہ ای پروردگار میری و لیکن چاہتا
ہون مین کہ پیٹ بہر کر کہاؤن ایک روز او ر بہوکا رہون ایک روز پس جسوقت بہوکا رہون زاری او ر عاجزی کرون طرف تیری او ر یاد کرون مین
تجکو او ر جسوقت سیر ہون مین تعریف کرون تیری او ر شکر کرون مین تیرا نقل کی یہہ احمد او ر ترمذی نی **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی یا معنوی
او ر یہہ ظاہر تر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسی او ر اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین او ر چاہو توشہ بناؤ عقبی کا بلا حساب و عتاب او ر بطحا او ر

البطحا جگہہ جاری ہونی پانی فراخ کی کہ اوسمین سنگریزی بار یک ہون اور مراد سونا کر دینی بطحا مکہ سی بہر دینا اوس نالہ کا ہی ساتہہ سونی کی یا کر دینا
سنگریزون کا ہی سونا اور یہہ ظاہر تر ہی جیسکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونیکی کر دی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیی سنگریزہ مکہ کی سونیکی
کر دون اور اخیر حملہ کا حاصل یہہ ہے کہ مینی فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکا رہون تو فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤنمین اور یہہ تعلیم اگاہ کرنا ہی
امت کو اوپر اختیار کرنی فقر و قناعت کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ یہہ فقر افضل ہی غناسی ✦ وعن عبيد الله بن محصن قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم امنا في سربه معافا في جسده عنده قوت يومه فكانما حيزت له الدنيا بحذافيرها
رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب　اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
صبح کری تم مین سی نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایکدن کا یعنی وجہ
حلال سی پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کر دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن
سی یا اسباب عذاب خدا تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سے اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتہہ زبر سین اور جزم رے کی ہی معنی نفس اور
طریق اور حال اور دل کی اور یہہ معانی ہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہہ کہ جو کوئی کہ اوٹہا صبح کو فارغ البال اور بی تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی
سی اور بعضون نی کہا کہ سرب معنی جماعت کی ہی پس معنی یہہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نے کہا ساتہہ زبر سین کے اور جزم رے کی معنی مسلک اور
طریق کی اور بعضون نے کہا سرب ساتہہ زبر سین اور رے کی معنی خانہ زیر زمین کے مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہہ روایت صحیح
ہو تو معنی اسکی ہی مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کی مانند سوراخ چوہے اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ✦ وعن المقدام بن
معديكرب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ملأ آدمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اكلات يقمن
صلبه فان كان لا محالة فثلث طعام وثلث شراب وثلث لنفسه رواه الترمذي وابن ماجة
اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی
پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنیکی سی برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہو سکتین کفایت کرتی ہین بنی آدم کو کئی ایک لقمی
کہ سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کی لیی اور درستی کرنی وجہ معاش کے لیی پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور ہو اور
اونی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کی تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیی تا
دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نے یعنی حق واجب یہہ ہے کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی رہی بسبب اوسکی
پیٹہ اوسکی تا کہ قوۃ حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدا تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہیرایا پیٹ کو اول ظرف مانند
اون ظروف کی کہ کام مین آتی ہین حوائج گہر کی از راہ حقارت شان اوسکی کی پہر اوسکو بدتر ظرفون کا فرمایا اسلیی کہ ظروف استعمال کیے جاتی ہین واسطے چیز مین کی
اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوۃ جب حاصل ہوگی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس ہوگا بدترا و ظرف سی کہا ابو حامد نے
کہ بہوک مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادۃ طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دلکو اور بہت ہوتا ہی
اوس سے بخار دماغ مین اور دوسری نرمی دلکی و صفائی اوسکی کہ اس سے دلمین تاثیر ہوتی ہے ذکر کی اور تیسری سبب ہے انکسار اور جاتی رہتی تکبر اور حرص اور
فرحت کہ جو مبدا طغیان ہی اور نہین ٹوٹتا نفس کسی چیز سی جیسکہ ٹوٹتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہہ ہے کہ نہین بہولتا بلا خدا اور عذاب اوسکو اور
اہل بلا کو اسلیی کہ پیٹ بہر بہول جاتی ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ سبب قائم رہنی دین مین توڑنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہونا نفس اماّرہ پر اور کم کہانا

صعیف کر دیتا ہی ہر شہوة و قوة کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہو آدمی اپنی نفس کا اور شقاوت اسمین ہے کہ مالک ہو اوسکا نفس اوسکا اور چہٹی دفع ہونا نیند
کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنی پیٹ بہر کہانا بہت کہایا پانی بہت پیتا ہی اور جسنی پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اوسکی اور اوسکی کثرت مین ضائع ہوتی ہی عمر اور فوت
ہوتی ہی تہجد اور پلید ہوتی ہی طبیعت و سخت ہوتی ہی دل و عمر بڑا نفیس جواہر ہی و راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کرے اور نیند موت
ہے پس بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر مین سی ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سی
اسلیے کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدے اوسمین طعام یا پکاوے اوسکو پہر محتاج ہوتا ہی
ہاتہہ کی دہونیکا اور خلال کرنیکا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہہ پینے کی لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور تمام عبادات مین
تو بہت نفع اوٹہاوے اوس سی کہا سری رح نی کہ دیکہی مینے ساتہہ علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی ہین اوسمین سے پس کہا مینے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی اونہون نی کہا مینے حساب کیا بیچ چبانے کی پہانکنے تک ستر تسبیح کا پس نہین چبائی مینے روٹی چالیس برس سی آٹہوین کم کہانی سی صحت رہتی
ہے بدن مین اور دفع ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سی و تشویش مین ڈالتا ہی دل کو اور محتاج
ہوتا ہی فصد کا اور پچہنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی او بہوک مین ان سب سی امن ہے اور نوین خفت محنت کی اسلیے
کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دسوین یہہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتہہ اوس طعام کی کہ زائد ہے
حاجت سی اور پر مسکینون کی پس ہو یگا دن قیامت کی اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہی
خزانہ اوسکی فضل اللہ تعالی کا ہی **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یتجشا فقال اقصر
من جشائك فان اطول الناس جوعا یوم القیمة اطولهم شبعا فی الدنیا رواہ فی شرح السنة وروی الترمذی نحوہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سی اسلیے کہ دراز ترین لوگونکا بہوک
مین دن قیامت کے دراز ترین اونکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت مین بہت بہوک لگیگی اوسکو نقل کی
بغوی نی شرح السنة مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی **ف** نام شخص ڈکار لینے والے کا وہب بن عبداللہ تہا او ربیہہ کنیت ہین چہوٹی صحابیون مین کہ
حضرت کی زمانہ مین بالغ نہوئی تہی منقول ہی اونسی کہ کہا اونہون نی کہ کہایا مینے ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کی پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت
نے کہ کیا ہی یہہ باز رہ ڈکار اپنی سی الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کر کہانی سے کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ آپنی فرمایا اسلیے کہ دراز ترین
لوگونکا الخ آیا ہی کہ پہر اونہون نی پیٹ بہر کبہی نہین کہایا یہان تک کہ مفارقت کی دنیا سی جبکہ رات کو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر صبح
کو کہاتی تہی تو رات کو نہین کہاتی تہی **وعن** کعب بن عیاض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل امة
فتنة وفتنة امتی المال رواہ الترمذی اور روایت ہی کعب بیٹی عیاض کیسی کہا اوسنی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق واسطے ہر
امت کی فتنہ اور آزمایش ہی جانب حق سی اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالی اونکو غنی کرتا ہی و امہال دیتا ہی تا آزماوی کہ حد
استقامت پر رہتے ہین یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجاء بابن ادم یوم القیمة کانہ
بذج فیوقف بین یدی اللہ فیقول لہ اعطیتك وخولتك وانعمت علیك فما صنعت فیقول رب جمعتہ وثمرتہ
وترکتہ اکثر ما کان فارجعنی اتك بہ کلہ فیقول لہ ارنی ما قدمت فیقول رب جمعتہ وثمرتہ وترکتہ اکثر
ما کان فارجعنی اتك بہ کلہ فاذا عبد لم یقدم خیرا فیمضی بہ الی النار رواہ الترمذی وضعفہ

اور روایت ہے انس سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہے یعنی بسبب کمال ضعف
وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کھڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالی کے پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کے یا بلا واسطہ ساتھہ زبان
قال یا حال کے دی تہی مین تجکو یعنی زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکے اور دیا مین تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور
جاہ اور مانند انکے اور انعام کیا مین تجپر یعنی ساتھہ اوتارنی کتاب کے اور بھیجنی رسول کے وغیر ذلک پس کیا کام کیا تونے یعنی کیا شکر ادا کی تونے انکی
پس کہیگا اے رب میرے جمع کیا مینے مال کو اور بڑھایا مینے اوسکو یعنی ساتھہ سوداگری کے اور چھوڑا مینے اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنے اپنے کے بہت
اوس چیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پھیر بہیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیری پاس مال سارا یعنی ساتھہ خرچ کرنے اوسکی تیری راہ مین یہ کیا
خبر دی ہے کفار کے حال سے انہم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماویگا اللہ تعالی اوسکو کہ دکھلا مجکو وہ چیز کہ آگے بہیجی
تونے یعنی واسطے آخرت کے قسم مال سے اب وہ مال رکہا ہوا دنیا مین فائدہ نہیں کہتا اور ممکن نہیں پھر بہیجنا پس کہیگا یعنی چونکہ کچھہ آگے بہیجا نہوگا
شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے پانیکا نہیں کہیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہے گنہگار دن کی اور مبہوتون کی کہ جو عذر صریح نہیں رکہتے
بار بار اوسی پہلی بات کو کہے جاتے ہین اے رب میرے جمع کیا مینے اوسکو اور بڑھایا مینے اوسکو اور چھوڑا مینے اوسکو بہت اوس چیز سے کہ تہا پس پھر بہیج
مجکو کہ لاؤن مین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے کہ نہیں بہیجی اوسنے آگے کوئی بہلائی یعنی اون دی گئی چیزون مین پس
لیجایا جاویگا اوسکو اور حکم کیا جاویگا اوسکے لیے طرف دوزخ کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ معنی اوسکے
صحیح ہین نقل کی یہہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نے کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے کہ دیا تہا اوسکو مالک
اوسکے نے مال تاکہ تجارت کرے اوس سے اور نفع حاصل کرے پس نافرمان برداری کی اوسنے مالک کے حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اسطرح کہ صرف کیا
اوسکو غیر جگہہ اوسکی مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہیں کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹے مین ہے کہا ابو حامد نے جان کہ تمام بہلائیان اور لذتین اور سعادتین
بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہے نعمت لیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہے اور نام رکہنا سوا اسکے کا سعادت غلط ہے یا مجاز مانند نام رکہنے سعادت
دنیویہ کے کہ نہ سبب ہوا آخرۃ کے غلط محض ہے ہان جو سبب پہنچا وین طرف سعادت آخرویہ کے اور مدد ہوون اوسکے ساتھہ ایک واسطہ کے یا کئی واسطون
کے اگر اونکو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہے بسبب اسکے کہ پہنچا دینگی طرف نعمت حقیقی کے ع **وعن ابی هريرة قال قال رسول الله**
صلى الله عليه وسلم ان اول ما يسأل العبد يوم القيمة من النعيم ان يقال له الم نصح جسمك ونروك من الماء البارد رواه
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول پوچھا جانا بندیکا روز قیامت کے نعمت سے یہہ ہے کہ کہا جاویگا
اوسکو کہ کیا نہیں تندرستی دی تہی ہمنے تیری بدن کو اور نہیں سیراب کیا تہا ہمنے تجکو ٹہنڈے پانی سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ ٹہنڈا پانی
اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نے اپنے مرید سے کہا کہ اے بیٹے پانی سرد کر پی اسلیے کہ پانی سرد نکالتا ہے شکر کو تہ دلسے اپنے واسطے اللہ کے یاد رکہتا
ہون مین کہ جب پانی سرد پیتے بیخود ہو جاتے اور تہوڑی دیر ٹہیرتے تا بحال خود آوین جب بحال خود آتے کہتے سبحان اللہ یہہ کیا چیز ہے اور کیا جوہر ہے
اور کچھہ کلمات عالم ذوق وتوحید سے کہتے اور عجائب حال پانی کے سے یہہ ہے کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اسپر اور پہر قیمت کچھہ نہیں کہتا اور یہین
عجیب ایک **حکایت** منقول ہے ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پہنچا ہلاک کے پس ظاہر ہوا اوسکے
لیے ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نے کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسے پانی پہر رکا اوسکا
پیشاب یہان تک کہ دشوار ہوا اوسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیرے

اس مرض کا پس کہا بادشاہ نے کہ آیا ملک اور دونگا پس علاج کیا اوسنے پہر کہا اوس بادشاہ کو کہ لے ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی ورنہ مغرور ہوا اسکی
رونق پر اور بیچ جمع کرنے کے درمیان نعمت صحت اور پانی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہہ دونوں نعمتین جو اکٹھی بیان فرمائین تو اشارہ ہے اسپر کہ یہہ
ایسی بڑی نعمتین ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہہ نعمتین ایک طرف واللہ اعلم ع **وعن ابن مسعودٍ عن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم**
قال لا تزول قدما ابنِ ادم یوم القیمۃ حتّی یسأل عن خمسٍ عن عمرہٖ فیما افناہ وعن شبابہٖ فیما ابلاہ وعن مالہٖ من
این اکتسبہٗ وفیما انفقہٗ وماذا عمل فیما علم رواہ الترمذیُّ وقال ھذا حدیثٌ غریبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے وسنے نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین سرکینگے پاؤن آدمی کے روز قیامت کے یعنی کہڑا رہیگا اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہان تک کہ پوچہا جاویگا پانچ حالتو
سے پوچہا جاویگا عمر اوسکی سے کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچہا جاویگا جوانی اوسکی سے کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ رفتہ رفتہ
پرانا ہوجاتا ہی اور پوچہا جاویگا مال اوسکی سے کہ کہان سے کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال سے یا حرام سے اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت مین یا معصیت
مین اور پوچہا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کے کہ جانا یعنی علم کو پڑہا یا عمل کیا یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ابو درداء
سے ہی کہ کہا اونہون نے اے عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاویگا تجکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم تہا مین تو کہا
جاویگا تجکو کہ کیا عمل کیا تونے بیچ علم کے کہ سیکہا تونے اور اگر کہیگا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا تہا عذر تجکو جاہل رہنے مین کیون نہ علم
پڑہا تونے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی ذرٍّ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ انّک لست**
بخیرٍ من احمر ولا اسود الّا ان تفضلہٗ بتقوٰی رواہ احمد روایت ہی ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ذر کو کہ تحقیق تو
نہین ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہہ کہ زیادہ ہو تو ایک سے ان دونون مین سے ساتھ تقوی اللہ کی نقل کی یہہ احمد نے **ف**
یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطے ہونے انکی اکثر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد
ساتہہ ان دونون کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد ساتہہ سرخ رنگ
کے عجم ہی اور ساتہہ سیاہ رنگ کے عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہی اونکی رنگ پر اور عرب کو اسود
یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اوپر اور معنی یہہ کہ فضیلت حقیقی ساتہہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوی اور عمل صالح
کی نسبت کرنی فضیلت نہین کہتی جیسے کہ فرمایا حق سبحانہ نے ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم اور تقوی کی کئی مرتبے ہین ادنی اونکا تو تقوی کرنا شرک جلی
سے ہی اور اوسط اونکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سے ہی یعنی ریا اور سمعہ سے اور اعلی اونکا یہہ کہ ہو دائم الحضور ساتہہ اللہ کی
اور نہ رکہی دل خطرہ ماسوی اللہ کا ع **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زھد عبدٌ فی الدنیا**
الّا انبت اللہ الحکمۃ فی قلبہٖ وانطق بھا لسانہٗ وبصّرہٗ عیب الدنیا وداءھا ودواءھا واخرجہٗ منھا سالما
الٰی دار السّلام رواہ البیہقیُّ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین بے رغبتی کی کسی بندہ نے دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے قسم مال و جاہ سے مگر کہ اوگائی اللہ نے حکمت یعنی معرفت ہنوار
اوسکی دل مین یعنی رکہا گیا ساتہہ حکمت کی اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دیکہنے والا ساتہہ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت نفع اور خسۃ شرکاء
اور سرعت فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دلکا ذکر رب سے اور دیکہنے والا بیماری اوسکی کا یعنی علت محبت اور سبب اوسکیکا اور دوا اوسکیکا یعنی معالجہ اوسکا
ساتہہ معجون علم اور عمل کے اور پرہیز کرنی کی اوس سے اور صبر و قناعت کرنیکی اور راضی ہونیکی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نے دنیا اور آفات

اور بلیات سی سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیاسی اور متوجہ ہونیکی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی
بہشت کے اشارہ ہی اسمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام و کامل دار آخرت مین ہی اور بہشت مین ہی ایک روشن سے پوچھا لوگون نے کہ کیا حال ہی کہتی ہو تم
کہا خیر و سلامت ہی انشاء اللہ اگر بہشت مین در آوینگے **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ
اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً
وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمِعٌ وَاَمَّا الْعَیْنُ فَمُقِرَّۃٌ لِمَا یُوْعِی الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُہٗ وَاعِیًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نی دل اوسکا واسطی ایمان کی
یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سی اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق بُرون اور احوال بدی مانند حب دنیا و غفلت کی اور
مولی سی اور بہول جانیکی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نی یوم لاینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور کی زبان اوسکی راست گو اور کیا نفس اوسکی
مطمئن یعنی ساتہہ ذکر رب و محبت اوسکی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکی سیدہی یعنی غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و
تفریط کی اور کیا اوسکی کانون کو سننی والا بات حق کا اور کیا اوسکی آنکہہ کو دیکہنی والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور صنعتون پروردگار کا پس ای پرکان
قیف ہین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنی والی ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہی اوسکو دل اور تحقیق رستگار ہی پائی اوسنی کہ کیا خدا تعالی نی دل اوسکا
پاک کیا اوسنی اپنی دل کو یاد اور نگاہ رکہنی والا حق کا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** پس ای پرکان الخ یعنی کان بسبب پہچانی
اوسکی کلمہ حق کو مشابہت ساتہہ قمع یعنی قیف کی کہتی ہین اور قیف اوسکو کہتی ہین کہ ظرف یعنی شیشہ کی موتہہ پر رکہہ کر اوسمین سی روغن اور
شراب ور مانند اوسکی ڈالا جاتا ہی ظرف مین اسیطرح داخل ہوتا ہی سخن حق از راہ گوش کی دل مین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنی والی
ہے اوس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہی دل اوس چیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہی یا ظرف کرتی ہی دو چیز دلکو اور روآتی ہی اوسمین اور بنظر اس معنی کی قلب کہ مرفوع
اور منصوب پڑہا ہی اور حاصل معنی یہہ کہ آنکہہ کی راہ سی ہی دل مین چیزین دہلتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسکہ کان کی راہ
سے بعد ازان حاصل دونون حکمون کا بیان کیا ساتہہ قول اپنی کی وقد افلح الخ **وعن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْہِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُمْ
بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ مُّبْلِسُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت دیکہی تو اللہ عز وجل
کو کہ دیتا ہی بندہ کو دنیا سی باوجود گناہ کرنی اوسکی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی یعنی اسباب دنیا پس سوا اسکی نہین کہ وہ دنیا استدراج ہے پہر پڑہی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق استشہاد کی یہہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جبکہ بہول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیے گئی تہی ساتہہ
اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون نی امر نہی اوسکو کہولی ہمنی اونپر دروازی ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کے یہانتک کہ جب خوش ہوئی ساتہہ
اوس چیز کی کہ دی گئی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذلک نعمتین پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر ہی نقل کی یہہ احمد
نے **ف** استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہی یعنی سیڑہی کی ایک پایہ پر چڑہنا یا پہر اور پر پہر اور پر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہہ ہے کہ جب
گناہ کری بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دی یا دے مہلت اوسکو تا بندہ گمان لیجاوی کہ یہہ لطف ہی پروردگار کی طرف سی میری حق مین
پس توبہ اور استغفار گناہ سی نکری اور مغرور ہونا کہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہی جانب عذاب کی **وعن**

أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ
ثُمَّ تُوُفِّيَ آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک شخص مر گیا اور چہوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ دینار ایک داغ ہی یعنی اوسکی پیشانی
اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نی پہر مر گیا اور ایک شخص اصحاب صفہ مین سی پس چہوڑی دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ دو دینار دو
داغ ہین نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ایک جماعت تہی فقرا اور غربا اصحاب سی کہ صفہ مسجد مین رہتی تہی اور صفہ مسجد ایک جگہہ
تہی مسجد شریف سی کہ سایہ دار تہی ساتہہ چہپر کے اور اصل اوسکی مسجد تہی کہ جو وقت مین کہ قبلہ بیت المقدس تہا بنائی تہی اور جب قبلہ جہت کعبہ کے ہوئی
تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چہوڑا اور یہہ جماعت ہاں رہتی تہی مقدار ستر اسی تن کے اور کبہی کم بہی ہوتی تہی اور کبہی زیادہ بہی اور اونکی لیئے مکان تہا اور
نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل مین بیٹہی تہی اور ریاضت و مجاہدہ اور ذکر و تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیمین مشغول ہو کر
حاصل کرتا انوار کا کرتی تہی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تہی اغنیا اصحاب خدمت اونکی کرتی تہی اور قوت پہنچاتی تہی اور اپنی گہرون مین بطریق مہمانی کی
لیجاتی اور کتنی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص (مہمان) تہی کہ حضرت کی گہر سی طعام کہاتی تہی اور کبہی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کی بیچ کثرت طعام کی ہوتی تہی
چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سبکو کفایت کرتا تہا اور آنحضرت حکم کرتی تہی اونکی ساتہہ بیٹہنی کا پس رہا اونکو بہی حضور تشریف مین مشرف کرتی تہی اور فرماتی کہ
مین تم مین سی ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت مین تم میری ساتہہ ہوگی اور میری ساتہہ بہشت کو جاؤگی اور ابو ہریرہ بہی اونہین مین سی تہی
؎ دلا خوش باش کان محبوب جانان ؛ بدرویشان مسکینان سری ہست ؛ اور اسناد اور انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق مین تہا اونکی ہی اگرچہ اشتقاق
لفظ صوفیہ مین صفہ سی تکلف ہی لیکن معنی مین موافق ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نی جو دیناروں کی چہوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہہ
ہی کہ اگرچہ بیچ جمع کرنی اور نگاہ رکہنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کی شرع مین گناہ نہین ہی بلکہ اگر گنج رکہی بعد ادای حق زکوۃ کی
تو ممنوع نہین ممنوع وہ گنج ہی کہ اوسمین سی حق زکوۃ ادا نکری ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچہہ چہوڑ کر اور سب سی چشم پوشیدہ کر کر
اور صحبت فقرا کی اختیار کر کر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹہتی ہین اور رہتی ہیں گویا یہہ تشدید اور توبیخ اوپر چہوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہی چنانچہ راوی نی
کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سی مرا اور نکہا کہ ایک مرد اصحاب سی مرا یعنی اصحاب صفہ سی تہا کہ نام زد بنام فقر و زہد کی ہین اور اونکی صحبت مین بیٹہنا
اور دعوی حال اونکا کرنا منافی جمع کرنی درہم و دینار کی ہی اگرچہ اوروں پر کار آسان ہی الخ اور توضیح مقصد کی اس مقام مین یہہ ہی
کہ وہ دونوں تہی ساتہہ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تہی اونپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ اونکی پس وہ بمنزلہ سائلین کے تہی یا تو از روی قال کی
یا حال کی اور حلال ہی نہین کسیکو یہہ کہ سوال کری اس حال مین کہ اوسکی پاس ہی قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اونکا با وجود ہونی دینار کی پاس
اونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورۃ فقرا کی کہ پہنی کپڑی والی یا بناوی وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچہہ ہو قسم نقود سی یا اور
چیز کہ قایم مقام ہو نقود کی اور لیوی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی اور کہاوی تو وہ حرام ہی اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین عالم
یا صالح یا شریف اور نہ ہو نفس الامر مین مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی یا شرافت اوسکی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہی کہ شیخ
ابو اسحق گازرونی نی دیکہا ایک جماعت کو فقرا سی کہ کہاتی ہین طعام سی کہ موضوع تہا واسطی مستحقون کے پس کہا ای کہانیوالو حرام کی پس باز رہو
کہانی سی پس کہا شیخ نی کہ جسکی پاس نہو کچہہ دنیا سی کہاوی وہ والا نہ کہاوی پس کہا بعضون نی اور باز رہی بعضی پس کہا سبحان اللہ ایک کہانا
حرام ہی واسطی ایک قوم کی اور حلال ہی واسطی اوروں کی پس چاہیی کہ کمالی جاوین اہل حرمین شریفین لغربہا اللہ فی الدارین سی کہ کہاوی

کوئی ادنیٰ سے اسحال ہین کہ وہ غنی شرعی ہوا وقاف ہین ہی کہ موضوع ہی واسطی فقرا کی اور اسیطرح جو شخص کہ رہوی حجرون مین کہ وقف کیگیی ہون مساکین کیلیئے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتہہ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہہ کہ رہوی خانقاہون کی حجرون مین لیو ریا اعتبار کری کوئی ساتہہ اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطی فقیر و غنی کی پس تقدیر صحت ویکیکی نہین صحیح ہی وقف ہماری نزدیک اعتبار پر جبکہ ہون وہ غیر محصور ہم ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنِّي أَرَانِي قَدْ جَمَعْتُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے یہہ کہ وہ گئی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا ہاشم بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کس چیز نی رلایا تجکو ای ماموں میرے کیا بیماری نی قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص دنیا نی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تونی ولیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت کی تہی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مینی اوسپر کہا معاویہ نی اور کیا ہی وہ وصیت پیغمبر خدا کی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مینی آنحضرت سے فرماتی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کیسی ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کری اور تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا مینی مال نقل کی یہہ احمد اور ترمذی ور نسائی اور ابن ماجہ نی ف لفظ اُرانی ساتہہ پیش ہمزہ کے بمعنی اظن کے ہی یعنی گمان کرتا ہون اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکہتا ہون مین یا جانتا ہون مین ہم ع وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقِلُونَ فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہی ام درداسی کہ بیوی ابو درداکی تہین کہا کہ کہا مینی ابو درداء کو کیا ہوا ہے تجکو کہ نہین مانگتی تم یعنی مال و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسیکہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو دردا نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذرینگی وس سے یعنی بطریق سہولت کی گران بارین دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ ہلکا ہون مین یعنی ساتہہ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرینگی اوپر قلت مال کی واسطی چڑہنی کی اوس گہاٹی پر ف گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہاری اور درمیان داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سے موت اور قبر اور حشر اور رہولین ور شدائد اوسکی ہین اور گران باریعنی اوہنائی والی بوجہ مال وجاہ کی اور وسعت حال کی اور اسیلی کہا گیا ہی فاز المخففون وہلک المثقلون ہم ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا کوئی چلتا ہے پانی پر مگر تر ہوتی قدمون اوسکی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہے ایسا کہ چلی پانی پر اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیا دار سلامت نہین رہتا گناہون سی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی گناہون سی کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکہنی والون کیلیی ہی ف شدید دلاتا ہی فقیرون کی لیی اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دیتا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکہتا ہی ذکر نقصان مین یہہ کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی غنیا کی پانسو برس حاصل امر یہا ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ [illegible]

أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ اور روایت ہی جبیر بن نفیر تابعی سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وحی کی گئی طرف میری یہہ کہ جمع کرون مین مال اور ہوو نمین تجارت کرنیوالون مین سی ولیکن وحی کی گئی ہی طرف میری یہہ کہ تسبیح کر تو ساتھہ حمد پروردگار اپنی کے اور رہو تو سجدہ کرنیوالون مین سی یعنی نمازیون مین سی اور عبادت کر تو رب اپنی کی یہانتک کہ آوی تجکو موت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین ابی مسلم سی **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھہ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصًا نماز کی مستغرق رکھون اور اخیر عمر تک مشغول اسمین رہون مجکو فرصت مشغول ہونیکی ساتھہ تجارت اور خرید و فروخت و دیگر امور دنیا کی کہان ح **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری دنیا کو بوجہ حلال واسطی بچنی کی سوال سی اور واسطی سعی کرنیکی اپنی عیال کی لیے اور واسطی احسان کرنیکی اپنی ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سی دن قیامت کے اسحالت مین کہ چہرہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کری دنیا کو بوجہ حلال در حالیکہ طلب بسیار کی کرنیوالا ہی مال مین اور فخر کرنیوالا ہی یعنی فقرا پر بسبب مال کی جیسیکہ طریقہ اغنیا کا ہی اور ریا کرنیوالا ہی یعنی اگر تصدق کرتا ہی تو بطریق ریا اور دکہانی لوگون کی کرتا ہی ملیگا خدا تعالی سی اسحالت مین کہ اللہ تعالی اوسپر ہوگا خشمناک نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** ای عزیز میری بیچ طلب کرنی مال حلال کی بقصد زیادہ کرنی مال کی و فخر کرنیکی آپسمین و ریا کرنیکی تو یہ حال ہی بیچ طلب کرنی مال حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا طلب کرنیوالی حرام کا واسطی اشارہ کرنیکی طرف اسکی کہ نہین ہی یہہ کار اہل سلام کا اور یا اسلیے نہین ذکر کیا کہ وہ فحوای کلام سی آپ ہی سمجہا جاویگا ہ ح **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بن سعد سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ یہہ خیر یعنی مال کثیر خزانی ہین کہ اون خزانون کی لیے کنجیان ہین یعنی با خیر لوگ ہین کہ خزانی کہولتی ہین اور بخشتی ہین پس خوشی ہو جیو اوس بندہ کی لیے کہ کیا ہی اوسکو خدا تعالی نی کنجی واسطی خیر کی یعنی سبب کہلنی دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور سبب بند ہونی دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جیو اوس بندہ کی لیے کہ کیا ہی اوسکو خدا تعالی نی کنجی شر کا اور سبب کہلنی دروازہ اوسکا اور سبب بند ہونی دروازہ خیر کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی سی لکہا گیا ہی اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ یہہ خیر یعنی یہہ جنس خیر کو شنیدہ معلوم ہی کہ مانند محسوس کے ہی خزائن ہی یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین رکہی گئین درمیان بندون اوسکیکی اور واسطی اون خزانون کے کنجیان ہین یعنی اوسکی بندون کی ہاتہہ وہ جو بمنزلہ کلیون اوسکیکی ہین اور کنجی واسطی خیر کی یعنی از راہ علم اور عمل کی یا از راہ مال و جاہ کے اور کنجی واسطی شر کی یعنی واسطی کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بد سلوکی کی ساتہہ بہائی مسلمانون کی کہا راغب نی کہ خیر وہ چیز ہی کہ رغبت کری اوسمین سب مانند عقل کی مثلًا اور مانند عدل و فضل و چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یہہ کہ ہو خیر واحد شر دوسری کی مانند مال کی کہ اکثر ہوتا ہی خیر واسطی زید کی اور شر واسطی عمرو کی انتہی اور اسیطرح علم بہ نسبت بعض کی حجاب ہے سبب عذاب کا

اور بہ نسبت اوروں کی سبب قربت کا طرف اللہ تعالی کی اور قیاس کر اسپر اور عبادتوں کو کہ بعضی اونمین سی باعث عجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث نور اور سرور کی اور مانند تلوار اور گہوڑی اور مانند انکی کبہی ہوتی ہین آلہ جہاد کی ساتہہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبہی وسیلہ قتل کی جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہنچانی سبب انکے نیچی کی درجی روزخ کی مین **وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم یبارک للعبد فی ماله جعله فی الماء والطین** اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نہ برکت دیجاوی واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی کی یعنی بسبب اسکی کہ خرچ کری اوسکو بیچ رضا ای مولی اور عمارت عقبی اپنی کی گردانتا ہی اوس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کی کہ حوزائد ہی حاجت سی **وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا الحرام فی البنیان فانه اساس الخراب رواهما البیهقی فی شعب الایمان** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی اسلیئی کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی نقل کی یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اس سے سمجہا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضی کہتی ہین کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کی عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام وہی بنانا ہی اور معنی کلمہ فی کی مانند اس کی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہی نہ یہہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سی خرابی دین کی ہی اور احتمال کہتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کی ہی کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسکہ وارد ہوا ہی سے لدوا للموت وابنوا للخراب اسیطرح ہی بعضی شرحون مین اور یہہ بہی متصور ہی کہ مراد حدیث سی یہہ کہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین اسلیئی نہ بناؤ کہ وہان بیٹہو اور فسق کرو اور ساتہہ لچون کی صحبت رکہو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق کرین آخر کو خراب ہوتی ہی ہج اور ملا علی رح نی دو احتمال لکہی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہہ کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارت مین اور دوسرا یہہ کہ نہین دلالت کرتی اوسپر اور اسکو لکہا ہی کہ یہہ مناسب تر ہی ساتہہ باب کی +

وعن عائشة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدنیا دار من لا دار له ومال من لا مال له ولها یجمع من لا عقل له رواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی رضی اللہ عنہا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گہر اوس شخص کا ہی کہ نہین گہر واسطی اوسکی یعنی آخرۃ مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دنیا گہر اوس شخص کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی ہمیشہ اسمین ممکن نہین پس جسنی کہ دنیا کو گہر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیئی گہر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیئی مال یعنی مقصود مال سی خرچ کرنا اوسکا ہی بہلائیون اور مرضیات الہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضایع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ دار دنیا کو گہر نہ کہنا چاہیئی اور مال اوسکی کو مال نہ کہنا چاہیئی بسبب فنا اور حقارت اوسکی کی اور مرجع اس معنی کا ہی یعنی اول کی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ دنیا گہر اوسکا ہی کہ نہین گہر اوسکی لیئی آخرۃ مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیئی غنا اور مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گہر ٹہیرایا اور مطمئن ہوا ساتہہ اوسکی اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیوۃ الدنیا واطمأنوا بہا اور فرمایا یحسب ان ماله اخلده اوسکی لیئی آخرت مین گہر اور غنا نہین ہونیکا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ اوسکی کی بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین زائد ہی یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکہتا ہی

ہے حاصل معنی اسکی یہہ ہین کہ دنیا نہین لیاقت رکہتی اسکی کہ کہی جاوی کہہ مگر اوسکی لیے نہین کہ اوسکی لیے اللہ ورنہ لیاقت رکہتی ہی اسکی کہ کہی جاوی مال
مگر اوسکی لیے نہین مال اوسکی لیے و مقصود حقارت دنیا کی و رساقط کرنا رتبہ اوسکیکا ہی اس سے کہ کہی جاوین کہہ یا مال اوسکی لیے کہ ہی آخرت اوسکی لیے قرار
گاہ اور مال ہے وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ
حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ
مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ مین شراب یعنی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین وہ اوس سی وجود مین آتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کے اور
محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا مینی حضرت سی کہ فرماتی تہی پیچھی ڈالو
عورتون کو اسلیے کہ پیچھی ڈالا ہی اونکو خدا تعالی نی یعنی ذکر میں اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس مقدم کرو تم اونکو چیزون ذکر
کی گئی مین نقل کی یہہ تمام حدیث جیسیکہ مذکور ہوئی رزین نی اور نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق ارسال کی
اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ ف روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع علی امہ
وخالتہ وعمتہ کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار کیا پہر بلایا
گیا طرف پینی شراب کی پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئیں اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہے کہ ترک دنیا سر ہی ہر عبادت
کا کہا بعضون نی کہ جسنی دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نی کہ تینون
کلمات جامع ہین یعنی بہت سی گناہون کو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک انمین سی علیحدہ علیحدہ اصل ہی بہت سی گناہون کی ہے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَى وَطُولُ الْأَمَلِ فَأَمَّا الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ
فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ
أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْآخِرَةِ
وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت ڈرانیوالی اون چیزون
کے کہ ڈرتا ہون میں اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینی کی یعنی ساتہ تاخیر عمل کی پس پر خواہش نفس کے جو کہ مخالف ہی ہدایت
کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق سی اور فرمان برداری اوسکی سی اور پر درازی آرزوی جینی کی پس بہلا دیتی ہی آخرت
کو اور یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اور یہہ آخرۃ کوچ کرنیوالی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہی اور واسطے
ہر ایک کی دنیا اور آخرۃ سی بیٹے ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنی والی پس اگر کر سکو تم یہہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی ایسے
کام کرو کہ دنیا کی بیٹے گری سی نکلجاؤ اور تابع اور محکوم اوسکی نہو اسلیے کہ تم آجکی دن دنیا مین ہو کہ گہر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو عمل
کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہی حساب دنیا مین عمل ہی اور تم کل کو بیچ گہر آخرۃ کی ہو وگی کہ نہین ہے عمل وہمین بلکہ جگہہ حساب کی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب
الایمان مین ف کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اسطرح سی کہ نہین جانتا صاحب اوسکا جیسیکہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹہنی والا اوسکا اور اس سی فنا
ہونا دنیا کا اور [illegible] اوسکا سبب جلد سمجہا جاتا ہی اسلیے کہ آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا اوس طرف جاتی تو بہی آخر گذر جاتی اور تمام
[illegible]

نحب ظاہر کے بہ نسبت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ہی عمرؓ وعن علیؓ قال ارتحلت الدنیا مدبرة وارتحلت الاٰخرة مقبلة ولکل واحدة منهما بنون فکونوا من ابناء الاٰخرة ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل رواه البخاری فی ترجمة باب اور روایت ہی حضرت علی رضی یعنی بطریق موقوف کی کہ کہا کوچ کیے جاتی ہی دنیا پشت دی ہوئی اور کوچ کیے آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہماری یعنی ظاہر ہی پشت پھیرنا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کی ان دونوں میں سی بیٹے ہیں پس ہو تم آخرة کی بیٹوں میں سی یعنی ساتھ متوجہ ہونیکی طرف اوسکی اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹوں میں سی یعنی ساتھ اعراض کرنیکی آخرت سی اور متوجہ ہونیکی طرف دنیا کی اسلیے کہ آجکی دن یعنی دنیا میں عمل ہی یعنی وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کی حساب ہی اور نہیں ہے عمل روایت کی یہہ حدیث بخاری نی ترجمة الباب میں **ف** یعنی عنوان ایک باب میں بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مضمون اوسکا ہی۔

ع وعن عمروؓ ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب یوماً فقال فی خطبته الا ان الدنیا عرض حاضر یاکل منه البر والفاجر الا وان الاٰخرة اجل صادق ویقضی فیها ملك قادر الا وان الخیر کله بحذافیره فی الجنة الا ان الشر کله بحذافیره فی النار الا فاعملوا وانتم من الله علی حذر واعلموا انکم معروضون علی اعمالکم فمن یعمل مثقال ذرة خیراً یره ومن یعمل مثقال ذرة شراً یره رواه الشافعی اور روایت ہی عمرو سی کہ تحقیق نبی صلی الله علیه وسلم نی خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا آپنی خطبہ میں کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہاتا ہی اوس سے نیک بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سی حصہ کہتی ہیں فرمایا الله تعالی نی وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت ہے معین وعدہ کی گئی سچی یعنی محقق وثابت اور حکم کریگا آخرت میں بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک بد اور مومن اور کافر کی ساتھ ثواب عذاب کے آگاہ ہو اور تحقیق خیر وخوبی سب ساتھ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت میں ہے آگاہ ہو اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھ انواع اپنی کی دوزخ میں ہی خبردار رہو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب وحساب خدا سی خوف پر ہو یا یہہ معنی ہیں کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو الله سی کہ قبول ہوتا ہے یا نہیں اور جانو تم کہ تحقیق تم پیش کیے جاؤگی اپنی عملوں پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکھیگا جزا اوسکی یعنی آخرة میں یا دنیا میں اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی برا دیکھیگا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی **ف** پیش کیے جاؤگی اپنی عملوں پر یہہ عبارت محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہیں کہ عمل تمہاری پیش کیے جاوینگے اور یا معنی یہہ ہیں کہ تم پیش کیے جاؤگی حضرت پروردگار تعالی کی جیسیکہ عمل تمہاری ہینگے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اوسکی یہہ ہیں کہ تم سامنی کیے جاؤگی الله تعالی کی ساتھ افعال اپنی کی اور جزا دیے جاوینگے اور برا اعمال اپنی کی مانند پیش کرنی لشکر کی امیر پر۔

ح وعن شدادٍ قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ایها الناس ان الدنیا عرض حاضر یاکل منها البر والفاجر وان الاٰخرة وعد صادق یحکم فیها ملك عادل قادر یحق فیها الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الاٰخرة ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعها ولدها

اور روایت ہی شداد سی کہ کہا اونہی سنا میں نی رسول خدا صلی الله علیه وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی الله علیه وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہی کہاتا ہی اوس دنیا سی نیک وبد یعنی مومن وکافر اور تحقیق آخرة وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع غیر کاذب ہی حکم کریگا اوسمیں بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکھیگا اوسمیں حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کردیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھ ثواب وعذاب کے

ہوؤ تم آخرت کی بیٹون مین سی اور نہ ہوؤ تم دنیا کی بیٹون مین سے اسلیے کہ تحقیق ہر ایک تابع ہوتا ہی اوسکا بیٹا اوسکا **ف** اور دنیا باطلہ کا ٹھکانا دوزخ ہے اور آخرۃ حقہ کی جگہہ جنت ہی یعنی پس جو طالب و مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتھہ دوزخ مین ہونگی اور جو طالب آخرت کے ہین وہ اوسکی ساتھہ جنت مین ہونگی یہہ تو ملا علی رح نے لکھا ہی اور حضرت شیخ رح نے بعد حدیث کی لکھا ہی کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرۃ کی کریگا اور موافق اوسکی عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیے کریگا **وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَیْہَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یٰاَیُّہَا النَّاسُ ھَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی رَوَاھُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ** اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین طلوع ہوتا آفتاب مگر کہ دونون پہلو اوسکی مین دو فرشتے ہین کہ پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو یعنی سنتی ہی اونکو خلائق سوای جن وانس کی اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی کے یا انقطاع کر کر اور طرف سی رجوع ہو و طرف اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرتا ہی یعنی امر دین مین یا زاد عقبی مین بہتر ہی اوس مال سی کہ بہت ہو اور باز رکہی عبادت خدا تعالی سے اور خوشحالی سی روایت کین یہہ دونون حدیثین ابونعیم نے کتاب حلیہ مین **ف** شاید کہ یہہ نہ سنانے جن وانس کو اس سبب سی ہے کہ نہ اوٹھ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پہر اگر کوئی کہی کہ یہہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب وہ نہون نے نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگی جواب اسکا یہہ کہ کفایت کرتا ہی اونمین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر جن و انسان مین سے خطاب خاص انسان ہی کو اسلیے کیا کہ نہایت غافل و حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہان تک کہ باز رکہا اونکو اوسنی متوجہ ہونے سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت و سلیکی پس کہا گیا اونکو کہ کہان تک یہہ غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سے اور طرف عبادت رب اپنی کی رجوع **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہنچاتی تہی اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تہی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابوہریرہ نے جس وقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور پوچہتی ہین فرشتی کہ کیا آگی بہیجا یعنی اعمال خیر سی اور کہتی ہین آدمی کہ کیا پیچہی چہوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر **وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْہِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَھُمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ سِرَاعًا یَذْھَبُوْنَ وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَۃَ وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْہَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْھَا رَوَاہُ رَزِیْنٌ** اور روایت ہی امام مالک سی کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنی بیٹے کو کہ اے بیٹے میری تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد آدم سی آجکی دن تک اونپر مدت اوس چیز کی کہ وعدہ دیے جاتی ہین ساتہہ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو اے بیٹے میری تحقیق پشت دی ہی تو نے دنیا کو جبسیکہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہی گویا دنیا کو چہوڑ دیا اور تحقیق وہ گہر کہ چلتا ہی تو طرف اوسکی بہت نزدیک ہی طرف تیری اوس گہر سی کہ نکلتا ہی تو اوس سی نقل کی یہہ رزین نے **ف** دراز ہوئی الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ دراز و بعید ہوا ہی گویا پر وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کیی گئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنے والی کی لیکن وہ نہین جانتی مانند بیٹہنے والون کشتی پہری ہوئی کی یہہ بیان کیا اس معنی کو ساتہہ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور مراد اس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیے اور آخر جملہ حدیث کی یہہ دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوسی دور پڑتا ہی اور جس جگہ کے طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک تا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوسکی بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکی گی اور وہاں پہنچیگا اور مقصود اس نصیحت سی دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سی ع ح
وعن عبد اللہ بن عمرو قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس افضل قال کل مخموم القلب صدوق اللسان
قالوا صدوق اللسان نعرفہ فما مخموم القلب قال ھو التقی النقی لا اثم علیہ ولا بغی ولا غل ولا حسد
رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اونہی کہا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہرگز جھوٹ نہ بولی پس کون
ہے مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہے گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سی گذرنا اور نہ کدورت و کینہ اور نہ حسد نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف مخموم خم سی ہی یعنی جہاڑنی خاک وکوڑی کی زمین اور کوین سی پس یہان مراد یہہ ہی کہ دل اوسکا جہڑا ہوا اور
صاف ہی غبار اغیار سی اور پاک ہی بری خلاق سی جسکو سلیم القلب کہتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور نقی یعنی صاف دل
اور پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور تقی یعنی بچنی والا بری عقائد اور بری خلاق سی اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کے پوچھی احتمال ہی کہ وہ اس لغت
کو نہ جانتی ہون اسلیی کہ آنحضرتؐ کبھی ایک لفظ فرماتی ہی کہ صحابہ باوجود پہچاننی زبان عرب کی اور رکھنی فصاحت و بلاغت کی نہ سمجھتی تھی اور
معنی اوسکی نہ جانتی تھی لیکن اضافت مخموم کی قلب کے طرف اور معین ہونا مراد کا اس سی نہ دریافت کیا پس آنحضرتؐ نی بیان فرمایا اور یہہ احتمال ظاہر ہی
واللہ اعلم ع ح وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع اذا کن فیک فلا علیک ما فاتک الدنیا
حفظ امانۃ وصدق حدیث وحسن خلیقۃ وعفۃ فی طعمۃ رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی اوسی عبد اللہ بن عمر
سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب پائی جاوین تجمین ای مخاطب پس نہین ہے خوف تجھپر اور ضرر نہین ہے تجکو
فوت ہونی اور نہونی دنیا کی سی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندون کی اور حقوق نفس کے اور دوسری
سچے بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کہانی مین یعنی پرہیز کرنی حرام سی اور اکتفا کرنی مقدار حاجت پر اور بہت نہ کہاوی نقل
کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ضرر نہین ہے یعنی چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس نے بسبب اسکی کمال پایا
اور نورانی ہوا اور زیادہ حاصل ہوئی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا پہنچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سی کیا غم ہی بلکہ
اگر وہ ہون تو خلل و وحشت کا رخانہ جمعیت حضور مین اور کثافت اور ظلمت درمیان لطافت و نور کی پیدا ہوتا ہی ع ح وعن مالک
قال بلغنی انہ قیل للقمان الحکیم ما بلغ بک ما نری یعنی الفضل قال صدق الحدیث واداء الامانۃ وترک ما لا
یعنینی رواہ فی الموطا اور روایت ہی امام مالک سی کہ کہا پہنچا ہی مجکو یہہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کی کہ کس چیز نے پہنچایا ہی
تجکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتی ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پہنچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی نی اپنی بات کہنی
مین اور اور کی بات نقل کرنی مین اور ادا امانت نی یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چھوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نفع دی مجکو اور ضرورت نہو
مجکو اوسکی روایت کی یہہ مالک نے موطا مین کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث مین ف اسی جگہہ سی کہا ہی کہ حکمت راست گفتاری اور نیک
کرداری ہی اور لقمان بہانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تھی اور اختلاف ہی درمیان علما کی اسمین کہ لقمان
پیغمبر تھی یا نہین اور صحیح یہہ ہی کہ وہ حکیم و ولی تھی اور آیا ہی کہ اونہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تھی اور ابن عباس سی
منقول ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تھی نہ بادشاہ تھی ایک غلام کالی تھی کہ بکریان چراتی تھی حق تعالی نی اونکو مقبول بنایا اور حکمت و درجہ امر دی

اور عمل ہی اور اپنی کتاب مین ذکر اونکا کیا ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِیْءُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِیْ كِتَابِهٖ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آوینگی اعمال پس آویگی نماز پس کہیگی ای پروردگار میری مین نماز ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہیگا ای رب میری مین صدقہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آویگا روزہ پس کہیگا ای رب میری مین روزہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آوینگی اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکی اوپر اوسطرح کی کہ مذکور ہوئی فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی یعنی موقوف رکہیگا اللہ تعالی ہر ایک کی شفاعت کی قبول کو اور مہلت دیگا اونکی درخواست کی قبولیت کو یہ نرمی و مہربانی پہر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہہ وارد ہونی اوامر و احکام کا ہی پس کہیگا ای رب میرے نام پاک تیرا اسلام ہی یعنی سالم اور پاک تمام نقصانون اور آفتون سی اور سلامتی بخشنے والا بندون کا تمام شدائد اور خوفون سی اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنے والا اور مطیع امر اور تابعدار تیری حکم کا ہون اور فرمایا ہی تو نی اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہی بسبب تیری آجکی دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب تیرے جس سے مواخذہ کرونگا ساتہہ دینی عذاب کے اور بوسیلہ تیری دونگا مین یعنی ثواب پس تو اصل ہی اور مدار ہی تجہہ پر امر طاعت و معصیت کا جو کچہہ چاہتا ہی تو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اور جو شخص کہ طلب کری سوا دین اسلام کی کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سی وہ دین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانی والون سی ہی **ف** آوینگی اعمال بندون کی یعنی نیک اعمال حضور خداوند تعالی کی تا حجت ہون اور شفاعت کرین اپنی کرنی والون کے یا جہگڑین اپنی ترک کرنی والون سی اور اعمال یا تو اچہی صورت مین آوینگی کہ اللہ تعالی اونکو اچہی صورتین عطا فرماویگا جیسیکہ بعضی حدیثون اور آثار سی سمجہا جاتا ہی اور یا قدرت الہی ثابت ہی اوپر لانی اعراض کی اور کلام کروانی اونکی اور مین نماز ہون آئی ہون بیچ درگاہ لطف تیری کی تا شفاعت کرون بندہ کی باعتماد قبولیت اور آبرو کی کہ تیری درگاہ مین رکہتی ہون کہ مجکو ستون اپنی دین کا فرمایا ہی اور مقام عزت و قربت مین بٹہایا ہی تو نی اور فرمایا ہی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ چونکہ دنیا مین منع کرنی والی فسق و فجور کی تہی مین امیدوار ہون آجکی دن کہ مانع غضب اور عذاب تیری بہی ہون مین پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تو ای نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہی اور یہہ توقف اور مہلت دینی ہی قبول شفاعت اوسکی مین ساتہہ پاکیزہ تر وجہ کی اور اچہی کلام کی یعنی تجکو بہی فضل و شرافت ہی اور بجای خود ہی تو لیکن شفاعت کار وصفت ایک دوسری کی ہی کہ اصل و مبنی تیرا اور اور عبادتون ہم مثل تیری کا ہی اور جامع ہی تمام اچہی صفتون کا کہ وہ اسلام ہی جیسیکہ آگی آتا ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ کہڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اوس ذات کی ہی کہ جامع ہو کمالات کی جیسیکہ ذات پاک مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الہی کی ہی کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کہلوا سکیگا مگر وہ اسیطرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کریگا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہی جیسیکہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرتا ہون اس بندہ کی اور مجکو ساتہہ لطف اپنی کی نوازا تو نی اور میری حق مین فرمایا اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ اور مین ہون روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تو نی ساتہہ جزا خاص

کے کہ سوا تیری کوئی اوسکو نہ جانیگا او جسنی کہ مجھکو پایا اور حرمت وحق نگاہ رکھا میرا بخشا تو لی اور وعدہ بہشت مین جانیکا کیا تو لی اوس سے اور
اسلام جو کلام مذکور کہیگا اسلیے کہ درباب شفاعت وسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتھہ تعظیم و ثنا الہی کی کرتی تہا بیچ حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
اول ثنا خاص کردگار کی کرینگی بعد ازان شفاعت کرینگے پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھہ اسم سلام کی ... کریگا ... اپنی ... مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت وسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سی مراد ہو صفت رضا و تسلیم اور ترک اختیار کی کہ ... مقامات اہل قرب و
اصطفا کی ہی جیسیکہ حضرت ابراہیم عم کی حق مین آیا ہی کلام مجید مین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین رواہ ت وعن عائشۃ قالت
كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَإِنِّيْ إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ تہا واسطی ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوارگیری اوسمین تہین تصویرین پرندے جانوروں کی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیے کہ مین جب دیکہتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو **ف** یہہ تعلیل دلیل ہی اس پر کہ صورتین
بہت چہوٹی تہین یا یہہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکہنا اوس اسباب کا کہ جسمین کہ ... ہین ساتھہ اوسکی زینت
لیجاتا ہی فقرا کی حلاوت قلوب کو رواہ ت وعن ابی ایوب الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال
عِظْنِيْ وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِيْ صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَأَجْمِعِ الْإِيَاسَ مِمَّا فِيْ أَيْدِي النَّاسِ
اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو
پس فرمایا آنحضرت نی جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس نماز پڑہ مانند نماز اوس شخص کے کہ رخصت کرنیوالا اور چہوڑنیوالا ہی ماسوای اللہ کو یعنی خلق
اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتھہ خلوص کامل اور توجہ تام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووی تو عذرخواہی کا بسبب اوس
کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام کرنی کو یارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سی یعنی ایسی بات
نہ کہہ کہ اوس سی پشیمان ہووی اور محتاج عذر کرنیکا ہووی اور قصد مصمم کر اوپر ناامیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی یعنی قناعت
کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کی مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی تو رخصت کرنیکی وہ ہین جو ذکر ہوئی اور ممکن ہی کہ مراد رخصت کرنا حیات
کا ہو یعنی گویا کہ یہہ آخر نماز تیری ہی اور یہہ آخر وقت ہی وفات تیری کا جیسیکہ مشائخ کی وصیتون مین آیا ہے کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز اپنی
مین ایسا تصور کری کہ یہہ آخر نماز ہے اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سی ادا کریگا اور آخر حدیث مین اشارہ ہی طرف
اوسکی کہ الست پکڑنی لوگون سی علامت افلاس کی ہی اور غنا قلبی یہہ ہی کہ ناامید ہو اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی رواہ ح ع
وعن معاذ بن جبل قال لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن خرج معه رسول الله صلى الله عليه وسلم
يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسٰى أَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ
عَامِيْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا وَقَبْرِيْ فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ
فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا روى الاحاديث الاربعة احمد
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کر کے طرف یمن کے نکلی
ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانیکی لیے اسحال مین کہ وصیت کرتی تہی اوسکو اور معاذ تہی سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی
ہمراہ سواری اوسکی کی پس جب فارغ ہوئی حضرت وصیت سی فرمایا اے معاذ تحقیق تو نزدیک ہی کہ نہ ملی تو مجہسی بعد سال عمر میری کی کہ یہہ سال ہی

اور شاید کہ تو گذرے اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پھر التفات کیا آنحضرت نے یعنی
مونہہ پھیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا مونہہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ [illegible] [illegible] جو
ہون یعنی عربی یا عجمی گوری ہون یا کالی ہون شراف ہون یا رذالی ہون [illegible] ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نے **ف** [illegible] قبل الخ
تفسیر ہے التفات کی اور شاید کہ وجہ مونہہ پھیرنے کی معاذ سے یہ تہی کہ تا نہ دیکہیں [illegible] سبب نے آپکے گریہ [illegible] پہیر کر ضرور
ہے چہوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نے اونکو [illegible] ہوگا
مدینہ سے اور پہر دیکہیگا تو مدینہ کو اور نہین دیکہیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف [illegible] ترین
لوگون کی ساتہہ میری یعنی ساتہہ شفاعت میری کے یا قریب ترین لوگون [illegible] مدینہ
مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین و غیر ذالک پس دیکہہ طرف [illegible]
حرمین شریفین کی کہ اونہون نے باوجود دور رہنے کی تقوی [illegible]
ہوئی بسبب پہچانی ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہہ وصیت اور تسلی ہے معاذ کو [illegible]
تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہے معنی مین ہمارے ساتہہ ہے تو اور طیبی نے کہا کہ یہہ تسلی ہے معاذ کو [illegible]
جبکہ پہیر کر آوے تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتہہ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کی ساتہہ [illegible] بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگے جیسے کہ حدیث جبیر بن مطعم میں آیا ہے کہ ایک [illegible] ملازمت آنحضرت کی اور [illegible]
فرمایا پہر آنا اور وقت اوس عورت نے کہا کہ اگر آؤن مین اور آپ کو نہ پاؤن یا رسول اللہ [illegible] صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آوے تو اور نہ پاوے مجکو تو ابوبکر کے پاس آنا [illegible] خشیت آنا
ہے حضرت نے اوپر رعایت کرنے تقوی کی اور اسمین تسلی ہے واسطے بقیہ امت [illegible] زمانہ حضرت کا اور مرتبہ خاص کا اگر
تقوی کرین گے تو تقرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ ۱۲ ع **وعن** ابن مسعود قال تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ
الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ تُعْرَفُ بِهٖ قَالَ نَعَمِ التَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَ
الْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہے اللہ ہدایت
کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوے اوسکو طرف مقام اختصاص کے کہولتا ہے اور فراخ کرتا ہے سینہ اوسکا واسطے اسلام کے یعنی واسطے شرائع
اسلام کی بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہے سینہ مین کہلجاتا ہے اور فراخ
ہوجاتا ہے سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اس حالت کی کچہہ نشانی ظاہر مین کہ پہچانی جاوے وہ حالت ساتہہ اوس نشانی کی فرمایا آنحضرت
نے ہان اوسکی یہی نشانی ہے دور رہنا گہر غرور کی سے یعنی دنیا سے کہ جگہہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان بسبب اوسکی لوگون کو فریب دیتا ہے اور
مراد دور ہونے سے زہد اختیار کرنا ہے اور رجوع کرنا اور میل تام کرنا طرف آخرت کی کہ جگہہ ہمیشگی کی ہے اور مستعد رہنا واسطے موت کی پہلے
اوترنے اوسکی یعنی ساتہہ کرنے توبہ کی اور سبقت کرنے کی طرف عبادت کی اور صرف کرنے وقت کی طاعت مین **ف** یعنے قبول کرتا ہے تمام
شرائع اسلام کی اور شیرین معلوم ہوتی ہے اوسکی مذاق مین تلخی اون احکام کی کہ مقرر کیے ہین اللہ تعالی نے اور حکم کیا ہے اونکا اور یہہ

قلب حقیقت مین عرش رب ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی [illegible]

دینی والی اور عہد شکن ہے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے و منا الذین یشترون بعہد اللہ [illegible]

مانند سراب یعنی دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی [illegible]

کے یا ظاہر ہونے مقدمات اوسکی کے مرض ہی اور بہت بڑہا کر [illegible]

وعن ابی ہریرۃ وابی خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم العبد یعطی زہدا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ رواہما البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی ابو ہریرہ اور ابی خلاد سی کہ کہا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ دیکہو تم بندہ کو کہ دیا جاتا ہی [illegible]

وہ سکہایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت لا [illegible]

حاصل ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت [illegible] بہت [illegible]

لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین [illegible] حکمت [illegible] تعالی حکمت عطا

فرماوی اوسکی بڑی فضیلت آئی ہی فرمایا اللہ تعالی ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا [illegible]

واجب ہے ہر ایک پر کہ طالب ہی ہمنشینی اوسکی اور ساتھ [illegible] ہم کلامی اوسکی [illegible]

صحبت کو [illegible] اوسکی [illegible] اور علامت [illegible] بعد [illegible] کہ جو اوپر گذری حدیث

سابق مین علامت انشراح صدر سی [illegible] جمیع امور دنیا اور [illegible] یہی تحصیل

سی اور زیادتی قدر حاجت سی [illegible] طرف [illegible]

باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] بیان فضیلت [illegible] اور

بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طریقہ فقر و کفاف کی یعنی قدر ضرورت [illegible] اور دونو

مضمونون ذکر کیے کے جمع کرنی مین نکتہ یہہ ہی کہ حضرت کی اوقات بسری ہی بطور فقرا کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقرا کی فضیلت مین یہہ

بات کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہی اسمین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضی کہتی مین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اوسکی ہاتہہ سی خیرات و تقرب

کے چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بہی یہہ شان غنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشا

چنانچہ سابق ذکر یہہ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہی کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور حدیثین

باب کی تمام دلیلین اونکی ہین اور حق یہہ ہی کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبہی صلاح کار

غنا مین ہوتا ہی اور کبہی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اوسکا ہوتا ہی

وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور اسیطرح بیچ تمام صفتون متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی

منقول ہی کہ اونسی کسی نے پوچہا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا کہ فقیر شاکر دونون سی بہتر ہی اور اسمین اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک

نعمت ہی کہ اوسپر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہی کہ اوسپر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنی شیخ سی نقل کرتی ہین کہ جب تک

اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کی ہمسی کروا لیا بیعت ہماری نہ قبول کی فرمایا کہ کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتہہ پکڑا اور مرید کیا اور جاننا

بیان ہی لیے بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھہ نہ رکھتا ہو اور بعضون نے عکس اسکا کہا ہی اور مراد فقرا
سے بیان فقیر او مسکین ہین

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ رواہ مسلم روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دہکیلے گئی دروازون سی اگر قسم کہاوین اللہ پر تو البتہ سچا کری اللہ اونکو قسم مین نقل کی یہہ مسلم نے ف دہکیلی گئی الخ یعنی روکی گئی دروازون سی ساتہہ ہاتہہ یا زبان کی اور معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض وہ اسیکے دروازہ پر جا کھڑے ہوتے ہین تو اونکو اپنی گھر مین نہ آنی دی بسبب نہایت حقارت اونکیکی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سی دہکیلی گئے تو مجلسون ہے آنی لی سی بطریق اولی منع کئی جاوین گی اور یہہ اسلیے ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی چھپانا حال اونکیکا خلق سی تاکہ حاصل ہو اونکو سوا اللہ تعالی کی اورکسی سی کچھہ انس پس محفوظ رکھتا ہی اونکو کھڑے رہنی سی ظالمون کی دروازون پر اور کہانی مال حرام اونکی سی جیسیکہ بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنی طعام مضر کیسی پس نہین حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی غیر اوسکی سی بسبب کمال بے پروائی اپنی کی اور مراد یہہ نہین ہی کہ وہ دنیاداروں کی دروازون پر جاتی ہین اور وہ دہکیلتی ہین اپنی دروازون سی اور آنی نہین دیتی اپنی گھرون مین اسلیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس مذلت سی اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدا تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ تعالی اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین ۱۲ ع حاصل حدیث یہہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ تعالی کی نزدیک ایسی عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو ۱۲ مولف

وعن مصعب بن سعد قال رای سعد ان لہ فضلا علی من دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم رواہ البخاری اور روایت ہی مصعب بن سعد سے کہ کہا گمان کیا سعد نے یہہ کہ اوسکو فضیلت ہے اوپر اوس کسیکی کہ کمتر ہی اوس سے یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اونکی جواب کی لیی اور اوروں کی سنانی کی لیی نہین مدد کئی جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دئیے جاتی مگر بہ برکت ضعیفون اور فقیرون اونکیکی نقل کی یہہ بخاری نے ف چونکہ سعد رض بہت سی فضیلتین رکھتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونہون نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب مدد کرنی مسلمانون کی زیادہ ہی بہ نسبت اوروں کی کہ جو ایسی ہین پس حضرت نے اس گمان سے باز رکہا اونکو کہ یہہ گمان تم نہ رکہو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نکرو اون پر کہ تم ہی اونکی برکت دعا سی بہرہ مند ہوتی ہو ۱۲ ع

وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلہا المساکین واصحاب الجد محبوسون غیر ان اصحاب النار قد امر بہم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامۃ من دخلہا النساء متفق علیہ اور روایت ہی اسامۃ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہے اکثر اون لوگون کی کہ داخل ہوئے بہشت مین غریب اور دولتمند ٹہیرائی گئی ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانیکا طرف دوزخکی یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور مآل ان سبہون کا بہشت ہی اور کافر یکقلم دوزخ ہی مین جاوینگی اور کھڑا ہوا مین دوزخکی دروازہ پر پس ناگہان اکثر اون کی کہ داخل ہوئی ہین وہان عورتین ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بسبب کثرۃ خواہش کرنی اونکیکی طرف دنیا کی اور بسبب روکنی اونکیکی مردون کو راہ عقبی سی اور ٹہیرائی گئی الخ یعنی جنہون نے اس دنیا فانی کی کہ مال و منصب پائی ہین ٹہیرائی اور روکی جاوین گی میدان قیامت مین واسطے

بہت حساب سے کی اور رنج مین ہونگی بسبب کثرت اموال اپنی کی اور وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا مین اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفس وہوا کی اسلیے کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہی اور فقرا اس سے بری ہونگی کہ نہ حساب لی جاوینگی اور نہ روکی جاوینگی بلکہ چالیس برس پہلے اغنیا کی داخل ہونگی جنت مین عوض مین ان نعمتون کی کہ دنیا مین فوت ہوئی ہین ۲ **وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرأیت اکثر اہلہا الفقراء واطلعت فی النار فرأیت اکثر اہلہا النساء متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہانکا مینی بہشت مین پس دیکھی مینی اکثر اہل بہشت فقرا اور جہانکا مینی دوزخ مین پس دیکھی مینی اکثر رہنی والی اوسکے عورتین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فقراء المہاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیمۃ الی الجنۃ باربعین خریفا رواہ مسلم** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل ہونگی غنیون سی دن قیامت کی جنت مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** چالیس برس یعنی مقدار چالیس برس اس دنیا کی اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حکم خاص فقرا مہاجرین ہی کی لیے ہی اور اغنیا سی بہی اغنیا مہاجرین کے مراد ہین اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی حدیث مین معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونیکی یہہ ہے کہ اغنیا بسبب حساب درازکی رکے ہونگی میدان محشر مین اور فقرا بلا حساب جنت مین داخل ہوکر چین مین ہونگی ہر **وعن سہل بن سعد قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل عندہ جالس ما رأیک فی ہذا فقال رجل من اشراف الناس ہذا واللہ حری ان خطب ان ینکح وان شفع ان یشفع قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مر رجل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیک فی ہذا فقال یا رسول اللہ ہذا رجل من فقراء المسلمین ہذا حری ان خطب ان لا ینکح وان شفع ان لا یشفع وان قال ان لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر من ملأ الارض مثل ہذا متفق علیہ** اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نی ایک شخص کو کہ پاس آپ کی بیٹھا تہا کیا گمان رکہتا ہے تو اوس شخص گذرنیوالی کی حق مین یعنی یہہ شخص اچہا ہی یا برا پس کہا اوس شخص نی کہ جس سے حضرت نی احوال گذرنیوالی کا پوچہا تہا یہہ شخص سے اشراف لوگون مین سے قسم ہی اللہ کی یہہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سی نکاح کیا جاوی اوس سی اور اگر سفارش کری یعنی کسیکی حکام اور سرداروں سی یہہ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کیجاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نی پس چپ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب نہ دیا پہر گذرا ایک شخص پس فرمایا آنحضرت نی واسطی اوسی شخص کے کہ بیٹہا تہا آپ کی پاس کیا گمان ہی تیرا اس شخص کے حق مین پس کہا اوسی یا رسول اللہ یہہ شخص فقرا مسلمین سے ہی یہہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دی نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کری کسیکی نہ قبول کیجاوی سفارش اوسکی اور اگر کہی کچہہ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کری طرف اوسکی بسبب نہایت فقر اوسکیکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ شخص کہ تونی اوسکو نظر حقارت سے دیکہا اور حقیر جانا بہتر ہی بہری ہوئی زمین بہر مانند اوس شخص کیسی کہ تونی تعریف کی اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر تمام روی زمین مثل اوس شخص کی کہ جسکی تونی تعریف کی ہی بہر جاوی تو وہ ایک مرد کہ تیری گمان مین حقیر ہی بہتر اور زیادہ تر ہوگا اوس سے مرتبہ اور فضیلت مین اور ظاہر یہہ ہی کہ حضرت نی جس سی کہ یہہ پوچہا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اوسکی سوال وجواب مین تنبیہ اوسکے لیے اور فضیلت فقرا کی اور ایسی فضیلت جو حضرت نی فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول کرتا ہی پروردگار کا

اغنیا اغنیا کی گروہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکہتی ہین قبول حق مین جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہہ امر دیکہا جاتا ہی علما کی شاگردون مین اور صلحا کی مریدون مین کہ فقرا بہت جلد قبول کرلیتی ہین حق بات کو اور اغنیا حیل و حجت کرلی ہین اور سمیر اور شخص اول ہی اغنیا ہو مین سے بہتانہ کافرون مین سی ایسلی کہ نہین ہے مفاضلہ درمیان کفار او مسلمین کے اسلیکی نہین ہے خیر کفار مین یہان تک کہ کہا ہی بعضی علما نی کہ جسنی کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اوسپر کفر کا اسلیکہ خیر ثابت کی اونمین کہ نہین ہے خیر اونمین اور جزم نہین کیا ہی وسکی کفر مین اسلیکہ کبہی قصد کیا جاتا ہی ساتہ خیر کی یہہ کہ وہ قریب تر ہی ساتہہ حق کی ۴+ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہر آل محمد کی یعنی اہل بیت اونکی نی جو کی روٹی سی یعنی گیہون کی روٹی سی بطریق اولی دو دن پی درپی یہان تک وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بہرا تو دوسری دن بہوکی رہی بنا بر اسکی کہ حضرت نی اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کی گئی حضرت پر خزانی زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکی کی سونی کی کردین تمہاری لیی پس حضرت نی اختیار کیا فقر کو کہ کہا ایک دن مین بہوکا رہون پس صبر کرون اور سیر ہوون ایک دن پس شکر کرون اور اسیمین ردہی اوسپر کہ کہا جسنی کہ ہوگئی تہی آنحضرت آخیر عمر مین غنی مال بہت سا تہہ لگا حضرت کی لیکن اوسکو کہا نہین بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنی پروردگار کی خوشی مین اور رہی ہمیشہ دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتی کئی راتین بہوک مین پی درپی حضرت اور اہل اونکی کہ پاتی تہی طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی ہماری زمانہ مین فقرا سی نہین بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہین پس حضرت کے فعل مین بڑی تسلی ہی فقرا کی لیی ۴+ اور یہہ بہوک حضرت کی اختیاری تہی ساتہہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتون اوسکی کی اور قناعت کرنی کی قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کے اور ترجیح دینی حاجات لوگون کی اپنی نفس کے حاجت پر ۴+ **وعن** سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعید مقبری سی کہ نقل کی ابوہریرہ سی یہہ کہ وہ گذری ایک قوم پر کہ آگی اون کے رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہون نی ابوہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیی پس انکار کیا ابوہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور کہا یعنی وجہ عذر نہ کہانی کی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بہر کر روٹی جو کی سی یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** أَنَسٍ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ وہ لیگئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب بہت دنون رہنی کی اور بتحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ذرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سے کچہہ جو واسطی اہل بیت اپنی کی اور روایت کرنیوالا انس سی کہتا ہی کہ تحقیق سنا مینی انس سی کہتی تہی نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہون کی اور نہ صاع اور دانون غلہ کے لی یعنی ذخیرہ نہین کیا آپنی رات کو غلہ کل کی لیی اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تہین نو بیبیان یعنی باوجود اسکی کچہہ ذخیرہ نہ کرتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سی یہہ تہی کہ حال آپکا مسلمانون پی ظاہر نہو یا اسلیکہ گران نہو آپ اونپر پس یہ وہ آپکو

شرم کر کر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اسمین نہایت تنزہ منظور رہتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کرین اجر امت سی اگرچہ صورۃ ہو فرمایا اللہ تعالی
نے قل لا اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکی واقع ہوئی ہماری امام اعظم سی کہ نہین ٹہیرتی تہی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ کرتی تہی
اوس سی دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نے اپنی
بیبیون کی قوت ایک برس کا اکہٹا بہروا دیا جواب وسکا یہہ کہتی ہین علما کہ یہہ نہ رکہنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تہا کہ فقر اونکی حال پر غالب تہا بعد ازان
کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکہٹا بہروا دیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل اندہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی کہ آل فلان کہتی ہین اور مراد وہی فلان
رکہتی ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف اپنی کی نکرتی تہی اور اگر بیبیون کی لیے ذخیرہ
کرتی تہی تو منافات اوس سے نہین کہتا ہوں ع

وعن عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عمر سی کہ کہا حضرت عمر نی کہ داخل ہوا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پتہون سی نہ تہا درمیان حضرت کی اور درمیان
بوریی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدیی تہی بوریی نی حضرت کی پہلو مین اسحالمین کہ سرہانی تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑی کا کہ بہرا اوسکا پوست خرما کا
تہا کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی سی تا فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حالانکہ وہ نہین
بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نی کیا کہتا ہی تو یہہ اور تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کی اے ابن خطاب
یہہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیی خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت مین فقیر
اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیی دنیا اور ہماری لیی آخرت نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر اونکا بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ اوس
چارپائی ہی کو کہجور کی پتی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتہہ پیش را اور زیر اوسکی معنی مرمول کی یعنی بنی
ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہہ زیر لام کی اور جزم ی کی پوست خرما کو کہتی ہین جیسیکہ اغنیا روئی وغیرہ
بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپ کی امت پر چونکہ دیکہا عمر رضی نی کہ
آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تاب فقر کی نرکہین گی اور دشواری پڑیگی
اون پر مناسب ساتہہ حال ضعف اونکی کی یہہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیی اور طیبی نی کہا کہ مقصود عمر رض کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت کی
لیے تہا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیی دنیا دنیہ خبیثہ طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمر رض نی دیکہا
آنحضرت کو بیچ گہر تاریک گرم کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہہ چمڑی کی ٹکڑی دیکہی اور ایک دو باسن پڑی ہوئی روئی
عمر رض فرمایا آپ نی کہ کیون روتا ہی تو اے بیٹی خطاب کی کہا عمر نی یا رسول اللہ آپ کو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سی پڑی ہو اور قیصر
و کسری ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہہ ٹکڑا اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب تر ہین ساتہہ قول اونکیکی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

رو م الخروج **وعن** ابی ہریرۃ قال لقد رأیت سبعین من اصحاب الصفۃ ما منہم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقہم فمنہا ما یبلغ نصف الساقین ومنہا ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراہیۃ ان تری عورتہ رواہ البخاری ؒ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا تحقیق دیکھا مینی ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا اونمین سی کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کر اور کپڑی پر اوڑہی اور کندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑا یسی زیادہ نرکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہا تہا اپنی گردنون مین پس بعضی اون تہبندون اور کملیون مین سی وہ تہی کہ پہونچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہونچتی دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضی اوضاع مینہٹنی مین بسبب ناخوش رکہنی اسکی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ہو اسفل منہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انظروا الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فہو اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کی کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال مین اور صورت ظاہر مین اور اوسکی دیکہنی سے بیچ شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال پر ہو تو چاہیی کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوس سی ہی یعنی تا شکر کری اور خوش ہو مولی منعم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین اون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نی نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پس یہہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہنچی ہی **ف** حاصل یہہ کہ جب دیکہی کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سے حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین پہچانا یہہ کہ اوسکی لیی آخرت مین سبب اوسکی وبال ہی تو چاہیی کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سے دنیا مین اور کمتر ہی درجہ مین اوس سی باعتبار مال اور منال کی اور آخرۃ مین اوسکی لیی درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی بہ نسبت اعتدال کہتا ہو اور کوئی کسیکی بہ نسبت پر جسنے اپنی سی افضل کو دیکہہ کر نظر اپنی سی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو فضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سے تا کہ نہ حاصل ہو عجب اور غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہی اوسپر یہہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہ پہنچی اوسکی کوئی فقر مین تو لائق ہی یہہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی بہت رنج و افکار مین چنانچہ اسیلیی شبلی جب کسی دنیا دار کو دیکہتی تو کہتی اللہم اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا والعقبی اور آیا ہی کہ ایک شخص فقراء مین سی کہڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک ولی کی اور شکوہ کیا اونسی کہ مینی نہین کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی کہانا مین پس کہا شیخ نی کہ جہوٹ بولا تو نی ای دشمن خدا کی اسیلیی کہ اللہ نہین دیتا بہوک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اون مین سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سی اس عنایت کو اور مجمل اور خلاصہ کلام کا یہہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل و زوال سی تو نہین پروا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کے پہونچنی کا حال و استقبال مین جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسی نی مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنی اونسی اونہون نی کہا کہ شکر الہی کر اسیلیی کہ بلا کبہی اس سی ہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قیدی کی کنوین مین پس شکوہ کیا اون سی پہر وہی پہلا سا جواب دیا اونہون نے پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر بند کرکے اپنے پاس رکہا اوس سی نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سی کیا حکم کیا امام نی صبر شکر کرنی کا پس مرید نی بیقراری مین جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سی پس کہا امام نی جواب مین کہ

تو وہ یہہ ہی کہ کہا جاوی تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ✦ ع ✦

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل فقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی فقیر جنت مین پہلی دولتمندون سی پانسو برس کہ آدہا دن ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی قیامت کا کہ مقدار درازگی اوسدن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کیسی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور رادر آیۃ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہی پہلی عموم سی محمول ہی او پر طویل ہونی اوسدن کی کفار پر جبکہ لپیٹا جاوی گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کارون کے یہان تک ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی کہ اگر کہی تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہین گے ہم کہ ممکن ہے یہہ کہ مراد اغنیا سی اوپر کی حدیث مین اغنیاء مہاجرین ہون یعنی فقراء چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیاء مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیا غیر مہاجرین مراد ہین پس نہ تناقض ہا دونون حدیثون مین نہتی اور اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی اونکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سی کثرت ہی نہ تحدید پس کبہی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبہی پانسو برس کر از راہ تفنن کی اور مآل دونون کا ایک ہی ہے یا خبر دی اول ساتہہ چالیس برس کی جبکہ وحی کی گئی طرف حضرت ؐ کی پہر خبر دی دوسری بار ساتہہ پانسو برس کی از راہ فضل اللہ تعالی کی فقراء پر بہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا یہہ اختلاف ساتہہ اختلاف مراتب اشخاص فقراء کی ہی بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی اور یہہ ظاہر تر ہی و مطابق ہی اوس تقریر کی کہ جامع الاصول مین ہے کہ کہا اوسمین کہ وجہ جمع کی دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلی کہا مراد اوس سے یہہ ہی کہ فقیر حریص چالیس برس پہلی داخل ہونگی غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہونگے غنی راغب بدنیا سی واللہ اعلم

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انہم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائہم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیہم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید الی قولہ زمرۃ المساکین

اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کس واسطی یہہ دعا کرتی ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیی کہ تحقیق مساکین قطع نظر کر شکر اور فضائل اور حسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سے چالیس برس ای عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتہہ ایک ٹکڑی کہجور کی ہو ای عائشہ دوست رکہہ تو مسکینون کو یعنی دلسی اور نزدیک کر اونکو یعنی طرف مجلس اپنی کے اسلیی کہ خدا تعالی نزدیک کریگا تجکو اپنی دن قیامت کے یعنی اونکی نزدیک کرنی سی قرب الہی حاصل ہوتا ہی نقل کی یہہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت ؐ کی فی زمرۃ المساکین یعنے سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہے **ف** مسکین مشتق ہی مادہ مسکنت سی یعنی نہایت تواضع کی یا سکون و سکینت سی ہی یعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تا کہ پہچانیں فضیلت فقراء کی اور دوست رکہین اونکو اور ہمنشین رہین اونکی تا کہ پہونچی اونکو برکت اونکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کی لیی اور آگاہ کرنا ہی اوپر علو درجات اونکی اور رجا تر ہی یہہ

کا ارادہ کیا جاوے مسکین کے یہی ہیں کہ کرے اللہ تعالی قوت حضرتؐ کا بقدر کفایت کے اور نہ مشغول کرے اونکو ساتھ مال کے اسلیے کہ کثرت مال کی مقربین کے
حق مین باعث محنت و وبال کی ہے آیا ہے کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس اونہون نے کچھ التفات نکی اوسکی طرف اور
متوجہ نہوے اوسپر پس کہا بادشاہ نے کہ تم کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ہے کہ دنیا کی ہے اور عداوت ہماری سبب
ترک عقبی کی پس آگے بڑہا وہ اون سے اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہے ہمکو تمہاری عداوت کی
اور پہلے دولتمندون سے الخ اس جگہہ سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ فقرا پہلے اغنیا کے داخل ہونگے بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون غلبہ ہے کہ مقصود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا فضل و شرف فقرا کا ہے اور طلب کرنا اپنی تقدم کا انبیاء پر اور خوف تاخر اپنی کا بر تقدیر غنا کے اون انبیا
سے کہ فقرا ہین خوف تاخر اپنی کا فقرا غیر انبیا سے فافہم بعد ازان وصیت کے آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنے حال فقرا کی اور محبت کرنے اونکے
کے پس فرمایا اے عائشہ نہ پھیر الخ اور روایت کی ہے شیخ نے اور بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سے کہ اونہون نے سنا ابی سعید سے کہ کہتے تھے اے لوگو نہ برانگیختہ کرے
تمکو تنگی اوپر طلب کرنے رزق کی بغیر وجہ حلال کے اسلیے کہ مینے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور
حشر کر میرا بیچ گروہ مسکینون کی پس اللہ تحقیق بدبخت ترین بدبختون کا وہ شخص ہے کہ جمع ہوا اوسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نے کہ زیادہ کیا ہے
اسمین غیر ابی زرعہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہ ہوتی کوئی اور دلیل سوا اس حدیث
شریف کی تو البتہ کافی تہی یہہ حجت واضحہ ہونی مین اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہے غنی شاکر سے اور حدیث الفقر فخری وبہ افتخر باطل ہے نہین کچہہ اصل اوسکی
بنا بر تصریح کرنے حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سے اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہے یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحت کی محمول ہے فقر قلبی کہ باعث
ہوتا ہے جزع فزع کا اور نہ راضی ہونیکا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اوپر قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہے الفقر شین عند الناس
وزین عند اللہ یوم القیمۃ نقل کی یہہ دیلمی نے ۱۲ ع ح وعن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغونی فی ضعفائکم
فانما ترزقون او تنصرون بضعفائکم رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی درداء سے کہ اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنے کی اسلیے کہ نہین رزق دیے جاتے ہو تم یا فرمایا نہین مدد کیے جاتے ہو یعنی دشمنون پر
مگر ببرکت ضعیفون اپنے کی نقل کی یہہ ابو داود نے ف یہہ ضعیفون یعنی فقیرون اپنے کی ساتھہ احسان کرنے اونسے یا مراد ضعیفون سے مظلوم ہین
اگرچہ غنی ہون وہ مدد کرو حاصل یہہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکے اور لفظ او تنصرون مین واسطے تنویع کے ہے اور موید ہے اسکو روایت داود کی اور احتمال
ہے کہ شک راوی کی لیے ہو اور ببرکت ضعفا اپنے کی یعنی ببرکت وجود اونکی اور احسان اونکا وجود اونکا ہے اسلیے کہ اون مین اقطاب بہی
ہوتے ہین اور اوتاد بہی اور بسبب اونکے انتظام ہے بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نے کہ ڈھونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق اونکی اور خوش کرنے
دلون اونکی اسلیے کہ تحقیق مین اونکے ساتھہ ہون تن سے بعض اوقات مین اور جان و دل سے جمیع اوقات مین پس جسنے اکرام کیا اونکا اکرام کیا
میرا اور جسنے اونکو ایذا دی اوسنے مجکو ایذا دی اور موید ہے اسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب ۱۲ ع وعن امیۃ
بن خالد بن عبد اللہ بن اسید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یستفتح بصعالیک المہاجرین رواہ فی
شرح السنۃ اور روایت ہے امیہ بیٹے خالد بیٹے عبد اللہ بیٹے اسید کی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تہے حضرت طلب فتح کرتے
یعنی کفار پر اللہ تعالی سے ساتھہ برکت دعا فقرا مہاجرین کے نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین ف صعالیک جمع صعلوک کی ہے بمعنے عصفور
کے بمعنے فقیر کی اور ملا علی قاری نے معنی اس جملہ کی یہہ لکہی ہین کہ طلب فتح کی کرتے تہے بواسطہ فقرا مہاجرین کی اور ببرکت دعا اونکی اور بعد اونکے

ابن ملک سی یہہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقراء مہاجرین کی اسطرح کہ فرماتی اللّٰہم انصرنا علی الاعداء بعباد ک الفقراء المہاجرین انتہی اور حضرت
شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیے ہین اور بعد ازان یہہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقراء کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی انکی لیی ثابت کی اور
مخصوص اور مشرف کیا انکو ساتہہ اوسکی کہ برکت انکی طلب فتح کی کرتی تہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را • انتہی **وعن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ھو لاق بعد موتہ ان لہ عند اللہ
قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رشک مت لیجا
کسے فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو ایسلیے کہ تو نہین جانتا ہی کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ یا کیا چیز پیش آنیوالی ہی اوسکو
بعد مرنی اوسکی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کی کیا کیا محنت عذاب وہان دیگا تحقیق فاجر کی لیی نزدیک خدا کی قاتل ہی یعنی ہلاک
کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان ہی یہہ ہی کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی مراد رکہتی ہین حضرت
اوس سی آگ نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یہہ تفسیر کی ہی اوسی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور سبب نعمت
کے کہ وہ اوسمین ہی یعنی اوسکی درازی عمر کی یا کثرۃ اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکہکر اوسپر رشک لیجا اسطرح کہ چاہی تو مثل اوسکی اپنی لیی
ہو **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق الدنیا فارق
السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا
قیدخانہ ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قیدخانہ سی اور قحط سی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** قیدخانہ
اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہر چند کہ نازو نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتون کی کہ اوسکی لیی دار
آخرت مین رکہی ہین حکم قیدخانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کی رکہتا ہی
اور چین اور ترفہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آبادی سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا یخلو المومن من قلۃ او
علۃ او ذلۃ وقد یجتمع للمومن لکمال حبہ ذلک ۱۲ع **وعن** قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب اللہ
عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی بیمار
کو پانی سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور اوس چیز سی کہ ضرر کری اوسکی دین میں اور نقصان کری اوسکو عقبی مین
اور کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سی کہ متلوث ہو اوسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اوسکا ساتہہ بیماری محبت
اوسکی اور مراد بیمار سی وہ بیمار ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اونکی ہو ع **وعن** محمود بن لبید ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرھھما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمومن من الفتنۃ ویکرہ قلۃ المال
وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیزین ہین کہ ناخوش
رکہتا ہی انکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شر عادہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیی فتنہ سی اور
ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کی لیی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ مین اور
جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنی چیزون نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اسلیی خوب ہی کہ طاعت کرین اور قدم

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام اور یہہ صورت اگراہ یعنی جبر کرنیکی اگرچہ دل برقرار رہی ایمان
پر لیکن زبان پر لانا اوس چیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہیں ہے یہہ بہی فتنہ ہی ہان اگر فتنہ اور ابتلا ہی دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ
گناہوں اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیے درست نہیں اور کمتر ہی حساب کی لیے یعنی بعید تر ہی عذاب سے اور بہتر ہی مسلمان
کیلیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کہ بسبب اوسکی پہونچی سہل ہی عزیز میری
یہہ تمام شاخین ہین ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست رکہتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچھہ اوسنے فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور
تجربہ صاف رکہتا ہو تو دنیا مین بہی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت و گرفتاری اور رذالت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کی اور نگاہ رکہنی
اور تعلق کرنی کی ساتہہ اوسکی کہ کہینچتا ہی محنت فقر سی کم نہین اور مجرد ہی اور بی تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنی اوسکی اور قناعت
کرنیکی قدر کفایت پر ذکالی نفس و صفائی اوسکی سی ہی ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّکَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ
لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَہَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مین دوست کہتا ہون آپکو یعنی بہت والا ہر مومن
دوست رکہتا ہی حضرت کو پس فرمایا دیکہہ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اس چیز مین کہ کہتا ہی تو اسلیے کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنے کہ قسم
خدا کی تحقیق مین دوست کہتا ہون آپکو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کے پس طیار کر واسطی فقر کی پاکہر البتہ فقر بہت جلد پہنچتا
ہے طرف اوس شخص کے کہ دوست کہتا ہی مجکو جلدی پہونچنا کیسی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف
تجفاف ساتہہ زیر تے اور جزم جیم کی پاکہر کہ کہوڑی پر ڈالتی ہین وقت جنگ کی تا زخم سی امان مین رہی مانند زرہ کی سوار کی لیے اور کنایہ کیا ساتہہ تجفاف
کے صبر کی سلیے کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسیکہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سے یعنی تیار رہ صبر کی لیے خصوصًا فقر پر تاکہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی
پہونچنا اوسکی سی الخ معنے یہہ ہین کہ فقر کا جلدی پہنچنا اوسکی طرف اور راوڑ نا بلاؤن اور شدائد کا اوسپر بکثرت ضرور ہی اسلیے کہ آیا ہی کہ اشد لوگون
کے از روی بلا کی انبیا ہین پہر درجہ بدرجہ اور اچہی لوگ پس چونکہ آنحضرت ہی اچہین سب سے تہی اور یہہ محب تہا اونکا اوسکو بہی بقدر محبت اونکی
حصہ پہنچیگا بموجب المرء مع من احب کی پس تیار کر واسطی فقر کی پاکہر یہہ کنایہ ہی صبر سی کہ آفت فقر سی نگاہ رکہتا ہی اور ہلاک نہین کرتا اور بیچ ورطہ
جزع و فزع اور غضب الہی کی نہین ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور چلنی طریقہ
اونکی ناروا اور جہوٹ ہی اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم محبت ہی اور محبت بے متابعت محبوب کی درست نہین ان المحب لمن یحب
مطیع ۴ ولیکن یہہ نشان صدق محبت اور کمال اسکیکا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور پہرنا دل کا ساتہہ خوبی کی اور اچہا جاننی ذات
اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اوسکی کی ہی کہ اوسکو سب سے خوب دیکہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن یہہ مرتبہ عمل کے اور اتباع کی ناقص ہے جیسیکہ ایمان
بغیر عمل کے اور اگر اوسکی ساتہہ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ
فِی اللّٰہِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُؤْذٰی اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَیْنِ لَیْلَۃٍ وَّیَوْمٍ وَمَا لِیْ وَلِبِلَالٍ
طَعَامٌ یَّاْکُلُہٗ ذُوْ کَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ یُّوَارِیْہِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ مَعْنٰی ہٰذَا الْحَدِیْثِ حِیْنَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ہَارِبًا مِّنْ مَّکَّۃَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ اِنَّمَا کَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا یَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِہٖ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین بسبب اظہار دین خدا کی اور دعوت کرنے خلق کی طرف اسکی حالانکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھ میرے یعنی تھا
مین تنہا ابتداء اظہار اسلام مین کوئی میرے ساتھ نہ تھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق
گذری تھی مجھپر تیس شب وروز ایسے ہی اور حالانکہ نہ تھا میرے لیے اور بلال کی لیے طعام کہ کہاوے اوسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز سے
کہ حیوان اوسکو کہاوے نہ تھی جیجاے آدمی مگر ایک چیز قلیل وحقیر کہ چھپالیتا اوسکو بغل بلال کی یعنی یہہ معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل مین کسقدر آتا
ہے پھر وہ بہی ایسا ہو کہ بغل مین سے ظاہر نہو اور باہر بہی نہ دکہائی دے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور مصدوق اس حدیث
کا اوسوقت تہا کہ باہر نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھے نہ تہا ساتھ بلال کی جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹھاتا
تہا نیچے بغل اپنی کی ف حدیث کے اول جملون کی معنی طیبی نے اسیطرح لکہی ہین کہ جو مذکور ہوئی ولیکن ظاہر یہہ ہی کہ معنی یون ہون کہ ڈرایا گیا مین
دین میں اور نہین ڈرایا گیا کوئی انبیا مین سے جیسیکہ مین ڈرایا گیا اور ایذا نہ دیا گیا کوئی مانند میری جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ ما اوذی نبی مثل ما
اوذیت پہلے کہ ایذا اور بڑا اندازہ قدر ومرتبہ ہر شخص کے ہی چونکہ قدر ومرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت اونکی ظاہر تر تھی
اور خواہش اونکی ایمان لانے اور ہدایت کرنے پر زیادہ تر سب سے تھی ایذا بہی اونکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشارہ محنتون کی
ہے بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھ قول اپنے کی ولقد اتت الخ اور یہہ جو کہا کہ اونکی ساتھ بلال تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ قصہ وقت ہجرت کرنیکا
مکہ سے مدینہ کو نہ تہا اسلیے کہ اوسوقت بلال نہ تھے حضرت کی ساتھ بلکہ غالبا یہہ قصہ اوسوقت کا ہی کہ جب ابو طالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکی حضرت
خدیجہ نے بہی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتے ہین ابتلا اور ایذا کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنیکی تین مہینے بعد
دسوین سال نبوت کے ماہ شوال کی آخر مین آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طایف کو تشریف لیگئے اور حضرت کی ساتھ زید بن حارثہ تھے پس حضرت مہینہ بہر تک وہان
کے لوگونکو دعوت اسلام کی طرف کرتے رہے اونہون نے کچھہ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکون اور نادانون کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تھے اور پاے مبارک پر
حضرت کے پتہر مارتے اور پاپوشین خون آلودہ کردیتے اور جب پتہر کی زخمون سے آنحضرت زمین پر گرتے تھے دونون بازو آپ کی پکڑکر اوٹھاتے تھے اور جب
چلتے تھے پھر پتہر مارتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنے تئین سپر آنحضرت کی کرتے تھے یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ابر
بھیجا تا آپ پر سایہ ہوا اور جبرئیل ع م نے آن کر کہا کہ تیری پروردگار نے سنین باتین تیری قوم کی اور جو کچہ انہون نے رد کیا تجہ پر اور پہاڑون کی فرشتی کو
حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کرون میں اور دونون پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ اونکی بیچ مین آباد ہے آپسمین ملادین ہم اور راوی اونکی پیچہین سے فرمایا
حضرت نے کہ امید رکہتا ہون مین کہ اونکی پشتون مین سے لوگ نکلین کہ میری پروردگار کو ساتہہ وحدانیت کی پوجین اور آخر اس حدیث مین یہ قصہ ہے
کہ تاریخ کی کتابون مین مذکور ہے پہر ہونا بلال کا ساتہہ حضرت کے منافی نہین ہے ہونے زید بن حارثہ کو ساتہہ آپ کی یعنی دونون ہون لیکن کتابون مین
ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہی اس قصہ مین واللہ اعلم مح ع وعن اَبِی طَلْحَۃَ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِہٖ عَنْ حَجَرَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہمنے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہوک کا پس کہولے
ہمنے اپنے پیٹون سے ایک ایک پتہر یعنی ہر ایک کی پیٹ پر پتہر بندہے ہوئے تھے پیٹ کہولکر پتہر دکھائے پس کہولے حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتہر
نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف پتہر پیٹ پر بھوک میں اسلیے باندہتے ہین کہ پیٹ مین قوت ہو اور راہ چلنے اور کہڑی ہونے
پر قوت بخشے اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتین کمر سے لگ جاوین اور کہنچ جاوین اور جب بہوک زیادہ ہوتی ہے تو حاجت دو پتہرون کی باندہنے کی ہوتی ہے

سے یس آنحضرتؐ کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تھی آپ بڑی ریاضت کرتی آپ ل دوپہر باندھی تھی ۶ وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ پہنچی فقرا اصحاب کو بھوک پس دی اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک کھجور نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی ون پر اوس حال کو پہنچے تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتی تھی وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی وسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جسمیں ہوں وہ لکھتا ہی وسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکھی بیچ امر دین اپنے کے یعنی اچھی اعمال کی کرنی میں طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوسی یعنی علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ ہیں پیروی کری وسکی یعنی صبر کرے بیچ طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنی برائیوں کی سی یا تاسف کری اون کمالات پر کہ فوت ہوئی اوسی اور نظر کری اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کے کہ کم ہو اوس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سے مال و جاہ میں پس تعریف و شکر کری اللہ کا بنا بر فضیلت دینی خدا تعالیٰ کی اوسکو اوس پہ لکھتا ہی وسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صابر نیوالا یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کری اپنی دین میں طرف وسکی کہ وہ کم ہو اوس سے یعنی اعمال صالحہ میں اور پیدا ہو وسکو عجب و غرور اور تکبر اور نظر کری اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اوس سے یعنی مال و جاہ میں پس پیدا ہو اوس سے حرص و آرزو پس غم کری وس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہیں لکھتا ہی وسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی بسبب صادر ہونی ایک چیز کی بھی وس سے دو چیزوں ذکر کی گئیں ہیں سے بلکہ برخلاف وسکی کیا کہ کفران اور جزع فزع زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ صابر و شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہی بموجب قول اللہ تعالیٰ کی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ اور حدیث میں آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہیں ایک نصف وسکا صبر ہی اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنی تئیں معصیت سی اور شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا اعضا سی ۶ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین بیچ اوس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کی ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَّسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَّلَا دَابَّةٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی عبد الرحمن حبلی سی کہ کہا سنا میں نی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہتی تھی یعنی

جو کچھ کہ بعد اسکے بیان ہوگا اسحالمین کی پوچھا اوسنی ایک شخص نے یہہ کہکر کہا کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دیگئی ہے ساتھ سبقت دخول
کے بہشت میں پس کہا واسطے اوسکی عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیری عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اوسکی کہا کہ ہان میری بیوی ہے کہ جگہہ پکڑتا ہون
مین پاس اوسکی کہا عبد اللہ نے کیا ہے واسطے تیرے مکان کہ رہے تو اوسمین کہا اوس شخص نے کہ ہان میرے پاس مکان ہے کہا عبد اللہ نے پس تو ہے دولت
مندون سے یعنی مہاجرین کی دولتمندون مین سے ہے اسلیے کہ اونکے فقراء کی نہ بیوی تہی اور نہ مکان یا اگر کسی پاس ایک چیز تہی تو دوسری چیز نہ تہی
کہا اوس شخص نے یعنے جبکہ سنا عبد اللہ سے کہ عورت اور مکان کی ہونے سے اوسکو غنی کہا تو اوسنے کہا کہ میرے لیے خادم ہے یعنی لونڈی یا غلام
یا نوکر کہا عبد اللہ نے کہ پس تو بادشاہون مین سے ہے یعنی اونکے حکم مین ہے تجکو فقیر کہنا نہیں درست کہا عبد الرحمن نے اور آئے تین شخص طرف عبد اللہ بن عمرو کے
اور مین پاس بیٹہا اونکے پس کہا اونہون نے اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہین قدرت ہے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی جانور پر یعنی تاکہ جہاد اور حج
کرین اوسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنی اسباب اندر پر تاکہ بیچین ہم اوسکو اور صرف کرین مول اوسکا پس کہا عبد اللہ نے اونکو کیا چاہتے ہو تم اگر
چاہتے ہو تم یعنی یہہ کہ دوین تمکو کچھہ اپنے پاس سے تو پہر آنا ہمارے پاس پس دونگا مین تمکو وہ چیز کہ میسر کرے اللہ تعالی واسطے تمہارے یعنی اسوقت
کچھہ حاضر نہین پہر آنا دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کرون مین قصہ تمہارا واسطے بادشاہ کی کہ اوسوقت مین معاویہ تہے یعنی وہ کچھہ تمکو دیکر فارغ البال
کردین اور اگر چاہو صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہہ مقام کمال اونکا ہے اسلیے کی تحقیق سنا ہے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے کہ تحقیق فقراء مہاجرین
کی پہلے جاوینگے دولتمندون سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اونہون نے پس تحقیق ہم صبر کرتے مین نہین مانگتے ہم کچھہ یعنی کسی سے نہ مانگین گے
کسی سے بعد اسکی نقل کی یہہ مسلم نے وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ
دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبْشَرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ
بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اوسوقت کہ تہے ہم بیٹہے مسجد مین یعنی مسجد نبوی
مین اور حال انکہ حلقہ تہا فقراء مہاجرین کا بیٹہا ہوا ناگہان تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹہے متوجہ ہوکر طرف فقراء کے پس گیا مین اور گہرا
ہوا مین مائل طرف اونکے یعنی واسطے متابعت حضرت کی اور حاصل کرنے نزدیکی اونسے اور تاکہ مطلع ہون اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین اونسے پہر
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دیجاوین فقراء مہاجرین ساتہہ اوس چیز کی کہ خوشحال کرے اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے بہشت مین
پہلے تونگرون کی چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکہے مین نے رنگ فقراء کے کہ روشن و تابان ہوئے یعنی بسبب اس بشارت کے کہا عبد
اللہ بن عمرو نے بہت روشن ہوئے مونہہ یہان تک کہ آرزو کی مینے کہ ہوون مین ساتہہ اونکے یعنی دنیا مین ہمیشہ اون جیسا یا اونمین سے یعنی عقبی مین اور تہوڑے
اونکی جماعت مین نقل کی یہہ دارمی نے ف وجوہ سے مراد ذات ہے یا بمعنی مونہہ کی ہے یعنی خوش کرے اونکے دلون کو اور ظاہر ہو اثر اوسکا اور ظاہر
جلد چہرہ اونکے اور اَوْ مِنْهُمْ مین لفظ او تنویع کی لیے ہے اور معنی اوسکے ذکر کیے گئے یا شک کی لیے ہے یعنی دوست کہا مینے کہ ہوون جملہ فقراء مہاجرین سے
۶۳ وعن اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ
اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا
وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

بہت میری لی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ سات خصلتون کی اول حکم کیا مجکو ساتھہ دوستی مسکینون کی اور نزدیک ہونیکی اونسی اور
دوسری حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ کمتر ہی مجہسی یعنی امور دنیا میں اور نہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو مجہسی یعنی مال و جاہ
میں اور تیسری حکم کیا مجکو یہہ کہ ملاپ رکہون ناتیکو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی ناتی دار اور چوتہی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ مانگون مین کسی سی کچہہ اور پانچوین
حکم کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ تلخ ہو اور ناخوش آیندہ ہو یعنی سننی والی پر اور چہٹی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور
نہی منکر کی ملامت کرنی کسی ملامت کرنیوالی کی سی اور ساتوین حکم کیا مجکو یہہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ سات خصلتین
اوس خزانہ سی ہین کہ رب العزت کی لیے ہی نیچی عرش کی کہ فیض اور برکات اوس سی نازل ہوتی ہین نقل کی یہہ احمد نی ف ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نی
تو سات خصلتون مذکورہ کی طرف پہیری ہی اور ملا علی رح نی اس کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہ کہا کہ یہہ کلمات جملہ گنج معنوی سی ہین کہ رکہا گیا
ہے وہ گنج نیچی عرش رحمان کی نہین ہم پہنچتا طرف اوسکی کوئی مگر بحول خدا اور قوت اوسکیکی یا گنج ہین گنجون جنت کی سی اسلیے کہ عرش چہت اوسکی ہی
اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سی ہین کہ نیچی عرش کی ہی اسلیے کہ یہہ بات بلا دلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سی صحاح
ستہ وغیرہ مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کے گنجون مین سی اور اختلاف کیا ہی علمانی اسکی معنون مین پس بعضون نی تو کہا کہ اس کلمہ کا نام کنز
رکہا گیا اسلیے کہ یہہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست اور محفوظ ہونی اپنی کی لوگون کی نظرون سی یا اسلیے کہ یہہ جنت کی ذخیرون مین سی ہی یا یہہ کہ اوسکی
کہنیوالی کی لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت میں اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مینی یہہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپ نی کہ جانتا
ہے تو کیا ہی تفسیر یعنی معنی اوسکی مین نی عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا نہین ہی پہرنا اور بچنا اللہ کی گناہ سی مگر ساتہہ بچانی اللہ کی
اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی انتہی اور شیخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نی وصیت کی ہی طالبونکو ساتہہ تکرار اس کلمہ کی اور کہا
ہے کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اسی واسطی توفیق عمل کی نہین ہے ۱۲ ح **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يعجبه من الدنيا ثلثة الطعام والنساء والطيب فاصاب اثنتين ولم يصب واحدًا اصاب النساء والطيب ولم يصب
الطعام رواه احمد اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتی تہی انکو دنیا مین سی تین چیزین ایک تو کہانا یعنی واسطی حفظ
بدن کی اور قوت حاصل کرنیکی دین پر اور دوسری عورتین یعنی واسطی بچانی نفس کے بری خطرون سی اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت دماغ کی کہ وہ جگہ
عقل کی ہی بعضی حکما کی نزدیک پس پائین آنحضرت نی دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر بقلت پائین عورتین یعنی یہان تک کہ نو تہین اور
پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوؤن سی خوشبودار زیادہ تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی مگر قلیل
پس اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیے ہے اسلیے کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرتؐ سیر نہین ہوئی جو کی روٹی سی دو دن پی درپی تادم وفات اور یہہ بات تہی
بسبب اختیار کرنی حضرتؐ کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا نی جو اپنی حبیب کی لیے یہہ بات پسند کی تو اسمین طرح بطرح کی حکمتین تہین ۱۲ ع
وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حبب الى الطيب والنساء وجعلت قرة عيني في الصلوة رواه
احمد والنسائي وزاد ابن الجوزي بعد قوله حبب الى من الدنيا اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست
کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتین اور کردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی بعد قول حضرتؐ
کے حبب الی لفظ من الدنیا کا ف گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت وسرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور
کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسیلیے فرمائی آنحضرتؐ ارحنا یا بلال یعنی آذان کہہ تا نماز پڑہون مین اور رنج اور مشغولی ورکاموں کیسی خلاصی

ہوؤں اور مناجات حق میں مشغول ہوں اور لفظ قرہ یا تو مشتق ہی قر سی ساتھ زبر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی اسلیے کہ دیدہ بسبب نظارہ
محبوب کی قرار پاتا ہی اور بسبب دیدار اوسکی آرام پکڑتا ہی اور کسی اور کی طرف نہیں دیکھتا اور بسبب دیکھنے غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکھتا رہ
جاتا ہی آور یا مشتق ہی قر سی ساتھ پیش قاف کی بمعنی سردی اور خنکی آنکھ کے اور لذت اوسکی مشاہدہ محبوب میں چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہیں
اور گرمی اور سوزش آنکھ کے بیچ دیکھنے دشمنوں کی ہی اور زیادہ کیا ابن جوزی نے الخ یعنی اوسکی روایت میں یوں ہی حبب الی من الدنیا الطیب الخ
جانا چاہیے کہ لفظ حدیث کی جسپر اتفاق کیا ہی ائمہ نے یعنی احمد اور نسائی نے اونپر یہہ ہیں کہ جو کتاب میں مذکور ہوئے اور روایت کیا اوسکو طبرانی
نے تینوں مضمون اپنی میں اور خطیب نے تاریخ بغداد میں اور ابن عدی نے کامل میں اور حاکم مستدرک میں بھی لایا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر
لیکن بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی میں ہی وجہ دوسری سی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہہ جو مشہور ہی لوگوں کی زبانوں پر زیادتی
لفظ ثلث کی یعنی بعد لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب میں حدیثوں کی کتابوں میں سی پایا نہیں گیا باوجود تفحص و تفتیش کی مگر دو
جگہہ احیاء العلوم میں اور تفسیر آل عمران میں کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ ابن حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نے کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کے کتاب
میں نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث میں جیسا کہ اس کتاب میں مذکور ہی اصلا اشکال نہیں ہی اور اگر ایک دو لفظوں میں سی کہ من الدنیا اور ثلث ہیں نہو تو
بہے اشکال نہیں اور اگر دونوں ہوں تو اشکال کہتا ہی اسلیے کہ نماز دنیا سی نہیں ہی اور جواب اسکا یہہ دیتے ہیں کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی
ہے یعنی اس عالم میں مجکو تین چیزیں خوش آتی ہیں دو انمیں سی امور طبیعیہ دنیویہ سی ہیں اور تیسری امور دین سی ہی پھر صلوۃ جمہور کے نزدیک محمول ہی عبادت
معروفہ پر اور بعضوں نے کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث میں درود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمرح **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے
یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اونکو طرف یمن کی یعنی قاضی کر کر فرمایا دور رکھہ تو اپنی تئیں استراحت اور تن آسانی سی اسلیے کہ
بندگان خاص خدا تعالی کی نہیں آرام و استراحت میں ہوتے نقل کی یہہ محمل نے **ف** بلکہ آرام و استراحت خاص کافروں اور فاجروں اور غافلوں اور
جاہلوں کی لیے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا
انہم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہیں مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنے قضا شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتوں میں رہنا اور حرص کرنی
کہانے میں اور خواہشوں میں ہمرح **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ راضی ہوا اللہ سی ساتھ تھوڑی سی رزق کی
یعنی قناعت کری تھوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سی ساتھ تھوڑی سی عمل کی یعنی طاعت کے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ بھوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پھر اوسکو لوگونسی چھپاوی یعنی نہ کہی کہ میں بھوکا ہوں تا کچھہ کھانے کو دیں اور نہ کہی کہ میں محتاج ہوں تا کچھہ
بخشیں تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہہ کہ پہنچاوی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کیں یہہ دونوں
حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مراد بھوک سی وہ بھوک ہی کہ متصور ہو ساتھہ اوسکی صبر اور جائز ہوا اوسمیں چھپانا اور التصریح کی ہی علما
نے کہ ایک آدمی اگر مر جاوی مارے بھوک کی اور سوال نکری یا کھاوی نہیں اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار + ع +

وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب عبدہ المؤمن الفقیر المتعفف
ابا العیال رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اپنی بندہ
مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونیکی بچتا ہی حرام اور سوال کرنیسی پس وہ مومن کامل
ہے اسی لیے دوست کہتا ہی اللہ تعالی ہو ع وعن زید بن اسلم قال استسقی یوما عمر فجئ بماء قد شیب بعسل فقال انہ
لطیب لکنی اسمع اللہ عز وجل نعی علی قوم شہواتہم فقال اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا فاخاف
ان تکون حسناتنا عجلت لنا فلم یشربہ رواہ رزین اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہا مانگا پانی ایک دن حضرت عمر رضی
سے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نے کہ تحقیق یہہ پاک اور حلال اور خوش آئندہ ہی لیکن میں نہیں پیتا اسکو اسلیے کہ میں سنتا
ہوں خدا تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشوں نفس انکیکو اور سرزنش کیا انکو پس فرمایا اللہ تعالی نے لیگئی تم اور پہر پائیں تم نے
لذتیں اور نعمتیں اپنی بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئے تم ساتہ انکی پس ڈرتا ہوں میں یہہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب
انکا ہمکو اس عالم میں پس نپیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی میں اگر یہہ پانی پیوں اور لذت حاصل کروں اور چین کروں تو
ڈرتا ہوں کہ یہہ ثواب ہماری عملوں کا ہو کہ دنیا میں دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسیکہ کافروں کو بدلا عمل نیک کا دنیا ہی میں ملجاتا ہی اور آخرت میں کچہہ
نصیب نہیں اور یہہ آیت اور آیۃ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کی حق میں نازل ہوئی ہیں لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی خصوص
سبب کا ہو ع وعن ابن عمر قال ما شبعنا من تمر حتی فتحنا خیبر رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی
کہ کہا نہ پیٹ بہرے ہم یعنی گروہ صحابہ نے ساتہ آنحضرت کی کہجوروں سی بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہمنی خیبر کہ وہاں کہجوریں بہت تہیں نقل کی یہہ بخاری نے

باب الامل والحرص

باب ہی بیچ بیان آرزو رکہنی اور حرص کرنیکی **ف** امل ساتہ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکہنی اور حرص کے معنی ہیں زیادہ
آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نے ان تحرص علی ہدیہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کرے تو بیچ ہدایت انکیکی اور قاموس میں لکہا ہی کہ بدترین حرص یہہ
ہے کہ لیوی تو حصہ اپنا اور طمع کرے تو اپنی غیر کی حصہ میں انتہی اور مراد امل سی یہاں درازگی امل یعنی آرزو کی ہی امر دنیا میں اسحال میں کہ غافل ہو
تیاری کرنیسی موت کی لیے اور توشہ آخرت سی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نے ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور اپیر درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنی علم
و عمل کی محمود ہی بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا میں سال آئندہ تک تو البتہ روزہ
رکہوں گا نویں کو بہی یعنی محرم کی اور اسیطرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنی مال کی اور کثرۃ جاہ کی بری ہی و الاحرص کرنی جہاد پر اور علوم کی حاصل کرنی
پر اور رغبت کرنی اعمال نیک پر تحسین ہے بلا نزاع ÷ ۶ **الفصل الاول** فصل پہلی عن عبد اللہ بن مسعود قال خط النبی
صلی اللہ علیہ وسلم خطا مربعا وخط خطا فی الوسط خارجا منہ وخط خططا صغارا الی ہذا الذی فی الوسط من
جانبہ الذی ہو فی الوسط فقال ہذا الانسان وہذا اجلہ محیط بہ او قد احاط بہ وہذا الذی ہو خارج املہ وہذہ الخطط الصغار الاعراض
فان اخطاہ ہذا نہشہ ہذا وان اخطاہ ہذا نہشہ ہذا رواہ البخاری روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شکل مربع کہ چار خطوں نے اوسکو احاطہ کیا تہا اور کہینچا ایک خط بیچ میں اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلنی والا تہا اوس شکل سی اور کہینچی چہوٹی خط متوجہ
طرف اوس خط کی کہ درمیان میں تہا اوس جانب اوسکی سی کہ درمیان میں تہی یعنی دونوں جانبوں اوسکی سی وہ جو درمیان میں تہیں اسلیے کہ ایک جانب خط
کے اندر ہی اور ایک جانب اوسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نے یہہ یعنی یہہ جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی درختی ہی مثال آدمی کی ہی اور

یہہ یعنی خط مربع اجل اوسکی ہی یعنی مدت اجل اوسکی اور مدت عمر اوسکی ہی کہ گہیری ہوئی ہی آدمی کو اور یہہ جانب خط کی کہ باہر نکلنے والی ہی یعنی مربع سے آرزو اوسکی ہی یعنی چیز آرزو کی گئی اوسکی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی کہ مین لونگا اوسکو پہلی آنی اجل اپنی کی اور یہہ خط ہی اس سے اسلیے کہ آرزو اوسکی دراز ہے کہ نہین فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب تر ہی طرف اوسکی اوس سے اور یہہ خط چہوٹی عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض اور بہوک اور پیاس وغیر ذلک ان چیزون مین سے کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتہہ اوسکی پس اگر خطا کی اور گذر گیا یہہ حادثہ معین پہنچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور گذر گیا یہہ حادثہ بہی پہنچا حادثہ دوسرا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حاصل یہہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پہنچیگا اون امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہی ساتہہ اوسکی آرزو وسنی ور آرزوان رسیدہ کو بغیر پہنچی جان دیدیتا ہی وصورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیر ہما نی یہہ لکہی ہی اور اولی یہہ ہی کہ گردانی جاوین عدد خطوط کی ساتہہ اسلیے کہ یہہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اسلیے کہ دس ایسا عدد ہی کہ تعبیر کی جاتی ہی ساتہہ اسکی کثرت اور معہذا اشارہ ہی طرف سات اعضا کی پہر دیکہی مینی ایک اور صورۃ غیر صورت لکہی ہوئی مشہور کے اور وہ ظاہر تر ہی تصویر مین فتدبر وہ صورت یہہ ہی اہ ح ع **وعن** انس قال خط النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطوطا فقال هذا الامل وهذا اجله فبينما هو كذلك اذ جاءه الخط الاقرب رواه البخاری اور روایت ہی انس سی کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سے آرزو آدمی کی ہی اور یہہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اوس وقت کہ آدمی اسیطرح ہی اور اسی اندیشہ مین ہی کہ ناگہان پہنچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہی پہونچی ناگہان اجل پہنچی ہی اور بغیر حاصل ہونے آرزو کی چل کہڑا رہتا ہی ح **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان الحرص على المال والحرص على العمر متفق عليه اور روایت ہی اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان قوی ہوتی ہین اوسمین دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور رہ دینی پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہہ دو صفتین اوس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال و عمر کی ہاتہہ نہین آتین اور سبب قوی ہونی انکا بسبب ضعف بدن کی ہی کہ اوسمین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکہی ضعیف ہو گئی وہ دفع اوسکو نہین کر سکتی سہ بجہای حوی بد محکم شدہ + قوت بر کندن آن کم شدہ ح **وعن** ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا يزال قلب الكبير شابا فی اثنين فی حب الدنيا وطول الامل متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی رضی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دنیا سی لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو و عمر کی سے تاخیر عمل کو ح **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعذر اللہ الی امرئ اخر اجله حتی بلغه ستين سنة رواه البخاری اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہچھوڑی خدا تعالی نی جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سی کہ ڈہیل دی اللہ تعالی نی اوسکی اجل کو یہان تک کہ پہنچایا اوسکو ساٹہہ برس کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اور پہر توبہ و عذر خواہی نکی اور نہ چہوڑی گناہ اب اور کیا جگہہ عذر کے رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہوونگا توبہ کرونگا بڈہا کیا کہیگا اور بعضی کہتی ہین کہ معنی عبارت کی یہہ ہین کہ ثابت
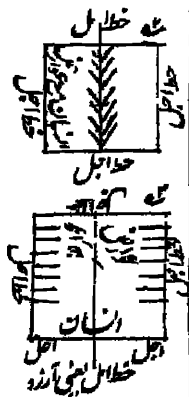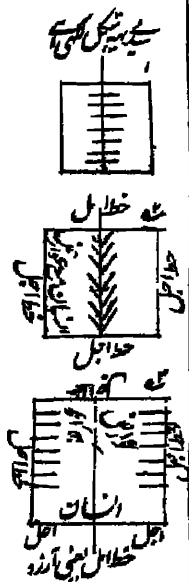
اور واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کریں اور اسمین تقصیر نکریں ۱۲ ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر ہوں ابن آدم کی لیی دو جنگل بہری ہوئی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈھونڈہی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہیں ہوتا ہی بسبب حرص کی اور نہیں بہرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنی جبتک کہ گور مین نہیں جاتا حرص ونہی نہیں جاتی اور یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جسکسی کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیی کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر و باطن سی اور یا یہہ معنی ہن کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ رحمت کی جسپر کہ چاہتا ہی سا یہہ توفیق ازالہ اوس خصلت بری کی اور تہذیب نفس کے اوس سی اور اسمین تنبیہہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹہہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ۱۲ ع ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعض بدن میرا یعنی دونون مونڈہی میری جیسیکہ ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنیکی پکڑتی ہین پس فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنیوالا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون سی کہ قبر مین آسودہ ہین اور سب سی گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتہہ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا میرک نی کہ اسمین نظر ہی اسلیی کہ یہہ جو روایت بیان نقل کی ہی یہہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا یا تو تنویع کی لیی ہی یا معنی بل کی ہی ترقی کی لیی یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنیوالا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیی کہ مسافر کبہی چندروز کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہے اور جو کہ سر راہ پر گذرنیوالا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی نہیں لگاتا اور شرح احادیث کی دراز ہی جاننا چاہیی کہ حقیقت موت کے کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور ٹوٹ جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونیسی روح کی لیی اور روح بدن کی مرنیسی معدوم و نابود نہیں ہوجاتی بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کیجاتی ہین اوس سی آنکہیں اور کان اور زبان اور ہاتہہ اور پاؤن اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیی جاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیی جاتی ہین گہوڑی اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچہہ اسباب و آلات دنیا کی ہین پس مشابہ ہونا ساتہہ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہہ ہی کہ متصف ہو ساتہہ قطع کرنی علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کے اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکی تصرف مین ہی نہ یہاں اوسکی ملک سی نہیں ہے بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سی ہی اور علامت اوسکی یہہ ہے کہ اوسکی جاتی رہنی سی غمگین نہو اور نہ اوسکی ہونی سی خوش اور اسی طرح انقطاع کری اہل اقارب سی اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سی حرام و مکروہ مین نہ پڑی پس جو کوئی کہ ساتہہ ان صفتون کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتہہ مردون کی اور داخل ہوگا اون کی حکم مین بعد از ان رعایت کری اور شرایط و اداب کے کہ بسبب اون کی مشابہ ساتہہ مردون کی ہو ایک اون مین سے توبہ ہی اور وہ برآنا ہی ہر مطلوب سی سوای خدا تعالی کی جیسیکہ موت سی اور زہد ہی اور وہ برآنا ہی دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی سی جیسیکہ موت سی اور توکل ہے اور وہ برآنا ہی قید اسباب سی جیسیکہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت سی اور توجہ الی اللہ اور منہہ پہیرنا ماسوی اللہ سی جیسیکہ موت سے کہ نہیں باقی رہتی کوئی مطلوب و محبوب و مقصود سوای خدا جل و علا کی اور صبر ہے اور وہ باہر آنا ہی حظوظ النفس سی ساتہہ مجاہدہ کی جیسیکہ موت لی مجاہدہ ہی اور رضا ہی

اور وہ باہر آنا ہی خوشنودی نفس سی اور در آنا بیچ خوشنودی حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھہ تدبیر اختیار مولی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسکہ موت سی اور ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی کرا سوئی اللہ سی جیسکہ موت سی اور مراقبہ ہی اور وہ باہر آنا ہی حول و قوت سی جیسکہ موت سی یہہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مُردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کی رہیگا یہہ ہین معنی قول آنحضرت کی وعد نفسک من اہل القبور اور موتو قبل ان تموتوا بہی یہی معنی رکہتی ہی اور موت اختیاری یہی ہوگی یہہ ذکر کیا ہی شیخ عبد الوہاب متقی رح نی بیچ رسالہ فصل التوبہ کی رح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عبد اللّٰہ بن عمرو قال مر بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وانا وامی نطین شیئا فقال ما ھذا یا عبد اللّٰہ قلت شیئ نصلحہ قال الامر اسرع من ذلک رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب** روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم پر اس حال کی بیچ اور میں اور ماں میری مٹی سی لیپتی تہی کچہہ یعنی دیوار یا چہت کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی یہہ یعنی لیپنا اے عبد اللہ کہا میں نی ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون ہم اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکی یا زیادتی استحکام کی لیے فرمایا آنحضرت نی امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی اجل قریب تر ہی خراب ہونی اس گہر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گہر کو بخوف گر پڑنی کی پہلی مرنی تیرے کی اور ہی یون کہ تو مر جاویگا پہلی گرنی اوسکی پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گہر سی اسمین دل لگانا عبث ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ بنانا ضروری نہو گا بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیے ہو گا ع **وعن ابن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یھریق الماء فیتیمم بالتراب فاقول یا رسول اللّٰہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ رواہ فی شرح السنۃ وابن الجوزی فی کتاب الوفاء** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پیشاب کرتی یعنی کبہی پس تیمم کرتی مٹی سی یعنی پہلی اس کی کہ وضو کرین پس کہتا میں یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور نہیں کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجی فرماتی آنحضرت کس چیز نی معلوم کروایا مجکو یعنی کیا جانو نہیں کہ شاید کہ نہ پہنچون میں اس پانی تک نقل کیا یہہ شرح السنہ میں اور ابن جوزی نی کتاب الوفا میں **ف** یعنی ڈرتا ہون میں کہ عمر وفا نکرے اور اجل آ پہنچی اور فرصت نہ پاؤن میں کہ وضو کرون اسلیے تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرح کی طہارت حاصل ہی ع ۵ **وعن انس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ھذا ابن آدم وھذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسط فقال وثم املہ رواہ الترمذی** اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ آدمی ہی اور یہہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوسکی اور رکہا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا نزدیک گدی اپنی کی یعنی واسطی تصویر اور تمثیل قریب ہونی موت کی ساتہہ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نی ہاتہہ اور دور رکہا گدی سی یعنی واسطی دکہانی درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دور تر ہی آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی نی یون لکہا ہی کہ یہہ ابن آدم ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اشارہ حسیہ ہی طرف صورۃ معنویہ کی اور اسیطرح قول حضرت کا یہہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہہ ہی کہ حضرت نی اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی آگی کی جانب اپنی بیچ مسافت ہوا کی طول میں یا عرض میں اور فرمایا یہہ ابن آدم ہی پہر پیچہی ہٹایا ہاتہہ اور رکہا قریب اوس جگہہ کی کہ رکہا تہا پہلی اور فرمایا کہ یہہ اجل اوسکی ہی اور رکہا ہاتہہ اپنا یعنی وقت کہنی ھذا ابن آدم وھذا اجلہ کی بیچ عقب اوس مکان کی کہ اشارہ کیا ساتہہ اوسکی طرف اجل کی پہر پہیلایا ہاتہہ اپنا یعنی ہست کہولنی بالشت کی ساتہہ ہتیلی اور انگلیون اپنی کی سامنی بسطی یعنی پہر پہیلایا مسافت میں اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتہہ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہہ کہ اس اشارہ سی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سی اور آرزو اوسکی دراز تر ہی اجل اوسکی سی جیسکہ کہا

ایک شاعر نے رحمت کرے اللہ اسپر سہ کل امری مصبح باہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہہ مضمون مجہہ سو جہا ہے اس مقام مین و سطی و اضح کرنی مطلب کی **وعن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَھٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَلَحِقَہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سی یا دونونسی پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہی یہہ یعنی کیا ہی مراد انسی اور کسکی مثال ہیں یہہ کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہہ انسان ہی یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہی اور یہہ دوسری لکڑی کہ اوسکی پہلو مین گاڑی یعنی مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سی کہا ابو سعید خدری نی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا یہہ تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی یعنی آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہی اوسکی حاصل ہونیکا پس آ پہنچتی ہی اجل یعنی پہلی اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھہ برس سی ستر برس تک ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹھہ برس ہی اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبہی اس سی زیادہ بہی ہوتی ہی جیسکہ آگی کی حدیث مین فرمایا ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّھُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اکثر عمرین امت میری کی مین ساٹھہ کی ستر تک اور کمتر ہین امت مین ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ستر سی کہ پہونچین سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر درازگی عمر کی اس امت مین معمرین صحابہ اور ائمہ مین سی یہہ لوگ ہین انس ابن مالک کہ ایکسو تین برس کی ہو کر مری اور اسما بیٹی ابو بکر رضہ کی سو برس کی اور حال اونکا یہہ تہا کہ نہ دانت ٹوٹی تہی اور نہ عقل مین کچہہ خلل آیا تہا اور ان دونون سی زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تہی کہ ایکسو بیس برس کی ہو کر مری ساٹھہ برس کفر کی حالت مین ہی اور ساٹھہ ہی برس اسلام مین اور انسی زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر مین مرے واللہ اعلم وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ فِیْ بَابِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت المریض کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْیَقِیْنُ وَالزُّھْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِھَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی عمرو بیٹی شعیب کی سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہی اور اول فساد اس امت کا بخل ہی اور دراز کہنا آرزوی بقا کا دنیا مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالی رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور دل سی رغبتی کرنی دنیا مین لوازم جب یقین رزاقیت حق پر حاصل ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا اسلیکہ بخل بسبب بےیقینی پہنچنی رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو پہر کہان سی کہاونگا اور جب بعید کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین ہین مجہے اس سبب کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہہ ضد ہین یقین کرنی رزاقیت حق کی اور زہد کرنیکی دنیا مین اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نی بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکہا ہی کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہنچی اور سند پکڑی ساتہہ دلیل اور برہان کی ہو کہ اثبات حق کری ہی اوسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتی ہین لیکن

صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہوا س طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دلپر یا اون چیزون کی رغبت دلاوی کہ موافق ہون شرع
کی وراون چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکہی اوسکو یقین نہین کہتی مثلاً سبہون کو جزم آئی موت کا حاصل ہی لیکن جسکی دل پر ذکر موت
کا غالب ہو اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سی مستعد رہی موت کا ساتہہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور
یقین چار جگہہ چاہیی اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جگہہ یقین کی ہین یعنی اون پر یقین لانا چاہیی لیکن اصول
اونکی چار چیز ہین کہ سالک کو اونپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچہہ واقع ہوتا ہی حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسری
توکل اور یقین کامل کہنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پہنچانی رزق کی تیسری یقین کرنا بیچ جزا اعمال کی قسم ثواب و عذاب سی چوتہی یقین
کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندونکی احوال پر بہر حال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ
یقین کا بیچ پہنچنی رزق کی اجمال ہی بیچ طلب کی اوسکی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کی بیچ یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین کا بیچ
جزا اعمال کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدا تعالی کی یہہ ہے کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کی تمام ہوا
حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی نراقبت خدای تعالی پر اور توکل کرنا اوسپر جیسا کہا ہمنی اوپر اور یقین کرنا نراقبت حق پر اور پہنچنی رزق
پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدا تعالی پر ایک ترجالی ہی مراتب ہی اوس سے چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن
شاذلی نی کہ اکثر بردی خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون بردون مین اور منقول ہی
اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہی بیچ ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نی بس کر
پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پیچہی اوس کی اور قصد کیا طرف تلوار اور
کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سی طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تہا جسم اوسکا اور زرد ہو گیا تہا
رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہہ پر اور کہا کہ پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا
ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور بہی سوا اسکی پس پڑہا مینی فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا یا سبحان اللہ
کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس سچ مانا کہنا اوسکا یہان تک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانیکی کہی یہہ بات
تین دفعہ اور نکل گیا ساتہہ اوسکی دم اوسکا جرح عدرک وعن سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ
وَأَكْلِ الْجَشِبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری
سی کہ کہا نہین ہی زہد دنیا مین ساتہہ پہننی کپڑی موٹی اور سخت کی اور ساتہہ کہانی دال دلی اور بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہین ہی زہد دنیا مین
مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہہ زبر خ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور
جشب ساتہہ زبر ج اور زیر شین کی کہانا سخت بی مزہ اور بعضون نی کہا روٹی بغیر لاون کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی
ساتہہ جلدی کرنی کی طرف توبہ کی اور علم وعمل کی اور حاصل یہہ کہ زہد حقیقی وہ ہی کہ ہو بیچ حال قلبی کی کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کری
طرف عقبی کی اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی اصلی کہ برابر ہین دونو امر اسمین باعتبار حقیقت کے اگرچہ ہی لباس کی
بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بی مزہ کہانیکو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندگی طریقت پر حاصل یہہ کہ حب دنیا دلمین ملا کرنیوالی ہی اصلی ہلاک ہونیوالی کی نہ ہونا دنیا کا
اوپر قالب سالک کی اور مشابہ ہی دل کشتی کی کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی تو ڈبو دیتا ہی اوسکو مع بیٹہنی والون اوسکیکی اور اگر باہر اوسکی

رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری کرتا ہی وسکو اور پہنچاتا ہی وسکو طرف جگہہ اوسکیکی چنانچہ آسلیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نی صوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہنا لباس عوام کا اور بعضون نی لباس امیرون کا ساوسطی چہپانی احوال اپنی کی ع وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزھد فی الدنیا قال طیب الکسب وقصر الامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی زید بن حسین سی کہا زید بن حسین نی کہ یار ہی امام مالک کا کہ سنا مینی امام مالک سی اس حال مین کہ پوچہا گیا اون سی کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف کسب سی مراد ہی مکسوب یعنی کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہہ بہت کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ رد ہی اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ نہی ترک کرنی دنیا کی اور پہنی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور سستی کسی کے ہی وسکو رد کیا کہ نہین ہی حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تونی بلکہ حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ کہاوی حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتہہ حرام کرنی حلال کے اور نہ ساتہہ ضائع کرنی مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہہ ہی کہ نہو اوس چیز پر کہ تیری ہاتہہ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا بہ نسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتہہ ہی ع

باب استحباب المال والعمر للطاعۃ

باب ہی بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کی لیی ف یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطی صرف کرنی انکیکی عبادت اور طاعت مین ط ع استحباب نیک گن اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی اسلیی کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتہہ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جینا اور ساتہہ پیش عین اور پیش میم کی بہی آیا ہی اور یہہ فصیح تر ہی اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی رواہ مسلم اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہہ مسلم نی ف متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سی یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو لعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سی اور تورع کری خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتہہ مال کی ہی یا ساتہہ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتہہ مال کی ہی اور یہہ منافی بہی نہین ہی غنا نفس کی اس لیی کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہی غنا مین اور مترتب ہوتا ہی اوسپر غنا ہاتہہ کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہہ کہ مراد اس سے غنی شاکر ہی اور اس سی دلیل پکڑی ہی بعضون نی کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر سی لیکن معتمد خلاف اسکی ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہی کہ سب سی انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خیر پوشیدہ کرنیوالا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اسطرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہہ شامل ہی فقیر کو بہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور حفی ساتہہ حاء حطی کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنیوالا انکیکی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اسمین دلیل ہی اوسکی لیی کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہی اختلاط سی اور جنہی فضیلت دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتہہ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا حمل کیجا دی اوپر اختلاط بروزگی

وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی
کہ سرا اوسکا یہہ ہے لاحسد الا فی اثنین بیچ باب فضایل قرآن کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیون مین
سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہوں عمل اوسکی پہر کہا اوس شخص نی کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور
بُرے ہون عمل اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور دارمی نی ف ظاہر عبارت سی یہہ حکم غالب کا ہی یعنی اچھی یا بری عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک
و بد برابر ہون تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودیکہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہی طرح وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوا دَعَوْنَا اللّٰهَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ أَوْ قَالَ صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ
لَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید بیٹی خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصون کی یعنی صحابہ مین سی پس مارا گیا ایک اون دونون مین سی اسکی راہ مین یعنی شہید ہوا جہاد مین پہر
مرا دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بھائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب تخمینًا کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تمنی اور کیا پڑہا تمنی نماز مین کہ اسپر پڑہی یعنی کیا دعا کی اسکی لیے کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہمنی خدا تعالی سی کہ بخشی گناہ اوسکی
اور رحمت کری اوسپر اور پہنچا دیوی اوسکو ساتھہ یار اوسکیکی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکیکی جنت مین جیسکہ دنیا مین اتحاد رکہتی تھی آپس مین
اور رہتی تھی اکٹھی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہان گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکیکی یعنی یہہ جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اسکی
پہنچا دیوی اسکو ساتھہ یار اسکی کی بگمان اسکی کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بھائی اسکی سی پس کہان گئی نماز زیادہ اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی
اور کہان گیا ثواب اور عملون اس مرد کا کہ بعد اسکی کئی یا فرمایا کہ کہان گیا ثواب روزہ اسکی کا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان
دو شخصون کی ہی بہشت مین اور قرب الہی مین دور تر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہہ ابوداود
اور نسائی نی ف یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہی شہید سی یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص کہ پہلی
کا کہ ایک ہفتہ مین کیا اوپر شہادت اوس شخص کی کہ پہلی شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا مین اور اظہار دین حق مین پایا لا انتہی
خصوصًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین کہ زمانہ ابتدا ء اسلام اور قلت مددگارون دین کا تہا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ شخص پچھلا بہی مرابط
تہا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر طرح وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلٰثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَأَمَّا الَّذِي أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَإِنَّهُ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ
صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
بَابَ فَقْرٍ وَأَمَّا الَّذِي أُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي
فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ رَحِمَهُ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيهِ بِحَقِّهِ فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ

مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهٗ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہہ کہ اونسی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اون کہ وہ حق ہین اور پڑہتا ہون مین تمہارے لئے ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیت پر وہ یہہ ہین پس تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینی کی یعنی صدقہ دینا اگرچہ صورت مین نقصان ہی لیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا ہی دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین بیچ حکم زیادتی کی ہی نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوس پر یعنی اگرچہ متضمن تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیی اللہ تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کی عزت یعنی اپنی نزدیک جیسکہ وہ زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیی اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیی دنیا مین انجام کار کو جیسکہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لئی ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہی مکر کیا جاتا ہی ظالم زیر دست و ذلیل مظلوم کی آگی اور وہی خبر اسی موافق کی اور نہ کہولا کسی بندہ نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنی کا یعنی لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوس پر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لی لیتا ہی اوس سی نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور ابہی پر وہ حدیث کہ کہا تہا مینی بیان کرنا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کی لیی اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب اوسکی طریقہ خرچ کرنی کا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین اپنی کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ مین اور احسان کرتا ہی بیچ اوسکی سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کی پس یہہ بندہ بیچ کامل ترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہہ بندہ بمقتضای علم کی کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کی ہو نیکی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہی پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو خدا تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال اپنی کی بغیر استعمال کرنی علم کی یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطی سنانی اور دکہانی اور فخر و تکبر کی نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی رب اپنی کا یعنی بسبب نہونی علم کی بیچ لینی اور صرف کرنی اوسکی کی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی دارون سی یعنی بسبب قلت رحم

اور نہو ئی علم اور ہوئی کثرت حرص و بخل کی اور نہین عمل کرتا اوسمین ساتہہ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اللہ کا ہو خواہ بندون کا پس یہہ
شخص بیچ پلید ترین مرتبہ کی ہی اور چوتہا وہ بندہ ہی کہ نہین دیا اوسکو اسنی مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کی پس وہ کہتا ہی کہ اگر
ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اسمین فلان کا سا یعنی اہل شر مین سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی پاپ مین وہ بدنیت ہی نقل کی
یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی **ف** یہان نیت کو اوپر معنی عزم کی حمل کرنا چاہیی آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہہ
ہین کہ بجد ہی اوسپر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہین ہی مگر نہو نا قدرت کا اور نہ پہنچنا اوسکو اگر قدرت پاوی و پہنچی اوس تک تو نہ توقف کرتا ہی
مثلا اگر کوئی عزم زنا پر کہی گنہہ گار ہی اور ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ عزم زنا زنا نہین ہی لیکن ایک گناہ ہی علیحدہ اور تفصیل کلام کی یہہ ہی کہ اول
وسواس شیطان ہی کہ دل مین پڑتا ہی بغیر کسب و عمل کی اوسکو ہاجس کہتی ہین اور جس پر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹھی اور باطن مین
جولان کری اور پہری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر بہی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور یہہ خصائص اس امت سی
ہی بعد ازان ہم ہے کہ قصد و نیت فعل کی کہی ہی حسنات مین بمجرد قصد نیت کی حسنہ کامل لکہتی ہین اور سئیات مین نہین بعد ازان عزم ہی جیسا کہ بیان کیا اسمین مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا
ہی اور حضرت شیخ نی ضمیر فیہ کی جملہ یعمل اللہ فیہ مین مال کی طرف پہیری ہی اور ملا علی ق نی علم کیطرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اللہ تعالیٰ کے علم مین یعنی علم کی ادا کرتا ہی حق اوسکا
اور عمل کرتا ہی اوسپر ساتہہ حق اسکی ادا حق بندون وسکی پس یہہ لکہکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی لفظ یخبط کی حضرت شیخ نی یہہ لکہی ہین کہ
خبط و خلط کرتا ہی اپنی مال مین اور بات اور رہا ہوتا ہی بغیر علم اور دانش او تامل اور تمیز کی طریق خیر و شر مین اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق مین جیسا کہ فرمایا ہی الاتقی
الخ اور ملا علی نی یہہ معنی لکہی ہین کہ اوٹہتا ہی اور بیٹہتا ہی ساتہہ جمع کرنی مال کی اور نہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنی کی اور امساک
کی اپنی مال مین **وعن انس** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ فَقِیْلَ
وَکَیْفَ یَسْتَعْمِلُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتہہ بندہ کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی مین تو کر واتا ہی اوس سے
بہلائی پس کہا گیا اور پوچہا گیا آنحضرت سی کہ کس طرح کرواتا بہلائی اوس سی یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت
کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی یہان تک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادہ پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سی فضیلت حیات کی لازم آئی کہ
اسمین کار نیک کر سکتا ہی ع ح **وعن شداد بن اوس** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل اور فرمان بردار کری اپنے
نفس کو اللہ تعالیٰ کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کری واسطی ثواب و جزا کی کہ بعد موت کی پاویگا اور
احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہی کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچہہ کہ نفس چاہی چیزین حرام اور شبہات اور لذات اور
مرغوبات دیوی اوسکو اور قید ہی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہین
کرتا ہی اور پہر آرزو اور خواہش کہتا ہی خدا تعالیٰ سی کہ راضی ہو اور بخشدی اور بہشت مین داخل کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف**
یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہہ رکہتا ہی اور کہتا ہی کہ رب میرا کریم و رحیم ہی بخشش دیگا محکو حال آنکہ اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہی ما غرک
بربک الکریم اور فرمایا ہے واذا سألک عنی عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ہی ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین

اور فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ حاصل
یہہ کہ عمل نکرنا اور پہر امیدوار رہنا نچاہیی بلکہ عمل کری اور پہر امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ
بیچ شرح حکم کی کہتی ہین کہ علماء باسلف کہا ہی کہ رجاء کاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا اوسپر اور باز رہی عمل سی اور دلیر کری اسکو گناہون پر
حقیقت مین رجا نہین ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بی عمل کی ایک
گناہ ہی گناہون سی اور امید شفاعت بی سبب وبی علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سی کہ فرمان برداری نکرے
اوسکی حمق وجہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی ارزون نی یہانتک کہ باہر نکلی دنیا سی اور حال یہہ ہی کہ
نہین ہی اونکی لیی نیکی کہتا ہی ایک انمین سی کہ اچہا رکہتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سی کہ بخشنی والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا
ساتہہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو ای بندگان خدا ان آرزون باطل سی کہ یہہ وادی احمقون کی
ہین کہ پڑی ہین لوگ انمین قسم خدا کی ندی خدا تعالی نی کسی بندی کو اوسکی آرزون سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نی اپنی
ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی درازی عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدا تعالی سی ساتہہ کار بد اپنی کی ہوش مین آ کہ ٹہنڈا لوہا
کوٹتا ہی تو اخذ ما اسندہ اور لفظ وان کا جواب دار حدیث مین ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئی یعنی فرمان بردار کیا اور
ذکر کیا نووی کی کہا ترمذی نے اور اور علماء نی کہ معنی دان نفسہ کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال
کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کری اللہ تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اون سی اور تدارک کری فوت ہوئی چیز کا پہلی اسکی کہ حساب
کیا جاوی عقبی مین جیسکہ روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ نی ولتنظر نفس ما قدمت لغد ع ح +

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِیْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَیْنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی رَاْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ طَیِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ
الْقَوْمُ فِیْ ذِكْرِ الْغِنٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰی لِمَنِ اتَّقَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰی خَیْرٌ مِنَ الْغِنٰی وَطِیْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِیْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
روایت ہی ایک مرد سی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا تہی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا حضرت
کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی کی پس کہا ہمنی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا
ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی نی کہ پہر مشغول ہوئی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین
ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کی کہ ڈری اللہ عزوجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہہ فقر کی ہو واسطی پرہیزگار کے
بہتر ہی دولتمندی سی اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاوی گا بندہ اوس سی قیامت
مین جیسکہ قرآن مجید مین فرمایا ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِیْمَا
مَضٰی یُكْرَهُ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِیْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِیْ یَدِهٖ
مِنْ هٰذِهٖ شَیْءٌ فَلْیُصْلِحْهُ فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ یَبْذُلُ دِیْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ
لَا یَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا تہا مال اگلی زمانہ مین

مکروہ و ناپسند یعنی ایسی کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اوس زمانہ کی لوگون کا تہا اور قوت لایموت پر بسی و تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہون اور امیرون کی پہنچتا تہا اور راونسی ایذا اور خواری نہین پہنچتی تہی بس اب پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہی اور احتیاجین غالب آگئی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیا کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اوٹہانی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اوسکی سبب سے بچتا ہی ٹرنیسی حرام اور شبہ مین اور باز رکہتا ہی اوسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہ ہوتی یہہ دینار تو البتہ رومال یعنی بتقدیر کر ڈالتی ہمکو یہہ بادشاہ اور کہا سفیان نی جو شخص کہ ہو بیچ ہاتہہ اوسکی کی ان اموال سی کچہہ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیی کہ اصلاح کری اوسکو یعنی ضایع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کرکر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اسلیئی کہ یہہ زمانہ ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول اون شخصون کا کہ تہہ سی دین اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنی کی لیی اور کہا مال حلال نہین اٹہاتا اسراف کو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیی اور اوسکو نگاہ رکہی اور باحتیاط خرچ کری تا چندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ اوسمین اسراف کر سکین ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ حکم کریگا اوسکو خدا تعالی اوسکا دن قیامت کی کہ کہان ہین ساٹہہ برس کی عمر والی یعنی وہ کہ عمر اونکی دنیا مین ساٹہہ برس کی ہوئی تہی اور یہہ ساٹہہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی نی اوسکی حق مین یہہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوسمین ایسا عاقل کہ اوسکی شان سی ہی یہہ نصیحت پکڑنی اور حالانکہ آیا تمہاری پاس ڈرانیوالا یعنی بڑہاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلٰثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفِيْنِيْهِمْ قَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَكَانُوْا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا يَلِيْهِ وَاَوَّلُهُمْ يَلِيْهِ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُّؤْمِنٍ يُّعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ اور روایت ہے عبد اللہ بن شداد سی کہ کہا تحقیق کتنی ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سی کہ تین تن تہے آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی اور ارادہ کیا ٹہیرنیکا بہ نیت مجاہدہ کی اور تہی وہ فقر و فاقہ والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ کفایت کری مجکو اونکی خبرگیری سی یعنی غمخواری اور سامان انکا درست کردی تا مجکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تہی یہہ تینون تن نزدیک طلحہ کی پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا پہر مرا تیسرا شخص اپنی بستر پر یعنی بحالت مرابطہ اور نیت رکہنی والا جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نی کہ کہا طلحہ نے پس دیکہا مینی یعنی خواب مین ان تینونکو بہشت مین اور دیکہا مینی اوس شخص کو کہ

مراتہا اپنی بستر پر آگی آونکی اور دیکہا مینی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کہ پاس پاس جاتا ہی وسکی او متصل سی تہا اوسکی اور دیکہا مینی اون دونون سے
پہلی کو یعنی جو کہ پہلی شہید ہوا تہا او تمین سی کہ نزدیک جاتا ہی وس شہید آخر کی اور سب سی پیچہی ہی پس گذرا میری دل میں اس سی شبہ یعنی چاہی
تہا کہ شہید اول سابق او مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتی اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہی اون سی ہوتا اور اس ترتیب کی خلاف
دیکہا تو نہایت تعجب اور انکار میری لئین آیا پس ذکر کیا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ خواب فرمایا حضرت نی اور کس چیز کا انکار کیا تونی اس
قضیہ مین سی یعنی آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسیطرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سی جگہہ انکار کی نہین ہی اسیطرح چاہئی
اسلئی کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سی کہ دراز کیجاوی عمر اوسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوس کی خدا تعالی
کو ساتہہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنی کی **ف** اور مانند انکی کی تمام عبادتون قولی اور فعلی سی اور حاصل یہہ کہ جب شہید آخر کی
دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ تر ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اوسکا زیادہ ہوا
دونون شہید ون سی اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان ابہی ضمن
ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی وسکی طرف کہ تہا وہ مرا بطا الخ ع ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ اِلٰى اَنْ يَمُوْتَ هَرَمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهٗ فِيْ ذٰلِكَ
الْيَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ
اور روایت ہی محمد بن عمیرہ سی اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سی اگر گری
اپنی موںہہ پر اوسدن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اسکی یعنی اگر فرض کیا جاوی کہ وقت پیدایش سی
بڑہاپی تک سجدہ اور نماز ہی مین موںہہ کی بل پڑا ہی یا مراد بعد بلوغ کی ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانی گا اس اپنی بڑی رہنی
کو طاعت و عبادت مین بیچ اوسدن کی یعنی روز قیامت کی یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کی اور البتہ دوست رکہی گا اور آرزو کریگا کہ پہر
پہیرا جاوی طرف دنیا کی تا زیادہ ہووی اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جسقدر کہ عمر زیادہ ہوتا کہ موجب زیادتی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہوگی
نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی **بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ** باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کی **ف** وکل اور وکول
لغت مین چہوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتہہ زبر اور زیر کی اسم ہی اوس سی توکل ظاہر کرنا اپنی عجز کا اور اعتماد کرنا
غیر پر اور تکلان ساتہہ پیش کی اسم ہی اوس سی اور شرع مین عبارت ہی سپرد کرنی بندی کی سی اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر
نفس سی اور تبری کرنی اپنی حول و قوۃ سی اور توکل سب کامون مین جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہی اور
حقیقت مین معنی توکل کی بہروسا اور اعتماد کرنا او پر ضامن ہونی حق عزوجل کی رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب کسب
کا شرط اوسکی نہین ہی بلکہ چاہیی کہ نظر اوس سی ساقط ہو اسلیی کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانہ حق پر حاصل ہوا توکل درست
ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہی اور کسب و کار ساتہہ اوسکی منافات نہین رکہتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطی ثابت
کرنی مقام توکل اور ریاضت نفس کی کرتی ہین تا نظر اسباب سی ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اور سبب کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہنچنی مین
شرط نہین ہی اور بعضون نی تفسیر کیا ہی توکل کو ساتہہ نکلنی کی کسب و اسباب سی بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالی پر اور
یہہ ابتدا حال توکل کی ہی یا مراد با مرآنا ہی تعلق دل سی ساتہہ اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سی نہین ہوتی اور

یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کی اور ترک کرنی اوسکی کی ایک ہی حال پر ہوتا ہی مثلاً منتہی اگر درخت خرما کا لگا دی اور بطریق
خرق عادت کی اوسی وقت وہ پھل لاوی یقین اوسکا قدرت صانع تعالی پر اوس صورت مین اور اس صورت مین کہ درخت خرما بعد سالہای
سال کی بطریق عادت معمول کی پھل لاوی یکسان ہوتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھہ کمال قدرت اوس کی کی بیچ صورت اسباب کے
اور ترتب مسببات کی اوس سے زیادہ ہی اور بیچ بی سببی کی وہی ایک فعل ہی فقط اور یہان کتنی ہی افعال مضبوط اور احکام محکم ہین
کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا ہی پیدایش الہی کا ہی اور صبر لغت مین بمعنی حبس اور منع کرنی اور باز رکھنی نفس کی ہی ایک
چیز سی کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتی ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعثہ نفس کی وقت معارضہ کی اور شیخ نجم الدین
کبری رح نی فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سی ہی ساتھہ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنی نفس کی محبوبات اوسکی سی اور عوارف مین
لکھا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدایتعالی پر ساتھہ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کے
اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسیکہ صبر کرنا ادای فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل سی صبر کرنا ہی فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلی کی اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل
کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی انتہی اور صبر بہی باوجود کثرت اقسام کی استعمال مین مخصوص ہی
ساتھہ صبر کی بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسیکہ شکر کا استعمال رزق مین ہی ف جاننا چاہیی کہ مانع قوی عبادت سی فکر
کھانی اور پینی اور حوائج ضروری کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اونکا کہتا ہی سب چیزسی باز آیا مین اور زہد و تقوی اختیار کیا لیکن
قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کی ساتھہ خلق کی کیونکر ہاتھہ آوے پس
علاج دفع کرنی اس مطالبہ اسکی کا سوا توکل کرنی کے اللہ تعالی پر میسر نہین ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر
توکل کی حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہی اور فراغ عبادت اور حلاوت اوسمین ہاتھہ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ
خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتھہ قوت یقینی کی نہین بجا لاسکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو
خوش آوی یہہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین تو چاہیی کہ توکل کری چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کی یہہ ہین کہ خدایتعالی کو وکیل
امور اپنی کا اور ضامن صلاح اپنی کا جان کر محض اوسی پر اعتماد و بہروسا کری اور جانی کہ جو کچہہ کہ خدا نی قسمت مین کیا ہی ہرگز فوت نہوگا اور
حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانی کہ خدا تعالی ضامن بندون کی روزی کا ہی وما من دابۃ فی الارض
الا علی اللہ رزقہا اور اسپر قسم کہائی ہی فورب السماء والارض انہ لحق پس اگر اوپر ضمانت اور وعدی اوس کی کی اعتماد نکری اور باور نکری
تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیی کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانا اور سبب کی نجانی اور رزاق سوای خدا کے
کوئی نہین ہی بی سبب بی کسب بہی پہنچاتا ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور کسب و سبب مین مشغول ہونیکو بہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اوسپر
نکری اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکہی اور جانی کہ اگر کسب نکرونگا تو بہی خدایتعالی روزی پہنچاویگا اور یہہ درجہ ادنی اور ضروری ایمان کا
ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین اور اعلی تر اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنی
خدا کو اور اوسکی علم کو سونپی اور کچہہ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہہ درجہ اولیا کا ہی وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون مشعر ہی اسپر اور جاننا چاہیی
کہ کسب و سبب منافی توکل کی نہین ہی منافی توکل کی وہی ہی کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کرنیوالا

اور اعتماد اوسکی دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلوں سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہہ ہی کہ تمام اسباب سے باز رکہی اور تمام امور میں توکل کری اللہ ہی پر اور سونپی امور اپنی اوسکو لیکن شرط یہہ ہے کہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کی اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور امید خلق سی منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادۃ اور ذکر کی مشغول رہی والا مشغول ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کی خدا پر افضل ہی اور اسیطرح بسبب کسل اور عار اور ریا کی ہی ہاتہہ کسب سے باز رکہنا روا نہین اسلیی کہ اکثر انبیاء اور اولیاء نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال و احوال اپنی کی قصور و فتور دیکہی اوسکو ضرور ہی کہ سب چیز سی انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تا کہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سے کہ قطعًا کار برآری ہو اوسکی نہو اور سنت اللہ سی گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہی جیسیکہ ہاتہہ سی کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود موںہہ مین چلا جاویگا کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور حق توکل ایسی امور مین یہہ ہی کہ جانی کہ حق تعالی نی طعام ایلیی پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سبکا وہی ہی یہہ سبب اس کار کا ہی کہ خدا تعالی نی ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتہہ پر نکری اور جانی کہ ہاتہہ کتنون کی امور ہی سر انجام پاتی ہین اور ایسی پر ہاتہہ باندہ رکہنا اوس سبب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتہہ اوسکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اس کی کی روا ہی اسلیی کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینی والون کا بہی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا بہی منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور عیال اوسکی تنگی پر صابر نہین اور رضامند نہین اوسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکہنا ہی واسطی عیال کی ایکسال تک اور واسطی نفس اپنی کی چالیس روز تک منافی توکل کی نہین کہ رسول علیہ السلام نی رکہا ہی اور اسیطرح علاج بیماری کا اور رکہنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگرچہ ذخیرہ نرکہی اور سب کچہہ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلی درجہ ہی اوسکی لیی بڑی قوۃ یقینی چاہیی پس جسکو سوا ذخیرہ کرنیکی فراغ عبادت اور جمعی حاصل نہو اوسکو ذخیرہ رکہنا افضل ہی ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری ہی اور چہپانا مرض کا غیر طبیب سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علماء نی کہ توکل سوای توحید اور زہد کی درست نہین آتا اور مراد توحید سی یہان یہہ ہے کہ تمام مخلوقات کو پیدائش اللہ تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوای واحد حقیقی کی کوئی نہین جو کچہہ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ سی ہی جسکی دل پر یہہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہے کہ ایمان اوسکا سلامت رہے اور عبادت مین مشغول ہوسکی کہ ساتہہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہین ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی ہی وعدہ کی گئی ہی ساتہہ صبر کرنیکی ایک تو فتح یاب ہونا دشمنون پر ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہنچنا ہی صبر کی سبب سے جیسیکہ فرمایا وتمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسری مقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا حق کا ہی انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہے وبشر الصابرین اور چہٹی محبت خدا تعالی کی ہی واللہ یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آٹہوین بزرگی اور سلام ہی اللہ تعالی کی طرف سے سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیی اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنیسی اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق تظلم اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہہ ہے کہ تامل کری اسمین کہ جو کچہہ مقدر ہی جزع و فزع سی نہین ٹلتا

ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہیں ہوتا اور ثواب صبر کا صفت خفا ہوتا ہی بہر حال کہ شرح جا بجا تسمہ ہی آیا ۔ تو صبر یعنی روکنا نفس کا
استقامت طاعت پر یہی تو دوسری صبر کرنا گناہون کی کرنی سی تیسری صبر کرنا فضول دنیا سی چوتھی صبر کرنا اید اسند اید ا اور مصیبتون
دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہہ سب بجا لاوی عبادۃ مین مستقیم ہوگا اور گناہون سی امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سی اور آخرت
کی عذاب سی چھٹکارا پاویگا اور بہت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتون سی محروم رہیگا اور عبادت نہین کرسکیگا
خاطر جمع سی اور اگر کچھ کری تو بسبب نہ صبر کرنیکی گناہون سی حبط ہوگا بحر العلوم و مغنی الطالب **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سی ستر ہزار بغیر حساب کی
وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہین اور نہ شگون بدلیتی ہین اور اپنی رب ہی پر بہروسا کرتی ہین یعنی بیچ تمام اون چیزون کی
کہ کرتی ہین اور ترک کرتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین انکی کی پس نہین منافی ہی اس حدیث کی
کہ ہر ایک کی ساتھ انہین سی ستر ستر ہزار ہونگی اور نہ طلب منتر کی کرتی ہین یعنی مطلقا یا اوپر کلمات قرآنیہ اور اسماء الٰہیہ کی اور نہ شگون بدلیتی
ہین یعنی حیوانات کی اوڑجانی سی یا آواز کی سننی سی بلکہ کہتی ہین جیسیکہ وارد ہوا ہی اللّٰہم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الٰہ غیرک اللّٰہم لا یاتی
بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کہا صاحب نہایہ نی کہ یہہ صفت اولیا کاملین سی ہی کہ جو اعراض کرتی ہین اسباب دنیا کی
اور متعلقات اوسکی سی اور نہین التفات کرتی طرف کسی چیز کی متعلقات دنیا سی اور یہہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہنچتی اوسکو غیر اونکی اور ایسی
عوام مین رخصت ہی اونکی لیی دوا کرنی اور علاج کرنیکی اور جو شخص کہ صبر کری بلا پر اور منتظر رہی کشایش کا اللہ تعالی کی طرف
سی ساتھہ دعا کی ہوتا ہی جملہ خواص اور اولیا سی اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین
سنا ہی تونی کہ حضرت صدیق نی جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اوپر آنحضرت نی اسلیی کہ جانتی تہے یقین و صبر اونکا اور جبکہ
لایا آپکی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کی سونا اور کہا کہ اسکی سوا مین کچھ ملک مین نہین رکہتا پس حضرت نی اوسکو مارا اور غصہ کیا اوپر اوسکی
ظاہر یہہ ہی واللہ اعلم کہ مراد منتر سی منتر جاہلیت کی ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوئی اور شارع نی اون کو روا نہین رکہا
اور امن نہین ہی وسیں چہانی سی شرک مین بقرینہ قول لا یطیرون کی اسلیی کہ یہہ بات ثابت ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور
پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اسمین فضیلت ہی اور اوپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ داخل ہونگی بہشت
کا ہی بحساب اسلیی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتھہ اس باب کی اگرچہ جاہلیت سی ہون اور یہہ بہی درجات توکل سی ہی اور بالاتر
اس سی ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقا کہ واسطی ثابت کرنی مقام توکل کی کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجھی جاتی
ہین چنانچہ اسلیی تفسیر کیا ہی صوفیہ نی توکل کو ساتھہ ترک کرنی کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کی رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہہ مرتبہ
خواص کا ہی اور متوسطون کا اور اونکو یہہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہی ساتھہ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی و زیادہ
اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اونکی سی ساقط ہی اور وجود عدم اوسکا برابر ہوا ہی اور اون کو
بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا پکڑتا ہی اور یہہ مرتبہ اخص خواص کا ہی

کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنی سی فانی اور باقی ساتھہ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوس کی یہہ ہی اور جزا ان سب سی زیادہ ہی ح اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکھا ہی کہ اسباب دور کرنی والی ضرر کی تین قسم کی ہین ایک پہلا طور یہ یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسری ظنی جیسیکہ فصد اور سچہنی اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کی یعنی معالجہ برودۃ کا ساتھہ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتھہ برودت کی اور پہلے اسباب ظاہرہ ہین طب مین اور تیسری موہوم مانند داغنی اور رقیہ کی یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ ہمار کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور اسی پر موہوم پس شرط توکل یہہ ہی کہ ترک کری او سکو اسلیی کہ وصف کیا ہی ساتھہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متوکلین کو اور اسی پر درجہ متوسط کہ وہ ظنی چیزونکا کرنا ہی مانند معالجہ کرنیکی ساتھہ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کی پس کرنا اوسکا نہین ہی مناقض توکل کا بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہین ہی ممنوع بخلاف یقینی کی بلکہ کبہی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرنی اوسکی سی بعض احوال مین اور بیچ حق بعض اشخاص کی پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العمادیہ انتہی **وعنہ**

قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ تَکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ ھٰذَا مُوْسٰی فِیْ قَوْمِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیْ اُنْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ لِیْ اُنْظُرْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ ھٰؤُلَاءِ اُمَّتُکَ وَمَعَ ھٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَۃُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنْھُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نی کہ نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکھائی گئین مجکو امتین یعنی ساتھہ انبیا اونکی کی بطریق کشف کی یا خواب مین یا خبر دی ہی دکھائی اونکی سی دن قیامت کی اور تعبیر ساتھہ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کی ہی پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکی ساتھہ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہین تہا کوئی تابع اوسکا سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال اونکا اوسکی ساتھہ ہین دو شخص اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکی ساتھہ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتھہ اوسکی کوئی یعنی بسبب متابعت کرنی کسیکی اوسکی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید رکہی مینی یہہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہہ موسی پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اون پر پہر کہا گیا واسطی میری کہ دیکہ یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا لیا تہا اوس وقت اور مونہہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سی کہ جہان سی لوگ گذرتی تہی پس کہا گیا آپ کو کہ دیکہو دیکہو گی امید اپنی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی مینی اوسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطی میری یعنی بلکہ تیری لیی زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکہہ ادہر اور ادہر یعنی داہنی بائین پس دیکہا مینی ایک انبوہ بہت کہ گہیر لیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہہ یعنی تمام جو آگی اور داہنی اور بائین ہین امت تیری ہین اور ساتھہ انکی یعنی بیچ انکی یا زیادہ ان پر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی ہین داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتی ہین اور نہ منتر پڑہواتی ہین اور نہ

داغ لیتی ہین اور اپنی پروردگار ہی پر توکل کرتی ہین پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیی اللہ تعالی سی یہہ کہ کری مجکو
اون ہین سی یعنی متوکلین مین سی کہ داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خداوندا گردان تو عکاشہ کو اون مین سی پہر کہڑا ہوا
ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیی اللہ سی یہہ کہ گردانی مجکو اونمین سی پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجہسی ساتہہ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** مراد نبی سی سمین رسول ہی حکم کیا گیا ساتہہ تبلیغ کی اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی کہ ہون معنی سکی ستر ہزار تمہاری امت
مین سی سوائی اونکی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ ہون معنی اسکی یہہ کہ انہین مین سی ستر ہزار ایسی ہین اور موید ہی اسکی روایت بخاری کی کہ ید خل منک و
ید خلون الجنۃ من ہو لا سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت کی لیتی ہین اسلیئی آیا ہی داغ لینا عند الضرورۃ بعضی صحابہ سی
کہ اونمین سی سعد بن ابی وقاص بہی ہین عشرہ مبشرہ مین سی یا مطلق داغ نہین لیتی ہین بسبب راضی ہونیکی قضا و قدر الہی پر اور بسبب تلذذ کی ساتہہ بلا کی
اور بسبب جان لینی اس بات کی کہ نہین ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت مین سوائی اوسکی پس وی بیچ مرتبہ شہود کی
ہین خارج دائرہ وجود سی خالی اپنی نفسون کی حظوظ سی ح ع نہ داغ لیتی ہین معنی اسکی یہہ ہین مگر وقت ضرورۃ کی با وجود اسکی کہ اعتقاد
شفا کا اللہ تعالی سی رکہتی ہین نہ نری داغنی سی اور نہ منتر پڑہواتی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قران مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ مین
ہو اس سی کہ ہو اونمین شرک اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنی کسی چیز سی نہ جانور پرندہ سی اور نہ کتی بلی وغیرہا جانورون چرندہ سی پس مراد یہہ ہی
کہ وہ چہوڑتی ہین اعمال جاہلیت کی پہر اگر کہا جاوی کہ ایسی لوگ بہت ہین حد مذکور سی کہین گی ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہہ حد مخصوص اور کرمانی
داغ کرنا بہی اسباب وہمیہ سی ہی اور حدیثون مین نہی اوس سی آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبا حاذق کی یقین ہووی تو اجازت
بہی ہی اور حضرت نی دوسری شخص کی حق مین اسلیئی دعا نہ مانگی کہ اذن نہین دی گئی تہی حضرت اوس مجلس مین دعا کرنی کی مگر ایک شخص کی
لیی پس چونکہ عکاشہ کی لیی دعا کی گنجایش دعا کی دوسری کی حق مین نہ رہی یا یہہ شخص اہل اس رتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور با وجود اسکی
صراحۃ نہ فرمایا کہ تو اہل اوسکا نہین ہی بلکہ جواب دیا ساتہہ کلام مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی ہی تہی التماس
دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون مین سی تہا اس سبب سی اوسکی لیی دعا نہ کی اور با وجود اسکی از راہ حسن خلق کی جواب دیا ساتہہ کلام
مجمل کی اور بعضون نی کہا ہی کہ تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تہی اور یہہ قول صواب ہی اسلیئی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا
سعد بن عبادہ تہی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ جلدی اور سبقت کری طرف نیکیون کی اور طلب
دعا کی کری صالحین سی **وعن** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ
وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب ہی واسطی شان اور حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیی بہتر ہی اور نہین
ہی یہہ شان کسیکی لیی مگر مسلمان کی لیی اگر پہنچی اوسکو خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اور نعمتین اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی حق تعالی کا پس ہی شکر بہتر اوسکی
لیی اور اگر پہنچتا ہی اوسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکی لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مقام صبر
و شکر کی دونون عالی ہین اور اجر و ثواب اون پر مترتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سی خالی نہین پس وہ بہر حال بہتر ہی یہہ منحصر ہونا خیر کا حال
مین مومن کامل کی لیی ہی اسلیئی کہ غیر مومن کامل کا حال یہہ ہی کہ اگر پہنچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتین کرنی لگتا ہی اور اگر ضرر پہنچتا ہی
اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہی بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سی ایسی بات نہین ہوتی ح ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن
باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان اور اعتقاد کی ساتھہ خدا کے اور توکل
اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنیکی امور خیر پر اور جہاد کرنیکی راہ خدا مین یا قوی ہی صبر کرنی مین لوگون کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنی مین
اونکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفات مین اور ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور
کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ملتزم ہی صفتون خیر کی ہی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین سی
اور مدد و توفیق طلب کر خدا تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سی سلیبی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی
تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہووی تو اوسکی استعانت پر اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی او سچیز کی سی کہ
حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چھوڑ تو اوسکو اور اگر پہنچی تجکو کچھہ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نکہہ یہہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن
کہہ یعنی زبان قال سی یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہہ موافق قضا و قدر اوسکی کی اور جو کچھہ
چاہتا ہی خدا تعالی کرتا ہی اسلیی کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الہی کی اور بسبب حول
قوت نفس کی کہتی ہین کہولتا ہی کار شیطان کو اور لاتا ہی دل مین وسوسہ اوسکا ساتھہ ندامت اور معارضہ قدر کی نقل کی یہہ مسلم نی
ف یہہ کہنا اسلیی منع ہی کہ کچھہ فائدہ نہین کہنا اسلیی کہ جو مقدر مین ہی وہی ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالی نی قل لن یصیبنا الا ما
کتب اللہ لنا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہے کہ منازعہ ساتھہ تقدیر کی لازم آوی وا لا وارد ہوا ہی قرآن مین لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب
علیہم القتل اور حدیث مین ہی لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین یہہ ذکر کی گئی ہی اور بہت روایتون مین آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر
یہہ ہی کہ یہہ نہی وارد ہوئی ہی اوس جگہہ کہ جہان فائدہ نہو اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہہ نہی تنزیہی ہی تحریمی اور جبکہ کہی از راہ تاسف کی فوت ہونی طاعت
الہی پر یا متعذر ہو اوس سی پس نہین مضائقہ ہی اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونی طاعت پر باعث
ثواب ہی پس لائق ہی کہ گنا جاوی قبیلہ استحباب سی چنانچہ روایت کیا ہی ازہری نی اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سی کہ جسنی تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اوس سی
قریب ہوا دوزخ کی مسیرہ ہزار برس کی اور جسنی تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا جنت سی مسیرہ ہزار برس کی ذکر کی یہہ سیوطی
نی جامع مین **الفصل الثانی** فصل دوسری عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو انکم
تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا رواہ الترمذی وابن
ماجۃ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل
کا تو البتہ روزی دے تم کو جیسے کہ روزی دیتا ہی جانورون پرندہ کو نکلتی ہین جانور صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی گہونسلون مین
سیر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حق توکل یہہ ہی کہ یقینا جانی یہہ کہ نہین ہے کوئی فاعل وجود مین سوائے اللہ
تعالی کی اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ
ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہ پس اسکا یقین کر کر سعی کری بیچ طلب کرنیکی اچہی وجہ پر یعنی
بیچ بہت نہ اوٹہاوی اور حرص اور افراط و مبالغہ نکری اوسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے اور پڑے رہنا زمین پر مانند کپڑے ڈالے گئے کی زمین پر وہ جاہل ہے اور امام قشیری نے کہا کہ جگہہ توکل کی قلب ہے اور حرکت ظاہر مین ہے پس وہ منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد واثق خدائے عزوجل پر ہو چنانچہ اسیلیے تشبیہ دے ساتھہ جانور پرندہ کی کہ وہ طلب رزق مین نکلتا ہے لیکن اعتماد اسد تعالی ہی پر ہوتا ہے نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس مشابہت مین اشارہ ہے اسپر کہ سعی اوسط درجے کی نہین منافی ہے اعتماد کی اسد تعالی پر جیسیکہ فرمایا اسد تعالی نے وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اسد یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطے آگاہ کرنیکے ہے اسپر کہ کسب نہین ہے رزق بلکہ رازق اسد تعالی ہی ہے نہ واسطے منع کرنے کی کسب سے اسیلیے کہ توکل کی جگہہ دل ہے پس نہین منافی ہے اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کی ہے بلکہ بسبب حرکت کرنے غیر اسکی کی پہنچتا ہے رزق اسد تعالی کا بسبب برکت اسکی کے جیسیکہ سمجھا جاتا ہے عموم قول اسد تعالی کی سے وما من دابۃ فی الارض الا علی اسد رزقہا اور منقول ہے کہ بچے کوے کی وقت نکلنے کی انڈے سی ہوتے ہین سفید پس وہ معلوم ہوتے ہین کوے کو اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے ونکو اور باقی رہتے ہین بچے کیلے پس بھیجتا ہے اسد تعالی طرف اونکی مکھیان اور چیونٹیان پس چن چن کر کھاتے ہین وہ اونکو یہانتک کہ بڑے ہوتے ہین کچہہ تو سیاہ ہو جاتے ہین پس پھرتا ہے طرف اونکی کوا تو دیکھتا ہے اونکو سیاہ پس لے بیٹھتا ہے ونکو اور پرورش کرتا ہے ونکو پس یہ پہنچتا ہے ونکو رزق بغیر سعی کی اور اور حکایتین اس بابمین بہت ہین اور عجیب تر حکایت یہہ ہے کہ اسد تعالی نے عزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم بھی کیا ہے تو نے کسی پر وقت روح نکالنے کی پس کہا عزرائیل نے ہان اے میرے جسوقت کہ غرق ہوے ایک کشتی کی لوگ اور کچہہ اونمین سے باقی رہے کشتی کی تختو پر اور تھی ایک عورت اپنی بچے کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نے اوسکی روح قبض کرنے کا پس رحم کہا یا مینے اوسوقت اوسکی بچے پر فرمایا اسد تعالی نے کہ مینے ڈالا اوس بچے کو ایک جزیرہ پر اور بھیجی مینے طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تھی اوسکو یہانتک کہ کچہہ بڑا ہوا پھر متعین کیے مینے کچہہ جن تاکہ تعلیم کرین اوسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا اوٹھا اور داخل ہوا علما مین اور حاصل ہوئی اوسکو امارہ اور پہنچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا تمام روئے زمین کا پس دعوی کیا اوسنے الوہیت کا اور بھول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تھا اوسکا شداد اور اسد بہت مہربان ہے اپنی بندون پر پس جو رحیم کہ رزق دیتا ہے دشمنون کو وہ کیونکر بھولیگا اپنی دوستون کو ع وعن ابن مسعود قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَھَیْتُکُمْ عَنْہُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَھَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْہُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ اے لوگو نہین ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف بہشت کی اور دور رکھے تمکو آگ دوزخ سے مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا مینے تمکو ساتھہ اوسکی اور نہین ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو آگ دوزخ سے اور دور کرے بہشت سے مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہے مینے تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہے کہ تحقیق روح القدس نے کہ مراد دونو عبارتون سے جبرئیل ہین پہونکا میرے دلمین یعنی وحی خفی لائے میرے پاس یہہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہانتک کہ پورا لے لیتی ہے رزق اپنا یعنی جو کہ مقدر ہے اوسکی لیے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نے اسد الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہے کہ جو رزق مقدر کیا ہے پہنچنے والا ہے تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سے اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنے اور ڈہونڈنے رزق کی یعنی تا بروجہہ مشروع اور موافق حق کی پڑے اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کے

اور طلب کرنی اوسکی کی ساتھہ گناہون خدا کی ایسی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر سبب طاعت اوسکی کی
نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین مگر یہہ کہ نہین ذکر کیا بیہقی نی جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی
سے بکی جلی دلیل صریح ہین اسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کئی جاتی ہین کتاب وسنت سی اور دلیل ہین اسپر کہ استعمال
کرنا غیر کتاب وسنت کا ضایع کرنا عمر کا ہی بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان اور وحی اور جبرئیل اور عیسی کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل ہین
ہین اور وصف لانا اسکا ساتھہ امین کی بسبب امانت داری انکی کی ہی علم و وحی مین اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتھہ پیش قاف
اور سکون دال اور پیش اوسکی کی بمعنی طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور
نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب مین اسلیے کہ تم نہین تکلیف دی گئی ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عز وجل نی وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا
لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کی لیی ہی یا معنی یہہ ہین کہ طلب کرو حلال سی پس امر وجوب کی لیی ہی اور مؤید ہی
اسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اور طلب کرنی اوسکی کی ساتھہ گناہون اوسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہنچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اوسکو
بوجہ حرام ومکروہ کی مانند چوری اور غضب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت سی اور مانند
انکی کی اور حقیقت مین رزق ہرگز دیر کر نہین پہنچتا اور جو کچہہ پہنچی اور جسوقت کہ پہنچی رزق وہی ہی اور مقدر اوسیطرح تہا اور گناہ سی زیادہ نہین پہنچتا
پہنچتا وہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سی سوائی گناہ کی حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہنچی بسبب گناہ کی حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتھہ
گناہ کی نکرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتھہ طاعت اوسکی کی یعنی دعام اور استقامت کرو طاعت
پر کہ جو کچہہ کہ پہنچتا ہی قسم رزق سی پہنچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور ندامت راجع ہوگی اور اگر طاعت سی بہم پہنچاوگی حلال ہوگا
اور مدح رجوع کریگی اور یا مراد اوس چیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی ح ع اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہہ ہی کہ نہ طلب کری
اوسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطا بمعنی ابطاء کی ہی اور سین مبالغہ کی لیی ہی سین جیسیکہ استعف بمعنی عف کی بیچ قول اللہ تعالی کی ومن کان غنیا فلیستعفف **و عن**
ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا اضاعۃ المال ولکن الزہادۃ
فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدیک اوثق بما فی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب
فیہا لو انہا ابقیت لک رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث
اور روایت ہی ابی ذر سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہی ساتھہ حرام کرنی حلال کی اور نہ ساتھہ ضایع کرنی
مال کی ولیکن زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہہ ہی کہ نہ ہو وی تو ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہون تیری کی ہی قسم مال سی
اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتون اللہ کی ہی اور زہد دنیا مین یہہ ہی کہ ہو وی تو بیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہنچایا جاوی تو اور
مبتلا کیا جاوی تو ساتھہ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوسمین اگر وہ مصیبت باقی رکہی جاتی واسطی تیری نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہی **ف** زہد دنیا مین الخ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھہ نفس سی ترک کرنی لذتون اور شہوات
کی کہ بیچ حکم حرام کرنی حلال کی ہی کہ منع کیا گیا ہی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی استعمال کرنا لذت کی
چیزون کا ثابت ہی اور حضرت نہ تہی وہ کون کمال کہتا ہی پس تاقی ہین کہ یہہ جو بعضی جاہل کرتی ہین بگمان اسکی کہ یہہ کمال ہی پس نہ رہتی ہین کہانی گوشت اور حلوا اور

میوون اور پہننی کپڑون سی اور مانند انکی کی سی ورا سکو زہد جانتی ہین یہہ زہد نہین ہے اور نہ ساتہہ ضایع کرنی مال کی و خرچ کرنی اوسکی کی غیر محل مین کہ پہینک
دی اسکو دریا مین یا دیدیوی وسکو لوگونکو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہہ کہ نہین ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونی ہاتہہ اموال ظاہرہ سی پہر متوجہ ہونا
قلب کا طرف خلق کی وقت اصلاح معیشت کی بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کی ہی ساتہہ جاذبہ رب کی اور بیچ ہاتون تیری کی ہی یعنی اموال صنایع اور اعمال اور بیچ
ہاتون اسکی ہی یعنی وسکی ظاہر و باطن کے خزانون مین اور معنی یہہ ہین کہ چاہیی کہ ہوا اعتماد تیرا اوپر وعدہ اسد تعالی کی تجہسی ساتہہ پہنچانی رزق کی
تجکو اور ساتہہ انعام اوسکی کی تجہپر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہین کہتا ہی اور کمایا نہین تو نی قوتِ سخت تر اوس او س چیز سی کہ تیری ہاتہہ مین ہو
قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاریگرون سی اگرچہ علم کیمیا او رعمل سیمیا ہو اسلیی کہ جو کچہہ تیری پاس ہی تلف و فنا ہونیوالا ہی بخلاف
ان چیزون کی کہ اسد کی خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسکہ فرمایا اسد تعالی نی ما عندکم ینفد و ما عند اسد باق اور لفظ وان تکون کا عطف ہی
ان لا تکون پر اور زہد دنیا مین یہہ بہی ہی کہ نہ التفات کری تو طرف چین دنیا کی اور لذت حاصل کرنی کی ساتہہ نعمتون اوسکی کی بلکہ یہہ جان کہ
نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونی محنت کی او رپہنچی بلاؤن کی ہی وسمین تاکہ نہ مایل ہو دل تیرا طرف دنیا کی اور نہ انس پکڑی نفس تیرا ساتہہ
دنیا کی چیزون کی پس ہووی تو اوسوقت بیچ ثواب مصیبت کی جبکہ پہنچی بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونی مصیبت کے نسبت اسکی کہ اگر بالفرض وہ مصیبت
باقی رکہی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجہسی پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم تصب کی اور جواب لو کا وہ ہی کہ دلالت کی اوسپر ما قبل اوسکی نی
اور خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونی مصیبت کی بسبب ثواب اسکی کی زیادہ تر رغبت تیری سی بیچ نہونی مصیبت کے لیکن یہہ دو نو امر شاہد
عدل ہین اوپر زہد تیری کی دنیا مین اور میل کرنی تیری کی عقبی مین جاننا چاہیی کہ زہد عبارت ہی بی رغبتی دنیا سی اور ترک کرنی سی متاع دنیا اور شہوات
اوسکی کو قسم مال و جاہ سی اس اشارت کی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نی کہ مقام زہد مجرد اسکی تمام نہین ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ساتہہ نہ
اوسی اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہنچی کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو بامید ثواب آخرت کی اور مرغوب تر ہو وسکی نہونی سی اگر
یہہ بات حاصل ہووی زہد ہی الاحرام کرنا حلال کا اور ضایع کرنا مال کا ہی ع ح **وعن ابن عباس قال كنت خلف رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوما فقال يا غلام احفظ الله تجده تجاهك واذا سألت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان
الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء قد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد كتبه
الله عليك رفعت الاقلام وجفت الصحف رواه احمد والترمذي** اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم
کی ایک دن پس فرمایا ای لڑکی نگاہ رکہہ تو اسد تعالی کی امر و نہی کو اور طالب اوسکی رضا کا ہو نگاہ رکہیگا تجکو اسد تعالی یعنی دنیا مین آفات و مکروہات
سی اور عقبی مین طرح طرح کی عذاب سی جزا موافق عمل کی اسلیی کہ من کان اسد کان اسد لہ نگاہ رکہہ تو اسد تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکہہ اور خوب
فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اوسکا پاویگا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کری تو سوال کا پس سوال کر اسد ہی سی اور جب ارادہ کری تو
مدد چاہنی کا امور دنیا اور آخرت مین پس مدد چاہ اسد ہی سی اور جان تو یہہ کہ سب خلق یعنی خاص و عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون
یعنی متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پہنچاوین تجکو ساتہہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پہنچا سکین گے تجکو مگر اوس چیز کو
کہ مقدر کیا ہی وسکو اسد نی تیری لیی اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پہنچاوین تجکو ساتہہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پہنچا سکین گی تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر
کیا ہی اسد نی اوسکو تجہپر اوٹہا لی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف پاویگا تو اوسکو سامنی اپنی یعنی پاویگا تو اوسکو ہر وقت گویا کہ
وہ حاضر ہی سامنی تیری اور مشاہدہ کریگا تو اوسکو بیچ مقام احسان اور کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی بایں حیثیت کہ فنا ہوجاویگا بالکل ماسوی اسد تیری نظر سی

پس اول حال مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ جبکہ محافظت کریگا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکہی گا تجکو اور مدد کریگا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہوویگا تو اور سہل کر دیگا تیری لیئی امور کہ قصد کریگا تو اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ پاویگا تو عنایت و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کریگا تیری تمام حالات مین اور مدد کریگا تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سی اسلیئی کہ خزانی بخشسون کی اوسکی پاس ہین اور مہمات مین اور ہر نعمۃ و نقمۃ دنیوی یا اخروی کہ بندی کو پہنچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس سی اوسکی رحمت سی بی آمیزش غرض اور بی ضمیمہ علت کی ہی اسلیئی کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہہ کہ نا امید رکہی مگر اوسکی رحمت سی اور نہ ڈری مگر اوسکی عذاب سی اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسی پر یعنی نہ مانگ غیر اوسکی سی اسلیئی کہ غیر اوسکا نہین قادر ہی دینی اور نہ دینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پہنچانی نفع پر اسلیئی کہ وہ اپنی نفسون کی نفع اور ضرر اور موت اور حیات کی تو مالک ہی نہین چہ جای غیر کی اور نہ ترک کر تو سوال ساتہہ زبان حال یا بیان مقال کی تمام احوال مین اسلیئی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیئی کہ سوال کرنی مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسینی ؎ اللہ یغضب ان ترکت سواله وابنا آدم حین تسال تغضب اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکی مضمون کا یہہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسکی طرف سی جان اور ہر حال مین اوسکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہنچانیوالا اور ضرر پہنچانیوالا اور دینی والا اور نہ دینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضی کتابون مین آیا ہی فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اوس شخص سے کہ امید رکہتا ہی غیر میری سی اور پہناتا ہون مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اونکی سامنی اور محروم کرتا ہون مین اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا ہی غیر میری سی شدائد مین اور شدائد میری ہاتہہ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازی غیر میری کی اور میری ہاتہہ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیی کہ دعا کری مجہسی انتہی اور اوٹہائی گئی قلم یعنی احکام کی لکہنی سی اور خشک ہوگئی صحیفی یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہہ ہونیوالا ہی اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہوگئی پس نہین کہا جاتا اوسپر قلم بعد اوسکی ساتہہ لکہنی کسی چیز کی خلاصہ یہہ کہ لکہا جاچکا لوح محفوظ مین جو کچہہ کہ لکہا گیا قسم تقدیرات سی اور کچہہ نہین لکہا جاویگا بعد فارغ ہونیکی اوسی پس تعبیر کی گئی سبقت قضا و قدر کی ساتہہ اوٹہنی قلم کی اور خشک ہونی صحیفہ کی بسبب مشابہت دینی کی ساتہہ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سے اور اول کتاب مین حدیث گذر چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نی تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکہہ قلم نی کہا کہ کیا لکہون فرمایا کہ لکہہ تقدیر پس لکہا اوسنی جو کچہہ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہی کہ یہہ منافی ہی قول اللہ تعالی کی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہہ ہی کہ محو و اثبات بہی انہین چیزون مین سی ہی کہ خشک ہوئی صحیفہ اسلیئی کہ قضا دو قسم پر ہی مبرم اور معلق اور یہہ ساتہہ نسبت کرنیکی طرف لوح محفوظ کی ہی اور ساتہہ اضافت کرنیکی طرف علم اللہ کی نہ تبدیل ہی اور نہ تغیر اور اسلیئی کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضون نی کہا کہ اللہ کی پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکہتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کی اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی توکل پر اور راضی ہونی رضاء مولی پر اور نفی کرنی حول و قوت پر اپنی سی سواسطی کہ نہین ہی کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سی مگر کہ متعلق ہی ساتہہ اللہ کی اور قضا اور قدر اوسکی کی کہ مقدر کی ہی آسمان و زمین کی پیدا کرنی کی پچاس ہزار برس پہلی جاری ہوا قلم قضا کا ساتہہ اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی و ضرر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کی ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب مین کہ لائق ہی ہر مومن

کو کرے اس حدیث کو آئینہ اپنے دل کا پس عمل کرے سپر تمام حرکات و سکنات اپنے مین تا کہ سالم رہے دنیا اور آخرت مین اور پاوے دونون جہانمین
عزت بسبب رحمت اللہ تعالی کی اور بعضے روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کی یہہ زیادتی بہی آئی ہے تعرف الی اللہ فی الرجا یعرفک فی الشدائد یعنی
شناسائی اور شکرگذاری اور توجہہ کر طرف خدا تعالی کی حالت فراغ اور آسانی مین ساتہہ طاعت حق اور نعمت شناسی کی پہنچانیگا اور جزا اوسکی
دیویگا تجکو نزدیک سختی کی اور بلا ویکا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضاء فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کرسکے تو کام واسطے خدا کے
ساتہہ راضی ہونیکی یقین مین تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہے فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر کچہہ کام نکرسکے تو اور شکر نعمت کا پورا
نہ ادا کرسکے تو تحقیق بیچ صبر کرنیکے اوپر بلا اور محنت و مکروہ کی کہ تجکو پہنچے نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہے یعنی اصل شکرگذاری حق کی ہے ہر حال بسبب
شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کی اور اگر یہہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہہ بہی فضیلت رکہتا ہے واعلم ان النصر مع الصبر وان الفرج
مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتہہ صبر کرنے بندہ کی ہے اوپر طاعت کی اور گناہ سے اور کشادکار ساتہہ محنت اور غمکی ہے یعنی
بعد از ہر تنگی کی کشادگی ہے اور بعد از غم کی راحت و شادی وان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہے ولن یغلب عسر یسرین
یعنی اور ہرگز غالب نہ آویگی ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آئیہ مین عسر ایک ہے اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب
نہین ہوسکتا بلکہ یسر ہی غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکہے دو آسانیان پاوے ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسےکہ مسلمانون نے رنج
و محنت اوٹہائی دنیا مین ساتہہ محتاجگی اور سختی کی پس آسانی دیکہی دنیا مین ساتہہ فتح اور مدد کی اور آخرت مین دیکہینگے نعمت اور راحت و چین
بہشت کی اور دیدار مولی کا یہہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ و مصابیح مین نہین لایا ؏ وعن سعد قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ له ومن سعادۃ ابن آدم ترکه استخارۃ اللہ ومن شقاوۃ ابن آدم سخطه
بما قضی اللہ له رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب ـ اور روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کی سے ہے راضی ہونا اوسکا ساتہہ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اوسکے اور بدبختی بیٹے آدم کی سے ہے چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر
کو اللہ تعالی سے اور بدبختی ابن آدم کی سے ہے غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتہہ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ تعالی نے واسطے اوسکے روایت
کی ہے یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** نیکبختی الخ یعنی نیک بختی یہہ ہے کہ طلب خیر کی کرے اللہ سے پہر راضی
ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہے ساتہہ اوسکے اور مقدر کیا ہے واسطے اوسکے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اوسپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہہ ہے اور بدبختی الخ اور چہوڑنا اوسکا
مانگنی خیر کو اللہ سے یعنی آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ طلب کرے خیر کو خدا تعالی سے اور جگہہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ راضی ہو ہر حال تو توہم یہہ ہوا کہ گویا گناہ
اور نامرضیات مین بہی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیے کہ آدمی پروردگار تعالی سے طالب خیر ہو تا اوسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوے اور شر اور نامرضیات
سے نگاہ رکہے اور راضی ہونا قضا الہی پر بہت بڑی چیز ہے کہ نام رکہا گیا ہے اوسکا مقام اتم اور راضی ہونے کو قضاء الہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا
ہے علامت سعادت ابن آدم کی کی بسبب دو امرون کی ایک تو اسلیے کہ تا فارغ ہو عبادت کی لیے اسلیے کہ جب نہ راضی ہوا ساتہہ قضاء کی ہوگا ہمیشہ
متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہیگا کیون ہوا ایسا اور کیون نہوا ایسا اور دوسری اسلیے کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی مین
بسبب غضب اپنے کی اور غضب بندیکا یہہ ہے کہ ذکر کرے غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہے اللہ تعالی نے اوسکے لیے کہ یہہ اصلح اور اولی ہے بجاے اوس چیز کی
کہ نہین یقین ہے فساد و صلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہہ ہے کہ طلب کرے خیر کو اللہ سے تمام امور مین بلکہ یہہ اعتقاد کرے کہ انسان نہین
جانتا ہے اپنے خیر و شر کو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا فہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پہر ترقی کرے اس طرح کہ اعتقاد کرے یہہ

کہ نہین واقع ہوتا دنیا مین غیر خیر کی چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہی الخیر بیدیک والشر لیس الیک پہر مستحب دعاء استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورہ کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سی اور اقل اوسکا یہہ ہی کہ کہی اللّٰہم خر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری اور کامل یہہ ہی کہ پڑہی دو رکعت نماز کی پہر وہ دعاء استخارہ پڑہی کہ مشہور ہی سنت مین اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نی اوسط مین انس سی مرفوعاً ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکماء نی کہ جو شخص دیا گیا چار چیزین نہین منع کیا گیا چار چیزون سی جو شخص کہ دیا گیا شکر نہین منع کیا گیا زیادتی سی اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہین منع کیا گیا قبول سی اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہین منع کیا گیا خیر سی اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہین منع کیا گیا صواب سے ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر انہ غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق الناس یستظلون بالشجر ونزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ ونمنا نومۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعونا واذا عندہ اعرابی فقال ان ہذا اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وہو فی یدہ صلتا قال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا ولم یعاقبہ وجلس متفق علیہ وفی روایۃ ابی بکر الاسماعیلی فی صحیحہ فقال من یمنعک منی قال اللہ فسقط السیف من یدہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السیف فقال من یمنعک منی فقال کن خیر آخذ فقال تشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال لا ولکنی اعاہدک علی ان لا اقاتلک ولا اکون مع قوم یقاتلونک فخلی سبیلہ فاتی اصحابہ فقال جئتکم من عند خیر الناس ہکذا فی کتاب الحمیدی وفی الریاض روایت ہی جابر سی کہ تحقیق اونہون نی جہاد کیا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہری حضرت جہاد سی پہری جابر ساتہہ حضرت کی پس پہنچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہے درخت کیکر کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتہہ درختون کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکا دی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم کچہہ سونا پس ناگہاں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو کا حاضر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اس اعرابی نی کہینچی مجہہ پر تلوار میری اس حال مین کہ سوتا تہا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہات مین تہی ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچاویگا تجکو میری ہاتہ سے پس کہا مینی کہ اللہ تعالی بچاویگا تین بار کہا یہہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نے اوس اعرابی کو اور بیٹہی یعنی بعد اسکی کہ تہی لیٹی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچاویگا تجکو مجہسی فرمایا حضرت نی کہ اللہ بچاویگا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہہ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچاویگا تجکو مجہسی پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہوجیو بہتر پکڑنیوالی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تجسی اسپر کہ نہ لڑون گا مین تجسی اور نہ ہون گا مین ساتہہ اوس قوم کی کہ لڑین تجسی پس چہوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک بہترین آدمیون کی سی اسیطرح ہی یعنی یہہ حدیث متفق علیہ ساتہہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کی اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کی کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی ف لفظ نجد ساتہہ زبر نون او جزم جیم کی اصل مین زمین بلند کو کہتی ہین اور اب نام ہی اوسی دیار کا کہ اوسکو

تہامہ کہتی ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتہہ زبر ضین کی جمع عضہ کی ہی یعنی درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت
کیکر کی اور سمرہ ساتہہ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سی ٹہ ع ح **وعن** اَبِی ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِہَا لَکَفَتْہُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیۃ اگر عمل کرین لوگ اوسپر یعنی فقط اوسیپر تو البتہ کفایت کرے اون کو یعنی تمام افعال واحوال اوسی ہر اوس
آیۃ کا یہہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری خدا سی گردانتا ہی اللہ اوسکی لیے خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو
اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج وتردد نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مابعد اس کی آیۃ یون ہی ومن یتوکل
علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیئ قدرا اور مراد حضرت کی آیۃ سی یہہ ساری آیۃ ہی پس ومن یتق اللہ سی حیث لا یحتسب تک اشارہ ہی
طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ ڈرتا ہی اور مکروہ رکہتا ہی ونکو امور دنیا اور آخرت سی اور ومن یتوکل الخ
اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ طلب کرتا ہی ونکو اور ڈہونڈتا ہی امور دنیا اور آخرت سی اور
بالغ امرہ یعنی جاری کرنیوالا ہی امر اپنی کو اور اسمین بیان ہی واسطی واجب ہونی توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکی اس لیے کہ جب وہ نہ چاہا
کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اوسکی سی نہین ہوتی ہی مگر بہ تقدیر اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطی قدر کی اور توکل ع **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا
حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ سکہائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ کہ تحقیق مین ہون روزی
دینی والا زور اور استوار نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یہہ قراءۃ شاذہ ہی اور قراءۃ مشہور یہہ ہی
ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہہ کہ جب ایسا ہوا تو واجب ہی کہ نہ بہروسا کری مگر اوسیپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی ع **وعن**
اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُہُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ
فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ
غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی دو بہائی حضرت کی زمانہ مین پس تہا ایک اون دو بہائیون مین سی کہ آتا تہا آنحضرت کی
پاس یعنی چونکہ وہ مجرد ومتعبد تہا اکثر حضرت کی خدمت مین پہنچتا تہا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بہائی کچہہ حرفہ کرتا تہا یعنی کماتا تہا اسباب
معیشت کا اور دونو ساتہہ کہاتی تہی پس شکوہ کیا اوس بہائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بہائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہہ کیا کہ یہہ نہ میری حرفہ مین
سر اٹہات بٹاتا ہے اور نہ آپ ورکسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیے پس بوجہہ اسکی خرچ کا ہی مجہی پڑا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق
دیا جاتا ہی بہ برکت اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہی **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنی اوسپر یہہ
کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ ترکی پس نہ احسان کہہ اوسپر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی یہہ کہ ترک کری انسان شغل دنیا کا اور
متوجہ ہو اوسپر علم اور عمل اور تجرد ہی کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا اوسپر اور خبرگیری ونکی ایسی ذمی کری خصوصاً ذوی رحم کی
سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ع ح **وعن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ
اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّہَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَہْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عمرو بیٹی عاص کے سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ تحقیق دل آدمی کی لیے ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اسکی خاطر مین بیچ اسباب رزق کی اور حاصل کرنی اوسکی
کی پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنی دلکو ساری شعبون کی یعنی دیا نے اون فکرون کی دل جاوے اور تفرقہ مین پڑے نہین پروا کرتا اللہ تعالی
کہ بیچ کس جنگل کی ہلاک کرے اوسکو اور جانا اوسکا اس عالم سے کس شغلہ مین اتفاق پڑے اور کس حالت مین موت اوسکی پہونچے اور جو کوئی توکل کرے
اللہ پر اور سونپے کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کرے اللہ تعالی اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ أَنَّ عَبِيْدِي أَطَاعُوْنِي لَأَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَأَطْلَعْتُ
عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ أُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہی
پروردگار تمہارا غالب بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمان برداری کرین میری یعنی بیچ امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اونپر مینہہ راتکو
سوتی ہون آرام سے اور نکالون مین اونپر دہوپ دنکو یعنی تاکہ وہ اپنی امور و کسبون مین مشغول ہون اور نہ سناؤن مین اونکو آواز گرجنی کی یعنی
نہ راتکو اور نہ دنکو تاکہ نڈرین اور نہ گہبراوین پس ضرر پاوین نقل کی یہہ احمد نے وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ
خَرَجَ إِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا وَإِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ وَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ
قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبْتُمْ بَعْدِي شَيْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ إِلَى الرَّحَى فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ونہین ابو ہریرہ سی کہا
داخل ہوا ایک شخص اپنی اہل وعیال پر پس جبکہ دیکہی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتہہ اونکی تہی یعنی حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف جنگل کی یعنی
واسطی تضرع کی طرف خالق کی پس جبکہ دیکہا اوسکی عورت نے یعنی ہاتہہ خالی ہونا اپنی خاوند کا اور چلے جانا اہل کی پاس سے بسبب حیا کی کہڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کی
پس رکہا اوسکو یعنی آگی اپنی یا رکہا اوپر کا پتہر چکی کا نیچے کی پتہر پر یا معنی یہہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو بامید اسکی کہ مرد اوسکا باہر گیا ہی کچہہ
لاوے اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوے اور کہڑی ہوئی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کی لیے پہر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق
دے ہمکو یعنی اپنی پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری تیرے سوا پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہان گڑندا چکی کا بہرا ہوا تہا آٹی سے کہا اوسی نے اور
گئی عورت طرف تنور کی یعنی تاکہ روٹی لگاوے اوسمین بعد گوندہنی آٹی کی پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیونسے یعنی اوس آٹے کی خود بخود روٹیان ہوکر تنور مین جالگین
یا آٹا گرا اندر مین بحال خود آیا اور تنور مین روٹیان غیب سے پیدا ہوگئین کہا راوی نے پس پہر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنے کی کہا کہ پایا تمنے بعد جانے میرے کی
کچہہ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تمنے کہا عورت نے کہ ہان ہمارے پروردگار کیطرف سے عنایت ہوا ہے یعنی خلق کیطرف سے بسبب عادت کی نہین ملا ہے بلکہ
محض غیب سے اللہ تعالی نے عطا فرمایا اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تاکہ دیکہے اوسکا پس ذکر کیا گیا یہہ ماجرا روبرو
حضرت کی پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہہ احمد نے
ف اور یہہ امر بسبب برکت صبر و توکل کی تہا اور یہہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہے نہ اگلی امت کا طہح وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی دردا
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی بندہ کو جیسے کہ ڈہونڈتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت
کی یہہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ف یعنی پہنچنا دونو کا یقینی ہی اور جیسے کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈے
اور حاصل کرے بالضرور پہنچتی ہی ایسی ہی رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچہہ مقدر ہی بالضرور پہنچتا ہی ڈہونڈین یا نہ ڈہونڈین

اور اگر ڈہونڈین رزق ڈہونڈنی سے نہین پہنچتا ہی ڈہونڈنا سبب مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتہہ ضامن ہونی اللہ تعالی کے رزق کا رکہنا چاہیے اور اضطراب نکرنا چاہیے اور اگر کچہہ طلب متوسطہ کرین واسطی قایم کرنی رسم عبودیت کی ساتہہ اعتماد کرنیکی اوپر ضمانت حق کی تو یہہ بہی درست ہی ع رو توکل کن بلرزان پا و دست رزق تو بر تو ز تو عاشق ترست * کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی نی بعد الفاظ حدیث کی لکہا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر ہی پہنچنی اجل و سکی سی اسلیی کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتہہ اسناد جید کی مگر یہہ کہ اوسنی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہہ موید ہی میری تقریر کی جو اوپر لکہے مینی اور روایت کی ابو نعیم نی حلیہ مین بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت

وعن ابن مسعود قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ فادموہ وہو یمسح الدم عن وجہہ ویقول اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون متفق علیہ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سی اور کہاتی ہین صورت وسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچہتی جاتی تہی خون اپنی مونہہ سی اور کہتی تہی یا الہی بخش تو واسطی قوم میری کی اسلیی کہ یہہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میرکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنی حضرت کا بیان فرمانا مجہی خوب یاد ہی اور آنکہون کی سامنی ہی اور یا الہی بخش الخ یعنی انکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتہہ اوس فعل کی دنیا مین ورنہ استیصال کرنا اونکا والا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی بمعنی عفو کی اونکی شرک و کفر سی غیر جایز ہی بالاجماع اور یہہ نہین جانتی یہہ کمال علم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نی عذر کیا اونکی طرف سی پروردگار کی آگی کہ اونہون نی نہین کیا ہی یہہ فعل مگر بسبب جہل کی ساتہہ رسول کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گناہ ساتہہ جہل کی آسان ہی فی الجملہ بہ نسبت گناہ کی ساتہہ علم کی چنانچہ اسیلیی وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتی ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین اور کیا ہی اور احتمال ہی حضرت نوح پیغمبر ہوون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اون پیغمبر سی ذات شریف اپنی رکہی بیچ صورت اجمال و ابہام کی اداکی اور یہہ بات ظاہر تر ہی اور یہہ کلام آنحضرت سی روز احد مین روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم ع ح

باب الریاء والسمعۃ

باب ہی دکہانی اور سنانی کا **ف** ریا مشتق ہی رویت سی اور صراح مین ریا بالقصر والمد اپنی کو ساتہہ نیکی کی خلق کو دکہانا اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کی ساتہہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتہہ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچہہ کہ قسم عبادت سی نہو اوسمین ریا نہین بولتی جیسیکہ کثرت مال و اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا تیر لگانا اور بہت چیزون کو دکہانی تو بسبیل تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سی کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسیکہ مشایخ واسطی دکہانی مریدون کی اور مایل کرنی لوگون کی اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کرین حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہو اور اسی سبب سی کہا ہی کہ ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین

خیر سے اخلاص المریدین مین جاننا چاہیے کہ ریا وہ ہے کہ ایک شخص کی ذات مین کچھ کمال ہو اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکھاوے اور دوست رکھے کہ لوگون پر ظاہر ہو اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نا بود کو دکھاوے وہ کذب ہے اور نفاق بدتر ریا سے بر قیاس اسکی کہ کہا ہے علمانے غیبت وہ ہے کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہے کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولی تعالی کا نہو بلکہ محض واسطے دکھانے خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہے تو نماز پڑھتا ہے اور اگر اکیلا ہوتا ہے تو نماز نہین پڑھتا بلکہ اکثر نماز پڑھتا ہے بغیر طہارت کی ساتھہ لوگون کی پس یہہ نہایت غضب اور قہر الہی کی ہے اور عمل اسمین باطل ہے تاآنکہ بعضون نے کہا ہے کہ موجب برات ذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسرے یہہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہہ بھی بیچ حکم اول کی ہے اور قسم تیسری یہہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسرے سے نہ باعث ہو اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہووے رغبت عمل پر اور ظاہر یہہ ہے کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کی ہین اور چوتھی یہہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہر اسمین نقصان ہے نہ بطلان یا ثواب عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہہ بھی فرق کیا ہے اسمین کہ قصد ریا کا ابتداء عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین عارض ہو یا بعد از عمل کی لاحق ہو پہلا اشنع تر ہے پھر دوسرا اور تیسرا کمتر ہے اوس سے اور اسکی ہونی سے جو کچھ کیا ہے باطل نہین ہوتا اور یہہ بھی فرق ہے اسمین کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آئی اور کچھ نہو اور خلاصی ریا سے نہایت دشوار ہے اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہے تاآنکہ لکھا ہے علمانے کہ اگر تعریف اپنی کسی سے سنے اور اوس سے شاد ہو علامت وجود ریا کی ہے اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہے اور خیال ریا کا خاطر مین رکھتا ہے وہ بھی ریا ہے اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہے کہ خوش ہو ساتھہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتھہ ڈھانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہہ محمود ہے اور داخل ثواب ریا کی نہین جیسے کہ حدیثین اسباب مین آتی ہین اور یہہ مسئلہ غامض ہے اور تفصیل کہتا ہے صوفیہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے ڈھونڈنی چاہیے خصوصا کتاب احیاء العلوم سے اور یہہ جو مذکور ہوا اوس سے منتخب ہے اور سمعہ ساتھہ پیش سین اور جزم میم کی اکثر ساتھہ ریا کی مذکور ہوتا ہے کہتی ہین کہ فلانا یہہ کام واسطے ریا و سمعہ کی کرتا ہے یعنی تا دیکھین اور سنین حاصل یہہ کہ سمعہ متعلق ساتھہ حاسہ سمع کی ہے اور ریا متعلق ساتھہ حاسہ بصر کی ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے نہین دیکھتا یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کی یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اچھی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکھتا طرف مالون تمہارے کی یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اوسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکھتا ہے طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہے قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچھی احوال اور بری احوال سے اور دیکھتا ہے طرف اعمال تمہاری کی یعنی اچھی اعمال اور بری اعمال کی پس جزا دیتا ہے تمکو موافق اونکی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَکْتُهُ وَشِرْکَهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین بی نیازترین شریکون کا ہون شرک سی یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتی ہین محتاج ہین شرکت کی اور راضی ہین ساتھہ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل دیچیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق ہون بی پروا ہون اس سی کہ ساتھہ شرکت کی عبادت مین راضی ہون تا آنکہ خالص و تنہا میری لیی کرین اور نام رکہنا اللہ سبحانہ کا ساتھہ شریک کی باعتبار کرنی بندون کی ہی اوسکی لیی شریک یہہ بیان کیا بی نیازی اور برضائی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی کہ کری کوئی عبادت کہ شریک کری اوس عبادت مین ساتھہ میری دوسری کو چہوڑتا ہون مین اوسکو ساتھہ شرک اوسکی کی اور ایک روایت مین بجای ترکتہ وشرکہ کی یون آیا ہی کہ مین اوس سی بیزار ہون وہ شخص یا عمل اوسکا واسطی اوس شخص کی ہی کہ کیا ہی عمل واسطی اوس شخص کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ آمیزش ریاء کی اور دخل اوسکا بہی فوت کرنیوالا ثواب کا ہی لیکن کہا ہی علماء نی کہ یہہ بیچ اون دو قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب کی اوسمین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ مقصود مبالغہ ہی بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سی واللہ اعلم ح وعن جُندُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِی اللّٰہُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ عمل کری واسطی سنانی کی تا کہ لوگ سنین اور شہرت ہو مشہور کریگا اللہ تعالے عیب اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت کے سامنے لوگون کے اور جو شخص کہ عمل کری واسطی دکہانیکی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالی جزاء ریاکار ونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہیگا کہ جزا اپنی اوس سے طلب کر کہ عمل اوسکی لیی کیا تو نی اور بعضون نے کہا ہی مراد یہہ ہے کہ ظاہر کری گا عمل بری اوسکی کہ پوشیدہ رکہتا ہی اور فضیحت اور رسوا کری گا اوسکو نزدیک خلق کی دنیا مین یا آشکارا کرتا ہی نیت فاسد اور غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیی نتہا اور بعضون نی کہا ہی مراد یہہ ہی کہ جو کوئی سناوی عمل اپنا اور دکہاوی اوسکو لوگون کو سناویگا اور دکہاویگا خدا تعالی ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کہاوی اور دوسرا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کہ دکہاوی اور سناوی عمل اپنا سناویگا اور دکہاویگا خدا تعالی اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا بہیجیگا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سی ح وعن اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَیَحْمَدُہُ النَّاسُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیُحِبُّہُ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ خبر دیجی مجکو اوس شخص کے کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہین لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہی یا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعدہ از یحمد الناس علیہ کی یہہ عبارت آئی ہی کہ دوست رکہتی ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکہنا انکا اوسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین ملی گی یعنی پہلی اس سی کہ آخرت مین ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نی تعریف کی اور دوست رکہا اوسکو اور یہہ گویا بشارت دینی ہی اوسکو ساتھہ ثواب آخرت کی اور یہہ ریا نہین ہی اسلیی کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالی نی اپنی فضل سی دنیا مین بہی ثواب دیا ح **الفصل الثانی** فصل دوسری عن اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابو سعید بیٹی فضالہ کی سی وہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کریگا خدا تعالی لوگونکو دن قیامت کی واسطی حساب جزا اوس دن کی کہ نہین شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنیوالا جس شخص نی کہ شریک کیا کسیکو سوای خدا کی بیچ عمل کی کہ کیا اوسکو واسطی خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیی کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سی کہ شریک کیا اوسکو اسلیی

کہ خدا تعالی بی نیاز ترین شریکون کا ہی شرک سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا متعلق ہی جمع کی اور معنی اسکی یہہ ہین
کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطی اوس دن کی کہ ضرور ہی حصول اوسکا اور نہین شک بیچ وقوع اوسکی وا قع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر شخص کو ساتہہ اوس چیز کی
کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی واسطی اوسکی لیی اور جایز ہی یہہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسیکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اللہ
الاولین والاخرین لیوم لاریب فیہ التحدیث پس اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی اسی جمع اللہ الخلق لیوم القیمۃ لیجزیہم فیہ
ع ۵ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ اَسَامِعَ
خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق ابن عمر نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو
شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک اونکی ساتہہ عمل اپنی کی سناویگا اللہ تعالی اوسکی عمل ریائی کو کانون خلق اپنی کی
تئین یعنی پہنچاویگا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتہہ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو
دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ
الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَا یَاْتِیْہِ مِنْھَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت
اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر علمی اور عملی کی طلب ثواب آخرۃ کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی کردانتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی کو تئین یعنی
بی پروا کر دیتا ہی اوسکو خلق سی کہ ریا کری ساتہہ اونکی اور بوسیلہ اوسکی مال و جاہ اونسی بہم پہنچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی پریشانیان
اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتہہ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ
مقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیی دنیا مین سی حال آنکہ دنیا ذلیل اور بیقدر ہوتی ہی نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری
کی اسباب حوایج معیشت کی ہاتہہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اوسکا طلب دنیا کا کردانتا ہی خدا تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کے
مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکہون اوسکی کی اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہین آتی اوسکی پاس دنیا مین سی مگر وہ چیز
کہ مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اوسنی زید بن ثابت سی **ف**
یعنی بیچ طلب کرنی آخرت کی اور عمل کرنی کی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتہہ آسانی کی پہنچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور
سرگردانی ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ح ۵ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ عَلَیَّ
رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِی الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَکَ اللّٰہُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَکَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَۃِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ اوس وقت کہ مین بیچ گہر اپنی کی مصلی پر تہا یعنی نماز میں تہا کہ ناگہان
داخل ہوا مجہپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہہ خوش آنا ریا ہی ہوگا
یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ای ابو ہریرہ واسطی تیری دو ہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اوس حال پر بسبب اسکی تہی کہ وہ مرد
دیکہنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بہی ساتہہ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب

عمل کرنیوالی کا اوسپر حاصل ہوا اور یہہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اونکا تہا بحسب اصل طبیعت کی کہ مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہہ دیکہنا
اوسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکہتا ہی یہہ کہ دیکہی وسکو کوئی بری حالت پر قطع نظر اسکی کہ ہو یہہ عمل بخیال ریا رسمعہ کی پس ہوگا یہہ قبیلہ
فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی من سرته حسنته وساءته سیئته فهو مؤمن اور فرمایا اللہ تعالی نی قل بفضل اللہ و برحمته فبذلک فلیفرحوا خیر مما
یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہی بسبب توفیق اعمال کی جیسیکہ غیر مومن خوش ہوتا ہی بسبب بہت ہونی اموال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابو ہریرہ کا
بسبب دیکہنی اوس مرد کی اونکو نماز مین بسبب شکرانہ اوسکی کی ہو کہ باری درمیان مسلمانون کی ساتہہ عبادت و توفیق کی نامزد اور معلوم ہوا
اور جماعہ قایم کرنیوالون نماز کی سی کہ قوی تر ارکان اسلام سی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہہ معنی انسب ہین ساتہہ معنی سر و علانیۃ کی اللہ
اعلم بالاحوال م ع ح وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا
بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ
اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلین گی آخر زمانہ مین کتنی ایک اشخاص طلب کرینگی دنیا کو ساتہہ عمل اہل آخرۃ کی پہننگی واسطی لوگون کی یعنی نہ واسطی اللہ کی چمڑی دنبی کی
یعنی صوف کی کپڑی پہننگی مانند کمبل وغیرہ کی تا کہ گمان کرین اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبی واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع
کی تا کہ لوگ مرید و معتقد ہون اونکی زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہونگی یعنی بیچ باتون کی شیرین اور نرم اور دوستدارون کیسی کہنی کے
اور دل اونکی دل بہیڑیون کی سی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنی کی اہل تقوی سی اور غالب ہونی صفات بہیمہ اور اور شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی
کیا بسبب مہلت دینی اور چہوڑنی میری کی اونکو مغرور ہوتی ہین اور فریب کہاتی ہین یعنی اور نہین جانتی کہ مین ڈہیل دیتا ہون یا مراد اغترار سی یہان
نہ ڈرنا ہی اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی پس نہین ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اور مخالفت میری کی جرات کرتی ہین
یعنی بسبب مکر کرنی انکی کی لوگون سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا اون لوگون پر اونہین مین سی
یعنی بسبب مسلط کرنی بعض اونکی کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑیگا مرد عاقل کو اون مین متحیر کہ نہین قدرت رکہیگا اوسکی دفع کی اور خلاص ہونیکی
اوس سی ساتہہ قایم ہونے کے اوس مین اور نہ ساتہہ بہاگنی کی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف لفظ یختلون
ساتہہ جزم خ اور زیرت کی یعنی طلب کرین گی دنیا کو ساتہہ عمل آخرۃ کی یا بدل لین گی دنیا کو ساتہہ دین کی اور اختیار کرین گی دنیا کو دین پر
اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ فریب دین گی اہل دنیا کو ساتہہ عمل دین کی یعنی فریب دینگی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتہہ کرنی امور دینیہ اور
تورع کی اور پہننی لباس دینداروں کی بطریق ریا اور سمعہ کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ م ع وعن
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ
اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک تعالی
نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مینی ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اون کی تلخ تر ہین ایلوسی پس اپنی قسم کہاتا ہون
کہ البتہ اوتارونگا اوپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اونمین حیران کیا پس ساتہہ میری فریب کہاتی ہین یا مجہپر دلیری کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَارْجُوْا وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر چیز کی زیادتی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کی اور احتراز کیا افراط و تفریط سی پس امید رکہو یعنی اسکی کہ ہو ویگا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا جاوے طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تا کہ مشہور ہو ساتہہ زہد و عبادت کی اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس گنو تم اوسکو یعنی کچہہ اور نہ اعتقاد کرو اوسکو صالح و واسطی ہونی اوسکی کی ریاکاروں مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** شرہ ساتہہ زیر شین اور تشدید ری کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط و انتہا کی ہی یعنی ہر کہ عابد مبالغہ کرتا ہی عبادت مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتہہ اشیا کی اور پر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر مین پہر یہہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز دونون جانبون افراط و تفریط سی اور ہوا چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو ہونی اوسکی کی مطلب پانون کاملین سی اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوس کی ساتہہ انگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ و لا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی بظاہر امیدوار ہونا چاہیی کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدہی راہ سی وہ نہین پڑتا محمود العاقبة اور رستگار ہی اور اگر ایسا نہین ہی اور ساتہہ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر مین اہل فلاح سی گنو اور عاقبت کار دونونکی مبہم ہی کہ خاتمہ کیا ہو ـــــ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ ست ✤ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ✤ لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہی اور سیدہی راہ پر لی گئی ہین عاقبت اوسکی بہی بخیر ہوگی اور عادة رحمت الہی کی جاری ہی کہ بدکارونکو آخر نیکی کی طرف پہنچتی ہین اور توبہ نصیب کرتی ہین اور نیک کارونکو راہ مدبر کمتر لاتی ہین نسال اللہ تعالی العافیة وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سی یہہ کہ اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کی دین مین یا دنیا مین مگر جسکو بچاوی اللہ نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مشہور و انگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہی کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنیکی راہ امن و سلامت سی ہی اور دین مین اسلیی کہ وہ بہی مظنہ پڑنیکا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بہکانی شیطان کا ہی اور ایسی لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سی اور سلامت رہین اسمین مگر مقرب اور صدیق جیسیکہ کہا ہی مشایخ کرام رح نی آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہی اور ساتہہ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک تر اور مگر جسکو بچاوی اللہ یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس شخص کی حق مین ہی کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگون کی دلون کی دامنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین وہ مستثنی ہین اس سی چنانچہ فرمایا رب العزت نی اپنی کلام مین اور حکایت کی حال خواص بندون اپنی سی واجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہی کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہی لوگون مین اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین مین اور فاسق دنیا مین ہی یعنی جو کہ دنیا مین غنی ہوا اور مشہور ہوتا ہی ساتہہ اوسکی اور فسق و فجور مین پڑی اور دین مین اوپر طریقہ سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہین وباللہ التوفیق

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهٗ وَجُنْدُبٌ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ

سَأَلَ شَیْئًا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَوْلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی تمیمہ تابعی سی کہ کہا حاضر ہوا مین صفوان کی پاس اور اوسکی یارونکی پاس اسحال مین کہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوانکو اور اوسکی یارونکو یعنی مستقیم ہونکی اور مجاہدہ کی یا زیادتی عبادت کی یا بیان نیکی طاعت مین یا احتراز کرنیکی سمعة وریا سی اور اشارہ سی اوسطرف اور ظاہر تر دونون باتین اخیر کی ہین جیسکہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ سوال وجواب پس کہا صفوان اور اوسکی یارون نی کہ آیا سنا ہی تونی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ یعنی کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اون کی کلام سی کہا جندب نی کہ سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیی کری رسوا کری گا اوسکو اللہ دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچہہ کر نسکو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی مشقت و محنت مین ڈالیگا اللہ اوسکو دن قیامت کی کہا صحابہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یا کہا صفوان اور اوسکی یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نی اول وس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی سی اور پہنچتی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور پہنچنی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی کہ کہاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی یہہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اوس کی اور درمیان بہشت کی ایک چلو خون کہ گرایا ہو پس چاہیی کہ کری نقل کی یہہ بخاری نی ف اوسکو کہ خونریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کی اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو چہ جائی زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر وخسیس کا کہ مانع ہو ایسی امر شریف وعظیم سی کہ دخول بہشت کا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک سندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی مین سوراخ پڑگیا تہا بسبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کی اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی کبار صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابوذر غفاری ہی ھ ع ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی یہہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روتی پس کہا عمر نی کہ کس چیز نی رلایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق نی یا کسی بلا کی واقع ہونی یا سوائی ان کے اور اسباب رونی کی نی کہا معاذ نی کہ رلایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مینی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق تہوڑا سا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی رکہی کسی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دی اور غضہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتہہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑنی کی لیی نکلی گا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہون نہ پوچہی جاوین اور جب حاضر ہون بلائی نجاوین واسطی مہمانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین پاس بٹہائی جاوین دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اوسکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی

نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم
سالم رہتی ہین اوسی قوم مار چہ جاتی ضعفا ریس یہہ منجملہ اسباب ولی کی سی ہی اور سبب سرا ابدار اولیا کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین کہ جیسا کہ حدیث
قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی ہر زمانی سی ساتہہ مسلمان بہائیون کی کہ باعث ہوتی ہین گناہ کی پس
گویا کہ ارادہ کیا ہی مین یہہ معنی ساتہہ قول اپنی کی ومن عادی الصالح اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان
کرنا خلق پر چنانچہ اسلمی کہا ہی بعضی عارفین نی کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جانتی امر الہی کی اور شفقت کرنی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی اور
خفی سی اور ریا سی اور لہو و لعب سی اور اخفیا یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور مخاطبہ و معاشرت اونکی سی اور قول ان الصالح استیناف ہی
بیان کرنیوالا حقیقت ولی کی اور ذکر کیا واسطی اونکی ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈہونڈہی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین بلائی جاتی
طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کئی جاتی اور چہوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہہ تفصیل ہی اس روایت سے کہ وارد
ہوئی ہی رب اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی بسبب ہدایت اونکی راہ راست کی پس مستحق ہین رعایت کی لائق ہی کہ طلب
کری ہدایت اونسی اور ہر زمین تاریک سی اشارہ ہی طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن
کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی سی ہو کا نکہاوی
اور ساتہہ ترک تعظیم اور احترام اونکی کی تقصیر نکری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن اونکا درست ہی یا نہین ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی
کہ درین گرد سواری باشد اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جب تک کہ تقوی اور نورانیت باطن نہو
ہر طرح اور جاننا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسا کہ اللہ صاحب نی فرمایا ان اولیائہ الا المتقون اور نہین ہین ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح
عقاید نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا جس قدر کہ امکان ہی اور مواظبت کرتا ہو طاعات پر اور مجتنب ہو گناہون سے
اور معرض ہو منہمک ہونی سی لذات اور شہوات مین انتہی وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا
صلی فی العلانیة فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ تعالی ہذا عبدی حقا رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کہ بندہ جس وقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور
سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کرتا ہی اور اسیطرح اور عبادتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بہی
اچہی طرح پڑہتا ہے فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ ہی بندہ میرا ساتہہ صدق و راستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے وعن
معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی آخر الزمان اقوام اخوان العلانیة اعداء السریرة
فقیل یا رسول اللہ وکیف یکون ذلک قال ذلک برغبة بعضہم الی بعض ورہبة بعضہم من بعض
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور
دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہہ حال فرمایا یہہ حال بسبب رغبت یعنی طمع کرنی بعض اون کی
کی ہی بعض سی اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سی ف یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکہتی ہونگی رغبت کرنی کی اور اظہار
دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان مین نہو گی بیگانہ ہونگی اور بر تقدیر عدم حصول غرض کے دشمن ہونگی ہر طرح حاصل یہہ کہ نہین ہونگی وہ اہل
حب اللہ اور بغض للہ سی بلکہ امور اونکی متعلق ہونگی ساتہہ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کہی بغض کرینگی ایک قوم مین واسطی غرضون کے

اور متبع ہونگے اونکی لیے دوستی اور کبھی مکروہ رکھینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگے عداوت اونکی لیے اور خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ نہین ہے محبت خلق کا اور عداوت اونکا اصلی کہ وہ دو تو مبنی ہین اوپر غرض و شہوت اونکی کی **وعن** شداد بن اوس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک رواہما احمد

اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا اونسے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز پڑھے دکھلانی کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسا کہ اوسکی بعد کی روایت مین صریح آیا ہے اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دے دکھلانی کو پس تحقیق شرک کیا نقل کی یہہ دونو روایتین احمد نے **ف** یعنی جو عمل کہ ساتھ ریا کی کرے شرک ہے غایت یہہ ہے کہ شرک خفی ہے اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہے ریاکار کہ ایسا عمل واسطے غیر خدا کی کرتا ہے وہ بھی بت پرستی کرتا ہے لیکن پوشیدہ جیسا کہ کہا ہے کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ ریا کو دخل ہے روزی مین بھی بخلاف اوس شخص کی کہ نفی کی ہے اوسنے اوسکی اور علت بیان کی ہے اوسکی یہہ کہ مدار روزی کا نیت پر ہے اور نہین دخل ہے اوسمین ریا کو اور نہین اعتبار ہے کہانے اور پینی اوسکی کا ساتھ عدم صحت نیت کی پس ہم کہتے ہین کہ ریا محض نہین متصور ہے روزی میں لیکن ریا کبھی ہوتا ہے بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کرے ساتھ اوسکی اللہ کی خوشنودی کا اور ارادہ کرے مشہور ہونیکا بھی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہے کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک اونمین سے غالب جیسا کہ تفصیل اسکی اوپر گذری ح ع **وعنہ** انہ بکی فقیل لہ ما یبکیک قال شیء سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکرتہ فابکانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتخوف علی امتی الشرک والشہوۃ الخفیۃ قال قلت یا رسول اللہ اتشرک امتک من بعدک قال نعم اما انہم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراؤون باعمالہم والشہوۃ الخفیۃ ان یصبح احدہم صائما فتعرض لہ شہوۃ من شہواتہ فیترک صومہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے شداد سے یہہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اوسکی کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نے کہ سنی مینے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے پس یاد کیا مینے اوسکو پس رولایا مجکو سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی شرک سے یعنی شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنی وہ ایسی ہے کہ نہین پاتے اوسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالے کہا شداد نے کہا مینے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپکی فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجیگی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہین کرینگی ولیکن کرینگی دکھلانیکی واسطے عمل اپنے یعنی یہہ شرک خفی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور شہوت چھپی ہوئی یہہ ہے کہ مثلا صبح کرے ایک اونکا روزہ دار پس پیش آوے واسطے اوسکے ایک شہوت اوسکی شہوتون مین سے یعنی مانند شہوت کہانے یا پینے یا جماع کی پس چھوڑ دے اور توڑ ڈالے روزہ اپنا نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** بسبب غلبہ شہوت کی یعنی روزہ توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہے بغیر ضرورت کی کہ باعث ہوا اوسکو طرف اوسکی اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی اوسکے دل مین گویا کہ بروقت نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس مین پوشیدہ رکھتا تھا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوے گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نے مراد شہوت سے کہانا وغیرہ کہا ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوۃ خاص بغیر الوجود ہے شہوتون اوسکی کی کہ جو پائی جاوے تمام اوقات اوسکی مین پس مایل ہو طرف اوسکی بالطبع اور نہ لحاظ کرے مخالف ہونے اوسکی کا واسطے شرع کی فرماتا ہے اللہ تعالی ولا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہے ساتھ شروع کرنیکی پس واجب ہے تمام کرنا اوسکا ح ع **وعن** ابی سعید قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ہو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنا بلی یا رسول اللہ قال الشرک الخفی ان

يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا ابی سعید نی کہ نکلی ہم پر پیغمبر خدا

اور ہم ذکر کرتی تہی آپسمین مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ بہت خوفناک

میری یعنی بیچ شریعت اور طریقت میرکی فتنہ مسیح دجال کی سی یعنی پس واجب ہی تمپر رعایت محافظت اوسکی پس کہا ہمنی ہان خبر دیجی یا

فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہہ ہی کہ مثلا کہڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑہتا ہی پس زیادہ کرتا ہی یعنی کمیتہ یا کیفیت مین نماز اپنی

یعنی تمام ارکان اوسکی مین یا بعض مین بسبب اوس چیز کی کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکہتا ہی کوئی شخص نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی دجال سی ریا کا خطرہ

زیادہ معلوم ہوا اسواسطی کہ دلیلین اور علامتین دجال کی جہوٹی ہونیکی ظاہر ہین اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسکو ہر وقت ہر عمل مین ہر طرح

نہین معلوم ہو سکتی برائی اوسکی کلیدِ دوزخ ست آن نماز ٭ کہ در چشم مردم گذاری دراز ٭ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ

الْاِيْمَانِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ

جَزَاءً اَوْ خَيْرًا اور روایت ہے محمود بیٹی لبید کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت ڈرنیوالی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین تمپر شرک چہوٹا ہی کہا اصحاب نی

کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چہوٹا فرمایا حضرت نی کہ وہ ریا ہی نقل کی یہہ احمد نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطی

ریاکارون کی اوس دن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملون کی جاؤ طرف اون لوگون کی کہ اونکی دکہلاوی کو کرتی تہی عمل دنیا مین پس دیکہو آیا پاتی

ہو نزدیک اونکی جزا یا بہلائی یعنی یہہ شک راوی ہی کہ جزاءً فرمایا خیرًا ٭ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ خَرَجَ عَمَلُهٗ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ اور روایت ہی ابی سعید خدری

سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری ایک عمل بیچ بڑی پتہر کی کہ نہین دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشن دان

نکلی کا عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہہ کہ ہو ف صخرہ بڑی پتہر کو کہتی ہین اور یہان مراد غار ہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی پتہر کے

اندر جاوی کہ اوسمین دروازہ نہین ہوتا نا کوئی اوسکی راہ سی اندر جاوی اور نہ روشن دان کہ کوئی اوسمین سی دیکہی اور مطلع ہو اور کوۃ ساتہہ

زبر کاف اور پیش اوسکی کی اور ساتہہ تشدید واو کی ہے ت کی آخر مین وزن کہ دیوار مین ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتہہ پیش کی

آتا ہی اور غیر نافذ ساتہہ زبر کی اور یہہ بہی ہی کہ اگر ساتہہ ت کی ہو تو روزن چہوٹا اور تنگ اور اگر بغیر ت کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث

مین چونکہ روایت ساتہہ ت کی اور پیش کی ہی مراد روزن چہوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی بہی یہی ہی اور حاصل یہہ کہ فرماتی ہین

کہ ہرچند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کری اس طرح کہ کوئی اوسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہہ کہ ہو یعنی

حاجت اظہار کی نہین ہی تا ریا کری اور قبولیت و ثواب سی محروم ہو حق تعالی کردار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہی اگر از راہ اخلاص کی واسطی

خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالی کی اقتضا کری اور اصلاح بندہ کی اوسمین ہو یا معنی یہہ ہین کہ بندہ مخلص چاہیی کہ احتیاط اور مبالغہ کری بیچ اخفار

عمل اور حاصل کرنی اخلاص کی اسلیی کہ عمل ظاہر اور شایع ہوتا ہی اوس جگہہ سی کہ بندی کو خبر اور اختیار اوسمین نہو ٭ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ

عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ اور روایت ہی عثمان بن عفان

سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت چہپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدا تعالی اوس خصلت سی ایک

علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتہہ اوس علامت کی ف ردا اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان مراد علامت ہی کہ اوس سی ایک چیز پہچانی جاتی

اور ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جیسے کہ وہ چادر سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سی ہیئت وصورت ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی نیک یا بد پوشیدہ رکہتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت وصورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سے پہچانا جاتا ہی کہ یہہ ایسا ہی

وعن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انما اخاف على هذه الامة كل منافق يتكلم بالحكمة ويعمل بالجور روى البيهقي الاحاديث الثلثة في شعب الايمان اور روایت ہی عمر بن خطاب سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین ڈرتا ہون مین اوپر اس امت کی یعنی امت اجابت کی مگر شر ہر منافق کی سی یعنی ریاکار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتھہ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کی اور عمل کرتا ہی ساتھہ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی کہتا ہی لوگون کی دکہانی کی لیے اور آپ عمل نہین کرتا یہہ صفت منافقون کی ہی پس فرماتی ہین کہ وجود ایسی شخص کی سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت مین پیدا ہوا اور یہہ صفت اونمین راہ پاوی ۔

وعن المهاجر بن حبيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى اني لست كل كلام الحكيم اتقبل ولكني اتقبل همه وهواه فان كان همه وهواه في طاعتي جعلت صمته حمدا لي ووقارا وان لم يتكلم رواه الدارمي اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون مین یعنی جو کچھ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت اوسکی کو کہ ساتھہ کس چیز کی رکہتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمان برداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو تعریف واسطی اپنی اور بزرگی وحلم اور اگرچہ نکلام کری وہ نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اوسکی رکہی خاموشی اوسکی ہی محمود اور مایہ حلم ووقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد وثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کی نہین ہی کلام اوسکا اگرچہ علم وحکمت مین ہو ضائع ہی کہ واسطی ریا اور دکہانی اور سنانیکی کہتا ہی ۔

باب البكاء والخوف

باب ہی رونی اور ڈرنیکا **ف** بکا بالقصر نکلنا آنسوؤن کا ساتھہ غمکی اور بالمد نکلنا آنسوؤن کا ساتھہ بلندی آواز کی اور مد مشہور تر ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساتھہ اوسکی اوس جگہہ معنی اعم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور بزور رونا ساتھہ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کی کہ رلاوین اور ابکا رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا عذاب آخرت سی اور عقاب خدا تعالی سی ۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابي هريرة قال قال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لو تعلمون ما اعلم لبكيتم كثيرا ولضحكتم قليلا رواه البخاري** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ نفس ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین جانتا ہون یعنی احوال اور ہول قیامت کی اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات قہریہ جلالیہ باریتعالی کی کہ باعث خوف وہیبت کی ہین اور جو کچھہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس سی غم ومحنت میری دل پر انجام کار تمہار کی البتہ رووتم بہت اور ہنسو تم تہوڑا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہہ تنبیہ وتحذیر ہی امت کو اوپر رونی اور استحضار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونی کی ہو قسم خوف الہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق سی اور تنبیہ وتحذیر ہی اوپر اجتناب کرنیکی بہت ہنسنی سی اور راحت سی کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بہی فی الجملہ بامید عفو اور مغفرت اور رحمت اوسکی کی گنجایش رکہتی ہی ۔

وعن ام العلاء الانصارية قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا ادري وانا رسول الله

مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اسکی نہین جانتا مین اور مین رسول خدا کاہون کہ کیا کیا جاویگا ساتہہ میری اور ساتہہ تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرین گی اور یہہ پیچ مقدمہ انبیا اور رسولون کی خصوصیہ پیچ حق سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی نفی کیا گیا ہی ساتہہ دلیلون قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تہی اور اول جو بعد ہجرت کی مدینہ مین مہاجرین مین سی مری ہین یہی تہی اور آنحضرت نی بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اون کو بقیع مین اپنی سامنی دفن کیا اور غنا تئین بہت کین ایک عورت وہان حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہو تجہکو بہشت ای ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نی اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہہ حدیث فرمائی اور حقیقت مین مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر بی ادبی کی روبرو حضرت کی اور اوپر حکم کرنیکی غیب پر اور جزم کرنیکی ساتہہ اسکی اور خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی عدم تصریح سی ساتہہ علم غیب کی از راہ ادب کی اور حقیقت کلام کی مراد نہین یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرۃ مین پس یہی کہ علم احوال غیب کا بتفصیل سوا عالم الغیب کی کسی کو نہین اگرچہ مجملا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہ السلام کی بخیر ہی یا مراد یہہ ہی کہ نہین جانتا مین کہ موت سی مرونگا یا قتل سی اور نہین جانتا مین کہ نازل ہوگا تم پر عذاب جیسی کہ اگلی امتون پر نازل ہوا یا نہین اور حق یہہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی نازل ہونی اس آیۃ کی ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت مین اور بعد اوترنی اس آیۃ کی یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہی کذا قیل واللہ اعلم ؎ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ فِیْہَا امْرَاَۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تُعَذَّبُ فِیْ ھِرَّۃٍ لَّھَا رَبَطَتْھَا فَلَمْ تُطْعِمْھَا وَلَمْ تَدَعْھَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا وَرَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین ہو یا بیداری مین پس دیکہی مینی اوسمین ایک عورۃ بنی اسرائیل مین سی یعنی اونکی ہوبہون مین سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا اوسکو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوے حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ یہان تک کہ مرگئی وہ بلی ماری بہوک کی اور دیکہا مینی عمر بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتین اپنی آگ دوزخ مین اور تہا وہ اول اون شخصون کا کہ رسم نکالین چہوڑنی سانڈ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ چہوڑی جاتی ستہے جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کی تہی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی بچہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سی یا اچہا ہوتا کوئی بیماری سی تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہوتی اوسپر اور منع نکرتی اوسکو پانی اور گہانس سے کہ جہان سی کہاتی پیتی اور دودہ دوہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتہہ بتون کی جانتی تہی اور اول جو یہہ رسم نکالی عمر و مذکور نی نکالی اور یہہ بہی لکہا ہی علمانی کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا یہی تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی آیا ہی اور ظاہرا دونو ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا یا بالعکس کبہی نسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی اب بہی دوزخ مین ہین اور عذاب کئی جاتی ہین بیچ اوسمین انتہی اور ممکن ہی کہ کہا جاوی کہ کہولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کی ہوگا اور صورت اوسکی دکہادی گئی واللہ اعلم ؎ وَعَنْ زَیْنَبَ

عن زینب بنت جحش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا یوما فزعا یقول لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب
فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذہ وحلق باصبعہ الابہام والتی تلیہا قالت زینب قلت یا رسول اللہ افنہلک وفینا
الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث متفق علیہ اور روایت ہی زینب بیٹی جحش کیسی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائی اونکی پاس گھبرائی ہوئی اس حال مین کہ فرماتی تھی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ وای ہی واسطی عرب کی شر سی کہ تحقیق نزدیک پہنچی کھولا گیا یعنی
سوراخ ہوگیا آجکی دن سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتھہ دونو اونگلیون اپنی کی انگوٹھی کی اور اوسکی پاس کی اونگلی کی کہا
زینب نی کہا مینی یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیی جاوین گی ہم اور حالانکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا ایا برکت وجود اونکی کے مانع
نہین ہوگی واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرت نی کہ ہان ہلاک کئی جاؤگی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کی درمیان تمہاری جسوقت
کہ بہت ہوگا فسق و فجور یعنی اگرچہ لوگ ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کے سبب اسکی ہوگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوئی اول اونکا قتل عثمان بن عفان کا تہا بعد از ان دایم و مستمر ہوا اب تک اور بعضی کہتی ہین
کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور حکومتون مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت دکہا
دینی مقدار سوراخ سد کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین واقع نہوا تہا آج مقدار حلقہ انگلیون کی کھولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا علامات قرب
قیامت سی ہے اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی
اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتھہ زبر خ اور ب کے یعنی فسق و فجور
اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نی کہا معنی اسکی زنی کی ہین اور مقصود یہہ کہ آگ جب لگتی ہی کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو
اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل
کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچتا ہی اونکو کہ اونمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی جاوینگی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتھہ
پیش خ اور جزم ب کی ہی یعنی فواحش اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین ٹھ ح ع **وعن ابی عامر او ابی مالک الاشعری**
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر
والخمر والمعازف ولینزلن اقوام الی جنب علم یروح علیہم بسارحۃ لہم یاتیہم رجل لحاجۃ فیقولوا
ارجع الینا غدا فیبیتہم اللہ ویضع العلم ویمسخ آخرین قردۃ وخنازیر الی یوم القیمۃ رواہ البخاری
وفی بعض نسخ المصابیح الحر بالحاء والراء المہملتین وہو تصحیف وانما ہو بالخاء والزاء المعجمتین نص علیہ
الحمیدی وابن الاثیر فی ہذا الحدیث وفی کتاب الحمیدی عن البخاری وکذا فی شرحہ للخطابی
تروح علیہم سارحۃ لہم یاتیہم لحاجۃ اور روایت ہی ابی عامر سی یا ابی مالک
اشعری سی کہ کہا ابو عامر نی یا ابو مالک نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی البتہ ہون گی میری امت مین سی کتنی ایک قومین
کہ حلال کرین گی خز کو اور ریشمی کپڑی کو اور شراب کو اور باجونکو اور البتہ اوترین گی قومین یعنی اونمین سی بیچ پہلو پہاڑ بلند کی یعنی ہوگی منزل
اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایان کی کہ گدا اور محتاج سب اونکی دیکہنی کو آوین گی اور حاجتین اپنی طلب کرینگی اور آویگی اوپر
مواشی اونکی کہ چرنیکو گئی تہی پیٹ بہری اور پر شیر لاویگا اونکو چرانیوالا اونکا آویگا اونکی پاس ایک مرد بہ سبب حاجت کی یعنی ایک سایل آویگا

کہ مواشی کی دودہ سی محظوظ ہو وی بس کہین گی وہ یعنی بقصد ردو سوال اوسکی کی پہرآ ناطرف ہماری کلکو پس رات کو بہیجیگا اونپر خدا تعالی ع
اور رکہدیگا اور ڈالیگا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضون ونکی کی تا ہلاک و پست ہون نیچی پہاڑ کی اسطرح کہ باقی نرہی ونسی کچہہ اثر اور مسخ کریگا اللہ
بعضون کو اون مین سی یعنی کردیگا بصورت بندر اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہین گی وسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہہ
اون قومون پر کہ یہہ عمل کرین گی روز قیامت تک اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی بجائی الخز الحر ساتہہ مہملتین کی یعنی ساتہہ ح مہملہ اور ر
کی واقع ہوا ہی اور معنی حر کی ساتہہ زیر ح اور تخفیف ر کی فرج عورت کی ہین کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہہ واقع ہونا الحر ساتہہ مہملتین کی غلط ہی
اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کی ہی کہ بعضی اوپون سی واقع ہوا اور نہین ہی یہہ لفظ مگر الخز ساتہہ خ معجمہ اور ز معجمہ کی تصریح کی اس معنی پر
حمیدی اور ابن اثیر نی اس حدیث مین اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری سی اور اسطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی کہ خطابی کی ہی وروح
علیہم سارحۃ لہم یاتیہم بحاجۃ ف یا ابی مالک اشعری سی یعنی شک و تردد کیا ہی بخاری نی بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی عامر اشعری سی ہی کہ
وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ مین سی یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو اشجعی بہی کہتی ہین وہ بہی صحابی مشہور ہی اور شک و تردد
صحابی مین موجب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عدل اور ثقہ ہین جس سی کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتہہ خ معجمہ اور ز مشددہ کی نام ایک کپڑی کا
ہی کہ زمان قدیم مین پشم اور ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی ہو بسبب مشابہ ہونیکی ساتہہ عجم کی اور
ہوتی اوسکی لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیی کہ تمام ریشم ہی سی بنا جاتا ہی اور یہہ حدیث محمول اسپر ہی اور
اسطرحکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ شریف مین نتہا پس یہہ حدیث بسبب خبر دینی غیب کی معجزات سی ہوا اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر
قبیلہ تعمیم بعد تخصیص سی ہوگا اور معازف ساتہہ ز کی بمعنی عود اور طنبور اور مانند اونکی کی ہی جمع عزف یا معزف کی کہ ساتہہ زبر میم اور زیر عین
کی اور عزف اور عزیف اصل مین بمعنی آواز جن کی ہی اور ہنسی کی کہ سنا جاتا ہی جنگل مین شب کو اور بمعنی آواز ہوا کی بہی آیا ہی کذا فی القاموس
اور معنی یہہ ہین کہ گنین گی ان حرام چیزون کو حلال ساتہہ وارد کرنی شبہات اور تاویلات واہیہ کی جیسیکہ بعضی ہماری علمانی ذکر کیا ہی کہ
حریر وہ پہنا حرام ہی کہ متصل ہو بدن کی یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سی مراد اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہی کہ پہنا حریر کا حرام ہی تو کہتی ہین
کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتی اوسکو قاضی اور علما پس ایسی پڑتی ہین بیچ حلال جاننی حرام کی اور اسیطرح بعضی علمار کو تعلق ساتہہ مزامیر کی
ہی کہ بیان اوسکا طول رکہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نی بیچ مذمت آلات لہو یعنی مزامیر کی انس سی مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف
وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمور واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کرین گی یہہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن مذکورہ مین گرفتار ہونگی
اور تصریح کی اس مولف نی تائید کی غلطی کی ساتہہ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطی ذکر نیکی اوس کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہی ساتہہ مہملتین
کی اور خز ساتہہ معجمتین کے غلط ہی اور اشارت کی ساتہہ قول اپنی کی فی ہذا الحدیث کہ الحر ساتہہ مہملتین کے اس حدیث مین کہ ابو داود وغیرہ نی روایت
کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث مین کہ بخاری نی روایت کی ہی ساتہہ معجمتین کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نی فرمایا کہ بخاری کی
اکثر روایتون مین ساتہہ مہملتین کی ہی اور اس تقدیر پر دو روایتین صحیح ہون واللہ اعلم اور تروح اسکی ساتہہ ت فوقانیہ کی تروح مین اور سارحۃ
ساتہہ رفع کی فاعل تروح کا اور یہہ قرینہ ہی اسپر کہ ب بیچ بسارحۃ کی کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہی زائدہ ہی کہ بیچ وجہ اول کی بیچ تقریر معنی حدیث
کی اشارہ اسکا کیا ہمنی اور اسیطرح ان دونون کتابون مین یاتیہم بحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتہہ تقدیم بحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت مین بہی ہوگا جیسیکہ اگلی امتون مین ہوا پس حدیثون مین جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ

کی اور اخیر زمانہ اوس سی مستثنی ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف اور مسخ تمام امت کی نہ بعض کی واللہ اعلم ٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب پہنچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان اونکی یعنی صالح او رغیر صالح کو اسیطرح جاری ہی سنت الہی بعضی گناہوں میں اور کبھی نگاہ ہی کہتا ہی صالح کو غیر صالحوں میں سی پہر اوٹہائی جاوینگی موافق عملوں اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگرچہ دنیا میں عذاب میں سب شامل ہوتی ہیں لیکن آخرت میں ہر ایک موافق عمل اپنی کی جزا دیا جاویگا اگر نیک ہی اچہی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہی بُری جزا پاویگا ٭ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوٹہایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال وصفت کی کہ مرا ہی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکہی آخر کیا حالت گذری جیسی کہ کہا ہی کسینی ٭ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است ٭ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ٭ ولیکن بعضی عارفین نی کہا ہی کہ جب کسیکو ملکہ یادداشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جو ہر ذکر کا دلمیں قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی اختلاف و فتور اوسکی استحضار میں راہ پاوی ضرر نہیں کرتا بعد مفارقت روح کی بدستور وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا ہم پہنچانا اور حاصل کرنا چاہیی وباللہ التوفیق ٭ الفصل الثانی فصل دوسری ٭ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں دیکہا میں مانند آگ دوزخ کی یعنی شدت وہول میں کہ سوتا ہی بہاگنی والا اوس سی اور نہیں دیکہا میں مانند بہشت کی یعنی بہجت وسرور میں کہ سوتا ہی طلب کرنی والا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف بہاگنی والا اگر کوئی شر دشمن قوی کیسی بہاگتا ہی سوتا نہیں اور غافل نہیں ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہوسکتا ہی مگر یہہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتہہ اس شدت اور شناعت کی درپی ہی اور لوگ بہاگنی میں اوس سی غفلت کرتی ہیں اور کوشش نہیں کرتی اور اگر بہاگتی بہی ہیں تو عین بہاگنی میں سوتی ہیں اور غافل ہوتی ہیں اور بہاگنا آگ دوزخ سی ساتہہ ترک کرنی گناہوں کی اور لازم کرنی طاعتوں کی ہوتا ہی اور طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہیں ہوتا ہی اوس سی اور سستی اور تساہل نہیں کرتا اوسکی طلب کرنی میں اور دوڑتا ہی اوسکی پالینی کی لیی جتنا کہ ہوسکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی کہ اوسمیں ہی آدمی اوسکی طلب میں نہیں دوڑتا اور اوسکو نہیں پاتا اور دوڑنا بہشت کیطرف اور پانا اوسکا ساتہہ کرنی طاعات کے اور بچنی کی گناہوں سی ہوتا ہی ٭ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق میں دیکہتا ہوں اوس چیز کو کہ نہیں دیکہتی تم یعنی علامتیں قیامت کی اور نشانیاں صنعت الہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالی کی اور سنتا ہوں میں اوس چیز کو کہ نہیں سنتی تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہولیں قیامت کی اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہی آسمان اور لایق ہی اوسکو

یہہ کہ آواز کرے پہر بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین ہی آسمان مین
چار انگشت کی جگہ کہ فرشتے رکہی ہوئی ہین پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالی ہین واسطے اسکی قسم ہی خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون
مین البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذات حاصل کرو ساتہہ عورتون کی بچہونون پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلون کی نالہ و فریاد کرتی ہوئی
اسکی یعنی جیسی کہ شان غمگینون کی اور غم سی تنگ آنیوالون کی ہی کہ گہر سی نکل جاتی ہین اور سر بصحرا ہوتی ہین تاکہ گرہ دل سی کہلی اور دل
ٹہکانی ہو کہا ابوذر نی یعنی بعد از روایت کرنی اس حدیث کی از راہ دردناکی اور حسرت کی اے کاش ہوتا مین درخت کہ کاٹا جاتا نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف اطیط آواز پالان اور زین کی یعنی چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچہ کا تعب سی اور آواز نالہ
کرنی آسمان کی چنانچہ سوق حدیث اسمین ناظر ہی بسبب کثرت اور ازدحام ملائکہ کی اور بوجہ اونکی کی جیسی جانور سواری کا نیچی بوجہہ سواری کے
مشقت سی آواز کرتا ہی اور ممکن ہی کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالی سی ہی اور جبکہ آسمان باوجود اسکی کہ جماد ہی اور محل ملائکہ مقدس کا خوف
الہی سی نالہ کری آدمی کہ جاندار کہتا ہی اور آلودہ گناہون مین ہی لائق تر ہی کہ نالہ و گریہ کری اور یہہ معنی مناسب تر ہین ساتہہ مقصود کے
جیسی کہ نہین پوشیدہ ہی یہہ بات اور رکہی ہوئی ہین الخ یعنی تابعدار ہین تاکہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہی کہ بعضی فرشتی قیام مین ہین اور بعضی
رکوع مین اور بعضی سجود مین یا خاص کیا ہوا سکو ساتہہ ایک آسمان کی آسمانون مین سی واسطے اعلام او صعدات جمع صعد بضمتین کی کہ جمع صعید کے
ہی بمعنی روئے زمین کی جیسی کہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہی طریق کی اور ہوتا مین درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہون مین نہ اوٹہتا مین جیسی کہ
درخت کو کاٹ ڈالتی ہین اور جاتا رہتا ہی ایسی ہی مین بہی ہوتا اور مثل ان آرزؤن دردناک کی اور بڑی بڑی صحابہ سی کہنی آئی ہین کہ ایک نی
کہا کاشکی مین بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کر کہا جاتی ہین دوسری نی کہا اے کاش پرندہ کہ جہان چاہتا ہی چلا جاتا ہی اور کچہہ تکلیف و نہین
اور یہہ سب ایسی تہی کہ بشارۃ پائی ہی انہون نی جناب رسالت مآب سی بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہی اور اونکو کیا کہی اگرچہ وعدہ مخبر
صادق کا ہی لیکن خوف درگاہ بی نیازی کا کمر توڑی ڈالتا ہی ۞ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ڈرتا ہی یعنی غارت کرنی دشمن کی سی وقت سحر کی بہاگتا ہی
اول ہی شب یعنی تاکہ نجات پاوی دشمن سی اور جو شخص بہاگتا ہی اول شب پہنچتا ہی منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی ہی یعنی بہا سی
مول نفیس کی نہین ہاتہہ لگ سکتی اور وہ دینا جان و مال کا ہی آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف منزل کو
یعنی مطلوب کو کہا طیبی نی کہ یہہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگ رہا ہی اور نفس اور آرزوئین باطلہ مددگار
اوسکی ہین پس اگر ہوشیار رہا ہی چلنی مین اور خالص کیا نیت کو اپنی عمل مین امن مین ہی شیطان سی اور اوسکی مکر سی کہ الامارۃ ہی وہ راہ اوسکی اپنی مدد
گارون کو ہمراہ لیکر پہر رہنمائی کی حضرت نی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہی نہین حاصل ہوتی تہوڑی سے
سعی سی پس فرمایا آگاہ ہو الخ اور آخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ مول اسکی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی نے
والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ۞ ع وعن انس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ جل ذکرہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام رواہ الترمذی والبیہقی
فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی انس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماویگا اللہ تعالی

جانا ہر گ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کی فرشتون کو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سی اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو یعنی بشرط ہونی اوسکی
ہما مومن مخلص ایکدن یعنی ایکوقت یا ڈرا ہی مجہسی کسی جگہہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث ونشور کی **ف** ڈرا ہی مجہ یعنی پرہیز کری
گناہ کی گناہون سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نی کہ مراد ہی ذکر
سی اخلاص ور وہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دلسی اور صدق نیت سی والا نام کا ورذکر کرتی ہین اللہ کا زبان سی نہ دل سی چنانچہ دلالت کرتا ہی
اوسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سی باز رکہنا اعضا کا ہی گناہون سی ور لگار کہنا
اونکا طاعات مین والا وہ حدیث نفس یعنی وسوسہ اور ایسی حرکت ہی کہ نہین نام رکہا جاتا اوسکا خوف اور یہہ وقت دیکہنی ایک سبب ڈرانیوالی کی ہوتا ہی
اور جب غایب ہوجاتا ہی وہ سبب نظر سی تو پہر پہرتا ہی دل طرف غفلت کی کہا فضیل نی کہ جب کہا جاوی تجکو آیا ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کراسلئی اگر
کہا تو نی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جہوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف اوس خوف کی کہ وہ باز رکہتا ہی اعضا کو گناہون سی اور اسمین بشارت
ہی کہ جس مسلمان نی ایکبار از راہ خلوص کی خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سی ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر
چاہی اللہ تعالی تو اوسکو دوزخ ہی مین نہ لیجاوی اور اول ہی سی بہشت مین بہیجدی یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہی ع ح **و**

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ أَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مطلب اس آیت کی سی اور وہ لوگ کہ دیتی ہین وہ چیز
کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سی اور دل اونکی لرزان و ترسان ہین یعنی بخوف اسکی کہ نہ قبول ہوا اونسی ورنہ واقع ہو بوجہ لایق کی اور مانوذ
ہون اوسمین آیا یہہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین یعنی اسلیی کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نی نہ اے بیٹی صدیق
کی یہہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین **ف** لیکن یہہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور باوجود
اسکی وہ ڈرتی ہین کہ مقبول نہوا اونسی بدلیل اسکی کہ آخر اس آیت مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین نیکیون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ف یعنی نہایت رغبت کرتی ہین طاعات مین اور دوڑتی ہین طرف اونکی پس نہین صحیح ہی یہہ کہ حمل کیجاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر
اور تمام سیئات پر اور آیۃ مذکورہ مین بعد لفظ وجلۃ کی یہہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جاننا چاہیی
کہ اس آیت مین دو قراءتین ہین قراءت مشہورہ کہ قراءت قراء سبعہ کی ہی یوتون ہی ساتہہ پیش ی کی فعل مضارع ایتاء سی وآتو ساتہہ مد ہمزہ کی فعل
ماضی اوس سی ہی اور اعطاء بمعنی عطا یعنی دینی کی جیسی کہ معنی اسکی بیان کئی گئی اور قراءۃ دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتو مشتق اتیان سی بمعنی کار کرنی کی
اور معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچہہ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتہہ اس قراءت کی مناسب ہی لیکن مصابیح
کی نسخون مین بہی اوپر لفظ قراءت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اوپر لفظ قراءت دوسری کی ہو یہہ طیبی نی تفسیر زجاج اور کشاف سی نقل
کیا ہی کہتا ہی یعنی مراد قراءت شاذہ سی کہ منسوب ہی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہہ ہی کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی نہ وہ مراد لیکہ گمان
کیا عائشہ رض نی کہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سی ورنہ مراد اعم ہی خیر و شر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی
ساتہہ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یوتون ما اتو موجب دونون قراءتون

کی نہایت یہہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایک طرح کی تغلیب ہی پس ظاہر آیۃ مشہور کا متعلق ہی ساتہہ عبادۃ مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق ساتہہ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہہ کہ قرارۃ مشہورہ جو ہی ممکن ہی کہ کہاجاوی اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ دیتی ہین قسم طاعت سی اور کہ لاتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی پس شتمل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو ۵ ع ح **وعن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللهَ اذْكُرُوا اللهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جاتی دو تہائی رات اٹہتی یعنی نماز تہجد کی لیے پس فرمانی اے لوگو یاد کرو اللہ کو یعنی ساتہہ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یاد کرو اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کی اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتہہ اوسکی قایم ہوگی اور سب مرجاوینگی پیچہی آتا ہی اوسکی پیچہی آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتہہ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹہینگی قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتہہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتہہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ہی لوگو مراد اونسی وہ لوگ تہی کہ جو سوتی تہی اور غافل تہی ذکر اللہ سی اون کو جگایا حضرت نی تاکہ مشغول ہو و تم ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اسمین اشارہ ہی طرف مستحب موکد ہونی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ تین بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون اور چین و ضرر کو اور آیا زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق و وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ آچکا اور مراد یہہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطی سہل ہونی امر اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی سیر کہ سونا حکم موت کا رکہتا ہی کہ اثر نفخہ پہلی کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکہتا ہی اور یہہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکی ہین عه **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَسْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتّٰى يُفْضٰى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا اونسی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکہا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستی ہین فرمایا آگاہ ہو و یعنی خبردار غفلت سی کہ باعث ہی ہنسی پر تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا تو البتہ باز رکہی تمکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہون مین یعنی ہنسی سے

اہل غفلت سے مراد کاٹنی والی لذتون کی سے موت ہی پس بہت یاد کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا کہ موت ہی پس تحقیق شان یہہ ہی کہ
نہ آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت و زمانہ مگر کہ بولتی ہی یعنی ساتہہ زبان قال کی یا زبان حال کی پس کہتی ہی کہ مین ہون گہر غربت کا
یعنی دور ہوگا کہ مجہہ مین جو آیا اپنون سے و آشناؤن سے اور اپنی گہر سے دور پڑا ہی پس وہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہی اور مین ہون گہر تنہائی کا
یعنی پس نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گہر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لایق ہی کہ رہی مسکین
خاکنشین تاکہ نہ فوت ہو اوس سے جنسیہ مناسبہ اور مین ہون گہر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن کہتی ہی اوسکو قبر
یعنی جیسے کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ تحقیق تہا تو بہت پیارا نزدیک میری اون شخصون مین سے
کہ چلتی ہین مجہہ پر پس اسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی مین تجہہ پر آجکی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس نزدیک ہی کہ دیکہی گا تو نیکی کرنی
میری ساتہہ تیری یعنی ساتہہ فراخی کرنی کی فرمایا حضرت نی پس فراخ ہو جاتی ہی قبر اوس بندہ کی لیے اور معلوم ہوتی ہی اوسکی نظر مین مقدار درازی بینائی
اوسکی کی یعنی جہانتک کہ نظر کار کرتی ہی اور کہولا جاتا ہی اوسکی لیے ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہی وسمین جگہہ اپنی اور آتی ہے
اوس مین سے ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹہنڈی ہی اور تازہ ہوتی ہین آنکہین اوسکی بسبب دیکہنی حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون
اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسی کہ نا آشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان
فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میری اون شخصون مین سے کہ چلتی ہین مجہہ پر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجہہ پر
آج کی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکہی گا تو برائی کرنی میری تیری لیے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوس پر یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین پسلیان
اوسکی یعنی در آتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابو سعید نی اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی کہانی صورت اختلاف پسلیونکی ساتہہ
انگلیون اپنی کی پس داخل کین بعضی انگلیان اندر بعضون کی فرمایا حضرت نی کہ متعین کیی جاتی ہین واسطی اوس کافر کی ستر اژدہا اگر ایک اونمین سے
پہنکارا مارے زمین مین تو نہ اوگائی زمین کچہہ جبتک کہ باقی رہی دنیا پس کاٹتی ہین اوسکو اور نوچتی ہین اوسکو یہانتک کہ پہنچایا جاوے اوس شخص کو
طرف حساب کی یعنی روز قیامت تک کہا ابو سعید نی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ قبر باغچہ ہی باغون جنت کی سے یا گڑہا ہی
گڑہون آگ کی سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا یہہ نہایت نصیحت ہی غافلون کی لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ
کرتا ہی غافل کی دلکو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نور الدین علی متقی بنا رکہتی تہی ایک تہیلی کہ لکہا ہوتا تہا اوس پر لفظ موت کا اور اسکو لٹکا دیتی مرید کے
گردن مین تاکہ وہ جانتا رہی کہ موت قریب ہی نہ دور پس کم کری آرزو اور بہت کری عمل اور تہی بعضی نیک بادشاہون مین سے کہ حکم کر رکہتی تہی کسیکو
اپنی امرا مین سے یہہ کہ کہڑا رہی ہمیشہ پیچہی اونکی اور کہتا رہی الموت الموت تاکہ ہو دوا اوسکی بیماری کی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کی صحابہ کے
لیے وجہہ حکمت حکم کرنیکی ساتہہ بہت یاد کرنی موت کی ساتہہ قول اپنی کی فانہ لم یات الخ اور مین ہون گہر کیڑونکا یعنی پس نہین لائق ہی کہ یہہ ہو ہمت و قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کی قسم کہانیکی چیزون اور پینی کی چیزون سے اسلیے کہ انجام کار اونکا فساد ہی اور نہین نفع دیتا اس جگہہ مگر عمل صالح یا
قرض صدق ہی عمل کا کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوتی ہین کیڑی بدبو سی اور کہا جاتی ہین اعضا کو پہر کہا تا ہی بعض اونکا بعض کو یہانتک کہ نہ باقی رہتا ہی
ایک کیڑا پہر وہ بہی مرجاتا ہی بسبب بہوک کی اور مستثنی ہین اس سے انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان اللہ حرم علی الارض
ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نی شہدا کی حق مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علما باعمال لحمیت کیلیے خلافا
کرر وشنائی اونکی افضل ہی شہیدون کی خون سے اور بندہ فاسق مراد ہی اس سے فرد اکمل کہ وہ کافر ہی بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کہ کہا بندہ مومن

اور بسبب قول عمر کی کہ تہا تو بہت دشمن نزدیک میری ویمین سی کہ چلتی تہی مجہپر اور اس قبیلہ سی ہی قول اللہ تعالی کا افمن کان مومنا کمن کان
فاسقا اور جاری ہوئی ہی عادت کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنی حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن عاصی کی سی واسطی
پردہ پوشی اوسکی کی ہی یا اسلیے کہ ہو درمیان خوف و رجا کی نہ واسطی ثابت کرنی ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسیکہ وہم کیا ہی معتز
لی اور ستر اژدہا احتمال ہی اسمین تحدید کا اور تکثیر کا اور موید ہی دوسری احتمال کی ایک اور روایت بیچ مقدار عذاب کا فر کی قبر مین کہ
مسلط ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا ع وعن ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ھود و اخواتھا
اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا اونسی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہو گئی تم یعنی ظاہر ہوئی آپ پر آثار ضعف کے پہلی پہنچنی بڑہی
عمر کی فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود نی اور بہنون اوسکی نی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جو سورتین مانند اسکی ہین کہ جنمین ذکر قیامت کا
اور عذاب کا بہت ہی پس اونکی مضمون سی غم ہوتا ہی مجکو امت کی طرف سی کہ دیکہی کیا حال ہوا اونکا اور اس غم کی مارے یہہ حال ہو گیا ہی
میرا ع وعن ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ھود و الواقعۃ و المرسلت و عم یتساءلون
و اذا الشمس کورت رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہو گئی آپ فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو
سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نی یعنی اور مانند انکی نی کہ جنمین ذکر قیامت کا اور احوال
اوسکا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وذکر حدیث ابی ھریرۃ لا یلج النار فی کتاب الجھاد اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار
بیچ کتاب الجہاد کی الفصل الثالث فصل تیسری عن انس قال انکم لتعملون اعمالا ھی ادق فی اعینکم من الشعر
کنا نعدھا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المھلکات رواہ البخاری روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق تم کرتی
ہو عمل کہ وہ باریک تر ہین بیچ آنکہون تمہاری کی بال سی یعنی ہین وہ بڑی نفس الامر مین اور تم چہوٹا اور حقیر جانتی ہو اونکو اور گنتی ہو مکروہات
سی و ساوتکی کرنی سی نہین ڈرتی تہی ہم گنتی اونکو آنحضرت کی زمانہ مین موبقات سی یعنی ہلاک کرنیوالون مین سی نقل کی یہہ بخاری نے
وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ ایاک و محقرات الذنوب فان لھا من اللہ
طالبا رواہ ابن ماجۃ و الدارمی و البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اہی عائشہ دور رکہہ تو اپنی تئین اون گناہون سی کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی اونکو اسلیے کہ
اون گناہون کی لیے خدا تعالی کی طرف سی ایک طالب ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی ایک طرح کا
عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرتا نہین پہر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کی لیے ہی یعنی
طالبا عظیما پس نہین لائق ہی یہہ کہ غافل رہی اسلیے کہ اکثر سہل جانتی ہین کرنی والی اونکی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہہ توبہ کی اور نہ التفات
کرتی ہین اونکی طرف ساتہہ ڈرنی کی اور غافل ہین اس سی کہ نہین ہی صغیرہ ساتہہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریائی اللہ تعالی کی
کبیرہ ہی اور تہوڑا ایسا ہی وسمین سی بہت ہی اور اسلیے کبہی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسی کہ مستفاد ہوتا ہی قول
اللہ سی و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اسی پر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم پس معنی اسکی یہہ ہین کہ دور کرینگی ہم
تمسی صغیرہ گناہ تمہاری بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرط بچنی تمہاری کی کبائر سی بحر و بچنی کی کبائر سی جیسی کہ معتزلہ کہتی ہین و اللہ اعلم اور ایک
اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنی تئین چہوٹی گناہون سی اسلیے کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی

لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہانتک کہ پکائی اونہوں نی روٹی اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ یہہ جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی
اوس کرنیوال کو ہلاک کردیتا ہی وہ اوسکو نقل کی یہہ احمد و طبرانی نی ۸ع وعن ابی بردۃ بن ابی موسی قال قال لی عبد اللہ بن
عمر ہل تدری ما قال ابی لابیک قال قلت لا قال فان ابی قال لابیک یا ابا موسی ہل یسرک ان اسلامنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہجرتنا معہ وجہادنا معہ وعملنا کلہ معہ برد لنا وان کل عمل عملنا
بعدہ نجونا منہ کفافا راسا براس فقال ابوک لابی لا واللہ قد جاہدنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلینا
وصمنا وعملنا خیرا کثیرا واسلم علی ایدینا بشر کثیر وانا لنرجو ذلک قال ابی لکنی انا والذی نفس عمر
بیدہ لوددت ان ذلک برد لنا وان کل شیء عملناہ بعدہ نجونا منہ کفافا راسا براس فقلت ان اباک
واللہ کان خیرا من ابی رواہ البخاری ٭ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سی کہ بڑی تابعین میں سی ہیں کہا
کہا واسطی میری عبد اللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطی باپ تیری کی کہا ابو بردہ نی کہ کہا میں نی نہیں جانتا ہوں کہا عبد اللہ نی پس
تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کی ای ابی موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ اسلام ہمارا ساتہہ آنحضرت کی یعنی ہمارا ساتہہ بعثت اونکی کی
اور ہجرت ہماری ساتہہ اونکی اور جہاد ہمارا ساتہہ اونکی اور عمل ہماری یعنی نماز اور روزی اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی ساری ساتہہ اونکی یعنی بیچ
زمانہ اونکی کی ثابت اور باقی رہیں واسطی ہماری اور یہہ کہ جو عمل کئی اور ہم نی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاص ہووین ہم
اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یوں نہیں ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہم نی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نمازیں پڑہیں ہم نی
اور روزی رکہی ہم نی اور کئی ہم نی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور مسلمان ہوئی ہماری ہاتہہ پر یعنی بسبب ہماری بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ
توقع رکہتی ہیں اسکی یعنی ثواب چیزوں ذکر کی گئی کا زیادہ اوپر پہلی اسلام و ہجرت وغیرہ کی اور کہا باپ میری نی یعنی حضرت عمر رضی اللہ لیکن میں قسم
ہی اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتہہ میں ہی البتہ دوست رکہتا ہوں یہہ کہ وہ عمل کہ ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ہیں ہم نی ثابت
اور باقی رہیں واسطی ہماری اور یہہ جو کچہہ کہ کیا ہی ہم نی بعد آنحضرت کی نجات پاوین اون سی برابر سر بسر پس کہا میں نی ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہاری
قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہنچی اور نہ ضرر اوسکا ہم پر پڑی اور نہ موجب ثواب کا
ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو باری سبب عذاب کا بہی نہو ٭ طاعت ناقص نا موجب غفران نشود ٭ راضیم گر بد علت عصیان نشود
اور اگر وہ عمل کچہہ سایہ برکت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ہم نی اور گمان اونکی قبولیت کا رکہتی ہیں باقی میں تو نہی
سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کی کئی ہیں ہم نی وہ خالی خرابی سی نہیں اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہہ اس سبب سی ہی کہ تابع اسپر
متبوع کا ہی صحت میں اور فساد میں بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم و عمل میں کیا نہیں دیکہتا ہی تو کہ صحت بنا نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کی
ہی اور اسیطرح فساد اوسکا اور نہیں شک ہی بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد
آنحضرت کی جو طاعتیں واقع ہوئیں نہیں خالی ہیں تغیر نیات سی اور فساد حالات سی جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ نہیں
ہاتہہ اپنی مٹی سی نہ جہاڑی تہی اور ہنوز مشغول دفن ہی تہی ہم کہ اپنی دلوں کو برا پایا یعنی بسبب ظلمت کی کہ پیدا ہوئی چہپنی آفتاب وجود حضرت کی سی
پس یہی غنیمت ہی یہہ کہ برابر سرابر رہیں طاعات و سیئات میں اور یہہ بات بہ نسبت جلیل القدر صحابہ کی تہی اور جو کہ بعد اونکی ہیں پس طاعات اونکی کہ بہری ہوئی ہیں عجب
اور غرور اور ریا وغیرہ میں ہیں اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہہ کہ فضل کری اللہ ساتہہ رحمت و عین عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکاروں کو

ساتھہ نیک کارون کی بلکہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت وحقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب و
اخیر جملہ سی مراد یہہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال و فضائل کی مقام خوف ودہشت مین تہا تو بہتر ہوا میری باپ سی اور مقام اوسکا
یا مراد یہہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میری باپ سی یہہ کچہہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کارنا کہی ۱۲ ع ح وعن

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَّكُوْنَ صَمْتِیْ فِكْرًا وَنُطْقِیْ ذِكْرًا وَنَظَرِیْ عِبْرَةً وَاٰمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاهُ رَزِیْنٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتھہ نو چیزون کی ایک تو ڈرنا اللہ سی پوشیدہ
اور ظاہر مین یعنی بیچ دل اور جسم کی یا خلوت وجلوت مین اور دوسری بات راست و درست کہنی کہ حد اعتدال سی تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی
یعنی آدمی جب راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی ور اچہا کہتا ہی اوسکو اور عیب اوسکا ڈہانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی
کرتا ہی چاہیی کہ دونو حال مین یکسان ہی اور تیسری میانہ روی بیچ فقر وغنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہہ مراد کہ
کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو یعنی فقر مین غصہ اور جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کری اور چوتہی
کہ ملائی رکہون مین یعنی سلوک کرون اوسکی کاٹی مجہسی یعنی اگر کوئی ناتی دار مجہسی انقطاع وبدسلوکی کرتی مین اوس سے سلوک واحسان کرون یہان حلم ولوا
ہی پانچوین یہہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوسی کہ ظلم کری مجپر اور ساتوین
یہہ کہ ہو چپ ہنا میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون بیچ اسما اور صفات اور مصنوعات اور عجائب آیات اللہ تعالی کی آٹہوین یہہ کہ ہو بولنا
میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدا تعالی کا کرون کسی قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی سی
اور نوین یہہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون نہ ساتھہ جہل وغفلت کی اور
حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتھہ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہی ساتھہ معروف کی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی ایک روایت مین بجای بالعرف کے
بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی اچہی بات کی اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اسلیی کہ امر بالمعروف دونونکو شامل ہی اچہی بات کی کرنی کو
اور بری بات کی منع کرنیکو اور یہہ خصلتین یا دہی جو خصلتون مذکورہ سی کہ جامع ہی تمام بہلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق وحق کی کہ بطریق اجمال کی بعد
تفصیل کی ذکر کی ۱۲ ع وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یَّخْرُجُ مِنْ عَیْنَیْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکہوںسی آنسو اور اگرچہ ہوئی مانند
سر مکہی کی یعنی تہوڑا سا بسبب خوف خدا کی پہر پہنچی آنسو اوسکی چہری پر مگر کہ حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر ۔ باب تغیر الناس باب ہی بیچ
بیان تغیر وتبدیل لوگون کی ف تغیر کی معنی ہین ایک حال سی دوسرا حال پر ہوجانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اوس حالت سی کہ زمانہ نبوت
مین تہی کہ لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور متبع تہی حق کی اور بی رغبت تہی دنیا سی اور مغرور نتہی زرق وبرق دنیا پر
کہ وہ مال ومنال اور خدم وحشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفائی باطن رکہتی تہی اور
اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا ۱۲ ح الفصل الاول فصل پہلی عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اونکی آنکر چاکر ہوون گی اور خدمت کرین گی مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو اونکی نیکون پر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب
ف یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی سلیی کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہہ خبر حضرت کی
موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کی فتح کیی اور لیی مال اونکی اور سندی مین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اونسی اور دولت قوی ہوئی
مسلط کیا پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنیوالون کو اوپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا انہون نی جو کچھہ کیا اور لفظ مطیطا
ساتہہ پیش میم کی اور زبر طا کی ممدود و مقصور اترا کی ہوئی اور ہاتہہ لٹکی ہوئی چلنا اور مط کہنچنا ابرو اور رخسارہ کا اور مصغر ہی مطیطا یہہ قاموس ہی اور صحاح
اور صراح کی اور یہہ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح حواشی کی ساتہہ ایک یی کی درمیان دو طا کی ہی دوسری کی بعد زدو دوسری طا کی نہین ہی اور یہہ مجمع البحار
کی اور بعضی حواشی کتاب کی بہی لکہا ہی کہ نزدیک بعض کی ساتہہ حذف یی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سی معلوم ہوا ہی کہ ساتہہ اثبات
یی کی بعد از طا دوسری کی بہی ہی بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ع ح **وعن** حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ
السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِأَسْيَافِكُمْ وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور مار وگی تم ایک دوسری کو ساتہہ
تلوارون اپنی کی اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار تمہاری یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتہہ آوی گی اور
کاروبار خلائق کا یہہ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی پڑیگا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگون کا دنیا مین
ساتہہ کثرت مال کی اور منصب اور اجراء حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نہ رکہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ
مین عہ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ
وَرُفِعَتْ أُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ
مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نی کہ سنا علی بن ابی طالب سی کہ کہا علی نی تحقیق تہی ہم بیٹہی ساتہہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئی ہم پر مصعب بیٹی عمیر کی صحابہ مین کہ نہ تہی اونکی بدن پر مگر چادر اونکی پیوند کی ہوئی
ساتہہ ٹکری چمڑی کی پس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی سبب اس امر کی کہ تہا یعنی پہلی اس نکی یہہ نعمتون کی اور بسبب دیکہنی
اسحال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب اور تحسر کی کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ
صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑہ کی اور شام کو نکلیگا بیچ ایک جوڑہ کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہاری کہ اول وقت
ایک لباس پہنیگا اور آخر روز دوسرا لباس نہایت تنعم کی اور رکہا جاویگا آگی اوسکی ایک پیالہ بڑا کہانیکا اور اوٹہایا جاویگا دوسرا یعنی کسی شان تنعم

جانا اور یہہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کی اور ڈہانکوگی تم اپنی گہرون کو یعنی ان دیوارون
اپنی دیوارون کو پردہ سی بیچ لباس اور طعام اور مسکن کی پس کہا بعضی صحابہ نی یارسول اللہ ہم اوسدن کہ یہہ حال رکہتی ہون گی بہتر ہون گی اس حال سی کہ آج رکہتی ہین اسلیے کہ فارغ ہون گی ہم کسب معیشت سی
اور تردد رزق سی واسطی عبادت کی اور کفایت کیے جاوین گی ہم محنت سی یعنی لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرین گے اور ہم فراغت سی بندگی کرینگی
فرمایا آنحضرت نی کہ یون نہین ہی کہ اوس روز مین بہتر ہوگی بلکہ تم آجکی دن بہتر ہو بہ نسبت اوسدن کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع
مین حضرت عمر رض سی روایت کیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کی کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہی مینی اسکی مان اور باپ کو
کہ کہلاتی تہی اوسکو خوشترین طعام ہونکا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑا ایسی کپڑی کا کہ دوسو درہم کو خریدا تہا اوسکو پس پہنچایا محبت خدا اور رسول خدا
کی نی اس حال کو کہ دیکہتی ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلائی صحابہ سی ہجرت کر کر مکی سی آئی آنحضرت کی پاس اور تہی جاہلیت مین متنعم ترین لوگونکا
طعام ولباس مین اور جب مسلمان ہوئی سب کچہہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئی احد مین اور وقت شہادت کی یہہ چالیس برس کے تہی یا کچہہ زیادہ
اور ظاہر یہہ سمجہا جاتا ہی کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم وشفقت کی مصعب پر کہ یہہ نہی بخیر اپنی قوم مین اور مستغرق تہی نعمت مین اور اب
یہہ حال ہوا لیکن اسباب کی کچہہ منافی ہی وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمر رض مین جب کہ روئی عمر رض آنحضرت کو دیکہہ کر لیٹی ہوئی کہر کہری چارپائی
پر اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرت کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمر نی چین کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نی انکو کہ تو اس مقام مین
ہی ای عمر کیا نہین راضی تو اس سے کہ اونکی لیے ہو دنیا اور ہماری لیے ہو آخرت انہی پس اولی یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی
امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبی کی طرف یا محمول ہی رونا غم پر بسبب پہنچنی اون چیزون کی کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس وزر
وغیرہ کی واللہ اعلم اور موید ہی ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا تتمہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آجکی دن بہتر ہو اسلیے کہ جو فقیر
کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہو بہتر ہی غنی سی اسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہی دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کی لیے مثل اوسکی کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی
ہی بسبب کثرت اشتغال کی ساتہہ حاصل کرنی مال کی پس حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا نسبت صحابہ کے
کہ وہ اقویا ہین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اونکی کا ضعفا ہین سے اور موید ہی اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہی دیلمی نی فردوس مین ابن عمر سی بطریق مرفوع کر
ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہا ہو نہین کہ لفظ عن احد عام ہی پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کی دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نی
فقیر کو اوس دارغانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ
النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آویگا
لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانی کی لوگون مین اپنی دین پر یعنی اوپر نگاہ رکہنی امر دین اپنی کی ساتہہ ترک کرنی دنیا اپنی کی مانند مٹہی مین لینی
والی انگاری کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی از راہ اسناد کی **ف** یعنی جیسا پکڑنا انگاری کا اور صبر کرنا اوسپر دشوار ہی ایسی ہی
رکہنا دین کا اور ثابت وتقیم رہنا اوسپر آخر زمانہ مین مشکل ہی بسبب ظہور فسق کی اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگارون اور موافقون کی اوسپر **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى
بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَاءِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ

حَبٌّ لَّکُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
کہ ہون امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہاری آپس کے مشورہ سی ہون یعنی مسلمان ایک رای ہون اور متفق ہون آپس مین نہ مختلف
پس پشت زمین کی یعنی ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیے پیٹ زمین کے سی یعنی زندگی بہتر ہی موت سی اسلیے کہ تم عمل کروگی ساتھ اوسکی کہ کتاب و سنت مین ہے
اور خوشحالی اوسکی لیے کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھی ہون عمل اوسکی اور جبکہ ہون امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور کام
تمہاری سپرد ہون طرف عورتون کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیے پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جینی سی اوسوقت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث
غریب ہے **ف** طرف عورتون کی حالانکہ وہ ناقصات عقل و دین ہین اور اوردہ دہواہی شاید اللہ ورد من خالفوہن اور وہ مرد بہی عورتون ہی کی حکم مین ہین کہ اونکا ساحال
رکہتی ہین یعنی جنکہ غالب ہی حب جاہ و مال اور نہین جانتی و سنجیر کو کہ اوس سے ضرر ہی دین ہین اور نہین جانتی و بال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہہ تہا کہ کہا جاتا اور ہون امیر تمہارا
مختلف درمیان تمہاری جیسیکہ مقابل مشورہ کی ہی پس یون جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپرکہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتون کی اور چلنی کی اونکی کہی پر ہوتا ہے

وعن ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ
وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ
وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہین گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاوین بعضے اونکی بعضونکو واسطی لڑنی اور کسر شوکت تمہاری
کی جیسیکہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالی اور بلاتی ہین بعضی اونکی بعضون کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہین اوس سی اور بی مانع اور بی ملاحظہ کی جمع ہوتی ہین اور
کہاتی ہین یعنی اسیطرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرین گی تمکو اور غارت کرین گی اموال تمہاری اور یہین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی
ہو کہ نگلتی ہین اوسکو اور ہلاک کرتی ہین پس کہا کہنی والی نی یعنی صحابہ مین سی کہ یہہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کی ہوگا کہ ہم کہتی ہونگی اوسدن فرمایا حضرت
نی کہ یہہ بسبب کمی کی نہین ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہوگی ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہین یعنی قوۃ و شجاعت نہوگی تم مین اور البتہ
نکال دالیگا اللہ تعالے تمہاری دشمنونکی سینون مین سی ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہاری دلونمین ضعف و سستی کہا کہنی والی نی یارسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنی سستی کا
تمہاری دلونمین فرمایا کہ سبب پڑنی سستی کا دلمین محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکہوگی اور موت کو ناخوش رکہوگی نہین
سکنی کی اور نہ دلاوری کر سکوگی نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِلَّا قُطِعَ
عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ
روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالے اونکی دلونمین خوف دشمن کا اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر
کہ بہت ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت علما کی اور نہین کمی کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل و وزن مین اور مانند اونکی جیسی گز اور گنتی
وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ اونکی ہاتہہ مین ہی اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام بیچ حکم کی ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام
فاسد اپنی کی مگر کہ پہیلتی ہی درمیان اونکی خونریزی یعنی وہ چیزین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہے اونپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہی
اوسکو نقل کی یہہ مالک نی **باب** یہہ باب ہی بیچ لواحق اور تتمات پہلی باب کی **ف** اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین اسیطرح ہی یعنی فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی اور کہا
ابن ملک نی باب بیچ ذکر الانذار والتحذیر یعنی یہہ باب ہی بیچ خوف دلانی اور نصیحت کرنیکی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عِيَاضِ بْنِ

وعن عیاض بن حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم فی خطبتہ الا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جہلتم مما علمنی یومی ہذا کل مال نحلتہ عبدا حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلہم وانہم اتتہم الشیاطین فاجتالتہم عن دینہم وحرمت علیہم ما احللت لہم وامرتہم ان یشرکوا بی ما لم انزل بہ سلطانا وان اللہ نظر الی اہل الارض فمقتہم عربہم وعجمہم الا بقایا من اہل الکتاب وقال انما بعثتک لابتلیک وابتلی بک وانزلت علیک کتابا لا یغسلہ الماء تقرؤہ نائما ویقظان وان اللہ امرنی ان احرق قریشا فقلت رب اذا یثلغوا راسی فیدعوہ خبزۃ قال استخرجہم کما اخرجوک واغزہم نغزک وانفق فسننفق علیک وابعث جیشا نبعث خمسۃ مثلہ وقاتل بمن اطاعک من عصاک رواہ مسلم

روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن اپنے خطبہ میں یعنی خطبہ معروفہ میں یا وعظ میں آگاہ ہو تحقیق رب میرے نے حکم کیا مجکو یہہ کہ سکہلاؤں تمکو وہ چیز کہ نہیں جانتے تم اوسکو بجذ ان بیان کی وہ چیز ساتہہ قول اپنے کی جملہ اون چیزوں کے تعلیم کین مجکو پروردگار تعالی نے آج کے دن میں ہمین سے ہے حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو مال کہ دیا میں نے اوسکو کسی بندیکو وہ بندوں تمین سے حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سے حرام نہیں کر سکتا جیسا کہ جاہلیت میں اونٹونکو اپنے پر حرام کرتے تہے اور یہہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ میں نے پیدا کیا اپنے بندونکو مائل باطل سے طرف حق کی اور تحقیق آئے بندونکے پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہیں اور احتمال رکہتا ہے کہ شامل ہو شیاطین انس کو بہی جیسا کہ آیا ہے فخاہواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پہیرا اونکو شیاطین نے اور دور ڈالا اونکو دین سے اور حرام کی شیاطین نے اون پر وہ چیز کہ حلال کی ہے میں نے واسطے اونکے یعنی گمراہ کیا اور حرام کیا حلال کو اپنے نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی وسوسہ میں ڈالا یہہ کہ شریک کریں ساتہہ میرے وہ چیز کہ نہیں اوتاری گئی ساتہہ اوسکی دلیل کہ بسبب اوسکی عبادت کے اونکو پہونچی ہو اور کچہہ دلیل وحجت اونکی استحقاق عبادت پر نہیں رکہتی اور یہہ حکم ہے کہ تحقیق خدا تعالی نے نظر کی طرف زمین والوں کی یعنی دریا یا اونکو مستغرق شرک پر اور مستغرق گمراہی میں پس مبغوض کیا اونکو عرب اونکیکو اور عجم اونکیکو یعنی مبغوض کیا اونکو بسبب کردار بد اور بد اعتقادی انکی کے اور یہ سب ہونا اونکیکی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور بہ سبب کفر اونکی کی کہ قوم موسی کا فر ہوئی ساتہہ عیسی کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسی قائل ہوئی تین خدا ہونے کی یا اسکی کہ عیسی بیٹا ہے خدا کا یہہ وغیرہ لوگ مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سے کہ باقی اور ثابت رہی وہ اپنے دین و ایمان کی ساتہہ موسی اور عیسی کے اور تحریف و تبدیل نکیا دین اور کتاب اپنی کو یہاں تک کہ ایمان لائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہیں بہیجا ہے میں نے تجکو پیغمبر کر کر مگر اسلیئے کہ آزمایش کروں تجکو کیونکر صبر کرتا ہے تو اوپر ایذا دینے قوم اپنی کی تجکو اور آزمایش کروں ساتہہ تیری یعنی تیری وجہ سے قوم کو کہ آیا ایمان لاتے ہیں تجپر یا کفر کرتے ہیں اور بہیجی میں نے تجپر ایک کتاب کہ نہیں ہوتا اور نہیں مٹاتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکہی کو پانی سے ہوتی تو مٹ جاتا ہے ویسا نہیں بلکہ محفوظ ہے زوال و نسخ سے یعنی قیامت تک تو نے محفوظ ہے اور احکام اسکے باقی اور ہمیشہ جاری ہیں پڑہتا ہے تو اوسکو سوتے اور جاگتے میں اور تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو کہ جلاؤں میں قریش کو یعنی ہلاک کروں اونکی کفار کو ایسا کہ نابود ہوں اور کچہہ اثر رہے اونکا پس کہا میں نے اے پروردگار میرے اوس وقت کچلینگے سر میرا پس کردینگے میری سر کو مانند روٹی کی یعنی کردینگے اوسکو بسبب کچلنے کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہہ کہ میں اونسے کیونکر عہدہ برآ ہونگا اور اونپر غالب آؤنگا لشکر میرا کم ہے اور یہہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکے وطن سے اور پریشان کر اونکو جیسا کہ نکالا اونہوں نے تجکو اور جہاد کر اونپر مہیا کرینگے ہم اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشینگے اور غالب کرینگے تجکو اونپر اور خرچ کر اپنے لشکر کی لوگوں پر اموال اور اگر نرکہتا ہوگا تو مال تو ہم دینگے اور ہم پہنچاوینگے اوسکو تیری لیئے اور بہیج اونپر لشکر بہیجینگے ہم پانچ مقدار لشکر ضمیمہ کی چنانچہ روز بدر کی پانچہزار فرشتے واسطے مدد لشکر اسلام کی بہیجے اور مشرکوں سے دن ہزار تہے اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمانبرداری کی ہے اونہوں نے تیری اور ایمان لائے ہیں تجپر ساتہہ اون لوگوں کی کہ سرکشی کی ہے تجسے اور فرمانبرداری نہیں کی ہے تیری یعنی کافروں میں نقل کی یہہ مسلم نے

ف مائل باطل سے الخ یعنی مستعد قبول حق وطاعت کی یہہ اشارہ ہے فطرۃ اسلام کی طرف کہ آیا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہے کہ روز میثاق کی کہا سبہوں نے بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و اختلاف کیا اور سوتے اور جاگتے میں یعنی تجکو ملکہ ہو گیا ایسا کہ حاضر رہتا ہے قرآن تیرے ذہن میں اور ملتفت رہتا ہے طرف اوسکی نفس تیرا اغلب احوال میں پس نہیں غافل ہوتا اوس سے سوتے اور جاگتے چنانچہ کہا جاتا ہے

اوسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر ہی اوسکا کہ کرتا ہی وسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہہ کہ قرآن لکہا رہی دل مین ہی حالت سونی مین اور میر
کہتا ہون کہ یہ نسبت قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی آنکہین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا اور یہہ لوگ دیکہی گئی ہین کہ
پڑہتی تہی وہ سوتی مین اور عجب تر اس سے یہہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ رح سی دور قرآن کا کیا کرتا تہا دس دس نون کا وقت سحر کی جب شیخ کی وفات
ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا اپنی ورد پڑہنی کا جب دس آیتین پڑہ چکا تو سنی نام کین قبر مین سی آواز اپنی شیخ کی کہ پڑہتی تہی
تہی پڑہین دس آیتین اور چپ ہی اسیطرح حال تہا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا مرید نی یہہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوئی یہہ بات

رع وعن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين فصعد النبي صلى الله عليه وسلم الصفا فجعل ينادي
يا بني فهر يا بني عدي لبطون قريش حتى اجتمعوا فقال ارأيتم لو اخبرتكم ان خيلا بالوادي تريد ان تغير عليكم اكنتم مصدقي
قالوا نعم ما جربنا عليك الا صدقا قال فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك سائر اليوم الهذا
جمعتنا فنزلت تبت يدا ابي لهب وتب متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی کہا اونہون نی جبکہ اوتری آیت ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکون کو
چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا اہی اولاد فہر کی اہی اولاد عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہانتک کہ جمع ہوئی یعنی فرقی
قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہہ کہ ایک لشکر آتا ہی بیچ جنگل کی ارادہ کرتا ہی کہ غارت کری تمپر کیا سچا جانوگی تم مجکو کہا اونہون نی
ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تمپر مگر سچ کا اور نہین دیکہا ہمنی تم سی سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نی پس اگر سچا جانتی ہو مجکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور
ڈراتا ہون تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کی سی یعنی اگر ایمان نہ لاؤگی مجپر تو اوتریگا تمپر عذاب سخت پس کہا ابولہب نی کہ چچا آنحضرت کا تہا عبد العزی نام ہلاکت اور
زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کی لیے کہا گیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری یہہ سورہ ہلاک اور زیانکار ہو جیو دونون ہاتہ ابی لہب کی اور ہلاک ہو جیو
بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بطن بیٹا اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہی باپ انکا نضر بن کنانہ اور نیچی اسکی بطون و
افخاذ ہین حاصل یہہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہی اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کی اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اوسکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیے
نبی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سی اوسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ معروف ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس سی وادی کہ مشہور ہی ساتہہ وادی فاطمہ
کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوئی بالفعل بسبب گستاخی کی کہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور مراد ہاتون کی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات
اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنی مت ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون ہاتون سی دنیا
اور آخرت اوس کی ہی کہ دونون جہان اوس کی ہلاک اور زیانکار ہوئی اور بعضون نی کہا کہ ہاتون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نی
ابولہب کو ڈرایا تو ابولہب نی پتہر اوٹہایا تا آنحضرت پر پہینکی وفي رواية ونادى يا بني عبد مناف انما مثلي ومثلكم كمثل رجل راى
العدو فانطلق يربا اهله فخشي ان يسبقوه فجعل يهتف يا صباحاه اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نی اور فرمایا اہی بیٹون عبد
مناف کی نہین ہی حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کی کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص نگہبانی اور
دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو حذر و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا اولاد اوسکی سنین پس ڈرا یہہ شخص کہ
سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہہ طرف اونکی پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ ف
عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتہہ جزم ہ کی ایک کلمہ ہی واسطی ڈرانیکی ایک امر دہشت ناک سے
کہتی ہین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین صبح کو تا اوس سی آگاہ ہوں اور معنی یہہ ہین کہ اہی قوم صبح غارت لشکر کی ساتہہ

سلے پہلی نی دشمن کی پس گو یا کہ آنحضرت نے فرمایا بچو اسکی عذاب سی ساتھہ ایمان لانیکی پہلی اوترنی عذاب کی ۴ ع **وعن ابی ہریرۃ قال**
لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فاجتمعوا فعم وخص فقال یا بنی کعب بن لؤی
انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد مناف انقذوا
انفسکم من النار یا بنی ہاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار ویا فاطمۃ انقذی نفسک من النار فانی لا
املک لکم من اللہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا اوسنے یعنی یہہ حدیث ساتھہ اور الفاظ کی ہی آئی ہی ابوہریرہ سے کہ جب یہہ آیت اتری کہ ڈرا نو اپنی کنبی کو کہ بہت
نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئے پس تعمیم کی آنحضرت نے پکارنے مین اور تخصیص کی یعنی پکارا اونکو ساتھہ نام جد بعید اونکی کے
جسکو عام و شامل ہوا اور ساتھہ نام جد قریب کی کہ مخصوص ہو ساتھہ بعض کے پہر بیان کی راوی نے کیفیت عموم خصوص کے کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کی خلاص
کرو اپنی جانونکو آگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اوسکی آگ دوزخ سی نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ کی سی ای
اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی ای
اولاد عبد المطلب کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جانکو آگ سی اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہاری لیے عذاب خدا سی کسی چیز کا
سوا اسکی کہ واسطے تمہاری مجہپر حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتھہ تری اوسکیکی اور ساتھہ پانی صلہ اور احسان کی بجہاتا ہون مین حرارت اور
سوختگی احتیاج اونکیکو نقل کی یہہ مسلم نے ف لوی ساتھہ پیش لام کی اور ہمزہ کی اور کبہی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سی اور ساتھہ ی مشددہ کی نام
اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتھہ پیش میم کی اور تشدید ر کی باپ ہی قبیلہ کا قریش مین سی اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ
اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین ذکر اسکا نیچی واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اوسمین چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حال کو
پہنچایا کہ اولاد شریف کو بہی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کے اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اونپر حرام ہوئی اونکو بہی داخل اس
ڈرانیکی کیا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر ہون اسپر کہ دفع کرون تمسی اسکی عذاب مین سے کچہہ بہی اگر ارادہ کری عذاب دینا تمہارا اور
یہہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس آیہ سی قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا ملخصہ فرمایا اللہ تعالی نے قل لا املک لنفسی
نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور ساتھہ تری اوسکیکی یعنی ساتھہ صلہ اوسکیکی اور ساتھہ احسان کرنیکی اونسی اور حاصل اوسکا یہہ کہ مین ترطیب تونسی احسان
کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اونسی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکہا ہی کہ بلال جمع بلل کی ہی یعنی تری اور عرب اطلاق کرتی ہین تری کو سلوک اور احسان
کرنی پر جیسکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلیے کہ جب اونہون نے دیکہا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتھہ تری کی اور حاصل ہوتا ہی وصل اون مین
تفرق ساتھہ یبس کے استعارہ کیا اونہون نے بلل کو واسطے معنی وصل کے اور یبس کو واسطے معنی قطع کرنیکی اور اس حدیث مین نہایت ڈر دلانا اور مبالغہ ہے اوس مین ولا فضیلت ان لوگون
مین سے اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت آنسرور کی گنہگاران امت کی لیے جو جاری ہوگا حضرت کی لیے ثبوت صحیحہ سی ثابت ہی اور باوجود
اسکی خوف اوسکی بی پروائیکا باقی ہی اور یہہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہہ ہی ہو سکتا ہی کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکی وارد ہوئے
ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانیکا پس بجالائے اوسکو ع ح + وفی المتفق علیہ یا معشر قریش اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من
اللہ شیئا یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا عباس بن عبد المطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئا ویا صفیۃ
عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئا ویا فاطمۃ بنت محمد سلینی ما شئت من مالی لا
اغنی عنک من اللہ شیئا اور یہہ حدیث متفق علیہ کی کہ بخاری اور مسلم نے اوسکو روایت کیا ہی یا ہی فرمایا آنحضرت نے ای گروہ قریش کے

خرید و اپنی جانونکو یعنی خلاص کرو ونکو آگ سی ساتھہ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی ساتھہ طاعت اور فرمان برداری کی نہین دفع
مین تمسی عذاب خدا سی کچہہ اے اولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین تمسی اللہ کی عذاب سی کچہہ اے عباس بیٹی عبد المطلب کے نہین دور کرسکتا
میں تجہی اللہ سی کچہہ اے صفیہ پہپہی رسول اللہ کی نہین دور کرسکتا مین تجہی اللہ کا عذاب کچہہ اور اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجہسی جو چاہی میری مال مین سی
نہین دور کرسکتا مین تجہسی اللہ کا عذاب کچہہ **ف** اسمین بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرت کی پاس مال کہان تہا حصوصًا مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ میری مال مین سی
بہہ بات کچہہ نہین دکرتی ہی اوسکو یہہ آیتہ و وجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجکو محتاج پس غنی کردیا تجہکو یعنی ساتھہ مال خدیجہ رض کی بحسب قول مفسرین
کی اور وراء اسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہانسی معلوم ہوا کہ حضرت کی پاس بالکل مال نہتہا اور باوجود اسکی یہہ عبارت وجود
مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہہ مراد ہو کہ اگر کچہہ مال میری ملک مین ہوگا طلب کرنا لیکن نجات آخرت میری ملک مین نہین ہے ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی ہذہ امۃ مرحومۃ لیس علیہا عذاب فی الاخرۃ عذابہا فی الدنیا الفتن والزلازل والقتل رواہ ابو داود روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ امت میری یہہ امت یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہی یعنی اوپر رحمت حق زیادہ ہی نسبت اور امتون کی بسبب ان نبی اون کی کی
رحمۃ للعالمین نہین اوسپر عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ناحق اور نہین اوسپر عذاب یعنی
شدید بلکہ عذاب اونکا یہہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتھہ محنتون اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤنکی ہوتی ہی جیسکہ مراد ہی بیچ قول اللہ
تعالی کی من یعمل منکم سوء یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اوسکا واللہ اعلم اور موید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نی کہا کہ حدیث خاص ہی
اوس جماعت کی حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن یہہ ہی کہ ہوا اشارہ طرف ایک جماعت خاص کی امت سی کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نی کہ یہہ حدیث مشکل ہی
اسلئے کہ اس سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین دیا جائیگا حضرت کی امت مین سی خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچہہ یا اللہ کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوی
کہ مراد امت سی یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کی جیسکہ اور فرمان برداری کری اللہ تعالی کی اور باز رہی اوس چیز سی کہ منع کیا ہی اوس سی ع و زلزلی
اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہنچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون اور باعث رفع درجات اونکی ہوتی ہین اور کشت و خون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہی
اگر کافرون اور مبتدعون کی ہاتہہ سی ہی تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کی ہی تو دونون جانبین
سلامتی پر ہین اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علماء نی کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ
مغفورہ کیسی سی تا برزخ مین خالص کر کر گناہون سی اونکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب نہ دیکہینگے ع **وعن** ابی عبیدۃ و
معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ہذا الامر بدأ نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم ملکا عضوضا ثم کائن جبریۃ وعتوا وفسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور یرزقون علی ذلک وینصرون حتی یلقوا اللہ رواہ البیہقی فی شعب
ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین اور معاذ بن جبل کہ بڑی صحابہ مین سی ہین روایت کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق
یہہ امر دین ظاہر ہوا ساتھہ نبوۃ اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کی تہا پہر ہوگا امر دین کا خلافت اور
رحمت پہر ہوگا یہہ امر بادشاہت گزندہ پہر ہونیوالا ہی یہہ کار تکبر اور قہر اور حد سی گذرنا اور فساد برپا کرنا بیچ زمین مین حلال جانینگی یہہ ریشمین کپڑونکو
اور استعمال کرینگی اونکو مانند حلال کی اور حلال جانینگی عورتونکی شرمگاہونکو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابکو روزی دیجاوینگی باوجود ان کامون کی
اور مدد دیجاوینگی یعنی کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور ہلاک نہین کیی جاوینگی اگرچہ مستحق اوسکی ہونگی بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی اس امت کی لیی

ـــ کہ حق تعالی کو اسمین کچھہ حکمت ہو مثل انتظام خلایق کی اور درستی بعضی احکام دین کی اونسی اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات کرینگی جانا
تعالی سی روز جزا کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف لفظ بدا ساتھہ الف کی ہی بمعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتھہ ہمزہ کی
ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی یہہ ہوا زمانہ خلفاء راشدین کا کہ ساتھہ خلافت
اور نیابت آنحضرت کی کار دین و دیانت کا انتظام رکھتا تہا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اوسمین ساڑہی انتیس برس خلفاء راشدین ہی اور چہہ مہینی
باقی مین حضرت امام حسن ؓ پس نہین ہی نصیب معاویہ کی لیی خلافت مین اور لفظ عض کی معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتھہ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتھہ پیش عین کی جمع عض کی کی ساتھہ زبر عین کے بمعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگی ایسی بادشاہ کہ ظلم
کرینگی لوگون پر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہہ بنی سی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہونگی اسلیی کہ نادر پر حکم نہین النادر کالمعدوم پس نہین اشکال لازم
آویگا اسپر کہ تہی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تہا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیرہ ذلک
بری چیزین اور یہہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکہی جاتی ہی ان ایام مین بایں حیثیت کہ ٹہیری خلافت ظالمون کی ہاتہہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کی
بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اور نیز ساتھہ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دی مناصب نالایقون کو
اور نہ التفات کیا طرف علماء عاملین اور اولیاء صالحین کی پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نی ترک کیا ہی جہاد ساتھہ مشرکین کی اور متوجہ ہوی طرف
قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور وقع کرنی فساد کی چنانچہ اسیلیی کہا ہی ہماری بعضی علماء نی کہ جو کوئی کہی ہماری زمانی کی سلطان کو
عادل پس وہ کافر ہی غرض کہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی ترکون نی قتل عام کیا باوجودیکہ شہر مین اولیاء اور علماء اور صلحا اور لڑکی
اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندہی بہی تہی کہ جو مستحق قتل نتہی حالانکہ شہر والی ملہ حنفیہ سی تہی کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سی ہین اور مدعی سلطنت
قایل ایسکا تہا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتی ہین اور تصریح کی ہی ہماری علماء نی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اوسمین ہزارون اہل حرب
لیکن اوسمین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو نہین درست قتل عام اس مقام مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ وما لم یشاء لم یکن و اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان
اللہ قد احاط بکل شیء علما یاد رکہو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بر و بحر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز
ہی ہمی دین کا اور مددگار ہی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کی ۔ح ع **وعن عائشۃ قالت**
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُکْفَأُ قَالَ زَیْدُ بْنُ یَحْیَی الرَّاوِیْ یَعْنِی الْاِسْلَامَ کَمَا یُکْفَأُ الْاِنَاءُ
یَعْنِی الْخَمْرَ قِیْلَ فَکَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَدْ بَیَّنَ اللّٰہُ فِیْہَا مَا بَیَّنَ قَالَ یُسَمُّوْنَہَا بِغَیْرِ اِسْمِہَا فَیَسْتَحِلُّوْنَہَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول وہ چیز کہ اولٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین
جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کسطرح لیجاویگی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کئے اللہ نی بیچ اوسکی
وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اوسکی ساتھہ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نی کہ حیلہ و تاویل کرینگی وسکی بیچ مین بایں طریق کہ نام رکہین گے
اوسکا اور نام سوای شراب کی پس حلال جانین گے اوسکو نقل کی یہہ دارمی نی ف لفظ یکفا ساتھہ صیغہ مجہول کی ہی ہمزہ کفا سی بمعنی اوندہا نی باسن کی تاکہ گر جاوی جو چیز
کہ اوسمین ہو قسم پانی وغیرہ سی اور یعنی اسلام یہہ مدرج ہی راوی نی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سی ساقط ہو گیا یعنی آنحضرت بیان کرتی تہی خمر کا پس فرمایا بیچ اثناء حدیث بیانی کی اول ما یکفا
پس ان کی راوی نی خبر محذوف ساتھہ قول اپنی کی یعنی الخمر یعنی یہی لفظ راوی کا ہی بیان کہ تاہی مراد کو کہ اول ما یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل یہہ کہ اول چیز کہ اسلام سے نکالی جاوی گی محرمات
سی اور ساقط کیجاوینگی احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگونکی آخر زمانہ مین حکم خمر کا ہی سو بیچ اوسکی تاویلین کرینگی بیچ حلال کرنی اوسکی جیسیکہ کہا اور کہا گیا انتہی اور نام رکہینگی اوسکا جیسی کہ

اور مانند اونکی اور واقع مین شراب ہوگی اور اس بہانہ سے پوین گی یا بنا وینگی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سے اور کہین گی کہ خمر نام انگور کی پانی کا
مستی لاتا ہے اور یہہ انگور کی نہین ہے پس خمر نہین اور نہ جانین گی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہے حرام ہے اور خمر ہے حکم خمر کا رکہتی ہے اور حلال جانین گے یعنی حقیقت
پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق ۞ ح ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن النعمان بن بشیر عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون النبوة فیکم ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالی ثم تکون علی منهاج النبوة ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالی ثم تکون ملکا عاضا فیکون ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالی ثم تکون ملکا جبریة فیکون ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالی ثم تکون خلافة علی منهاج نبوة ثم سکت قال حبیب فلما قام عمر بن عبد العزیز کتبت الیه بهذا الحدیث اذکره ایاه وقلت ارجو ان تکون امیر المؤمنین بعد الملک العاض والجبریة فسر به واعجبه یعنی عمر بن عبد العزیز رواه ۞ روایت ہے نعمان بن بشیر سے اوسنی نقل کی حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہارے جبتک کہ چاہے اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالیگا نبوۃ کو اللہ تعالی یعنی ساتھہ اوٹہا لینی نبی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جب تک کہ چاہے گا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالیگا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ یعنی کاٹی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ مو پہر اوٹہالیگا اوسکو بہی اللہ تعالی عالم سے پہر ہوگی حکومت بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ مو پہر اوٹہالیگا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتھہ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا ہے پہر چپ ہی آنحضرت کہا حبیب بن سالم نے کہ اس حدیث کی راویون مین سے ہے اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہے روایت کرتا ہے اوسی قتادہ وغیرہ پس جبکہ اوٹہی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی مینی یہہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تہا مین اونکو یہہ حدیث اور کہا مینی امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کئی گئی پیچہے بادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کی پس خوش کئی گئی عمر اسبات سے اور خوش آئی اونکو مراد رکہتا ہے کہنی والا ساتھہ دو نو ضمیرون کی عمر بن عبد العزیز نقل کی یہہ احمد نی یعنی اپنی مسند مین اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

کتاب الفتن

یہہ کتاب ہے بیچ بیان فتنونکی ف فتن جمع فتنہ کی ہے مثل محن کی جمع محنت کی یعنی آزمایش اور خوش رکہنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتھہ اوسکی اور یعنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور گناہ اور فضیحت اور عذاب کی اور گلنی سونی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رائی مین بہی آتا ہے اور جاننا چاہیے کہ مولف نی یہان سے آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دی اور وجہ اسکی ظاہر نہین ہے خصوصاً باب فضائل و مناقب کہ اونکو داخل کتاب الفتن کی کرنا وجہہ نہین رکہتا اگر نہین کہیں ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتھہ اعتقاد انکی اور گرویدہ ہونی کی ساتھہ انکی تو اس اعتبار سے تمام جو کچہہ کہ کتاب مین مذکور ہے اسی قبیل سے ہے اللہ اعلم ۞ ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن حذیفة قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامه ذلک الی قیام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه قد علمه اصحابی هؤلاء وانه لیکون منه الشیء قد نسیته فاراه فاذکره کما یذکر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا راه عرفه متفق علیه روایت ہے حذیفہ سے کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونیوالی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نی کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نے یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق

عانا ہی اوس قضیہ کو میری آنکہ رون نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سی لیکن بعضی نہین جانتی ہین اوسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہی انکو کچہہ نسیان کہ جو خو سر
انسان سی ہے اور مین بہی وہ نہین ہین سی ہون کہ جو کچہہ بہول گئی ہین جیسکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہہ ہی کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین
سی کہ خبر دی تہی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اس چیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا
یعنی بطریق اجمال و ابہام کی جبکہ غایب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہہ تفصیل و تشخص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو متشخص
ایسی ہی وہ باتین مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمین سے تو پہچان لیتا ہی کہ یہہ سی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہے اصل لی بخاری و مسلم نی **و عنہ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ کَالْحَصِیْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَہَا نُکِتَ فِیْہِ
نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ وَاَیُّ قَلْبٍ اَنْکَرَہَا نُکِتَ فِیْہِ نُکْتَۃٌ بَیْضَاءُ حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی قَلْبَیْنِ اَبْیَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّہٗ فِتْنَۃٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ
اَسْوَدُ مُرْبَادًّا کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا لَا یَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا یُنْکِرُ مُنْکَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ ہَوَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی پیش کیے جاوینگی اور کہی
جاوینگی فتنی دلونپر مانند بوریے تنکی تنکی یعنی جو دل کہ ملا یا گیا ساتہہ اون فتنونکی نشان کیا جاویگا بیچ اوسکی نکتہ سیاہ اور جس دل نی انکار کیا اون فتنونکا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید
یہانتک کہ ہو جاوینگی انسان باعتبار پیش آنی فتنونکی اور تاثیر اور عدم تاثیر اونکی اونکی لون مین یا ہونگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کی کہ
اوسمین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنی ایسی ہی یہہ دل ہونگی کہ تاثیر نہین کریگا اوسمین فتنہ اصلا اور تشبیہہ نہہ سفیدی مین ہی بلکہ سختی اور قوت بہی ملحوظ ہی
اور ضرر نہین کریگا اسطرح کی دل مین کوئی فتنہ جب تک کہ باقی ہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکہہ کا سا رنگ مانند باسن اولٹی کی کہ جو
کچہہ اوسمین ہو گر پڑی یعنی اسیطرح وہ دل نور ایمانی معرفت سی خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانیگا یہہ دل بہلائی کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر اوس چیز
کو کہ ملایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہی قسم ہوائی نفسانی سی یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکی کہ وہ اچہی ہو یا
بری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فتنی یعنی بلائین اور محنتین اور بعضون نی کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتہہ
پیش عین کے اور دال مہملہ کی اور یہہ مشہور تر ہی اور روایتون سی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ دراوینگی فتنی دلونمین ایک بعد دوسرے کی جیسی کہ دراتی ہین تنکی بیچ بنی بوریی کی ایک بعد
دوسری کے یا مراد تشبیہہ میں پیش آنی فتنونکی ہی دلونپر ساتہہ پیش آنی بوریی کی تنکونکی اوسکی بنیوالی پر ایک بعد دوسری کی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد چٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دل مین مانند
چٹنی اور تاثیر کرنی اوسکی پیچ بدن سونیوالی کی او پر اور دوسری ساتہہ زبر عین کی اور دال معجمہ کی اور معنی اوسکی پناہ چاہتی ہی خدا تعالی سے
فتنہ کی شر سی جیسکہ اثنا کلام مین بعد ذکر کرنی کفر و معصیت کی کہتی ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ اور تیسری زبر سی عین کی ساتہہ دال مہملہ کی اور مراد
عود او تکرار پیش آنی فتنہ کی ہی یعنی بار بار آور روایت پہلی ساتہہ نصب اور رفع دو نون کی آئی ہی اور دوسری اور تیسری ساتہہ نصب کے ہی فقط اور لفظ اشرب
ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دل مین اور فتنہ راسخ ہوگیا اوسمین اور اگیا رنگ اوسکا دل مین جیسکہ در آتا ہی
رنگ کپڑی مین اور اشرب بنا رنگ کا کپڑی مین گویا کہ پیا معنی اوسکو اور قول حق سبحانہ کا و اشربوا فی قلوبہم العجل بہی اسی قبیلہ سی ہی اور نکتہ آتا ہی معنی نشان کی
چہوٹی لکڑی وغیرہ کی سی مین مین ہو جاتا ہی اور بمعنی نقطہ کی بہی آتا ہی اور بمعنی نقطہ کی وہ چیز مین کہ مخالف رنگ اوسکی کی ہو بہی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ تصیر کو ساتہہ
تی اور ت کی پڑہا ہی بر تقدیری کی ضمیر پہرتی ہی انسانکی طرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سی اور بر تقدیر ت کی پہرتی ہے قلوب کی طرف کہ مذکور ہی بیچ
اور لفظ مربادا ساتہہ زیر میم اور جزم ری اور تشدید دال کی سیاہ اور خاکستر رنگ مد ساتہہ پیش کی خاکستر گونی اربدا خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین
مربادا ساتہہ ہمزہ مکسورہ کی بعد ب کی بہی آیا ہی **وعنہ** قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ رَاَیْتُ
اَحَدَہُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَۃَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا

ثم نزل القرآن ثم علموا من السنة وحدثنا عن رفعها قال ينام الرجل النومة فتقبض الأمانة من قلبه فيظل أثرها مثل أثر الوكت ثم ينام النومة فتقبض فيبقى أثرها مثل أثر المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه منتبرا وليس فيه شيء ويصبح الناس يتبايعون ولا يكاد أحد يؤدي الأمانة فيقال إن في بني فلان رجلا أمينا ويقال للرجل ما أعقله وما أظرفه وما أجلده وما في قلبه مثقال حبة من خردل من إيمان متفق عليه

اور روایت ہے اوسی سے یعنی حذیفہ سے کہ کہا بیان کین ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کی اور حالت اوسکی بیچ زمانہ فتنون کی دیکہی مینی ایک اونمین سے یعنی وہ اوٹہنا امانت کا ہی کہ واقع ہو چکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصداق اوسکا ابہی واقع ہو ف ح یعنی وہ اوٹہہ جانا امانت کا ہی مراد امانت سی یا تو معنی مشہور اوسکی ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگون کی حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیہ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور اصل سبکی ایمان ہی جیسیکہ اشارت کی آخر حدیث مین وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اوس حدیث مین ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ وہ ہی معنی ہی اسپر فرماتی ہین کہ حق سبحانہ نی ایمان و امانت مومنون کی دلون کی اندر ڈالی اور ثابت کی تو ترجمہ حدیث کی یہہ کہ تحقیق امانت یعنی ایمان اوترا لوگون کی دلون کی جڑ مین ف ع یعنی اول جو ایمان اوترا لوگون کی دلون پر اوترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب و سنت پر جیسیکہ فرمایا ترجمہ پہر جانا یعنی ساتہہ نور ایمان کی قرآن سی ف ع یعنی احکام واجب ہون یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب سی ترجمہ پہر جانا سنت سی ف ح کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اوسکا حق جل وعلا سی سابق ہی ویرا و تارنی کتاب کی اور بہیجنی رسولون کی جسکو سابقہ عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سی بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلاء رتبہ ایمان و امانت کا ہی کہ باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اوسکی دلون مین ساتہہ کتاب و سنت کی بہی اوسکو موید اور موکد کیا ہی اور یہہ حدیث اول ہی کہ حذیفہ نی اوسکو صحابہ رسول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کی دیکہا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اوٹہہ جانی اور کم ہونی امانت کی کہ بعد زمانی آنحضرت کی ہوئی جیسیکہ کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسی اوٹہنی امانت کسی ف ع یعنی اوٹہہ جانی ثمرہ ایمان کیسی اور ناقص ہوجانی اوسکی سی کہ یہہ ہوگا بعد عصر حضرت کی صحابہ کی عصر مین ترجمہ فرمایا حضرت نی یعنی بیچ بیان نقصان امانت کی کہ سوویگا شخص سونا ف ح یعنی حقیقہ یا کنایہ ہی اسسی کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبر کتاب اور اتباع سنت سی اور یہہ مقابل اسکی ہی کہ فرمایا پہر جانا کتاب و سنت سی ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اوسکی سی یعنی بعضی انوار اور ثمرات اوسکی کم اور ناقص ہوجاینگی پس ہوجاویگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کی ف ح اثر تو وہ چیز ہی کہ باقی رہی علامت اور بقیہ اوسکی اور وکت ساتہہ زبر واو اور جزم کاف کی اور آخر مین ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہین برخلاف رنگ اوس چیز کی جیسیکہ نقطہ سیاہ سفید مین اور بعضون نی کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکہہ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب رد ہونی غفلت کی اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہوجاویگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال اپنی سی تلاش کریگا تو سوائی مقدار نقطہ کی وہی نشان باقی نہ دیکہیگا ترجمہ پہر سوویگا شخص اور سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا جز دوسرا امانت سی کہ باقی رہا تہا پس جب کہ کری گا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کی ف ح مجل ساتہہ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا اور سخت ہونا پوست ہاتہہ کا کام کرنی سی جسکو گٹہ کہتی ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتی ہین ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ مانند انگاری کی یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگاری کی کہ لڑہکادی تو اوسکو اپنی پانو پر ای مخاطب پس آبلہ پڑجاوی پس دیکہی تو اوسکو کہ آبلہ پڑا ہوا ہی ہوئی حالانکہ نہین ہی اوس آبلہ مین کہ اوبہرا دکہائی دیتا ہی کچہہ چیز کام کی مگر پانی خراب اسیطرح یہہ شخص کہ اثر امانت کا اوسکی دل سی نکالا گیا ظاہر اور کار آمد دکہائی دیتا ہی اوسکی باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ کام آوی نہین اس تقریر سی معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کی ہی کہ دلمین رہتی ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر وکت سی پس مناسب شوق کی یہہ ہے کہ بقا اثر دوسرے بار مین کمتر معلوم ہو مگر شاید اول صحیح جواب دیتی ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی بیفائدہ ہی قلیل و حقیر ہوگا وکت سے اور یہہ جواب خالی ضعف سے نہین

ف ع کہا صاحب تحریر نے معنی حدیث کے یہہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی دلون سے تدریج پس جب زائل ہوگا اول جز اوس سے زائل ہوگا نور اوسکا اور قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کی اور وہ آجانا رنگ کا ہی مخالف پہلی رنگ کی اور جب زائل ہوگا کچھہ اور اوسمین سے ہوگا مانند مجل کی اور وہ نشان محکم ہے کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایکمدت کی اور یہہ تاریکی زیادہ ہے پہلی سے پہر تشبیہ دی اس نور کی جاتی رہنی کو بعد واقع ہونی اسکی کی دلون مین اور اوسکی نکلنی کو بعد استقرار اوسکی کی دلمین اور اوسکی پیچہی رہنی کی آنی کو ساتہہ انگارہ کی کہ لنڈہاوی اوسکو اپنی پانون پر یہانتک کہ تاثیر کری اوسمین زائل ہوجاوی انگار اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہماری علمار مین سے کہ مراد یہہ ہی کہ امانت اوٹہہ جاویگی دلون سے بسبب برائی دلوالون کی بسبب کرنی گناہون کی یہانتک کہ جب جاگین گی اپنی نیند سے نہین پاوینگی اپنی دلون کو اوس حالت پر کہ تہی اوسپر اور باقی رہیگا اوسمین نشان کبھی مانند وکت کی اور کبھی مانند مجل کی مجل اگرچہ ہے مصدر لیکن مراد اوس سے یہان نفس آبلہ ہے اور یہہ اول ہے مرتبہ پہلی سے سلب کہ تشبیہ دی اسکو ساتہہ چیز خالی کی بخلاف مرتبہ پہلی کی کہ ارادہ کیا ساتہہ اوسکی خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنی نشان اوسکی کی ترجمہ اور صبح کرینگی لوگ اسحالت مین کہ بیع وشرا کرینگے آپس مین اور نہین قریب کوئی کہ ادا کری امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نکری لوگون کی حق مین پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگون مین کہ تحقیق بیچ فلانی قبیلہ کی یعنی باوجود کثرت لوگون کی ایک شخص ہے امانت دار یعنی کامل الایمان و امانت دار اور کہا جاویگا یعنی واسطی مار مین اسی شخص کے ف ع یعنی دنیادارون مین سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنی مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی ان مین اور شجاع و ذی شوکت ہوگا اوسکی کہینگی ترجمہ کیا خوب عقلمند ہے کاروبار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب ظریف ہے اور خوش طبع اور زبان آور وخوش گو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے و حالانکہ نہین ہے اوسکی دلمین رائی کی دانہ کی برابر ایمان ف ع احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اوسکی کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ تعریف کرینگی اوسکی کثرۃ عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگی اوس سے اور نہین تعریف کرینگی کسی کی کثرۃ علم نافع اور عمل صالح کی اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہے باقی سب برباد ہونا ہو اگرچہ دنیا اوسکو خوب جانین اور بسبب اوسکی تعریف کرین در حسب تعریف شایان تقوی اور قوت ایمانی کی ہے رزقنا اللہ

وعنہ قال کان الناس یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر مخافة ان یدرکنی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا فی جاھلیة وشر فجاءنا اللہ بھذا الخیر من شر قال نعم قلت وھل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن قلت وما دخنہ قال قوم یستنون بغیر سنتی ویھدون بغیر ھدیی تعرف منھم وتنکر قلت فھل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاة علی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یا رسول اللہ صفھم لنا قال ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعة المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرة حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک متفق علیہ وفی روایة لمسلم قال یکون بعدی ائمة لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفة قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع الامیر وان ضرب ظھرک واخذ مالک فاسمع واطع

اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تہی لوگ یعنی اکثر اونکی کہ پوچہتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے ف ع یعنی طاعت سے تا کہ بجا لاوین اوسکو یا وسعت رزق سے تا کہ خوش ہوین ساتہہ اوسکی اور مدد حاصل کرین ساتہہ دنیا کی آخرت پر ترجمہ اور تہا مین پوچہتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہی وسعت رزق پر واسطی خوف اسکی کہ نہ پہنچ جاوی مجہکو ف یعنی واسطی خوف اسکی کہ لاحق ہو مجہکو شر بنفسہ یا بسبب اوسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکمانے اور بعضی فضلا نے کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنی بیماری کی استعمال کرنی دوا کی اور اسی واسطی کلمہ توحید مین اشارہ ہی اسیطرف کہ نفی کی ماسوی اللہ کی پہر اثبات کیا مولی کو اور کہا

طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر عمل ہے ساتھ کتاب و سنت کے ترجمہ کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے یا رسول
اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کی اور بدی کے ف ع یعنی اون ایام میں کہ غالب تھا آدمیوں میں جہل ساتھ توحید کی اور نبوۃ کی اور اوس چیز کی کہ تابع ہے اون کی یعنی تمام احکام
شریعت کی اور لفظ و شر عطف تفسیری ہے یا مراد ہے اس سے کفر پس ہے تخصیص بعد تعمیم کی ہے ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اس خیر کو ف ع کہ وہ اسلام ہے کہ ساتھ برکت اوسکے
اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہے کہ دور کی اسنے شر سے تہہ نا بود کرنے قواعد کفر و ضلال کی ترجمہ پس کیا بیچ اس خیر کی کچھ شر ہونیوالی ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں ہوگی
بعد اس خیر کی شر کہا میں نے اور کیا بیچ اوس شر کی خیر ہوگی کہ پھر امر دین کا رواج پاوے فرمایا ہاں بعد اوس شر کی خیر ہوگی اور اوس خیر میں کہ بعد شر کی ہوگی کدورت ہوگی ف ح
دخن ساتھ زبر خ اور دال کی یعنی دخان کی یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کی اور دل لوگوں کی اوس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اوائل میں تھے نہیں ہونگی اور اعتقاد
صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عدل بادشاہونکی کہ قرن اول میں تھے نہیں ہونگی اور برائیاں اور بدعتیں پیدا ہونگی اور بد ساتھ نیکوں کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کی مخلوط
ہونگی ت کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اوس خیر کی فرمایا کدورت کہ ہے یہ کنایہ ہے اس امر کی پیدا ہونگے کہ راہ اور روش اختیار کرینگی بغیر راہ اور روش میری
اور راہ بتاوینگی لوگوں کو بغیر راہ میری کی اور ڈھونڈینگی سیرۃ غیر سیرۃ میری کی پہچانے گا تو اونکی روا کام دین کے اور نہیں پہچانیگا تو یعنی ف ع ح یعنی منکر و معروف اور
مشروع و نامشروع دونو اون میں جمع ہونگی بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کی سے نعم و فیہ دخن و یستنون بغیر سنتی سے یہی ہے اور کہا بعضوں نے کہ مراد شر
اول سے وہ فتنے ہیں کہ واقع ہوئے وقت قتل عثمان کی اور بعد اونکی اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتھ الذین تعرف منہم و تنکر
سے امرا ہیں کہ پیدا ہوئے بعد اونکی پس تھے بعضے اونکی تمسک کرتے ساتھ سنت کے اور عدل کرتے اور بعضے وہ تھے کہ بلاتے تھے طرف بدعت کی اور ظلم کرتے تھے یا بعضے اون میں سے
وہ ہے کہ عمل کرتے تھے اچھے کبھی اور عمل کرتے تھے برے کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کی اور واسطے حاصل کرنے غرض اپنی کی امور دنیا سے نہ یہ کہ وہ ارادہ کرتے تھے آخرت کا
اور رعایت کرتے تھے دار آخرت کی جیسے کہ حال بعضے امرا زمانہ ہمارے کا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنے حضرت عثمان کا اور بعد انکی کا ہے اور مراد خیر ثانی سے وہ ہے
کہ واقع ہوئی صلح حضرت حسن کی ساتھ معاویہ کی اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ میں بعضے امرا سے سند زیاد نے کہ عراق میں تھا ت کہا میں نے اور آیا ہے بعد اس خیر کی شر
فرمایا ہاں بلانیوالے ہونگے لوگونکو اوپر دروازون دوزخ کی کھڑے ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگون کو طرف گمراہی کی اور روکینگے اونکو ہدایت سے
ساتھ طرح طرح کی فریبوں کی گردانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالونکی بلانے کو اور قبول کرنے بلائے گیونکو سبب داخل کرنے اونکی اور اونکو جہنم میں اور داخل ہونے
اونکی کی واسطے اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کی دروازون جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کریگا بات بلانیوالونکی اور جاویگا طرف جہنم کی یعنی طرف گمراہی
کی کہ پہنچانیوالی ہے طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو بیچ ف ع اور ہونگے وہ سبب ڈالنے اوسکی کی جہنم میں کہا بعضوں نے کہ مراد بلانیوالوں سے وہ لوگ ہیں کہ قائم
ہونگے واسطے طلب کرنے ملک کی قسم خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جنمیں نہیں پائی جاوینگی شروط امارت اور امامت اور ولایت کے اور ہونگے بلانیوالے اوپر دروازون
دوزخ کی باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالی کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ت کہا میں نے بیان کیجئے احوال اونکا ہم سے
یعنی کیا وہ ہم میں سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے یا اپنا جنس ہمارے سے یا اہل ملت ہمارے سے اور کلام کرینگے ساتھ زبانون ہماری کی ف ع
یعنی عربی میں یا کلام کرینگے ساتھ قرآن و حدیث کی اور نصیحتوں اور حکمتون کی حال آنکہ نہیں ہوگی اونکی دلمیں بھلائی ت کہا میں نے پس کیا فرماتے ہو مجکو یعنی کیا کرون
اونسے اگر پاوے مجکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کی حکم پر ہیں اور امام اونکی کو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت و متابعت
امام کی کرنا کہا میں نے پس اگر نہو مسلمانونکی لئے جماعت یعنی متفقہ اور نہ امام یعنی تو اوس صورت میں کیا کرون فرمایا پس یکسو ہو تو اون سب فرقون سے اگرچہ
ہو یکسو ہونا ساتھ لازم پکڑنے جڑ درخت کی اور پناہ ڈھونڈنے کی ساتھ اوسکی جنگل میں اور ساتھ اوٹھانے شدائد اور مشقتونکی اور چابے گھاس اور لکڑی کی
اور قناعت کریگا ساتھ اوس گھاس کے جنگل میں یہاں تک کہ پاوے اور پہنچے تجکو موت حال آنکہ ہو تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی ہونگی بعد میری امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلین گی میری سیرت پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین کرینگی بات پر
طریقہ میرے یعنی من جہۃ العمل اور معنی یہہ ہین کہ نہ عمل کرینگی کتاب و سنت پر اور راہ نہین گی اونمین کتنی اشخاص کہ دل اونکی دل شیطانونکی سی ہونگی یعنی ظلمت مین و
قساوت مین اور وسوسہ مین اور فریب دہی مین اور عقلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور بہت اطاعت
سے بہتر شیطان کی سی کہا حذیفہ نی کہا میں کیا کارکرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اوسوقت کو فرمایا سنا تو یعنی جو کچھ کہی امیر اور فرمانبرداری کرنا امیر کی یعنی اسکی بیچ
کہ نہین ہے گناہ اوسمین اگرچہ ماری جاوی پیٹہہ تیری اور لیا جاوی مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوی بیچ نفس اور مال تیری کی یا ماری امیر پیٹہہ تیری اور لیوی مال تیرا
ضرب اور اخذ ساتہہ صیغہ مجہول و معلوم کی ہی یعنی خروج نکرنا او رفتنہ برپا نکرنا اور اوپر بدی بلت کی صبر کرنا اور ارتکاب نامشروع کا نکرنا اور اگر جبر کرین تو اور ہی نہ ہی
لیکن وہان بہی اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت بس سننا اور اطاعت کرنا ف ح تہہ تاکید ہی بیچ خروج کرنی او رفتنہ برپا کرنی کی **وعن ابي هريرة قال**
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بادروا بالأعمال فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي
مؤمنا ويصبح كافرا يبيع دينه بعرض من الدنيا رواه مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتہہ اعمال نیک کے
اون فتنون سے کہ مانند ٹکڑون اندہیری رات کی ہونگی ف ح کہ معلوم نہین کرسکین گی سبب اونکا اور راہ نہین ہوگی خلاصی کی اونسی یعنی پہلی اسسے کہ ایسی فتنے پیش آوین
کام نیک کرو کہ اوسوقت مین میسر نہین ہونگی وہ بیچ محنت اور بلا اور دینی کی گرفتار ہووی گی اوحال لوگونکا اوسوقت مین ایسا ہوگا ت کہ صبح کریگا شخص بیچ ف ع
یعنی موصوف ہوگا ساتہہ اصل ایمان کے یا کمال اوسکی ت اور شام کریگا کافر ف ع یعنی حقیقۃ یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافرونکی بیچ عمل کرنیوالا ہوگا کافرونکا
ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضون نی کہ معنی یہہ ہین کہ صبح کریگا اسحال مین کہ حرام جانتا ہوگا اوس چیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نی اور شام کریگا
اسحال مین کہ حلال جانتا ہوگا اوسکو اور بالعکس اور حاصل یہہ کہ نہ بدلیگا امر دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نی کہ اسمین کئی وجوہ مین ایک تو یہہ کہ ہوگی
درمیان دو جماعت مسلمانون کی قتال واسطی نری عصبیت اور غضب کے پس حلال جانین گی خون و مال کو اور دوسرے یہہ کہ حاکم مسلمانونکی ظالم ہونگی پس خونریزی کرینگی
مسلمانون کی اور لیوینگی اموال اونکی ناحق اور زنا کرینگی اور شراب پیوین گی پس اعتقاد کرینگی بعضی لوگ کہ یہہ حق پر ہین اور فتوی دینگی اونکو بعضی علما بیچ
اوپر جائز ہونی اون چیزون کی کہ کرین گی قسم خونریزی اور لینی اموال اور اور حرام چیزونکی او رتیسری جو کچھ جاری ہی درمیان لوگونکی مخالف شرع کی چیزین معاملات
او بیع و شرا وغیرہ مین پس حلال جانینگے اونکو واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ یہہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندونکی کہ اختلاط کریگا اونکی
ساتہہ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور درد آویگا اونمین تا حاجت روائی کری پس تابع ہوگا اونکا او رمضطر ہوگا ساتہہ موافقت اونکی اور اموران کہ دین سلامت نہین ہین اور
جائز ہی کہ یہہ معنی ہون کہ صبح کریگا ساتہہ ایمان کی اور بسبب حرام کرنی خون و مال بہائی مسلمانکی اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنی اونکی اس معنی پر مراد فتنوں سی جنگ
اور قتال ہوا اور معنی اول مناسب ہین ساتہہ قول حضرت کی ت کہ بیچیگا دین اپنا بدلی متاع قلیل دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعنه قال قال رسول الله صلى**
الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي
من تشرف لها تستشرفه فمن وجد ملجأ أو معاذا فليعذ به متفق عليه وفي رواية لمسلم قال تكون فتنة
النائم فيها خير من اليقظان واليقظان فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الساعي فمن وجد ملجأ أو معاذا فليستعذ به
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ پیدا ہونگی فتنے یعنی بڑی بلا یا بہت پی در پی یا دہیل سے
بیٹہنے والا اون فتنون مین بہتر ہوگا کہڑی سی ف ع اسلیی کہ کہڑا دیکہتا سنتا ہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتا سنتا اوسکو بیٹہا پس ہوگا کہڑا
قریب تر عذاب اوس فتنہ کی سی بسبب دیکہنی اوسکی اوس چیز کو کہ نہین دیکہیگا اوسکو بیٹہا اور ممکن ہی یہہ کہ ہو مراد بیٹہنی والی سی ثابت اپنی

سکان ہین غیر متحرک فتنہ کا کہ واقع ہوا وس مانی ہین اور مراد کہڑی ہوی سی وہ کہ ہوا وسمین ایکطرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی مین **ترجمہ**
اور کہڑا یعنی اپنی مکان پر اوس حالت مین بہتر ہی چلنی والی یعنی جانیوالی سی طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہی دوڑنیوالی اور جلدی
چلنیوالی سی طرف اوسکی پیادہ یا سوار جو شخص کہ جہانکی گا طرف اوسکی کہینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی **ف** ح یعنی جہانکنا اور قریب ہونا طرف اوسکی
موجب ہوگا اوسمین پس خلاصی اور نجات اوسکی شر سی نہین ہی مگر بیچ دوری کی اوس سی **ترجمہ** پس جو شخص کہ پاوی جگہہ خلاصی و بہاگنی کی
یا جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینی والا کہ خلاصی پاوی فتنون سی بسبب جانیکی طرف اوسکی اور بسبب پناہ پکڑنی کی ساتھہ اوسکی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتھہ
اوسکی **ف** ع یعنی جگہہ پناہ یا شخص پناہ دینی والیکی یا ساتھہ اوس چیز کی کہ مذکور ہوئی کہ وہ ملجا اور معاذ ہی یعنی پس چاہیی کہ جاوی طرف اون دونون کے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ترجمہ** مسلم کی ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا اوس فتنہ مین کہ خبر نرکہی وسکی اور نسنی خبرین
اوسکی بہتر ہی جاگتی سی **ف** ع اور غافل بہی سونی ہی کی حکم مین ہی اگرچہ ہوجاگتا پس مراد جاگتی سی وہ ہی کہ جانتا ہو فتنہ کو برابر ہی کہ ہو بیٹہا
یا لیٹا یا کہڑا **ترجمہ** اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹہا ہو بہتر ہی کہڑی سی اور کہڑا اوسمین بہتر ہی سعی کرنیوالی سی **ف** ح مراد سعی سی یہان معنی مشی یعنی چلنی کی ہین
کہ منضی ہوتا ہی طرف سعی کی اور صراح مین ہی سعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب و کار کرنا لیکن یہان معنی اخیر مراد ہون گی **ترجمہ** پس جو شخص کہ پاوی جگہہ بہاگنی
کی یا پناہ کی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتھہ اوسکی **وعن** اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ
تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ
لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ
قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ
اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ
اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق قصہ یہہ ہے کہ نزدیک ہی کہ پیدا ہونگی فتنہ بہت
آگاہ ہو پہر پایا جاویگا اون فتنون مین ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنون سی بیٹہا اوسمین بہتر ہوگا چلنی والی سی اوسمین اور چلنی والا اوسمین بہتر ہوگا دوڑنی
والی سی طرف اوسکی آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی اونٹ یعنی جنگل مین پس چاہیی کہ ملی ساتھہ اونٹون اپنی کی اور
جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی بکریان پس چاہیی کہ ملی ساتھہ بکریون اپنی کی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زمین اور گانو دور مکان فتنہ سی پس چاہیی کہ ملی ساتھہ
زمین اپنی کی یعنی بہاگی فتنہ سی اور تنہائی اختیار کری اور اپنی نفس کی کام مین مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجی مجھکو کہ جس شخص کے لیی نہون
اونٹ اور نہ بکریان اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتھہ اونکی اور تنہائی اختیار کری وہ کیا کام کری فرمایا حضرت نے کہ قصد کری طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو
اوسکی پاس پس مارہی اوپر تیزی تلوار کی ساتھہ پتہر کی **ف** ع یعنی توڑ ڈالی ہتیار اپنی تا کہ نجاوی طرف لڑائی کی اسلیی کہ مسلمان جو آپسمین لڑتی ہین اونکے
لڑائی مین نہین جانا چاہیی **ترجمہ** پہر چاہیی کہ جلدی بہاگی یعنی تا کہ پہنچی اوسکو فتنہ اگر جلدی کرسکی **ف** ح جانا چاہیی کہ اس حدیث سی اور مانند اسکی سی
دلیل پکڑتی ہی اوس شخص نے کہ قائل ہی اسکا کہ قتال جائز نہین ہی فتنہ مین کسی حال مین اور کہتا ہی کہ جب دو فریق مسلمانون مین سی آپسمین لڑین تو واجب ہے
احتراز کرنا اوس سی اور یکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسیکی طرف اون دو فریق مین سی نہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہین اور بعضی صحابہ کا بہی یہی ہی اور
ابن عمر کہتی ہین کہ قتال نکرنا چاہیی ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کری تو دفع کرنا اوسکا لازم ہی اور جمہور صحابہ و تابعین یہ کہتی ہین کہ واجب ہی مدد کرنی حق کی
اور قتال کرنا ساتھہ باغی کی اور اگر ایسا کرین تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگی اہل بغی اور دلیل اس مذہب کے قول حق سبحانہ کا ہی وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

آخر آیۃ تک کہ ناطق ہی اسپر کہ جب قتال کرین دو جماعت مسلمانونکی تو اصلاح کرنی چاہیے درمیان اونکی اور اگر بغی کرے ایک اون دونون جماعتون مین سی
دوسری پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھہ جماعت باغیہ کی تا پہرے جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا فرمایا رحمہ اللہ ہی رضا یا تحقیق بیچ اون مین
حکم ہی تیری سندونکو تین بار فرمائی یہہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجے مجکو اگر جبر کیا جاؤن یہانتک کہ لیجایا جاوں مجکو طرف ایک
صف کی اون دو صف قتال سے پس مارے مجکو ایک شخص اپنی تلوار سے یا آوے مجکو تیر پس مار ڈالے مجکو یعنی پس کیا حکم ہے قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے
کہ پہریگا وہ قاتل تیرا ساتھہ گناہ اپنی کی اور گناہ تیری کی **ف ع** اس عبارت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ پہریگا ساتھہ گناہ اپنی کی کہ ناحق قتل کیا تجکو اور گناہ
تیرا یہہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجپر ہوتا وہ بہی اوسکی سر پر رکہین اور اوسکی گناہ کو مضاعف کرینگی بسبب جبر و توبیخ کی اور دوسری معنی
یہہ کہ پہریگا ساتھہ گناہ اپنی کی کہ پہلی کہتا تہا قسم بغض و عداوت مسلمانون کیسے سبب تیری قتل کا ہوا اور ساتھہ گناہ ماسوا تیری کہ صادر ہوا اوس سے اب ترجمہ
اور ہوگا دوزخیون مین سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف ع** اور اسی یہہ سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیون مین سے اور حضرت نے اسکو ذکر نکیا اسلیکی اوس سے یہہ آپہی سمجہا جاتا ہی **وعن**
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان کہ ساتھہ جاوے اونکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہہ گرنی قطرات مینہہ کے
ف ح چند بکریان کہتا ہو اور پہاڑ اور نالی اور چرنیکی جگہہ جنگل مین سے کہ اوسمین مینہہ پڑتا ہے تلاش کرتی وہان ہی اور بکریان چرا کر قوت اپنا اوسی پیدا کرے نقل کی یہہ
بخاری نے ترجمہ اور بہاگی یہہ مسلمان اپنے دین کو ساتھہ لیکر فتنون سے لوگونکی ساتھہ اختلاط نکرے اور فتنہ مین نپڑے **وعن** اسامۃ بن زید قال اشرف النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی اطم من اطام المدینۃ فقال ہل ترون ما اری قالوا لا قال فانی لاری الفتن تقع خلال بیوتکم کوقع المطر متفق علیہ
اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا چڑہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کی مدینہ کی مکانون مین سے **ف ع** اطم ساتھہ پیش آ اور طا کی معنی چوٹی پہاڑ اور قلعہ و مکان
بلند کی و آطام ساتھہ مد اول کی جمع اوسکی ہی اور گرد مدینہ کی قلعے تہی کہ یہود وغیرہ وہان سے تہی پس اسامہ بن زید کہتی ہین کہ حضرت ایک روز ایک قلعہ پر اون قلعون مین سی چڑہے
ت پس فرمایا کہ کیا دیکہتی ہو تم او چیز کو کہ دیکہتا ہون مین عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کہ پس تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون فتنونکو کہ پڑتی ہین میان گہرون تمہارے کی مانند مینہہ کے
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف ع** معنی اسکی یہہ ہین کہ دکہایا اللہ تعالی نے اپنی نبی کو جسوقت کہ چڑہے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنونکا تا کہ خبر دین وہ اونکی پس لوگ
بچین اون سی اور جانین کہ وہ بقدر ہین اور گنین اونکی آفت کو آنحضرت کے معجزات سے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکۃ
امتی علی یدی غلمۃ من قریش رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتون کتنی ایک نوجوانونکی
قریش مین سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف ح** لفظ ہلکہ ساتھہ زبرونکی معنی ہلاک کی اور امت سے مراد یہان صحابہ اور اہلبیت ہین کہ وہ بہترین امت تہے اور لفظ غلمہ ساتھہ زبر غین اور جزم
لام کی جمع غلام کی بمعنی جوان کی کذا فی القاموس و صراح مین ہے غلام معنی لڑکیکی اور اصل غلم اور اغتلام کی غلبہ و جوش شہوت سے اور طیبی نے تفسیر کیا ہی اوسکو ساتھہ نوسالون
بیباکی کی کہ ادب نکرین عاقلون اور بزرگون اور باوقار ونکا اور مراد ان لڑکونسی کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین ہین اور مانند انکی اہل فتنہ اور بغی و ظلم اور
مجمع البحار مین ہے کہ ابو ہریرہ پہچانتے تہی اونکو ساتھہ اسمار و اشخاص اونکیکی اور سکوت کرتی تہی تعین نام لینی اونکیسے بسبب خوف فتنہ کی اور مراد یزید بن معاویہ و عبید اللہ بن زیاد اور مانند
انکی ہین تو عمروان بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا اونسے قتل اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مار ڈالنا اچہے اچہے مہاجرین و انصار کا اور صادر ہوا حجاج
سے کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تہا اور سلیمان بن عبد الملک سے اور اولاد اوسکی سے کہ خونریزیان کین اور مال تلف کئے چنانچہ مشہور ہے **وعنہ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم وتظہر الفتن ویلقی الشح ویکثر الہرج قالوا وما الہرج قال القتل متفق علیہ اور روایت ہی
اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوجائیگا آپسمین زمانہ **ف ع** یعنی زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا آپس مین ہو گی مراد قریب ہونا قیامت کا اور

احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو اس سی کہ اسمین قریب ہونا بعضی اہل زمانہ کا بعضو نسی شر مین یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شر مین یہانتک کہ مشابہ ہو اول اوسکا ساتھہ آخر اوسکی اور بعضو نسی کہا کہ چھوٹی ہونگی عمرین لوگونکی اخیر زمانہ مین اور احتمال ہی یہہ ہوکنا قلت برکت زمانہ کی سی بسبب کثرت گناہون کے اور یہہ بہی احتمال ہی کہ مراد ہو اس سے جلد گذرنا دولتونکا اور جلد ہی ہوچکنا قرون کا اسی قریب ہونگی اسمین زمانہ اونکی یا مراد ہو کوتاہی دنون اور راتون کی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین سال مانند مہینی کی گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی **ت** اور لیا جاویگا اور اوٹہا یا جاویگا علم یعنی وفات پاوینگی علماء اور زمین پر نہ پیدا ہونگی اور اوٹہالینی علماء کی اور پیدا ہونگی فتنی اور ڈالا جاویگا بخل **ف ع ح** یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگون کی دلون مین ڈالا جاویگا اخیر زمانہ مین اور اطاعت کرینگی اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگی اہل حرفہ حرفی کی بتانی مین اور مال والی مال کی دینی مین وغیر ذلک اور نہین ہی مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ اب بہی موجود ہی جبلت انسان مین مگر جسکو کہ بچاوی اللہ تعالی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون **ت** اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نی کہ کیا ہی ہرج فرمایا حضرت نے قتل قتل کی بخاری اور مسلم نی **ف ع** قاموس مین ہی کہ ہرج الناس کی معنی مین ہی کہ لوگ فتنہ مین اور اختلاط و قتل مین پڑی اور مراد یہان ہرج سی قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتھہ فتنہ کی اور اختلاط کی پس اسمین عہد کی لیی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یاتی علی الناس یوم لا یدری القاتل فیم قتل ولا المقتول فیم قتل فقیل کیف یکون ذلک قال الہرج القاتل والمقتول فی النار رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاویگی اور فانی نہین ہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیون پر ایک دن یعنی ایک وقت عظیم کہ اوسمین بہی شر ہوگی نہین جانیگا قاتل کہ کسچیز مین اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تہا اوسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی جان لی گئی اور اہل اوسکی کس سبب سی قتل کیا گیا **ف ح** یعنی سبب شرعی سی یا غیر شرعی سی حاصل یہہ کہ بوجہ نہین سبب ہی قتال کرینگی اور تمیز و تشخیص نہین کرینگی کہ حق پر کون ہی اور باطل پر کون جیسا کہ یہہ دونو قسمین ہمارے زمانہ مین پائی جاتی ہین **ت** پس کہا گیا کسطرح ہوگا یہہ یعنی کیا سبب ہوگا اسطرح کی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہین پہچانیگا قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج **ف ع** یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہی قتل مجہول کا اور معنی یہہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنون سخت کا ہوگا **ت** مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع ح** مارنیوالا بسبب قتل کرنی مسلمان کی دوزخی ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بہی چاہتا تہا کہ مارے حریص و قصد کرنیوالا اوسپر تہا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہہ حکم بر تقدیر حیلی اور نہ ہونی تمیز کی ہی پس اگر بسبب اشتباہ خطا کی اجتہاد اور تحری صواب مین ہو اگرچہ واقع میں صحیح انکو گا ایسا نہوگا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہی اوپر مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کری گناہ کی اور اصرار کری نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نکری اوسکو اور نہ بولی اوسکو **وعن** معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الہرج کہجرۃ الی رواہ مسلم اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتہہ استقامت و مداومت اوسکی بیچ زمانہ فتنہ کی اور وقت قتال کی درمیان مسلمانون کی مانند ثواب ہجرت کرنیکی طرف میرے نقل کی یہہ مسلم نی **ف ح** یعنی جیسی کہ کسی شخص نے پہلی فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرہ کر کر شرف صحبت آنحضرت سے مشرف ہوکر ثواب پایا ویسی ہے اس شخص نی بہی ظلمت فتنہ و فساد کیسے منہہ پہیر کر عبادہ مولی مین مشغول ہوکر ثواب پایا **وعن** الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عدی تابعی سی کہ کہا آئی ہم انس بن مالک کی پاس پس شکایت کی ہمنی طرف اونکی اوسچیز کی کہ پاتی تہی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سی یعنی اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نی کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہ آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سی **ف ع** پس کیا جانتی ہو تم شاید کہ بعد اوسکی کوئی اور ظلم زیادہ حجاج سی پیدا ہو پس صبر کرو **ت** یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنی سی یعنی دار آخرت کی سنی ہی مینی یہہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **ف ح ع** الحدیث مین اشکال لائی ہین کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز کا اور حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہی اور وہ بدتر اوس سی نہین بلکہ بہتر ہی اوس سی اور بعضی زمانہ گذشتہ سی جواب اوسکا یہہ پایا ہی کہ یہہ فرمانا اور خبر دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کی ہی اور مراد ان زمانون سی زمانہ حجاج سی زمانہ دجال تک ہے اور

زمانہ عیسی اور مہدی کا استثنی ہی اور مقصود صبر و تسلی دینی ہی امت کو اور تعلیم اور ترغیب اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ زمانہ عیسی کا مستثنی ہی شارع کی کلام سے
اور باقی زمانون مین بہتری موجود ہی کسی کسی اعتبار کر کسی جگہہ کسی کسی امر مین از راہ علم کی اور عمل کی اور استقامت وغیرہ کی کہ بیان اسکا طویل ہی اور یہہ مقتضا
دوریکا ہی زمانہ حضرت کی سی کہ جون جون زمانہ حضرت کی زمانہ سی دور ہوتا جاتا ہی بدی خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہ نی باوجود اس صفائی باطن کی
حضرت کی دفن کی بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضی بزرگون سی منقول ہی کہ ایکبار خطرہ گناہ کا اگر جاتا رہا پہر بعد ایکمدت کی جو آیا دفعہ تو سوچی سبب اسکا کچھہ نہ پایا
سوا اسکی کہ یہہ ظلمت بسبب دوری کی ہی نور زمانہ حضرت کی سی کہ سبب سی حاصل ہوتی ایسی خطرونکی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** حذیفة قال واللہ
ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنة الی ان تنقضی الدنیا یبلغ
من معه ثلثمائة فصاعدا الا قد سماه لنا باسمه واسم ابیه واسم قبیلته رواه ابو داود　کہا حذیفہ نی قسم ہی خدا کی نہین
جانتا مین کہ بہول گئی یار میری یا اظہار بہولنی کا کرتی ہین یعنی بہولی نہین بتکلف اظہار بہولنی کا کرتی ہین قسم خدا کی نہین چہوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ذکر کسی فتنہ کی کہینچنی والی کا **ف** ح یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالی بدعت اور حکم کری لوگون کو اوسکی نیکی کا یا مانند امیر ظالم کی کہ باعث ہو قتل و قتال
کا **ت** تمام ہونی دنیا تک ایسا کہینچنی والا فتنہ کا کہ پہنچی مقدار تابعداروں اوسکی کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق ذکر کیا اوسکو واسطی ہمارے ساتہہ نام اوسکی کے
نام باپ اوسکی کی اور نام قبیلہ اوسکی کی **ف** ح ظاہر قید عدد تین سو کی اسلیئی نکالی کہ اجتماع اس قدر آدمیونکا باعث ہوتی ہی فساد کا اور لاحق ہوتی ضرر کا اکثر ہوتا ہی اگر کم اس
سی ہون تو اعتبار نہین کہتی **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی الائمة المضلین
واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنهم الی یوم القیمة رواه ابو داود والترمذی　اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی سردارون گمراہ کرنیوالون سی **ف** ح یعنی لوگونکو سبب گمراہی اپنی اسلیئی کہ ضرر
اونکی گمراہی کا اکثر اور بدتر ہی اوروں کی گمراہی سی **ت** اور جب کہی جاویگی تلوار امت میری مین یعنی قتل واقع ہوگا نہیں اوٹہائی جاوی گی اونسی قیامت تک
نقل کی ابو داود اور ترمذی نی **ف** ح یعنی کہین نہ کہین لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اسکا واقعہ امیر المومنین عثمان کا ہی کہ اول ہی قتل واقع ہوا اسلام مین اور بعد اوسکے
باقی ہی تلمیذ او اور بموجب خبر مخبر صادق کی روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہی امام کی اور امام کہتی ہین پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوی لوگونکو طرف قول کے
یا فعل کی یا اعتقاد کی **وعن** سفینة قال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول الخلافة ثلثون سنة ثم یکون
ملکا ثم یقول سفینة امسک خلافة ابی بکر سنتین وخلافة عمر عشرة وعثمان اثنتی عشرة وعلی ستة رواه احمد والترمذی وابو داود
اور روایت ہی سفینہ سی کہ کہا اونسی سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی خلافت یعنی خلافت حق پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کی ہو
یا کامل یا متصل تیس برس تک ہوگی پہر آگی ہو جائیگی خلافت بعد تیس برس کی بادشاہت **ف** ح ترجمہ حضرت شیخ کی مین بعد لفظ ملکا کی عضوضا ہی یعنی گزندہ کہ لوگ
گزند ستم اونکی سی پہنچین اور مراد عدالت اور دین داری کی جیسی کہ چاہیئی چلی رہی نہو اگرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کی اور بعضی اسکی کہ خلف گذری ہو اونکی پہ درستی
لیکن حقیقت خلافت کی کہ آنحضرت نی اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس برس ہی کہ خلافت خلفاء اربعہ کی اوسمین تہی اور اگر اونکو امیر المومنین کہین توجیہ نہین اکثر اور حاصل یہہ
پر احکام ظاہر مین شرح عقاید مین ہی کہ حدیث مین اشکال وارد ہوتا ہی اسلیئی کہ اہل حل و عقد متفق تہی اوپر خلافت خلفاء عباسیہ اور بعضی مروانیہ کی مانند عمر بن عبد العزیز کی جواب یہہ کہ
شاید مراد یہہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمین آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہوگی اور بعد اوسکی کبہی ہوگی اور کبہی نہین اتہی اور جاننا چاہیئی کہ مروانیون مین اول یزید بن معاویہ
ہوا پہر بیٹا اوسکا معاویہ بن یزید پہر عبد الملک پہر ہشام بن عبد الملک پہر ولید پہر سلیمان پہر عمر بن عبد العزیز پہر یزید بن عبد الملک پہر ولید بن یزید پہر یزید بن ولید پہر
مروان بن مروان بن محمد پہر نکلی اونسی خلافت طرف اولاد عباس کی **ت** پہر کہتا ہی سفینہ **ف** ع یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہی اپنے

راوی سے یا عام خطاب کرتا ہے واسطے سمجھانے حساب تیس برس کی **ت** کہ حساب کرا ور یاد رکھ یہ کہ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھہ برس نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** ح یہہ حساب تقریبی ہے مبنی ہے اوپر حذف کسور کی الا خلافت حضرت ابوبکر کی جیسے کہ جامع الاصول وغیرہ میں کو ہے دو برس اور چار مہینے اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چھہ مہینے اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینے اس حساب سے خلافت چاروں خلفاء کی انتیس برس اور سات مہینے میں تمام ہوتی ہے اور پانچ مہینے جو باقی رہے اون میں حضرت امام حسن خلیفہ رہے پس یہہ بھی خلفاء میں سے ہوئے **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَاُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهٗ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحُطَّ اَجْرُهٗ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کی شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلے اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہاں ہوگی بعد اسلام کی شر کہا میں نے کیا طریق ہے بچاؤ کا اوس شر سے فرمایا تلوار **ف** ح یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اوس سے بسبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاؤ کا یہہ ہے کہ مارے انکو ساتھ تلوار کی کہا قتادہ نے کہ مراد اوس جماعت سے وہ لوگ ہیں کہ مرتد ہو گئے بعد وفات آنحضرت کی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں **ت** کہا میں نے کیا باقی رہیں گے اہل اسلام بعد قتال اور لڑنے کی کافروں سے اور صلاحیت کہیں گے اوس زمانہ کی لوگ امارت اور امانت کی اور جمع اور متفق ہونے لوگوں کی اوپر فرمایا ہاں ہوگی امارت یعنی حکومت اور سلطنت اوپر فساد کی **ف** ح اقذاء جمع قذی کی ہے اور قذی جمع قذاة کی اور قذاة کہتے ہیں اوس چیز کو کہ پڑتی ہے آنکھ اور پانی میں قسم غبار اور تنکے وغیرہ سے یعنی اجتماع لوگوں کا امرا پر ساتھ کراہیت اور فساد اور انکار دل کی ہوگا نہ ساتھ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کی جیسے کہ جو آنکھ کہ اوسمیں تنکا وغیرہ جا پڑتا ہے ظاہر اوسکا اچھا سمجھا ہے اور اندر سے دکھتی ہے اور کہا قاضی نے کہ معنی یہہ ہیں کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتھ کچھہ بدعتوں اور کرنے منہیات کی **ت** اور ہوگی صلح اوپر کدورت کی **ف** ح ہدنہ ساتھ پیش ہ اور جزم دال مہملہ کی صلح اور اصل میں معنی سکون و آرام کی ہے اور دخن ساتھ زبر دال اور خ کی دخان یعنی دہواں یعنی صلح ہوگی ساتھ فریب و نفاق کی جیسے کہ پہلے گذرا اور یہہ جملہ بیچ حکم تاکید پہلے جملہ کی ہے اور اسمیں اشارہ ہے طرف صلح حضرت امام حسن کے تھے معاویہ کی اور سپرد کر دینے ملک کی ونکو اور قرار پانے امارت کی اونپر اور اس سے معلوم ہوا کہ معاویہ کی بسبب صلح حضرت حسنؓ کی نہیں ہوئے خلیفہ جیسے کہ وہم گیا ہے بعضوں کو اوسکا **ت** کہا میں نے بعد اسکی کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہوگی بلانیوالے طرف گمراہی کی **ف** ح یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی امراء میں سے کہ بلاوینگے لوگونکو طرف بدعات کی اور گمراہ ہونگے **ت** پس اگر ہو واسطے اللہ کی خلیفہ زمین میں یعنی امیر موجود ہو زمین پر اگرچہ یہہ موصوف اوسکی مارے کوڑے تیری پیٹھہ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لے لے مال تیرا یعنی ازراہ غضب کے پس اطاعت کر اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول اوسکی کی حکم نکرے تاکہ اوٹھے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس تو اے صحابی کہ تو لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت کی **ف** ح یعنی گوشہ پکڑ لوگوں سے اور گذار عمر ساتھ صبر و سختی کی جنگلوں میں نیچے ایک درخت کی اور قناعت کر ساتھ چبانے گھانس اور لکڑی کی اور بعضوں نے جملہ والا فمت کو متعلق فاطعہ کی کہا ہے یعنی اور اگر طاعت نکریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی میں

اور بعضی نسخون مین بجای ثمت کی ثمت آیا ہی ساتھہ لفظ ماضی کی قیام سی یعنی اگر ایسا نہو تو اوتہہ اور جا کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ ت کہا مینی پہر
کیا ہوگا فرمایا پہر نکلیگا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ مین بعد اوسکی یعنی بعد واقع ہونی شر او فتنون مذکورہ کی اس طرح کہ اوسکی ساتھہ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع
یعنی خندق آگ کی کہا بعضون نی کہ یہہ دونون چیزین بوجہ تخیل کی ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کی کہا بعضون نی کہ پانی اوسکا حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اوسکی پانی
انتہی و حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقت پر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد لطف و قہر اور وعدہ وعید ہو ت پس جو کوئی پڑا اوسکی آگ
مین ف یعنی جسنی مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نی اوسکو اپنی آگ مین اور آگ کو جو اضافت کی اوسکی طرف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نہین
ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اوسکا ف یعنی بسبب صبر کی اور ثابت رہنی اوسکی کی دین خدا پر اور بسبب طلب کرنی رضا اوسکی کی اور اوتار گیا
بوجہ اوسکی پہلی گناہ ہونگا اوسکی گردن سی ت اور جو کوئی پڑا اوسکی نہر مین ف یعنی بسبب فرمان برداری اوسکی کی اور ایمان لانی کی اوسپر بسبب طمع
دنیا اور محبت زندگانی اوسکی کی ثابت ہوا بوجہ گناہ حال کا اور اوتار گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی پہر
کیا ہوگا فرمایا پہر جنایا جاویگا بچہ گہوڑیکا پس سواری نہین دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح لفظ ینتج ساتھہ صیغہ مجہول کی نتج سی ہی انتاج
سی اور کہا ہی علمانی کہ نتج بمعنی تولید یعنی جنانی اور خدمت اور تدبیر اوسکی جننی کی کرنیکی جیسی کہ دایہ ان کی کرتی ہی اور انتاج بمعنی پہنچنی
وقت ولادت کی اور مہر ساتھہ پیش میم اور جزم ہ کی بمعنی بچہیری کی اور مہرہ ساتھہ ۃ کی مادہ یعنی بچہیری اور یرکب ساتھہ پیش ی اور زبر کاف کے
پہنچنا وقت سواری دینی کو یعنی قابل سواری کی ہونا اور مراد اس سی نازل ہونا عیسی علیہ السلام کا ہی یعنی کہ اوسوقت سی روز قیامت تک سواری گہوڑون پر
نہ واقع ہوگی بسبب نہونی کفار کی اور نہ ہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہہ ہی کہ بعد نکلنی دجال کی آنی قیامت تک زمانہ دراز نہین ہوگا یعنی تقلیل ہوگا یعنی
اوسوقت سی قیامت قریب ہوگی بقدر زمانہ پیدا ہونی بچہیری کی تا پہنچنی وقت سواری کی اوسکی اور یہہ معنی ظاہر اور موافق ہین ساتھہ اور حدیثون کی
کہ اسباب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین یعنی بدلی یکون امارۃ علی اقذاء الخ کی یون آیا ہی کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگون کی اوسوقت کی ظاہر مین ساتھہ
کدورت باطن کی اور اجتماع ہوگا ساتھہ ناخوشیون دل کی کہا مینی یا رسول اللہ الہدنۃ علی الدخن کہ آپنی فرمایا اوسکی کیا معنی ہین فرمایا نہ رجوع کرینگی دل
قوم کی اوپر اوس حال و صفت کی کہ تہی ان اوس حال پر یعنی نہین ہونگی دل انکی صاف کینہ اور بغض سے جیسی کہ تہی صاف پہلی اس سی بیچ سابق زمانہ
اسلام کی یا جیسکہ تہی پہلی آنی کدورت کی سی ت کہا مینی کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہی ساتھہ شر کی اور بعد اس صلح بالنفاق کی اور شر ہوگی فرمایا ہان بعد
اسکی شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ سی اندہا اور بہرا ف ح یعنی لوگ اوس فتنہ مین حق دیکہین گی اور نہ سنین گی اور اسناد اندہی پن کی اور بہری پن کی طرف
فتنہ کی مجازا ہی و در حقیقت مین لوگ ایسی ہونگی اوس فتنہ کی وقت مین ت اوس فتنہ پر ہونگی بلانیوالی ف ع یعنی ایک جماعت قایم ہوگی اوس فتنہ کی یا کرتی
پر اور باعث ہوگی لوگونکو طرف قبول کرنی اوسکی ت گویا کہ وہ کہڑی ہین اوپر دروازون دوزخ کی بلاتی ہین خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ اونہی داخل ہونی اوسمین
پس اگر مری تو ای حذیفہ اسحالمین کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لیی اس سے کہ پیروی کری تو کسیکی اہل فتنہ مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** ابی ذرؓ

قَالَ كُنْتُ رَدِيفًا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوتَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ
بِالْمَدِينَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ
بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتَّى أَنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ
قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَأَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ
الْقَوْمَ إِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلَى وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس ۳۲ مین بیچ آخر خلافت عثمان رض کی اور ابو ذر نے واقعہ حرہ کا نہین پایا پس گویا آنحضرت پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ مین کشف کیا گیا بغیر تعین وقت اوسکی کی پس خبر دی آنحضرت نی اوسکی واقع ہونیکی ابو ذر کو اور وصیت کی ساتھہ صبر کرنی اور ثابت رہنی کی اوسمین بفرض احتمال پانی اوسکی کی اوسکو اور وقوع ہوکا اور موت کا مدینہ مین احتمال ہی کہ مدینہ مین واقع ہوئی ہو اور ابو ذر نی اوسکو پایا ہو جیسیکہ جام الرماد وغیرہ مین پایا حال اسکا بہی اسی قیاس ہو واللہ اعلم وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بک اذا ابقیت فی حثالۃ من الناس مرجت عہودہم واماناتہم واختلفوا فکانوا ہکذا وشبک بین اصابعہ قال فبم تامرنی قال علیک بما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بخاصۃ نفسک وایاک وعوامہم وفی روایۃ الزم بیتک واملک علیک لسانک وخذ ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بامر خاصۃ نفسک ودع امر العامۃ رواہ الترمذی وصححہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگونکی ف ع حثالہ ساتھہ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست یعنی بہوسی جو اور چانول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا ترجمہ ملجاوینگی اور فاسد ہونگی عہد اونکی اور امانتین اونکی ف ع یعنی نہین ہونیگا امر اونکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک ہر لحظ مین علیحدہ وضع پر اور وفا عہد نہین کرینگی اور خیانت کرینگی امانتونمین ترجمہ اور اختلاف کرینگی آپسمین پس ہونگی اسطرح پر اور داخل کین آنحضرت نی انگلیان مبارک اپنی انگلیونمین ف ع یعنی سمجہانیکی لیی صورت دکہادی اختلاف کی کہ اسطرح ایک دوسری سی نزاع رکہتی ہونگی اور دینی ہلاکت کی ہونگی اور مختلط ہوگا امر دین اونکا پس نہین پہچانا جاویگا امین خائن سی اور نہ نیک بدکار سی اور بیچ انگلیان انگلیونمین لانی کہبی اسطی تصویر اجتماع اور الفت کی بہی ہوتی ہی جیسیکہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم کی اور بنی عبد المطلب کی کرکر دکہایا اور اصل معنی تشبیک کی ملانی اور درلانی چیزونکی ہی آپسمین اور یہہ دونون صورتین ظاہری ترجمہ کہا عبد اللہ نی پس کیا فرماتی ہین آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانی تو ہونا اوسکا حق اور چہوڑدی تو اوس چیز کو کہ برا جانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکہہ اپنی تئین عام لوگونسی ف ع یعنی اپنی دین کی محافظت کر اور لوگونکی خیال مت پڑ اور یہہ رخصت ہی بیچ ترک کرنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جبکہ بہت ہون شریر اور ضعیف ہون نیک ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ لازم پکڑ اپنی گہر کو اور ہمیشہ رہ اپنی گہر مین اور باہر نہ نکل بی ضرورت اور مضبوط کر اپنی پر زبان اپنی کو ف ع اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگونکی تاکہ نہ ایذا دین تجکو ترجمہ اور لی تو اوس چیز کو کہ نیک جانتا ہی اور چہوڑدی اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنی کو اور چہوڑدی کام عوام کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف ع جاننا چاہیی کہ رخصت دی آنحضرت نی عبد اللہ بن عمرو کو ساتھہ جمع ہونی کی لوگون مین بیچ ظاہر کی اور حکم کیا اونکو ساتھہ تہذیب اور اصلاح نفس اپنی کی خاصۃ اور نہ تعرض اور کاوش کرنی کی احوال عوام لوگونسی اور حکم کیا حذیفہ کو باہر نکلنی کا لوگونمین سی طرف جنگل کی اور لازم کرنی عزلت کی بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھہ اوس چیز کی کہ لائق حال اوسکی تہا اور اصلاح اوسکی اوسمین تہی اور میسر تہا حاصل ہونا اوسکا اوسکو جیسیکہ مرشد کیا کرتی ہین اور حقیقت حال یہہ ہی کہ عبد اللہ بن عمرو جوانی مین نہایت عابد تہی کہ ہرگز افطار نکرتی اور رات کو سوتی نہین اور عورت کی طرف میل نکرتی پس باپ انکی عمرو بن العاص اونکو آنحضرت کی پاس لائی پس آپنی شدت ریاضت و مجاہدہ سی باز رکہا اور روزہ رکہنی تین روز کا اور قیام تہائی یا چہٹی حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکہنی رضا باپ کی وصیت کی پس بحکم ضرورت کی وہ ایام فتنہ مین بہی اپنی باپ کی ساتھہ کہ وزیر معاویہ کی تہی ہی تہی اور حق وصیت آنحضرت کا بجالائی اور جیسا کہ حکم فرمایا تہا مشغول کار مین رہتی تہی اور کہا کہتی کہ تم مین سی ہی کسواسطی ہم مین نہین ساتہہ کہتی کہ مین خیر مین تمہارا شریک ہون اور شر مین نہین اور باطن مین اہل بیت سی رابطہ محبت کا محکم رکہتی وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا

وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا
فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ ذَكَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ
وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی موسی سی وسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ پہلی آنی قیامت کی فتنی ہونگی مانند ٹکڑون رات اندہیری کی یعنی شدت میں اور اندہیرے مین اور نہ ظاہر ہونی اونکی امر مین صبح کریگا شخص بیچ
اون فتنونکی مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر **ف** ع یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگی احوال اور افعال اور اقوال لوگونکی کبھی عہد
باندہین گی اور کبھی توڑینگی کبھی امانت دار ہونگی کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگی کبھی بدعت پر کبھی مومن ہونگی کبھی کافر وغیر ذلک بیٹھنے والا اونمین بہتر ہوگا کہڑ
ہونی والی سی اور چلنی والا بہتر ہوگا دوڑنیوالی سی **ف** ع یعنی جتنا اونسی دور ہوگا بہتر ہوگا قرب اونکی سی اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہی پس جب
دیکھو تم امر ایسا ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو اونمین چلی اپنی کمانونکی **ف** ع اسمین نہایت مبالغہ ہی اسلیئی کہ نہین ہی نفع چلون کی ہونی مین
باوجود ٹوٹ جانی کمانونکی ترجمہ اور مارو اپنی تلوارونکو پتھرونپر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر دخل کیا جاوی یعنی آوی کوئی کسی پر اون کی لیئی چاہیئی
کہ ہووی وہ مانند بہترین دو بیٹیون آدم کی **ف** ع یعنی صبر کری اور مقابلہ نکری یہانتک کہ مارا جاوی مانند ہابیل کی اور نہو قاتل مانند قابیل کی ترجمہ
نقل کی یہہ ابو داود نی اور ایک روایت ابی داود کی مین ذکر کی گئی حدیث تا قول اونکی خیر من الساعی **ف** ع اور اسمین فکسروا فیہا الخ نہین ہی بلکہ بعد خیر من
الساعی کی یہہ عبارت ہی کہ ترجمہ پہر کہا بعضی صحابہ نی کہ پس کیا فرماتی ہین آپ ہمکو اوسمین کہ کرین اوسمین فرمایا حضرت نی ہو تم ٹاٹ اپنی گہرونکی **ف** ع یعنی
جیسی ٹاٹ اچہی فرش کی نیچی ہمیشہ پڑا رہتا ہی ایسی ہی تم بہی اپنی گہرون مین ہمیشہ رہنا نہ باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ مین کہ تمہارے دین کو تباہ کری ترجمہ
اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا تم فتنونمین کمانین اپنی اور کاٹ ڈالنا اونمین چلی اپنی کمانونکی اور لازم
پکڑنا اونمین گہرونکی اندر کو یعنی ہمیشہ گہرون مین رہنا تاکہ نہ پڑو فتنونمین اور ہو نا تم مانند بیٹی آدم کی یعنی ہابیل کی کہ مارا اوسکو قابیل نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ
حدیث صحیح غریب ہی **وَعَنْ** اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام مالک بہزیہ سی **ف** ح بہزیہ ساتہہ زبر با اور جزم ہ کی منسوب ہی طرف بہز بن امراء القیس کی حجازیہ ہی صحابیہ
ترجمہ کہا اونہون نی کہ ذکر کیا آنحضرت نی فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو **ف** ع یعنی خبر دی کہ وقوع اوسکا قریب ہی اور کہا طیبی نی یعنی خوب وصف بیان
کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکی سامنی اور ذکر کرتا ہی صفات و احوال مبالغہ سی تو قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی ذہن مین
یا خارج مین یا اسلیئی کہ جب ذہن مین آئی اور متعین ہوئی وجود اوسکا خارج مین بہی متخیل ہوتا ہی ترجمہ کہا مینی یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگونکا اوس فتنہ
کی زمانی مین فرمایا بہترین لوگونکا اوس زمانہ مین وہ شخص ہی کہ رہتا ہی مواشی مین اور چراتا ہی اونکو ادا کرتا ہی حق اونکا یعنی زکوۃ وغیرہ اور بندگی کرتا ہی رب کی
ف ع بموجب قول اللہ تعالی کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک
بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہی کہ پکڑا سر گہوڑی اپنی کا یعنی گہوڑی پر سوار ہو کر ایا اوسکی لگام پکڑی کہڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافرونکو اور
ڈراتی ہین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی فتنہ اور قتال مسلمانون کی بیچ الگ کر قصد کیا کفار کی طرف کرتا ہی جہاد تاکہ بچا رہی اور وہ لڑتی ہین اوس سی

سوا اسکی نہین کہ دوست میری پرہیزگار ہین پہر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگی لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی ف ح یعنی استقامت
نرکہتا ہوگا اور احوال اوسکا منتظم نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتہہ اوسکی مرکب نہین ہوتا یعنی وہ لایق سرداری کی نہین ہوگا بسبب
قلت علم اور خفت رای کی پس نہین واقع ہوگا اوسی امر اپنی موقع پر جیسیکہ کولہ واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی ترجمہ پہر فتنہ دہیما ف ع
بیان ہی لفظ فتنہ کی وہی دونون اعراب ہین رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیما ساتہہ پیش دال اور زبر ہ کی تصغیر دہما کی ہی بمعنی سیاہ اور تاریک
کی اور تصغیر مذمت کی لیی ہی اور بعضون نی کہا کہ دہیما سی مراد داہیہ ہے یعنی حادثہ کی اور دہیم اسما داہیہ سی ہی ترجمہ نہین چہوڑیگا وہ فتنہ کسیکو امت مین سی مگر
کہ طمانچہ ماریگا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا سب لوگونکو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگی کہ یہہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور
مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچہہ فتنہ فرو ہوگا پہر زیادہ ہوجائیگا صبح کریگا شخص اوسمین مومن یعنی بسبب حرام جاننی اوسکی کی خون اور آبرو اور مال
بہائی مسلمان کو اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی چیزون مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہانتک کہ ہوجاوینگی لوگ طرف دو خیمون کے
ف ح یعنی دو فرقونکی اور بعضون نی کہا دو شہرونکی اور فسطاط ساتہہ پیش اور زیر ف کی اصل مین خیمہ کو کہتی ہین پس یہہ قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال
کی سی ہی ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اوسمین یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا اوسمین ف ع یعنی اصلا
یا بحال اوسکا بسبب کرنی اعمال منافقین کی مانند کذب اور خیانت اور عہد شکنی وغیرہ کی ترجمہ پس جب ہو یہہ پس منتظر ہونا ظہور دجال کی اوسدن یا اوسکی اگلی دن نقل
کی ابو داود نی ف ع ح یہہ جو ہوئی اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہین پس ہونگی حضرت امام مہدی بیت المقدس مین پس گہیریگا اوسکو دجال پہر اوتریگی حضرت
عیسی پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کی پانی مین پس مارینگی اوسکو اپنی نیزہ یعنی حاصل ہوگی اونکو نہایت خوشی کہا طیبی نی کہ فسطاط ساتہہ
پیش اور زیر کی وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہوں اوسمین لوگ اور اس سی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ اخیر زمانہ مین ہوگا لیکن بیچ تعین پہلی فتنونکی کچہہ کلام نہین کیا ہی علمانی
خصوصا بیچ فتنہ سرا کی کہ وہ شخص کون ہی اہل بیت مین سی کہ اوسکی قدمونکی نیچی سی یہہ فتنہ اوٹہیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ فتنہ
احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا ہی اہل شام سی بعد بہاگنی اونکی مدینہ سی اور فتنہ سرا تغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرۃ اہل بیت کا
ساتہہ اذن محمد بن حنفیہ کی پہر اجتماع کیا اوپر مروان بن منتظم کی اور شروع ہوئی یہانسی فتنی بہت اور فتنہ دہیما تغلب ترک کا ہی اور لوٹنا اونکا
مسلمانونکی شہرونکو پس جو ملا اونسی وہ منافق ہی انتہی وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد
اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وای ہی واسطی عرب کی شر سی کہ
نزدیک پہونچی ف ع یعنی ظہور اوسکا اور کہا طیبی نی کہ مراد اوس سے واقعہ حضرت عثمان کا اور حضرت علی و معاویہ کا ہی کہتا ہون میں یا مراد اس سے قضیہ
یزید پلید کا ہی ساتہہ حضرت امام حسین کی اور یہہ قریب ہی معنی مین اسلیے کہ شر اوسکی ظاہری نزدیک ہر عرب و عجم کی ت نجات پائی اور مطلب یاب ہوا
وہ شخص کہ بند رکہا ہاتہہ اپنا نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی ایذا سی یا ترک کیا قتال جب تمیز ہو حق باطل سی وعن المقداد بن الاسود قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید
لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواہا رواہ ابو داود اور روایت ہی مقداد بیٹی اسود کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ
وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی ف ع تین بار فرمایا یہہ کلمہ واسطی مبالغہ تاکید کی ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا
پس حسرت ہی اوس کی لیی کہ دور نہوا فتنہ سی اور صبر نکیا ف ح نقل کی یہہ ابو داود نی اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زیر ہی اور لفظ واہا

ساتھہ ہو بن نی الگ ہی وس سی او معنی ووا کی تحسرین یعنی حسرت ہی وسکی یہی کہ دور نہوا فتنہ سی اور مبتلا کیا گیا اوسمین اور صبر کیا دحلو رتا مبتلا کی یا مبنی عجب او اچھی کی ہی یعنی کیا عجب اور اچھا ہی صبر او ریحنا تقتولنی او یعضون نی لام کو زیر ہی تریہی ہی متعلق ہوا کی معنی تعجب کی **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیمۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ رکہی جاویگی تلوار میری امت مین یعنی بعضو نمین قتل و قتال شروع ہوگا نہین اوٹہائی جاویگی تلوار قتل اوس سی قیامت تک **ف** ع چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ معاویہ مین جاری ہی تبتک سچا ہو فرمانا حضرت کا **ترجمہ** اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملین گی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سے ساتھہ مشرکون کی **ف** ع چنانچہ کچہہ تو اوسمین سی واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر رض کی **ترجمہ** اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجین گی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سی بتون کو **ف** ع حقیقۃ اور شاید کہ یہہ ہو زمانہ آیندہ مین یا معنی او ربعض او سمین سی وہ ہین کہ جنکی حق مین فرمایا تعس عبد الدینار وعبد الدرہم **ترجمہ** اور تحقیق شان یہہ ہی کہ ہونگی میری امت مین سے جہوٹی یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کی وہ تیس ہونگی سب گمان کرینگی کہ وہ پیغمبر خدا کی ہین حال آنکہ مین خاتم النبیین ہون نہین کوئی نبی پیچہی میری **ف** ع لفظ خاتم ساتھہ زیرت اور زبر او سکیکی ہی او ریہہ جملہ حال ہی و جملہ لانبی الخ تفسیر ہی پہلی جملہ کی **ترجمہ** اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری ثابت رہی گی حق پر یعنی علما اور عملا اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہنچا سکیگا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کری اونکی یعنی بسبب ثابت ہونی اونکی اپنی دین یہانتک کہ آوی حکم خدا کا نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** ع یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ دین کا ہی کہ اثر کفر کا زمین پر نرہی او ریہہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہی لفظ لا تزال کا **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین اوست وثلثین او سبع وثلثین فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہرتی رہیگی چکی دین اسلام کی **ف** ع یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کی قانون اور جاری ہونی احکام سنت کی جیسا کہ چاہیی **ترجمہ** بیچ مدت پینتیس برس کے یا چہتیس برس کے یا سینتیس برس کے **ف** ع پس انتہا مدت انتظام امور اسلام کی پیرس ہوگی اور ابتدا اونکی سال ہجرت سی ہو کہ مبدا ظہور اسلام او رفتوحات کا ہی اور اسمین شبہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان رض کا کہ اول فتنہ ہی اسلام مین پینتیس ہجری مین واقع ہوا او رجنگ جمل چہتیس مین او رجنگ صفین سینتیس مین **ف** ع او رلفظ او نمین تنویع کی لیی ہی یا معنی بل کی اور احتمال ہی کہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال مین ہو کہ عمر شریف سی چند سال باقی رہی ہوں کہ زیادہ ہوں تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفا اربعہ کی ہی پس جب اونکو ملاوین مدت خلافت کی ساتھہ تو کنتی اونکی اس حد کو پہنچی کہ خبر دی ہی او ریہہ توجیہ اولی ہی اگر مراد رکہین استقرار او رانتظام باعتبار نہ رہ پانی بدعت کی اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار و انتظام باعتبار نہونی فتنہ لڑائی اور خلاف کی ہو او راحتمال ہی کہ ابتدا وقت ظہور وحی سی اعتبار کرین پس تمام ہونا عدد پینتیس کا وقت تمام ہونی خلافت حضرت عمر رض کی ہوگا اسلیی کہ امر امن اور ایمان اور سنت و جماعت او رمحبت قلبی کا خلافت شیخین رض کی مین بہت منتظم اور خوب تہا اور حضرت عثمان رض کی خلافت مین بعد گذرنی ایک دو برس کی کچہہ ظاہر ہوا کہ سبب وحشت دل او ربرپا ہونی فتنہ کا ہوئی پیر

اگر ہلاک ہوں ف ع یعنی اگر اختلاف کریں بعد انتظام امر دین کی مدت مذکورہ میں اور سہولت کریں امر دین میں اور کہنہ کریں تو ت پس راہ اونکی راہ اونکی ہے کہ ہلاک
ہوئی ف ع یعنی اگلی امتونکی لوگ کہ جنہوں نے کجروی کی حق سے اور اختلاف کیا حق میں اور سستی کی دین میں اور نام رکہا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونے کا
ساتہہ اوسچیز کی کہ باعث ہے ہلاکت کی ہلاک ت اور اگر قایم اور تمام ہو واسطے اونکے کاروبار دین اونکا ف ح یعنی فرمانبرداری امرا اور حاکموں کی اور قایم
رکہنی شرایع کی اور احکام اور شوکت دولت اسلام کی ت تو قایم اور پورا ہوگا دین اونکی لیے ستر برس تک ف ح اور شاید مراد مملکت کی باعتبار امور کو
کی خوب بند وبست کی ساتہہ اور کامل تر ہونگی اس مدت تک بہ نسبت مابعد اپنے کی ساتہہ خبر دینی مخبر صادق کی اور وحی جانتی ہیں اوسکو ابن مسعود کہتے ہیں ت کہ
کہا اور پوچہا میں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا یہہ ستر برس کہ تمام وکامل ہوگا اون میں سے ہیں اوس وقت سے ہیں کہ باقی رہا یعنی شروع اون ستر برس کا بعد سینتیس یا
چہتیس یا سینتیس برس کی ہوگا یا اوس وقت سے کہ گذرا یعنی ابتداء اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور داخل ہیں یہہ سال بہی انمیں فرمایا تمام وقایم ہوگا ابتداء وقوع سے
کا گذرا نقل کی ہی یہہ ابوداود نی ف ح بعد گذرنی پینتیس یا چہتیس یا سینتیس کے اور یہہ تفسیر کہ ذکر کی اور منقح کی ہمنی کافی ہی بیچ شرح احادیث کی اور وجہ مختار اور موافق
لفظ کی بہی یہی ہی اور شارحین نی اس مقام میں زیادہ اس سے کلام کیا ہی واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نی معنی حدیث کی یہہ لکہی ہیں کہ مضطرب ہوگا دائرہ
اسلام کا سن پینتیس میں بسبب قتل عثمان کی اور چہتیس میں بسبب جنگ جمل کی اور سینتیس میں بسبب جنگ صفین کی پس اگر ہلاک ہوں بسبب غلبہ باغیوں کے
اور مغلوب ہونی امام حسن کی پس راہ اونکی راہ اونکی ہے ہلاک ہوئی اگلی امتوں میں سے اور ہوا اسیطرح جس وقت کہ مضطرب ہوئی حضرت حسن طرف مصالحت کی اور اگر قایم رہی
بالفرض بسبب غلبہ امام کی قایم رہی کا ستر برس انتہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ للمشرکین کانوا یعلقون علیہا اسلحتہم یقال لہا ذات
انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الہا کما لہم الہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن
سنن من کان قبلکم رواہ الترمذی روایت ہی ابی واقد لیثی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلی طرف غزوہ حنین کی ف ع کہ بعد
فتح مکہ کی اور حضرت کی ساتہہ بعضی نو مسلم تہی کہ اسلام کی احکام جانتی تہی ت گذری ایک درخت پر کہ تہا مشرکین کا لٹکاتی تہی اوسپر ہتیار اپنی ف ع اور اعتکاف کرتی گرد
اوسکی ت کہا جاتا تہا اوس درخت کو ذات انواط ف ح انواط جمع نوط کی ہی کہ وہ مصدر ہی بمعنی لٹکانی کی چونکہ ہتیار اوسپر لٹکاتی تہی اوسکا نام ذات انواط رکہا تہا اور
یہہ نام درخت معین کا تہا ت پس کہا بعضی نو مسلموں نی کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تہا یا رسول اللہ ٹہیرا لی ہمارے لیے بہی ایک درخت کہ اوسپر ہتیار لٹکاویں ہم اور اوسکا
ذات انواط نام رکہیں جیسا کہ مشرکونکی لیے ہی ذات انواط کہ اوسپر ہتیار لٹکاتی ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب و انکار کی سبحان اللہ کہنا تہا
ایسا ہی جیسا کہا قوم موسی نی موسی علیہ السلام ٹہیرا دو ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اوسکو جیسی کہ کافروں کی لیے ہیں معبود ف ع لیکن تفاوت دونوں کا پوشیدہ نہیں ہے اصلی کہ
مشتبہ قوم موسی کا ہی شبہ سے ت قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہی البتہ سوار ہوگی یعنی چلوگی تم راہیں اون لوگونکی کہ پہلی تم سی تہی ف ح نقل کی ہی یہہ ترمذی نی یعنی
بنی اسرائیل وغیرہ یہہ شکایت ہی اونکی احوال کی کہ ایسی باتیں کہتے اور کرتی ہیں کہ بسبب گمراہی حد سے گذر جاتی ہیں جیسی کہ اگلی امتوں سے ہوا وعن ابن المسیب
قال وقعت الفتنۃ الاولی یعنی مقتل عثمان فلم یبق من اصحاب بدر احد ثم وقعت الفتنۃ الثانیۃ یعنی الحرۃ
فلم یبق من اصحاب الحدیبیۃ احد ثم وقعت الفتنۃ الثالثۃ فلم ترتفع وبالناس طباخ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن مسیب
ف ع مسیب ساتہہ زبر یاء مشددہ کی ہی اور کبہی زیر سے بہی پڑہتی ہیں تابعی جلیل القدر ہیں اور خلفاء اربعہ کو پایا ہی ت واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلی واسطے کوئی فتنہ اسلام
میں واقع نہوا تہا مراد رکہتی ہیں ابن مسیب پہلی فتنہ سے مار ڈالنا یا زمانہ مار ڈالنی عثمان بن عفان کا پس نہ باقی رہا کوئی اون صحابہ میں سے کہ غزوہ بدر میں حاضر

ہوئی تہی ف ع ح لفظ یعنی حدیث مین کلام اوسیکا ہی کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی سنی تفسیر کے کلام ابن مسیب کے کہ پہلی فتنہ سی یہہ مراد تہی اونکی اور قلم سو نسخ کلام ابن مسیب کا اور مراد یہہ ہے کہ اصحاب بدر مرنی لگی اوس وقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمانؓ کا یہہ سینتیس مین اون کو کی باقی نرہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور یہہ مراد نہین ہی کہ اصحاب بدر قتل عثمانؓ کی بیچ ماری گئی ورمرگئی اوراسیطرح اسکی بعد کے جملہ کی معنی سمجھی چاہیئین اور حاصل یہہ کہ وہ مبتلا نہین ہوی بیچ فتنہ مین دو بار سبب اسکی کہ بچایا اونکو اللہ تعالی نی برکت غزوہ بدر کی اور سبب بدری ہونے کی جو آخر مری بیچ سعد بن ابی وقاص مین کہ چند سال پہلی جنگ حرہ کی مری ت پہر ہوا فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا ف ع حرہ نام ایک زمین کا ہی مدینہ کی کہ اوسمین سیاہ پتہر بہت ہین اور وہان کی جنگ مشہور ہی کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑہ گیا تہا اونکی لوٹنی مارنی کی لیی اور نہایت ظلم و زیادتی اوس سے ہوئی اور یہہ جنگ ہوی سنہ تریسٹہہ مین ت پس باقی رہا کوئی اون اصحاب مین سے کہ حدیبیہ مین حاضر تہی یعنی بیعۃ الرضوان والی پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا پس گیا وہ فتنہ سحال مین کہ لوگون مین قوت اور فربہی ہو ف ع ح نقل کی یہہ بخاری نی طباخ ساتہہ ط کے اور تخفیف ب کی اور کبہی تہہ بیش ط کی بہی آتا ہی بمعنی قوت اور فربہی کی پہر استعمال کیا گیا ہی عقل مین اور یہہ کہا جاتا ہی فلان کو طباخ نہین ہے یعنی عقل نہین ہے اوسکو اور خیر نہین اوسکی پاس اور مراد یہہ ہے کہ اوس فتنہ مین نہین باقی رہا لوگون یعنی تابعین مین کوئی صحابہ مین سے اور حواشی مین لکہا ہی کہ مراد تیسری فتنہ سی خروج ابن حمزہ خارجی کا ہی بیچ زمانی مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کی اور کرمانی نی کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہی ساتہہ عبد اللہ بن زبیر اور اہل مکہ کی اوسمین تخریب کعبہ کی بہی ہوی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر مین ہوا بیچ زمانہ عبد الملک بن مروان کی انتہی لیکن اس تقدیر پر یہہ صحیح نہین ہوتا کہ صحابہ مین سے کوئی باقی تہا اسلیی کہ اوسمین جماعت صحابہ کی تہی پس قول اول صحیح ہی

باب الملاحم

باب ہی بیچ بیان لڑائی اور قتال کی ف ع ح لفظ ملاحم ساتہہ زبر میم اور زیر ح کی ہی جمع ملحمہ یعنی معرکہ اور جگہہ قتال کی مشتق ہی یا تو لحم سی بسبب ہونی گوشت ماری گئیون کی اوسمین یا مشتق ہی لحمہ کپڑی سی یعنی بانی کی ہی بسبب مشتبک ہونے اور اختلاط لوگون کی اوسمین مانند اختلاط لحمہ یعنی بانی کی ساتہہ تانی کی اور پہلی معنی مناسب تر اور قریب ہین اور ملحمہ بمعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بہی آتا ہی اور صراح مین ہے ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور سابق مین ذکر ہی ان لڑائیون کا کہ مخصوص ہین بیچ گروہون معین کی بیچ مکانون مخصوصہ اور شہرون معینہ کی اور اسی لحاظ سی اس باب کو جدا لائی باب الفتن سی کہ اوسمین قتال کا اکثر محل وسیم تہا

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِيْ بِهِ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهُ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيْطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان اونکی قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک ف ح یعنی دونون دعوی ہین اسلام کا رکہین گے اور دونون گروہ مسلمان ہونگی اور دونون دعوی حقانیت کا رکہین گے اور ہر ایک اپنی گمان واعتقاد مین حق پر ہونگی کہا علما نی کہ مراد ان دو گروہون سی بعد معاویہ اور علیؓ کی ہین جیسی کہ حضرت علیؓ نی فرمایا اخواننا بغوا علینا اور یہہ بہی آیا ہی کہ ایک کو معاویہ کی جانب سی اونکی پاس قید کر لائی ایک شخص نی اونکی جماعت مین سے اوسکی حال کا پوچہا کہا کہ مین جانتا ہون کہ یہہ مسلمان اچہا اسلام رکہتا تہا فرمایا کیا کہتا ہی تو وہ اب بہی مسلمان ہی اور اس حیثیت مین لیل ہی بطلان قول خوارج کی کہ کہتی ہین دونون جماعتین کافر

ہیں اور اونکے رد اور بطلان میں قول روافض کی کہ کہتے ہیں مخالف علی کے کافر ہیں ت اور نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوٹھائی جاویگی یعنی پیدا ہونگی بڑی فسادی
فریبی جو کہ جھوٹ بنا دینگے اللہ اور رسول پر قریب تیس کے ف ع اور ایک حدیث میں تیس فرمائی اور یہانپر قریب تیس کے تو وہان بھی قریب تیس کی مراد ہوں مسامحۃً
تیس فرمائی یا یہہ کہ آخر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال و ابہام کی ہوئی ہو اور پہر بقید تیس کے اور اسیطرح نہیں منافی ہے روایت طبرانی کی عن ابن
عمرو لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیے کہ مراد اوس سے کثرت ہے یا تیس مقید ہیں ساتھ دعوی نبوۃ کی اور باقی بغیر اوسکی اور احتمال ہے کہ ستر غیر تیس کی ہوں کہ
سب ستر ہو جائیں واللہ اعلم ت ہر ایک اونمیں سے گمان و دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاویگا اور اوٹھایا جاویگا
علم ف ع یعنی نفع دینے والا کہ متعلق ہے کتاب و سنت سے ساتھ مرنے علماء اہل سنت و جماعت کی پس بہت ہونگے جاہل و بدعتی موت عالم سے ت اور
نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ بہت ہونگی زلزلی ف ع یعنی حسی کہ وہ ہلنا زمین کا ہے یا معنوی کہ وہ طرح طرح کی بلائیں ہیں ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ع مراد
ہے اس سے زمانہ حضرت امام مہدی کا کہ جب امن ہوگا زمین میں اور خوش گذریگی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسی کہ خاصیت ہے زمانہ عیش و راحت کی کہ ہرچند دراز ہو
کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگی فتنے اور آپس میں مسلمانوں میں بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل
ہے ف ع یعنی مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنے کی وجود میں آویگا اور یہہ تفسیر کسی راوی کی ہے ت اور یہانتک کہ بہت ہوگی درمیان تمہارے مال
پس بہت بہت ہوگی یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کریگا صدقہ اوسکا ف ع یہہ جو عبارت ہے حدیث میں حتی یہم الخ کہ جسکا یہہ
ترجمہ لکھا اسمیں کئی وجہیں ہیں اول تو یہہ کہ یہم ساتھ پیش ی کی اور زیر ہ کی پڑہیں اور رب ساتھ نصب کے بنا بر اسکی کہ مفعول ہے یہم کا اور فاعل اوسکا من
یقبل ساتھ حذف مضاف کے کہ فقدان ہے اور یہہ روایت مشہور تر ہے اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈھونڈنا
اوس شخص کا کہ قبول کرے اوسکی صدقہ کو یعنی بہت ڈھونڈیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اوسکی لے اور کم پاویگا بسبب کم ہونے محتاجوں کی دوسرے یہہ کہ یسا زبر ی اور
پیش ہ کی پڑہیں یہم سے بمعنی قصد کی اور رب مرفوع اس صورت میں مسلمان فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کرے اور بہت ڈھونڈے صاحب مال اوس شخص کو
کہ لیوے صدقہ اوسکا اور تیسری یہم ساتھ زبر ی اور پیش ہ کی اور رب منصوب یہم سے بمعنی غمگین کریگی کہ متعدی بھی آیا ہے کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو
نہ پانا فقیر کا کہ قبول کرے اوسکی صدقہ کو ت اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہے اوسکی صدقہ دینے کا روبرو اوس شخص کے کہ گمان کرتا ہے اوسکی
قبول کریگا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو اوسپر نہیں حاجت مجھکو اسکی یعنی بسبب غنا قلبی اور ظاہری کی یہہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگے لوگ بیچ بنانے
لنبی عمارتوں کی ف ع جیسی اسوقت میں کہ لوگ فخر کرتے ہیں بڑی بڑی مکان بنانے کا اور جو مکان کہ بہلا ہوتے ہیں اونکو ڈھا دیتے ہیں اور اونکو گھر اور باغ وغیرہ سیر کے
مکان ٹھیراتے ہیں ت اور یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا اے کاشکے ہوتا میں جگہہ اسکی ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکروں امور
دین کے یا بسبب کثرت بلاؤں اور فتنوں کی یہہ آرزو کریگا کاشکے میں مردہ ہوتا نہ دیکھتا یہہ فتنے ت اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کیطرف سے ف ع شرح اسکی
بیچ باب العلامات بین یدی الساعۃ کی آویگی اور اوس دن سے توبہ کی دروازے بند ہو جاوینگے بعد اسکی توبہ قبول نہیں ہونگی جیسی کہ فرمایا ت پس جب نکلیگا آفتاب
مغرب کیطرف سے اور دیکھینگے اوسکو آدمی ایمان لاوینگے سب اور یہہ امر آخرت ظاہر ہو جاویگا پس یہہ وقت ہے کہ نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس روز
ایسا نفس کہ ایمان نہ لایا تھا پہلے اوس دن کی اور نہ نفع دیگا کسب نا نفس کا نیکی کو اپنی ایمان میں اگر کسب کی تھی پہلے اوس روز کی ف ع اور بعضوں نے کہا تقدیر
اسکی یہہ ہے کہ نہیں نفع دیگا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب کرنا اوسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تھا پہلے سے یا کسب کی تھی نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہے یعنی نہیں نفع دیگا
اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہوں سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کے لیے ہے پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اوسکو توبہ شرک سے اور نہ توبہ گناہوں سے
ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہے قیامت کا اس حالت میں کہ کھولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنے ف ع یعنی بیچنے خریدنے کی

لیوی اور اضافت کپڑی کی ایک کے طرف اون دونون مین سے ایسلیے ہی کہ وہ مالک اوسکا اور دوسری کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اوسکا ہی **ت** پس خرید و فروخت نہین کر چکین
گی اوسکو اور نہین لپیٹینگی اوسکو اسی حال مین ہونگی کہ قیامت قایم ہو گی اور البتہ قایم ہو گی قیامت اس حال مین کہ پہرا ہو گا ایک شخص ساتھہ دودہ اوٹنی اپنی کی پس نہ پیویگا
اوسکو **ف ح** یعنی اوٹنی کا دودہ گہر لایا ہو گا اور ہنوز اوسکو پیا نہو گا کہ قیامت آپہونچی گی **ت** اور البتہ قایم ہو گی قیامت اس حالت مین کہ ایک شخص
لیپتا اور درست کرتا ہو گا حوض اپنا یعنی تاکہ اپنی جانورونکو اوسمین پانی پلاوی پس نہین پلایا ہو گا اوسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قایم ہو گی قیامت اسحالت مین
کہ تحقیق اوٹہایا ہو گا آدمی نی لقمہ طرف منہ اپنی کی پس نہ کہا سکیگا اوسکو کہ قیامت آپہنچی گی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** یعنی قیامت یکایک آجاویگی لوگ کاروبار
مین ہونگی کہ آپہنچی گی اور مراد قیامت سی نفخہ پہلا ہی کہ اوس سے مرجاوینگی لیکن علامتین پہلے اوسکی دیکہین گی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ ذُلْفَ
الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ نہین قایم ہو گی قیامت یہانتک کہ لڑو گی تم ایک قوم سی کہ پاپوشین اونکی چمڑون بالدار کی باعث کیی ہونگی اور یہانتک کہ لڑو گی تم ترکونسی **ف**
ح کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام بدر کلان اونکا ہی اور صورت اونکی یہہ ہی **ت** چہوٹی آنکہون والی سرخ چہری مٹہی ہوئی ناکین گویا کہ منہ اونکی سپرین
ہین چمڑون تہ بتہ کی **ف ع** مجان ساتہہ زبر میم اور تشدید نون کی جمع مجن کی کہ میم کی زیر سی ہی یعنی سپر کی اور مشابہت دی اونکی مونہون کو ساتہہ سپر کے
بسبب پہیلی ہوئی ہونی اونکی اور اونکی گول ہونی کو ساتہہ مطرقہ یعنی سپر چمڑی تہ بتہ کی بسبب موٹی ہونی اور کثرت گوشت اونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ
الْوُجُوْہِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْیُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ
عِرَاضَ الْوُجُوْہِ اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہو گی قیامت یہانتک کہ لڑو گی تم خوز اور کرمان
سی کہ عجمیون سی ہین **ف ح** خوز ساتہہ پیش خ اور جزم واو کی آخر مین ز ہی نام ایک گروہ کا ہی منسوب اونکا طرف خوزستان سی اور کرمان ساتہہ زیر اور زبر کاف کی نام
ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کی **ت** وصفت خوز اور کرمان کی یہہ ہی کہ سرخ مونہہ پست بینی خورد چشم مونہہ اونکی مانند سپرون تو برتو
کی پاپوشین اونکی بالدار نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت بخاری کی مین عمرو بن تغلب سی بجای سرخ منہ کی چکلی منہ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَهُوْدَ فَیَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی یَخْتَبِیَ الْیَهُوْدِیُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ
وَالشَّجَرِ فَیَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ یَا مُسْلِمُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ خَلْفِیْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ
الْیَهُوْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہو گی قیامت یہانتک کہ لڑینگی
مسلمان یہودیون سی پس مارینگی یہودیون کو مسلمان یعنی غالب ہو جاوینگی اونپر مسلمان یہانتک کہ چہپیگا یہودی پیچہی پتہر کی اور درخت کی پس کہیگا پتہر اور
درخت یعنی دونون یا ایک اونمین سی ای مسلمان ای بندی اللہ کی یہہ یہودی پیچہی میری ہی پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد **ف ح** یہہ استثنا ہی درختسی یعنی سب
درخت آگاہ کرینگی مگر غرقد نہین کریگا اور غرقد ساتہہ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کی نام ایک درخت خاردار کا ہی مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتی ہین
اضافت اسکی طرف کرتی ہین اسلیے کہ اگلی زمانہ مین درخت وہان بہت تہی اور یہہ درخت یہود کو کہ ساتہہ اوسکی پناہ لاوی گا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین دیگا
اور پوشیدہ رکہیگا **ت** اسلیے کہ وہ درخت یہودیون کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ح ع** اور اوسکو اونکی ساتہہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوا خدا اور
رسول اوسکی کی نہین جانتی اور کہا ہی بعضون نی کہ یہہ ہو گا بعد نکلنی دجال کی جسوقت کہ لڑین گی مسلمانون سی یہودی کہ تابع ہونگی دجال کی **وعنه** قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہونیکی قیامت یہانتک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان مین سے ف ع قحطان ساتھہ زبر قاف اور جزم حے کی اتوال مین ہی ت ہانکیگا وہ شخص لوگون کو ساتھہ لاٹھی اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی ف ح ع یہہ کنایہ ہی اس سی کہ طاعت کرینگی لوگ اوسکی اور اتفاق کرینگی اوسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اونپر اور مسخر کریگا اونکو اور احتمال ہی کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتھہ عصا کی جیسا کہا بعضون نی کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ جیسی کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تمام ہوگی دن اور رات یعنی نہین منقطع ہوگی کا زمانہ اور نہین آویگی قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے ف ع موالی ساتھہ میم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی یہہ ہین یہانتک کہ ہوگا وہ حاکم لوگون پر کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ نقل کی یہہ مسلم نی اور بعضی نسخون مین جہجاہ ساتھہ دو ہیون کی اور بعضون مین جہجا ساتھہ حذف ہ آخر کی ہی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی البتہ کھولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سی گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع آل کسری مین لفظ آل کا زاید ہی یا مراد اوس سی اہل و تابعدار اوسکی اور کسری ساتھہ زیر اور زبر کاف کے معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتھہ زبر قاف کی اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مداین مین کہ اہل فارس اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنائی گئی ہی جگہہ اوسکی مسجد مداین کی اور یہہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رض کی نکالا گیا

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچھی اوسکی ف ع ہلاک ہوا یہہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہی کہ ہلاک ہوگا ملک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی کی یا دعا و تفاول ہی ت پس نہوگا کسری بعد اوسکی ف ع ح یعنی بعد کسری کی کہ موجود تھا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہہ ہین کہ نہین مالک ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکی قیامت کی دن تک اور یہہ بات اوس وقت فرمائی کہ خسرو نی نامہ آنحضرت کا پہاڑ ڈالا ت اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹی جاوینگی خزانی اونکی راہ خدا مین اور نام رکھا آنحضرت نی لڑائی کا فریب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح اور یہہ عطف ہی قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نی اور نام رکھا آنحضرت نی الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تھا طرف اسکی کہ ہلاک کسری اور قیصر کا اور لینا اونکی خزانون کا ہوگا ساتھہ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ کو ساتھہ جایز ہونی اوسکی تاکہ نہ وہم کرین وہ کہ فریب قبیل غدر اور خیانت سی ہی پس فرمایا کہ جنگ کرنی مین ساتھہ دشمنون کے فریب اور حیلہ راہ پاتی ہین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کی دخل کرتی ہین جیسی کہ اپنی لشکر کو حیلون سے دشمن کے آنکھون مین بہت دکھاوین یا معرکہ مین ایک طرف جاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہون اونپر یکایک جا پڑین اور مانند اسکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھہ پیش اور زبر خ کی اور جزم دال کی اور ساتھہ پیش دال کی اور زبر اسکی بھی آیا ہی اور ساتھہ زبر خ اور جزم دال کی فصیح تر ہی **وعن** نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا

اللہ ثم فارس فیفتحہا اللہ ثم تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سی کہ تہی
ہی سعد بن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہی اسلام لایا فتح مکہ مین کہا کہ فرمایا آنحضرت نی جنگ کروگی یعنی بعد میری جزیرہ عرب سی ف ح ع یعنی ولایت عرب سی اور اوسکو جزیرہ کہا اس
سبب سی کہ احاطہ کیا ہی ریانی اوسکو ہر طرف سی اور وہ مکہ اور مدینہ او ریمامہ اور یمن ہی پس معنی یہہ ہین کہ جنگ کروگی بقیہ جزیرہ سی ساری جزیرہ سی بابن حیثیت کہ نہین چہوڑا
جاویگا کافر اوسمین ت پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالی تمہاری ہاتہہ پر پہر جنگ کروگی ولایت فارس سی پس فتح کریگا اوسکو اللہ پہر جنگ کروگی روم سی پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالی پہر جنگ کروگی دجال سی پس فتح دیگا اوسپر اللہ نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح یعنی اوسکو مقہور و مغلوب کریگا اور ملک اوسکا ہاتہہ آگیا ہوگا تمہارے
ہاتہہ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسی کی ہاتہہ سی کہ وہ اوتریں گی مسلمانون کی مدد کی لیی اور خطاب اسمین صحابہ کو ہی اور مراد امت ہی **وعن** عوف بن
مالک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح
بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ
لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت
کل غایۃ اثنا عشر الفا رواہ البخاری اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ غزوہ تبوک کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی بیچ
شام سی اور حال یہہ کہ آنحضرت چمڑی کی خیمہ مین تہی فرمایا گن تو چہہ چیزون کو پہلی ان قیامت سی یعنی چہہ چیزین علامات قیامت سی جان کہ پہلی اونکی واقع ہوگی اول
مرنا میرا کہ جبتک مین تم مین ہون قیامت برپا نہین ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا ف ح یعنی جبتک بیت المقدس کو فتح نہین کروگی قیامت قایم نہین ہوگی
اور لفظ مقدس ساتہہ زبر میم اور جزم قاف او زیر دال کی بروزن مجلس کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ پیش میم اور زبر قاف اور دال شدہ کی بروزن معظم کی ت تیسری بار
عام کہ پیدا ہو تم مین مانند بیماری بکریونکی ف ع قعاص ساتہہ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہی کہ مواشی مین پیدا ہوتی ہی اور یکایک وہ مرجاتی ہین اور مراد اسی
وہ وبا ہی کہ حضرت عمر کی زمانہ مین پیدا ہوئی اور تین روز کی عرصہ مین ستر ہزار آدمی مرگئی اور لشکرگاہ مسلمانونکا اوسوقت عمواس تہا اور یہی اوسکو طاعون عمواس کہتی
ہین اور یہہ اول طاعون ہی کہ اسلام مین واقع ہوا ت چوتہی بہت ہونا مال کا لوگون مین یہانتک کہ دی جاوینگی مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض او قلیل اور حقیر جانیگا
اوسکو ف ع یہہ ہوا حضرت عثمان کی خلافت مین وقت فتوح کی ت پانچوین پیدا ہونا فتنہ او جنگ کا کہ نہین رہیگا کوئی گہر عرب سی مگر داخل ہوگا اثر اور شر
اوس فتنہ کی اوس گہر مین ف ح لکہا ہی علمانی کہ مراد اس سی قتل حضرت عثمان کا ہی جس فتنہ کہ بعد حضرت کی پیدا ہوئی ت چہٹی صلح کہ ہوگی درمیان تمہاری اور
درمیان روم کی ف ع بنوالاصفر نام روم کا ہی اسلیکی پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحق نبی زرد رنگ تہا مایل سفیدی کی پس عہدشکنی کرینگی
وہ پس آوینگی تم پر نیچی اسی نشانونکی ف ح لفظ غایۃ ساتہہ غین معجمہ او ری کی نشان کہ جنگ مین ہمراہ سردارونکی ہوتی ہین اور بعضی روایتون مین غابۃ ساتہہ با موحدہ
کی آیا ہی یعنی بیشہ کی تشبیہہ دی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانونکی ساتہہ بیشہ کی ت نیچی ہر نشان کی بارہ ہزار آدمی ہونگی نقل کی یہہ بخاری نی ف مقصود
بیان کرنا انبوہی لشکر کا ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم
بالاعماق او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اہل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین
سبوا منا نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم فینہزم ثلث لا یتوب اللہ علیہم
ابدا ویقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینما ہم
یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اہلیکم فیخرجون
وذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما ہم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلوۃ فینزل

عیسی بن مریم فامّہم فاذا رآہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربتہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوتریں گی روم اعماق میں ف ع اعماق ساتھ زبر ہمزہ کی نام ایک جگہہ کا ہی اطراف مدینہ میں ہے ت یا دابق میں ف ع
دابق ساتھ زبر بے کی اور کبھی زیر بھی بجاتی ہی نام ایک جگہہ کا ہی بازار مدینہ سی اور مفاتیح میں ہی کہ وہ دونون موضع ہین او شک راوی کی لیی ہی ت پس نکلیگا طرف
اونکی ایک لشکر مدینہ سی ف ع کہا ابن ملک نی کہا بعضون نی کہ مراد مدینہ سی حلب ہی اور اعماق اور دابق دونون موضع ہین قریب اوسکی اور بعضون نی کہا مراد مدینہ سی دمشق ہی
اور کہا ازہار مین کہ یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد مدینہ سی مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہہ قول ضعیف ہی اسلیی کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اوسوقت مین ت بہترین لوگون
زمین کے سی اوسدن ف ع من خیار اہل الارض بیان ہے جیش کا اور لفظ اوسدن سے احتراز ہی مانبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی ت پس جسوقت کہ صف باندہین گی یعنی لڑائی
کی لیی کہینگے روم خالی کردو جگہہ درمیان ہماری اور درمیان اون لوگون کی کہ بندی پکڑلائی ہین ہم مین سی لڑین ہم اونسی ف ع یعنی جن مسلمانون نی کہ جہاد
کیا ہی ہمپر اور اسیر کیا ہی ایک جماعت کو ہم مین سے اونکو ہماری سپرد کرو تا لڑین ہم اونسی اور بدلہ اپنا لیوین غرض فریب دینا مسلمانونکا اور تفرقہ ڈالنی اونکی بات مین ہی
ت پس کہین گی مسلمان قسم ہی اسکی نہین خالی کرینگی ہم درمیان تمہاری اور درمیان مسلمان بہائیون اپنی کی اور نہین چہوڑینگی ہم تمکو ساتہہ اونکی پس لڑین گے
مسلمان روم سی پس شکست کہاوینگی تہائی مسلمان اور بہاگ جاوینگی نہین رجوع کریگا اللہ تعالی ساتہہ رحمت کی اوپر کبہی ف ع یہہ کنایہ ہی اس سی کہ وہ کفر پر
مرینگی اور عذاب ہیگا اونپر ہمیشہ ت اور مارے جاوین گی تہائی اونکی وہ بہترین شہدا کی ہونگی نزدیک خدا کی اور فتح کرینگی تہائی مسلمان باقی یعنی روم کی شہرون کو
نہین فتنہ مین ڈالی جاوین گی کبہی ف ع یعنی نہین مبتلا کئی جاوینگی کسی بلا مین اور نہین امتحان کئی جاوین گی ساتہہ مقاتلہ کی یا نہین عذاب دیی جاوین گی کبہی
اسمین اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونی اونکی کا ت پہر فتح کرینگی قسطنطنیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہی مشہور ساتہہ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور
جزم نون کی بعد اوسکی طا مکسور اور ی ساکن بعد اسکی نون مفتوح پہلی ت کی اور بعضون نی ساتہہ زیادتی ی مشدد کی بعد نون دوسری کی تصحیح کی ہی چنانچہ اکثر مشکوۃ کی
نسخون مین اسیطرح ہی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زیادتی ی مخففہ کی بدلی ی مشددہ کی اور او دونون صورتون مین نون اخیر کو زبر ہوا اور یہہ بڑا شہر ہی روم کی شہرون سی کہ دار السلطنت
روم کا ہی اور اوسکو استنبول بہی کہتی ہین اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سی ہی اور کہا ترمذی نی کہ قسطنطنیہ بعضی صحابہ کی ہاتہہ مین فتح ہوئی اور نزدیک نکلنے دجال
کی بہی فتح ہوگی جیسی کہ فرمایا ت پس اوسوقت کہ تقسیم کرتی ہونگی مسلمان غنیمتین حال انکہ لٹکائی ہون گی تلوارین اپنی درخت زیتون پر ناگہان آواز دیگا اون مین
شیطان یہہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچہی تمہاری آیا تمہاری اہل و اولاد مین پس نکلین گے یعنی لشکر مدینہ کا یہہ خبر سنتی ہی قسطنطنیہ سے اور یہہ خبر شیطان کی جہوٹی ہوگی دجال
ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگی مسلمان شام مین نکلیگا دجال ف ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد شام سی قدس ہے کہ وہ اسمین سی ہی اسلیی کہ بعض روایات مین تصریح
ہی ساتہہ اسکی ت پس اوسوقت یہہ تیاری کرتی ہونگی لڑائی کی برابر کرین گی صفین ناگہان قایم کیجاوی گی نماز ف اور نسخہ صحیحہ مین اذ ساتہہ الف کی ہی یعنی وقت
تکبیر کہنے مؤذن کی نماز کی لیی ت پس اوتریگی عیسی بن مریم ف ع یعنی آسمان سی اوپر منارہ مسجد دمشق کی پہر آوینگی قدس مین ت پس امام ہون سکے
حضرت عیسی مسلمانونکی ف ع نماز مین اور جملہ مسلمانون سی امام مہدی بہی ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ آگی بڑہاوینگی امامت کی لیی حضرت عیسی امام مہدی
کو اور سبب بیان کرینگی کہ نماز تمہاری ہی لیی قایم کی گئی ہی اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ مین امیر نہین ہون بالاستقلال بلکہ مین مقرر اور موید
ہون پہر بعد اسکی امامت کرتی رہین گی عیسی انکی ہمیشہ پس اس فرمانی مین کہ امام ہونگی تغلیب ہے یا کرین گی امامت مجازا یعنی امر کرینگی اونکی امام کو امامت کا
اور ہوگا دجال اوسوقت گہیری ہوئی مسلمانون کو ت پس جب دیکہی گا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنی دجال گہلنی لگیگا جیسا نمک گہلتا ہی پانی مین پس
اگر چہوڑ دین حضرت عیسی اوسکو دجال خود او رنہ مار ڈالین البتہ گہل جاوی یہانتک کہ مر جاوی وہ بن مارے لیکن قتل کریگا اوسکو خدا تعالی حضرت عیسی کی ہاتہہ
یعنی حکم اور ارادہ الہی یون ہی ہی ہلاک اوسکا حضرت عیسی کی ہاتہہ پر ہو پس دکہلاوین گی عیسی اونکو یعنی مسلمانون کو یا کافرونکو اسکو یعنی دجال کا خون

نبری مین نقل کی ہے مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال ان الساعة لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمة ثم قال عدو
یجمعون لاہل الشام ویجمع لہم اہل الاسلام یعنی الروم فیتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینہم اللیل فیفیء
ہؤلاء وہؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة ثم یتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینہم اللیل فیفیء ہؤلاء وہؤلاء
کل غیر غالب وتفنی الشرطة ثم یتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یمسوا فیفیء ہؤلاء وہؤلاء کل غیر غالب و
تفنی الشرطة فاذا کان یوم الرابع نہد الیہم بقیة اہل الاسلام فیجعل اللہ الدبرة علیہم فیقتتلون مقتلة لم یر مثلہا حتی ان الطائر
لیمر بجنباتہم فلا یخلفہم حتی یخر میتا فیتعاد بنو الاب کانوا مائة فلا یجدونہ بقی منہم الا الرجل الواحد فبای غنیمة یفرح او
ای میراث یقسم فبینا ہم کذلک اذ سمعوا بباس ہو اکبر من ذلک فجاءہم الصریخ ان الدجال قد خلفہم فی ذراریہم فیرفضون
ما فی ایدیہم ویقبلون فیبعثون عشرة فوارس طلیعة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اسماءہم واسماء
اباۂم والوان خیولہم ہم خیر فوارس او من خیر فوارس علی ظہر الارض یومئذ رواہ مسلم

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ تحقیق قیامت نہیں قائم ہوگی یہانتک کہ نہ بانٹی جاویگی میراث **ف ع** یعنی بسبب کثرت مارے جانے مسلمانوں کی یا بسبب
اوٹھ جانے شرع کی جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ میں یا بسبب کثرت فوتیوں کی نوبت تقسیم کے نہیں پہنچے گی **ت** اور نہ خوش کیے جاوینگے یعنی نہیں خوش ہونگے لوگ
بسبب غنیمت کی **ف ع** یا تو بسبب قلت کی یا بسبب خیانت کی پس نہیں خوش ہونگے ساتھ اوسکے اہل بانٹ **ت** پھر کہا ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس
قصے کی کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگے لشکر واسطے مقاتلہ اہل شام کے اور جمع کرینگے واسطے قتال ان دشمنوں کے مسلمان بھی لشکر مراد ہے دشمن سے روم پس انتخاب کرینگے اور
چنین گے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج کو کہ آگے بھیجیں گے تا جنگ کرے اور مر جاوے پھرے وہ فوج مگر غالب اور فتحیاب **ف ع ح** یہ جملہ صفت کا شرطہ موحدہ
ہے شرطہ کی اور معنی یہ ہیں کہ مسلمان بھیجیں گے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں اور ثابت رہیں یہانتک کہ مارے جاویں یا غالب ہوں شرطہ ساتھ پیش
شین اور زبر را اور جزم او سکے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہووے واسطے مرنے کی اور تشترط باب تفعل سے نکالا گیا ہے اور تشترط باب افتعال سے
بھی روایت ہے **ت** پس لڑینگے مسلمان اور کافر یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات اور باز رکھیگی اونکو لڑائی سے پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں
اپنی کی ہر ایک یعنی دونوں فریق میں سے غیر غالب ہے اور غیر مغلوب ہونگی اور فنا ہوجاویگی یعنی ماری جاوے گی وہ فوج کہ پہلے بھیجی گئی تھی لڑنے کے لیے **ف ع** یہاں
شرطہ بمعنی جنس کی ہے یعنی جانبین کے اگلی فوجیں ماری جاوینگی حاصل یہ ہے اور فوجیں طرفین کی پھر آوینگی اور نہیں ہوگا غلبہ کسیکو دوسرے پر اور اگلی فوجیں
طرفین کے فنا ہوجاوینگی ورنہ اگر ہو غلبہ اونکے لیے کہ فنا ہوا اگلی فوج اونکی حال انکہ کہا ہے کہ ہر ایک غیر غالب ہونگی پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو واسطے مرنے کی
کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنی کی ہر ایک غیر غالب اور فنا ہوجاویگی فوج
کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو مرنے کے لیے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہانتک کہ شام کرینگے پس پھرینگے مسلمان اور کافر ہر ایک غیر
غالب اور فنا ہوجاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پس جب ہوگا دن چوتھا اوٹھینگے اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کے باقی اہل اسلام پس کریگا اللہ تعالے
شکست کفار پر **ف ع** دبرہ ساتھ زبر دال مہملہ اور ب موحدہ کی اسم ہے دبار سے روایت کیا گیا ہے دبار بھی معنی دونوں کی ہزیمت یعنی شکست کے ہیں **ت** پس لڑینگے
لڑنا کہ نہیں دیکھا گیا ہے مثل اوسکی یہانتک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنے کا اونکی جوانب یعنی اطراف پر پس نہیں چھوڑیگا اونکو یعنی نہیں تجاوز کریگا اون سے یہانتک کہ گر پڑیگا زمین پر مردہ
ف ع یعنی اگر جانور اوڑیگا اون مردوں پر تو نہیں پہنچیگا اونکی آخر تک یہانتک کہ گر پڑیگا مر کر بسبب اونکی بو کی یا بسبب دراز ہونے مسافت کی او سطرف سے او سطرف تک تجاوز نہ کریگا اور نہ پیچھے اوڑ
گر پڑیگا مر کر **ت** پھر گنینگے بیٹے ایک باپ کے کہ تھے سو **ف ع** یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی میں سب آپس میں قرابتی ایک جد کے ہونگے وہ جو اپنے کو شمار کرینگے تو تھے سو پس پاوینگے ہو کر بارہ ہو

اونسی مگر ایک مرد ف ع خلاصہ معنی کا یہہ کہ وہ شروع کرینگی گننا نفسون اپنی کا پس شروع کریگی ہر جماعت گننا اقارب اپنی کا پس نہین پائینگی سو مین سی مگر ایک بسبب بہت
مارے جانیکی ت پس ساتہہ کس غنیمت کی خوش کیجاوینگی ف ع لفظ فبای مین ف تفریعیہ ہی یا فصیحہ ہی کہا طیبی نے کہ یہہ جزا ہی شرط محذوف کی مبہم فرمایا پہلی ان
الساعة لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمة اس حیثیت سی کہ مطلق کہا اوسکو پہر بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی عدو اخ باطل یتق کہ یہہ تقیید ہی ساتہہ اس صفت
کی یعنی تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سی اسلیے نہین ہو نیکی کہ جہان اتنی نہ رہی وہان تقسیم کہان اور خوشی کہان پس اس صورت مین صحیح ہوگا یہہ کہ کہا جاوی پس جب ہوا ایسا
تو پس ساتہہ کس غنیمت کی خوش ہونگی انتہی ت یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس اوسوقت مین کہ وہ ہونگی اسطرح ناگاہ سنینگے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگتر اور
سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سی پہر آویگی مسلمانون کو آواز یعنی فریاد کی یہہ کہ دجال پیچہی اونکی آیا ہی اونکی اولاد مین پس چہوڑ دینگے اور ڈالدینگی جو چیز کو کہ بیچ ہاتہون اونکی کے
ہی یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کی و متوجہ ہونگی طرف دجال کی پس بہیجینگے دس سوار مطلع ہونیکو حال دشمن کے سی ف ع لفظ طلیعہ وزن کریمہ
کی وہ شخص کہ بہیجا جاوے تا کہ مطلع ہو حال دشمن کے سی مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنی فاعل کی برابر ہی اسمین واحد و جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون
نام اون دس سوارون کے اور نام اونکی باپونکی اور رنگ اونکی گہوڑونکی ف ع اسمین معجزہ ہی حضرت کا اور دلیل ہی اسپر کہ علم اللہ تعالی کا محیط ہی ہر چیز کی کلیات
و جزئیات کو وہ بہترین سوارون کی یا فرمایا بہترین سوارون مین سے ہونگی پشت زمین پر اوس دن نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِی هُرَیرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِینَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی
یَغْزُوَهَا سَبْعُونَ اَلْفًا مِنْ بَنِی اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ یُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ یَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ
فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ یَزِیدَ الرَّاوِی لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ الَّذِی فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُولُونَ الثَّانِیَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ
جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ یَقُولُونَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَهُمْ فَیَدْخُلُونَهَا فَیَغْنَمُونَ فَبَیْنَا هُمْ یَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ
الصَّرِیخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُکُونَ کُلَّ شَیْءٍ وَیَرْجِعُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کیا سنا ہی تمنی ایک شہر کہ ایک جانب اوسکی جنگل مین ہی اور ایک دریا مین کہا صحابہ نی ہان یا رسول اللہ سنا ہی ہمنی ف ع کہا ایک شارح نی کہ یہہ شہر روم مین کہا بعضون
نی ظاہر یہہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہی اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سی ہے انتہی اور احتمال ہی کہ وہ اور شہر ہو ملک ظاہر یہی ہی اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتہہ بہت سے کشت و
خون کی اور یہہ شہر فتح ہوگا نری تہلیل و تکبیر سی ت فرمایا حضرت نی کہ برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ جنگ کرینگی اوس شہر والون سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحق مین
سی ف ع کہا مظہر نی کہ گروہ شام کی اولاد اسحق سی ہین اور وہ مسلمان تہی انتہی اور احتمال ہی کہ اونکی ساتہہ اور بہی ہون سوای اونکی اولاد اسمعیل مین سی کہ وہ عرب مین
یا غیر اونکی اور مسلمان اور اختصار کیا اونکی ذکر پر از راہ غلبہ یہی اونکی اور نیز کہ سوای اونکی ہین اور احتمال ہی یہہ کہ خاص یہی ہون ت پس جب آوینگی اولاد اسحق
اوس شہر پر یا راہ جنگ کی اوترینگی یعنی نواحی اوس شہر مین محاصرہ کر کر اوسکی رہنیوالون کو پس جنگ نہین کرینگی اوس شہر والون سی ساتہہ ہتیار ونکی اور پہینکینگے
کی طرف اون کی تیر ف ع یہہ تخصیص بعد تعمیم کی ہی واسطی تاکید افادہ عموم نفی کی بلکہ ت کہینگی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو جانبون
اوسکی مین سی یعنی ایکطرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نی کہ راوی ہی اس حدیث کا ہی نہین گمان کرتا مین ابو ہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا مین ہے یعنی حرم نہین
سمجھو اسکا گمان ہی کیونکہا پہر کہینگی مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اوسکی یعنی جو کہ جنگل مین ہے پہر کہینگی تیسری بار لا الہ الا
اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاویگی اونکی لیے پس داخل ہونگی اوسمین پس لوٹینگی یعنی جو کچہہ اوسمین ہوگا پس اوسوقت کہ بانٹتی ہونگے لوٹ
تاکہاں آویگی اونکو آواز یا آواز کرنیوالا پس کہیگا آواز کرنیوالا کہ تحقیق دجال نکلا ہی پس چہوڑ دینگی ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پہرینگی نقل کی یہہ مسلم
نی ف یعنی جلد سی دجال کی لڑنی کی لیے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ

بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح قسطنطینیة وفتح قسطنطینیة خروج الدجال رواه ابوداود
روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خراب ہونی مدینہ کی ہوگی ف ح اسلیکی آبادی بیت المقدس
کی بسبب غلبہ کفار کی ہوگی کہ نصاری ہین اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہی اور اشتقاق یثرب کا ثرب سی ہی یعنی ہلاک کی یا نام
ایک کافر کا ہی کہ ابتدا مین اوسنی اوسی آباد کیا تہا اور مدینہ کو یثرب کہنی سی منع فرمایا ہی یہہ کہنا پہلی اوس نہی کی ہی ت اور خرابی یثرب کا سبب نکلنی اور پیدا ہونی فتنہ
اور جنگ عظیم کا ہی کہ جہگڑا اور برذ کریگا کہ اوسمین مین سی ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا فتح ہونی قسطنطنیہ کا ہی اور فتح ہونا اوس شہر کا سبب اور
علامت نکلنی دجال کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی مراد یہہ ہے کہ یہہ حوادث اور وقایع بعد ایک دوسری کی اس ترتیب سی واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونی دوسری کی
ہوگی اگرچہ عجلت اور تاخیر سی واقع ہو کہا طیبی نی اگر تو کہی یہان کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی اور اوپر حدیث مین کہا کہ ناگہان شیطان آواز دیگا اونمین
کہ دجال تمہاری پیچھی آیا تمہاری اہل مین پس نکلینگی وہ اور یہہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونون مین جواب سکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گردانا فتح
قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی نہ یہہ کہ وہ پیچھی اوسکی نکلیگا بغیر فصل کی اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ بازمین تقسیم کرنی غنیمت کی سی چنانچہ دلالت کرتی
ہی سہ حدیث آیندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملحمة
العظمی وفتح قسطنطینیة وخروج الدجال فی سبعة اشهر رواه الترمذی وابوداود اور روایت ہی اوسی معاذ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف ح ع مراد بڑی جنگ سی کہا بعضون نی وہ ہی کہ جسمین
کٹی جاوینگی ایک باپ کی اولاد اور نہین باقی رہینگی سو مین سی مگر ایک جیسی کہ اوپر گذرا اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد اوس سی قتال اوس شہر کی ہی کہ فتح ہوگا بسبب عظمت اسماء الہی کی جیسی کہ حدیث
ابی ہریرہ کی مین گذرا اور سات مہینون جو ہونا ان چیزون کا فرمایا تو یہہ اشارہ متوجہ ہونی مسلمانون کی ہی طرف دونون شہرونکی اور ظہور دجال کی اوپر باعتبار قرب اون
دونون کی پس دجال پیچھی نکلیگا اونکی بغیر تراخی کی درمیان اون دونون کی **وعن** عبد اللہ بن بسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
بین الملحمة وفتح المدینة ست سنین ویخرج الدجال فی السابعة رواه ابوداود وقال هذا اصح اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ درمیان اوس جنگ بڑی کی اور فتح ہونی شہر مذکورہ کی یعنی قسطنطنیہ کی چہہ برس مین اور نکلیگا دجال ساتوین برس مین ف ح اس حدیث
مین اور پہلی حدیث مین اختلاف فاحش ہی لیکن یہہ حدیث صحیح ہی جیسی کی کہا ت نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا یہہ حدیث صحیح تر ہی ف ح ع اور حدیث سابق کی
اسناد مین کلام ہی اور بعضی راوی اوسکی مجروح و مطعون ہین اور اسمین دلالت ہی کہ تعارض ثابت ہی اور جمع ممتنع اور صحیح تر ہی مرجح ہی اور حاصل یہہ کہ درمیان ملحمہ عظمی اور
درمیان خروج دجال کی ہونا سات برس کا صحیح تر ہی ہونی سات مہینی کی سی **وعن** ابن عمر قال یوشک المسلمون ان یحاصروا الی المدینة
حتی یکون ابعد مسالحهم سلاح وسلاح قریب من خیبر رواه ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہا قریب ہین مسلمان یہہ کہ گہیری جاوینگی مدینہ مطہرہ مین ف
ع یعنی دشمن گہیر لینگی اونکو یا بہاگین مسلمان کفار سی اور جمع ہونگی درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب خیبر کی یا بعضی اونکی داخل ہونگی مدینی کے اندر
اور بعضی باہر رہینگے گرد اوسکی نگہبانی کی لیی اور یہہ معنی ظاہر تر ہین واسطی قول حضرت کی ت یہانتک کہ ہوگا دور ترین سرحدون اونکی کا سلاح اور سلاح نام ایک
جگہ کا ہی نزدیک خیبر کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح ع کہ چند منزل ہی مدینی سی اور یہہ تفسیر راوی نی کی ہی اور سلاح ساتھ زبر سین کی اور کبھی ضبط کیا ہی اوسکو ساتھ
رفع کی پیش سی بنابر اسکی کہ اسم موخر ہی اور خبر لفظ ابعد ہی اور ایک نسخہ مین ساتھ رفع اوسکی تنوین سی اور اور نسخہ مین ساتھ جر کی ہی **وعن** ذی مخمر قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحون الروم صلحا امنا فتغزون انتم وهم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون وتسلمون
ثم ترجعون حتی تنزلوا بمرج ذی تلول فیرفع رجل من اهل النصرانیة الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیدقه

تَغْضَبُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی ذی مخبر سی کہ خادم ہی حضرت کا اور بہتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا مینی آنحضرت سی فرماتی تہی نزدیک ہی کہ صلح کروگی تم اہی مسلمانو روم سی صلح امن کی طرفین
عذر او رفتنہ سی تئیں ہوگی پس جنگ کروگی تم اہی مسلمانو اور وہ رومی لا اتفاق دشمنون سی کہ سوائی تمہاری ہین پس نصرت کیی جاؤگی تم یعنی مدد کریگا تمہاری
اللہ تعالی اوپر ور غنیمت پاؤگی اور سلامت رہوگی یعنی زخمی ہونی سی اور مارے جانی سی پہر پہروگی یعنی دشمنونکی پاس سے یہانتک کہ اتروگی تم اور اہل روم ایک سبزی کی
جگہہ کہ ٹیلی ہونگی اوسمین پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سی چلیپا ف ع مراد اہل نصرانیت سی روم ہین اسلیے کہ روم دین نصرانیت پر ہی اور چلیپا ایک لکڑی
مربع ہی کہ گمان کرتی ہین نصاری کہ عیسیٰ سولی دی گئی ہین اوپر لکڑی کی کہ تہی اسی صورت کی ت پس کہی گا وہ شخص کہ غالب آئی چلیپا یعنی غالب آئی ہم
بسبب برکت چلیپا کی پس غصہ ہوگا ایک شخص مسلمانونمین سی ف یعنی بسبب اوسکی کہ نسبت کی غلبہ کی بغیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک
اس قصہ کی عہد توڑینگی رومی اور جمع کرینگی لوگون کو جنگ کی لیے ت اور زیادہ کیا بعضی راویون نی اس عبارت کو کہ پس دوڑینگی مسلمان طرف ہتیارون اپنی کی
پس لڑینگی مسلمان اونسی پس بزرگی دیگا اللہ تعالی اوس جماعت مسلمانون کو ساتہہ شہادت کی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی اونسی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چہوڑو تم حبشیونکو اور تعرض نکرو اونسے جبتک کہ چہوڑین وہ تمکو اور تعرض نکرین تمسی اسلیے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین نکالیگا کعبہ کا گنج مگر
ایک شخص صاحب دو پنڈلیون چہوٹی کا حبشیون مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس سے لشکر حبش کا ہی اور سویقتین تصغیر ساق
کی ہی یعنی پنڈلی کی اور پنڈلیان حبشی کی اکثر چہوٹی اور باریک ہوتی ہین اور مراد گنج سی گنج ہی مدفون نیچی کعبہ کی کہا بعضون نے کہ مخلوق ہی اوسمین اور بعضون نی کہا
کہ مراد ہی وہ مال کہ بطور نذر کی آتا ہی اوسکو خادم وہان کی جمع کرتی ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چہوٹی پنڈلیون کا حبشی مین
سی اور نہین معارض ہے یہہ قول اللہ تعالی کی حرما امنا اسلیے کہ یہہ قریب قیامت کی ہوگا جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنیوالا اور ظاہر تر یہی ہے اللہ تعالی نی
گردانا ہی اوسکو حرم با امن باعتبار غالب احوال کی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر قصیہ ابن زبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکیکا یا مراد حرم با امن گردانی سی یہہ ہے کہ اللہ
تعالی نی حکم فرمایا یہہ کہ وہ امن مین رکہین لوگون کو اور نہ تعرض کرین کسی سی اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ زمین مدینہ کو نکا قرامطہ مین سے جبکہ بہت فساد سی یعنی قتل کرنی لوگون
کی سی اور خراب کرنی شہرون کیسی کہا اونسی کہ کہان ہی کلام اللہ کا ومن دخلہ کان امنا پس کہا بعضی اہل توفیق نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ امن دو اوسکو کہ داخل ہو
اوسمین اور نہ تعرض کرو اوسکی اندر ساتہہ لوٹنی اور قتل کرنی کی وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ
وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ آنحضرت کے صحابیونمین سی ہی کہا چہوڑو تم حبشیون کو جبتک کہ
چہوڑدین وہ تمکو اور چہوڑو تم ترکونکو جبتک کہ چہوڑین وہ تمکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح اگر کہین کہ قرآن شریف مین حکم ہی قاتلوا المشرکین کافۃ علی العموم فرمایا ہی
مشرکون سی قتال کرو جہان ہون حضرت نی یہہ کیون فرمایا کہ اونکو چہوڑ دی کہو جواب اسکا یہہ ہی کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سی مخصوص و خارج ہین اسلیے کہ شہر
اونکی بعید ہین اونکی شہر دشمن ور اسلام کی شہرون مین دشت و بیابان بہت ہین جب تک کہ وہ تعرض کرین اور اسلام کی شہرون پر تو اونسی تعرض اونسی کرنا چاہیی اور
اگر وہ سبقت کرین اور اسلام کی شہرون مین آ بیٹہہ قہر او غلبہ کی اوپر فرض ہوگا قتال اونکا یا کہین کہ آیۃ ناسخ اس حدیث کی ہی اور حکم اس حدیث کا ابتداء اسلام مین تہا
بسبب ضعف اسلام کی اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ
صِغَارُ الْاَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ
مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی وہ نقل کرتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حدیث لنبی کی وہ یہہ حدیث ہی لڑینگی تمسی قوم چہوٹی انکہوالی یعنی ترک فـ ع یہہ تفسیر راوی سی
ہی کہ وہ صحابی ہی یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہانکوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی وہ مغلوب و مقہور بہاگنی والی کہ تم اونکو بہگاوگی یہانتک کہ پہنچاوگی اون کو جزیرہ
عرب مین فـ ع کہا بعضون نی کہ یہہ نام ہی عرب کی شہرونکا اسلیے کہ گہیری ہوئی ہین اونکو دریا اور بہرین یعنی دریا حبش کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات نی
کہا مالک نی کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ اور یمن ت پس ایکی پہلی ہانکنی مین نجات پاوین گی وہ شخص کہ بہاگی ترکونمین سی اور ایکی دوسری ہانکنی مین نجات پاوینگی بعضی اور
ہلاک ہونگی بعضی اور ایکی تیسری ہانکنی مین پس کاٹی جاوینگی اور جڑ سی اوکہاڑی جاوینگی مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہہ ابوداود نی فـ ح یہہ لفظ اوس جگہہ
کہتی ہین کہ حدیث کے معنی نقل کیے جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہین ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہی راوی کا **وعن** ابی بکرة ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ینزل اناس من امتی بغائط یسمونہ البصرة عند نہر یقال لہ دجلة یکون علیہ جسر یکثر اہلہا ویکون من امصار
المسلمین واذا کان فی اخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوہ صغار الاعین حتی ینزلوا علی شط النہر فیتفرق اہلہا
ثلث فرق فرقة یاخذون فی اذناب البقر والبریة وہلکوا وفرقة یاخذون لانفسہم وہلکوا وفرقة یجعلون
ذراریہم خلف ظہورہم ویقاتلونہم وہم الشہداء رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوترین گی لوگ میری امت مین سی بیچ زمین پست مین کہ نام رکہین گے اوسکا بصرہ فـ ح بصرہ ساتہہ زبر با اور زیر اوسکی اور جزم
صاد کی اور زیر اوسکی اور زیر بہی آئی ہی ت نزدیک ایک نہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ فـ ح دجلہ ساتہہ زبر اور زیر دال کی نہر بغداد کی ت ہوگا اوس پل بہت
ہونگی اہل بصرہ کی اور ہوگا وہ شہر مسلمانونکی شہرونمین سی حلبی نی حاشیہ شفا مین لکہا ہی کہ بصرہ مثلثة الباء ہی اور زیر فصیح تر ہی بنایا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان
نی بیچ خلافت عمر رضی کی اور اوسمین بت پرستی کبہی نہین ہوئی اور اس قضیہ مین جو حدیث مین صریح مذکور ہی نام بصرہ کا ہی اور علمانی کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اس دلیل سی
کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہی نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اس ہیئت پر کہ اب ہی بنا تہا بلکہ قریے تہی متعدد و متفرق مضافات بصرہ سی اور
منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نی ازراہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بننی کی اسلیے فرمایا ساتہہ لفظ استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانونکی شہرونمین سے اور بہت ہونگی بسنی والی
اوسکی اور یہہ جو ہی کہ ترک بصرہ مین واسطی لڑنی مارنی کی اس کیفیت مخصوص سی کہ مذکور ہوئی نہین آئی اور اہل تواریخ نی اسکو نہین نقل کیا مگر بغداد مین البتہ آئی ہین پس کر
معروف و مشہور ہی یہین ذکر بصرہ کا حدیث مین اس سبب سی ہی کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی کہ قریے اور مواضع کہ بغداد اونمین بنا ہی منسوب اوسکی طرف
تہی اور بصرہ ایک موضع ہی باہر بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتہہ نام بعض اوسکی کہ بصرہ ہے
اسپر حذف مضاف یعنی بغداد البصرہ جیسی کہ کلام پاک اللہ تعالی کی مین ہے واسئل القریة و بعضی حدیث کی یہہ ہین کہ بعضی شخص میری امت مین سی اوترین گی نزدیک دجلہ کی اور
مقام کرین گی وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانون کی شہرون سی اور وہ بغداد ہی اور امصار جو کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ مصر بڑی شہر کو کہتی ہین
بعد اوسکی مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہی ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانی مین آوین گی اوس شہر والون سی لڑنیکی لیے بیٹی قنطورا کی فـ ح یعنی ترک اور قنطورا ساتہہ زبر
قاف اور جزم نون اور پیش ط کی ساتہہ الف مقصورہ کی اور کبہی ساتہہ مد وہ کی بہی آتا ہی نام ہی بدر کلان ترک کا کہ سب ترک اوسکی اولاد سی ہین ت کہ مونہہ اونکی چکلی
ہونگی اور آنکہین چہوٹی یہانتک کہ اوترین گی اوس نہر کی کنارے پر پس متفرق ہونگی اوس شہر کی لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلونکی دمون مین اور جنگل مین
فـ ح یعنی اعراض کرینگی قتال سی اور مشغول ہونگی زراعت مین اور تلاش کرینگی بیلونکو کہیتی کی لیے واسطی خلاصی اپنی کی ہلاک سی بسبب اس عمل کی یا لاوین گی
اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چلدینگی جنگل کو تا اونکی شر سی نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہہ فرقہ فـ ح اور اونکی شر سی بسبب اس حیلہ کی نجات
نہین پاوینگی اسلیے کہ اگ مشرکون کی فتنہ کی ایسی نہین تہرینگی کہ اس حیلہ سی بچا سکین ت اور ایک فرقہ طلب کریگا امان بنی قنطورا سی واسطی جانون اپنی کی اور ہلاک

ہونگی ف ع یعنی اونکی ہاتون سی اور شاید کہ مراد اس فرقہ سی مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی وسکی مسلمان ہین کہ طلب کی اونہون نی امان اپنی اور اہل بغداد کی لیے
اور ہلاک ہوئی اونکی ہاتون سی کہ مار ڈالا اونہون نی اونکو کسی کو باقی نہین چہوڑا اور کہا ایک شارح نی کہ اگر ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بصرہ سی بغداد اسلیے کہ بغداد
تہا قریہ حضرت کی عہد مین بصرہ کی قریونمین سی راہ اطلاق کرنی اسم جزکی کل پر تو واقعہ ہو چکا جیسا کہ حضرت نی فرمایا تہا اور اگر ارادہ کیا بصرہ سی بصرہ معہودہ تو
شاید کہ وہ واقعہ ہو بعد اسکی اسلیے کہ نہین سنا گیا ہی کہ کفار اور ترک ان میں کبہی قتال کی لیے ت اور ایک فرقہ گردانی گا اپنی اولاد و عورتونکو پیچہی پشتون اپنی کی
ف ح یعنی تغافل کرینگی اونسی اور قطع کرین گی علاقہ مہر و محبت کا اونسی یا اپنی پیچہی لی لیوین گی در ہمراہ لیجاوینگی ت اور لڑینگی ترکون سی اور ماری جاوینگی اکثر اونکی
اور وہ ہونگی شہید نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف ع ح حقیقی کامل شہادتمین کہ بیچ طوفان ایسی فتنہ کی کمر ہمت کی باندہی مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہہ کہ تیسرا فرقہ
غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑین گی ترک سی پہلی خالب ہوئی ان ترکی سی اہل اسلام پر پس شہید ہونگی اکثر اونکی اور نجات پاوینگی اونمین سی تہوڑی کذا ذکرہ الاشرف اور
کہا غیر اونکی نی کہ یہہ حضرت کی معجزات مین سی ہی اسلیے کہ یہہ واقع ہو جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور ہوا یہہ واقع بیچ صفر کی سنہ چہ سو چہپن ہین اور یہہ قضیہ اشارہ
ہی طرف پیدا ہونی ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کی ہر طرف جلا دینی بلاد اسلام کی اور لگنی وس آگ کی اور بلند ہونی شعلہ اوسکی تہوڑی مدت مین اور جلانی وسکی عالم کو
اور یہہ ایک قضیہ ہی کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکی بیان سے عاجز و قاصر ہی اور کہا ہی علما نی کہ ابتدائی آبادی بیچ سکون کی سی مثل اس واقعہ کی کیفیت سی واقع
نہین ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہہ قضیہ تواریخ کی کتابونمین تفصیل سی مذکور ہی **وعن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا
وَنَخِيلَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ
وَيُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ رَوَاهُ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اے انس تحقیق
لوگ بساوین گی لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اون شہرونمین سی ہو گا کہ کہا جاوی گا اوسکو بصرہ پس اگر گذری تو اوسپر یا داخل ہو تو اوسمین پس دور رکہہ تو اپنی تئین
اوسکی اون مواضع سی کہ زمین شور رکہتی ہین اور دور رکہہ اپنی تئین اوس موضع سی کہ نام اوسکا کلا ہی اور اوسکی کہجورون سی اور اوسکی بازار سی اور اوسکی
بادشاہ اور امیرونکی دروازون سی اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہی ف ع ح ضواحی جمع ضاحیۃ کی ہی یعنی کنارہ زمین کے کہ ظاہر اور کہلے
ہوا آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہی وسمین سے اور بعضون نے کہا مراد اوس سے پہاڑ اوسکی ہین اور یہہ مری گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا ت پس تحقیق
شان یہہ ہی کہ ہو گا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا وہان کی جانی سی دہس جانا زمین مین اور پتہر برسنا اور زلزلہ سخت اور ہو گی اون جگہونمین ایک قوم کہ شب کرینگی
اچہی بہلی اور صبح کرینگی اسحال مین کہ ہو جاوینگی بصورت بندرون اور سورونکی ف ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہو جاوین گی اور بڈہی سور اس سی معلوم
ہوتا ہی کہ مسخ اس امت مین بہی جائز الوقوع ہی اسلیے کہ اگر جائز نہوتا تو ڈرانا اور بچانا اوس سے فائدہ نرکہتا اور بلا شبہ حدیثون مین واقع ہوا ہی وعید اوس سے
بیچ حق فرقہ قدریہ کی اور اسی سبب سی کہا ہی بعضی شارحین نی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیے کہ مسخ و خسف ہونگی اس امت
مین تقدیر کی جہٹلانی والون پر لفظ کلا جو اوپر کی حدیث مین ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتہہ مد کی ہی اوپر وزن کتان کی نام ایک جگہہ کا ہی بصرہ
مین کہا ایک شارح نی کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہان کشتی بندہتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہہ چرنی جانورونکی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضی نسخونمین ساتہہ
تخفیف اور قصر کی ہی یعنی گہاس کی چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسیطرح ہی پس ان جگہونمین خسف وغیرہ شاید ہو گا بسبب خباثت اونکی اور کہجورونمین
بسبب خوف عزت کی اونمین اور بازارونمین بسبب ہی غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقود اور بادشاہون وغیرہ کی دروازونپر بسبب کثرت ظلم کی اور
مشکوۃ کی اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفید چہوٹی ہوئی ہی بسبب نپانی مولف کی نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابو داؤد من طریق

لم یجزم بہا الراوی بل قال لا اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہہ حدیث ابوداود نی ایسی طریق سی کہ جزم نہیں کیا ابوداود نے او س طریق مین
راوی کو بلکہ کہا نہیں جانتا مین اوسکو لیکن اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ دخل اس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس نی او س نی انس بن مالک سی پس سطرح
کہنا دلالت کرتا ہی ابہام واشتباہ پر اور یہہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کی ہین او رتابعین سی ہین **وعن** صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ
انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ
لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولُ هٰذِهٖ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ اور روایت ہی صالح بن درہم تابعی سی کہتی تہی گئی ہم حج
کرنی کو بصرہ سی یعنی مکہ کو پس ناگہان وہان ایک شخص کھڑا تہا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہون نی واسطی ہمارے کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا
جاتا ہی اوسکو ابلہ **ف** ح الف ساتہہ پیش ہمزہ اور ب کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی **ت** کہا ہمنی ہان ہی کہا اوس شخص نی کون ہی کہ
ذمہ لی اور متکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میری نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطی
ابی ہریرہ کی ہی **ف** ح عشار ساتہہ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اوس مین واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتی ہین **ت** سنا مینی
دوست جانی اپنی سی یعنی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ عزوجل اوٹہاویگا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہیدان اونہین لیکن اوٹہینگی یعنی قبرونسی یا مرتبہ مین
ساتہہ شہیدان بدر کی غیر اونکی **ف** ع ح اور یہہ بڑی تعریف ہی اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدون کی برابر ہین اور یہہ نہیں معلوم کہ وہ اس امت کی شہیدون
مین سی ہی یا اگلی امتون مین سی ہیں پس جب یہہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہوا اور اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہی اور پہنچتا ہی
اور اکثر علما اسی پر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا یہہ مسجد او س جانب کہ متصل نہر کی یعنی نہر فرات کے
کہ بصرہ کی ہی **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کی اگر چاہیگا اللہ تعالے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ
فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ إِنَّمَا أُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا
مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ
كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ
قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی شقیق سی کہ نقل کی حذیفہ سی کہا تہی ہم نزدیک عمر رض کی پس کہا کون تم مین سے یاد رکہتا ہی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ در باب فتنہ کی فرمائی
ہی پس کہا مینی کہ مین یاد رکہتا ہون جیسی کہ فرمائی حضرت نی یعنی بعینہ بی زیادتی اور نقصان کی کہا عمر نی کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہی بیچ روایت حدیث کے

کہہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اوسکی **ف ح ع** چونکہ حذیفہ نی صحابہ کی درمیان مین سامنی حضرت عمر کی دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد رکہتا ہون جس طرح حضرت نی ومانی ناگوار ہوئی بات اونکی حضرت عمر رض کو او فرمایا تو عجب نڈر ہی جرأت کی تو نی اوسپر کہ نہین جانتا مین اور نہ یار تیری اور تو دعوی کرتا ہی کہ مجکو بعینہ یاد ہی کہہ کیا فرمایا تہا آنحضرت نی اور ہوسکتا ہی کہ یہہ تحسین اور تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ وضبط کی یعنی جانتا ہون مین کہ تو دلیر تہا بیچ پوچہنی کی آنحضرت سی حال شر وفتنہ کا کہ بہت پوچہتا تہا البتہ تجہکو علم ہوگا اوسکا کہہ کیونکر ہی **ت** کہا حذیفہ نی کہ مین سنا ہی مین پیغمبر خدا سی فرماتی تہی فتنہ اور ابتلا اور آزمایش مرد کی اوسکی اہل وعیال مین ہی اور اوسکی مال مین اور اوسکی نفس مین اور اوسکی فرزندون مین اور اوسکی ہمسایہ مین **ف ح ع** یعنی مرد مبتلا ہی انکی رعایت حقوق مین اور اوسکی ادا کرنی مین جیسا کہ چاہیی اور اوسمین تقصیرین کرتا ہی اور برخلاف فرمودہ کی چلتا ہی اور اونکی تقریب سی مرتکب منہیات کا ہوتا ہی اور اوس سی محنت وایذا اوٹہاتا ہی اور رنج وتعب مین پڑتا ہی پس لایق ہی یہہ کہ کفارہ کری اونکا ساتہہ حسنات کی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی ان الحسنات یذہبن السیآت چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی **ت** جہاڑتی ہی اوس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ اونکی سبب سے کرتا ہی روزہ اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمر نی کہ نہین مراد رکہتا مین یہہ **ف ع** حضرت عمر نی جب پوچہا کہ کون تم مین سے یاد رکہتا ہی حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کی اور یہہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہہ کہ مراد فتنہ سی امتحان وآزمایش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کی جیسی کہ بیچ قول اللہ تعالی کی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ اور دوسری یہہ کہ مراد ہو اوس سی واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمر کا دوسری شق سی اور حذیفہ نی اول شق بیان کی پس اسیر فرمایا حضرت عمر رض نی کہ مین یہہ مراد نہین رکہتا اس سوال مین **ت** نہین مراد رکہتا مین اس فتنہ سی مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہی مانند موج دریا کی **ف ح** یعنی مراد میری فتنہ سی قتل وقتال اور لڑائیان ہین کہ پہیلین اور شایع ہو شر ومحنت اونکی لوگونمین **ت** کہا حذیفہ نی کہ نہی عمر رض سی کہ تمہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی ای امیر المومنین یعنی تمکو اوس سی غم نہین ہی اور شر اوسکی تمکو نہین پہنچی گی اور تم اوسکو نہین پاؤ گی تحقیق درمیان تمہاری اور درمیان اوس فتنہ کی ایک دروازہ ہی بند **ف ح** بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمر رض کی وجود سی جیسی کہ آخر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک کہ وجود تمہارا درمیان مین ہے وہ فتنہ راہ نہین پاوی گا اور جب تم دنیا سی اوٹہ جاؤ گی وہ فتنہ آوی گا اور راہ پاوی گا **ت** کہا عمر رض نی بطریق استفہام کی کہ پس توڑا جاوی گا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سی آویگا یعنی بسبب شدت اور سختی اوسکی کی اور یا کہولا جاویگا **ف ع ح** یعنی بسبب خفت ونرمی اوسکی کی فرق ہی درمیان ٹوٹنی دروازہ کی اور کہلنی کی جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ کہلجاتی ہی کوئی بند نہین کر سکتا اور بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہی اور یہہ مثال ہی کہ مشابہت دی فتنہ کو ساتہہ گہر کی کہ مقابل ہی امن کی گہر کی اور عمر رض کی حیات کو ساتہہ دروازہ بند کی اور اونکی موت کو ساتہہ کہلنی اوس دروازہ کی پہر کنایہ کیا ساتہہ توڑنی کی قتل سی اور ساتہہ کہلنی کی موت سی یعنی جب عمر رض سمجہی کہ دروازہ کنایہ ہی اونکی وجود سی اور وہ بیان سی اوٹہنی والا ہی پوچہا کہ ساتہہ قتل کی ہوگا یا ساتہہ موت کی **ت** کہا حذیفہ نی کہا مینی نہین کہولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج پذیر نہووی اور پہر بند کرنا اوسکا ممکن نہو کہا عمر نی کہ یہہ یعنی دروازہ کہ جسکی وصف سی ایہہ ہے کہ توڑا جاویگا اور کہولا نہ جاویگا لایق تر ہی یہہ کہ نہ بند کیا جاوی کبہی کہا شفیق نی پس کہا ہمنی واسطی حذیفہ کی کہ کیا تہی عمر جانتی کہ کون ہی دروازہ کہا حذیفہ نی ہان جانتی تہی عمر اوسکو جیسا کہ جانتی تہی کہ تحقیق ورے کل کی رات ہی **ف ع** یعنی بعلم یقینی ضروری جانتی تہی جیسی کہ کل نہین ہوتی مگر پیچہی رات کی اور سوال جو کیا واسطی تحقیق حال کی کیا **ت** تحقیق مینی بیان کی اونسی حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا شفیق نی پس ڈرے ہم اس سی کہ پوچہین حذیفہ سی کہ کون ہی مراد دروازہ سی پس کہا ہمنی مسروق سی کہ حاضر تہی ہان پوچہہ حذیفہ سی پس پوچہا مسروق نی حذیفہ سی پس کہا حذیفہ نی مراد دروازہ سی عمر ہین یعنی وکنی والی فتنہ کی اصحاب واحباب سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن انس قال فتح القسطنطينية مع قيام الساعة** رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی انس سی کہا اونسی فتح قسطنطنیہ کی قریب قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ باب ہی بیچ بیان علامتون قیامت کے **ف** ح شرط ساتہہ جزم رکی ایک چیز کو ساتہہ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسی کہیں اگر ایسا ہو تو ایسا ہوگا اوسکی جمع شروط ہی اور شرط ساتہہ زبر کی علامت اور نشان ایک چیز کی ہونیکا اور اوسکی جمع اشراط ہی پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کی ہی اور ساعت کہتی ہین ایک جزء کو اجزا رات و روز سی اور یعنی وقت حاضر کی ہی آتی ہی قیامت کو یا برپا ہوئی اوسکی کو ساعت کہتی ہین اسلیے کہ جب آنا اوسکا مبہم ہی سی ساعت مین ہوتا اوسکا محتمل او منتظر ہی اور علمانی تفسیر کیا ہی اشراط ساعت کو ساتہہ چہوٹی امور کی کہ واقع ہون پہلی قایم ہونی قیامت کی اور منکر ہون اون کی لوگ مانند جنی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنی کی بیچ بنانی اونچی اونچی مکانون کی اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کی اور قلت مردون کی اور کثرت عورتون کی اور ضایع کرنی امانت کی اور کثرت لڑائیون اور فتنون کی اور مانند انکیکی کہ اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتہہ اس معنی کی یہہ ہین کہ بڑی علامتین کہ متصل قیامت کی واقع ہونگی اور باب آیندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتی ہین عالم کہ شرط لغت مین یعنی اول شئی اور زوال مال اور چہوٹی مال کی ہی آیا ہی اور باعث لوگون کی انکار کرنی کا اونسی یہہ ہی کہ یہہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس کی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرین گی اور یہہ چیزین جو علامت ہین مراد یہہ ہی کہ بہت واقع ہونا اور پہیلنا انکا علامت ہی مطلق ولیکن اس باب مین امام مہدی کی ہی نکلنی کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتہہ عیسی اور دجال کی ہوگا کہ قریب قیامت کی ظہور کرینگی اسکا جواب یہہ ہی کہ ذکر مہدی کا بیان تقریب کر لڑائیون اور فتنکی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آیندہ مین آوی گا انشاءاللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الْجَھْلُ وَیَکْثُرَ الزِّنَا وَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَکْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَۃً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْھَرَ الْجَھْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** روایت ہے انس سے کہا اونسی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نشانیون قیامت کی سی یہہ ہی کہ اوٹہا یا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹہ جانی علما کی یا بسبب کم رتبہ ہونی اونکی سے نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانون کی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا **ف** پہر بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فسادون کی بیچ بلاد و عباد کی **ت** اور کم ہونگی مرد کہ جنسی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین **ف** ع کہ جنسی نہین سرانجام پاتی ہین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہی کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنی دینار و درہم کا **ت** یہانتک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتون کی ایک مرد خبرگیری کرنی والا **ف** ع یہہ مراد نہین ہے کہ پچاس عورتین بیبیان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پہپہیان اور خالائین اور بیبیان وغیرہ اپنی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہہ خبرگیران انکا ہوگا **ت** اور ایک روایت مین یعنی بجای یرفع العلم ویکثر الجہل کی یہہ عبارت آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق پیدا ہونگی پہلی آنی قیامت کی جہوٹی پس پرہیز کرو اونکی شر سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع مراد جہوٹون سی یا تو وہ ہین کہ حدیثین جہوٹی بناوینگی یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتین نکالین گی اور خواہشین فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگون کیطرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نی شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین مذکور ہی صحیح مسلم مین ولیکن آیا ہی بعضی روایتون غیر اوسکی مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قول جابر کا ہی نہی اور جامع مین ہی نسبت لفظ مشکوۃ کی ہی بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نی جابر بن سمرہ سی **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُھَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ کہا ابو ہریرہ

نے اوس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تہے یعنی کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت کہ ضایع کیجاوے
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ح مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کی ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگون کی
اور امانتین اونکی اور مراد یہہ ہے کہ تعین اوسکے وقت کا سوائے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی اطلاع نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلے اوسکے وجود
مین آوینگی اور نشانیان اوسکے قرب کی ہونگی مقرر کین ہین ازانجملہ ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہے کہ امانت مین لوگ خیانت کرینگے ت کہا اعرابی
نے کہ کسطرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کس وقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوے کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی یہہ بخاری نے ف ع ح مراد نا اہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہہ خلیفہ کے حق مین ہے اور قیاس کر اسی پر تمام صاحبان امور شان و عہدہ ارباب مناصب
کو قسم تدریس اور فتوی اور امامت اور خطابت اور مانند انکی سے پس جب کام دین و دنیا کا نا اہل کے ہاتہہ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضایع ہونگے اور لفظ وسد ساتہہ صیغہ مجہول کے تشدید سین اور تخفیف اوسکی بہی سادہ ہے بمعنی تجہیہ کے اور جسکو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہے
گویا وہ کام بجہاوسکا کیا گیا (ق) عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی
یخرج الرجل زکوۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلہا منہ حتی تعود ارض العرب مروجا وانہارا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال
تبلغ المساکن اہاب او یہاب اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہہ عطف تفسیری ہے یعنی بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کے ہر جانب سے مانند نالی کے تاکہ بہت میل کرے خلق اوسکی
طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کرے اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور کم ہونے رغبت کے اوسکی
طرف بسبب تشویش حال کے اور یہانتک کہ ہوجاوے زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ اور روایت مسلم کے یون ہے
کہ فرمایا پہنچیگی عمارت اور آبادی ہاب یہاب تک ف ع اہاب ساتہہ زیر ہمزہ کے اور زبر ب کے اور یہاب ساتہہ زیر ی کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ زبر ی کے
اور یہہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کے اور لفظ او تنویع کے لیے ہے اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اوسکے کی ہے اور حضرت شیخ نے لکہا ہے کہ اہاب ساتہہ زبر
ہمزہ کے بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہے چند کوس مدینہ سے اور لفظ اہاب کو ساتہہ زبر کے بہی پڑہا ہے (ق) وعن جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون فی آخر امتی
خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ہوگا آخر زمانے مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور جمع نہین
کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کے اور نہ گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بے شمار اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کے ایک خلیفہ دیگا
مال لپین بہر بہر کر اور نہ گنیگا اوسکو گننا نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت اموال اور غنایم اور فتوحات کے اور سخاوت نفس اپنی کے بے شمار لپین بہر کر دیگا
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضر فلا یاخذ منہ شیئا
متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کہل جاویگا گنج سونے کے سے ف ح یعنی پانی فرات کا
خشک ہوجائیگا اور اوسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہے ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نلیوے اوس سے کچہہ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف ح اسلیے کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہے جیساکہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسلیے کہ لینا اوس گنج

سی یا بخاصیت موجب نزول آفات وبلیات کا ہی اور وہ ایک نشانی ہی نشانیوں قدرت الہی سی اور بعضوں نی کہا اس سبب سی کہ وہ مال مغضوب اور مکروہ ہی مثل مال قارون کی پس انتفاع اوس سے حرام ہوگا **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّيْ أَكُوْنُ أَنَا الَّذِيْ أَنْجُوْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ کہل جاویگی فرات پہاڑ سونی کی سی ف ع ظاہر یہہ ہی کہ قضیہ متحد ہی اور روایت متعدد ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ کہل جاویگی فرات گنج عظیم سی کہ مقدار پہاڑ کی ہوگا سونی سی اور احتمال یہہ ہی کہ ہو یہہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونی کی ت لڑینگی لوگ اوسپر یعنی اوسکی حاصل کرنی اور لینی پر پس مارے جاوینگی ہر سو مین سی ننانوین اور کہیگا ہر شخص اونمین سی شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاون نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاونگا اور مال لونگا اس نوع پر لڑینگی اور مارے جاوینگی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ باہر ڈالدیگی زمین ٹکڑی جگر اپنی کی ف ح یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتہہ زبر ہمزہ کی جمع فلذہ کی ہی ساتہہ زبر ف کی اور ذال کی آخر مین یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی کی طول مین اور قاموس مین ہی کہ فلذ ساتہہ زیر کی جگر اونٹ کا اور فلذة ساتہہ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونی اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزون کو تعبیر کیا ساتہہ ٹکڑون جگر کی اسلیکی وہ خلاصہ زمین کے ہین جیسی کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور وہ محبوب تر ہین جیسی کہ جگر محبوب تر ہی اون چیزون مین کہ پیٹ مین ہین پس معنی یہہ ہین کہ ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانون وغیرہ کو اپنی پیٹ مین سی طرف پیٹھہ اپنی کی ت مانند ستونون کی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اوسنی لوگون کو واسطی مال کی پس کہیگا بیچ طلب کرنی اسکی قتل کیا مینی لوگون کو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رکہنی والا سلوک واحسان کا اپنون سی پس کہیگا واسطی اسی مال کی کاٹا مینی خویشاوندون اپنی کا اور آویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکی کاٹا گیا ہاتہہ میرا ف یعنی یہہ مال ایسی چیز ہی کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی یہہ گناہ کیی مینی اور یہہ محنتین دیکہین مینی اور اب کچہہ کام نہین آتا اور حاجت اسکی نہین رکہتی ہمت پہر چہوڑ دینگی اوس مال کو کہ زمین سی نکلا ہوگا پس نہین لینگی اوس سی کچہہ نقل کی یہہ مسلم نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ إِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس لوٹیگا اوسپر اور کہیگا اے کاشکی ہوتا مین جگہہ اس قبر والی کی اور نہین اوسکو یہہ دین مگر بلا نقل کی یہہ مسلم نی ف ح اس عبارت کی دو معنی کہی ہین علمانی ایک تو یہہ کہ مراد دین سے عادۃ ہی اور دین بمعنی عادۃ کی بہی آیا ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت اور نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا و فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسری یہہ کہ دین بمعنی مشہور کی ہی اور معنی اوسکی یہہ کہ نہین ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب امر اور فتنہ کی کہ پہنچا ہوا اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سے پہنچی ہوگی اور ہوسکتا ہی کہ معنی یہہ ہین کہ اوسوقت مین کہ لوٹیگا قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچہہ دین مین سے اوسکی ساتہہ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی آگ

زمین حجاز سے روشن کردیگی گردنین اونٹونکی بصری مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بصری ساتھ پیش ب اور جزم صاد کی شہر ہے شہرون شام کے اوسمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہے اور حجاز نام ہے مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نے ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوس کے آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چہ سو پچاس مین و جمعہ تیسری جمادی الاخر کی سے وز اتوار ستائیسوین جب تک ہوا کہ سب باون روز ہوئے اور پہنچنا اوسکا جانب حجاز سے تہا مانند ایک شہر بڑے کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہے کہ اوسکو کہینچتی ہین جس پہاڑ پر کہ آجتی تہی خاک کردیتی تہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی تہی اور مانند رعد کی فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سے ندیان سرخ اور نیلے نکلتی تہین اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹہنڈی اوس سے طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہے علمانے کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اور جنگلون مین پہیل گئی تہی اور حرم نبوی اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتون کو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب و چاند کی اون ایام مین معطل اور مدہم ہو گئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نے روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصری مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سے یہہ تہا کہ پتہرونکو جلاتی تہی اور درختونکو اوس سے کچہہ اثر و آسیب نہ پہنچتا تہا اور کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج خارج کو آگ نے جلادیا تہا اور جب نصف داخل پر پہنچی تو بجہ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی وزاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادا کیے اور سد دینا اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکے بہی حرم شریف مین رات کو رہے اور گرد حجرہ شریف کی ننگے سر عاجزی وزاری کی پروردگار تعالی نے منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سے نجات دی اور اوسی سال مین وقایع غریبہ اطراف عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسری کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جیسے کہ گذرا بیان اوسکا **وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب رواہ البخاری**

اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی کہ ہانکیگی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** مراد یہہ ہے کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہہ ہوگی الا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا پہلے اس آگ سے تہی پس یہہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم

الفصل الثانی فصل دوسری

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار رواہ الترمذی

روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی یہہ ہے پس ہوگا اور گذرےگا برس مانند مہینی کی **ف ع** یعنی برکت زمان کی کم ہوجائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا یا یہہ کہ لوگ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونے دلونکی بڑی بڑی فتنونمین اور ادراک نہ شدائد اور محنتونکی نہین جانینگے کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نے کہ یہہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین **ت** اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کی اور ہوگا ہفتہ مانند دن کی اور ہوگا دن مانند ساعت کی یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کی کہ ایک گہنٹہ ہے اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جب آگ پہڑکتی ہے شعلہ اوٹہکر جلدی سے بیٹہہ جاتا ہے **وعن عبد اللہ بن حوالۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم علی اقدامنا فرجعنا فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا ولا تکلہم الی الناس فیستاثروا علیہم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ قد نزلت الارض المقدسۃ فقد دنت الزلازل**

وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ اِلٰی رَاْسِكَ اور روایت ہی عبد اللہ بن حوالہ سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنی کی لیی تاکہ غنیمت پاوین ہم **ف** ح و کچہہ جنس مال سی حاصل کرین غالبًا وہ قوم محتاج و مشقت مین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی چاہا کہ کچہہ اپنی لیی پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہوا اور اسی لیی ذکر غزا کا صریحا نہ کیا اور غنیمت ہی کی ذکر پر اقتصار کیا **ت** بہیجا ہمکو اوپر
قدمون ہماری کی یعنی پیادہ پا بہیجا بسبب قدرت ہونی کی سواریون پر پس پہری ہم یعنی جہاد سی لوٹ آئی پس نہ لائی ہم غنیمت سی کچہہ یعنی پہری
نگلین اور پہچانا حضرت نی اثر مشقت و محنت کا بیچ چہرون ہماری کی یعنی پہچانا اثر مشقت والم نہ پانی غنیمت کا اور مراد اثر سی غم اور بحالت اوراسکے کہ تہی
ہوئی ہم مین یعنی و اسطی حطبہ متضمن التی اور دعا کرنی کی ہماری لیی پس کہا یا اللہ چہوڑ اور نہ سونپ کام اونکی طرف امر میری کی پس ضعیف ہونگا مین انسی
ف ح یعنی نہین اوٹہا سکنی کا بار غمخواری اور خبرگیری انکی کا اور سبب اسکا یہہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف اور عاجز ہی اپنی ہی نفس کی خبرگیری سے
چہ جای غیر کی اور یہ ملتی وارد ہوا ہی حضرت کی دعا مین اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ
اور یہہ وہی توحید ہی کہ مذکور ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ مین اور ابن عدی نی کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس اور خضر علیہما السلام ملتی ہین ہر سال موسم
مین پس مونڈتا ہی ہر ایک اونمین سی سر اپنی یار کا اور جدا ہوتی ہین دونون یہہ کلمات کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء
الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور ہر گاہ کہ حضرت قرب الٰہی رکہتی تہی مقدم کیا انکی کام نہ سونپنی کو طرف حضرت
کی اول پہر فرمایا **ت** اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسون انکی کی کہ عاجز آوینگی اپنی نفسونکی مہمات سرانجام کرنی سی اور نہ چہوڑ انکو اور انکی کامون کو طرف لوگونکی کہ محتاج کر
انکو اونکا کہ اختیار کرینگی اور مقدم رکہینگے لوگ اپنی حاجتون کو انکی حاجتون پر **ف** ع ح جیسے کہ جبلت بشری اور عادت گرفتارون نفس کی ہی معنی و حاصل تمام
کلام کا یہہ ہی کہ نہ سونپ امور انکی میری طرف کہ مین نہین سرانجام و کفایت کر سکتا انکی امور کو اور نہ سونپ انکو انکی نفسونکی طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی خبرگیری سے
بسبب کثرت شہوات اور شرور نفسون اپنی کی اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کہ مقدم رکہینگے اپنی نفسون کو انپر پس ضایع کرینگی انکو بلکہ وہ بندی تیری ہین کرالتی ہ
جو کچہہ کہ کرتی ہین آقا اپنی غلامون سے اور اسمین تعلیم و تنبیہہ ہی آنحضرت کی طرف سی امت کو کہ کام اپنی اللہ ہی کو سونپین اور کسی پر بہروسا کرین اور نظر رکہین اسلیی
کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی وہ امر دین اور دنیا اوسکی کو جیسے کہ فرمایا ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کار خود را بخدا باز گذار کہ کت نیم
بہتر کارہ کہا عبد اللہ بن حوالہ نی کہ راوی ہی حدیث کا ہی **ت** پہر رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جسوقت کہ دیکہی تو
خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اوتری ہی مین مقدسہ مین یعنی اتری ہی مین شام تک جیسے کہ واقع ہوا ہی بیچ امارت مین پس جان کہ تحقیق قریب
پہنچی زلزلی **ف** ع یعنی واقع ہونا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہین کہ وہ ایک شیء عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالیٰ نی بیچ اس قول اپنی کی اذا زلزلت
الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہی **ت** اور بلبلی **ف** ح ملبلہ ساتہہ زیر کی معنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کی **ت** اور نزدیک پہنچی امور بڑی یعنی علامات
قیامت سی اور قیامت اوسدن نزدیک تر ہوگی لوگونسی اس ہاتہہ میری سے طرف سر تیری کی **ف** ح اور وقوع اسحال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی
بیت المقدس کی جیسے کہ حدیثون مین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوڑی ہوئی ہی اور جزری نی یہہ عبارت لاحق کی ہی ابو داؤد و اسنادہ
حسن و رواہ الحاکم فی صحیحہ **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ
مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰی صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ
الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ
وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ

كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ الترمذي اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹہیرائی جاوینگی غنیمتین دولت
ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناسب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کی شریک ہین تمام غازیون مین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان مین بانٹین گے
اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اونسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتھہ پیش دال اور زبر واو کی جمع دولت کی ہی ساتھہ پیش دال اور زبر واو سکی یعنی انقلاب زمانہ
اور دست بدست جانی کی اور بعضوں نی کہا کہ ساتھہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتھہ زبر کی انتقال حال شدت
و محنت سی طرف حالت سرور و تنعم کی ت اور جب ٹہیرائی جاوی گی امانت غنیمت ف ح یعنی امانت مین کہ لوگونکی پاس رکہی جاویگی خیانت کرینگی اور
اوسکو حکم غنیمت مین کہینگی کہ کافرون سی لی ہی اور گویا حق اونکا ہی ت اور ٹہیرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا
کہ گویا از راہ ظلم اور جٹی کی انسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سکہا جاوی علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کی اور غیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ
واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی و سخیر مین کہ حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کریگی
اوسکی مخالف امر خدا اور ہدایت اوسکی اور خلاف کریگا اپنی ماں کا اور رنج دیگا اوسکو ف ح بسبب شرعی اور تخصیص ماں کی واسطی زیادتی حق اور شفقت اوسکی
ہی نسبت باپ کی ت اور اپنی نزدیک کریگا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور رکہیگا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور
مصاحبت رکہیگا اوس سی اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ع اور یہہ بہاری مانی بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہی بعضی
علمانی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی ونمین ف ع اور یہہ بہی بہت ہی اور ظاہر یہہ
ہی کہ بہت ہونا ان چیزون کا علامت ہی ورنہ نہین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزون سی ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا رذیل اور
بڑا کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطی ڈر برائی اوسکی کی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہو جاوی کہ لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم
اور اطاعت سی ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتھہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور رنگنین
وغیرہ اور قینہ ساتھہ زبر قاف اور جزم ی کی مقدم نون پر اصل مین بمعنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی آلات گانیکی کہ جسکو
مزامیر کہتی ہین مانند عود اور تنبورا اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہینگی پچہلی
اس امت کی اگلون کو ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ علامت اسی امت کی خصوصیات سی ہی اگلی امتون مین نہین واقع ہوئی اور یہہ علامت
نابکار رافضیونمین ظاہر ہی کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین
اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہو وہی اونسی
ناراض ہو گیا شقی ہی اور سوا انکی کتاب و سنت بہری ہوئی ہین انکی مناقب و فضایل مین اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوشش کی بیچ ایسی کی امر دین
جیسی کی چاہیں اور فتح کئی شہر بعد بہت سی اور پایا کئی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین یہہ کہ کہین اونکی حق مین ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہہ جماعت لا عنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن و طعن ہی پر اونکی حقمین بلکہ نسبت کی ہی اونکو
کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لیلی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہہ باطل ہی ساتھہ اجماع اگلی
پچہلونکی اور کوئی دلیل ہی اونکی لیی کتاب و سنت سی کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی کی پہر جبنی کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ مین سی ایام خلافت
اونکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کی پس نہین ہی وہ مستحق لعن کا نہایت یہہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بہی تہا تو شاید مر التوبہ کر کر باقی تحت مشیت کی
ساتھہ غالب امید مغفرت اور شفاعت کی برکت اگلی خدمت کی چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی علی سی حدیث مرفوع کہ ہوگی میری اصحاب کی لیی زلت

جنی لغزش بخشیدی گا اوسکو اسد اونکی لیے بسبب سابقہ اونکی ساتہہ میری تہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنی کی قسم صغائر و کبائر سی جبکہ ہوئی امیدوار رحمت رب اپنی کی اور شفاعت نبی اپنی کی صلی اسد علیہ وسلم تو کیونکر ہونگے اونکا برابر اس امت کی پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رکہی اونکو عیب اونکا لوگون کی عیب سی اور فرمایا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نی کہ نہ ذکر کرو موتی اپنی کو مگر ساتہہ خیر کی اور فرمایا حضرت نی جبکہ ذکر کیی جاوین اصحاب میری پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابوبکر و عمر کی ایمان سی ہی اور بغض رکہنا اون دونون سی کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور جسنی برا کہا میری صحابہ کو اوسپر لعنت ہی اسد کی اور جسنی محافظت کی میری حکم کی اونکی حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی ت پس منتظر رہو نزدیک ہونی ان چیزون ذکر کی گئی کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلی ٹہری کی اور زمین مین دہس جانی کی اور صورت بدل جانی کی اور پتہر برسنی کی اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کی کہ پی در پی پہنچین گی مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوی ڈورا اوسکا پس لگین گرنی دانی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ قَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ جسوقت کریگی امت میری پندرہ باتین اوترے گی اونپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نی وہ باتین ف ح کہ مذکور ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیے ذکر کین ترمذی نی دونون حدیثین پی در پی اور شمار کین بیچ ہر ایک کی اون دونون مین سی پندرہ چیزین وہان ت اور ذکر نہ کی یعنی علی نی یہہ بات کہ سیکہا جاوی گا علم واسطی غیر دین کی اور اور اختلاف ان دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ کہا حضرت علی نی بجای اذی بصدیقہ کی اور سلوک کری گا دوست اپنی سی اور بجای اقصی ابا کی اور ظلم کریگا باپ اپنی پر اور کہا بجای و شربت الخمور کی اور پی جاوی گی شراب یعنی اس روایت مین ساتہہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کی اور پہنی جاوینگی ریشمی کپڑی نقل کی یہہ ترمذی سے ف ع اور کہا صاحب مختصر نی کہ یہہ بدلی لحن کی ہی اور یہہ غیر صحیح ہی اسلیے کہ لحن کو ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب یہہ ہے کہ بدلے تعلم لغیر الدین کے ہی پس مطابق ہو جاتی ہین دونون عدد دونون روایتون مین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ صدق کل واحد منہما الاعداد الخمسة عشر و بطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسة عشر و اما المذکور فی الحدیث السابق فستة عشر انتہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا اور روایت ہے عبد اسد بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی نہین فنا ہوگی دنیا یہانتک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میری مین سی موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کی ف ح یعنی اور اسم اونکی مطابق اسم میری کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کے بسبب اصالت اور شرافت و نیکی ہی عرب کی اور حدیثون مین آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب ہون خواہ عجم اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیی کہ سب مطیع ہین عرب کی پس تقدیر کلام یہہ ہی کہ یہانتک کہ مالک ہونگی عرب کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین اہل اسلام سی پس جو کہ مسلمان ہوا پس وہ عربی ہی ت نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین یون ہی کہ کہا آنحضرت نی اگر نہ باقی رہی گا دنیا سی مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا اسد تعالی اوس روز کو یہانتک کہ بہیجی گا اسد تعالی اوسمین ایک مرد کو میری نسب سی یا فرمایا میری اہل بیت مین سے ف ع یہہ شک راوی ہی اور اختلاف ہی اسمین کہ وہ اولاد حسن سے ہونگی یا اولاد حسین سی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ باپ کی جانب سی حسنی ہونگی اور مانکی جانب سی حسینی ت موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کی اور نام اوسکی باپ کا موافق نام باپ میری کی ف ع پس ہوگا محمد بن عبد اسد اور اسمین رد ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود قایم و منتظر

ہین اور وہ محمد بیٹی حسن عسکری کی ہین **ت** بہر دینگی ساری دنیٰ زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد ہینی والی اوسکی ہین داد و عدل سی **ف** ح معنی قسط و عدل کی نزدیک نزدیک ہین جیسی کہ معنی ظلم و جور کی چنانچہ صراح مین ہی قسط داد و عدل عدل داد و داد دینی والا اور وہ خلاف جور کی ہی جور ظلم و ستم کرنا کسی پر حکم مین اور اصل اوسکی ہی کہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہہ کہ تغایر ہوا ان مین کہ مراد قسط سی داد خواہونکی دینی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم داد خواہونکی نہ دینی اور جور برابری حقوق مین نکرنی واللہ اعلم

وعن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا اونسی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی مہدی عترت میری سی ہی اولاد فاطمہ سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ح عترۃ ساتہہ زیر کی نسل مرد کی اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئی ہین اور وہ کہ آگی پیدا ہونگی صراح مین ہی کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہی کہ عترت مرد خویش اور خویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہین اور بعضوں نی کہا نزدیک اہل بیت مین سی یعنی اولاد اونکی اور بعضوں نی کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہی کہ عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولون کی قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہی تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہین

وعن اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مہدی میری اولاد سے ہی وشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہردیگا زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بہری گئی ہی ظلم و ستم سی مالک ہی گا زمین کا سات برس نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ح اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی او ثمان سنین او تسع سنین وہ شک ہی راوی سی اور احتمال ہی کہ یہہ روایت جزم کی گئی ساتہہ سات برس کی چنانچہ مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ آگی آتی ہی ابو داود کی ام سلمہ سی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو مشکوک اور ڈالا گیا ہو شک اونہین کر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتہہ یقین کی واللہ اعلم

وعنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ قصہ مہدی کی کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی کی پس آویگا مہدی کی پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دی مجکو دی مجکو یعنی کچہہ اور تکرار تاکید کی لیی ہی فرمایا آنحضرت نی پس لپ بہر دیگا مہدی اوس شخص کے لیی بیچ کپڑی اوسکی کی اسقدر کہ اوٹہا سکی وہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی بہت بی شمار دینگی اوسکو دینار و درہم بسبب دیکہنی حرص اوسکی کی مال پر پس بی پرواہ کر دینگی اوسکو سوال سی اور خلاص کر دینگی اوسکی نفس کو ملال سے

وعن اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهٗ ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنی فیما بین اہل حل و عقد کی نزدیک مرنی خلیفہ کی **ف** ح آخر زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی ہی **ت** پس نکلی گا ایک شخص اہل مدینہ مین سے **ف** ح یعنی اوٹہی کر وہ جانی لینی منصب امارت کی یا ڈرسی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اوسمین اور مراد مدینہ سی مدینہ مطہرہ ہی یا وہ شہر کہ اوسمین خلیفہ ہوگا **ت** درحالیکہ بہاگنی والا اور جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی **ف** ح اسلیی کہ وہ جای امن ہی ہر اوس شخص کے کہ پناہ پکڑی ساتہہ اوسکی اور عبادت گاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہی ہونگی بدلیل لانی ابو داود کی اس حدیث کو باب المہدی مین **ت** پس آوینگی اوسکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد

ظاہر ہونی امر اونکی اور پہچانتی قدر اونکی پس نکالیں گے اوسکو یعنی اونکی گہر سی اور امام پکڑینگی اونکو بخواہش و الحاح حال آنکہ وہ ناراض ہونگی امامت سے
بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ اونسی درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کی اور بہیجا جاویگا طرف اوس شخص کے ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ اوس وقت
مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و قتال امام مہدی کے بہیجی گا پس دہنسا یا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف**
ح بیدا لغت مین بمعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور یہہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی کہ ایک علامتون خروج امام
مہدی کی سی ہے اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین قریب تواتر کی ایک اونمین سے حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا اونہون نے
اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کسی ہی ایک مرد گران سر چیچک رو نکتہ سفید آنکہہ مین کہ نکلیگا جانب دمشق سی اور اکثر تابعین اوسکے ایک قبیلہ مین سے ہونگے
کہ نام اوسکا کلب ہے بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگون کو یہانتک کہ عورتونکی پیٹ پہاڑکر بچونکو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کے
لیے بہیجیگا پہر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتہہ لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کے دوڑیگا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ہے
ساتہہ لشکر کی زمین مین دہنس جاویگا اور کوئی اونمین سے نجات نہین پاویگا مگر وہ شخص کہ یہہ خبر مہدی کو پہنچاویگا **ف** پس جب دیکہین گے اور جانین گے لوگ
یہہ حال اور سنین گی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام سی اور جماعتین اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی **ف ح**
ابدال ایک قوم ہیں کہ برپا رکہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سے زمین کو اور وہ ستر تن ہین چالیس تن شام مین اور تیس آدمی غیر اوسکی مین اونکا نام ابدال اسلیے ہے کہ جب
کوئی اونمین سے مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی مین اور لوگونمین سے جگہہ اوسکی بدل دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلیے یہہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہین اونہون نی اخلاق بد ساتہہ اخلاق
پسندیدہ کی اور ذکر اونکا حدیثون مین آیا ہے اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داؤد کی کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ مین نہین آیا ہی مگر اس حدیث مین نزدیک ابی
داؤد کی اور حاکم نی بہی اسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا و لیکن سیوطی جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ سے بیچ ذکر ابدال کی بہت حدیثین لائی ہین اکثر حدیثون
مین ذکر عدد چالیس کا ہی اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سی لائی ہین کہ ابدال نی اس درجہ کو بسبب بہت نماز اور روزے اور صدقہ کی نہین پایا ہی
اور بسبب اونکے اور تمام لوگون سی ممتاز نہین ہوی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانون کی پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
اہی علی میری امت مین وجود ایسی لوگونکا اور صفت ابدال کی ہون کمتر کبریت سرخ سی ہے اور اور حدیث مین معاذ بن جبل سی آیا ہی کہ جسمین یہہ تین صفتین ہونوے
وہ ابدال سی ہی رضا بالقضا اور صبر ممنوعات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم میں لائی ہین کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز تین بار پڑہی
اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسکی لیے درجہ ابدال کا لکہین اور حاصل یہہ کہ جو کوئی بری صفتین بدل ڈالی اور خیر خواہ خلق کا ہووے
ابدالون مین سے ہی اور مراد ساتہہ عصائب اہل عراق کی ہی ایک قوم ہی مردان خدا سے کہ اونکا نام عصائب ہے جیسیکہ ابدال اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سی آیا ہی کہ
کہ ابدال شام مین ہوتی ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد عصائب سے نیک اور زاہد اور عابد لوگ اونمین سے ہین اور عصب القوم لغت
مین قوم کی نیکونکو کہتی ہین **ث** پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا ماموں اوسکے یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب سے ہونگی کہ ایک قبیلہ ہے
مشہور عرب مین اور دحیہ کلبی اوسی قبیلہ سے ہے پس بہیجیگا وہ مرد ہی طرف مہدی کی اور تابعون اونکی ایک لشکر اور مدد مونڈ لیگا ننہیال اپنی سی کہ بنی کلب ہین
پس غالب آوینگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور یہہ مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہہ بہی علامت خروج مہدی سے ہے اور کار کرینگی مہدی لوگون مین موافق
سنت اور روشن پیغمبر اونکی کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر **ف ح** یعنی ثبات و قرار پاویگا جیسیکی اونٹ جب بیٹہتا ہی
اور آرام پکڑتا ہی تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتہہ زیر جیم کی اور خفت رے کی اور نون کی آخر مین اگلا گردن اونٹ کا جاوے ذبح سی تا جگہہ نحر اوسکی کہ بیچ وقت
بیٹہنے اور قرار پکڑنی کی اوسکو زمین پر رکہتا ہی یہان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام سی کہ ہرج و مرج درمیان سے اٹہہ جاوے اور جنگ جدال ہی نشان نرہی اور

دین و اسلام اور احکام سنت و جماعت کی قرار پاوینگے اور استقامت پکڑینگے اور کچھ خلاف درمیان مین ہی ات پس ٹہیرینگی مہدی سات برس وفات کی جاوینگی وہ اور نماز پڑہینگے اوپر مسلمان نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نی دعوی کیا کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نی تو ارادہ کئی ہین معنی لغوی یعنی ہدایت والی ہین پس اسمین تو کچھہ اشکال نہین اور بعضون نی دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوگئی اونپر ایک جماعت اور باتونکی اور ارادہ کیا فساد کا شہرونمین پس ہاری گئی وہ اور راحت پائی اونسی شہرون نی اور ایک جماعت پیدا ہوئی سنہ مین مشہو ساتہہ ہندیہ کی کہ نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا یہہ تہا کہ مہدی موعود شیخ ہمارا تہا کہ ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہیونمین سی یہہ بہی تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہی چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کی علمانی فتوی دیا کہ واجب ہی قتل اونکا اون امرا پر کہ قادر ہون اونکی قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہی شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئی ہین لوگونکی نظرون سی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی سرداری مین انتہی اور یہہ قول و اعتقاد بہی مردود ہی نزدیک اہل سنت و جماعت کی اور دلیلین اونکی ردکی بہری ہوئی ہین علم کلام کی کتابونمین اور تصریح ہی کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نی انتقال فرمایا **وعن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ھذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واھل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطرھا شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتھا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات تعیش فی ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ** اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا اوسنی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ پہنچی گی اس امت کو یہانتک کہ نہین پائی گا شخص جگہہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکی ظلم سی یعنی بلاسی کہ پیدا ہوگی ظالم حاکم سی پس بہیجی گا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میرے مین سی تہہ امت کی پس بہریگا اللہ تعالی بسبب اوسکی زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بہر گئی ہی زمین جور و ستم سی راضی ہونگی اوس سے رہنی والی آسمان کی یعنی ملائکہ اور ارواح انبیاء اور رہنی والی زمین کی یعنی سب حتی کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرون سی کچہہ مگر کہ برساویگا اوسکو کثرت اور نہ چہوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سی کچہہ مگر کہ نکالیگی اوسکو ف ح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کی بہت برسی گا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی دونکی ف ح یعنی وجود اور حیات اونکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہمارے زمانہ مین تا عیش و نشاط و کامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زیر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر یعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کرے خدا تعالی اونکو اور یہہ بطریق فرض و تقدیر کی ہی واسطی قصد مبالغہ کی اگر یہہ روایت ثابت ہو والا احتمال ہی واللہ اعلم ت زندہ رہینگی مہدی اس خوشی و کامروائی مین ساتہہ برس یا آٹہہ برس یا نو برس ف ح یہہ بطریق شک راوی کی ہی اور اوسوقت مین آنحضرت پر مبہم کہا اور اور وقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفید چہوٹی ہوئی ہی اور لاحق کی گئی ہی یہہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رجل من وراء النھر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطن او یمکن لال محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ رواہ ابو داؤد** اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا ایک شخص یعنی صالح یعنی کی پیچہی سی اون شہرونمین سی کہ پیچہی نہر کی ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کی کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث نام اوسکا ہی اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہہ نام اوسکا ہی صفت اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد اس سی ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑی امام مشہور ہین اور اونپر مدار ہی اصول حنفیہ کا اعتقاد حنفیہ مین ت جگہہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹہکا دیگا وہ حارث ف ع لفظ او یمکن مین شک ہی راوی

سے یا لفظاً و معنیً واو کی ہے یعنی مہیا کریگا اسباب اموال و خزانہ اور ہتیار اپنے اور ٹہکانا دیگا امر خلافت کو اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا اوسکی ساتھہ لشکر اپنے کی **ت** وطیٰ آل محمد کی **ف ع** یعنی اونکی ذریت و اہل بیت کو عموماً اور مہدی کو خصوصاً یا لفظ آل کا زائد ہے یعنی محمد مہدی کو **ت** جیسا ٹہکانا دیا قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سے وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی ونمین سے ہین حضرت ابوبکر وغیرہ کی اور داخل ہی ٹہکانا دینے مین ابو طالب بہی اگرچہ نہین ایمان لایا تہا اہل سنت کی نزدیک **ت** واجب و لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا فرمایا لازم ہی قبول کرنا اوسکا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف ع** یہہ شک راوی ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ او معنی یہہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قایم ہونا اوسکی مددگاری مین **ف** اس حدیث سے جیسے کہ سباق اور حدیثون سے کہ وارد ہین اس باب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ مومنون پر اجابت اور اطاعت اوسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہونگی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی تُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ وَتُخْبِرَہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام کرینگی درندے آدمیون سے اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سے پہندنا کوڑے اوسکی کا اور تسمہ پاپوش اوسکی کا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ نئی نکالی ہوگی اہل و عیال اوسکی نے غائبانہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابو قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانیان بعد دو برس کے ہونگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف ع** یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دو سو برس کے یعنی ہجرت سے یا ظہور دولت اسلام سے یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے اور احتمال ہی کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کی لیے یعنی بعد اون دو سو برس کے کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہے اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسیٰ کا اور اسی طرح اور نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سے اور نکلنی دابۃ الارض کی و ظاہر ہونی یاجوج و ماجوج کی اور مانند انکی کی وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ الْمَھْدِیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت دیکہو تم نشانون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سے پس حاضر ہو ونمین **ف ع** یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکی کا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا **ت** اسلیے کہ اوسمین خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی کہ ابتدا ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین مین وَعَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِہِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِھُہٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِھُہٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَکَرَ قِصَّۃً یَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقِصَّۃَ اور روایت ہے ابی اسحاق سے کہ کہا اوسنے کہا علی رضی نے اس حال مین کہ دیکہا طرف بیٹے اپنے امام حسنؓ کی اور کہا علی علیہ السلام نے تحقیق بیٹا میرا یہہ سردار ہی جیسے کہ نام رکہا اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف ع** یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین **ت** اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا اسکی پشت سے ایک شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری مین **ف ع** یعنی سب چیز ونمین اور سب جہات کر و الا حدیثون مین مشابہت صورت مین بہی بعضی جہات کر ثابت ہوئی ہی جیسے کہ اوپر گذرا **ت** پہر ذکر کیا حضرت علی نے قصہ بہر دینی اوس مرد کا زمین کو عدل سے **ف ع** یہہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سے ہین اور بہی اونکی لیے انتساب ان کی طرف سے طرف حسینؓ کی یہہ بات کہ اسکی تطبیق دینی کی درمیان حدیثونکی اور اس سے باطل ہوا قول شیعہ کا کہ مہدی محمد بن حسن عسکری

ہین کہ قایم منتظر ہین اسلیی وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت صلے نے اسی غیر مہدی کی اسلیی ہم کہین گے کہ باطل کرتا ہی اسکو قصہ بہرونی زمین کا عدل سی اسلیی کہ نہیں پہچانا جاتا ہی بیچ سادات حسنیہ و حسینیہ کے ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اوسنی زمین کو عدل سی سواے اسکی کہ ثابت ہوا ہے بیچ حق مہدی موعود کی اور لفظ و لم یذکر القصہ کلام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہے اوسکو اوس سے صاحب مشکوۃ نے **وعن جابر بن عبد الله قال** **تُقِدَ الجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَمِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا کم کی گئی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی سے اوس سال کہ وفات پائی عمر نے بیچ اوسکے یعنی ٹڈی اوس سال اوس دیار مین پیدا نہوی پس غمگین ہوی عمر رضی اللہ عنہ بسبب ناپید ہونی ٹڈی کی غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کی ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچہی ہر سوار لوگون سے ہونی ٹڈی کی سے آیا دیکہا گیا ہی کوئی آدمی ٹڈی کچہہ پس لایا حضرت عمر کی پاس وہ سوار کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹہی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹہی ٹڈیون کو آگی عمر کی پس جب دیکہا اون ٹڈیون کو حضرت عمر نے اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی اور کہا کہ سنا مینی آنحضرت سے کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالی نی پیدا کیی ہزار گروہ حیوانات سے چہہ سو اونمین سے دریا مین ہین اور چار سو جنگل مین ہین پس تحقیق اول ہلاک ہونا اون ہزار گروہ مین سے ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پے در پے ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کے مانند ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑی کی اور پے در پے گرنی موتیون کے اوسمین سے نقل کیے بیہقی نی شعب الایمان مین

باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

باب ہے بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت کی اور بیچ بیان ذکر دجال کی **ف** ذکر کین اس باب مین آخر کی بڑی علامتین قیامت کے نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسی کہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی اور ظاہر تر اور مناسب تر یہہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ وجود اونکا ساتہہ عیسی اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی لیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثون مین ساتہہ ذکر فتنون اور لڑائیون کی کہ پہلی اونکی نکلنی سے واقع ہونگی اور بعد اونکے نکلنی کے اوٹہجائینگی واقع ہوا اس تقریب سے ذکر اونکا اوس باب مین ہوا اور دوسری جانب کی حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیون کی کہ مولف نی ذکر کین مختلف آئے ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی بہت ہی اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کی کچہہ اوسمین سے مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیون مین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا ہی اور حدیثین اسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال مشتق دجل سی ہی اور دجل بمعنی خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جس وقت کہ کوئی حق کو ساتہہ باطل کے خلط کری اور فریب دی اور بمعنی کذب کے بہی آتا ہی پائی جانا ان معنون کا دجال مین ظاہر ہی اور اور بہی وجہ تسمیہ دجال کی قاموس مین مذکور ہین اور مسیح اسم مشترک ہی درمیان دجال اور عیسی کی اور اکثر یہہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسی مین مطلق چہوڑتی ہین اور عیسی کو مسیح اسلیی کہتی ہین کہ جب اندہی اور کوڑہی کو چہوتی وہ اچہی ہوجاتی اور اس سبب سے کہتی ہین کہ ماں کی پیٹ سے ممسوح یعنی پونچہی ہوئی نکلی بے آلایش کے کہ لڑکون مین وقت پیدا ہونی کی ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی یا اس سبب سے کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا نہ خمدار و باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ بہت مساحت کرتی تہی زمین مین اور یہہ وجہ مشترک ہے درمیان اونکے اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکے منہہ کی ہموار ہو اور آنکہہ بہون نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنی پونچہی گئی اوس سے دور کی گئی اوس سے خیر خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسی سے برائی شر و بدی کی پس وہ مسیح الضلالت ہے اور جیسی مسیح الہدی مین اور اونکی نام مین مسیح ساتہہ

زیر میم اور سین شدہ کی بہی آیا ہی اور بعضون نے کہا کہ مسیح نام دجال کا ہی ورمخفف نام عیسیٰؑ کا اور یہہ جو کہا ہی کہ نام دجال کا مسیح ہی ساتھہ خا معجمہ
کی یہہ خطا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عن حذیفۃ بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا
ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان و
الدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلثۃ خسوف خسف
بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرہم
وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشرۃ وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا جہانکا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی ہمپر اسحال مین کہ ہم ذکر کرتی تہی آپسمین پس فرمایا کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہین ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ دیکہوگی تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس ذکر فرمایا دہوین کا **ف** ح یعنی دہوان کہ نکلیگا اور بہر دیگا مشرق و مغرب کو اور چالیس دن ٹہریگا پس مسلمان کا
زکام زدہ کی ہوگی اور کافر مانند مستون کی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بہی یہی محمول
ہی بقول حذیفہ اور تابعین وسکیلی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین کی مراد اوس سے وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کی زمانہ مین حضرت کی دعا سے کہ فرمایا
خدایا کر انپر قحط سات برس کا جیسی کہ کیا تونی مصر پر بہ حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوی قحط مین اور کہاتی تہی چمڑی اور مردار اور دیکہتی تہی ہوا مین
ایک چیز مانند دہوین کی ایسلیکی ہوگا بسبب ضعف باصرہ کی ہوا کو مانند دہوین کے دیکہتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینہ کی اور کثرت
غبار کی بصورت اندہیری کی معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سے نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا **ف** ح
کہ نکلیگا مسجد حرام سی درمیان صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول اوسی پر ہی اور لکہا ہی علمانی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی
اوسکی ساٹہہ گز کی ہوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقہ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین سے پہاڑکر نکلیگا اور اوسکی ساتہہ عصا موسیٰ اور
انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنی مین ساتہہ اوسکی نہ پہنچ سکیگا اور اوس سے نہ بہاگ سکیگا مارےگا مومن کو عصا سی اور لکہیگا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر
کریگا کافر پر ساتہہ چہاپ کی اور لکہیگا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضون نی کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام مہدی مین بہر ایام عیسیٰؑ مین بہر بعد طلوع ہونی آفتاب کی
مغرب سے ذکرہ ابن الملک **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب کی اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا حدیث مین
آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسیٰ ابن مریم کا آسمان سے زمین پر **ف** ع یعنی ملا ہوا ساتہہ ظہور مہدی کی اور نکلینگے عیسیٰؑ نزدیک منارہ سفید کی جانب
شرقی دمشق کی اور قتل کرینگے حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک ضلع ہی شام مین اور بعضون نی کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول نشانیون
مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسیٰؑ کا پہر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سی اسلیے کہ کفار
مسلمان ہوینگی حضرت عیسیٰ کی زمانہ مین یہانتک کہ ہوگی دعوۃ ایک سے اور اگر آفتاب نکلی مغرب سے پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسیٰؑ کی تو نہووی ایمان مقبول
کفار سی پس واو مطلق جمع کی لیے ہی پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلی طلوع ہونی آفتاب کی ہی یہان یون کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچہہ کہ آگی
آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا **ف** ع ح لفظ یاجوج ماجوج الف سے ہین اور ہمزہ
سی بہی اور یہہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہہ دو نام ہین عجمی اور بعضون نی کہا عربی **ت** اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا
ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین **ف** ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہہ مین لیکن احتمال ہی
یہہ کہ ہو مراد مین خسف اون سی زیادہ اوسپر کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگی **ت** اور دسوین نشانی کہ بعد سب کی واقع ہوگی یہہ کہ ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی جانب یمن سے

ہانکی گی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی **ف ح** ع کہ شام مین ہوگی لیکن ظاہر یہہ ہے کہ مراد یہہ ہی کہ ہوگا مبدء اوسکا شام سی یا کیجاویگی شام فراخ کہ سما جاوی
گا سب عالم اوسمین اور اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ یہہ ہانکنا آگ کا لوگونکو بعد حشر کی ہوگا تا کہین کہ علامت قیامت کی پہلی قیامت کے ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکلی گی آگ زمین حجاز سی کہا قاضی عیاض نی کہ شاید کہ دو آگین جمع ہونگی کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا اوسکا نکلنا اوسکا یمن سے
اور ظہور اوسکا حجاز سی کرہ القرطبی بیچ جمع درمیان اسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالیگے
لوگونکو مشرق سی طرف مغرب کی ساتہہ اسطرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیون کی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اسکی ہی کہ وہ اول ان نشانیونکی
ہی کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی مگر بلکہ واقع ہوگا ساتہہ ان اونکی نفخ صور مین بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتہہ اوسکی کہ باقی رہین
گی ساتہہ ہر نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسیطرح ذکر کیا ہی اسکو بعضی علماء توفیق دینی والون نی **ترجمہ** اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک
آگ ہوگی کہ نکلی گی پری کنارے عدن سی کہ نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن مین ہانکیگی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کی بجائی نکلنی
آگ کی یمن سی یا کنارہ عدن سی یون ہی کہ ہوا کا آیا ہی کہ ڈالی گی لوگونکو دریا مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہہ ہی کہ مراد اس سی اس
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتہہ جہکڑ ہوا کی کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی دریا مین اور وہ ہوگی جگہہ حشر کفار کی یا مستقر فجار کی
جیسکہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہوجائیگا آگ اور اوسمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ رہی ڈرانیکی
لیی ہوگی بمنزلہ کوڑی کی ہانکنی کی لیی طرف محشر کی اور موقف اعظم کی واللہ اعلم **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَیْصَّةَ
اَحَدِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتہہ کامون نیک کی چہہ چیزون سی
ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال صالحہ کی پہلی پہنچنے ان چہہ نشانیون قیامت کی اسلیی کہ دشوار ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق
اونکی اور وہ چہہ چیزین یہہ ہین **ترجمہ** دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گہیرلی اور شامل ہو عامہ خلق
کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتہہ بعض کی تم مین سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ح** یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہین ساتہہ ایک کی تم مین سے اور ہوسکتا ہی کہ
مراد ساتہہ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتہہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سی ڈرایا قایم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَاَیُّهُمَا مَا کَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰی عَلٰی اَثَرِهَا قَرِیْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اول نشانیون قیامت کی از روی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کیطرف سے
ف ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی اسلیی کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہین گے ہم کہ نشانیان یا تو نشانیان
ہین قریب قایم ہونی قیامت کی اور یا نشانیان ہین دلالت کرنی والی اوپر وجود قایم ہونی قیامت کی اور حصول اوسکی پس اول مین سی بعثت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
اول ہی سب سی اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند انکی کی اور دوسری مین سی نکلنا آفتاب کا مغرب سی اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اوسکا لوگونکو طرف
محشر کی اور نام رکہا گیا اوسکا اول اسلیی کہ یہہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکی آتی ہی لاتقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من
مغربہا **ترجمہ** اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہوچکی لوگون پر اور کلام کرنا اوسکا ساتہہ اونکی وقت چاشت کے **ف م** لفظ خروج ساتہہ رفع کی عطف
ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہہ کہ ہو اول متعدد اسلیی کہا ابن ملک نی کہ شاید وا و بمعنی او کی ہی اور موید ہی اسکا وہ جو ایک روایت

مین ہی و خروج الدابۃ علی الناس اور یہہ موافق تر ہی ساتہہ قول حضرت کی وایہات اور جو نسی ان دونون علامتون مذکورہ مین سی کہ پہلی دوسری ہوگی پس
دوسری واقع ہوگی پیچہی اوسکی نزدیک نقل کی ہیہہ مسلم نی ف ح یعنی فاصلہ ان دونون مین کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیون مین پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلی
ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سی متصل اوسکی ہوگا اور وحی بیچ باب ترتیب اور تقدم
اور تاخر ان دو علامتون کی متعین وارد نہین ہوئی اور مبہم چہوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہہ دونون اور علامتون مین سی کسی علامت سی ایک پہلی واقع ہونگی اور حدیث
ان اولہا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذا فی جامع الاصول وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا
خرجن لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا طلوع الشمس من مغربہا والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہونگی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ نہ تہا ایمان
لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سی اوسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کی اوس شخص نی بیچ ایمان اپنی کی بہلائی کہ نکی تہی پہلی اس سی یعنی توبہ گناہون سی
بہی اوسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیان یہہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ع اسلئی کہ قایم ہونا قیامت کا
بسبب واقع ہونی اونکی کی متعین ہو جائیگا اور احوال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتہہ غیب کی ہی اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ ہی متاخر وقوع
مین اسلئی کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوسی سی ہی اور ملایا گیا ہی نکلنا غیر اوسکی کا ساتہہ اوسکی وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حین غربت الشمس اتدری این تذہب ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن
فیؤذن لہا ویوشک ان تسجد ولا تقبل منہا وتستاذن فلا یؤذن لہا ویقال لہا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا فذلک
قولہ والشمس تجری لمستقر لہا قال مستقرہا تحت العرش متفق علیہ اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ
ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو ای ابوذر کہ کہان جاتا ہی یہہ آفتاب کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہی فرمایا کہ یہہ آفتاب جاتا ہی یہانتک کہ سجدہ کرتا ہی
نیچی عرش کی ف ع کہا بعضی محققین نی کہ نہین مخالف ہی یہہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلئی کہ مراد ساتہہ اوسکی نہایت جگہہ پہنچنی بینائی کی ہی اور
سجدہ کرنا آفتاب کا نیچی عرش کی بعد غروب ہونی کی ہی اور اس حدیث مین دفع ہی اوسکی کہ گمان کرتا ہی یہہ کہ مراد ساتہہ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہہ کی
ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی مین اور یہہ ایک دن ہی سال بہر مین تا تمام ہونی امر اوسکی کی وقت تمام ہونی دنیا کی کہا خطابی نی کہ احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو ساتہہ
اوسکی یہہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچی عرش کی مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین احاطہ کرتا اوسکو پہر اذن مانگتا ہی تا اوسی حضرت حق مین پس اذن دیا جاتا ہی آفتاب
کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی اور طلوع کری ف ح اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد استیذان سی یہی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود پر اور اذن دینا
ساتہہ اوسکی ت اور قریب ہی یہہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجدہ اوس سی اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا آفتاب
کو پہر جا جہان سی آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہوگا مغرب ہی کیطرف پہر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کیطرف سی پس یہہ ہی مراد قول اللہ تعالی کی سی کہ فرمایا
اور آفتاب روان ہوتا ہی واسطی قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی اوسکی ٹہہرنی کی
جگہہ نیچی عرش کی ہی ف ع کہ بعد غروب کی وہان جاتا ہی اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہی اوسکو اور جاننا چاہیی کہ بیچ تفسیر
بیضاوی کی اور وجہین بہی بیچ معنی اس آیۃ کی لکہی ہین اور شک نہین کہ جو کچہہ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکی کی واقع ہوا متعین ہوا ارادہ اوسکا
عجب ہی کہ اس وجہہ کو اصلا ذکر نہین کیا اور کلام طیبی سی بہی تنگدلی اسباب مین ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ وعن عمران بن حصین قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہی عمران بیٹی حصین سی کہ کہا

سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہین درمیان پیدایش آدم کی اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سی یعنی درباب فتنہ
اور ابتلا اور اضلال اور استدراج کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نہین پوشیدہ تمپر
ف ع یعنی چہپا ہوا نہی اوسکو ساتہہ صفتون کمال کی اور ایمان لائے ہوا اوسپر جسکی بیشترع مین آیا ہی پس گمراہ نہو سکتے ہو تم نے سحر و فریب وغیرہ دجال کی پس یہہ جملہ تمہید ہے اس قول کی
ت تحقیق اللہ تعالی نہین کانا ف ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہی نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتہہ صفت کمال کی یعنی اللہ سبحانہ جل شانہ میں نقص نہین اور اوسکی آنکہہ جسکی
آدمیون کی ہوتی ہی نہین ہے چہ جائیکہ کانا ہو ت اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکہہ کا گویا کہ آنکہہ اوسکی دانہ انگور کا ہی ابہرا ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف ع لفظ طافیہ ساتہہ ی کی ہی اور ہمزہ سے بہی روایت کیا گیا ہی معنے بلند کی اور نہین منافات ہے درمیان اس روایت کی اور درمیان اوس روایت
کے انہا لیست بناتئۃ ولا حجراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دہنسی ہو واسطی امکان جمع ہونی دونون صفتون کے ساتہہ اختلاف دونون آنکہون کی
یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا تورپشتی نی کہ بیچ اون حدیثون کی کہ وارد ہوئی ہین دجال کی صفت مین کلمات متنافرہ یعنی مختلفہ آئی ہین کہ مشکل ہی توفیق
اونمین اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اونمین سے علیحدہ اوس حدیث مین کہ ذکر کیا گیا ہی پس اس حدیث مین تو ہی کہ آنکہہ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی اور اور حدیث مین ہے
کہ وہ جاحظ العین ہے کہ گویا کہ آنکہہ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور مین آیا ہے کہ آنکہہ اوسکی نہ ناتیہ ہی اور نہ حجرا اور توفیق انمین یہہ ہے کہ اختلاف صفتونکا کہ بحسب
اختلاف دونون آنکہونکی ہی یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور موید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث مین آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا داہنی آنکہہ کا اور حذیفہ کی حدیث مین
آیا ہی کہ وہ ممسوح العین ہوگا اوسپر ناخنہ موٹا ہوگا اور یہہ ہے ایک حدیث مین آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکہہ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ مین یہہ ہے کہ ایک آنکہہ
تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسرے عیب دار ہوگی پس درست ہے یہہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکہہ کو عورا اسلئے کہ معنی عور کی اصل مین عیب کے ہین پس اوسکی آنکہہ دونون
ہی عیب دار ہی اور بائین ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ
اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ نہین کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہی اپنی امت کو کانی جہوٹی سی ف ح کہ دجال ہی اس جگہہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ وقت نکلنی دجال کا کسی متعین نہین
کیا ہے اسقدر معلوم ہی کہ پہلی قیامت سے نکلیگا اور چونکہ وقت قائم ہونے قیامت کا متعین نہین ہے وقت نکلنی اوسکے کا بہی متعین نہین ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور
پروردگار تمہارا کانا نہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی پاک ہی اسسے کہ ہو ناقص اور عیب دار اپنی ذات مین اور صفات مین اور یہہ کلام حضرت کا عوام کے سمجہانے
کی لیے ہے کہ انکی عقل و فہم مین آجاوی جیسیکہ وارد ہوئی کلموا الناس علی قدر عقولہم ت لکہا ہی گا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کفر کا ف ح بعض نسخون
اور مشکوۃ کی نسخون مین ان تینون حرفون کو جدا ایک دوسری سی لکہا ہوا ہے گویا دجال کے منہ پر یہی سب صورت ہی لکہا گیا ہے اور یہ اصل شارح ہی بکسر باعث اور
بلانیوالا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہے اجتناب اوس سے اور یہہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالی کی طرف اس امت کے حق مین کہ ظاہر کردی ہی رقم کفر کی درمیان
آنکہون اوسکی کے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ
نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آگاہ ہو خبر دون مین تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہین خبر دی ساتہہ اوسکی کسی نبی نی
اپنی قوم کو وہ خبر یہہ ہے کہ تحقیق دجال کانا ہی اور تحقیق دجال لاویگا ساتہہ اپنے مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکی ساتہہ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش
اور محنت کی ہون یا لطف و قہر پس جسکو کہی گا یہہ جنت ہی مع ہوگی آگ ف ح کہا ایک شارح نی یعنی داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب دائم

ہونی دوزخ کا ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اوسکی او پہینکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا
جنت کی داخل ہونی کا اسلیے کہ اوسنے تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہہ ہی کہ وہ دونون منقلب ہوجائین گی در حقل اونکا اولٹ جاویگا اور جیسیکہ وارد ہوا ہی
القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم اور ایسی ہی دنیا ہی بلکہ جسکا نام کہا گیا ہے
سجن ہوجاتی ہی جنت عارفین کیلیے کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہے
اور ایک عقبی مین اور ایسی ہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کی بسبب عدم حضور اونکی کی ساتھ رب اپنی کی مانند سم کی ہی سم مین اور ہم کی ہی در ہم مین اور نار کی
دینار مین اور چونکہ مقصود ڈرانا تہا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی شیوخ مین ثانی ہی یعنی کہ بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہہ مقدر ہی و التی یقول
انہا النار ہی الجنۃ اور ایسی مانند ہی دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نعمت ہی اور نعمت اسکی نعمت اور محنت اوسکی محنت ہی اور منحہ اوسکی محنت اور حسن
و قبح اوسکا مختلف ہی مانند نیل کی کہ پانی ہی محبوبون کی لیے اور دبا ہی محجوبون کی لیے ت اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسیکہ ڈرایا ساتہہ اوسکی نوح نی قوم اپنی کو
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص نوح کی باوجود عموم حکم کی بسبب ہونی اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیاء کی صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین وعن

حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ
وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَاہُ نَارًا فَاِنَّہٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَیِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
وَزَادَ مُسْلِمٌ اَنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْہَا ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَؤُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ وَّغَیْرِ کَاتِبٍ

اور روایت ہی حذیفہ سی اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اوسکی ساتہہ پانی ہوگا ف ع یعنی وہ چیز پیدا
ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم اسباب چین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گیی ہی اوس سی ساتہہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت دلاویگا طرف اوسکی اون کو کہ
اطاعت کرین اوسکی ت اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا ڈالیگا اوسمین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی
کریگا اوسکی ت پس جسکو دیکہین گی لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاویگی اور جسکو دیکہین گی لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین ف ع
یعنی یہہ ہین کہ کردیگا اللہ تعالی اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ جہٹلاویگا اوسکو اور ڈالدیگا وہ اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسیکہ کردیا نمرود کی
آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوسکی آگ جلانیوالی جیسیکہ محمل اسکا یہہ ہی کہ
جو کچہہ فتنی اوسکی ظاہر ہونگی نہین ہوگی اونکی لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدی ہونگی جیسیکہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہہ بہی ہی کہ اللہ تعالی
بدلدیگا ماہیت اوسکی پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فرعون کو کہ ذکر کیی گئی تم مین سی پس
چاہیے کہ پڑے اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی اور نہ پروا کری الٹی اوسکی کی وہ چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا ف ع یعنی حقیقت مین یا ساتہہ تقلیب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مال کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیل اکتفا سی ہی پس تقدیر یہہ ہی اور نہ تصدیق
کری اوسکی بسبب رغبت پانی کی کہ اوسکی ساتہہ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک ورد عذاب دہجانیگا ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کی مسلم نی یہہ
عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہہ کا ف ع یعنی ایک آنکہہ اوسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیے اثر آنکہہ کا ت اوسپر یعنی
دوسری آنکہہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا مٹی ہوئی آنکہہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا ک
ف ر پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا ف ح یعنی وہ کہ پہلے علم کتابت کا رکہتا تہا یا نہ رکہتا تہا جان کہ ظاہر یہہ ہی کہ ناخنہ بیچ آنکہہ بخیر
مٹی ہوئی کی ہوگا اسلیے کہ معنی ممسوح کی یہہ ہین کہ ایک جانب مین آنکہہ اور بہون اصلا نہون اور ہموار اور مٹی ہوئی ہو پس ناخنہ ہونا اوسمین کیا معنی رکہتا ہی مگر یہہ

کہ مراد ممسوح سے عیوب مطلق رکہیں **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَہٗ جَنَّتُہٗ وَنَارُہٗ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَجَنَّتُہٗ نَارٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کانا ہوگا بائین آنکہہ کا کثرت سی ہون گی بال اوسکی ساتہہ اوسکی ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع اوپر گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکہہ کا اور ایک آنکہہ اوسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق اونمین یہہ ہی کہ ایک آنکہہ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسرے عیبدار ہوگی پس صحیح ہی کہ کہا جاوی ہر ایک آنکہہ کو عورا اسلیے کہ عور کی معنی اصل مین عیب کے ہین اور بعضون نی کہا کہ اعور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کی پس ایک قوم تو دیکہی گی اوسکو اعور الیسرے اور ایک قوم دیکہی گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کری اوسکی ابطال امر پر اسلیے کہ جب دیکہا سب دی گی خلقت اوسکی جیسی کہ ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہہ کہ ہوا ایک اون دونون مین سی سبب سہو راوی کے **وعن** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرُؤٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُہٗ طَافِیَۃٌ کَاَنِّیْ اُشَبِّہُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ فَاِنَّہَا جِوَارُکُمْ مِنْ فِتْنَتِہٖ اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّۃً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا لُبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَۃٍ وَیَوْمٌ کَشَہْرٍ وَیَوْمٌ کَجُمُعَۃٍ وَسَائِرُ اَیَّامِہٖ کَاَیَّامِکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ کَسَنَۃٍ اَتَکْفِیْنَا فِیْہِ صَلٰوۃُ یَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَہٗ قَدْرَہٗ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا اِسْرَاعُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ کَالْغَیْثِ اسْتَدْبَرَتْہُ الرِّیْحُ فَیَاْتِیْ عَلَی الْقَوْمِ فَیَدْعُوْہُمْ فَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ فَیَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَیْہِمْ سَارِحَتُہُمْ اَطْوَلَ مَا کَانَتْ ذُرًی وَاَسْبَغَہٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّہٗ خَوَاصِرَ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اوسنی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کا یعنی اوسکی نکلنی کا اور تمام امور اوسکی کا اور لوگونکی مبتلا ہونیکا بسبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلی دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جہگڑونگا اوس سی سامنی تمہاری **ف** ع یعنی غالب ہونگا اوسپر ساتہہ دلیل کی اور اسمین ارشاد ہی طرف اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی جہگڑنی اور غالب آنی مین اوسپر ساتہہ دلیل کی غیر محتاج طرف مددگار کی امت اپنی مین سی جان کہ حدیثون اور دلیلون اور قراین سی معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا اور اسیطرح جو حضرت نی فرمایا اس حدیث مین یہہ واسطی مبالغہ اور تاکید کی ہی اور واسطی تحقیق اور تیقن ظہور دجال کی اور مبہم ہونی وقت اوسکی کی اور ڈرانی خوف فتنہ اوسکی کی مکلفین پر **ت** اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا **ف** ع یعنی دفع کری گا شر اوسکی اپنی سی ساتہہ دلیلون قطعیہ شرعیہ اور عقلیہ کی کہ اوس پاس ہین اور غالب آویگا اوسپر کذا قال الطیبی رحمہ اللہ اوس تقدیر پر ہی کہ وہ سنی حجت والا پس معنی یہہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سی شر اوسکی ساتہہ جہٹلانی اوسکی کی اور اختیار کرنی صورت تکذیب اوسکی کی **ت** اور اللہ خلیفہ اور وکیل ہی میرا ہر مسلمان پر **ف** ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میری پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سی اور یہہ دلیل ہی اوسپر کہ مومن الیقین والا بیشہ مدد کیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتہہ اوسکی نبی اور امام پس اسمین دہی ہی امیہ پر **ت** تحقیق دجال **ف** ع یہہ استیناف ہی بیان بعض احوال اوسکا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ مفید ہی بیچ دفع شر افعال اوسکی کی **ت** جوان ہوگا **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی سفیدی وقار سی **ت** بہت مڑی ہوئی بالونکا آنکہہ اوسکی پہولی ہوگی گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتہہ عبد العزی بیٹی قطن کی **ف** ع یہہ عبد العزی کہ ایک یہودیکا نام ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ مشرک تہا اسلیے کہ عزی نام بت کا ہی اوسکا بندہ مشرک ہی بنتا ہی اور یہودی ہی اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تہا قبیلہ خزاعہ مین سے کہ مرا جاہلیت مین اور آنحضرت نی تشبیہ دیہی دجال کو اوسکی ساتہہ اور منوز جزم اوسکی مشابہت کا نہین کیا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتہہ اور اور حدیثون سی

جزم تشبیہ کا بہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کانی واسطی تاکید اور تقریر تشبیہ کی ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی سامنی اوسکی
آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا بالک واسطی دلالت کرنی ان آیتون کی اوپر معرفت ذات و صفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات
اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی کی اور آنی رسول کی ساتہہ معجزات اپنی کی کہ کردین گی خوارق عادات دجال کو ہباء منثورا اور تابع اوسکا پکاریگا ہلاکت
و ثبور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہہ ہین کہ قرارت اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیی فتنہ اوسکی سی جیسکہ نجات و امان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس
جبار کی سی کہ اوسکی زمانہ مین تہی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین بہی آیا ہی پس چاہیی کہ پڑہی اول کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہارا کی
ہین فتنہ دجال کی سی ف ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑہنا ان آیتون کا وقت سونیکی بہی آیا ہی اور لفظ جوار ساتہہ زیر جیم کی اور آخر کی ری
اکثر صحیح نسخون مین بمعنی ہمسائگی اور امان کی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر جیم اور ری کی آیا ہی بمعنی کاغذ یعنی چہٹی کی کہ لیتا ہی اوسکو مسافر بادشاہ ہی اوسکی
نائبون سی تاکوئی روک ٹوک نکری اوسسے راہ مین اور بعضی شرحون مین ساتہہ زبر اور پیش کی ہی اور زبر فصیح تر ہی یعنی امان کی پہر جاننا چاہیی کہ حصن حصین مین
روایتین متعدد آئی ہین اس باب مین کہ کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیی نور اپنی مقام اوسکی سی تا مکہ اور جسنی پڑہین دس آیتین
اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوسپر اور اور روایت مین ہی جسنی یاد کین دس آیتین اوسکی اول سی بچا دجال سی اور اور روایت مین ہی جسنی پڑہین
تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتون کی پڑہنی مین اور دس کی پڑہنی مین یہہ ہی کہ کمتر اوسپر کا محفوظ رہیگا سبب
اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اونکا اولی ہی اور یہہ نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہی درمیان
شام اور عراق کی پس فساد کریگا داہنی اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی داہنی اور بائین اور یہہ نہین کہ اکتفا کریگا فساد کرنی مین اسپر اور نہ شہرون کی
طرف چلیگا اور نہین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہہ ت ای بندو اللہ کی ف
ع یعنی ای جو مسلمان کہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم ای مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اوسوقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ اور کتنا ہوگا
ٹہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس الخ لیکن نقل کیا ہی بغوی نی شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت
رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بر تقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتہہ ٹہرنی کی دونون ٹہرنی مین سی ٹہرنا خاص ہو اور یہہ وصف معین کی
کہ واضح ہو خبر اوسکی حالمیر ت ایکدن یعنی اون دنون مین سی مقدار برس روز کی ہوگا یعنی درازی زمانہ مین اور ایک دن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایک دن مقدار
ہفتہ کی اور باقی روز اوسکی مانند دنون تمہاری کی جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو
اوسمین نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادائی نماز کی لیی مقدار دن کی ف ع ح یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی
اور ظہر کی ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ
ہوتا ہی اوسمین اور مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہہ لو غرض کہ پانچون نمازین اپنی اپنی اندازی سی پڑہ لیا کرنا یہانتک کہ وہ دن برس کا
گذری اور اسی حساب سی اور دنون مین کہ مہینا بہر اور ہفتی بہر کی ہونگی اور یہہ دن واقع مین اسقدر دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہہ جو بعضون نی کہا ہی
بسبب کثرت ہموم و غموم کی اسقدر معلوم ہونگی یہہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا اونکا حضرت سی کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضی
جو یہہ شبہہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی قسم طلوع و غروب وغیرہ کی جب یہہ وقت نہوئی تو نمازین کیونکر پڑہین گی یہہ شبہہ صحیح ہی جبکہ شارع نی
اوس دن مخصوص کا یہہ حکم ٹہرا دیا پہر اسکو جگہہ چون و چرا کی ہی اور توربشتی وغیرہ نی اور بہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقات مین دیکہہ لی
ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہہ کی ف ع مراد مینہہ سی بادل ہی یعنی

جلدی چلیگا وہ زمین مین مانند جلد چلنی ابر کی ت جسوقت کہ اوسکو ہوا پیچھی سی اوسکی اوڑاتی ہی پس گذریگا ایک قوم اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی پس ایمان لاوینگی وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یہہ استدراج ہوگا اوسکا واحد قہار کی طرف سی پس شام کو آویگی اون پر مواشی اونکی یعنی وہ جو گئی تہی صبح کو چرنیکی لیے دراز تر ان اوسکی کہ تہی از روی کوہانوں کی ف ح لفظ ذری جمع ذروہ کی ہی بمعنی کوہان اونٹ کی اور اعلای ہر چیز کو بہی کوہان کہتی ہین مراد فربہی مواشی کی ہی کہ کوہان اوسکی فربہی سی دراز ہوجائینگی ت اور خوب پوری اوسکی کہ تہی از روی تہونکی یعنی تہن خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کہینچی ہوئی اوسکی کہ تہی از روی کوکونکی یعنی بسبب کثرت کہانی اور سیری کی ثُمَّ یَاْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْهُمْ فَیَرُدُّوْنَ عَلَیْهِ قَوْلَهٗ فَیَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَیُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِیْنَ لَیْسَ بِاَیْدِیْهِمْ شَیْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَیَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَیَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِیْ کُنُوْزَکِ فَتَتْبَعُهٗ کُنُوْزُهَا کَیَعَاسِیْبِ النَّحْلِ ثُمَّ یَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَیَضْرِبُهٗ بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُهٗ جَزْلَتَیْنِ رَمْیَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ یَدْعُوْهُ فَیُقْبِلُ وَیَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ یَضْحَكُ فَبَیْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ فَیَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَیْنَ مَهْرُوْدَتَیْنِ وَاضِعًا كَفَّیْهِ عَلٰی اَجْنِحَةِ مَلَكَیْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ وَلَا یَحِلُّ لِكَافِرٍ یَجِدُ مِنْ رِیْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ یَنْتَهِیْ حَیْثُ یَنْتَهِیْ طَرْفُهٗ فَیَطْلُبُهٗ حَتّٰی یُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَیَقْتُلُهٗ ثُمَّ یَاْتِیْ عِیْسٰی قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَیَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَیُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِی الْجَنَّةِ فَبَیْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی عِیْسٰی اَنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ پہر آویگا دجال ایک قوم کی پاس پس بلاویگا اونکو ف ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کی ت پس رد کرینگی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرینگی اوسکو اور ایمان نہین لاوینگی اوسپر پس پہریگا اونسی یعنی پہریگا اوسکو اللہ اونسی پس صبح کرینگی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ درحالیکہ نہوگا اونکی ہاتہہ مین کچہہ مالون اونکی سی ف ع حاصل یہہ کہ مومن بسبب اوسکی مبتلا ہونگی طرح طرح کی بلاؤن اور محنتون اور ضررون مین ولیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکی کہ دین ہونگی اونکو اللہ تعالی صفتین اولیاء کی برکت سید الانبیاء کی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانون کو پس پیچھی چلینگی دجال کی خزانی اوس ویرانہ کی مانند سردارون شہد کی مکہیون کی ف ح یعاسیب جمع یعسوب کی ہی بمعنی سردار شہد کی مکہیونکی یعنی جیسی یعسوب آگی ہوتا ہی اور شہد کی مکہیان اوسکی ساتہہ پیچھی پیچھی ہوتی ہین اسیطرح دجال کی ساتہہ خزانی پیچھی پیچھی چلینگی اور اسی جہت سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہین روایت کی دیلمی نی حضرت علی سی بطریق مرفوع کی علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنونکا ہی کہ متابعت کرتی ہین وہ اوسکی اور پناہ ڈہونڈتی ہین اوسکی اور مال سردار منافقون کا ہی کہ اوسکی پناہ ڈہونڈتی ہین اور اوسکی پیچھی جاتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین بہی آیا ہی کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتی ہین کنت للدین یعسوبا ت پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتہہ تلوار کی ف ع یعنی غصہ ہوکر اوسپر بسبب قبول کرنی دعوۃ الوہیۃ اوسکی کی یا واسطی ظاہر کرنی قدرت کی اور تمہید کرنی خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑی مانند پہینکنی تیر کی نشانی پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑون کی مقدار پہینکنی تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہہ ہین کہ پہنچیگا ضربہ اوسکی شمشیر کا مانند پہنچنی تیر کی نشانی پر ت پہر بلاویگا دجال اوس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی اور روشن اور چمکتا ہوگا مونہہ اوسکا ہنستا ہوا بشاش ف ع اور کہیگا کہ یہہ کیونکر صلاحیت رکہی معبود ہونیکی ت پس وہ رہیگا اسیکہ دجال ایسی کامون اور خراب گمراہ کرنی مین ہوگا کہ ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوترینگی وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور اور روایت مین آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام اوترینگی بیت المقدس مین اور اور روایت مین ہی اردن مین اور روایت مین ہی کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہوں جس حدیث مین اوترنا اونکی بیت المقدس مین نزدیک ابن ماجہ کی ہی اور وہ میری نزدیک ارجح ہی اور نہین منافی بیچ اور روایتون کی اسلیئی کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ معسکر مسلمین کا ہی اسلیئی کہ وہ اور اردن نام ہی اوس کو ح

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی اوسمین اگرچہ نہین ہے بیت المقدس مین اینا رہ لیکن ضرور ہی یہہ کہ ہی گا پہلی اوترنی عیسیٰ کے
واللہ اعلم **ت** درحالیکہ ہونگی عیسیٰ درمیان دو کپڑوان زرد رنگ کے **ف** ع یعنی پہنی ہونگی دو کپڑی رنگی ہوئی زعفران کی یا ورس کی کہ نام ایک
گہانس زرد رنگ کا ہی اور لفظ مہرودتین مین ساتہہ دال مہملہ کی ہی اور ذال معجمہ کے بہی **ت** رکہنی والی ہونگی ہاتہہ دونون پیتلیان اپنی اوپر بازؤن دو فرشتونکی
ف ع یہہ حال ہی واسطی بیان کیفیت اوترنی اونکی جیسیکہ پہلا حال تہا واسطی کیفیت لباس و جمال اونکی کی یہہ بیان کیا اونکا اور حال **ت**
جس وقت جہکاوینگی سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی سر اونچا ٹپکینگی اوس سی بالونسی قطرے مانند دانون چاندی کی کہ مانند موتیون کے ہون **ف** ع یعنی صفائی
اور سفیدی مین نہایہ مین لکہا ہے کہ لفظ جمان ساتہہ پیش جیم اور تخفیف میم کے اوپر وزن غراب کے دانی چاندی کی بنی ہوئے ہوتے بڑے موتیون کے اور واحد اسکا جمانۃ ہی
کہا طیبی نے کہ مشابہت ہے عرق کی قطرون کو ساتہہ جمان کے بڑائی مین پہر تشبیہ دے جمان کو ساتہہ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نے کہا کہ
جمان ساتہہ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سے دانی کہ چاندی کی بنین اور یہان مراد خبر ہی یعنی جب جہکاوینگے سر ٹپکینگے اونکی سر کے
بالونسی قطری نورانی اور جب اوٹہاوینگے سر ٹپکینگے وہ قطرات کنایہ ہی بہا اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی **ت** بس نہین ممکن ہوگا اور نہین واقع ہوگا
کسی کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسیٰ کی مگر کہ مرجاوی اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی **ف** ع جائز ہی یہہ کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سی
واسطی حکمۃ دکہانی خون اوسکی کی نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا مومنون کی دلونمین اور جائز ہی یہہ کہ ہو یہہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اوترنی اونکی
پہر جاتی رہی جس وقت کہ دیکہی دجال کو پس لیکہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نے کہا کہ جب دم سی انکا کافر مریگا وہ وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتہ
اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم متعاد لیس نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسیٰ کے دم سی مردہ کو زندہ
کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگی **ت** پس ڈہونڈینگے عیسیٰ دجال کو یہانتک کے پاوینگے اوسکو دروازہ لد پر **ف** ع لد ساتہہ پیش لام
اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریون بیت المقدس کیسی اور بعضون نے کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین مین **ت**
پس قتل کرینگی اوسکو پہر آوی گی عیسیٰ کے پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالیٰ نی دجال کی شر سی پس پونچہینگے عیسیٰ اونکے مونہونسی گرد و غبار شدت و محنت
کا **ف** ع احتمال ہی یہہ کہ یہہ پونچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچہین گرد از راہ اکرام اونکی یا یہہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت و خوف کی اونسی **ت** اور خبر
دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکی کی کہ پاوینگی بہشت مین پس اسی ہنگامہ میں کہ عیسیٰ اسیطرح سی ہونگے ناگہان جو وحی بہیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کے کہ تحقیق مینی نکالی ہین ایک
بندی اپنی نہین طاقت و قدرت کسیکو اونسی لڑنیکی **ف** ع طاقت و قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیکی آثار قدرت کے کام مین ہاتہہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لائی
مبالغہ کی لئی **ت** پس جمع کر اور محافظت کر میری بندون کے لیجا کر طرف کوہ طور کی وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ
فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ
وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ
اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ
اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ
اور بہیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہی اور وہ ہر زمین بلندی سی دوڑتے ہونگے پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اونکی تالاب طبریہ کی
ف بحیرہ طبریہ ساتہہ اضافت کے ہی اور بحیرہ تصغیر ہی بحرہ کہ معنی دریا کی ہے یعنی چہوٹا سا دریا یعنے تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ مین ہی کہ نام

ایک قریہ کا ہی شام مین ت پس پی جاوین گی جو کچہہ اوسمین ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی کہ پیچہی آویگی اونسی پس کہین گی وہ کہ تحقیق تہا اسمین کبہی پانی پہر چلین
گی یہانتک کہ پہنچین گی طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف ع اور لفظ خمر ساتہہ زبر خ اور میم کی یعنی درختون لپٹی ہوئی کی یا جو کچہہ
ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ مین درخت بہت ہین اسلیے اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہین گی یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنی اون
شخصونکو کہ زمین مین ہین آؤ پس چاہیے کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمان مین ہین پس پہینکین گی تیر اپنی طرف آسمان کی پس پہیریگا اللہ تعالی اون پر تیر اونکی
رنگی خون مین ف ع یہہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تا کہ وہ گمان کرین کہ ہم لڑی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی لگ کر سرخ
ہو جاتین گے پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ پہیر لیگا فساد اونکا عالم سفلی اور علوی ملکوت اور روکی جاتین گے نبی اللہ کی یعنی حضرت عیسی اور یار اونکی یعنی اوس امت کی مومن کوہ طور پر یہانتک
کہ ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی کی بہتر سو دینارون سی واسطی ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی فاقہ اور احتیاج اونکی اس حد کو پہنچی گی کہ کلہ بیل کا
باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزائی بیل مین بہتر ہوگا سو دینارونسی اونکی نزدیک اور باقی اجزائی گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیے کیا حال رکہتی ہونگی اور
کیا مرتبہ اور کس قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرین گی یعنی دعا وزاری کرین گی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنی کی نبی اللہ کی عیسی اور یار اونکی
پس بہیجیگا اللہ تعالی اونپر کیڑی اونکی گردنونمین ف ع نغف ساتہہ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ و بکری کی ناک مین پڑجاتی ہین ت پس ہو جاوینگی
مردہ مانند مرنی ایک جان کی یعنی سب ایک بارگی مرجاوین گی قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترین گی پیغمبر خدا عیسی اور ترینگی یار اونکی طرف زمین کی
پس نہین پاوین گی زمین مین جگہہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرین گی نبی خدا کی عیسی اور یار اونکی طرف اللہ کی پس
بہیجیگا اللہ جانور پرند کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتہہ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین اور
اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہیئت اجماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین ت پس اوٹہاوین گی وہ جانور اونکو اور پہینک دینگی اون کو جہان چاہا ہی اللہ
تعالی نی وفی روایۃ تطرحہم بالنہبل ویستوقد المسلمون من قسیہم ونشابہم وجعابہم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا
لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل حتی یترکہا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل
العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفہا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ
من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبیناہم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ
فتاخذہم تحت اباطہم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتہارجون فیہا تہارج الحمر فعلیہم تقوم
الساعۃ رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وہی قولہ تطرحہم بالنہبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی
اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدین گی جانور اونکو نہبل مین ف ح نہبل ساتہہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس مین اور بعضون نی
کہا کہ وہ جگہہ کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی مہبل ساتہہ میم کی اور معنی اوسکی لکہی ہین
گڑہا کہ زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی مہبل مانند منزل کی گڑہا پہاڑ کی اور کہا کہ ترمذی نی حدیث دجال مین فتطرحہم بالنہبل نون سی لایا ہی اور
صواب مہبل ہی میم سی انتہی ت اور جلاوین گی مسلمان کمانون اونکی سی اور تیرون اونکی سی اور ترکشون انکی سی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالی ایک بڑا مینہہ کہ نہین چہپاویگا
کسی چیز کو اوس مینہہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اسلیے کہ وہان پتہر مین مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور گنوارونکی کہ جنگل مین
رہتی ہین صوف کی کہ کمل تان کی گذران کرتی ہین اور مراد یہہ ہی مینہہ سب جگہہ برسیگا اور کوئی جگہہ ایسی نہین رہتی کی کہ وہان مینہہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار و خیمہ
ستہیہ کی بچنی سی مانع نہین ہوگا اور لفظ الزلفۃ زبر زی اور پیش لام کی اور زبر کاف سی کن سی اور زبر کاف سی کنان سی دو طرح آیا ہی یعنی ستر کی ت پس ہو

ڈالیگا وہ مینہ زمین کو یہانتک کہ کردیگا اوسکو مانند آئینہ کی صاف پہر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنی اور پہیر لا برکت اپنی پس اوسدن کہاوینگی
جماعت دس سے لیکر چالیس تک ایک انار سے یعنی انار ایسا بڑا اور بڑے دانہ ہوگا کہ بہت سے لوگ اوسکو کہاوینگی اور سیر ہونگی اور سایہ پکڑینگی اوسکی
چہلکی مین **ف** ع کہا ایک شارح نے کہ مراد ہی اِس سے چہلکا اوسکے اوپر کا اور قحف اصل مین کہتی ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کی پیالہ کو بھی کہتی ہین
پس بسبب مشابہت کی یہان انار کی اوپر کی چہلکی کو قحف کہا **ت** اور برکت دیجاوے گی دودہ مین یعنی دودہ اونٹا اور بکری وغیرہ کی تہنون مین بہت ہوگا
یہانتک کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون سے **ف** ع لفظ فئام ہمزہ سے اور بروزن رجال کی اور عوام بدل لیتی ہین ہمزہ کو
ی سے یعنی جماعت آدمیون کی اور مراد اوس سے یہان زیادہ قبیلہ سے ہی جیسکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سے جیسکہ آگی مذکور ہی **ت** اور ایک گای دودہ کی
البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون سے اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کرے گی تہوڑسی جماعت کو آدمیون سے **ف** ع فخذ یہان بزبر ف اور جزم خ
سے ہی فقط بمعنی جماعت کی اقارب سے اور وہ کم بطن سے ہی اور بطن کم قبیلہ سے اور فخذ بمعنی ران کی بزیر خ اور جزم خ سے بہی ہی **ت** پس رہینگی کہ وہ ایسی
چین و وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچی بغلون اونکی کی پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی
ف ح ع نسبت قبض روح کی باؤ کی طرف مجازا ہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور درمحل خود معلوم ہوچکا ہی کہ مومن
و مسلم دو نو ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کہ رکہا ہی علماء نے یہہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی کہتی ہین کہ
باطن مین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہی تاکوئی انسی باہر نرہی **ت** اور باقی رہینگی شریر لوگ مختلط ہونگی اور لڑینگی
آگی زمین مین مانند اختلاط گدہونکی اسمین **ف** ح اور بعضون نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مردونکا عورتون سے بیحیائی اور بیلحاظ ہو کر علانیہ سامنی لوگون کی
جیسکی عادت ہی گدہونکی ہرج بجزم ر سے بمعنی جماع آیا ہی کہا جاتا ہی ہرج جاریتہ یعنی جماع کیا اوس سے کذا فی القاموس **ت** پس اونپر قایم ہوگی قیامت
ف ع یعنی انکی غیر پر اور آگی آتی ہی حدیث کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ **ت** نقل کی یہہ حدیث یعنی پوری مسلم
نے مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہی تطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نے **وعن** ابی سعید الخدری

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون لہ این تعمد فیقول اعمد الی ہذا الذی خرج قال فیقولون لہ او ما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضہم لبعض الیس قد نہاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راہ المؤمن قال یا ایہا الناس ہذا الدجال الذی ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظہرہ وبطنہ ضربا قال فیقول اوما تؤمن بی قال فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمیشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم فیستوی قائما ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایہا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما قذفہ الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا اعظم الناس شہادۃ عند رب العلمین رواہ مسلم

اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون سے **ف** ع بعضون نے
کہا کہ یہہ مرد خضر علیہ السلام ہونگی اور یہہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا ہی علمانے اسمین جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم اور بعضی صوفیہ اسپر ہین کہ وہ مرگئی
اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا وغیرہم ادہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نے کہ یہہ ہی صحیح ہی **ت** پس ملینگی اوسکو ایک شخص کہ نگہبانی کرنیوالی صاحب

ہتیار ہونگی نگہبان دجال کی ف ح مسالح زبر میم اور زیر لام سی جمع مسلح کی ہی یعنے سرحد کی جگہہ یعنی ہتیار رکھنی کی جگہہ اور اس کا اطلاق کیا مردان ہتیار بند پر کہ نگاہ
رکہتی ہین سرحد کو اور یہان مراد ہے معنی ہین ت پس کہین گے وہ لوگ اوس مرد مسلمان سے کہ کہان جانیکا قصد رکہتا ہے تو پس کہیگا وہ مرد قصد رکہتا ہون کہ جاؤن
طرف اس شخص کے کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نے کہین گے تابع دجال کے آیا ایمان نہین لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد رکہین گے رب سے دجال بسبب
مال و جاہ اوسکی کی ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہے ہیچ صفات پروردگار ہمارے کی پوشیدگی ف ع دلیلین اوسکے رب ہونیکی ظاہر ہین قسم پیدا کرنی
اور رزق دینی وغیر ذلک سے اور وہ سارے صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کے ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلین موجود ہون اوسکا شریک بندہ ناقص کیون کر ہو رب نہ ہوا اسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی ت پس کہین گے وہ تابعین دجال کی مار ڈالو
اس شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض اونکا بعض سے کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہارے نے یعنی دجال نے اسکی مارڈالنے کو
بے حکم اوسکی پس لیجاوین گے اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہے گا دجال کو وہ شخص یعنے اور پہچانیگا علامتین اوسکے کہیگا اے لوگو آگاہ ہو کہ یہہ وہ دجال ہی کہ
ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ایسی حدیثون مین کہ نکلیگا آخیر زمانہ مین یا بین علامات فرمایا آنحضرت نے پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانی کا اور بعضون نے
کہا پیٹ پر لٹانیکا زمین پر جیسے گنہگارون کو لٹاتی ہین مارنیکی لیے پس چت لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی از راہ تاکید و تغلیظ اور تشدید کی پکڑو اسکو
اور سر توڑو اسکا پس فراخ و نرم کیجاویگی پیٹہہ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنیکی اوسکی پیٹہہ اور پیٹ پر ف ع لفظ فیوسع ساتہہ جزم واو اور تخفیف
سین کے وسع سے اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سے یہی تنقیح کیا ہی اور لفظ تشبح صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتہہ شین معجمہ اور ب موحدہ مشددہ
اور ح مہملہ کی تشبیح سے یعنی چوڑا کرنی ایک چیز کی یعنی چت یا پٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ بلیٹ شین معجمہ اور تشدید جیم سے امر ہے شج سے یعنے زخمی کرنی سر کے اور یہہ
روایت صحیح تر ہی کذا فی شرح مسلم اور دوسری روایت یہہ ہے کہ شبحہ جیسا کہ کہا گیا تشبیح سے اور شجوہ بہی امر ہے اوسی باب سے اور روایت تیسرے فشبیح و شجوہ دونون شج
سے یعنی زخم سر کے اور حمیدی نی کہا مولف نے تیسیر کی بہت سے روایت ذکر کی ہی اور وجہ دوسری ذکر کی حمیدی نے اور تصحیح کی ہی اوسکی قاضی عیاض نے اور یہہ صحیح نزدیک
ایک جماعت کی اصحاب ہمارے سے اول ہی واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہہ پر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جہوٹا فرمایا حضرت
نے پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑے کرنی اور پراگندہ کرنی کا پس چیرا جاویگا آرے سے سر کی طرف سے یہان تک کہ دو ٹکڑے کیا جاویگا
درمیان دونون پاؤن اوسکی کی ف ع ح یعنی از سرتاپا چیر ڈالین گے اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سے ہو اور یہہ بہی احتمال ہی کہ واو سے ہو اور ایسے ہی لفظ
میشار زیر میم کے ساتہہ ہمزہ اور ی کی دونون طرح آیا ہی اور وشر یعنی نشر یعنی پراگندہ کرنی اور چیرنی کی کہ جسکو آرہ کہتی ہین اور منشار نون سے بہی آیا ہی اور
مفرق زبر میم اور زیر رے سی بیچون بیچ سر کا ت فرمایا حضرت نے پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنیکی پہر کہیگا
دجال واسطے اوسکی اٹھہ کہڑا ہو پس سیدہا اٹھہ کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال وسکو کیا ایمان لاتا تو مجہہ پر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا مینے بیچ پہچانی تیری مگر زیادہ علم و یقین
اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیری سے بعد مارنی میری کی مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغگو ہی فرمایا حضرت نے پہر کہیگا وہ مومن اے لوگو تحقیق یہہ دجال
نہین کر سکیگا کسیکی ساتہہ لوگون مین سے جو کچہہ کہ کیا ساتہہ میرے یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہہ میرے ف ع اونسے خبر دی سلب ہو جانی قدرت استدراجیہ
کی اوس سے اور تسلی دینی ہی لوگونکو اوسکی ڈر سے ت فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا اوسکو دجال تاکہ ذبح کرے اوسکو پس تانبا کر دانی جاویگی وہ جگہہ کہ درمیان گردن
اوسکی کی ہی اوس ہنسلی تک کے درمیان سینہ اور کندہی اوسکی کی ہی ف ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہو جاویگی کہ تلوار اوسمین کام نکرے اور شرح السنۃ مین ہے
کہ معمر نی کہا کہ پہنچی ہے مجکو یہہ کہ رکہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا ت پس نہین راہ پاویگا دجال اوسکی قتل و مضرت کی فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتہہ اوس شخص کے اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینک دیگا اوسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکہتا ہوگا پس گمان کرین گے لوگ کہ پہینکا اوسکو طرف آگ کے

اور وہ نہیں پہینکا گیا مگر طرف جنت کی **ف** ع یعنی باعتبار دنیا کی باعتبار آنکھوں کی یہہ مراد ہی کہ پہینکیگا دجال اوسکو آگ مین کہ اوسکی ساتھہ ہوگی کر دیگا اوسکو اسد اوپر ٹہنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ اوسپر راحت و جنت اور بہر تقدیر نہیں حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی تہہ پر سوائی پہلی موت کے **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگونمین از روئی شہادت کی نزدیک پروردگار عالمون کی **ف** ع باعتبار ماری جانی اوسکی کی اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سی حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزدیک حق تعالی کی **وعن** أم شريك قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليفرن الناس من الدجال حتى يلحقوا بالجبال قالت أم شريك قلت يا رسول الله فأين العرب يومئذ قال هم قليل رواه مسلم اور روایت ہی ام شریک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہاگین گی لوگ دجال سی یہانتک کہ پہنچین گے پہاڑون پر کہا ام شریک نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ پس کہان ہونگی عرب اوسدن **ف** ع لفظ فاین مین ف جزا کی شرط محذوف کی یعنی جب یہہ حال ہوگا لوگونکا تو پس کہان ہونگی عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر و فتنہ کا دین سی **ت** فرمایا حضرت نی عرب تہوڑی ہونگی یعنی اوسدن بسبب نہین قدرت رکہین گی جہاد کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** أنس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يتبع الدجال من يهود أصفهان سبعون ألفا عليهم الطيالسة رواه مسلم اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سی ستر ہزار کہ اونپر طیلسانین ہونگی **ف** ع لفظ یتبع اس حدیث مین ساتہہ زبر ی و جزم ت اور زیر ب کی ہی یعنی تابع ہونگی اور کہا ایک شارح نی کہ اتباع سی یعنی تشدید سی ہی بمعنی پیروی کرینگی اور لفظ اصفہان پر ہمزہ اور زیر ہمزہ سی ہی اور زبر ف سی نام ہی شہر مشہور کا شہرون عجم مین سی اور ایک روایت مین ستر کی جگہہ نوی ہی اور صحیح مشہورتر ہی اور لفظ طیالسہ برطا اور زیر لام سی طمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی عرب مین اور عیاض وغیرہ سی ہی کہ وہ معرب ہی اصل اوسکی تالسان ہی اور بعضی عالمون نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اوپر برائی طیلسانکی اور ساتہہ اوسکی کہ روایت کی گئی ہی انس سی کہ اونہون نی ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسانین تہین پس کہا اونہون نی کیا عجب مشابہ ہین یہہ ساتہہ یہود خیبر کی اور حق یہہ ہی کہ اوڑہنا طیلسان کا بمعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی سنون ہی حدیثین بہت اسمین آنحضرت سی اور صحابہ سی آئی ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود تہی اور انکار کرنا انس کا اسکو اسی سبب ہویا بسبب رنگ اونکی کی ہو کہ زرد تہا اور محل خلاف کا یہہ اوڑہنی طیلسان کی ہی بمعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی اور ڈالنی کنارہ اوسکی کا کندہی پر اور اوسکو تقنع و قناع بہی کہتی ہین اور منکر اسکی کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ آنحضرت سی اور صحابہ سی ثابت ہوا ہے مخصوص وقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکو سر طیلسان سی کہ اوڑہنا چادر کا پہناوا عرب کا ہی اور اقتناع پہناوا ایمان کا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سی دنمین نقہ ہی اور رات مین ریبت اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سی بہی تقنع آیا ہی اور آثار و اخبار اسمین بہت ہین **وعن** أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي الدجال وهو محرم عليه أن يدخل نقاب المدينة فينزل بعض السباخ التي تلي المدينة فيخرج إليه رجل وهو خير الناس أو من خيار الناس فيقول أشهد أنك الدجال الذي حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثه فيقول الدجال أرأيتم إن قتلت هذا ثم أحييته هل تشكون في الأمر فيقولون لا فيقتله ثم يحييه فيقول والله ما كنت فيك أشد بصيرة مني اليوم فيريد الدجال أن يقتله فلا يسلط عليه متفق عليه اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین اور متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہونمین پس اوتریگا بعضی شورہ مین کہ قریب مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال آنکہ وہ بہترین لوگونکا ہوگا یعنی اوس وقت مین یا کہا حضرت نی بہترین لوگونکا ہوگا **ف** ع یہہ شک راوی کا ہی

اوراوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگی بنا بر قول صحیح تر کی ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہون مین کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصف و
حال اوسکی کی پس کہیگا دجال یعنی اون سبکو گرد اوسکی ہونگی خبر دو مجکو اگر قتل کرون مین اوسکو پہر زندہ کرون مین اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان مین یعنی میری خدا ہونی مین پس کہینگے
لوگ شک نہین کرینگی ہم **ف ح** اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گرویدہ، اور تابعدار اوسکی ہونگی تو مراد حقیقت کلام ہی الا یہ سبب خوف اور دفع الوقت کی کہینگے
اور ہو سکتا ہی کہ مراد اونکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جہوٹ مین ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اوسکو اور پہر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچہیگا اوس سی
جیسا اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہی اللہ کی تہا مین یعنی پہلی اسکی تیری حق مین قوی ہی اور سخت تر از روی یقین کے ایسی ہی جیسا کہ آج ہون **ف ح** یعنی آج کہ مارنا اور جلانا کر
دیکہا مینی یقین میرا تیری جہوٹی ہونیکا قوی تر ہوا بسبب دیکہنی علامت بطلان تیری کی کہ پیغمبر خدا نی اوسکی خبر دی تہی حاصل یہہ کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا تیری بطلان کا ایسا کبہی نہین
ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ قتل کری اوسکو پس نہین قدرت دجال کو اوسکی قتل پر ہوگی **ف ع** اسمین دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی کا پہر سلب ہو جائیگا اور وہ
نہین قدرت رکہتا ہوگا اوسپر جس پر کہ ارادہ کریگا یہہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہتی کری ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ھِمَّتُہُ الْمَدِیْنَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَجْھَہٗ قِبَلَ الشَّامِ وَھُنَالِکَ یَھْلِکُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ روایت کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سی درحالیکہ قصد اوسکا مدینہ طیبہ مین آنیکا ہوگا یہانتک کہ اوتریگا پیچہی کوہ احد کی تئین
کو اوس پہر یعنی بعد واقع ہونی قصہ شخص مذکور کی پہیر دینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہان سی آیا تہا اور وہین جاویگا **ف ع** اسمین دلیل ہی اوسکی
بطلان کی اور علامت ہی اوسکی عجز و نقصان کی کہ اوتٹا پہر جاویگا اور نہین قدرت رکہیگا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمین دفن ہی سید لولاک کا اور ظاہر یہہ ہی کہ
وہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا ترجمہ اور وہان یعنی شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا کہ عیسی علیہ السلام باب لد پر کہ شام کی قریون مین سی ہی اوسکو
مارینگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ
لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین داخل ہوگا
اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کی اوس دن کہ دجال آویگا سات دروازی ہونگی یعنی راہین یا مراد دروازی قلعہ کی ہین اوس وقت مین ہر دروازی پر دو فرشتی
ہونگی کہ روکینگی اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف ع** کہا سیوطی نی کہ یہہ جو مشہور ہوا ہی لوگون پر کہ جبرئیل نہین اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اسکی کچہہ اصل نہین اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہین وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہوتا ہی طہارت پر اور
روایت کی ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہیگا کہ تو کون ہی وہ کہیگا مین
جبرئیل ہون کہ بہیجا ہی مجکو تاکہ روکون تجکو حرم رسول اوسکی سی **وعن** فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِی الصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی
صَلٰوتَہٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ لِیَلْزَمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاہُ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ
قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا جَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَۃٍ وَّلَا لِرَھْبَۃٍ وَلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ
الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ بِہٖ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّہٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِھِمُ الْمَوْجُ شَھْرًا فِی
الْبَحْرِ فَاَرْفَئُوْا اِلٰی جَزِیْرَۃٍ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَۃِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْھُمْ دَابَّۃٌ اَھْلَبُ کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُہٗ مِنْ
دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّہٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ
اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی موذن کو کہ پکارتا تہا نماز جمع کرنیوالی ہی **ف ع** یہہ کلمہ واسطی طلب اور ترغیب نماز کی

کہا کرتی ہین تا لوگ آوین اور جمع ہون جیسیکہ کسوف اور خسوف کی نماز کی لیئی ہمارے شریف مین کہتی تہی ت پس نکلی مین طرف مسجد کی پس نماز پڑہی مینی ساتہہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی ہی کی ہو یا عورات مین ت پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت بیٹہی منبر پر اس حالت مین کہ وہ
ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بحسب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیی کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہی وہین بیٹہا رہی اوٹہی نہین پہر فرمایا
کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مینی تمکو عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق مینی قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطی امر مرغوب کی یعنی کچہہ
دینی کی لیی ورنہ واسطی امر دہشت ناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیی ولیکن جمع کیا ہی مینی تمکو اسلیی کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجکو ایک
خبر کہ موافق پڑی اوس چیز کی کہ خبر دیتا تہا مین تمکو ساتہہ اوسکی مسیح دجال سی ف یعنی چاہا مینی کہ سنواؤن تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب یاد دلی یقین
تمہاری کی ہو اور خبر بہترین معاینہ کی ہوت خبر دی مجکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنی جنگل کی کشتی مین بہ احتراز بری اونٹ سی کہ وہ
سفینۃ البر کہلاتا ہی اور بعضون نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چہوٹی کشتی نہر کی مین ت ساتہہ تیس شخصون کی لخم اور جذام سی ف ح لخم بزبر لام اور جزم
معجمہ سی نام قبیلہ کا ہی اور جذام بضم جیم اور ذال معجمہ سی بہی قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارونکی موج ایک مہینی بہر تک دریا مین ف
ح یعنی پہنچایا اونکو موج نی بغیر جہت مقصد مین اسلیی کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کی نہوت پس نزدیک لگی کشتی کی طرف
ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونی آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہین ف ع لفظ اقرب بر ہمزہ اور پیش رسی جمع قارب کی کہ زیر راء اور
زبر سی ہی یعنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑی کی تا اوسمین بیٹہہ کر حاجت والی کناری سی کرین ت پس داخل ہوی جزیرہ مین
ف ح جزیرہ اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تہی بال نہین جانتی تہی لوگ آگا اوسکا پیچہی
اوسکی سی یعنی تمیز نہین کر سکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا ہی اور پیچہا اوسکا کونسا بسبب کثرت بالون کی کہا اونہون نی یعنی از راہ تعجب کی وائی ہی تجکو کون ہی تو
کیا ہی بہت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنی مین جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن شریف مین جو دابۃ
الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی ت چلو تم طرف اوس شخص کی دیر مین ہی ف ع لفظ دیر بزبر دال اور جزم ہی سی عبادتگاہ نصاری اور کتاب مغرب
مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی ت اسلیی کہ وہ طرف سنی خبرون تمہاری کی بہت شوق رکہتا ہی قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا
اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ
يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ
اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ
اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ
قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ
هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ کہا تمیم نی جب ذکر کیا اور بیان کیا اوسنی ہماری لیی ایک شخص کا ڈری
ہم اوس سی بسبب مکروہ جاننی اسکی کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی یہانتک کہ داخل ہوی دیر مین ناگہان اوسمین بڑا
اور دہشت ناک زیادہ سب سی ہو نگا کہ دیکہا ہو ہمنی اوسکو زمانہ ماضی مین از روی خلقت کی ف ع لفظ رأیناہ صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سی
کہ نہین دیکہا اور بعضون نی اسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی پہلی اس سی ایسا شخص بڑا پیدایش مین ت اور خوب مضبوط بندہا ہوا درحالیکہ جکڑی ہوئی
ہین ہاتہہ اوسکی طرف گردن اوسکی کی اور درمیان گہٹنون اوسکی کی ٹخنون تک بندہی ہوئی ساتہہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی از راہ تعجب کی وائی ہی تجکو کون ہی تو کہا اوسنی

تحقیق قدرت پائی تمنی میری خبر پر یعنی پس نہین چھپاؤنگا مین اوسکو تمسی کہدونگا حال اپنا پس خبر دو مجھکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس چیز کی کہ پوچھونگا مین
اوسکو تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب سی کہ سوار ہوئی ہم کشتی دریائی مین پس طوفان مین ڈالا ہمکو دریائی
مہینا بہر پس داخل ہوئی ہم اس جزیرہ مین پس ملا ہمسی ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر مین یعنی بڑے
محل مین ہی پس آئی ہم طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجھکو کھجور کی درختون بیسان کی سی یا میوہ لاتی ہین ف ح بیسان زبر ب اور جزم
ی سی نام ہی ایک بستی کا شام مین اور ایک موضع کا یمامہ مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کی شہرون مین سی ہی
اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہی ت کہا ہمنی ہان کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کھجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت
قریب قایم ہوگی کہا اوسی خبر دو مجھکو بحیرہ طبریا سی آیا ہی اوسمین پانی ف ع بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چھوٹا سا دریا اور طبریہ زبر ط اور ب کی سی کہ ایک
قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سی ہین منسوب اوسکی طرف ہین ت کہا ہمنی وہ بہت پانی رکھتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہی
کہ جاتا رہی اور خشک ہو جاوی کہا اوسنی خبر دو مجھکو چشمہ زغر کی سی آیا ہی اوس چشمہ مین پانی اور آیا کھیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتھہ پانی چشمہ کی کہا ہمنی
ہان وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہین اوسکی پانی سی ف ع زغر پیش زا اور زبر غ سے بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام مین
کہ کم روئیدگی ہوتی ہی وہان قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَکَّةَ وَنَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ
الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ کَیْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰی مَنْ یَلِیْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّهُمْ
اَنْ یُّطِیْعُوْهُ وَاِنِّیْ مُخْبِرُکُمْ عَنِّیْ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ وَاِنِّیْ یُوْشِكُ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِیْرُ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْیَةً
اِلَّا هَبَطْتُهَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً غَیْرَ مَکَّةَ وَطَیْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ کِلْتَاهُمَا کُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِیْ مَلَكٌ بِیَدِهِ
السَّیْفُ صَلْتًا یَصُدُّنِیْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِکَةً یَّحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ
بِمِخْصَرَتِهٖ فِی الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَیْبَةُ هٰذِهٖ طَیْبَةُ یَعْنِی الْمَدِیْنَةَ اَلَا هَلْ کُنْتُ حَدَّثْتُکُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَلَا اِنَّهٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْیَمَنِ
لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَأَ بِیَدِهٖ اِلَی الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا اوسنی خبر دو مجھکو نبی امیون کی سی یعنی عرب کی سی کہ کیا کیا ف ع یہہ ازراہ طعن
کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسا کہ گمان کرتی تھی بعضی یہود یا تعریض ہی اوس ملعون سی ساتھہ مبعوث ہونی حضرت کی نادانون اور جاہلون
پر ت کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور ہجرت کی اونہون نی طرف یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑی ہین اونسی عرب کہا ہمنی ہان کہا کیا
معاملہ کیا اونہون نی عرب سی پس خبر دی ہمنی اوسکو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اوپر کہ نزدیک ہین اونکی عرب مین سی اور اطاعت کی ونہون نی اون کی
کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق یہہ بہتر ہی اونکی لیی یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیی ف ع لفظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہہ اقرار کرنا
حضرت کی فضیلت کا تھا از راہ اضطرار کی اور بسبب سکی کہ تھی اوسکو اوسوقت مین کچھہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنی دین کی پس پوشیدہ
رکھا کفر یا مراد اوسکی تھی خیریت دنیا مین ت اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ
اذن دیا جاوی مجھکو نکلنی کا پس نکلون مین پھر سیر کرون زمین مین پس نچھوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوون مین اوسمین چالیس رات مین سوای مکہ
اور مدینہ کی حرام کئی گئی وہ دونون مجھپر یعنی منع کیا گیا ہی مجھکو داخل ہونا اون دونون مین پھر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرون گا مین کہ داخل
ہوؤن ایک مین اون دونو مین سی سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتھہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجھکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر راہ کی اون میں ایک مین سی فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اوسکی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحالمین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہہ طیبہ ہی طیبہ ہی یہہ طیبہ مراد رکھتی تھی حضرت مدینہ ف ح جبکہ مطابق ہوئی یہہ خبر حضرت کی فرمانی کی

کہ صحابہ کو اوسکی خبر دیا کرتی تہی مین بار فرمایا حضرت نی کلام مذکور بسبب خوشی کی اور ظاہر کرنی فضیلت و امتیاز مدینہ کی تمام مواضع مین سے **ت** آگاہ ہو و
آیا تہا مین کہ خبر دیتا انکو یعنی مثل اس بات کی اور مطابق اس خبر کی پس کہا لوگون نی ہان آپ خبر دیتی تہی آگاہ ہو و تحقیق دجال بیچ دریا شام کی ہی یا دریا
یمن کی ہے نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی طرف مشرق کی نقل کیا یہہ مسلم نی **ف** ح حرف ما لفظا ہو مین زایدہ ہی نافیہ نہین اور خوف
حق تعالی نی قیامت کی قایم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتہہ تعین کی خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو متعین نہین کیا آنحضرت سے نکلنا
دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون مین متردد او مبہم رکہا ساتہہ غلبہ ظن کی آخر ذکر مین اور وہ بہی متعین نہین فرمایا سوا اسکی اس جانب مین لغیر تعین کسی
موضع مخصوص کی پس یہہ ہی معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری کی اور احتمال ہی کہ تردید درمیان ان جگہونکی بسبب انتقال و سکی ہو بعض سی طرف بعض کی
واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو رپشتی نی احتمال ہی کہ یہہ خبر ہو یعنی اس جانب میں ہے یا نکلیگا اوس سے کہا اشرف نی ہو سکتا ہی کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک کہہ رہی
تہی دجال کی جگہہ مین اور تہا حضرت کی گمان مین یہہ کہ ان تین جگہو مین سے کسی کسی جگہہ مین ہے پس جبکہ ذکر کیا دریا شام اور دریا یمن کا یقین حاصل
ہوا حضرت کو بسبب وحی کی یا ظن غالب ہو حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہونکی اور اضراب کیا اونسی اور ثابت کی تیسری جگہہ

وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی اللیلة عند الکعبة فرایت رجلا
آدم کاحسن ما انت راء من ادم الرجال لہ لمة کاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلہا فہی تقطر ماء متکئا علی عواتق رجلین
یطوف بالبیت فسالت من ھذا فقالوا ھذا المسیح ابن مریم قال ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العین الیمنی کان عینہ
عنبة طافیة کاشبہ من رایت من الناس بابن قطن واضعا یدیہ علی منکبی رجلین یطوف بالبیت فسالت من ھذا فقالوا ھذا
المسیح الدجال متفق علیہ وفی روایة قال فی الدجال رجل احمر جسیم جعد الراس اعور عین الیمنی اقرب الناس بہ شبہا ابن قطن

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کی آجکی رات نزدیک کعبہ کی
پس دیکہا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہتر ین اوس چیز کی کہ تو دیکہتا ہی گندم گون مردون مین سے واسطی اوسکی بال ہین **ت** نزدیک کندہی کی مانند بہتر
اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی آدمی اونکو پس وہ بالونمین سے ٹپکتا ہی پانی **ف** ع احتمال ہی کہ مراد پانی سی یا تو وہ پانی ہو
کہ اوس سے کنگہی ہبگو کر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سی **ت** اسحال مین کہ تکیہ کیی ہوئی ہی اوپر موندہون دو شخصونکی طواف کرتا ہی خانہ
کعبہ کا پس پوچہا مینی یعنی طواف کرنیوالونسی یا ملائکہ سی کہ کون ہے یہہ پس کہا اونہون نی یہہ ہے مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نی پہر ناگہان مین گذرا ایک
شخص پر کہ ہوئی بالون والی پر کہ بہت مڑی بال ہین کانا داہنی آنکہہ سے گویا آنکہہ اوسکی انگور سی پہولا ہوا یا بی نور **ف** ع کہا ہی قاضی عیاض نی کہ داہنی آنکہہ
سل سپٹ ہوگی اور بائین مین ٹینٹ ہوگا پہولا ہوا **ت** بہت مشابہ اون لوگون مین سے کہ دیکہی ہین مینی ساتہہ ابن قطن کی **ف** ع یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی
کہ ذکر اوسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کاشبہ مین زاید ہی مبالغہ کی لیی اور شاید کہ وجہ تشبیہ باعتبار بعض وجوہ کی ہی کہ آگی آتی ہین یا باعتبار آنکہہ کی ٹینٹ کی
ت اسحال مین کہ رکہی ہوئی ہین دونون ہاتہہ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈہون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی کہ کون ہے یہہ شخص کہا لوگون نی یہہ
مسیح دجال ہی **ف** ع ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد دو شخصون سے وہ ہین کہ مددگار ہونگی اوسکی باطل پر اوسکی امر مین سے جیسے کہ مراد پہلی دو شخصون سے
وہ ہین کہ مددگار ہونگی حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور الیاس ہون آدمی یار و مددگار ہین سے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال
کافر ہی اوسکو طواف سی کیا کام جواب اوسکا یہہ دیا ہی علمانی کہ یہہ حضرت کی مکاشفات سے ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہہ ہے کہ آنحضرت کو دکہایا
کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی گرد دین کی پہرینگی واسطی قایم کرنی دین کی اور درستی کرنی خلل و فساد اوسکی اور دجال بہی پہریگا گرد

دین کی بقصد خلل اور فساد ڈالنے کی دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتی تہی پہلے اس سے کہ منع کیے جاوین قریب ہون
مسجد حرام کی سے اگر دجال بہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہے اور یہہ بہی ہے کہ یہان سے جائز ہونا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک
کی طواف سے خارج مین ہے فافہم ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہے سرخ
جسم مڑی ہوئی ہین بال اوسکی سر کی کانا داہنی آنکہہ کا بہت نزدیک لوگون مین سا تہا اوسکی از روی مشابہت کی ابن قطن ہے وذکر حدیث ابی ہریرۃ
لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا فی باب الملاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الناس فی باب قصۃ ابن صیاد ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ
باب ملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہے گا اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** فاطمۃ بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامرأۃ تجر شعرہا قال ما انت قالت انا الجساسۃ
اذہب الی ذلک القصر فاتیتہ واذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال
رواہ ابو داؤد اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتہہ روایت مسلم کی گذری بجائی فلقیتہم دابۃ اہلب کے بیچ روایت ابی داؤد کی
فاطمہ مذکورہ سے یون آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے کہ کہا تمیم داری نے پس ناگہان مین گذرا ایک عورۃ پر کہ کہینچتی ہے بال اپنی یعنی یہہ کنایہ ہے درازی بالون اوسکی سے
کہا تمیم نے کون ہے تو کہا اوس نے مین ہون جاسوسی کرنی والی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہے تو پس آیا مین اوس محل
مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہے کہ کہینچتا ہے بال اپنی باندہا ہوا ہے زنجیرون مین مع طوقونکی کودتا ہے درمیان آسمان و زمین کی پس کہا مینی
کون ہے تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جاننا چاہیے کہ مخالفت کہ اس حدیث مین و اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی ہے یہہ ہے کہ وہان
جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتی ہین اور یہان عورۃ کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہے یا تو یہہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون ایک
دابہ اور دوسری عورۃ اور یا یہہ کہ دابہ اصل لغت مین بمعنی ہے والی یعنی چلنے والی کی ہے مین پر اور تخصیص ساتہہ چارپایہ کی بحسب عرف عام کی ہے اور
قرآن مجید مین استعمال دابہ کا بمعنی لغت کی بہت آیا ہے مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہہ معنی شامل ہین عورۃ کو اور یا یہہ کہ
احتمال رکہتا ہے کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورۃ چارپایہ کی ہو گیا ہو کبہی بصورۃ عورۃ کی اسلیے کہ شیطان بنجاتا ہے جس صورت مین کہ چاہتا ہے اور
یہہ احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہے والتجسس عالم کی خبرون کی دابہ ہی یا عورت سے بعید ہے مگر یہہ کہ مراد جہازونکی خبرین ہون کہ اوس نواحی مین گذرتی تہی اور
مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہ کر بہی ہے کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہے کہ تمیم داری و انمین تہا اور اس حدیث مین سوال
و جواب مخصوص ساتہہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہہ ہے کہ سائل جماعت ہوا اور چونکہ تمیم داخل تہا اونمین نسبت سوال کی طرف اون کی جائز ہے
یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کی بہی درست ہے اسلیے کہ جب ایک شخص جماعت مین سے کچہہ کام کرتا ہے تو کبہی نسبت اوسکی طرف جماعت کی
کرتے ہین جیسے کہتے ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہے اور نسبت جماعت کی طرف کرتے ہین **وعن** عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال قصیر افحج جعد اعور مطموس العین
لیست بناتئۃ ولا حجراء فان البس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے اونہون نے نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق مینی بیان کیا تمسی حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہہ کہ نہ سمجہو تم **ف** ع یعنی جو کچہہ کہ بیان کیا ہے
مینی تم سے دجال کی حق مین یا بہول جاؤ اوسکو بسبب کثرت اور تحریر کی کہ کہی ہے مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہے حدثتکم کی یعنی بیان

کہین ہین تم سی حدیثین متفرق و متعدد دیہا تاکہ ڈرا ہین کہ مبادا نہ سمجہو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تم پر حال اوسکا پس چاہیی کہ سمجہو اور مشتبہ نہو
تم پر حال اوسکا بعد از ان بیان کیا حال اوسکا تا سمجہین ساتہہ قول اپنی کی ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ع ظاہرا یہہ مخالف ہی ویر کی روایت
کی کہ وہ اعظم انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہہ ہی کہ بعید نہین ہی یہہ کہ وہ ٹہنگنا بہی ہو موا اور پٹیل عظیم الخلقت ہی اور یہہ مناسب ہے واسطی ہونی اوسکی کی کثیر الفتنہ یا عظیم
معروف ہو طرف ہیئت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال کہتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوس وقت ٹہنگنا ہو جائے ت پہٹا ہی ف ع
لفظ افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاؤن چلنی مین نزدیک نزدیک رہین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جدی کذا قالہ شارح اور مثل اسکی قاموس
مین بہی ہی اور نہایہ مین ہی کہ فحج دوری ہونا ما بین دونون پاؤن کی ت مٹی ہوئی ہال کا کانا یعنی ایک آنکہہ سی مٹا ہوا آنکہہ کا یعنی سل پٹ و ہموار
ہی دوسری آنکہہ نہین ہی آنکہہ اوسکی پہولی ہوئی اور نہ اندر کو دہنسی ہوئی ف ع جملہ صفیہ موکدہ ہی واسطی ثابت کرنی آنکہہ مٹی ہوئی کی اور یہہ منافی نہین ہے
اسکی کہ دوسری آنکہہ پہولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تم پر ف ع یعنی اوسکی حال مین شبہ
راہ پاوی بسبب بہول جانی حال اوسکی کی بیان کیا مینی اوسی یا اگر مشتبہ ہو تم پر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کی تو ت پس
جان لو اور یہہ بہی مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا نہین ہی کانا نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف ع یعنی اول جو واجب ہی تمپر پہچانی صفات ربوبیت سی تو
یہہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سی خصوصاً نقائص ظاہری سی وعن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا قال لعلہ سیدرکہ
بعض من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللہ فکیف قلوبنا یومئذ قال مثلہا یعنی الیوم او خیر رواہ الترمذی وابو داؤد ت اور روایت ہی ابو عبیدہ بیٹی جراح کی
سی کہ کہا اونہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نبی
نی دجال سی اپنی قوم کو ف ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بہی ڈرایا ہی اوس سی اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سی بعد از انذار نوح ہی یعنی بعد
از وجود نوح ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سی یعنی ساتہہ بیان کرنی وصف اوسکی کی بخوف تلبیس و مکر اوسکی پس بیان کیا آنحضرت نی
حال دجال کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہماری فرمایا آنحضرت نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض اون لوگون مین سی کہ دیکہا ہی مجکو ف ع یعنی
بر تقدیر نکلنی اوسکی کی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی ہی یہہ اوپر بقاء خضر کی ت یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا ف ح یعنی پہنچی ہی اونکو
خبر اوسکی کہ مینی دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود اور خروج اوسکا متیقن ہی اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضی میری صحابیون نی
پایا یا پہنچا والا اور کہ بعد اونکی آوین گی البتہ دیکہین گے اور چونکہ خبر میری کہ اوسکی حال سنی ہی سنی چاہیی کہ اپنی یقین پر رہین ت کہا صحابہ نے یا
رسول اللہ پس کیسی ہونگی دل ہماری اوس دن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسی کہ ہین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سے ہو ف ح یعنی جنکا ایمان ثابت و
مستقیم ہی دل اوسکا ثابت ہی اور کچہہ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس روز بہی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اوسکا دیکہی گا نقل کی یہہ
ترمذی و ابوداؤد نی وعن عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق
یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوہہم المجان المطرقۃ رواہ الترمذی ت اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ نقل کی ابی بکر صدیق سی کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلی گا ایک زمین سی کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلاد عراق سی ساتہہ ہونگی
اوسکی کتنی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہہ بہ تہہ پہولی ہوئی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مونہہ اونکی چوڑی ہونگی اور گدرا گوشت اونکی پہولی ہوئی مانند
سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال

فَلَمَّا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهٗ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سنے خبر نکلنی دجال کی پس چاہیی کہ دور رہی اوس سے اسلیے کہ دور رہنا اوسکی نزدیک ہنسے سی اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے و لاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ت پس قسم ہی اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان رکہتا ہوگا کہ مین مومن ہون پس متابعت کریگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہان ہے تخفیف سی ہی اور تشدید بہی دیگئی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی ت بسبب اون چیزونکی کہ بہیجا جاویگا دجال ساتہ اون چیزون کی کہ موجب اشتباہ و التباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سے اور مانند انکی استدراجات سے نقل کیے یہہ ابوداؤد نی وعن اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم والیوم کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی اسماء بنت یزید ابن سکن سے کہا اسماء نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیریگا دجال زمین بیچ چالیس برس ف ح اوپر گذرا کہ مدت اوسکی سیر چالیس رات ہوگی اور یہان چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ مراد اول سی ٹہیرنا اوسکا ہی ساتہ فتنہ اور خلل و فساد ڈالنی کی اور اس سے مطلق ٹہیرنا ت برس مانند مہینی کی ہوگا ف ع یہہ محمول ہی جلدی گذرجانی پر اور اوپر جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہے نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذرجانی کی کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند دن کی اور دن مانند جلجانی شاخ خرمای خشک کی آگ مین ف ح یعنی جیسی کہ جلاتی ہین اور آگ بہرک کر جلدی ٹہنڈی ہوجاتی ہی ایسے ہی وہ دن جلدی سی گذرجائیگا پس معنی یہہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کیے یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السیجان رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت کرینگی دجال کی میری امت مین سے ستر ہزار کہ اونپر ہونگی سیجان کہ قسم پہناوی کی ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین ف ع سیجان بزبر سین مہملہ اور جیم کی بعد اوسکی جیم ہی جمع ساج کی ہی جیسی تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہی ہی اسلیے کہ اوپر گذرچکا ہی کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگی وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک السماء قطرہا کلہ والارض نباتہا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البہائم الا ہلک وان من اشد فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ نحو ابلہ کاحسن ما یکون ضروعا واعظمہ اسنمۃ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلی نکلنی دجال کی تین برس ہونگی یعنی مختلف بیچ جاتی رہنی برکت کی ایک برس ہوگا کہ باز رکہی گا آسمان اوس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کی کہ عادت تہی شہر ونمین برسنی کی او باز رکہی گی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاوےگی غیر مینہ سی اور دوسرے سال روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسری سال نگاہ رکہی گا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی پس قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگونمین اور خزانی اور دفینی دجال کی ساتہ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتین روٹیان اور میوی اور نہرین اوسکے ساتہ ہونگی ت پس نہین باقی رہی گا صاحب کہر کا یعنی جسکی ناخن چرے ہوتی ہین مانند گائین اور بکری اور ہرن اور مانند انکی اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپایون سے یعنی درندی مگر کہ ہلاک ہوجائینگی یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کی مرجاوینگی اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کی پاس کہ علم و عقل نہ رکہتا ہوگا پس کہیگا اوسکو کہ خبر دی مجکو کہ اگر جلادون مین تیرے لیے تیرے اونٹونکو جو مرگئی تہی قحط سی کیا جانی گا تو کہ مین رب تیرا ہون پس کہے گا گنوار مقرر جانونگا کہ تو رب میرا ہے پس صورت بنا کر لاویگا دجال

واسطی گنوار کی یعنی شیطانوں کو مانند اونٹوں اوسکی کی مانند بہتر ہونی اونکی کی ازروی تہنون کے اور بہت بڑے اونکی ازروی کوہانونکی قالت ویاتی الرجل قد مات
اخوہ ومات ابوہ فیقول ارایت ان احییت لک اباک واحییت لک اخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فتمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ قالت
ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اہتمام وغم مما حدثہم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال مہیم
اسماء قلت یا رسول اللہ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ والا فان ربی خلیفتی علی کل مومن فقلت
یا رسول اللہ واللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمومنین یومئذ قال یجزیہم ما یجزی اہل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ
فرمایا آنحضرت نی اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بھائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اوسکا **ف** ع جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی
الاعرابی پر پس ہوگا جملہ جیر اسد فتنہ سی **ت** پس کہیگا دجال وس شخص سے کہ خبر دی مجکو اگر زندہ کروں میں تیرے لیے باپ کو اور تیری بھائی کو کیا نہیں جانتا تو کہ
تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہیگا وہ مقر پس صورت بنا کر واسطی اوسکی شیاطین کے مانند باپ اوسکی اور بھائی اوسکی کی کہا اسماء نی پہر تشریف لے گئی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیے پہر تشریف لائی یعنی مجلس میں حال آنکہ صحابہ فکر وغم میں تھے بسبب خبر دینی آنحضرت کے حال دجال کے کہا اسماء نی
پس پکڑا میں آنحضرت نی دونوں طرفین دروازہ کی **ف** ح ع لفظ لحمہ ساتہہ زبر لام اور جزم ح کی تمام مشکوۃ اور مصابیح کی نسخوں میں ہی یعنی جانب کیطرف ذکر کرہ
ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور اور کتابوں میں باینمعنی مذکور نہیں اور طیبی نی کہا صواب لجفتی الباب ہی ساتہہ جیم کی جگہہ ح کی اور ساتہہ ف بدل م کی
معنی بازوی دروازہ کی کہتا ہوں میں بعد اتفاق نسخوں کی توجیہ کرنی ضرور ہی وہ یہہ کہ قاموس میں لحمہ کے معنی گوشت کے ٹکڑی کی لکہی ہیں پس مجاز کیا
جاوے اور کہا جاوے کہ مراد ان دونوں سے دونوں ٹکڑی دروازہ کی یعنی کواڑ ہین کہ ملی جاتی ہین اور جدا ہوتی ہین پس یہہ اولی ہی تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم
بالصواب **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تیرا ای اسماء کہا میں نی یا رسول اللہ تحقیق نکال ڈالی آپ نی دل ہمارے بسبب ذکر کرنی دجال کی فرمایا آنحضرت نے
اگر نکلے دجال اور میں ہوں زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اوسکو ساتہہ حجت کے اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہی
ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا میں نی یا رسول اللہ قسم خدا کے تحقیق ہم البتہ گوندہتی ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکاتی ہم روٹی اوسکی یہانتک
کہ بہوک لگ جاتی ہی ہمکو یعنی بسبب دلگیری کی روٹی کی پکنی میں قلت صبر ہی طبیعت النسا کے بہوک سی یا ہین حضرت پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اوسدن یعنی بیچ وقت
قحط کی اور منحصر ہونی وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی فرمایا آنحضرت نی کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی ساتہہ والوں کو یعنی
فرشتوں کو قسم تسبیح و تقدیس سے **ف** ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ میں اسحالت میں نہین محتاج ہوگا کہانی پینی کا جیسی کہ نہیں محتاج ہوتی ملائکہ
غذا اونکی تسبیح و تقدیس ہوگی جیسی کہ غذا فرشتوں کی تسبیح و تقدیس ہی اور طیبی نی یہہ معنی بعید بیان کیی ہین کہ ہم آٹا گوندہتی ہین روٹی پکانی کی لیے پس نہیں پکا
سکتی ہم روٹی یہانتک کہ بہوکی رہتی ہین بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالی ڈالا ہی دل ہمارے ذکر دجال سی پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگی اوسکی زمانہ میں
اور بسبب اسی معنی کی حضرت کے جواب کا حاصل یہہ ہوگا کہ حق تعالی صبر و تسلی دیگا اونکو برکت تسبیح و تقدیس کے **ف** ح ع اور شاید کہ اسماء نی یہہ بات بعد اس
مجلس کے آنکر عرض کی ہو اور ظاہر مقتضای کلمہ ف کا لفظ فقلت میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سننی دجال کی کہا ہو یہہ قول اوسی مجلس میں یا درجہ بہ
ذکر کہا قصہ آئندہ کا اور بہوک کا زمانہ آئندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہان اصل نسخہ میں سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور پہر کسی نی لاحق کیا ہی احمد وابوداود
والطیالسی اور بعضوں نی کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادہ عن شہر بن حوشب عنہا والفرد بہ عنہا

الفصل الثالث

فصل تیسرا

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سال احد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سالتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انہم
یقولون ان معہ جبل خبز ونہر ماء قال ہو اہون علی اللہ من ذلک متفق علیہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مغیرہ نے نہیں پوچھا کسی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال

دجال کا بہت استقدر کہ میں نے پوچھا اوسنے اور تحقیق حضرت نے فرمایا مجکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا تجکو بحمایت وعنایت الہی کہ کہانی کہ لوگ کہتے ہیں کیونکہ اوسکی ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیونکا یعنی روٹیان ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بہوکا پیاسا ہوا اور نوبت اضطرار کی پہنچے تو کیا کریں فرمایا حضرت نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کی نزدیک اس سے نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** ح کہ پیدا کریں اوسکی ہاتہہ پر اشیاء ان امور کی حقیقۃ اور جو کچھ کہ ظاہر ہوگا اوسکی ہاتہہ پر سحر باطل او صورتین بے حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہیں ہے وے پر گمراہ کرتی اور شک ڈالتی مومن کے یقین کہ یقین کہے دین مین بلکہ جو کچھ کہ دیکھیگا اوس سے قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین اوسکی کا ہوگا اوسکی جہوٹ پر **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَيْنَ اُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدہے سفید کی درمیان دونون کانون اوس گدہے کی درازی ستر ہاتہہ کی ہوگی یعنی درازی دونون ہاتہونکی نقل کی یہہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

یہہ باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کی **ف** ح اکثر معتمد نسخونمین تو اسیطرح ہے اور بعضی نسخونمین ابن الصیاد ہے الف لام سے اور نام اوسکا صاف ہے اور بعضی کہتی ہین عبداللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضی کہتی ہین دخیل تہا درمیان ونکی اور رہتی اونمین کچھہ کہانت وسحر اور مجمل امر اوسکا یہہ ہے کہ فتنہ تہا کہ مبتلا اور امتحان کیے گئی تہی ساتہہ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف فیہ ہے اور صحابہ کو بہی اونمین اختلاف تہا پس بعضی اسپر ہین کہ وہ دجال معہود تہا کہ اخیر زمانہ مین نکلیگا اور لوگونکو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہین کہ وہ دجال نہیں ہے ولیکن جملہ دجالون سے ہے کہ باعث فتنہ وفساد اور گمراہ کرنی کی ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ اس امت مین دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہونگے اور دلیل اس جماعت کی یہہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن ساحر تہا ولیکن اخیر مین اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانونکی ساتہہ اور اوسکی فرزند ہوئی اور وہ مکہ مین اور مدینہ مین رہتا تہا اور دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہیں ہونگی اور مکہ اور مدینہ کی آنے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بہی دلیل ہے اونکو حاصل یہہ کہ حال اوسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بہی سب باب مین وحی نہیں اوتری اور مبہم کہا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِي اُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَأَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب گئی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جماعت کی اصحاب آنحضرت کی سے طرف ابن صیاد کی یہانتک کہ پایا اوسکو کہیلتا ساتہہ لڑکون کی بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہے یہود میں سے اور حال اوسکا تحقیق نزدیک پہنچا تہا ابن صیاد اون دنون مین بلوغ کی پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیٹھہ پر ہاتہہ اپنا پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ مین رسول خدا کا ہون پس دیکہا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کی اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر امیون کی ہو **ف** ح یعنی عرب کی اسلیے کہ اکثر عرب پڑہی لکہی نہوتی تہی اور یہہ اعتقاد بعض یہود کا تہا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر تہی ولیکن خاص عرب کا ہی جانتی تہی اور یہہ بات اوسکی باطل ہونی کی قبیلہ سے تہی کہ شیطان کاہنون کو القا کیا کرتا ہے اور یہہ کہنا اوسکا متناقض تہا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتہہ عرب کی باطل ہوئی **ت** پہر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتی ہو تم کہ مین پیغمبر خدا کا

ہون پس بہیجا آنحضرت نے ابن صیاد کو ف ح لفظ رص ر پر زبر اور صاد مہملہ سی استوار کرنا اور آپس مین ملانا دو چیزونکو اسلیے بنا مرصوص بنیاد استوار کو کہتی ہین
حاصل یہہ کہ اعضا اوسکی آپسمین دوسری ملائی اور پہنچی ذکرہ الخطابی اور نووی نے کہا کہ ہماری شہرونکی اکثر نسخونمین فرفضہ ق اور ضاد معجمہ سے یعنی چہوڑ دیا
اوسکو اور ترک کیا سوال وجواب وسکا اور جدال وسکی ت پہر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکی پیغمبرون پر ف ع یعنی مین ایمان لایا اسکی رسولون پر
اور تو اونمین سے نہین پس اگر تو بہی اونمین سی ہوتا تو البتہ مین تجہپر ایمان لاتا اور یہہ بہی بنا بر فرض وتقدیر کی ہی اور پہلی اسکی کہ جانین حضرت اپنی تئین خاتم النبیین
والا اسی بعد جاننی خاتمیتکی فرض تقدیر بہی نہین جائز اور صریح بیان کیا ہی ہماری بعضی علمان کہ اگر کوئی دعوی کری نبوت کا پہر طلب کری اوس سے کوئی
شخص معجزہ تو کافر ہوجاتا ہی اور قتل نکیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنی روبرو اپکی نبوۃ کا اسلیے کہ وہ لڑکا تہا اور منع کئی گئی تہی حضرت قتل کرنی
لڑکون کی سی اور دوسری یہہ کہ یہود اون دنون مین ذمی تہی اور صلح کی تہی اسپر کہ چہوڑی جاوین اپنی حال پر اور وہ اونہین مین سے تہا یا اونکی حلفا سی ت
پہر فرمایا حضرت نے کیا دیکہتا ہی تو یعنی منکشف ہوتا ہی تجہپر امر غیبی سی کہا اوسنی صادق یعنی خبر سچی کبہی اور کاذب یعنی کبہی جہوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جہوٹا
اور بعضون نے کہا کہ حاصل سوال یہہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہی تیری پاس کیا کہتا ہی تجہسی اور حاصل جواب یہہ ہے کہ کہتا ہی مجہسی کچہہ باتین کہ کبہی سچی ہوتی ہین اور کبہی
جہوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جہوٹی جیسی کہ عادت کاہنون کی ہی کہ شیطان القا کرتی ہین اونپر خبرین سچی اور جہوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا
نے کہ مشتبہ کیا گیا تجہپر امر ف ح یعنی جہوٹ سی ساتہہ سچ کی اور کہا شیخ نے کہ مختلط اور مشتبہ کیا گیا تجہپر حال تیرا اور آتا ہی تیری پاس شیطان کہ ایسی خبر
لاتا ہی اور اس سی ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جہوٹی نہین آتی اور اوسنی اپنی زبان سی اقرار کیا اوسکا یہہ حال کاہنون
کا ہوتا ہی پیغمبرونکا ت فرمایا آنحضرت نے تحقیق مین نے چہپایا ہی تیری لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تاکہ بتا دی تو اوسکو اور اسطرح حضرت نے امتحان کیا
اوسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہہ کاہن ہی آتا ہی اوس پاس شیطان کہ سکہا جاتا ہی اوسکو جہوٹی سچی باتین ت حالانکہ چہپایا تہا
حضرت نے اوسکی لیے یہہ آیت جسدن لاوی گا آسمان دہوان ظاہر پس کہا اوسنی وہ پوشیدہ چیز دخ ہی ف ح دخ بضم اور زبر دال وتشدید خ یعنی
دہوئین پس بتایا اوسنی اوس آیت کو لیکن لیے ہوئی سی مگر ایک لفظ ناقص یہہ کہ تمام آیت معلوم کری یہہ ہے سبب عادت کاہنونکی تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کاہنون سے
لیجاکر اونکو القا کردیتی ہین اور احتمال ہی کہ آنحضرت نے بعضی صحابہ سی آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان نے اونکو سنکر اوسکی تئین القا کیا ہو ت پس
فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنی قدر سی ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنونکا سا ہی کہ بعضی چیزین ناقص بسبب القای شیاطین
کی معلوم کرتی ہین پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہین کرسکیگا تو اپنی حد اور قدر اور مرتبہ کی حد قدر ومرتبہ کاہنونکا ہی بسبب اظہار بعضی چیزیات ناقص
ناتمام کی اور دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد سی پری ہی اور اخسأ کلمہ زجر واہانت کا ہی واسطی ہانکنی کتی اور سور کی کہتی ہین تا لوگون کی پاس نہ آوی
ت پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کیا اذن دیتی ہین آپ مجکو بیچ حق ابن صیاد کی کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہی ابن صیاد دجال
معہود مسلط نہین کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہین مار سکیگا تو اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالی اوسکی عیسی ہین ع اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیری لیے اسکی
قتل مین ف ع یعنی اسلیے کہ وہ ذمی ہی اور یہود مین سی ہی کہ وہ اہل ذمہ تہی اور اوسوقت مین وہ لڑکا نابالغ بہی تہا اور چونکہ اوسمین قرائن دلالت کرتی
تہی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورۃ شک کی قال ابن عمر انطلق بعد ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وابی بن کعب الانصاری یؤمان النخل التی فیہا ابن صیاد فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقی بجذوع النخل وھو یختل ان
یسمع من ابن صیاد شیئا قبل ان یراہ وابن صیاد مضطجع علی فراشہ فی قطیفۃ لہ فیہا رمزۃ فرأت ام ابن صیاد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وھو یتقی بجذوع النخل فقالت ای صاف وھو اسمہ ھذا محمد فتناھی ابن صیاد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ترکتہ بین قال

عبد اللہ بن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ہو اہلہ ثم ذکر الدجال فقال انی انذرکموہ
وما من نبی الا وقد انذر قومہ لقد انذر نوح قومہ ولکنی ساقول لکم فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور کہا ابن عمر
نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے درحالیکہ قصد کرتے تھے کہجور کے درختوں کا اوس میں کہ ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ
درخت خرما کی ساتھ میں جالا انکا آنحضرت فریب دیتے تھے ابن صیاد کو یہہ کہ سنیں ابن صیاد کے کلام میں کچھہ پہلے اس سے کہ دیکھے حضرت کو ف یعنی اور جانیں حضرت اور صحابہ
اپنی گروہ کاہن ہے یا ساحر ہے وغیرہ ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کہولنا احوال و سکا کہ خوف ہو اوسکے مفسدہ کا ت اور ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنے بچھونے پر لپیٹا ہوا ایک چادر
میں اوسکے لیے تھی اوس چادر میں آواز پوشیدہ کہ سمجھہ میں نہیں آتی تھی پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نے پیغمبر خدا کو اسحال میں کہ حضرت چہپے تھے شاخوں خرما کی میں پس کہا ابن صیاد
کی ماں نے اے صاف اور یہہ نام تہا ابن صیاد کا یہہ محمد کہڑے ہیں پس ٹہر گیا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چہوڑ دیتی اسکو
ماں اوسکی یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھہ اوس سے وجود میں آتا کہ اوس سے حقیقت اوسکے حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ پھر
کہڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنے خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اوس چیز کے کہ وہ لائق ہے اوسکے پھر ذکر کیا حال دجال کا ف یعنی احتمال اسکی کہ ابن صیاد دجال
ہی یا بتقریب فتنہ گری اور متصف ہونے اوسکی کی ساتھ بعضی صفتوں اوسکی کی دجال کو یاد کیا اور اوسکے احوال سے آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق میں ڈراتا ہوں تمکو
دجال سے اور نہیں کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اوس نے اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد نوح کے البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلے پیغمبر کی ولیکن میں کہتا ہوں تم
سے دجال کی مقدمہ میں ایک بات اور نشان کہ نہیں کہا ہے اوسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہیں ہے کانا ف یعنی بسبب
منزہ ہونے اوسکی جناب کے عیب بینائی کی سے تا کانا پن لاحق ہو ساتھہ اوسکی اور احتمال ہے کہ کسی نے کہ حال دجال کا معلوم نہیں ہوا یا نہیں خبر دی یعنی کہ وہ کانا ہے نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی سعید الخدری** قال لقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یعنی ابن صیاد فی بعض
طرق المدینۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشہد انی رسول اللہ فقال ہو اتشہد انی رسول اللہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ ماذا تری قال اری عرشا علی الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری عرش ابلیس علی البحر قال
وما تری قال اری صادقین وکاذبا او کاذبین وصادقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس علیہ فدعوہ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد رکھتے تھے ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی یہہ صاحب
ملے اوس سے بیچ بعضی راہوں مدینہ کی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس کہا اوس نے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ
میں رسول اللہ کا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھہ اللہ کے اور فرشتوں اوسکی اور کتابوں اوسکی اور رسولوں اوسکی کیا دیکھتا
ہے تو کہا اوس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر ف جیسے کہ اول کتاب میں باب
الوسوسہ میں گذرا کہ رکھتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بہیجتا ہے فوجیں اپنی کہ فتنہ میں ڈالیں لوگوں کو ت فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکھتا ہے تو کہا ابن صیاد نے کہ
دیکھتا ہوں میں دو سچوں کو کہ لاتے ہیں خبر سچی اور ایک مرد جہوٹے کو دیکھتا ہوں یا دیکھتا ہوں دو شخص جہوٹوں کو اور ایک مرد سچے کو ف یہہ یا تو شک راوی ہے کہ اوس طرح کہا یا اوس طرح
اور احتمال ہے کہ شک ہے ابن صیاد کو کہ کہا کہ وہ دیکھتا ہوں یا یہہ اور اسکو بہت دخل ہے بیچ خلط اور احتمال امر اوسکی کہ جزم نہیں رکھتا تھا اور حال اوسکا بیچ
انتظام و استقامت کے نہیں یا کبھی اس طرح دیکھتا ہوں اور کبھی اس طرح ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہے کام
اوسپر یعنی اوسکی کہانت میں پس چہوڑ دو اسکو یعنی اسکی یہہ باتیں قابل جواب کے نہیں کرتا نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ** ان ابن صیاد سال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن تربۃ الجنۃ فقال درمکۃ بیضاء مسک خالص رواہ مسلم اور روایت ہے

تحقیق ابن صیاد نی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا مٹی بہشت کی رنگ مین مشابہ میدے سفید کی ہی اور خوشبو مین مانند
مشک خالص کے نقل کیے یہہ مسلم نی **وعن نافع** قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ
حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سی کہا ملاقات کی ابن عمر نی ابن صیاد سی بیچ بعض راہون
مدینہ کی پس کہی ابن عمر نی واسطی ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ مین لائی اوسکو پس پہول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کہ بہر دیا کوچہ کو یعنی اوسکی
بدن پہولی ہوئی نی پس گئی ابن عمر حضرت حفصہ کی پاس کہ اونکی بہن تہین اور بیوی آنحضرت کی اور حال آنکہ تحقیق پہنچی تہی یہہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر
کو کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نی ابن صیاد سے کہ غصہ مین لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی نہین نکلیگا
دجال مگر بسبب ایک غصہ کی کہ کریگا اوسکو **ف** ع ح یعنی وہ ایک بار غصہ مین آویگا اور نکلیگا بسبب غضب کی اور دعوی کریگا نبوۃ کا پس غصہ دلا تو ابن صیاد کو
ای عبد اللہ اور نہ کلام کر اوسی تاکہ نہ نکلی اور نہ ظاہر ہون فتنی اور یہہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال و ممکن ہونی کی تہا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بسبب اسکے کہ
وہ یقین رکہتی ہون اوسکا واللہ اعلم نقل کیے یہہ مسلم نی **وعن ابی سعید الخدری** قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيتُ مِنَ
النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ هُوَ
كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ
قَوْلِهِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ
لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ ساتہ ہوا مین
ابن صیاد کے مکی تک یعنی اوس وقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نی مجکو کیا پائی مین نی لوگون سی ایذا یہہ بیان کیا اوسکو کہ گمان کرتی ہین کہ تحقیق مین
دجال ہون یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکی ہی کیا نہین سنا تو نی ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمائی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین پیدا کی جاویگی دجال کے اولاد
یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میرے لیی اولاد آیا نہین فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور مین مسلمان ہون کیا نہین فرمایا ہی حضرت نی کہ نہین داخل
ہوگا دجال مدینہ مین اور نہ مکہ مین اور تحقیق آیا ہو مین مدینہ سے اور مین ارادہ رکہتا ہون مکہ کا پہر کہا ابن صیاد نی مجکو بیچ آخر کلام اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق مین
البتہ جانتا ہون دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہان پیدا ہوگا اور کہان ہے وہ یعنی اب رجانتا ہون مین اوسکے ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نی پس
مشتبہ کیا دجال نی امر مجپر **ف** ح یعنی مین اعتقاد رکہتا تہا کہ وہ دجال ہی پہلے انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اوسکی امر مین اوسبب اسکے کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار
دجالیت کے تہا ساتہہ دلیلونکی اور یہہ جو آخر مین کہا کہ مین جانتا ہون مولد وغیرہ اوسکا تعریض و تلویح اوسکی اقرار کی کرتا ہی اسلیے کہ اس عبارت کو کہتی کلام کرنیوالا کنایۃ
اپنی نفس سے کہتا ہی واللہ اعلم **ت** کہا ابو سعید نے کہا مین نی ابن صیاد کو ہلاکی ہو جیو تیری لیے باقی دنون مین یا بیچ تمام دنون عمر تیری کی کہا ابو سعید نی اور کہا
گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نی حاضرون مین سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہی تجکو کہ وہ شخص ہووے تو یعنی دجال ہو گا کہا ابو سعید نی پس کہا ابن صیاد نی اگر پیش
کیا جاوی مجپر یعنی وہ صفتیں کہ دجال مین ہین قسم گمراہ کرنی اور فریب دینے وغیرہ کی تو نا خوش نہ رکہون **ف** ع یعنی بلکہ قبول کرون میں حاصل یہہ کہ راضی ہی حال
ہونیپر اور یہہ دلیل واضح ہی اوسکے کفر پر نقل کیے یہہ مسلم نی **وعن ابن عمر** قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا
أَرٰى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ
حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ملا مین ابن صیاد سی اسحالت مین کہ سوج گئی تہی آنکہہ اوسکی ایک یعنی اسکے کی آنکہہ پہری تہی

وہ چیز کہ دیکھتا ہون مین یعنی ورم کہا نہین جانتا مین کہا مین نہین جانتا تو حالانکہ تیری سر مین ہی کہا اگر چاہی خدا تعالی پیدا کری اوسکو تیری عصا مین **ف ح**
یعنی خدا تعالی قادر ہی کہ پیدا کری آنکہہ کو جمادمین اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہین ہوگا آنکہہ کا اور درد کا کہ اوس آنکہہ مین پیدا ہو پس اسطرح جائز ہی کہ آدمی کو
بہی شعور نہو اوسکا بسبب کثرت استغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کرنی اور معلوم کرنی سی **ت** کہا ابن عمر نی پس آواز کی ابن صیاد نی ناک کی راہ
سی نہایت سخت آواز کہ ہی کی کہ سنی ہی مینی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ
الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے محمد بن منکدر تابعی سی کہا دیکھا مینی جابر بن عبداللہ کو کہ قسم کہاتا تہا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا مینی کہ قسم
کہاتی ہو تم اسکی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ مینی سنا ہی عمر رضی سی کہ قسم کہاتی تہی اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی **ف ح** یعنی اگر نہوتا یہہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر رض کی
اسپر تہی کہ ابن صیاد او ن دجالون یعنی جہوٹون فریبیون مین سی تہا کہ نکلینگے اور دعوی کرینگی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور تردد الینگے لوگونمین یہہ کہ
وہ مسیح دجال ہی اسلیئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجہا جاتا ہی کہ وہی
دجال معہود مراد ہو پس قسم کہانا اونکی حمل کیجاویگی اوپر جواز کی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری مین ابن عمر رض سی آتی ہی صریح ہی
اسمین کہ وہ مسیح دجال معہود تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہوا ور حاصل یہہ کہ اوسمین اختلاف و اشتباہ تہا واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم اسکی نہین شک کرتا مین کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہہ ابوداود
نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کی **وعن** جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرّہ کی **ف ح** اگر مراد اس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ مین غائب ہوا اور ایسا
کہ کسی نی نجانا کہ کہان گیا پس یہہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ مین مرا اور نماز پڑہی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بہی ہے
تو کچہہ منافات نہین اور دن حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ
مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ
أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ
بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ
عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ
عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيْفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ
سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا
اونہونی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہیرینگی ماں باپ دجال کی تیس برس کہ نہین پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی ایک لڑکا کانا
زیادہ تر نقصان والا یعنی کچلیون والا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہی ضرس سے یہہ کہ پیدا ہوگا دانتون سمیت اور کمترین جنس غلامون کا از روی منفعت کے

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر اوس سی منفعت مین سووین گی دونون آنکہین اوسکی اور نہین سوویگا دل وسکا **ف** ع یعنی نہین منقطع ہونگی افکار فاسدہ اوس وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون اور یہی درپی ان فکرون فاسدہ کی کہ القا کریگا اوسکو شیطان جیسی کہ نہین سوتا تہا دل آنحضرتؐ کا بسبب کثرت افکار صالحہ کے بسبب درپی آنی وحی اورالہامات کی **ت** پہر بیان کیا آنحضرتؐ نے حال ان باپ وسکی کا پس فرمایا باپ وسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور مان اوسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتہون کی پس کہا ابوبکرہ نی پس سنا ہمنی ایک لڑکیکو بیچ یہود کی مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی مان باپ کی پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بیان کیا تہا اوسکی مان باپ کی حق مین موجود ہی اور ایسا ہی ہی جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنی اوسکی مان باپ سی کہ آیا ہی تمہاری لیی کوئی فرزند پس کہا اونہون نی کہ ٹہیری رہی ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہماری لیی کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہماری لیی ایک لڑکا کا نا بڑی دانتون والا اور کم باعتبار منفعت کے سوتی ہین آنکہین اوسکی اور نہین سوتا دل وسکا کہا ابوبکرہ نی پس نکلی ہم اون دونون کی پاس سی پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا دہوپ مین بیچ چادر کی اور واسطی اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہ مین نہ آوی پس کہولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنی یعنی ہمنی اور ابوبکرہ نی کچہہ کلام کیا ہوگا اوسکی حضور یا اور کچہہ او سنا اوسنی یہہ کہا کہا ہمنی کہ کیا سنا تونی جو کچہہ کہ کہا ہمنی کہا ہان سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہہ ترمذی نی

وعن جابر ان امرأة من اليهود بالمدينة ولدت غلاما ممسوحة عينه طالعة نابه فاشفق رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكون الدجال فوجده تحت قطيفة يهمهم فآذنته امه فقالت يا عبد الله هذا ابو القاسم فخرج من القطيفة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لها قاتلها الله لو تركته لبين فذكر مثل معنى حديث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لي يا رسول الله فاقتله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكن هو فلست صاحبه انما صاحبه عيسى ابن مريم وان لا يكن هو فليس لك ان تقتل رجلا من اهل العهد فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم مشفقا انه هو الدجال رواه في شرح السنة

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سی جنی مدینہ مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تہی آنکہہ اوسکی یعنی داہنی اور بعضون نی کہا بائین نکلی ہوئی تہین کچلیان اوسکی پس ڈری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ہو وہ دجال پس آئی آنحضرتؐ اوسکی دیکہنی کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچی چادر کی لیٹا ہوا اس حال مین کہ کرتا تہا کلام چپکی چپکی کہ سمجہہ مین نہ آوی پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی مان نی پس کہا ای عبد اللہ یہہ ابوالقاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہین خبردار ہوا ور مستعد ہو اونسی کلام کرنی کی لیی پس نکلا وہ چادر سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا اوسی مارے اوسکو خدا تعالی اگر چہوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نی یا راوی جابر نی مثل معنی حدیث ابن عمرؓ کا اسی باب مین گذری پس کہا عمر بن الخطاب نی کہ اجازت دیجی مجکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا نی اگر ہی ابن صیاد دجال معہود تو نہین ہی تو مارنیوالا اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی مارنیوالا اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اوسکی قتل کی نہین ہوئی کی مگر عیسی کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہنچتا تجکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سی **ف** ح اور یہہ ماجرا اوسکی اسلام لانی سی پہلی کا تہا اور بعد اسلام کی بہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ وہی تہا اسکا دجال ہوا اور یہہ کفر ہی جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سی کہ ہمراہ اوسکی مکہ کو گیا معلوم ہوا **ت** پس ہمیشہ تہی پیغمبر خدا ڈرانیوالی یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ابن صیاد دجال ہو **ف** ع کہا بعضی محققین نی کہ توجیہہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف و تضاد ہی یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ آنحضرتؐ نی اوسکو گمان

کیا تہا دجال پہلی تحقیق ہوئی خبر مسیح دجال کی پس جبکہ خبر دی گئی آنحضرت کو دجال کا قصہ سے بیچ حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا پہلا و پیچھا کی کہ نزدیک حضرت
کی تہی واضح ہو گیا حضرت پر یہہ کہ نہیں ہے ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تہا یعنی دجال اور موید ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی ابوسعید نی وقت ہمراہ جانے
ابن صیاد کی مکہ کو اور اسی پر موافق ہونا دجال کی ماں باپ کے وصفونکا اور ابن صیاد کی ماں باپ کے وصفونکا نہیں ثابت کرتا ہی اوسکو کہ ابن صیاد دجال
ہی اسلیئے کہ اتفاق ہونی دو وصفون کی سے نہیں لازم آتا ہی اتحاد دو موصوف کا اور ایسے ہی قسم کہانا عمر رض وغیرہ کا باوجود انکار کرنی آنحضرت کی اس سے
کہ وہ دجال ہی تہا یہہ سبب پہلے ظاہر ہونی حال کی اور دجال میں بعضی باتیں ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی ہین پس یہہ نسبت امت کے حضرت کو اوسکا ڈر
رہتا تہا بنابر احتیاط کی ت نقل کیے یہہ بغوی نی شرح السنہ مین

باب نزول عیسی علیہ السلام

باب ہے بیچ بیان اوترنی عیسی علیہ السلام کی ف ح بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسی ع اوترینگی آسمان سے زمین پر اور ہونگی تابع دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی آنحضرت کی شریعت پر اور اسے بعضی احکام کہ ہمارے شریعت مین نہین ہین اور حکم کرینگی حضرت عیسی اونکا بس وہ قبیلہ بیان مدت کی ہے جیسیکہ نسخ ہوتا ہی اوریہی زمانہ مین شریعت محمدی ہونگی جیسی کہ موقوف کردینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہے اوس خدا کی کہ بقای جان میرکا اوسکی ہاتہہ مین ہے تحقیق اوترینگی آسمان سی تمہاری اہل دین مین عیسی بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑینگی صلیب کو ف ع یعنی باطل کرینگی دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگی ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری مین دو لکڑیان ہین مثلث ایک دوسری گذری ہوئی اوپر ہیئت مصلوب کے یعنی ایک شخص سولی دی ہوئی کی اور حکایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کے بناتی ہین اور اپنی گردنمین لٹکاتی ہین مانند زنار ہنود وغیرہ کی اور کبہی حضرت عیسی کی صورت اوسمین بناتی ہین واسطے یادداشت ہیئت کی اور اعتقاد یہہ رکہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسی لکڑی پر یہود نی سولی دیا تہا ت اور قتل کرینگی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کہانیکو اور مباح کرینگی اوسکی قتل کو اور رکہدینگی جزیہ ف ع یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگی اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اوسی سوای دین حق کی مقصود باطل کرنا نصرانیۃ کا اور مٹانا احکام اوتارا اوسکیکا اور حکم کرنا ساتہہ شرایع دین اسلام کی ہی اور بعضون نی کہا کہ کہا گیا جزیہ اوسی لیے کہ نہین پایا جاویگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اوسی سبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہی اسکی یہہ قول حضرت کا ت اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی کے زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سی اور ہر چیز سی کہ دنیا مین ہے ف ح حتی پہلا متعلق ہے جملہ ویفیض المال کے اور دوسرا متعلق ہی ساتہہ تمام مضمون کی کہ ذکر ہوا یعنی توڑنی صلیب اور مانند اوسکی کی یعنی دین اسلام ایسا رونق اور رواج پاویگا اور میل و محبت آدمیونکی ساتہہ طاعت و عبادت کی پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا اور یہہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزون سی ہی مخصوص اوس وقت پر نہین لیکن اوس وقت مین طبیعتون اور نفوس لوگونکی بہی ایسا جانین گے اور اونکی نزدیک ایسے ہی بہتر معلوم ہویگا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگونکو سبب کہ رغبت مال کی نرہیگی اور بالکل اوس سے اعراض کرینگی مال کے خرچ کرنی کی فضیلت و محبت سے ہرگی پس نرہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کی

ت پھر کہتی تھی ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتی ہوا وسمیں تو پڑھو اگر چاہو یہہ آیة کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سی یعنی یہود و نصاریٰ مگر کہ ایمان لائیگا عیسیٰ پر پہلی مرنی اونکی کی پڑہو ساری آیة نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی بعد اترنی عیسیٰ کی اخیر زمانہ مین جب دین و ملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف درمیانسے اوٹھہ جائیگا اختلاف کہ یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی حق مین کہتی ہین نہ ہی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگی جسطرح دین اسلام مین ہی کہ وہ بندی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی لونڈی کی اور اہل کتاب سی وہ اہل کتاب مراد ہین کہ جو اونکی زمانہ مین ہونگی اور یہہ ایک وجہ ہی اس آیة کی تفسیر مین اور ابوہریرہ رض نی اسی وجہ سی دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور دوسری وجہہ بھی کہی ہی مفسرین نی کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سی مگر کہ ایمان لاتا ہی پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوسوقت کا مستند نہیں اور اس وجہہ پر احتمال ہی کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ تعالےٰ کیطرف پہری اور حاصل مقصود یہہ ہر کا فروقت مرنی کی بحکم ضطرار کی ایمان لاتا ہی ولیکن فائدہ نہیں رکہتا پس چاہیئ کہ باختیار خود پہلی اوسوقت کی ستعداد اوسکا ہو وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَادِلًا فَلَیَکْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ وَلَیَضَعَنَّ الْجِزْیَةَ وَلَیَتْرُکَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا وَلَتَذْھَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّھُمَا قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اتریں گی عیسیٰ بیٹی مریم کی اسحال مین کہ حاکم عادل ہون سگے پس توڑینگی صلیب کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکہدین گی جزیہ اہل ذمہ سی اور چھوڑ دینگی عیسیٰ یا چھوڑی جاوینگی اونٹنیان جوان پس نہیں کیجاویگی سواری اور کام اور طلب حاجات اونپر ف ح یعنی بسبب کثرت اور سواریونکی حاجت اونکی نہیں رہنی کی یعنی یہہ ہین کہ نہیں حکم کرینگی کسیکو اسکا کہ سعی کری اونکی لانی پر زکوٰة کی لیی کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جائز ہی یہہ کہ ہو کنایہ ترک تجارت اور سفر کرنی سی زمین مین واسطی طلب مال کی اور حاصل کرنی ماحتاج الیہ کی واسطی ستغنا اونکی کی ت البتہ جاتا رہیگا لوگونمین سی کینہ اور بغض اور حسد ف ح یہہ سب چیزین حب دنیا سی ہوتی ہین پس جاتی رہینگی یہہ سب عیب بسبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلون مین سی ت اور البتہ بلاوین گی عیسیٰ لوگونکو طرف قبول کرنے مال کی پس نہیں قبول کرئیگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اتریں گی عیسیٰ بیٹی مریم کی درمیان تمہاری اور امام تمہارا تم مین سی ہوگا ف ح یعنی قریش مین سی ہوگا یا تمہاری اہل ملت مین سی علمانی اوسکی دو وجہ سی شرح کی ہی ایک تو یہہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سی ہی اور عیسیٰ اقتدا کرینگے اوسکا اور وہ مہدی ہی اور یہہ بسبب تعظیم و تکریم امت محمدی کی ہوگا جیسی کہ مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہی یعنی اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم کرنیوالی خیر کی ہون گی اوس زمانہ مین اور پر امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ عیسیٰ جو اوتریگے مہدی امت کے ساتھہ نماز مین ہونگی اور چاہین گی کہ پیچھی ہٹ جاوین اور امام عیسیٰ کو کرین پس عیسیٰ امام نہیں ہونی کی اور اقتدا کرینگی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسیٰ ہی کرینگی بسبب افضل ہونی اونکی کی مہدی سی اور وجہ دوسری یہہ کہ مراد امام سی عیسیٰ ہین اور مراد ساتھہ ہونی اونکی کی تم مین سی حکم کرنا اونکا ہی ساتھہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتھہ احکام انجیل کی اور اور روایت مین آیا ہی پس امامت کرینگی عیسیٰ تمہاری ساتھہ کتاب پروردگار تمہاری کی اور ساتھہ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہہ ہونگی کہ امامت کرینگی تمہاری عیسیٰ حال ہونی اونکی کی دین و ملت تمہاری سی اور حکم کرنیوالی ساتھہ کتاب و سنت تمہاری کی وعن جابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ

تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ
الثَّانِيْ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اونہون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی کہ لڑیگی حق پر اور واسطی
حق کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرتؐ نی پس اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی پس کہیگا امیر امت کا
یعنی مہدی عیسی سی آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی آپ ہی کہ اولی ساتہہ امامت کی افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہین گی عیسی اوس امیر سی کہ نہین امامت کرتا
مین یعنی اپنی کہ تا نہ وہم جاوی میری امامت سی تمہاری دین کی منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم مین سی بعضونپر امیر و امام ہین بسبب بزرگ کہنی خدا تعالی کی اس امت
مکرمہ محمدیہ کو صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ علیہم نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب مصابیح بن خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان سی ہی **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ
فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عمرو سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی اونکی لئی اولاد اور ٹہیرین گی زمین مین پینتالیس برس
ف ح اور یہہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوین گی طرف آسمان کی اسحال مین کہ عمر اونکی تینتیس برس کی ہوگی اور ٹہیرین گی زمین مین
بعد اوترنی کی سات برس پس ہوین وزن عمر ملکر چالیس برس کی لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہہ مسلم نی پس تعین ہوا جمع ساتہہ اوس چیز کی کہ ذکر
کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہی یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف کردینی کسور کے **ت** پہر مرینگی
عیسی پس دفن کئی جاوینگی نزدیک میری بیچ مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسی ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر کی کہ اوس مقبرہ مین مدفون
مین **ف** ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہہ ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو وہ جگہہ
میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو چاہا کہ وہان رکہین اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہ گہر اونکا تہا اس بات پر راضی ہوئین بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرتؐ کی
روضہ مین دفن نہونی دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی لئی بہی حضرت عائشہ رضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر نہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہی لوگون نی کہا
کہ تمہارا گہر ہی تمکو یہین رکہین کہا مین راضی نہین ہون اس پر مجکو میری سوکنون کی ساتہہ بقیع ہی مین رکہنا کہ حکمت اوسمین یہہ تہی کہ وہان قبر عیسیؑ کی ہوگی
واللہ اعلم نقل کی یہہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین **باب قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ**
باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کی اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اوسکی **ف** ح ظاہر یہہ ہی کہ نزدیک ہونا قیامت کا
اس معنی کر ہی کہ جو کچہہ رہا ہی اوس مدت سی کہ اوسکی لئی رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذرچکی اور عبارت ومن مات الخ نہی لفظ حدیث کی ہین کہ مولف نی
یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہہ کہ قیامت مین احوال و اہوال واقع ہونی ہین کچہہ نمونہ اوسکا اوسکی حق مین واقع ہوجاتا ہے
ف ح کہا تورپشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک تو کبری اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لئی اور دوسری قیامت وسطی اور وہ عبارت ہی مرنی
طبقہ لوگونکی سی کہ عمرونمین قریب ایک دوسری کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد یہان
یہہ اخیر ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساعۃ سی کبری ہی برابر ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوۃ والسلام کی لا تقوم الساعۃ الا علی
شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف ہی کتاب و سنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ کہا
احتمال دونو کا رکہتا ہی ہان حدیث عائشہ کی آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر **الفصل الاول** فصل پہلے

عن شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين قال شعبة وسمعت قتادة يقول في قصصه كفضل احدهما على الاخرى فلا ادري اذكره عن انس او قاله قتادة متفق عليه
روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی سی قتادہ نی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا میں اور قیامت مانند ان دونوں انگلیوں کے یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا مینی قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ میں **ف** ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت کی سی ساتہہ قیام قیامت کی ان دونوں انگلیوں کو **ت** مانند زیادتی اور بڑائی ایک کی اوپر دونوں میں سی کہ بیچ کی انگلی ہی دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہی **ف** ح یعنی جس قدر بیچ کی انگلی بڑہی ہوئی شہادت کی انگلی سی ہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سی ہی مانند اسکی ہی کہ میں آگی آیا قیامت سی یا میں اور قیامت پیچہی سی چلی آئی ہی شعبہ کہتا ہی **ت** پس نہیں جانتا میں کہ اس بیان کو قتادہ نی انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح اور تعیین اسکی کہ انس سی ہو دشوار ہی یہہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سی کہ آگی آئی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بیان آنحضرت سی ہی

وعن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول قبل ان يموت بشهر تسألوني عن الساعة وانما علمها عند الله واقسم بالله ما على الارض من نفس منفوسة ياتي عليها مائة سنة وهي حية يومئذ رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سی کہ پوچہتی ہو تم مجہسے وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہی اور نہیں ہی علم اسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کے نی **ف** ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کی سی پوچہتی ہو وہ خود مجہکو معلوم نہیں ہی اور اسکو سوای خدا تعالی کی کوئی نہیں جانتا قیامت صغری اور وسطی کو میں بیان کرتا ہوں کہ اسکا علم رکہتا ہوں جیسیکہ فرمایا **ت** اور قسم کہاتا ہوں میں اللہ کی کہ نہیں روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اوس دن کہ سو برس اوسپر گذریں نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی طبقہ اور قرن آدمیوں کے سبب کہ بیچ زمانہ خبر دینی میری کی موجود ہیں سو برس کی مدت میں سب مرجاوینگی اور کوئی اونمیں سی باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہیں اور ایک کی مرنی کو بہ نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اس سی مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کلام بنابر غالب کے واللہ جیتی رہی ہیں بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان رض وغیرہما کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی لا یعیش بعض مائة سنة کی بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ کی پس نہیں حاجت ہی طرف اعتبار غالب کی چنانچہ کہا ہے بعضوں نی کہ پیدا ہونی والی اوس زمانہ کی تمام ہوگئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضوں نی اکابر علما میں سی خضر علیہ السلام کی موت کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودوں اور موجودوں سی روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کی چاہیی کہ بقای اونکا سو برس سی نگذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مرگئی ہوں اور جواب دیتی ہیں اوسکا علما کہ خضر ع اس عموم سی مخصوص ہیں اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اپنی امت کی احوال کی دی ہی کہ میری امت میں سی کہ اسوقت موجود ہیں بعد سو برس کی سب مرجاوینگی اور نبی نہیں ہوتا ہی دوسری نبی کی امت سی اور بعضوں نی کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اسلیی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نہی کہا بغوی نی معالم التنزیل میں کہ چار شخص انبیا میں سی زندہ ہیں زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی ع اور خبریں بیچ وجود خضر کے مشائخ سی تواتر پہنچی ہیں اگرچہ بعضی انہیں تاویل کرتی ہیں کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن مکمل اولیا سی وجود اوسی شخص کا بنی اسرائیل میں سی کہ مصاحب موسی کی تہی آیا ہی

وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ياتي مائة سنة وعلى

علی الارض نفس منفوسۃ الیوم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین آویگی سو برس اسحالمین کہ زمین پر
ہو کوئی شخص زندہ اوس دن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائشۃ قالت کان رجال من الاعراب یأتون النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فیسألونہ عن الساعۃ فکان ینظر الی اصغرہم فیقول ان یعش ہذا لا یدرکہ الہرم حتی تقوم
علیکم ساعتکم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونمین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہہ لڑکا نہ پاویگا
اوسکو بڑہاپا یہانتک کہ قایم ہوگی تمپر قیامت تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی ہنوز یہہ آخر بڑہاپیکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مر جاؤگے
اشارت کی طرف ہلاک ہوجانی اوس طبقہ کی اور فنا ہوجانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیئی فرمایا ساعتکم ظاہر یہہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری
سی تہا اور جواب علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد مرجانا سبکا
اور یہہ ظاہر ہی یا اکثر کا اور یہہ غالب ہی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن المستورد بن شداد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال بعثت فی نفس الساعۃ فسبقتہا کما سبقت ہذہ ہذہ واشار باصبعیہ السبابۃ والوسطی رواہ الترمذی
اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین بیچ ابتدار کار قیامت کی اور
اوائل علامات اوسکی کی پس بڑہا مین قیامت پر جیسیکہ بڑہی ہی یہہ انگلی یعنی بیچ کی اس انگلی پر یعنی شہادت کی انگلی پر اور اشارہ کیا ساتہہ دو انگلیون
اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کے نقل کی یہہ ترمذی نی وعن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی
لارجو ان لا تعجز امتی عند ربہا ان یؤخرہم نصف یوم قیل لسعد وکم نصف یوم قال خمسمائۃ سنۃ رواہ ابو داؤد
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ مین امید رکہتا ہون کہ نہ عاجز ہوا امت میری
نزدیک پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آدہا دن ہی کہا سعد نی آدہا
دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح یہہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنی ایکدن
نزدیک پروردگار تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز سی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث
کی یہہ ہین کہ اس امت کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری اور بقا اونکا کمتر
اس سی نہو مگر زیادہ ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قایم نہین ہوتی کی اور اس امت کو ہلاک نہین کرنی کا
بعد اسکی جو کچہ چاہا ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور با امن شداید اور عقوبات سی نگاہ رکہیگا اور اونکو آفتین
نہین پہنچین گی کہ اوس سی مستہلک و مستاصل ہوجائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالون مین ثابت کیا ہی کہ بقای امت بعد ہزار
برس کی رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ہذہ الدنیا مثل ثوب شق من اولہ الی آخرہ فبقی متعلقا بخیط
فی آخرہ فیوشک ذلک الخیط ان ینقطع رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑ گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک پس باقی رہا
لٹکا ہوا ساتہہ ایک دہاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ ٹوٹ جاوی یعنی دنیا تمام و خالی ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب لا تقوم الساعة الا على شرار الناس

باب ہی بیچ بیان اسکی کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بد لوگون پر **ف** یعنی
نیک سب مر جاوینگی اور بد باقی رہینگی پس قایم ہوگی قیامت اوپر جب تک کہ وجود نیکون کا دنیا مین ہی قیامت قایم نہین ہوتی جب یکہ اوپر گذرا
کہ آخر عہد عیسیٰ کی مین ایک ہوا خوشبو دار چلیگی کہ مسلمان سب مر جاوینگی اور بد کار باقی رہینگی کہ آپسمین گدہونکی مانند اختلاط کرینگی پس اونپر قایم ہوگی قیامت

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللهُ اللهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُوْلُ اللهُ اللهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوی زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین ہوگا ذکر
خدا کا کری اور اوسکو پوجی بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت اوپر کسی کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ
ف اس سی معلوم ہوا کہ بقاء عالم بسبب برکت علماء عاملین کی اور ذاکرین اور صالحین اور نیکوکارون کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹہالینگی عالم بہی
نہین رہیگا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
إِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کی
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد خلق سی آدمی ہین ایسی کہ مراد شرار سی گنہگار ہین اور متصف ساتہہ معصیت گناہ کی آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہا جاوی
کہ کیا تطبیق ہی اس حدیث مین اور حدیث سابق مین لا یزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامة کہینگی ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہی
تمام زمانون کو عام ہی اونمین اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوا اس زمانہ کی مراد ہی **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا
يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سرین عورتون
بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کی **ف** دوس ایک قبیلہ ہی یمن سی اور ذو الخلصہ ساتہہ زبر خ معجمہ اور لام کی اور دونون کی پیش سی بہی آیا ہی نام بتخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ
کہتی تہی اور وہان ایک بت تہا کہ نام اوسکا خلصہ تہا اور قبایل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتی تہی اور آنحضرت نی جریر بن عبد اللہ بجلی کو بہیجا تا اوسکو خراب کیا
پس فرماتی ہین کہ اخیر زمانہ مین یہہ قبایل مرتد اور بت پرست ہونگی اور عورتین اونکی گرد اوس بتخانہ کی طواف کرینگی اور راوی نی کہ ابو ہریرہ ہین یا اور
کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کی کہا **ت** کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتی تہی اوسکو زمانہ جاہلیت مین **ف** علما یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نی
جو کہا ہی کہ وہ بتخانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحہ ہی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ
حِيْنَ أَنْزَلَ اللهُ هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا
قَالَ إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ
مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین جاتی رہیگی رات اور دن یعنی خالی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ
پوجی جاوینگی لات و عزی کہ نام دو بتون مشہور کی ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزی نام بت غطفان اور پس کہا مین نی یا رسول اللہ تحقیق تہی
مین البتہ گمان کرتی جس وقت بہیجی اللہ تعالیٰ نی یہہ آیہ کہ وہ خدا کہ بہیجا رسول اپنا ساتہہ ہدایت کی اور دین درست کی تا غالب کری اوسکو سب دینون پر

اگرچہ ناخوش رکہین اوسکو مشرک ف ح چونکہ مدلول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ سب دین باطل ہون اور بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام سب پر غالب ہو یہی ظن یا گمان کرتی تہی بلکہ یقیناً جانتی تہی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہی اور زائل ہونیوالی اور نہین ہونیکی بعد اسکی کبہی اور جب آپ یہہ خبر دیتی ہین فرمایا آنحضرتؐ نی تحقیق شان یہہ ہی کہ ہوگا اس سی یعنی بعض اوس چیز سی کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دینکا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالی نی اور بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی پہر بہیجی گا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مار ڈالیگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی ایمان سی پس باقی رہی گا وہ شخص کہ نہین ہے کچہہ نیکی اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس مرتد ہونگی اور پہر جاوینگی طرف دین باپون اپنی کی نقل کیے یہہ مسلم نی ف ح یعنی بحکمت الٰہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الٰہی کی ہی بدون پر قایم ہو نہ نیکون پر **وعن**

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ فَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرتؐ کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینی یا چالیس برس ف ح پہلی معلوم ہو چکا کہ بعضے روایتون مین چالیس برس آئی ہین اور بعضے مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق اوپر ذکر کی گئی ت پس بہیجی گا اللہ تعالی عیسیٰ بن مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈہونڈینگی عیسیٰ دجال کو پس مار ڈالینگی اوسکو پہر رہینگی عیسیٰ سات برس اسحال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصونکی دشمنی ف ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل اور طریقہ محمودی کی دوست ایک دوسری کی رہینگی لوگونمین اور رہنا عیسیٰ کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا والا پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹہیرنی عیسیٰ کی پینتالیس برس ہونگی ت پہر بہیجی گا خدا ایک ہوا ٹہنڈی شام کیطرف سی پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کے بہلائی سی ہی یا ایمان سی یہہ شک راوی کا ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لی گی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ کے یعنی بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہین گی بدترین لوگ بیچ سبکی پرندون اور گرانی درندون کی ف ح یعنی فسق و فساد اور قضائی شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندی اور ظلم اور خونریزی و فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسے درندی آہین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہوگی اونپر دست درازی اور غضب و وحشت اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانینگی وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگی نا شروع سی پس صورت پکڑ کی آویگا واسطی اونکی شیطان پس کہیگا کیا

نہین شرم کرتی تم **ف** ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سی انکو بت پرستی کیطرف بلاویگا **ت** پھر کہینگی وہ شیطانکو کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا انکو بت پوجنی کا **ف** ح یعنی از راہ توسل کی کہ اللہ اوس سی راضی ہوگا جیسیکہ اللہ تعالی نی خبر دی کفار کی اعتقاد کی مانعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ہولاء شفعاءنا عند اللہ **ت** اور حال یہہ کہ وہ اس حالت بد مین بکثرت ہوگا رزق اونکا اچہی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پہر پہونکا جاویگا صور مین اور قایم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کے کوئی مگر کہ جہکاویگا گردن کی ایکطرف کو اور بلند کریگا دوسریطرف کو **ف** ح یعنی اوسکی ہیبت سی لوگونکی دل پہٹ جاوینگی اور قوت جسمانی معطل و سست ہو جاوینگی اور اثر اوسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسیکہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایکطرفکو جہک جاتا ہی پس اسمین ایکطرف جہکی ہوتی ہی اور ایک اوٹہی **ت** فرمایا آنحضرت نی پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پلاوی پس اثنا کار مین مرجاویگا وہ شخص اور مرجاوینگی لوگ عین کاروبار مین پہر بہیجیگا اللہ تعالے مینہہ کوگویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوگین گی سبب اوسکے بدن لوگون کی کہ گل گئی ہونگی قبرونمین پہر پہونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سی زندہ ہوئی ہونگی اوٹہہ کہڑی ہونگی اور دیکہین گی ہول قیامت کی پہر کہا جاویگا لوگونکو ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہیراؤ ان لوگونکو اسلئے کہ یہہ پوچہی جاوینگی کردار سی اور حساب لیا جاویگا اونسی پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالے فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگونمین سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی جناب عزت سی پوچہین گی کہ کتنونمین سی کتنی یعنی وہ جو دوزخکو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنونمیں سے یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی اللہ تعالے فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لئی ہزار شخص مین سی نوسو ننانوین **ف** ع ح اس سے معلوم ہوا کہ ہزار مین سی ایک بہشت کو جائیگا اور باقی سب دوزخ مین اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد اونسی کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہینگی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کے پہلے فصل باب الحشر کی مین آیا ہی کہ یہہ جماعت دوزخیون کی یاجوج ماجوج سے ہونگی **ت** پس یہہ وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بڈہا **ف** یہہ کنایہ ہی اوسدن کی درازی سی یا شدت و محنت سی کہ اوسدنمین ہوگی اسلئی کہ بڑہاپا غم و محنت مین جلدی پہنچتا ہی **ت** اور یہہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کہولا جاویگا اوسمین امر عظیم سی اور محنت سخت سی **ف** ح کشف ساق کنایہ ہے خوف اور ہول اور شدت و محنت سی یہہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی شدت و محنت مین پڑتا ہی اوسکی اہتمام مین دامن پنڈلی سی اوٹہا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سی کہلجاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثرون کی نزدیک تاویل یہی ہے کہ جو کہی گئی **وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ** اور ذکر کی گئی حدیث معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کی

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

باب ہی بیچ بیان پہونکنی صور کی **ف** صور مثل سینگ کی ہی کہ اوسمین پہونکتی ہین اور مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکین گی اور وہ دو نفخی ہین ایک ہلاک کرنی کی لئی زندون کی اور دوسرا زندہ کرنی مردون کی لئی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ

روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون نفخون کی یعنی نفخہ ماریکی اور نفخہ زندہ کرنیکی چالیس ہین پوچہا لوگون نے ای ابو ہریرہ آیا مدت مذکور چالیس دن کی ہی کہا ابو ہریرہ نی نہین جانتا مین کہا لوگون نی آیا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نے چالیس برس ہین کہا نہین جانتا مین **ف** ح یعنی جو کہ آنحضرت سی مجمل سنا ہی نہ مفصل سنا اور اوسکو بہول گیا مین جانتا نہین کہ سکتا کہ مراد کیا ہی اور بعض طرق مین آیا اور اوسکی بعض مفصل گروہ

چالیس برس ت یہن اور فرمایا آنحضرت نے پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سے پانی پس اوگینگی اوس سے پیدا ہونگی آدمی اور ار جانمار جیسیکہ اوگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہی آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اوسکی پرانی اور بوسیدہ ہوجاتے ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہی ف ساتہہ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی نیچی ٹریڑہ کی درمیان دو سرین کی ہی اور عجم الذنب تبدیل میم سے بہی آیا ہی اور عجب و عجم دونون بمعنی اصل کی اور جڑ کی ہی اور ذنب بمعنی دم کی اور یہہ ہڈی چونکہ وہان ہی اوسکا یہہ نام رکہا گیا ت اور اوسی ہڈی سے ترکیب دیجاویگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جانداروں سے دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہی مٹی مگر ایک ٹریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی سا ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس سے پیدا کیا گیا ہی اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب پاجاویگا ف ع اور یہہ بیان اونکا ہی کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین اسلیے کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی زمین پر یہہ کہ کہاوی اجساد انبیا کی اور ایسی ہی جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا سی اور اونہین مین سی موذن ہین کہ جو بسر آذان دیتی ہین پس یہہ اپنی قبرون مین زندہ ہین مانند زندون کے ✤ ✤

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچہ مین لیلیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمانکو اپنی داہنی ہاتہہ مین ف ع ح شاید کہ مراد ان دونون سے بدل دینا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ ہی عظمت اور جلال اور کبریائی حق او حقیر جاننی افعال عظیمہ کے سے کہ اوہام خلق کے اوسکی مقابلہ مین حیران ہین یا تنبیہ ہے اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہی اور چونکہ آسمانکو شرف و عظمت ہی نسبت زمین کے زیادہ ہے اوسکو تخصیص کیا ساتہہ داہنی ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سے ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی داہنی ہاتہہ مین ت پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ مین ہون بادشاہ یعنی نہین ہی بادشاہت مگر میری ہی لیے اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین دعوی بادشاہی کرتی تہے ✤

✤ ✤ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لپیٹیگا اللہ آسمانکو دن قیامت کے پہر لیگا اونکو اپنی داہنی ہاتہہ مین پہر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی یعنی اپنی مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینونکو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لیویگا زمینونکو اپنی دوسری ہاتہہ مین پہر فرماویگا مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالے نقل کیا اسکو مسلم نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ آیا ایک عالم یہودیون مین سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکہیگا آسمانونکو روز قیامت کے ایک اونگلی پر اور زمینونکو ایک اونگلی پر اور پہاڑونکو اور درختونکو ایک اونگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کی نیچے کی تر مٹی کو ایک اونگلی پر اور تمام مخلوق کو

ایک انگلی پر پہر ہلاویگا انگلیونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا **ف** ح یہہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہی
اور جزئیات یعنے ہاتہہ اور انگلی اور ہلانی کی منظور وملحوظ نہیں یہہ روش کلام عرب کی یہہ ہی کہ جب کسیکو وصف کیا چاہتی ہین جود وکرم کر تو کہتی ہین کہ دونون ہاتہہ
اوسکی فراخ وکشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتہہ نہون کہ دونون ہاتہہ کٹی ہون یا اول پیدائش سی ہی ہاتہہ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت وملک رانی کر وصف کیا
چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹہا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہو اور بیٹہنی کی چیز کچہہ نہو اور یہہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن وحدیث کی لیی اس سی کہ تاویل
کرین اور کہین کہ مراد ہاتہہ سی یہہ ہی اور تخت سی یہہ فافہم اور ایسی تعجب کیا آنحضرت نی یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسکہ کہا **ت** لیس منسی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب کرنی کی اوس چیز سی کہ کہا اوس عالم یہودیون کی نی واسطی سچا کرنی اوسکی یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا سبب تکذیب عالم
مذکور کی نہ تہا بلکہ بسبب اوسکی تصدیق اور راست گو جاننی اوسکی کی تہا پہر پڑہی آنحضرت نی یہہ آیۃ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جاننی
اوسکیکی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیی اور نہ تعظیم کی اوسکی جیسکہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی
قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کی اور آسمان لپٹی ہوئی ہونگی اوسکی داہنی ہاتہہ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین
مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچہہ کہ یہودی نی کہا تغییر وتفصیل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا پوچہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مضمون اس آیۃ کی سی اوسدن کہ تبدیل وتغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی
بدلی مین اور زمین اور تبدیل کیی جاوینگی اور پیدا کیی جاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کی پس کہان ہونگی لوگ اوسدن فرمایا آنحضرت نی لوگ اوسدن پل صراط
پر ہونگی **ف** مراد صراط سی یہان پل صراط ہو یا ہر صراط کہ ہو اور اصل صراط بمعنی راہ کی ہی اور تبدیل زمین سی کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کشاف نی کہ وہ بدلی
جاویگی ساتہہ روٹی سفید کی پس کہاوینگی اوسکو مومن اپنی قدمون کی نیچی سی یہانتک کہ فراغت ہو حساب سی چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور
تبدیل آسمان ساتہہ جہڑ جانی ستارون اوسکی کی اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اوسکی کی ہی اور طیبی نی کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات جیسکہ
کہین تبدیل کیا مین نی دراہم کو دینارون سی یعنی دراہم بدلی دینار لیی مین نی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسکہ کہین تبدیل کیا مین نی حلقہ کو خاتم سی
یعنی چہلہ کو پہیلا کر شکل انگوٹہی کی بنایا پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمان کی ساتہہ اور زمین و آسمان کی دونون احتمال رکہتی ہی اور آثار واخبار
بیچ تبدیل صفات کی اکثر ہین ابن عباس نی فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغییر اسکی صفات مین ہوگی ابوہریرہ نی کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچہہ بلندی اور پستی وغیرہ
نہ ہی اور پروردگار تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کردی جیسکہ بعضی آثار واخبار اسپر بہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رضی سی آیا ہی کہ ایک زمین
پیدا کرینگی چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید وپاکیزہ کہ اوسپر کسی نی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغییر ذات کا ہی
جیسکہ دلالت کرتا ہی سپر سوال وجواب حضرت عائشہ کا اور آنحضرت کا **ت** نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپیٹی جاوینگی
دن قیامت کی **ف** یعنی اونہا کر گوشہ مین ڈال دی جاوینگی جیسکہ کپڑی کو لپیٹ کر کونہ مین ڈالدیتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اون کی اور جاتا رہیگا
پہیلا رہنا اونکی روشنی کا عالم سی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغٰى سَمْعَهُ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ کیونکر چین سے اور خوش رہوں میں حال آنکہ صاحب صور کا اسرافیل علیہ السلام رکھے ہوے ہیں ایک طرف صور کی اپنے مونہہ میں پھونکنے کے لیے اور جہکائی ہوئی ہے کان اپنا یعنی کان لگا رہا ہے جناب حق میں کہ جب فرماوے پھونکنے کو اوسیوقت پھونکوں اور جہکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسے کہ عادت ہے نرسنگا بجانیوالوں کی یعنی تیار ہو رہا ہے بجانیکے لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہہ ہے تو کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو یعنی پڑہنے کے لیے اب اور اوسوقت یا مطلق وقت سختیوں کے فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچہا ہے کارساز وہ **ف** یعنے التجا درگاہ حق میں لیجا رو اور اوسیکے فضل و کرم پر بہروسا کر و حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوے تو اوسکو پڑہیں تا اوس سے سلامت رہیں چنانچہ حضرت ابراہیم نے اوسکو آگ میں ڈالی جانے کے وقت پڑہا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی جسوقت کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی وابو داود والدارمی** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پہونکا جاویگا اوسمین **ف** یعنی اسرافیل پھونکینگے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مانند عرض آسمان کی اور زمین کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابن عباس قال فی قولہ تعالی فاذا نقر فی الناقور الصور قال والراجفۃ النفخۃ الاولی والرادفۃ الثانیۃ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کے یہہ ہیں کہ جب پہونکا جاویگا صور پس وہ دن سخت ہے کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اوسدن ہلیگا راجفہ پیچہے آویگا اوسکے رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہے کہ زمین و پہاڑ اوس سے ہل جاوینگے اور حرکت میں آوینگے مشتق رجف سے یعنی ہلنے اور لرزے میں پڑنے کی اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخہ کے پیچہے پہونچیگا مشتق ردف سے یعنی ایک چیز کے پیچہے پہونچنے کی نقل کی یہہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں **وعن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور وقال عن یمینہ جبرئیل وعن یسارہ میکائیل** اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پہونکنے والے کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ دائیں طرف اوسکے جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف اوسکے میکائیل یعنی صور پہونکنے کے وقت **وعن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ کیف یعید اللہ الخلق وما ایۃ ذلک فی خلقہ قال اما مررت بوادی قومک جدبا ثم مررت بہ یہتز خضرا قلت نعم قال فتلک ایۃ اللہ فی خلقہ کذلک یحیی اللہ الموتی رواہما رزین** اور روایت ہے ابی رزین سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیونکر پہیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونے کے اور کیا ہے نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کے کہ اوس سے اوسپر دلیل پکڑیں فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط اور خشکی مینہہ کے کہ کچہہ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پہر گذرتا ہے تو اوس جنگل پر اسحال میں کہ لہلہاتا ہے یعنی لہلہاتا ہے سبزہ کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہہ نشانی قدرت الہی کی ہے اوسکی مخلوق میں اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا موتی کو نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں رزین نے

باب الحشر

باب ہے بیچ بیان حشر کے **ف** حشر کے معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر روز قیامت کو کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کر کر نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اوس جگہہ اوسکو محشر کہتے ہیں اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے یعنی ذکر کیے گئے اور دوسرے پہلے قیامت کی اوسکی نشانیوں سے جیسیکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کیطرف سے پیدا ہوگی کہ لوگونکو محشر یعنی زمین شام میں ہانک لیجاویگی جیسیکہ گذرا اور یہان مراد معنی اول ہیں اور بعضی حدیثیں آوینگی کہ محتمل دونوں معنی کو ہیں علمانے دونوں احتمال کہے اور اختلاف کیا اور ظاہر یہے اول ہے

الفصل الاول فصل پہلی عن سھل بن سعدٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُحشر الناس یوم القیمۃ
علی ارضٍ بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیھا علمٌ لاحدٍ متفق علیہ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع
کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کی زمین سفید پر کہ بہت سفید نہیں ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چہنی ہوئی آٹے کی روٹی کی یعنی رنگ مین اور گولائی مین
اور مقدار مین نہین ہوگا اوس مین نشان واسطی کسیکی یعنی مکان و عمارت کسیکی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی وعن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃً واحدۃً یتکفأھا الجبار بیدہٖ کما
یتکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلاً لاھل الجنۃ فاتی رجلٌ من الیھود فقال بارک الرحمٰن علیک یا ابا القاسم
الا اخبرک بنزل اھل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃً واحدۃً کما قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامھم بالام والنون
قالوا وما ھذا قال ثورٌ ونونٌ یاکل من زائدۃ کبدھما سبعون الفًا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالیٰ اپنی
ہاتہہ مین **ف** یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتہہ سی دوسری ہاتہہ مین پہیر پہیر کرتی مین یعنی گہڑتی ہین توگول اور باریک اور برابر ہو پہر گرم
چولہی مین ڈالتے ہین تا پختہ ہووے جیسیکہ اولٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف**
جانا چاہیے کہ ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہو جاویگی اور طعام بہشتیونکی ہوگی اول ہی بہشت مین جانیکی وقت کہاوینگے پس بعضونے تو ظاہر
ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہہ مستبعد نہین ہے قدرت حق تعالیٰ سی وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کردی اور بہشتیونکو کہانیکو دیوے اولیٰ بہی یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل
کرین اور بعضونے اور اور کچہہ تاویل کی ہے بخوف درازگی کی نہین لکہا **ت** پس بعد فرمانی آنحضرتؐ کی اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہودسی اور کہا
کہ برکت دیوے خدا پاک مہربان آپ پر اے ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ مہمانی بہشتیونکی یعنی وہ کہانا کہ اول دینگے انکو لاوینگے روز قیامت کے فرمایا آنحضرتؐ نے
ہان خبر دی کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور انکار
کرنیکی پہر ہنسی آنحضرتؐ **ف** یعنی بسبب موافق ہونی خبر آنحضرتؐ کے ساتہہ خبر یہودی کی کہ توریت سی خبر دی تہی اوسنی اور بسبب حاصل ہونی زیادتی یقین اور رقت
ایمان صحابہ کی آنحضرتؐ کی خبر سی اور ہنسی آنحضرتؐ مبالغہ سی یہانتک **ت** کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرتؐ کی پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ
سالن اہل جنت کے جسکی روٹی لگاکر کہاینگے وہ بالام ہی اور نون **ف** بالام بہ موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ معنی اوسکی
نہ سمجہی **ت** کہا اونہونے اور کیا ہی یہہ یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تونی کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر پڑ رہا ہی ستر ہزار
آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ وہ جماعت ہے کہ بے حساب بہشت مین جاوینگے اور منہہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی ہونگی اور ہوسکتا
ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا ہی جدا ہی ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہوسکتا ہے کہ بیان معنی بالام کا
آنحضرتؐ سی جبکہ صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہی اور پوچہا آنحضرتؐ ان پہلی اسکی کہ یہودی بیان کری بوحی الٰہی بیان کیا وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین راھبین واثنان علی بعیرٍ وثلثۃٌ علی بعیرٍ واربعۃٌ علی بعیرٍ
وعشرۃٌ علی بعیرٍ وتحشر بقیتھم النار تقیل معھم حیث قالوا وتبیت معھم حیث باتوا وتصبح معھم حیث اصبحوا وتمسی معھم
حیث امسوا متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع کیے جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کے

اور پر تین فرقون اور قسمون کے **ف** ۶ سوار ایک قسم پر ہین اور تین ہین جے اور باقی شامل ہین دو فرقون آخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہین اور
موہنہ پر چلنے والی جیسیکہ آتا ہی دوسری فصل مین **ت** ایک فرقہ رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی مین کہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون
صفت اونکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرانیوالا **ف** ع یعنی آگ دوزخ سی ور وہ وہ مین کہ ڈرتی ہین لیکن اجتناب کرتی ہین اوس سی اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طاعت
اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت اوسکی سی خوف پر **ت** حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگی اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی
ہونگی ایک اونٹ پر **ف** یعنی بقدر مراتب اپنی کی استراحت پاوینگے اپنی سواریونپر اور باقی چلتی ہونگی اپنی قدمونپر اور یہہ عداد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی ہی
برسبیل کنایہ اور تمثیل کے پس جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمین کمتر اور سرعت و سبقت اوسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہین ذکر کیے قیاس پر چہوڑ دیے
اور ہو تا کتنی کتنی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے کہ وہ مرتبہ مقربو
کا ہی قسم انبیا اور رسولون سی اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیونکا ہی **ت** اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ اونکی ساتھہ جہان وہ رہینگے اور استراحت
کرینگی اور رات گذاریگی ساتھہ اونکی جہان رات گذارینگے اور صبح کریگی آگ ساتھہ اونکی جہان صبح کرینگی وہ اور شام کریگی آگ ساتھہ اونکی جہان شام کرینگے
ف ح یہہ بیان تیسری فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتھہ رہیگی اونکی جدا نہین ہوتی کی اور شارحون کو اختلاف ہی اسمین کہ یہہ حشر
روز قیامت کا ہی بعد اوٹہنی مردونکی گورسی یا پہلی اوسکی ہی علامات قیامت سی کہ جاوینگی محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہی اور اول ظاہر
وصواب تر ہی واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون
حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیمۃ ابراہیم وان اناسا
من اصحابی یؤخذ بہم ذات الشمال فاقول اصیحابی اصیحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم مذ فارقتہم
فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاؤگی اور اوٹہائی جاؤگی ننگی پاؤن ننگی بدن بن ختنہ **ف**
اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جب مردی قبرون سی اوٹہینگی تو تمام اجزا بدن کی بدستور ملجاوینگی اسلیے کہ جب جو چیز یعنی سترکا کہ واجب الازالہ
تہا دنیا مین بدستور رہجاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہونگی اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال متعلق ہونی علم اللہ تعالی کی ساتھہ
کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی بہ نسبت اشیا ممکنات کی **ت** پہر پڑہی حضرت نی یعنی از راہ استشہاد و اعتقاد
کے یہہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنی اونکو اول پیدائش مین یعنی ماں کی پیٹون سی ننگی پاؤن ننگی بدن بن ختنہ ویسا ہی پہر پیدا کرنکالینگے ہم
قبرون سی دن قیامت کے وعدہ لازم ہی یہہ کہ پیدا کرنا پہر بلاشبہ ہین ہم کرنیوالی یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہمنی اوسکا اور فرمایا آنحضرت نی اور اول
اون شخصونکی کہ پہنائی جاوینگے کپڑی روز قیامت کی ابراہیم ہین **ف** ع اسلیے کہ اول وہ شخص تہی کہ فقیرونکو پہناتی تہی اسلیے کہ اول راہ خدا
مین ننگے کیے گئے ہین آگ مین ڈالنی کی لیے پس یہہ فضیلت ہے اس وجہ کہ دلیل نہین ہوسکتی ہی اوپر افضل ہونے اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی درحقیقت مین
بہ لحاظ اعزاز و اکرام اونکے ہی بعلاقہ باپ ہونی آنحضرت کی علاوہ یہہ ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت بہی ساتھہ کپڑونکی کہ دفن کیے گئی ہین اون مین اوٹہینگے
اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی یہہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پہر دیکہی مینی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ
الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ **ت** اور تحقیق
کتنے آدمی میری صحابیون میں سے پکڑی جاوینگے اور لیجائی جاوینگی بائین ہاتہہ کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اودہر ہی ہوگی پس کہونگا

ہین یعنی بطریق تحیر او بقصد اخلاص کہ والی اونکی کہ یہہ اصحاب میری ہین اور میری اصحاب کو لیے جاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہہ ہمیشہ پہری
برشتہ دین ہی اور پہرنیوالی اپنی اڑیون پر اوسوقت سی کہ جدا ہوا تو اونسی پس کہونگا مین جیسا کہ کہا بندہ صالح نی یعنی عیسی علیہ السلام نی اور تہا مین اونپر گواہ اور
واقف اونکی احوال کا جبتک کہ تہا مین درمیان اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیۃ ہی العزیز الحکیم **ف** اور مضمون تمام آیۃ کا یہہ ہی کہ عیسی علیہ السلام نی کہا کہ جبتک
مین ونمین تہا اونکی حال پر واقف تہا اور پہچہوڑا مینی کہ کفر کرین اور سوای حق کی کہین اور جب اوٹہا لیا تو نی مجکو اونمین سی تہا تو نگہبان اور واقف اونکی
حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہی اگر عذاب کریگا اونکو اور گرفتار کریگا اونکو اونکی کرتوت پر بندی تیری ہین جو کچہہ چاہی تو کری تو کوئی نہین کہسکتا کہ
کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کری اونکی عذاب سی تو غالب حکیم ہی اور مراد اصحاب سی خواص اصحاب نہین ہین اسلیئے کہ ہمکو یقینا معلوم
ہے کہ کوئی اونمین سے بعد آنحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسی وہ اجہبٹ اعراب ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پہر مرتد ہوگئی مانند اتباع مسیلمہ
کذاب و اسود اور مانند اونکی **ت** نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ
النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ
الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حشر
کیے جاوینگی لوگ دن قیامت کے ننگی پانون ننگی بدن بلا ختنہ کہا مینی یعنی عائشہ نی یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب یکجا کہ بعض اونکا طرف بعض کے
یعنی مرد عورت ننگا دیکہینگی مردون اور عورتون کو پس اونکی ننگا جمع ہونی مین کیا حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ کار او سدن مین سخت تر ہی اس کہ
اونکا کرین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کرسکی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی لکل امرء منہم یومئذ شان یغنیہ **ت** نقل کی
یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِيْ أَمْشَاهُ
عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا ای نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا
کافر اپنی مونہہ پر دن قیامت کے یعنی کیونکر ممکن ہوگا مونہہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نی کیا نہین ہے شان یہہ کہ جسنی چلایا اوسکو دونون پانون پر دنیا مین قادر
ہے چلانی اوسکی پر مونہہ کی بل دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى
إِبْرٰهِيْمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهُ إِبْرٰهِيْمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهُ أَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا
أَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ إِبْرٰهِيْمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ أَنْ لَا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزٰى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
إِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرٰهِيْمَ انْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ
فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ملاقات
کرینگی ابراہیم اپنی باپ آزر سی دن قیامت کی اسحال مین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کی اور غبار ہوگا پس کہینگی اوسکو ابراہیم کیا نہین
کہتا تہا مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اوس چیز مین کہ خبر دون تجکو حقتعالی کی طرف سی پس کہیگا ابراہیم سی باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی شفاعت
کر میری پس کہینگے ابراہیم ای پروردگار میری تحقیق تونی وعدہ کیا تہا مجہسی کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوسدن کہ اوٹہائی جاوینگی لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ
تر ہوگی میری باپ کے رسوائی سی کہ بہت دور ہے اللہ کے رحمت سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینی حرام کی بہشت کافرون پر یعنی التماس اونکی مغفرت کی آج مقبول
نہین کیونکہ یہہ کافر ہی پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہی تیری پانون کے نیچی پس دیکہینگے ابراہیم اپنی پانونکی نیچی پس ناگہان آزر ہوگا گفتار آلودہ مٹی وگوبر پس پکڑی
جاوینگی پانون اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** آزر کی ایسی بری صورت اسلیئی بنجاویگی تا محبت پدری ابراہیم سی جاتی رہے

اور کہا ہی علماء نی اگرچہ ابراہیم نی آزر سی بیزاری کی تہی اور بیزار ہوئی تہی دنیا مین لیکن جب روز قیامت کی اونکو دیکہینگی تو پہر بدلیگی دامن گیر اونکی ہونگی واسطی اوسکی مغفرت چاہینگی شاید قبول ہوا اور جب قبول نہوا اور مسخ ہوا دیکہینگی نا امید ہونگی اور بیزاری ابدی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تہا کہ آزر کفر پر مرا واسطی جواز اسکی کہ ایمان لائی ہون خفیہ اور اونکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اونکی دنیا مین بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سی گیا تہا تو بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْھَبَ عَرَقُھُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَّیُلْجِمُھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پسینا گراوینگی لوگ دن قیامت کی یعنی ابتداء امر مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہونچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور باز رکہیگا اونکو کلام سی یہانتک کہ پہونچیگا اونکی کانون تک **ف ع** لوگ یعنی سب لوگ اور جن بطریق اولی پسینا گراوینگی پس ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ انبیاء اور اولیاء مستثنی ہین اِس سی اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہولون کی اور حاصل ہونی حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب و آگ کی ہوگا اور لگام کریگا آگی آتا ہی کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی **وعن** الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْھُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِھِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَّنْ یُّلْجِمُھُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَّاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مقداد سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کی خلق سی یہانتک کہ ہوگا آفتاب اونسی مقدار ایک کوس کی اور بعضون نی کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگی لوگ بقدر اپنی عملون کی پسینہ مین پس بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف ح** اور یہہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت اچہی ہین اور اسی قیاس پر اورونکو سمجہنا چاہیی کہ جسکی جتنی اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا **ت** اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی گہٹنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی دہانی تک پہونچیگا بلکہ اندر دہانی کی آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی دست مبارک سی اپنی دہانہ مبارک کی طرف نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** کہا ابن ملک نی کہ اگر کہی تو کہ جب عرق مانند دریا کی بعضون کی دہانہ تک پہونچیگا تو کیونکر پہونچیگا دوسری کی ٹخنون تک جواب اسکا یہہ دینگی ہم کہ یہہ جانب کہینگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل اوسکی کی پس نہین پہونچیگا اوسکی غیر کی طرف کچہہ جیسی کہ یہہ جانب کہا جاری ہونا دریا کا موسی علیہ السلام کی لی کہتا ہون مین کہ یہہ جواب معتمد ہی سلیکہ تمام امور آخرۃ کی بحسب خرق عادت کی ہونگی نہین دیکہتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتی ہین ایک کو اون مین سی عذاب ہوتا ہی اور دوسرا چین مین اور ایک دوسری کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین یہہ ہی کہ دو شخص سوتی خواب مختلف دیکہتی ہین ایک غمگین ہوتا ہی اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹہی ہوتی ہین ایک صحت مین ہی اور دوسرا درد و مصیبت مین **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَۃٍ وَّتِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا وَّمِنْ یَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ

فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْیَضَ اَوْ کَشَعْرَۃٍ بَیْضَاءَ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی یعنی روز قیامت کے محشر مین اور ندا کریگا ای آدم پس کہینگے آدم حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بہلائیان تیری دونون ہاتہون مین ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بہیجنا ہمکو منظور ہی اپنی فرزندون مین سی انکو نکال اور جدا کر کہینگے آدم اور کیا ہی مقدار دوزخ کی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار مین سے نوسو ننانوی ۹۹۹ یعنی یہہ مقدار دوزخیونکی ہی کہ ہر ہزار مین سے ایک جنت کو بہیجی اور باقی دوزخکو ف ل ح ع یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کے کہ اوسمین ہے ہر سو مین سی ننانوے دوزخ کی لیے سکا جواب کرمانی نے یہہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہے اور مقصود اس سی تقلیل عدد مومنین کے ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہہ کہ مراد لشکر آگ سی کفار اور جو کہ داخل ہوا آگ مین گنہگارونمین سی ہونگی ہر ہزار مین سی نوسو ننانوے کافر اور ہر سو مین سی ننانوے گنہگار اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ ممکن ہے حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ کا اوپر ماسوا یاجوج وماجوج کے بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج وماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابو ہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق سب خلایق کی ہی اور دوسری مخصوص ساتہہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگارونکو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار مومنین کو ت پس نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جائیگا خورد سال اور ڈالیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر اوسوقت مین خورد سال ہو تو ہیبت وسختی اور صدمہ اوس مقال کیسی بڈہا ہو جاوی اور بالفرض اگر اوسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو تو ماری ہیبت کے ہیبت اوسکا گر پڑی اور بعضون نے کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سی اوٹہی اور ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گر پڑی اور اسیطرح خورد سال بہی اوٹہینگے اور وقت وقوع اسحال کے بڈہی ہو جائین پہر وقت جانی بہشت کے جوان ہو جائین ت اور دیکہی گا تو ای مخاطب اوسحال مین لوگونکو مست یعنی نشی مین بسبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سی لیکن عذاب خداتعالی کا سخت ہی یعنی یہہ مستی وبدہوشی اوسی سی ہوگی کہا اصحاب نے یعنی خوف دہشت سے جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سی ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم مین سی وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت صلعم نے یعنی واسطی سمجہانی اور تسلے اونکی کہ خوش ہو اور غم نکہا اور پس تحقیق تم مین سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج وماجوج سی ہزار ف ع ح یعنی یاجوج وماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ پائی جائینگے بیشمار ہر شخص کے تم مین سی ہزار ادن مین سے پس اسصورت مین بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرتا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی اور شاید کہ اہل جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کی پس صحیح ہوئی معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہہ کثرت اگلی امت کے بہی سوای یاجوج وماجوج کی کہ اگر تم آدمی اہل بہشت ہو گا اور بہشتی ایک سو ہزار مین سی تو گنجایش رکہتا ہے جیسیکہ کہا راوی نے ت پہر فرمایا آنحضرت صلعم نے قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی امیدوار ہون مین کہ ہو وتم ای امت چوتہائی اہل جنت کے پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی بسبب تعجب کو رنہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت صلعم نے امیدوار ہون کہ ہو وتم تہائی اہل بہشت کی ف ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت صلعم نے اس امر کو تاکہ نہ پہٹ جائین دل اونکی بہت خوشی کی ماری دفعۃً یا بنظر داخل ہونے اونکی کئی دفعہ مین کہ پہلی چوتہائی ہون پہر تہائی وغیرہ ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت صلعم کو کئی بار پس خبر دیتے رہی خوشخبری سنانی کی لیے جیسیکہ وحی اوتری ف پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہمنی فرمایا آنحضرت صلعم نے نہین ہو تم درمیان لوگون کی قلت مین مگر مانند بال سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع شاید کہ ورود اس حدیث کا پہلے علم ہونی آنحضرت صلعم کی ہو ساتہہ اسکی کہ امت اونکی دو تہائی اہل جنت کی ہونگے جیسیکہ اہل جنت ایکسو بیس صفین ہونگے اسی صفین امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور

چالیس تمام امتون کی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو نصف بہ نسبت اول داخلین کے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی بہ نسبت حدیث طویل کہ آگی آتی
ہے وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكشف ربنا عن ساقه فيسجد له كل مؤمن ومؤمنة
ويبقى من كان يسجد في الدنيا رياء وسمعة فيذهب ليسجد فيعود ظهره طبقا واحدا متفق عليه اور روایت ہی اوسی ابو سعید سے
کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی **ف** یعنی دکہاویگا شدت و محنت اپنی خلق کی لیی اور یہہ عبارت
کنایہ ہے شدت و محنت اور فکر و غم سی بغیر نظر کرنی کی خصوص معانی مفردات جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام مین تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضی کچہہ تاویل نہین
کرتی اور علم اسکا سپرد بخدا تعالی کرتی ہین جیسیکہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین **ت** اپس سجدہ
کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت **ف** یعنی بسبب کمال شدت کے گر پڑینگے سجدہ مین واسطی طلب اور رہو جانی شدت کے بسبب اوس قربت کی اور مراد مومن مرد
و عورت سی خالص مومن ہین اور بعضی ضعیف روایت مین آیا ہی کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرینگی لوگ **ت** اور نہین سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا
دنیا مین واسطی دکہانی اور سنانی لوگونکی یعنی از راہ نفاق و شہرت کے کرتا تہا نہ اخلاص سی پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کری پس ہو جاوینگے پیٹہ اوسکی ایک تختہ سی بغیر جوڑ کی ہڈی
کے نہین وقت جہکنی اور اوٹہنی کی پس نہین سجدہ کرسکیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيمة لا يزن عند الله جناح بعوضة وقال اقرءوا فلا نقيم لهم يوم القيمة
وزنا متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال مین فربہ دن قیامت
کے نہین برابر ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہین ہوگی کچہہ قدر و منزلت اوسکی اللہ کے نزدیک اور فرمایا آنحضرت نی پڑہو تم یعنی تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور
ہین اور اپنی کردار کو اچہا جانتی ہین عمل اونکی ضایع اور نابود ہین اس آیت کو پس قایم نہین کرینگی ہم اور نہین رکہینگے کافرونکے لیی دن قیامت کے کچہہ قدر و اعتبار
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثاني

فصل دوسری عن ابي هريرة قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذه الآية يومئذ تحدث اخبارها قال اتدرون ما اخبارها قالوا الله ورسوله اعلم قال فان اخبارها ان تشهد
على كل عبد وامة بما عمل على ظهرها ان تقول عمل علي كذا وكذا يوم كذا وكذا قال فهذه اخبارها رواه احمد والترمذي
وقال هذا حديث حسن صحيح غريب اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اوس دن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نی کیا جانتی
ہو کہ کیا ہین خبرین زمین کے کہ بیان کریگی انکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا خبرین زمین کے یہہ ہین گواہی دیگی وہ ہر بندی اور لونڈی یعنی مرد و
زن کے ساتہہ اوس چیز کی کرگی ہی اوسکی پشت پر اسطرحسی کہیگی کیا مجہ پر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانی دن اور فلانی دن یعنی فلانی مہینی مین
اور فلانی سال مین فرمایا پس یہہ یعنی شہادت بیان مذکورات خبرین اوسکی ہین نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يموت الا ندم قالوا وما ندامته يا رسول الله قال ان كان محسنا
ندم ان لا يكون ازداد وان كان مسيئا ندم ان لا يكون نزع رواه الترمذي
اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مرتا ہی مگر پشیمان ہوتا ہی یعنی اس غنیمت جانو حیات کو پہلی
موت کی اور سبقت کرو بہلائیو پر پہلی فوت ہونی کی کہا صحابہ نے کیا ہی سبب ندامت اوسکا یا رسول اللہ فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی یہہ کہ نہ زیادہ
نیکی کے اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہہ کہ نہ باز رکہا اپنی نفس کو برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يحشر الناس يوم القيمة ثلثة اصناف صنفا مشاة وصنفا ركبانا وصنفا على وجوههم قيل يا رسول الله

وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کیے جاوینگے
لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم مونہہ کے بل چلتے **ف** اول قسم کے تو وہ مومن ہین کہ ملائے ہین نیک عمل
ساتھہ برون کے اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کے اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کے اور دوسری قسم سابقین کامل الایمان ہین اور تیسری قسم کفار **ت** کہا
گیا یا رسول اللہ کسطرح سے چلینگے مونہہ کے بل یعنی برخلاف عادت کے کہ چلتے ہین پانون سے فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا اونکو پانون کے بل وہ قادر ہے
اوپر چلانے اونکے مونہونکے بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچینگے ساتھہ مونہون اپنے کے ہر بلندی اور کانٹے سے **ف** یعنی اور مانند اوسکے سے قسم موذیات سے
یعنے مونہہ اونکے بجاے اونکے ہاتھہ و پانون کے ہوجائینگے جیسے کہ ہاتھہ و پانون سے موذیات راہ سے اور بلندی و پستی اوسکے سے بچتے ہین ویسے ہی یہ مونہون سے
کرینگے اور مونہہ اونکے کام پانونکے کرینگے بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت و فرمان برداری کے نرکھی اللہ تعالیٰ نے اونکو خوار
و سرنگون کیا **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَأْيَ
عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہہ کہ دیکھے طرف ان قیامت کے یعنی احوال اسکے کہ گویا کہ وہ دیکھنا ساتھہ آنکھہ کے ہو پس چاہیے کہ پڑھے سورۂ اذا الشمس
کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف** اسلیے کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل ہے کو جو پڑھیگا والا انکا اگر حضور دل سے انکو پڑھے
تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کردیتے ہین کہ گویا آنکھہ سے دیکھتا ہے نقل کیا یہہ احمد اور ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِيْ ذَرٍّ
قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ
كَاسِيْنَ وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَّمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ
فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے ابی ذر سے کہا تحقیق سچے نے اور سچی کہی گئی نے
یعنی اللہ تعالیٰ نے سچ خبر دی ہے اونکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیے جاوینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کھانیوالے پہننے والے یعنی جینے آلے اور مترفہ
کرزاد و راحلہ سفر کا موجود رکھتے ہونگے اور ایک قسم کھینچینگے اونکو فرشتے زمین پر مونہہ کے بل اور جمع کرینگے اونکو فرشتے اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کی اور ایک قسم پیادہ
پا چلینگے اور دوڑینگے **ف** یعنی چلینگے بسہولیت اور احسن ہے اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسری مسلمان گنہگار **ت** اور
ڈالیگا اللہ تعالیٰ آفت و ہلاکت پیٹھہ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹھون پر سوار ہوتے تھے پس نہین باقی رہیگی سواری یہانتک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکے لیے باغ دیگا اوسکو بدلے
میں اونٹ کی اور باوجود اسکے قدرت نہین پاویگا اوسپر اور یہم نہین پہونچی کا **ف** جاننا چاہیے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ
یہہ حالت روز قیامت کی ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ حدیقہ صریح دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول انکا طاعمین کاسین ظاہر
ہے اسمین اور طیبی نے کہا کہ یہہ حشر قیامت نہین ہے بلکہ وہ حشر ہے کہ علامت قیامت سے ہے جیسے کہ اوس باب مین گذرا اوسکا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین
استطرادی ہے انتہی اور ملا علی قاری نے قول توربشتی کا کہ اسمین آیت حدیث سے دلیل پکڑی ہے نقل کرکر ترجیح اسکو دی ہے کہ یہہ حشر قیامت ہی ہے اور لکھا ہے کہ خطابی
کو اسمین خطا ہوئی ہے قول توربشتی کا صواب پر ہے اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہے بسبب قول ابی ذر کے ہے کہ زیادہ کیا ہے اور پر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہے
رفع کرنا اوسکا یا بنہج کہ کہا جاوے کہ یہہ حدیث مل گئی ہے اور حدیث کے ساتھہ پس لاوے ہے یہہ کہ حمل کیجاوے مسامحۃ پر واللہ اعلم اور کچھہ توجیہ اسکی توربشتی
سے اوپر بھی نقل کی ہے ابوہریرہ کے حدیث مین **بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ**

باب ہی حساب و قصاص اور میزان کا ف ح حساب گننا اور یہان مراد ہی گنا کروانا بندونکا روز قیامت کے اگرچہ سب کچھہ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور
اوسپر روشن ہے ولیکن یہہ اسلیے کرینگی کہ تا حجت ہوا وپر اور روشن ہو خلایق پر یہہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سی ثابت ہے پس اعتقاد اسکا
واجب ہے اور قصاص عمل کرنا ساتھہ شخص کے مانند اوس کے کہ کیا ہی دشمنی چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنی کی بدلی اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنی کی اور مارنا عوض مارنی
کے روز قیامت کی اور جسنی کسی سے کچھہ کیا اور اوسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلا اوسکا اوس سی لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسیکہ حیوانات و اطفال
اور تمام حیوانات کو اسلیے اوٹھاینگی جیسیکہ بکری شاخ دار نی بی شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگے اور میزان عبارت ہی اوس چیز سی کہ جانی جاوین
اوس سے مقداریں اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اوسکی دو پلڑی ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتی ہین جیسیکہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور درمیان
دو پلڑون کی ایسی ہوگی جیسی درمیان مشرق و مغرب کی تلینگے اوسمین نامہ اعمال کی کہ ایک پلڑی مین نیکیون کی اعمال نامی ہونگی اور ایک مین برائیون
کے اور بعضون نے کہا ہی حسنات کو اچھی صورتون مین بناکر لاوینگی اور سیات کو بری صورتون مین اور تولینگی اور حدیث بطاقہ کی کہ آگی آتی ہی
مقوی قول اول کی ہی اور ظاہر نصوص سی **الفصل الاول** عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لیس احد یحاسب یوم القیمۃ الا ھلک قلت اولیس یقول اللہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا فقال انما ذلک العرض
ولکن من نوقش فی الحساب یھلک متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب
کیا جاوی روز قیامت کی مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد ہلاک سی عذاب ہی حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب سنی یہہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت
سے سنی تو مشکل ہوئی مجہہ واسطی دفع اشکال کی کہا مینی کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب داہنی ہاتھہ مین پس قریب
ہے کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہے یہہ
حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور نرا بیان کرنا ف ح جیسیکہ کہین یہہ کیا تونی اور وہ کیا تونی بغیر اسکی کہ کد وکاوش کرین اوس سی اور دقت ڈالین
اور تیسرے فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہہ ہی کہ نامہ اعمال اوسکا دکہاوین کی تا دیکہی پہر درگذر کرینگی ت ولیکن مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کہ کد وکاوش کیا
جاوی حساب مین اور دشواری ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچھہ نہ چھوڑا جاوی قلیل و کثیر سی ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین
یہی ہی اور اول عرض اور اظہار ہی فقط ق ع حاصل یہہ کہ وجہ معارضہ کی یہہ ہے کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینی ہر اوس شخص کے کہ حساب کیا
جاوی اور لفظ آیت کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی لوگ نہین عذاب دیے جاوینگی اور راہ تطبیق کی اسمین یہہ ہے کہ مراد حساب سے آیہ مین عرض ہے یعنی ظاہر
کرینگے اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پہر درگذر کیا جاویگا اوس سی واسطی اظہار فضل کی اور مراد حساب سی حدیث مین مناقشہ ہے
کہ دارو گیر کیجاویگی واسطی اظہار عدل کی اور بزار وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتین جسمین ہونگے حساب لیگا
اوس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سی پس وہ ہی تو اوسکو کہ محروم رکہی تجکو اور عفو کری اوس سے کہ ظلم کری تجپر اور سلوک کری
تو اوس سے کہ انقطاع کری تجسی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عدی بن حاتم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم
من احد الا سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان ولا حجاب یحجبہ فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما قدم من عملہ وینظر
اشام منہ فلا یری الا ما قدم وینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلقاء وجہہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سے رب اوسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا
درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی کی ترجمان یعنی دو بہاشیہ کہ سمجہاوی کلام اوسکا اور نہ پردہ کہ چہپاوی بندی کو اوسکی رب سے پس دیکھیگا

بندہ داہنی طرف اپنی پس دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہے عمل اپنی یعنی عمل صالح کہ صورۃ شکل آویگا یا جزا اوسکی اور دیکھیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہے یعنی بری عمل **ف** ع یہہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی کو کچہہ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو داہنی بائین دیکھتا ہی پس ہیچ دیکھنا ویسا ہی ہوگا **ت** اور دیکھیگا آگی اپنی پس دیکھیگا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب پہچانا تمنی یہہ تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتہہ ٹکڑی کہجور کی ہو **ف** ع یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتہہ ٹکڑی کہجور کی ہو یا یہہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تہوڑی چیز ہو خواہ یہہ ہو یا اور کچہہ اسلیے کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابن عمر** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُدْنِیْ الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَیَسْتُرُہٗ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ حَتّٰی قَرَّرَہٗ بِذُنُوْبِہٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ قَدْ هَلَکَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَکَ الْیَوْمَ فَیُعْطٰی کِتَابَ حَسَنَاتِہٖ وَاَمَّا الْکُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیُنَادٰی بِهِمْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سی پس رکہیگا اوسپر محافظت اپنی اور ڈہانکیگا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہونکی ظاہر ہوں اوسکی شرمندہ اور رسوا ہو **ف** ع اور مومن معنی مین مثل نکرہ کی ہی یعنی کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہے مراد مومن سے جنس ہو اور بعضون نی کہا کہ یہہ اوس بندی کی حق مین ہے کہ نہ غیبت کرتا تہا کسیکی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ رسوا کرتا تہا کسیکو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کسیکی آبروریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہیگا اوسکو از راہ جزا مطابق عمل کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون اون گناہونکو یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اوس مومن سی ساتہہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب پالی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی مومن کو ڈہانکا مینی اون گناہون کو تجہپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیی آجکی دن پس دیا جائیگا مومن عمل نامہ نیکیون اوسکی کا اور ای پر کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلایق کی کہ یہہ وہ لوگ ہین جنہون نی جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار ہو لعنت ہے خدا کی ظالمون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابی موسی** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ هٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی طرف ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیے ہے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی **ف** ح لفظ فکاک گروچہٹانی اور فکاک زبرق اور زیر اوسکی سی دم چیز کہ اوس سے گرو چہٹائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گروی تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو نکالا اور تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ہر مکلف کے لیے خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہہ ہے بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ مین تہا تبدیل کیا جاویگا ساتہہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی با ایمان نگیا حال برعکس اسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کے ہین بیچ جگہون انکیکی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہہ کافر مومنونکی سبب خلاصی ہیں آگ سی اور مراد یہہ نہین ہی کہ کافرونکو بسبب مومنونکی گناہونکی عذاب کریںگی کیونکہ آیہ ہے کہ ہی ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونی اونکیکی ہی ساتہہ عداوت مومنین کی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابی سعید** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاءُ بِنُوْحٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ هَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رَبِّ فَتُسْئَلُ

اُمَّتُهٗ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوسعیدسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا اونکو کیا پہنچائی تہی یعنی اوامر واحکام الہی امت کو پس کہینگے ہان پہنچا دیئے تہی مینی ای رب میری **ف** ع یہ نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلئے کی اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی **ت** پہر پوچہی جاوے گی امت اونکی یعنی امت دعوت کیا پہنچائی تمکو یعنی نوح نی احکام ہماری پس منکر ہونگے امت اونکی اور کہینگی نہین آیا ہماری پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قائل کرنی امت کے پس کہینگے نوح کہ گواہ میری محمد ہین اور امت اونکی **ف** ع یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت کو تعظیم کی لیے اور کچہہ بعید نہین ہے کہ حضرت بہی گواہی دین نوح علیہ السلام کی لیے اسلئے کہ وہ جگہہ نصرت کی ہی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تمکو **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہونگی وس عرض اکبر مین پہر لائی جاوینگے رسول اور اول اونکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگی گواہ اونکی کہ وہ پہلی امت ہوگی **ت** پس گواہی دوگی تم کہ نوح نی پہنچا دیئی تہی احکام الہی کو **ف** ع اور نبی تمہاری مزکی تمہاری ہونگی یا تم اور نبی تمہاری ساتہہ تمہاری گواہی دینگے پس اس صورت مین نزا نہین کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا **ت** پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق وتصدیق اس حال کی یہہ آیۃ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکر فرماتا ہی کہ اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور عادل وافضل تاکہ ہو تم گواہی دینی والی لوگونپر یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہونگی پیغمبر تمپر گواہ **ف** ح گواہی دینی اونکی لوگونپر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہنچائی نوح نی انپر رسالت کہ بہیجی گئی تہی انپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اونپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے منکر ہونگی کہ ہمکو کسی نے کچہہ نہین پہنچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگے اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانتی ہو اور کہاں سی گواہی دی تہی وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنی اسپر پس گواہی دی ہمنی ساتہہ گواہی اوسکی بعد ازان امتین انبیا کی کلام بیچ صدق وعدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعدیل وتزکیہ اونکا کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہہ عادل وصادق ہین یہہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اونپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کہا گیا کہ جب تزکیہ امت کا کیا اور اونکی گواہی متونپر ثابت کی تو آپ ہی گواہی دی اونپر اور اسی اعتبار سی کہا محمد وامتہ فافہم **ت** نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُولُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلٰى قَالَ فَيَقُولُ فَاِنِّي لَا اُجِيزُ عَلٰى نَفْسِي اِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کس چیز سی ہنستا ہون مین **ف** ع اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین لایق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب حکم عجیب سے **ت** کہا انس نے کہ کہا ہمنی اللہ اور رسول وسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون مین بسبب موافہہ در موہہہ کلام کرنی بندی کی اپنی رب سے یعنی قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تو نی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تو نی کہ ظلم نہین کرتا مین بندونپر

مقدار ذرہ کی فرمایا آنحضرتؐ نے فرماویگا اللہ تعالیٰ ہاں پناہ دی میں نے تجکو ظلم سے اور ظلم نہیں کرتا میں بندوں پر فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہیگا بندہ کہ پس پناہ دی
تو نے مجکو ظلم سے تو روا نہیں رکھتا میں اپنی نفس پر اور کچھ سوا اسکی کہ گواہ موجہ میں سے **ف** لیعنی اور کی گواہی میں حق میں نہیں دار رکھتا اگرچہ میں سے مجھہ پر گواہ
پیدا ہوں تو قبول کرونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجھپر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہیں دیتا اور یہہ نجانا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اسپر بھی کہ وہ اوسکی ذات
سے اوسپر گواہ پیدا کرے کہ اوسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرتؐ کا یہہ کلام کرنا تہا بندیکا یا جہہ کرنے حق تعالیٰ کی بندے کی مونہہ
پر اور بولنا ارکان اعضا کا ساتہہ اوسچیز کے کہ عمل کیا اور بڑا کہنا بندے کا اونکو اور دعا بد کرنی اونپر جیسیکہ آگے آتا ہے **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ
کفایت کرتا ہے نفس تیرا آجکے دن تجپر گواہ اور کفایت کرتے ہیں فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندوں کے ہیں گواہ **ف** ح گواہ پکڑنا اون فرشتوں کا زیادہ ہے
مقصود پر واسطے تقریر وتاکید کی بعد اسکے کہ نفس بندے سے گواہ قرار دی گئی کہ آپ وہ اسپر راضی ہوا تہا اور چاہا تہا فرشتوں کو بھی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو
خلاف قرارداد کی ہوتا **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے پس مہر کیجاویگی بندے کی دہانہ پر پہر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضا بندے کی کہ بولو پس بولنے لگینگے ارکان اوسکی
ساتہہ افعال اوسکی کہ کیے تھے بسبب اونکی پہر چہوڑا جاویگا درمیان بندے کی اور درمیان کلام اوسکی **ف** ع یعنی اوٹہالی جاویگی مہر اوسکی مونہہ سے یہانتک
کہ کلام کریگا موافق عادت کی پس گواہی دینی اونکی زبانون کی آیۃ میں مراد ہے ساتہہ اوسطرح کلام کی خلاف عادت کے واللہ اعلم **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہیگا
بندہ اپنی اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کے لیے جہگڑتا تہا میں **ف** ش ع ح اور تمہی آپ ہی تمکو
ہلاکت میں ڈالا یا یہہ معنی ہیں کہ تمہاری سبب سے خصومت کرتا تہا میں لوگونسے اور دفع کرتا تہا ضرر تمسے یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست اپنا
جانتا تہا آخر کو تم دشمن بدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہے دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالیٰ کا وقالوا لجلودهم لم شهدتم علينا قالوا انطقنا الله الذي انطق
كل شيء وهو خلقكم اول مرة واليه ترجعون **ت** نقل کے یہہ مسلم **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ
هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ
فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ
وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ
فَيَذْكُرُ مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هٰهُنَا إِذًا
ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ
لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنی رب کو دن قیامت کے
فرمایا کیا نزاع وخلاف کرتے ہو تم اور شک رکہتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر میں کہ ہو چہپا ابر میں کہا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا کیا نزاع وشک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاندکی چودہوین رات میں کہ نہ
چہپا ہوا ابر میں کہا نہیں فرمایا پس قسم اوس خدا کی کہ ذات میری بیچ دست قدرت اوسکی ہے نہ نزاع وخلاف کروگے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنی کے جیسے خلاف وشک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب یا چاندکی
ف ح یعنی بیچ دیکھنے انکی خلاف ونزاع وشک نہیں کرتے ہو پس پروردگار کے دیکھنے میں بہی نہ کروگے **ت** لفظ تضارون میں راء کی تشدید اور تخفیف دونون طرح آیا ہے اگر تشدید سے ہو
تو مضارت سے ہے معنے ضرر کے اور اگر تخفیف سے ہے تو ضیر سے ہوگا جو بمعنے ضرر کے آتا ہے یعنی یہہ کہ ضرر نہیں پہنچاتا ایک سے دوسرے کو ساتہہ مجادلہ اور منازعت کے اور یہہ مخالفت ایک دوسرے کی پڑا اور تکذیب ایک دوسرے کی
بیچ صحت نظر میں بسبب نہایت ظاہر اور صحیح ہونیکے اور بعضونے کہا مراد یہہ ہے کہ بعضے حاجب بعضونکی نہیں ہونگے تا ضرر کرے ایک دوسرے کو اور مجمع البحار میں کہا کہ مضارت سے معنے اجتماع وازدحام ہی ہے
نظر کی اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ معنی مضایقت لیے یعنی تنگ گیری ایک دوسرے سے معنی ازدحام واجتماع کی بہی اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکھنے اوس چیز کے

ہوئی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کے اور اوپر اندازہ خاص کے ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتہہ میم کی جگہہ ی کی اور وہی ساتہہ مین
ت کی اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید میں مشتق ہی ضم سی اور تخفیف سی ضیم سی ضم بمعنی اجتماع اور اژدہام کی اور ضیم بمعنی ظلم وستم کرنی کی اور حاصل
معنی کا یہہ تقدیر ایک ہی ہے ت فرمایا آنحضرتؐ نی جب دیکہین گی بندی پروردگار تعالیٰ کو خطاب کریگا اللہ تعالیٰ ایک بندی کو پس فرماویگا ای فلانی
کیا نہ بزرگی دی تہی مینی تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا مینی تجکو یعنی تیری قوم میں اور کیا نہین دی مینی تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور
پیدا کی مینی تجمین اوراوسمین محبت الفت اور کیا نہین تابعدار کی مینی تیری لیے گہوڑی اور اونٹ اور کیا نہین چہوڑا مینی تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا
ہووے تو اور لیوی تو چوتہائی غنیمت ف ح جاہلیت مین یہی رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیے چوتہائی غنیمت مین سے لیتا تہا اور باقی قوم کو
لیے چہوڑ دیتا تہا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا تونے اور دیا تونے مجکو جو کچہہ کہ فرمایا تونے فرمایا آنحضرتؐ نے پس فرماویگا پروردگار تعالیٰ آیا پس گمان
کرتا تہا تو کہ ملاقات کریگا تو مجہسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سی اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق مین
بہول جاؤنگا تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسیکہ بہولا تو مجکو ف یعنی دنیا مین میری طاعت کو حاصل یہہ کہ مینی ایسی انعام کیے تجپر تجکو شکر کرنا اور امیدوار میری دیدار
کا ہونا چاہیے تہا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین بہی اب معاملہ بہولنے کا سا کرونگا جزا دینی میں اور اپنی رحمت سی محروم
رکہونگا یہہ مضمون اس آیہ کا ہی کذالک اتتک آیتنا فنسیتہا وکذالک الیوم تنسی ت پہر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ دوسری بندی سی پس ذکر کیا آنحضرتؐ
نے بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندیکی اوس سی مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پہر ملیگا پروردگار تیسری بندی سی پس کہی گا اوسکو
مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجپر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبرون پر
اور نماز پڑہی مینی اور روزہ رکہا مینی اور تصدق کیا مینی یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا ہی تیسرا اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہوسکی گی پس فرماویگا
اللہ تعالیٰ کہ یہان ٹہیر یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور ساری نعمتون کی شکر گذاری کیا تونے تو ٹہیر تا دکہا دون تجکو اعمال تیری گواہ قایم کرکر پہر کہا جائیگا
اوس بندیکو کہ اب ہی پیدا کرتی ہین گواہ تجپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجپر پس مہر کیجاوی گی اوسکی منہ پر اور کہا جاویگا اوسکی رانکو
کہ بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتہہ عملون اوسکی کی ف ح قرآن شریف مین کلام کرنا
ہاتہہ اور پاؤن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضاء اور ارکان ہین جیسیکہ
حدیث انس مین گذرا ت اور یہہ سوال وجواب اور مہر کرنی بندی کی منہ پر اور بولنا اوسکی اعضاء کا کہ مذکور ہوا اسلیے کہ تا بندہ ازالہ عذر کری اپنی
نفس سی اور ثابت ہون گناہ اور جگہہ عذر کی نہ رہی یا معنی یہہ ہین کہ تا صاحب عذر رہو خدا تعالیٰ بیچ عذاب کرنی اوس بندی کی اوسیکی نفس کی
طرف سی اور یہہ بندہ کہ حال اوسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سے ت نقل کی یہہ
مسلم نے وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ
سرا اوسکا یہہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتہہ روایت ابن عباس کے ف ح یہہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کے
روایت سی اور ہمنی اوسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کے اور صواب یہہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم
الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون جیسیکہ اوپر گذری

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ
مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

روایت ہے ابو امامہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھ سے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت میں میری امت سے
ستر ہزار نہیں حساب اوپر انکے یعنی نہیں مناقشہ اونکے محاسبہ میں اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپیں میرے رب کی لپوں میں سے **ف** ع مراد ستر ہزار سے یا تو یہی عدد
ہے یا کثرت اور اسیطرح لپیں بھی کنایہ ہیں کثرت مبالغہ سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** الحسن عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض الناس یوم القیمۃ ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذیر واما العرضۃ
الثالثۃ فعند ذلک تطیر الصحف فی الایدی فاخذ بیمینہ واخذ بشمالہ رواہ احمد والترمذی وقال لا یصح ھذا
الحدیث من قبل ان الحسن لم یسمع من ابی ھریرۃ وقد رواہ بعضھم عن الحسن عن ابی موسی
اور روایت ہے حسن سے اونہوں نے نقل کی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنی اللہ تعالی کے سامنے دن قیامت کے تین
بار پس اے پر دو بار میں تو جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا **ف** ع یعنی پہلی بار میں تو دعوی کرینگے اپنی نفسوں سے ملامت کہینگے نہیں پہنچا ہمکو انبیا کی احکام
اور جھگڑینگے اللہ تعالی سے اور دوسری بار میں اقرار کرینگے اور عذر کرینگے مثلاً ہر ایک کہیگا کہ کیا میں نے یہہ از راہ سہو اور خطا کی یا جہل کے یا اسیکی ورمانند انکی **ت** اور
اوپر تیسری بار جو پیش ہونگے پس تب دیکے اوسکی ورقیں نیکی اور بدی کی اور یہ وہ ہیں کہ نامے اعمال کی ہاتھوں میں یعنی سب مکلفین کے ہاتھوں میں بسبب تمام ہونے معاملہ حساب کے پس بعضے
اونمیں سے لینے والے ہونگے اپنے داہنے ہاتھہ میں یعنی وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے اونمیں سے لینے والے ہونگے اپنے بائیں ہاتھوں میں **ف** ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگے
پس اوسوقت تمام ہوجاویگا فیصلہ اور ممتاز ہوجاوینگے اہل ضلالت اہل ہدایت سے **ت** نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں صحیح ہے یہہ حدیث اس
جہت سے کہ حسن بصری کہ راوی اس حدیث کے ہیں نہیں سنی ہے اونہوں نے حدیث ابی ہریرہ سے **ف** ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہے غیر متصل لیکن کہا تیسیر سے نتیجہ
المصابیح میں کہ بخاری نے روایت کیے ہیں اپنی صحیح میں تین حدیثیں حسن بصری کی ابی ہریرہ سے نقل کر کے ہیں اور ابو ہریرہ سے مسلم نے کچھہ روایت نہیں کی نقلہ میرک **ت** اور
تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو بعضے محدثین نے حسن بصری سے کہ اونہوں نے نقل کی ابو موسی اشعری سے **ف** ع یعنی پس یہہ حدیث متصل ہے اوسکی طریق سے اور قوت حاصل
ہوئی اوسکی اسناد میں اور بعضوں نے کہا کہ حسن بصری نے روایت کی ہے کئی صحابہ سے مانند ابی موسی و انس بن مالک و ابن عباس رضی اللہ عنہم کی **وعن** عبد اللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ فینشر علیہ
تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول
افلک عذر قال لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیھا اشھد ان لا
الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فیقول انک لا تظلم
قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نکالیگا ایک شخص کو میری امت میں سے دن قیامت کے پھر کھولیگا اوپر
ننانوے طومار ہر طومار مانند درازگی بصر کی ہوگا یعنی درازی وہاں تک جہاں تک بینائی پہونچے پھر فرماویگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طوماروں میں
سے کچھہ کہ نہیں کیا میں نے کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے لکھنے والوں نے یعنی کراما کاتبین نے کہ نگہبان تیرے افعال و احوال کے ہیں پس کہیگا وہ شخص کہ نہیں اے پروردگار میرے کچھہ انکار
نہیں کر سکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالی کیا تیرے لیے کچھہ عذر ہے یعنی اونچیزوں میں کہ کیا تو نے کہ سہوا کیا ہو یا خطاء یا جہلا اور مانند
انکی کہیگا نہ اے پروردگار میرے کچھہ عذر نہیں ہے پس فرماویگا اللہ تعالی ہاں یعنی ہمارے پاس ایک چیز ہے کہ قائم مقام تیرے عذر کی ہے تحقیق ہے تیرے لیے
ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹا دیگی تمام اون گناہوں کو کہ تیرے پاس ہیں اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھ پر آج یعنی ساتھ ناقص کرنے ثواب

تیری کی اور یہ زیادتی عذاب کی بجز پھر نکالی جاوے گی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اوسمین یہ کلمہ اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **ف ع** احتمال ہے کہ
یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور بار کہا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہے **ت** پھر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو وزن عمل
اپنی پر یا وقت وزن اپنی کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہے یعنی جس وقت یہ چٹھی ساتھ ننانوین طومار گناہوں کی تولیجاوے تو بھی حاضر ہو تاکہ ظاہر ہو بجز انتفاء
ظلم اور ظہور عدل اور تحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میری کیا مناسبت ہے اس ایک چٹھی کو ساتھ ان بہت سے طوماروں کی پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق
تو نہیں ظلم کیا جاویگا یعنی یہ چٹھی عظیم ہے تولنا چاہیے اسکو تو بجز ظلم نجاوے گی فرمایا آنحضرت نے پس رکھی جاوینگے طومار ایک پلڑی ترازو میں اور وہ چٹھی دوسرے
پلڑی میں پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بھاری اور غالب آویگی وہ چٹھی پس نہیں بھاری آویگی ساتھ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بھاری ہے
اگرچہ تودہ تودہ گناہ ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** عائشة انها ذكرت النار فبكت فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما يبكيك قالت ذكرت النار فبكيت فهل تذكرون اهليكم يوم القيمة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اما في ثلثة مواطن فلا يذكر احد احدا عند الميزان حتى يعلم ايخف ميزانه
ام يثقل وعند الكتاب حين يقال هاؤم اقرءوا كتابيه حتى يعلم اين يقع كتابه افي يمينه ام
في شماله من وراء ظهره وعند الصراط اذا وضع بين ظهري جهنم رواه ابوداؤد
اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق حضرت عائشہ نے یاد کیا یعنی اپنی دل میں آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کیا سبب ہے رونی تیری کا کہا عائشہ نے کہ یاد کیا میں نے آگ کو پس روئی میں یعنی اوسکی عذاب کی ڈر سے پس آیا یاد رکھوگی تم اپنی اہل وعیال کو دن قیامت کے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اما پر تین جگہ پس نہیں یاد کریگا کوئی کسیکو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلائق کی لیے ایک تو نزدیک میزان
کے یہانتک کہ جانے آیا ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بھاری ہوئی دوسری وقت دینے اعمال ناموں کی جس وقت کہ کہا جاویگا یعنی از راہ خوشی کی کہیگا وہ شخص جسکی اعمالنامہ
ہاتھ میں ملیگا لو لوگو پڑھو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانے کہ کہاں پڑا عملنامہ اوسکا آیا اوسکی داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے **ف ح** داہنا ہاتھ
گلے میں طوق کیا جاویگا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے **ت** اور تیسری نزدیک پل صراط کی جس وقت کہ رکھا
جاویگا درمیان اوپر دوزخ کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی یہانتک کہ جانے کہ نجات پائی ساتھ گذرنے کی اوس سے یا گرا اوس میں اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا
بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز گذرینگے اوسپر سے سب لوگ پس مومن نجات پاوینگے بحسب اعمال و منازل اپنی کی اور کافر اوسپر سے دوزخ میں گر پڑینگے عافانا
اللہ الکریم پس ان تین جگہوں میں سب حیران و درماندہ ہونگے اور کسیکو مجال کسیکی یاد کرنی اور خبر لینی کی نہیں ہوگی

الفصل الثالث

فصل تیسرا **عن** عائشة قالت جاء رجل فقعد بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لي
مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا كان يوم القيمة يحسب ما خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا
لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنبهم كان فضلا لك وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك
الفضل فتنحى الرجل وجعل يهتف ويبكي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تقرأ قول الله تعالى ونضع
الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسبين
فقال الرجل يا رسول الله ما اجد لي ولهؤلاء شيئا خيرا من مفارقتهم اشهدك انهم كلهم احرار رواه الترمذي

روایت ہے عائشہ سے آیا ایک شخص پس بیٹھا سامنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میرے لیئے ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں مجھسے اور خیانت
کرتے ہیں میرے مال میں اور نافرمانی کرتے ہیں میری اور برا کہتا ہوں میں انکو اور مارتا ہوں میں انکو یعنی از راہ تادیب کے پس کیا حال ہوگا میرا سبب انکے قیامت کو
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہے تیری اور نافرمانی کی ہے تیری اور جھوٹ بولے ہیں غلام
تجھسے اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا ہی انکو پس ہوگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہوں انکے یعنی عرفا اور عادۃ ہوگا سزا دینا تیرا برابر برابر
گناہوں انکے کی نہ تجھکو اوسمیں ثواب ہوگا اور نہ تجھپر اوسمیں عذاب بلکہ کرنا اوسکا مباح تھا کہ نہیں ہے تجھپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہ انکے سے ہوگا
حق زائد واسطے تیرے یعنی اونپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اوسکے والا نہیں اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ انکے گناہوں سے بدلا لیا جاویگا واسطے انکے
تجھسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تائید اور اثبات اوس چیز کی کہ فرمایا کیا
نہیں پڑھتا ہے تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہے اور رکھینگے ہم ترازو میں انصاف کی دن قیامت کے پس ظلم کیا جاویگا کوئی کچھ یعنی نہیں چھوڑا جاویگا حق اوسکا
کچھ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کی حاضر کرینگے ہم اوسکو اور کفایت ہیں ہم حساب کرنیوالے یعنی ایسے کہ نہیں ہے زیادتی کسیکو ہماری علم و عدل پر پس کہا
اوس شخص نے یا رسول اللہ نہیں پاتا میں واسطے اپنے اور واسطے ان غلاموں کے کوئی چیز بہتر جدائی انکی سے یعنی الگ ہوجاؤں میں اونسے اسلیے کہ محافظت عادت
محاسبہ مطالبے کی نہایت ہی دشوار ہے گواہ کرتا ہوں میں آپکو کہ یہہ سب آزاد ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے **وعنہا** قالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی بعض صلاتہ اللہم حاسبنی حسابا یسیرا قلت یا نبی اللہ ما الحساب الیسیر قال
ان ینظر فی کتابہ فیتجاوز عنہ انہ من نوقش الحساب یومئذ یا عائشۃ ہلک
رواہ احمد اور یہہ بھی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بعض نماز اپنی کی یعنی فرائض
میں سے یا نوافل میں سے یا بعض اجزا نماز میں اول قیام میں یا رکوع میں یا قومہ میں یا سجدہ میں یا قعدے میں یا الہی حساب کر تو میری عملوں کا حساب آسان
ف اور یہہ یا تو واسطے تعلیم امت اور ہوشیار کرنے انکی ہے خواب غفلت سے اور یا از راہ خوف الہی کے **ت** عرض کیا میں نے یا نبی اللہ کیا چیز ہے حساب آسان
اور صورت اوسکی کیا ہے فرمایا صورت حساب آسان کی یہہ ہے کہ دیکھیگا بندہ اپنے عملنامہ میں پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سے **ف** یعنی عملنامہ اوسکو دکھایا جائے
اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کی طرف پھیریں تو یہہ بھی ہوسکتا ہے یعنی اللہ تعالی دیکھیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا **ت** تحقیق شان یہہ ہے جس
شخص سے کدوکاوش کی گئی حساب میں اوس دن اے عائشہ پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہہ احمد نے **وعن ابی سعید الخدری**
انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخبرنی من یقوی علی القیام یوم القیمۃ الذی قال اللہ
عزوجل یوم یقوم الناس لرب العلمین فقال یخفف علی المؤمن حتی یکون علیہ کالصلوۃ
المکتوبۃ اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ تحقیق ابوسعید خدری آئے آنحضرتؐ کے پاس اور کہا خبر دیجیے مجھکو کون شخص طاقت رکھیگا کھڑے ہونیکی
یعنی آگے اللہ تعالی کی حساب کے لیے دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اوسکے حق میں اوس دن کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالموں کے **ف**
آیا ہے کہ ابن عمر نے پڑھی یہہ سورت پس جب پہنچے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑھ سکے مابعد کو **ت** پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا
مسلمان پر یعنی مسلمان کامل پر یہاں تک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی **ف** یعنی مقدار ادائے فرض کی کہ نہایت اوسکی چار رکعتیں ہیں یا
بقدر وقت اوسکے اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف احوال مومنین کے **وعنہ** قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم عن یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ما طول ہذا الیوم فقال والذی نفسی بیدہ انہ لیخفف

عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَهْوَنَ عَلَیْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ تُصَلِّیْهَا فِی الدُّنْیَا رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی اوسی ابوسعید سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن سی کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے کیا ہی درازی اوس دنکی
یعنے کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازگی اوس دنکی کیا کہڑی رہسکینگے اوسمین باوجود درازگی اوسکیکی پس فرمایا آنحضرتؐ نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن
سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسانتر مسلمان پر نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے
کتاب البعث النشور مین وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِیْلٌ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کیلی سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا
ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی ہین پہلو اونکی خوابگاہونسی **ف** ع یعنی تہجد پڑہتی ہین اور بعضون نے کہا صلوة الاوابین
پڑہنی والی مراد ہین کہ احتمال ہی مراد انسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین **ت** پس اوٹہینگے اہل محشر سی اسیطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی یعنے
اہل اسلام سی پس داخل ہونگی بہشت مین بے اسکی کہ حساب لیا وی اونسی **ف** ع اسلیے کہ صبر کیا تہا اونہون نے مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت راحت
کے اور ایسون کی لیے اللہ سبحانہ نے فرمایا ہی اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ **ت** پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکی لیے حساب لینی کا نقل کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان مین

باب الحوض والشفاعة

باب ہے بیچ بیان حوض اور شفاعت کے **ف** ع حوض لغت مین جمع ہونا
پانی کا اور رہنا اوسکا ہی حیض کہ عورتون کو آتا ہی اوسبب بہنی خونکا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
لیے ہوگا روز قیامت کے اور صفات اوسکی حدیثون مین آئی ہین کہا قرطبی نی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلے
صراط کی اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہہ ہی کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لوگ نکلینگے پیاسے
اپنی قبرونسی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اونکی اوسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگی کہ دیکہیں
کسکے حوض پر لوگ بہت آئی ہین اور حضرتؐ نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سی زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی اور معنی
اوسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتہہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ بمعنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی
اوس زمین مین کہ بیچی جاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملنا شفیع کا ہی ساتہہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون اوسکے درگاہ عزت سی اور
انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضی خاص اونہین کے لیے ہونگی اور بعضی بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کہولینگے
آنحضرتؐ ہی ہونگے چنانچہ قسم مین تمام شفاعتین رجوع حضرت ہی کی طرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہے کہ عام ہوگی تمام خلایق
کے لیے اور مخصوص ہوگی ہماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سی صلوٰة اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہوگی اور وہ واسطی رحمت
دینی اور خلاص کرنی کی طول وقوف سی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت و محنت سی ہوگی
جیسیکہ حدیثون مین آئی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا ہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضون
کے نزدیک مخصوص حضرتؐ سی ہی تیسری واسطی قوم کی لیے کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہون اور یہہ بامداد شفاعت بہشت مین درآوین چوتہی اوس قوم
کے لیے کہ مستحق اور مستوجب دوزخکی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرینگی اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات

سے چہٹی گنہگارون کی لیے کہ دوزخ مین گئی ہونگی اور شفاعت سے نکلینگے اور یہہ شفاعت مشترک ہے درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی
ساتوین یہہ کہ کہلوانے جنت کی آٹھوین یہہ تخفیف عذاب کے اونکی مستحق عذاب مخلد کی ہولی ہونگی نوین خاص واسطے اہل مدینہ کی دسوین واسطے زیادت کرنیوالون قبر
شریف کے بروجہ امتیاز و اختصاص کے کذا ذکر العلماء اور کہا ہے علمانے کہ شفاعت کے لیے جگہین ہونگی اول یہہ کہ گنہگارونکو درگاہ عزت مین لاوینگے وہ میدان قیامت
مین کہڑا کرینگے اور عرق خوف و خجالت مین غرق ہونگے اور ہول اور دہشت عذاب سے کانپینگے اوسوقت شفیع درخواست کریگا کہ تا مہلت دین آرام پکڑین بعد اوسکے
لین اور بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوینگے حساب لینے اور وہان بہی درخواست کرینگے کہ اونکی حساب سے درگذر کرین اور یونہین عفو کردین اور جب حساب سے کہ لین مناقشہ
حساب مین نکرین کی جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخمین بہیجینگے یہہ جگہہ بہی محل شفاعت اور درخواست کے ہے یہانتک کہ
دوزخمین بہیجین اور جب بہیجینگے اور عذاب کرین شفاعت کرینگی اور دوزخ سے نکالینگے امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت
ہے باقی جو کچہہ اوسکا حکم ہو انہ علی کل شی قدیر

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ھذا یا جبریل قال ھذا الکوثر الذی اعطاک ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان مین پہنچا ایک
نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبد مین موتی کے تہولی کے یعنی ہر گنبد موتی سے خالی اندر سی رہنی کی لیے کہا مینے کیا ہے یہہ نہر اے جبرئیل کہا یہہ حوض کوثر کی دیا ہے تجکو
پروردگار تمہارے نے **ف** ع ح اشارہ ہے طرف آیہ کریمہ کی انا اعطیناک الکوثر کی بہت سے مفسرون نے کوثر کی تفسیر حوض کوثر کی ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ مراد اوس سے
خیر کثیر ہے کہ دی آنحضرت کو رب اونکی نے کہ وہ قرآن ہے اور نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ منجملہ اونکی مقام محمود اور لواء احمد اور حوض مورود ہین اور اسمین منافات
نہین ہے بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہے حاصل یہہ کہ اسصورت مین معنی یہہ ہونگی کہ یہہ حوض کوثر ایک فرد ہے کوثر کی اور بعضون نے تفسیر کی
ہے کوثر کی اولاد اور علماء امت سے یہہ بہی خیر کثیر ہے مین داخل ہین **ت** پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبودار ہے نقل کی یہہ بخاری نے

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ شہر وزوایاہ سواء وماءہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منہا فلا یظمأ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینے کی ہے اور کونے اوسکی برابر یعنی مربع ہے طول عرض
مین برابر پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آبخورے اوسکی مانند ستارون آسمان کے یعنی کثرت اور روشنی مین جو شخص پئیگا
اوسمین سے پس پیاسا ہوگا کبہی **ف** ع پینا جنت مین از راہ تلذذ کی جیسے کہ کہانا از راہ تنعم کی ہوگا بموجب قول اللہ تعالی کی وان لک الا تجوع فیہا
ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی **ت** نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن ولآنیتہ اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا یومئذ قال نعم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس قال تری فیہ اباریق الذہب والفضۃ کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدھما من ذھب والآخر من ورق
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میرا یعنی دوری اوسکی دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ ہے ورے

ایلہ کے سے عدن سے **ف** ایلہ بہمزہ اور جزم ی سے نام ایک شہر کا ہے کنارہ دریا پر آخر شہروں سے شام کے متصل دریاے ہند کے ہے اور عدن ایک شہر ہے آخر
شہروں مین یمن کے سے متصل دریاے ہند کی یعنی جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہے اوس سے زیادہ مسافت ہے میری حوض کے دونون کنارون مین اور بیچ
اس حدیث مین اور حدیث آیندہ مین کہ اوسمین ہے ما بین عدن و عمان کی کہ عمان بزبر عین مہملہ او تشدید میم سے نام ہے ایک شہر کا شام مین اور روایت مین کہ
اوسمین ہے ما بین صنعا اور مدینہ کی اور مانند انکی یہہ ہے کہ یہہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کی ہے نہ بطریق تحدید کے یعنی تمثیلاً و تقریباً ہر کسیکو موافق سمجھ اوسکی کے فرمایا ہے نہ تحدیداً
ت تحقیق پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہے برف سے اور بہت شیرین و لذیذ ہے شہد سے کہ ملا ہو ساتھہ دودہ کے اور البتہ پاس اوسکے بہت زیادہ ہین گنتی تارونکی سے اور
تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور امتونکی لوگونکو اوس سے جیسا کہ روکتا ہے شخص لوگونکی اونٹونکو اپنے حوض سے یعنی بیجی کی اپنے مشارکت و مخالطت
سے کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا پہچانینگے آپ ہمکو یعنی امتیاز کر لینگے آپ ہمکو اور دوسری کا اونکو امتیون کا فرمایا آنحضرت نے ہان پہچانونگا تمکو تمہاری لیے
ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسیکے لیے امتون مین سے آوگی مجہپر اسحالت مین کہ سفید ہوگے پیشانی اور ہاتھہ پانون بسبب نورانیت وضو کی نقل کی یہہ مسلم نے
اور مسلم کی ایک روایت مین انس سے یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھی جاوینگے اوس حوض مین آبخوری سونے اور چاندی کی مانند گنتی آسمان کی ستارونکی
اور مسلم کی روایت مین ثوبان سے یون آیا ہے کہ کہا پوچھے گئے آنحضرت اوس حوض کے پانی سے پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہے دودہ سے اور شیرین
تر ہے شہد سے زور سے گرتی ہین اوسمین دو پرنالی مدد کرتی ہین اوسکی یعنی حوض کا پانی پرنالی ہین جنت سے یعنی جنت کے نہر سے یا حضرت کی اوس
حوض سے کہ جنت مین ہے کہ اوسکو نہر کوثر کہتے ہین ایک نالہ اون مین سے سونیکا ہے اور ایک چاندی کا **وعن** سَہْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَأْ اَبَدًا لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُھُمْ
وَیَعْرِفُوْنَنِیْ ثُمَّ یُحَالُ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّھُمْ مِنِّیْ فَیُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ
اور روایت ہے سہل ابن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین پیش ساماں ہون گا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہپر پانی پیویگا
اور جو کوئی پیویگا اوسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبہی البتہ آوینگی مجہپر کتنی قومین یعنی میری امت مین سے کہ پہچانونگا مین اونکو اور پہچانینگی وہ مجکو پہر حائل
کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا مین کہ تحقیق یہہ مجہسے ہین یعنی میری امت مین سے یا میری اصحاب سے پس کہا جاویگا کہ تحقیق تم
نہین جانتے کہ کیا پیدا کیا اونہون نے پیچہے تمہاری **ف** یعنی اسلیے کہ مرتد ہو گئے اور گناہ نہین منع کرتی مومن کو حوض پر آنے سے اور اوسکی
پانی پینے سے اور اسپر دلالت کرتا ہے یہہ قول حضرت کا ہے **ت** پس کہونگا مین دوری ہو دوری ہو جیو مقام قرب رحمت سے اون لوگون کی
لیے کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچہے وفات میری کی **ف** یعنی اس حدیث کی نزدیک تر نزدیک ہین مضمون اس حدیث کی کہ باب الحشر کی پہلی
فصل مین گذری ہے وہان فرمایا ہے اصیحابی اصیحابی اور شرح اوس تاویل اوسکی بہی وہان لکہی گئے ہے **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُھَمُّوْا بِذٰلِكَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیُرِیْحُنَا
مِنْ مَّكَانِنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَہٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَہٗ وَ
عَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَیْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا ھٰذَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاكُمْ وَیَذْكُرُ خَطِیْٓئَتَہُ الَّتِیْ
اَصَابَ اَكْلَہٗ مِنَ الشَّجَرَۃِ وَقَدْ نُھِیَ عَنْھَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُ
لَسْتُ ھُنَاكُمْ وَیَذْكُرُ خَطِیْٓئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ سُؤَالَہٗ رَبَّہٗ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ
فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰھِیْمَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاكُمْ وَیَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَھُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا

مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَأْتُوْنَ
عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹھہری ہونگی سکتہ کے حالت میں یہانتک کہ فکر میں ڈالیں جاوینگی اس سبب روکنی کی پس کہینگے مسلمان کاشکی طلب کی ہم کیسیکو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم ومحنت سی پس آوینگے مسلمان حضرت آدم ع کی پاس پس کہینگے کہ تم آدم ہو **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد کہنی والوں سی سردار اہل محشر کی ہیں نہ تمام اہل موقف **ت** پس کہینگے یعنی بعضی ونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگونکی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت میں اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیہ کا اپنی فرشتونسی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہہ اس فضائل وکرامات کی تا راحت بخشی اور بچاوی ہمکو اس جگہہ کی نہایت سخت ودشوار ہی پس کہینگے آدم کہ نہیں ہون میں اس مقام ومرتبہ میں یعنی میں بعید ہون مقام شفاعت سے میں مرتبہ اسکا نہیں رکہتا اور یاد کرینگے وہ گناہ وتقصیر اپنی کہ پہنچی تہی اونکو کہانا انکا اسی درخت سی یعنی گیہون کی درخت سی حالانکہ تحقیق منع کئی گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی لیکن جاؤ تم نوح کی پاس کہ اول نبی مرسل ہیں کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کے **ف** ع یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اول کیونکر ہیں بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہہ ہی کہ وہ تینون بہیجی گئی تہی طرف مومنوں اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح بہیجے گئے ہے طرف اہل زمین کی اس حال میں کہ وہ سب کافر تہی ان اعتبار یہہ اول ہیں اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہیں علمائ لیکن وہ سب مخدوش ہیں **ت** پس آوینگی حضرت نوح کی پاس پس کہینگے وہ نہیں ہون میں مقام شفاعت میں **ف** ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیاء سی اور بعد اسکی حضرت ص سی حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت ص کی ظاہر ہو اسلیئے کہ اگر اول حضرت ص ہی سوال کرتی تو یہہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی وجب اور انبیاء صلوات اللہ علیہم سی سوال کرلیا اور اونہوں نے انکار کیا اور پہر حضرت سے سوال کیا اور آنحضرت نی عرض قبول کی اور انکے غرض حاصل ہوئے تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریائی سی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپکی ہی تمام مخلوقات پر جیسی کہ رسول آدمیوں اور فرشتوں کی پر بہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرات نہیں کر سکیگا سوای آنحضرت ص کی **ت** اور یاد کریگی نوح گناہ اپنا کہ پہنچی اوسکو وہ سوال کرنی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نا دانستہ اور بی تحقیق کئی یہہ سوال کرنا چاہیئے نہیں اور اسپر عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہیں رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ یہہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ میں ہی ولیکن جاؤ تم ابراہیم کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے لوگ ابراہیم کی پاس پس کہینگی وہ بلاشبہ میں نہیں اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا انکو دنیا میں **ف** ع اور حقیقت میں وہ جہوٹ نہیں ہیں بلکہ صورت میں جہوٹ ہیں ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی جیسے کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک ان تین جہوٹونمیں سی یہہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیے باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ میں نہ جاؤن اور فرصت پاکر انکی بت توڑون کہا کہ میں بیمار ہون تمہاری ساتہہ باہر نہیں چل سکتا اور ظاہر میں بیماری نہ رکہتی تہی لیکن مراد انکی تہی بیماری باطن کے کہ تمہاری کفر و عناد سی دل بیمار رہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہہ کہ جب آئے انکی بت توڑا تو اونہون نی آنکر کہا کہ کسنی یہہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودوں کے ساتہہ اونہوں نے کہا کہ مینی نہیں کیا بلکہ اوس بڑے بت نی کیا مراد اونکی یہہ تہی کہ باعث اس فعل پر مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہہ عبادت اور تعظیم تمہاری کی

ممتاز و منفرد ہی یا مقصود استہزا اور الزام اونکا ہتا جیسے کوئی جو کچھ خوشخط لکھی اور دوسرا شخص کو ویسا نہ لکھہ سکی کہی کہ تو نی لکھا ہی یہہ خط وہ کہی کہ مینی نہین لکھا
ہے تو نی لکھا ہی کنایہ کرتا ہی اس سے کہ ایسا تو ہرگز نہین لکھہ سکتا تیسرا یہہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانی کی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہہ بہن میری
ہے اور مراد یہہ رکہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہہ ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی ت ولیکن جاؤ تم موسی کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی اونکو اللہ تعالی
نے توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیاء بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالی نی اون سی بلا واسطہ اور نزدیک کیا اون کو اور
راز دار اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوینگی وہ حضرت موسی کی پاس پس کہینگی وہ کہ تحقیق مین نہین اس
مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہنچی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک مکی مین کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ تم عیسی
کے پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی مردہ کو جلا
دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ کن سے فرمایا پس آوینگی عیسی کی پاس پس کہینگی عیسی مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف ح اور حضرت عیسی
نے کچھ عذر بیان نہ کیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکھا ہی علما نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسی کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترای نصاری سی
اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی رکہتی تہی اور بعضی روایتون مین کچھ عذر مذکور بہی ہوئی ہین اور صواب یہہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین
دراثنی سی اوس مقام مین اور جرات کرنی سی اوس کام پر عاجز و قاصر ہین کچھ احتیاج عذر کرنی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر ہی کیا سوای سید المرسلین
اور امام النبیین کے کہ نہایت قرب الہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اسیلیی ور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگے کہ ہم اہل اس کار کے
نہین ہین لیے اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ت ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دیئی ہین خدا تعالی نی اونکی اگلی
پچہلے گناہ ف ع آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہون سی پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علمانی اور اولی اون تاویلون مین سے یہہ ہے کہ یہہ
کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سی واسطے سید المرسلین کے بلی اسکی کہ گناہ ہونی اور مغفرت صاحب مالک جب اپنی بندی خاص سے راضی وخوش ہوتی
ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین تو کہتی ہین کہ بہنی تجکو بخشا جو کچھ کہ کیا تونے اور جو کچھ کری تو تیری لیی معاف ہی اور تجہپر
کچھ گرفت نہین قَالَ فَيَاتُونِي فَاسْتَاذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ
اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِي فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَارْفَعُ رَاْسِي فَاُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ
يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاسْتَاذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَ
سَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَارْفَعُ رَاْسِي فَاُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاسْتَاذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِي
ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَارْفَعُ رَاْسِي فَاُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا
فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ
الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي وَعَدَهٗ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
فرمایا حضرت صلعم پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گہر اوسکی کی ف ع یعنی گہر ثواب اوسکی کی وہ جنت
ہے کہا توربشتی نی کہ مراد یہہ ہے کہ اذن مانگینگے آپ اللہ تعالی سی یہہ کہ داخل ہوون اوس مقام مین کہ کسیکو وہان دخل نہین اور جو کوئی دعا و سوال کری

اوسمین قبول ہوا اور نہین ہوتا درمیان کہڑی رہنی والی اوسکی اور درمیان رب وسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کراوسکو مقام شفاعت بہی کہتی ہین اور حکمت حضرت کے نقل مکان کرنی مین یہہ ہے کہ موقف جگہہ سیاست کے ہی اور حق شفیع یہہ ہے کہ مقام کرامت مین کہڑا ہوسی اسواسطے یہہ نہائی کریگا حضرت کو اس مقام خوف سی نقل کرین طرف مقام کرامت کے اور اطمینان سی عرض حاجت کرین **ت** پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنی کا اللہ تعالی کی پاس پس جب دیکہونگا مین اللہ تعالی کو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی پس چہوڑ رکہیگا مجکو اللہ سجدہ مین جس مدت تک چاہیگا یہہ کہ چہوڑی مجکو **ف** مسند احمد مین ہے کہ حضرت سجدہ مین رہینگے بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ سر اوٹہا ای محمد اور کہہ جو چاہی قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو کچہہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہہ تعریف وحمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ تعریف **ف** یعنی اوسوقت اور اب نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سے اوس جگہہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیکی اول حمد وثنا شفاعت قبول کرنیوالی کی کری تا اوسکی قرب رضا کر مشرف ہو اور ساتہہ قبول شفاعت کے مستفید ہو **ت** پہر شفاعت کرونگا مین **ف** کہا قاضی نے کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کے شروع کرینگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کے کہنا امتی امتی **ت** پس حد کیجاویگی واسطی میری ایک حد معین **ف** ح یعنی تعیین فرماویگا اللہ تعالی میری لیی جماعت مخصوص کو گنہگارون مین سے واسطی شفاعت کی جیسیکہ بی نماز اور زناکار اور شرابخوار وغیرہ لیے مثلا حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کے بینی بی نمازون کی حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکی حق مین اسی قیاس پر اور ونکو سمجہہ لینا چاہیے **ت** پس نکلونگا مین یعنی درگاہ رب سے اور نکالونگا اوس جماعت کو آگ دوزخ سی اور داخل کرواونگا اونکو بہشت مین **ف** کہا طیبی نے کہ اگر کہی تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ روکی گئی ہونگی موقف مین اور فکر مند ہونگی بسبب اسکی اور طلب کرینگی خلاصی اس کرب سی اور دلالت کرتا ہے یہہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ جواب یہہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہہ کہ شاید مومن دو فرقی ہونگے ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور شفاعت طلب کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس آپ خلاص کرواوینگے اونکو اوس حالت سی کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرواوینگے اونکو جنت مین پہر شروع کرینگے بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کے جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام مختصر فرمایا مراد طیبی کے یہہ ہے کہ آپ نی ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اوسکی خلاصے پر اسلیی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سے خلاصی فرقہ دوسری کی بطریق اولی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہے کہ قرب آفتاب سی حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سے اور یہہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہی اور حاصل قصہ کے بہت مناسب ہی اسلیی کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبری ہے کہ جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء حمد ذکر بموجب فرمودہ حضرت کی آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی ہونی کی رہنی اور کہڑی رہنی کی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلایق کی لیی اور یہہ شفاعت خاص حضرت ہی کرینگے اور بعد اسکی حضرت اور اور انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیی شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہوچکا ہی **ت** پہر آونگا مین دوبارہ اپنی رب کی طرف یعنی واسطی شفاعت اور جماعتون کی پس اذن چاہونگا مین در آنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہہ تنزیہہ کے مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑ رکہیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹہاونگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا

مین رب اپنی کی ساتھہ تعریف اور حمد کہ سکہاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکلونگا مین اور
نکالونگا لوگون کو اگ دوزخ سی اور داخل کرونگا مین انکو بہشت مین پہر اؤنگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین درانیکا اپنی پروردگار کی پاس
بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو در انیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکہونگا مین اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی
چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت نے
پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنی رب کے ساتہہ تعریف اور حمد کی کہ سکہاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی
واسطی میری ایک حد پس نکلونگا مین پس نکالونگا انکو اگ سی اور داخل کرونگا انکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی
اوسکو قرآن نی **ف** یعنی دوزخ کی نکلنی سی اس طرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کی کہ انکے نیچی ہی اور وہ قتادہ
ہی تابعی جلیل القدر **ت** یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نی اوسکی خلود پر کہ وہ کفار مین پہر پڑہی
انحضرت نے یا انس نی یا قتادہ نی یعنی واسطی سند کی یہہ آیت نزدیک ہے یہہ کہ اوٹہاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسیکہ کہا انس نے
یا قتادہ نے یا حضرت نی اور یہہ ہے مقام محمود کہ وعدہ کیا ہی خدا تعالی نی اوسکا پیغمبر صاحب تمہارے سی **ف** اور مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو
اسلیے کہ تعریف کریگا اوسکی جو کوئی کہ کہڑا ہوگا اوسمین اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اوسمین انحضرت حق سبحانہ تعالی کی جیسیکہ حدیث سی معلوم ہوا
یا اسلیے کہ تعریف کیجاویگی انحضرت کی اوس مقام مین بیان اولین و آخرین پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ
لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرٰهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ
فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ
بِمُحَمَّدٍ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْاٰنَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ
الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ
اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ
الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ
فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ
اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ
فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ
سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی انکی بعضون مین یعنی کہلبلی
پڑیگی اور آمد و رفت کرینگی اور متحیر ہونگی اپسمین پس آوینگی آدم کی پاس اور کہینگے کہ شفاعت کرو طرف پروردگار اپنی کی یعنی تا کہ حکم کری حساب کا پہر جزاوی ساتہہ
ثواب کے یا عذاب کے پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اہل اور قابل اسکی شفاعت کی ولیکن لازم ہی کہ جاؤ ابراہیم کی پاس اسلیے کہ وہ دوست خدا کی ہین پس

آوینگی ابراہیم کی پاس پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی تمپر جانا موسی کی پاس اسلیے کہ وہ کلام کیا ہے اونسے اللہ تعالی نے بیواسطہ پس آوینگی لوگ موسی کی پاس پس کہینگے وہ نہین ہون اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسی کے پاس اسلیے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اوسکا پس آوینگی عیسی کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہون اہل اوسکا ولیکن لازم ہی تمپر جانا محمد کی پاس پس حضرت فرماتی ہین آوینگے وہ میری پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون اہل اسکا یعنی میرا ہی کام ہی کسی سے نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین درآنیکا پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنی میری دل مین ڈالیگا اللہ تعالی طرح طرحکی حمدین کہ حمد کرونگا مین اوسکو ساتھہ اون حمدون کی یعنی اوسوقت نہین حاضر مجکو اب یعنی اوسطرحکی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتھہ اون حمدونکی اور گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاوی گی عرض تیری اور مانگ جو چاہ دیا جاویگا تو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹھانی کی یا سجدی میں ای رب میری بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی اپنی امت کے پس کہا جاویگا جا اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار جو کی ایمان سی **ف** ع اختلاف کیا ہی علمانی اسکی تاویل مین موافق اختلاف انکی کے اصل ایمان مین اور تاویل مستقیم یہہ ہے کہ مراد ہی ساتھہ مقدار جو اور ذرہ اور دانہ رائی کی غیر اوسچیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سی اور وہ جو کہ پایا جاوی لوگون مین قسم ثمرات ایمان سی اور لمحات یقان سے اور لمعات عرفان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی ہی اور ایسی ہی اقرار لسانی نہین داخل ہوتی ہے اوسمین تجزی اور نہ تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اوسچیز کی کہ اوسپر محقق ہین اور حمل کیا ہی وہون نی اوسچیز کو کہ کہا ہی غیر اونکی نی اوپر اختلاف لفظی اور نزاع صوری کے **ت** پس جاؤنگا مین پس کرونگا مین جو کچہہ کہا پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پہر آونگا مین اور تعریف کرونگا اللہ تعالی کی ساتھہ اون تعریفون کی کہ الہام کریگا پہر مونہہ کی بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاوی گی عرض تیری اور مانگ جو کچہہ چاہ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میرے بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاؤنگا مین اور نکالونگا پہر آؤنگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کی ساتھہ اونہین حمدون کے پہر گرونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین ادنے ادنے مقدار دانہ رائی کی ایمان سی **ف** ح اسمین کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہی **ت** پہر جاؤنگا مین پس نکالونگا پہر آونگا مین چوتھے بار پس تعریف کرونگا اللہ کے ساتھہ اونہین تعریفونکی پہر گرونگا مین واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جاوی گی عرض تیری اور مانگ جو کچہہ چاہ دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجکو واسطی شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ **ف** یعنی کوئی نیکی زیادہ اس سی نہ کہتا ہوگا اور ملا علی نی کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار رسالت کی پس یہہ جملہ محتاج اوسکی سی ہوگا اور ظاہر صحیح نہین کرتا ہی اوسکا کہ اچہا کری عمل اور بسبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی امیدوار اسکا ہی کہ یہہ شامل ہی عمل کو اونی ہو اوسکی اوسکو اتنی آخر کہا طیبی نی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلی جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کر او رو وہ ہی کہ پایا جاتا ہی دلمین ثمرات ایمان سے **ت** فرماویگا اللہ تعالی نہین ہے یہہ تیری لئی **ف** ع یعنی نہین ہے نکالنا اوس سے اوس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپرد طرف تیری اگرچہ ہی وہ مین تیری لئی جگہہ شفاعت کی یا نہین کرینگی ہم یہہ بسبب تیرے بلکہ کرینگی اسلیے کہ ہم احق ہین اسکی کہ کرین ہم اوسکو از راہ کرم و تفضل کچہہ بیان کیا ساتھہ اس حدیث کی کہ امر یہہ نکالنی اوس شخص کے کہ نہین کیے ہی بہلائی کبہی الگ ہی خارج ہی حد شفاعت سی بلکہ وہ منسوب ہی طرف محض کرم کی اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ بنا بر معنی اول کی تو ظاہر ہی اسلیے کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسپر بنا بر معنی دوسرے کے مراد من قال لا الہ الا اللہ

سے حدیث اول میں یعنی اس حدیث میں وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائی ہیں اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئے آگ کی اور دوسری حدیث میں یعنی جو کہ آگی آتی ہی سعد الناس سے آنحضرت کی امت کے لوگ مراد ہیں اون لوگوں میں سے کہ خلط کیے عمل صالح ساتھ عمل بدون کی **ت** و لیکن قسم ہی اپنی عزت و جلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی کے البتہ نکالونگا میں اوس سے اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری** اور روایت ہی ابوہریرہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگوں میں ساتھ شفاعت میری کی دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ خالص دل اپنی سے یا فرمایا بجای من قلبہ کے من نفسہ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ شک راوی ہی اور بہر تقدیر یہہ تاکید ہی جیسے کہتے ہیں کہ اپنی آنکھ سے دیکھا یا کان سے سنا اسلیے کہ اخلاص دل سے ہوتا ہی اور جگہہ اوسکی دل ہی ہے نہ اور کچھ اور لفظ اسعد یہاں بمعنی سعید کی ہی اسلیے کہ نہیں بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہیں ہے اہل توحید سے یا مراد من قال سے وہ شخص ہی کہ نہوا وسکی لیے عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی رحمت کا اور لایق ہو بسبب اوسکی خلاص ہونیکا آگ سے اسلیے کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو **وعنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا نہسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ یوم یقوم الناس لرب العلمین وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون آدم وذکر حدیث الشفاعۃ وقال فانطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ لاحد قبلی ثم قال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی یا رب فیقال یا محمد ادخل من امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وہم شرکاء الناس فیما سوی ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وہجر متفق علیہ** اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تہا گوشت دست کا پسند آتا تہا حضرت کو پس کہایا اوس میں سے دانت سے نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ میں ہوں سردار آدمیونکا یعنی سبکا جنس انبیا وغیرہ سے دن قیامت کے **ف ع** یا ہیں حیثیت کے سب محتاج ہونگے میری شفاعت کے اوس دن بسبب تو قیر و عزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہونگے تو آوینگے میری پاس طلب شفاعت کی لیے اور موید ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ **ت** وہ دن کہ کہڑے ہونگے لوگ واسطے حکم پروردگار عالمین کے اور وہ دن نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگوں کی سروں سے پس پہنچے گی لوگونکو بسبب غم و فکر شدید کی کہ حاصل ہوگے کہڑے رہنے سے اور نزدیکی آفتاب سے ایسی حالت کہ نہیں طاقت کہینگے صبر کرنے کی اوسپر پس کہینگے لوگ آپسمیں کیا نہیں دیکہتے تم یعنی نہیں ڈہونڈتے تم اوس شخص کو کہ سفارش کرے تمہاری نزدیک پروردگار تمہاری کے پہر تاکہ چہڑا دے تمکو اس فکر و غم سے پس آوینگے حضرت آدم کی پاس اور ذکر کی ابوہریرہ نے یا آنحضرت نے تمام حدیث شفاعت کے کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سے جا کر التماس شفاعت کرینگے اور وہ جواب دینگے کہ ہم قدرت نہیں رکہتے اسکی اور کہا آنحضرت نے بعد اسکی ذکر کرنے کی پس چلونگا میں لوگوں میں سے اور آونگا نیچے عرش کی **ف ع** اور انس سے جو حدیث اوپر گذری اوسمیں ہے کہ میں اپنی رب کے گہر میں آونگا تطبیق اوسمیں اور اسمیں یہہ ہے کہ گہر اوسکا جنت ہے اور جنت نیچے عرش کی ہی **ت** پس گرونگا میں زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفوں اور ثنا نیک سے ذات اپنی پر وہ کچہہ کہ نہیں کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ مجہہ پر بہی پہلی اوس وقت کی جیسے کہ حدیث سابق سے ظاہر ہوتا ہی پہر فرماویگا اللہ تعالی اے محمد

اوٹہا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو
ای رب بخش امت میری کو ای رب **ف** ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہے یا اشارہ ہی طرف طبقات گنہگارون کی **ت** پس کہا جاویگا ای محمد داخل کر
اپنی امت مین سی اون لوگونکو کہ نہین ہی حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا انسی حساب و ربی حساب بہشت مین داخل کیے جاوینگی دروازی جانب
دست راست سے بہشت کی دروازون مین سی اور وہ شریک ہونگے لوگون کی سوا اس دروازہ کی اور دروازون مین اور جانبون مین **ف** ع یعنی از
راہ عنایت کے داہنی طرف کا دروازہ مخصوص انہین کے لیے ہی اور کسیکو اوسمین دخل نہین اور باقی دروازی مشترک ہین نہ ان و غیر انکی مین کچھ ممانعت نہین انکو
انمین سی جانیکی ہی **ت** پھر فرمایا آنحضرت صلعم نی قسم اوس خدا کی کہ بقا میری ذات کا اوسکی دست قدرت مین ہے تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون
دروازی کی دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور ہجر کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ہجر ساتہہ زیرہ اور جیم کی نام
ایک قریہ کا ہی قریون بحرین کے سی اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون مین سقدر ہی و مراد تحدید و
تعین نہین ہے بلکہ یہہ تخمینا فرمایا ہی لوگونکی سمجہانی کی لیے و حقیقت حال وہی کچھہ ہی **وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہیجی جاویگی امانت و رحم تا پس کہڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور
بائین نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگونکی ہی اور رحم کہ قرابت و ولادت ہی یہہ دونون بسبب عظیم القدر اور تہتم بالشان
ہونیکی کہ رعایت انکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی حاضر ہونگی کر آوینگی اہل امانت اور خائن اور وصل رحم کرنیوالے اور قطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگی اوس شخص سی
کہ جسنی ضایع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگے اونکی برائی پر اور جس شخص نی پورا ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سی جہگڑینگے اور گواہی
دینگے اوسکی بہلائی پر تا کہ متمیز ہو جاوی ہر ایک اونمین سے اور اسحدیث مین رغبت دلائی ہی اوپر رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی اونکی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ**
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرٰهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
يَا جِبْرَئِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرَئِيْلَ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیت بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار تعالی میری
ان بتون نی گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سی یعنی ہوئی سبب بہتون کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص و توکل مین پس وہ
مجہہ سے ہے **ف** ع یعنی میری تابعین سے ہی اور بقیہ آیت یہہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم **ت** اور پڑہا آنحضرت نی قول حضرت عیسی کا کہ اپنی امت
کے حق مین اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین **ف** ح ع کچھہ چارہ نہین کہی اور کوئی نہین روک سکتا
اور آگی اسکی یہہ ہے وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجہپر کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہی اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو پہیر نہین سکتا
سکتا اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل بیان یہہ ہی کہ آنحضرت نی شفاعت اون دو نبیون کی کہ اپنی امت کی حق مین کیے یاد فرما کر اپنی امت
کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسیکہ کہا ہے **ت** پس اوٹہائی آنحضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا خداوند بخش میری امت کو
رحم کر میری امت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالی نی ای جبرئیل جا تو طرف محمد کی حال آنکہ پروردگار تیرا ای جبرئیل خوب جانتا ہی جا پس پوچہہ کہ کیون روتا

ولیکن باوجود اسکی واسطے ظاہر کرنے کرم وعنایت اپنی کی پوچھتا ہی پس پوچھیہ تو محمد سی کہ کس چیزنی رولایا اوسکو پس آئی آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سی کہ کس چیز نے رولایا آپکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ اوس چیز کی کہ کہا یعنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سبب رونے سی کی وہ خوف سی واسطے امت اپنی کی پس جبرئیل درگاہ کبریائی مین گئی اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالی نی واسطے جبرئیل کی کہ جا تو طرف محمد کی پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہے کہ راضی کردینگی تجکو بیچ امت تیری کی اور دلگیر وغمگین نکرینگی تجکو اس باب مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ مین ہرگز راضی نہین ہونیکا جبتک کہ ایک ایک کو میری امت مین سی نہین بخشتی گا اب امتی اونکا ہونا چاہیی وعقیدہ ایمان اونکی ساتھہ درست کرنا چاہیی مشکل کہ ہے یہہ ہی ورکچہہ نہین ع خاک وباش پادشاہی کن ؛ آن اوباش ہر چہ خواہی کن ۔ اس حدیث مین طرح بطرح کی فائدہ ہین ایک تو بیان ہی کمال شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا اونکی دینی امور مین دوسری بشارت عظیمی ہے اس امت مرحومہ کی لیی بموجب وعدہ الہی کے کہ راضی کردینگی ہم تجکو اور تیسرے بیان ہے آنحضرت کے عظیم المرتبہ ہونیکا **وعن** اَبِی سَعِیدٍ الخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوا یَا رَسُولَ اللہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ بِالظَّھِیْرَۃِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَھَا سَحَابٌ وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْھَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اللہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اَحَدِھِمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللہَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاھُمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ یَتَّبِعُ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا یَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا اِلَیْھِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَیَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ ھَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ اٰیَۃٌ تَعْرِفُوْنَہٗ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ لِلہِ تَعَالٰی مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ اِلَّا اَذِنَ اللہُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اِتِّقَاءً وَرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللہُ ظَھْرَہٗ طَبَقَۃً وَاحِدَۃً کُلَّمَا اَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاہُ

اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم رب اپنی کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان دیکھوگی **ف** ع ذکر کیا سیوطی نی اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالی کی دن قیامت کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک کو مردون وعورتون مین سی یہانتک کہ کہا ہی بعضون نی کہ منافقون اور کافرونکو بھی ہوگی پھر محجوب ہوجائینگے بعد اسکی تاکہ ہووی اونپر حسرت اور اسمین بحث ہی بسبب قول اللہ تعالی کی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نی اور اسی پر رویت جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولون اور صدیقون کو ہر امت مین سے اور مومن مردونکو بشر اس امت کے مین سی اور اس امت کی عورتونکی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکھینگے اور دوسرا یہہ کہ دیکھینگے اور تیسرا یہہ کہ دیکھینگے مثل ایام عیدونکی مین اور دونون مین اور فرشتونکی حق مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکھینگے اپنی رب کو اور دوسرا یہہ کہ دیکھینگے اوسکو اور جنات کی دیکھنی مین بھی خلاف ہی بعد ازان واسطے تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا **ت** کیا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکھنی آفتاب کے وقت دوپہر کھلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر اور کیا ضرر پہنچائی جاتی ہی بیچ دیکھنی چاند چودھوین رات کھلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر کہا لوگون نے نہیں یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہنچائی جاؤگی تم بیچ دیکھنے اللہ تعالی کی دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکھنے ایک کے اون دونون مین سے **ف** ح یعنی آفتاب ومہتاب کے

آفتاب و چاند کی دیکھنی مین قطعا ضر نہین پہنچا تو کہ وہان بہی ضر نہین پہنچائی جاینگے اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بہہ دیکھنی مالک کی ان
دونون مین بہی ضر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بہی نہین ہویگا اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ رویت کہ یہان مذکور ہی
غیر اوس رویت کے ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کی طرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکی کہ پوجتا
کے ہی خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی بتونکی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوسجگہہ مین بہی تا وقت فارغ ہونیکی حساب سی اور ثابت
ہونی جزا کی قسم ثواب و عقاب سی آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بہی کبہی امتحان جیسیکہ دنیا گہر امتحان کا ہی اور کبہی واقع ہوتی ہی
اوسمین بہی جزا جیسیکہ فرمایا و ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم (اور جو کچہ پہنچے تمکو مصیبت پس بسبب شامت اعمال اپنے ہاتہونکے) کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا چاہیی کہ پیچہی جاوی
ہر گروہ اوس چیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتون کو اور انصاب کو ف ع انصاب جمع
نصب کے ہی اور نصب اوس پتہر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب و طاعت کی اور جو چیز کہ کہڑی
کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتہر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہی ت مگر کہ گرینگی دوزخ مین ف ع یعنی اپنی انصاب و بت دوزخ مین
ڈالی جاوینگی اونکی ساتہہ پوجنی والی اونکی بہی ڈالے جاوینگے ت یہانتک کہ نہ باقی رہین گی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون مین سی اور بدون مین سے
آویگا اونکی پاس پروردگار عالمونکا ف ح ع اور تجلی کریگا اونپر ساتہہ قرب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کی طرف
قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بہی آیا ہی اور اعتقاد رکہتی ہین ہم اوسکا بی اسکے کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ جانتی ہین اوسکو حرکت و انتقال سی کہ آنی مین
ہوتا ہی جیسیکہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سے یا آویگا اونکی پاس حکم اوسکا جیسیکہ اشارہ کیا ساتہہ قول اپنی
کے ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسکی منتظر ہو ہر جماعت پیچہی چلی جاتی ہی اوس چیز کی کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای
پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تہی غیر اللہ کو کہ اونسی جدائی کر رکہی تہی ہمنی دنیا مین اوسحالت مین کہ بہت محتاج تہی
طرف اونکی اور نہ صحبت کی ہمنی ساتہہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اونکا اور لڑتی رہی اونسی اور انقطاع کیا
اونسی تیری خوشی کی لیی پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بی پرواہ ہین ہم اونسی اور وہ اور معبود اونکی سب دوزخ مین ہین
ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یون آیا ہی کہ پس کہین گی وہ عبادت کرنیوالی حق کی یہہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جاینگی ہم یہان سی یہانتک کہ
آوی ہمارے پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی جہ کہ پہچانین ہم اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانا ہی ہمنے اوسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سی اور تشبیہ سے
اور کیفیت سی اور جہت سی اور مانند اونکی سی پہچانینگی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہے کہ جو نتیجہ توحید
کا اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہی ت پس کہین گے وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سی ف ح ع کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کے
جاتا رہنا خوف و ہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہہ ہی کہ توقف کرین اور کچہہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت
معنی اور مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی کی یعنی باخلاص نہ واسطی دکہانی خلق کے
اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدی کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطی
بچنی کی تلوار سی اور لوگون کی ڈر سی اور دکہانی کی لیی مگر کہ کر دیگا اللہ تعالی پشت اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ بند ہڈیون کی نہین رہینگی کہ جس سے جہک سکی
اور سجدہ کری بلکہ یکسان مانند تختی کی ہو جاینگی جب چاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف کہا نووی نی کہ استدلال کیا ہی اس سے کہ منافقین بہی دیکہین گے

اللہ تعالی کو آخرۃ میں اور یہہ باطل ہی اسلیے کہ نہیں ہے تصریح اسمین انکی دیکھنی کی بلکہ اسمین یہہ ہے کہ وہ جماعت کہ اوسمین منافقین او مومنین ہونگی دیکھینگے
اللہ تعالی کو پہر امتحان کریگا سجدہ کرین جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کرسکیگا اور یہہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق
دیکھینگے اللہ تعالی کو **ثُمَّ یُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰی جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَیَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَیْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّیْحِ وَكَالطَّیْرِ وَكَاَجَاوِیْدِ الْخَیْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْسٌ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰی اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِی الْحَقِّ قَدْ تَبَیَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِلّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا یَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَیُصَلُّوْنَ وَیَحُجُّوْنَ فَیُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَی النَّارِ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِیَ فِیْهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِیْنَارٍ مِنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِیْنَارٍ مِنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْهَا خَیْرًا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَیَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَیُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ یَعْمَلُوْا خَیْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقِیْهِمْ فِیْ نَهْرٍ فِیْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ یُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَیٰوةِ فَیَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ فَیَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِیْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَیَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَآءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَیْرٍ قَدَّمُوْهُ فَیُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَیْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ**
پہر رکہا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگے یعنی انبیا اپنی امت کی
لیے واسطی طلب استقامت اور سلامتی اونکی جیسیکہ حدیث ابو ہریرہ مین کہ بعد اسکی ہی صریح آیا ہی یا الہی سلامتی سی گذار انکو سلامتی سی گذار انکو صراط سی تا دوزخ
مین گر نپڑین لیکن رہینگے مسلمان **ف** صراط سی طرح بطرح باندازہ عمل کی اور استقامت کے دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہی مثال صراط مستقیم شریعت کی ہے کہ بار یک
ہے شمشیر سے اور چلنا اوسپر دشوار ہی لیکن روشن ہی اور اسی معنی مین کہا گیا ہی **س** بکار عزیمت عجب مشکل و آسان ◦ چون جسر صراط است لیکن روشن
و باریک **ت** پس گذر ینگے بعضے مومن مانند جہپکنی آنکہ کے اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان مین چمکی اور بعضی مانند بادکی اور بعضی مانند پرندون کی اور بعضی مانند
گہوڑون تیز رو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضی مسلمان نجات پانیوالے اور سلامتی دیی گئی ہونگی آگ دوزخ سی یعنی صراط گذرینگی اور نہین پہنچیگا
اونکو کچہہ ضرر اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیی جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے دوزخ سی **ف** یعنی بعد عذاب کے نجات پاوینگے کہا ایک شارح نے جو کہ زخمی کیے
جاوینگے انکڑون سی پہر بہیجی جاوینگے طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی چہوڑی جاوینگے قید و طوق سی وہ زخمی بعد
اسکی کہ عذاب کیی جاوینگے ایک مدت **ت** اور بعضی پارہ پارہ کیی اور دہکیلی اور ہانکی جاوینگے آگ مین **ف** لفظ مکدوش شین معجمہ سی ہے اور مکدوس
سین مہملہ سی بہی روایت ہی ساتہہ اسی معنی کی اور مکدوس ساتہہ پیش میم اور زبر کاف و جزم دال کی اور زبر دال کی بہی آیا ہے یعنی باندہ کر اور قید مین کر
اور جمع کر کر ایک دوسری پر ڈالی جاوینگے دوزخ مین **ت** یہانتک کہ جب خلاص ہونگی آگ سی **ف** یعنی چہوٹینگی اور یہین پس حتی غایۃ ہی اسکی
گذرنے بعض کے صراط پر سی اور واسطی گرنی بعض کے دوزخ میں اور کہا طیبی نے کہ حتی غایۃ ہی مکدوش نے نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوش دوزخ مین
یہانتک کہ خلاصی پاوینگی بعد عذاب ہونے کی بقدر گناہون اپنی کی یا کسیکی شفاعت سی یا فضل سی اپنے جناب کی اور یہان سی معلوم ہوا کہ مومن

ہمیشہ عذاب میں نہیں رہینگی بلکہ نکلینگے آخر کو اوس سے اور شفاعت کرینگی اورونکی کہ جو ہنوز دوزخ سے نہیں نکلی ہیں لیے بسبب کثرت گناہونکی و
مبالغہ کرینگی سوال کرنی مین حق جل و علا سے ساتھ نکالنی اونکی جیسیکہ فرمایا ت پس قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے کہ نہیں ہے کوئی تم میں
سے سخت تر ازروی طلب و سوال جھگڑنیکے بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیے مومنونسی بیچ طلب و سوال کرنی اور جھگڑنی کی خدا تعالی
سے روز قیامت کے اپنی بھائیونکے لیے کہ آگ دوزخ میں ہیں ف ح یعنی تم اوس حق میں کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہے دشمن پر کسطرح مطالبہ و رد خواہ
بکوشش و مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بھائیونکی کہ دوزخ میں ہی رہی ہیں اور نکالنی اونکیکی اوس سے کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ و سوال کرینگی
جناب حق تعالی سے زیادہ تر اوس سے کرینگی ت کہینگے مومن ای پروردگار ہمارے تھی یہہ روزہ رکھتی ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتی یعنی ہمارے سے نماز اور
حج کرتی یعنی ہماری طرح پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتے ہو تم یعنی ساتھ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوینگے صورتین اونکی آگ پر +
ف ع یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتھ جلا دینی یا سیاہ کر دینی کی ایسا کہ پہچانی جاوین موہنہ اونکی حاصل یہہ کہ موہنہ اونکی دہلینگے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانی گی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتون سے ت پس نکالینگے بہت سی خلق کو اوس سے پھر کہینگی ای پروردگار ہمارے
باقی نہیں رہا آگ میں کوئی شخص اون لوگون مین سے کہ حکم کیا تونے ہمکو نکالنی کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہیں پس فرماویگا اللہ تعالی پھر جاؤ پس
جو شخص کہ پاؤ تم اوسکی دل میں مقدار دینار کے بھلائی سے پس نکالو اوسکو ف ع مراد بھلائی سے ایک چیز زائد ہے نری ایمان پر اسلیے کہ نرا ایمان جسکو
تصدیق کہتی ہیں وہ متغیر نہیں ہوتا اور یہہ تغیر جو ہے اوسچیز میں ہے کہ زائد ہے ایمان سے کہ وہ عمل صالح ہے یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرنی
ہے مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ ت پس نکالینگے وہ بہت سے خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکی دل میں مقدار آدہی دینار
کے ہی بھلائی سے پس نکالو اوسکو پس نکالینگے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اوسکی دل میں مقدار ذرہ کی کم
خیر سے پس نکالو اوسکو پس نکالینگے وہ بہت سی خلق کو پھر کہینگے وہ مومن ای پروردگار ہمارے نچھوڑا ہمنے آگ میں نیکی کو یعنی اہل نیکی سے اوس کسیکو
کہ اوسکی نیکی اور ذرہ اوس سے زیادہ اصل ایمان پر رکہتا تہا خواہ اعمال جوارح سے یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نی اور
شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نی اور شفاعت ان سبکی مخصوص تہی ساتھ اون لوگونکے کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ اصل
ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سے کہ رحمت کرتا ہے کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی چہا رہی ہے ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز کی مقابل
مین اثر رحمت اوسکی کی ہیچ ہے پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹہی دوزخ والون سے پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سے ایک جماعت کو کہ نہین کیے کوئی بھلائی کبھی
ف ع یعنی بھلائی زائد ایمان پر کہا نووی نے کہ یہہ لوگ وہ ہونگی کہ نرا ایمان رکہتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی شفاعت کا ت وہ
جماعت کہ تحقیق ہو گئی تہی دوزخ میں مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہو گی جنت کی دروازون پر کہا جاویگا اوسکو نہر الحیات پس
نکلینگے تروتازہ جیسیکہ نکلتا ہے یعنی اوگتا ہے اناج گھاس کا بیچ کوڑی کرکٹ کے کہ روبرو آجاتا ہے یعنی جیسی جلدی وہ تروتازہ نکلتا ہے ویسی ہی یہہ جلدی تر
وتازہ اور توانا نکلینگے پس نکلینگی مانند موتی کی پاک و صاف و روشن اونکی گردنون میں مہرین اور علامتین ہونگی یعنی تاکہ متمیز ہون
اونسی کہ بخشی گئین ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نے کہ مراد مہرون سے یہان کچہہ چیزین ہین سونی کی یا غیر اوسکی
لٹکائی جاوینگی اونکی گردنون مین تاکہ پہچانی جاوین وہ ت پس کہینگے اہل بہشت یعنی جبکہ دیکھینگی اونکو اور ظاہر ہو گی اونکی لیے یہہ
علامت یہہ جماعت آزاد کی ہوئی خدای مہربان کی ہیں کہ داخل کیا ہے اونکو بہشت میں بے سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کی یعنی عمل
باطن کی کہ آگی بہیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آزادون کو کہ تمہاری لیے ہے وہ چیز کہ دیکھی تمنے یعنی مقدار پہنچنی نظر کی جنت سے اور مانند اوسکی

یا تمہاری لیے ہی جو کچھ کہ دیکھا تمنے انعام واکرام یہانکا اور مانند اسکی ہی ساتھہ اسکی قسم حور و قصور سے نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نے **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِىْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِىْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا اور شفیعون کو یا ملائکہ کو اور یہہ ظاہر تر ہی جیسیکہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہو اوسکی دل مین برابر دانہ رائی کی ایمان سی پس نکالو اوسکو **ف** یعنی آگ سی کہا بعضون نی کہ احادیث سی ظاہر ہوتا ہی جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سی ہونگی وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل اور سی یا نیزکا فر جیسیکہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سی وہان پس یہہ مخالف ہی اجماع کی **ت** پس نکالی جاوینگی اسحال مین کہ تحقیق جل گئی ہونگی اور ہو گئے ہونگے کوئلہ پس ڈالی جاوینگی نہر حیوۃ مین پس اوگین گے یعنی تر و تازہ ہو جاوین گی جیسیکہ اوگتا ہی دانہ گہاس کا بیچ کوڑی رو کی کیا نہین دیکہتی ہو کہ تحقیق دانہ گہاس کا نکلتا ہی زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن ابی ہریرۃ** اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِىْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِىْ حَمِيْلِ السَّيْلِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق لوگون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکہین گے ہم اپنی پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کیے ابوہریرہ نی معنی حدیث ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون مین اختلاف ہی سوای ذکر کہولنی پنڈلی کی کہ ابوہریرہ کی حدیث مین نہین ہے اور کہا آنحضرت صلی یا ابوہریرہ نے بطریق مرفوع کی یعنی بجای اسکی کہ حدیث ابوسعید مین گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہہ عبارت کہ اوسکی معنی مین سی کہ قائم کیا جاویگا پل صراط درمیان دوزخ کے پس ہونگا میں اول دن شخصون کا کہ گذرینگے رسولوں مین سی ساتہہ امت اپنی کی اور کلام نہین کرنی کا اور مجال کلام کرنی کی نہین کہنی کا اوسدن یعنی اوسمقام مین کوئی سوای رسولون کی اور کلام پیغمبرون کا اوسدن یہہ ہوگا یا الہی سالم رکہہ سالم رکہہ اور دوزخ مین یعنی اوسکی طرفون مین آنکڑی ہونگی مانند کانٹی سعدان کے کہ نام ایک گہاس خاردار کا ہی نہین جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سی اچک لیلی لوگون کو بسبب بُری عملون اونکی کی پس بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہلاک کیی جاوینگے بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اون مین سی ٹکڑی ٹکڑی کیی جاوین گی یعنی آنکڑون سی گوشت ٹکڑی ٹکڑی ہو جاوین گی اور زخمی ہونگے اعضا اونکی پہر نجات پاوینگی **ف** یعنی آگ مین پڑنی سی پس کافر ہلاک ہوگا اور نجات نہین پاویگا اور فاسق پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پہر نجات پاویگا **ت** یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سی درمیان بندون اپنی کی یعنی ساتھہ اوس چیز کی کہ مستحق ہے ہر ایک جزا عمل اپنی کا اور چاہی گا کہ نکالی آگ سی جسکو کہ چاہیگا کہ نکالی اوسکو اون لوگون سی کہ گواہی دیتی ہین یہہ کہ نہین کوئی معبود بحق سوای خدا کی اور محمد بہیجے ہوئے اوسکی ہین فرماویگا فرشتون کو کہ نکالین اوسکو کہ پوجتا ہی خدا کو یعنی ایمان کہا اوسکی معبودیت پر بغیر اوسکی پس نکالینگے فرشتی اونکو اور پہچانینگے اونکو ساتہہ نشانون سجدون کی اور حرام کیا ہی اللہ تعالی نی آگ دوزخ پر یہہ کہ کہا دی نشان سجدون کا پس تمام ابن آدم کو کہا دی گی آگ مگر نشان سجدون کو

ف ع کہا نووی نے ظاہر اس حدیث سے یہہ ہے کہ آگ نہیں کہاتی کل تمام اون اعضا کو جنسے سجدہ کرتی ہین کروہ سات ہین پیشانی اور دونون ہاتہہ اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نے کہا پیشانی ہی مراد ہے اور مختار قول اول ہی ہے **ت** پس نکالی جاوینگی آگ سے اسحال مین کہ سوختہ اور سیاہ ہوگئی ہونگی پس ڈالا جاویگا اونپر آب حیات کا **ف** ع اور راوی گزرا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات مین پس یہہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کے ہو **ت** پس اوگین گے وہ جیسے اوگتا ہے دانہ گہاس کا بیچ کوڑے رو کے **وَيَبْقَى** رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلْ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کے اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سے بہشت کے داخل ہونے مین متوجہ کیے ہوگا مونہہ اپنا طرف دوزخ کی پس عرض کریگا اے پروردگار میرے پہیر مونہہ میرا آگ دوزخ سے اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نے یعنی بسبب جلنی دوزخ کے اوسمین اب رہ سکتا ہے کہ آگ دوزخ کی بیخ لفسہ بو لی ہے اور جلا دیا مجکو شعلون اور تیزی گرمی اوسکی نے پس فرما دیگا اللہ تعالی کہ توقع ہے تجہسے کہ اگر کرون مین یہہ یعنی پہیر دون مونہہ تیرا آگ دوزخ سے مانگے تو سوای اسکے اور کچہہ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچہہ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پہیر دیگا اللہ تعالی مونہہ اوسکا آگ سے پس جبکہ پہیر دیگا اللہ تعالی مونہہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہے گا خوبی اور تازگی دیکہکر چپ رہیگا اوسوقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا اے رب میرے آگے لیچل مجکو طرف دروازہ بہشت کی پس فرمادیگا اللہ تعالی تبارک کیا نہین دیے ہے تو نے عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تو نے کہ مونہہ میرا دوزخ سے پہیر دے پس کہیگا اے رب میرے نہ ہوون مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا **ف** ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق سے کہ مین محروم رہون بہشت کے داخل ہونے سے کہ نہین تو باہر پڑا رہون اور اور اندر رہنے والے اگر بہشت کے اندر نہ جاون تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازے پر جا بیٹہون **ت** پس فرما دیگا اللہ تعالی توقع ہے کہ اگر دیا جاوے تو اسکو یعنی بہشت کی دروازے پر لیجایا جاوے تو سوال کرے تو اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ قسم عزت تیری کی نہین مانگنے کا مین تجہسے سوای اسکی **ف** ح اگر کہا جاوے کہ کیون عتاب نہین کرینگا پروردگار اوسپر اور پہر توڑنے قسم و عہد کی جواب اسکا یہہ ہے کہ حال اوسکا مجنون کا سا ہوگا اور وہ اوسمین معذور ہے یا یہہ کہ وہ گہر تکلیف کا نہین ہے تا مواخذہ ہو پس ہوگا بندہ اپنی پروردگار کو امن دینے ہی جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس آگے لیجا دیگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کے پس جبکہ پہونچیگا اوسکی دروازے پر پس دیکہیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اوسمین ہے

رونق وخوشی سی یعنی بسبب دیکہنی خوشی کی چیزون کی قسم حور وقصور وغیرہ سی پس چپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پہر عرض کریگا ای رب میری
داخل کر مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک تعالی ہلاکی ہو جیو تجکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہد شکن ہو فاسی تو اپنی عہد وپیمان کیا نہین دی تونی عہد و
پیمان یہہ کہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی دیا گیا پس تو عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنی کا **ف** ع اگر کہی تو کہ یہہ جواب کیونکر مطابق ہو اس
سوال کے کہ کیا نہین دی تونی الخ جواب یہہ کہ گویا اوسنی کہا ای رب میری دی مینی عہود ومیثاق ولیکن تامل کیا مینی تیری کرم اور عفو ورحمت مین اور اس آیۃ
مین لا ییاسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون اون کفار سی کی ناامید ہولی تیری رحمت سے اور طمع کی مینی تیری کرم او روسعت رحمت میلا
مین مانگا مینی تجہسی یہہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اس قول سی جیسیکہ فرمایا **ت** پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سے یعنی بسبب کلام ودعا
اوسکیکی پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پہر فرماویگا خداتعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچہہ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع
ہو گی اور نہایت کو پہونچے گی آرزو اوسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر جنس سے جو کچہہ چاہتی ہی پس آویگا پروردگار اوسکا اسحالت مین کہ یاد دلا
دیگا اوسکو تو یہانتک کہ جب ہو چکین گے آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ یعنی جو کچہہ کہ چاہا تونی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی یعنی از
راہ تفضل کی اور ابوسعید کے روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکی کمیت مین اور
اس سے رفع ہوجاتی ہی تدافع او رفع ہوتا ہی تمانع نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وعن** ابنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اٰخِرُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ رَجُلٌ فَھُوَ یَمْشِیْ مَرَّۃً وَیَکْبُوْ مَرَّۃً وَتَسْفَعُہُ النَّارُ مَرَّۃً فَاِذَا جَاوَزَھَا الْتَفَتَ اِلَیْھَا فَقَالَ تَبَارَکَ
الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ شَیْئًا مَّا اَعْطَاہُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَتُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ
مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلْاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِھَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَیْتُکَھَا سَاَلْتَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ
لَا یَا رَبِّ وَیُعَاھِدُہٗ اَنْ لَّا یَسْاَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ
مِنْ مَّائِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ ھِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰی فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِھَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا
لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاھِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ لَعَلِّیْ اِنْ اَدْنَیْتُكَ
مِنْھَا تَسْاَلُنِیْ غَیْرَھَا فَیُعَاھِدُہٗ اَنْ لَّا یَسْاَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ
مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّائِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّۃِ ھِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَیَیْنِ فَیَقُوْلُ رَبِّ
اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہٖ فَلْاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِھَا لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاھِدْنِیْ اَنْ
لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَھَا قَالَ بَلٰی یَا رَبِّ ھٰذِہٖ لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ
یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَاِذَا اَدْنَاہُ مِنْھَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْخِلْنِیْھَا
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصونکا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس چلیگا ایکبار
اور موں‌ہہ کی بل گریگا ایکبار اور نشان ڈالی گی اوسکی آگ ایکبار اسطرح کہ پہونچیگی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسمین اور متغیر ہوگا رنگ
اوسکی جلد کا جلین گی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکہیگا طرف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ
نجات دی مجکو تجہسی قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خداتعالی نی وہ چیز کہ نہین دی کسیکو اگلی پچہلون مین سی **ف** ع یہہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہاویگا
کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسیکو عالیشان سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہو کہ وہ نہین دیکہین کا کسیکو ہم شریک اپنا آگ سی نکلنی مین اور

نہین جانتی کا کہ نیک چلین مین ہین جنت مین **ت** پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا بہی ہوگا پس کہیگا وہ شخص ای
پروردگار میرے نزدیک کر مجکو اس درخت سی تا منتفع ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین اور پیون مین پانی سی کہ اوس درخت کی نیچی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ای
بیٹی آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجکو یہہ تو پہر مانگی تو مجہسی اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار کی سوال
نہین کریگا سوای اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکہیگا اور ملامت نہین کریگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوسکیگا اوسکو اوسپر پس
نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سی پس بیٹہی گا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی
لیے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سی یعنی اسلیے کہ چاہی گا اوسکی لیے ترقی ادنی سی طرف اعلی کی پس کہیگا ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو
اوس درخت کے تا پیون مین اوسکی پانی سی اور بیٹہون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرونگا مین تجہسی غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی ای
بیٹی آدم کی کیا عہد نہ کیا تہا تو نی مجہسی یہہ کہ سوال نہ کریگا تو مجہسی غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ یہہ اگر مین نزدیک کر دون تجکو
اوس سی سوال کری تو مجہسی غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سے یہہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکہیگا ایسی
چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے پس بیٹہیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی
لیے ایک اور درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچہا ہوگا پہلی دونون درختون سی پس کہیگا وہ ای رب میری نزدیک کر مجکو اوس درخت سی
تاکہ بیٹہون مین اسکی سایہ مین اور پیون مین اسکی پانی سی نہین مانگونگا مین تجہی غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا تہا تو نی مجہسی
یہہ کہ نہ مانگیگا مجہسی غیر اوسکی کہیگا وہ ہان ای رب میری نہین سوال کرونگا مین تجہی غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکہیگا
ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی **ف** حاصل یہہ کہ ہر بار درخت دکہائینگے بہتر پہلی سی اور وہ
طلب کریگا قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب لی صبری اوسکی دیکہیگا
معذور رکہیگا اوسکو تیسری درخت تک **ت** پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سی سنیگا آوازین بہشتیون کی کہ اپنی بی بیون اور یارون
سے کلام کرتی ہونگی پس کہیگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین **فَيَقُولُ** يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ يُعْطِيَكَ الدُّنْيَا
وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا
مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ
وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هُوَ لَكَ
وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ
فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ
پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیٹے آدم کی کونسی چیز پہیر دیگی تجہکو مجہسی یعنی تیری سوال و خواہش سی کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہہ
دونون تجکو جگہہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی کہیگا وہ بندہ یعنی ازراہ نہایت خوشی کی کہ ای پروردگار کیا ٹہٹہا کرتا
ہے تو مجہسے یعنی کیا کیا ہی تو نے مجکو محل ٹہٹہے کا حال آنکہ تو رب العالمین ہے پس ہنسی ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچہتی ہو تم مجہسی کہ کس سبب سے ہنسا مین پہر

پوچھا لوگوں نے کہ کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعود نے کہ اسیطرح ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نے کہ کیوں ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا
کہ ہنسا میں بسبب ہنسی پروردگار عالمین کے اوسوقت کہ کہا اوس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسی حال آنکہ تو پروردگار عالمین ہے **ف ع** مراد اللہ تعالی
کے ہنسنے سی کمال راضی ہونا بندی سی ہی اور ہنسنا آنحضرتؐ کا اور راہ تعجب و سرور کے تہا بسبب دیکھنی کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف و سکی کی اپنی بندہ گنہگار
پر اور ابن مسعود ہنسے بسبب پیروی آنحضرتؐ کی اور خوشی کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق میں نہیں ٹھٹھا کرتا ہوں تجہسی اور جانتا ہوں کہ تو لایق اس
عطا کی نہیں ہی لیکن میں دیتا ہوں تجکو اسلیے کہ میں اوس چیز پر کہ چاہتا ہوں قادر ہوں نقل کی یہہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ابو سعید خدری سی مانند
اسکی ہی مگر تحقیق ابو سعید نے نہیں ذکر کی یہہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصریني منك آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت میں یہہ اور یاد دلا
اور سکہاویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ مانگ لیسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئیں اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچھ کہ آرزو کی
تو نے وہ تیری لیے ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرتؐ نے پہر داخل ہوگا وہ اپنی گہر میں کہ بہشت میں ہی پس آوینگی اوس پاس دو بیبیاں اوسکی
حور عین سی **ف ع** حور جمع حوراء کی ہی یعنی عورت سفید رو کی اور عین جمع عیناء کی یعنی کلاں چشم کی **ت** پس کہینگی سب تعریف واسطی اللہ کی
کہ پیدا کیا تجکو واسطی ہماری اور پیدا کیا ہمکو واسطی تیری یعنی اس گہر میں کہ نہیں ہے موت اسمیں فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی
سی کہ نہیں دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کی کہ دیا گیا میں یعنی یہہ کہا بسبب مطلع ہونی اوسکی کی غیر کی دینی پر **وعن** انس ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال ليصيبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبة ثم يدخلهم الله الجنة بفضل رحمته فيقال لهم
الجهنميون رواه البخاري اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہنچیگی مسلمانونکو جو ہونگی علامت اور اثر
آگ دوزخ سی کہ متغیر کریگا اونکی مونہونکو بسبب گناہونکی کہ کیے تہی اونہوں نے وہ گناہ واسطی عذاب کی گناہونکی سزا میں پہر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی
بہشت میں بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگونکو جہنمی نقل کی یہہ بخاری نے **ف ح** بسبب داخل ہونی اونکی دوزخ میں اول
بار اور یہہ اونکی تحقیر و تنقیص کے لیے نہیں کہینگے بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کے کہینگے تا شکر نعمت کریں اور خوشحال و مسرور رہوں **وعن**
عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج قوم من النار بشفاعة محمد فيدخلون الجنة ويسمون الجهنميين
رواه البخاري وفي رواية يخرج قوم من امتي من النار بشفاعتي يسمون الجهنميين اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
نکالی جاویگی ایک قوم آگ سی بسبب شفاعت آنحضرتؐ کی پس داخل ہونگے بہشت میں اور نام رکہی جاوینگے جہنمی نقل کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت
میں یوں آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت میں سے آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکہا جاویگا اونکا جہنمی **وعن**
عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعلم اخر اهل النار خروجا منها واخر اهل الجنة دخولا رجل يخرج
من النار حبوا فيقول الله اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملاى فيقول يا رب وجدتها ملاى فيقول اذهب
فادخل الجنة فان لك مثل الدنيا وعشرة امثالها فيقول اتسخر مني او تضحك مني وانت الملك فلقد رايت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه وكان يقال ذلك ادنى اهل الجنة منزلة متفق عليه
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں البتہ جانتا ہوں آخر دوزخیونکا ازروی نکلنی کی اوس سے اور آخر
بہشتیونکا ازروی داخل ہونی کی بہشت میں ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سی گہٹنوں چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت میں
پس آویگا وہ بہشت میں پاس قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال میں یعنی اللہ تعالی بایں صورت دکہاویگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی لوگونسی

اور اوسمین جگہہ نہین ہے پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری پایا مینی بہشت کو بہرا ہوا لوگونسی یعنی او رمیری لیی اوسمین جگہہ نہین ہے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیری لیی ہی مانند مسافت دنیا کی اور دہ چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار سی کہ کیا ٹہٹہا کرتا ہی تو مجہی یا کہ کہیگا کیا ہنستا ہے تو مجہے حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہین کہ پس تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے آپ یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کے اور تہا کہا جاتا کہ یہہ شخص دلی اور کمتر بہشتیو کا ہوگا مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف ع** ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کلام تہا ان کا یا اونکی بعد کسی راوی کا ہی پس معنی یہہ کہتی کہتی صحابہ یا سلف یہہ کلام مذکور **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْھَا رَجُلٌ یُّؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرَاھَا ھٰھُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیونکا داخل ہونی مین بہشت کے اور آخر دوزخیونکا نکلنی مین اوس سی ایک شخص ہے کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کے پس کہا جاویگا یعنی فرشتونکو کہ ظاہر کرو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اور چہپا رکہو اوس سی بڑی گناہ پس ظاہر کیی جاوینگی اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاویگا کہ کیا تو نی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا اور ایسا یعنی برے اعمال مین سی اور کیا تونی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی ترک طاعات مین سی پس کہیگا کہ ہان کیا مینی فلانی فلانی روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑی گناہ ہونسی کہ مبادا عرض کی جاوین اوسپر یعنی اسلیی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جائیگا اوسکو کہ تیری لیی جگہہ ہر بدی کی نیکی ہی **ف ع** ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ تبدیل ہوگی اوسکی لیی ازراہ فضل وکرم کی رب الارباب کے طرف سی **ت** پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کین ہین مینی بہت سی چیزین یعنی گناہ کبیرہ کہ نہین دیکہتا مین اونکو یہان یعنی نامۂ اعمال مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتی ہین اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیاں آپ کی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِھِمْ اِلَی النَّارِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا قَالَ فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انس سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالی جاوینگی آگ سی چار آدمی یعنی یہہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلینگے دوزخ سی پہر لائی جاوینگی روبرو خدا تعالیٰ کی پہر حکم کیا جائیگا اونکی پہر بہیجنیکا طرف دوزخ کی پس پہر کر دیکہیگا ایک اونمین سی پس کہیگا ای پروردگار میرے تحقیق امید رکہتا تہا مین کہ جب نکالیگا تو مجکو پہر نہین بہیجیگا تو اوسمین فرمایا آنحضرتؐ نی پس نجات دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ اوس سی اور پہر نہین بہیجیگا اوسکو آگ مین **ف ح** یہہ نکالنا اور پہر بہیجنا اور نجات دینا واسطی اظہار امتحان اور منت رکہنی اونکی کی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چہوڑ دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ اسی قیاس پر اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگی اور ذکر چار کا بطور تقدیر وتمثیل کی ہی یا وہ مراد جماعت ہی واللہ اعلم **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ کَانَتْ بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی

اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاص کیے جاوینگی مسلمان آگ دوزخ سی یعنی پار کیے جاوینگے اور پل صراط کی کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہی پس لا لیا جاویگا واسطی بعض انکی بعض سی حقوق کا کہ تہی درمیان انکی دنیا مین یہانتک کہ جب پاک کیے جاوینگی لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سی اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کے داخل ہونیکا **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ رلانا مومنونکا دوزخ میں اونکی پاک و صاف کرنیکی لیے ہوگا تا پاک و صاف کرکر بہشت مین کہ مکان اونکی خلود کا ہی درلاوینگے نہ بطریق غضب و عداوت کی جیسیکہ دنیا مین بسبب مصیبتوں اور بیماریوں کی کفارہ گناہونکا کرتی مین بعضوں کے لیے اسی طرح بعضی گناہ ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کے اونسی پاک ہونگی اور بعضوں سی بسبب شدت سکرات موت کی اور بعضوں سے بسبب عذاب قبر کی اور بعضی گناہ ہین کہ سوا آگ دوزخ کی اون سے پاک نہین ہوتی جیسیکہ سونا اور چاندی بغیر گلانی کی صاف و پاک نہین ہوتا **ت** یعنی قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھ مین ہے کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننی والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا **ف** ح یہہ اشارہ ہی طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کی بعد از پاک و صاف ہونی کی گناہوں سی اور طرف اسکی کہ جب دنیا مین بسبب نفحہ توفیق کی ساتہہ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی ہدایت پائی تو آخرت مین بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگی **ت** نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہہ بیٹہنی اوسکیکی آگ سی کہ اگر بدی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی اور یہہ دکہانا جگہہ کا دوزخ مین اسلیے ہوگا کہ تا زیادہ کرین شکر بہت پاوین ثواب اوسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکہائی جاویگی جگہہ بیٹہنی اوسکیکی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی تا ہووے یہہ دکہانا اوسپر حسرت و ندامت اور زیادتی ہو عذاب **ت** نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جاوینگی بہشتی بہشت مین اور جاوینگی دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت ح بعضی روایتون میں آیا ہی کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کے یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کی پہر ذبح کیجاوے گی پہر پکاریگا پکارنیوالا اے بہشتیون نہین ہے بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہی بلا موت اور اے دوزخیون نہین ہے بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگی بہشتی خوشی طرف خوشی اپنی کی کہ رکہتی تہی اور زیادہ کرینگی دوزخی غم طرف غم اپنی کی کہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُوْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

روایت ہی ثوبان سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سے عمان بلقا تک **ف** ع عدن عین اور دال کی زبر سی نام ایک شہر کا ہی یمن کے شہروں مین سے قریب دریای ہند کی اور عمان ساتہہ پیش عین اور تشدید میم کی اور بلقا زبر بے اور جزم لام اور قاف ممدودہ سی شہر ہی شام مین اور عمان موضع ہی اوسمین اور معنی یہہ ہین کہ مقدار وسعت میری حوض کی عرض مین اتنی ہی کہ جتنی مسافت ان دونون جگہون مین ہے دنیا مین اور حوض کی مقدار میں حدیثین مختلف آئی ہین کسی مین ہی بین ایلہ اور صنعا کی اور کسی مین دو مہینی کی مسیرت آئی ہی

وغیر ذالک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کے ہی نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی **ت** پانی اوسکا دودہ سی زیادہ سفید ہی اور شیرین زیادہ ہی شہد سی اور آبخورے اوسکی بقدر گنتی ستارون آسمان کے جو کوئی پیویگا اوس مین سے ایکبار پیاسا نہین ہونیکا بعد اوسکی سبسے پہلی لوگ کہ اوترینگی وسیراب ہونیکی لیے فقرا مہاجرین ہونگی **ف** یعنی بسبب پیاس ظاہری و باطنی اپنی کی جیسا کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو حکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسی قیاس پر بہت پیاسی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ ور مراد مہاجرین سی وے ہین کہ جنہون نے ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکی ہین اور وہ بین کی حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کر کر اپنی وطن اصلی سی گئی کے یا مہینی زاد اللہ شرفہا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنی مال جاہ کی و مشغول ہوئی علم و عمل مین رضا کی تو کیلیے **ت** ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کی و میلی ہین کپڑے ایسی ہین کہ نہین نکاح کیے جاتی عورتون نعمت والیون سی یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سی مقبول نہون اور نہین کہولے جاتی اونکی لیے دروازے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اگر کہڑی ہون بالفرض والتقدیر دنیا دار کی دروازے پر اور طلب اذن کرین تو نہ کہولا جاوے اونکی لیے دروازہ یہہ کنایہ ہی نہ التفات کرنی سی طرف اونکی ضیافت اور انواع دعوات مین وعن زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَةٍ أَوْ ثَمَانَمِائَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر مین پس اوترے ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی اصحاب حاضرین سے کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکھ جزو مین سے بنسبت اون لوگون کی کہ آوینگی میری پاس حوض پر کہا کسی نی زید بن ارقم کو کہ کتنی تہی تم اوسدن کہا زید بن ارقم نی کہ تہی ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مراد اس سی تحدید اور تعیین نہین ہے بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ بمراتب غیر محصورہ زیادہ انسی ہونیکیلیے کہ ظاہر یہہ ہے کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتھ بعضون کی اونمین سی واللہ اعلم وعن سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ــــ اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی ہوگی امت واسطی اوسکی حوض پر اور تحقیق انبیا فخر کرینگی آپس مین کہ کونسا اون مین سی بہت زیادہ ہی از روی امت کے وارد ہونیکی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر اونکا از روی آنیوالون کی میری حوض پر **ف** یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سی اور یہہ یقین ہی اور لفظ رجو کہ متضمن معنی شک و تردد کو ہی بسبب تواضع کی کہا **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وعن أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست کی مینی آپ سی یہہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کے یعنی شفاعت خاص اس امت مین سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کہا مینی کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈہونڈون مین آپ کو اور کہان پاؤن آپ کو فرمایا کہ ڈہونڈنا مجکو اول زمانی ڈہونڈنی میری مین پل صراط پر کہا مینی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈہونڈہون آپکو فرمایا پس اگر وہان نپاوے تو تو ڈہونڈہنا مجکو نزدیک میزان کی کہا مینی اگر نہ پاؤن مین آپکو نزدیک میزان کی تو کہان ڈہونڈہون آپ کو فرمایا پس

ڈھونڈھنا مجکو نزدیک حوض کے پس تحقیق مین نہین چھوڑونگا ان تین جگہونکو **ف** ح یعنی کبھی یہان ہون وکبھی وہان چونکہ کاروبار شفاعت اونکی ان جگہونمین ہوگے مین اونکی کارپردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اسحدیث مین اور حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسرے فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ نے آنحضرت صلعم سی پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل وعیال کو روز قیامت کے فرمایا ان تین جگہون سے کوئی کسیکو یاد نہین کرینگا جواب اسکا یہہ ہے کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد کرینگی حضرت کسیکو غائبین سے ان جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہہ محمول ہے اونپر کہ جو حاضر ہونگی حضرت کے امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرینگی اور طیبی نے یہہ جواب لکھا ہی کہ حضرت عائشہ کو جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی تہین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹہین اور عمل اور جدوجہد سی باز رہین جیسیکہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہی کہ مین مالک نہین ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہپر نکرو اور الس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت ومحنت اوسدن کے کہ نہایت سخت ہے اور درجہ شفاعت حضرت کے لیے ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کے رعایت فرمائی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَضَايُقِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسٰى عَلَى أَثَرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود رضی سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی کہ حق تعالی نے جسکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی آپ سی اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت صلعم نے یہہ دن کہ پہنچونگا مین اوسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسیکہ آواز کرتا ہی زین نیا چمڑی کا تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کے **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین سات آسمان اور سات زمینین بہ نسبت کرسی کی مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس اسحدیث مین جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب فہم عرف کی نہ تحدید وتعین اوسکی مقدار کی ہی جیسیکہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا السموات والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکیکا ہی کہ مشابہت دینی اوسکی سی ساتھہ زین کی اور آواز کرنی اوسکی سی بسبب تنگی کی پیدا ہوا تہا اور یہہ حدیث قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت وحکم اوسیکا ہی اور معنی مفردات کلام کی یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہی کہ اوسپر بیٹھی اور حکم رانی کری یا کرسی عالم سی کہ اوسپر افادہ اور افاضہ علوم ومعارف کا کری **ت** اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اون شخصونکا کہ لباس پہنائی جائینگی ابراہیم فرماویگا اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین سی پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کی **ف** ح سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور معلوم ہوا یہہ کہ یہہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیم افضل ہین آنحضرت صلعم سی بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت صلعم کی ہوگی یا یہہ کہ یہہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی یہی کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت صلعم لباس پہنی اوٹہینگی ظاہر مین یہہ منافات رکہتا ہی حضرت کے قول سی کہ فرمایا پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ آنحضرت صلعم لباس پہنی اوٹہینگی اور باوجود اسکی انبیاء صلواة

اللہ علیہم کی ساتھہ ہی لباس دیے جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کی تب پہر کہڑا ہونگا مین دائین طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگی مجہ اگلی پچہلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو جواب یہہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب اس پر قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا اول وہ وقت کہ ہوگا اوسمین مقام محمود اور بیان کیا اوس کی ہولونکا کہ نفسونمین بڑی معلوم ہو پہر اشارہ کیا طرف جواب کی ساتھہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین اھ اور حاصل جواب یہہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہوگی اوسمین حضرتؐ دائین طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولوں اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوسکی یہہ کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہہ سلامت رکہہ ف ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کی زیر سی علامت جنگ مین اور سفرمین اور یہہ کلمہ علامت مسلمانونکی ہی دن قیامت کے کہ اوس سے پہچانی جاوینگی اور ہر امت بمتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنی کی اسکو کہینگی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ کلمہ مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علماء عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولوں کی اور روایت کیا ابن مردویہ نی حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جائینگی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عائشہ سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کے قیامت کی اندہیریون مین یہہ ہوگا لا الہ الا انت تمام نقل یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی گناہ کبیرہ کرنیوالونکی لیے میری امت مین سی ف ع یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنی کی کبائر سی خاص میری ہی امت کی لیے ہوگی نہ اور امتیون کی لیے اور کہا طیبی نی کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطی نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سے اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور اتقیا اور صلحا کی ہی اور اہل سنت کی نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیۃ سی یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین اسقدر آئی ہین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہنچتی ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اوپر اور منکر ہین شفاعت کے خوارج اور بعضی معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہے ہماری نبی صلعم کی ساتھہ اور وہ یہہ ہے کہ رحمت دینگی حضرتؐ لوگونکو موقف کی ہولونسی اور دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کے اور یہہ بہی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے اور تیسری شفاعت اوس قوم کی لیے ہوگی کہ لائق ہونگی دوزخ کی پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہمارے نبی صلعم جنکی لیے اللہ تعالی چاہیگا اور چوتہی اونکی حق مین کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگار مومنین سے پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتون اور بہائی مسلمانونکی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہی بیچ زیادتی درجات کے بہشت میں اہل بہشت کیلیے روایت کیے یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کیا ابن ماجہ نی جابر سی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کے سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس

مختار کیا مجکو بیچ اسکے کہ داخل ہووے آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سبکی لیے پس اختیار رکہی مینے شفاعت کرنی یعنی واسطے بہت اجابت کی تاسب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اوسسے باہر نہ رہے جیسیکہ فرمایا او وہ شفاعت ثابت ہی اوسکی لیے کہ مری اسحال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتہہ اللہ کے کسیکو یعنی سب مومنونکی لیے نقل کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ داخل ہونگی بہشت مین بسبب شفاعت کرنی ایک شخص کے یعنی شخص بزرگ کی میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سے قوم کہ ایک قبیلہ ہی نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سی اتنی آدمی بہشت مین جائین گی تو دیکہا چاہیے کہ کتنی اچہی لوگ ہونگی میری امت مین اور سب شفاعت کرینگی پس بہت سے لوگ اونکی شفاعتون سی بہشت مین جاوین گی اور بعضون نے کہا کہ یہہ شخص حضرت عثمان رض ہونگی اور بعضون نے کہا اویس قرنی اور بعضون نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہہ قریب تر ہی ت نقل کیا یہہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق امت میری سے یعنی بعضی افراد امت سے جیسے علما اور شہدا اور صلحا وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتونکی اور بعض اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی قوم اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کے بیٹونکو کہتی ہین ت اور بعض اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کے قوم عصبہ تحقیق بیچ اوسکے جزم صادی دس سے چالیس تک ت اور بعض اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کے یہانتک کہ داخل ہوگی اسطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کیا یہہ ترمذی نے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا عز و جل نے وعدہ کیا مجسے یہہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت میں سے چار لاکہہ بلا حساب یعنی بے حساب و کتاب کے بے سابقہ عذاب کے پس کہا ابو بکر رض نے زیادہ کیجیے ہمکو یا رسول اللہ یعنی زیادہ مانگیے اللہ تعالی سے اور چاہیے اوسسے کہ زیادتی کرے ہمین یا زیادتی کی ہمیں خبر دیجیے مین او سچیز سے کہ وعدہ کیا ہی تمسے پروردگار نے قوم اور پہلی گذرا کہ ستر ہزار ہونگی اور ہر ہزار کی ساتہہ ستر ہزار ہونگے اور تین لپین ت فرمایا آنحضرت نے اور زیادتی اسپر اسطرح پس واسطے بیان ہکذا کی لپ بنائین دونون ہاتون سے اور جمع کیا دونون ہاتون اپنی کو ف ع یعنی جیسیکہ وقت دینی کی کرتی ہین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ حکایت ہے فعل حق سبحانہ کی چنانچہ پہلی کہا ہی شارح نے کہ بیان کی یہہ مثل لپ بہانی کی اپنی کہ شان لپ بہنی والی کی یہہ ہے کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی ہے تو دونون ہاتونسی لپ بہر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بہرنا کنایہ ہی مبالغہ سی بہت دینی مین والا ونان نہ ہتیلی ہی اور نہ لپ ت یہر کہا ابو بکر نے کہ زیادہ کرو ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی ہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتون سے پس کہا عمر نے کہ چہوڑو ہمکو اے ابو بکر یعنی تا عمل کرین اور ربے خوف عذاب کی جد و جہد کرین بیچ نیکی اور باعتماد کرم الہی کی عمل سے باز نرہین پس کہا ابو بکر نے نہین حرج تیرا اے عمر کہ داخل کرے اللہ ہم سبکو بہشت مین پس کہا عمر نے کہ تحقیق اللہ عز و جل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار

کر سکتا ہی یعنی پس احتیاج تکرار سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سچ کہا عمر نی فتح کہا ہی علما نی کہ جو کچھ ابو بکر
رض نی کہا قبیلہ محتاجگی اور سکینت و نیازمندی سی ہی اور قول عمر رض کا قبیلہ رضا و تسلیم سی اور آنحضرت نی جو اول جواب نہ دیا ابو بکر کو ساتہہ اوسکی
کی کہ عمر نی کہا اور دوبارہ تصدیق عمر کی کی سو یہی کہ بشارت کو دخل عظیم ہے عمل توجہ مین اور کلام عمر کا ہی بشارت ہی ملک عظیم تر اوسی پس حال
دونو کا ایک سے ہوگا فافہم ت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُفُّ
اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً
وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی اوسی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صف باندہ کر کہڑی کیے جاوینگے یا صف باندہ کر کہڑی ہونگے دوزخی یعنی گنہگار
اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کے یعنی علما اخیار اور صلحا ابرار کی ہیئۃ مسکین و سائلین کی اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا اونپر ایک شخص
بہشتیون مین سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سے اوس بہشتی کو اے فلانے یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مینی تجکو
ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مینی تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس
داخل کریگا اوسکو بہشت مین ف ع یعنی سبب ہوگا اوسکی دخول کا اور اس سے معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی
کی دنیا مین کرینگے تو نتیجہ اوسکا پاوینگے اور اونکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوینگے کہا مظہر نے کہ اسمین رغبت دلائی احسان کرنی پر
مسلمانون کے خصوصا صلحا کے اور اونکی ہمنشینی کرنی پر اور محبت پر کہ اونکی صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا
فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ
رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّ
سَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ
فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ
لَكَ رَجَاؤُكَ فَيُدْخَلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سے کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا
اونکا یعنی رونا و جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سی کہ نکالو ان کو پس فرماویگا اللہ تعالی اونکی
کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگے کہ کیا ہمنی یہہ یعنی چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنی اپنی کہ تو دوست رکہتا ہے اوسکو کہ التجا کریں تجسی فرماویگا اللہ
پس تحقیق رحمت میری تمہارے لیے یہہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہی تم آگ مین ف ع اگر کوئی کہے کہ کیون کر آگ مین پڑنیکو ملا کیا رحمت پر جواب یہ ہے
کہ یہہ قبیلہ حمل کرنے سبب کے سی ہی مسبب پر اور تحقیق اوسکی یہہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تہا اونہون نے دنیا مین امر الہی کے فرمانبرداری کہ نہین حکم کیے جاوینگے وہان مگر
فرمانبرداری کرین ہمین کہ اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطی آگاہ کرنی اونکی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمانبرداری پر تب پس ڈالیگا ایک اونکا اپنی
تئین آگ مین یعنی بسبب جلدی کرنے کے اوپر بندگی اور طلب رضائی مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹھنڈا اور سلامت فح جیسی حضرت ابراہیم پر کی اسی سلیم
ہوا کہ جو کوئی بلا و محنت و مصیبت مین بطریقہ رضا و تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کرتا ہے الم اوسکا اوسکو نہ پہنچے ت اور کہڑا رہیگا دوسرا

پس نہین ڈالیگا اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب مشاہدہ عجز و نیازاپنی کی اور امید و لطف و رحمت باریتعالی کی پس کہیگا اوسکو پروردگار تعالی کہ کس چیز نے منع کیا تجکو ڈالنی تیری سی اپنی تئین آگ مین جیسیکہ ڈالا یار تیری نی پس کہیگا وہ شخص ای رب میری تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجکو آگ مین بعد از نکالنی کی مجکو اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی جو کچہ کہ امید رکہی تو نی ف ح اسمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سے بعید و موثر ہی بیچ کرم اور عطا اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت و فرمانبرداری سی باہر نکلی ت پس داخل کیی جاوینگی وہ دونو شخص اکہٹی بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کے یہہ ترمذی نی **وعن ابن مسعود** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ یَصْدُرُونَ مِنْہَا بِاَعْمَالِہِمْ فَاَوَّلُہُمْ کَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ کَالرِّیْحِ ثُمَّ کَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ کَالرَّاکِبِ فِیْ رَحْلِہٖ ثُمَّ کَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ کَمَشْیِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب عبور کرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی آگ پر حاضر ہونگی اور دیکہینگے اوسکو پہر پہرینگے اوس سے یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سے بسبب اعمال اپنی کی اوپر اندازہ اوسکی کی پس اول اور افضل اونکی گذرینگی مانند چمکنی بجلی کے پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنے گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑتے مرد کے پہر چلنی اوسکی کی پا پیادہ موافق عادت کے نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن ابن عمر** اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَکُمْ حَوْضِیْ مَا بَیْنَ جَنْبَیْہِ کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ ہُمَا قَرْیَتَانِ بِالشَّامِ بَیْنَہُمَا مَسِیْرَۃُ ثَلٰثِ لَیَالٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِیْہِ اَبَارِیْقُ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَہٗ فَشَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَہَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تحقیق آگے تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہے میرا مسافت درمیان دونو طرفون اوسکی کے مانند اوس مسافت کے ہے کہ درمیان جربا اور اذرح کی ہی کہا بعضی راویون نی کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون دونو کے مسافت تین دن کی ہی ف ح کہا صاحب قاموس نے کہ جربا بستی ہے اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ اوسنی زیادتی کو ساقط کردیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دارقطنی نی کہ وہ یہہ ہی ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجرباء واذرح ت اور ایک روایت مین یہہ زیادتی بہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارون مین آبخورے مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اوسپر اور پیویگا پانی اوسمین سے پیاسا نہین ہونیکا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حُذَیْفَۃَ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی النَّاسَ فَیَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تُزْلَفَ لَہُمُ الْجَنَّۃُ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ وَہَلْ اَخْرَجَکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا خَطِیْئَۃُ اَبِیْکُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِذْہَبُوْا اِلٰی اِبْنِیْ اِبْرٰہِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَیَقُوْلُ اِبْرٰہِیْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِنَّمَا کُنْتُ خَلِیْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوْا اِلٰی مُوْسَی الَّذِیْ کَلَّمَہُ اللّٰہُ تَکْلِیْمًا فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِذْہَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی کَلِمَۃِ اللّٰہِ وَرُوْحِہٖ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَیَقُوْمُ فَیُؤْذَنُ لَہٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَیِ الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَیَمُرُّ اَوَّلُکُمْ کَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الْبَرْقِ کَیْفَ

بهم ويرجم في طرفة عين ثم كمر الريح ثم كمر الطير وشد الرجال تجري بهم اعمالهم ونبيكم قائم على الصراط
يقول رب سلم سلم حتى تعجز اعمال العباد حتى يجئ الرجل فلا يستطيع السير الا زحفا قال و
في حافتي الصراط كلاليب معلقة مامورة تأخذ من امرت به فمخدوش ناج
ومكدوس في النار والذي نفس ابي هريرة بيده ان قعر جهنم لسبعين خريفا رواه مسلم

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہ سی کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکٹھا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگون کو یعنی محشر مین
پس کہڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجا دیگی واسطی اونکی بہشت **ف ع** جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنة ازلفت علمت نفس ما احضرت **ت** پس آوینگی
مومن یعنی بعضی مومن حوص ہر مشتاق سی آدم کی پاس پس کہین گے ای باپ ہمارے کہولو ہمارے لیے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین پس کہین گے آدم
کہ نہین نکالا تمکو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نی نہین ہون مین لایق اس کار کی جاؤ تم طرف بیٹی میری ابراہیم کے کہ خلیل اللہ ہی یعنی وہ فضل سولون
خدا کی سی ہی اور جد خاتم الانبیا ہی اوس سی حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نی پس کہین گی ابراہیم کہ نہین مین لایق اس کام کی نہین تھا مین
خلیل مگر پیری اسکی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسی کی کہ کلام کیا اوس سے خدا تعالی نی کلام کرنا **ف ع** کہا صاحب تحریر نے کہ یہہ
وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لایق اس درجۂ بلند کے نہین ہون اور معنی یہہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کی دیا گیا ہون
ولیکن تم موسی عم کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی آور لفظ ورا مکرر لایی کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین **ت** پس آوینگی
موسی علیہ السلام کی پاس پس کہین گی وہ کہ نہین ہون مین لایق اسکی جاؤ طرف عیسی کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہین گی عیسی کہ نہین مین لایق اسکا
کی یعنے پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پس آوین گی وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس **ف ح**
کہ نہایت مقام قرب وعزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین مشہور وممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور اسلیے نہ کہا کہ آوینگی
میری پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکی کہ اوسمین ہین معنی حمد کی اور مشعر ہی کہڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسیکہ فرمایا
ت پس کہڑی ہونگی محمد یعنی داہین طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہین گی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی رحمت دینی کی سختی موقف سی پس
اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرین گی آپ جیسیکہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہہ صورت بن کر آوین گی پس کہڑی ہوگی امانت
اور ناتا دونون طرف پل صراط کی داہین اور بائین یعنے واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرین گی جماعت کہ اول فضل ہی تم مین سی مانند
بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابوہریرہ نی کہ کہا مینی آنحضرت سی کہ فدا ہو جیو تمپر ماں باپ میرے کونسی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ
کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہ جہپکنی مین **ف ح** ظاہر یہہ ہے کہ مراد اسی انبیا ہین اور احتمال ہے ہی کہ مراد
اسی صفیا یعنی اولیا ہون مت کی ہون **ت** پہر گذرین گے مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرین گی مانند گذرنے پرندون کی اور دوڑنی مرد
یا پیادون کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہارے کہڑے ہونگی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میری سالم
رکہہ اور سالم رکہہ یہانتک کہ عاجز ہونگی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت اونکی چلنی کی اور نرکہتی ہونگی ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوۃ
سے گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گہسٹتا ہوا سرین کی بل اور تند لڑکون کے فرمایا
آنحضرت نی اور دونون طرف صراط کے آنکڑے ہونگی لٹکائی گئی حکم کیی گیی یعنے درگاہ الہی سے پکڑین گے اوس شخص کو کہ حکم کیی گیی ساتہہ
اوسکے پس بعضی اونکی زخمی ہوکر نجات پاوینگی یعنی آگ مین پڑنی سے اور بعضی ہاتہہ پانو باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس

ذات کی کہ جان ابو ہریرہ کی اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ تحقیق کہراو دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی **ت** نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار قوم بالشفاعۃ کانہم الثعارير قلنا ما الثعارير قال انہ الضغابیس اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگی آگ دوزخ سی ایک قوم بسبب شفاعت کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آپ نے ہین **ف** مشابہت دی گئی آپ نی کی ساتہہ اسلیے کہ وہ جلدی بڑہتا ہی یعنی یہہ اگرچہ جل کر کوئلا ہو جائینگی لیکن جب نکال کر نہر الحیوۃ مین ڈال جاوین گی جہٹ پٹ تازہ توانا ہو جائینگے **ت** نقل کی یہہ بخاری او مسلم نے **وعن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیا پہر علما یعنی علماء باعمل پہر شہدا **ف** عطف کرنی مین لفظ ثم پر دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علما کی شہدا پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوپر اسکے حدیث کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیے کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہوں پر بسبب زیادتی فضل و بزرگی کی ہی ورنہ تمام اہل خیر کی لیے شفاعت ثابت ہی وحدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطے مغفرت گناہوں کی ہو یا رفعت درجات کی لیے اور انکار شفاعت بدعت وگمراہی ہی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہی **ت** نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب صفة الجنة واهلها

باب ہے بیچ بیان حال جنت اور لوگوں اوسکی کی **ف** جنت اصل لغت مین بمعنی ڈہانکنی کی ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطے ستر اور ڈہانکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختوں سایہ دار کا بسبب ڈہانکنی اونکی کی اوس چیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت

الفصل الاول فصل پہلے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر واقرءوا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین متفق علیہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ طیار کی ہین مینی اپنی نیک بندوں کی لیے وہ چیز کہ نہ کسی آنکہہ نے اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نے اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اوسکی کسی آدمی کی دل پر **ف** اور یہہ سکتا ہی کہ مراد اول سے اچہی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سے خاطرین خوش **ت** اس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق واسطے اس آیہ کو پس نہین جانتا کوئی نفس وہ چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطے شب بیدار اور مال خرچ کرنیوالوں کی قسم اوس چیز سے کہ سبب خنکی آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی **ف** یہہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کے سی لفظ قرۃ مشتق ہی قرسی ساتہہ زبر قاف کی بمعنی قرار و ثبات کی اور آنکہہ وقت نظر کرنی کی طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی او مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پہرتی ایسی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنیکی طرف غیر محبوب کے متفرق و ملتفت ہوتی ہی اور ایسی حالت خوف وغم مین متحرک و مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ مشتق ہے قرسی ساتہہ پیش قاف کی بمعنی سرد اور خنکی اور سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین ہے اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی دشمن کی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کے ہی چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اوسمین بہی یہہ دونون معنی محتمل ہین جیسے کہ باب فضل فقراء مین گذرا **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے **ف** اسلیے کہ جنت اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑی کا بحسب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہہ اوترنیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو واسطے اوسکی اور کوئی وہان نہ اوتری **ت** نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَیْنَهُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُهَا عَلٰی رَاْسِهَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکبار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے بہتر ہی **ف** اور جزا اور ثواب اور مال مین اور تخصیص ان دونون وقتونکی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت اور ساعت ہے اگرچہ اول و آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچہہ کہ اوس مین قصد تقرب الٰہی کا ہو اور واسطی خدا کی یہانتک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کے لیی اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیی عبادۃ مین راہ خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچہہ جو بیان بہشت کی بیان کہین کہ فرمایا **ت** اور اگر ایک عورت بہشتیونکی عورتون مین جہان کی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی **ف** اور یا ضمیر پہرتی ہی آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہہ ظاہر تر ہی واسطی ذکر ہونی انکی کی عبارت میں صریحا **ت** اور البتہ بہردی وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبو سی اور البتہ اوڑہنی اوسکی سر کے بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَّسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت میں ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلی سوار نیچی سایہ اوسکی کے سو برس ہنوز قطع نکری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ مقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہے اوس چیز سی کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی **ف** یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین اور لفظ او تغرب مین یا تو شک راوی کی لیی ہی اور یا تخییر کے لیی او یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کی اوسیلی اور معنی جگہہ کوڑی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا اور دہ یہہ ہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور یا دہ کمان **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَّا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْکِبْرِیَاءِ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوموسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن کی لیی بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چوڑائی اوسکی یعنی پس طول اوسکا اس قدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہے لنبان اوسکی **ف** یعنی اور اسی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اوسکا ہر ایک اون دونونمین سے **ت** سات کوس کے اور ہر کونی مین اوس خیمہ کے اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکہین گے یعنی ایک کونہ والی اور گہر والونکو اور کونونمین ہونگی پہرا کریگا اون سب گہر والونپر مسلمان **ف** اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نے بہی کہ اہل سے مراد ہین بیویان کہ جنسی جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی مجامعت سے **ت** اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیی کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچہہ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذلک کے اور دو بہشتین ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچہہ کہ اونمین ہی **ف** ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ دو جنتین

فقط چاندی ہی کے ہونگی اور دو سونی کی آور حدیث مین جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونیکی ہی اور ایک چاندیکی پس تطبیق اندونون حدیثون
یہہ ہی کہ اول حدیث میں بیان ہی اون چیزونکا کہ جنت مین ہین یعنے باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت جنت کی دیوارون کی اور کہا بیہقی نی کہ دلالت
کرتی ہی کتاب وسنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نی سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا انکا پہر
فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سی منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جنتان آنیتہما ومافیہما من ذہب جنتان
آنیتہما ومافیہما من فضۃ کہتا ہون مین یعنے ملا علی کہ مؤید ہی اوسکی یہہ روایت جنتان من ذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہے کہ مراد
جنتان سی یعنی آیۃ مین دو قسمین ہون جنت کے کہ ایک اون دونون کی سونی سی اور دوسری چاندی سی اور کبہی ہونگی کاملین کے لیے دو جنتین سونی کی اور
دو جنتین چاندی کی دائین بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیے بسبب مقصود ہونی سونی کی اور یہہ مراد جنتان سی بنا بر اسکی لی کہ کبہی مراد تثنیہ کثرت
ہوتی ہی اور مؤید ہی اسکو یہہ کہ دروازی جنت کی او طبقی اوسکی آٹہہ ہین جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار
دار المقامت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کی اور درمیان نظر کرنی اونکی طرف پروردگار اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کے اوپر ذات بزرگ
کی جنت عدن مین **ف ع** یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورت طبعی کہ درمیان بندہ اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹہہ جائینگے
مگر بزرگی جلال اور کبریائی او عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگی سو وہ بہی ازراہ مہربانی وتفضل رب کے اوٹہہ جاوینگے تا وہ اوسکو عیانا دیکہین کے نقل کیا ہی
بخاری او مسلم نی **وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما**
بین کل درجتین کما بین السماء والارض والفردوس اعلاہا درجۃ منہا تفجر انہار الجنۃ الاربعۃ ومن فوقہا
یکون العرش فاذا سألتم اللہ فاسئلوہ الفردوس رواہ الترمذی ولم اجدہ فی الصحیحین
ولا فی کتاب الحمیدی اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجی ہین
درمیان ہر دو درجونکی اتنا فرق ہے جیسا کہ درمیان آسمان وزمین کے **ف ع** ممکن ہے یہہ کہ مراد سو سی کثرت ہو پہلی کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ سی
بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہے کہ سو درجی ایسی ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا
اور اور درجی خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت کیا دیلمی نی مسند فردوس مین ابو ہریرہ سی مرفوع یہہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہنچینگے
اوسکو مگر متفکرت اور فردوس **ف ع** یعنی جنت وسط کا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المومنون کی اولین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون
الفردوس **ت** سب جنتون سی بلند تر ہی ازروی درجی کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورۃ او معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی
ہین چارون نہرین بہشت کی **ف ع** یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن
لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی **ت** اور اوپر فردوس کی عرش ہی **ف ع** پس یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام
جنتون کی ہی او وسیلی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیے **ت** پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اوس سی فردوس کہ سب سے
بلند تر اور بالا تر ہے نقل کی یہہ ترمذی نے کہا مولف نی کہ نہین پائی مینی یہہ حدیث صحیحین مین یعنے انکی متنونمین اور نہ کتاب حمیدی مین **ف ع** کہ جامع
ہی صحیحین کے حاصل کلام مولف کا اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حالانکہ نہین پائی گئی یہہ مگر حسان مین پس اعتراض مولف کا توجیہ
یہہ ہے اور بعضی شارحین نے لکہا ہی کہ یہہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب وکان عرشہ علی الماء
کی او صحیح مسلم مین بہی موجود ہی بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں ایک بازار ہے یعنی مجمع ہے کہ اوسمین صورتیں جو اہل کی گئی ہیں جمع ہونگی اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین فـــع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ بہفتہ [illegible] آفتاب اور رات دن کی ت پس چلیگی ہوا شمال کی فــتح شمال ریزتین سی اور ربہی آتی ہی ہوا کہ ایدہر [illegible] طرف سی آوی جبتا سی قبلہ کی کہڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہی ستل ہوا شمال کی ت پس ڈالی گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئیں اونکی موہ پر یعنی مونہون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگی بہشتی کہ اوس مجمع میں حاضر ہونگی حسن وجمال مین یا زیادہ کریگی حسن وجمال کو پس پہر پہرینگی یعنی بازار سے طرف گہر والون کی ابحالیکہ زیادہ ہو گئی ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے اونسی گہر والے اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونیکی ہمسی حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتی بہر اونسی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو فــع اور یہہ بات تو بسبب اسکے ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہونچی اور یا بسبب مسرت [illegible] جمال [illegible] یا بسبب خیال وجمال ونکی کی ت نقل کی یہہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کے یعنی مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تاری کی بیچ آسمان کے روشنی مین یعنی جو تارہ سوا چاند و آفتاب کے اور تارون سی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن و چمکتا ہوگا دل بہشتیونکی اوپر دل ایک شخص کے ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسیکہ تفسیر ہے اسکی یہہ کہ نہین ہوگا کچہہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی کبہی آپسمین ہر شخص کے لیے بہشتیون مین سی دو دو بیبیان ہونگی حور عین سے فــع حور جمع حورا کی اور حورا اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہہ کی سفیدی بہت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عینا کی بمعنی فراخ چشم کے اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آتی ہی کہ ادنی اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہے جواب یہہ کہ مراد یہہ ہی کہ دو بیبیان ہونگی اس جنس سے کہ حور العین ہونگی ساتہہ اون صفات کی کہ ذکر کین اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ اسکے کہ سوا اس جنس سے اور بیبیان بہت ہون ت دیکہا جاتا ہی گودا حورون کی پنڈلیون کی ہڈیونکا ہڈی اور گوشت کی پیچہی سی بسبب نہایت حسن و صفائی اور لطافت کی ساتہہ پاکی کی یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتے اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگے اور نہ رینٹہہ سنکینگے بار

اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگہیان اونکی سونی کی اور ایندہن اونکی انگیٹہیونکا اگر کا ہوگا فتح یعنی دنیا کی انگیٹہیون کے ایندہن کوئلی وغیرہ ہوتی ہین اور خوشبو کی لیے عود وغیرہ جلاتی ہین بخلاف بہشت کے انگیٹہیون کی کہ اونکا ایندہن ہی عود ہوگا لفظ وقود واوکی پیش سی روشن کرنا آگ کا اور واوکی زبر سی لکڑیان کہ جلائی جاتی اور سے آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اور صیغہ آلہ کی وہ چیز کہ رکہی جاوی وسمین آگ اگر جلانی کی لیے یعنی انگیٹہی اور ربسیم سی بہی آیا ہی اور الوہ زیر ہمزہ سی اور اوسکی پیش سے اور پیش لام اور تشدید واوسی اگر کہ ہوتی دیجاتی ہی اور پسینہ اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کے ہوگی سب اوپر خلق اوپر ایک مرد کی ہونگی یعنی سب خوبصورت خلق اور منع اور اختلاط رکہنی والی ہونگی آپسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹہہ گز کی جانب آسمان میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فتح یعنی درازگی قد مین لفظ خلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد بیان سیرت کے اور خلق زبر خ سی بہی روایت ہی یعنی سب ہونگے اوپر صورت اور شکل ایک مرد کی اور حسن وخوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تیس تیس یا تین تیس تین تیس برس کے ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہے خلق رجل واحد کی اور روایت زبر اور پیش کے دونون صحیح ہین وعن جابرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکین گی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پائخانہ پہرینگے اور نہ ناک سنکین گے عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نے کہ جب پائخانہ نہ پہرینگے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجائیگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ فتح یعنی ڈکار کی ہو بن اور پسینے کی راہ نکل جائیگا اور یہہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کے ہی یا بعضا کہانا ڈکار ہو جائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہہ ہے کہ کہانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق ت الہام کیے جاوینگی بہشتی تسبیح وتحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الٰہی اور ہوجائیگا لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا جیسیکہ باہر نکلتا ہی تمہی دم فتح کہ بی تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہہ معنی کہ نہین رنج اوٹہائینگی تسبیح وتہلیل سے جیسیکہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم یادہ دم لینی سی اور نہین باز رکہیں گے اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سے جیسیکہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہہ ہے نہین خالی کا دنیا دم مگر کہ ملا ہوگا ساتہہ ذکر وشکر اللہ تعالی کی ت نقل کی یہہ مسلم نی وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت میں چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار والثبات ہی تغیر وتبدیل اور فساد وخرابی اوسمین نہین نقل کی یہہ مسلم نی وعن اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوسعید اور ابوہریرہ سی کہا دونون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیونکو ساتہہ اس مضمون کے کہ تمہاری لیے ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبہی اور تحقیق تمہارے لیے ہے کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہارے لیے ہے کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑہے ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی یہہ کہ چین مین رہو اور محنت ومشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہہ مسلم نے وعن اَبِيْ سَعِيْدٍ

الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ یتراءون اہل الغرف من فوقہم
کما تتراءون الکوکب الدری الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینہم قالوا یا رسول
اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغہا غیرہم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال آمنوا باللہ وصدقوا
المرسلین متفق علیہ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکہین گے
بالاخانون والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکہتی ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین ف ع لفظ غابر غین معجمہ
اور ب موحدہ سی غبور سی معنی باقی کی اور مراد ہی اس سی باقی رہا ہوا افق میں بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور
بعضی روایت مین غائر ہی تحتانیہ سی بہی آیا ہی غور سی معنی نشیب کے لیکن یہہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہہ ارتفاع اور بلندی
بالاخانونکی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیونکی ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضونکا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علمانی کہ بہشت مین
طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کیلیے اور اوسط مقتصدین کے لیے اور اسفل مخلطین کے لیے ت عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ یہہ بالاخانی اور محل بلند منازل
پیغمبرون کی ہون گی کہ نہین پہنچین گے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہنچین گے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی ہی یعنی اولیا
بسبب متابعت و محبت اونکی کے قسم ہی خدا کی پہنچین گے اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائی ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی سچ
قبول کرنے او چیزکی کہ حکم کی گئی ساتہ اوسکی اور منع کیے گئی اوس سے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا
اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ اقوام افئدتہم
مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی
قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین ف ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونیمین حسد و بغض وغیرہ سے اور بعضون نے کہا
خوف و ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی نسبت اور جانورونکی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر
حق توکل اوسکا تو رزق دی تمکو جیسیکہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو پیٹ بہری ت نقل کے یہہ مسلم نے
وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ
فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب
وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون
یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ
ابدا متفق علیہ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماویگا بہشتیونکو
اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہین گے اور جواب دین گی بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہماری اور موجود ہین تیری خدمت مین
اور بہلائی تیری قبضہ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہی دیوی تو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہی کہ داخل کیا مینے تمکو
بہشت مین پس کہین گے اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہوویں ہم ای پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ
نہین عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سے کہ دی مینی پس کہین گے
ای پروردگار ہمارے کونسی چیز بہتر ہے اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا

بہتر بعد اسکی کبہی راضی نہ ہوگا ... دل بندہ سی راضی ہوا تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت و مدار ہی اثر او نتیجہ اسیکا ہی اول پوچہنا
... کیا راضی ہو ... رضا او کی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی اوسنی او سبر مرتب کیے تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ
سی رضا بندہ کی ہی اوسی سی اپنی حالمین نگاہ کرا گر اپنی تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی بس جان کہ وہ بہی تجہسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین بحث و تفتیش کرتے تہی کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالے ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کر لیے اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ
بہی ہمسی راضی ہے بعد از ان بشارت دی کہ رضا اوسکی اوسنے دائم و ہمیشہ سی ہا لاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی کی بزرگتر ہی
بہشت سی اور اوسکی چیزون سی کہ اوسمین ہے جیسیکہ فرمایا ورضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ او مستمر ہو اللہم ارض عنا وارضنا عنک تا نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی وَیَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّیْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّیْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہہ ایک تمہاری
کی بہشت سی اوس مقدار ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر او چاہ اوسقدر کہ چاہی تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنی
بہت کچہہ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندہ کو کہ آرزو کی تونی او چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دلمین آرزوئین تہین مانگچکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا
اللہ تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیری لیی ہی جو کچہہ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اوس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سی ہین ف ع
فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعین سیحان اور جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور
بعضے کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہے علما نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہے کہ نہرین
ترک و بلخ کی ہین اسلیے کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نے جو کہا کہ جیحان نہر شام کی ہے غلط ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما
کہ جیحون وادی نہر خراسان ہے اور کہا کہ سیحون نہر ہی سند مین اور بعضون نی کہا کہ سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر
مصیصہ اور طرسوس کی اور مراد ساتہہ ہونی ان چار نہرونکی انہار جنت سی یہہ ہی کہ پانی انکی بہ نسبت اور پانیون کی اچہی ہین اور ان مین فوائد
اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سی ہین اور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کے ہین اور اونکو ساتہہ نام ان
چار نہرون کے کہ بزرگ تر او مشہور تر او بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہرونکی ہین نام زد او مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچہہ کہ دنیا مین
فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ محمول ظاہر پر ہے اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت مین ہے چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہے
کہ فرات و نیل جاری ہوتی ہین بہشت سے اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرة المنتہی کے جڑ سی ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہہ چار نہرین بہشت سے
ہین کہ حق تعالی نے انکو پہاڑون کو سونپا اور روئی زمین پر جاری کیا کذا ذکر الطیبی واللہ اعلم بحقیقة الحال تا نقل کیے یہہ مسلم نی وَعَنْ عُتْبَةَ
بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَیَهْوِیْ فِیْهَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لَا یُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ
وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَیْنَ مِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ مَسِیْرَةُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَیْهَا یَوْمٌ وَهُوَ
كَظِیْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنی روایت کیا گیا حضرت

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا جاوے کنارہ دوزخ پر کہ سے پس گرتا چلا جاوے اوسمین ستر برس نہ پہنچے اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاویگی
دوزخ یعنی کفار سے باوجود اس گہراؤ اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوون دروازے کی دروازون جنت کی سے مسافت مقدار
چالیس برس کی ہے اور البتہ آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بہری ہوگی بسبب اژدہام کی نقل کیے یہہ مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری عن
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّۃُ مَا بِنَاؤُھَا قَالَ لَبِنَۃٌ مِّنْ ذَھَبٍ وَلَبِنَۃٌ
مِنْ فِضَّۃٍ وَمِلَاطُھَا الْمِسْکُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُھَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ وَتُرْبَتُھَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَّدْخُلُھَا
یَنْعَمُ وَلَا یَبْأَسُ وَیَخْلُدُ وَلَا یَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُھُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُھُمْ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا عرض کیا مینے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے ف
ع اختلاف ہے عقلا کو کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہے کیا ہے اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہے پہر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتہہ کثیف اور منجمد
ہونیکی اور آگ اور ہوا ساتہہ لطیف اور رقیق ہونیکی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سے اور یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ کہتے ہین توریت کی اول سفر مین
آیا ہے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کیے اوسکی طرف پس پگہلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کے
پس آسمان پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئی پانی پر جہاگ اور اوس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی ہلتی تہی زمین پہاڑون سے ٹہیر گئی اور بعضون
نے جو لکہا ہے کہ مراد پانی سے نطفہ ہے تقاضا کرتا ہے اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنی پیدا کیا ہمنے پانی سے ہر
حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ ہے کہا یہہ یا بسبب زیادتی احتیاج سب کی کی طرف پانیکی اور منتفع
ہونی اوسکی کے ساتہہ ت عرض کیا ہمنے آنحضرت سے کہ بہشت کس چیز سے ہے عمارت اوسکی یعنی اینٹ کی ہے یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونیکی اور ایک اینٹ چاندی کی
اور گارا اوسکا مشک خالص تیز بوکا اور کنکریان اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار
جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین میں رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑے اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی
اوسکی نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقہا من ذہب رواہ الترمذی اور
روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہے جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنا اوسکا سونیکا ہے ف اور ٹہنیان اوسکی مختلف ہین کسیکی سونیکی اور کسیکی
چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتہہ طرح طرح کی شگوفونکی اور اوسیطرح طرح طرح کے میوے لگے ہوئی اور نیچے اونکی نہرین جاری نقل کیے یہہ ترمذی نے **وعنہ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ف ظاہر تشبیہ ہے کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالی نے ہم درجات عند اللہ یعنی جنتی صاحب درجون کی ہونگی
بحسب اعمال اپنی کی طاعات سے جیسیکہ دوزخی صاحب درکات یعنی نیچے کی جانب کی ہونگی بقدر مراتب اپنی شدۃ کفر مین جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار
ترجمہ درمیان ہر دو درجون کے فرق سو برس کا ہے نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن ابی سعید** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین اجتمعوا فی احداہن لوسعتہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجے مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اونکو نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ
حدیث غریب ہے **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی وفرش مرفوعۃ قال ارتفاعہا لکما بین السماء والارض
مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ——— اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کیے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی وفرش مرفوعہ فرمایا بلندی اون بچھونون کی جیسیکہ مسافت ہی درمیان آسمان و زمین کی پانسو
برس کی راہ **فائدہ** یعنی جنت کی درجون کی بچھونی ایسی بلند ہونگی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضون
نی کہا مراد فرش سے عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوعہ بمعنی فائق و فاضل کے حسن و جمال مین دنیا کی عورتون سے لیکن حدیث مین آیا ہی کہ مومنات
احسن ہونگی حورون سے بسبب نماز و روزہ کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی کہ کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْءُ وُجُوْھِھِمْ عَلٰی مِثْلِ
ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَۃُ الثَّانِیَۃُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ لِکُلِّ
رَجُلٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یُرٰی مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَائِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور یہہ بھی روایت ہی ابی سعید ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگے بہشت مین دن قیامت کے
کہ وہ انبیا علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرونکی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودھوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین
اوپر مانند بہترین ستارہ چمکتی کی آسمان مین واسطی ہر شخص کے اون مین سی دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑی ہونگی اور ہر ایک اون دونون مین سی
ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی وسکا ستر جوڑون کے اوپر سی **فائدہ** اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر بی بیان اور اسی
ہزار خادم ہونگی پس تطبیق ان مین اور اس مین یہہ ہے کہ دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا بیچ لباس پر سی معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی پس
یہہ منافی نہین ہی یا کہی کہ ہر ایک کے لیی بہت سی حورین غیر صفت کی ہین کذا قیل اور ظاہر تر یہہ ہے کہ ہر ایک کے لیی دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سے اور بہتر
حورعین کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن انس** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُعْطَی الْمُؤْمِنُ
فِی الْجَنَّۃِ قُوَّۃَ کَذَا وَکَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَ یُطِیْقُ ذٰلِکَ قَالَ یُعْطٰی
قُوَّۃَ مِائَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اور
اتنی جماع کی یعنی کہا یہہ جماع کری کتنے ہی عورتون سے مثلاً دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنیکی اتنی عورتون سی فرمایا کہ دیا جاویگا قوت سو مرد کی
یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتون سی جماع کرنیکی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن سعد بن ابی وقاص** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا یُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِی الْجَنَّۃِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَہٗ مَا بَیْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُہٗ لَطَمَسَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ
کَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوی ناخن اوس چیزون مین سے کہ بہشت مین
ہین یعنی قسم زینت اور آلات اوسکی سی ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہو جاوی بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان
زمین کی ہی اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سی جھانکی پس ظاہر ہون کڑی اوسکی تو البتہ مٹا دیوی روشنی اوسکی سورج کی روشنی
کو جیسیکہ مٹا دیتا ہی سورج ستارون کی روشنی کو **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن ابی ھریرۃ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ جُرْدٌ مُّرْدٌ کُحْلٌ لَا یَفْنٰی شَبَابُھُمْ وَلَا یَبْلٰی
ثِیَابُھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و

وسلم کہ بہشتی ہونگے بن بال کی امرد آنکہین اونکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہوگی کپڑے اونکی ف ح حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش اور رکی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکا بی ریش اور کحلی کاف کی زبر سی اور یہ وزن فعلی کی بمعنی فعیل کے یعنی مکحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑمین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکہین معلوم ہو گویا سرمہ لگایا ہی ت نقل کے یہہ ترمذی اور دارمی نی **وعن معاذ بن جبل ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يدخل اهل الجنة الجنة جردا مردا مكحلين ابناء ثلثين او ثلث وثلثين سنة رواه الترمذي**

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اسحال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بی ریش سرمگین آنکہین تیس برس کی یا تین تیس برس کی ف ح یعنی جیسیکہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین ایسی کہ کمال جوانی اور قوت مرد کی اس وقت مین ہوتی ہے اور لفظ او حملہ او ابناء ثلثا وثلثین سنتہ مین شک راوی کی لیی ہی ت نقل کے یہہ ترمذی نی **وعن اسماء بنت ابي بكر قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر له سدرة المنتهى قال يسير الراكب في ظل الفنن منها مائة سنة او يستظل بظلها مائة راكب شك الراوي فيها فراش الذهب كان ثمرها القلال رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب**

اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی اسحال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیی سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرتؐ نی چلی سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑی اوسکی سایہ مین سو سوار کیا ہی راوی حدیث نی ف ح کہ لیسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنتہ سنا یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی ت اوس درخت پر ٹڈی ہین سونیکی ف ح شاید کہ مراد وہ ٹڈی ہین نورانی کہ چمکتی ہین بازو اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوتی ہین لیدرہ اور تعبیر کیا اونکو ساتہہ سونی کی ٹڈی کی اور یہہ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈہانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچہہ کہ ڈہانکتا ہی اور بعضا دی نی کہا کہ ڈہانکتی ہی اوسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو ت گویا کہ میوی اوسکے مانند مٹکون کی ہین ف ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہہ نام اسلیی ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین وآخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پری اوسکے کیا ہی اور نہین گذرا اوس سے کوئی سوای محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہانسی آگی نہین بڑہتی اور رواہ روایت مین چہٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہے اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہے کہ جڑ اوسکی چہٹی آسمان پر ہوا اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم ت نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن انس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الكوثر قال ذلك نهر اعطانيه الله يعني في الجنة اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل فيه طير اعناقها كاعناق الجزر قال عمر ان هذه لناعمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكلتها انعم منها رواه الترمذي**

اور روایت ہی انس سے کہا پوچہی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالی نی وہ نہر ف ح لفظ نہر ساتہہ زبر ہ کے اور جزم سی بہی آیا ہی یعنے نہر پانی کی کہ دونو طرف اوسکے دو حوض ہین ایک تو جنت مین ہی اور دوسرا موقف مین اوسلیی کہا کہنی والی نے ت یعنی بہشت مین ف بسبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت مین یا اسلیی کہ منبع اوسکا بہشت ہی مین ہی ت نہایت سفید ہی پانی اوسکا دودہ سے

اور نہایت بہتر ہین ہی ستہہ سی اوس نہر بن یعنی اوسکی کنارون مین پرندی جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی فرع
لفظ جزر مین جیم اور زی ہی جمع جزور کی ساتہہ زبر جیم کی معنی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطی نحر و ذبح کی اور معنی یہہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی لیئی تاکہ کہاوین اوسی
اوس نہر والی ت کہا عمر رضی نی کہ تحقیق وہ پرندی متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین
متنعم تر اور فربہ تر ہونگی اونسی نقل کی یہہ ترمذی نی

وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑی بہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین پس نہ چاہیگا
تو کہ سوار کیا جاویگا بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان چاہے تو مگر
کہ کریگا تو فرع لفظ فعلت کو ساتہہ صیغہ خطاب کے پڑہا ہی مجہول معروف مگر یہہ کہ کیا جاوی گا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا پا کریگا تو یعنی
مطلب یاب ہوگا تو اور لفظ فعلت ساتہہ تانیث کی صیغہ مجہول سی بہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیی اور فرس مذکر و
مونث دونون آتا ہی حاصل یہہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہہ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت سی ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا
بہشت مین اونٹ بہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت نے اوس شخص کو جو کچہہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ پہلی شخص کو جواب دیا
تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر الخ پس فرماویگا اللہ تعالی بطریق کلیہ
کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیی بہشت مین جو کچہہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہہ تیری نقل کے یہہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ

اور روایت ہی ابو ایوب سے کہا اوسی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو کیا بہشت
مین گہوڑی ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو ہونگی پہر سوار کیا جاویگا
تو اوسپر پہر اوڑا لیجاویگا تجکو جہان چاہی گا تو نقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اوسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث
کا ہی نسبت بضعف کیا جاتا ہی یعنی بسبب کسی سبب ضعف کی علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مین محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ

کہتا تہا ابوسورہ یہہ ابوسورہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ایکسو بیس صف ہونگی اسّی اون صفون مین اس امت سے ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **ف** ح اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دوچند ہونگی بہ نسبت اور امتونکی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار مومنین کہ ہوگی تم نصف اہل جنت کر اور یہان فرماتی ہین دوچند جواب یہہ کہ ہوسکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہو بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتہہ زیادتی اوس سی کہ امید رکہتی تہی اور یہہ زیادتی فضل کرم اوسکا ہی بیچ حق حبیب اپنے کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہہ ہے ہی کہ اسّی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتہہ چالیس صفونکی اور تو حید اول ظاہر تر ہی **وعن** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يُخَلَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گہوڑیکا یا سیر سوار گہوڑیکی کہ خوب دوڑتا ہی **ف** ع تین رات یا تین برس اور یہہ ظاہر تر ہی ایسی کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پہر مراد اس سے کثرت ہی تا نہ مخالف ہو اوسکی کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازون کی دروازون جنت سی مسیرۃ چالیس برس کی ہی اور ممکن ہے یہہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتہہ قلیل کی پہر اعلام کی گئی ساتہہ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ علم **ت** پہر تحقیق بہشتی یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کے سی البتہ تنگ کیی جاوینگی اور بہیچ جاوینگی بسبب ازدحام کی دروازی پر باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک قریب ہے کہ کندہی اونکی مل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہے **ف** ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثونسی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین **ت** اور پوچہا مینی محمد ابن اسمعیل بخاری سی حال اسحدیث سی پس نہ پہچانا اسکو **ف** ع اور عالم حدیث کا احاطہ رکہتا ہو طرق احادیث پر جب کہ نہ پہچانتا ہین اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر **ت** اور کہا بخاری نی کہ یخلد ابن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر **ف** ع یعنی پس ہوگی یہہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ یخلد سہو ہے صاحب مشکوۃ سی اور صواب خالد ہی ایسی کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور سیطرح اسماء الرجال کی کتابون مین **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہی نہین اسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مردا و عورتون کی پس جب چاہیگا او خوش کہیگا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اوسمین او ر متصف ہوگا ساتہہ اوس صورت کی نقل کیا اسکو ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

وعن سعيد بن المسيب انه لقي ابا هريرة فقال ابو هريرة اسال الله ان يجمع بيني وبينك في سوق الجنة فقال سعيد افيها سوق قال نعم اخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فيها بفضل اعمالهم ثم يؤذن لهم في مقدار يوم الجمعة من ايام الدنيا فيزورون ربهم ويبرز لهم عرشه ويتبدى لهم في روضة من رياض الجنة فيوضع لهم منابر من نور ومنابر من لؤلؤ ومنابر من ياقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضة ويجلس ادناهم وما فيهم دني على كثبان المسك والكافور ما يرون ان اصحاب الكراسي بافضل منهم مجلسا قال ابو هريرة قلت يا رسول الله وهل نرى ربنا قال نعم هل تتمارون في رؤية الشمس والقمر ليلة البدر قلنا لا قال كذلك لا تتمارون في رؤية ربكم ولا يبقى في ذلك المجلس رجل الا حاضره الله محاضرة حتى يقول للرجل منهم يا فلان ابن فلان اتذكر يوم قلت كذا وكذا فيذكره ببعض غدراته في الدنيا فيقول يا رب افلم تغفر لي فيقول بلى فبسعة مغفرتي بلغت منزلتك هذه

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابوہریرہ سی یعنی بازار مین پس کہا ابوہریرہ نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حال آنکہ وہ موضع ہی اسطی حاجت تجارت کی کہا ابوہریرہ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین او ترینگی اوسمین یعنی اونکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کی یعنی جسکا عمل زیادہ او ربہتر ہوگا منزل وسکا شریف تر او ربلند ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی فـ ح یعنی جس وزکہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تہا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلین او ر یہہ اثر او نتیجہ او رجزا نکلنی کی روز جمعہ مین او رجانیکی نماز جمعہ کی لیی ہوگی ت پس نکلین گی اور زیارت کرینگی اپنی پروردگار کی اوس روز مین او رظاہر کریگا اللہ تعالی اون کی لیی عرش اپنا ف یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی والا اوپر گذر چکا ہی کہ عرش چہت جنت کی ہی ت او رظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیی بیچ ایک بڑی باغ کی باغون جنت کی سی پس رکہی جاوینگی اون کی لیی منبر نور کی کہ اوسپر بیٹہینگی او رمنبر موتیون کی او رمنبر یاقوت کی او رمنبر زمرد کی او رمنبر سونی کی او رمنبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات او راعمال و افعال کی اوسپر بیٹہینگا کمتر ان ونکا یعنی مرتبہ او رمنزلت مین او رنہین ہی اون مین خسیس و کمینہ ف ح یعنی ادنی کہا اسی لیی یعنی اقل و کمتر کی مرتبہ مین نسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا اسی نہ متصف ساتہہ دنائت او رخساست کی حد ذات مین کہ وجود او سکا بہشت مین نہین ہی ت بیٹہیگا یہہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی فـ ع یعنی نہ کرسیون او رمنبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اون پر بیٹہینگی جیسی کہ ایک جماعت مسجد مجلس مین بیٹہتی ہی او رایک خاک پر ت گمان نہین لیجاتی کی یہہ قوم ٹیلون پر بیٹہنی والی کہ کرسی او رمنبر پر

بیٹھینگی اپنی افضل ہین اونسی لی نزدیک جگہہ نشستگاہ کی فرح اہلی بہشت مین ہرکوئی اپنی مقام و مرتبہ پر راضی اور شاکر ہوگا اور آرزو بہی مرتبہ بلند کی نہین کریگا اور الم اور حسرت و غیرت نہین لیجائیگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالاتر کہا ابوہریرہ نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا دیکہین گی ہم اپنی پروردگار کو اوس دن فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دیکہین گی کیا شک و شبہ کہتی ہو تم بیچ دیکہنی آفتاب کی یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکہنی چاند کی چودہوین شب مین کہا ہمنی نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرتی کی تم اپنی پروردگار کی دیکہنی مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالی بیواسطہ اور اوٹہا دیگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص کو ان مین سی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی ایا یاد کرتا ہی تو اوس دن کو کہ کہا تہا تونی ایسا اور ایسا فرح یعنی وہ چیزین کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوس مین اور تامل کریگا اون گناہون مین کہ کی ہون گی تب یاد دلاویگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہدشکنیان اوسکی کہ کین تہین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اون کی ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تونی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تونی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشی تونی میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوی مجسی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشی یعنی تیری لیی پس سبب اسی بخشش میری کی پہنچا تو اس مرتبہ کو

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِّنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ إِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

پس اوس وقت مین کہ بہشتی اسحال و مقام مین ہونگی ڈہانکیگا اونکو ایک ابر اون کی اوپر سی پس برساویگا وہ اوپر اونکی خوشبو کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہوؤ اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مینی تمہاری لیی قسم بزرگی سی پس لو جو چاہو تم پس آوینگی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوس مین در آوینگی ہم اور پاوینگی اوس چیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوس کی اور نہ سنا کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس وہ اٹہائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہماری لیی اوس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوینگی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوینگی اور اوس بازار مین ملاقات کرینگی بہشتی آپس مین ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سی کہ وہ کمتر ہوگا اوس سی یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی

اور سیس اور سب حد ذات بہشتی مین رفیع وعالی ہون گی اگرچہ بہ نسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوپر اپنی قسم لباس سی **ف** ع یہہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی تروع یعنی ڈرانی اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یہہ معنی ہون گی کہ ڈرا دی گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی اگر وہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوسپر کہ کمتر اوس ہی قسم لباس سی اور وجہ دوسری پر معنی یہہ ہونگی کہ خوش کری گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکہی گا اپنی پر قسم لباس اعلی سی **ت** پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سی کرتا تہا یا اوس شخص سی کہ ملا تہا یہانتک کہ ظاہر و متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اوسکی لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہہ معنی مناسب و موافق تر ہین ساتہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا اور یہہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سی ہی کہ نہین لایق ہی کسیکو کہ غمگین ہووی بہشت مین **ف** ح شاید بسبب ادنی ہونی لباس کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ ہی بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سی بہتر ہوگا غمگین ہوا فافہم **ت** پہر پہرین گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرینگی ہمسی بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گی ہمکو کہ خوش آئی تم اور اپنی گہر مین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اسحال مین کہ تجہہ جمال بہتر ہی اوس جمال سی کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اوسپر پس کہین گی ہم اپنی بیویون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچہا کرنیوالا جالون اور درست کرنی والا شکستگیون کا ہی اور لایق ہی اور یہہ جا ہی ہمکو کہ پہرین ہم مانند اوس چیز کی کہ پہری ہم **ف** ح اس لیی کہ جو کوئی بیٹہی ایسی ذات کی ساتہہ کہ تمام حسن و جمال پرتوا اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن و جمال پاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أدنى أهل الجنة الذي له ثمانون ألف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد وياقوت كما بين الجابية إلى صنعاء وبهذا الإسناد قال من مات من أهل الجنة من صغير أو كبير يردون بني ثلثين في الجنة لا يزيدون عليها أبدا وكذلك أهل النار وبهذا الإسناد قال إن عليهم التيجان أدنى لؤلؤة منها لتضيء ما بين المشرق والمغرب وبهذا الإسناد قال المؤمن إذا اشتهى الولد في الجنة كان حمله ووضعه وسنه في ساعة كما يشتهي وقال أبو إسحق بن إبراهيم في هذا الحديث إذا اشتهى المؤمن في الجنة الولد كان في ساعة ولكن لا يشتهي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وروى ابن ماجة الرابعة والدارمي الأخيرة

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمترین بہشتیونکا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیی اسی ہزار خادم ہون گی اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین ہین اور کہڑا کیا جاوی گا اوسکی لیی خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سی یعنی بنایا جاویگا اونسی یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہہ اونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول و عرض مین :

ایسی ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتہہ ایسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنی جو کہ ابوسعید تک پہنچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چہوٹی یا بڑی ہوجاوین گی بہشت مین تیس برس کی عمر کی زیادہ نہ ہونگی اس عمر سی کبہی اور اسیطرح دوزخی **ف** ح یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاہد کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی اسلیی مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہو دار البوار و دار القرار مین **ت** اور اسی اسناد سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہونگی ایسی کہ ادنی موتی اون تاجونکا البتہ روشن کردی اوسچیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہی گا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض و التقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کی کہ جب چاہی گا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہی گا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق نی نقل کیا **وعن علیؓ قال قال** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حور عین کی بلند کرین گی آوازین یعنی ساتہہ گانون کی کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہین گی ہم ہمیشہ زندہ رہین گی پس ہلاک نہین ہونگی اور ہم ہین چین کرنی والی پس نہین دیکہنی کی شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سی یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونگی خوشی اور خنکی ہو اوس کسی کی لیی کہ ہی ہماری لیی اور ہین ہم اوسکی لیی یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن حکیم بن معاویة** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹینگی اور نکلین گی اون دریاون مین سی نہرین بعد ازدرانی مسلمانون کی بہشت مین **ف** ع ظاہر یہہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قران مین فیہا انہار من ماء غیر اسن و انہار من لبن لم یتغیر طعمہ و انہار من خمر لذة للشاربین و انہار من عسل مصفی پہر اونمین سی پہٹین گی اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سی وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اون کا نہر بسبب جاری ہونی اون کی **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ دارمی نی معاویہ سی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن ابی سعید** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ

فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْكِبَیْهِ فَیَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِیْ خَدِّهَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ عَلَیْهَا تُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْهِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَاِنَّهٗ لَیَكُوْنُ عَلَیْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَیْهَا مِنَ التِّیْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابوسعید سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت میں البتہ تکیہ کری گا بہشت میں ستر تکیوں پر پہلی اس کی کہ پہری یعنی ایک پہلو سی طرف دوسری پہلو کی نہیں پہرنی کا طرح بطرح کی ستر تکیہ لگا دی گا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتوں میں سی پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہی اوس مرد کی یعنی بطریق غنج و دلال کی اور آگاہ کرے گی و اسطی دکہانی جمال کے پس دیکہی گا وہ مرد مونہہ اپنا اوس عورۃ کی رخسارہ میں درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سی ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورۃ پر ہوگا روشن کردی مابین مشرق و مغرب کو یعنی اگر ہو دنیا میں پس سلام کری گی وہ عورۃ اوس مرد کو پس جواب دی گا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہی گا اوس عورت سی کہ کون ہی تو پس کہی گی وہ کہ میں جملہ زیادتی سی ہوں فارح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیک کاروں سی کہ فرمایا قران مجید میں لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی کی ہی کی ہی اور زیادہ انکو اسلیے فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جس کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نی اپنی فضل سی جزاء اعمال میں مکلفین کے لیے اور زیادہ مذکورہ فضل پر فضل ہی ترجمہ اور تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ ہوں گی اوس عورۃ پر ستر کپڑی یعنی رنگ برنگ کی پس بیٹہی گی اون کپڑوں میں نظر اوس مرد کی یعنی پار دی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہاں تک کہ دیکہی گا وہ مرد اوس عورۃ کی پنڈلی کی گودی کو اوس لباس کی پیچہی سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہیں ہوئی کی اور تحقیق اوس عورۃ کی سر پر تاج ہوں گی کہ ادنی موتی اون تاجوں میں سی روشن کردی مابین مشرق و مغرب کو نقل کی یہہ احمد نی ٭ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی دُوْنَكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا یُشْبِعُكَ شَیْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تہی اصحاب میں کہ نزدیک اون کی تہا ایک شخص گنواروں میں سی حدیث یہہ ہی کہ ایک شخص بہشتیوں میں سے پروانگی مانگی گا اپنی پروردگار سی کہیتی کرنی میں یعنی درخواست کری گا اللہ تعالی سی کہ مجکو حکم ہو تا بہشت میں کہیتی کروں پس فرمادی گا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہیں ہے ٭

تو بیج اوس چیز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہی تو موجود ہی پہر زراعت کیون کرتا ہی کہی گا وہ شخص کہ ہان سب کچہہ ہے و لیکن
مین چاہتا ہون کہ کہیتی کرون پس اذن ہو ویگا اوسکو کہیتی کرنی کا پس تخم ڈالی گا وہ اور بوئی گا پس جلدی سی پلک مارتی مین جم جائیگی
روئیدگی اوس کی اور مراد کو پہنچنا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ ہووی گی کتنی ہی پہاڑون کی برابر پس فرماوی گا اللہ تعالی لی ای
فرزند آدم کی جو کچہہ آرزو کرتا تہا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجکو کوئی چیز **ف** **ع** کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو
کہیتی کی کی تو نی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی نرا حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہہ صفت اوس سی ہرگز نہین
نکلنی کی اگرچہ بہشت مین جاوی **ترجمہ** پس کہا اوس گنوار نی قسم ہی خدا کی نہ پاؤگی تم اوس شخص کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ
سے یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی ایسی کہ وہ ہین کہیتی والی اور ابہر ہم یعنی گنوار صحرا نشین نہین ہین کہیتی والی بلکہ اکثر
اکتفا کرتی ہین شیر و خرما پر یعنی پس نہین چاہتی ہم مانند اسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سی **ت**
نقل کی یہہ بخاری نی وعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخُ الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا سوتے ہین
اہل بہشت فرمایا کہ سونا بہائی موت کا ہی اور بہشتی مرنی کی نہین یعنی پس سونی کی بہی نہین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب رؤیۃ اللہ تعالی

باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی **ف** جان کہ رویت حق تعالی کی جائز ہی عقلاً
اہل سنت و جماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکہنی کی نہین اونکی نزدیک اور جو کچہہ کہ موجود ہی ممکن ہے دیکہنا
اوسکا اگرچہ جسم و جسمانی نہو اور مکان و جہت مین نہو اور مدخلت ان امور کی دیکہنی مین بسبب جریان عادت کی ہی اور اگر قادر
مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکھاوی تو یہہ بہی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہی کہ قوۃ بصیرہ بصر مین رکہدی اور
جیسے کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی پاتی ہین قیامت کو بصر سی بہی دیکہین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما
اوپر واقع ہونی رویت حق تعالی کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سے اسپر ممد
ہین اور وہ دلایل ساتہہ اعتراضات مبتدعہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل
حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور مختار یہہ ہے کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بہی ممکن ہی و لیکن واقع نہین
بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوئے اور بعضون کو وہان بہی خلاف ہی چنانچہ
بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آوی گا اور کسی سلف و خلف سی دیکہنا حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہنچا
اور اولیا اور مشایخ طریقت سی کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوی اوسکا نہین کیا اور مشایخ اتفاق رکہتی ہین
اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکی کے اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو عیاناً دنیا مین سر کی
آنکہون سی دیکہتا ہون مین اور وہ تعالی بالمشافہہ مجہسی کلام کرتا ہی کافر ہو جائی اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالی سکے
ممکن ہے اور کوئی آفت حاسہ بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکہنے کا کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے
کہ دیکہنا بسبب قدرت اور خلق الہی کی ہی اور حاسہ بصر علت اوسکی نہین حق سبحانہ تعالی نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہے

اور دخل دیا اگر وہ دکہاوی تو بن آنکہہ کی بہی دیکہہ سکتا ہی اگر وہ نہ دکہاوی تو اگر آنکہہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک بڑا پہاڑ مثلا
سامنی آنکہہ کی ہو اور اللہ تعالی صفت دیکہنی کی آنکہہ مین پیدا نکری تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی بلاد مشرق مین ہو اور پشہ مغرب
مین اگر اللہ تعالی دکہاوی تو دیکہہ سکتا ہی یہہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنی سی اپنی پر ہی ورنہ بنظر قدرت باریتعالی
کی سب ممکن و آسان ہی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ تخصیص رویت کی ساتہہ مومنون کی بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اوسمین
ساتہہ اوس دولت کی مشرف ہون گی اور موقف حشر مین سب دیکہین گی کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکہنی کی محجوب ہون
گی اور حسرت ابدی مین ہین گی اور صحیح یہہ ہی کہ عورتون کو بہی رویت ہو گی مانند مردون کی اور بعضون نی کہا ہی کہ دیدار عورتون
کو بہی کبہی کبہی ہو گا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو دیدار نہو گا اسلیی
کہ یہہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارده کا رویت مین
شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبری اور
عائشہ صدیقہ اور مانند انکی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود افضلیت اور اکملیت اونکی بہت
سی مردون سی اور صحیح یہہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کی لیی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علماء شافعیہ کی کلام سی ایسا مفہوم
ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہہ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہو گی اور یہہ قول بہی صحیح نہین ہی واللہ اعلم
اور رویت حق تعالی کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتہہ مثال کی ہو اور حق تعالی کی لیی مثال ہے
نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہنچا ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سی آیا ہی کہ سو بار ساتہہ اس نعمت کی مشرف ہوئی اور امام
احمد بن حنبل رحمہ اللہ سی بہی آیا ہی کہ دیکہا مینی رب العزت کو خواب مین پس پوچہا مینی کہ کونسی عبادت افضل ہی فرمایا کہ تلاوت
قرآن بار دیگر پوچہا کہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معانی سمجہہ کر پڑہی یا بدون اوسکی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہو گے
اپنی پروردگار کو آشکارا آنکہہ سی اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہو گی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو
ف ح یہہ تشبیہ رویت کی ساتہہ رویت کی انکشاف پوری مین ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہو گا کہ جیسی دیکہنا
چاند کو کہ شک و شبہ کو اوس مین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہہ چاند تمہاری مقابلہ مین سے اور
جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہو گی پس یہہ مراد نہین ہی جیسی کہ فرمایا نہ رحمہ نہین اندادیل جاوگی

تم بیچ دیکھنی اوسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتہہ پیش ت کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتہہ زبر ت کی اور تشدید میم کے
دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی بمعنی ضرر وظلم کی یعنی ضرر نہین کیجاوی گی بیچ دیکھنی
اوس ذات پاک کی اسطرح کہ بعضی دیکہین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسری پر ساتہہ تکذیب اور انکار کی اور وجہہ دوسری پر
تضام سی ہی بمعنی آپس مین ملنی اور اژدحام کرینکی یعنی اجتماع اور اژدحام نہین کرین گی اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال
ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کی چاند مین بخلاف دیکہنی ماہ نو کی کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی **ترجمہ** پس
اگر طاقت رکہو تم یہہ کہ غلبہ نہ کیے جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کی کہ پہلی نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز
کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف** ع یعنی جب تک ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر وعصر
پر ساتہہ سستی نیند وکے مواظبت کرنیوالا نماز پر لایق تر ہی ساتہہ دیکہنی پروردگار تعالی کی کہ ملکہ شہود ذات کا یہین سی بہم پہنچتا ہی
حدیث جعلت قرة عینی فی الصلوة گواہ ہی اسپر اور تمام نمازون کا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کے بسبب
افضلیت اون کی یکی ہی اسلیے کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جس کو
کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف
ان دو وقتون کی اور بسبب اسکی کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ
آیت اور نماز پڑہ درحالیکہ حمد وثنا کہنی والا ہو اپنی پروردگار کی پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سی نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب
سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ
يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ
الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ
مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی صہیب سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا
جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین فرماوی گا اللہ تعالی چاہتی ہو تم کچہہ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سے
پس کہین گی بہشتی کیا روشن اور اُجلا نہین کیا تونی موہنہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تونی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین
نجات دی تونی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سے کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اوٹہایا جاویگا
پردہ **ف** اور اوٹہنا پردہ کا دفع تعجب کی لیے ہی گویا کہ کہا گیا اون کلکوہ زیادتی یہہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہی حجاب
سی اسلیے کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلیے کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہہ ہین کہ اوٹہایا جاوی گا پردہ دیکہنی والون
کی آنکہون سے جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا **ترجمہ** پس دیکہین گی طرف ذات اقدس
اللہ تعالی کی کہ منزہ ہی صورت اور جہت وغیرہ سی پس نہ دی گئی بہشتی کو کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سے
طرف پروردگار کی **ف** ع منتہای تمام نعمتون کا دیدار حق ہی جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی
ہی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اون لوگون کی لیے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ

فصل دوسری **الفصل الثانی** بیچ اسمین نقل کی ہیہ مسلم نی نقل کی کہ یعنی رویت حق تعالی کی اوسپر

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اہل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمہم علی اللہ من ینظر الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا از روی قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے کہ دیکہی گا طرف اپنی باغون کی اور اپنی عورتون کی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹہی گا اور استراحت کری گا اونپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی لسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکہیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح وشام **ف** اور اسلیے حکم فرمایا محافظت کرنی کا اوپر دونون نمازون کی کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سی روز وشب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی اسلیے کہ اگر مراد دیکہنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہین کی لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہہ ہے کہ ماسوای حق کی طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی **ترجمہ** پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت کتنی مونہہ اوسدن ترو تازہ اور خوش وخرم ہون گی طرف پروردگار اپنی کی دیکہنی والی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی وعن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال وما آیۃ ذلک فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ہو خلق من خلق اللہ واللہ اجل واعظم رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ آیا ہر ایک ہم سی دیکہی گا اپنی پروردگار کو تنہا بلی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکہیگا تنہا پوچہا ابو رزین نی کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات اوسکی کی فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکہتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہا بلی مزاحمت کسی کی کہا ابو رزین نی کہ ہان دیکہتا ہی فرمایا حضرت نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اور دیکہتا ہی اوسکو ہر ایک اور اللہ تعالی کا ملتر ہی مرتبہ مین اور بزرگتر ہی صفت مین یعنی پس وہ بطریق اولی دکہائی دی گا بلی مزاحمت نقل کی یہہ ابو داود نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم روایت ہے ابو ذر سی کہ کہا پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا دیکہا ہی آپنے پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالی وتقدس نور ہی کیونکر دیکہون مین اوسکو **ف** حرج اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنی والا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالی کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنی والا آسمان وزمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان وزمین کا ہی مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان وزمین والون کا اور روشن کرنی والا انبیا ورنکے دلونکا اور اوسکی نامون مین سی نور بہی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ما ذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتہہ زبر ہمزہ اور تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکہون اوسکو کہ وہ کمال نور سی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہی نورانی ساتہہ تشدید یی کی نسبت کی لیے ہی زیادتی الف اور نون کی مبالغہ کی لیے اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی روپہ سی بمعنی رای کی ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہون

اوسکو پس اگر پڑہا جاوی ساتہہ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکہنی آنحضرت کی اللہ تعالی کو شب معراج
مین اور اس حدیث مین دلیل ہی۔ واسطی دونون فریق کی لیی بسبب اختلاف روایتون کے اسلیکی لفظ ان کی روایت کیا گیا ہی ساتہہ زیر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ
کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی زبر سی ہی پس ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت اصمعی سے
ساتہہ حال کی تہی **ترجمہ** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابن عباس ما کذب الفؤاد ما رای ولقد راٰہ نزلۃ اخری**
قال راٰہ بفؤادہ مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی قال رای محمد ربہ قال عکرمۃ قلت
الیس اللہ یقول لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی
بنورہ الذی ہو نورہ وقد رای ربہ مرتین اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جہوٹ نکہا
محمد کی دل نی ساتہہ محمد کی اوس چیز مین کہ دیکہا اوسنی بصر سے اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرت نی پروردگار کو ایکبار اور کہا
ابن عباس نی کہ دیکہا آنحضرت نی اپنی پروردگار کو اپنی دل سی دوبار **ف** ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی اونکی دل مین اور دیا لایا دل ونکا انکی
بینائی مین یا معنی خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سی دیکہا دونون کی ایک سے معنی ہین اور یہہ معنی اسلیی کہی کہ مذہب ابن عباس کا دیکہنا بینائی
سی ہی اور دیکہنا دل سی اورونکا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کے جیسی کہ معلوم ہوگا مقصود یہہ ہے کہ ابن عباس دیکہنی سی دیکہنا حق کا مراد کہتی
ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہہ سب دنوا اور تدلی اور قاب قوسین اور ادنی سب کو بیان قرب آنحضرت کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت
کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین اسی طرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سی یہہ ہے کہ آنحضرت نی اللہ تعالی کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نی تو کہا کہ دیکہا
آنحضرت نی رب تعالی کو اپنی دل سی نہ آنکہہ سی اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکہہ ہی سی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علما کی نزدیک یہہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکہون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رضا اور بعضی اور صحابہ اس سی دیکہنا
جبرئیل کا اونکی صورت اصلی مین مراد کہتی ہین کہ اس شب میں اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسی
کہ حدیث آئندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی اپنی رب سبحانہ تعالی سی بغیر واسطہ
یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعری سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ انہی کلام کیا ہی **ترجمہ** نقل کی یہہ مسلم نی اور ترمذی کی روایت مین یون آیا
ہی کہ کہا ابن عباس نی یعنی بیچ تفسیر آیۃ مذکورہ کی دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی کہ کہا مینی ابن عباس سی اور
اشکال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت ذات اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس
کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرت رب العزت کو کہا ابن عباس نے بیچ جواب عکرمہ کے وائی ہے تجکو ای عکرمہ پانا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو
اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکا ہی **ف** ح اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی ہو نابود
ہو مدرک اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پاسکتی ہین اوسکو بینائیان اور یہہ ہے علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی
کا ہی ساتہہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت نہین ہے اور دیکہنا عام تر ہی اس سے **ترجمہ** اور تحقیق دیکہا آنحضرت
نی اپنی پروردگار جل وعلا کو دوبار **ف** ح ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی قاری نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی
دوبار دیکہا ایک بار دل سی اور ایک بار آنکہہ سی اسلیی کہ نہین کہا کسی نی کہ آنحضرت نی اللہ تعالی کو دیکہا آنکہون سی دوبار
وعن الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفۃ فسألہ عن شیء فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال

ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْهَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ
وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ
لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ
بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَمْ يَرَهٗ
فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَاَيْنَ قَوْلُهٗ
ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ
وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ اور روایت ہی شعبی سی کہا ملاقات کی ابن عباس نے کعب احبار سی عرفات مین روز عرفہ کی پس پوچھا ابن عباس نی کعب سی ایک چیز سی یعنی رویت حق جل وعلا کی سی دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نی یعنی بسبب استعظام اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نی یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سی آواز نکلی جیسی کہ گنبد مین کوئی بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سی آتی ہی پس کہا ابن عباس نی کہ ہم اولاد ہاشم ہین **ف** ح یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین پوچھتی ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سی اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم وانوار کا جناب نبوت سی کیا ہی ہمنی تامل کرو اور ساتہہ غضب اور استبعاد کی جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نی یہہ مبالغہ کیا کعب احبار نی تامل وتفکر کیا **ترجمہ** پس کہا کعب نے کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد اور موسی کی پس کلام کیا اللہ نی موسی سی دوبار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکھا اوسکو محمد نی یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہہ ہی کہ کعب احبار نی یہہ کلام توریت سی نقل کیا کہا مسروق نی کہ شعبی یہہ حدیث روایت اوس سی کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ کی پاس یعنی بعد دیکھنی مناظرہ ابن عباس اور کعب کی اور سننی اس کلام کی کعب سی پس کہا مینی عائشہ سی کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار اپنی کو پس کہا عائشہ نی مسروق سی کہ تحقیق کلام کیا تو نی ساتہہ ایسی چیز کی کہ کہڑی ہو گئی بسبب اوسکی بال میری بدن کی یعنی چونکہ مین معتقد ہون اسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنی سی دنیا مین اور وقوع اوسکا محال ہی مارے عظمت وہیبت اوسکی کی میری بدن کی بال کہڑی ہو گئی کہا مینی ٹہیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹہنڈا کرنا اونکا تہا تاکہ سوال وجواب اون سی کرین پہر پڑہی مینی یعنی اثبات رویت کی لیی یہہ آیت تحقیق دیکہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی **ف** ع ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد مسروق کی پڑہنی آیۃ سی نشانی بڑی ہی کہ دلالت کرتی ہی عظمت شان اللہ تعالی کی پر اور پر تعظیم جناب آنحضرت کی اور مقصود اس سی رویت بصری ہی یا دل کی **ترجمہ** پس کہا عائشہ نی کہان لیجاتی ہین تجکو آیتین یعنی خطا کی تو نی آیتونکی معنی سمجہنی مین کہ اونکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نی سوا اسکی نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل ہی جو کوئی خبر دی تجکو کہ محمد نی دیکھا اپنی پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دی کہ آنحضرت نی چہپایا کچہہ اوس چیز سی کہ حکم کئی گئی ساتہہ اظہار اوسکی کی **ف** ع یعنی احکام وشرایع جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوس پر قول اللہ تعالی کا یا ایہا الرسل بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چہپانا عام ہی سب سے یا بعض سی پس اس سی رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونی اہل بیت کی

ساتھ بعض احکام کی **ت** باخبر دی کہ جانتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نی اونکی حق مین تحقیق اللہ تعالیٰ نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور اوتارتی مینہ کا یعنی آخر آیۃ تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا جبرئیل کو یعنی اونکی صورۃ اصلیہ مین نہین دیکہا جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلیہ مین بی تسلسل مگر دو بار ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی **ف** ح جیسکہ فرمایا ولقد راٰہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی **ت** اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی سفل مکہ مین دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو درحالیکہ اونکی لیئی چہہ سو بازو تہی تحقیق روک لیا تہا کنارہ آسمانکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری و مسلم نی ساتہہ زیادتی اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری و مسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نی کہ کہا مینی عائشہ سی پس اگر نہ دیکہا محمد نی پروردگار کو تو کہان ہی اور کسپر محمول ہی قول حق سبحانہ تعالیٰ کا پہر نزدیک آیا پس اوترا یا او متعلق ہوا ساتہہ اوسکی **ف** ع یعنی پس ظاہر متبادر یہہ ہی کہ ضمیرین کی پہرتی ہی طرف اسکی او ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین میں او بعد اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رای پس یہہ اشکال کیا مسروق نی **ت** کہا عائشہ نی کہ یہہ یعنی مرجع ضمیر کا سب مین جبرئیل ہی **ف** ع یعنی نہ رب سبحانہ پہر استیناف کیا عائشہ نی واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی جبرئیل کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تخصیص رویۃ اونکی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہ نی **ت** کہ آتی تہی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی شکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی او تحقیق جبرئیل آئی آنحضرت کی پاس اسبار مین یعنی اجیاد مین بیچ صورۃ اپنی کی کہ وہ صورت اصلی اونکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو **ف** ع یعنی بند او بہر تکے کہ دیکہا تہا اونکو شب معراج مین اونکی صورۃ اصلی مین بر وجہ تحقیق کی یہہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتی ہین ساتہہ قول کعب کے اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت نی دیکہا اللہ تعالیٰ کو دو بار احتمال رویت کی ساتہہ آنکہہ بصرہ یا بصیرۃ کی یا ایک ان دونوں کی بصیرہ سی اور دوسری بصری باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکہا آنحضرت نی اللہ تعالیٰ کو آنکہہ سی دو بار واللہ اعلم اور اپر نفی عائشہ کی پس احتمال ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مطلق پر یا مقید ہو ساتہہ نفی بصر کی او جواز رویت او نکی دلیں او ظاہر اول ہی نقد بر و تامل کہا حافظ ابن حجر نی کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ کی یہہ ہی کہ حمل کیجاوی نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کی او اثبات ابن عباس کا اوپر رویت دل کی نہ مجرد علم اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی علم رکہتی اللہ تعالیٰ کا علی الدوام رویت جو حاصل ہوئی حضرت کو پیدا کی گئی حضرت کی قلب مین جیسکہ پیدا کیجاتی ہی رویت آنکہہ کی واسطی دیکہنی غیر اللہ تعالیٰ کی **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ** اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار دو کمان کی اور یہہ کنایہ ہی بکمال قرب ان دونون کیسی یا کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی نہین جہوٹ بتایا دل نی وہ چیز کہ دیکہی او بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتونکی کہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چہہ سو بازو تہی **ف** ع یعنی یہہ سب ضمیرین پہرتی ہین جبرئیل کی طرف اور یہہ تاویل مطابق ہی او سی تاویل کی کہ عائشہ نی کی آیتون مذکورہ مین جیسکہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضی علما ہمارہ نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی **ت** نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی او بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی نہین جہوٹ بتایا دل نی او چیز کو کہ دیکہا کہا دیکہا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو بیچ ایک جوڑے کی کپڑون سبز سی درحالیکہ تحقیق بہر دیا تہا اوسنے چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرتؐ نے آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نے کہ دیکہا آنحضرت نے رفرف سبز کو یعنی سبز کپڑون والیکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ بند کیا تہا کنارہ آسمانکو **ف** ح **تنبیہ** یہہ جو گذرا سی معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار تعالی کو شب معراج مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہؓ نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباسؓ اثبات اور ساتہہ ہر ایک کے اونمین سی جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بہی طریقۂ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نے توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہی ولیکن جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علما کے یہہ ہی کہ آنحضرتؐ نے دیکہا پروردگار اپنی کو سر کی آنکہونسی اور کہا کہ اثبات اوسکا سوا سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ نے اوسکی انکار مین تمسک حدیث سی نہین کیا اور کچہہ سنکر حضرت سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا قول حق سبحانہ کی ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب و بقول اللہ کی لاتدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت اولی مین کلام حالت رویت مین ہی اور اوسپر نفی رویت بی کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجہی جاتی اور بعضی علما نے کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کے قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اونہون نے یہہ قول سنا ہی آنحضرتؐ سی نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نے اس مسئلہ مین ابن عباس سے تکرار کی اور پوچہا کہ آیا دیکہا محمدؐ نے اپنی رب کو پس اونہون نے کہا کہ ہان دیکہا اوسکو پس ابن عمر نے تسلیم کیا اور ہرگز تردد او انکار نہین کیا اور عمر بن راشد نے کہا کہ عائشہ ہماری نزدیک ابن عباس سے زیادہ علم نہین رکہتین تہین اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سی بہی ثبوت رویت ہی **وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰی ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور پوچہی گئی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالی کی سی کتنی مونہہ ہونگی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکہنی والے پس کہا گیا یعنی امام مالک سے کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکیکی اہل بدعت مین سے کہتی ہین کہ مراد آیۂ مذکورہ مین دیکہنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نظر نعمات اوسکیکی پس کہا امام مالکؒ نے جہوٹی ہین وہ پس کہان ہین وہ اور کیون دور پڑی سمجہنی معنی قول حق تعالی کیسی کہ بیچ شان کفار اور تقبیح حال اونکی فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکہنی پروردگار کیسی اوس روز منع کئی جاوینگی **ف** ع یعنی نہین دیکہنی کی دیکہنی اوسکو اور حجاب اشد عذاب سے ہے جیسیکہ رویت ہر ثواب سے افضل ہی اور معنی یہہ ہین کہ کہان گئی ہی اونکی عقل کہ پڑی ہین بیچ غفلت اور بعد مین مفہوم اس قول سی اور وہ یہہ ہے کہ مومن غیر محجوب ہون گے بلکہ دیکہین گے **ت** کہا مالک نے کہ لوگ یعنی مسلمان دیکہین گے طرف اللہ تعالی کی روز قیامت کی اپنی آنکہونسی اور کہا مالک نے اگر نہ دیکہتی مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کی تو نہ عار دلاتا اللہ کافرونکو ساتہہ ہونی اونکیکی محجوب دیدار حق سی پس فرمایا اللہ تعالی نے یعنی کفار کی حق مین حقا تحقیق کفار اپنی پروردگار سی اوس دن پردی مین ہون گی **ف** ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورت مین ہی کہ اور نعمت دیدار سی محظوظ و مخصوص ہون اور یہہ محروم و مخذول اور اگر مومن بہی محجوب ہون تو سرزنش کافرونکو کیون ہو نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین ✤ **وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ**

فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَادَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتوں میں مشغول ہونگی ناگہاں نکلے گا اور بلند ہوگا اونکی لیے ایک نور پس اوٹھاوینگی سر اپنے تا دیکھیں نور کو پس ناگہاں دیکھیں گے کہ پروردگار تعالی نے تجلی کی ہی اونپر اوپر اونکی سے پس فرماویگا پروردگار تعالی سلام ہی تمپر ای بہشتیو اور یہہ یعنی سلام ربکا یعنی شاہد اوسکا قول اللہ تعالی کا ہی کہ فرمایا بہشتیوں کی لیے ہی سلام کہنا پروردگار مہربانکی طرف سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھیگا اللہ تعالی طرف اونکے اور دیکھیں گے وہ طرف اللہ تعالی کی پس نہ التفات کرینگے طرف کسی چیز کی نعمتوں بہشت مین سے جبتک کہ دیکھیں گے طرف اللہ تعالی کی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالی اونکی نظروں سی یعنی ساتھہ واقع کرنی حجاب کے اونپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق و سرور اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یہہ پردہ اور پوشیدگی ہی جملہ لطف و مہربانی سی ہی اللہ تعالی کی طرف سی اپنے بندوں پر اسلیئے کی ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین رکھنا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکے نہیں ہے ایک زمانہ چاہیے کہ اوسمین بحال خود آویں اور نعمتیں جنت کی دیکھکر مستحق اور تجلی کی ہوں اور ہر بار لذت و ذوق جدید پاویں **باب صفۃ النار واھلھا** باب ہے بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نارکم جزء من سبعین جزءا من نار جھنم قیل یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فضلت علیھن بتسعۃ وستین جزءا کلھن مثل حرھا متفق علیہ واللفظ للبخاری وفی روایۃ مسلم نارکم التی یوقد ابن ادم وفیھا علیھا وکلھا بدل علیھن وکلھن** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑوں آگ دوزخ کی مین سے **ف** یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعین اس عدد مخصوص کے اور بیچ ذکر اس عدد کے ارادہ اس معنی کا معہود و متعارف ہی **ت** کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنی عذاب و سزا دینے مین پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخکی ان آگوں پر انہتر جزو ہر ایک اون انہتر جزوں مین سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی **ف** یہہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تہا گرمی آگ تمہاری ایک جزو ہی ستر جزوں آگ دوزخکی سی تاکید کی لیے تکرار کی اور حاصل جواب یہ ہے کہ ضرور ہے اور چاہیے کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخکی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہیں کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا شدہ چاہیے عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب حق سبحانہ کا اور وہ نکی عذاب سے اور اسلیئے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اصناف عذاب کی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے لیکن یہہ لفظ کہ ذکر کئی گئی بخاری کی ہیں اور روایت صحیح مسلم مین یوں ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہیں ابن آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخکی سی اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کے یعنی بخاری کی روایت مین ہی فضلت تسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہے فضلت علیہا تسعۃ وستین جزءا کلہا **وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجھنم یومئذ لھا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونھا رواہ مسلم** اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا اوسکو اللہ تعالی نے اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کے اوس دوزخکی لیے ستر ہزار باگیں ہونگی کہ ساتھہ ہر ایک باگ کے ستر ستر ہزار فرشتے ہونگے کھینچیں گے اوسکو **ف** یعنی یہانتک کہ رکھیں گے اوسکو ایسی زمین مین کہ نہیں باقی رہیگی جنت کیلیے راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگوں کا یہہ ہوگا کہ روکی جائیگی سی محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالی نگاہ رکھیگا اوسی اور بچالیگا نقل کی یہہ مسلم نے **وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سبکترین دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکی لیے دو پاپوشین یعنی نیچی قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگکی جوش مارے گا اون دونون سی یعنی دونون نوعونسی کہ وہ دونون پاپوشین ہین اور دونون تسمی دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین یعنی بسبب المکے ہونی اور عدم اطلاع اوسکی حال غیر اپنی پر حالانکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین **ف** اس سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہونگی عذاب مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سبکترین دوزخیونکا عذاب مین ابوطالب ہی اور وہ دو پاپوشین پہنی ہوگا کہ جوش ماریگا اونسی دماغ اوسکا **ف** تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تہا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت کی لیی دیا جاویگا جزا موافق **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صِبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیونمین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی لایا جاویگا دوزخ مین جیسیکہ کپڑیکو مٹکی مین رنگ کرنیکی لیئی التی ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکہی تونی بہلائی کبہی کیا گذری تجہپر نعمت و راحت کبہی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈرسی دوزخ کی جاتی مین تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکہتا ہی نہ تہا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیونکا از روی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کے آیا دیکہی تونی محنت کبہی اور آیا گذری تجہپر سختی کبہی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میری نہین گذری مجہپر سختی کبہی یعنی دنیا مین اور نہ دیکہی مینی سختی کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** درازگی اسکی جواب کی بسبب رحاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

اور روایت ہی اوسی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیونکی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاء دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتہہ اوسکی یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چہٹاتا اگرچہ تہوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تہا مینی تجہسی اور حکم کیا

تہا مینی تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال آنکہ تو پشت آدم مین تہا اور وہ چیز یہہ ہی کہ شریک نکر تو ساتہہ میری کسی چیز کو **ف** ع
کہا مظہر نی کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہہ ہی کہ جو کچہہ جاری ہوتا ہی عالم مین بلا شبہہ ہوتا ہی اوسیکی ارادہ
اور مشیت سی اور امر کبہی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی کی او طیبی نی کہا ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی لینی پر
جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ لقرینہ قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی اباء یہان
نقض عہد پر **ت** پس توڑا تو نی عہد اور فرمان برداری نکی میری امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میر یعنی بتون وغیرہ کو پس یہہ نہین
قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزین مین کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن سمرة بن جندب ان النبي صلى الله عليه وسلم**
قال منهم من تاخذه النار الى كعبيه ومنهم من تاخذه النار الى ركبتيه ومنهم من تاخذه النار الى حجزته ومنهم
من تاخذه النار الى ترقوته رواه مسلم اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون
مین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی و منین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانوون تک اور بعضی اون مین سے
وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک **ف** ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا
ضعف و شدت مین **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين منكبي الكافر**
في النار مسيرة ثلثة ايام للراكب المسرع وفي رواية ضرس الكافر مثل احد وغلظ جلده مسيرة
ثلث رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون
کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطی سوار تیز رو کی **ف** ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیی جاوینگی روز قیامت کے
مانند چیونٹیونکی بیچ صورتون مردونکی پہر ہانکی جاوینگی طرف قید خانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون حدیثونکی یہہ ہی کہ مراد متکبرین
سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوین گی اوسمین پہر بڑی ہو جاوین گی اوس وقت کہ داخل ہونگی
اور داخل ہونگی دوزخ مین اور وہان ایسی ہونگی **ت** اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹا پا اوسکی جلد کا
مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہہ پہیلاؤ واسطی زیادتی عذاب کے ہو نقل کی یہہ مسلم نی **وذكر حديث ابي هريرة اشتكت النار**
الى ربها في باب تعجيل الصلوة اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکی یہہ ہی اشتکت النار الی ربہا
بیچ باب تعجیل الصلوۃ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم**
قال اوقد على النار الف سنة حتى احمرت ثم اوقد عليها الف سنة حتى ابيضت ثم اوقد عليها الف سنة حتى اسودت
فهي سوداء مظلمة رواه الترمذي روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک
کہ سرخ ہوئی پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی **ف** ح آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی تو سفید ہو جاتی ہی اسلیے کہ سرخی
اوسکی ملنی سی دہوین سی ہوتی ہی **ت** پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پہر آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکہتی
ف ع یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسکہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی اور ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور
موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اعدت للكافرین ساتہہ صیغہ ماضی کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنه قال قال رسول الله صلى الله**
عليه وسلم ضرس الكافر يوم القيمة مثل احد وفخذه مثل البيضاء ومقعده من النار مسيرة

ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دانت کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہوگی اور ران اوسکی مانند بیضاء کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار تین دن کی مانند ربذہ کی **ف** ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانوون مین سی کہ مدینہ سی تین دن کی راہ ہے پس مثل الربذۃ سی مراد یہہ ہی مثل بعد ربذہ کی مدینہ سی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْکَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَہٗ مِنْ جَہَنَّمَ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹاپا جلد کا فر کا بیالیس ہاتہہ ہوگا **ف** لفظ جامع کی یون ہین اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار **ت** اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہوگی اور تحقیق جگہہ بیٹھنی اوسکی دوزخ مین مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس باراں دن کی **ف** کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارونکا بحسب اختلاف تعذیب کفار کی ہی دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی لیی جگہہ بیٹھنی کی بہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہہ بہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجہنا چاہیی واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن ابن عمر** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْکَافِرَ لَیُسْحَبُ لِسَانُہُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَیْنِ یَتَوَطَّاُہُ النَّاسُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کہینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چہہ کوس روندیں گی اوسکو لوگ یعنی قدمونسی اور چلینگی اوسپر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **وعن ابی سعید** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ یُتَصَعَّدُ فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَیُہْوٰی بِہٖ کَذٰلِکَ فِیْہِ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ سی چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سی ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑہنی اور اوترنی مین رہیگا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ کَالْمُہْلِ اَیْ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰی وَجْہِہٖ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْہِہٖ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی بیچ قول اللہ تعالی کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل تغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگار کی ہی مانند مہل کی جوش مار یگا پیٹون مین پس آنحضرت نی بیچ معنی مہل کی فرمایا مانند تل چہٹ زیت کی پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف مونہہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست مونہہ اوسکا اوسمین یعنی مارے گرمی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن ابی ہریرۃ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِہِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِہٖ فَیَسْلُتَ مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْہِ وَہُوَ الصَّہْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیونکی سرون پر پس پہنچی گا پانی گرم یہانتک کہ پہنچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکی پیٹ مین ہے یعنی انتین وغیرہ یہانتک کہ نکل جاویگا اوسکی دونون قدمونسی اور یہہ ہے صہر **ف** صہر ساتہہ زبر صاد مہملہ کی اور جزم ہ کی یعنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کی یصب من فوق رءوسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سر پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ درہ اونکی پیٹونمین ہی اور گلائی جاویگی پوست اونکی یعنی تا شہر

کرینگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اونکی ظاہر و باطن مین **ت** پہر اوسیطرح کیا جاویگا جیساکہ تہا **ف ح** یعنی بچال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پیٹہی گا پیٹ مین اور گلا یا جاویگا جو کچہہ کہ پیٹ مین ہے جیسکہ قرآن مجید مین فرمایا بدلنا ہم جلود غیرہا **ت** نقل کیے یہہ ترمذی نی **وعن** اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهٖ يُسْقٰى مِنْ مَّاۤءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلَيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاۤءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَاۤءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۤءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۤءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا پانی سے زرداب دوزخیونکا ہو ویگا درحالیکہ پیوینگی اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی تکلف لسبب حرارت و تلخی اوسکیکی فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف موںہہ اوسکیکی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سے بہون ڈالیگا اوسکی موںہہ کو اور گر پڑیگا پوست سر اوسکیکا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کردیگا اوسکی آنتونکو یہانتک کہ نکلیاویگا اوسکی دبر سے پس فرماتا ہے اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالیگا اونکی آنتونکو اور فرماتا ہے اللہ تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد کرینگی وہ پیاس کی فریادرسی کیے جاوینگی ساتھ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچہٹ کی ہوگا یا مانند پگلی ہوئی تانبے کی یا زرداب کی بہون ڈالیگا موںہونکو بری پینے کی چیز ہے وہ پانی **ت** نقل کیے یہہ ترمذی نی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطی احاطہ دوزخ کی چار دیوارین ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کیے یہہ ترمذی نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُّهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرداب سے کہ دوزخیون کی زخمونسے بہیگا ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ سڑجاوین اہل دنیا نقل کیے یہہ ترمذی نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیۃ کہ ڈرو خدا سے حق ڈرنی اوسکیکا یعنی جیساکہ لائق ہے **ف ع** یعنی واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو سیئات سے اور ابن مسعود نی یہہ تفسیر کی ہے آیۃ کے ساتہہ قول اپنی کی ہو اَن یطاع فلا یعصی و یشکر فلا یکفر و یذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہے اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسیطرح ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہے اسکو محدثون نی پس یہہ یا تو تفسیر ہے کمال تقوی کی پس اسمین تو کچہہ اشکال ہے ہی نہین اور یا تفسیر ہے اصل تقوی کی پس ہوگی یہہ آیۃ منسوخ ساتہہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیساکہ ذکر کیا ہے اسکو بعضی مفسرون نی **ت** اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین **ف ح** یعنے مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہے غضب الہی و دوزخ سے اور ترک اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت

نے اس تقریب سے بعضے عذاب دوزخ کی اوس ذکر کیا اوسکو راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ
کیسے ٹپکے بیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کردے دنیا والوں پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ ہوسہنڈ خوراک اوسکی **ت**
نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ
قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَيَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ
سُرَّتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوزخی دوزخ میں
تیوری چڑہے اور دانت کہلے ہونگے **ف** اخیر معنی کالحون کی مناسب ہیں تفسیر آنحضرت کی جسکو بیان کیا اوس کو راوی نے ساتہہ
قول اپنے کی **ت** کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بہون دی گی کافر کی مونہہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹہہ جاویگا ہونٹ
اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچے کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل کی یہہ ترمذی نے

وعن أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا فَتَبَاكَوْا فَإِنَّ أَهْلَ
النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ فَتَسِيلَ الدِّمَاءُ
فَتُقَرِّحَ الْعُيُونُ فَلَوْ أَنَّ سُفُنًا أُزْجِيَتْ فِيهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے اوسنے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اے لوگو روؤ یعنی خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونے حقیقی کی یعنی اصلی کہ نہیں
ہے امر اختیاری تو تکلف کرو رونے میں اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہے
کہ عام ہو فجار کو روویں گے دوزخ میں یہانتک کہ آنسو اونکے بہینگے خون ہو کر کہ گویا وہ آنسو نالیاں ہونگی یہانتک کہ ہو چکینگے آنسو پس
بہینگے خون پس زخمی ہوجاوینگی آنکہیں یا زخمی کردینگے خون آنکہوں کو پس اگر کشتیاں جاری کیجاویں اونکے آنسوؤں میں تو البتہ جاری ہوں
نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ میں یعنی ساتہہ اسناد اپنے کی **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى
عَلٰى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ
جُوعٍ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ
فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ
فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُ
تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوا بَلٰى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا
مَالِكًا فَيَقُولُونَ يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مٰكِثُونَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ
دُعَائِهِمْ وَإِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ
فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ
عُدْنَا فَإِنَّا ظٰلِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ
وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابو درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاوی گی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بہوک شدید پس برابر ہوگا عذاب
بہوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمین ہون گی کہ عذاب ورح ہی ف ع ح یعنی الم بہوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی کی ہوگا اس سی معلوم
ہوا کہ آگ بہوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی ترجمہ پس فریاد کرین گی الم بہوک سی پس فریادرسی کیی جاوین گی ساتہہ کہانی کی ضریع سی ف ع ضریع
نام ایک گہانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی کی اور اگر کہا بہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد
یہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہون گی ور مردار سی زیادہ بودار اور آگ سی زیادہ گرم ت نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا کریگا بہوک سی
پہر دوبارہ فریاد کرینگی کہانیکی لیی یعنی بسبب نفع نپانی کہانی پہلی کی پس فریادرسی کیی جاوین گی ساتہہ کہانی گلوگیر کی ف ع یعنی جو کہ گلی مین اٹک جاویگا
نہ نیچی اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سی یا کانٹی آگ کی اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصة و
عذابا الیما ت پس یاد آویگا اونکو وہ اوتارتے تہی کہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتہہ پیی کی چیز کی پس فریاد کرین گی واسطی پینی کے
چیز کی یعنی اون کہانون کی وتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اوردیا جاویگا گرم پانی ساتہہ زنبورون کی یعنی جس برتنون مین گرم پانی
ہوگی وہ زنبورون سی اوٹہا کردیی جاوینگی یعنی ملائکہ کی ہاتہہ یا دست قدرت سی بلاواسطہ پس جب نزدیک ہوگی پاس گرم پانی کی اونکی مونہون سی
بہون ڈالین گی اونکی مونہون کو پس جب داخل ہونگی یعنی اقسام اوس چیز کی کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرد آب وغیرہ سی اون کی پیٹون مین
ٹکڑی ٹکڑی کرڈالین گی اوس چیز کو کہ اون کی پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگی دوزخی دعا کرو اپنی نگہبانون دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ سبک کری
ہمسی عذاب ایکدن پس کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تہی تمہاری پاس رسول ساتہہ معجزون اور دلیلون واضح کی کہین گی دوزخی کہ ہان
آئی تہی ولیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نلائی کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچہہ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا
کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدہ گی کی ف ع یعنی بیسلیی کہ نہین نفع دیتی دعا اونکو اوس وقت نہ اونکی دعا اور کسیکی اور یہہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسکہ سمجہا ہی اس سی بعضی علمانی حال آنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنی مین واللہ اعلم
ت فرمایا آنحضرت نی پس کہین گی دوزخی آپس مین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور
شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کی سی اونکی لیی تو یقین کرینگی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اسکی عذاب سی جز موت ہی طلب کریا معنی یہہ ہین کہ ملائکہ اونکی مین سی
کہ پکارو مالک کو ہر نوع ت پس کہین گی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سی تا حکم کری ہماری مرنی کا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نی پس
جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سی یا اپنی رب کی طرف سی کہ تم ہمیشہ اسمین ہوگی کہا اعمش نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضی صحابہ سی
موقوفا یا مرفوعا یہہ کہ درمیان پکارنی اونکی کی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اون کو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کے
عذاب پاتے رہین گی فرمایا آنحضرت نی پس کہین گی یعنی دوزخی آپس مین کہ پکارو اپنی پروردگار کو او رچاہو اوس سی نجات اپنے
اسلیی کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہاری پروردگار سی یعنی رحمت وقدرت ومغفرت مین پس کہین گے ای پروردگار
ہماری غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوة زیر شین اور جزم قاف سی اور ایک قراءة مین شقاوة زبر سے
ہے اور یہہ دونون لغت آئی ہین بمعنے ضد سعادت کی اور معنی یہہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تہی ساتہہ خاتمہ
بد کی ترجمہ اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہماری نکال ہمکو آگ سے پس اگر پہر پہریں
ہم طرف کفر کی تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہہ بہی جہوٹ ہی کہینگی اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا

ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون **ت** پھر فرمایا آنحضرتؐ نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کی اور نہ کلام کرو مجسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونیکا فرمایا آنحضرتؐ نے پس نزدیک ہے کہ ناامید ہون گے ہر بھلائی سے **ف** ح دوزخکی نگہبان کو پکارا کچہ سود مند نہوا مالک سے چاہا کہ مارے اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی و زاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکی سامنے فریاد کرین **ت** اور نزدیک اسکی شروع کرینگے نالہ و فریاد مین اور حسرة کہانی مین اور آہ واویلا کرنی مین **ف** ع زفیر اول آواز گدہے کی جبکہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نے لہم فیہا زفیر و شہیق **ت** کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے اور لوگ رفع نہین کرتے ہین اس حدیث کو **ف** ح یعنی حضرت تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین کہ یہہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی اونکا قول ہے لیکن یہہ حدیث حکم مرفوع مین ہے خواہ حضرت تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیے کہ یہہ خبرین قیامت کی اور گفتگوئی دوزخیونکی بغیر سنے کی حضرت سے کوئی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا **ت** نقل کی یہہ حدیث ترمذی نے یعنی مرفوع جیسکہ معلوم ہوتا ہے ابتدا حدیث سے **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے نعمان بن بشیرؓ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ سے ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ سے **ف** ع یعنی خبر دی مینے تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینے تمکو اوسکی طرح بطرح کی عذابونسے کہ تا بچو اوس سے یہانتک کہ کہا مینے اتقوا النار ولو بشق تمرة **ت** پس متصل مکرر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سے کہتے تھے اوسکو اور ہلتے جاتے تھے یہانتک کہ اگر ہوتے آنحضرتؐ اس جگہہ مین کہ مین ہون تو سنتے آواز اونکی بازار والی یعنی بسبب نہایت بلند کرنے آواز کی اور یہانتک کہ گر پڑی کملی کالی خطدار کہ تھی حضرتؐ کی کندہے پر حضرت کی پاؤنکی پاس یعنی بسبب ہلنیکی جذبہ الہیہ سے نقل کی یہہ دارمی نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے عبداللہ بیٹے عمرو بن عاص کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مکڑا شیشے کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسکہ اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نے ساتھہ قول اپنی کی اور اشارہ کیا آنحضرتؐ نے واسطی بیان کرنی اشارہ ہذہ کی طرف مانند کہوپری سر کی **ف** ح یعنی اگر شیشہ گول بمقدار کہوپری کی کہ وزنی اور گران ہے اور گول اور یہہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنیکی ہین **ت** چھوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کی مسافت سیر پانسو برس کی ہے البتہ پہونچے وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تہوڑے سے وقت میں اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس کے رات دن پہلے اسکی کہ پہونچے زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچے اوسکی تہا کو **ف** ح یہہ شک راوی ہے کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیون کی باندہ لینے کی ہے کہ جو مذکور ہے کلام اللہ مین ثم فی سلسلة ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہہ زنجیر کافرکی مقعد مین ڈالی جاویگی اور منہہ مین سے نکالی جاوے گی اور اس حدیث پر یہہ اشکال لازم آتا ہے کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سے ہوئی جواب سکا یہہ ہے کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہے بلکہ

کثرت و مبالغہ سی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نکرنا چاہیی جیسا کہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کی ہی اور کہا نوف بکالی
نی کہ ہر گز ستر دو ستر گز کا ہوگا اور ہر دو ستر ابعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تہی نوف بکالی حجبہ کو وہ کہتی اور
حسن بصری نی کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سی چہوڑا جاوی تو باوجود
ابعد مسافت پانسو برس کی تہوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بہاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور
وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سر سی چہوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس
مین بہی نہ پہونچی اللہ اکبر دیکہا چاہیی کہ کیا کچہہ درازگی ہوگی اوسکی عیاذًا باللہ منہ نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن ابی بردة عن ابیه ان**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی جہنم لوادیا یقال له ہبہب یسکنہ کل جبار رواہ الدارمی
اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو
ہبہب رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق ہی دور خلق پر شدید **فائدہ ع** لفظ ہبہب ساتہہ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری
اور اکثر نسخون مین اور ہبہب بمعنی تیز و شتاب کی ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ گنہگارون کو اوس مین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی
شعلہ تیز اوٹہتی ہین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعظم**
اہل النار فی النار حتی ان بین شحمة اذن احدہم الی عاتقہ مسیرة سبعمائة عام وان غلظ
جلدہ سبعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا بڑی بدن ہو جائینگی دوزخیون کی دوزخ مین یعنی تاکہ عذاب زیادہ ہو یہانتک کہ تحقیق درمیان لو کان ایک اونکی
اوسکی کندہی تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق موٹاپا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی
ہونگی **وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی النار حیات**
کامثال البخت تلسع احدہن اللسعة فیجد حموتہا اربعین خریفا وان فی النار عقارب کامثال البغال الموکفة
تلسع احدہن اللسعة فیجد حموتہا اربعین خریفا رواہما احمد
اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا اونہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت
بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا درد زخم سختی درد اور اثر زہر اوسکا چالیس برس اور تحقیق دوزخ
مین بچہو ہین مانند خچرون پالان بندہون کی کاٹیگا ایک اون کا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکا چالیس برس نقل کین یہہ
دونون حدیثین احمد نی **وعن الحسن قال حدثنا ابو ہریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشمس والقمر**
ثوران مکوران فی النار یوم القیمة فقال الحسن وما ذنبہما فقال احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فسکت الحسن رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی حسن بصری سی کہ کہا حدیث کی ہمسی ابوہریرہ
نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی پنیر کی ہونگی لپیٹی گئی اور ڈالی گئی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی
اور کیا ہی گناہ آفتاب و چاند کا پس کہا ابوہریرہ نی کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ ع** یعنی تو نص حق کی مقابل
قیاس کو کرتا ہی اور گنہ دانتا ہی موجب دخول دوزخ کا عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ حسن بصری نی پوچہا

کہ حکمت انکی داخل کرنیکی بیان کرو اور ابوہریرہ نے جواب میں کہا کہ میں نے حدیث جو حضرت سے سنی تھی تمسے نقل کر دی اسسے زیادہ مجکو علم نہیں بعضے علماء
نے لکھا ہے کہ سبب ڈالے جانیکا دوزخ میں یہہ ہے تا دوزخیونکو انکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہے ابن عمر سے بروایت دیلمی کے مسند
فردوس میں مرفوعًا کہ آفتاب اور چاند کے مونہہ عرش کی طرف ہیں اور پشت دنیا کی طرف پس اسسے معلوم ہوا کہ اگر مونہہ اونکے دنیا کی طرف
ہوتے تو اہل دنیا میں سے کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضوں نے کہا کہ اسلیے ڈالے جاوینگے کہ کافر اونکو پوجتے تھے اونکی جلانیکے لیے ڈالین
گے کہ دیکھہ لیں جنکو ہم پوجتے تھے اونکا یہہ حال ہے ت پس جب ہو رہی حسن نقل کی یہہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار الا شقی قیل یا رسول اللہ ومن الشقی قال من لم
یعمل للہ بطاعۃ ولم یترک لہ معصیۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا دوزخ میں مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ اور کون ہے بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکرے خدا کے
رضامندی کے لیے طاعت یعنی واجبہ اور نہ چھوڑے خدا کے لیے یعنی اور اوسکے ڈرسے گناہ ف ع بدبخت شامل ہے کافر اور فاجر کو نقل کی
یہہ ابن ماجہ نے

باب خلق الجنۃ والنار

باب ہے بیچ بیان پیدا کرنے جنت اور دوزخ کے ف ع یعنی
اسمیں حدیثیں ایسی مذکور ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور اب موجود ہیں جیسے کہ مذہب اہل سنت کا ہے
برخلاف اسکے کہ بعضے مبتدعہ کہتے ہیں کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہیں ہوئی ہیں روز قیامت کو پیدا ہونگی اور اسمیں بیان ہے اسکا کہ کیسے
لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہیں اور ذکر ہے بعضے اوصاف اونکی کا

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحاجت الجنۃ والنار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین
وقالت الجنۃ فما لی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطہم وغرتہم قال اللہ تعالی
للجنۃ انما انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی وقال للنار انما انت عذابی
اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل واحدۃ منکما ملؤھا فاما النار فلا تمتلئ
حتی یضع اللہ رجلہ تقول قط قط قط فھنالک تمتلئ ویزوی بعضھا الی
بعض فلا یظلم اللہ من خلقہ احدا واما الجنۃ فان اللہ ینشئ
لھا خلقا متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جھگڑیں آپسمیں جنت اور دوزخ ف ح یعنی ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا اپنی حال سے کہ کیوں ایسا ہوا اور اسلیے جواب دیا اللہ تعالی نے کہ یہہ مقتضائی
مشیت اور اختیار میرے کا ہے ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا میں نے اور دوسرے کو محل و مکان قہر و غضب کا ت پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی ہوں واسطے
متکبروں اور گردن کشوں کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجکو کہ نہیں داخل ہونگے مجھہ میں مگر ضعیف لوگ انمیں سے یعنی بدحال اور مسکین حقیر اور کم نام و کم اعتبار اور لوگوں
کی نظروں سے گرے ہوئے ف ع ح یعنی اکثر لوگوں کی نزدیک وہ ایسے ہیں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک بڑے قدر والے ہیں اور ایسے اونکے
نزدیک کے جو پہچانتے ہیں اونکو قسم علماء و صلحاء سے اور مراد حصر سے غلبہ ہے یعنی اکثر اور اغلب ایسے ہونگے والا انبیاء اور رسول اور بادشاہ بھی ویسے داخل ہونگے یا
مراد رکھیں ضعفاء سے فروتنی کرنیوالے واسطے اللہ کی اور تواضع کرنیوالے واسطے خلق کی اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گرے ہوئے نظر اعتبار سے اپنی نزدیک
ت اور نہیں داخل ہونگے مجھہ میں مگر بھولے فریب کیا جانیوالے ف ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور رکی تشدید سے بمعنی عدم تجربہ اور وجود

غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتھہ مہم عقبی کی جیسا کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی بہشتی
...ال ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ
ہم غافلون ت فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتھہ تیری جسکو کہ چاہتا
ہون مین اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتھہ تیری
جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندون مین سے ف ع حاصل یہہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال و جلال کے اور
وصف کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسیکو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھہ ہر ایک کی مکان فضل مین باوجود علم اسباب کی کہ ایک اون دونون مین
سی قبیلۂ عدل سی ہی اور دوسری طریق فضل سی ولا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کی لیی تم مین سی پری اوس کی ہی یعنی ہر
ایک کو بہر دونگا لوگون سی پس ای پر دوزخ پس نہین بہرنیکی ف ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید یعنی
پس طلب کری گی زیادتی اور نہین بہرنیکی دوزخیون سی کہ مقرر ہین اوسکی لیی ت یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی اوسمین پانوا اپنا کہیگی دوزخ
بس بس بس ف ح ع اطلاق پانو کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسکہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث
مین آیا ہی یہہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچھہ مراد ہی وہ حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑی یہہ سب سلم سی ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا
ہی اور بعضی متاخرین ارباب تاویل کہتی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہی اور بعضون نی اور اور کچہہ تاویل کی ہی ساتھہ اوسچیز
کی کہ مناسب ذات اقدس کی ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوی ت پس اوسوقت بہرجاوی کی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کیی جاوینگی
بعضے اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاوی گی اور سمٹ جاوی گی پس ظلم نہین کرنی کا اللہ تعالی اپنی مخلوق سے کسیکو ف ع
کہ بی گناہ کیی دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخ کو اوس سی بہری اور مراد ظلم سی از روی صورت کی ہی ورنہ اگر بی گناہ
کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین کرنی کا
ت اور واسطی بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیی ایک خلق جدید ف ح کہ بی سابقہ عمل کی اون کو بہشت مین
داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بی گناہ دوزخ مین نہ ڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع رب
العزة فيها قدمه فينزوي بعضها الى بعض فتقول قط قط بعزتك وكرمك ولا يزال في الجنة فضل
حتى ينشئ الله لها خلقا فيسكنهم فضل الجنة متفق عليه اور روایت ہی انس سے
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوین گی اوس مین یعنی جن و انس اور کہی گی دوزخ
آیا ہی کچھہ زیادتی یعنی بہرنیکی نہین اور بس نہین کرنیکی طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی
اوس مین قدم اپنا پس سمٹ جاوین گی بعضی اجزاء دوزخ کی طرف بعض کی اور تنگ ہو جاوی گی پس کہی گی بس بس قسم تیری عزت کی اور
تیری کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہی گی بہشت مین وسعت و زیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہونگی رہنی والون سے یہانتک کہ پیدا کریگا
اللہ تعالی بہشت کی لیی ایک خلق کو پس بساویگا اوس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وذكر
حديث انس حفت الجنة بالمكاره في كتاب الرقاق اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہہ کلمی

مین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبرئیل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا والی ما اعد اللہ لاھلھا فیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد الا دخلھا ثم حفھا بالمکارہ ثم قال یا جبرئیل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلھا احد قال فلما خلق اللہ النار قال یا جبرئیل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد فیدخلھا فحفھا بالشھوات ثم قال یا جبرئیل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلھا رواہ الترمذی وابوداود والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل ع کو کہ جاؤ دیکھہ طرف بہشت کی کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی مینی وہ پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی اللہ تعالی نی بہشتیون کی لیی بہشت مین ف ع یعنی ایسی چیزین اچھی بندونکی لیی تیار کر رکھین ہین کہ نہ کسی آنکہ نی دیکھین ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی دلمین خطرہ اونکا گذرا ہی ت پہر آئی جبرئیل ع حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی نہین سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین ف ح یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونیکی اور کوشش کریگا اوسکی حاصل کرنیمین بسبب خوبی وسرور اوسکیکی مقصود بیان کرنا کمال خوبی ولطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہو ت پہر گہیرا اوسکو ساتہہ مکروہات طبیعت کی ف ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت وشدت کی اور مراد اوس سی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر ونواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اوسکا پس اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑی بہشت کو نہ پہونچی ت پہر فرمایا اللہ تعالی نی کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اسلیی کہ اب اوسمین زیادتی اور کچہہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکیکی پس گئی جبرئیل ع اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہہ کہ گرد اوسکی گہرا ہی پہر آئی جبرئیل اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات سی ہی یعنی بسبب انکی دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخکو فرمایا ای جبرئیل ع جا اور دیکہہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی اور بری چیز پیدا کی ہی مینی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پہر آئی جبرئیل ع اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوگا اوسمین پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتہہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اسی کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخمین ف ع یعنی یہہ شہوات ومعاصی اتنی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس وطبیعت مین سی باقی نہین رہنی کا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ در آوی اور یہہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جا اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات ت نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوما الصلوۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ

فِیْ قِبَلَۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ ھٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پھر چڑہے منبر پر پس اشارہ کیا اپنے دست مبارک سے قبلہ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی مینے تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی **ف** ح لفظ قبل ساتھہ زیر قاف اور زبر ب کی بہی اور پیش دونون کی بہی روایت ہے اور ساتھہ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہے سب معنے مقابل کی **ت** پس نہین دیکہی مینے کوئی چیز قسم دیکہنے کی چیزونسی مانند اوس چیز کی کہ دیکہی مینے آج نیکی و بدی مین **ف** ح یعنی بہشت کو خوبتر دیکہنے کی چیزونسی پایا مینے اور دوزخ کو بدتر سب دیکہنے کی چیزونسی یہان شبہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اوس طول وعرض کی کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب دیتی ہین کہ جیسیکہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول وعرض مین اور یہہ بہی ہی کہ حدیث سے یہہ نہین لازم آتا کہ بہشت و دوزخکی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنے اوسکی پس ہو سکتا ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہوا اور وجود مثال اور جگہہ اور اور عالم مین ہوا اور بعضے طریقون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مینے بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم رے سے بمعنی ناحیہ اور جانب کے اور یہان بہی وہے اشکال لاتی ہین اور یہی جواب دیا ہی اور یہہ بہی کہا ہی علماء نے کہ مراد یہہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مینے اسحال مین کہ بہشت و دوزخ اوس دیوار کی جانب مین تہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ دیکہا مینے اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اسصورت مین کچہہ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ت** نقل کے یہہ بخاری نے

باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیہم السلام

باب ہی بیچ بیان ابتدا پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوۃ والسلام کی **ف** ح کہ آغاز امر دین و ملت کا اور اصلاح و انتظام امور عالم کا اونسے ہی اور ابتدا پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سے ہی جاننا چاہیے کہ ملتون والے بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سے وجود مین آیا بایمعنی کہ کوئی چیز نہ تہی سوائے خدا کی پہر پیدا کیا اوسنے اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلی پیدا کی لوح و قلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش اور کرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسیکہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علماء نے کہ اجسام حادث ہین ساتھہ ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضے اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سے پانی ہی اسلیے کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوے اور اوسکی خلاصہ سے آگ پیدا ہوئی اور دہوین سے آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکماء کی کہ نام اوسکا طاس طلی ہی ولیکن کہا ہی علماء نے کہ اونسے یہہ قول مشکوۃ نبوت سے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت سے جلال سے پس پگہل گئی اوسکی اجزا اور پانی ہو گئی اوسمین سے ایک ورسخار اوٹہا مانند دہوین کی پس پیدا کئی اوسنے آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اوسنے زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہہ امور عقل و قیاس سے نہین معلوم ہو سکتے مگر وحی آسمانی سے یا ساتھہ استنباط و فہم کی وحی سے واللہ اعلم بحقائق الامور

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ

اقبلوا البشری یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا فدخل ناس من اہل الیمن فقال اقبلوا البشری یا اہل الیمن اذ لم یقبلہا بنو تمیم قالوا قبلنا جئناک لنتفقہ فی الدین ولنسألک عن اول ہذا الامر ما کان قال کان اللہ ولم یکن شیء قبلہ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السموات والارض وکتب فی الذکر کل شیء ثم اتانی رجل فقال یا عمران ادرک ناقتک فقد ذہبت فانطلقت اطلبہا وایم اللہ لوددت انہا قد ذہبت ولم اقم رواہ البخاری

روایت ہی عمران بن حصین سے کہا نہا مین دیکت عمر بند صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ قبیلہ ٹرا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم ف ع یعنی قبول کرو اور لو مجہسی ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتہہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی ہی یعنی سیکہو احکام وعقاید دین کی اور چونکہ ٹرا مقصد اور مطمح نظر ہمت اونکی دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک ت کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتہہ دین و تفقہ کی پس کچہہ دیجیی ہمکو ف ع ح یعنی بشارت سنکر لی ہمنی اور قبول کی کچہہ دو ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیا ء فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت نی نالیاقتی اور ضعف یقین اونکا دریافت کر کر ازراہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم ت پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نکی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپ کی پاس تا دانشمند ہوویں ہم دین مین ف ع چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکی لیی بشارت اور قبول اور علم وعمل اور پہنچنا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطاء کی ٹری پستی مین پس عالی ہمتی پہنچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسیکہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت تربت امیر المومنین حمزہ کی ساتہہ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کی اور داخل ہوئی وہ مزار پر پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو وعافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا ازراہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتہہ تہا اونکی ای بہائی میری طلب کر اللہ تعالی سے جو چاہی تو اسلیی کہ یہہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت و نار کا پہر پہری دونون اور جبکہ پہونچی مدینہ کی دروازہ پر دی اوس شخص کو کسی نی وہاں کی رہنی والون مین سے ایک دینار پہر داخل ہوئی دونون قطب کی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر یہہ قصہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای دنی الہمہ پایا تو نی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نی ایک ٹکڑا دنیا ء دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تو نی مانند ابو العباس کی عفو وعافیت تاکہ ہوتی وہ دو نون بیچ امر دین و دنیا تیری کافی ت اور آئی ہین ہم تا پوچہیں ہم آپ سی ابتداء اس امر سی یعنی پیدایش سی اور مبداء عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ ف ع یعنی ازل الازال مین جیسیکہ ہی وہ ابد الاباد مین پاک وصف تغیر وحدوث سی کہ صفت ہی بندونکی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم ت اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز ف ع بلکہ جو کچہہ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی ت اور تہا عرش اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کئی اللہ تعالی نی آسمان و زمین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کئی گئی پہلی آسمان و زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان و زمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر یہ معنی ہی کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی نہ یہہ کہ عرش رو برو آب تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کی جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اسکا اول

کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہوچکا ہی ورکہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پراور پانی پشت ہوا پراور ہوا قایم تہی اسد تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدا کیں عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا اسد تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی سطرح کہ تجلی فرمائی پانی پرپس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی وسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہہ کعبہ شریف کی چنانچہ اسلیی نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوس کی نیچی سی پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تا کہ ہلی نہین اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا موجب بعض اقوال کی ور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان اوسی **ت** اور لکہا اسد تعالی نی یعنی ساتہہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو **ف** ح اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لکہنا پہلی پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتی ہین **ت** کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص او کہا ای عمران ڈہونڈ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈنی کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح عمران دروازہ پر اونٹنی باندہ کر حضرت کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ پس وہ اوٹہی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مسین اوٹہا اور فواید صحبت شریف آنحضرت کی سی اور حقایق وعلوم سی کہ وہان مذکور ہوتی تہی محروم ہوا وعن عُمَرَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی امیر المومنین عمر رضی سی کہ کہا کہڑی ہوئی درمیان ہماری یا واسطی نصیحت کرنی ہماری کی رسول خدا صلی اسد علیہ و سلم کہڑا ہونا عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدا پیدایش سی تا آخر روز قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین **ف** ح یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہہ کہ آنحضرت نی بیان کیا احوال سب اشیا کا تا وقت دخول جنت و نار کی اور بیان کیا اور احوال امت اپنی کا جو کچہہ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شر سی یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اون مین سی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین **ت** یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد از یاد کرنی کی فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا یاد کیا اور بعد اوس کی فراموش کیا حاصل معنی یہہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہہ بخاری نی وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اسد علیہ و سلم سی فرماتی کہ تحقیق اسد تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان وزمین یہہ لکہا کہ مہربانی میری سبقت لیگئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک اوسکی پہلی اوپر عرش کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع او رمعنی یہہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی خیال درا ک یعنی سمجہہ مین نہین آتی کہا توربشتی نی احتمال ہی کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول حضرت کی فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اسی قضا کہ جو جاری کی اسد تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ اسکی خیال ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبہی کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسکہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی وسعت کل شیء یعنی عذاب اپنا پہنچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو وعن عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیے گئی فرشتی نور سی **ف** ح قاموس مین ہے کہ نور روشنی یا شعاع
اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی **ت** اور پیدا کیا گیا جان کہ یعنی جن کہے ہی یا باپ جنونکی جیسیکہ آدم باپ ہین بشر کی شعلہ آگ دہوین ملی ہوئی کیسی
اور پیدا کیے گئی آدم اوس چیز سی کہ بیان کی گئی تمہاری لیے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع یعنی قرآن مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید
سی مرفوعا کہ پیدا کیے گئی کہجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نی ابی امامہ سی مرفوعا کہ پیدا کیے گئی حور عین زعفران سے
اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ پیدا کیا اللہ عز وجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ
اور بچہو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی جو ہین اور ایک قسم ہین کہ اونپر حساب و عقاب ہے اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چار
پایون کی اور ایک قسم ہین کہ بدن انکے و بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی ارواح شیاطین کے اور ایک قسم اللہ کے سایہ مین ہونگی اوس دن کہ نہین سایہ
ہوگا مگر اوسیکا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ
اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت
مین چہوڑا اونکو جب تک کہ چہوڑنا اونکا چاہا **ف** ح ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا حالانکہ اخبار
دلالت کرتی ہین اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگلو مین سے ہی اور بعد از درست کرنی اور پہونکنی روح کی
بہشت مین لیگئی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکی سی ہی یعنی پیدا کرکر رکہا بہشت مین اور توربشتی نی کہا کہ مجہی گمان یہہ ہے کہ ذکر کرنا
لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سی پہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نے پہرنا گرد تیلی اونکی دیکہتا تہا کہ کیا ہی یہہ یعنی فکر کرتا تہا
انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اوسی پس جب دیکہا اوسکو خالی اندر سی پہچانا کہ یہہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر مضبوط **ف** ع یعنی
نہین تقویت سی بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیی اور بعضون نی یہہ معنی کہی
ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہین ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکہہ سکیگا اپنی تئین بہوک سی اور شہوات سے یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور رکہا امید کی باندہ سکنے و
گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کے وقت **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم نی اس حال مین کہ وہ اسی برس کی تہی ساتہہ قدوم کی **ف** ع کہا نووی نی کہ لفظ قدوم
کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید و تخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید
سے قریہ ہی شام مین پس جنہی کہ روایت کیا ہی قدوم کو تشدید سے مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکہتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور اکثرون
نی تخفیف ہی پڑہی ہی حاصل یہہ کہ اکثرون کی نزدیک معنی یہہ ہونگی کہ ختنہ کیا بسولہ سی یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین **ت** نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ
قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ
لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَّعَهٗ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ

فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا قَامَ إِبْرٰهِيمُ يُصَلِّي فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَأُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِي نَحْرِهٖ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہوٹ نہین بولی ابراہیم مگر تین جہوٹ تین بار **ف** ح انبیا معصوم ہین وہ مطلق جہوٹ نہین بولتی پس یہان جو جہوٹ بولنا اونکا فرمایا یہہ بہ نسبت سننی والونکی ہی کہ یہہ باتین صورت مین جہوٹ تہین اور نفس الامر مین سچی انکو عربی مین معاریض کہتی ہین اور حصر تین کا اسلیے کیا کہ جو تہا جو کہا ہی نہ ابی وہ وقت تکلیف مین نہ تہا بلکہ ایام طفولیت مین تہا اوسکا کچہہ اعتبار نہین **ت** دو جہوٹ اون تینون جہوٹونمین سے تو ذات خدا مین ہین **ف** ح یعنی واسطی خدا کے اور حکم اوسکی اور طلب رضا اوسکی کہ اونمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کے لیے نہین ہے بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی تہی اور تیسری بات مین کہ کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خدا تعالی کی لیے تہا لیکن اوسمین نفع اونکی ذات کی لیے بہی حاصل تہی **ت** ایک قول اونکا یہہ کہ تحقیق مین بیمار ہون **ف** ح یہہ اوسوقت کہا اونہون نی کہ اونکی قوم نی اونکو اپنی عید کی سیر کیلیے بلایا اور اونہون نے چاہا کہ بت خانہ مین رہ جاؤن تا بت شکنی کرون اوسوقت یہہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نہ تہی لیکن تاویل اسکی یہہ ہے کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مین متصف ساتہہ بیماری کی ہون کہ کبہی نہ کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا دلالت کرتا ہی بیماری فی الحال پر اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی وہم مین ڈالا اونکو گویا اونہون نی استدلال کیا ہی ساتہہ علامات علم نجوم کی کہ بیمار ہونگی جیسیکہ سیاق آیت سی معلوم ہوتا ہی اور یا یہہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بد حال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب ایک بزرگ نی کہا ہے اگر زر اتبا شاعید خود طلبند خلیل وار جوابی بگو کہ بیمارم **ت** اور دوسرا قول اونکا یہہ ہے بلکہ کیا یہہ بڑی اونکی نی **ف** ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کفار کی عبادت گاہ کی بتونکو توڑ ڈالا اونہون نی پوچہا کہ تو نی یہہ کام کیا ہی ہمارے خداؤن سی اے ابراہیم اونہون نی فرمایا کہ یہہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنی یہہ کام کیا ہی اور یہہ بات بہی سچی نہین ہے لیکن غرض اونکی تنبیہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کر سکتا ہی وہ اور کو کیا نفع و ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کی کیونکر ہووے **ت** اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان تیسرے جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم اور سارہ بیوی اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئے یعنی گذری ابراہیم ساتہہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم کی ظالمون مین سے پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نے کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد آیا ہے کہ اوسکی ساتہہ ایک عورت ہی بہترین لوگون سی حسن و جمال مین پس بہیجا اوسنی کسیکو طرف ابراہیم کی بلانی کی لیے پس گئے ابراہیم پاس اوسکی پس پوچہا اوسنی ابراہیم سے سارہ کی حال سی کہ کون ہے تیری یہہ عورت کہ تیری ساتہہ ہی کہا ابراہیم ع نی کہ یہہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئے ابراہیم سارہ کی پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانیکا شر اوس ظالم کی سی پس کہا سارہ کو کہ یہہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بیوی میری ہی تو غالب آویگا مجہہ پر تیری لینی مین یعنے زبردستی تجہکو چہین لیگا مجہسی پس اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا اوسکو کہ تو بہن ہے میری اسلیے کہ تو بہن ہے میری اسلام مین یعنے نسبت کرنا اخوت اسلام کی اور یہہ سچ ہی اسلیے کہ نہین ہے روئی زمین پر کوئی مسلمان سوا میری اور تیری **ف** ح

یہہ بیان واقع ہی کہ اوسوقت مین کوئی وہان اور اوپر ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہہ بہی ایک توجیہ اور یہی واسطی
صدق قول مذا اختی کی اور شاید کہ اقتصار ابراہیم کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت
لوط بہی تو ایمان لاچکی تہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی فآمن لہ لوط جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم کی یہہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان یہہ ماجری
درپیش آیا ہی کوئی اور سوائی ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط اون کی ساتہہ نہ تہی ایک اور اعتراض کیا ہی علمار نی کہ کیون کہا ابراہیم نی کہ یہہ
بہن میری ہی حالانکہ بیوی کو اوسکی میان کی ہاتہہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہہ بہی ہی کہ ظالم کہان پا کہ رکہتا ہی بیوی ہو یا بہن لی لیتا ہی اسکا جواب
یہہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بیوی کو میان سی لی لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا بہائی احق و اولی
ہی ساتہہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی کی پس چاہا ابراہیم نی کہ تمسک کرین ساتہہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا
اوسکی لینی کا ت پس بہیجا اوس ظالم نی کسیکو طرف سارہ کی اوسکی بلانی کی لیی پس لائی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم نماز پڑہنی ف ع
اور مناجات کرین اپنی پروردگار سی تا اس ورطہ سی نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین
بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسی
کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو چاہا اوسنی ہاتہہ ڈالی اون پر اور پکڑے اون کو یعنی بغیر سوال وجواب کی
یا بعد اوسکی بسبب غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہہ کر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہہ تخفیف کی
ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علمار نی یا تو یہہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی کہ چہوڑ دی سارہ کی سی اور یا یہہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب کیا گیا
اور سیر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہہ تشدید کی تاکید سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جالی کسیکی دل کی بسبب افسون یا سحر کی ایسا کہ سرسیمہ
وحیران ہووت اور روایت کیا گیا ہی غط بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فغط ف ح ساتہہ پیش غین معجمہ اور تشدید طا مہملہ کی بنا برمجہول پر یعنی گلا گہونٹا
گیا اور دم رک گیا یا یہہ کہ سنی گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خراٹا کہتی ہین ت یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین
پر یعنی ایسا ہوگیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور
ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہہ تعرض نہین کرونگا تجسی پس دعا کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی
پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوسی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری
لیی اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسیکو اپنی دربانون سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا
میری پاس انسان کو یعنی تا کہ قادر ہون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور
تو نی چاہا کہ یہہ ہلاک کرڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ع ح یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اون کا نزدیک اللہ
کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجر ابراہیم کو دی اور کہا امید
ہی کہ تمہاری ہان اسسی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ہاجر سی پیدا ہوئی اور ابراہیم اون ایام مین سو برس کی تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحق
پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم کی پاس اسحال مین کہ ابراہیم کہڑی نماز پڑہتی تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی نہ تہی بدستور سابق
نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم نی اپنی ہاتہہ سی کہ کیا ہی حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ روکیا اللہ تعالی نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی
یعنی اوسکی بد اندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور مجہپر سرایت نکی اور کچہہ زیان مجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابوہریرہ نی کہ وہ ہاجر ماں تمہاری

ہی آبیٹوں آسمان کے پانی کی لقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** یہہ خطاب حضرت اسمعیل ع کی اولاد کو ہی ساتہہ پانی آسمان کے تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسبت
اونکی اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کے پانی ہی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہہ اسکی اسکی طرف کہ چشمہ
زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس و طہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی صالنعم اوسکو آسمان
ہی سی بہیجتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ خطاب انصار کو ہی اسلیے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء تہا اسلیے کہ اوسکی
قوم مینہ طلب کرتی ہی اوس سے اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہہ نام اونکا اسلیے ہوا کہ وہ طالب مینہ کی رہتی ہین اور جہان مینہ ہوتا ہی وہین
گذران کرتی ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجرہ کی بطن سی نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمعیل سی ہین پس بسبب شرف اور غلبہ کی یون کہا **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ
اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتہہ شک کرنیکی ابراہیم سی جس وقت
کہ کہا ابراہیم نی اے پروردگار میری دکہا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو **ف ح** بعد لفظ الموتی کہ آیت یون ہی قال اولم تؤمن قال بلی
ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانی اسحدیث کا یہہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم نی نہ ہمارے
پیغمبر نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لایق تر ہین ساتہہ شک کے ابراہیم سے اور ظاہر اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی
ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کی لیے اور اپنے ذات شریف کی لیے حالانکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کاد
مومنون اور موقنون کی ہین کچہہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم مین تو ہم مین بہی پاتا اور تم جانتی ہی ہو کہ شک راہ نہین
پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سے طرف عین الیقین کی طمینان قلب عبارت اوسی ہی
یا جب ابراہیم دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کے یہہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیانا لیکن اشکال یہہ آتا ہی کہ اسحدیث
سی ترجیح ابراہیم ع کی آنحضرت کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہہ ہے کہ حضرت نی یہہ بات بطریق تواضع کی فرمائی یا فرمائی ہو پہلی
آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہر اوس حدیث کی ہی کہ مشعر ہے اوپر عدم افضلیت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی **ت** اور رحمت کرے اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف رکن سخت کی **ف ح** رکن ہر چیز کے
کنارہ قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قوی ہی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ جب قوم لوط نی قصد کیا ایذا دینی کا اونکی مہمانون کو کہ
فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط نی لو ان لی بکم قوۃ کاشکی مجکو ہوتی قوۃ یعنی بذات خود قوۃ مقابلہ اور دفع کرنی تمہارے رکہتا میں او اوی
الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈتا مین ساتہہ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوۃ سی باز رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرماتی ہین آنحضرت
کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط کو کہ پناہ ڈہونڈتی تہی ساتہہ رکن شدید کی آدمیون مین سی حالانکہ رکن شدید جل مارنا ساتہہ عصمت حق اور حفظ
اوسکی کی ہی اور عرب رحمت وہان بہیجتی ہین کہ کسی سی کچہہ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کری کہ نہ کرنا چاہیے کہتی ہین کہ خدا رحمت کری اور بخشی فلانیکو کہ
ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستنی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سی نقل کر کر لکہا ہی کہ میری نزدیک یہہ معنی لیتی
بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کی طریق ادب سے دور ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردہ ہون خواہ زندہ پس
کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین ہیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنی یہہ ہین کہ وہ مقتضای جبلت بشر

تشنیع کی بعض امور ضروریہ مین میل کرنی ہی طرف استعانہ کی ساتہہ جماعت تو بیکی پس جائز ہی ہماری لیی بہی اب اسلیی ہم ہوئے ساتہہ متابعت کاملین کی بیچ تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدا ء کلام مین برحمہ اللہ کہنا اسلیی تہا کہ تانہ وہم جاوی اعتراض نقصان کا اوپر جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ علم بالصواب پہر فرمایا آنحضرت نی ت اور اگر ٹہیرتا مین قیدخانہ مین اوس مدت درازمین کہ ٹہیری یوسف تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالیکا ف ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سی حضرت یوسف کی بلانیکو آیا تہا اور قصہ اسکا یہہ ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نو برس سی قیدخانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا اونکو تا خلاص کری اور مقرب کری تو یوسف ع نی نکلنی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کرو اور اون عورتونسی کہ مجکو دیکہہ کر ہاتہہ کاٹ ڈالی تہی عصمت اور غیرت میری تحقیق کر و بعد اوسکی نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قیدخانہ مین مجہہ پر گذرتی اور کوئی میری چہڑانیکی لیی آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف وتامل نکرتا جیسا کہ یوسف نی کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرت یوسف علیہ السلام کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رای اونکا یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک قیدخانہ مین ٹہیری اور پاوی محنت وشدت اوسمین اور پہر کوئی اوسکی چہڑانیکو آوی اور وہ صبر وثبات اختیار کری تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اسحال پر ہوتا تو جلد اسی نکلیاتا اور صبر نکرتا اور یہہ تواضع ہی آنحضرت کی واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ مدح وثنا ء یوسف کی ورنہ استقامت آنحضرت کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا لَا یُرٰی مِنْ جِلْدِہٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً فَاٰذَاہُ مَنْ اٰذَاہُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالُوْا مَا یَتَسَتَّرُ ھٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّءَہٗ فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ لِیَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِہٖ فَجَمَحَ مُوْسٰی فِیْ اَثَرِہٖ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ وَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَہٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰہِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِہٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق موسی علیہ السلام تہی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنی والی بدن کی نہین دیکہا جاتا تہا اونکی جلد بدن سی کچہہ بسبب شرم رکہنی کی یعنی ماری شرم کی تمام بدن کو ڈہانکی رکہتی تہی ہر حال مین اور تنہائی وقت پس ایذا دی اونکو اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل مین سی پس کہا بعضی موذیون نی نہین ہین ڈہانکتی موسی اسطرح کا ڈہانکنا ساتہہ تکلف ومبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد مین ہی یا تو کوڑہ ہی یا بیضہ پہولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سی اور ظاہر کری لوگونپر بی عیبی اونکی اور ثابت کری اونکی لیی حیا اللہ تعالی کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی لوگون سی ایکروز تنہا نہانی کی لیی پس رکہی کپڑی اپنی ایک پتہر پر پس بہاگا پتہر اور لیگیا کپڑی موسی کی پس دوڑی موسی اوس پتہر کی پیچہی کہتی ہوئی کپڑی میری ای پتہر دی کپڑی میری ای پتہر یہانتک کہ پہونچی موسی طرف جماعت کثیر کی بنی اسرائیل مین سی پس دیکہا اوس جماعت نی موسی کو ننگا بہتر مین پیدایش خدا کی یعنی بری اون عیب ونقصان سی کہ اونکی حق مین ثابت کرتی تہی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہی موسی مین کچہہ نقصان وعیب ف ح اسی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنی دوستون کو ہر عیب ونقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتہہ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوسسی بری ہوکر معزز ومکرم ہون خلق مین ت اور شروع کیا موسی نی پتہر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتہر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی کی اور سکو تین نشان یا چار یا پانچ ف ع ح ہر بار کہ مارتی تہی

ایک نشان اوسمین پڑجاتا تہا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کے کہ بہاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزی ہوئی حضرت موسی علیہ السلام کی ایک تو
چلنا پتہر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور یہہ بہی معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی نہانا ننگی خلوۃ مین اگرچہ ہی ڈہانکنا ستر کا افضل اور یہہ بہی اسی سے معلوم
ہوا کہ انبیاء اور صلحاء مبتلا ہوتی ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتی ہین اوسپر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی علیہ السلام کو یہہ
کہ اوٹہا رکہین وہ پتہر ساتہہ اپنی یہانتک کہ جب گئی تیہ مین تو مارا اوسکو اپنی عصاسی ایکبار یا کئی بار پس جاری ہوئی اوسمین سے بارہ چشمی چنانچہ
یہہ حال مذکور ہی قران مین **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ
یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْتَثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی
قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایوب نہاتی تہی ننگی **ف** ع احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ما بعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور
یہہ بہی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسیکہ موسی علیہ السلام کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تہا یہہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اشارہ کیا طرف اسکی کہ تستر اولی ہی واسطی حیا کرنیکی مولی سی ہمارا آنحضرت مبعوث ہوئی واسطے پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تہا یہہ نہانا ایوب
کا بعد حاصل کرنی صحت وعافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تہی اوسمین اور برسائین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونیکی اونکی گہر مین **ت** پس گر پڑین
ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونیکی پس شروع کیا ایوب نی سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین **ف** ع ظاہر تر یہہ ہی کہ لیتی
ہون ایوب اونکو ایک ہاتہہ سی یا لپ بہر کر اور رکہتی ہون اونکو کپڑی مین جو پہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو پہلی غسل کی یا بعد اوسکی یا
پاس رکہا ہو کہ ہنوز پہنا نہو **ت** پس پکارا ایوب کو اوسکی پروردگار نی یعنی از راہ مہربانی کی کہ ای ایوب کیا نہین بی پروا کیا مینی تجکو اوس چیز
سی کہ دیکہتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا ہی مینی تجہپر کہ تجکو احتیاج نہین رہی ان ٹڈیونکی کہ اوٹہائی تو نی اور اپنی کپڑی مین جمع کین کہا ایوب نی کہ ہان لیکن
بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سی اور زیادتی رحمت تیری سی **ف** ا ح ع ہرچند کرم تو بشیر
لعطش بشیر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہو کہ اوٹہانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیون کو بسبب دیکہنی
منت اور طلب کی نی لذت کی نعمت حق سی تہا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز
ہی حرص کرنی اور بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاریکا اور صرف کری اوسکو اور سمجہے کہ
دوست رکہی رب اوسکا اور راضی ہو اوسی سی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ
فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعٰلَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ
عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَھُوْدِیِّ فَذَھَبَ الْیَھُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ
وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَھُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ
الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ کَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ الطُّوْرِ
اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بدکہا کیا ایک شخص نے

مسلمانون مین سی اور ایک شخص نے یہود مین سی پس کہا مسلمان نے قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد کو ساری جہان کے لوگون پر پس کہا یہودی نی اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو جہان کی لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نی ہاتھہ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی کی منہہ پر **ف** ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسی کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہہ ہے کہ اوسوقت کی لوگون مین اون کو برگزیدہ کیا تھا اور یہہ یہودی برگزیدگی حضرت موسی کی علی الاطلاق مراد رکہتا تھا اور انحضرت کی برگزیدگی کا انکار اسلیے اونہون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا **ت** پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی انحضرت کو ساتہہ اوس چیز کی کہ تہا امر اوسکی سی اور امر مسلمان کے سی پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچھا اوس سی اس بات سی یعنی جو کچھہ کہ گذرا تہا اوسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نے انحضرت کو یعنی مطابق خبر یہودی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجکو موسی پر اسلیے تحقیق لوگ بیہوش ہو کر گر پڑینگی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش ہو کر گر پڑونگا مین بہی ساتہہ اونکی پہر ہوش مین آونگا مین اول اون شخصون کا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکہونگا مین کہ موسی علیہ السلام پکڑی کہڑی ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین کہ آیا تہی موسی درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تہی پس ہوشیار ہوئی پہلی مجسی اور متعلق ہوئی ساتہہ عرش کی یا تہی موسی اون لوگون مین کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہے اونکو خدا تعالی نی **ف** ح ع یعنی بیہوش ہو جانی سی جیسیکہ اس آیہ مین فرمایا فصعق من فی السموت ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پہونکا جاویگا صور مین ہلاک ہو جاوینگی جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ وہ ہلاک نہو جیسیکہ فرشتی پس شاید کہ موسی بہی وہی ہین جنکا بیان ہوا کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسی پہلی میری تو یہہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئی اون مین سی کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہہ بہی فضیلت ہے اور نہین منع کیا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فضیلت دینی سی درمیان انبیاء کی مگر اوسکو کہ ہی یہہ اسطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہہ ہے کہ نہ فضیلت دو ساتہہ جمیع انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیے کچھہ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینے سی نفس نبوت مین اسلیے کہ اسمین سب برابر ہین **ت** اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہہ صعقہ بنسبت موسی کی ساتہہ صعقہ روز طور کی **ف** ح یعنی اوس روز کہ موسی نی دیدار طلب کیا تہا اور اوسسے منع کئی گئی اور حق تعالی نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسی بیہوش ہو کر گر پڑی تہی آج اس صعقہ کو ساتہہ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تہا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہو چکا تہا اوسکی بدلی اب نہوا **ت** یا صعقہ ہوا موسی کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی **ف** ح پس جب کہ موسی کو یہہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون دین مجکو اوسپر اور یہہ تواضع ہی انحضرت کی اور یہہ ہی کہ یہہ فضل جزئی ہی کہ موسی کی لیے ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کی نہین ہی یا وقوع اسکلام کا پہلا درتری وحی کی سی ساتہہ افضیلت آپکی ہی اور جاننا چاہیی کہ یہہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہے کہ بسبب پہونکنی صور کی روز قیامت کی حاصل ہوگا اسلیکہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو بسبب اسکے اوصعقہ حاصل ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ بعد اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور انحضرت اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی اسحدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ پاؤنگا موسی کو دیکہونگا کہ پکڑی ہون گے جانب عرش کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثناء الا من شاء اللہ بیچ اوس صعقہ نفخ صور کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین ہے جو ہوگا فتدبر **ت** اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سی **ف** ع لفظ متی ساتہہ زبر میم اور تشدید تے مفتوحہ کی نام حضرت یونس کے باپ کا ہی کذا فی القاموس وجامع الاصول میں ہے کہ یہہ نام اونکی ماں کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام

کا ذکر اسلیی کیا کہ یہہ اولوالعزم نہتی اور قوم کی ایذا پر بی صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گیی قوم مین سے اور کشتی پر بیٹھی چنانچہ قصہ انکا قران شریف اور
تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تہا کہ کیسکو اونپر فضیلت دین پس حضرت نی روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نکری **ت** اور ابو سعید
کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیونکی یعنی نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی ہی
کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی **ف** ع ح یہہ نہی یا تو ہی پہلی اترنی وحی کی ساتھ تفضیل کے یا مراد یہہ کہ نہ فضیلت دو اصل نبوت مین یا
اسطرحکی فضیلت کہ اوسی حقارت اور ونکی لازم آوی کہ یہہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سی ہے اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ
سے ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لا نفرق بین احد منہم **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم ما ینبغی لاحد ان یقول انی خیر من یونس بن متی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال من قال
انا خیر من یونس بن متی فقد کذب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہنچتا کسی
بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی **ف** ع یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ آنحضرت فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونس سی دوسرے
یہہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس سے نکہی اسلیی کہ کوئی ولی ہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہو **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور
ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی پس تحقیق وہ جہوٹا ہی **ف** ح ع اور معنی
ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی کفر ہی اسلیی کہ علما اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرت نی جو اپنی تئین
انسی بہتر کہنی سی منع کیا بطور تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہین ہے یہہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد ادم ولا فخر یعنی مین سردار ہون اولاد آدم
کا اور نہین فخر کی راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی
وعن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش
لارھق ابویہ طغیانا وکفرا متفق علیہ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ لڑکا کہ مار
ڈالا اوسکو خضر نی پیدا کیا گیا تہا اسحال پر کہ اختیار کریگا کفر کو **ف** ح یعنی تقدیر الہی مین یہہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہہ منافی نہین ہے
اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیی کہ مراد اس سے مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہہ منافی نہین ہی شقاوت خاتمہ کی
حاصل یہہ کہ فطرۃ غیر سابقہ کی ہی **ت** اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی ماباپ کو سرکشی اور کفر مین **ف** ح ع یعنی ہوتا سبب
اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سے وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہہ کہ علۃ اوسکی قتل کی مرکب تہی اسی کہ تہا وہ پیدا کیا
گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماباپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اس باب مین اور اشارہ ہی اوسکی طرف کہ وہ انبیاء
مین سے ہین اور لفظ خضر ساتہہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا لیان بن ملکان ہی اور بعضون نی کہا
کہ یہہ بہائی ہین الیاس کی اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی زمانہ مین تہی اور بعضون
نے کہا کہ اولاد نوح سی ہین بعثت واسطہ اور باپ انکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ پیغمبر ہین معمر پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ
ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسیپر ہین جمہور علما اور صوفیا اور بہت سی صلحا اور ملاقات کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام ہونا
اونسی اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور
ذکر انکا مشایخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانکہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین آویسے احوال حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے

لکہا ہی کہ ایک دفعہ یہہ کلام کر رہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہون نی فرمایا قف یا رسول اللہ اسمع کلام محمدی اور مشایخ وقت کو انسی ملتی تہی اونکو وصیت
کرتی تہی کہ لازم کر وا اپنی پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین ایسی کہ وہان برکتین اوترتی ہین اور حاصل ہوتی ہی اوتکی سعادت ت ع نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما سمی الخضر لانہ جلس علی فروۃ بیضاء فاذا ھی
تھتز من خلفہ خضراء رواہ البخاری ـــ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہین نام
رکہا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹہی تہی زمین خشک سفید پر کہ اوگی روئیدگی کی نہ تہی یا گہانس خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گہانس ہلہانی
لگی یعنی اوسکی سی بسبب سبز اور تروتازہ کی نقل کیہ بخاری نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جاء ملک الموت الی موسی بن عمران فقال لہ اجب ربک قال فلطم موسی عین ملک الموت ففقأھا قال فرجع الملک الی اللہ تعالی
فقال انک ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت وقد فقأ عینی قال فرد اللہ الیہ عینہ وقال ارجع الی عبدی فقل الحیوۃ ترید
فان کنت ترید الحیوۃ فضع یدک علی متن ثور فما توارت یدک من شعرۃ فانک تعیش بھا سنۃ قال ثم مہ قال ثم
تموت قال فالآن من قریب رب ادننی من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واللہ لو انی عندہ لاریتکم قبرہ الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ
نی حضرت موسی کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی مین تمہاری روح قبض کرنیکی لیی آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت نی کہ پس طمانچہ مارا موسی نی ملک الموت کی
آنکہہ پر پس پہوڑ ڈالی آنکہہ فرمایا آنحضرت نی پس پہر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا تحقیق بہیجا تو نی مجہکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق
پہوڑ ڈالی آنکہہ میری فرمایا حضرت نی پس پہیر دی اللہ تعالی نی طرف اوسکی آنکہہ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی
دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکہہ ہاتہہ اپنا یعنی ایک ہاتہہ یا دونون ایک بیل کی پیٹہہ پر پس جو چیز کہ ڈہانکی ہاتہہ تیرا بالون سی
یعنی جتنی بال تیری ہاتہہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی وتنی ہی برس کہا موسی نی پہر بعد اس زندگانی درازکی کیا ہی
کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسی نی پس اختیار کی مینی موت ابہی اے پروردگار میری نزدیک کر مجہکو زمین پاک کی کہ سی یعنی بیت المقدس سی اتنا
مقدار ایک سنگ اندازی ہو **ف** ح ع یہہ مناجات حضرت موسی نی اسلیی کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین فضیلت تہا بہ نسبت اور جگہون کی اور مدفن
تہا انبیا کا اور شاید کہ یہہ تیہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت المقدس کی کہ اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور اونہون نی قریب ہونا چاہا
بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیی کہ ڈری اتنی کہ مبادا انکی قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ مین پڑین اور اسی سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی
دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدفن صالحین سی **ت** فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کی تو البتہ دکہا دیتا مین تمکو
قبر موسی کی ایک جانب راہ کی مین نزدیک تودہ ریت سرخ کی کہ وہان ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح جاننا چاہی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا اس حدیث
کا کہ اندہا ہونا فرشتی کا چہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کی لیی آوی طمانچہ مارنا اوسکی مونہہ پر چہ یارا اور اسی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی
کی دنیا مین سمجہی جاتی ہی اور یہہ کیا لایق ہی مقام نبوت و رسالت کی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسی علیہ السلام نی نہ جانا
کہ یہہ ملک الموت ہی روح قبض کرنیکی لیی آیا ہی بلکہ جب دیکہا کہ ایک مرد یکایک بی خبر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی آیا ہی پس دفع کیا
اوسکو حتی کہ نوبت اسکی آنکہہ ہلاک کرنی کی پہونچی اور یہہ ہی کہ موسی علیہ السلام نی اوسکو دروغ گو جانا اسمین کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیی کہ آدمی

تا بقبض روح نہین ہوتا پس غصہ کیا اوسپر اور غصہ در وغگو پر لئے اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ ایلچی عتاب جناب حق سی اوپر متوجہ نہوا اور دو بارہ جو ملک الموت بعلامت فرشتی کی آیا منقاد ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تہی اور وہ مظہر جلال تہی چنانچہ اپنی بہائی ہارون علیہ السلام کی داڑہی اور بال پکڑ لیی تہی بسبب نقص صبر کی کہ بیچ منع کرنی گوسالہ پرستی کی دکہی پس حاصل یہہ کہ یہہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیی اسپر اور محامل و تاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرٰھِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَهًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَهًا دِحْیَةُ بْنُ خَلِیْفَةَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میری انبیا **ف ع** یہہ یا تو مسجد اقصی کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا انبیا سی شب معراج مین و ہان ملاقات ہوئی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ اور معنی یہہ ہین کہ ارواح ان انبیا کی روبرو لائی گئین بشکل ان صورتون کی کہ تہین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکہا مینی کہ موسی علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہور کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکہا مینی عیسی ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین ان شخصون کا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہ اوسکی عروہ بن مسعود ہی یعنی عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکہتی ہین عیسی علیہ السلام سی اور دیکہا مینی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک تر ہین ان شخصون کا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہ اوسکی یار تمہارا ہی مراد رکہتی تہی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت مین اور حضرت ابراہیم مین بہت مشابہت تہی اور دیکہا مینی جبرئیل کو پس ناگہان نزدیک ہین ان شخصون کا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** دحیہ دال کی زیر سی اور کبہی زبر ہی پڑہتی ہین صحابہ مشہور ہین اور تہی یہہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس روایت کی وقت بہی انہین کی صورت میں آئی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاھُنَّ اللّٰہُ اِیَّاہُ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابن عباس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی شب معراج مین موسی علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف ع** جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین بال مڑی ہوئی یعنی گہونگر والی اور سبط ہیت سیدہی پس یہان مراد یہہ ہی کہ بال اونکی سیدہی نہ تہی بلکہ مائل بجعد تہی اور حضرت شیخ نی یہہ لکہا ہی کہ جعد زبر جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالونکی آتی ہی اور کبہی جسم کے کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہوا اور یہان معنی اخیر مراد رکہی ہین اسلئے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسی علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل خیر جعد کی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان ہو سکتا ہی **ت** گویا کہ موسی مردون شنوءہ کی سی تہی اور دیکہا مینی عیسی کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنی نہ لمبی اور نہ ٹہنگنی اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مایل سرخی وسفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال سر کی اور دیکہا مینی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرت نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ علامتین اللہ تعالی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین ای مخاطب دیکہنی اور پانی آنحضرت کی سی ان ذکر کی گئی کو **ف ع** یہہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ جملہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسی کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی

ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم لیلۃ اسری بی لقیت موسی فنعتہ فاذا رجل مضطرب رجل الشعر کانہ من رجال شنوءۃ ولقیت عیسی ربعۃ

احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام ورایت ابرہیم وانا اشبہ ولدہ بہ قال فاتیت باناءین احدہما لبن والآخر

فیہ خمر فقیل لی خذ ایہما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ہدیت الفطرۃ اما انک لو اخذت

الخمر غوت امتک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کی مینی شب معراج میں

موسی سی پہر بیان کی آنحضرت نی صفت موسی کی کہا پس ناگہان دیکہا مینی کہ موسی ایک مرد ہین مضطرب **ف** ح اسکی کتنی تفسیر کی ہی علماء نی بعضون نی کہا

کہ مضطرب یعنی دراز قد کی اور بعضون نی کہا سبک گوشت اور بعضون نی کہا کہ مضطرب یہان بمعنی ہلنی والی کی ہی خوف الہی سی اور آیا ہی کہ حضرت

موسی نماز مین بقرار اور کانپتی جاتی تہی **ت** رجل الشعر **ف** رجل ساتہہ زبر جیم کی اور جیم کی جزم بہی پڑہی گئی ہی اور زبر ہی وہ بال کہ نہ بہت سیدہی

ہون کہ جنکو سبط کہتی ہین اور نہ زنگلہ یعنی گہونگروالی کہ جنکو جعد کہتی ہین اور کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہو یعنی

مائل بہ جعد تاکہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسی علیہ السلام جعد تہی **ت** گویا کہ موسی مردون شنوءہ کیسی تہی اور ملا مین عیسی سی میانہ قد سرخ رنگ

ف ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تہا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سی زیادہ تہی **ت** گویا کہ نکلی

ہین دیماس سی یعنی حمام سی **ف** ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سی حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ہی ساتہہ

صفائی رنگ و تر و تازگی جسم اور نہایت آبروکی لسبب غلبہ روحانیت کی **ت** اور دیکہا مینی ابراہیم کو اسحال میں کہ مین بہت مشابہ ہون اونکی اولاد

مین سی ساتہہ اونکی فرمایا حضرت نی پس دی گئی مجکو دو باسن ایک دودہ کا اور دوسری مین شراب تہی **ف** ح لبن کی ساتہہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی ساتہہ لائی

ظاہر یہہ ہی کہ تفنن عبارت ہی اور بعضون نی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کی سامنی دونون چیزین اسلیی

لائی کہ تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو لسبب خنتیار کرنی صواب کی **ت** پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سی جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر یا

دودہ پس لیا مینی دودہ اور پیا مینی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکہایا گیا تو یعنی اللہ نی راہ دکہائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کئی گئی ہین

اوسپر **ف** ح اسلیی کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک و خالص و سفید و شیرین ہی اور اول تربیت بچی کی اور غذا اوسکی اسی سی حاصل ہوتی ہی عالم قدس

مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہیرائی کہ حاصل ہوتا ہی اوسی قوۃ اور غذا روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ اونسی

معانی مناسبہ اخذ کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکہی اور پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت

اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا مجکو **ت** کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوئی امت تیری **ف** ع اسلیی کہ اگر

حضرت پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیی بہی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اوسکی کی اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غویت اور

اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند اونکی سبب ہی استقامت پیروون اور تابعداروں اونکی کی اسلیی

کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بہ نسبت اعضاء کی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال سرنا مع رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ فمررنا بواد فقال ای واد ہذا فقالوا وادی الازرق قال کانی انظر الی موسی

فذکر من لونہ وشعرہ شیئا واضعا اصبعیہ فی اذنیہ لہ جؤار الی اللہ بالتلبیۃ مارا بہذا الوادی قال ثم سرنا

حتی اتینا علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ ہذہ قالوا ہرشا او لفت فقال کانی انظر الی یونس علی ناقۃ حمراء

عَلَیْہِ جُبَّۃُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِہٖ خُلْبَۃٌ مَارًّا بِھٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا سفر کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکی اور مدینکی **ف** ع احتمال ہی کہ مکی سی مدینہ کو چلی یا عکس اسکی **ت** پس گذری ہم
ایک جنگل مین پس پوچہا آنحضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہہ پس عرض کیا صحابہ نی کہ یہہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گویا مین
دیکہتا ہون طرف موسی کی پس ذکر کیا آنحضرت نی رنگ اونکیسی اور بالون اونکیسی کچہہ کہا گندم گون ہین اور جعد جیسا کہ اوپر گذرا احوال مین کہ رکہی ہوئی
ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسیکہ اذان مین رکہتی ہین بلندی آواز کی لیئی واسطی موسی کی آواز بلند اور زاری و فریاد
ہی طرف خدا کی لبیک کہتی ہین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین درحالیکہ گذرنیوالی ہین سے اوس جنگل مین کہا اونہون نی پہر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ پر یعنی
پہاڑکی راہ پر کہ ایک پہاڑ مین ہو یا دو پہاڑ ونمین پس فرمایا حضرت نی کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی یہہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی
درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہہ پہاڑ بہی اسی راہ مین ہی اور یہہ شک راوی ہی پس فرمایا حضرت نی گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف
یونس کے کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اوپر جبہ ہی پشمین **ف** ح ع کہ تواضع کی لیئی پہنا تہا یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہہ سند ہی صوفیہ کی اور اونکی تعلیم
کی علمار مین سی مانند کسائی وغیرہ کی **ت** مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی **ف** ع ح اس مین
تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعائر انبیار سی حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہیی حج مین اور اگر کہا جاوی
کہ انبیار کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت ہین ہی دار العمل اسکی جواب کئی طرح سی دیئی ہین ایک تو یہہ کہ یہہ مانند
شہدار کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہدار زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی پس نہین بعید ہی یہہ کہ حج کرین اور نماز پڑہین اور تقرب حاصل کرین
اپنی پروردگار سی جسطرح چاہین اور دوسری یہہ کہ یہہ دیکہنا خواب مین تہا غیر شب معراج مین جیسیکہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب
انبیار کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبدالحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیار صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے ساتہہ حیات حقیقی دنیاوی کی ولیکن
محجوب ہین نظر عوام سی پس حقیقت مین دیکہا یا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین اخیر خواب وغیرہ کی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وعن**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّہٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَأُ
الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّہٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونہی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داؤد علیہ السلام پر پڑہنا زبور کا پس تہی داؤد کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر پس زین
کسی جاتی پس پڑہ لیتی داؤد زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانوراونکی **ف** ح ع یہہ نہ معلوم ہوا کہ جانوراونکی کتنی ہتی
اور کتنی عرصہ مین زین کسی جاتی ہتی لیکن یہہ معلوم ہوا کہ مجرائی عادت سی خارج تہا حاصل یہہ کہ یہہ خرق عادت سے تہا کہ اللہ تعالی اپنی اچہی بندون
کی لیئی زمانہ کو طی و بسط کرتا لعنی کبہی بہت زمانہ تہوڑا ہوجاتا اور کبہی تہوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیرالمومنین علی رضی سی ہی منقول ہی کہ رکاب مین پانون رکہتے
اور دوسری رکاب مین پانون رکہنی تک قرآن ختم کر لیتی اور ایک روایت مین ہے ملتزم کعبہ سے اوسکی دروازی تک جانی مین پڑہ لیتی **ت** اور نہیں
کہاتی تہی داؤد مگر کسب سے ہاتون اپنی کیسی کہ زرہ بنانی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَھُمَا ابْنَاھُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَھَبَ بِابْنِ اِحْدٰیھُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُھَا اِنَّمَا ذَھَبَ بِابْنِکِ
وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَھَبَ بِابْنِکِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِہٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاہُ
فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّہٗ بَیْنَکُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ

فَهُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ تہین دو عورتین کہ اونکی ساتہہ
دو بیٹی اونکی تہی یعنی ہر ایک اون دونون عورتون مین سے ایک ایک بیٹا رکہتی تہی آیا بہیڑیا پس لیگیا ایک کے بیٹی کو پس کہا ساتہہ والی اوسکی نی کہ نہین لیگیا
بہیڑیا مگر تیری بیٹی کو اور کہا دوسری نی کہ نہین لیگیا بہیڑیا مگر بیٹی تیری کو ف ح ع یعنی دونون عورتون مین خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تہی کہ تیری بیٹی
کو لیگیا نہ میری کو اور شاید کہ دونون لڑکی ہمشکل تہی یا تہی ایک اون دونون مین سے چہوٹی لیکن وہ چاہتی تہی کہ تسلی پکڑی ساتہہ موجود کی بدلے مفقود کے
یا اور اغراض فاسدہ کی لیے کہتی ہو ت پس یہہ قضیہ لیگئین وہ دونون عورتین حضرت داؤد کی پاس کہ تا حکم کرین درمیان اونکی پس حکم کیا داودنی
ساتہہ اوس بیٹی کی واسطی اوس عورت کے کہ بڑی تہی ف ع ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اوسکی پاس تہا اسلیے اوسکی لیے حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ کے
کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کے یا اسلیے کہ وہ مشابہ تہا اوسکی پس باعتبار علم قیافہ کی یہہ حکم کیا جیسیکہ کہتی ہین شافعی یا کچہہ
اور دلیل سی یہہ حکم کیا اور یہہ حکم حضرت داود کا باجتہاد تہا بوحی نہ تہا والا اوسکا خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نہ رکہتا ت پس نکلین وہ دونون
عورتین اور آئین حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان کو صورت قضیہ کے پس کہا حضرت سلیمان نے یعنی اپنی خادمونسی کہ لاؤ میری
پاس چہری دو ٹکڑی کرون اوس لڑکیکو درمیان تمہارے ف ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان کو اس سے امتحان
کرنا اون دونون عورتون کی شفقت کا تہا تا متمیز ہو کہ اوسکی ماں کونسی ہی ت پس کہا چہوٹی نی کہ دو ٹکڑی نکر لڑکیکو رحمت کری تمکو اللہ یہہ بیٹا
اوسکا ہی یعنی راضی ہون مین اسپر کہ یہہ بیٹا اسیکا ہی و جیتا رہی اور نہین چاہتی ہون کہ چیرا جاوی اور مر جاوی پس حکم کیا سلیمان نے ساتہہ اوس بیٹی کی
واسطی چہوٹی کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع یعنی بسبب پائی جانی قرینہ شفقت و رحم کی وسمین اور ثابت ہوئی سنگدلی اور عداوت کی
دوسری مین اور ظاہرا بعد اوسکی بڑی نی اقرار ہی کیا کہ یہہ بیٹا چہوٹی کا ہی پس اوسکو دیا کذا قیل یہان اعتراض کرتی ہین کہ کیونکر سلیمان نی نقض
کیا داؤد کی حکم کو باوجود اسکی کہ حکم پیغمبر کا پہیرا اور نقض کیا نہین جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہہ دیتی ہین کہ یہہ حکم داود علیہ السلام سی بطریق جزم
اور قطع کی نتہا بلکہ بطریق احتمال کی تہا اور قصد کیا تہا کہ حکم کرین اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہو اونکی شریعت مین واللہ اعلم وعنہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً وَفِي رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا سلیمان نے کہ البتہ صحبت کرونگا مین آجکی رات یعنی شب
آئندہ کو نوی بیبیونسی اور ایک روایت مین ہی سو بیبیونسی ہر ایک اونمین سے جنی گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا مین یعنی سلیمان علیہ السلام نی یہہ عہد
کیا اپنی دل مین اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور یہہ نیت اونکی اچہی تہی لیکن انشاء اللہ اوسمین نہ کہا پس کہا سلیمان سے فرشتہ نی یعنی داہنی جانب کے فرشتہ
نی یا جبرائیل نی یا غیر اونکی نی کہ کہہ انشاء اللہ ف ح یعنی کرونگا مین یہہ کام اور ہوگا یہہ اگر چاہا ہی خدا نے کہ بن چاہی اوسکی کوئی چیز وجود مین نہین آتی
اور خواہش بندہ کی بغیر اوسکی خواہش کے فائدہ نہین کہتی ت پس نہ کہا سلیمان نے انشاء اللہ یعنی اوسوقت کہ فرشتی نی کہا اور بعد اوسکی بہی نکہا بسبب اسکے
کہ بہول گئی ف یہہ معنی توربشتی نی لکہی ہین اور ملا علی نی کہا کہ کہا بسبب اسکے کہ وہ سمجہی کہ زبان سے کہنی کی حاجت نہین دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہی اور
لفظ نسی مانند علم کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی پیش سے اور سین کی تشدید سی اور یہہ احسن ہی یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور
زبان کا اکمل ہی نزدیک ارباب جمع اور عرفان والونکی یا ارادہ کیا کہنیکا اور بہول گئی ت پس پہرا سلیمان سب عورتونکے پاس یعنی صحبت کی اونسی پس نہ حاملہ

ہوئی اون عورتون مین سی کوئی عورۃ مگر ایک یا دو جنکی وہ عورۃ آدہا مرد اور قسم ہی اوس ذات کی کہ بقائی ذات محمد کا اوسکی ہاتہ مین ہے اگر کہتی سلیمان انشاء
اللہ تو ہر عورۃ سی بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتی وہ راہ خدا مین درحالیکہ سوار ہوتی سب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ولیکن یہہ لغزش
ہوئی حضرت سلیمان سے اور امتحان تہا حق سبحانہ کی طرف سے اونکی لیی اور اسلیی توبہ کی اور رجوع کی اونہون نی جناب حق مین جیسیکہ قران مجید مین مذکور
ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کری کسی کام کرنیکا تو مستحب ہے یہہ کہی کرونگا مین یہہ کام انشاء اللہ تعالی تبرکا اور تیمنا اور واسطے
اوس کام کی سہل ہونیکی لیی اور یہی حکم قران شریف مین ہے ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ
السلام کو کمال قوت شہوت تہی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہے مردونکی لیی اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہی خصوصا حضرات انبیاء علیہم
السلام کی لیی **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان زکریا نجارا رواہ مسلم اور روایت ہے
اوسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہی زکریا نجار ف ع یعنی کسب بڑہی کا کرتی اور کہاتی ہاتہ کی کسب سے اور اسمین اور حضرت
داود کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیاء کی سنت سے ہی ت نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی ابن مریم فی الاولی والاخرۃ الانبیاء اخوۃ من علات امہاتہم شتی ودینہم واحد ولیس
بیننا نبی متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین نزدیک تر اور متصل ترین لوگونکا ہون ساتہ عیسی بیٹے مریم کی
دنیا اور عقبی مین ف ح یا آغاز اور انجام مین اسلیی کہ نہین ہے درمیان آنحضرت کی اور حضرت عیسی کی کوئی پیغمبر اور عیسی بشارت دینی والی تہی ساتہ آنی آنحضرت
کی اور تمہید کرنیوالی قواعد دین آنحضرت کی تہی اور آخر زمانہ مین نایب ہونگی اور خلیفہ آنحضرت کی ہونگی ت انبیاء بہائی ہین ایک باپ سے یعنی سوتیلی اور مائین
انکی مختلف ہین ف ح تشبیہ دی ساتہ باپ کے اوس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیاء سی ہے اور وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور مشابہت دی اونکی
شریعتونکو کہ مختلف اور متعدد ہین ساتہ ماؤن کی ت اصل دین پیغمبرونکا توحید ہی ایک ہے اور عقاید دینی مین سب متحد ہین ف ح اگرچہ شرایع اور
اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال اونکی ت اور نہین ہے درمیان ہمارے یعنی میری اور عیسی کی
کوئی پیغمبر ف ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیاء مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتہ عیسی کی ہی ت نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین
یولد غیر عیسی ابن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ہر فرزند آدم کو چوکتا ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتہ دونون انگلیون اپنی کی جسوقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سواے عیسی بیٹے مریم کی
ف ع یعنی بسبب دعا کرنی حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسی کی وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ت ارادہ
کیا تہا شیطان نی چوکنی کا عیسی کے پہلو مین پس چوکا پردہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی غ ح یعنی جہلی مین کہ لڑکی پر ہوتی ہی کہ اوسکو مشیمہ کہتی ہین
اوسمین انگلی چہوئی اور عیسی کی بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہین
اسلیی کہ یہہ بیان احوال اور بنی آدم کا کیا ہی سوا آپ کی **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر
ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیۃ امراۃ فرعون وفضل عائشۃ علی النساء کفضل
الثرید علی سائر الطعام متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا کامل ہوئی مردون مین سے بہت یعنی انبیاء اور خلفاء اور علماء اور اولیاء ہوئے اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سی بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **ف** ح ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونون بیویان اکمل اور افضل ہین سب عورتون سی کہ سوائے انکی ہین حتی کہ فاطمہ اور
خدیجہ اور عائشہ اور تمام ازواج مطہرات سی لیکن توجیہ اسمین یہہ کرتی ہین کہ مراد عورتون سی اگلی امتون کی عورتین ہین کہ اونمین یہہ دونون افضل
ہین یا یہہ کلام ہو پہلی ورتری وحی کی بیچ فضل وکمال اون مطہرات کی یا یہہ مستثنی ہین اونسی بقرینہ اور حدیثون کی کہ فاطمہ زہرا رضی کی مناقب مین
واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ کی بیچ مریم اور آسیہ کا مستثنی ہونا آیا ہی حاصل یہہ کہ حدیثین مختلف
اس باب مین آئی ہین پس یا تو جتنی حدیثین متعدد رکہتی ہین یا اونکی ساتہہ تحقیق عمومات کی قایل ہون واللہ علم اور یہان حدیث فضیلت
عائشہ کی بلکہ اونکی افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا **ت** اور فضیلت عائشہ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر **ف** ع ح
مراد عورتون سی یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئی یعنی مریم و آسیہ یا عورتین جنت کی یا عورتین اونکی زمانہ کی یا عورتین
اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کہانی کو کہتی ہین کہ ٹکڑی توڑکر شوربا وسپر ڈالدیتی ہین اور عرب مین اس طعام کو افضل
سب طعامون مین جانتی ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونی اوسکی اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ تفضیل کے درمیان عائشہ
اور خدیجہ اور فاطمہ کی پس کہا اکمل نی کہ روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ سی یہہ کہ عائشہ بعد خدیجہ کی افضل ہین عالمین کی عورتون مین اور کہا
حافظ ابن حجر نی کہ فاطمہ افضل ہین خدیجہ اور عائشہ سی اور سوال کیی گئی سبکی پس کہا کہ جو کچہہ کہ ہمنی اختیار کیا ہی یہہ ہی کہ فاطمہ بنت محمد افضل ہین
پہر اونکی مان خدیجہ پہر عائشہ **ف** مولف کا جاننا چاہی کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ وغیرہ کی سی یون معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ زہرا سیدۃ نساء
اہل الجنۃ کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ زن فرعون کی اور خدیجۃ الکبری کی اور خدیجۃ الکبری افضل ہین حضرت عائشہ سی اور نقل کیا سبکی نی بعض
ائمہ عصر اپنی سی کہ فاطمہ اور حسن اور حسین رض افضل ہین خلفاء اربعہ سی باعتبار شرکت اور جگر گوشہ ہونی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق
کیونکہ خلفاء راشدین افضل ہین حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سی باعتبار علم وفضل اور کثرت ثواب و آثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی چنانچہ ابن حجر نے
شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سے باعتبار فضیلت جزئیہ کی آپسمین ایک دوسری پر فضیلت رکہتی
ہین نہ ہر وجہ سی ایک کو فضیلت تمام ہی دوسری پر پس اس صورت مین حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونی وحی کی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا سی نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ یہہ
فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کی ساتہہ مخصوص ہی اسلیے قصیدہ امالیہ مین لکہا ہی کہ فاطمہ زہرا بعضی باتون مین حضرت عائشہ پر فضیلت
رکہتی ہین اور آسیہ اور مریم اپنی اپنی زمانہ کی بیویون پر فضیلت رکہتی ہین اور خدیجۃ الکبری اس باعتبار فضیلت رکہتی ہین کہ پہلی بیوی
حضرت کی ہین اور بہت خدمت گذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپکی انہین سی پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب **ت** نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وَذُكِرَ** حَدِيثُ اَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيمُ
ابْنُ الْكَرِيمِ فِي بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریہ ہی یعنی یہہ ایک اعرابی نی کہا تہا حضرت
کو آپنی فرمایا کہ یہہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمر کی کہ اوسمین الکریم ابن کریم ہی بیچ
باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہوچکا

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ
وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ روایت ہی

ابورزین سے کہا میں نے یا رسول اللہ کہاں تھا پروردگار ہمارا پہلے اسکے کہ پیدا کرے اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھا عماء میں ف
ع کہا علماء نے کہ عماء ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہے عماء ساتھہ مد اور قصر کے اور بہر تقدیر مراد اوس سے یہان ایک امر ہے
کہ ادراک نکرے اوسکو عقل ورنہ پہونچے اوسکی کنہ کو وصف ت نہیں نیچے اوسکے ہوا اور نہ تہی اوپر اوسکے ہوا ف ح ع یہہ کنایہ ہے اسکی طرف کہ
نہیں ساتہہ اوسکے کوئی چیز پس حاصل اوسکا راجع ہوتا ہے طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شئی کی اور بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہے طرف دفع
توہم مکان کی اسلیے کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہے بے ہوا اور بے مکان کے اور ازہری نے کہا کہ ہم ایمان لائے اوسپر اور کیفیت اوسکی ہم کچہہ نہین
جانتے اور بعضون نے کہا کہ مراد سوال سے یہہ تہی کہ این کان عرش ربنا اور اسلیے فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی یہہ ترمذی نے
اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نے یعنی عماء کنایت ہے اس سے کہ نہین ساتہہ اوسکے کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وعن العباس بن عبد المطلب زعم**

أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّونَ هٰذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے کہا کہ وہ تہے بیٹہے بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے ساتہہ ایک جماعت کی ف
ح ع ظاہر عبارت حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قصہ عباس کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے اور وہ جماعت بہی مسلمان نہ تہی اور حدیث ابی ہریرہ کی
کہ تیسری فصل مین آتی ہے دلالت کرتی ہے اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہے ت حالانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے اون مین ف
ع یعنی اوسوقت اور احتمال رکہتا ہے یہہ کہ ہو یہہ ذکر کفار مکہ کے مسلمان ہونیکے پہلے کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی اوس جماعت
نے طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکہتے ہو تم اسکا کہا اونہون نے کہ یہہ سحاب ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور مزن بہی کہتے ہو کہا اونہون نے اور مزن بہی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بہی کہتے ہو کہا اونہون نے اور عنان
بہی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کہ کسقدر ہے دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان وزمین کے ہے کہا
اونہون نے کہ نہین جانتے ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان وزمین کے ہے یا تو اکہتر یا
بہتر یا تہتر برس کی ہے اور یہہ تردید شک راوی سے ہے اور جو آسمان کہ اوپر اوسکے ہے اسیقدر ہے کہ مسافت درمیان اس آسمان کے اور اوس آسمان کی
کہ اوپر ہے ستر برس کی ہے یہانتک کہ گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتون آسمان ف ع یعنی اسی ہیئت پر کہا طیبی نے کہ مراد ستر سے حدیث مین
تکثیر و مبالغہ ہے نہ تحدید اسلیے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ دوری درمیان آسمان وزمین کی اور ایسے ہی آسمانون مین ایک آسمان سے
دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریا ہے عظیم ہے کہ مسافت درمیان اعلا اوسکے کی اور
اسفل اوسکے کی مانند اوس مسافت کی ہے کہ درمیان ایک آسمان اور دوسرے آسمان کی ہے ف ح حدیثون مین آیا ہے کہ حق تعالی نے عرش
کے نیچے ایک دریا پیدا کیا ہے کہ اوسوقت سے کہ عرش کو پیدا کیا ہے وہ دریا جاری ہے ت پہر اوس دریا کے اوپر آٹہہ فرشتے ہین

مسیرت پانسو برس کی کہ یون کی مسافت درمیان کہرون انکی اور کولہون انکی کے اور مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی اور دوسری آسمان کی ہی پہر اونکی پیٹہون پر ہی عرش مسافت درمیان اوسکی تلی حصہ اور اعلا اوسکی کی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسری تک ہی پہر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** ع یعنی باعتبار علو رتبہ اور عظمت اور حکومت اور عزت کے نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار و تمکن کے اور یہہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الہی کی کہ وہ فوق سبکی اور وراء سبکی ہی جابجا قران مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط پس معنی یہہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹہا کر ساتہہ تصور علویات کی اور فکر کرنی کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق کرین تا انہی ہی توجہ کریں طرف پیدا کرنیوالی اور برپا کرنیوالی اونکی متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی کہ اسفل السافلین مین پڑی ہین باز رکہین فافہم وباللہ التوفیق **وعن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بہوکی ہوئی اہل وعیال اور نقصان کی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہہ مانگو اللہ تعالی سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہہ برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتہہ خدا کی بحضرت **ف** ع یعنی اللہ سی فریاد رسی چاہتی ہین تمہارے مین کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن ہرگاہ کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تہا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرکت سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی لیس لک من الامر شیء یعنی تمکو کسی کام مین کچہہ دخل نہین فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ پس معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی **ت** پس فرمایا آنحضرت نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی یا از راہ تعجب کے مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیونکی چہرون مین **ف** ع اسلیی کہ صحابہ سمجہی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئی اس سبب سی پس ڈری وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونمین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپنے تسبیح اور التفات کیا اوس گنوار کی طرف **ت** پہر فرمایا وای ہی تجکو یعنی جان اوی کلام کرنیوالی جاہل و غافل تحقیق شان یہہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتہہ خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بزرگتر ہی اسی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسی کی وای تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانون پر اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہانی اور سمجہانی صورت ہلذا کی ساتہہ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہستیکی اپنی کی یعنی محیط ہی تمام آسمانونپر جیسا کہ چہائی زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الہی کی مانند آواز کرنی پالان *

اونٹ کی بسبب سوار کی ثقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ح یعنی عاجز آتا ہی عرش برداشت عظمت حق سی مانند عجز اونٹ کی بار اوپر سواری کے بوجھ
سواری سی چرچراہٹ لگتا ہی اور یہہ تصویر اور تمثیل عظمت ہے الٰہی کی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہہ کہ عرب اعظم سی عاجز ہی بیان کرنا عظمت اوسکو
نٹہیرانا چاہیی **وعن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُذِنَ لِی اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَکٍ مِنْ
مَلٰئِکَۃِ اللّٰہِ مِنْ حَمَلَۃِ العَرْشِ اِنَّ مَا بَیْنَ شَحْمَۃِ اُذُنِہٖ اِلٰی عَاتِقِہٖ مَسِیْرَۃُ سَبْعِ مِائَۃِ عَامٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ
اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجکو یہہ بیان کروں میں عظمت ایک فرشتہ کی اللہ کے فرشتوں
میں سے کہ جو اوٹہانیوالی عرش کے ہیں یہہ کہ درمیان لو کانوں اوسکی کی اور اوسکی کندہوں تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** زُرَارَۃَ بْنِ
اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ ہَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ
سَبْعِیْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِہَا لَاحْتَرَقْتُ ھٰکَذَا فِی الْمَصَابِیْحِ وَرَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا
اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِیْلُ اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سی **ف** ح زرارہ ثقات تابعین سے ہیں قاضی بصرہ کی تہی اور علماء اور فضلاء
اور عباد زمانہ اپنی کیسی ہیں ابن عباس اور ابو ہریرہ سی سماع کہتی ہیں ایک دن نماز فجر میں امامت کرتی تہی آیۃ فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری
جان دی سنہ تہتر میں ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں اور ملا علی رحمہ نی کہا کہ کہا مولف نی کہ زرارہ صحابہ تہی مری عثمان رض کی زمانہ میں **ت** یہہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیل سی کہ کیا دیکہا ہی تونی اپنی پروردگار کو پس نہایت کانپی جبرئیل **ف** ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال
سی اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیت رویت اللہ تعالی کی دار القرار میں اسلیی کہ اگر ہوئی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت لیکن اسمین اختلاف ہی روز قیامت
کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی یا نہیں پہر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپی جبرئیل ماری ہیبت کی **ت**
اور کہا اے محمد بلاشبہ درمیان میری اور درمیان خدا تعالی کی ستر پردی ہیں نور کی **ف** ع یہہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال ہی اور جبرئیل کی نقصان
اور حجابی نسبت جبرئیل کی ہی مراد یہہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہے ساتہہ صفت نقصان کی اور خالق
ذو الجلال موصوف ہی ساتہہ وصف کمال کی پس نہیں حاجت ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعیین عدد ستر کے شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت میں ستر
ہزار پردی آئی ہیں پس ہو سکتا ہی کہ کنایت کثرت پر دونوں سے ہو **ت** اگر نزدیک ہوؤں بعض اون پردوں سی یعنی سر انگشت کی قدر جیسا کہ ایک روایت
میں ہی تو البتہ جل جاؤں اسیطرح ہی مصابیح میں کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہیں ذکر کیا اور روایت کیا اوسکو ابو نعیم نی حلیہ میں کہ
نام اونکی کتاب کا ہی انس سے اور ہو سکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نی نہیں ذکر کی یہہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنی اور باقی جواب
ذکر کیا ہی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مُنْذُ یَوْمٍ خَلَقَہٗ
صَافًّا قَدَمَیْہِ لَا یَرْفَعُ بَصَرَہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْہَا مِنْ نُوْرٍ یَدْنُوْ مِنْہُ اِلَّا احْتَرَقَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا اسرافیل
کو اس حال میں کہ صف باندہی ہوئی ہیں دونوں پانوں اپنی کی اول مدت پیدائش اپنی سی نہیں اوٹہاتی ہیں اسرافیل نگاہ اپنی **ف** ع ح یعنی
طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہیں اوٹہاتی نگاہ صور سی اور یہہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی فرشتہ کی ہی واسطی حکم پہونچنی پہونکنی صور کی کہ شاید
ابہی حکم آ پہونچی **ت** درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہیں نور کی کہ حجاب ہیں نہیں ہے اون ستر نوروں میں سی کوئی نور کہ قریب ہوئے
اوسی اسرافیل غرضا مگر کہ جل جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو **وعن** جابر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ

آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَارَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهُ كُنْ فَكَانَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور اونکی اولاد کو یعنی روز میثاق کی یا بعد اوسکی کہا ملائکہ نی کہ ای پروردگار پیدا کیا تونی انکو کہ کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جماع کرتی ہین یا نکاح کرتی ہین اور سوار ہوتی ہیں یعنی جانوروں پر جنگل میں اور کشتی پر دریا میں پس گردان واسطی اونکی دنیا اور ہماری لیے آخرت **ف** ع یعنی جو کچہہ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اوسکی لذتون سی انکی لیے یہہ دنیا بطریق دوام و بقا کی ہو یا گردان انکے لیے یہہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیے یعنی آخرت کی تا برابری ہو جاوی ہم مین اور اونمین اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکی لیے زیادتی ہی فرمایا اللہ تعالی نی نہین گردانونگا مین عاقبت اوس شخص کے کہ پیدا کیا مینی اوسکو اپنی دونون ہاتون سی یعنی بغیر واسطی کسیکی بتدریج مرکب معجون کمال ہی کہ مشتمل ہے اوپر قابلیت ہدایۃ اور ضلالۃ کی اور استعداد مظہریۃ جمال و جلال کی اور پہونکی مینی اوسمین روح اپنی مانند اوس شخص کے کہ کہا مینی اوسکی لیے یعنی پیدا کرنی مین ہو پس ہو گیا کہا طیبی نے یعنی نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص کہ پیدا کیا مینی اوسکو بذات خود اور نہین سونپا مینی اوسکی پیدا کرنیکو کسیکی طرف اور پہونکی مینی اوسمین اپنی روح سی کہ وہ آدم ہین اور اولاد اونکی ساتہہ اوسکی کہ ہوا ہے امر کن سے کہ وہ فرشتی ہین اور اضافت روح کی اپنی نفس کے طرف بزرگی کی لیے ہی جیسی بیت اللہ مین کہا ابن ملک نے یعنی نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت و قربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اوسکی اعلی ہی اور یہہ منجملہ دلیلون اہل سنت کی سے ہے اوپر فضلیت بشر کی ملائکہ پر اور وجہہ اوسکی واللہ اعلم یہہ ہی کہ فرشتی معصوم پیدا کیے گئی پس ہوئی دوزخ سی ممنوع اور نعیم سی محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتہہ کرنی طاعت کے اور بچنی کے معصیت سے پس جو کوئی دونون کی حق بجالایا مستحق ہوا ثواب کا دارین مین اور جسنی اعراض کیا دونون سی مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین **ت** نقل کیے یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰٓئِكَتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن یعنی کامل کہ وہ انبیاء و اولیاء مین بزرگتر ہین اللہ تعالی کی نزدیک اوسکی بعضی فرشتون سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** ع جیسے خواص فرشتون سی یا اونکی عوام کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سی عوام اونکی ہین اور مراد بعض ملائکہ سی بہی عوام اونکی ہین کہا محی السنۃ نی امعلی یہہ ہی کہ کہا جاوی عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سی اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل پکڑی ہی اسی اہل سنت نی بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہ رہی یہہ کہ مراد خواص مومنین سے رسل اور انبیاء ہین اور خواص ملائکہ سی جبرئیل و میکائیل و اسرافیل ہی اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہین اولیاء مین سے مانند خلفاء اور تمام علماء کی اور تفصیل اسکی ہی اجمال بعض اونکی سی سکہنی مین کہ بشر افضل ہی ملک سے اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دو سند دن سی آئی ہی

وعنه قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالی نی مٹی دن ہفتہ کی **ف** ع اور یہی مراد ہی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتی ہین پس وہ اتوار ہی کی حکم مین ہی پس نہین منافی

ہی یہہ قول اللہ تعالیٰ کی ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام **ترجمہ** او رپیدا کئی اوسمین پہاڑ اوسکی اور پیدا کیے ہید درخت دن پیر کی اور پیدا کئین
چیزین بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدھ کی **ف** ح مسلم مین لفظ نور کا سی آیا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور اصول
معتمدون مین آ رہی سی ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سی ہی آخر مین یعنی مچھلی کی اور ہو سکتا کہ نور اور مچھلی دونون اسدن مین پیدا ہوئی ہون **ت**
اور پھیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد پیچ آخر پیدائش اور آخر ساعت دن کے درمیان عصر کی رات تک
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع اسی سبب سے جمعہ نام رکھا کہ پیدائش سب کی اوسمین جمع ہوئے او فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو اور یہہ ساعت قبولیت دعا
کی ہی اکثرون کی نزدیک **وعنہ** قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ
نَبِيُّ اللهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا
اللهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ
سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ
عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ
سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ
ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا
اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ
مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى
لَهَبَطَ عَلَى اللهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللهِ
وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہوئی تہی اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو کیا ہی یہہ کہا صحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ و رسول دانا تر ہی فرمایا حضرت نی یہہ عنان ہی **ف** ح اوپر
گذر چکا ہی کہ عنان عین کی زبر سی نام ابر کا ہی **ترجمہ** یہہ ابر روایا زمین کی ہین **ف** ح روایا راویہ کی جمع ہی اور راویہ اوس اونٹ
کو کہتی ہین کہ اوس سے پانی کہینچتی ہین تشبیہ دی ابر کو ساتھ اوسکی اس سبب سے کہ جیسی اونٹ پانی کہینچ کر زمین مین دیتا ہی ایسے ہی ابر پانی برساتا ہی
زمین پر **ترجمہ** ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالیٰ طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا **ف** ع ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین
مینہ کو طرف گردش ستارونکی کہتی ہین مطر نا بنوء کذا برسائی گئی ہم بسبب فلانی منزل ستاری کی **ت** اور نہ پکارتی ہین اوسکو **ف** ح یعنی نہین

یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سے کچھ اور نہ عبادت کرتی ہین اوسکو بلکہ پوجتے ہین بتون کو اور اسمین شکایت ہی ناشکری کرنی اوس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتی اور اوسکا یہہ کرم عمیم ہی کہ پہر رزق دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو **ت** پہر فرمایا آنحضرتؐ نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرتؐ نی پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی **ف** ع رقیع قاف کی زیر سی بروزن فعیل کی نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضون نی کہا ہر آسمان کا **ت** آسمان چہت ہی محفوظ یعنی اللہ نی نگاہ رکہا ہی اوسکو گر پڑنی سی زمین پر تشبیہ دی آسمان کو ساتہہ گہر کی چہت کی اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتہہ موج کی بہی تشبیہ دی اسکو کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ویسی ہی آسمان بہی معلق ہی بی ستون کہڑا ہوا ہی پہر فرمایا حضرتؐ نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی درمیان تمہاری اور درمیان آسمان کی یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہاری اور درمیان آسمان کی پانسو برس کی راہ ہی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا دو آسمان ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کہ دوری اور مسافت درمیان اون دو آسمانون کی ہی پانسو برس کی راہ ہی پہر فرمایا آنحضرتؐ نی اسیطرح یعنی دوبار اور کہا کہ دو آسمان ہین یہانتک کہ گنی سات آسمان اوپر تلی فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کی یعنی پانسو برس کا پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کی عرش ہی اور درمیان عرش کی اور درمیان آسمانون کی فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہاری عرض کیا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچہہ کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہی یعنی اوسکی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچی اسکی اور ایک زمین ہی درمیان اون دونون زمینون کی مسافت پانسو برس کی ہی یہانتک کہ گنین آنحضرتؐ نی ساتہہ زمینین درمیان ہر دو زمینون کی اونمین سی فاصلہ پانسو برس کا ہی **ف** شارح اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہہ جو کہتی ہین کہ بعضی زمینون کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور ساتون زمینون کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ جنس کی ہی کہ نیچی انکی ہی اور مراد زمینون سے سروکار نہین رکہتی بخلاف آسمانون کی کہ سب سے فیوض و آثار پہنچتی ہین واللہ اعلم **ت** پہر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اوسکی ہاتہہ مین ہے اگر چہوڑو تم رسی طرف زمین کی کہ نیچی سب سے ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر **ف** ع یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی کہ تصریح کیا ہی اوسکو ترمذی نی اور معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کی اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچی کی چیزون کو فرمایا یہہ واسطی دفع کرنی اس شبہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچی کا اور ساتون کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کا تہا مچہلی کی پیٹ مین جیسی کی معراج ہوا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر **ت** پہر پڑہی آنحضرتؐ نی یعنی استشہاد کی لیے یا ابوہریرہ نی تقویت حدیث کی لیے یہہ آیہ کہ وہی ہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیے ابتدا اور آخر ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکی لیے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہے یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکہتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ پڑہنا آنحضرتؐ کا آیۂ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی اللہ کی علم اور قدرت اور تصرف و غلبہ پر **ف** ع علم اللہ تعالی کا سمجہا گیا لفظ وهو بكل شيء عليم سی اور قدرت اوسکی سمجہی گئی هو الاول والاخر سی یعنی وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اوسکی ہاتہہ

ہی اور ایسا ہی اونکو علم سے طرف وجود کی اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جاویگا اور وہی باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا اثر
نی کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہہ ہین کہ وہ ایسا غالب ہے کہ سب چیز پر غالب ہے اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین باطن اثر
غلبہ اور استیلا کی ایسی کہ نہین ہے اوس کے فوق کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سے اور ایسا باطن ہے کہ ملجا و ماوا سوای اوسکی نہین پہر کہا تردی نی ت اور علم اللہ کا
اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہہ ہی یعنی آثار ان صفات کی سب جگہہ ہین والا یہہ صفات حق ہی مکانی نہین ہین اور خدا ساتہہ تجلی خاص اپنی کی عرش پر ہے
جلکی وصف بیان کیا اللہ تعالی نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف الرحمن علی العرش استوی وہو رب العرش العظیم اور یہہ آیت اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت
و مکان کا لیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہی ظہور سلطان اور علم و قدرت سی **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان طول
ادم ستين ذراعا في سبع اذرع عرضا اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹہہ ہاتہہ اور عرض اوسکی قد کا
کا سات ہاتہہ ف ع ح ذراع زیر سی کہنی کی سری تک بیچ کی انگلی کے سرتک اور گز شرعی بہی ایسی ہی لیکن جاننا چاہیی کہ مراد ہاتہہ سی آدم کا ہاتہہ ہی یا ہاتہہ اوسوقت کی لوگو
ظاہر یہہ ہے کہ مراد لوگونکا ہی ہاتہہ ہی پہلی کا اگر آدم کا ہاتہہ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتہہ اونکا ساٹہوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہہ نہایت چہوٹا ہی بسبب طول
بدن اونکی کی اور تناسب سے نہایت ہی بعید **وعن** ابي ذر قال قلت يا رسول الله اي الانبياء كان اول قال آدم قلت يا رسول الله ونبي
كان قال نعم نبي مكلم قلت يا رسول الله كم المرسلون قال ثلثمائة وبضعة عشر جما غفيرا وفي رواية عن ابي امامة قال ابو
ذر قلت يا رسول الله كم وفاء عدة الانبياء قال مائة الف واربعة وعشرون الفا الرسل من ذلك ثلثمائة وخمسة عشر جما
غفيرا اور روایت ہی ابو ذر غفاری سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسا انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مینی یا رسول اللہ نبی تہی آدم فرمایا
ہان آدم نبی تہی کلام کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نہ تہی بلکہ نبی تہی کلام کئی گئی یعنی صحیفی اوتری تہی اونپر یعنی رسول ہین کہا مینی یا رسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنی ہین
فرمایا رسول تین سو اور کچہہ اوپر دس ہین جماعت بہت ہے اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہ کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کتنا ہی تمام شمار انبیا کا
خواہ رسول ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکہہ چوبیس ہزار رسول اونمین سے تین سو پندرہ ان بہت سی جماعت ف ش ح ع اور فرق مشہور نبی اور رسول مین یہہ ہے
کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہنچانی کا اور نبی اعم ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا کی
روایت دو لاکہہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعیین عدد انبیا سی منع فرمایا علمانی بلکہ مجمل کہنا چاہیی کہ ایمان لائی ہم
سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوی اون مین سے اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليس الخبر كالمعاينة ان الله تعالى اخبر موسى بما صنع قومه في العجل فلم يلق الالواح فلما عاين ما صنعوا القى الالواح فانكسرت
روى الاحاديث الثلثة احمد اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکہنی اوس چیز کی آنکہہ سے
ہے اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکہنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالی نی خبر دی موسی علیہ
السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تہی پس نہ ڈالین موسی نی تختیان کہ اون مین توریت لکہی تہی یعنی بسبب
نہ تاثیر کرنی خبر کی اونمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کے کہ موجب ہو ڈالدینی تختیون کا پہر جبکہ موسی علیہ السلام قوم مین آئی اور آنکہہ سے
دیکہا جو کچہہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی پوجا پاجی اوسکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غضب کے پس ٹوٹ گئین تختیان ف ش ع یعنی بسبب
زور سی ڈالدینی کی ماری غصہ کی اور اونکی ڈالدینی مین گویا یہہ اشارہ تہا کہ یہہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو پس جب اونہون نی
اختیار کیا کفر و طغیان توڑنا فائدہ آگی رکہنی مین لیکن ظاہر یہہ ہے کہ باوجود ٹوٹنی کی کچہہ اونمین سی جاتا نہین نا نقل کین یہہ تینون حدیثین احمد نی

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیچ بیان فضیلتوں سردار رسولوں کے رحمتیں نازل ہوویں اللہ کی اور سلام اونکے
آنحضرت پر اور سب رسولوں پر **ف** ح ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضایل حد سے زیادہ ہین اور شمار سے باہر مولف نے کچہہ اونمین سے لکہی
ہین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کی اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین
اور اونکے بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکے بعد موسی کلیم اللہ اور حضرت موسی کے بعد علماسے صراحۃ نہین دریافت ہوا کہ کس کا درجہ ہے اللہ
اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ
اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ كُنْتُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہیجا گیا یعنی پیدا
کیا گیا مین بہترین طبقون سے بنی آدم کی قرن سے قرن کی بعد **ف** ح یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقون سے بنی
آدم سے وہ طبقہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باپ اوس طبقہ مین تہے اور آنحضرت اونکی پشتون مین تہے جیسے کہ اسمعیل علیہ السلام کی بعد کنانہ
اور اونکے بعد قریش اور اونکے بعد ہاشمی تہے **ت** یہان تک کہ ہوا مین ایسی قرن مین کہ ہون مین اوس سے **ف** ع ح اور معنی بہتری کی خصائل
حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف مین سا تہہ اونکی اہل کرم کی مدح کرین نہ باعتبار دین و ایمان کی **ت** نقل کے یہہ بخاری نے **وَعَنْ** وَاثِلَةَ
بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا
مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ
اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِیْ كِنَانَةَ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہا اوس نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک حق تعالی نے چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے **ف** ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق تہے شہرون
مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب نے مکہ مین پس قریش نام کہی گئی لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوائے نضر کی قریش نام نہ رکہی گئی لانہم لم یقرش
مشہور ہے کہ قریش نام ایک جانور دریائی کا ہے کہ قوت و زور نہایت رکہتا ہے اور ابن عباس سے صحاح مین ذکر کیا کہ انہون نے کہا کہ قریش اسلیئے نام رکہا کہ دریا مین ایک مچہلی ہے
کہ اوسکو قریش کہتے ہین وہ سب مچہلیون کو کہاتی ہے اور اوسے کوئی مچہلی نہین کہاتی اور اوسپر غالب نہین ہے اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہے **ت** اور چن لیا
قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجہکو بنی ہاشم سے **ف** ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی اور خلاصہ ہین خلاصون کے **ت** نقل کیے یہہ مسلم
نے اور ترمذی کی ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہے کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ کو **ف** ع شرح
السنۃ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکہا ہے ہو ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی
بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کی نسب حضرت کا صحیح
نہین یاد کسی کو **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ
يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت
کی **ف** ح یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کی لوگونکی اور قید روز قیامت کے یہان اسلیئے لگائی کہ اوس دن
حضرت کے سرداری بغیر نزاع کے ہونیوالی اور معائنہ ہوگا بخلاف دنیا کی کہ یہان سردار کفار مشرکین بہی تہے اور یہہ بہی کہ آنحضرت کی خبر کے فرشتو نہ پہلا نام سلئے اور بعضی حدیثون مین آنحضرت سے
تمام خلق پر مذکور ہے اور جو بعضے حدیثون مین آیا ہے کہ تفضیل مدو تم پیغمبرون مین مجہکو تفضیل دو موسی اور یونس جواب اوسکی اوپر گذر چکی **ت** اور اول ہون ان شخصون مین سے کہ
پہٹیگی اونسے قبر یعنی پہلی قبر مین سے اوٹہایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** ع اس مین دلیل ہے اسپر کہ آنحضرت صلعم افضل المخلوقات اور اکمل الموجودات ہین

وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أكثر الأنبياء تبعا يوم القيامة وأنا أول من يقرع باب الجنة رواه مسلم اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں زیادہ ہونگا پیغمبرون میں از روی تابعون کی قیامت کی دن **ف** ع پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنت کی دو ثلث ہی اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیے خط وافر ہی اس سے اسلیے کہ اکثر اہل اسلام اونکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسی طرح امام عاصم قاریون مین **ت** اور مین اول ہون اون شخصونکا کہ کہٹکہٹا دینگی دروازہ جنت کا یعنی کہلواونگی دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے اوسمین نقل کی یہہ مسلم نے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آتي باب الجنة يوم القيامة فأستفتح فيقول الخازن من أنت فأقول محمد فيقول بك أمرت أن لا أفتح لأحد قبلك رواه مسلم اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا مین بہشت کی دروازہ پر قیامت کے دن پہر کہلواؤنگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہی کا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کے لیے پہلی تیری نقل کی یہہ مسلم نے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أول شفيع في الجنة لم يصدق نبي من الأنبياء ما صدقت وإن من الأنبياء نبيا ما صدقه من أمته إلا رجل واحد رواه مسلم اور روایت ہی اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین یعنی اپنی امت کے گنہگارونکی داخل ہونی کی لیے جنت مین یا بلند ہونے درجون کی لیے اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی اپنی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعدارونکی اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سے مگر ایک مرد نے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الأنبياء كمثل قصر أحسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار يتعجبون من حسن بنيانه إلا موضع تلك اللبنة فكنت أنا سددت موضع اللبنة ختم بي البنيان وختم بي الرسل وفي رواية فأنا اللبنة وأنا خاتم النبيين متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری اور مثل انبیا کی جیسی ایک محل ہے کہ اچہی بنائی گئی دیوار اوسکی گرد کی چہوڑی گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہہ پہر گرد پہرنی لگی اوسکی دیکہنی والے درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کیے اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتہہ میری دیوار اور ختم کیے گئی رسول ساتہہ میری اور ایک روایت مین ہی پس مین ہون مثال اوس اینٹ کی اور مین ہون ختم کرنی والا نبیونکا **ف** ع تشبیہ دی انبیا کو اور اونکی شریعت وہدایت وعلم وارشاد کو ساتہہ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچہی ہو دیوار اوسکی پس پہلی سب انبیا پیدا ہو چکی گویا محل بن کا تیار ہوا لیکن کچہہ کسر باقی تہی وہ ہماری آنحضرت کی وجود باجود سی پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من الأنبياء من نبي إلا قد أعطي من الآيات ما مثله آمن عليه البشر وإنما كان الذي أوتيت وحيا أوحى الله إلي فأرجو أن أكون أكثرهم تابعا يوم القيامة متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سے اسقدر کہ مثل وسقدر کے ایمان لاسکی اوس پر بشر **ف** ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہے کہ اظہار معجزہ با این کیفیت نہین کیا ہی لیکن انکے ہی زمانہ تک مخصوص رہا پہر اونکی بعد منقطع ؁

ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اوس وقت میں جادو کا غلبہ تہا اور یہہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور مُردونکو زندہ کرنا
اور کوڑہی اور اندہے مادر زاد کا اچہا کرنا حضرت عیسیٰ کو ملا کہ اوس زمانہ میں طب کا زور تہا اور یہہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگون کو عاجز کیا اسیطرح ہمارے
آنحضرت کے وقت میں بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت سے اعلی درجہ پر کہ سب اوسکے آگے ایسے ہی
دعوی دار مغلوب ہوئے اور کچہہ بن نہ آئی اور یہہ معجزہ قیامت تک ہے ت اور بیشک ہے وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ وحی کی اللہ نے میری طرف
یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہے باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہے سید العالمین کے نبوت پر بطریق حق اور یقین کی پس امید رکہتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ
پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کے دن تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی میری تابعدار بہت ہونگے اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہے
قیامت تک باقی ہے جو کوئی اوسکو دیکہے ایمان لاوے **وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسًا**
لم یعطهن احد قبلی نصرت بالرعب مسیرة شهر وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا فایما رجل من امتی ادرکته
الصلاة فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعة وکان النبی یبعث
الی قومه خاصة وبعثت الی الناس عامة متفق علیه اور روایت ہے جابر سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی مجہسے پہلے فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین دہشت پڑنے سے ایک
مہینے کی مسافت سے یعنی میرا رعب فتح دیتا ہے مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنے اونکی دلون مین ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجہہ مین اور اونمین
ہوتا ہے اور پہر ا سے رعب کی بہاگتے ہین اور گہبراتے ہین اور کی گئی میری لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہے **ف**
ع یعنی سوای حمام کی و مقبرہ کی کہ اوسکا پہلے ذکر ہو چکا جسجگہہ چاہین نماز پڑہین ہمین جائز ہے جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتون
مین سوا ایک جگہہ معین کی کہ عبادت خانے اونکے ہے نماز درست نہ تہی اور آگے سوی پانی کی طہارت نہوتی تہی اب ہماری لیے در صورت
عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہے جیسے کہ فرمایا **ت** پس جو شخص ہو میری امت مین سے کہ اوسپر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوے اور پانی ملے نہین
تو تیمم کرے اور پڑہ لے اوسی جگہہ نماز اور حلال کی گئی میری لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کی لیے مجہہ سے پہلے **ف** ح یعنی اگلی امت
اگر غیر حیوانات کی اموال لوٹتی تو ایک جگہہ اکٹہا کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنے والونکی ملک ہوتی نہ انبیا کی
پس ہماری آنحضرت کی لیے مخصوص ہوا پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سے جو چیز اچہی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لیتے **ت** اور دیا گیا مجکو مرتبہ شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہے تمام مواضع شفاعت کو جیسے کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بہیجا جاتا تہا مجہہ
سے پہلے اپنی ہی قوم کیطرف خاص اور مین بہیجا گیا طرف تمام لوگون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح بلکہ جن کیطرف بہی اور ہو سکتا ہے کہ بعثت آنحضرت
کی جن کی طرف بعد اسکی ہوئی ہو اسلیے تعرض جن کا نکیا **وعن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت**
علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا
وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون رواه مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا مین
پیغمبرون پر ساتہہ چہہ خصلتون کی **ف** ح پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چہہ اور حقیقت مین فضائل آنحضرت کی کہ اون کر آپ مخصوص و ممتاز ہین بہت
ہین بیشمار ولیکن بعضی وہین سے بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئی ہین اور مقصود حصر نہین ہے **ت** اور دیا گیا مین کلمے جامع **ف** ح
یعنے کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنیات و من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحة العدة دین والمستشار مؤتمن

اور مانند انکی کہ ہر ایک بہت سی معنونکو شتمل ہی اور بعضی عالمون نی ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قرآن شریف
ہی کہ تھوڑی سی لفظون مین بہت سے معنی خدا تعالی نی جمع کیی ہین اور معنی دلالت خوب ظاہر ہین اور ورود روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اسمین اختصر لی الکلام اختصارا
ہی معنی پر دلالت کرتی ہی ت اور فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین رعب ڈالنی کی ساتھ اور حلال کئی گئین میری لیی غنیمتین اور کی گئی میری لیی زمین
مسجد اور پاک کرنیوالی اور بہیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتھ نبوت نقل کیے یہہ مسلم نی ف ح یعنی وحی منقطع ہوی اور رسالت
تمام ہوی بعد میری کوئی نبی نہی ہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اوترنا بہی آوے دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا **وعنه** اَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ
فِي يَدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اٹہایا گیا اور بہیجا گیا مین ساتھ جامع کلمون
کی اور فتح دیا گیا مین ساتھ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکہتا ہون اپنے تئین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانون کی کنجیان پس رکہی گئین میری آگی ف
ع مراد یہہ ہے کہ سہل کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیی اور اونکی امت کی لیی فتح ہونا شہرونکا اور خزانونکا نکالنا یا مراد ہین کانین مین کی جسمین ہی چاندی
وغیرہ ہی ت نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى
لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ
الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا
مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّي
اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ
بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ
بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک اللہ تعالی
نی سمیٹی میری لیی زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتیلی کی کر دکہایا پس دیکہا مینی اوسکی مشرقون اور مغربونکو یعنی تمام زمین دیکہی اور بیشک میری امت قریب
ہی کہ پہنچی اوسکی بادشاہی اوس مسافت کو کہ اکٹہی کی گئی میری لیی زمین سے یعنی مشرق و مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دیی گئی
میری لیی دو خزانہ سرخ اور سفید ف ع یعنی سونی اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہ تہا فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور
ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی ت اور بیشک مینی مانگا اپنی رب سے اپنی امت کی لیی کہ نہ ہلاک کری امت کو ساتھہ
قحط عام کی یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دی اور یہہ کہ نہ مسلط کری اونپر دشمن سوای مسلمانونکی یعنی کافر پس مباح جانی اور لیلی جگہہ اونکی جمع
ہونی کی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہہ اونکی بود و باش کی لیلی اور سب کو ہلاک کر ڈالی و بی شک فرمایا میری رب نی ای محمد تحقیق جب حکم
کرون مین کسی امر کا پس بلاشبہ وہ نہین پہرتا اور تحقیق مینی دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیی یعنی امت اجابت کی لیی یہہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین اونکو
ساتھہ قحط عام کی اور یہہ کہ نہ مسلط کرونگا مین اونپر کوئی دشمن سوا مسلمانونکی پس مباح کری وہ جگہہ اونکی بود و باش کی اگرچہ جمع ہووین اونپر وہ
لوگ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کی جمع ہوون اونسی لڑنیکی لیی یہان تک کہ ہووین تیری امت مین سے بعضی کہ ہلاک کرین
بعضونکو اور قید کرین بعضی بعضونکو نقل کیے یہہ مسلم نی ف ح یعنی کافرونکو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لی سکین گے لیکن جب
امت آپس مین لڑائی کری اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضا ربی اور تقدیر الہی مقرر ہو گئی ہرگز تغییر و تبدیل نہ پاوی **وعن** سعد

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری بنی معاویہ کی مسجد پر **ف** بنی معاویہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سے اور ہنک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی **ت** پس آگئی آنحضرت مسجد مین اور اوسمین پڑہین دو رکعت یعنی نفل یا فرض اور ہمنی بہی پڑہین حضرت کی ساتہہ اور دعا مانگی آنحضرت نی اپنی رب سے بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اوسکی اور ظاہر دوسری بات ہی پہر فارغ ہوئی نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مینی اپنی رب سے تین چیزین سو عنایت کین اوسنی مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اپنی پروردگار سی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ قحط عام کی سو دی مجکو یہہ اور مانگا مینی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ ڈوبنی کی یعنی ساری امت نہ ڈوب جاے و عذاب سے جیسے کہ قوم فرعون دریاے نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہہ بہی عنایت ہوئی مجہی اور مانگا مینی یہہ کہ نگردانی انہین اونکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نکرین سو یہہ نہ دی مجکو **ف** اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بہی قبول نہین ہوئی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ أَجَلْ وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْاٰنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيْرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَاٰذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِي بَابِ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی عطا ابن یسار سی کہ کہا اونہون نی کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہا مینی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سی کہ جو توریت مین مذکور ہین **ف** ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نی توریت پڑہی ہو یا آنحضرت سی یا بعضی اہل کتاب سے جو ایمان لائی تہی سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تہی اہل علم و کتاب سے کہ عالم تہی اگلی کتابون کی اور پڑہی تہین وہ اور لکہتی تہی آنحضرت کی حدیثین اور سیلیے بکثیر الاحادیث تہی جیسی ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نی ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بیشک صفت کیگئی ہین آنحضرت توریت مین ساتہہ بعضی صفتون آپکی کی جو مذکور ہین قران مین اس آیہ مین اے نبی تحقیق بہیجا ہمنی تجکو شاہد امت کی احوال پر اور خوش خبری دینی والا فرمانبردارون کو ثواب کے اور ڈرانی والا گنہگارونکو عذاب سے اور پناہ واسطی میون کی **ف** مراد امیون سی عرب ہین کہ وہ پڑہنا لکہنا اکثر نہین جانتی تہی یا اس لیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیگئی ہین اور تخصیص عرب کے اسلیے ہے کہ آنحضرت اونہی مین سے ہین اور اونہی مین مبعوث ہوئی اونکی محافظت کی لیے اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ گمراہیون شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد ہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیے پشت پناہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانی قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کی اوترنی سی اونپر جب تک کہ وہ ہون اوس قوم مین چنانچہ قران شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم **ت** تو بندہ خاص ہے میرا ای محمد (یعنی بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین) اور رسول ہی میرا یعنی بہیجا ہوا خلق کی طرف مینی تیرا نام رکہا متوکل کہ سب بار اپنی تو نی مجہی سونپی اور اصلا اپنی زور و طاقت پر بہروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانی والا بازارون مین **ف** تخصیص بازارون کے

بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور وغوغا بہت ہوتا ہی ت اور نہیں دور تر بادی کو بدی کی ساتہہ یعنی جو اوسکی ساتہہ برای کری درگذر کر نہین
دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈانپتا ہی اور دعا مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہی ورنہ قبض کری گا اللہ دم اوسکی یہان تک کہ سیدہا کری
اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹیہڑی اور گمراہ کو ساتہہ اسطرح کہ کہین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہان تک کہولی خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کی آنکہین
اندہی اور کان بہری اور دل کہ نہ کچہہ سمجہین اور نہ یاد رکہین گویا غلاف اور پردہ مین ہین نقل کی یہہ بخاری نی یعنی عطا بن یسار سی اور اسیطرح نقل
کیا اسکو دارمی نی عطا بن یسار سی اوسنی عبد اللہ بن سلام سی مانند اوس حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا سی اوسنی عبد اللہ بن عمرو سی
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضایل مین کہ اوسکی اول لفظ نحن الآخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَأَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ
صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلٰثًا فَأَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً
سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ
أَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہی
آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تہی آپ ایسی دراز نماز فرمایا ہان اوسطرح کی یہہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی امید دعا کرتا تہا
مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا تہا ایسی نماز دراز پڑہی مینی اور خشوع وخضوع بہت کیا اور تحقیق مینی اللہ سی مانگین
اوسمین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اوس سی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ قحط کی یعنی عام قحط کی اور
اسی کی حکم مین ہی وبا اور مقصود یہہ ہی کہ ان پر کوئی بلا ایسی نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکہڑ جاوین پس دی مجہی یہہ اور چاہا مینی اوس سی یہہ کہ نہ غالب کری
انپر دشمن کو سوای انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دی ایسی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور بول بالا کفر کا چاہتی ہین اور آپس کی دشمنون سی یہہ بات نہین ہوتی
پس یہہ بہی دی مجکو اور چاہا مینی یہہ کہ نہ چکہاوی اونکی بعضو نکو بعضون کا عذاب یعنی آپس مین لڑائی نکرین اور ہلاک نکرین ایک دوسری کو پس
نہ دی مجکو یہہ نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِّنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ أَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا وَأَنْ لَّا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى أَهْلِ
الْحَقِّ وَأَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ بیشک اللہ تعالی نی پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیز سی ایک یہہ کہ نہ بد دعا کری تمپر نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاو تم جیسی یعنی پیغمبرون نی کی دوسری
یہہ کہ نہ غالب ہووین اہل باطل اہل حق پر ف ح یعنی کافر اگرچہ بہت ہون اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نسکین گی چنانچہ حاکم کی روایت
مین ہی حضرت عمر سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سی غالب رہیگا حق پر یہان تک کہ قیامت قایم ہو
اور ایک روایت مین ہی ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سی کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت مین سی قایم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہنچا سکیگا اونکو مخالف اونکا
ت تیسری یہہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر ف ح اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ اجماع حجت ہی اور اجماع سی مراد ہی ہر زمانی کی مجتہد عالمونکا
متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّجْمَعَ
اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِّنْهَا وَسَيْفًا مِّنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کہ جمع نکری گا اللہ تعالی اس امت پر دو تلواریں ایک تلوار اس امت سے اور دوسری انکی دشمنوں سے **ف** ح تورپشتی نی کہا انکی معنی یہہ ہیں کہ حق تعالی اس امت پر دو تلواریں نہ جمع کری کہ واقع ہو اوس سے ہلاک اور استیصال بلکہ جب امت آپس میں لڑائی کری تب خدا تعالی کافروں کو مسلط کری کہ آپس کی لڑائی سی بازائیں اور طیبی نی کہا ظاہر یہہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالی نی کہ نہ اکٹھا کری اس امت پر دو لڑائیاں ساتہہ کہ آپس میں بہی لڑائی کریں اور کافروں سی بہی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ ابو داودنی **وعن** الْعَبَّاسِ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سی کہ وہ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی غصی میں بہرے ہوئی پس گویا کہ عباس نے سنا تہا کافروں کا کچہہ طعن **ف** ح آنحضرت کی شان میں کہ کہتی تہی آنحضرت سی زیادہ مستحق تہی ساتہہ نبوت کی کبرا عرب پس آنحضرت نی چاہا کہ اپنی شان اونپر ظاہر کریں تو جانیں کہ کیا بڑی ہی شان اونکی اور بزرگ ہیں نسب میں اور بہتر ہیں اور احق ہیں اوروں سی **ت** پس کہڑے ہوئی منبر پر آنحضرت پہر فرمایا کون ہوں میں جانتی ہو تم پس کہا صحابہ نی آپ رسول خدا کی ہیں فرمایا آنحضرت نی یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیے کہ میں محمد ہوں بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑی اور شریف اور مشہور تہی عرب میں تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کی خلقت یعنی جن و انس پس مجہی کیا بہترین خلقت میں کہ انسان ہیں پہر کیا آدمیوں کو دو فرقی یعنی عرب اور عجم پس کیا مجکو انکی بہترین فرقہ میں کہ عرب ہیں پہر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو انکی بہترین قبیلہ میں کہ قریش ہیں پہر کیا قریش کو گہرانہ گہرانہ پس کیا مجکو انکی بہترین گہرانوں میں کہ گہرانہ ہاشم کا ہی سو میں بہترین عرب یا بہترین آدمیوں کا ہوں ذات و حسب میں اور بہترین انکا ہوں گہرانہ اور نسب میں نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح پس مستحق زیادہ ہوں میں سب میں ساتہہ نبوۃ کی اور اس کتاب کی یہاں سی معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سی معلوم ہوتا ہی اور یہہ بزرگی نبیوں کی لیے لازم رکہا اونکی گمان پر سے کہ کہتی تہی کیوں نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظمای عرب پر وگرنہ نبوت فضل خدا کا ہی سبب اور نسب پر موقوف نہیں جیسا کہ حق تعالی قرآن شریف میں فرمایا ہی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اونی کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب آپکے لیے نبوت ثابت ہوئی یعنی کس وقت میں آپ نبوت کو نامزد ہوئی فرمایا ثابت ہوئی میری لیے اوس حال میں کہ آدم درمیان روح اور بدن کی تہی **ف** ح یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تہا بی جان اور معنی یہہ کہ پہلی متعلق ہونی روح اونکی بدن سے یہہ کنایہ ہی سبقت و تقدم سی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرٰهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ سَاُخْبِرُكُمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اونی نقل کی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق میں لکہا ہوا ہوں اللہ کے نزدیک ختم کرنی والا نبیوں کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہو اوس حال میں کہ تحقیق آدم البتہ پڑی ہوئی تہی زمین پر اپنے مٹی گوندہی ہوئی میں **ف** ح طینہ گوندہی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبلت کو کہتے ہیں

معنے اُسکی یہ ہین یعنی لکھا گیا مین خاتم النبیین اوسحال مین کہ آدم درمیان آب و گل کی تہی یعنی پتلا اونکا بن رہا تہا بن نہچکا تہا اور نہ روح اوسمین پہنچی تہی یہان کہتی ہین علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا مین ہوئی اوسوقت کہان جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد اظہار نبوت ہے فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہی لکھنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانون پر اور حور عین کے سینون پر اور پتون پر جنت کی درختونکی اور درخت طوبی کی اور فرشتونکی آنکہون اور بہوون پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت کی یہی تہی روحون مین کہ اونکو تربیت کرتی تہی جیسا کہ اس عالم مین ساتہہ بدن شریف کی مربی بدنون کی تہی اور روحونکا بدنون سی پہلی پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہی ہے واللہ اعلم **ت** اور اب خبر دون مین تمکو ساتہہ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی **ف** ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میرے اور عالی مرتبی میرے دنیا مین تو اونکی زبان سی ہوی کہ دعا کی اونہون نے وقت بنانی خانہ کعبہ کی میری رسالت کی لیے چنانچہ آیہ ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی **ت** اور نیز بدستور اول امر میرا خوشخبری دینا عیسے کا ہی یعنی جیسی کہ اس آیہ مین ہی ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکہنا میری ماکا ہی کہ دیکہا اونہون نے جب جنا مجکو **ف** ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو اس دیکہنی سی خواب مین یا بیداری مین پس پہلی صورت مین معنی جننی کی قریب جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننی کی پہنچین تو خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آکر کہا کہ کہہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچہ کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت ہی واحد کی شر ہر حاسد کی سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکہا تہا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل رہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتی مین دیکہنا ہی ہوگی مراد یعنی وہ چیز کہ دیکہی محذوف اور وہ وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ قول حضرت کا **ت** اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کی لیے ایک نور کہ روشن ہوی اونکی لیے اوس نور سی محل شام کی **ف** ح ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کی گہر نمایان ہوے اور یہہ عبارت ہی اس سے کہ ظاہر ہوگی حضرت کی نبوت مابین مشرق و مغرب کی اور مضمحل ہوگی اوس سی ظلمت کفر اور ضلالت کی **ت** نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی ساخبرکم سے آخر تک **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کی دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہہ از راہ فخر کی اور اترانی کی **ف** ح بلکہ واسطی شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجا لانی حکم پروردگار کی کہتا ہون کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور سیلیی ہی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکہین اور عمل کرین بمقتضای اوسکی توقیر و تعظیم اور محبت اپنی ایمان کی اوسی اندازہ پر **ت** اور میری ہاتہہ مین ہی یعنی بتصرف مین اور اختیار مین ہوگا روز قیامت کے مقام محمود مین نیزہ حمد کا **ف** ح اور نہین فخر ملی کہتا ہون مراد نام آور ہونا آنحضرت کا حمد مین ہی اوس خلایق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کہڑا کرتی ہین اور آنحضرت کو حمد کی ساتہہ نسبت ہی خاص کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی وغمی مین خدا کی حمد کہتی رہتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد و محمود ہونگی اور حمد الہی کی ساتہہ دروازہ شفاعت کا کہلوا دین گی جیسا کہ باب شفاعت مین گذر ابیان اس کا **ت** اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میرے نیزہ کی نیچی آدین گی اور پناہ ڈہونڈینگی

اور سب میری تابع ہونگی **ف** ع اسجگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کو ظاہر کا بھی بہرہ ہو جیسا کہ بادشاہ ہون اور سرداری انکی لیے ہوتا ہے اور نام اوسکا لواء الحمد ہوگا اور مین اول ہون اونکا کہ پہٹی اونسی زمین یعنی اول قبر سی مین نکلونگا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر **ت** ہی نقل کی یہہ ترمذی نی

وعن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج حتى اذا دنا منهم سمعهم يتذاكرون قال بعضهم ان الله اتخذ ابرهيم خليلا وقال اخر موسى كلمه تكليما وقال اخر فعيسى كلمة الله وروحه وقال اخر ادم اصطفاه الله فخرج عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قد سمعت كلامكم وعجبكم ان ابرهيم خليل الله وهو كذلك وموسى نجي الله وهو كذلك وعيسى روح الله وكلمته وهو كذلك وادم اصطفاه الله وهو كذلك الا وانا حبيب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم القيمة تحته ادم فمن دونه ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع يوم القيمة ولا فخر وانا اول من يحرك حلق الجنة فيفتح الله لي فيدخلنيها ومعي فقراء المؤمنين ولا فخر وانا اكرم الاولين والاخرين ولا فخر رواه الترمذي والدارمي

اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ بیٹھی تھی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارون مین پس نکلی آنحضرت گہر سی یہان تک کہ جب نزدیک ہوئی اونسی سنا اونکو کہ آپسمین ذکر کرتی ہین کہا اونکی بعضون نی کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نی پکڑا دوست اور دوسری صحابیون نی کہا کہ موسی علیہ السلام سی خدا تعالی نی باتین کرین اور اوروں نی کہا پس عیسی علیہ السلام کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ کن کی ساتہہ بے اسباب ظاہری کی پیدا ہوئی اور بنگوری ہین باتین کہین الک بنی ہین لوگون سی اور روح ہین خدا کی کہ خدا نی بی روح الامین کو اونکی ماں کی پاس بہیجا اور پہونک ماری اور اوس سے عیسی پیدا ہوئی اور بہی اونکی روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوئی کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور کہا اوروں نی آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیزون کی سکہائی اور فرشتون سی سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہی تہی اور تعریف کر رہی تہی پس یکایک آگئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مینی تمہارا کلام و تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کی ہین اور سچ ہی وہ ایسی ہی بیشک خدا کی دوست خاص اور موسی ہمراز و ہم سخن خدا کی ہین اور وہ بہی ہین ایسی ہی اور عیسی خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ ہی ایسی ہے ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نی اور وہ بہی ایسی ہی ہین برحق خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سی کہتا ہون **ف** ح اور کہا ہے علما نی کہ حبیب وہ دوست ہی کہ مقام محبوبیت مین پہنچا ہوا اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والی ہی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کے ہین لیکن اسجگہہ کلام کمال مرتبے مین ہے اور خاص درجون مین سے انتہی اسد اعلی نی کہا خلیل دوست ہی اپنی حاجت کی لیے اور حبیب دوست ہے بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر کہ مرتبہ آنحضرت کا محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہنچا ہی یہہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اوٹہانی والا ہون گا علم حمد کا قیامت کی دن آدم اور آدم کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہون گی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کی دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اونکا جو جلقی ہلاوینگی وہ دروازی بہشت کی اور قصد اندر جانی کا کرینگے پس کہول دیوی گا خدا تعالی میری لیے دروازہ بہشت کا پہر مجکو داخل کری گا اوسمین یعنی فرشتون کو حکم کری گا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجائی گا اور حالانکہ میری ساتہہ فقیر مسلمان ہون گی اور نہین فخر **ف** ع یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی ہین چنانچہ آنحضرت نی فرمایا کہ داخل ہون گی جنت مین میری امت کی فقرا غنیون سی پانسو برس پہلی اور یہہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیون کی نزدیک فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہے محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سے نہ غیر اوسکی سی اور فقر سے

نے کہا فقیر وہ ہے کہ اسکا پاس ہو مال نہو وے پر اور خرچ کرتا ہو ہر نیک پر اور فقر نفس سے نپا وانگی ہے اور نحسہ نہ ہے اور تعریف کی غنا نفس اور جو فقر اور غنا باز رکہی سولی سے رہ بری ہین اور حالت فقر باز رکہتی ہے بہت گرنا ریون سے اسی لیے حق تعالی نے انبیا اور اولیا کے تئین معزز رکہی اور دلیل یہہ ہے کہ فقیر کا فرکو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سے تو کیون نہ فائدہ دے یہہ فقیر مومن کو جنت مین **ت** اور مین ہون نہ گرانگ پہلون اور پچہلونکا اور نہین فخر نقل کی یہہ ترمذی نے اور دارمی نے **ف** ح اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد اگلی پچہلون سے انبیا ہون **وعن** عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرٰهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَ اَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عمرو بن قیس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پچہلے ہین ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونی مین اور مراتب مین قیامت کی دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی بلکہ مقصود اوس سے بیان واقعی تحدیث ہے کہ ابراہیم دوست خدا کے ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کے اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب ہون دنیا مین اور میرے ساتہہ ہوگا جہنڈا احمد کا کہ دلالت کرے میر احمد و محمد ہونے پر قیامت کی دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہے مجہسے یعنی خیر کثیر کا امت کی حق مین اور پناہ مین رکہا اونکو تین چیزون سے کہ نہ ہلاک کر ڈالیگا اونکو ساتہہ قحط کی اور نہ ٹڑسے اور گہیر ڈالیگا اونکو دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالیگا اور نہ اکٹہا کریگا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسے حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کی یہہ دارمی نے **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کہینچنی والا رسولونکا ہون یعنی مین آگے چلونگا اونکی اور وہ پیچہے پیچہے میرے آوینگی بہشت کو یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین یہہ فخر سے اور مین ختم کرنی والا ہون نبیونکا اور نہ کچہہ فخر سے کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنی والا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سے کہتا ہون یہہ نقل کی یہہ دارمی نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول لوگون سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اوٹہائی جاوینگی قبر ونسے اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوین وہ بارہ گاہ خداوندی مین اور مین اونکا خطبہ پڑہنی والا ہونگا جسوقت چپ رہینگی وہ **ف** ح یعنی عذر کرنی سے اور متحیر ہونگی اور کلام نکر سکینگے اوسوقت مین اونکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس مین ہی اوسوقت کلام کر سکونگا اوس مقام مین نہ اور کوئی حتی کہ بڑی بڑی انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالی کی ایسی ثنا کہ لایق اوسکی ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنی کا سوا میری پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کی سے ہذا یوم لا ینطقون ولا یوذن لہم فیعتذرون یا یہہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کی حق مین **ت** مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب ناامید ہووین **ف** ح یعنی جب غالب ہوا و نہر ناامیدی اللہ کی رحمت سے بسبب غلبہ خوف کی اور انبیا سے شفاعت طلب کی اور وہ ایسے حیرات امکر سکین اور

عذر کرین جیسیکہ حدیث شفاعت مین آئی ہی **ت** بزرگی اور بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتہہ یعنی میری
تصرف مین ہونگی اور جہنڈا حمد کا اوسدن ہاتہہ مین میری ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کی پروردگار کی نزدیک ہمیشہ خصوصًا اوسدن گردپہرینگی
گی میری اور خدمت کرینگی میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈی ہین پوشیدہ **ف** ح تشبیہ دی جو رونکو ساتہہ انڈون شتر مرغ کی کہ محفوظ ہوتی
ہین غبار وغیرہ سی صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتہہ تہوڑسی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہہ رنگ بہت اچہا ہوتا ہی اور مجمع البحار
مین کہا کہ مراد بیض مکنون سی موتی سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتی ہین تہہ اور نظر کی پہنچنی سی حاصل یہہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگون کی
نظر ولمس اور ہاتہہ پہنچنی سی ہونگی یا موتی ہین بکہری ہوئی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی او کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے یعنی جیسی موتی بکہری
ہوئے خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی تو ویسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پہیلی ہوئی حاضر ہونگی **وعن ابی ھریرۃ عن النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم قال فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک
المقام غیری رواہ الترمذی وفی روایۃ جامع الاصول عنہ وانا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کر فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سے پس کہڑا ہونگا عرش کی
داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کہڑا ہووی اوس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابوہریرہ سی یہہ عبارت زیادہ ہی کہ مین
پہلا اوشخص ہونگا کہ پہٹی اوسی زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ **وعنہ عن النبی** صلی اللہ علیہ وسلم قال سلوا
اللہ لی الوسیلۃ قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلی درجۃ فی الجنۃ لا ینالھا الا رجل واحد ارجو ان اکون انا ھو
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اللہ سی مانگو میری لیی وسیلہ **ف** ع یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اذان
کی دعا مین یہہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سی واسطہ اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کیطرف اور از راہ انکسار نفس کے یا اس لیی کہ فائدہ یادی امت
اور ثواب وسکی سبب یا رہنمائی امت کی لیی کہ مانگی ہر ایک اپنی مومن بہائی کی لیی دعا **ت** کہا اصحاب نی یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ فرمایا بہت
بلند درجہ ہی جنت مین نپاوی گا اوسکو مگر ایک مرد امیدرکہتا ہون کہ ہون مین وہ مرد **ف** ح یہہ تواضع ہی آنحضرت کی اور پاس ادب ہے درگاہ
خداوندی کا وگرنہ متعین ہے کہ وہ حضرت ہی ہین **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن ابی بن کعب عن النبی** صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ آنحضرت نے کہ جب قیامت کا دن ہون مین امام اور پیشوا سب نبیونکا یعنی مقام محمود مین
اور خطیب انکا یعنی جب وی چپ ہونگی مین انکیطرف سی کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر فخر کی کہتا ہون مین نقل کی یہہ ترمذی نی
وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین وان ولیی
ابی وخلیل ربی ثم قرا ان اولی الناس بابرھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بی شک ہر نبی کی لیی دوست و نزدیک ہے نبیونمین سے اور تحقیق میرا دوست اور قریب
باپ میرا اور دوست میرے پروردگار کی یعنی ابراہیم علیہ السلام مین پہر پڑہا آنحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیی یہہ آیت کہ تحقیق نزدیک تر ہی لوگونکی
ساتہہ ابراہیم کے البتہ وہ ہین کہ جو ہونگے متابعت کے ابراہیم کے یعنی انکی زمانہ مین اور بعد اوسکے اور یہہ نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مامور ہے ابراہیم کی متابعت اور
موافقت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہے مسلمانونکا اور کارساز نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن جابر**

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیشک خدا تعالی نی بہیجا مجہکو واسطی تمام کرنی اچہی خوبیون کی اور پورا کرنی کی اچہی کامون کی یعنی مجہکو بہیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خوب کامل کرنی اونکی اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین —

وعن کَعْبٍ یَحْکِیْ عَنِ التَّوْرٰیۃِ قَالَ نَجِدُ مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِیْظٌ وَّلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَہِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلَۃٍ وَّیُکَبِّرُوْنَ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُعَاۃٌ لِّلشَّمْسِ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ اِذَا جَآءَ وَقْتُہَا یَتَاَزَّرُوْنَ عَلٰی اَنْصَافِہِمْ وَیَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِہِمْ مُنَادِیْہِمْ یُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّہُمْ فِی الْقِتَالِ وَصَفُّہُمْ فِی الصَّلٰوۃِ سَوَآءٌ لَّہُمْ بِاللَّیْلِ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ ہٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ مَعَ تَغَیُّرٍ یَّسِیْرٍ

اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی تابعیون مین سی ہین اور اہل کتاب کی عالمون مین سی ہین نقل کرتی ہین توریت سی کہا لکہا ہوا پاتی ہین ہم یعنی توریت مین کہ محمد بہیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہین ہی درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانی والا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتہہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدایش مکہ مین ہی اور جگہہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہی ف ح بادشاہی سی مراد ہی دین و نبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت مین اکثر اور جہاد اوس ملک مین زیادہ ہی ورنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان مین رہی یا یہہ مراد ہی کہ بادشاہی دنیا کی بعد تمام ہونی مدت اونکی اور ایام خلافت اونکی شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لیی اور بعد اونکی بنی امیہ کی لیی ہوئی ت اور امت اوسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنی والی خدا تعالی کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہر حال حمد و شکر کرینگے حمد کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جس مکان مین منزل پکڑین اور مراد ترین یا ہر پست مکان مین یعنی اوترتی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی ہوئی چڑہینگی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی ف ع یعنی اوسکی طلوع و غروب و زوال کا دہیان کہین گی نماز و عبادت کی وقتونکی لیی اور بیان کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعا کہ تحقیق اچہی خدا کی بندون مین وہ ہین کہ جو خیال رکہتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کی لیی ت ادا کرینگی نماز جب وسکا وقت آوی ازار باندہین اپنی کرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین یا مراد یہہ ہی کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اپنی اطرافون پر یعنی ہاتہہ اور پاؤن اور موہنہ پر یعنی اور ادا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا آواز کری آسمان مین کی درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر کہڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑائی کو اور نماز مین برابر جماعت کرتی ہین شیطان و نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل و ذکر اور قرآن پڑہنی مین جیسی کی شہد مکہی کی آواز یہہ لفظ مصابیح مین ہین اور نقل کی یہہ دارمی نی ساتہہ تہوڑی سی تغیر کی

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرٰیۃِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَّعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَّقَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ لکہی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت کی اور یہہ ہی لکہا ہوا کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیی جاوینگی آنحضرت کی ساتہہ اوسی حجرہ مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راوی ہین تحقیق باقی رہی ہی گہر مین یعنی عائشہ رض کی حجرہ مین کہ جہان آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہہ نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت اس کی باقی رہنی مین وہان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کی دفن کا وہان اور منع فرمایا اوسکا یہہ ہی اور خبر دی کہ موتون نی حجرہ شریف مین خلل ہوئی ہین کہ دیکہا مین نی تین قبرین اس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر

کہ سر اونکا مقابل ہے پشت آنحضرت کے اور سر عمر کا مقابل پشت ابوبکر کی اور ایک قبر کی جگہہ پہلو مین عمر رضہ کی باقی ہے اور آیا ہے کہ عیسی علیہ السلام بعد
ٹہیرنے اپنی کے زمین مین حج کرینگے اور وہان سے پہر آوینگے اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگے اور اوٹہا کر لیجاوینگے مدینہ مین پس دفن
کیے جاوینگے حجرہ شریفہ مین حضرت عمر کی پہلو مین پس رہینگے وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامۃ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء
وعلی اھل السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ اللہ علی اھل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاھل السماء ومن یقل
منھم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظلمین وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انا فتحنا
لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال قال اللہ تعالی وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم فیضل اللہ من یشاء الایۃ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
وما ارسلنک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس روایت ہے ابن عباس سے کہا اونہون نے تحقیق اللہ تعالی نے فضیلت
دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نے اے ابو العباس کس چیز کی ساتہہ فضیلت دی حق تعالی نے آنحضرت کو آسمان
والون پر کہا ابن عباس نے کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالی نے فرمایا فرشتونکو یہہ کلام اور جو کوئی کہوے فرشتون مین سے تحقیق مین معبود ہون
خدا کے سوا پس اوسکو اوسکی بدلے مین دینگے ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتے ہین ہم ظالمونکو جو حد سے گذرین **ف** ح یعنی پس حق تعالی نے فرشتون کی لیے
اسیطرح کا سخت اور دبدبہ اور تیزی کی ساتہہ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے مہربانی
ورحمت کی ساتہہ کہ تحقیق ہمنے کہولدیے تیرے لیے دروازے برکتون اور بزرگیون کے صاف کہولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہے تو کہ بخشدے تیرے لیے خدا
تعالی گناہ تیرے جو پہلے گذرے اور جو پیچہے آوین **ف** ح اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہہ توجیہہ خوب ہے کہ یہہ کلمہ بزرگی
اور مہربانی اور رحم کا ہے بے اسکی کہ گناہ ہوں آقا جب غلام سے خوشی ہوتی ہین تو کہتے ہین ہمنے تیرے سب گناہ بخشدیے جو کچہہ کرے تو تجہپر مواخذہ نہین
اگرچہ وہ غلام بے گناہ ہو **ت** کہا لوگون نے اور کیا ہے بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس نے یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی
نے اور نہین بہیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتہہ تو کہ بیان کرے اونکی لیے احکام و شرایع پس گمراہ کرتا ہے خدا جسکو چاہتا ہے تا تمام
آیت اور فرمایا اللہ تعالی نے حضرت محمد صلعم کی لیے اور نہین بہیجا ہمنے تجکو مگر تمام لوگون کی لیے پس رسول کیا خدا تعالی نے آنحضرت کو جن اور آدمیون کی
طرف **ف** ح اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیۃ مین اسلیے ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اعلی آیۃ مین تعمیم آدمیون کی ہے نا تخصیص عرب کے
جیسے کہ بعضی اہل کتاب کہتے ہین باطل ہوجاتی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسکی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بہی **وعن**
ابی ذر الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی
ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدھما الی الارض وکان الاخر بین السماء والارض فقال احدھما
لصاحبہ اھو ھو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بھم فرجحتھم
ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بالف فوزنت بھم فرجحتھم کانی انظر الیھم ینتثرون
علی من خفۃ المیزان قال فقال احدھما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحھا رواھما الدارمی
اور روایت ہے ابو ذر غفاری سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیونکر جانا آپنے کہ تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا آپنے پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو ذر آئے میرے پاس

دو فرشتے اس حال مین کہ مین بطحاء مکہ کی ایک جانب مین تہا ایس وہ اترے آیا ایک اون فرشتون مین سے زمین کی طرف اور دوسرا آسمان و زمین کی درمیان پس کہا ایک نے اون دو مین سے اپنی یار کو کیا وہی ہی یعنی یہہ وہ پیغمبر ہے کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نے کہ میرا ایک پیغمبر ہے اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نے ہان وہی ہی کہا اوس ایک نے اپنی یار سے کہ پس تول اوسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتھہ اسکی امت مین سے پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتھہ سو غالب آیا مین اوس پر پہر کہا تول اوسکو دس مرد کی ساتھہ پس تولا گیا مین انکی ساتھہ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتھہ پس تولا گیا مین اونکی ساتھہ سو اونپر بہی غالب ہوا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتھہ پس تولا گیا مین اونکی ساتھہ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سے یعنی جس پلڑی پر وہ تہی اسواسطے بسبب ہلکا پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نے پس کہا ایک نے اون دونون مین سے اپنی یار سے کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتھہ تو بے شک غالب آوی یہہ ساری امت پر نقل کین یہہ دونون حدیثین دارمی نے **وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم تکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا بہا رواہ الدارقطنی** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی ہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہ ہون نہ امت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کے اور تم امر نہین کیے گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہہ دارقطنی نے

باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ

یہہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہہ نام آپکی دادا عبد المطلب نے رکہا اور جب اونسے کہا کسی نے کہ تمنے اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام پر کیون نرکہا اور یہہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نے کہا یہہ نام اسکا مینے اس امید پر رکہا ہے کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین پر اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہی اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق و مغرب اوسکی ساتھہ متعلق ہین پس یہہ خواب لوگون سے کہا اونہون نے تعبیر دی کہ اونکی پشت سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق و مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان و زمین مین یعنی محمد نام رکہا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نے بہی خواب دیکہا کہ کوئی کہتا ہی کہ تجکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمد رکہیو اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی سے پہلی کسیکا یہہ نام نہ تہا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اوسکا محمد ہو چار شخصون نے اپنی بیٹون کا نام محمد اس آرزو مین رکہا کہ شرف نبوت سے مشرف ہون لیکن یہہ چار نام بہی آنحضرت کی نام سے پہلی نہین ہوسکتی کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہہ نام رکہتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرت کی قرآن مجید مین بہت آئی ہین سو بعضی عالمون نے ننانوے نام جمع کیے ہین موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل وعلی نے تیس نام اپنی نامون مین سے اپنی حبیب کے لیے خاص کیے اور بعضون نے کہا ہی کہ جب تلاش کیے جاوین آنحضرت کی نام پہلی کتابون مین اور قرآن و حدیث مین تو تین سو ہوتی ہین اور چار سو بہی آئی ہین اور قاضی ابو بکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سے ہین کہا کہ بعضی صوفیون نے کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کے بہی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہی اور سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کی نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نے بائیس نام ذکر کیے اور شرح کی اور مولف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین

اور مراد صفات حضرت کی صفات سے یہاں احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کے خصلتوں کا بیان اور باب میں ہوگا

الفصل الاول

فصل پہلے الا صلی علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی وبعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ

روایت ہی جبیر سے کہ کہا سنا میں نی آنحضرت سی فرماتی کہ تحقیق میری لیی نام ہین یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہی اور دوسرا احمد ف ح یعنی روایتوں مین محمود بھی آیا ہی سب مشتق حمد سی ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمد بہت تعریف کیا گیا بار بار اور بشمار اور احمد سب سے زیادہ تعریف کیا گیا اگلی پہلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنی والا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسی مقام محمود مین ہوگا اور پھر انہو اونکی لیی کو احمد ف اور میرا نام ماحی ہی یعنی مٹانی والا ایسا کہ مٹاتا ہی اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی اور نام میرا حاشر ہی کہ اوٹھائی جائینگی اور جمع کیی جاوینگے لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سی اوٹھونگا پھر اور لوگ میری پیچھی اور نام میرا عاقب ہے اور عاقب وہ ہے کہ نہو وی پیچھی اوسکی کوئی نبی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح عاقب کے معنی ہین پیچھی آنیوالا اور مراد یہان ہے پیچھی آنی والا سب پیغمبرونکی

وعن ابی موسی الاشعری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا تہی رسول اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتی ہماری لیی اپنی ذات شریف کی اتنی نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچھی آنیوالا سب پیغمبرونکی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین گذر چکی اور نبی توبہ کا ف ح یعنی ساری خلقت نی آنحضرت کی ہاتھہ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام ایسی ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکہتی تھی اور زبان کی توبہ آپ کی امت مین مقبول ہوی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل وسزا کی قصور ان کا نہ معاف ہوتا تہا ت اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین نقل کی یہہ مسلم نی

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تعجب نہین کرتی تم کہ کیونکر باز رکہا مجہہ سی خدا تعالی نی مشرکین قریش کا برا کہنا اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتی ہین مذمم کو اور مین محمد ہون ف ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتی تہی کہ معنی ہین نقیض محمد کی یعنی مذمت کیا گیا اور آپ کا یہہ نام لیکر آپ کو برا کہتی اور لعن وطعن بکتی سو آنحضرت نی فرمایا کہ وہ بد کہا او لعن وطعن مذمم کو کرتی ہین اور مین مذمم نہین پس کیا ہی اللہ تعالی نی اونکی بد کہا وسی بچایا مجکو ت نقل کی یہہ بخاری نی

وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط مقدم راسہ ولحیتہ وکان اذا ادھن لم یتبین واذا شعث راسہ تبین وکان کثیر شعر اللحیۃ فقال رجل وجھہ مثل السیف قال لا بل کان مثل الشمس والقمر وکان مستدیرا ورایت الخاتم عند کتفہ مثل بیضۃ الحمامۃ یشبہ جسدہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوی تہی کچہہ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑہی کی اگلی جانب مین اور جب تیل لگاتی تہی تو ظاہر نہوتی تہی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تہی سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تہی سفیدی ف ح اسلیی کہ تیل لگانی سی بال مجتمع ہو جاتی ہین پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تہی ظاہر نہوتی تہی اور پراگندگی مین بال جدا جدا ہوتی ہین پس معلوم ہونی لگتی ہین سفید سیاہ مین سے اور آنحضرت کے اکثر ڈاڑہی مین سفید بال بیس سے زیادہ نہ تہی بڑہاپی

ہیں اور بعضی روایت میں اس سے ہی کہ تھی ہیں ت اور تھی آنحضرت بہت بالون والی ڈاڑہی کی ف ح یعنی ڈاڑہی آپ کی گہنگی تھی ہلکی نہ تھی جیسے
اور روایت میں کث اللحیۃ آیا ہی اور حضرت کی ڈاڑہی شریف کی درازی میں کچہہ ثابت نہیں ہوا اور صحابہ عظام سے درازی ڈاڑہی کی منقول ہی چنانچہ
آیا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑہی نے اونکا تمام سینہ کندہون تک بہر دیا تہا اور لکہا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی ڈاڑہی
لمبی اور چوڑی تہی اور ابن عمر سے آیا ہی کہ قبضہ سے زیادہ نہ رکہتی تہی غرض کہ ڈاڑہی ایک مشت سے کم روا نہیں اور زیادہ میں روایات و آثار مختلف ہیں ت
پس کہا ایک مرد نے یعنی جو وقت بیان کرنے جابر کے حلیہ شریف کو کہ تہا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی میں لیکن چونکہ یہہ موہم تہا طول کو بہی
کہا جابر نے نہ بلکہ تہا مانند سورج اور چاند کی اور تہا چہرہ مبارک بیچ گرد ش ح یعنی مائل گولائی کی طرف ایک اور حدیث میں آیا ہی مثل القمر اور ایک میں
آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور میں آیا ہی کہ چمکتا تہا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودہوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث میں آیا ہی
کہ ہوتا تہا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تہا صورت دیوار کا چہرہ شریف میں مواہب لدنیہ میں ہے کہ یہ تشبیہیں لوگون نے
اپنی فہم کی موافق بحسب عرف کی دی ہیں ورنہ آنحضرت کی جمال باکمال کی مہابت وجلالت اور حسن وملاحت سے کوئی چیز مشابہت نہیں رکہتے رباعی
کے بحسن وملاحت بیا سا نرسد ٭ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ٭ ہزار نقش برآید ز کلک صنع ولی ٭ یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد ٭ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی
صحبہ وآلہ بقدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیے کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہیں تہا کہ آفتاب و چاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جاوی اسکا اسلیے
کہ حدیثون میں آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہیں تہا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچہہ طول رکہتا تہا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللھم صل وسلم علیہ
صلے اللہ علیہ محمد وآلہ ت اور دیکہا مینے مہر نبوت کو شانہ کی پاس ف ح اور ایک روایت میں ہی درمیان دونون شانون کی بہ تقدیر بائین
شانہ کی پاس تہی ف مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکہتا تہا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کے ساتہہ اور تمام اعضا کا سا اوسکا بہی
رنگ اور با آب وتاب تہا نہ داغ تہا بطور برص کی جاہیے جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان میں ایک ٹکڑہ گوشت کا تہا بلند تر تمام
اجزای بدن شریف سے کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تہی تکمیل زیر سے یعنی تمام ہوئی ایک ایکا سک پات کی زیر سے یعنی مہر اور نشان اوسکی کہ وہ خاتم النبیین ہیں
اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت وانجیل وغیرہ میں موجود تہا اور انبیا علیہ السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ میں بشارت دیتی
تہی تو یہہ بتا دیتی تہی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نے مستدرک میں وہب بن منبہ سے روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تہا کہ اوسکی داہنی ہاتہہ
میں نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اونکا نشان نبوۃ پشت مبارک پہ تہا دونون شانونکی درمیان میں اور یہہ نشان جیسی نامہ پر مہر کردی تو تغیر اور تبدیل
سے محفوظ رہی اور بعضی روایتون میں آیا ہی کہ اوسمین لکہا ہوا تہا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتون میں آیا ہی کہ اوس
سے ایک ایسا نور چمکتا تہا کہ آنکہہ کو خیرہ کرتا تہا اور راوی اوسکو تشبیہ لوگونکی سمجہنے کیلیے ظاہر کی چیزون کی ساتہہ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کی لیکن حقیقت اوسکی
کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تہی سوا حق تعالیٰ کی کوئی اوسکو نہیں جانتا ت نقل کے یہہ مسلم نے وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَّلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ
کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّاٰلِیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہا
کہ دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مینے اونکی ساتہہ روٹی اور گوشت یا کہا یا مینے ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوروی میں بہگی ہوئی پہر گیا میں
آنحضرت کی پیچہی پس دیکہا مینے مہر نبوۃ کی طرف آنحضرت کی دونون شانونکے درمیان میں اوپر بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مانند مٹہی کی یعنی ہیئۃ میں
جیسے اوسکی حدیث میں تہا مانند مٹہی کی اوسپر تل تہی مانند مسون کی نقل کی یہہ مسلم نے وعن اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کی سی کہا اونہی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک کملی تہی کالی چہوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹہا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تہی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتہہ مین پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہہ دعا دیتی تہی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو کپڑی بہت پرانی کری تو اور تہی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہہ کپڑا خوب ہی اور یہہ کلمہ سناہ لغۃ حبش مین یعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہ کہیلتی تہی مہر نبوۃ سی یعنی جیسی عادت چہوٹونکی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سی چہوڑ دی اسکو یعنی منع نکر نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لنبی اور نہ بہت ٹہنگنی **ف** ح یعنی معتدل قد تہی لیکن مائل بدرازی اور یہہ جو آیا ہی کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سے زیادہ بلند دکہائی دیتی تہی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تہی تو یہہ بسبب درازی قد کی نہ تہا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہہ معجزہ تہا اور نہ تہی آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی اور نہ تہی نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تہی اور نہ تہی آنحضرت کی بال بہت بل کہائی ہوئی جیسی کہ حبشیون کی ہوتی ہین اور نہ نرم نیچی لٹکی ہوی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونونکی تہی اور اوٹہایا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سری پر چالیس برس کے یعنی جب پوری چالیس برس کی ہو چکی تہی پہر اقامت کی آنحضرت نی مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نی حضرت کو ساٹہہ برس تمام ہونی پر **ف** ح دس برس کا رہنا حضرت کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہی کہ کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنی مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سے آنحضرت کی عمر شریف ترسٹہہ برس کی ہوتی ہی اور یہان ساٹہہ برس کہا توجیہہ اسکی یہہ ہی کہ راوی نی اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرا انکو دس کہا اور ترسٹہہ کو ساٹہہ اور یہہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین **ت** اور حالانکہ تہی آنحضرت کی سر مبارک اور ڈاڑہی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ روایت ہی انس سی درحالیکہ وصف کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تہی آنحضرت میانہ قد قوم مین کہ نہ تہی دراز اور نہ ٹہنگنی روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور کہا انس نی کہ تہی بال آنحضرت کی آدہی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کی درمیان مین تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح

اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لوتک اور ایک روایت مین ہے کندہونکی پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال کی ہی کبھی جو کنگھی
کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تہی نہین تو چہوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تہی بالون کی کترنی سی تو دراز ہو جاتی اور جب کترتی
تہے تو چہوٹی ہو جاتی ہی اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کبھی بال کترتی تہی کہ مونڈنا بالونکا سوای حج اور عمری کی نہین ہوا واللہ اعلم
ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انس نی تہی آنحضرت بڑی سرکی اور موٹی قدمونکی ف ح یعنی پای مبارک پر گوشت تہے
کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری اور عظیم
الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چہوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہین جانتا مین کسی کو کہ اونکی بعد اور نہ اونکی پہلی اونکی مانند اور
تہی آنحضرت فراخ ہتیلیون کی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نی تہی آنحضرت کی دونون قدم اور ہتیلیان موٹی اور
پر گوشت ف ع مردونکی لیی یہہ محمود ہی کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتونکی لیی مذموم اور موٹا ہونا اعضاء شریف کا مراد ہی
خلقت مین نہ سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سی زیادہ نرم تہی وعن البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مربوعا بعید ما
بین المنکبین لہ شعر بلغ شحمۃ اذنیہ رایتہ فی حلۃ حمراء لم ار شیئا قط احسن منہ متفق علیہ وفی روایۃ
لمسلم قال ما رایت من ذی لمۃ احسن فی حلۃ حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعرہ یضرب
منکبیہ بعید ما بین المنکبین لیس بالطویل ولا بالقصیر اور روایت ہی براء سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد اور
اور کشادہ تہی مسافت درمیان دونون مونڈہونکی یعنی فرق آنحضرت کی دونون مونڈہون مین بہت تہا اور اس سے فراخی سینہ کی بہی لازم آتی
ہی واسطی آنحضرت کی بال تہی پہنچتی اونکی کانونکی لوکو دیکہا مینی آنحضرت کو سرخ جوڑی مین کہ ازار اور چادر مین کی تہی ف ح اور مراد
سرخ سی یہہ ہے کہ اوسمین سرخ خط تہی اسیطرح محدثون نی تحقیق کیا ہی اور سبز حلہ سی بہی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اوسمین سبز اور زرد
خط تہی ترجمہ نہین دیکہی مینی کوئی چیز کبہی آنحضرت سی بہتر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براء نی نہین دیکہا
مینی کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی بال قریب پہنچتی تہی اونکی مونڈہون کی فراخی تہی درمیان دونون
مونڈہون کی نہ تہی حضرت لمبی اور نہ پست قد ف ح آدمی کی بالون کی تین نام ہین جمہ بپیش جیم اور تشدید میم سی اور لمہ لام کی زیر اور تشدید
میم سی اور وفرہ واو کی زبر اور ف کی جزم سی پس وفرہ بال کہ کان کی لو سی گذر جائین اور جب کندہی تک پہنچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی
لوتک پہنچی اور کبہی جمہ بمعنی مطلق بالونکی بہی آتا ہی وعن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العین منہوس العقبین قیل لسماک ما ضلیع الفم قال عظیم الفم قیل ما اشکل العین قال طویل
شق العین قیل ما منہوس العقبین قال قلیل لحم العقب رواہ مسلم اور روایت ہی سماک بن حرب سی اوس نی نقل کی جابر
بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن ف ح اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہی مردونکی لیی اور تنگ دہنی کو
عورتون کی لیی عیب جانتی ہین اور بعضی مراد رکہتی ہین کشادہ دہنی سی فصاحت و بلاغت ترجمہ اور حضرت کی آنکہون کی سفیدی مین سرخی
ملی ہوئی تہی یعنی سرخی کی ڈوری چہوٹی ہوئی کم گوشت ایڑیان کہا گیا واسطی سماک کی کہ راوی اس حدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کی کہا
اونہون نی بڑی مونہہ والی کی ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کی کہا سماک نی دراز شگاف آنکہہ کی ف ع کہا ہی علماء نی کہ یہہ بیان سماک
کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہی اور ٹہیک یہی ہی جو اوپر کہا گیا کہ آنکہون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت اسی پر ہ

اتفاق رکھتی ہین **ف** کہا گیا سماک سی کہ کیا ہین معنی منہوس العقبین کے جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کی نقل کے یہہ مسلم نی **وعن** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُقَصَّدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو طفیل سی کہا اونسی کہ دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تہی اوسط یعنی قد مین اور جسم مین اور سب صفتوں مین **وعن** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مَا یَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِہٖ فِیْ لِحْیَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّاْسِ نُبَذٌ اور روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچھی گئی انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنی سی پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرت نہ پہنچی تہی اوس عمر کو کہ خضاب لگاوین **ف** یعنی آنحضرت کی سفید بال تہوڑی سی تہی معلوم نہ ہوتی تہی بادی النظر مین جیسی کہ سیاق حدیث سی ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہہ ہے کہ بڑہاپا خالص نہ تہا بلکہ ہنوز سرخ تہا جیسی کہ ابتدای بڑہاپی مین ہوتا ہی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ کان شیبہ احمر **ت** اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کی داڑہی شریف مین تہی تو البتہ گن لیتا مین اونکو اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تہی آنحضرت کی سر مبارک مین تو کر سکتا تہا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین مسلم کی یہہ ہے کہ کہا انس نی نہ تہی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کی اور کنپٹیون اونکی کی اور سر مبارک مین کچہہ **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْہَرَ اللَّوْنِ کَاَنَّ عَرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰی تَکَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَۃً وَّلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْکًا وَّلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَّائِحَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن وچمکتی رنگ کے گویا کہ قطری اونکی پسینی کی موتی تہی یعنی سپیدی مین اور صفائی وچمک مین جب راہ چلتی تہی کہ آنحضرت تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی جیسی کوئی زمین بلند سی نشیب مین آتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ اوٹہاتی تہی پاؤن بقوت وجلادت جیسی کی عادت قویون اور دلیرون کی ہوتی ہی نہ یہہ کہ پاؤن زمین پر گہسیٹتی چلیں اور نہیں چہوا مین نی کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہی کپڑی ریشمی سی اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتیلیون سی اور نہ سونگہا مینی کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبو دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْہَا فَیَقِیْلُ عِنْدَہَا فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَیَقِیْلُ عَلَیْہِ وَکَانَ کَثِیْرَ الْعَرَقِ فَکَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَہٗ فَتَجْعَلُہٗ فِی الطِّیْبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ہٰذَا قَالَتْ عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَہُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام سلیم سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتی تہی ام سلیم کی ہان اور اونکی پاس قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو استراحت کرتی پس بچہاتین ام سلیم ایک بچہونا چمڑی کا پس سو رہتی آنحضرت سوتی **ف** کہتی ہین کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون مین سی تہین دودہ کی سبب یا نسب کی سبب ورنہ نامحرم کی پاس کاہی کو آنحضرت سوتی اور یہہ مان ہین انس کی کہ جو خادم حضرت کی تہی اور عاقلہ اور فاضلہ تہین عورتون مین **ت** اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی اسلیکی آنحضرت تہی کثیر الحیا پس اکٹہا کرتین ام سلیم پسینا آپ کا اور ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبوؤن مین پس جب دیکہا آنحضرت نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نی کہ پسینا تمہارا ہی ملاتی ہین ہم اوسکو اپنی خوشبوؤن مین اور پسینا تمہارا خوشبوترین خوشبوؤن سی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی یا رسول اللہ ہم امید رکہتی ہین اوسکی برکت کی اپنی چہوٹونکی لیی یعنی اونکی بدن اور منہ پر ملتی ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچین بلا اور

سے فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الاولی ثم خرج الی اھلہ وخرجت معہ فاستقبلہ ولدان فجعل یمسح خدی
احدھم واحدا واحدا واما انا فمسح خدی فوجدت لیدہ بردا اوریحا کانما اخرجھا من جونۃ عطار رواہ مسلم
وذکر حدیث جابر سموا باسمی فی باب الاسامی وحدیث السائب بن یزید نظرت الی خاتم النبوۃ فی باب
احکام المیاہ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ نماز پڑھی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ ظہر کی پہر نکلی مسجد سی اور گئی اپنی گھر
کی لوگونکی طرف اور مین بہی اونکی ساتھہ نکلا بس آگی آئی آنحضرت کی لڑکی پس شروع کیا آنحضرت نی پہنا تہہ پہیرنا دونون رخسارون ایک ایک کی پر اور
اپر مین پس چہوا میری رخسارون کو بہی **ف** ع لفظ خدی یہان دال کی زیر سی اور ی کی جزم سی ہی بلفظ مفرد اور بعضی نسخون مین یہان ہی
بلفظ تثنیہ ہی دال کی زبر اور ی کی تشدید سی یعنی چہوا میرے دونون رخسارون کو اور ملا علی نی عکس اسکے لکھا ہی کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہی
اور ایک نسخہ مین مفرد بہ ارادہ جنس کے **ت** پس پائی مینی آنحضرت کی ہاتہہ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نی نکالا تہا ہاتہہ عطار کی ڈبہ
مین سے **ف** ع اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی خوشبوئی کا اور یہہ خوشبوئی بذات ہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگا وین اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بہی
لگاتی تہی تا بہت خوشبودار ہون واسطی ملاقات ملائکہ کی اور لینی وحی کی اور ہمنشینی مسلمانون کی **ت** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا
ہی سموا باسمی بیچ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اوسکا ہی نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی اور مصابیح مین اس
باب مین وہ دونون حدیثین مذکور ہین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل ولا بالقصیر ضخم الرأس واللحیۃ شثن الکفین والقدمین مشربا حمرۃ
ضخم الکرادیس طویل المسربۃ اذا مشی تکفا تکفؤا کانما ینحط من صبب لم ار قبلہ ولا بعدہ
مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح روایت ہی علی بن ابی طالب سی کہا کہ تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبی اور نہ ٹہنگنی یعنی بلکہ میانہ قد تہی بڑی سر اور گہنی ڈاڑہی کی پر گوشت تہین ہتیلیان ہاتون کی اور پاوی مبارک
رنگ آپ کا سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑ ہڈیون کی لمبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سی ناف تک بالون کی ایک لکیر لمبی تہی جب چلتی
تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی گویا نشیب مین اوترتی ہین بلندی سی **ف** ح مقصود یہہ ہی کہ
چلتی تہی چلنا قوی کہ اوٹہاتی تہی پاوی مبارک زمین سی بقوت جیسا کہ اولو العزمون کی چال ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ بطریق تواضع کی چلتی
تہی نہ بطور تکبر اور اترانی کی **ت** ترجمہ نہین دیکہا مینی پہلی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ پیچھی وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت
خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعنہ** کان اذا وصف النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لم یکن بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد وکان ربعۃ من القوم ولم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط
کان جعدا رجلا ولم یکن بالمطھم ولا بالمکلثم وکان فی الوجہ تدویر ابیض مشرب ادعج العینین اھدب
الاشفار جلیل المشاش والکتد اجرد ذو مسربۃ شثن الکفین والقدمین اذا مشی یتقلع کانما یمشی
فی صبب واذا التفت التفت معا بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین اجود الناس صدرا
واصدق الناس لھجۃ والینھم عریکۃ واکرمھم عشیرۃ من راٰہ بدیھۃ ھابہ

وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی ابن ابی طالب سے کہ تہی جسوقت کہ وصف بیان کرتی حضرت صلعم کا فرماتی
نہ تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت چہوٹی اور تہی میانہ قد لوگون مین اور نہ تہی بہت ٹری ہوی بالونکی نہ سیدہی بالون کی تہی
بال کچہہ ٹری ہوئی اور نہ تہی پرگوشت روی مدور مجتمع اور نہ کونہ رولی مدور پیشانی لکلی ہوی سبک گوشت اور تہی روی مبارک مین کچہہ
گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونون آنکہین بہت اور دراز پلکین موٹی سرہڈیونکی نرگ گند ف ح گندت کی زبر اور زیر سی جگہہ
اجتماع دونون شانون کی یعنی درمیان دونون شانون کی جو جگہہ ہے وہ بہی موٹی اور پرگوشت تہی ترجمہ نہ تہی بال تمام بدن پر صاحب
مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالون کی سینہ سی ناف تک تہی ف ح ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن شریف پر سوای مسربہ کی بال نہ
تہی لیکن اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ سوای مسربہ کی بہی بعضی جگہہ بال تہی مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیون اور پہنچون کی پس اجرد مقابل اشعر
کی ہی اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہون پس اجرد وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال نہون ترجمہ پرگوشت ہاتون کی اور قدمون کی جب راہ چلتی
اوٹہاتی پاؤن کو ساتہہ قوت کی گویا اوترتی ہین بلندی سی پستی مین اور جب مونہہ پہیرتی دائین بائین تو پہیرتی تمام بدن شریف کو اور بالکل
متوجہ ہوتی ف ح یعنی نظر چرا کرنہ دیکہتی تہی متکبرون کی طرح اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ کہڑی کہڑی گردن نہ پہیرتی تہی دائین بائین
جب دیکہتی کسی چیز کی طرف جیسی کہ ہلکی لوگ کرتی ہین ولیکن موتہہ کرتی وہر باطمینان یا پیٹہہ پہیرتی باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی دونون شانون کی درمیان مین مہر نبوت تہی اور وہ ختم کرنی والی نبیون کی تہی بڑی سخی تہی لوگون مین از روی سینہ کی ف
ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان اور رغبت سی تہی نہ بتنائی اور دکہائی کو اور ملا علی نی اسکی یہہ معنی لکہی ہین کہ اجود یا
تو جود سی ہی جیم کی زبر سی یعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیر تہی پس نہین ملول اور تنگ ہوتی تہی امت کی ایذا سی اور جفا اعراب سی اور
یا اجود جود سی ہی جیم کی پیش سی یعنی دینی کی ضد بخل ہی یعنی بخل نہین کرتی تہی کسی چیز مین نہ مال کی دینی مین اور نہ علوم اور اخلاق اور
معارف کی بتلانی مین پس معنی یہہ ہونگی کہ سخی تر لوگون کی تہی از روی دل کی ترجمہ اور بہت سچی تہی لوگون مین از روی زبان کی یا
زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تہی یعنی کلام کرتی تہی مخارج حروف سی جیسا کہ چاہیی اور بہت نرم تہی لوگون مین از روی
طبیعت کی اور بزرگ تہی لوگون مین از روی قوم وقبیلہ کی جو کوئی دیکہتا اونکو یکایک ڈرتا تہا ار ہیبت ناک ہوتا تہا اونسی اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تہا اور صحبت رکہتا تہا پیچہا نکر دوست رکہتا اونکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اختلاط
کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اونسی بسبب وقار کی اور جب بیٹہتا اونکی پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا تو نہایت
دوست رکہتا اونکو ترجمہ کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنی والا کہ نہین دیکہا مینی پہلی وجود حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی یا پہلی موت اونکی کی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرْفِهِ
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چلتی کسی راہ مین پس پیچہی آیا ہو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیا وہ شخص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق تشریف لیگئی ہین اس راہ سی بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ف ح عرف عین کی زبر اور رکی جزم سی اور پہر ف ہی آخر مین یعنی بو می خوش نا خوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بو سے

خوش بو آتا ہی یعنی جس راہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی شکیت ہوتی تہی ہوا اوس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سی اور وہ راہ معطر
ہوتی تہی اوس سے پس پہچان لیتا تہا پیچہی آنی والا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف لیگئی ہین اور یہہ خوشبو ذاتی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی تہی **ت** یا کہا جابر نی یعنی بجای من طیبہ کی کہ وہ سی ہی من ریح عرقہ قاف سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو سی یہہ حال ہوتا تہا اور یہہ شک راوی کا ہی او رمآل دونون کا ایک ہی ہی ❊ **وَعَنْ** اَبِیْ عُبَیْدَۃَ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی عبیدہ بیٹی
محمد بن عمار بن یاسر کی سی کہ کہا مینی واسطی ربیع بیٹی معوذ بن عفرا صحابیہ کی کہ بیان کر تو ہماری لیی صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ای
بیٹی میری اگر دیکہتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکہتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکہتی تہی کہ گویا آفتاب ہے
نکلا ہوا نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ
اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ
عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی
رات مین پس ہوا مین کہ کبہی نگاہ کرتا تہا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی دیکہتا طرف چاند کی اور حضرت
پر تہا جوڑا سرخ یعنی اوس مین خط سرخ اور سفید تہی پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تہی نزدیک میرے یعنی
میری نظر اور اعتقاد مین چاند سی **ف** ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نی جو کہا نزدیک میرے یہہ واسطی ظاہر کرنی استلذاذ
و ذوق اپنی کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تہی چاند سی واقع مین اور سب محبون کی نزدیک **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور
دارمی نی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ
وَجْھِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْھِدُ
اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا نہین دیکہی مینی کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے گویا کہ آفتاب جاری ہی اونکی چہرہ مبارک مین اور نہین دیکہا مین نی کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ سب سی زیادہ جلد چلتی تہی گویا کہ زمین لپٹتی جاتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتی تہی اپنی
نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی بے پروا کرنی والی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی بی تکلف بے تعب بے پروا آسانی سے
خود چلتی اور یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سے تہا کہ اور لوگ دوڑتی اور مشقت کہینچتے اور ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ
پہنچتے اور وہ باسانی اور بی تعب آگی سب سے چلتی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حُمُوْشَۃٌ وَکَانَ لَا یَضْحَکُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان
کچہہ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستی نہ تہی یعنی اکثر اوقات مگر بطور مسکرانی کی اور تہا مین جس وقت دیکہتا طرف حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہتا مین اپنی دل مین کہ آنکہون مین سرمہ دی ہوئی ہین حالانکہ نہتی سرمہ دی ہوئی **ف** ح بلکہ بسبب خلقت کی سرمگین آنکہین

بین بیت بسان سرمہ سیہ کردہ خانۂ مردم ؛ دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ ناکردہ **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتوں کی **ف** ح یعنی ان دانتوں مین کچہہ فرق تہا دانتوں کی نام ہین دو دانت آگی کی اوپر نیچی کی جو ہین اونکو ثنیان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ اونکی دونون طرف ہین ہین اونکو رباعیات زکی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہہ ہی کہ یہہ فرق اوپر کی ثنیتین مین ہی تہا اور نیچی کی مین بہی نہ منحصر جن اوپر ہی کی ثنیتین مین **ترجمہ** جب کلام کرتی آنحضرت دیکہا جاتا کچہہ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتوں سی نقل کی یہہ دارمی نی

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تہی ہم پہچانتی اسکو **ف** ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک کی حاصل اس جملہ کا یہہ ہی کہ یہہ پہچاننا ہمہی کر خاص نہ تہا بلکہ ہم سب پہچانتی تہی **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کی کہ پڑہتا تہا توریت یعنی کچہہ توریت مین سے پڑہتا تہا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی بیماری تان سورہ یس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکی باپ کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای یہودی پوچہتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسی پر آیا پاتا ہی تو توریت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا **ف** ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اوسکا اور نعت اور صفت کی معنی ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری **ترجمہ** کہا اوس یہودی نی کہ نہین پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرری قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی ہین آپ کی لیی توریت مین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کی پس فرمایا آنحضرت نی اپنی یاروں کو کہ اٹہاو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سی اور والی ہو تم اپنی بہائی کی یعنی اس اسلام کی بہائی کے امور تجہیز و تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونسی نقل کے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم نی فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت ہیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کے لیی کہ ہیجا ہی اوسکو اللہ نی تمہاری لیی بطریق تحفہ کی پس جسنی قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جسنی نہ قبول کیا ناامید اور ٹوٹی والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیہ کی ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اسمین تعظیم وتکریم اس امت کی بہی ہی اسلیی کہ تحفہ تکریم ہی کی لیی ہیجا جاتا ہی **ترجمہ** نقل کی یہہ دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مولف بیان کرنی صورت اور شکل ظاہر آنحضرتؐ کی سی کہ اوسکو صورت وخلق کہتی ہین خ کی زبر سی چاہا کہ ذکر کری صفات باطن شریف کہ اوسکو سیرت وخلق کہتی ہین خ کی پیش سی اور لام کو پیش بہی آئی ہی اور حزم بہی اور مراد اوس سی مہربانی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمایل جمع شمال کی ہی شین کی زیر سی یعنی طبع اور خو اور عادت کی

الفصل الاول

فصل پہلے عن انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف ولا لم صنعت ولا الا صنعت متفق علیہ روایت ہی انس سے کہ کہا خدمت کی مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین ہے نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکر مدینہ مین آئی ماں انس کی اور بعضی ناتی والو اونکی انصار مین سی اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چہوڑا اور وہ آٹہہ برس یا دس برس کی تہی اسمین اختلاف ہی پس انس نی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین تہی خدمت آپ کی کی پس انس کہتی ہین کہ مدت خدمت مین **ت** نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو اف **ف** ع ح لفظ اف ساتہہ پیش ہمزہ کی اور زبر فا مشددکی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر فا کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ تنوین مکسورہ کی ایک کلمہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر دیکہنی ایک امر مکروہ کی **ترجمہ** اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو کہ کیون یہہ کام کیا تونی اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونی یہہ کام نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع یعنی اگر کچہہ کام کیا مینی تو یہہ نہ فرماتی کہ کیون کیا تونی اور اگر کچہہ کام نہ کیا مینی اور حکم کیا تہا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہہ نہ فرماتی کہ کیون نہ کیا تونی یہہ کام اور یہہ دنیا کی امور مین تہا نہ امور دین کی مین اسلیی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اوسمین اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طیبی نی کہا کہ انس نی یہہ تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مینی ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجہپر متوجہ ہو اور معنی اول انسب اور ادق ہین ساتہہ مقام کی وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذہب وفی نفسی ان اذہب لما امرنی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت حتی امر علی صبیان وہم یلعبون فی السوق فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیہ وہو یضحک فقال یا انیس ذہبت حیث امرتک قلت نعم انا اذہب یا رسول اللہ رواہ مسلم اور یہہ بہی روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کے خلق مین پس ہیجا مجکو آنحضرتؐ نی ایکروز کسی کام کی لیی پس کہا مینی قسم خدا کی نہین جاؤنگا مین اور تہا میری دل مین کہ جاؤنگا مین اوس کام کی لیی کہ فرمایا تہا مجکو ساتہہ اوسکی آنحضرتؐ نی **ف** ح یعنی باوجودیکہ اوس کام کی جانی کا ارادہ رکہتا تہا دل مین لیکن زبان سی کہا مینی کہ نہین جاؤنگا مین اور صدور اوس قول کا انس سے بسبب صغر سن اور نادانی کی تہا اوس حال مین کہ یہہ سن تکلیف کو نہین پہنچی تہی چنانچہ اسلیی آنحضرت نی التفات اوسکی

قول پر نہ کیا اور او سپر تادیب نکے بلکہ بملاعبت ورہنسی اور نرمی کی **ف** اس نکلا مین یہانتک گذرا مین لڑکون پر اور وہ کہیل رہی تہی بازار مین **ف** ع اور ظاہر یہہ ہے کہ انس ٹہیری اون لڑکون کی پاس یا تو کہیلنی کی لیے یا تماشا دیکہنی کی لیے **ت** اس ناگہان پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچہی سے میری کہا انس نے پس دیکہا مینی طرف آنحضرت کی اس حال مین کہ آنحضرت ہنستی تہی پس فرمایا آنحضرت نی ای انس کیا چلا تو اوس جگہہ کہ حکم کیا تہا مینی ہان مین جاتا ہون اب یا رسول الله نقل کی یہہ مسلم نی **وعنه** قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سے کہا کہ تہا مین چلتا ساتہہ رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی اور آنحضرت پر تہی چادر نجران کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خطدار تہی اور نجران نام ہی ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرت کو ایک گنوار نی پس کہینچا آپ کو ساتہہ چادر آپکے کی کہینچنا سخت اور پہری نبی صلی الله علیه وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی اوسنی چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت اوسکی سینہ کے آگے کہنچ کر آگئی یہانتک کہ دیکہا مینی طرف کنارہ گردن آنحضرت کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپکے گردن کی کناری مین چادر کی کناری نی بسبب شدت کہینچنی اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نی کہ ای محمد حکم کرو میری لیے یعنی اپنی کاربردازون کو کہ تا دیوین مجکو کچہہ مال خدا مین سے کہ تمہاری پاس ہی پس دیکہا طرف اوسکی رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی یعنی از راہ تعجب کے پہر ہنسی یعنی از راہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطی اوسکی دینی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور روایت مین آیا ہی کہ گنوار نی بعد مال الذی عندک کی یہہ ہی کہا لا من مالک ولا من مال ابیک اور مال سی مال زکوۃ کا مراد ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کی جفائی لوگون پر اور یہہ اعرابی اجہت اور درشت خوئیون عرب مین سے تہا کہ تہذیب اخلاق نہین کہتا تہا اور ادب نہین سیکہا تہا اوسنی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی حاکم اور والی کو رعایا اور بی وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کرین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کی لیے مال دینا بہتر ہی **وعنه** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا کہ تہی رسول خدا صلی الله علیه وسلم بہترین لوگونکی یعنی حسن وجمال اور فضل و کمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگونکی یعنی کرم و سخاوت بہت رکہتی تہی بہ نسبت اونکے اور مردانہ و دلیر ترین لوگون کی اور تحقیق ڈری اور فریاد کی مدینہ والون نی ایکرات یعنی کچہہ آواز جو یا دشمن کے کسی سنکر ڈری اور غل مچایا پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئی لوگونکی نبی صلی الله علیه وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کیے آنحضرت نی لوگون سے طرف آواز کی یعنی سب سے آگی چلی و دہر حالانکہ آنحضرت فرماتی تہی نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار تہی اوپر گہوڑی ابوطلحہ کے کہ ننگی پیٹہہ تہا نہ تہا اوسپر زین اور لٹکی تہی حضرت کے گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق پایا مینی اس گہوڑی کو مانند دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع اور ایک روایت مین آیا کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تہا کا اوسکو مندوب کہتی تہی اور بعد اوسکے وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سے سبقت نہین کر سکتا تہا اور اس مین معجزہ آنحضرت صلی الله علیه وسلم کا کہ حال اوس گہوڑی کا حضرت کے سواری مبارک کے برکت سے ایسا منقلب ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطی معلوم کرنی خبر دشمن کے جب تک کہ تحقیق ہو ہلاک اور جائز ہی عاریت مانگنا اور جائز ہی جہاد کرنا اور استعارہ گہوڑی پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن مین **وعن** جابر قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ نہین سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھہ کبھی پس کہا ہو نہین **ف** یعنی نہین دیا مین کہا ابن حجر نی مراد یہہ
کہ ہرگز ملفوظ ساتہہ لا کی تکلم نہ کرتی تہی بلکہ اگر ہوتا دیدیتی اور اگر کچھہ نہوتا سکوت کرتی یا عذر کرتی اور دعا کرتی یا وعدہ کرتی اور شیخ عزالدین نی کہا کہ لا ہرگز واسطی نہ دینی کی
زبان شریف پر نہین آیا اور یہہ منافی اسکی نہین کہ وقت ضرورت کی نہون کی بطریق عذر کی کہا ہو جیسی کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نعت مین کہا **شعر** ما قال لا قط الا فی تشہدہ ٭ لولا التشہد کانت لاءہ نعم ٭ اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نی فارسی مین لکہا **بیت**
نرفت کلمۂ لا بر زبان او ہرگز ٭ مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ ٭ **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ
اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی مانگین آنحضرت سی بکریان درمیان
دو پہاڑون کی یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بہر دیا تہا تمام نالہ کو کہ درمیان پہاڑون کی تہا پس دین آنحضرت نی اوسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنی قوم کی پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت
کی بخشش سی کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل و زہد و نیکی کی اور کہا ای میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلئی کہ اسلام ہدایت کرتا ہی ایسی اخلاق کی طرف پس قسم خدا کی
بلا شبہہ محمد البتہ دیتی ہین ایسی دینا کہ نہین ڈرتی فقر سی **ف** ح یعنی دیتی ہین اور کچھہ نہین رکہتی **شعر** ہر چہ آمد بدست بداد تو مپس از زان ٭ این چون قرآن
کس ست کس از فقر عار نیست نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَیْنَمَا ہُوَ یَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَہٗ مِنْ
حُنَیْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَہٗ حَتَّی اضْطَرُّوْہُ اِلٰی سَمُرَۃٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَہٗ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِیْ
رِدَائِیْ لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ ہٰذِہِ الْعِضَاہِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَّلَا کَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی اوسوقت کہ وہ چلتا تہا ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پہرنی آنحضرت کی غزوہ حنین سی کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تہا پس
چمٹی اعرابی درحالیکہ مانگتی تہی آنحضرت سی **ف** یعنی اموال غنیمت حنین کی اور غنیمت اس غزوہ مین بہت ہاتہہ لگی تہی اور آنحضرت دیتی ہی بہت تہی اور اکثر مکہ کی
مولفۃ القلوب کو دیتی تہی اور بخشتا بکریون کا اوس شخص کو کہ پہلی حدیث مین گذرا اوسی جگہہ **تہا ت** اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سی سوال کرنی مین اسحد
کو پہنچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نی آنحضرت کو اور لیگئی طرف درخت کیکر کی پس اچک لی کیکر نی چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمین پس ٹہہر
گئی آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چارپائی یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کی کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم
کردیتا مین اونکو درمیان تمہاری پہر نپاتی تم مجکو بخیل کہ نہ دون مین اوسکو اور نہ جہوٹا وعدہ کرون مین اور نہ ہنچاؤن مین اور نہ بددل اور ڈرنی والا **ف**
ح کردینی مین فقر و تنگیسی سی ڈرو نہین اور کہا مظہر نی کہ یعنی جب آزمایا تمنی مجکو وقایع مین تو نپاؤگی تم مجکو متصف ساتہہ اوصاف رذیلہ کی اور اسمین دلیل
ہی اسکی کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتہہ اوصاف حمیدہ کی اوسکی لئی کہ نہین پہچانتا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوی اوپر نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِہِمْ فِیْہَا الْمَاءُ فَمَا یُؤْتٰی بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْہَا فَرُبَّمَا
جَاءُوْہُ بِالْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَیَغْمِسُ یَدَہٗ فِیْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی صبح کی لاتی خادم یعنی غلام لونڈیان
مدینہ والون کی باسن اپنی کہ ہوتا اونمین پانی یعنی پس جاتی حضرت کی دست مبارک کی برکت سی عافیت اور شفا بیمارون کی پس نہین لاتی کوئی باسن مگر ڈالدیتی حضرت
ہاتہہ اپنا اون باسنون مین یعنی اونکی خوشی خاطر کی لئی اوسکو متبرک کردیتی تا شفا و برکت حاصل ہو اونکی لئی پس اکثر آتی حضرت کی پاس وقت صبح سرد کی پس ڈالدیتی
حضرت اپنا دست مبارک اون باسنون مین **ف** ح اسمین کمال شفقت و مہربانی ہی امت پر اور اشارہ ہی اسپر کہ واسطی نفع خلق کی ضرر اپنی پر اوٹہا نا چاہیی
نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ کَانَتْ اَمَۃٌ مِّنْ اِمَاءِ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیون سی کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت کا پس لیجاتی حضرت کو جہان چاہتی **ف**

یعنی اگرچہ بابہر بیٹہکی چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرتکی ہی امت پر جتنی کمترین لوگونپر ت نقل کیے یہہ بخاری نے
وعنہ اَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِي أَيَّ
السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق ایک
عورۃ کہ تہا اوسکی عقل مین کچہہ خلل اور نقصان پس کہا اوسنے ای رسول خدا کی مجکو تم سی ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگونسی پس فرمایا ای ماں فلانی کی دیکہہ جونسا
کوچہ چاہی تو یعنی بیٹہہ یا کہڑی ہو اوسمین کہ مین بہی تیری ساتہہ بیٹہون یا کہڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کرون مین تیری لیے کام تیرا پس تنہا ہوی حضرت ساتہہ اوسکی بعضی
راہون مین یعنی اوٹہیری خاطر اوسکی ساتہہ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہان تک کہ فارغ ہوی وہ عورت حاجت اپنی سی **ف** ع یعنی عرض کیا اوسنے جو کچہہ
عرض کرتا تہا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوۃ کرنی ساتہہ عورۃ کی کوئی چیز نہین ہے مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتہہ گہر مین بنا بر اسکی کہ بعضی اصحاب بہی کہڑی ہو لی بعد
اونکی سے برعایت حسن ادب کے ت نقل کیے یہہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا
كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی انس سے کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنی
والی کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی بدکہنی والی **ف** ح فحش حد سے گذرنا جواب کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا اونہی الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہی اوسکی اور اسلیکہ
اہل فساد اور بی حیا اونکو اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ مین کہ اہل صلاح اور حیامند اوس سے اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ابہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول و غائط
کو بہی بتعبیر قضای حاجت وغیرہ کرکرتی ہین اور فحش یعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کیے بہی آتا ہی اور لعن خدا کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے
اور بندونکی جانب سے برا کہنا اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہین ہے سخت گناہ ہی نہین ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہو جاتا ہی بالاتفاق
کہتی ہین علما اور حرام ہونی لعن کی شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سی کفر پر گیا ہی جیسی ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہے اوپر موصوف کی ساتہہ
صفت عام کی جیسی کہ کہین لعنت خدا کی کافرون اور ظالمون اور سودخوردن اور مانند انکی پر اور جاننا چاہیئی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت
حق سی اور بہشت کی داخل ہونی سی اور موجب خلود دوزخ کی اور یہہ مخصوص ساتہہ کافرونکی ہی اور دوسری ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجہ
سابقین سے اور یہہ شامل ہی بعضی گنہگارون اور بدکارون کو اور اس تقریر سی حل ہو جاتی ہین بہت سے اشکال واللہ اعلم بالصواب ت اور فرماتی تہی حضرت
عصہ کی وقت کسی پر کیا ہو ہی اوسکو اور کیا ہو گیا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی **ف** ح ع یہہ کنایہ ہی خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غضب اور
نارضامندی کی کہتی تہی یہہ کلمہ تہا سو بہی اعراض کرکر اوس سے کہتی تہی خطاب کر اوسکی طرف اور اسکی معنی مین ہے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی اور یہہ کلمہ ہے دو معنیپر
ہین اسلیکی احتمال ہی کہ بددعا ہو یا اوسپر یا دعا اوسکی لیے یعنی سجدہ اللہ جہک کی ت نقل کیے یہہ بخاری نی **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول
اللہ بددعا کیجیے کافرونپر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنی والا اور نہین بہیجا گیا ہون مین مگر واسطے
رحمت کی **ف** ح ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مومنونکی لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہی
اور کافرونکی لیے یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا اونسی اوٹہہ گیا حضرت کی وجود باجود کی برکت سی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت
فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سی قیامت تک اوٹہہ گیا بخلاف اگلی امتون کی کہ پیغمبرونکی بددعا سی ہلاک ہو گئی اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ گئی اور کہا
طیبی نی کہ یعنی مین بہیجا گیا ہون تاکہ قریب کرون لوگونکو طرف اللہ کی اور اوسکی رحمت کی اور نہین بہیجا گیا ہون کہ دور کرون اونکو اوس سے پس لعنت کرنی
منافی ہی میرے حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین ت نقل کیے یہہ مسلم نی **وعن** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً

من العذراء في خدرها وإذا رأى شيئا يكرهه عرفناه في وجهه متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورۃ سی کہ اپنی پردہ
مین ہو ف ع اسلیلی کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بہ نسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سے ت جب دیکہتی آنحضرت کسی چیز کو کہ
ناخوش رکہتی اوسکو یعنی جہت طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی ف ع یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفع کرتی
اوسکا پس حضرت غصہ نکرتی تہی بخصوص امر کراہت مین سوائے حرمت کی کہا نووی نی معنی اسکی یہہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کی موہنہ سی نکہتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتی تہی بلکہ
متغیر ہوتا تہا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی اونکی اور اسمین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جب تک نہ پہنچی نوبت سستی و جور کی ت
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا قط ضاحكا حتى أرى منه لهواته وإنما
كان يتبسم رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہ نہین دیکہا مینی حضرت کو کبہی بہت ہنستی ہوی کہ تمام موہنہ کہل جاوی یہان تک دیکہون مین کوا
اونکا یعنی بہت موہنہ پہاڑ کر ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور نہ تہی آنحضرت مگر مسکراتی یعنی اکثر اور کبہی ہنستی بہی تہی لیکن بے مبالغہ کی جیسی کہ بیچ باب ضحک رسول خدا
کی آیا ہی ت نقل کی یہہ بخاری نی وعنها قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث كسردكم كان يحدث
حديثا لو عده العاد لأحصاه متفق علیہ اور روایت ہی اوس عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پی در پی و متصل کرتی کلام ایسا کہ مشتبہ ہو
والی پہ مانند پی در پی کلام کرنی تہماری کی ف ع کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت ملی ہوئی ہوتی ہین الفاظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان
کیا عائشہ نی ت کہ تہی حضرت کلام کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تہا ف نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
وعن الأسود قال سألت عائشة ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع في بيته قالت كان يكون في مهنة أهله تعني
خدمة أهله فإذا حضرت الصلاة خرج إلى الصلاة رواه البخاري اور روایت ہی اسود سے ف ح اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون نی پایا اور خلفائے
کو دیکہا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسی حج وعمرہ ادا کیی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکہتی ہی اور ہر دو شب مین قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث
روایت کرنی والی ہین ت کہا اسود نی کہ پوچہا مینی عائشہ سی کہ کیا کیا کرتی تہی حضرت اپنی گہر مین کہا عائشہ نی تہی شان کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ
اپنی کی ف ع لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اوسکی کی اور جزم ہ کی اور بزبر ہا اوسکی اور بروزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نی ت کہ مراد رکہتی ہی
عائشہ مہنۃ اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور گانٹہنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی
اور گہر والونکی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی ت پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیی یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ مشغول رہتی کسی گہر والی سی
نقل کی یہہ بخاری نی وعن عائشة قالت ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أمرين قط إلا أخذ أيسرهما ما لم يكن إثما
فإن كان إثما كان أبعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه في شيء قط إلا أن ينتهك حرمة الله
فينتقم لله بها متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین اختیار دیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کامون کی مگر
اختیار کرتی اوس کو جو آسان ترین ہوتا اونکا جب تک نہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور ترین لوگونکی اوس کام سے
ف ح اس حدیث مین کلام کیا ہی علمانی کہ تخییر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سے ہو یا خلق کی طرف سے ولیکن بر تقدیر تخییر اللہ تعالی کی طرف گناہ کا ہونا مشکل ہی
مگر یہہ کہ مراد مفضی گناہ کو ہو جیسی کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانون زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونی مین احتمال فارغ ہونی کا واسطی عبادت کی ہی اور
درمیان کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی امر نسبی ہے اور مراد اوس سے گناہ نہین ہے بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا کہ اگر مراد
ہو تخییر جانب کافرون اور منافقون کی یسی تو ہوتا گناہ ایک کا دو امر مین سے ظاہر ہی اگر مسلمانون کی جانب سے ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو

اور یا مراد تخییر اللہ کی جانب سے ہو درمیان دو چیزون کی کہ اونمین نہ عقوبت ہین یا
جیسے کہ متخیر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی اسلئے کی مجاہدہ کہ بجاوی ہلاک کو جائز نہین ہے عبادت مین یا اقتصاد مین **ت** قدرت
عقوبت ہے یا مراد درمیان ایک فنکی اور درمیان کفار کی جیسی قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین
اور نہین بدلہ لیا حضرت نی واسطی حظ نفس اپنی کی کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہو ساتھ نفس کے کبھی مگر یہ کہ بجاوی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اوسکا پس سزا دیتے تھی واسطے
اللہ کے یعنی نہ کسی اور غرض کے لیے سبب اوس حرمت کے **ف** ح کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہہ ہے کہ بدلہ نہین لیتے تھی آنحضرت واسطی جانب نفس اپنی کی پس اشکال
نہین آوے گا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تھی اون لوگون کی قتل کرنی کا کہ ایذا دیتی تہی اونکو اس لیے کہ وہ ارتکاب کرنے والے تھے حرام کی ہوئی چیزون کا بھی تو کرتی تہی
نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعنها** قالت ماضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئاً قط بیده ولا امرأة ولا خادماً
الا ان یجاهد فی سبیل الله وما نیل منه شیء قط فینتقم من صاحبه الا ان ینتهک شیء من محارم الله فینتقم
لله رواه مسلم اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہا کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو اپنے ہاتھ سے آنحضرت نی بعض اوقات اپنے سوار کی جانور کو
اور نہ عورت کو اور نہ خادم کو **ف** خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونون پر آتا ہی اور خاص سوار اور خادم کو ذکر کیا واسطی اہتمام شان انکی
مارا ہی کبھی اپنی ہاتھ سے اور نہ عورت کو اور نہ خادم کو **ف** خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونون پر آتا ہی کہا علمانی بخلاف اولاد کی کہ
اور واسطی بہت واقع ہونی ضرب ان دونون کی واسطی احتیاج مارنی انکی اگرچہ جائز ہی بہ شرط لیکن اولی ترک ہی ہی کہا علمانی بخلاف اولاد کی کہ
اوسکی تادیب ہے اولی ہی اور سبب اوسکا یہ ہے کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی اصلاح کی لیے مارتی ہین پس نہ اولی ہوا وہان عفو بخلاف مارنی ان دونونکی کہ وہ
حظ نفس کے لیے ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اون دونون سے واسطی مخالفت خواہش نفس کے اور روکنی غصہ کی **ت** مگر یہہ کہ جہاد کرتی تہی راہ خدا مین **ف** ع جس
حضرت نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین پھر نہین ہے مراد اس جہاد سی کرنا ساتھ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور تعزیرین و غیر ذلک بہی **ت** اور نہین
پائی کبھی حضرت سی کوئی چیز کبھی بہی نہین پہنچی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ ضرر کری اونکو پس بدلہ لیتی صاحب اوس چیز سی مگر یہہ کہ بجا لائی کوئی چیز حرام
کی ہوئی اسکی پس بدلہ لیتی واسطی خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن انس** قال خدمت رسول الله صلی
الله علیه وسلم وانا ابن ثمان سنین خدمته عشر سنین فما لامنی علی شیء قط اتی فیه علی یدی فان لامنی لائم من
اهله قال دعوه فانه لو قضی شیء کان هذا لفظ المصابیح ورواه البیهقی فی شعب الایمان مع تغیر روایت ہے انس سے کہا کہ خدمت مین حاضر
ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ مین آٹھ برس کا تھا خدمت کی مینی آنحضرت کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تہی مدینہ مین
پس نہ ملامت کی مجکو کبھی کسی چیز پر کہ ضایع ہوی میرے ہاتھ سی پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گھر والون مین سے تو فرماتی آنحضرت کہ چھوڑ دو
اسکو ملامت نکرو اسلیے کہ شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی **ف** ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سے ہے اگرچہ اوسکی ہاتھ سے ہوا
اورنا اور حدیث مین آیا ہی کہ لونڈی یوں کی ہاتھ سی اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مار دو نہین کہ ہر چیز کی لیے اجل اور مدت لکہا ہی **ت** یہہ لفظ ہے مصابیح کی ہین اور
روایت کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتھ تھوڑی سی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین **وعن عائشة** قالت لم یکن رسول الله صلی الله علیه
وسلم فاحشاً ولا متفحشاً ولا سخاباً فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة السیئة ولکن یعفو ویصفح رواه الترمذی اور روایت ہی عائشہ سے
کہا کہ تہی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف و قصد یعنی فحش حضرت سے سرزد ہی نہ ہوتا تہا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تہی چلانی والی بازارون مین جیسی کہ
عادت عوام کی ہی اور نہ بدلہ لیتی ساتھ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر مین برائی کرنیوالے سی بموجب فرمانی اللہ تعالی کے
وعن انس یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یعود المریض ویتبع الجنازة ویجیب دعوة المملوک
ویرکب الحمار لقد رأیته یوم خیبر علی الحمار وخطامه لیف رواه ابن ماجة والبیهقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی انس سے کہ وہ خبر دیتی تہی آنحضرت کی صفات اخلاق سی کہ وہ تہی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کی
یعنی مملوک کا دون کی چہ جای آزاد کی اور سوار ہوتی خر پر **ف** ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور
ترک تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کی **ت** البتہ تحقیق دیکہا مینی آنحضرت کو غزوۂ خیبر کی دن سوار خر پر کہ باگ اوسکی پوست خرما کی
تہی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر بہی بی تکلفی اور کسر نفسی تہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن عائشۃ**
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت
کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی آنحضرت گانٹہہ لیتی پاپوش اپنی اور سیتی
کپڑا اپنا یعنی سنا یا پرانا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عائشہ نی کہ تہی آنحضرت ایک آدمی
آدمیون مین سی جوئین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین **ف** ع ح یعنی کپڑی مین دیکہتی تہی شاید کوئی جون ہو لیکن نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ جون حضرت
کو ایذا نہ دیتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑا اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ نہ تہی آنحضرت پر مکہی بیٹہتی
تہی اور لیٹہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی **ت** اور دوہتی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی **ف** ع یعنی اپنا کام آپ کرتی
دوسر کو کم فرماتی کہا طیبی نی کہ کہنا عائشہ کا کہ حضرت ایک آدمی تہی یہہ تمہید ہی اوسکی کہ مابعد اوسکی کہتی ہین اسلیے کہ جب اونہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا یہہ کہ نبی کی منصب
کے لائق یہہ نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کی مانند ٹہیرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیہ سی ازراہ
تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا کہ اللہ تعالی نی کہنا کفار کا مال ہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ نی اوسکی رد مین کہ آنحضرت
ایک مخلوق تہی مخلوقات خدا تعالی سی اور ایک شخص تہی اولاد آدم سی کہ شرف دیا تہا اللہ تعالی نی اونکو بسبب نبوۃ اور رسالت کی اور گذران کرتی تہی حضرت
ساتہہ خلق کی بہ خلق اور ساتہہ حق کی بہ صدق پس کرتی تہی جو کچہہ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تہی اونکی اونکی کامون مین ازراہ تواضع کی یا واسطی سمجہانی
لوگونکی طرف تواضع کی اور دفع کرنی ترفع کی ساتہہ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی
نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** خارجۃ بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی فکتبتہ لہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکر
ہا معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرہا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ معنا فکل ہذا احدثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کے سی کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس یا پاس باپ اوسکا ہی پس کہا اونہون نی زید
کو کہ روایت کر ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع اور مراد اونکی یہہ تہی کہ ایسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرت کی حسن خلق
اور خوش گذرانی پر ساتہہ خلق کی **ت** کہا زید نی کہ تہا مین ہمسایہ حضرت کا پس تہی حضرت جب اوترتی اونپر وحی تو بہیجتی کسیکو طرف میری کہ بلا لاوی مجکو
پس آتا مین آپکی پاس پس لکہتا مین حضرت کے حکم سی **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مجکو نہایت قرب تہا حضرت سی ظاہر و باطن مین اور مجہی زیادہ حال معلوم ہے
حضرت کا بہ نسبت اورونکی **ت** پس تہی عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتی ہم دنیا کا یعنی منفعت اوسکی یا تعریف اوسکی سبب نحو اوسکی فہر ... الاخرۃ ذکر
کرتی آنحضرت دنیا کا ساتہہ ہمارے اور جب ذکر کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرت ساتہہ ہمارے اور جس وقت ہم ذکر کرتی طعام کا ذکر کرتی آنحضرت ساتہہ ہمارے **ف**
ح مراد اسکے بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتہہ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کے بسبب موافقت کے اون چیزونکی کہ متعلق عادات و احوال لوگونکی سی ہین لیکن ایسی چیزین کہ مکروہ
مذموم نہین ہوون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہوون حاشا کہ ذکر کرین حضرت اونکو اور ذکر کیجاوین مجلس شریف اونکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ منافی نہین ہی اس

روایت کی کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ وان مجلسہ مجلس حلم یعنی ذکر دنیا وغیرہ میں کہ بے فائدی ہے علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ ہوتی ہیں اور بے تقدیر خالی ہونی ذکر کی فائدہ سے مذکورہ سی بیان جوانکی لیی تہا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سی مباحات میں بہی کلام کرتی تہی تا معلوم کرلیں جوازاوسکا اور ایسا بیان واجب تہا آنحضرت پر **ت** یہی یہہ سب احوال و حکایات بیان کرتا ہوں میں تم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع مقصود اس جملہ سی تاکید صحت حدیث کے اور ظاہر کرنا اہتمام اوسکا ہی **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ھو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون ھو الذی یصرف وجھہ عن وجھہ ولم یر مقدما رکبتیہ بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی مرد سے تو نہ کہینچتی ہاتہہ اپنا اوسکی ہاتہہ سی یہاں تک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کہینچتا ہاتہہ اپنا آنحضرت کی ہاتہہ سی یعنی آنحضرت اپنا ہاتہہ اوسکی ہاتہہ میں سے نہ کہینچ لیتی اور نکالتی نہیں جب تک کہ وہ نہ چھوڑتا اور یہہ دلالت کرتا ہی آنحضرت کی کمال صبر و تواضع پر اور نہ پہیرتی آنحضرت روے مبارک اپنا اوس شخص کے مونہہ سے یہاں تک کہ وہ مرد پہیرتا مونہہ اپنا آنحضرت کی مونہہ سے اور نہیں دیکہی گئی آنحضرت آگی بڑہانی والی اپنی زانوؤں کو آگی ہمنشین اپنے کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی مجلس میں برابر صف کی بیٹہتی زانو آگی بڑہا کر نہ بیٹہتی جیسی کہ متکبر جبار کرتی ہیں اور بعضوں نی کہا مراد یہہ ہے کہ بیٹہتی میں زانو اوٹہاتی نہیں بقصد تعظیم مجلس والونکی اور بسبب زیادتی ادب اور تعلیم اصحاب کے اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد رکبتین سے دونوں قدم ہیں اور زانو نکالنا آگی بڑہانا عبارت ہے اونکی دراز کرنی سی اہل مجلس میں یعنی اونکے سامنی پاؤں پہیلا کر نہ بیٹہتی بپاس ادب کے اور ان سب باتوں میں تعلیم ہی امت کو کہ اسطرح بہائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کریں **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر شیئا لغد رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی سے کہ تحقیق تہی آنحضرت کہ نہ باقی رکہتی کچہہ کل کی لیی **ف** ع یعنی بنظر توکل کرنیکی اللہ پر اور اعتماد کرنیکی اوسکی خزانوں پر اور یہہ خاص ہی بنسبت ذات شریف کی تہا کہ آپ اپنے لیی کچہہ نہ رکہتی تہی ورنہ ثابت ہوا ہے کہ اہل و عیال کی لیی اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکہتی تہی بسبب ضعف حال ورنہ متحمل ہونی اور قلت صبر اونکی کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل الصمت رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تہی آنحضرت دراز سکوت **ف** ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نی روایت کیا ہی ابوہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نی من کان یومن باللہ والیوم الاخرۃ فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نی لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ **ت** روایت کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں **وعن** جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل وترسیل رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی بیچ قرات آنحضرت کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کر پڑہتی تہی اور تہی آنحضرت کی کلام میں ترسل یعنی بات ٹہیر ٹہیر کی کرتی تہی **ت** نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد سردکم ھذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بینہ فصل یحفظہ من جلس الیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہیں تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرتی پی در پی مانند پی در پی بات کرنی تمہارے کی عادت رکہتی ہو و لیکن تہی آنحضرت کلام کرتی ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتی کلمی ایک دوسری سی یاد رکہتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹہتا ساتہہ آنحضرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رایت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ نہیں دیکہا میں نی کسیکو کہ بہت ہو مسکرانی میں آنحضرت سی یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تہا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ تہی آنحضرت کہ جسوقت بیٹہتی بات کرنیکو بہت کرتی اوٹہانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تہی آنحضرت دیکہتی آسمان کی طرف حالت کلام کرنی

ہیں بانتظار اوترنی جبرئیل کی ور وحی کے نقل کیا یہ ابوداود نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عمرو بن سعید عن انس قال ما رأیت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراہیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراہیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم روایت ہی عمرو بن سعید سے کہ روایت ہے انس سے کہا نہیں دیکہا میں نے کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل وعیال پر حضرت صلعم سے تہی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوی تہی دودہ پیتے والی بیچ بلندیوں مدینہ کی یعنی اون گاؤنوں کہ جانب بلند مدینہ کی ہی کہ مسجد قبا اور مسجد ہی تعرلطہ ہی اور دہر تہیں دایہ انکی وہان ہتے تہی پس تہی حضرت کہ جاتی وہان یعنی دیکھنی کو تشریف لیجاتی اور خبر لینی بیٹی اپنی کی اسحال میں کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتی تہی پس داخل ہوتی آنحضرت گہر میں یعنی دودہ پلانی والی کی اور حالانکہ دہوان گہوٹا ہوا ہوتا یعنی گہر دہوئیں سے بہرا ہوتا پس لیتی ابراہیم کو پس بوسہ لیتی اوسکو پہر پہرتی یعنی پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمرو نے پس جسوقت کہ وفات کی ابراہیم نے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور تحقیق وہ مرا چہاتی میں یعنی مدت شیرخوارگی میں اور بلاشبہ اوسکی لیے دو دایہ ہیں کہ وہ دودہ پلاتی ہیں اوسکو اور پورا کرتی ہیں مدت دودہ پلانی اوسکی کی بہشت میں **ف** ع یعنی وہ بعد موت کی بہشت میں داخل ہوی مرتی ہی اور دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیرخوارگی تک کہ دو برس میں دودہ پلایا جاویگا یہہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹی ہونی اونکی کی اور وہ سولہ مہینہ کی تہی جب مری یا سترہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اونکو دو عورتوں نے بقیہ دو برس تک **ف** ح لفظ ظئر ظا معجمہ کی زیر سے اور ہمزہ کی جزم سے یعنی دایہ کی کہ اوس عورت کو بہی کہتی ہیں کہ دودہ پلاتی ہو کسیکی بچی کو اور اوسکی خاوند کو بہی کہتی ہیں کہ جسکو تعالی کہتی ہیں اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام ابوسیف **ت** نقل کیا یہہ مسلم نے **وعن علی** ان یہودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء الآخرۃ والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہددونہ ویتوعدونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا یا رسول اللہ یہودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاہدا وغیرہ فلما ترجل النہار قال الیہودی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزی بالفحش ولا قول الخنا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی علی نخعی کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کہ نام ہے اوسکی اور سی عالم علما یہود سے تہیں اوس یہودی کی لیی آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوسنے آنحضرت سے دین کا پس فرمایا آنحضرت نے اوسکو ای یہودی نہیں دیکہ میری وہ چیز کہ دون میں تجکو یعنی نہیں ہے میری پاس کچہہ کہ دولیتا میں تجکو بدلی دینا سو کہے اوس یہودی نے کہا پس تحقیق میں جدا نہیں ہونیکا تم سے ای محمد تاکہ تم دو مجکو دین میرا پس

فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم نی اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجہسی اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک کہ نہ دون مین قرض تیرا بیٹہہ جاتا ہون مین ساتہہ تیری اور نہین جانیکا سامنی تیری سی پس بیٹہی آنحضرت ساتہہ اوسکی پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی **ف** ح ع اس سے معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت اوسکی ساتہہ بیٹہی رہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہی رہی یا کسی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی **ت** اور تہی اصحاب رسول خدا صلعم کی ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارتی ہی شلا اور ڈرا دیتی اوسکو یعنی نکالتی تہی کہ باطل کرتی کا پس معلوم کیا آنحضرت نی وہ چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتہہ یہودی کی یعنی ڈرانا اور ڈرکا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سی دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا غدر کا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی روکی آپ کو اور مانع ہو نکلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہے مجکو پروردگار میری نی اس سے کہ ظلم کرون ذمی عہد والی پر اور غیر اوسکی پر **ف** ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی پس بغیر دین ادا کی جو اوس سے جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہد کی یہہ ہی کہ یہہ مقام مقتضی اسیکا تہا یا اسلیئی کہ مخاصمہ اوسکا اقوی ہی روز قیامت کی اسلیئی کہ نہین ممکن ہوگا رضی کرنا اوسکا ساتہہ لینی نیکیون مسلمان کی اوسکی لیئی یا کہنی برائی کی اوسکی لیئی مسلمان پر جیسی کہ حقوق دو اب مین ہے اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرت کی دین ادا کرنی پر یا یہودی راضی تہوتا ہوگا اونکی ادا کرنی سے بسبب بغض دین کے اور یہہ ظاہر تر ہی **ت** پس جب کہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی واسطی شکرانہ نعمت اسلام کی اور طلب افزونی انعام کی خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مینی ساتہہ تمہاری جو کچہہ کہ کیا مینی یعنی سختی و درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکہون مین طرف صفت تمہاری کی یعنی طرف موافق ہونی صفت تمہاری کی ساتہہ اوس صفت تمہاری کی کہ توریت مین ہے یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہہ ہے کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدا ہونی اوسکی مکہ مین ہے اور جگہہ ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام مین ہے یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہے بد زبان اور سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کی ہو اور یہہ مال میرا ہی یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہہ کیطرف پس حکم کرو اسمین ساتہہ اوس چیز کے کہ دکہادی تمکو خدا تعالی **ف** ح ع یعنی جو مصرف لائق اسکا دیکہو اور اوس راہ سی تمہاری نظر پڑی وہان صرف کرو ظاہر یہہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا دل مین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کردی **ت** اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اوسکی حال و مال ہی اوسکا اچہا ہوا نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال**

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر **ف** ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتہہ اوسکی اور بہت کیا بلکہ ہر دم در ذکر الٰہی مشغول ذکر ہی مین رہتی تہی **ت** اور کم کرتی بیہودہ کہنا **ف** ع یعنی سوائی ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچہہ کہ متعلق اوسکی ہی کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ خالی نہ ہو مصلحت اور حکمت سے لیکن بنسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسلیئی کہا امام غزالی نی صنیعہ قطعۃ من العمر العزیز فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز مین اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورۃ اور معنی کی قطع نظر کر کر معنی سے اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنی سی کیا علاقہ در صورتیکہ اللہ تعالی تمام مومنین کی حق مین فرماتا ہو والذین ہم عن اللغو معرضون اور جو کہ بعضون نی کہا ہی قلت یہان یعنی عدم کی ہی یعنی بالکل لغو نہ بولتی تہی اسلیئی کہ قلت کبہی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین جیسی مانند قلیلا ما یومنون کے پس انکار کیا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتہہ قول اونکی یکثر **ت** اور دراز کرتی نماز یعنی خصوصاً جمعہ مین اور تہوڑی قول حضرت کی باور کوتاہ پڑہتی خطبہ **ف** ع ح اسلیئی کہ تہا ایک کلمہ حضرت سے جامع مضمون بہت اور اندازہ کی صادر ہوتا تہا اور

یہہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا والا جس جگہہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہہ ہے کہ خطبہ آنحضرت کا بنسبت نماز کی کوتاہ
ہوتا تہا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کے نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہے
کہ نماز معراج مومن کے ہی اور جگہہ مناجات رب کی ہی پس مناسب اسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بولانی انکی طرف حق کے
ہی اور اوسمین زیادہ منظنہ ریا و سمعت کا ہی ساتہہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سے **ت** اور نہ عار کرتی آنحضرت چلنی کی ساتہہ بیوہ کی اور
مسکین کے پس کر دیتی اون ہر ایک کا کام نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی **وعن علی ان ابا جہل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
انا لا نکذبک ولکن نکذب بما جئت بہ فانزل اللہ تعالی فیہم فانہم لا یکذبونک ولکن
الظلمین بایت اللہ یجحدون رواہ الترمذی ؏** اور روایت ہے علی سے کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
ہم یعنی جماعت قریش کے نہین دروغ گو جانتی تجکو اور سچ تمہارا ہمپر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہین ہم اوس چیز کو کہ لایا
ہی تو اوسکو **ف** ح یعنی کتاب و شریعت اور بسبب جہٹلانی اوسکی تکو بہی جہٹلاتی ہین اور اگر یہہ نہو تو ہمکو تم سی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین
سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہوں کار دنیا مین خلق سی جہوٹہہ نہ بولین اور اونپر جہوٹہہ بنانا نہین تو کار دین مین کیونکر جہوٹہہ بولین گے اور خدا پر کیونکر جہوٹہہ باندہین گے
اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تہا اسپر کہ جلتی تہی کہ انکو یہہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین **ت** پس اوتاری اللہ تعالی نی ابوجہل وغیرہ کافرونکی حق مین
یہہ آیت پس تحقیق وہ نہین جہٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہہ ظالم حد سے تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح تفسیر کشاف مین بیچ
تفسیر اس آیت کی دو وجہ لکہین ہین ایک تو یہہ کہ یہہ کافر کہ تجکو جہٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتون کو جہٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی بیچ
اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین یعنی یہہ کہ انسی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہہ کہ یہہ تجکو نہین جہٹلاتی
ہین ایسی کہ تو مشہور ہے ساتہہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہہ مضمون حدیث کی **وعن عائشۃ
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذہب جاءنی ملک وان حجزتہ
لتساوی الکعبۃ فقال ان ربک یقرأ علیک السلام ویقول ان شئت نبیا عبدا وان شئت نبیا ملکا فنظرت
الی جبرئیل فاشار الی ان ضع نفسک وفی روایۃ ابن عباس فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جبرئیل
کالمستشیر لہ فاشار جبرئیل بیدہ ان تواضع فقلت نبیا عبدا قالت فکان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بعد ذلک لا یاکل متکئا یقول اکل کما یاکل العبد واجلس کما
یجلس العبد رواہ فی شرح السنۃ** اور روایت ہی عائشہ سے
کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے عائشہ یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سی مال و متاع دنیا کا تو البتہ ساتہہ چلین میری پہاڑ سونے کے
آیا میری پاس ایک فرشتہ یعنی درازقد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کے یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور
فرماتا ہی کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نی اختیار دیا ہے پس اختیار کر دونون
باتون مین سے جو چاہو پس دیکہا مینی طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ چاہنی کی کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف میری کہ پست کر و نفس اپنا
یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباس کے ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی مانند مشورہ چاہنی والی
کی اونسی پس اشارہ کیا جبرئیل نی اپنی ہاتہہ سی یعنی زمین کی طرف یہہ کہ پست کرو تم اپنی تئین **ف** یعنی خیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہی اصلح درجہ قدر کے

نزدیک اسکی اور نہ اختیار کرو باد شاہت اور غنا کو کہ باعث ہی سرکشی اور بہول جانیکی خدا کو اور موجب ہے تکبر و ناشکری کی کہ وہ باعث ہی گرٹہانی کی اللہ کی نظر سے اور یہہ باعتبار غالب احوال کی ہی اور سلیمی اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نی اللہم اجعلنا منہم واحشرنا معہم ت پس کہا مینی کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ کہا عائشہ نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکی کہانا نہ کہاتی تکیہ لگاکر اور فرمائی کہ کہاتا ہون مین جیسی کہ کہاتا ہی غلام اور بیٹہتا ہون مین جیسی کہ بیٹہتا ہی غلام نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین ف ع یعنی دوزانو مانند ہیئت نماز کی اور یہہ افضل بیٹہنی کی ہی یا اوٹہاتی ایک زانو دوزانو ہین سی حالت کہانی کی یا غیر اسکی مین یا اوٹہاتی دونون زانو بطور گوٹ مار کر بیٹہینگی اور یہہ اکثر نشست آنحضرت کی ہی

باب المبعث وبدء الوحی

باب ہے بیچ بیان بعث حضرت کی اور ابتدای وحی کی ف ع مبعث یعنی بعث اور زمانہ بعث کی اور بعث اوٹہانا اور بہیجنا اور مراد اوٹہانا اور بہیجنا آنحضرت صلعم کا ہی رسول کر کے طرف تمام خلق کی اور لفظ بدء ساتہہ زبر ب اور جزم دال کی اور ہمزہ کی بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتہہ پیش ب اور دال کی اور واو مشددہ سے بمعنی ظہور کی دونون روایت مین اور مآل دونون لفظون کا ایک ہے ہی اور اول ظاہر تر ہی یعنی اور روایت مین اور لفظ وحی اصل مین بمعنی اشارت اور کنایت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور بہیجنی کی ہی کذا فی القاموس اور مشارق الانوار مین کہا ہی کہ اصل وحی کی علام ہے پوشیدگی مین جلدی سی اور وہ بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ علیہم السلام کی کئی قسمون پر ہی بعضون کو ساتہہ سننی کلام اللہ تعالی کی جیسی کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قرآن شریف اور جیسی کہ پیغمبر ہمارے کو شب معراج مین دوسری وحی ساتہہ رسالت اور وساطت فرشتی کی اور یہہ اکثر اور اغلب ہے اور تیسری وحی القا ہی جیسی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی ان الروح نفث فی روعی یعنی پہونکا روح القدس نی بیچ دل میرے کے یہہ مضمون اور کہتی ہین کہ وحی داؤد علیہ السلام کی اکثر اسی قبیلہ کی ہی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کی طرف واقع ہوئی ہے سو بمعنی الہام کی ہی جیسی کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنی موسی کی ماں کی طرف اور وحی بمعنی امر کی بہی آتی ہی جیسی کہ واذ اوحیت الی الحوارین یعنی امر کیا یعنی طرف حوارین کی اور بمعنی پیدا کرنی علم طبعی کی بہی ہی جیسی کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیری پرورد گار نی شہد کی مکہیونکی طبعیت مین یون رکہا واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاربعین سنۃ فمکث بمکۃ ثلث عشرۃ سنۃ یوحی الیہ ثم امر بالہجرۃ فہاجر عشر سنین ومات وہو ابن ثلث وستین سنۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا رسول کیے گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونی چالیس برس کی عمر کی پس ٹہیری مکہ مین تیران برس اسحال مین کہ وحی بہیجی جاتی تہی طرف انکی اس مدت مین پہر حکم کیے گئے ساتہہ ہجرت کے اور پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی آنحضرت نی اسحال مین کہ وہ تریسٹہہ برس کی تہی ف ع اور یہی صحیح ہی اور بعضون نی کہا پینسٹہہ برس کی تہی جیسی کہ آگی آتی ہی روایت ابن عباس کے اور بعضون نی ساٹہہ برس کی تہی جیسی کی انس سے روایت ہی ابن عباس نے دونون برس ولادت اور وفات کے ملا کر پینسٹہہ برس کہے کسر کو حذف کر کر ساٹہہ برس کہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعنہ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ خمس عشرۃ سنۃ یسمع الصوت ویری الضوء سبع سنین ولا یری شیئا وثمان سنین یوحی الیہ واقام بالمدینۃ عشرا وتوفی وہو ابن خمس وستین سنۃ متفق علیہ اور روایت ہے انہی ابن عباس سے کہ کہا ٹہیرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین یعنی بعد ہونی کی پندرہ برس یعنی معدود برسون ولادت اور ہجرت کی سنتی تہی آواز یعنی جبرئیل کی کہ وہ کہتی تہی یا محمد اور دیکہتی تہی روشنی یعنی انوار غیبی سات برس یعنی اون پندرہ برسون مین سے اور نہین دیکہتی تہی کچہہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی روشنی نبوت کی نشانیون مین سے سات برس تک اور نہین دیکہتی تہی سوای روشنی کی فرشتہ اور آٹہہ برس مین ان پندرہ برس مین سی وحی بہیجی جاتی تہی طرف آنحضرت کی ف ع یعنی مکہ مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سننا آواز کا اور دیکہنا روشنی کا بعد نبوت کی تہا بیچ مدت اقامت مکہ کی کہ پندرہ برس تہی اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حال پہلی ظہور نبوت کی تہا اور حکمت اسمین حاصل کرنا انس اور الفت کا عالم ملکوت سی تہا تا کہ ظہور اوسکا یکبارگی سبب منہدم ہونی بنای بشریت کا نہوت اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اسحال مین کہ وہ پینسٹہہ برس کی تہی نقل کی یہہ بخاری اور

اور مسلم نے **وعن** انس قال توفاه الله على راس ستين سنة متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالی نے اوپر تمام ہونے ساٹھ برس کی نقل کیا ہے بخاری اور مسلم نے **وعنه** قال قبض النبي صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلث وستين وابو بكر وهو ابن ثلث وستين وعمر وهو ابن ثلث وستين رواه مسلم قال محمد بن اسمعيل البخاري ثلث وستين اكثر اور روایت ہے اوسی انس سے کہا وفات پائی آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے اور وفات پائی حضرت ابوبکر نے بھی اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کی تھے یعنی بلا اختلاف اور رہے خلافت اونکی دو برس اور چار مہینے اور حسقدر بعد حضرت کی زندہ رہے تھے چھوٹی تھی اونسی اور وفات پائی حضرت عمر نے اور وہ بھی تریسٹھ برس کی تھے **ف** ع اور بعضوں نے کہا اونسٹھ برس کی تھے اور بعضوں نے اور اور بھی قوال انکی عمر میں نقل کیے ہیں کہا مؤلف نے کہ زخمی کیا اونکو ابولؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کے نے مدینہ میں بدھ کے دن چھبیسویں تاریخ ذی الحجہ کی سن تیئیس میں اور دفن کیے گئے اتوار کی دن دسویں محرم کو سن چوبیس میں اور عمر انکی تریسٹھ برس کے تھے اور یہ بہت صحیح قول انکی عمر میں ہے اور رہے خلافت اونکی ساڑھے دس برس اور حضرت عثمان دفن کیے گئے ہفتہ کی رات میں بیچ بقیع کی اور عمر اونکی بیاسی برس کے تھے اور بعضوں نے کہا اٹھاسی برس کے اور بعضوں نے اور اور قول بھی انکی عمر میں نقل کیے ہیں اور رہی خلافت اونکی بارہ برس اور حضرت علی خلیفہ ہوئے جسدن کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارویں ذی الحجہ کی سن پینتیس ہجری اور مارا اونکو عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کے صبح کو سترویں تاریخ رمضان کے سنہ چالیس میں اور وفات پائی بعد تین رات گذرنے کی اوسکی مارنے سے اور دفن کیے گئے تحت میں اور عمر اونکی تریسٹھ برس کی تھی اور اور بھی قول منقول ہیں انکی عمر میں اور رہے خلافت اونکی چار برس اور نو مہینے کچھ دن اوپر **ت** نقل کیا ہے مسلم نے کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے کہ روایت تریسٹھ برس کے حضرت کی عمر میں اکثر ہے **ف** ح ع یعنی بہ نسبت اور روایتوں کی اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہے کہ دس برس تھے یا تیرہ یا پندرہ اور روایتیں تیرہ کی اکثر ہیں اور یہی بہت صحیح ہے واللہ اعلم اور پیدایش حضرت کی سال فیل میں تھی بموجب روایت صحیح مشہور کی اور قاضی عیاض نے دعوی اجماع کا کیا ہے اسپر اور اتفاق کیا ہے علماء نے اسپر کہ پیدا ہوئے آنحضرت پیر کی دن ربیع اول میں اور تاریخ میں اختلاف کیا ہے کہ بارہویں تاریخ تھی یا اٹھارویں یا دسویں اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کی دن ربیع اول کی بارہویں کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ

وعن عائشة قالت اول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصادقة في النوم فكان لا يرى رؤيا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالي ذوات العدد قبل ان ينزع الى اهله ويتزود لذلك ثم يرجع الى خديجة فيتزود لمثلها حتى جاءه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذي علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم يرجف فؤاده فدخل على خديجة فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة واخبرها الخبر لقد خشيت على نفسي فقالت خديجة كلا والله لا يخزيك الله ابدا انك لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق ثم انطلقت به خديجة الى ورقة بن نوفل ابن عم خديجة فقالت له يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم خبر ما راى فقال له ورقة هذا الناموس الذي انزل الله على موسى يا ليتني كنت فيها جذعا

لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُؤُسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا یعنی حضرت سے سنکر یا کسی صحابہ سے اسلیی کہ عائشہ ابتدائے نبوت مین حاضر نتہین پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتہہ اوسکی آنحضرت وحی سی دیکہنا خوابون سچ کا تہا سوتی مین **ف** ع ح اور کہتی ہین کہ یہہ حال چہہ مہینی تک تہا اور حقیقت خواب سچ کی یہہ ہی کہ پیدا کرتا ہے اللہ تعالی سوتی کی دلمین یا اوسکی حواس مین کچہہ کچہہ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی اونکو جاگتی ہین اور اللہ تعالی قادر ہی کہ کری جو کچہہ چاہی نہین منع کرتی ہی اوسکی فعل کو نیند اور نہ غیر اوسکی پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتی مین جیسی کہ دیکہتا ہی اوسکو سوتی مین **ت** پس تہے حضرت کہ نہین دیکہتی کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اوسکی مانند سفیدی دم صبح کی یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی بلا آمیزش ابہام و اشتباہ کی پہر دوست کیی گئی طرف آنحضرت کی خلوت **ف** ح اور یہہ ابتدای قصہ سے پہلی ظہور نبوت اور نزول وحی سی **ت** اور تہی آنحضرت کہ خلوت کرتی تہی بیچ غار حرا کی **ف** ح ع حرا ساتہہ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ ممدودہ کی اور بعضون نی ساتہہ زبر اور قصر کی کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور اسکو جبل نور بہی کہتی ہین اور وہان سے نظر جمال کعبہ پر پڑتی ہے اور شاید کہ سبب اختیار کرنی اوس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بہی اصحاب فیل کی واقعہ مین وہان جاکر دعا کی تہی کہا نووی وغیرہ نی کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کی عارف بندونکی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرت کے خلوت اسلیی کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کے طرف کی خوب ہوتی ہی اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کی سی اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ فضیلت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کی اور صحیح یہہ ہے کہ ہر ایک ساتہہ شرطون معتبرہ اپنی کے بیچ محل اپنی کی فضل اور اکمل ہی یعنی اگر خرابیان اور فساد دین کا لوگون کی ساتہہ رہنی مین ہو اور کوئی اوسکا کہنا نمانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اوسکی تعلیم کی ہین اور جانتا ہے کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگونمین رہنا افضل ہے **ت** پس عبادت کرتی آنحضرت اوس غار مین اور تحنث نون اور ث مثلثہ سی یعنی عبادت کرنی کی ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین **ف** ع مراد روز و شب ہین اور خاص رات کو ذکر کیا اسلیی کہ مناسب ہے زیادہ ساتہہ خلوت کی اور متعدد کی جو قید لگائی مراد اوس سے قلت ہی اور بعضون نی کہا احتمال ہی یہہ کہ ہو کثرت اسلیی کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل **ت** عبادت کرتی اوس غار مین پہلی اسکی کہ مائل اور مشتاق ہون اپنی اہل کیطرف **ف** ع یعنی عبادت کرتی اور جبکہ گہر کی لوگون کی خبر لیتی اور ادای حقوق اونکی کی طرف دل کہنچتا گہر مین آتی اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ پہر آیا ہی جگہہ نزع کی **ت** اور توشہ لیجاتی واسطی عبادت کرنی راتون متعددہ کی پہر پہرتی طرف خدیجہ کی اور توشہ لیجاتی واسطی مانند مدت اون راتون کی **ف** ح ع حاصل یہہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ مین ہمیشہ سے حالت پر رہتی کہ جاتی عبادت کی لیی اور پہر آتی توشہ لینی کی لیی تاکہ خاطر جمع سی عبادت کرین اور اسمین اشارہ ہی اسطرف کہ لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کی اور مدت خلوت کی ایک مہینا تہا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تہا اور علما اختلاف رکہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوت سے تابع کسی شریعت کی اگلی شریعتون مین سے تہی یا اپنی عقل سی اچہا جانکر عمل کرتی تہی یا ہر شریعت مین سے جو کچہہ کہ اولی اور افضل پاتی کرتی اور اگر تابع شریعت کی تہی تو کس شریعت کی تہی مختار یہہ ہے کہ تابع دین ابراہیم کی تہی اور اسیلیی ایک روایت مین بجای تحنث کی تحنف ف سے آیا ہی یعنی عمل کرتی تہی دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہی اور ظاہر

یہہ ہے کہ جانب حق سے نور ہدایت کا حضرت کے دل مین آیا تھا اوس سے پسندیدہ جو نہین درگاہ الہی کے عمل مین لاتی تھی بغیر اتباع شریعت کی اور حکم عمل کی اور اسمین
ہے اختلاف کرتی ہین کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتھہ فکر کی تھا یا ذکر کی اور صحیح یہہ ہے کہ ساتھہ ذکر کی تھا نہ فکر کی ت یہان تک کہ آیا حضرت پر حق یعنی
وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اسحال مین کہ آنحضرت غار حرا مین تھی پس آیا آنحضرت کی پاس فرشتہ یعنی جبرئیل اور بعضون نی کہا اسرافیل پس کہا پڑہ یعنی کہا
پس کہا آنحضرت نی نہین مین پڑہ جانتا ف ع ح یعنی اچھی طرح نہین پڑہ جانتا یا شاید کہ یہہ بات نہایت حشمت اور دہشت سے تھی کہ بیچ دل آنحضرت کے دیکھنے فرشتہ کی
اور ہیبت مقام کی سے تھی اور یہہ کوئی نہ سمجھی کہ یہہ فرمایا آنحضرت نی اس سبب سے کہ حضرت امی تھی اور امی وہ ہے کہ پڑہ نجانی اسلیکی پڑہنا غیر کی پڑہانی اور تعلیم کرنی
سے ساتھہ امی ہونی کی منافات نہین رکہتا خصوصاً نہایت فصاحت والی سے بلکہ امی ہونا منافات لکہنی اور نامہ کی پڑہنی سے رکہتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا
کہ امی وہ ہے کہ لکہنا نجانی اور کتاب نپڑہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل نی صحیفہ حریر کا مرصع ساتھہ جواہر کی کہ آنحضرت کی ہاتہہ مین دیا اور کہا
پڑہو پس آنحضرت نی کہا نہین پڑہ سکتا مین اور اس کپڑی مین کچھ لکہا نہین دیکہتا مین کیا پڑہون اور یہہ معنی انسب و اظہر ہین مقصود مین واللہ اعلم ت فرمایا
آنحضرت نی پس پکڑا اوس فرشتی نی مجکو اور بہینچا مجکو یہان تک پہنچا وہ مجہسی مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتھہ پیش جیم اور زبر کی اور رفع اور نصب دال کی
آئی پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی جبرئیل مجہسی مشقت کو یعنی خوب بہینچا مجکو کہ مشقت اوٹہائی انہون نی اور جس صورت مین کہ رفع
ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی مشقت مجہسی نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اوٹہائی مینی اور یہہ بہینچنا تصرف کرنا تہا جبرئیل کا حضرت کی وجود شریف مین ساتھہ
داخل کرنی نور ملکوت اور وحی کی حضرت کی باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کی اوٹہانی کی ہون ت پہر چہوڑ دیا مجکو جبرئیل نی اور کہا کہ پڑہ پس کہا مینی کہ
نہین پڑہ سکتا مین فرمایا آنحضرت نی کہ پہر پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو دوسری بار یہان تک پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ پس کہا مینی نہین مین پڑہنی
والا پس پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو تیسری بار یہان تک پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ ساتھہ نام پروردگار اپنی کی کہ جس نی پیدا کیا ہی تجکو اور ہر چیز کو
ف ع ح یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سی چاہ کہ جس نی پیدا کیا ہی سب کچھہ اور وہ سب چیز پر قادر ہی اور یہہ دلیل صریح ہی اسپر کہ اول جو
قرآن سے اوترا ہی سورہ اقرا ہی اور یہی صواب ہے کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کی ہین اور بعضون نے کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اوتری ہی اور یہہ قول کچھ نہین
ہی کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ سورہ اقرا اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنی بعد منقطع ہونی وحی کی جو پہر وحی اوترنی لگی تو اول یہی
اوتری ہی اور یہہ حدیث دلیل اون لوگون کی ہی کہ جو کہتی ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جزء سورہ نہین ہے بلکہ فصل کیلیے اوتری ہی ت پیدا کیا انسان
کو جمی ہوی خون سے کہ رحم مین ہوتا ہی پڑہ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سے ہی وہ پروردگار کہ تعلیم کی بواسطہ قلم کی بہت علم ف ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہی
کہ سبب اور باعث نگاہ رکہنی تمام علمون اور آسمان کی کتابون کا ہی یا یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اوس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف
اس سے لکہی جاتی ہین اور صاحب کشاف نی کہا یہہ قلم اللہ تعالی کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب و غریب اس سے لکہی جاتی ہین ت سکہایا
انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تہا ف ع یعنی ممکن نہ تہا کہ اپنی قدرت سے معلوم کرسکی چیزین نو پیدا مکان اور زبان ہین اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سے
انسان کامل ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہوگا اسمین اشارہ طرف اس قول اللہ تعالی کی وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہری
ساتہہ ان آیتون کی پیغمبر خدا طرف مکہ کی العالمین کا کانپتا تہا دل آپکا یعنی بسبب تجلیات رعب کے کہ بیٹہا تہا آپکی دل مین پس آئی آنحضرت حضرت خدیجہ کی پاس
اور فرمایا دو بار تاکید کی لیی بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی ماری ڈر کی کہ اوڑہاو مجکو کپڑا پس اوڑہایا آپ کو کپڑا یہان تک کہ جاتا رہا اون سی ڈر اور اپنی حالت
اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہ کو اسحال مین کہ پہنچائی اونکو خبر اس ماجری کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ح نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک
ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونی کا بار نبوت کی اوٹہانی سی یا نہ صبر کرنی کا اوپر ایذاء قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا ت پس

کہا خدیجہ نے یہہ نگمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہو گا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کری گا اللہ تمکو کبہی اسلیئی کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی داروں سے یعنی اگرچہ وہ انقطاع کریں
تمسے اور سچ بولتی ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولیں تمسی یا جہٹلاویں تمکو اور بعضی روایتوں میں یہہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم
امانت کو ت اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو ف ح لفظ کل ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ثقل و گرانی اور بمعنی عیال کی بہی آتا ہی اسلیئی کہ خبرگیری اوسکی
گران ہوتی ہی پس معنی یہہ ہیں کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت کل کو یعنی جو کہ بہاری ہیں یعنی عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ وہ
چہوڑدیں تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفوں اور یتیموں اور بیواؤں وغیرہ پر نیز ت اور کماتی ہو مال خیر کی لیئی اور دیتی ہو محتاج
کو ف ح لفظ تکسب ساتہہ زبر ت کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہہ پیش ت کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب میں لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگوں
کو کہ اوس سے کسب و تجارت کریں اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہوں میں اور بعضی مراد معدوم سی فقیر رکہتی ہیں کہ میت کی حکم میں ہی کہ تصرف نہیں ہی
اوسکی لیئی یعنی فقیروں کو کسب میں لاتی ہو ساتہہ دینی مال کی اونکو ت اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثوں
حق کی ف ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سی
اور نوائب حق اسلیئی کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی اسراف اور غصب ایسی مانند نکی درماندہ تہو کہ مدد کرنی اوسمیں بری ہی اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ اچہی اخلاق
اور اچہی خصلتیں سبب سلامتی کی ہیں بلاؤں سے اور خرابی میں پڑنی سی اسلیئی دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضا نی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتہہ اچہی اخلاقوں
اور اچہی صفتوں کی اوپر نہ پہنچنی مکروہات کی دین اور دنیا میں اور اسمیں بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت
خدیجہ کی اور کیونکر نہو کہ مدت مدید تک آنحضرت کی خدمت میں رہیں اور اول جو حقیقت میں ایمان لائی ہیں یہی ہیں کسیکو انکی ساتہہ انکی صفت میں مشارکت
نہیں رضی اللہ تعالی عنہا اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی مونہہ پر بعض احوال میں کسی مصلحت کے لیئی جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ
جسکو حاصل ہو خوف کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اسمیں تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو تہا پسندیدہ اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشاء اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمیں تنبیہ ہی اسپر کہ یہہ صفات مذکورہ جبلی و خلقی تہیں حضرت کے
پہلی نبوت سی ت پہر لیگئیں آنحضرت کو خدیجہ طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ کی تہی ف ح اسلیئی کہ خدیجہ ہیں بیٹی خالد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی
کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہہ زبر واو اور را اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہو گئی تہی جاہلیت میں اور انجیل کا زبان عربی میں
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہو گئی تہی ت پس کہا خدیجہ نی ای میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہتیجی سی ف ح یعنی آنحضرت سی جو کہ کہتی ہیں اوسمیں یہہ
روش عرب کی ہی کہ محاورات میں ایک دوسرے کو بہتیجا اور چچا کہتی ہیں اور یہاں بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی کہ یہہ کہا خدیجہ
نی ازراہ تعظیم کی نہ ازراہ حقیقت کی ت پس کہا واسطی حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی خبر اوس چیز کی کہ دیکہی تہی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بہیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتہہ وحی کی ف ح ناموس وہ شخص کہ بہید جانتا
ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل ع کو ناموس کہتی تہی اور بعضوں نی کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتی اور حضرت موسی پر اوترنا
کہا نہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسی کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی اگرچہ ذکر عیسی کا مناسب تر تہا دین نصرانیت کی ت ای کاشکی
میں ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاشکی میں ہوتا زندہ یعنی اگرچہ نہوتا قوی اوسوقت کہ نکالیگی تجکو قوم تیری یعنی قرابتی تیری کفار
قریش تیری شہر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالینگی مجکو وہ کہا ورقہ نی ہاں نکالینگی تجکو اور سبب اسکا یہہ ہی کہ نہیں لایا کوئی شخص کبہی مانند
اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی ف ح اور ایک روایت میں آیا ہی الا اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافروں نی دشمن

رکہا اور رانہادی **ت** اور اگر پاوی مجکو دن تہارا یعنی ان دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تہاری قوم تمکو ایذا دی اور نکالی وطن سی تو مین زندہ ہون تو مدد کرونگا مین تہاری مدد خوب قوی پہر نہ دیر کی ورقہ نی کہ مر گئی **ف ح** جاننا چاہیے کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرت پر کچہہ خلاف نہین لیکن انکے صحابی ہونی مین خلاف ہی اگر یہہ واقعہ ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتدای حال مین ہے جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم **ت** اور منقطع ہوئی وحی **ف ع** یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہوئی وحی آنے موقوف ہوئی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چہہ مہینی تک اور بعضی اڑہائی مہینے تک اور شیخ ابن حجر نی کہا مراد تاخیر وحی سی درمیان اقرأ اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیل علیہ السلام کا نہین ہی بلکہ تاخیر اوترنی قرآن کی ہی جبرئیل علیہ السلام آتی ہتی لیکن قرآن نہین لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہہ تہی کہ جاتا رہی آنحضرت سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار **ت** دیرست کہ ولداریہا می لفرستاد ہانہ نوشت سلامی وکلامی لفرستاد **ت** انتہی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر اسکو یہان تک کہ غمگین ہوئی آنحضرت بیچ اوس چیز کی کہ پہنچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین جو غم پر **ف ح** یہہ کلام کسی راوی کا ہی راویوں حدیث کی سے کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب ہے یعنی مفعول مطلق کی کہ حزنا ہی **ت** غمگین ہوا اس سے آنحضرت ایسا غمگین ہونا کہ کسی صبح کو بسبب غم کی کئی بار ارادہ کیا گر پڑین اونچی پہاڑون کی چوٹیون پر **ف ح** یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالین اور ہلاک ہوجاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کی **ت** پس جب کہ پہنچتی اوپر پہاڑون کی تاکہ ڈالدی اپنی تئین پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لیے جبرئیل اور کہتی ای محمد بیشک تو رسول اللہ کا ہی حق **ف ع** یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتون سی امن مین رہیگا اور انجام کار تیرا بہہ ہے جو دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگر چہ محنت اور ابتلا درمیان مین آوی **ت** پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنی کی حضرت کی دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنی اضطراب سے

وعن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی قال فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجثثت منہ رعبا حتی ھویت الی الارض فجئت اھلی فقلت زملونی زملونی فزملونی فانزل اللہ تعالی یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ

اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز پہر حاصل ہونی اوسکی سی پی در پی فرمایا پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین مکہ مین پا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مینی ایک آواز آسمان سی پس اوٹہائی مینی نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ کہ آیا تہا میری پاس پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کی پس ڈرایا گیا مین اوس سے ڈرائی جانا یہان تک کہ گرا مین زمین پر پس آیا مین اپنے گہر والون کی پاس اور کہا مینی کپڑا اوڑہاؤ مجکو کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا اونہون نے مجکو پہر اوتارا اللہ تعالی نے یہہ آیت اے کپڑا اوڑہنیوالی اوٹہہ اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سے کفار کو اور بشارت دی مومنین کو طرح بطرح کی ثواب کے اور اپنی پروردگار ہی کو بڑا جان **ف** مدارک یعنی خاص کر اوسکو ساتہہ تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو ویسا بڑا نجان اور کہہ اوسوقت کہ پیش آوی تجکو اوسکی غیر سی کچہہ اللہ اکبر اور منقول ہی کہ جب یہہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نی اللہ اکبر پس تکبیر کہی خدیجہ نی اور خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہہ وحی ہی **ت** اور اپنی کپڑون کو پاک کر نجاست سی **ف ح** اور بعضون نی کہا مراد کپڑون سے صفتین نفس کی ہین اور پاک کرنا کنایہ ہی اجتناب رذایل سی **ت** اور پلیدی کو پس ترک کر **ف ع** یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اقتصار ہی راوی سی اسلیے کہ تتمہ اسکا یہہ ہی ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر **ت** پہر گرم ہوئی وحی یعنی پی در پی آنی لگی **ف** تفسیر مدارک مین جابر سی یہہ حدیث نقل کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ تہا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکہا مینی داہنی اور بائین اپنے پس نہ دیکہا مینی کچہہ پہر نظر کے

مینی اوپر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے پس ڈر امین اوسکی طرف سے پہر امین طرف خدیجہ کی اور کہا مینے کپڑا اوڑہا دو مجکو کپڑا اوڑہا دو مجکو پس کپڑا اوڑہا دیا خدیجہ نی پہر آئی جبرئیل اور کہا یا ایہا المدثر الخ **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ حَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ حارث بیٹی ہشام کی نی کہ بہائی ابو جہل کا ہی اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپ کو وحی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی کبہی آتی ہی میرے پاس وحی مانند آواز گہنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتہہ آواز گہنٹال کے اور یہہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجہپر **ف** ع یعنی سمجہنی مقصود مین ایسی کہ سمجہنا معنی کا اوس کلام سی کہ مانند گہنٹال کی ہی زیادہ مشکل ہی سمجہنی کلام ایک مرد کی سی ساتہہ خطاب کرنی و معہود کی **ت** پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اسحال مین کہ تحقیق مین یاد رکہتا ہون اوسچیز کو کہ کہا فرشتہ نی اور کبہی کبہی صورۃ پکڑتا ہی میرے لیی فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسی کہ مشہور ہے کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کے آتی تہی پس کلام کرتا ہی مجہہ سے فرشتہ پس یاد رکہتا ہون مین اوسچیز کو کہ کہا **ف** ح کہا ہی علمائی کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت شرط ہی اور یہان دو طریق پر تہی کبہی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تہی اور آنحضرت کو بشریت سی غائب کرتی تہی یہہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبہی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تہی اور جبرئیل متصف ساتہہ وصف بشریت کی ہوتی تہی اور یہہ قسم دوسری ہی اور پہلی وس تقدیر پر ہے کہ صلصلہ آواز وحی کی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت حدیث کی سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تہی اور حکمت اس آواز کی پہلی ہونیمین یہہ ہے کہ تا آنحضرت کو اوسطرف متوجہ کریں اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جائی واسطے سننی کی لیی اور اوسمین غیر وحی کی لیی جگہہ نرہی اور وہ سخت تر تہی واسطی جمع کرلی فکر کی اور توجہ کی اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم **ت** کہا عائشہ نی اور البتہ دیکہا مینی حضرت کو کہ اوترتی تہی اونپر وحی بیچ دن نہایت سردی کی پس منقطع ہوئی وحی حضرت سی اسحال مین کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تہی پسینا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ یہہ بات قسم اول مین ہوتی تہی اور ہو سکتا ہی کہ دوسری قسم مین بہی یہہ بات پیش آتی ہو **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَاْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا اونی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جوقت اوتاری جاتی اونپر وحی غمگین کیی جاتی بسبب شدت اوسکی **ف** ع معنی یہہ ہین کہ حضرت ہوتی تہی بسبب نہایت اہتمام یاد رکہنی وحی کی مانند اوس شخص کی کہ گہیر لی اوسکو غم اور اسلیی فرمایا اللہ تعالی نی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تہا کہ وحی مین شدت اور وعید بہی ہوتی تہی پس بلحاظ امت کی حضرت کو غم ہوتا تہا کہ کہیں یہہ مستحق اسکی نہون **ت** اور متغیر ہو جاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اترتی وحی حضرت پر جہکاتی آپ سر اپنا اور جہکاتی آپکی اصحاب بہی سر اپنا پس جب کہ منقطع ہوتی وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سے اوٹہاتی سر اپنا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی اور صحابہ بہی اوٹہاتی اور سر جہکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنی حال آنحضرت کی تہا اونمین یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ

لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُوْ لَهَبٍ وَّقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوسی جبکہ اوتری یہہ آیت اور ڈرا تو عذاب خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلی آنحضرت یہانتک کہ چڑہے اوپر پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتی تہی قریش کی قبیلونکو نام بنام اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتی تہی قریش کے بطنون کو یہانتک کہ جمع ہوے سب قبیلے اور بطون پس ہو امرد انکی مردونمین سے جب نہ طاقت رکہتا کہ آپ باہر نکلی یعنی بسبب کسی عذر کے بہیج دیتا تہا کسیکو اپنی طرف سے تاکہ دیکہی کیا ہی یہہ پکارنا اور کس لیے ہی اور کیا غرض ہے پس آیا ابولہب چچا حضرت کا تہا اور قریش ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر خبر دون مین تمکو کہ سوار نکلی ہین اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ سوار نکلی ہین جنگل مین یعنے کہ اس حال مین کہ چاہتی ہین وہ سوار یہہ کہ یکا یک آن پڑین تمپر غارت اور ہلاک کرنی کی لیے یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانوگی مجکو اس خبر دینی مین کہا اونہون نی ہان سچا جانینگی نہین تجربہ کیا ہمنی تمپر مگر سچ کا فرمایا حضرت نے پس بلاشبہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگی عذاب سخت کی یعنے ڈراتا ہون کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہی دنیا مین یا عقبی مین کہا ابولہب نے نقصان اور ہلاک ہو تجکو کیا اسلیے جمع کیا تہا تو نے ہمکو پس اوتری سورہ تبت یدا ابی لہب وتب یعنے ہلاک ہو جیو ابولہب و رہلاک ہوا وہ **ف** ع لفظ ید از اید ہی یا مراد دونون ہاتون سے ہی ذات وکی سلیکی اکثر کام آدمی کی ہاتون سے ہوتی ہین اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ابولہب نے اپنی دونون ہاتون مین تہہ لیا اور آنحضرت کی طرف پہینکی **ت** نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلٰى جَزُوْرِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا إِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سے کہ کہا اوس وقت کہ آنحضرت نماز پڑہتی تہی نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی اپنی اپنی مجلسون مین یعنی گرد کعبہ کے ناگہان کہا ایک کہنی والی نی **ف** ح یعنی ابو جہل نے اور بخاری کی روایت مین اتنا زیادہ کیا ہی کہ کہا کہنی والے نی الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہین دیکہتی ہو اس ریاکار کو یعنی آنحضرت کی حق مین یہہ بات کہی **ت** کون تم مین کہڑا ہو اور جاوے طرف اونٹ کی کہ ذبح کیا گیا ہی فلانی کی اولاد مین یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ مین پس قصد کری طرف نجاست اوسکی کہ اوجہ مین ہو اور طرف خون اوسکی اور پوست اوسکی کہ جس مین بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہی پہر رہنی دے اوسکو یعنے اون چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرت رکہدی اوسکو درمیان دونون شانون آنحضرت کی پس اوٹہا اور گیا طرف اوسکے بدبخت

کرڈال دی گئین بدبخت ترین اونکا عقبہ بن ابی معیط تہا یا ابوجہل پس جب کہ سجدہ کیا آنحضرت نی رکہدیا اوسچیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرت کی اور ٹہیری رہی آنحضرت سجدہ کی حالت مین پس ہنسی وہ مشرک یہان تک کہ جہک گئی بعض اونکی اوپر بعض کی مارے ہنسی کی یعنی اسبات سے خوش ہوی اور مارے ہنسی کی ایک دوسری پر گرگر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کی یعنی اور خبر کی یعنی اونکو اس ماجری کی کہتی ہین کہ وہ ابن مسعود تہی پس آئین حضرت فاطمہ دوڑتی ہوی اور ٹہیری رہی آنحضرت سجدی مین یہانتک کہ ڈالدیا حضرت فاطمہ نی اوسکو حضرت پر سی **ف** ع اور حضرت فاطمہ اون دنون صغیر سن تہین اسلیکہ وہ پیدا ہوئین تہین اوسحال مین کہ عمر حضرت کے اکتالیس برس کی تہی **ت** اور متوجہ ہوئین فاطمہ رض اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین **ف** ح اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ رض کی باوجود صغیر سن کی مونہہ در مونہہ اونکو برا کہا اور اونکو مجال مقابلہ کی اوسی نہوی **ت** پس جب پڑہ چکی نماز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور عذاب کر اونکو تین بار یہہ دعا کی اور تہی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتی اور پکارتی خدا تعالیٰ کو تو دعا کرتی تین بار اور جب سوال کرتی یعنی طلب کرتی کچہہ اللہ تعالیٰ سی تو سوال کرتی تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بددعا کرنی کی خاص کر اون اشقیا پر کہ شقی ازلی تہی بددعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہی ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ ابن ربیعہ کو کہ دونون بہائی تہی اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ ابن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو **ف** ح یہہ اشقیا تہی سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرت نی انکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی پہنچا سزای عمل کو پہنچی **بیت** لطف حق گرچہ مواسا ہا کند ٭ لیک چون از حد بشد رسوا کند **ت** کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ راوی اس حدیث کی ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکہا مینی ان کفار مذکور کو ہلاک ہوی اور زمین پر پڑی ہوئی روز جنگ بدر کی پہر کہینچی گئی اور ڈالی گئی کوئی مین کہ کنوا بدر کا تہا پہر فرمایا رسول خدا نی لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئین مین ڈالی گئی **ف** ح ع اور خطاب کیا آنحضرت نی اونکو کہ ہمنی وعدہ خدا کا سچ پایا تمنی بہی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا کتاب الجہاد مین گذرا اور مارے جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالی جانا کوئین مین باعتبار اکثر کی ہی ورنہ کہتی ہین کہ عمارہ ابن ولید بدر مین نہ تہا بلکہ حبشہ مین مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پہرنی کی بدر سی اور امیہ بن خلف بسبب جرجانی اور بہاری ہو جانی اوسکی کنوئین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ یہہ کتب سیر مین مذکور ہی اور جاننا چاہیی کی اس حدیث مین اشکال کرتی ہین کہ آنحضرت کیونکر نماز مین مشغول رہی باوجود یعنی نجاست کے پشت شریف پر اور جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ تہا یہہ فعل اوس سی پہلے حرام ہوئی خون وغیرہ اور ذبح کسی ہوی مشرک کی پس نہ باطل ہوئی نماز اوس سے جیسے شراب کہ جائی تہی پہلی کہ پہلی حرام ہوئی اوسکی اور نماز اوس سے پڑہی تہی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ تحقیق کہا عائشہ نی یا رسول اللہ کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہوا حد کی دن سے **ف** ح جنگ احد مین بہت سختیان آنحضرت کو پہنچین تہین چنانچہ حدیث آئندہ مین بیان اونکا آتا ہی **ت** پس فرمایا آنحضرت نی البتہ تحقیق دیکہا مینی تیری قوم سی وہ کچہہ کہ وہ اشد ہی روز احد سے اور تہی وہ چیز کہ دیکہی مینی اونسی تمام عمر مین **ف** ح عقبہ زیرو سے راہ درمیان

پہاڑ کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد عقبہ سے وہ مکان ہے کہ منا میں ہے اور جمرہ اوسکی طرف مضاف ہے اور اوسکو جمرۃ العقبہ کہتے ہین جیسے کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت موسم
حج مین وہان کہڑے ہوتے اور قبیلون کو اسلام کیطرف بلایا جیسے کہ عادت شریف حضرت کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتے تہے یعنی لوگونکو رغبت
اسلام اور اچہے کامونکی دلاتے تہے اور عذاب اور بری کامون سے ڈراتے اور آنحضرت وہان سے طرف قبیلہ ثقیف کی گئے اور ابن عبد یالیل بن کلال کو بہی
کہ ثقیف کی سردارون مین سے تہا دعوت کی جیسے کہ فرمایا **ت** اوس وقت کہ پیش کیا مینے اپنی نفس کو اوپر بیٹے عبد یالیل بیٹے کلال کی پس نہ جواب دیا مجکو طرف
اوس چیز کی کہ چاہا مینے **ف** ح یعنی قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہان کی جاہلون اور نادانون نے ایذا مین دی آنحضرت کو اور پتہر مارے اور خون آلودہ کیا
سـ ز در اغیار وازدیوار سنگ یارے بار دیہ بلائے در دمندان از در و دیوارے بار دت پس چلا مین اسحال مین کہ مین غمگین تہا اوپر جہت اپنی
کی یعنی چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اوس غم اور صعوبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن
ثعالب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے کہ وہان میقات اہل نجد کی ہے اور اوسکو قرن منازل بہی کہتے ہین پس اوٹہایا مینے سر اپنا پس ناگہان ہو مین نیچے ایک ابر
کہ تحقیق سایہ کی ہوئے مجکو یعنی زیادہ عادت سے پس دیکہا مینے پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیل تہے پس پکارا مجکو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ تعالی نے
سنا قول تیری قوم کا اور سنا اوس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہے تمہارے پاس پہاڑونکی فرشتے کو کہ پہاڑ روی زمین
کی حوالہ اوسکی ہین تاکہ حکم کرو تم اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنی عذاب ہلاکت اور دبا دینا اونکا درمیان پہاڑونکی فرمایا آنحضرت نے
پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نے یعنی مانند یا ایہا النبی یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجہپر پہر کہا اوسنے اے محمد بلاشبہ اللہ تعالی نے تحقیق سنا قول
تمہاری قوم کا اور مین فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہے مجکو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتہہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہہ کہ چاہو
اور فرماؤ کرونمین اگر چاہو تم یہہ کہ ڈہانک دون مین انپر دونون پہاڑونکو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون **ف** ح اخشبین خ معجمہ اور شین معجمہ سے نام دو پہاڑ
کا ہے کہ مکہ اونکی درمیان مین بستا ہے **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہین چاہتا مین ہلاکت انکی بلکہ امیدوار ہون یہہ کہ نکالی اللہ تعالی انکی
پشتون سے اون لوگون کو کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت
الدم عنہ یقول کیف یفلح قوم شجوا راس نبیہم وکسروا رباعیتہ رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون مین سے کہ اونکو رباعیہ کہتے ہین روز احد کی **ف** ح رباعیہ رے کی زبر اور تخفیف بے سے اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ
درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچے **ش** نیچے کا دانت داہنی طرف کا ٹوٹا تہا اور نیچے کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہہ
معنے نہین ہین کہ جڑ سے اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا واک ہوگیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سے جدا ہوگیا تہا اور یہہ ٹوٹنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کی ہاتہہ سے
ہوا کہ جو بہائی تہا سعد ابن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونی مین اختلاف ہے اور اوسکی اولاد مین سے جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ ہوتا
اوسکا دانت آگیکا گر پڑتا تہا **ت** اور زخم پہنچایا گیا حضرت کی سر مبارک مین **ف** ح اور بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہے کہ ایک کنکر
پہاڑ سے نیچے آپڑے اور حضرت کی زخمی کرنی والی کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اور بہی صدمے حضرت کو پہنچے کہ کافرون نے میدان مین گڑہے کہودے
تہے آنحضرت کا گہوڑا ایک گڑہے مین گر پڑا پس طلحہ ابن عبید اللہ آئے اور آنحضرت کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نے اوجب طلحہ یعنی واجب کے طلحہ نے
اپنی لیے بہشت اور دو کڑیان خود کی کہ سر مبارک پر تہا رخسارہ شریف مین بیٹہہ گئین ایسی بیٹہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنی دانتون سے اونکو کہینچا
اور سب دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جسنے خون چوسا واجب ہوا اوسکی لیے جنت **ت** پس شروع

کیا آنحضرت صلی کو پونچھتی تہی خون پنچسی اور فرماتی تہی کیونکر چہٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنی نبی کا سر اور توڑی دانت اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح اور آیا ہی کہ حضرت علی رضہ اپنی سپر میں پانی لائی اور فاطمہ زہرا رضنی بوری کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک میں بہرا اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ جب آنحضرت نی دعا مین کچھہ تغیر کی بحکم شریعت کی راہ پائی یہہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شئی او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہہ بہی آیا ہی کہ آنحضرت خون پاک کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے زمین پر پڑیگا تو اوترے گا انپر عذاب آسمان سی اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہی کہ حضرت کے چہرہ مبارک پر روز احد کی ستر ضرب تلوار کی لگیں لیکن بچایا اونکو اللہ تعالی نی اون ضربونکی صدمونسی **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ متفق علیہ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت ہو غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتھہ پیغمبر اپنی کی اشارہ کرتی تہی آنحضرت ساتھہ اس فعل کیطرف دانتوں اپنی کی اور توڑ ڈالی اونکی یعنی دانتوں سی اور فرمایا سخت ہے غضب خدا کا اوس شخص پر کہ قتل کری اوسکو رسول خدا کا راہ خدا میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح احتراز کیا قتل ہونی سی حد اور قصاص میں کہ وہ ایسا نہیں ہے اور مراد رسول خدا سی یا تو ذات شریف آپکی ہی یا ہر پیغمبر اسلیی کہ مارنا پیغمبر کا حق ہی اور جگہہ اشتباہ کی نہیں پس مقتول اوسکا واجب القتل اور دوزخی ہی بلا شبہہ **وھذا الباب خال عن الفصل الثانی** اور یہہ باب خالی ہی دوسری فصل سے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن یحیی ابن ابی کثیر قال سألت ابا سلمۃ بن عبد الرحمن عن اول ما نزل من القرآن قال یا ایہا المدثر قلت یقولون اقرأ باسم ربک قال ابو سلمۃ سألت جابرا عن ذلک وقلت لہ مثل الذی قلت لی فقال لی جابر لا احدثک الا بما حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جاورت بحراء شہرا فلما قضیت جواری ہبطت فنودیت فنظرت عن یمینی فلم ار شیئا ونظرت عن شمالی فلم ار شیئا ونظرت عن خلفی فلم ار شیئا فرفعت راسی فرایت شیئا فاتیت خدیجۃ فقلت دثرونی فدثرونی وصبوا علی ماء باردا فنزلت یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر وذلک قبل ان تفرض الصلوۃ متفق علیہ** روایت ہی یحیی ابن کثیر سی کہ کہا پوچہا مینی ابو سلمہ بیٹی عبد الرحمن بیٹی عوف کے سی کہ وہ بڑی تابعین اور مشاہیر علما اور فقہای سبعہ میں سی ہیں کہ پہلی کیا چیز نازل کیگئی ہی قرآن میں کہا یا ایہا المدثر **ف** ع ح یہان شبہہ ہوا ہی حال راوی پر بسبب بیان کی پہلی کو اول جو اوتری ہی اقرأ باسم ہی اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونی وحی کی اوتری ہی جیسی کہ عائشہ رضہ کی حدیث میں مفصل ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہی یعنی بعد فترۃ وحی کی جو پہلی اوتری یہہ ہے یا شاید حدیث کی راوی نی مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرأ کی اوترنی کو **ت** کہا یحیی نی کہ کہا مینی کہتی ہیں یعنی جمہور یا بعضی علما کہ اقرأ باسم ربک اول اوتری ہی کہا ابو سلمہ نی کہ پوچہا مینی جابر سی حال اسکا یعنی مثل سوال تیری کی اور اونہوں نی بہی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ مینی کہا اور کہا مینی اونسی مانند اوس چیز کی کہ کہا تونی یعنی یہہ کہ کہتی ہیں اول اقرأ باسم اوتری ہی پس کہا واسطی میری جابر نی کہ نہیں حدیث بیان کرتا ہوں میں تم سی مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہی ہم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حضرت نی کہ خلوت اور اعتکاف کیا مینی حرا میں یعنی مہینی بہر پس جب کہ پوری کرچکا میں خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا میں پہاڑ سی پس پکارا گیا میں پس دیکہا مینی داہنی اپنی دیکہا مینی کچھہ اور دیکہا بائین اپنی پس نہ دیکہا مینی کچھہ اور دیکہا مینی پیچھی اپنی پس نہ دیکہا مینی کچھہ پس اوٹہایا مینی سر اپنا اور دیکہا مینی اوپر کی جانب پس دیکہا مینی کچھہ یعنی فرشتہ **ف** ع اور راوی پکڑا جابر سی کہ اونہوں نی سنا آنحضرت سی حدیث بیان فرماتی فترۃ وحی سی فرمایا پس اوس وقت کہ میں چلتا تہا سنی مینی ایک آواز آسمان سی پس اوپر اوٹہائی مینی نظر اپنی پس ناگہاں وہ فرشتہ تہا کہ آیا تہا میری پاس کوہ حرا میں اخیر حدیث تک بیان کیا پس وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول

اضافی ہی ت پس آیا مین خدیجہ کی پاس اور کہا اپنی یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجھہ مین سرایت کیا تہا کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا مجکو اور ڈالا مجہہ پر پانی
پانی کا بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری یہہ سورۃ ای کپڑا اوڑہنیوالی کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑے پاک کر اور ناپاکی کو
چہوڑ مراد اوسے یہہ یعنی اوترنا سورۂ مدثر کا تہا پہلی اس سے کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنی سورہ فاتحہ کی ت نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی

باب علامات النبوة

باب ہے نبوت کی علامتوں مین ف ح علامت اور معلم زبر سی اور علم عین اور لام کی زبر سی
اصل مین نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سر پر رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضایل
اور شمایل اور افعال اور احوال آنحضرت کی کہ عاقل غرابت رکہنی والا جو انمین نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور
احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہے کہ تمام معجزی نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہہ معلوم نہوا کہ مولف
نی جو دو باب جدا کئی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہے اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزونکی باوجودیکہ
دونون باب مین خوارق ہی ذکر کی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی اپنی ظاہر نہین ہوتی

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاه جبريل وهو يلعب مع الغلمان فاخذه فصرعه فشق عن قلبه فاستخرج منه علقة فقال هذا حظ الشيطان منك ثم غسله في طست من ذهب بماء زمزم ثم لامه واعاده في مكانه وجاء الغلمان يسعون الى امه يعني ظئره فقالوا ان محمدا قد قتل فاستقبلوه وهو منتقع اللون قال انس فكنت ارى اثر المخيط في صدره رواه مسلم روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل
اسحالیکہ آنحضرت کہیلتی تہی ساتہہ لڑکون کی ف ح یعنی تہی اونکی درمیان مین اور یہہ اوسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کے پاس تہے کہ دایہ آپکی ہین ت پس پکڑا آپکو
جبرئیل نے اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپکے دل کی جانب سے اور نکالا اونکی ہلکین ساعۃ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی فاستخرج منہ علقۃ یعنی
لفظ واستخرج زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سے چیرا اور دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سے ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی معاصی
اور گناہونکی ت پس کہا جبرئیل نی کہ یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی پہنچا اوسکو اگر ممکن ہوتا تیری ساتہہ پہر دہویا آپکے دل کو سونی کی لگن مین
زمزم کی پانی سی ف ع یعنی واسطی تعظیم وتکریم حضرت کی اور استعمال سونی کا کہ دنیا مین منع کیا ہی واسطے امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی ظروف
ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی احوال سی ہے علاوہ یہہ کہ آنحضرت نی اوسکو استعمال
نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب
پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سے ہوتا تو اوس سے قلب مبارک دہوتی لیکن اسمین شک نہین ہے کہ جو پانی نکلا تہا جوش مارکر آنحضرت
کی انگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی اثر دست مبارک کی سی اور پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی
ت پہر ملایا اور درست کیا جبرئیل نی اوس جگہہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہہ دیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دل کو رکہا اور پہر درست کیا سینہ مبارک
اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہہ آنحضرت کی دوڑتی ہوی آنحضرت کی ماں کی پاس مراد رکہتا ہی انس ماں سی دایہ آنحضرت کی کہ دودہ پلاتی تہی پس کہا اون
لڑکون نی کہ محمد تحقیق قتل کئی گئی پس آئی لوگ آنحضرت کی پاس یعنی متوجہ ہوی کچہہ لوگ دایہ کی قوم مین سے طرف حضرت کی پس دیکہا آپکو اسحالیکہ رنگ
متغیر ہی کہا انس نے کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینے کا آنحضرت کی سینہ مبارک مین ف ع ح اور یہہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل کی ہین
کہ واجب ہی تسلیم کرنا انکا اور نہ تعرض کری ساتہہ تاویل کی بطریق مجاز کی اسلیے کہ کچہہ ضرورت اسکی نہین ہے کیونکہ یہہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت

قادر کی سی اور حکمت اسمین یہہ ہے کہ حضرت ہو گئی سبب اسکے مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنی وحی کی لیے اور راہ نیا دین طرف حضرت کی وسوسی نفس کے اور منقطع ہو جاوے طمع شیطان کی آپکے غافل کرنی سی جیسے کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکے قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیے کہ چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلی تو صغر سن مین دایہ حلیمہ کے پاس دوسرے دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونی کی چوتھی شب معراج مین جس وقت کہ جبرئیل حضرت کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہی آئمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دھونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کی لیے تہا یا اور پیغمبرونکی لیے بہی واقع ہوا اور ابن عباس سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کی آیا ہی کہ کہا اوسمین ایک طشت تہا کہ دہوئی گئی تہی وسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلام علیہم اجمعین کے یت نقل کی یہہ مسلم نی **وعن جابر بن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الآن رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہ مین البتہ پہچانتا ہون ایک پتہر کو مکہ مین تہا کہ سلام کرتا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلے اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو اب نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع کہا بعضون نی کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہوسکتا ہی یہہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتہہ زقاق الحجر کی گذر میان مین مسجد اور گہر خدیجہ رض کی اور حضرت عائشہ سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جب لائی میرے پاس جبرئیل ع رسالت تو نہین گذرتا تہا مین کسی پتہر درخت پر مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ **وعن انس قال ان اھل مکۃ سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم آیۃ فاراھم القمر شقتین حتی رأوا حراء بینھما متفق علیہ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق مکہ کی کافرون نی سوال کیا آنحضرت سے کہ دکہاوین اونکو معجزہ کہ نشان آپکے سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکڑی یعنی ساتہہ اشارہ دست مبارک کے یہان تک دیکہا اونہون نی پہاڑ حرا کو درمیان دونو ٹکڑو کی یعنی اسطرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچی پہاڑ کی جیسے کہ آتا ہی ذکر اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابن مسعود قال انشق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا متفق علیہ** اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرت کی زمانہ مین دو ٹکڑی ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک ٹکڑا نیچی پہاڑ کی یعنی دونون ٹکڑی جدا ہوے اور ایک دن دونو نکا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچی کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کافرونکو گواہی دو میری نبوۃ پر یا میرے معجزہ پر **ف** ع اور بعضون نی کہا معنی اسکی ہین حاضر ہوا اور دیکہو بموجب پہلے معنی کی اشہدوا مشتق ہی شہادت سے اور بموجب دوسری کی شہود سی اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہے آنحضرت کی لیے اور روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت کیا ہی اون سے جم غفیر نی ائمہ حدیث سی اور علامہ ابن سبکی نی بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میرے نزدیک یہہ ہے کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت طرق سی کہ شبہہ کو اوسمین بالکل جگہہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع رکہتی ہین کہ مراد آیۃ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کی معجزہ سی واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضی بدعتیون فلسفیون نی باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلکیات مین محال ہے اور یہہ نہین جانتی ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیے ہوے اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہی کہ اونکو لپیٹیگا روز قیامت کے اور بعضی ملحدون نی کہا ہی کہ اگر یہہ واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتی اور تمام اہل زمین اسکے دیکہنی مین شریک ہوتی اور دیکہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ اہل متواتر اوسکو نقل کرتی جواب اسکا یہہ ہے کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نے اونہین کو دیکہا دیا اور مقصود اس معجزہ سی دکہانا اور الزام دینا اونکا تہا اور یہہ بہی رات مین تہا اور ایک لحظہ سی زیادہ نہ تہا اور لوگ سوتی تہی اور ہوسکتا ہی کہ چاند اوسوقت بیچ ایسے بعضی منازل کی تہا کہ بعضی اہل افاق کو ظاہر ہوا اور بعضون کو

تہا جیسے کہ خسوف کو بعضے شہر دن والے باقی ہین اور بعضے نہیں باین ہمہ روایتوں مین آیا ہی کہ مسافر کہ اطراف زمین سے وہان پہنچے خبر دی اونہون نے شفق
سرخ کی اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہی بیچ شبہ اور کتابون سیر اور تواریخ کی اوس سے بہری ہوئین گو کہ کافر اور منکر نقل نکرین اور منکر ہون کچہہ ضرر نہیں **ت**
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی هریرة قال قال ابوجهل هل یعفر محمد وجهه بین اظهرکم فقیل نعم فقال واللات
والعزی لئن رایته یفعل ذلك لاطأن علی رقبته فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی زعم لیطأ علی
رقبته فما فجئهم منه الا وهو ینکص علی عقبیه ویتقی بیدیه فقیل له ما لك فقال ان بینی و
بینه لخندقا من نار وهولا واجنحة فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لو دنا منی لاختطفته الملئکة عضوا عضوا رواه مسلم
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اوسنے کہ کہا ابوجہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمد اپنے مونہہ کو درمیان تمہارے یعنی نماز پڑہتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہان
پہر کہا ابوجہل نے قسم ہی لات اور عزی کی اگر دیکہونگا مین اوسکو کرتا ہی یہہ یعنے سجدہ تو البتہ روندونگا مین اوسکی گردن پس آیا ابوجہل آنحضرت کے پاس حالیکہ
کہ آپ نماز پڑہتے تہے قصد کیا اوس نے کہ پانون رکہے آپکے گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کے پاس ہٹتا جاتا حضرت کی طرف سے مگر اسحالمین کہ ہٹتا لگا اپنی
ایڑیون پر اور بچاتا تہا ساتہہ دونون ہاتون اپنے کے یعنی جب آیا پہر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا گویا کوئی آفت اوسکو پہنچتی ہی اور وہ بچے دونون ہاتون سے
اوسکو روکتا ہی پس کہا گیا اوسکو کیا ہی واسطے تیرے اور کیا کرتا ہی کہ اولٹا پہرتا ہی اور اپنے ہاتہہ سے کچہہ روکتا ہی پس کہا ابوجہل نے درمیان
میرے اور درمیان حضرت کے ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید اور بازو ہین یعنی فرشتے ہین کہ محافظ تہے حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجہسے تو البتہ اوچک لیجاتے اوسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کرکے یعنی ہر فرشتہ اوچک لیجاتا ایک ایک عضو اوسکے اعضا مین سے
نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عدی بن حاتم قال بینا انا عند النبی صلی الله علیه وسلم اذ اتاه رجل فشکا الیه
الفاقة ثم اتاه الاخر فشکا الیه قطع السبیل فقال یا عدی هل رأیت الحیرة فان طالت بك حیوة فلترین الظعینة
ترتحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة لا تخاف احدا الا الله ولئن طالت بك حیوة لتفتحن کنوز کسری ولئن طالت
بك حیوة لترین الرجل یخرج ملأ کفه من ذهب او فضة یطلب من یقبله فلا یجد احدا یقبله منه ولیلقین الله
احدکم یوم یلقاه ولیس بینه وبینه ترجمان یترجم له فلیقولن الم ابعث الیك رسولا فیبلغك
فیقول بلی فیقول الم اعطك مالا وافضل علیك فیقول بلی فینظر عن یمینه فلا یری الا جهنم وینظر
عن یساره فلا یری الا جهنم اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم یجد فبکلمة طیبة قال عدی فرأیت
الظعینة ترتحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة لا تخاف الا الله وکنت فیمن افتتح کنوز کسری بن هرمز
ولئن طالت بکم حیوة لترون ما قال النبی ابو القاسم صلی الله علیه وسلم یخرج ملأ کفه رواه البخاری
اور روایت ہی عدی ابن حاتم سے کہا اوسوقت کہ مین تہا نزدیک آنحضرت کے کہ ناگہان آیا اونکے پاس ایک شخص پس شکایت کی اوسنے طرف حضرت کے فاقہ
اور محتاجگی کی پہر آیا حضرت کے پاس ایک دوسرا شخص پس شکایت کی طرف حضرت کے راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہی راہون مین یعنی بسبب قزاقونکی پس فرمایا آنحضرت نے اے عدی
کیا دیکہا تو نے حیرہ **ف ع** لفظ حیرہ ساتہہ زیر ح مہملہ کی اور جزم ی کی نام ایک قدیم شہر کا ہی نواح کوفہ مین اور محلہ مشہور ہی نیشاپور مین اور ظاہر یہہ ہی
کہ مراد یہان شہر مذکور ہی **ت** پس اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی پس البتہ دیکہیگا تو عورت سفر کرنیوالے کو اور بعضون نے کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کریگی

حیرہ سی تا طواف کری خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈریگی کسی سی سوای خدا کی **ف** ح یہہ بات اوس شخص کے جواب مین فرمائی کہ گلہ راہ زنی کا کیا تہا اور یہہ جواب اوس شخص کے کہ شکایت فقر وفاقہ کی کی تہی آگی کی بات فرمائی اور خطاب تو جانب عدی ابن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہی فرمایا تا سب صحابہ یہہ بشارت سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دونونکا حاصل ہوجاوی پہر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہہ فراخی اور تونگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی مصارف خیر مین **ت** اور اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی البتہ کہولیجاوین گی خزانہ کسری بن ہرمز بادشاہ فارس کی یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتہہ لگین گے اور تقسیم ہونگی مسلمانون مین اور اگر دراز ہوی ساتہہ تیری زندگانی تو البتہ دیکہی گا تو آدمی شخص کو کہ نکالیگا بہر مٹہی سونی یا چاندی سی ڈہونڈہی گا اوس شخص کو یعنی فقرا کو ان مین سی کہ قبول کری اوسکو پس نپا دی گا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سے **ف** ح بسبب نہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیے ہوتا ہی جب حاجت ہی نہوی تو سونا چاندی کس کام آوی اور کہا ہی علمائی کہ یہہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کے ہوگا جیسی کی حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ باب نزول عیسی کی گذرا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی ہی وجود مین آیا تہا اور جزم کیا ہی بیہقی نی اسی معنی کو اور چونکہ خوش خبری دی آنحضرت نی وسعت رزق و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کہ شان مقام نبوت کی ہی پس فرمایا **ت** اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ایک تمہارا اوسدن کہ ملاقات کریگا اوس سے یعنی روز قیامت کی اسحال مین کہ نہین ہونی کا درمیان اوسکی اور درمیان اللہ کے کوئی شخص مترجم کہ بیان کری وہلی اوسکی **ف** ح ع لفظ ترجمان ساتہہ زبر ت اور پیش جیم کی اور ساتہہ زبر دونون کی درمیان پیش دونوکی وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسری زبان مین جسکو دو بہاشیا کہتی ہین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین کوئی دو بہاشیا نہین ہونی کا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ **ت** پس البتہ فرماوی گا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مینی طرف تیری رسول تا کہ پہنچاوی تجکو احکام دین اور خبر قیامت کی آنی کی پس کہی گا ہان بہیجا تہا تونی رسول پس فرما دی گا اللہ تعالی کیا نہین دیا مینی تجکو مال اور کیا نہین احسان و انعام کیا مینی تجہپر **ف** ع یہہ استفہام تقریر کی لیے ہی یعنی دیا مینی تجکو مال و انعام کیا مینی تجہپر کمال و قدرت دیکے مینی تجکو اوسکی خرچ کرنی پر اور فائدہ اوٹہانی پر اوس سے اور صرف کرنی پر اوپر اہل استحقاق کی **ت** پس کہی گا بندہ ہان دیا تہا تونی مال اور احسان کیا تونی مجہپر پس دیکہی گا وہ شخص داہنی طرف اپنی پس نہین دیکہی گا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کے اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکہی گا مگر دوزخ **ف** ع یعنی بسبب کرنی برائیون کی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دونو کنایہ ہین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سے مگر ساتہہ گذرنیکی اوسپر سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیے فرمایا **ت** کہ بچو آگ دوزخ سی اپنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتہہ ٹکڑی کہجور کی ہو پس جو شخص کہ نپاوی ٹکڑا کہجور کا پس بچی ساتہہ کلام خوب اور نرم کی کہ سائل کو کہی اور لوگون کو تاوہ خوش ہون بشرطیکہ اوسمین مداہنت نہو کہا عدی نی پس دیکہی مینی عورت سفر کرنی والی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیرہ سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے یعنی جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور تہا مین بیچ اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسری بیٹی ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتہہ تمہاری زندگانی تو البتہ دیکہوگی اوس چیز کو کہ کہا ہی پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈیگا اوس شخص کو کہ قبول کری **ف** ح وفات پائی عدی بن حاتم نی سن ستہ ستہہ یا اٹہہ ستہہ یا اونہتر مین عمر بن عبد العزیز کی زمانہ سی پہلی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوضَعُ

فوقَ رأسِہٖ فیُشقُّ باثنتینِ فما یصدُّہٗ ذلکَ عن دینِہٖ ویُمشطُ بِأمشاطِ الحدیدِ ما دونَ لحمِہٖ من عظمٍ وعصبٍ وما یصدُّہٗ ذلکَ عن دینِہٖ واللہِ لیُتمنَّ ھذا الامرُ حتّٰی یسیرَ الراکبُ من صنعاءَ الٰی حضرموتَ لا یخافُ الّا اللہَ اوِ الذئبَ علٰی غنمِہٖ ولٰکنّکم تستعجلونَ رواہُ البخاریُّ اور روایت ہی خباب ابن ارت سے کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا کی اسحال مین کہ وہ سر کی نیچی کملی رکہی ہوی ہی کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پائی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی ایا نہین دعا کرتی آپ اللہ سے یعنی مشرکون پر ایسی کہ اونہون نی ایذا دی ہی ہمکو پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اسحال مین کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپکا **ف** ح یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد ہوی حضرت پر سبب ظلم اور بی اندازی کافرونکی سی یا بسبب بی صبری اور شکایت کرنی مسلمانونکی کافرونکی اور یہہ مناسب ہی ساتہہ قول آنحضرت کی کہ **ت** اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگونمین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیی گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرا اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سے اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص ساتہہ کنگہیون لوہیکی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون یعنی کنگہی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سے گذر کر پہنچتی اور ہڈی پر چلتی تہی اور نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب اوسکی دین سے قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہووی گا یہہ دین یعنی اور آسانی دیکہو گی تم بعد دشواری کی یہانتک کہ چلیگا سوار صنعا سی حضرموت تک مسافت بعیدہ ہے درمیان دونوں موضعونکی اسحال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوا کسی سی مگر خدا سی **ف** ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت اور پانی کہتے ہے مانند دمشق کے اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتہہ ضم ضاد اور زبر میم اور زیر میم کے بسبب کہتی ہین ایک شہر مشہور ہے یمن مین جگہہ صلحا اور عابدونکی یہانتک کہا ہے علمانی حضرموت تنبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہہ نام اوسکا اسلیے رکہا گیا کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئے وہان اور مرے اور بعضون نے کہا کہ حاضر ہوئے اوسمین موت جرجیس کے **ت** یا نہین ڈریگا مرد مگر بہیڑیے سے اپنی بکریون پر **ف** مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگونکی ظلم سی یعنی جیسا کہ جانب میں تہا امن حملہ کرنی بہیڑیی کی سی بکریون پر ایسی کہ وہ خارج ہی عادت سے اور یہہ امن بہی ہو جائیگا ولیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسی علیہ السلام کی انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ میں واو سی ہی یعنی والذیب اور وہ احتمال رکہتا ہی یہہ کہ ہو معنی اوسکی یا ہو الحیی اوسکی اور بہیڑیا کی یا شک کی لیی اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہی کہ اوسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہو گیا جو کچہہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی الخ **ت** ولیکن تم جلدی کرتی ہو **ف** ع یعنی قریب ہی کہ جاتا رہیگا عذاب کرنا مشرکین کا تمکو پس صبر کرو امر دین پر جیسی صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین سے اور سخت تر عذاب سے بسبب قوت یقین کے **ت** نقل کی یہہ بخاری نی ۔

وعن انسٍ قالَ کانَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ یدخلُ علٰی امِّ حرامٍ بنتِ ملحانَ وکانت تحتَ عبادۃَ بنِ الصّامتِ فدخلَ علیہا یومًا فاطعمتہُ ثمّ جلستْ تفلی راسہٗ فنامَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ ثمّ استیقظَ وھو یضحکُ قالت فقلتُ ما یضحکُکَ یا رسولَ اللہِ قالَ اناسٌ من امّتی عُرضوا علیّ غزاۃً فی سبیلِ اللہِ یرکبونَ ثبجَ ھذا البحرِ ملوکًا علی الاسرّۃِ او مثلَ الملوکِ علی الاسرّۃِ فقلتُ یا رسولَ اللہِ ادعُ اللہَ ان یجعلنی منہم فدعا لہا ثمّ وضعَ راسہٗ فنامَ ثمّ استیقظَ وھو یضحکُ فقلتُ یا رسولَ اللہِ ما یضحکُکَ قالَ اناسٌ من امّتی عُرضوا علیّ غزاۃً فی سبیلِ اللہِ کما قالَ فی الاولٰی فقلتُ یا رسولَ اللہِ ادعُ اللہَ ان یجعلنی منہم قالَ انتِ من الاوّلینَ فرکبتْ امُّ حرامٍ البحرَ فی زمنِ معاویۃَ فصُرعتْ عن دابّتہا حینَ خرجتْ من البحرِ فہلکتْ متّفقٌ علیہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

آتشریف لائی پاس ام حرام بنت ملحان کے **ف** ح ع لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سی ہے اور ام حرام خالہ انس کی ہین بہن انکی ماں کی کہ ام سلیم ہین اور
یہہ دونو عورتین خالہ تہین آنحضرت کی دودہ کی علاقہ سی یا نسبی کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تہین آنحضرت کی لیکن اختلاف کیا ہے
کیفیت محرمیت مین کہ کسی علاقہ سی محرم تہی کہا ہی اور کسی نے کسی علاقہ سی کہا مولف نی کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین اپنی خاوند
کی ساتہہ زمین روم مین حضرت عثمان کی خلافت مین **ت** اور تہین ام حرام بی بی عبادۃ بن صامت کی **ف** ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین سی
پس بسبب محرمیت کی کہ اون دونون بہنون سی رکہتی تہی اونکی پاس تشریف لاتی تہی اور قیلولہ کرتی تہی جیسی کہ اوپر گذرا ہے باب اسماء النبی کی **ت** پس آئے
آنحضرت ام حرام کی پاس ایکدن پس کہانا کہلایا ام حرام نی آپ کو پہر بیٹہی ام حرام جوئین دیکہتی حضرت کی سر مبارک مین **ف** ح اوپر تحقیق اسکی گذر چکی ہی
کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تہین لیکن یہہ بال صاف کرتی تہین غبار وغیرہ سی اور دیکہتی تہین کہ شاید کوئی جون ہو **ت** پس سوئی آنحضرت پہر جاگے ہنستے ہوئے
کہ وہ ہنستی تہی کہا ام حرام نی کہ پس کہا مینی کس چیز نی ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سے روبرو کیگئی میری اور دکہائی گئی مجکو
اسحال مین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختون پر یا فرمایا مثل بادشاہونکی تختون پر **ف** ع یہہ شک راوی سی ہی کہ
لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کی ایکسی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتہہ پشت زمین کی اور کشتی کو ساتہہ تخت کی اور ٹہیرایا اوسپر بیٹہنی کو
مشابہ بیٹہنی بادشاہ کی اپنی تخت پر واسطی اشارہ کرنی کی اسپر کہ وہ اپنی نفسون کو محنت مین ڈالینگی اور مرتکب ہونگی اس امر عظیم کی بخوشی خاطر اور دل کی
امنگ سے مانند بادشاہونکی تختون پر **ت** پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سی یہہ کہ کری مجکو اوس جماعت مین سے کہ سوار ہونگی دریا پر جہاد کی لیے پس دعا
کی آنحضرت نی ام حرام کی لئی ساتہہ اوس چیز کی کہ درخواست کی پہر رکہا آنحضرت نی سر مبارک اپنا اور سو گئی پہر بیدار ہوئی اسحال مین کہ ہنستی تہی پس
کہا مینی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت نی کتنی ایک آدمی میری امت مین سے روبرو کیگئی میری جہاد کرنی والی راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا
پہلے بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختو پر پس کہا مینی یعنی دوسرے بار یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سے یہہ کہ کری مجکو انمین سے فرمایا تو پہلون
مین سے ہی **ف** ح یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسرے بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی ہی کہ جو پہلی دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا پر
بیٹہینگے اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سے ہوگی کہ اول یہہ کار کرینگی اور یہہ بہی اسمین اشارہ ہی کہ مرتبہ پہلونکا زیادہ ہی پچہلونکی مرتبہ سی **ت** پس
سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین **ف** ح ظاہر عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئین
ہین کہ یہہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کی بیچ خلافت عثمان کی پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کی ہین پس نہین منافی ہی اسکی موت کا انکی بیچ
خلافت عثمان کی ہوئی جیسی کہ اوپر گذرا **ت** پس گرائی گئین ام حرام زمین پر سے جانور کی پیٹہہ پر سی پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین **ت** نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن ابن عباس قال ان ضمادا قدم مكة وكان من ازد شنوءة وكان يرقي من هذا الريح فسمع سفهاء
اهل مكة يقولون ان محمدا مجنون فقال لو اني رايت هذا الرجل لعل الله يشفيه على يدي قال فلقيه فقال يا محمد
اني ارقي من هذا الريح فهل لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الحمد لله نحمده ونستعينه من يهده الله
فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما
بعد فقال اعد علي كلماتك هؤلاء فاعادهن عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرات فقال لقد سمعت قول الكهنة
وقول السحرة وقول الشعراء فما سمعت مثل كلماتك هؤلاء ولقد بلغن قاموس البحر هات يدك ابايعك على الاسلام قال فبايعه رواه
مسلم وفي بعض نسخ المصابيح بلغنا ناعوس البحر　اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ضماد آیا مکہ مین اور تہا وہ ازد شنوءہ سی **ف** ح ع

لفظ ضماد ضاد معجمہ کی زبر اور پیش سی اور تخفیف میم سی ہی اور دال آخر مین اور بعضوں نے میم ہی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءہ شین کی زبر اور
نون کی پیش سی پہر واو ہی ساکن پہر ہمزہ پہر ہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ازد ایک قبیلہ ہی اوس سے اور ضماد آنحضرت سی آشنائی رکہتا تہا پہلی نبوت
کی اور یہہ ایک شخص تہا طبیب اور افسون گر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتدا اسلام مین ت اور تہا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا سی ف ح یعنی آسیب
جن کی دفع کی لیی اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتی ہین باعتبار اسکی کہ دکہائی نہین دیتا مانند ہوا کی ت پس سنا ضماد نی مکہ کی بیوقوفوں سی کہ کہتی ہین
محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نی اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کرون شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اونکو سبب میرے کہا ابن عباس نے پس
ملاقات کی ضماد نی آنحضرت سی اور دیکہا آپ کو پس کہا ای محمد تحقیق مین منتر پڑہتا ہون واسطی دفع آسیب جن کی پس آیا ہی تمکو رغبت میرے منتر پڑہنی
مین اور اس علت کے دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق سب تعریفین واسطی اللہ کی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی ہین
اوسکی نعمتوں کا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہاوی اور مقصد کو پہنچاوی اللہ پس نہین ہے
کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کری خدا پس نہین کوئی راہ دکہانے والا اور منزل مقصود کو پہنچانی والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک
ہی وہ نہین شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکا ہے یہہ حمد اور درود کے ف ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کے خطبہ مین
مذکور ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الجمعہ مین گذرا اور ایمان چاہا تہا آنحضرت نی کہ پیچہے لفظ اما بعد کے خطبہ پڑہین بیچ وعظ و نصیحت کی ولیکن ضماد نی اسی قدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا مختصر رکہا
اور یہہ کلمات پڑہی تا کہ جانین عقلا کہ یہہ شخص بڑا عقلمند ہی اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتی ہین وہ بیوقوف ہین ت پس
کہا ضماد نی آنحضرت کو پہر فرمایئے میرے آگی یہہ کلمی اپنی پس پہر پڑہا اون کلموں کو اوسکی آگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضماد نی کہ البتہ تحقیق سنا ہی مینی قول کاہنوں
کا اور قول ساحروں کا اور قول شاعروں کا پس نہین سنا مینی مانند ان کلموں تمہاری کی اور تحقیق پہنچی ہین یہہ کلمی بیچوں بیچ اور نہایت گہراؤ کی جگہہ دریای
کلام کو یعنی نہایت فصاحت و بلاغت کو پہنچی ہین دو تم ہاتہہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سی اسلام پر کہا ابن عباس نے پس بیعت کی ضماد نی آنحضرت سی
اور مسلمان ہوا نقل کیا یہہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخوں مصابیح کی واقع ہوا ہی بلغنا بجای بلغ کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سی بجای قاموس کی کہ قاف اور
میم سی ہی ف ح شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دو طرح ضبط کیا ہی یعنی ناعوس ساتہہ نون اور عین کی اور موجود
بیچ اکثر نسخوں بلاد ہماری کی یہہ ہے اور قاموس ساتہہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتوں مین یہی ہے بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ بعضوں نی ناعوس
روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابو الحسن نے کہا کہ ناعوس یعنی قاموس ہے اور تورپشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہے اور وہم راوی کا ہی اور بعضوں
کے نزدیک قاموس قاف اور عین سے ہی آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابوں مین مذکور نہین ہے وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْآخَرُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
اور ذکر کی گئین دونوں حدیثین ابو ہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی بیچ اول ایک حدیث کی ہلاک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسرے کے لتفتحن عصابۃ ہی بیچ باب
الملاحم کی اور یہہ باب خالی ہی دوسری فصل ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ
مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ
جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى
فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ
مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ

قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ ؀

روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابو سفیان بیٹی حرب کی نی ایک حدیث کہ پہنچی ہی مونہہ اوسکی سی طرف مونہہ میری کی **ف** ع یعنی بالمشافہہ بی واسطہ کی درمیان میرے اور درمیان اوسکی کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوا میرے ساتھہ اوسکی جلیسی کی دلالت کرتا ہی سپر لفظ حدثنی کا **ت** کہا ابو سفیان نی کہ سفر کیا مینی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع مراد ہی اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور یہہ ہوئی تہی وہ سن چہہ مین اور مدت اوسکے دس برس ٹہیری تہی لیکن کفار نی نقض عہد کیا بسبب قتل کرنی بعضی خزاعہ کی کہ حلیف تہی آنحضرت کی پس غزوہ کیا اونسی سن آٹہہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی **ت** کہا ابو سفیان نے پس اوس وقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی مقام کیسی ہوئی آیا خط آنحضرت کا طرف ہرقل کی **ف** ع لفظ ہرقل ساتھہ زیرہ اور زبر را اور جزم قاف کی اور ساتھہ زیرہ اور جزم را اور زیر قاف کی بہی کہتے ہین نام ہی بادشاہ روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب کالی ہی دینار روان نے اوسی نی ڈالی ہی اور اول جسنی یعنی گرجا گہر اوسینی بنائی ہی **ت** کہا ابو سفیان نے اور تہی دحیہ کلبی لائی تہی اوس خط کو پس پہنچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصر کی **ف** ح کہ ہرقل کی بڑی امیرون مین سے تہا اور بصر ساتھہ پیش ب اور جزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہرون مین سے **ت** پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصری نی طرف ہرقل کی یعنی حکم اسطرح کیا تہا حضرت نی دحیہ کو کہ تو یہہ خط سردار بصر کو دیجیو وہ ہرقل کو پہنچا دیگا پس کہا ہرقل نی کیا ہی یہان کوئی قوم اوس شخص کی سی کہ دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی وہ کہ مین نبی ہون یعنی تاکہ مین پوچہون اونسی وصف اونکا تاکہ ظاہر ہو سچا ہونا اونکا اور جہوٹ اونکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادمون نی کہ ہان ہی ایک شخص اوسکی قوم مین سے کہ تجارت کی لیی آیا ہی پس بلایا گیا مین ساتھہ ایک جماعت کے قریش سی کہ مقدار بیس آدمیونکی تہی پس داخل ہوئی ہم اوپر ہرقل کے پس بٹہلائی گئی ہم آگی ہرقل کے یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نی کہ کونسا تم مین سے بہت نزدیک ہے نسب مین اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونی کا **ف** ع کہا علما نی کہ نہین پوچہا اونسی قریب النسب کو مگر اسلیئی کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہے یہہ کہ جہوٹ بولی اونکی حق مین **ت** کہا ابو سفیان نے کہ کہا مینے کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سے پس بٹہایا اونہون نی مجکو آگی ہرقل کے یعنی تنہا اور بٹہلایا میرے ساتھہ والونکو میری پیٹہہ کی پیچہی **ف** ع اسلیئی کہ قرار واقعی وہ جہٹلا دین شرم نکرین سامنی ہونی مین اسلیئی پیچہی بٹہایا کہ وہ سرپا تہی کہ اشارہ سے کسی بات کی بیان کرنی کو منع نکر دین **ت** پہر بلایا ہرقل نی اپنی مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تہا پس کہا ہرقل نی مترجم کو کہ کہہ ابو سفیان کے یارونکو کہ مین پوچہنی والا ہون ابو سفیان سے احوال اوس شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہی مجہسی تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کر دو مجکو حق بات پر کہا ابو سفیان نے کہ قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاوےگا مجہہ پر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین **ف** ع یعنی حاضرین میرا جہوٹ میرے قوم کی آگی بیان کرینگی اسکا ڈر تہا اگر یہہ نہوتا تو جہوٹ بولتا

ہرقل سے حضرت کے باب مین بسبب بغض و مخالفت کی کہ اوسسے رکہتا تہا کہتا ہون مین ظاہر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میری ساتہی جہٹلاوینگے
مجکو تو البتہ کچہہ جہوٹ بولتا مین اوسسے **ت** پہر کہا ہرقل نے بیچ ترجمہ کرنیوالے کہ پوچہہ ابو سفیان سے کہ کیسا ہے حسب آنحضرت کا درمیان تمہارے کہا ابو سفیان نے
کہ کہا مینے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین **ف** حسب اوس چیز کو کہتے ہین کہ شمار کرے آدمی اوسکو اور فخر کرے ساتہہ اوسکے قسم شرف و فضل اپنے کی سے اور
باپون اپنے کی سے اور یہہ شامل ہے نسب کو بہی اور مراد یہان یہہ ہے کہ اشرف ہین قریش مین بسبب فضل کے اور بخاری مین آیا ہے کیف نسبہ فیکم **ت** کہا ہرقل نے پس کیا
ہوا ہے اس شخص کی باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تہے تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کی پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہتا ہے اسکو کیا پہلے دعوی
نبوت کی کوئی جہوٹ اوسسے ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جہوٹ کی لگاتے تہے کہا ابو سفیان نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین
اونکا اور ایمان لاتے ہین اوپر اوسکے اشراف لوگون کی یا ضعیف آدمی **ف** مراد اشراف سے یہان اہل نخوت و تکبر ہین والا کون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سے مانند
عباس اور حمزہ اور علی اور جعفر کی اور اونکا بر قریش سے مانند ابی بکر اور عمر اور عثمان اور اور صحابہ قریش سے جن کے پہلے سوال کرنے ہرقل کی سے ایمان لائے تہے
ت کہا ابو سفیان نے کہ کہا مینے بلکہ ضعیف لوگون کے ایمان لائے ہین **ف** اور ابو اسحق کی روایت مین لیکن آیا ہے کہا اتباع ہے ضعیفون اور مسکینون اور لونڈون
عورتون نے اسی پر بنسبت شرف والون کی بیعت نہین کی ہے اور یہہ محمول اکثر و اغلب پر ہے **ت** کہا ہرقل نے کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین لوگ روز بروز اونکی تابعین
مین یا کم ہوتی سبب پہر جانے بعض اونکی طرف دین اپنے کی یا سبب جاتی بعض اونکی بغیر نقصان اونکی کہا ابو سفیان نے کہ کہا مینے کم نہین ہوتے
ہین بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے یعنی پہر جاتا ہے کوئی اونمین سے اوسکی دین سے بعد داخل ہونے کی دینمین بسبب ناخوش رکہنے کی
اوسکی دین کو کہا ابو سفیان نے کہ کہا مینے مرتد نہین ہوتا ہے کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اوس سے کہا مینے ہان کہا ہرقل نے پس کس طرح ہے لڑائی
تمہاری اوس سے کہا ابو سفیان نے کہ کہا مینے ہوتی ہے جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اوسکے مانند ڈول کی کہ کبہی یہہ بہرا ہے اور وہ خالی اور کبہی وہ بہرا ہے
اور یہہ خالی پاتا ہے وہ ہمسے اور پاتے ہین ہم اوس سے یعنی کبہی اوسسے مصیبت ہمکو پہنچتی ہے اور کبہی ہم بہی اوسکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہے وہ عہد
صلح کرکے کہا مینے نہین یعنی نہین واقع ہوئی اوس سے عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی ہے نہیں جانتے
کہ کیا کرنے والے ہین وہ اوس سے ڈرتے ہین ہم اسمین یعنی آیا عہد شکنی کرینگے مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابو سفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ
داخل کرون مین درمیان باتون اپنی کی کچہہ سوائے اس بات کی **ف** یعنی کوئی بات کہ اوسمین نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین
کچہہ ہوے نہین بیان کرسکا مین سوائے اس بات کی کہ اسمین احتمال نسبت عذر کا تہا **قال فہل** قال ہذا القول منکم احد قبلہ قلت لا ثم قال لترجمانہ
قل لہ انی سألتک عن حسبہ فیکم فزعمت انہ فیکم ذو حسب وکذلک الرسل تبعث فی احساب قومہا وسألتک
ہل کان فی آبائہ ملک فزعمت ان لا فقلت لو کان من آبائہ ملک قلت رجل یطلب ملک آبائہ وسألتک عن اتباعہ
اضعفاؤہم ام اشرافہم فقلت بل ضعفاؤہم وہم اتباع الرسل وسألتک ہل کنتم تتہمونہ بالکذب قبل ان یقول
ما قال فزعمت ان لا فعرفت انہ لم یکن لیدع الکذب علی الناس ثم یذہب فیکذب علی اللہ وسألتک ہل یرتد احد
منہم عن دینہ بعد ان یدخل فیہ سخطۃ لہ فزعمت ان لا وکذلک الایمان اذا خالط بشاشتہ القلوب وسألتک
ہل یزیدون ام ینقصون فزعمت انہم یزیدون وکذلک الایمان حتی یتم وسألتک ہل قاتلتموہ
فزعمت انکم قاتلتموہ فتکون الحرب بینکم وبینہ سجالا ینال منکم وتنالون منہ
وکذلک الرسل تبتلی ثم تکون لہا العاقبۃ وسألتک ہل یغدر فزعمت انہ لا یغدر

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّيْ أَعْلَمُ أَنِّيْ أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ

کہا ہرقل نے کیں کیا کہی ہی یہہ بات کسی نی پہلی اوسکی **ف** ع یعنی سوائے انبیاء معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اسباط اور موسی اور عیسی علیہم السلام کی کسینی تمہاری قوم مین سی دعوی نبوت کا کیا ہی پہلی اونکی **ت** کہا مینی نہین پہر کہا ہرقل نی **ف** ع یعنی بعد اسکی کہ فارغ ہوا سوالونسی کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کری بیان کرنا توجیہات اونکی کا از راہ منقول اور معقول اور عرف و عادت کی کہاں **ت** وصلی تبرجم اپنی کی کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق مینی پوچہا تجہے حسب سے اوس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونی یہہ کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہی اور اسی طرح پیغمبر اولوالعزم ہوتی رہی بعثت اونکی بیچ اشرف قوم اونکی کی اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا تہا اوسکی باپ دادون مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونی کہ نہین پس کہا مینی یعنی اپنی دلمین کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادون مین سی کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہی کہ طلب کرتا ہی ملک باپ دادا اپنی کا اور پوچہا مینی تجہسی حال اوسکی تابعداروں کا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ و حشم والی پس کہا تونی بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتی ہین تابعدار پیغمبرونکی **ف** ح کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنی مین اور امرا لوگ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سے یہان تک کہ جب عاجز ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہو جاتی ہی تو مضطر اور ناچار ہو کر اسلام لاتی ہین **ت** اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا تم متہم کرتی تہی اونکو ساتہہ جہوٹ کی پہلے اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہی اوس نی پس جواب دیا تونی کہ نہین پس جانا مینی یہہ کہ نہین ہے معقول اور متصور کہ چہوڑے جہوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کری کہ جہوٹ بولی اللہ پر **ف** ع یعنی ہر ایک پر ظاہر ہی کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہی پس یہہ کب ہو سکتا ہی کہ لوگون سی تو جہوٹ نہ بولی اور اللہ پر جہوٹ باندہی **ت** اور پوچہا مینی تجہسی کیا پہر جاتا ہی کوئی اونمین سے اوسکی دین سے بعد داخل ہونیکی بیچ اوس دین کی سبب ناراض ہونیکی اوسکی دین سے پس کہا تونی نہین اور ایسا ہی حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہی جس وقت کہ ملجاوی لذت اور حلاوت اوسکی دلونکی ساتہہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہرا تہا اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین تابعین اوسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا تونی کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسی طرح ہی دین و ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنی شیئاً فشیئاً اور اہل دین کی یہان تک کہ تمام اور کامل ہو **ف** ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی دینمین قسم نماز اور زکوۃ اور روزون وغیرہ سی اور اسلیے اوتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی **ت** اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا لڑتی ہو تم اوسسی پس جواب دیا تونی کہ تم لڑتی ہو اوسسی پس ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہارا اور درمیان اوسکی مانند ڈولونکی پہنچتا ہی یعنی مصیبت کو وہ تم سی اور پہنچتی ہو تم اوسسی اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی ہین ساتہہ عداوت دین کی پہر ہوتی ہی جماعت پیغمبرونکی لیے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہی دین انکا اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس جواب دیا تونی کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسی ہی پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچہا مینی تجہسی کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کیا ہی کسی نی پہلی اسکی پس جواب دیا تونی کہ نہین پس کہا مینی کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلی اسکی تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتہہ قول کی کہ کہا گیا ہے پہلی اوسکی کہا ابوسفیان نے پہر پوچہا ہرقل نی مجہسی کہ ساتہہ کس چیز کی حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا مینی کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتہہ نماز اور زکوۃ اور سلوک کرنی کی ناتی داروں سی اور بچنیکی حرام سی کہا ہرقل نی اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلاشبہہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنی والا ہی لیکن

اخیر زمانہ مین اور نہین تہا مین گمان کرتا اوسکو تم مین سے ف ح یعنی نسل اسمعیل سے کہ باپ ہین عرب کے بلکہ گمان کرتا تہا مین کہ وہ ہم مین سے ہے کہ اولاد اسحق مین
ہوگا اسلیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحق سے ہوئے اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو وہ پیغمبر ہی بلاشبہ بسبب اگلے کتابون کی
خبرون کی تہا کہ اونمین یہہ علامتین حضرت کی لکہی تہین سو پائی گئین حضرت مین اور بسبب علم کہانت اور نجوم کی بہی تہا جیسی کہ صحیح بخاری مین آیا ہی
کہ کہا ہرقل نے دیکہا مینی نجوم مین اور دیکہا مینی بادشاہ ختان کو پس پوچہا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے کہ عرب ہین کہ ختنہ کرتے ہین اپنے
اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سے حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اوٹہایا اس معرفت سے اسلیے کہ اوسنے فوج کشی کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑا اونسے اور نہین قصور کیا لشکر کی بہیجنی مین صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار پس شکست دیتا تہا اللہ اونکو
اور ہلاک کرتا تہا اونکو کہ نہین پہرتی تہی طرف اوسکے وہین سے مگر تہوڑی سے اور ہمیشہ ایسی حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوی اکثر شہر شام کی یعنی مسلمانون
نے فتح کیے پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنی کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کے یعنی کافر رومیون کی پہر مسلمان رومی مسلط ہوئے
بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک قایم کیا اللہ تعالی نے اونکو واسطی مقابلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کی اور قایم ہوئی وہ
واسطی خدمت حرمین شریفین کی کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی وہان کی اور خیرات کرتی رہی وہان بہیجتی رہی امیر حاج کو اور تعظیم تکریم کرتی رہی علما اور مشایخ
اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزا ونصرہم علی جمیع الاعدا الی یوم الندا اور بات یہہ ہے کہ جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین کر سکتا اور جسکو گمراہ
کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کر سکتا دیکہا چاہیے کہ ہرقل نے کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہونے سعادت ازلیہ کی
اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور سبب اسکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانتا یہہ کہ پہنچ سکونگا طرف اونکی تو البتہ دوست
رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچیگا غلبہ اور حکومت اوسکی اس زمین مین کہ نیچی دونون
پاؤن میری کی ہی کہ ملک روم اور شام کا ہی پہر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اوسکی اور مبالغہ کیا اوسکی محافظت مین
پس ہوا وہ سبب باقی رہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنی پہاڑ ڈالا اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا تہا آنحضرت کی خط کو پس ٹکڑی
ٹکڑی کیا اللہ نے ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکے ہاتہہ سے ملک اوسکا کہا صیف الدین نے کہ بہیجا مجکو بادشاہ مغرب نے طرف بادشاہ
فرنگ کی کسی کام کیلیے پس وہ کام کر دیا اوسنی اور کہا مجکو وہان ٹہیرنے کیلیے پس انکار کیا مینی پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچہا تحفہ پہر نکالا صندوقچہ
لیس سے ایک ملا ہوا سونی کا اور نکالا اوسمین سے ایک خط کہ اوڑگئی تہی اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میری دادا قیصر کیلیے میراث
مین چلا آتا ہی یہہ ہماری اب تک اور وصیت کی تہی ہمکو ہماری دادا نے کہ جب تک یہہ ہماری پاس رہیگا نہین جائیگا ملک ہمسی پس ہم محافظت
کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہی ملک ہمارے لیے ذکرہ کمال الدین ت نقل کے یہہ بخاری مسلم نے اور گذری یہہ ساری حدیث باب الکتاب الی الکفار
مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نے روم کی سردارونکو اپنی مکانمین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کر دین اور کہا اے
گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتی ہو تو ایمان لاؤ اوسپر پس سنتے ہی آخر زمان پر پس وحشی اور بہاگی جیسی کہ گورخر او چہلتی ہین اور بہاگتی ہین اور ہرقل نے جب وحشت
اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین مین کسقدر قوت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون نے اوسکو اور
راضی ہوی اوس سے اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کی ایمان مین راجح یہہ ہے ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد مین آیا ہے
کہ اوسنی لکہا تبوک سے آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نے فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہی وہ اپنے نصرانیت ہی پر ہے اور ہرقل کی قصہ سے معلوم ہوتا ہی
کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہین ہے جب تک توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال ہورکا تہا سے عشق کار یست کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کی بات کی ہی واللہ اعلم نسأل اللہ العافیۃ

باب فی المعراج

باب ہے بیچ بیان معراج کی **ف** عروج بمعنی اوپر چڑہنی کی ہی اور معراج آلہ چڑہنی کا یعنی سیڑہی گویا آنحضرت کی لیے ایک سیڑہی رکہی گئی کہ اوس سے آسمان پر چڑہی اور ایک روایت مین بہی آیا ہی کہ جب آنحضرت سیڑہی پر چڑہی تو ایک سیڑہی اونکی لیے رکہی کہ اوس سے اوپر گئی اور وہ ایک سیڑہی ہی کہ ملائکہ اوس پر چڑہتی اور اترتی ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تہی بارہوین سال رسول ہونی سی اور بعضی کہتی ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوی اور مشہور یہہ ہے کہ ستائیسوین رجب کو ہوی ہی عمل اہل مدینہ کا رجبیہ مین کہ اونکی مواسم شریفہ سے ہے اسی پر ہے اور بعضی کہتی ہین کہ سن پانچ یا چہ مین تہی اور جاننا چاہیے کہ یہان ایک اسرا ہے اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہی مسجد اقصی تک اور معراج مسجد اقصی سے ہے آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سی اور منکر اوسکا کافر ہی اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سے اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئی ہین اقوال علما کی اس باب مین کہ معراج خواب مین تہی یا بیداری مین اور ایک بار تہی یا کئی بار ایک بار جاگتی مین اور اور کئی بار سوتی ہین اور جو کچہہ کہ سوتی مین تہے توطیہ اور تمہید اوسکی تہی کہ جاگتی مین ہو تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتہ اوس عالم کی حاصل ہو جیسی کہ سچ رویا صادقہ کی کہ ابتدای نبوت مین ہوتا تہا یہہ نکتہ کہا ہی یا جاگتی مین تہے ساتہہ بدن کی بیت المقدس تلک اور ساتہہ روح کی آسمان تلک اور تحقیق یہہ ہے کہ ایکبار جاگتی مین ہوئی ساتہہ بدن شریف کی مسجد حرام سی مسجد اقصی تلک اور وہان سی آسمان تلک اور آسمان سی وہان تلک کہ خدا نی چاہا نقل کیا ہی علما نی تا خیر قصہ تلک جو حدیثون مین مذکور ہی اور یہی ہے مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہین اسمین حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سی نہایت کثرت سے اور واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتہہ جسم کی آنحضرت کی خصوصیات سے ہی کہ کسیکو انبیا مین سوای آنحضرت کی نہین ہوئی یہہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سی آنحضرت ہی کی لیے ہوی اور سمجہنا اس معنی کا گرفتاران عقل کے حوصلہ سی باہر ہے یہان ایمان لانا چاہیے اور کیفیت اوسکی علم الہی کے سپرد کرنی چاہیے اور حقیقت مین تمام اطوار نبوت کی اور وحی اور معجزی احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہین جو کوئی اوسکو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کی رکہی اور کہی جب تک سیر عقل مین نہ آوے نہین مانونگا مین اور اعتقاد نہین کرنی کا اوسکا وہ حصہ ایمان سے محروم ہوگا اولیاء اللہ کو ایک مقام مین پہنچکر کچہہ حقیقت اوسکی روشن اور واضح ہوتی ہی اور پہلی پہنچنی کی اوس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بی شک مان لیوی ہرگز چون و چرا نکرین کہ سلامتی اوسمین ہے نسأل اللہ العافیۃ واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوٍّ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا

عِيسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ
هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ
قَالَ هٰذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ فَقَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَإِذَا مُوسٰى قَالَ هٰذَا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا
مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرٰهِيمُ قَالَ هٰذَا أَبُوكَ إِبْرٰهِيمُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى
فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ
بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ
وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ
مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ
عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ
أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ
جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ
إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ
الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّي أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ
قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس بن مالک سے اونہی نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث کی اور خبر دی صحابہ کو احوال اوس رات کی کہ لیجایا گیا آنحضرت کو اوسوقت کہ مین تہا بیچ حطیم کی اور بعض وقت کہا حجر مین ف ح حطیم ح کی زبر سی اور حجر ح کی زیر سی نام دو جگہون کا ہی صحن کعبہ مین چنانچہ بیان اسکا کتاب الحج مین ہوچکا ہی ت کہ اسحال مین کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ ناگہان آیا میری پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکی ہی یہان تک کہا مالک نے کہ مراد رکہتی ہی حضرت اس اشارہ سی گڑہی حلق کی کہ جسکو ہنسلی کہتی ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا ف ح ع یہہ شق کرنا سینہ مبارک کا تیسرا اوس شق کرنی کی ہی کہ ہوا صغرسن میں اسواسطی کہ وہ واسطی نکالنی مادہ ہوی کی تہا حضرت کی دل سی اور یہہ واسطی داخل کرنی کمال علم اور معرفت کی تہا قلب شریف مین ت پہر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونی کا بہرا ہوا ایمان سے ف ح یہہ قبیلہ کنایہ اور تمثیل کی سی ہی یا یہہ کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا جیسی کہ صورت پکڑینگے اعمال روز قیامت کی واسطی تولیکی ت پس دہویا گیا دل میرا پہر بہر اگیا یعنی محبت رب سے یا علم و ایمان سے پہر گیا دل یعنی اپنی جگہہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہہ دل کی زمزم کی پانی سی پہر بہر اگیا ایمان و حکمت سی پہر لایا گیا میرے پاس ایک جانور نیچا خچر سی اور اونچا گدہی سی سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلد چلنی اوسکی کی مانند برق یعنی بجلیکی اور بسبب روشنی رنگ اوسکی کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونی نگاہ اپنی کی ف ع ح کہا بعضون نی صحیح تر یہہ ہے کہ وہ براق مقرر تہا واسطی سواری سب انبیا کی اور بعضون نی کہا کہ ہر نبی کی لیی ایک براق ہی علیحدہ مناسب مرتبہ اور مقام اوسکیکی جیسی کہ ہر ایک کی لیی ایک حوض ہے آخرت مین موافق مقام اوسکیکی اور جواب اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ براق مخصوص آنحضرت کی لیی تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نی کہ اوسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیی اور گہوڑا نکہنا چاہیے جیسے کہ بعضی شعرا کی کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ پہنچا براق کا آسمان پر ساتہہ ایک قدم کی ہو سیلی کہ نظر اوسکی کہ زمین پر ہی آسمان پر پہنچتی ہے پس پہنچا اوسکا آسمان پر ساتہہ سات قدمون مین ہو ت پس سوار کیا گیا مین اوسپر ف ح اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سی تہا اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ سوار کرنی والی آنحضرت کی اوسپر جبرئیل تہی ساتہہ قوت ملکیہ اپنی کی اور یہہ کچہہ بعید نہین ہی اسلیی کہ جبرئیل واسطہ تہی پہنچنی فیض الہی کی اور اوترنی وحی کی آنحضرت پر اور یہہ ایکطرح کی خدمت ہی کہ خادم بادشاہونکی کرتی ہین اور جبرئیل ع اس شب مین چاکر اور غاشیہ بردار آن سرور کی تہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل ع نی رکاب آنحضرت کی پکڑی تہی اور میکائیل باگ براق کی ہاتہہ سی تہامی ہوئی تہی ت پہر لی گیا مجکو جبرئیل یہان تک کہ آپہنچی کی آسمان پر ف ع ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت براق ہی پر رہی یہان تک کہ چڑہی آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتہہ اسکی اون لوگون نی کہ کہا معراج تہی ایک شب مین سوا شب اسرا کی بیت المقدس تک پس اوسی پر معراج بنا بر غیر اس روایت کی اخبار سی یہہ ہے کہ نہین پہنچے براق بلکہ چڑہی معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتی ہین جیسی کہ واقع ہوا ہی صراحۃ ذکرہ العسقلانی کہتا ہون مین کہ یہہ اختصار ہی راوی سی اور اجمال ہی اوس روایت کا کہ آنحضرت نی باندہا براق ساتہہ اوس حلقہ کی کہ باندہتی تہی اوس سی انبیا و مان ممکن ہی یہہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی نی طی کیا یعنی مختصر کیا روایت کو ت پس طلب کے جبرئیل نی آسمان کی دروازہ کہولنی کی کہا گیا یعنی آسمان کی دربانون نی پوچہا کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازی ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین اونپر اور کہتی ہین کہ وہ دروازی مقابل بیت المقدس کے ہین اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ لائق ہی یہہ کہنا انا زید مثلا یعنی ہی یہہ اکتفا کری کہ مین ہون جیسی کہ متعارف ہی اسلیکی اس سے منع آیا ہی بلکہ اپنا نام لی کہ مین فلانا ہون ت کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا جبرئیل نی ساتہہ میری محمد ہین کہا فرشتون نے یعنی بطریق استفہام کی اور تحقیق کوئی بہیجا گیا ہی طرف اونکی یعنی محمد کی تمہاری ساتہہ آئی ہین بلائی ہوئی آئی ہین یا آپسے کہا جبرئیل نی ہان بلائی ہوئی آئی ہین کہا فرشتون نی مرحبا محمد

کو یعنی لایا اللہ نبی کو جگہہ فراخ مین اور اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ پہنچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان اوسمین تہی آدم ع
پس کہا جبرئیل نی یہہ باپ یعنی دادا تیری ہین آدم پس سلام کر انکو ف ح لکہا ہی علمانی کہ حکم کیا جبرئیل نی آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنی کا ابنیا
سے واسطی تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچی تہی کہ زیادہ اوس سے حکم لانا متصور نہین لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کرین
اور یہہ بہی کہا ہی علمانی کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی اونپر بیچ حکم کہڑی کی تہی اور انبیا اپنی مقام مین ثابت تہی حکم بیٹہنیکا رکہتی تہی اوسکہہ اسلام کرنا آنے
والیپی پر اگرچہ افضل ہو اوس سے ت پس سلام کیا مینی آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم نی پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی
ف ح تعریف کی آدم نی اور تمام انبیا نی کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرت کی ساتہہ نیک بختی کی پس معلوم ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور
شامل ہی تمام خصلتون خیر کو اسیلیی کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قایم ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ لازم ہوا اوسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سی اور پروردگار
تعالی نی بہی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین وکلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگئی مجکو جبرئیل یہانتک
کہ آئی دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کہولنیکی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہاری کہا محمد ہی
کہا گیا تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اوسکی اور بیجی بلانیکی لیی کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا مین دوسرے آسمان پر ناگہان
یحیی اور عیسی علیہ السلام کہڑی تہی اور وہ دونون بیٹی خالا کی ہین آپسمین یعنی عیسی بیٹی ہین مریم کی بیچ گہر ذکریا والد یحیی علیہ السلام کی تہین اور اسی سبب
سی ذکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یحیی ہین اور یہہ عیسی پس سلام کر انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون نی یعنی اسی
طرح پہر کہا دونون نی مرحبا بہائی صالح کو اور نبی کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف تیسری آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل
نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا
آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا مین یعنی تیسری آسمان مین ناگہان یوسف کہڑی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یوسف ہین پس سلام کرو انکو پس سلام
کیا مینی اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل یہان تک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا
گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو
پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہنچا مین یعنی اوس آسمان مین پس ناگہان ادریس تہی پس کہا جبرئیل نی یہہ ہین ادریس پس سلام کر اونکو
پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ف ح اگرچہ ادریس آنحضرت کی دادا اونمین سے ہین ولیکن
انبیا سب بہائی آپسمین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہ السلام کا مشہور تر اور روشن تر تہا اونہون نی ابن صالح کہا ت پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل
طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق
بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین پس ناگہان ہارون ہین کہا جبرئیل نی
یہہ ہارون ہین پس سلام کر اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو یہان تک کہ آئی
چہٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق
بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہنچا مین اوس آسمان مین تو ناگہان موسی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ موسی ہین
پس سلام کر انکو پس سلام کیا مینی انکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑہا مین آگی کو رولی موسی کہا گیا واسطے
اونکی کہ کس چیز نی رلایا تجکو کہا موسی نی کہ روتا مین اسواسطی کہ ایک لڑکا نوجوان بہیجا گیا پیچہی میرے کہ داخل ہونگی بہشت مین اوسکی امت سی زیادہ اون

لوگون سی کہ داخل ہونگی اونمین میری امت سے **ف** ح علما نی لکھا ہی کہ نہین تہا رونا موسی علیہ السلام کا بسبب حسد اونکی کی اوپر فضیلت پیغمبر ہماری کی اور اونکی امت کی ایسلیے کہ حسد تو ایسی عوام مومنین سے اور نکالا گیا ہی اونمین سے اوس جہان مین پس کیونکر سرزد ہو اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالی نی اور کلام کیا ساتہہ اوسکی اور رازکی باتین کین اوس سے بلکہ رونا اس سبب سے تہا کہ فوت ہوا حضرت موسی سے اجر کہ مرتب ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونی کی اونکی امت سے مخالفت اوامر کی اور نہ بجالانا حکمونکا کہ موجب نقصان اجر اونکی کا ہوا کہ اوس سے نقصان حضرت موسی کی ثواب کا لازم آیا ایسلیے کہ ہر پیغمبر کے لیی ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ روئی اپنی امت کی حال پر ازراہ شفقت کے بسبب ایسکے کہ اونہون نی فائدہ نہ اوٹہایا اونکی متابعت سی باوجود بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹہایا اس امت مرحومہ نی اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چہوٹی عمرونکی اور نہ پہنچی کثرت اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکہی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکی دلونمین نسبت اپنی امت کی زیادہ اور روئی ہین پس روئی موسی علیہ السلام ازراہ رحم کرنی کی اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تہا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب برکت اس ساعت کے اور بعضون نی کہا کہ مقصود موسی کو خوش کرنا ہماری پیغمبر کی دل کا تہا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگی اونمین اور امتون مین سی اور کہنا موسی کا کہ ایک لڑکا بہیجا گیا بعد میرے یہہ ازراہ اونکی حقارت کی نہین تہا بلکہ ازراہ تعجب جانسی قدرت اور کرم پروردگار کی کہا کہ کیا اوسکو قدرت ہی کہ اس سن مین یہہ پہنچا اونکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرونکی وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا ایسلیے ہو کہ تہی حضرت وقت گذرنیکی انبیاء کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی کی دنیا مین اور گذرنی زمانہ کی اونپر عالم برزخ مین **ت** پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کی پس کہلوایا جبرئیل نی دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب کہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ باپ تمہاری ہین ابراہیم پس سلام کرو اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بیٹی صالح کو اور نبی صالح کو **ف** ع کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کی دیکہنی پر آسمانونمین باوجودیکہ بدن اونکی قبرونمین ہین اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ اروحین اونکی متشکل ہوئین تہین بدنونکی صورتونمین یا حاضر ہوئی تہی بدن اونکی حضرت کی ملاقات کی لیی اوس رات مین واسطی تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتہہ ہر نبی کی انبیا مذکورین مین سی کس سبب سے تہا اور حکمت کیا تہی انمین اور مشہور تر یہہ ہے کہ یہہ بحسب تفاوت اونکیکی تہا درجات مین اور تفصیل اوسکی ابن ابی جمرہ نی یون لکہی ہے کہ خصوصیت آدم کی ساتہہ پہلی آسمان کی اس سبب سے تہی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کی پس مناسب ہوا ہونا اونکا پہلی آسمان پر اور عیسی کو خصوصیت ساتہہ دوسری آسمان کی ایسلیے ہوئی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہے ہماری نبی صلی اللہ کے زمانہ کی اور قریب اونکی یوسف تہی ایسلیے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور ادریس چوتہی آسمان مین تہی بسبب فرمانی اللہ تعالی کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا آسمان ساتون مین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونی بہائی اپنی کی تہی اور موسی اوپر اون سے تہی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالی کی اور ابراہیم اوپر اونکی ایسلیے کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہماری کی کہتا ہون کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کی کہ وہ کہان تہی پس شاید وہ بہی موجود ہون آسمانون مین مناسب مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیا ونمین سے اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر اونکی کی باقی بزرگوارونمین سی **ت** پہر اوٹہایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کی **ف** ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ لغت مین بیر کی درخت کو کہتی ہین اور منتہی اوسکو اس سبب سے کہتی ہین کہ علوم خلائق کی قسم ملائکہ وغیرہ سی اوسی تک پہنچتی ہین اور کوئی اوس سی گذرا نہین سوای ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی س چنان گرم در تہہ قربت براند ۔ کہ در سدرہ جبرئیل ازو بازماند ۔ **ت** پس ناگہان بیر اوسکی مانند مشکون ہجر

کی تہی اور ناگہان ہیتی اوسکی مانند کانون ہاتہونکی **ف** ح لفظ قیلہ ق کی زبر اور ی کی زبر سی جمع فیل کی ہی جیسی کہ دیکہ جمع دیک کے ا ر یہہ تشبیہ بقدر فہم
عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا اثر ایا اونکا حد حصر سی باہر ہی **ت** کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی **ف** ح مقصود جبرئیل کو بتانا محل اِکرام
اوس مقام کا تہا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتہہ پہنچنیکی اوس مقام میں کہ منتہی عقلون اور علمون خلایق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تہا اپنی مفارقت کا
اور آنحضرت کی مصاحبت سے رہجانی کا سے بگفتا فراتر مجالم نماند ٭ بماندم کہ نیروی بالم نماند ٭ اگر یک سر موی برتر پرم ٭ فروغ تجلی بسوزد پرم **ت** اور
ناگہان وہان چار نہرین تہین دو نہرین چہپی ہوئے اور دو نہرین ظاہر کہا مینی کیا ہین یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کہا جبرئیل نی یہ
دو نہرین چہپی ہوئی بہشت مین ہین **ف** ح طیبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسرے کوثر اور باطن یعنی چہپی ہوئے اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین جاری
ہین اوس سے باہر نہین نکلتین وربعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی وصف کی کنہہ کو نہین پہنچتی **ت** اور یہ دو نہرین ظاہر
ہین نیل اور فرات **ف** ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پر بہتی ہین اور روان
ہوتی ہین اوسمین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی سی ہی کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کی پانی کیسی ہی یا قبیل
موافق اسما کیسی ہے یعنی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بہی دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم
ت پہر دکہایا گیا میری لیئی بیت المعمور **ف** ح کہ وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین پر
تو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آنکر پڑی اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی **ت** پہر لایا گیا میرے پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودہ کا اور ایک باسن
شہد کا یعنی تاکہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون اومین سے پس لیا مینی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی **ف** ح یعنی دین اسلام کہ مخلوق
ہین لوگ اوسپر کہا علمانی کہ دودہ اوس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکہی کہ دودہ پیتا ہون تو تعبیر اوسکی یہہ ہوئی کہ دین
اور علم سی منتفع اور محظوظ ہویگا مناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب ایہہ صفتون اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونی اوسکی
ت تو ہوگا اوس فطرہ پر اور امت تیری **ف** ع اور ای پر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا
جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح تہی خصوصًا شراب جنت لیکن تعبیر اوسکی اس جہان مین یہی ہی
اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینی والا ہی لیکن لطافت دودہ کے اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین ذکر شہد کا نہین ہی یہی دو
ظرف شراب اور دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفونکا آسمان پر تہا اور حدیث آیندہ مین آیا ہی کہ وقت آنے
کی مسجد اقصے مین تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودہ کی اور اوپر آسمان کی باسن شراب اور دودہ اور شہد
کی لائی ہون واللہ اعلم **ت** پہر فرض کی گئی مجہپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین موسی علیہ
السلام پر **ف** ع یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سی شب
معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی مٹی ہی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل میدان ہی اور
درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی **ت** پس کہا موسی نی ساتہہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا
گیا مین ساتہہ پچاس نمازونکی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکی گی پچاس نمازین یعنی عادۃً یا بہ
سبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کی آزمایا ہی مینی لوگونکو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اوٹہانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی انکی طبیعتون
پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اونکی اصلاح پذیر نہوی باوجودیکہ وہ قوی تہی بہ نسبت تمہاری امت کی

پس تمہاری امت کیونکر ادا کرسکیگی اتنی نمازیں پس پہر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کی اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف اور آسانی کی واسطے امت اپنی
کی پس پہر گیا میں یعنی اپنے رب کی طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کین مجہسی دس نمازیں اور چالیس رہیں پس پہر پہر آیا میں طرف موسی کی پس کہا موسی نے مانند
اوس کلام کی کہ کہا تہا پہلی بار کہ تیری امت نہیں ادا کرسکیگی چالیس نمازیں اور میں آزما چکا ہوں لوگوں کو پس پہر جا اور تخفیف چاہ پس پہر گیا میں درگاہ
رب میں پس کم کین مجہسی اور دس نمازیں اور تیس رہیں پس آیا میں نزدیک موسی کی پس کہا مانند اوسکی کہ کہا تہا پس پہر گیا میں پس کم کین مجہسی دس
نمازیں اور بیس رہیں پس آیا میں اوسکی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پہر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتہہ دس نمازوں کی ہر روز پس آیا میں موسی کی
پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پہر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتہہ پانچ نمازوں کی ہر روز کہا موسی نے کہ بلاشبہ امت تیری یعنی اکثر اونکی
نہیں طاقت رکہیں گے پانچ نمازوں کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق میں نے آزمایا ہے لوگوں کو پہلے تجہسے اور علاج
کیا میں نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم پہی نہ ادا کرسکے پس پہر جاؤ اپنے پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سے تخفیف کا اپنی امت
کی لیے **ف** ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسی نے آنحضرت کو اللہ تعالی کی پاس بہیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم کرلیا تہا انہوں نے کہ
پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے والا کاہے کو یہہ تکرار کرتے پس صادر ہونا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تہا قطعاً اسلیے کہ جو چیز واجب
ہوتی ہے قطعاً نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اوسمیں تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہہ ہے
کہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تہیں پہر رحم کیا اپنے بندوں پر اور نسخ کیا اونکو ساتہہ پانچ کی جیسے اور بعضے احکام منسوخ
ہوئی ہیں **ت** کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہاں تک شرمندہ ہوا میں یعنی کثرت سوال سے اب نہیں جا سکتا میں
طلب تخفیف کی لیے اگرچہ ظن ہو امت کی نہ محافظت کرسکنے کا ولیکن راضی ہوتا ہوں یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہوں میں امر الہی کو یا سونپتا ہوں میں کار اپنا
اور کار امت کا اللہ تعالی کو فرمایا آنحضرت نے پس جبوقت کہ گذرا میں اوس مقام میں آواز دی آواز دینے والے نے یعنی اللہ تعالی کی طرف سے کہ مقرر اور
جاری کیا میں نے فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار اور تتمہ اوسکا آگے آتا ہے **وعن**
ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ دُوْنَ
الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ
قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ
اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ
وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ
السَّابِعَةِ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرٰهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ
ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ
تَغَيَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ
كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ
فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ
خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ

إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى حَتَّى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ثابت بنانی سی کر روایت کرتی ہین انس سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور براق چارپایہ تہا سفید دراز یعنی میانہ قد جیسی کہ فرمایا اونچا گدہی سی اور نیچا خچر سی پڑتا تہا سم اوسکا نزدیک تمام ہونی نگاہ اوسکی کی پس سوار ہوا مین اوسپر یہان تک کہ آیا مین بیت المقدس مین پس باندہا مین براق کو ساتہہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا یعنی اپنی براقون کو یا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین **ف ع** اسقدر اسرار پر تو اجماع سب علما کا ہی اور خلاف معتزلہ کا ہی بیچ اسرار کی آسمان تک بنا بر منع ہونی خرق والتیام کی بہ تبعیت کلام حکما کی **ت** پس پڑہی مینی اوسمین دو رکعتین **ف ع** یعنی تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرت امام ہوی اور انبیا مقتدی پس راوی نی ذکر آنحضرت کی امامت کا نہین کیا بسبب اختصار کی یا نسیان کی جیسی کہ پہلی حدیث مین ذکر مسجد کی داخل ہونی کا ہی فوت ہوا **ت** پہر نکلا مین یعنی مسجد سی پس لائی میرے پاس جبرئیل پاس شراب کا اور پاس دودہ کا **ف ع** اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو **ت** پس اختیار کیا مینی دودہ کو پس کہا جبرئیل نے کہ اختیار کیا تو نی فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو پہر چڑہایا ہمکو طرف آسمان کی **ف ع** لفظ عرج ساتہہ زبر عین اور رے کی ہی جیسی کہ ذکر کیا اوسکو نووی اور سیوطی نی پس فاعل جبرئیل ہین یا رب الجلیل بسبب فرمانی آنحضرت کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجکو اور جبرئیل کو اللہ تعالی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چڑہایا گیا ہمکو **ت** اور ذکر کی ثابت نی حدیث انس سی مانند معنی حدیث سابق کی کہ گذری ساتہہ روایت قتادہ کی انس سے چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو فرمایا ہی آنحضرت نی یا ثابت نی یا انس نی بطریق مرفوع کی پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہہ خیر کی اور فرمایا بیچ آسمان تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہہ یوسف کی یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین ہی اسی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دیئی گئی ہین آدہا حسن پس مرحبا کہا مجکو اور دعا کی خیر کی میری لیی **ف ع** اور ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد آدہی حسن سے یہہ ہے کہ بہ نسبت اپنی زمانی کی لوگون کی حسن کے آدہا حسن رکہتی تہی اور کہا بعضی حفاظ نی ہماری مشائخ متاخرین معتبرین مین سی کہ آنحضرت احسن تہی یوسف علیہ السلام سی ایلیی کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ یوسف کی صورت کی روشنی کا عکس جب دیوار پر پڑتا تہا استدر کہ کر دیا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ اوسمین سامنی کی چیزین معلوم ہونی لگتین اور ہماری نبی صلعم کی صورۃ کا یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نی پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت اس جمال روشن مین سے ایلیی کہ اگر ظاہر ہوتا اونکی لیی تو نہ دیکہہ سکتی طرف اونکی کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کی جمال مین سے کچہہ بہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نی یہہ بہی معنی اسکی کہی ہین کہ دیئی گئی تہی یوسف آدہا حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرت کی حسن کی وہ آدہا حسن رکہتی تہی کذا ذکرہ العلی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ بالجملہ ثابت ہوا ہی بیچ شان یوسف علیہ السلام کی در صباحت اونکی کی ایسی مضمون کہ ذہن مین ڈالتی ہین یہہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکہتی تہی چنانچہ اسی قصہ معراج مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ پہنچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ سی حسن مین جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستارون کی پہر ترمذی ایک حدیث لایا ہی اپنی جامع میں انس سے کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نی کسی پیغمبر کو مگر کہ خوبصورت اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا

خوب روزیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے لیکن حدیث معراج کی مخصوص ہو ساتھہ غیر آنحضرت کی جیسے کہ بعضون نی کہا ہی کہ کلام کرنیوالا عموم خطاب مین
داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نی شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سے آنحضرت پر یہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر صورت
کسی آدمی کی حسن و لطافت او سقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین جیسے کہ بیچ باطن سیرت کسی کے جمع نہین ہو فضل اور کمال او سقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین
اسلیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حد اور ضابطہ بیچ وصف آنحضرت کی یہہ ہے کہ جو کچہہ کہ سوای مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال سی سب حضرت
کی لیے ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر اونسی اور برابر اونکی نہین ہی **رباعی** کسی بحسن و ملاحت بیار ما نرسد ٭ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ٭
ہزار سکہ ببازار کائنات زنند ٭ یکی بخوبی صاحب عیار ما نرسد ٭ صلی اللہ علیہ وآلہ بمقدار حسنہ وجمالہ وفضلہ وکمالہ **ت** اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت البنانی نے
اس حدیث مین رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان دیکہا
مینی ابراہیم کو اسحال مین کہ لگائی ہوئی ہین لیست اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہین داخل ہوتے
وہ پہر دوسری بار او سمین یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتہ آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہنچتی بسبب کثرت اونکی پہر لیگئی مجکو طرف سدرۃ المنتہی
کی پس ناگہان پتی اوسکی مانند کانون ہاتہیون کی تہی اور ناگہان پہل اوسکی مانند مشکون کی ہی جب کہ ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا سی او سچیز نی کہ ڈہانکا **ف**
ع بعضون نی کہا فرشتون کی بازوون کی انوار نی ڈہانکا اور بعضون نی کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگ برنگ کے چیزون نی کہ معلوم نہین وہ کیا تہین
اور ظاہر یہہ ہے **ت** متغیر ہوا سدرہ یعنی پہر گئی حالت پہلی سی طرف مرتبہ اعلی کی پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سی بیان کرسکتا وصف اوسکا بسبب کمال
خوبی اوسکی کی اور وحی بہیجی طرف میری حق سبحانہ تعالی نی جو کچہہ کہ بہیجی **ف** یعنی جسکو سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت اچہی اور احتیاط کی
بات یہی ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکہین اور پرواہ کی بیان اور تفسیر کی نہون **ت** پس فرض کی گئین مجہہ پر پچاس نمازین ہر دن اور ہر رات مین پس اترا
مین یعنی بلندی اوس مقام سی اور پہنچا طرف موسی کی اوس آسمان مین کہ وہ تہی پس کہا موسی نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر کہا مینی
کہ فرض کین مجہہ پر پچاس نمازین **ف** ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ **ت** کہا موسی نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی اور سوال کر
اوس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس تحقیق مینی آزمایا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی اونکا فرمایا حضرت نے پس پہر گیا مین
طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا مینی کہ ای پروردگار میرے تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میرے سے پانچ اور بسبب میرے میری امت کی پانچ نمازین
ف ع اور شاید کہ تقدیر یہہ ہے خمسا فخمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ روایت عشر کی اختصار
ہی روایت خماسی اور موید ہی اسکو قول حضرت کا **ت** پس پہر آیا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کم کین مجہسے پانچ نمازین کہا موسی نی کہ تحقیق
امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی یعنی مقدار باقی کی ہی پس پہر جا طرف رب اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نی پس ہمیشہ آمد
و رفت کی مینی درمیان رب اپنی کی اور درمیان موسی کی یعنی ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہان تک کہ فرمایا
اللہ تعالی نی ای محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطی ہر نماز کی ثواب دس نمازون کا ہی یعنی حکما اور اعتبارا
پس اس حساب سے یہہ حکم پچاس نمازونکا رکہتی ہین جس نی قصد کیا نیکی کرنی کا پہر نکیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا عذر عرفی کی لکہی جاتی ہین اوسکے
لیے وہ نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی اوسکی لیے دس چند **ف**
ع یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملانی قصد قلب کے طرف مباشرۃ عمل قالب کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہہ ادنی درجہ
ہی تضاعف کا بیچ غیر حرم کی اور اور حدیثون مین آیا ہی کہ اوس سے ہی مضاعف کرتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سی بمقدار صدق

واخلاص کی **ت** اور جس نے قصد کیا برائی کا یعنی ارادہ مصمم اوسکی کرنی کا کیا نہیں پھر نہ کیا اوسکو یعنی پس ترک کیا اوسکو بغیر باعث کی یا بسبب مباح سی بخلاف اسکی کہ ترک کیا اوسکو اللہ کی لیے نہیں لکھی جائیگی اوسکی لیے یہہ برائی مذکورہ کچھہ **ف** ع لیکن اگر ترک کیا اوسکو اس حال میں کہ عزم کیا تہا اوسکی کرنی کا تو وہ دو حال سی خالی نہیں اگر ترک کیا تہا اوسکو اللہ تعالی کی لیے تو شک نہیں ہے اسمیں کہ لکھی جائیگی اوسکی لیے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تہا اوسکو کسی غرض فاسد کی لیے تو لکھی جائی گی اوسکی لیے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہی ساتھہ اسکی بہت سی علمانی **ت** پس اگر کی وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اوسکی لیے ایک برائی **ف** ع اسلیے کی برائی نہیں مضاعف ہوتی بحسب کمیۃ کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہہ عدل ہی جیسی کہ مضاعف ہونا فضل تہا **ت** فرمایا حضرت نی پس اوترا میں اوس مقام عالی سی یہانتک کہ پہنچا میں طرف موسی کی پس خبر دی میں نی اونکو یعنی اس ماجری کی پس کہا موسی نی پہر جا اپنی پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سے تخفیف یعنی تا پانچ سی بہی کم کری پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہا میں نی تحقیق رجوع کی میں نی طرف پروردگار اپنی کی کئی بہی یہانتک کہ حیا کی میں نی اوس سے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن شهاب عن انس قال كان ابو ذر يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فرج عني سقف بيتي وانا بمكة فنزل جبريل ففرج صدري ثم غسله بماء زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وايمانا فافرغه في صدري ثم اطبقه ثم اخذ بيدي فعرج بي الى السماء فلما جئت الى السماء الدنيا قال جبريل لخازن السماء افتح قال من هذا قال هذا جبريل قال هل معك احد قال نعم معي محمد صلى الله عليه وسلم فقال ارسل اليه قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنيا اذا رجل قاعد على يمينه اسودة وعلى يساره اسودة اذا نظر قبل يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى فقال مرحبا بالنبي الصالح والابن الصالح قلت لجبريل من هذا قال هذا آدم وهذه الاسودة عن يمينه وعن شماله نسم بنيه فاهل اليمين منهم اهل الجنة والاسودة التي عن شماله اهل النار فاذا نظر عن يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى حتى عرج بي الى السماء الثانية فقال لخازنها افتح فقال له خازنها مثل ما قال الاول قال انس فذكر انه وجد في السموات آدم وادريس وموسى وعيسى وابراهيم ولم يثبت كيف منازلهم غير انه ذكر انه وجد آدم في السماء الدنيا وابراهيم في السماء السادسة قال ابن شهاب فاخبرني ابن حزم ان ابن عباس وابا حبة الانصاري كانا يقولان قال النبي صلى الله عليه وسلم ثم عرج بي حتى ظهرت لمستوى اسمع فيه صريف الاقلام وقال ابن حزم وانس قال النبي صلى الله عليه وسلم ففرض الله على امتي خمسين صلوة فرجعت بذلك حتى مررت على موسى فقال ما فرض الله لك على امتك قلت فرض خمسين صلوة قال فارجع الى ربك فان امتك لا تطيق فراجعني فوضع شطرها فرجعت الى موسى فقلت وضع شطرها فقال راجع ربك فان امتك لا تطيق ذلك فرجعت فراجعت فوضع شطرها فرجعت اليه فقال ارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعته فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت الى موسى فقال راجع ربك فقلت استحييت من ربي ثم انطلق بي حتى انتهى بي الى سدرة المنتهى وغشيها الوان لا ادري ما هي ثم ادخلت الجنة فاذا فيها جنابذ اللؤلؤ واذا ترابها المسك متفق عليه اور روایت ہی ابن شہاب سی یعنی زہری سی اونہونی نقل کی انس سے کہا تہی ابوذر حدیث کرتی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کہولی گئی مجہسی چہت میری گہر کی اس حال میں کہ میں مکہ میں تہا

ف ح ع لفظ فرج صیغہ مجہول سی تخفیف اور تشدید سی ہی کہا گیا فرج اور تفریج سی یعنی شق اور کشف کی یعنی اٹہالی گئی اور روایتین بیچ تعیین مکان
اسرا کی مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسی کہ پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت ام ہانی اور
یہہ مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال مین جیسی کہ فتح الباری مین کہا ہے یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گہر مین سوئی تہی اور اوسکو اپنا بیت فرمایا بعلاقہ
شب باشی اور سکونت کرنیکی وسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چہت اونکی گہر کی پہاڑکر حضرت کو کعبہ کی پاس لایا اور حضرت
لیٹ رہی اسی حال مین کہ اثر نیند کا کچہہ باقی تہا پہر نکالا آپ کو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپکو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی کو لیگیا ت پس اوتری
جبرئیل اور کہولا سینہ میرا پہر دہودیا اوسکو آب زمزم سی پہر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بہرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا جو کچہہ کہ لگن مین تہا سینہ مین
پہر ڈہانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہی ولیکن ظاہر وہان یہہ تہا کہ دہونا قلب مبارک کا سونی کی لگن
مین تہا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سی اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی ہو چکی تہی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بہرا ہوا حکمت و ایمان سے اور
ڈالا گیا سینہ مبارک مین قال ت پہر پکڑا جبرئیل نی ہاتہہ میرا اور لی چڑہی مجکو طرف آسمان کی ف ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد اقصی
مین نہین ہے اسی سبب سے گئی ہین بعضی اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کی تہی اور سواری براق کی اسرا مین تہی واللہ اعلم ت پس جبکہ پہنچا
مین طرف آسمان نیچی کی کہا جبرئیل نی واسطی داروغہ آسمان کی کہ کہول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہہ کہا یہہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نی
کہ کیا ہی ساتہہ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہان میری ساتہہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بہیجا گیا تہا کوئی اونکی طرف یعنی بلانی کی لیے
کہا جبرئیل نی کہ ہان پس جبکہ کہولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹہی ہوئی ہی کہ اونکی داہنی طرف کئی ایک شخص تہی یعنی اونکی اولا
د سے اور بائین طرف اونکی کتنی ایک شخص تہی جسوقت کہ دیکہتی تہی داہنی طرف اپنی ہنستی تہی یعنی اولکی دیکہتی وہ چیز کہ باعث خوشی کی تہی یعنی جنتی
ہونا اونکا اور جسوقت کہ دیکہتی بائین طرف سے اپنی روتی یعنی بسبب دوزخی ہونی اونکی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کی مرحبا ہی صالح کو اور بیٹی
صالح کو کہا مینی جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہین اور یہہ اشخاص داہنی انکی اور بائین انکی ارواحین ہین انکی اولاد کی پس اہل داہنی
طرف والی انمین سے ہنستی ہین اور یہہ ارواحین کہ بائین طرف انکی ہین دوزخی ہین پس جب دیکہتی ہین داہنی طرف اپنی ہنستی ہین اور جب دیکہتی ہین
بائین طرف اپنی روتی ہین ف ع کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواحین کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین مین
پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ ارواحین پیش کیجاتی ہون آدم پر بعض اوقات مین پس جسوقت
آنحضرت گذری ہون وہ وقت پیش ہونی ارواحون کا ہو اور احتمال ہی کہ ارواحین دیکہی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تہین بدنون مین جب
تک اور وہ پیدا کی گئی ہین پہلی بدنون کی اور جگہہ انکی رہنی کی داہنی بائین طرف آدم کی ہو اور وہ جانتی تہی انجام کار اونکا پس قول آنحضرت
کا قسم بیہ عام مخصوص ہے واللہ اعلم ت یہان تک کہ لیگئی مجکو جبرئیل طرف دوسری آسمان کی پس کہا واسطی داروغہ اوسکی کہ کہول دروازہ پس
کہا جبرئیل کی لیی اوسکی داروغہ نی مانند اوس چیز کی کہ کہا تہا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہی اور تیری ساتہہ کون ہی الخ کہا انس نی پس ذکر کیا
یعنی آنحضرت نی یا ابوذر نی بطریق مرفوع کی اور ظاہر یہی ہی کہ آنحضرت نی پایا آسمانون مین آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم کو اور
نہین بیان کی ابوذر نی یا آنحضرت نی کیفیت منازل و مقام اونکی سوای اسکی کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلی آسمان مین اور ابراہیم کو چہٹی آسمان مین
ف ع یہہ موافق ہی روایت شریک کے انس سے اور ثابت تمام روایتون مین غیر اسکی ہی اور وہ یہہ ہے کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین پس اگر کہی
کوئی کہ متعدد ہی معراج تو تو کچہہ اشکال نہین والا قوی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکہا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوئی ساتہہ

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہے بلا خلاف اور علاوہ اسکی یہان کہا کہ نہین کیفیت بیان کی اونکی منازل مقام کی لیکن روایت بیان کرنیوالون کی
ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعین آسمانون کی اور دیکہنی انبیا کی کچہہ تہوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہے اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کے
ہی یا ہو سکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکہا ہو فتدبر **ت** کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجکو ابن حزم نی کہ تحقیق ابن عباس اور ابا حبہ کہتی تہے
کہ فرمایا آنحضرت نی پہر اوپر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ چڑہا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تہا مین اوسمین آواز قلمون کی لکہنی کی کہ فرشتی اونسی تقدیرین اور
حکم الہی لکہتی تہی اور لوح محفوظ سی احکام الہی نقل کرتی تہی کہا بعضی محققین نے ہماری علما مین سے کہ معنی یہہ ہے کہ ہوکر مین قایم ہوا ایسی مقام مین کہ بیچ اوس
اوسمین بسبب فحت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوئی میری لیے اوامر الہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی خلق مین قسم ہی
اللہ کی یہہ وہ مقام انتہی ہی کہ نہین تقدم ہوا اوسمین کسیکو اوپر اوسکی ادر کیفیت اون قلمون کی سوا خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک
چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہون اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متفلسفہ اسمین کچہہ تاویلین کرکی ظاہر معنی سی خارج
کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہے کہ اسکو حمل ظاہر ہی پر کرین وجود قلم کی قائل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الہی کی کرین **ت** اور کہا ابن حزم اور
انس نی کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ پس فرض کی گئین میری امت پر پچاس نمازین پس پہرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکہتا تہا اوسکی عمل کا یہان تک کہ گذرا مین
پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نی بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسی نی پس پہر جا طرف رب اپنی کی یعنی اور سوال کر
اوس سے تخفیف اسلیے کہ امت تیری نہین طاقت رکہی گی اوسکی پس پہیر مجکو موسی نی یعنی وہ ہوئی سبب پہرنی میری کی طرف رب کے پس موقوف کین اللہ تعالی
نی بعض پچاس کے **ف** ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تہا کہ وہ دس ہین یا دس لیے دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی بموجب اختلاف پہلی کر
ت پس پہرا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالی نی بعض اونکی پس کہا کہ پہر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سے اسلیے کہ تحقیق امت
تیری نہین طاقت رکہی گی اوسکی پس پہر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس خوب عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعض اونمین سے پس پہرا مین طرف
موسی کی پس کہا موسی نی کہ پہر جا طرف رب اپنی کی اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اوسکی پس خوب عرض معروض کی مینی پروردگار سی پس فرمایا
ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الاخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین **ت** کہ یہہ پانچ
نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میرے **ف** ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ نہین مساوات کی ہی درمیان
پنج اور پچاس کی ثواب مین اور یہہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مینی پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہے **ت** پس پہرا مین طرف موسی کی پس کہا کہ عرض
معروض کر اپنی رب سے پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے **ف** ع یعنی اوس وقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین ہے کوئی مانع تعدد
مانع سی یعنی یہہ ہے شرم مانع ہوئی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کرکر پہرنا وغیر ذلک یہہ ہے مانع تہی اور باعث شرم **ت** پہر لیجایا گیا مجکو یہانتک کہ
پہنچایا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈہانکا تہا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنی انوار کی یا طرح بطرح کی بانوون ملکہ کی نی یا اور کچہہ تہا نہین جانتا مین کہ کیا
یا اوس وقت بسبب متوجہ ہونی نظر اوسکی حق کیطرف نہ مکان کیطرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کی پہر داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوسمین تہی گنبد موتیون کے
ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تہا مین بہشت مین کہ ناگہان اوسمین ایک نہر تہی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبی تہی کہ وہ ایک موتی کی
ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تہی **ف** ح ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کے ہی یا حقیقت مین مشک ہے اور وہ بہت خوشبو دار ہی بعضی حدیث
مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہنچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن عبد اللہ قال لما اسری**
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی بہ الی سدرۃ المنتہی وہی فی السماء السادسۃ الیہا ینتہی ما یعرج بہ من

الارض فیقبض منہا والیہا ینتہی ما یہبط بہ من فوقہا فیقبض منہا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال فراش من ذہب قال فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لمن لا یشرک باللہ من امتہ شیئا المقحمات رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا گیا آپ کو طرف سدرۃ المنتہی کی اور سدرۃ المنتہی چہٹی آسمان مین ہے **ف** ع کہا ایک شارح نی کہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چہٹی آسمان مین ہے سدرہ اور صواب یہہ ہے کہ ساتوین آسمان مین ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثر دن کا کہا نو وی نی کہ ممکن ہے کہ تطبیق یون دیجاوی دونون روایتون مین کہ ہو جڑ اوسکی چہٹی آسمان مین اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہی چہار ناہی آسمانون اور بہشت پر **ت** طرف سدرہ کی پہنچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی ہی زمین سی یعنی اعمال اور ارواحین پس لیلی جاتی ہی اوس سی یعنی بقدرت الہی لی اکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین اور طرف سدرہ کی پہنچتی ہی وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر سے پس لی جاتی ہی اوس سے **ف** ح یعنی اوامر اور احکام الہی پہر وہان سی لیلیتی ہین ملائکہ کہ وہان کہڑی ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی ایسی اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہین اور سوا ہمارے پیغمبر خدا کی اوس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی اور آنحضرت ایسی جگہہ گئے کہ وہان جگہہ نہین ہے **نظم** بر داشت از طبیعت امکان قدم کہ آن ٭ اسری بعبدہ است عن المسجد الحرام ٭ تا عرصۂ وجود کہ اقصای عالم است ٭ کانجا نہ جاست و نی جہت و نی نشان و نام ٭ سر رشتہ پس شگرف در انجا بہیچ مان ٭ از آشنائی عالم و جان پر ز پس از این مقام **ت** کہا یعنی ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوس چیز نی کہ ڈہانکا **ف** ع یعنی ایسی چیز نی کہ اوسکی کنہ کو نہین پہنچ سکتی ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہے مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول ہی بلا دریافت ہی ہی نہ حقیقت عدم علم درایت کی وارد ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ اوسکی ہر پتی پر فرشتہ کہڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سبز جانورون کی کہ اوسکو عبارت ارواح ابنیا اور اولیا کی سی رکہتی ہین **ت** کہا ابن مسعود نی یعنی بیچ تفسیر یغشی کی وہ پروانی ہین سونی کی **ف** ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کے کہ اون انوار کو کہ اوترتی ہین عالم ملکوت سی تشبیہ دیا ساتہہ فراش کی ف کی زبر سی یعنی پرندہ مشہور کی کہ گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق و محبت ملکوت کی اور حیرانی اور گردش اونکی اوپر نور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت مین جراد من ذہب ہے یعنی ٹڈی سونی کی بہی آیا ہی اور یہہ بطریق تشبیہ و تمثیل کی ہی ایسی کہ درختون پر یہہ جانور اکثر بیٹہتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہے اور ہو سکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور قدرت الہی شامل سب چیزون کو ہی واللہ اعلم **ت** کہا ابن مسعود نی پس دی گئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین **ف** ح اور حقیقت مین جو کچہہ دیا گئی تہی آنحضرت او س شب مین قسم علم و عمل انوار و اسرار اور فیض و برکات سے حد حصر سی باہر ہین ولیکن یہہ تین چیزین ذکر کین عبد اللہ بن مسعود نی بسبب شرف و کرامت کے کہ تعلق امت سے رکہتی ہین **ت** دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت اونکی اور دیگئین آیتین اخیر سورۃ البقرہ مین **ف** ع یعنی امن الرسول سی اخیر سورۃ تک اور مراد دینی سی جانا قبولیت دعاؤن اونکا ہی اور اگرچہ ظاہر مین منافی ہی اوس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہے اوسوقت کہ جبرئیل بیٹہی تہی آنحضرت کی پاس کہ سنی ایک آواز یعنی دروازہ کہلنی کی سی اوپر سی پس سر اوٹہایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی طرف زمین کے نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس اوسنی سلام کیا اور کہا کہ خوش ہو ساتہہ دو نورون کی کہ دی گئین ہین وہ آپ کو نہین دیگئی کسی پیغمبر کو پہلی تجہسی فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورہ البقرہ کی نہین پڑہو گی تم کوئی حرف اون دونون مین سی مگر کہ دی جاؤگی اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاؤن اونکی تو جواب اسکا یہہ دینگے کہ کچہہ منافات نہین ہے ایسی کہ دیا تہا آسمان مین جملہ اون چیزون کہ وحی کی طرف بندہ اپنی وہ چیز کہ وحی کی بغیر بیچ بیچ پانچون نمازون کی مقام اعلی

میں اترا اور ترنا فرشتہ کا اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیے تہا اور بشارت نبی کی لیے جو تمکو افضل جبرئیل نے کسی نبی کو نہیں ملے تہا ایک اشکال لازم آتا ہے کہ سورۂ بقرہ مدنی ہے
اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہے پس اسکو یون دفع کرینگے کہ خاتمہ سورہ بقرہ کا مستثنی ہے یعنے یہہ مدینہ میں نہیں نازل ہوا پس البقرہ مدنی ہے باعتبار اکثر کی اور نقل کیا ابن
الملک نے حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورہ بقرہ کی وحی بھیجنی کا بلا واسطہ جبرئیل کے شب معراج میں پس وہ مکی ہے اور مکی نزدیک امر جمہور جو کہتے ہیں کہ
یہہ سارے سورۂ مدنی ہے اونکا جواب یہہ ہے کہ معنی دی جانیکی یہہ نہیں ہیں کہ وہ دی گئیں بلکہ معنی یہہ ہیں کہ قبولیت کی گئی آنحضرت کی لیے درباب ان الفاظ کی کہ تلقین کیے گئے
دونون آیتوں میں لفظ غفرانک سے اخیر تک آئے اور پڑہنے والونکی لیے ترجمہ اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سے واسطے اوس شخص کے کہ نہ شریک کرے ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو اقول
کی پہلے ملی **ف** ع یعنی وعدہ کیا گئی آنحضرت سے اوس شب میں اس مغفرت کا کہ جسکو چاہیگا اللہ تعالی بغیر عذاب کے بخشدیگا جیسے کہ اس آیت میں فرمایا ان اللہ
لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سے کوئی یہہ سمجہہ لے کہ صاحب کبیرہ کو عذاب ہی نہیں ہوگا کیونکہ جانا گیا ہے نصوص شرعی اور اجماع اہل
سنت سے ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور اسحدیث میں نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونی اس امر کی پہلے سے ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرٰهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِیْ نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکہا میں نے اپنے تئیں حجر میں یعنی حطیم میں کہڑے ہوتے اور حال میں کہ جماعت قریش پوچہتی تہی مجہہ سے
احوال جانے میرے کا شب معراج میں طرف بیت المقدس کے پس پوچہیں مجہہ سے چیزیں اور نشانیاں بیت المقدس کے کہ یاد نہیں رکہتا تہا میں اونکو یعنی وقت پوچہنی کی بسبب مشغول ہونے
کی طرف امر عظیم کی پس غمگین کیا گیا میں غمگین کیا جانا ہرگز نہیں غمگین کیا گیا میں مثل اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نے میری لیے اس حال میں کہ دیکہتا تہا میں اوسکو یعنی
اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہایا پردہ درمیان میں سے تا دیکہوں میں اوسکو اور بتلاؤں لوگوں کو جو پوچہیں جیسے کہ فرمائی ہیں نہیں پوچہتی تہی قریش مجہہ سے کچہہ مگر کہ خبر دیتا
تہا میں اونکو یعنی اوس حالت مستحضرہ میں اور تحقیق دیکہا میں نے اپنے تئیں بیچ جماعت کی انبیا میں سے **ف** ع یعنی شب معراج میں جیسا کہ دلالت کرتا ہے سیاق پہلا مضمون اور
مضمون آیندہ حدیث کا اور یہہ دیکہنا غیر اوس دیکہنی کی ہے کہ آسمان میں دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضوں نے کہ دیکہنا انبیا کو آسمان میں محمول ہے اوپر دیکہنی ارواح اونکی کے مگر عیسی
کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ساتہہ بدن کے آسمان پر اوٹہائے گئی ہیں اور بعضوں نے ادریس کے حق میں بہی ایسا کہا ہے پہر جنہوں نے کہ نماز پڑہی حضرت کے ساتہہ بیت المقدس میں احتمال
ہے کہ اونکی ارواح نے پڑہی اور یہہ بہی احتمال ہے کہ بدنون کے ساتہہ اور ارواح نے پڑہی کیونکہ اوپر گذر چکا ہے کہ انبیا زندہ ہیں اپنے پروردگار کی پاس اور اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ کہاوے
اونکی گوشتوں کو پہر بدن اونکے مانند ارواح کی لطیف ہیں نہیں کثیف پس نہیں ہے مانع اونکے ظہور کے لیے عالم ملک وملکوت میں بوجہ کمال کے قدرت کے ذوالجلال سے اور ظاہر یہہ ہے کہ نماز
پڑہنا آنحضرت کا اونکو بیت المقدس میں پہلے آسمان پر جانے سے تہا ترجمہ پس ناگہاں دیکہتا ہوں میں موسی کو کہڑی نماز پڑہتی ہیں **ف** یہہ بہی موید ہے اسکا کہ انبیا وقت نماز
بیت المقدس میں ساتہہ بدن کے تہے اور ارواح کے ساتہہ ہی کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہے کہ کرنا افعال مختلفہ کا ہوتا ہے ساتہہ اعضا کی نہ نری ارواح کی ترجمہ پس ناگہاں تہا وہ ایک مرد درمیانہ
قد یا دبلی گول بالونوالا گویا کہ وہ مردون شنوءہ میں سے ہے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے یمن سے اور ناگہاں عیسی ہیں کہڑی نماز پڑہتی ہیں **ف** ع یہہ اشارہ ہے طرف اسکی کہ نماز
معراج مومن کی ہے اسلیے کہ وہ حالت حضور کی آگے رب کی اور کمال قرب کی ہے اور وہ اعظم لذات سے ہے نزدیک عشاق کی ترجمہ نزدیک تر ہیں لوگوں کا ساتہہ اوسکی از روی مشابہت
کے عروہ بن مسعود ثقفی ہے کہ نام ایک صحابی کا ہے اور یہہ تہا عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں اسلیے کہ وہ ہذلی ہیں اور ناگہاں ابراہیم بہی کہڑی نماز پڑہتی ہیں مشابہ تر ہیں لوگوں کا ::

ساتھ ابراہیم کی یا رتھا اوسی مراد کہتی اوتی آنحضرت بارسی ذات شریف اپنے ف ع ح یہہ کلام ابوہریرہ کا ہی یا آگی بعد کسی اور راوی کا پہر دیکھنا آنحضرت کا ان
ابنیا کو نماز پڑہتی احتمال ہی کہ ہوا تنا ہجانی مین طرف بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصےٰ مین اور ہو نہ دوسرے احتمال کی ف تعقیب کی لفظ فحانت مین ترجمہ پس آیا وقت
نماز کا پس امام ہوا مین انکا ف ع ح شاید کہ مراد اس نماز سی نماز تحیہ ہی یا نماز معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہی کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہے نہین نماز اوسمین کیونکر
ہو جواب اسکا یہہ ہی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کی اور چونکہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف بھی ہو اور یہہ بہی کہ اوس جہان مین جو بشرع کیا گیا ہو
نہ وجود اوسکا اور ان انبیا نی یہان حضرت کی ساتھ نماز پڑہی اور بعد اسکی اونکو آسمان پر لیگئی حضرت کی استقبال و تعظیم کی لیے یا اونکی ارواحون کو آسمان مین متشکل کیا مگر
عیسے اور ادریس کہ وہ ساتھ بدنون کی آسمان پر ہین اور یہہ بہی احتمال ہی کہ یہہ نماز پڑہنا اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کی ساتھ بعد پہرنیکی سدرۃ المنتہیٰ سی ہوا اور ظاہر
یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اولیاء اللہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نے دیکہا ہے چہ جا انبیا علیہم السلام خوارق عادات تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف
عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سی ظہور مین آوین ترجمہ پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سی یعنی آسمان کے جانی سی پہلی یا بعد حاصل ہونی حضور باریتعالیٰ کی کہا
مجکو ایک کہنی والی نی ای محمد یہہ ہے مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کرو انکو یعنی از راہ تعظیم تو نگی ملک قہار کی یا از راہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہے ابرار کا پس التفات
کیا مینی اوسکی طرف یعنی بقصد سلام کرنیکی پس پہل کی اوسنی سلام کرنی مین مجہپر ف ح یعنی تجہوڑا آپ کو کہ سلام کرین اوسنے پہلی آپہی سلام کیا بسبب بانجانے
تعلیہ شوکت اور رحمت آنحضرت کی آگ دوزخ پر اور اوسکی داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ احوال آسمان پر ہوا اور ہوسکتا ہی کہ امامت آنحضرت کی
انبیا کی لیے آسمان پر بہی ہوئے ہون لیکن سیاق حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس مین تہے واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب خالی ہی دوسری
فصل سے الفصل الثالث فصل تیسری عن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قمت
فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ روایت ہے
جابر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جبکہ جہٹلایا مجکو قریش نی یعنی بیچ مقدمہ سیر کی میری طرف بیت المقدس کے شب
مذکور مین اور پوچہین مجہسی نشانیان اوس مکان کے کہڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دکہایا اللہ تعالیٰ نی مجکو بیت المقدس ف ع ح یعنی اور راہ اوسکی
دور کیا پردہ کہ بیچ مین اور اوسمین تہا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکہتا تہا مین اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکہتا ہی کہ بیت المقدس کو اٹہا کر آگی آنحضرت کی یہان
لائی ہون جیسی کہ ابن عباس کے حدیث مین آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی پس لائی گئی مسجد اور رکہی گئی دار عقیل کی پاس اور یہہ کامل تر ہی معجزہ مین جیسی کہ حاضر کیا گیا
تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمان کے پاس ترجمہ پس شروع کیا مینی کہ خبر دیتا تہا قریش کو بیت المقدس کے نشانیون سے حالانکہ مین دیکہتا تہا طرف اوسکی
ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح جاننا چاہیے کہ معراج کی حدیثون مین وہ حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرت کی دیکہنی کا رب العزت کو معلوم ہوا اور صحابہ اور
تابعین کو بہی اختلاف ہے اوسمین اور قول مختار اثبات اوسکا اور بعضی کہتی ہین کہ دل سی دیکہا اور دیکہنا آنکہ سے ضرور جاننے کی ہی دلائل اور تحقیق اور تفصیل اسکے بیچ باب رویۃ اللہ کی گذری

تمام ہوا باب المعراج اور آگی آتا ہی تتمہ جلد چہارم مین باب المعجزات

تتمۂ رابع مظاہر حق

باب فی المعجزات یہ باب ہی بیچ بیان معجزون کی **ف** معجزہ مشتق ہی عجز سی کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق مین ہی کہ معجزہ کرنیوالا عجز کا
ایسی چیز ہیں اور انبیا کی صدق کی دلالتونکو اور رسولونکی نشانیونکو معجزہ اسلیے کہتی ہین کہ رسل علیہم السلام ایسی عاجز ہوتی ہین اونکی معارضہ سی یعنی ساتھہ مثل اوس
معجزہ کی یعنی ویسا معجزہ نہین لا سکتی اونکی مقابلہ مین انتہی اور حضرت شیخ رح نی لکھا ہی کہ معجزہ اعجاز سی ہی بمعنی عاجز کرنیکی اور وہ ایک امر خارق یعنی
خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی واسطی دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلی ظہور نبوت سی ظاہر ہوتی ہین اون کو ارہاصات کہتی ہین اور ارہاص کے معنے
ہین محکم کرنا مکانکا ساتھہ پتھر اور مٹی کی گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہی اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتی ہین جو کچھہ کہ کفار و فساق سی ظاہر
ہو اوسکو استدراج کہتی ہین اور جو کچھہ عوام مسلمانون سی ظاہر ہو اوسکو معونت کہتی ہین اور جو کچھہ کہ اولیا سے ہو اوسکو کرامت کہتی ہین اور دعوی نبوت کی
قید سی یہہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمونکو معجزہ نہین کہتی کی معجزہ وہی خرق عادت ہی کہ ساتھہ دعوی نبوت کی ہو اور حضرت شیخ نی تین قسمین تو یہہ
ذکر کین اور ایک معجزہ ہی کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہی بلکہ ظاہر ہوتا ہی ساتھہ اسباب کی کہ جو اوس اسباب کی مباشرت کرتا ہی
اوسی ظہور پاتا ہی اور جو کچھہ کہ ساتھہ اسباب عادیہ کی ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہی جیسی شفا ساتھہ دوا اور طبیبہ کی اور جو کوئی اوسکو خارق عادت
کہی باعتبار ظاہر کی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ
الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُؤُسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ
بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس بن مالک سی یہہ کہ ابو بکر صدیق رض نی کہا یعنی وقت بیان کرنی قصہ ہجرت کے
اور درانی کی غار مین اور پہنچنی مشرکون کی سر غار پر سید الابرار کی تلاش مین کہ دیکھا مینی مشرکین کی قدمونکی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرونپر ہین اور ہم
یعنی مین اور آنحضرت غار مین تہی **ف** مراد اوس غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ ثور کی ویر کی جانب مین تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہی نواح مکہ مین بقدر
مسافت ایک ساعت نجومیہ کی اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اوسکی کنارہ پر کہڑا ہو تو نظر اوس شخص کے کہ اندر غار کی ہو اوسکی پانو
پر پڑتی ہی اور اگر وہ شخص اپنی پانو کی جگہہ نظر کری تو دیکھہ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کی ہی پس آنحضرت اوس غار مین چہپی تہی مشرکون نے قصد ہجرت کی اور
مشرک وہان حضرت کی تلاش مین جا پہنچی اور حضرت ابو بکر ڈری حضرت کی طرف سی جیسکہ بیان کرتی ہین **تب** مین کہا مینی یا رسول اللہ اگر کوئی
اونمین سے نگاہ کری جگہہ پانو اپنی کو تو دیکھہ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نی اے ابو بکر کیا ہی گمان تیرا ساتھہ اون دو شخصونکی کہ خدا ہی تیسرا اونکا نقل کی ہی
بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی خدا ساتھہ اونکی ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہہ ہے کہ پہیر دی اللہ تعالی نی ہمت کفار کی تلاش کرنی
اور نظر کرنی سی اندر غار کی باوجود جزم کرنی اس بات کی کہ آنحضرت اور ابو بکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی بد دعا کی وہ کہ
خداوند اندہی کردے آنکہین اونکی پس گرد غار کی پہرتی تہی اور نہین پاتی تہی اونکو اور بیضہ دینا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بہی معجزہ تہا جیسا کہ حدیثون مین
آیا ہی **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ
فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَنَا
أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً
فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي فِيهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلٰى بَطْنِهَا فِي جَلَدٍ مِنَ
الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ
لَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفِيتُمْ مَا هٰهُنَا وَلَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کی اپنے باپ عازب سے کہ اونہوں نے کہا واسطے ابی بکر صدیق کے
کہ اے ابوبکر خبر دو مجھکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنی تمنے اور آنحضرت نے اوس وقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا تمنے ساتھ طرف
مدینے کے ہجرت کے لیے بعد نکلنے کے غار سے کہا ابوبکر نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن میں سے یعنی دوپہر تک یہانتک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور ٹھہرا آفتاب اور خالی
ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تھا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اوسکے سایہ تھا نہیں آیا تھا اوسپر آفتاب یعنی اوسکے غاروں اور کھوون
مین اوس وقت دہوپ نہ پہنچی تہی پس اوترے ہم اوسکے پاس اور ہموار کی مینے آنحضرت کے لیے ایک جگہ اپنے دونو ہاتھوں سے تاکہ سوویں آنحضرت اوسپر اور
بچھایا مینے اوس جگہ ایک پوستین اور کہا مینے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکھتا رہونگا ادہر اودہر اور خبر لیتا
رہونگا دشمنونکی آنیکی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تہا گرد حضرت کے پس ناگہان دیکھتا ہوں ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہے سامنے سے
کہا مینے کیا ہے تیرے بکریوں مین دودہ کہا چرواہے نے کہ ہان ہے کہا مینے کیا نہ دوہیگا تو دودہ کہا اوسنے ہان پس پکڑی اوسنے ایک بکری اور دوہا کاٹھ
کے پیالہ مین تہوڑا سا دودہ اور ساتھ میرے چھاگل تہی کہ اوٹھایا تہا مینے اوسکو واسطے آنحضرت کے کہ سیراب ہوتے تہے آنحضرت اوس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس
آیا مین آنحضرت کے پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا مینے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مینے آنحضرت کی ف ح سوتے مین یعنی مین ٹھیرا رہا لفظ
وافقت تقدیم ف سے ہے ق پر پس معنی اسکے تو ظاہر ہوئے اور ساتھ تقدیم ق کی ف پر بھی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا یعنی بیدار نکیا آپکو یہانتک
کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مینے کچھ پانی مین سے دودہ پر یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ سرد ہوگیا
اور یہہ عادت ہے عرب کی کہ ٹھنڈا پانی دودہ مین ڈال کر پلاتے ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہوجائے ت پس کہا مینے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت
نے یہانتک کہ خوش ہوا مین ف ح اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کے خوشی اور آسائش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک بکریوں
کے کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہہ دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر کے کسی دوست کی تہین کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکہتے تہے اور یہہ بہی ہے
کہ اہل مکہ کی عادت تہی کہ اجازت دیدیتے تہے اپنے چرواہونکو کہ راہ کے چلنے والوں اور بہوکوں کو دودہ دیا کرین اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ اونہوں نے
کچھ دیکر خریدا ہو واللہ اعلم ت پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا نہیں آیا وقت کوچ کا عرض کیا مینے کہ ہان آیا کہا ابوبکر نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈھلنے آفتاب
کے اور آتی ٹھنڈے وقت کے اور پیچھے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اوسکو اور کتنے آدمیونکو ہمارے پیچھے متعین کیا تہا کہ جو
کوئی محمد کو لاویگا اوسکو سو اونٹ دینگے اور یہہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوگئے ت پس کہا مینے آیا ہمارے پکڑنیکو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرت نے عمر کر کہ خدا تعالی ہی ہمارے ساتھ ہے پہنچا عالی سراقہ پر پیغمبر خدا تعالی نے پس دہنس گیا ساتھ ہے سراقہ کی گہوڑا اوسکا پیٹ تک سخت زمین میں پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بد دعا کی تمنی مجپر پس دعا کرو میری نفع کی لیے یعنی یہہ کہ خلاصی پاؤن اوس حالت سے کہ گرفتار ہو رہا ہون مین وسمین پس تم اگر کرو گی تو اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہارے واسطے یہہ کہ پہیر دونگا مین کفار کی طلب کو تم سے پس دعا کی سراقہ کی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اوس رنج سے **ف** ح اور ایک روایت مین ایا ہے تین بار دعا کی اور ہر بار دہنستا تھا اور نجات پاتا تھا **ت** پس شروع کیا سراقہ نے یعنی لغایت عدد مین کہ نہین ملتا تھا کسی کافر سے یعنی اون کافرون سے کہ حضرت کی تلاش کی لیے نکلے تہے مگر کہتا کفایت کیے گئی تم طلب مین یعنی پس کافی ہے یہ تلاش کرنا اور تلاش نہ کرو مین تلاش کر چکا نہین ہے ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو پس نہین ملتا تھا سراقہ کسی سے مگر کہ پہیر دیتا تھا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اسمین بہت سے فائدہ ہین ازانجملہ یہہ معجزہ حضرت کا اور فضیلت ابوبکر کی کئی وجوہ سے اور اسمین ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کی لیے اور ساتھ ہے کہنا چہاگل کا اور رہانہ اوسکی کا سفر مین واسطے طہارت اور پانی پینے کی اور اسمین فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اوسکی کی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے انس سے کہا سنا عبد اللہ بن سلام نے آنا آنحضرت کا یعنی مکہ سے مدینہ میں حال آنکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین میں تہا کہ چنتا تہا میوہ درختون سے **ف** ح ع یعنی اپنی باغ مین تہا میوہ درختون سے توڑتا اور چنتا تہا مقصود بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے پس آئی اوسکی آنحضرت کے پاس جلدی کی کہ باوجودیکہ ایک کام مین تہا اور فرصت نہ تہی لیکن چونکہ صفات آنحضرت کی توریت مین پڑہکر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تہا **ع** مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ٭ لاجرم روی ترا دیدم واز جا رفتم ٭ بمجرد سنے وقت آنی حضرت کی سب کام چہوڑ چہاڑ کر حاضر ہوا اور یہہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد مین سے تہا اور بڑا علم رکہتا تہا توریت کا حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلاء صحابہ کرام مین سے ہوئے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے قصہ انکات پس آیا وہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنی علامتون صدق نبوت کی کہ تحقیق مین پوچہتا ہون تمسے تین چیزین نہین جانتا ہے انکو مگر نبی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کرے نبی سے یا اوسکی کتاب سے اسلیے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہہ کہ وہ بہی جانتا تہا مجمل یا مفصل جنانچہ اسی لیے جواب ان تین چیزون کا معجزہ ہوا اوسکی لیے اور علم یقین حضرت کی نبوت کا اوسکی نزدیک اور یہی ظاہر ہے الفاظ حدیث کی سے اشباب مین ترجمہ ایک چیز اون تین چیزون مین سے یہہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیونکا کہ جو بہشت مین داخل ہو کر پہلے کہاوینگے اور تیسری یہہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اوسکی کی یا طرف ماں اوسکی کی مشابہت مین یعنی فرزند کہ کبہی صورت مین مشابہ باپ کی ہوتا ہے اور کبہی مشابہ ماں کی سبب اسکا کیا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو ان چیزون کی جبرئیل نے ابہی **ف** ح ع فرمایا واسطے دفع ہونی وہم اسبات کی کہ اونہون نے سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بہی تہا منظور تہی کہ گوش ہوش سے سنے اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کرلے ترجمہ ابہی پر اول علامت قیامت

کی پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھی گی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سی طرف مغرب کی اور اول کھانا کہ کھاوینگی اوسکو بہشتی پس زیادتی مچھلی کی کلیجی کی ہوگی کہ وہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہی پانی مرد کا عورت کی پانی پر تو کھینچ لیتا ہی باپ اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کی پانی پر تو کھینچ لیتی ہی عورت اپنی مشابہت کی طرف **ف** ملا علی قاری نی معنی سبق کی علاوہ غلبہ لکھی ہین اور شیخ نی پیش مشہور یعنی پہلی رحم مین پڑتا ہی اور بعد اوسکی لکھا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہ ہونی فرزند کا ساتھہ باپ یا مان کی سبقت کرنا پانی ایک کا اون دونون مین سی ہی اور حدیث سکی باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہی پا سبقت پس سبقت کو متضمن دونو معنی کی کہہ سکتی ہین ترجمہ کہا عبد اللہ بن سلام نی بعد اسی جواب کی کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود حق مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کی ہو اور کہا عبد اللہ نی ای رسول خدا کی تحقیق یہود بڑی بہتان باندھنی والی قوم ہین اور تحقیق اگر وہ جانینگی اسلام لانا میرا پہلی اسکی کہ پوچھو تم اونسی یعنی میرا حال تو جھوٹ باندھ لینگی مجہپر یعنی بعد پوچھنی کی پس آئی یہودی یعنی بسبب بلانیکی یا اتفاقا اور عبد اللہ چھپ رہی تھی اونسی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیسا شخص ہی عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہاری علم اور اعتقاد مین کہا اونہون نی کہ بہتر ہی ہم مین اور بیٹا ہی بہتر ہمارے کا یعنی حسب مین باعتبار علم و صلاح کی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا ہی ہماری سردار کا یعنی نسب مین باتمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نی کہ خبر دو مجکو اگر اسلام لاوی عبد اللہ بن سلام یعنی تو تم بھی اسلام لاؤگی کہا یہود نی کہ پناہ مین رکھی اوسکو اللہ اسلام لانی سی یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بھی کیا جاوی اوستی پس نکلی عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہہ کہ محمد رسول خدا کی ہین پس کہنی لگی یہود یعنی بعد اسکی کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہہ بہت برا ہی ہم مین اور بیٹا ہی بدترین ہمارے کا پس عیب لگانی لگی اوسکو کہا عبد اللہ نی یہہ ہی وہ چیز کہ تھا مین ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ور یہی سبب تھا میری عرض کرنیکا کہ آپ انسی پہلی پوچھہ لیجی حال میرا تا سچ جھوٹ اونکا معلوم ہوجاوی **وعنہ**

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی اوسی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مشورہ کیا یعنی مدینہ والون سی صحابہ کی لیی اوسوقت کہ پہنچی ہمکو خبر ابی سفیان کی آنیکی **ف** یعنی ساتھہ قافلہ کی کہ آتا تھا شام سی اور جاتا تھا طرف مکہ کی اور یہہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابو سفیان گئی ہی تجارت شام کی لیی گیا تھا اور وہانسی مال بہت سا لیی آتا تھا اور اوسکی ساتھ چالیس سوار تھی جب مسلمانون نی یہہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور ماربن اسلیکی اوسمین آدمی تھوڑی سی تھی اور مال بہت اور یہہ خبر جو مکہ مین پہنچی تو ابو جہل کعبہ کی اوپر چڑھا اور پکارا لوگونکو اور جمع کیا اور نکلا اونکی مدد کی لیی پس اوس سے لوگون نے کہا کہ قافلہ راہ دریا کی کنارہ کی پکڑی اور نجات پائی پھر جا لوگون سمیت طرف مکہ کی چونکہ وقت اوس کمبخت کی زوال کا آن پہنچا تھا لوگونکی کہنی سی نہ آیا اور بدر مین پہنچا پس جبرئیل اوترے اور خبر دی کہ اللہ تعالی نی وعدہ کیا ہی دو جماعتون مین سی ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنو پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین یہہ قصہ مفصل مذکور ہی پس حضرت نی فرمایا کہ قافلہ تو پہنچا کنارہ دریا پر اور یہہ ابو جہل آیا ہی پس کھڑی ہوئی سعد جیسا کہ کہا ترجمہ اور کھڑی ہوئی سعد بیٹی عبادہ کی **ف** یعنی صحابہ کی درمیان مین سی اور وہ رئیس تھی انصار کی اور خاص انکا کھڑا ہونا اسلیی تھا کہ سبب مشورہ کرنیکا امتحان کرنا انصار کا تھا اسلیکی حضرت نی نہین بیعت لی تھی اونسی اسبات پر کہ نکلین وہ ساتھہ حضرت کی جہاد کی لیی و طلب کرنی دشمن کی لیی بلکہ بیعت لی تھی اونسی اسپر

اگر بچاوین وہ حضرت کو اوس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ پیش آیا حضرت کو نکلنا واسطے قافلہ ابو سفیان کے تو چاہا کہ معلوم کریں حال اونکا
کہ وہ موافقت کرتے ہین آپ کی یا نہین پس جواب دیا اونہون نے بہت اچھا جواب ساتھہ موافقت پورے کے اس بارے مین بھی اور اور بارے مین بھی اور سعد بن عبادہ
والے تھے اوپر لینے مشورہ کے اصحاب سے اور عقلمندون سے ت پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہے اگر
حکم کیجے آپ ہمکو یہہ کہ داخل کرین ہم سواری کے جانورونکو دریا مین تو البتہ ڈالدین ہم اونکو دریا مین یعنے وہ زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائے تو دریا مین بہیہ
جاوین اور اگر فرماوے آپ ہمکو یہہ کہ مارین ہم جگر اونٹون اور گھوڑون کی برک غماد تک تو البتہ کرین ہم ف نقطہ برک ساتھہ زیر ب اور زبر اوسکی کے اور
جزم رکے اور غماد ساتھہ زیر غین کے اور پیش اوسکی کے اور بعضون نے ساتھہ زیر کے بہی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کی شہرونمین سے ہے ساحل کنارہ بحر مین یا
انتہا آبادی پر اور مارنا گھوڑون وغیرہ کی جگرون کا کنایہ ہے تیز ہانکنے اونکی سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنیکی پانو سوار کی اونکی جگرونپر لگتی جاتی ہین پس
معنی یہہ اگر آپ حکم کیجے ہمکو بہت چلنے کا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلا برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجا لاوین ہم حکم آپکا ت کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ
کیا آنحضرت نے لوگونکو اور مہاجرین و انصار کو نکلنے کیلیے پس نکلے اور چلے لوگ یہان تک کہ اوترے بدر مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس
فرمایا حضرت نے کہ یہہ جگہہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلان کی ہے یعنے نام ایک کا اون اشقیا مین سے لیتے تھے اور کہتے تھے اور ہاتھہ اپنا زمین پر یعنے تعین جگہہ کیلیے اس جگہہ
اور اس جگہہ یعنے ہر ایک کی جگہہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہانتک کہ شمار کیا سب کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان پڑا ہوگا اور فلانا یہان
الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اونمین سے اوس جگہہ سے کہ ہاتھہ رکہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی اوسی
جگہہ مارا گیا وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال وهو في قبة يوم بدر اللهم انشدك عهدك ووعدك
اللهم ان تشأ لا تعبد بعد اليوم فاخذ ابو بكر بيده فقال حسبك يا رسول الله الححت على ربك فخرج وهو
يثب في الدرع وهو يقول سيهزم الجمع ويولون الدبر رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال مین کہ وہ خیمہ مین تھے دن بدر کے یا الہی مانگتا ہون مین تجھسے امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا کہ کیا ہے
نصرت کا یعنی اس آیت مین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنی ہلاک ہونا مومنونکا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آجکے
دن کے ف ح یعنی اس لیے کہ نہین باقی رہیگا روے زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت تو بڑے عارف باللہ تھے اور جانتے تھے کہ اللہ تعالی وعدہ
فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہہ دینگے کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا جانے حصول مطلب کو یا نہ جانے پھر علم باللہ مقتضی ہے خوف کہنے کو
اوس سے اور خوف الہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت کو یہہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت
کی طرف سے پیدا ہوا اور روکی جاوے نصرۃ موعود اور یہہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت سے وعدہ نصرۃ کا تھا لیکن وقت نہ معین کیا گیا پس آنحضرت ڈرتے تھے تاخیر
وقت سے پس دعا کی اللہ تعالی سے کہ وفاء وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو آیۃ واللہ ہو الغنی الحمید ان یشا یذہبکم
کی معنونکا اور آیۃ ان اللہ لغنی عن العلمین کے معنونکا کہ دلالت کرتی ہین یہہ آیتین اللہ تعالی کی بے پروائے پر پس نظر حضور ان معانی کی دعا کی چنانچہ امام غزالی نے کہا
ہے کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تھا اور نظر اور علم انکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت و جلال اوسکی کے نہایت وسیع تھا اور نظر ابو بکر رض کی فقط اسی
ہی کی وعدہ پر تھی اور اوسکی تحقیق ہے اور بہی کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضی محققین سے حضرت شیخ عبد الحق نے ذکر کی ہے اور کچھ اونکی شرح عربی مین بھی
مذکور ہے ت پس پکڑا ابو بکر رض نے دست مبارک حضرت کا اور کہا بس ہے تمکو اسقدر دعا کرتے یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنے دعا کرنے مین اپنے پروردگار سے ف
ع مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود نہایت اعتماد کے اپنے رب پر تھا واسطے تسلی کرنے اور ثابت قدم ہونے اور تقویت دل صحابہ کے اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ دعا آنحضرت کی مستجاب ہے

خصوصاً جبکہ مبالغہ کرین وسمین ترجمہ پس نکلی آنحضرت خیمہ سی جلدی کرتی ہوئی مارے خوشی کی حالانکہ تہی زرہ پہنی ہوئی اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیتہ کہ اونکی
تہی و پیر قریب ہے کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پہیر ینگی پشت نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کی تہی اجابت
اسیکی غالب آئی آپ پر بسبب وعدہ الہی کی پس خوش ہوکر اوٹہی اور خبر دی مشرکون کی شکست کی اور مومنونکی نصرت کی بطریق معجزہ کی ظہور کیا اونکی
بسبب اطلاع کرنی خدا تعالیٰ کی اونکو غیب پر **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ ہٰذَا جِبْرَئِیْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِہٖ عَلَیْہِ اَدَاۃُ
الْحَرْبِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن بدر کی کہ یہہ جبرئیل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنی گہوڑیکا یعنی باگ
اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کے لیے حالیکہ جبرئیل پر ہے اسباب لڑائیکا نقل کی بخاری نے **ف** ع ح معجزہ بیان یہہ ہی کہ دیکہا آنحضرت نے جبرئیل کو واسطے
جنگ کرنی کی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنواہی مشہور چار منزل مدینہ سی اور درمیان ہین مکہ اور مدینہ کی ہی اور غزوہ بدر کا ہوا روز جمعہ
سترویں تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین **وعنہ** قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَشْتَدُّ فِیْ اِثْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَہٗ اِذْ سَمِعَ
ضَرْبَۃً بِالسَّوْطِ فَوْقَہٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِکِ اَمَامَہٗ خَرَّ مُسْتَلْقِیًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَاِذَا ہُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُہٗ
وَشُقَّ وَجْہُہٗ کَضَرْبَۃِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِکَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِکَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَۃِ فَقَتَلُوْا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور یہہ بہی ابن عباس سے ہی کہ کہا اوس وقت کہ ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سی روز جنگ بدر کی دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کے مشرکون
مین سی کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نے سنی آواز کوڑیکی مارنیکی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر ای حیزوم
ف ح اقدام ڈرانا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ ای حیزوم اور لفظ اقدم بمعنی اول کی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کی ہی
اور وجہ ثانی پر ساتہہ پیش ہمزہ اور پیش دال کی اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم ی کی اور پیش ز کی نام جبرئیل کی
گہوڑیکا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نے کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کی گہوڑیکا ہی ترجمہ ناگہان دیکہا اوس مسلمان نے طرف مشرک کی آگی اپنی کہ گر اچت
ہوکر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑ گیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تہا مونہہ اوسکا یعنی طول مین مانند مارنی کوڑیکی پس ہوگئی
تہی تمام جگہہ مار نیکی یعنی جیسکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہنچا تہا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کی اور باقی رہا تہا اثر اوسکا اوسکی
ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیہ مین سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنے دیکہا تہا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سی یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو **ف** ع اس سے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ کشف کرامت ہی صحابی کی
لیکن کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصاً جس صورت مین کہ وقوع اوسکا روبرو نبی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کی یا کہا
جاوی کہ خبر دی اوسکی صحابی تعالیٰ اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نے پس صحیح ہوا شمار کرنا اسکا معجزون مین ترجمہ پہر
فرمایا حضرت نے کہ یہہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سی تہا پس قتل کیا مسلمانون نے اوسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** سَعْدِ
بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَّمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْہِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ
یُقَاتِلَانِ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُہُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد بن وقاص سی کہا کہ دیکہا مینی
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصونکو کہ اونپر تہی سفید کپڑی **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دونو فرشتی بطور تفرق کے
تہی یعنی ایک داہنی طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ جا رہو جاتی ہین ترجمہ لڑتی تہی وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنی آدمیونکی نہین دیکہا مینی اونکو

دونوں کو پہلے اس سے اور نہ پیچھے اس سے یعنی پس متعین ہوا کہ وہ فرشتوں میں سے تھے یعنی جبرئیل و میکائیل نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ح ع یہ تفسیر
راوی سے ہے اور شاید کہ پہچانا ہو اونہے یہ دلیل سے اور یا آنحضرت سے سنا ہو **وعن** البراء قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم رهطا الی
ابی رافع فدخل علیه عبد اللہ بن عتیک بیته لیلا وهو نائم فقتله فقال عبد اللہ بن عتیک فوضعت السیف
فی بطنه حتی اخذ فی ظهره فعرفت انی قتلته فجعلت افتح الابواب حتی انتهیت الی درجة فوضعت رجلی فوقعت فی لیلة
مقمرة فانكسرت ساقی فعصبتها بعمامة فانطلقت الی اصحابی فانتهیت الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فحدثته فقال ابسط رجلك
فبسطت رجلی فمسحها فكانما لم اشتكها قط رواه البخاری اور روایت ہے براء سے کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی **ف**
ع کہ ایک یہودی تھا کنیت اوسکی ابو الحقیق تھی بڑا دشمن تھا آنحضرت کا کہ عہد شکنیاں کیں اور فتنے برپا کیے اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنی قلعہ میں پناہ ڈھونڈھے
یعنی بچا اوکیا حضرت سے پس آنحضرت نے کتنے ایک صحابہ کو بھیجا کہ مار ڈالیں اوسکو ترجمہ پس گئے ابو رافع کے پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکے گھر میں رات کو اس حال
میں کہ وہ سوتا تھا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے کہ رکھی میں نے تلوار اوسکی پیٹ میں یہانتک کہ پہنچی اوسکی پیٹھ کی طرف پس معلوم کیا میں نے کہ میں نے
اوسکو پس شروع کیے میں نے کھولنے دروازے **ف** ح اوسکے قلعہ کے اندر اون وہ لوگ ہیں کہ بھیجے تھے میرے ساتھ اوسکے مارنیکے لیے اور باہر کھڑے تھے اور
شریک ہوں اوس قضیہ میں اور عبد اللہ بن عتیک بحیلہ سے اندر پہنچے تھے چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے اور صحیح بخاری میں
بھی کتاب المغازی کی اوائل میں بعد از غزوہ بدر کی حدیث اوسکی مذکور ہے اور نہایت غریب و عجیب ہے انتہی اور ملا علی ق نے لکھا کہ شاید عبد اللہ نے
دروازے بعد کھولنے کی اول بار میں بند کر دیے ہونگے واسطے محافظت ماورا اپنے کی کہ پیچھے سے کوئی اور نہ آجاوے یا گئے ہوں اوسکے پاس اور راہ سے
ترجمہ یہانتک کہ پہنچا میں طرف زینے کی پس رکھا میں نے پاؤں اپنا یعنی گمان اسکے کہ میں پہنچا زمین پر پس گر پڑا میں زینے سے چاندنی رات میں **ف**
ع کہا طیبی نے کہ تھا سبب انکے گر پڑنے کا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگئی زینے میں پس اونہوں نے گمان کیا کہ پایہ زینہ کا برابر ہے زمین کی
پس گر پڑے اوسپر سے میں پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندھا میں نے اوسکو پگڑی سے پھر چلا میں طرف یاروں اپنے کی کہ قلعہ کے نیچے کھڑے
تھے پس پہنچا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں یعنی ساتھ یاروں اپنے کی اور بیان کیا میں نے اونسے سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نے کہ پھیلا تو پاؤں اپنا پس
پھیلایا میں نے پاؤں اپنا پس ملا تھا پھیرا آنحضرت نے پاؤں پر پس چنگا ہوگیا پاؤں گویا کہ دکھا نہیں تھا کبھی نقل کی بخاری نے **وعن** جابر قال انا
یوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاءوا النبي صلی اللہ علیه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت فی الخندق فقال
انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ النبي صلی اللہ علیه وسلم المعول فضرب
فعاد كثيبا اهيل فانكفات الى امراتي فقلت هل عندك شیء فانی رایت بالنبي صلی اللہ علیه وسلم خمصا شديدا فاخرجت
جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم فی البرمة ثم جئت النبي صلی اللہ علیه وسلم
فساررته فقلت يا رسول اللہ ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال انت ونفر معك فصاح النبي صلی اللہ علیه وسلم
يا اهل الخندق ان جابرا صنع سورا فحي هلا بكم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى اجیء
وجاء فاخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم
ولا تنزلوها وهم الف فاقسم باللہ لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا ليخبز كما هو متفق علیه
اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ روز خندق کی کہ عبارت ہے غزوہ احزاب سے کھودتے تھے یعنی خندق گرد مدینہ کی درمیان اپنے اور درمیان دشمنونکے

پس ظاہر ہوا ایک پتہر سخت پس آئی صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ یہہ پتہر سخت ہی کہ ظاہر ہوا ہی خندق مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ مین اترونگا
یعنی خندق مین پہر کہڑی ہوئی حضرت اور پیٹ حضرت کا بندہا ہوا تہا ساتہہ پتہر کی یعنی بسبب شدت بہوک کی اور رہی تہی ہم تین دن اس حال مین کہ چکہتی تہی
کوئی چیز چکہنی کی ف ح ذوق زبر اول سی وہ چیز کہ چکہی جاوی قسم کہانی اور پینی سی یعنی بہوکی تہی تین روز گذری تہی کہ کچہہ نہ چکہا تہا ہمنی ت پس لیا آنحضرت نے
کدال پس کدال لا اور مارا اوس پتہر پر پس ہوگیا وہ پتہر سخت ریت پہسلتی جابر کہتی ہین کہ پہرا مین اور گیا مین طرف بیوی اپنی کی کہ گہر مین تہی اور نام اوسکا سہلہ بنت معوذ
انصاری تہا پس کہا مینی کہ کیا ہی تیری پاس کچہہ یعنی کہانیکی چیز پس تحقیق دیکہا ہی مینی آنحضرت پر اثر بہوک شدید کا پس نکالا اوس بیوی نی ایک تہیلا کہ اوسمین قریب
ساڑہی تین سیر کی جو تہی اور تہا ہماری پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بہیڑ کا پلا ہوا گہر کا پس ذبح کیا مینی اوسکو اور پیسی بیوی نی جو یہانتک کہ ڈالا ہمنی گوشت ہانڈی
مین پہر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا مینی پس کہا مینی یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہمنی ایک چہوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہین میری بیوی نی
قریب ساڑہی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آئیی آپ اور کچہہ لوگ ساتہہ آپ کی پس آواز دی آنحضرت نے کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نی تیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتہہ پیش سین اور جزم واو کی کہانا ضیافت کا یہہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور بہی ہین فارسی کی کہ
آنحضرت نے اونکو مشرف کیا ہی ت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اوتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤن مین پس تشریف لائی حضرت پس نکال لایا
مین واسطی حضرت کی آٹا گوندہا ہوا پس آب دہن ڈالا آپ نی اوسمین اور دعاء برکت کی کی اوسکی لیی پہر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس آب دہن ڈالا اور دعاء برکت کی پہر فرمایا
یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس چاہیی کہ پکاوی ساتہہ تیری اور نکال گوشت ساتہہ چمچی کی ہانڈی اپنی مین سے اور نہ اوتار ہانڈی کو چولہی پر سے کہا جابر نی اور اہل خندق ہزار مرد تہی
یعنی تین روز کی بہوکی سیر ہو کر پس قسم کہاتا ہون مین اللہ کی البتہ کہایا سبنی یعنی کہانی تین سی یہانتک کہ باقی چہوڑا اوسکو اور پہری اس حال مین کہ تحقیق ہانڈی
ہماری البتہ جوش مارتی تہی جیسی کہ تہی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تہا جیسی کہ تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع یعنی دونون چیزین جو کہ تہوڑی تہی موجود
تہین یہہ تمام اون منبع البرکات صلعم سے کی برکت سی تہا کہ زمین و آسمان ظاہر و باطن اونکی برکتون سی پر ہین اور سوائی اسکی بہت معجزہ ہوی ہین
حضرت سی بڑہ جانا تہوڑی سی کہانیکا اور جوش مارنا پانیکا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا ستون درخت خرما کا وغیر ذلک
جو مشہور ہین یہانتک کہ مجموعہ اونکا ہوگیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علماء اعلام نی جمع کی ہین دلیلین نبوت کی اپنے
کتابون مین اور بہت اچہی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہی مسمی دلائل النبوة وعن ابی قتادة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار
حین یحفر الخندق فجعل یمسح راسہ ویقول بؤس ابن سمیة تقتلک الفئة الباغیة رواہ مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ صحابی سے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عمار بن یاسر کو
اوس وقت کہ کہودتی تہی آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی عمار کی سر پر اور جہاڑتی تہی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تہی ای شدت
اور مشقت اور محنت بیٹی سمیہ کے ف ح سمیہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید کی نام عمار کی ماں کا ہی کہ مسلمان ہوئی تہی مکہ مین اور عذاب کی گئی بسبب
دین کی اور نہ پہری دین سی یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نی اونکی فرج مین اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہین اور ندا کرتی
ہین اوسکو کہ ای شدت عمار کی حاضر ہو پس یہہ وقت تیرا ہی اور حقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ آگی فرمایا ت کہ قتل کریگی تجہکو ایک جماعت کہ بغاوت
کرینگی اور نکل جاوینگی امام برحق کی اطاعت سے نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع کہا طیبی نی کہ ترحم کہایا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑینگی اوسمین عمار کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہی اور
مراد اس جماعت سی معاویہ اور قوم اونکی ہی اسلیی کہ قتل عمار کا صفین کے لڑائی مین ہوا اور عمار ساتہہ امیر المومنین علی رض کی تہی اور یہہ حضرت علی کی حقیت کی دلیلون مین سے ہی اس قصہ
مین جیسا کہ آیا ہی کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئے کہ عجب کام مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتہہ سی مارا گیا معاویہ نی کہا کہ کیا مشکل کیا کہا عمرو نے کہ مینی سنا ہی آنحضرت نی فرمایا عمار کو
کہ قتل کریگی تجہکو جماعت باغیہ معاویہ نی کہا کہ ہمنی عمار کو نہین مارا علی نی مارا اوسکو جنگ مین لایا اور مقتول ہی معاویہ تاویل کرتی تہی اور حدیث کے معنی کہتی تہی نحن فیہ بلغیت

طالبۃ لدم عثمان اور یہہ صریح تحریف ہی اور بعضی اخبارمین لائی ہین کہ معاویہ نی عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب مرد ہی کہ اپنی سی کمترسین پہسلاجاتا ہی جیسی
ایک دن شخص کے مارے جانی سی ہماری ہمراہی سی الگ ہونا چاہتا ہی واسرا علم اور حاصل یہہ کہ اس حدیث مین تین معجزی ہین ایک تو یہہ کہ عمار قتل ہوجاوینگا
اور دوسرا یہہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیونمین سی اور سب تصدیق حق ہی پہر دیکہا مینی بخط ملا علی نی شیخ اکمل الدین کو کہ کہا
ظاہر یہہ ہے کہ دونون قاتلین مذکورین کرنی معاویہ سی تقرا ہی او نیز تنبیہ کہتا ہی مولف کہ ای بہائیو اس حدیث کو دیکہکر کہیں زبان لعن و طعن کے معاویہ
کی حق مین نہ کہولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حق مین ڈرو تم اللہ سی میری صحابہ کی حق مین نہ کرنا تم اونکو نشانہ
بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نے کہ دوست رکہا اونکو پس میری محبت کی سبب سے دوست رکہا اونکو اور جسنی مبغوض رکہا اونکو پس میرے بغض کے سبب سے مبغوض
رکہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہی کہ
پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین یہہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین باب فضائل صحابہ کی متن گذری اور بہت سے حدیثین ہین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی اونمین سی ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم و من سلم نجا اور بعضی حدیثین انکی فضائل مین آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوۃ مین انس سی گذری ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سے روبرو کی گئی میری جاگتی مین کہ جہاد کرتی
ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر الخ پس وہ ہی معاویہ اور لشکر اونکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکہنا
چاہیی غرضکہ اونکو برا نہ کہی اور نہ بغض کہی اونسی کہ یہہ شعبہ رفض کا ہی بچاوی اللہ تعالی اس عقیدہ بد سی کہ بعضی سنی بہی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نہیں دیکہتی
شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس لائق ہی کہنا چاہیی اہل سنت کو اپنی دلکی تئین اہل بیت اطہار کی بغض سے اور تمام
صحابہ کرام کی بغض سے اور صبر و سکوت رکہنی چاہیی ہی اس بیت کا رکن کار گذر راز گفتار رہ کہ درین راہ کار دارد کار ای بہائیو ہمکو اپنی عمل کی فکر کرنا چاہیی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ہی لیحجرک عن الناس ما تعلم من نفسک اور آیا ہی لا تذکروا الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالی فرماوی ونزعنا ما فی صدورہم من غل
اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالے تو اونکی صفائی کا متکفل ہو اور ہم اپنی باتین گندی کرین اونکی طعن و تشنیع سی عاذنا اللہ و وفقنا لما یحب
و یرضی **وعن** سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُجْلِیَ الْاَحْزَابُ عَنْہُ اَلْاٰنَ نَغْزُوْہُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِیْرُ اِلَیْہِمْ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ متفرق ہو گئی اور چلی گئی گروہ کفار کی حضرت کے مقابلہ سی
ف ح یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجماع اور اتفاق کیا تہا تمام وہانکی کفار نی چنانچہ اسی لیی اوسکو غزوہ احزاب کہتی ہین کہ مشرک
اور یہود تمام گروہ کفار کی باہم اتفاق کرکر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابوسفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور سردار تہی اور دس ہزار لشکر تہا قریب
قریب ایک مہینی کی کا اونمین لڑائی ہوتی تہی مگر کچہہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نی نازل فرمائی مدد اپنی کہ بہیجی ہوا اور لشکر
ملائکہ کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی اونکو اور ڈالا اونکی دلونمین رعب پس بہم و برہم ہوئی چنانچہ مفصل یہہ قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابونمین لکہا ہی اوس وقت آنحضرت نی بطریق پیشین خبر
کی فرمایا ترجمہ کہ اب یعنی ما بعد اس وقت کی جہاد کرینگی ہم اونپر یعنی ابتداء اور وہ نہین لڑینگی ہم سی ہم چلین گے طرف اونکی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح یعنی
اور وہ نہین آوینگی طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکون کا مدینہ مین واسطی جنگ مسلمانونکی نہ آیا اور مسلمان اونپر چڑہ چڑہ کر گئی اور
فتحین کین غرضکہ حضرت نی خبر دی کہ آج شوکت مشرکون کی کم ہو گئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہہ معجزہ حضرت کا **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَھُوَ یَنْفُضُ رَاْسَہٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ
وَاللّٰہِ مَا وَضَعْنَاہُ اُخْرُجْ اِلَیْہِمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ فَاَشَارَ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

إليهم متفق عليه وفي رواية للبخاري قال أنس كأني أنظر إلى الغبار ساطعا في زقاق بني غنم موكب جبريل عليه السلام حين سار
رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بني قريظة اور روایت ہے عائشہ سے کہا جبکہ پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکھے ہتیار یعنی اوتارے اپنے بدن سے فارغ ہو کر جنگ سے اور غسل کیا
ف ح ع یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ ایک جانب سر کی ہوئی تھی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تھا ترجمہ کہ آئی حضرت کے پاس جبرئیل اس
حال میں کہ آنحضرت یا جبرئیل جھاڑتی تھی سر اپنا اور پاک کرتی تھی گرد سے کہ پڑی تھی غزوہ خندق میں پس کہا جبرئیل نے آنحضرت کو کہ تحقیق آپ نے تو
رکھے ہتیار قسم ہے اللہ کی میں نے نہیں رکھے ہیں ہتیار چنانچہ دیکھتی ہو تم نکلو طرف ان کافروں کی پس فرمایا آنحضرت نے پس کہاں قصد کروں میں اونکلو
طرف نکلوں پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تھی یہود سے کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتی تھی اور اونہوں نے عہد
شکنی کی تھی کہ ساتھ دیا تھا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ میں رہتی تھی کچھ نشان و سکاب بھی باقی ہے ترجمہ پس نکلے آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف
ع اور فتح دی اللہ تعالی نے آنحضرت کو اون پر اور کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابوں میں اور بعضی تفسیروں میں مفصل مذکور ہے اور جو
معجزے کہ ہر قصے میں واقع ہوئی ہیں بعضوں نے لکھی ہیں ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے گویا میں دیکھتا
ہوں طرف غبار کی کہ اوٹھا تھا بیچ کوچہ غنم کی ف ح غنم ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی اور زیر سے بھی آیا ہے نام ایک قبیلہ کا انصار میں سے ترجمہ
سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کی تھی جس وقت چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کی ف ح ع ظاہر یہہ ہے کہ اوس کوچہ میں اوس وقت
لوگوں نے تھی پس دیکھنا اونہی غبار کا اوس میں سے دلیل ہوا اس پر کہ یہہ ملائکہ کی لشکر کی قدموں سے اوٹھا اور غالب یہہ ہے کہ سرداروں کی جبرئیل تھی اور جبرئیل
ساتھ تھے اونکے یا وہ ساتھ تھے آنحضرت کی اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی اسی لیے ہے کہ وہ مانند تابعداروں اونکی کی تھی اور معجزہ یہاں آنا جبرئیل کا ہے تیار
باندھے ہوئی لشکر سمیت جنگ کی لیے اور دیکھنا غبار کا لشکر سے جنہ کہ وہ بذاتہ معلوم نہ ہوتی تھی وعن جابر قال عطش الناس يوم الحديبية ورسول
الله صلى الله عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضأ منها ثم أقبل الناس نحوه قالوا ليس عندنا ماء نتوضأ به ونشرب إلا ما في ركوتك فوضع
النبي صلى الله عليه وسلم يده في الركوة فجعل الماء يفور من بين أصابعه كأمثال العيون قال فشربنا وتوضأنا فقيل لجابر كم كنتم
قال لو كنا مائة ألف لكفانا كنا خمس عشرة مائة متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہ پیاسے ہوئی لوگ دن حدیبیہ
کی حال آنکہ آنحضرت آگے اونکی تھی چھاگل پس وضو کیا اوس سے پھر متوجہ ہوئی لوگ طرف آنحضرت کی عرض کیا کہ نہیں ہے ہمارے پاس پانی کہ وضو کریں ہم اوس سے
اور پیویں اوسکو مگر یہی پانی ہے جو آپکی چھاگل میں ہے یعنی اور ظاہر ہے کہ یہہ نہیں کفایت کریگا سب کو پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا چھاگل میں یعنی اوسکی
اندر یا اوسکی منہ میں پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرت کی انگلیوں کی درمیان میں سے مانند چشموں کی کہا جابر نے پس پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے ف ع پس ہے سعادت
اونکی کہ کیسی طہارت ظاہر اور باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سے کہ وہ افضل تہا سب اقسام پانیوں میں ترجمہ کہا گیا واسطے جابر کی کہ کتنی تھی تم یعنی
اوس دن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ میں کہا جابر نے یعنی اول جواب میں کہ اگر ہوتے ہم لاکہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا
سبکو پھر جواب دیا اونکی بات کا کہ تھے ہم پندرہ سو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر عبارت یہہ تھا کہ کہتے ہزار اور پانسو ولیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا بیت
میں اور یہہ ہے کہ اہل حدیبیہ جماعتیں تھیں جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تھی کذا قیل وعن البراء بن عازب قال كنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم أربع عشرة مائة يوم الحديبية والحديبية بئر فنزحناها فلم نترك فيها قطرة فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فأتاها
فجلس على شفيرها ثم دعا بإناء من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعا ثم صبه فيها ثم قال دعوها ساعة فأرووا أنفسهم وركابهم حتى ارتحلوا رواه البخاري
اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے چودہ سو دن حدیبیہ کے ف ح اور جابر کی روایت میں پندرہ سو کہا اور بعضی کہتے ہیں

کر زیادہ چودہ سو سی تہی پس جسنی کہ پندرہ سو کہا اوسنی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جسنی چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت جماعت آتی تہی اور چلی
جاتی تہی ایک وقت مین چودہ سو تہی اور ایک وقت مین پندرہ سو ہوئی یا پندرہ سو تہی اور پہر چودہ سو رہ گئی یا مدار غلبۂ ظن اور تخمین ہی ترجمہ اور حدیبیہ کہ فصیح تر
تخفیف ہی سی ہی نام ایک کنویکا ہی کہ مکہ سی سن بارہ کوس ہی پس پہنچا ہمنی پانی اوسکا پس نہ چہوڑا ہمنی اسمین ایک قطرہ پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت صلعم کو پس
آئی آنحضرت کنوین کی پاس اور بیٹہی کنوین کی کنارے پر پہر منگایا آنحضرت نی باسن پانی کا اور وضو کیا پہر بعد وضو کی پانی منہہ مین لیا اور دعا کی پہر ڈالا
آب دہن کنوی مین پہر فرمایا چہوڑدو اس کنوی کو ایک ساعت **ف** ع تا بہر جاوے شاید کہ یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بتدریج اور مراد
اس ساعت نجومیہ نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کی ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نی اپنی تئین اور اپنی سواری کی جانورونکو یہانتک کہ
کوچ کیا وہان سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ظاہر یہہ ہے کہ قضیہ جابر کا اور براء کی حدیث مین مذکور ہوا پہلی تہا اس قضیہ سی اور معجزے حدیبیہ مین مکرر ہوئی

وعن ابی رجاء عن عمران بن حصین قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتکی الیہ الناس من العطش فنزل فدعا
فلانا کان یسمیہ ابو رجاء ونسیہ عوف ودعا علیا فقال اذہبا فابتغیا الماء فانطلقا فتلقیا امرأۃ بین مزادتین او سطیحتین
من ماء فجاءا بہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستنزلوہا عن بعیرہا ودعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم باناء ففرغ فیہ من افواہ
المزادتین ونودی فی الناس اسقوا واستقوا قال فشربنا عطاشا اربعین رجلا حتی روینا فملأنا کل قربۃ معنا واداوۃ وایم اللہ لقد اقلع
عنہا وانہ لیخیل الینا انہا اشد ملأۃ منہا حین ابتدأ متفق علیہ اور روایت ہے عوف تابعی سی کی نقل کی ابی رجا تابعی سی اونہون نی عمران بن حصین
صحابی سی کہ کہا تہی ہم ایک سفر مین ساتہہ آنحضرت کی پس شکایت کی آنحضرت سی لوگون نی پیاس کی پس اتری آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کا
نام لیکر پکارا تہا نام لیتا تہا اوس فلانی کا ابو رجا کہ راوی حدیث کا ہی عمران بن حصین سے اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ہے ابو رجا سی یعنی پس تعبیر کیا
اوسکو لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بہی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈہونڈہو پانی پس گئی دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکہا اون
دونونے ایک عورت کو کہ بیٹہی ہی درمیان پکہال کی اونٹ پر یا کہا راوی نی درمیان دو نو سطیحون پانی کی اور سطیحہ ہے کہتی ہین پکہال کو پس لائی وہ دونون
صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضون نی کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پرسی اور منگوایا آنحضرت نی ایک
باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کی ڈالنی کا اوس باسن مین پکہال کی مونہون سے اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو اپنی تئین یعنی آپسمین ایک دوسری کو
پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کی پس پیا پانی سہونے کہا عمران نی پس پیا ہمنی درحالیکہ پیاسے تہے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئی ہم پہر بہری ہمنی ہر
مشک اور ہر چہاگل کہ ہمارے ساتہہ تہی یعنی جو باسن ہمارے پاس تہی بہر لئی اور قسم اسکی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور پہیرا اوس پکہال سی حالانکہ
تحقیق شان یہہ تہی کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تہا طرف ہماری یہہ کہ وہ پکہال بہت بہری ہوئی ہی اوس وقت سی کہ شروع کیا تہا آنحضرت نی پانی لینا اوس سے نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سہونی پانی پیا اور باسن بہرا اور وہ پکہال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تہی نسبت اوس وقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع
کیا تہا اور اس حدیث کا تتمہ اور بہی ہی کہ آنحضرت نی کہانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہہ شخص ساحر ہی کہ آسمان و زمین
کی درمیان مین نہ اوسکی کوئی ساحر نہین ہی یا نبی برحق ہی الخ **وعن** جابر قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نزلنا وادیا
افیح فذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ فلم یر شیئا یستتر بہ واذا شجرتان بشاطئ الوادی فانطلق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی احدہما فاخذ بغصن من اغصانہا فقال انقادی علی باذن اللہ تعالی فانقادت معہ کالبعیر
المخشوش الذی یصانع قائدہ حتی اتی الشجرۃ الاخری فاخذ ببعض من اغصانہا فقال انقادی

عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَانْقَادَتْ مَعَہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَیْنَہُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ
نَفْسِیْ فَحَانَتْ مِنِّیْ لَفْتَۃٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ کُلُّ وَاحِدَۃٍ مِّنْہُمَا
عَلٰی سَاقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا چلی ہم ساتہہ آنحضرت کی یہانتک کہ اوتری ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئی آنحضرت
رفع حاجت کی لیی یعنی پاخانہ پس نہ دیکہی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اور پتہر سی کہ پردہ کرین ساتہہ اوسکی لوگون سی اور ناگہان دیکہی آنحضرت نی دو
درخت بیچ کناری میدان کی پس گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونون مین سی پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سی اور فرمایا کہ فرمان
برداری کر میری یعنی واسطی پردہ کرنیکی میری ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس گردن جہکائی اوس درخت نی ساتہہ آنحضرت کی مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کی کہ فرمان
برداری کرتا ہی اپنی کہینچنی والیکی یہانتک کہ آئی آنحضرت دوسری درخت کی پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطی پردہ
کرنیکی میری ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کی ساتہہ حضرت کی اوسیطرح کہ جیسی پہلی درخت نی کی تہی یہانتک کہ جسوقت ہوئی آنحضرت آدہون آدہ راہ پر
درمیان اون دونون کی یعنی بیچون بیچ مین اونکی فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپسمین حال یہ کہ سایہ کرنیوالی ہو مجہ پر ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس قریب ہوگئی وہ دونون
یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرت نی درمیان مین اون دونون کی جابر کہتی ہین پس بیٹہا مین حال یہ کہ باتین کرتا تہا اپنی دل سی ف ح یعنی بیچ واقع
ہوئی اس امر عجیب کی کہ دیکہا مینی حضرت سی اپنی دل سی کہتا تہا کہ یہہ کیا ہی اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دل مین کرتا تہا جیسیکہ عادت انسان کی ہوتی
ہی کہ اپنی دل سی باتین کرتا ہی اور اوسکو حدیث النفس کہتی ہین ترجمہ پس ظاہر ہوا مجہسی التفات اور دیکہنا ایک جانب کو یعنی مشغول تہا مین اپنی دل کی ساتہہ اور
التفات نہین کرتا تہا کسی چیز کیطرف پس التفات کیا اور دیکہا مینی تو ناگہان دیکہتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیی آتی ہین ادہر کو اور ناگہان دیکہتا
ہون مین دونون درختونکو کہ تحقیق جدا ہوگئی ہین پس جا کہڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونون مین سی اپنی جگہہ پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پس اس مین
دو معجزی ہوئی + وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَۃٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا ہٰذِہِ الضَّرْبَۃُ قَالَ
ضَرْبَۃٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَۃُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَکَیْتُہَا
حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سی کہا دیکہا مینی نشان ضرب کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کی
پس کہا مینی ای ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہی کیا ہی یہہ زخم کہا یہہ زخم ہی کہ پہنچا تہا مجکو دن خیبر کی پس کہا لوگون نی کہ پہنچایا گیا سلمہ یعنی مارا
گیا اور مرگیا یعنی زخم شدید پہنچا تہا کہ لوگون نی گمان کیا کہ مرگیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کی پاس پس پہونکا آنحضرت نی اوس زخم کی جگہہ مین تین بار
پہونکنا پس پایا مینی درد اوسکا اوسوقت تک نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ
رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ خَبَرُہُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ
وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے انس سی کہا خبر پہنچائی آنحضرت نی مرنی زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب و عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلی اس سے کہ آوی لوگونکو خبر اون کی مرنیکی
ف ح یہہ تینون غزوہ موتہ مین کہ ساتہہ پیش میم کی نام ایک شہر کا ہی شام مین سی سنہ آٹہہ مین شہید ہوئی تہی اور مسلمان تین ہزار تہی اور روم ایک لاکھہ تہا قصہ
سیر کی کتابون مین لکہا ہی پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہی حضرت کا اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی خبر موت کی پہنچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی بیچ
بیچ بیان کیفیت شہید ہونی اونکی کی یعنی اسلیکی یہہ امیر لشکر کی تہی اور عادت یہہ ہی کہ لیتا ہی نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کئی گئی پہر لیا جعفر نی
نیزہ پس شہید کئی گئی یعنی بسبب تفصیل مشہور کی پہر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نی پس شہید کئی گئی فرماتی تہی آنحضرت یہہ احوال اور آنکہین آنحضرت کی آنسو گراتی

تہین یعنی بسبب غم اونکی یہانتک کہ یا نشان اوس شخص نے کہ لقب اوسکا شمشیری شمشیران خداسی ف ع یعنی شجاع ہی شجاعان خدا سی ساتہ ہی دو
ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہہ سی اوس وقت آٹہہ تلوارین ٹوٹین اور اضافہ سیف اسد مین بزرگی کی لیی ہی ترجمہ مراد رکہتی تہی حضرت یعنی
کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہہ کلام انس کا ہی اونکی مابعد کی راوی کا یہانتک کہ فتح دی اسد تعالی نی مسلمانونکو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع
یعنی خالد کی ہاتہہ سی اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت لیکر
یا مراد فتح سی بچاؤ مسلمانون کا ہی کہ پہری صحیح و سالم انتہی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی روم پر اور مسلمان اونکی ہاتہ سی سلامت رہے

وعن عباس قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون
مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار وانا آخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه
وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع وابو سفيان بن الحارث آخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اي عباس ناد اصحاب السمرة فقال عباس وكان رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة فقال والله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة
البقر على اولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قال فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار يا معشر الانصار
قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها
الى قتالهم فقال هذا حين حمي الوطيس ثم اخذ حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد فوالله ما هو
الا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا رواه مسلم اور روایت ہے عباس سی کہ کہا حاضر تہا مین ساتہہ حضرت
کی دن غزوہ حنین کے ف ع غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی سنہ آٹہہ مین بعد فتح مکہ کی اور حنین ساتہہ پیش ح مہملہ اور زبر نون اول کی اور بعد اوسکی یی
ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی پرلی عرفات کی ترجمہ پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت و خون شدید آپسمین پہری
مسلمان پشت دیکر ف ع ح یعنی بعضی جلد بازونمین سی اور حقیقت مین وہ بہاگنا نتہا بلکہ پہر کر آنحضرت کے پناہ مین آئی تہی تا مدد مانگین آنحضرت سے
حاصل یہہ کہ ایکطرح کی ہلچل مسلمانون مین واقع ہوگئی تہی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی ف اوس خچر کا نام
دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکونسی اور آیا ہی کہ آنحضرت نی رد بہی کئی ہین بعضی ہدیی
مشرکین کی پس بعضونے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہی بسبب نہ معلوم ہونی تاریخ کی اور اکثر اسپر ہین کہ رد منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا تہی
اوس سے کیا ہی کہ طمع رکہتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اوس سے مصلحت مسلمانونکی اور رد کیا اوسکو خلاف اسکی تہا ترجمہ اور مین پکڑی
ہوئی تہا حضرت کی خچر کی لگام تہامتا تہا مین اوسکو بارادہ اسکی کہ نہ جلدی کری خچر طرف دشمنونکی اور ابو سفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ بن الحارث بن
عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی یعنی از راہ ادب و محافظت کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عباس آواز دی اصحاب سمرہ کو
ف ع ح سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچی بیعت کی تہی کتنی ایک صحابہ نی حدیبیہ مین اور اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اسوقت
ہین حنین مین ترجمہ پس کہا عباس نے اور تہی وہ مرد بلند آواز کہ پس پکارا مین نے یعنی پکار اپنی بلند آواز سی کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی جو لوگ تم بیعت ہوئے ہو کہ واقع ہوئی تہی نیچی درخت کی پس کہا عباس
نی قسم ہی اسکی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا اوسوقت کہ سنی آواز میری تہا مانند پہرنی گایون کے اپنی بچون پر کہ کیسی تیز بسبب محبت اور شوق کی آتی
ہین ویسی ہی وہ آئی پس کہا اونہون نی ای قوم حاضر ہین ای قوم حاضر ہین پس لڑی مسلمان ساتہہ کافرونکی اور دعوت یعنی استعانت و پکارنا آپسمین
کا انصار مین تہا کہتی ہین خاص کی ہی گروہ انصار کی ای گروہ انصار کی یعنی مدد کرو پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کی

ف ع ح پس پکارا گیا ای بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار او لاد دو بہائیون کی ہین ایک اوس اور دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد مین ہین پس
دیکہا آنحضرت نے اس حال مین کہ وہ اپنی خچر پر سوار تہی مانند خوب قدرت رکہنی والی کی اوپر چلانی اوسکی کی اور بعضون نے کہا مانند اوس شخص کے کہ دراز کرتا ہی گردن اپنی
تا کہ دیکہی طرف اوس چیز کی کہ دور ہی اوس سی حالانکہ مائل تہی طرف قتال اونکی کی یعنی صحابہ جو لڑتی تہی آنحضرت گردن اونچی کر کر اونکی طرف دیکہتی تہی ب
پس فرمایا آنحضرت نی یہہ وقت گرم ہونی لڑائی کا ہی پہر لین آنحضرت نی کنکریان پس پہینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہہ کہکر شاہت الوجوہ پہر فرمایا یعنی از راہ تفاول
کی خبر دینی کی کہ شکست کہائی کافرون نے قسم ہی محمد کی پس قسم ہی سکی نہی شکست مگر بسبب اسکی کہ پہینکین آنحضرت نی کنکریان اپنی پایا نہہا واقعہ مگر دیکہا الینا
لشکر اونکا یعنی ورنہ ہوا قتال و شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکہتا رہا مین تیزی اونکی شدت اور تلوارین اونکی ضعیف و کند اور حال اونکا ذلیل نقل
کی پیٹہہ پہیری **ف** ع اسمین دو معجزی ظاہر ہوئی حضرت کی ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کے اور ماری سنگریزی پس بہاگ کہڑی ہی وہ

وعن أبي إسحاق قال قال رجل للبراء يا أبا عمارة فررتم يوم حنين قال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن خرج شبان أصحابه ليس عليهم كثير سلاح فلقوا قوما رماة لا يكاد يسقط لهم سهم فرشقوهم رشقا لا يكادون يخطئون فأقبلوا هناك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته البيضاء وأبو سفيان بن الحارث يقوده فنزل واستنصر وقال أنا النبي لا كذب أنا ابن المطلب ثم صفهم رواه مسلم وللبخاري معناه وفي رواية لهما قال البراء كنا والله إذا احمر البأس نتقي به وإن الشجاع منا للذي يحاذي به يعني النبي صلى الله عليه وسلم

اور روایت ہی ابی اسحق تابعی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطی براء بن عازب صحابی کی کہ ای ابا عمارہ کیا بہاگی تم کافرون سے دن حنین کے کہا براء نی قسم ہی اللہ کی
نہین پیٹہہ دی آنحضرت نی یعنی حقیقۃً اور نہ صورۃً ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلی یعنی طرف دشمن کے نوجوان حضرت کی صحابہ مین سی کہ نہی اونپر بہت سے ہتیار پس ملی ایک قوم
تیر انداز سی یعنی ہوازن سی کہ نزدیک تہا کہ گری و نکا تیر یعنی مین ایسی تیر انداز تہی کہ خطا نہین کرتا تہا تیر اونکا پس ماری و ستہم نی اون نوجوانونکو تیر نہین قریب
تہی کہ خطا کرین **ف** ع یہہ جواب ہی ابن عازب سی بیان اسکی تقدیر کلام یہہ تہی کیا تم سب بہاگی تہی پس یہہ پوچہنا مقتضی اوسکو تہا کہ آنحضرت بہی تہہ ہون
اونکی پس مارنی کہا کہ قسم اسکی کہ آنحضرت نہین بہاگی ولیکن ایک جماعت صحابہ کے تہی کہ اونپر ایسا ایسا کچہہ گذرا اور ترجمہ پس متوجہ ہوئی وہ جوان اوس وقت مین اوس
مکان مین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع یعنی دعا مانگنی کی لیی اس صورت مین نہین جاتا و آتا ہی اونپر بہاگنا کیونکہ طلب مدد کی لیی آئی تہی کہ اونکی
لیکر خوب لڑین اگر کوئی کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ پہیری مسلمان پشت دی کر اور اس حدیث مین کہا پس متوجہ ہوئی الخ کیونکر ہو تطبیق تو جواب کا یہہ ہے کہ وقع
ہوئی تہی اونکو صورت پشت دینی کی پہر بعد متوجہ ہوئی آنحضرت کی اونکی طرف اور آواز کر دینی عباس کے اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونی کی اور انتقال
کیا صورت فرار سی طرف سیرت قرار کی ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہی اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تہا اور ابو سفیان بن حارث چلتی تہی آگے
حضرت کی ہانکتی تہی حضرت کی خچر کو **ف** ع اور یہہ ظاہر مین معارض ہی اسکی کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑی ہوئی تہی اور ابو سفیان رکاب لیکن ممکن ہی
حمل کرنا اوسکا تناوب پر یعنی نوبت بنوبت پکڑنی پر کہ کبہی ابو سفیان لگام پکڑتی ہونگی اور عباس رکاب اور کبہی عباس لگام پکڑتی ہونگی اور ابو سفیان رکاب
یا حمل کرینگی اوسپر کہ اوس حال مین بسبب شدت کی احتیاج دونو کی باگ پکڑ لینی ہوئی ہو ترجمہ پس اوتری آنحضرت یعنی خچر سی اور طلب کی اللہ تعالی سی مدد
فتح اور کہا آنحضرت نی مین پیغمبر ہون کچہہ جہوٹ نہین اسمین مین بیٹا ہون عبد المطلب کا **ف** ع لفظ کذب اور مطلب مین ب کو جزم ہی جیسا کہ معمول ہی پڑہنی کا
سجع اور نظم مین اور صادر ہوا یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطور وزن شعر کی بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کی بغیر قصد کی پس نہین کہا جاویگا اوسکو
شعر اور آنحضرت نی اپنی تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کیطرف بسبب اسکی کہ وہ بہت مشہور تہی عزت و بزرگی مین اور حضرت نی جو اپنی تعریف کی تو یہہ از راہ

رہا وسمٹ کی نہتی بلکہ جیسی عادت غازیون کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت وجوان مردی دشمنونکی کیا کرتی ہین پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہہ ایسا کہنا ہی تعریف
کرنی جائز ہی ترجمہ پہر یعنی بعد جمع ہونی مسلمانونکی ور رجوع کرنی جوانون کی صف باندہکر کہڑا کیا حضرت نی صحابہ کو نقل کی یہہ مسلم نی ور وسطی بخاری
کی ہین معنی اسکی یعنی ور لفظ اسکی مسلم کی ہین ور ایک روایت بخاری ومسلم کی مین یون آیا ہی کہا براء بن عازب نے کہ تہی ہم جس وقت کہ سخت ہوتی لڑائی
پناہ ڈہونڈتی ہم طرف اونکی اور طلب کرتی خلاصی سبب اونکی ور تحقیق دلیر ومردانہ ہم مین سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کی **ف** ع یعنی جسجگہہ وہ ہوتی
وہی ہین ہوتا اور معنی یہہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکہتا تہا اوسوقت دلیر و تقدم کی حضرت پر پس یا یہہ ہوتا بزدلا تو بہاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا
طرف حضرت کی ترجمہ مراد رکہتی تہی کہ ساتہہ ضمیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ع ح اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنی کا اللہ
تعالی پر اور معجزہ بیان یہہ ہوا کہ حضرت نی اوترکر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکی کفار کیطرف اور اونہون نی شکست پائی بسبب اوسکی جیسکہ
پہلی حدیث مین مذکور ہی ور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کے ہی **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ
الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا
مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ور روایت ہے سلمہ بن اکوع سی کہا جہاد
کیا ہمنی یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کی دن حنین کے پس پشت دی بعضی آنحضرت کی صحابہ نی پس جبکہ گہیرا کافرون نی آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر لی آنحضرت نے
ایک مٹہی خاک کی زمین سی کہ سنگریزی بہی اوسمین تہی پہر مقابل کیا آنحضرت نی ساتہہ اوس خاک کی کافرونکی مونہونکو یعنی سامنی اونکی مونہونکی ڈالی اور کہا بری
ہوئی یا بری ہوجیو منہہ اونکی پس پیدا کیا اللہ تعالی نی اونمین سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالے نی اوسکی دونو آنکہونکو ساتہہ خاک اوس مٹہی خاک
کی کہ ڈالی اونکی مونہون کیطرف پس پہری کافر پیٹہہ دیکر پس شکست دی اونکو اللہ تعالی نی ور بانٹین آنحضرت نی غنیمتین اونکی درمیان مسلمانونکی نقل کی یہہ مسلم
نی **ف** ع اسمین ہین معجزی تمام نبی حضرت کی ایک تو یہہ کہ پہنچی مٹی اوس مٹہی کی سبکی آنکہون مین ور دوسری یہہ کہ بہر گئین آنکہین ہر ایک کی اوس تہوڑی سی مٹی سی
باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی تیسرا شکست پانا اونکا اوس سی **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهٗ يَدَّعِی الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ
مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِیْ تَحَدَّثْتَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ
فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَ
رَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا حاضر ہوئی
ہم ساتہہ آنحضرت کی غزوہ حنین مین **ف** ح اور مواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی ور صحیح بخاری مین بہی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی
ایک شخص کے حق مین اون لوگون مین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہہ شخص دوزخی ہی **ف** ع اور نام اوسکا قزمان تہا اور تہا وہ مومنین
اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرونسی سخت ترین لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سی تعجب
کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجکو حقیقت حال اوس شخص کے سی کہ فرماتی ہو تم دوزخیون مین سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال اوسکا یہہ ہی کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہ کہ وہ دوزخیوں میں سے ہی **ف ع** یعنی باطن میں ہی جو منتہی کہی
اگرچہ ظاہر ہو تجکو خلاف اوسکی اسلیے کہ صورت اعمال کا کچہہ اعتبار نہیں ہے مدار اچہی احوال و خاتمہ پر ہی **ترجمہ** پس قریب تہی بعضی لوگ یعنی بعضی مسلمان ضعیف الایمان
کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کی کہ باوجود اس جنگ وجہاد اوسکی کی لڑتی ہین کیونکر فرماتی ہین کہ وہ دوزخی ہی پس اوس اثنا میں کہ وہ اوس حال پر تہا ناگہان
پایا اوسنی درد زخمونکا پس قصد کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی طرف ترکش اپنی کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتہہ اوس تیر کی **ف ع ح** اور بخاری کی اکثر روایتون
آیا ہی لفظ اسہما ساتہہ صیغہ جمع کی بجای سہم کی یعنی کہینچی گئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث میں آیا ہی کہ اوس شخص نے رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا
تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور یہہ منافات نہیں رکہتا ہی اس روایت سی شاید کہ دونون امر کیی ہون اول تیر سی کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل تو
تلوار سی کیا واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنی کی یا فاسق بسبب قتل کرنی نفس اپنی کی **ترجمہ** پس دوڑی گئی کتنی ایک شخص مسلمانون
مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نی بات آپکی کہ آپ نی فرمایا تہا کہ وہ دوزخیون میں سے ہے تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانی نی اور مار ڈالا اپنی تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا **ف ع**
یہہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا **ترجمہ** کہ ای بلال اوٹہہ پس اعلام کر لوگونکو ساتہہ اسکی کہ نہیں داخل
ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف ع** مراد فاجر سی
منافق ہی یا فاسق اون لوگونمین سے کہ کرتی ہین عمل از راہ ریا کی یا ملاتی ہین ساتہہ اوسکی گناہ کو اور کبھی کرتی ہین ایسا عمل کہ اوس سے خاتمہ بد ہوتا ہی احتمال ہے
کہ ہو یہہ جملہ داخل تحت اعلام کی یا جدا بیان ہو واسطی اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اوسکی وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتی ہین یا پڑہتی پڑہاتی ہین یا دان
دیتی ہین یا امامت کرتی ہین یا مسجد مدرسہ وغیرہ بناتی ہین واسطی غرض فاسد کی اور ہوتی ہین وہ سبب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور وہ خود
محروم ہوتی ہین اونکی ثواب سے جعلنا اللہ تعالی من المخلصین **ف ح** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخین ہوگا اور مذہب یہی ہی اگر مومن ہے
اور تصدیق ایمانی رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا ہی ایک فرد ہی قاتل مومن کے اور قرآن مجید
مین حکم کیا ہی اوسکی خلود کا دوزخین اور علمانی اوسمین تاویلین کئی ہین اور بعضی محدثون نی اہل ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہے لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین
رہتا ہی پس ہمیشہ دوزخین رہنی کو مخصوص ساتہہ کافر کی نہین رکہتی لیکن یہہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت جماعت کی مذہب کے اور بیچ حق خاص اس شخص کی کہ قصہ
اوسکا حدیث مین گذرا کہتی ہین کہ وہ منافق تہا جیسکہ خطیب بغدادی نی کہا یعنی واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق اوسکا واللہ اعلم **وعن عائشة**
قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِي دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ
أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ جَاءَنِي رَجُلَانِ جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ
طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ
الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ فَاسْتَخْرَجَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سحر کیی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ حضرت کے خیال ڈالا جاتا تہا کہ اونہون نی کی ہی ایک چیز اور حال آنکہ
نہیں کی ہی **ف ع ح** کہا بعضون نی کہ معنی اسکی یہہ مین کہ خیال آیا تہا حضرت پر نسیان اس طرحکا کہ گمان کرتی تہی بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی حال آنکہ نکی
تہی یا گمان کرتی کہ نہیں کی فلانی چیز حال آنکہ کر چکتی تہی اوسکو اور یہہ امر دنیا مین تہا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کے

حتٰی یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعٰی یعنی موسی علیہ السلام کی خیال مین یہہ ڈالا گیا کفار کی سحر سی سانپ وغیرہ دوڑتی پہرتی ہین حال آنکہ
وہ دوڑتی نہ تہین بلکہ اونہون نی پارا جو ملا تہا بسبب گرمی آفتاب کی وہ اچہلنی لگین انکی خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
کی خیال مین آتا تہا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سی اور پہر نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا تہا اور جانتی تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتی تہی اونکی تو قادر نہین ہوتی تہی اونپر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سی تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچہہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان مقتضائے
بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہہ بہی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنی مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہہ تہی کہ معلوم ہو جاوی تاثیر کرنا سحر کا کہ تاثیر
اسکی ایسی ثابت ہی کہ حبیب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور کافر
حضرت کو ساحر کہتی تہی پس حق تعالی نی بسبب تاثیر کرنی سحر کی اون مین ظاہر کر دیا کہ یہہ ساحر نہین ہین اور قضیہ سحر کا بعد رجوع کرنی کی حدیبیہ سے تہا ذیحجہ
کی مہینی مین سنہ چہہ مین اور مدت اوسکی بقا کی چالیس روز کہی ہی علمانی اور ایک روایت مین چہہ مہینی اور موجب ایک قول کی تمام سال اغلب ہی کہ قوت اور
غلبہ اوسکا چالیس روز ہوا اور رہا بعضی حال اونکا چہہ مہینی تک اور بقا بعضی اوسکی بقایا کا سال بہر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس سے
ہوا کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تہی آنحضرت ایک روز نزدیک میری دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی اوس سے ف ع یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی
مکرر اور بہت کی اور مستمر رہی وسیر اسمین دلیل ہی اوپر مستحب ہونی دعا کی وقت حاصل ہونی امور مکروہہ کی اور اوترنی بلا کی اور کہا ہی علمانی کہ خاص
لوگون سی اسیوقت دعا کرواتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہنچی اور اونکو چہوڑ دیتی ہین کہ دعا کرتی ہین تا اپنی وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ
پہر فرمایا آنحضرت نی کیا جانا تو نی اور خبر رکہتی ہی تو اے عائشہ کہ اللہ تعالی نی بیان کیا میری لیی بیچ اوس امر کی کہ طلب کیا مینی بیان کرنا اور ظاہر کرنا
اوسکا اوس سے پہر بیان کیا اوسکو کہ آئی میری پاس دو فرشتی بصورت دو مردون کی بیٹہا ایک اون مردون مین سی میری سر کی پاس اور دوسرا
میری پانو پاس پہر کہا ایک نی اونمین سی واسطی دوسری کی کہ کیا ہی بیماری اس شخص کو کہا دوسری نی کہ سحر کیا گیا ہی کہا اوس ایک نی اور کسنی سحر کیا ہے
اوسکو کہا دوسری نی کہ سحر کیا ہی اوسکو لبید بن اعصم یہودی نی ف ع کہا بعضون نی کہ مراد لبید سی بیٹیان اوسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی
ومن شر النفاثات فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنی والیون کی سی یا نفوس ساحر سی کہ جو گرہ دیتی ہین ڈورونمین اور پہونکتی ہین بیچ سر کہا قاضی نی کہ
خاص نام ومانگنی شر نفاثات سی اسلیے ہے کہ روایات کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نی سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کی کہ لگائی انکی جلد مین اور گاڑا اوسکو کنوین
مین پس بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوتری معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نے سحر کی جگہہ کی پس بہیجا علی کو پس لائی اوسکو اور پڑہین یہہ
دونو سورتین اوسپر پس تہی حضرت علی جب پڑہتی ایک آیت کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نی کچہہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سچا ہونا کافرونکا ماننی کہ آنحضرت
سحر زدہ ہین اسلیے کہ وہ مراد رکہتی تہی اس سی یہہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کی انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ قضیہ اور ہی یہہ قضیہ غیر ہی اوس قضیہ کی کہ اس حدیث مین ہی
اور ممکن ہی جمع ان دونون مین ساتہہ واقع ہونی دونون طرح کی سحرون کی حضرت کی نسبت کہ چند تواب علی آپ کو ایک اون دونونکا کہ جو اس حدیث
مین ہی واقع ہوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہوا واللہ اعلم ترجمہ کہا اوس ایک نی کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسری نی بیچ کنگہی کے اور اون بالون کے
کہ کنگہی کرنی سی جہڑتی ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کی کہا اوس نی کہان کہا اوس نی بیچ کنوین ذروان کی کہ نام ایک کنوین کا ہی مدینہ مین پس گئے
آنحضرت درمیان کتنی ایک آدمیون کی اپنی اصحاب مخصوصین سے طرف اوس کنوین کی پس فرمایا کہ یہہ کنوان ہی کہ دکہلایا گیا مجہکو گویا کہ پانی اوس کنوی کا پانی مہندی
کا سا تہا اور گویا کہ کہجور کی شگوفی اوسکی یعنی وہ جو اوسمین دفن کی گئی تہی سر تہی شیطانونکی پس نکالا اوسکو حضرت نے نقل کیے بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی
شیطانون کی سرون کے ساتہہ دی بسبب وحشتناک اور بدہیبت ہونی اونکی کی اور عرب شیطانونکی سرونکو نہایت برا اور بدہیبت جانتی تہی اور بعضون نی کہا

کہ مراد شیطانونسی سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سی آیا ہی کہ آنحضرت نی علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بہیجا واسطی نکالنی سحر کی کنوئی وان سی پس پایا اونہون نی اوسمین غلاف شگوفہ کہجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سی بنایا ہی اور سوئیان اوسمین چبہوئین ہین اور ایک ڈورا باندہا ہی اوسپر گیارہ گرہین دیکر پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سی پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئین کہ اوسمین سی نکالتی تہی آنحضرت کو تسکین و آرام ہوتا جاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوین کی سر پر گئی ہون اور علی اور عمار کو اوس کوین کی اندر جانی اور نکالنی اوسکی کا حکم کیا ہو اور یہہ بہی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی اوس یہودی کو کچہہ نہ کہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانی کو دوست نہین رکہتا مین **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا اوسوقت کہ ہم حاضر تہی آنحضرت کی پاس اور وہ بانٹ رہی تہی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سی ہاتہہ آیا تہا اوسکو جعرانہ مین بانٹتی تہی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سی **ف** ع کہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی اور اوسکی حق مین یہہ آیۃ اوتری ہی وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ پس وہ منافقون مین سی تہا اور آگی کو اوسکی اصل سی خوارج نکلی اور یہہ جو کہا ہی ایک شارح نی کہ وہ سردار تہا خوارج کا اسمین سامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہی ترجمہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کرو تقسیم مین اور سکو برابر دو یعنی اور حضرت دیتی تہی ہر کسیکو بقدر حاجت کی پس فرمایا آنحضرت نی وائی ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین انصافی کی تحقیق نا امید ہوا تو اور زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین **ف** ع اسلیکی امید وار اور سود مند ہی تمہاری میری عدالت مین ہی اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہی اور واسطی کرنی عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نکرون تو تمکو سوائی نا امیدی اور زیانکاری کی کچہہ نہین ہی خلاصہ مضمون یہہ کہ جب حکم کیا اس کہنی والی نی اوسکا کہ حضرت عدل نہین کرتی ہین تو نا امید ہوا کہنی والا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس حکم کی ترجمہ پس کہا عمر رض نی کہ حکم دیجئی مجکو یہہ کہ گردن ماروں مین سکو پس فرمایا چہوڑ دو اوسکو **ف** ح شرح السنہ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنی سی باوجود اسکی کہ آپنی فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤنمین اونکو تو البتہ قتل کرون اونکو جواب یہہ دیا گیا ہی سکا کہ حضرت نی مباح کیا قتل اونکا جبکہ بہت ہوں اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگونسی اور یہہ باتین موجود نہین تہین جسوقت کہ منع کیا اونکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا اور لڑی اونسی یہانتک کہ بہتونکو اونمین سی قتل کیا انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ جو اکمل نی کہا کہ اسمین دلیل ہی آنحضرت کی حسن اخلاق پر اور دلیل ہی سپر کہ حضرت بدلہ نہین لیتی تہی اپنی نفس کی لیئی باوجودیکہ ایسی

زیادتی کی اوسنے کہا عدل کرو اور روایت مین آیا ہے اتق اللہ ورا اور مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہے اور پہر آپ نے بدلہ نہ لیا با وجود اسکی کہ یہہ باتین موجب قتل کی تہین کیونکہ اسمین عیب لگانا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسی لیئے اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانے مین کہی تو حکم کیا جاویگا اوسکی کفر اور ارتداد کا انتہی اور یہہ منافی نہین ہے تعلیل منع کرنے حضرت کیلئے قتل کرنی اوسکی سے ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ اسلیئے کہ تحقیق واسطے اوسکی تابعدار ہونگی کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکی کی بہت اچہی طرح پڑہین گے ازراہ ریا اور سمعہ کی اور حقیر جانیگا روزے اپنی کو بیچ مقابلہ روزی اونکی کی **ف** ح یعنی ظاہر مین نماز اور روزی اونکی زیادہ اور فوقیت ہونگی نماز اور روزی تمہاری سے ورمانی نمازیون کی سے نہی وارد ہوئی ہے اگرچہ نماز وروزہ اونکا قبول نہین ہوتا انتہی اور ملا علی نے ایک شارح سے یہ قول نقل کرکر کہا کہ اسپر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہین گی قرآن یعنی مداومت کرینگی اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگی اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال آنکہ نہ تر ہیگا قرآن اونکی حلقونسے یعنی قراءۃ اور اعمال اونکی اوپر نہین چڑہین گے اور مقبول نہین ہونگی یا قرآن اونکی زبانونسے تجاوز کرکر دل تک نہین پہنچیگا اور تاثیر نہین کریگا اوسمین نکلین گے دین سے یعنی طاعت امام سے یا اسلام سے جیسے کہ نکلجاتا ہے تیر شکار سے کہ پہینکا جاتا ہے طرف پیکان اوسکی کی طرف اوسکی طرف نصل اوسکی کی اور وہ سرا اوسکی کی پہینکا جاتا ہے طرف پرون تیر کی یعنی گذرجاتا ہے تیر شکار مین سے پیکان سے لیکے پر تک پس نہین پایا جاتا ہے تیر مین کچہہ اثر درحالیکہ گذرا ہے تیر نجاست سے اور خون سے **ف** ح یعنی یہہ فرقہ ایسا دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر اس صفت شکار سے نکل جاتا ہے کہ کچہہ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اوسکی جزو مین نہیں سے لی وپر تک ظاہر نہین ہوتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اوس شخص نے کہ تکفیر کی ہے خوارج کی اور خطابی نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہے اور امام مالک سے احوال تکفیر اہل ہوا کا پوچہا کہ آیا کافر ہین یہہ کہا کہ کفر سے بہاگے ہین وہ اور مثل اسکی امیر المومنین علی ض سے بیچ شان خوارج کی بہی نقل کیا ہے واللہ اعلم ترجمہ علامت بعض تابعدارون اس مرد کی کی کہ ذوالخویصرہ ہے یہہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلی گا انسے ایک دونو بازوون اوسکی مین سے مانند پستان عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑی گوشت کی کہ ہلتا ہوگا **ف** ح اسی سبب سے اوسکو ذوالثدیہ بہی کہتے ہین ساتہہ پیش ث مثلثہ اور زبر دال اور تشدید تے کی اور وہ سردار خارجیونکا ہوگا ترجمہ اور نکلین گے یعنی یہہ مرد اور ہمراہی اوسکی ساتہہ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگونمین سے یعنی اپنی زمانی کی لوگونمین بہتر ہونگی اور مراد انسے حضرت علی اور اصحاب اونکی ہین کہا ابوسعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ سنی مین یہہ حدیث آنحضرت سے اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑی اوس جماعت خوارج سے کہ آنحضرت نے بیان کیا اونکا اور مین ساتہہ اونکی تہا اور جب فتح یاب ہوئی حضرت علی اونپر اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپ نے ساتہہ تلاش کرنی اوس شخص کے درمیان مقتولونکی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کی پاس یہانتک کہ دیکہا مینی طرف اوسکی اور پایا مینی اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نے اور ایک روایت مین یعنی بجائی آنا ذوالخویصرہ کی اول حدیث مین واقع ہوا ہے یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر گہنسی ہوئین تہین آنکہین بلند پیشانی انبوہ کی ڈاڑہی اٹہی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر **ف** ع اور یہہ مخالفت ظاہری اوس ہیئت کی کہ جیسی اکثر اصحاب آنحضرت کی تہی کہ سر مین بال رکہتی تہی منڈاتی نہین ہے مگر بعد فراغ حج کی سوای علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ اکثر منڈایا کرتی تہی بسبب اسکی کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہنچی ترجمہ پس کہا اوسنے اے محمد ڈر اللہ سے اور فرمانبرداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کی یعنی مین سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہون مجکو کیا حکم کرتا ہے فرمانبرداری کا پس مین جانتا ہے مجکو اللہ اوپر زمین کی لوگون کی اور بہیجا ہے مجکو خلق پر تا عدل کرون اونمین اور نہین امین جانتی تم مجکو اور اعتماد نہین کرتی مجپر پس پوچہا ایک شخص نے یعنی عمر رض نے درخواست کی اوسکی قتل کی پس منع کیا آنحضرت نے اوسکو اوسکی قتل کرنی سے پس جبکہ پیٹہہ پہیرا اوس شخص نے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اس شخص کے اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑہین گی قرآن نہ اتریگا اونکی حلقونسے نکلین گے اسلام سے یعنی اسلام کی کمال کی

یا اطاعت امام سی مانند نکلجاوینگی تیر کی شکار مین سی پس قتل کرینگی وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگی بت پرستونکو یعنی اونسی جنگ نہین کرینگی باوجودیکہ اونہی
جنگ کرنی اونسی فرمایا آنحضرت نی اگر بالفرض پاؤن مین اونکو اور میری زمانہ مین ہوئی البتہ قتل کرون مین اونکو مانند قتل کرنی عاد کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی
ف مراد عاد کی قتل کرنی سی ہلاک کرنا اور استیصال اونکا ہی بالکلیہ اور تعبیر ساتھہ قتل کی ہی تا کہ مطابقت کی لیی ہی لاحاد قتل نہین کیے گئے ہین بلکہ ہلاک ہوئی ہین
باد تند سی اور استیصال کیی گئی ہین ساتھہ ہلاک کرنیکی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِکَةٌ فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا
فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَکْرَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ
اَنْ یَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَی
الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَکَانَکَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا
وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَیْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تہا مین بلاتا اپنی ماں کو طرف اسلام کی اس حال مین
کہ وہ مشرکہ تہی پس بلایا مینی اوسکو ایکدن یعنی اسلام کیطرف پس سنائی میری ماں نی مجکو آنحضرت کی حق مین وہ چیز کہ ناخوش رکہتی ہی مین یعنی ایسا کلام حضرت کی
شان مین کہا کہ مجکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اوسوقت یاد کرکرنا اوسکا مجکو برا معلوم ہوا ہی پس آیا مین آنحضرت کی پاس اس حال مین کہ روتا تہا مین یعنی بسبب
اور ترس آنیکی اوسکی حال پر کہ یہہ ماں میری اپنی دیب کرنہین سکتا اور اوسکا یہہ حال ہی پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا مانگی اللہ تعالی سی یہہ کہ ہدایت
کری ابو ہریرہ کے ماں کو پس کہا آنحضرت نی خداوندا ہدایت کر ابو ہریرہ کے ماں کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سے خوشحال بسبب دعا ہدایت کرنی آنحضرت کی پس جب
پہنچا مین طرف دروازی ماں اپنی کی پس ناگہان دروازہ بند تہا پس سنی ماں میری نی آواز میری پانوکی پس کہا اوسنی ٹھہر تو اپنی جگہہ سے اے ابو ہریرہ یعنی اندر آنی مین
ٹہیر اور سنی مینی آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نی اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سی یعنی ماں نی جلدیکی بعد پہننی کرتی کی اوڑہنی نا اوڑہی اور دروازہ
کہولنی کو دوڑے پس کہولا دروازہ پہر کہا اے ابو ہریرہ گواہی دیتی ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور گواہی دیتی ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور
رسول اوسکی پس پہرا مین اور آیا پاس رسول خدا کی اس حال مین کہ روتا تہا مارے خوشی کی ف رونا کبہی غم سی ہوتا ہی اور کبہی خوشی سی بعضی خوش طبعون نے
کہا ہی کہ رونا خوشی کا اس سبب سی ہی کہ غم بصورت آنسوؤنکی ہو کر نکلجاتا ہی ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نی اللہ کی اور شکر کیا میری ماں کی اسلام لانی پر اور کہا
نیک نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی کچہہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سی یا تقدیر یہہ ہے کہ پہنچا تو اے ابو ہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام ماں اپنی کی اور معجزہ یہان
ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کی اثر کا ہی ابو ہریرہ کی ماں کی حق مین فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کی **وعنه** قَالَ اِنَّکُمْ تَقُوْلُوْنَ اَکْثَرَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ کَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ
یَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَکُنْتُ امْرَءًا مِسْکِیْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لَنْ یَّبْسُطَ
اَحَدٌ مِّنْکُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ هٰذِهٖ ثُمَّ یَجْمَعَهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ فَیَنْسٰی مِنْ مَّقَالَتِیْ شَیْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَیْسَ عَلَیَّ ثَوْبٌ غَیْرُهَا حَتّٰی قَضَی
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰی صَدْرِیْ فَوَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِیْتُ مِنْ مَّقَالَتِهٖ تِلْکَ اِلٰی یَوْمِیْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کے اور بعضون نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتی ہو کہ بہت نقل کرتا ہی حدیثین ابو ہریرہ آنحضرت
سی اور اللہ ہی وعدہ گاہ ہمارا ف یعنی علما اللہ کا کہ مراد ہی اوس سے روز قیامت ہی وعدہ گاہ ہمارا یعنی اگر ہی مجہمین کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا تعالی
روز قیامت کے سزا مجکو دیگا آنحضرت نے فرما ہی دیا ہی کہ جو کوئی جہوٹ باندہی مجپر پس چاہیے کہ تیار کری جگہہ اپنی آگ دوزخ سی بعد اسکی ابو ہریرہ سبب اپنی بہت روایت

کرنی کا بیان کرتی ہین ترجمہ اور تحقیق بہائی میری کہ مہاجرین تہے باز رکہتا تہا اونکو آنحضرت کی دست شریف سے یا تہہ بازار نا بازارین فـ ح یہہ کنایہ ہی
بیع شرا سی کہ اوسمین یا بیع اور شری کی آسمین ایک دوسری کی ہاتہہ پر ہاتہہ مارتی ہین یعنی وہ خرید فروخت مین مشغول رہتی تہی بسبب جو بنی اونکی تجارت ترجمہ اور تحقیق
بہائی میری کہ انصار ہین باز رکہتا تہا اونکو کار مالون اونکیکا فـ ح مراد مالون سے مدینہ والونکی نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہین جیسیکہ اہل مکہ کی نزدیک اونٹ اور بکریان
اور حاصل یہہ کہ مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور درستی باغات کہجورونکی ترجمہ اور رہتا ہین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اور بہر لیتے پیٹ
اپنی کی فـ ح یعنی مین فقیر تہا اگر کہنچا تہا اسیقدر کہ پیٹ بہر جاوے اور بہوک دفع کریں قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت کہتا تہا کہ اوسمین مشغول ہوون
اور دربار شریف سی دور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تہا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن ہرگز
نہین ہوگی یہہ بات کہ کہولی رہی اور پہیلائی رکہی تم مین سی کپڑا اپنا یہانتک کہ تمام کرون مین بات اپنی یہہ پہر اکٹہا کرلی اور لگائی اوسکو طرف سینہ اپنی کی اور پہر
بہول جاوی میری حدیثون مین سی کچہہ کبہی فـ ح اپنی بات سی اشارہ ہی طرف دعا کی کہ کی آنحضرت نی اسواسطی کی لیکن اسطرح کہنی حدیثونکی کہ سنین آنحضرت
سی اور معنی یہہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلائی رکہی اور برکت اوس دعا کی کہ اوس کپڑے مین اوسکی طرف سینہ اپنی کی ملاوی جو کچہہ کہ میری
حدیثون مین سی یاد کی ہونگی ہرگز نہین بہولیگا ترجمہ پس کہولی مینی کملی کہ نہتا مجہہ پر کوئی کپڑا اسوا اوسکی یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نی بات اپنی یعنی دعا پہر سمیٹا
اور لگایا مینی اوسکو طرف سینی اپنی کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا حضرت کو ساتہہ حق کی نہین بہولا مین حضرت کے حدیثونسی کسی چیز کو اسدن تک کہ وقت روایت
اس حدیث کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جَرِیرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِیحُنِی
مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ فَقُلْتُ بَلٰی وَکُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ
عَلٰی صَدْرِی حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ یَدِہٖ فِی صَدْرِی وَقَالَ اَللّٰہُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ہَادِیًا مَہْدِیًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِی
بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِی مِائَۃٍ وَخَمْسِینَ فَارِسًا مِنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَہَا بِالنَّارِ وَکَسَرَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ بجلی سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت نی کیا نہین آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے فـ ح یعنی نہین توڑتا تو اوسکو یا نہین نجہہ سی جلا دیتا
یا کون اور ذوالخلصہ ساتہہ فتح خا معجمہ اور لام کی اور ساتہہ پیش دونون کی بہی آیا ہی جیسا خثعم کی بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبہ الیمانیہ بہی کہتی تہی اور اوسمین
ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ تہا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفوس پاک و کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہی عبادت غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مینی
ہان راحت دونگا مین تمکو اوسکی تئین توڑ کر اور رہتا مین کہ نہین ٹہیر سکتا تہا گہوڑے پر سواری مین ملک کر پڑتا تہا مین اوس سے کبہی کبہی پس ذکر کیا مینی اوسکو تئین نہ ٹہیر
سکتا ہون گہوڑی پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مینی نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنی سینہ مین فتح
بسبب زور سی مارنی ہاتہہ کی اور کہا آنحضرت نی یعنی دعا کی میری لیئی خداوندا ثابت رکہہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اوسکو راہ راست کہا نیوالا اور راہ
راست پایا گیا کہا جریر نی پس گرا مین اپنی گہوڑی سی بعد اوس دعا کی یا بعد اوس دن کی پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کی اوسکی توڑنیکی لیئی ساتہہ ڈیڑہ سو سوارون
کی احمس سے فـ ح احمس ساتہہ ح اور س مہملتین کے اور بروزن احمر کی نام قبیلون کا ہی قریش مین سی یہہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کی کہ حماسہ یعنی
شجاعت کی ہی اور لفظ فانطلق سی کلام راوی کا ہی یعنی جو کہ جریر سی روایت کرتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ کلام جریر کا ہی پس اوسمین التفات ہی ترجمہ پس جلا دیا
جریر نی ذی الخلصہ کو آگ سی اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ
عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِکِینَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُہٗ فَاَخْبَرَنِی اَبُو طَلْحَۃَ اَنَّہٗ اَتَی الْاَرْضَ الَّتِی مَاتَ فِیہَا فَوَجَدَہٗ
مَنْبُوذًا فَقَالَ مَا شَاْنُ ہٰذَا فَقَالُوا دَفَنَّاہُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہ تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطی آنحضرت کے

یعنی وحی پس مرتد ہو گیا اور پھر اسلام سی اور ملا ساتہہ مشرکون کی ف ح اور یہہ شخص نصرانی تہا کہ مسلمان ہو گیا تہا اور پہر مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا ترجمہ
پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اوسکو ف ع یعنی اپنی اندر نہین رکہی گی بلکہ پہینکدیگی سو ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نی
اوسکو پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نی اوسکو پہینکدیا تہا مشرکون نی کہا کہ یہہ کیا ہی محمد نی اور اونکی اصحاب نی کہ قبر کو کہود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہی پس
خوب گہری کہودی قبر مشرکون نی جہانتک گہری کہود سکی اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نی اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکون نی کہ یہہ
آدمی کا کام نہین ہی پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نی پس خبر دی مجکو ابو طلحہ نی کہ انس کی مان کی خاوند تہی یہہ کہ ابو طلحہ آئی اوس زمین مین کہ مرا
تہا وہ شخص اور دفن کیا گیا تہا اوسمین پس پایا اوسکو ابو طلحہ نی باہر قبر کی پڑا ہوا پس پوچہا ابو طلحہ نی کہا کہ کیا ہی حال اس شخص کا کہ قبر سی باہر پڑا ہی پس کہا
لوگون نی کہ دفن کیا ہمنی اوسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اوسکو زمین نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا **وعن** ابی ایوب
قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وجبت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورہا متفق علیہ اور روایت ہی
ابی ایوب سی کہ کہا اوسنی نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحال مین کہ غروب ہوا تہا آفتاب پس سنی آنحضرت نی ایک آواز ف ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت نی آواز ملائکہ
عذاب کی یا آواز یہود کی کہ عذاب کئے جاتی تہی یا آواز واقع ہون عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حضرت کی اس بیان سی ترجمہ پس
فرمایا کہ یہہ یہود ہی یعنی آواز یہود کی ہی یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کئی جاتی ہین اپنی قبرون مین نقل کی یہہ بخاری نی ف ع اسمین اثبات عذاب قبر کا ہی اور
معجزہ ہی حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کہل گیا اور آپنی اوسکو بیان فرمادیا **وعن** جابر قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر
فلما کان قرب المدینۃ ہاجت ریح تکاد ان تدفن الراکب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ہذہ الریح
لموت منافق فقدم المدینۃ واذا عظیم من المنافقین قد مات رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سی پس جبکہ پہنچی نزدیک مدینہ کی
چلی ایک ہوا یعنی سخت ایسی قریب تہی کہ دفن کردی سوار کو یعنی اوڑا لیجاوی اور پوشیدہ کردی نظر سی اور ہلاک کری بسبب شدت کی پس فرمایا آنحضرت نی
کہ بہیجی گئی ہی یہہ ہوا واسطی وقت مرنی ایک منافق کی پس پہنچی آنحضرت مدینہ مین ناگہان ایک بڑا سردار منافقون مین سی مر گیا تہا نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح
کہا بعضون نی کہ نام اوسکا رافعہ بن زید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضون نی کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنی
ہوا کا وقت مرنی منافق کی پائی جانی وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہی وقت مرنی اشرار کی کہ یہہ حالت مرنی اور زندگانی مین محل کلفت و محنت
کی ہین ◆ **وعن** ابی سعید الخدری قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدمنا عسفان فاقام بہا لیالی
فقال الناس ما نحن ههنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیہم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی
بیدہ ما فی المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانہا حتی تقدموا الیہا ثم قال ارتحلوا فارتحلنا واقبلنا الی المدینۃ فوالذی
یحلف بہ ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یہیجہم قبل ذلک شیء رواہ مسلم
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ آنحضرت کی یعنی مکہ سی طرف مدینہ کی یہانتک کہ پہنچی ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سی
پس ٹہری آنحضرت اوسمین کئی راتین یعنی اور کئی دن پس کہا لوگون نی یعنی بعضی منافقون نی یا ضعفا الاسلامون نی کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل و کار مین
یا کچہہ فائدہ کی کام مین اور تحقیق اہل و عیال ہمارا البتہ غائب اور پیچہی رہی ہوی ہین نہین خاطر جمع ہمارا اونپر یعنی کہ دشمن آجاوی اور اونپر غارت کری پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت کو
پس فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میرا اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ اوسمین ہین ایک پر دو فرشتی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی
یعنی اوسکی راہون اور کوچون کی یہانتک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کی ف ح لفظ شعب شین کی زیر سی راہ بیچ پہاڑ کی اور لفظ نقب ساتہہ زبر نون اور جزم قاف کے

راہ درمیان و پہاڑ ونکی ولیکن یہان مراد راہ درمیان و گہرون کی ہی یعنی کوچی شہر کی جیسے حدیث مین آیا ہی کہ انقابِ مدینہ پر ملائکہ ہین نہین آوی گا اوسمین طاعون اور دجال ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنی اور متوجہ ہوئی ہم طرف مدینہ کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہی اوسکی یعنی اللہ کی نہین کہی ہمنی اسباب اپنی یعنی اونٹونکی پیٹہ پر سی اوس وقت کہ داخل ہوئی ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئی ہمپر یعنی مدینہ والون پر بنو عبد اللہ بن غطفان **ف** ع کہ نام ایک قبیلہ کا ہی اور معنی یہہ ہین کہ مدینہ وقت نہونی انکی کی محفوظ تہا جیسے کہ خبر دی تہی حضرت نے از راہ معجزہ کی اور نہین تہا لوئی مانع اونکی غارت کرنی اور چڑہ آنی سی اوسپر سوائی نگہبانی ملائکہ کی اور یہی معنی ہین اس قول کی ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تہی ونکو پہلی آنی ہماری سی کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی باعث یہی پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی پیچہی تمہاری فرشتی تا وقتیکہ جاؤ اوسمین **وعن** انسٍ قالَ اَصَابتِ الناسَ سَنَةٌ عَلی عَهدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَبَينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَخطُبُ فِي يَومِ الجُمُعَةِ قَامَ اَعرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ المَالُ وَجَاعَ العِيَالُ فَادعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ اَمثَالُ الجِبَالِ ثُمَّ لَم يَنزِل عَن مِنبَرِهِ حَتَّى رَأَيتُ المَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحيَتِهِ فَمُطِرنَا يَومَنَا ذَلِكَ وَمِنَ الغَدِ وَمِن بَعدِ الغَدِ حَتَّى الجُمُعَةِ الاُخرَى وَقَامَ ذَلِكَ الاَعرَابِيُّ اَو غَيرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَ البِنَاءُ وَغَرِقَ المَالُ فَادعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَينَا وَلَا عَلَينَا فَمَا يُشِيرُ اِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ اِلَّا انفَرَجَت وَصَارَتِ المَدِينَةُ مِثلَ الجَوبَةِ وَسَالَ الوَادِي قَنَاةُ شَهرًا وَلَم يَجِئ اَحَدٌ مِن نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالجَودِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَينَا وَلَا عَلَينَا اللّٰهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الاَودِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقلَعَت وَخَرَجنَا نَمشِي فِي الشَّمسِ مُتَّفَقٌ عَلَيهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہنچا لوگونکو قحط آنحضرت کی زمانہ مین پس اوس وقت کہ خطبہ فرماتی تہی آنحضرت دن جمعہ کی کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب پانی بالنی کی اور بہوکی ہوئی عیال پس دعا کیجی اللہ سی ہمارے لیے پس اوٹہائی آنحضرت نے دونون دست مبارک اپنی اور حال مین کہ نہ دیکہتی تہی ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میرا اوسکی ہاتہہ مین ہے نہ رکہی آنحضرت نے ہاتہہ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑون کی پہر نہ اوتری آنحضرت منبر اپنی سی یہانتک کہ دیکہا مینی مینہہ کو کہ ٹپکتا تہا آنحضرت کی ڈاڑہی مبارک پر **ف** ع معنی یتحادر کی ینزل و یقطر ہین اور یہان معنی یتساقط کی یعنی ٹپکتا تہا مینہ داڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ ہی چنانچہ ترجمہ اسیکا لکہا گیا اور حضرت شیخ کی ترجمہ مین عن لحیتہ ہی یعنی ٹپکتا تہا مینہ ڈاڑہی سی اور حاصل یہہ کہ پہلی اوترنی منبر سی و پہلی باہر نکلنے کے مسجد سے مینہہ برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینہہ برسائی گئی ہم اوسدن یعنی بقیہ اوسدن کی کہ دعا کی تہی کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور اگلی دن اور اگلی دن سی اگلی دن دوسری جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی اور کوئی سوائی اوسکی اور کہا یا رسول اللہ گر پڑی مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجی اللہ تعالیٰ سی ہمارے لیے کہ مینہ تہم جاوی پس اوٹہائی آنحضرت نے دونون ہاتہہ اپنی اور کہا خداوندا برسا گرد اگرد ہمارے یعنی کہیتون اور باغات مین اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانو نپر پس نہ اشارہ کرتی تہی آنحضرت طرف کسی جانب کے ابر کی کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کی مانند گڑہی کی یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تہا اور مینہہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہلا رہی تہا بالکل کہل کر مانند گڑہی کی ہوگیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہی ایک مہینہ تک اور نہین آیا کوئی کسی طرف سی مگر کہ خبر دی بہت مینہہ برسنے کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا حضرت نے یا الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا ٹیلون پر اور پہاڑون پر اور اندر نالون کی اور جگہون اوگنی درختون کے کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلی ہم سحابین کہ چلتی تہی ہم دہوپ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے یہہ کہ جب مینہہ بہت برسی اور ضرر کرنے تو دعا کری کہ یا الہی مینہہ نہ برسی مکانونپر ولیکن نہین شروع ہی واسطی اوسکی نماز اور نہ جمع ہونا صحرا مین **وعن** جابرٍ قالَ كانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ استَنَدَ اِلَى جِذعِ نَخلَةٍ مِن سَوَارِي المَسجِدِ فَلَمَّا

الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی آنحضرت جس وقت کہ خطبہ پڑہتی تکیہ کرتی آپ اوپر تنہ
کہجور کی ستونوں مسجد کی سی ف ح کہ آنحضرت کی زمانہ میں ستون مسجد کی کہجور کی لکڑی کی تہی اور یہہ تکیہ کرنا اوس ستون پہلی بننی منبر کی تہا ترجمہ
پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑی ہوئی حضرت اوپر خطبہ پڑہنی کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتی تہی حضرت اوسکی پاس پہلی ہی منبر کی یہانتک کہ قریب تہا یہہ کہ پہٹ
جاوی یعنی حضرت کی فراق سی پس اوترے آنحضرت یعنی منبر سی اور گئی طرف اوسکی یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ستونی کو اور اپنی گلی سی لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی
کی پس شروع کیا اوس ستون نی کہ نالہ کرتا تہا مانند نالہ کرنی لڑکی کی کہ چپکا کیا جاتا ہی گریہ وزاری سی چپکا نہیں ہوتا یہانتک کہ ٹہرا اور آرام پکڑا اوس ستون
نی فرمایا آنحضرت نی یعنی اوسکی رونی کی سبب میں کہ رویا یہہ ستون اوپر نہ پانی اوس چیز کی کہ سنتا تہا ذکر سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یعنی اور اوپر
نہ پانی قریب ذکر کی اور یہہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سی بہت سے طرق سی روایت کی ہی کہ شک و شبہہ کو اسمیں راہ نہیں اور بعضوں نی کہا کہ صحیح میرے نزدیک
یہہ ہی کہ یہہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہی اور حسن بصری جب یہہ حدیث بیان کرتی تہی روتی اور کہتی کہ ای بندگان خدا ایک چوب خشک نالہ کرتی تہی اور رونی تہی
معجزہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق سی پس تم سزاوار تر ہو اسکی کہ مشتاق ہو اونکی ملاقات کی اور کہ موہبی نہایت سنگی کیا ہی کہ در وخاصیتی ہست -
ز آدمی ان کہ در و معرفتی نیست وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَکَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِہٖ فَقَالَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ
قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَہٗ اِلَّا الْکِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَہَا اِلٰی فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بائیں ہاتہہ سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہا داہنی ہاتہہ اپنی سی کہا اوسی کہ نہیں کہا سکتا میں داہنی ہاتہہ سی فرمایا حضرت نے نہ کہا سکیو یعنی
بد دعا کی حضرت نے اوسپر اسلیے کہ وہ جہوٹا تہا عذر کرنی میں باز رکہا اوسکو داہنی ہاتہہ کی کہانیسی مگر تکبر اور بی قیدی نے ف م عجز و ناتوانی نی یہہ کلام راوی کا ہی
کہا واسطی دفع وہم اوس شخص کی کہ توہم کری اس کا کہ آنحضرت نی کیوں بد دعا کی اوسپر باوجود رحمۃ اللعالمین ہونیکی پس جواب دیا گیا یہہ کہ نہ باز رکہا اوسکو داہنی
ہاتہہ کہانی سی عجز نی بلکہ باز رکہا اوسکو تکبر نی اسلیے حضرت نے بد دعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نی کہ پس نہ اوٹہا سکتا تہا وہ شخص داہنا ہاتہہ طرف مونہہ اپنی
کی بعد اسکی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَہْلَ الْمَدِیْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَةَ بَطِیْئًا وَکَانَ یَقْطِفُ
فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَکُمْ ہٰذَا بَحْرًا فَکَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یُجَارٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی چوروں سے یا دشمنوں سی پس سوار ہوئی آنحضرت گہوڑی یعنی ننگی پیٹہہ پر کہ ابو طلحہ کا تہا سست
رو اور تہا وہ کہ تنگ اوٹہاتا تہا قدم پس جبکہ پہری آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنی اس تمہاری گہوڑی کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا
بعد آنحضرت کی سواری کی اسطرح کہ کوئی گہوڑا اوسکی ساتہہ نہیں چل سکتا تہا اور نہیں بڑہ سکتا تہا اوس سے اور ایک روایت میں آیا ہی پس آگی بڑہ سکتا تہا اوسکی کوئی
گہوڑا بعد اوس دن کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّیَ اَبِیْ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰی غُرَمَائِہٖ اَنْ یَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَیْہِ فَاَبَوْا فَاَتَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِیْ قَدِ اسْتُشْہِدَ یَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَکَ دَیْنًا کَثِیْرًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ یَّرَاکَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِیَ اذْہَبْ
فَبَیْدِرْ کُلَّ تَمْرٍ عَلٰی نَاحِیَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُہٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَیْہِ کَاَنَّہُمْ اُغْرُوْا بِیْ تِلْکَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰی مَا یَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِہَا بَیْدَرًا ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِیْ اَصْحَابَکَ فَمَا زَالَ یَکِیْلُ لَہُمْ حَتّٰی اَدَّی اللّٰہُ عَنْ وَالِدِیْ اَمَانَتَہٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ یُّؤَدِّیَ اللّٰہُ اَمَانَةَ وَالِدِیْ
وَلَا اَرْجِعُ اِلٰی اَخَوَاتِیْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰہُ الْبَیَادِرَ کُلَّہَا حَتّٰی اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَاَنَّہَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا وفات پائی میری باپ نی حالانکہ اوپر قرض
تہا پس پیش کیا میں اونکی قرض خواہوں پر یہہ کہ لیویں تمام کہجوریں ہماری بدلی اوس دین کی کہ میری باپ پر ہے پس نہ مانا اونہوں نے یعنی اسلیے کہ وہ اونکی نظر میں

تھوڑی معلوم ہوتی تھیں اور رہتی وہ یہودی پس آیا میں حضرت کی پاس اور عرض کیا میں نی کہ آپ جانتی ہیں ہی کہ باپ میرا شہید ہوگیا ہی دن احد کی اور چھوڑا ہی بہت
اوپر قرض بہت اور میں چاہتا ہون یہہ کہ دیکھیں آپ کو قرضخواہ یعنی میری پاس تاکہ رعایت کریں مجہپر پس فرمایا آنحضرت نی کہ جا اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجوروں کی علیحدہ علیحدہ پس کیا میں نی
یعنی گئی ڈہیر لگائی پہر بلایا میں نی آنحضرت کو پس جبکہ دیکہا قرضخواہوں نی طرف حضرت کی گویا کہ وہ دیئی گئی مجہپر اوسی وقت **ف** یعنی تشدد کیا مجہپر مطالبہ میں
اور ملچ پڑی یہہ گمان کرکر کہ آنحضرت فرماوینگی اونکو تمام قرض یا بعض قرض کی معاف کرنیکی لیی یا صبر کرنیکی لیی پس پہلی ہی سی اونہوں نی ایسا طور ظاہر کیا کہ لالچ کی
اوپر کروہ ان سی کسی بات پر بہی راضی نہیں ہونگی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی ہیں قرضخواہ میری آنحضرت تین بار گرد بڑی ڈہیر کی اون میں سی
پہر بیٹہی اوسپر پہر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنی قرضخواہونکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس ہمیشہ ماپتی رہی آنحضرت اونکی لیی یعنی حکم فرمایا کہجوروں کی ماپنی کا یہانتک کہ ادا
کیا اللہ تعالی نی میری باپ سی دین اوسکا اور میں راضی تہا کہ ادا کری اللہ تعالی دین باپ میری کا اور نہ لیجاؤں طرف بہنوں اپنی کی ایک کہجور **ف** جابر کی باپ نی بیٹیان
بہت چہوڑی تہیں پس وہ بہنیں ہوئیں جابر کی پس جابر کہتی ہیں کہ میں راضی تہا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوی اگرچہ کچہہ باقی نہ بچا رہی کہجوروں میں سی ترجمہ پس
سالم رکہی اللہ تعالی نی ڈہیر سب آنحضرت کی معجزی سی اور یہانتک کہ تحقیق میں دیکہتا تہا طرف اوس ڈہیر کی کہ بیٹہی تہی اوسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہیں کم ہوئی اوس میں
سی ایک کہجور نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اور جبکہ اوس ڈہیر میں سی کہ حضرت جسپر بیٹہی تہی اور دیتی جاتی تہی کچہہ نقصان نہ ہوا تو اور ڈہیر بطریق اولی سلامت
رہی **وعنہ** قال ان ام مالك كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فيأتيها بنوها فيسألون الأدم وليس عندهم
شيء فتعمد إلى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها أدم بيتها حتى عصرته فأتت النبي
صلى الله عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم اور روایت ہی اوسی جابر کی کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تہی ہدیہ بہیجتی آنحضرت کی لیی
اپنی کپی میں گہی پس آتی ام مالک کی پاس بیٹی اوسکی اور مانگتی لاون جبکہ نہ ہوتا اونکی پاس کچہہ یعنی لاون میں سی اسلیی کہ جو کچہہ کہ ہوتا قسم وغیرہ سی حضرت کو
بہیج دیتی تہی پس قصد کرتی ام مالک طرف اوسی کپی کی بہیجتی تہی اوسمین گہی آنحضرت کی لیی یعنی دیکہتی اور ڈہونڈتی اوسمین پس پاتی اوس میں گہی پس ہمیشہ
تہا وہ ظرف یا گہی کہ اوسمین باقی رہتا تہا قائم ام مالک کی لیی لاون گہر اوسکی کا یعنی ہمیشہ اوس گہی سی اونکی گہر میں لاون ہوتا تہا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک
نی اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیی پس منقطع ہوا وہ لاون بنابر اسکی کہ حرص شوم ہی اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کی پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی
پس فرمایا آنحضرت نی کیا نچوڑا تو نی اوس گہی کو کہا اوسنی ہان فرمایا آنحضرت نی اگر چہوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہیں تو ہمیشہ رہتا لاون تیری
گہر کا قائم نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اسلیی کی جب برکت اوترتی ہی ایک چیز میں اگرچہ وہ چیز تہوڑی ہو بہت ہو جاتی ہی وہ تہوڑی چیز **وعن** انس قال قال
أبو طلحة لأم سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا أعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فأخرجت أقراصا
من شعير ثم أخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم أرسلتني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فسلمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
أرسلك أبو طلحة قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين أيديهم حتى
جئت أبا طلحة فأخبرته فقال أبو طلحة يا أم سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله
ورسوله أعلم فانطلق أبو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو طلحة معه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا أم سليم ما عندك فأتت بذلك الخبز فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم
ففت وعصرت أم سليم عكة فأدمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله أن يقول ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم

فأكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة ثم لعشرة فأكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا متفق عليه وفي
رواية لمسلم انه قال ائذن لعشرة فدخلوا فقال كلوا وسموا الله فأكلوا حتى فعل ذلك بثمانين رجلا ثم اكل النبي صلى الله عليه و
سلم واهل البيت وتركوا سؤرا وفي رواية للبخاري قال ادخل علي عشرة حتى عد اربعين ثم اكل النبي صلى الله عليه وسلم فجعلت
انظر هل نقص منها شيء وفي رواية لمسلم ثم اخذ ما بقي فجمعه ثم دعا فيه بالبركة فعاد كما كان فقال دونكم هذا

اور روایت ہے انس سے کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کے ماں کے ہین واسطے ام سلیم کے کہ ماں انس کے ہین تحقیق سنی مینے آواز آنحضرت کی سست پہچانتا ہون مین
اوسمین بہوک کہ یہہ سستی اثر اوسکا ہے پس کیا ہے تیرے پاس کچھہ یعنی کہانے کو اگرچہ تہوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہان ہے کچھہ پس نکالین ام سلیم نے کئی روٹیان جو کی
پہر نکالی ام سلیم نے اوڑہنی اپنی پس لپیٹا روٹیونکو اوسکی ایک کونے مین پہر چہپا دیا اوسکو میرے ہاتہہ کے نیچے اور عمامہ کیا میرا ساتہہ بعض اوسکی کے ف ح یعنی سر
سر ڈہانکا اور کتنی ایک پیچ بہی ہندوستار کے لپیٹے نے اور انس اوس زمانہ مین آٹہہ نو برس کی لڑکی تہی کہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی ت پہر بہیجا مجکو
طرف رسول خدا صلعم کی پس لیگیا مین وہ روٹیان حضرت کی پاس پس پایا مینے آنحضرت کو مسجد مین جو لوگ کہ تہی ساتہہ حضرت کی او لوگ ف ع یعنی جہت ہے کہ وہ ایک
تہی جسکے آگی آتا ہے ذکر اوسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہے کہ بنائی تہی آنحضرت نے نماز کی لیے جسوقت کہ محاصرہ کیا تہا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق مین اسلیے کہ وقوع
اس ماجرے کا غزوہ خندق ہی مین ہوا ہے مانند قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس سلام علیکم کی مینے اونسے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا بہیجا ہے تجکو ابوطلحہ نے
کہا مینے ہان ف ع اور یہہ منافی نہین ہے اوسکی مانگنی بہیجنی کی اسلیے کہ باعث وہ ابوطلحہ ہی تہی ترجمہ فرمایا کہ ساتہہ طعام کے بہیجا ہے کہا مینے ہان ف ع پہلی
بات سے سبات کو جدا کر کر پوچہنا یا تو سمجہانیکی لیے تہا یا بسبب تاسر وحی و تعلیم کی یعنی اول وسبات کی وحی و تعلیم ہوئی ہو پہر اوسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت
نے واسطے اون لوگونکی کہ تہے ساتہہ حضرت کے کہڑے ہو ف ع تا ابوطلحہ کی گہر چلین چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کی ساتہہ چند روٹیان ہین نہ چاہا کہ تنہا یا دو تین
آدمیونکی ساتہہ کہالین اور ارادہ ہوا ظاہر کرنے معجزہ کا بہی وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہے تہوڑی سی روٹی سے اور دوسرا معجزہ اسکی ساتہہ اونکی گہر مین کپی کا بہی
ہونا تہا تا حاصل ہو اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص و خدمتگذاری کی پس حضرت نے ارادہ اونکی گہر تشریف لیجانے کا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنی اور
ہمنشین طرف گہر ابوطلحہ کی اور چلا مین بہی آگی حضرت کی یعنی جیسے خادم اور ضیافت کرنیوالی آگی آگی چلتی ہین یا اسلیے کہ جلدی سے خبر حضرت کی رونق افزائی
کی ابوطلحہ کو پہنچاوین یہانتک کہ آیا مین ابوطلحہ کی پاس پس خبر دی مینے اوسکو یعنی اونکی آنیکی پس کہا ابوطلحہ نے ای ام سلیم تحقیق تشریف لائے آنحضرت ساتہہ لوگون
کی اور نہین ہمارے پاس کچہہ کہ کہلاوین ہم اونکو یعنی سوائی اون چند روٹیونکی کہ بہیجین تہین اور آدمی بہت سے ہین پس کیونکر اونکی آگی رکہون تہوڑی سی چیز
کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین ف ح کہ کیون آئے ہین آپ اور کیا حکمت ہے آپکی آنے مین گویا سمجہین ام سلیم کہ آنحضرت اظہار معجزہ کی لیے آئے ہین
اس سے بڑی ہشیاری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچہہ تردد نہ کیا اور اول یہی سوجہی کہ حضرت قدر طعام کی جانتی ہین اگر آپ
مصلحت نہ جانتی تو کاہکو تشریف لاتی اور انکا فعل خالی حکمت سے نہین سبحان اللہ ایک عورتین ایسی تہین کہ اسوقت کی بہت سے مردونسے زیادہ قوت یقینی کی تہین
رضی اللہ عنہا وعن اہل عصرہا وجعلنا فی زمرتہم آمین رب العلمین ترجمہ پس چلے ابوطلحہ یعنی حضرت کی استقبال کی لیے یہانتک کہ ملے آنحضرت سے پس تشریف
لائی آنحضرت اور ابوطلحہ ساتہہ اونکی پس فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم جو کچہہ کہ تیری پاس ہے یعنی قسم روٹی سے پس لائی وہ روٹیان کہ اون پاس تہین
پس فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو روٹیونکی توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنیکی لیے پس ریزہ ریزہ کی گئی روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گہی کی پس لادن
کیا اوس گہی کو کہ کپی مین سے نکلا پہر فرمایا آنحضرت نے اوس لادن روٹی مین جو کچہہ کہ چاہا اللہ نے کہین ف ح یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسماء الہی وسمین
ہونگی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ پہر کہا حضرت نے بسم اللہ اللہم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو کہ

اونکو یعنی بلا دس کو پہر دس کو **ف** شرح دسکی یہی حکم اسلیے کیا جس پیالہ مین وہ کہانا تہا وہ ایسا تنگ تہا کہ دس آدمی گرد اوسکی ازدحام کیے اور کہا طیبی نے اور بعضون نے کہا کہ تنگی مکان کے لیے یہ فرمایا **ترجمہ** پہر بلایا دس کو پس کہایا اونہون نے پہر باہر نکلے وہ پہر فرمایا کہ بلا دس کو پہر کہا یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا جاتا یہانتک کہ کہایا سب قوم نے اور سیر ہوا اور قوم ستر آدمی تہے یا اسی **ف ع** کہا ابن حجر نے یہان تعجب ساتہ شک کے آیا ہی اور روایت مین بالجزم اسی آئی ہین اور ایک روایت مین کچہہ اوپر اسی اور انمین منافات نہین ہے اسلیے کہ احتمال ہی کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت مین آیا ہی یہانتک کہ کہایا اوس سے چالیس نے اور باقی رہا جو نکا تون اسی سے معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہا بعضون نے کہ قصہ متعدد ہی اور تطبیق یون ہے کہ جماعت اول چالیس تہے پہر آن ملی اونکے ساتہ چالیس اور اون لوگون سے کہ چہپی ہوئی رہ گئی تہی یا حضرت نے اونکو بلا بہیجا **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اذن دو مجہکو دس آدمی کا پس فرمایا کہ کہاؤ اور نام لو اللہ کا پس کہایا اونہون نے یہانتک کہ کیا یہہ ساتہہ اسی مردونکے یعنی اسیطرح دس دس کو اذن دیتی گئی پہر یعنی بعد کہا چکنے اصحاب کے کہایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہ کے گہر والونے اور چہوڑا باقی اور دوسری روایت بخاری کی ایک روایت مین کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر مجہپر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پہر کہایا نبی صلعم نے پس ہوا مین کہ دیکہتا تہا کیا کم ہوا اوس مین کچہہ یا نہین **ف ح** عسقلانی نے کہا ظاہر ہوئی کمی اوس سے ہرگز اور یہہ روایت منافات نہین رکہتی ہی ساتہہ روایت کہانے اسی مردونکے بسبب احتمال اسکے کہ بعد چالیس کے آنحضرت نے کہایا تاکہ پہنچی برکت اونکی دونون طرف کے لوگونکو اور بعد اوسکے اور چالیس نے کہایا ہو یا یہہ معنی ہین کہ پہر بعد فراغت اسکے کہایا **ترجمہ** اور مسلم کی ایک روایت مین یہی کہ پہر لیا آنحضرت نے باقی کو اور جمع کیا اوسکو پہر دعا کی اوسمین ساتہہ برکت کی پس ہو گیا جیسا کہ تہا پس فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کہا اوسکو **وعنہ** قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ لایا گیا آنحضرت کی پاس ایک باسن ایسے حال مین کہ آنحضرت زوراء مین تہی **ف ع** زوراء ساتہہ زبر زاء اور جزم واو اور مد دوہ کی نام ایک جگہہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کی پاس اور بعضون نے کہا کہ وہ موضع قریب مدینہ کی اور ظاہر یہہ ہے کہ دوسرا ہی مراد ہی **ترجمہ** پس رکہا آنحضرت نے ہاتہہ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیون آپکی سے **ف ع** اس پانی کی نکلنے مین دو قول مین ایک تو یہہ کہ پانی نکلنے لگا نفس انگلیون سے اور یہہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہی اور یہہ بڑا ہی معجزہ ہی بہ نسبت نکلنے اوسکی کی پتہر اور ہونے اوسکو وہ جو آیا ہی بعض روایتون مین فرأیت الماء ینبع من اصابعہ اور دوسرا قول یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنے لگا حضرت کی انگلیونکی درمیان مین سے **ترجمہ** پس وضو کیا قوم نے اوس سے کہا قتادہ نے کہ کہا مینی واسطے انس کے کتنے تہی تم یعنی وسیلہ کہا تہی ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کی یعنی یہہ شک راوی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن عبد اللّٰه بن مسعود** قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہی ہم اصحاب رسول خدا کے گنتی تہی آیتونکو سبب برکت و نور کا کہ حاصل ہوتا ہے اوس سے ہمکو یقین اور تم اے لوگو گنتی ہو اونکو سبب ڈرانے کا **ف ح** کافرونکی لیے کہ منکر ہین اونکی اور مراد آیتین قرآن ہین کہ اوتری آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوتی تہی آنحضرت سے اور معجزات مراد رکہنا ظاہر تر اور موافق تر ہی ساتہہ سیاق حدیث کے اور معنی یہہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرونکی ڈرانے کی لیے ہین ولیکن بہ نسبت مومنونکی کہ محب اور معتقد ہین اونکی موجب بشارت اور برکت اور زیادتی ایمان کی ہین یہہ حضرت شیخ نے طیبی سے نقل کیا ہی اور ملا علی کی نزدیک آیات سے فقط معجزات اور کرامات ہی مراد ہین اور کہا کہ آیات قرآنی یہان مراد نہین غرضکہ یہان تقریر طویل لکہی ہی ملا علی نے بخوف درازگی کی خلاصہ لکہہ دیا گیا اور بعد اسکی نقل کیا ہی ابن مسعود نے ایک معجزہ آنحضرت کے معجزونمین سے کہا **ترجمہ** تہی ہم ہمراہ آنحضرت کے ایک سفر مین پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈہونڈہو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اوسمین کچہہ پانی باقی رہا ہو پس لائی اصحاب ایک باسن کہ اوسمین کچہہ تہوڑا سا پانی

تہا پس داخل کیا آنحضرت نے دست مبارک اپنا باسن مین پہر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو اوپر پانی پاک کرنیوالی ای برکت لی اور برکت و زیادتی خدا تعالی کیطرف سے ہی یعنی اور کسیکی طرف سی ورالبتہ تحقیق دیکہا مینی پانی کو کہ نکلتا تہا آنحضرت کی انگلیون سے **ف** ح لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہی پانی انگلیون سی نکلتا تہا اور او سیر مین جمہور علما ہین اسی پر ترجیح دی گئی ہی اسکو اوپر نکلنی پانی کی پتہری سی جیسا کہ حضرت موسی کی لیے تہا اس لیے التفات نکیا جاوے اوسکی قول کیطرف کہتا ہی کہ وہ بہی کہ پانی بذات بہت ہوا اور جوش مارنی لگا انگلیونکی درمیان مین نہین جانتا مین کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کی القصہ پانی کی ہو سکتا تہا لیکن سر اس طلب کرنیکا معلوم نہین کہ کیا سبب تہا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر اور وارد معجزہ ذکر کرتی ہین ابن مسعود کہتی ہین **ترجمہ** اور البتہ تحقیق تہی ہم سنتی تسبیح کہنی طعام کی حالانکہ کہایا جاتا تہا طعام نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع روایت ہی انس سے کہ لی آنحضرت نی ایک مٹہی سنگریزون سے پس تسبیح کرتی تہی حضرت کی دست مبارک مین یہانتک کہ سنی ہمنی تسبیح

وعن اَبِی قَتَادَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ حَتّٰی ابْہَارَّ اللَّیْلُ مَالَ عَنِ الطَّرِیْقِ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلٰوتَنَا فَکَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَہْرِہٖ ثُمَّ قَالَ ارْکَبُوْا فَرَکِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاَۃٍ کَانَتْ مَعِیْ فِیْہَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْہَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِیَ فِیْہَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاَتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَہَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلَّی الْغَدَاۃَ وَرَکِبَ وَرَکِبْنَا مَعَہٗ فَانْتَہَیْنَا اِلَی النَّاسِ حِیْنَ امْتَدَّ النَّہَارُ وَحَمِیَ کُلُّ شَیْءٍ وَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلَکْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ لَا ہُلْکَ عَلَیْکُمْ وَدَعَا بِالْمِیْضَاَۃِ فَجَعَلَ یَصُبُّ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ یَسْقِیْہِمْ فَلَمْ یَعْدُ اَنْ رَّاَی النَّاسُ مَاءً فِی الْمِیْضَاَۃِ تَکَابُّوْا عَلَیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَاَ کُلُّکُمْ سَیَرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْہِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُہُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ہٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِہٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِہٖ اٰخِرُہُمْ لَفْظَۃَ شُرْبًا

اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہا خطبہ پڑہا ہماری لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلوگے اول شب مین اور اخر شب مین اور آوگے پانی پر انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی بشارت دی ہی پس پانی کیطرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کے جیسا کہ آخر حدیث مین آویگا بیان اوسکا پس چلے لوگ اسحال مین کہ نہین التفات کرتا تہا کوئی کسیکی طرف یعنی ہر ایک چلا جاتا تہا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہین ہوتا تہا کسی کے ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کرنی پانی کی اور پہنچنی کیطرف اوسکی کہا ابو قتادہ نے پس اوس وقت کہ آنحضرت چلے جاتی تہی یعنی اوس شب مین یہانتک کہ آدہی رات ہوئی پس اوسطرف ہوئی راہ سی یعنی بقصد سونیکی پس رکہا سر اپنا یعنی سونیکی لیے پہر فرمایا یعنی اپنی اصحاب کو حفظ کرو ہمکو کہ نگہبانی کرنا ہمپر ہماری نماز کی یعنی اوسکی وقت کی یعنی جاگتی رہنا تاکہ نماز صبح کی نہ سوجاوی پس غالب آئی سب پر نیند اور سوگئی اور کوئی نماز کی لیے جاگا پس پہلے آنحضرت اول جاگے اور نہ جاگے یعنی سب سے پہلی آپ ہی جاگے اس حالمین کہ دہوپ پہنچی تہی آنحضرت کی پیٹہہ پر پہر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو **ف** ع اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حضرت نے چاہا کہ تبہی ہی نماز نہ پڑہی اور تاخیر کی قضا میں تو اسقدر کی لیے کہ پانی پر پہنچ جاوین یا اسلیے کہ وقت کراہت کا نکل جاوے جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول راوی کا وفرکبنا الخ اور یہہ ہی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی دور ہونا اوس جگہہ کا کہ ترک کیا گیا ہی حکم خدا کا اوسمین یا ترک ہوا ہی اوسمین ممنوع یا نکا اگرچہ نہ ہی قصد سے **ترجمہ** پس سوار ہوئی ہم اور چلی ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی یا زیادہ اوتری آنحضرت پہر منگایا باسن وضو کا کہ تہا ساتہہ میرے اوسمین تہا کچہہ پانی پس کیا اوس سے وضو کم نسبت ورد وضو کی یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار اعضا دہوتی تہی اوس روز کم کیا اکا ایک یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نی اور باقی رہا اوس باسن مین کچہہ پانی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ نگاہ رکہہ ہمارے لیے میضاء اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچہہ کہ اوسمین ہی پس قریب ہی کہ ہوگی واسطے اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بڑا بسبب ظہور معجزہ کی پہر اذان کہی بلال نی واسطی نماز کی

پس نماز پڑہی آنحضرت نے دو رکعتین ف ع یعنی سنت صبح کی واسطی فوت ہوئی وسکی ساتہہ فرض کی ادا کیجاتی ہی پہلی زوال کی اور جسکہ فوت ہو نری سنت تو
نہین قضا ہی وسکی مگر نزدیک محمد کی لیکن بعد طلوع آفتاب کی زوال تک اور بعد زوال کی قضا اوسکی نہین ہی اتفاقاً ترجمہ پہر پڑہی نماز یعنی فرض صبح کی ف ح نہین ساتہہ
صحابہ کے ہمراہ آپکی پانی ہدر ظاہر یہہ ہی کہ صحابہ پاس بہی پانی ہوگا اونہون نے اوس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث مین کچہہ ذکر اوسکا صریح نہین آیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ اور سوار ہوے آنحضرت اور سوار ہوے ہم ساتہہ آپکی پس پہنچی ہم طرف لوگون کی کہ آگی جا اوتری تہی قافلہ سی اوسوقت کہ چڑہا دن اور بلند ہوا آفتاب اور
اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتی تہی یا رسول اللہ ہلاک ہوئی ہم یعنی ہوا کی گرمی سی اور پیاسی ہوئی ہم یعنی بسبب نہونی پانی کی پس
فرمایا آنحضرت نی نہین ہے ہلاکت تمپر ف ح یہہ بشارت ہی پانی پیدا ہونیکی پس یہہ خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی نہ ہلاکت ہو جیو تمپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرت نے
ابو قتادہ کی وضو کا باسن پس ہونے حضرت کہ ڈالتی تہی پانی اوس باسن سے اور ابو قتادہ پانی پلاتی جاتی تہی لوگونکو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکہنا لوگونکا پانی کو
باسن مذکور مین ازدحام کرلی اونکی سی پس ازدحام کیا اونہون نے باسن پر یعنی جب دیکہا کہ پانی باسن سے گرتا ہی اور لوگ اوس سے پانی پیتی ہین اوسوقت ازدحام کیا پانی
پر پس فرمایا آنحضرت نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤگی یعنی اس پانی سی مت ازدحام کرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق
نیک یعنی ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمعی سے الگ ہو گئی پس ہوئے آنحضرت کہ ڈالتی تہی پانی اور مین پلاتا جاتا تہا لوگونکو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوائی میری یعنی صحابہ مین سے
اور سوائی حضرت کی پہر ڈالا پانی پس کہا مجکو کہ پی پس کہا مینی نہ پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر اونکا ہی یعنی پینی مین پیچہ
اوب یہہ ہی کہ پہلی سبکو سیراب کری بعد ازان آپ پیوی کہا ابو قتادہ نے پس پیا مینی اور پیا حضرت نے کہا ابو قتادہ نے پس آئی لوگ پانی پر یعنی پہنچی پانی کی جگہہ پر حالتمین
کہ تہی راحت پانیوالی سیراب نقل کی یہہ مسلم نے اسیطرح ہی صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہی بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کی اور
زیادہ کیا مصابیح مین بعد از لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا وعن ابی هريرة قال لما كان يوم غزوة تبوك اصاب
الناس مجاعة فقال عمر يا رسول الله ادعهم بفضل ازوادهم ثم ادع الله لهم عليها بالبركة فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا
بفضل ازوادهم فجعل الرجل يجيء بكف ذرة ويجيء الآخر بكف تمر ويجيء الآخر بكسرة حتى اجتمع على النطع شيء يسير فدعا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بالبركة ثم قال خذوا في اوعيتكم فاخذوا في اوعيتهم حتى ما تركوا في العسكر وعاء الا ملأوه قال فاكلوا
حتى شبعوا وفضلت فضلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله
لا يلقى الله بهما عبد غير شاك فيحجب عن الجنة رواه مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا جبکہ ہوا دن غزوہ
تبوک کا پہنچی لوگون کو بہوک شدید ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اوس مین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینی کی ہی غزوہ وہانکا سنہ نو مین ہوا جب
مین اور آنحضرت کی غزوونمین آخری غزوہ وہانکا ہو آ ترجمہ پس کہا عمر نے یا رسول اللہ منگوائی لوگونسی بچا ہوا توشہ اونکا ف یعنی حکم فرمائی کہ جس پاس توشہ زیادہ
حاجت سی بچا ہی لی آوی اور حدیث مین اختصار سی روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگون کو بہوک پہنچی پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجی ہمکو تو نحر کرین ہم
اونٹ اپنی اور کہاوین سالن کرکر پس فرمایا حضرت نے کہ کرو پس آئی عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ یہہ حکم دیجیگا تو سواریان کم ہو جاوینگے ولیکن منگوائی انسی فضل
ازواد اونکی یعنی حکم فرمائی کہ لاوین بچی ہوئی توشی اپنی ترجمہ پہر دعا کیجی اسپر اونکی لیی اون توشون پر ساتہہ برکت کی پس فرمایا حضرت نے اچہا پس منگوایا آنحضرت
نی دسترخوان چمڑی کا پس بچہایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تہا مٹہی چینی کی اور لاتا تہا اور شخص مٹہی کہجور کی اور لاتا تہا اور
شخص ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تہوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت و زیادتی کی واسطی پہر فرمایا لو یعنی اسمین سے جتنا چاہو اپنی باسنو نمین پس لیا لوگون
نی اپنی باسنو نمین یہانتک کہ نہ چہوڑا لشکر مین کوئی باسن مگر کہ بہر دیا اوسکو کہا ابو ہریرہ نے پس کہایا سارے لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئی اور باقی رہا بقیہ بہت ف اور کہتی ہین کہ غزوہ

تبوک مین نوبت لشکر کی ہلاکت کی پہونچی تہی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین ہون رسول خدا کا نہین ہے یہہ بات کہ ملی اللہ تعالے سی ساتہہ ان دونون گواہیونکی کوئی بندہ کہ شک کرنیوالا ہووے اور پہر روکا جاوی بہشت سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** یعنی جو کوئی ملیگا اللہ تعالی سی یہہ دونون گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہوا بغیر تردد اور شک کی پس نہین روکا جاویگا بہشت سی کبہی **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى تَمْرٍ وَّسَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اِذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيْتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِيْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا نیا نکاح ہوئی ساتہہ زینب کی پس قصد کیا مان میری ام سلیم نی طرف کہجور اور گہی اور قروط کی پس بنایا یعنی حیس پکانا مالیدہ سا پس کہا اوسکو پیالہ مین اور کہا اے انس لیجا اسکو آنحضرت کی پاس اور کہہ بہیجا ہی اسکو طرف آپکی میری مان نے اور اوسنی آپکو سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ تحقیق یہہ آپکی لیے ہماری طرف سے تہوڑا یعنی آپکی لائق نہین ہے یا رسول اللہ پس لیگیا مین اوسکو پاس حضرت کی اور کہا مینی جو کچہہ میری ماننی کہا تہا پس فرمایا کہ رکہدی اوسکو پہر فرمایا کہ جا اور بلالا میری پاس فلانی کو اور فلانی کو اور فلانی کو کہ تین شخصونکا نام لیا **ف ع** یعنی معین کیا اونکو ساتہہ ناموں اونکی کی اور بہول گیا مین اونکو پس تعبیر کیا مینی اونکو ساتہہ فلانی اور فلانی اور فلانی کی پس حاصل رجالا سماہم کلام انس کا ہی بدل فلانا الخ سی یا ساتہہ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلالا میری پاس جس سے ملی تو یعنی علی العموم پس بلایا مینی اونکو کہ نام لیا تہا آنحضرت نی اونکا اور اونکو کہ ملا مین پس پہر آیا مین نا گہان گہر بہرا ہوا تہا لوگونسی کہا گیا انس سے کہ کتنی تہی تم کہا انس نی بقدر تین سو کی پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ رکہا دست مبارک اپنا اوس حلوی پر اور کلام کیا ساتہہ اوس چیز کی کہ چاہا اللہ تعالے نی یعنی دعا برکت کی کی پہر شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کی در حالیکہ کہاتی تہی وہ اوس سی اور فرماتی تہی آنحضرت واسطی اونکی کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیے کہ کہاوی ہر شخص اوس طرف سی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اپنی آگی سی اور یہہ ادب دائمی ہی کہانا کہانی کا کہ ذکر کیا یہان بقصد اہتمام کی اور واسطی حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نی پس کہایا اونہوں نی یہانتک کہ سیر ہوئی پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کہایا سب نی یعنی سیر ہوکر فرمایا آنحضرت نی مجکو کہ اے انس اوٹہا یعنی پیالہ کو پس اوٹہایا مینی پس نہین جانتا مین کہ جس وقت رکہا تہا مینی تہا زیادہ یا اوس وقت کہ اوٹہایا مینی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ع** یعنی صورتین دو لا احسن شک نہین ہے کہ وقت اوٹہانیکی بہت کثرت کا تہا بسبب برکت کہ تہی آنحضرت صلعم کی اور اوس ہوئی صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم کہا بعضون نی کہ ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ زینب کا اوس حلویکا ہوا کہ جو ام سلیم نی بہیجا تہا اور اور روایتونسی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سی تہا چنانچہ انس کہتی ہین کہ ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کی اور سیر کیا ہزار آدمیونکو ساتہہ گوشت اور روٹی کی اور جواب یہہ دیا گیا ہی کہ آنا حلویکا بیچ وقت حاضر ہونی روٹی اور گوشت کی اتفاق پڑا ہو کذا فی الشرح اور ہو سکتا ہی کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز مین ہوا ہو کہتا ہون مین کہ اس حدیث سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حلویکا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بہیجا تہا پہر آخر اوس روز مین یا اور دن ولیمہ کیا ہوا اونکا ساتہہ بکری کی اور سیر کیا ہزار لوگونکو گوشت اور روٹی سی پس کچہہ منافاہ نہین ہے دونون قصیونمین اور نہ معارضہ ہی دونون معجزونمین

واللہ سبحانہ اعلم وعن جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی ناضح قد اعیی فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ما لبعیرک فقلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرہ فدعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا
یسیر فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا غزوہ کیا مینے ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اسحال مین کہ مین سوار تہا
اوپر اونٹ آب کش کی کہ تہک گیا تہا پس قریب تہا کہ رہ جاوے چل سکے یعنی جو چلنا کہ مطلوب تہا اوس سے ویسا نہ چل سکتا تہا پس ملے ساتہہ میرے آنحضرت پس فرمایا کیا ہی اونٹ
تیرے کو کہا مینے کہ تحقیق تہک گیا ہی پس اونٹ کے پیچہے کہڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی مار کر یا آواز سے اور دعا کی اوسکے لیے یعنی تیز روی کی پس ہمیشہ تہا وہ
اونٹ کہ آگے آگے چلتا تہا اور اونٹوں کے پس فرمایا آنحضرت نے مجہکو کیسا دیکہتا ہے تو اپنے اونٹ کو اب کہا مینے ساتہہ اچہی حالت کے دیکہتا ہوں تحقیق پہنچی اوسکو
برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہے تو اوسکو بدلے وقیہ کے یعنی چالیس درہم کے پس بیچا مینے اوسکو اس شرط پر کہ میرے لیے ہو سواری اوسکی مدینہ تک ف
ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے بیع مین ایسی شرط کرنی کہ جسمین منفعت بایع کی ہو یعنی حالانکہ یہہ درست نہیں پس شاید کہ یہہ حدیث منسوخ ہے یا یہہ شرط
عین عقد مین نہو بلکہ جابر کی التماس سے یا آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کے ہوا اگرچہ یہہ خلاف ظاہر عبارت کی ہے واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہنچے آنحضرت مدینہ
مین صبح کو لیگیا مین حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپکی سپرد کرون اوسکو پس دی آنحضرت نے مجہکو قیمت اونٹ کی جس قیمت سے خریدا تہا اور پہیر دیا اونٹ کو
مجہکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ
لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوہا فخرصناہا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا
حتی نرجع الیک ان شاء اللہ تعالی وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیہا
احد فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طی ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القری
فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ
اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتہہ آنحضرت کی یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک مین پس آئے ہم وادی قری مین کہ ایک موضع ہے اوسمین اور مدینہ مین تین منزل کا
مسافت ہے جانب شام کی گذرے ہم ایک باغچہ پر کہ تہا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اوسکے درختونکے میوے کو کہ کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہمنے اوسکو یعنی
مختلف جیسا کہ کسی کی قیاس مین آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نے دس وسق ف ح وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑہے تین سیر کی ترجمہ
اور فرمایا حضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکہنا گنتی اوسکی وسقوں کے جسوقت کہ توڑے تو اوسکو یہانتک کہ پہر کر آوین ہم طرف تیری اس سفر سے اگر چاہے اللہ
تعالی اور چلے ہم یہانتک کہ پہنچے ہم تبوک مین پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تم پر آجکی رات باد سخت پس کہڑا ہووے اوسمین کوئی یعنی اپنی جگہہ سے اوسکے ضرر
پہنچیگا اوسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندہے زانو بند اوسکا پس چلی ہوا سخت پس کہڑا ہوا ایک شخص پس اوٹہا لیا اوسکو ہوا نے یہانتک
کہ پہینک دیا اوسکو بیچ دونوں پہاڑوں طی کی ف ع ح طی باپ ہے قبیلہ کا دیار یمن اور جائے حاتم طائی کی بہی اوسی دیار مین تہے ترجمہ پہر متوجہ ہوئے ہم یعنی
طرف مدینہ کی یہانتک کہ آئے ہم وادی قری مین پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوسکے باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ پہنچا
دس وسق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اسمین تین معجزے ہیں حضرت کی ایک تو میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پہینک دیا اور شاید
کہ ہوئی یہہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنے نبوت کی بعضے اہل نفاق کی لیے ساتہہ ہی حضرت کی اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کے وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہا ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا رأیتم

رجلین یختصمان فی موضع لبنة فاخرج منها قال فرأیت عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنة واخاه ربیعة یختصمان فی موضع
لبنة فخرجت منها رواه مسلم اور روایت ہی ابو ذر سی کہا اونسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ فتح کروگی مصر کو کہ نام ہی شہر
معروف کا اور مصر ایک زمین ہی کہ نام رکہا جاتا ہی اوسمین قیراط ف ع ح یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریونکی زبان پر معاملات مین بہت جاری رہتا ہی بسبب شدت
کرنی اونکی کی معاملات مین اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کی بنا فی ہین ہی اسکی مشارکت غیر اونکیکی بیچ ذکر کرنی قیراط کی اور معنی حدیث کی یہہ ہین اوس
قوم کی مزاج مین دنائت اور خست ہی اور یہہ ایسی معلوم ہوتا ہی کہ اہل کرم کی زبان پر جاری ہی کہ ذکر ایک چیز حقیر و خسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہی بلاد مکہ معظمہ
مین چوبیسوان حصہ دینار کا ہی اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا اور باوجود ایسی دنائت ہونی اونکیکی وصیت کی آنحضرت نی اہل مصر کی حقوق رعایت کرنیکی
اوس جہت سی کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا پس جسوقت کہ فتح کروگی تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والونپر یعنی ساتہہ درگذر اور معاف کرنیکی اون چیزسی کہ بری جانو اور نہ
باعث ہون تمکو بری افعال و اقوال اونکی اوپر ایذا پہچانی پر اسلیئی کہ اہل مصر کی لیئی ذمہ ہی یعنی امان و حرمت ہی بسبب ابراہیم بیٹی آنحضرت کی اسلیئی ماں اونکی ماریہ
قبطیہ اونہین کی قوم مین سی تہین اور اونکی لیئی قرابت ہی جانب ہاجرہ اسمعیل کی ماں کی بہی اسلیئی کہ وہ بہی اونہین مین سی تہین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی
سسرال کا ہی ف ع ح لفظ او شک کی لیئی ہی پس بنا بر اس روایت کی مصاہرت مختص ساتہہ ماریہ کی ہی اور ذمہ ساتہہ ہاجرہ کی بعد ازان ذکر کیا آنحضرت نی حال
اونکی خست کا کہ ایک اینٹ کی جگہہ پر جہگڑتی اور لڑتی ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکہو تم دو شخصونکو کہ جہگڑتی ہین ایک اینٹ کی جگہہ پر پس نکل تو مصر مین سی ف ع ظاہر
مطابق لراتیم کی یہہ تہا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نی یہان خطاب خاص ابو ذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کی او نیز اور احتمال ہی کہ خطاب عام ہو
ترجمہ کہا ابو ذر نی پس دیکہا مینی عبد الرحمن بیٹی شرحبیل بیٹی حسنہ کو اور اوسکی بہائی ربیعہ کو کہ جہگڑتی تہی دونون بیچ جگہہ ایک اینٹ کی پس نکلا مین مصر سی نقل کی
یہہ مسلم نی ف ع اور یہہ واقع ہوا حضرت عثمان کی آخر عہد مین پس ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سی کہ یہہ حادثہ پیش آویگا مصر مین او ہونگی بیچ
اسکی فتنی اور شرور بسبب وہانکی مانند نکلنی مصریون کی عثمان رض کی قتل کی لیئی اور پہر قتل کرنی اونکیکی محمد بن ابی بکر کو ساتہ انکی وہ حاکم تہی پر حضرت علی کی طرف سی
غرضکہ حضرت نی فرمایا کہ جب جہگڑا ہونی لگی وہان تو تو احتراز کرنا اونکی مخالطت سی اور پرہیز کرنا اونکی مکانونسی سو کیا اونہون نی وعن حذیفة عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اصحابی وفی روایة قال فی امتی اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنة ولا یجدون ریحها
حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیة منهم تکفیهم الدبیلة سراج من نار یظهر فی اکتافهم حتی ینجم فی صدورهم رواه مسلم
اور روایت ہی حذیفہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا میری صحابہ مین اور ایک روایت مین ہی میری امت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگی بہشت مین
اور نہ خوشبو پاوینگی جنت کی یہانتک کہ پیٹہی اونٹ سوئی کی ناکی مین ف ع ح یہہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی جیسا کہ قرآن مجید مین بہی آیا ہی کفار کی
حق مین ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیئی کہ اطلاق امت کا منافقونپر کرسکتی ہین اور ارادہ امت دعوت کی لیکن اطلاق صحابی کا نہین کرسکتی مگر
باعتبار ظاہر اور ملی جلی ہونی اونکیکی درمیان صحابہ کی ساتہہ کہنی کلمہ شہادت کی حاصل یہہ کہ یہان اونکو صحابی مجاز لکہا باعتبار ظاہر حال اور اختلاط اونکیکی صحابہ کی
اسی جہت سی امت اجابت بہی مراد ہوسکتی ہین اور آنحضرت نی اپنی بعضی خواص اور مقربونکو اوپر احوال اس فرقہ بدبخت کی اطلاع دی تہی تا اونکی مکر و شر سی بر
حذر رہین اور لیلة العقبہ مین وقت پہرنی آنحضرت کی غزوہ تبوک سی مکر و خدع اونکا بہ نسبت آنحضرت کی وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابونمین مذکور ہی اور ذکر
کیا گیا ہی حذیفہ سی کہ وہ چودہ تہی پہر دو نی تو توبہ کری تہی اور بارہ اوپر نفاق ہی پر مری بموجب خبر مخبر صادق کی ترجمہ آٹہہ اون بارہ منافقونمین سی دفع
کریگا اونکی شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ ف ح دبیلہ ساتہہ پیش دال مہملہ اور زبر با اور جزم ی کی تصغیر دبل کی پہوڑا کہ پیدا ہوتا ہی آدمی کی پیٹ مین واکثر ہلاک
کرتا ہی اور قاموس مین دبیل بمعنی طاعون کی کہا اور بمعنی حادثہ اور سختی کی بہی آیا ہی ترجمہ شعلہ ہی آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی مونڈہونمین ف ع یہہ تفسیر ہی دبیلہ کی

اور ظاہر یہی ہے کہ یہہ کلام حذیفہ سے ہی کہ گویا مراد درم جاری ہے ترجمہ یہانتک کہ نمودار ہوگا اثر اوس حرارت کا اونکی سینہ مین نقل کی مسلم نے ف عمر سے
مین روایت کیا گیا ہی حذیفہ سے کہ آنحضرت نے معلوم کروا دیا تہا حکو اونکی نیتین ور وہ ہلاک ہوئی اوسیطرح کہ جیسی خبر دی تہی حضرت نے وسنذکر حدیث

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ
الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علی کی اور حدیث
جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ
فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ
فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ
لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي
أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ فِي رِعْيَةِ
الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ
الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوْا أَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ
يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا نکلے ابوطالب چچا آنحضرت کے طرف شام کی لیے یعنی تجارت کی لیے جیسیکہ عادت اہل مکہ کی تہی اور نکلے ساتہہ اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم درمیان شیخون قریش کی یعنی چند اشخاص سوار یا بڈہی قریش کی ہمراہ تہی اور آنحضرت اوسوقت مین بارہ برس کی تہی پس جبکہ وارد ہوئی راہب یعنی
زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا تہا اوترے یعنی اوسکی موضع مین کہ نام اوسکا بصری تہا بلاد شام سے پس کہولی کجاوے اپنی پس باہر نکلا طرف اونکی راہب
یعنی ملاقات کی لیے اور تہے یعنی لوگ قریش وغیرہ مین سے پہلے اس سے کہ بارہا سفر کرتی گذرتی اوسکے مکان پر پس نکلتا وہ طرف اونکی کہا راوی نے پس وے کہولتے تہے
کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈہونڈتا پہرتا تہا درمیان اونکے یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتہہ رسول خدا صلعم کا کہا یہہ سردار عالمین کا ہے یہہ رسول رب العالمین کا
یعنی طرف عالمین کی بہیجا ہے اوسکو اللہ تعالی نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کی لوگون کی لیے پس کہا راہب کو بعضے شیخون نے قریش مین سے کہانسے جانتا
ہے تو حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑونکی ہے باقی نرہا کوئی درخت اور نہ پتہر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہین
سجدہ کرتی ہین پتہر اور درخت مگر نبی پیغمبر کو اور تحقیق مین پہچانتا ہون اوسکو بسبب مہر نبوت کی ہے کہ واقع ہی اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچی مانند سیب کے ف ح
اور اور روایتون مین آیا ہی کہ وہ راہب اوٹہا اور آنحضرت کو گلی سی لگایا اور حضرت کی احوال اور صفات شریف پوچہین کہ کسطرح سوتی ہین اور کہاتی پیتی ہین اور کیسی اخلاق رکہتی ہین وغیرہ ذلک اور
سب موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب مین تہا ترجمہ پہر گیا راہب یعنی اپنی مکان مین اور تیار کیا قافلہ کی لیے طعام پس جسوقت کہلایا طعام راہب نے اونکو تہی حضرت بیچ چرانی اونٹونکی
پس کہا راہب نے قریش کو کہ بہیجو کسیکو اونکی پاس کہ مدار کہانیکا اونہین پر ہے پس تشریف لائی حضرت یعنی حضرت کسیکی بلانی سے اور اونکی حال مین کہ حضرت پر ایک ابر تہا سایہ کیے ہوئی پس
جبکہ نزدیک ہوئی آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کیے تہی اونہون نے طرف سایہ درخت کی یعنی وہ پہلے سے درخت کی سایہ مین جو بیٹہی تہی پس جبکہ بیٹہی آنحضرت جہک آیا سایہ درخت
کا حضرت پر ف ع اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تہا لیکن وسطی الغرار اور احتیاط اونکی مجلس مین شامل درخت کا بہی حال پایا سایہ ابر کا جاتا رہا ہوا اور جہک آیا سایہ
درخت کا اظہار معجزہ کی لیے اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سے تہا ولیکن کہتی ہین کہ ہمیشہ نتہا بلکہ کبہی ہوتا تہا وقت احتیاج کی ترجمہ پس کہا راہب نے دیکہو طرف

سایہ درخت کی کہ جہک آیا ہی اوپر **ف ع** یعنی اگر نہیں دیکہتی ہو تم سایہ آسمان کو تو زمین کی سایہ کو تو دیکہو لیکن اللہ سبحانہ نی اونکو اندہا کر رکہا تہا کہان دیکہتی ایسا دیکہنا کہ کام آوی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی وتریہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون پہر کہا راہب نی قسم دیتا ہون تمکو اسکی بتاؤ کون ہی تم مین ولی اوسکا یعنی قریب اور متولی امور اوسکی کا کہا لوگون نی ابو طالب پس ہمیشہ یعنی بڑی دیر تک راہب قسم دیتا ابو طالب کو کہ پہیر دی محمد کو مکہ کیطرف یہانتک کہ پہیر دیا اور بہیجدیا ابو طالب نی آنحضرت کو مکہ مین **ف ح** آیا ہی کہ راہب ڈرتا تہا کہ مبادا انکو روم مین لیجاوین اور وہ در پی انکی قتل کی ہون اور ترمذی و حاکم لائی ہین کہ اس سفر مین سات آدمی روم کی آنحضرت کو ڈہونڈتی پہرتی تہی اور در پی اونکی قتل کی تہی پس پیش آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہہ کہا اونہون نی یہہ پیغمبر اس مہینی مین باہر نکلنی والا ہی پس کوئی راہ نہ رہی کہ لوگون کو وہان نہ پہنچایا اونہون نی تاکہ گروہ اونکو مار ڈالین بحیرا نی کہا خبر دو تم مجکو کہ اگر چاہا ہو خدا نی ایک امر کو کہ مقدر کری تو کوئی شخص اوسکو تغیر دی سکتا ہی کہا اونہون نی نہین پس کہا راہب نی تو بیعت کرو اوس سی اور محنت کرو ساتہہ اوسکی یعنی وہ پیغمبر ہونیوالا ہی تب کا تم ہرگز اوسکو ضرر نہین پہنچا سکنی کی تابعداری اوسکی اختیار کرو اور اس خیال خام سی باز آؤ **ترجمہ** اور بہیجا ابو طالب نی آنحضرت کو مکی کی طرف پہیر کر اور بہیجا ساتہہ آنحضرت کی ابوبکر نی بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا اونکی راہب نی کعک اور روغن زیت سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ع ح** کعک موٹی روٹی کہ لذاذ نی لا ازنار اور کہا ایک شارح نی کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور روغن زیتون لا دون اوسکا تہا اور کہا جزری نی کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی اور رجال اوسکی رجال صحیحین کی یا ایک ان دونون مین سی ہین لیکن ذکر ابو بکر اور بلال کا اوسمین غیر محفوظ ہی یعنی قصہ کسی راوی کی وہم سی نقل ہوگیا ہی اسلیے کہ سن شریف آنحضرت کا اون ایام مین بارہ برس کا تہا اور ابوبکر حضرت سی دو یا اڑہائی برس چہوٹی تہی اور بلال تو اون دنون شاید پیدا بہی ہوئی ہونگی انتہی پس کہنا کہ ابوبکر نی بلال کو ساتہہ کر دیا بن نہین آتا اور اسی لئی بعضی نی اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور بعضون نی بطلان اوسکا کیا ہی اور حافظ ابن حجر نی کہا کہ اس حدیث کی رجال ثقات ہین اور منکر نہین ہی اسمین مگر یہہ لفظ یعنی بہیجنا ابوبکر کا بلال کو انتہی پس محقق یہہ ہوا کہ یہہ حدیث صحیح ہی سوائی جملہ مذکورہ کی کہ وہ وہم راوی سی نقل ہوگیا ہی **وعن علیّ بن ابی طالب قال کنت مع النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ فخرجنا فی بعض نواحیہا فما استقبلہ جبل ولا شجر الا وہو یقول السلام علیک یا رسول اللہ رواہ الترمذی والدارمی** اور روایت ہی علی رضی سی کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مین پس نکلی ہم بیچ بعضی گرد نواح مکہ کی پس سامنی آیا حضرت کی کوئی پہاڑ یعنی پتہر جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور دارمی نی **ف ع ح** ظاہر یہہ ہی کہ علی رضی سنتی تہی اوسکو پس حدیث معجزہ ہی نبی کی لیئی اور کرامت ولی کی لیئی اور احتمال ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت کی خبر دینی سی معلوم ہوا ہو **وعن انس ان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بالبراق لیلۃ اسری بہ ملجما مسرجا فاستصعب علیہ فقال لہ جبرئیل ابمحمد تفعل ہذا فما رکبک احد اکرم علی اللہ منہ قال فارفض عرقا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب** اور روایت ہی علی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی براق شب اسری مین لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نی آنحضرت پر یعنی رام نہ ہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اوسکا بسبب کشی اوسکی کی پس کہا اوسکو جبرئیل نی آیا ساتہہ محمد کی کرتا ہی یہہ سرکشی یعنی نہیں کی تو نی ساتہہ غیر انکیکی یا اگرچہ کی تو نی ساتہہ تمام انبیا کی ایسی چاہیی کرنی پس نہین سوار ہوا تجپر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اسکی نزدیک اللہ سی **ف ح** اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ اوس براق پر اور انبیا بہی سوار ہوئی تہی اور باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہی **ترجمہ** کہا راوی نی پس پسینہ پسینہ ہوگیا براق اور بہنی لگا اوس سی پسینہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف ع** اسلیئی وہ چہلتا تہا مارے خوشی کی کہ حضرت مجپر سوار ہونگی اور جبرئیل نی گمان کیا کہ یہہ از راہ شوخی کی اچہلتا ہی پس اونکی اس گمان لیجانی پر مارے شرم کی پسینہ پسینہ ہوگیا **وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انتہینا الی بیت المقدس قال جبرئیل باصبعہ فخرق بہ الحجر فشد بہ البراق رواہ الترمذی** اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہنچے ہم طرف بیت المقدس کی اشارہ کیا جبرئیل نے ساتہہ انگلی اپنی کی پس سوراخ کیا ساتہہ اشارہ کی پتہر میں پس باندہا جبرئیل نے ساتہہ اوس پتہر کی براق کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع باب المعراج میں حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اوس حلقہ سے باندہا کہ جس سے تمام انبیا باندہتے تھے پس اسمیں اور اوسمیں تطبیق یوں دیجاوی کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہہ ہو کہ تہا اوسمیں حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہو گا پس کہول دیا اوسکو جبرئیل نے

وعن یعلی بن مرۃ الثقفی قال ثلثۃ اشیاء رأیتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا نحن نسیر معہ اذ مررنا ببعیر یسنی علیہ فلما راٰہ البعیر جرجر فوضع جرانہ فوقف علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال این صاحب ہذا البعیر فجاءہ فقال بعنیہ فقال بل نہبہ لک یا رسول اللہ وانہ لاہل بیت ما لہم معیشۃ غیرہ قال اما اذا ذکرت ہذا من امرہ فانہ شکی کثرۃ العمل وقلۃ العلف فاحسنوا الیہ ثم سرنا حتی نزلنا منزلا فنام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت شجرۃ تشق الارض حتی غشیتہ ثم رجعت الی مکانہا فلما استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت لہ ذلک فقال ہی شجرۃ استاذنت ربہا فی ان تسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لہا قال ثم سرنا فمررنا بماء فاتتہ امرأۃ بابن لہا بہ جنۃ فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنخرہ ثم قال اخرج فانی محمد رسول اللہ ثم سرنا فلما رجعنا مررنا بذلک الماء فسالہا عن الصبی فقالت والذی بعثک بالحق ما راینا منہ ریبا بعدک رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہے یعلی بن مرہ ثقفی سے کہا تین چیزین یعنی معجزات مین سے دیکہین مینے آنحضرت سے یعنی ایک سفر مین اوس وقت کہ ہم چلے جاتے تہے ساتہہ آنحضرت کی ناگہان گذری ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کہینچا جاتا تہا اوسپر پس جب دیکہا آنحضرت کو اوس اونٹ نے آواز کی پہر رکہدی گردن اپنی یعنی زمین پر پس ٹہر گئی آنحضرت اوسکی پاس پس فرمایا کہ کہان ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اوسکا آنحضرت کی پاس پس فرمایا حضرت نے بیچ تو میری ہاتہہ اس اونٹ کو پس کہا اوسنے کہ مین نہین بیچتا بلکہ بخشتا ہون اوسکو واسطے آپکی یا رسول اللہ یعنی اسلیے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپکی تعظیم کی اور حال یہہ ہے کہ یہہ اونٹ ایسے گہر والونکا ہے کہ نہین اونکی لیے معیشت سوا اسکی ف ع مراد رکہتا تہا گہر والون سے اپنے تئین اور اپنے عیال کو ترجمہ فرمایا حضرت نے اسی وقت کہ ذکر کیا تو نے یہہ حال و ہکا یعنی پس جان کہ مین نہین چاہتا تہا مول لینا اوسکا مگر اسکی خلاصی پانے کی لیئے اور کسی غرض کی لیے اسلیے کہ تحقیق اسنے گلہ کیا تہا بہت لینے کام کا اور کم دینے چارہ کا پس جگہہ یہہ ہوا کہ بیچنا نہین ہے تو پس بہلائی کر اوس سے ف ع یعنی ساتہہ بہت دینے دانہ چارہ کی اور کم لینے کام کی باوجود جائز ہونے بہت دینے چارہ کی اور بہت لینے کام کی اور قلت ان دونون کی کہ دانہ چارہ کم دیے اور کام بہی کم لے اسلیے کہ ظلم یہہ ہے کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے ترجمہ پہر چلے ہم یہانتک کہ اوترے ہم ایک منزل مین پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ ڈہانک لیا اوسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پہر پہر گیا وہ درخت طرف جگہہ اپنی کی پس جب بیدار ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا مینے آنحضرت سے آنا اور پہرجانا اوس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تہا اسنے اپنے پروردگار سے اسمین کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم پر پس اذن دیا خدا تعالی نے اوسکو یعنی پس آیا تہا سلام کی لیے کہا یعلی نے اوسکی پہر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اوسمین لوگ رہتے تہے پس لائی آنحضرت کی پاس ایک عورت اپنی بیٹی کو کہ اوسکو جنون تہا پس پکڑی آنحضرت نے ناک اوسکی پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی جن کو باہر نکل پس تحقیق مین محمد ہون رسول خدا کا پہر چلے ہم پس جبکہ پہرے ہم گذرے ہم اوسی پانی پر پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوس لڑکی کا کہ دیوانہ ہو گیا تہا پس کہا اوس عورت نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آپ کو ساتہہ حق کی نہین دیکہی ہمنے اوس لڑکی سے کوئی چیز کہ مکروہ رکہین ہم اوسکو بعد جانے آپکے کی یا بعد جاکرنے آپ کی کی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین

وعن ابن عباس قال ان امرأۃ جاءت بابن لہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنی بہ جنون وانہ لیاخذہ عند غدائنا وعشائنا فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدرہ ودعا فثع ثعۃ وخرج من جوفہ مثل الجرو الاسود یسعی رواہ الدارمی

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنی بیٹی کو آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ میری بیٹی میرے لیوے جنون ہی اور تحقیق جنون اسکے پکڑتا ہی اوسکو وقت سامنی آنی طعام صبح شام کی یا وقت کہانی طعام
صبح وشام کی اور ایک شارح نی کہا صبح وشام میں پہیرا ہاتہہ آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی اور نکلا اوسکی پیٹ سی مانند کالی
پلی کتی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** انس قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس حزین قد تخضب بالدم
من فعل اھل مکۃ فقال یا رسول اللہ ھل تحب ان نریک آیۃ قال نعم فنظر الی شجرۃ من ورائہ فقال ادع بھا فدعا بھا فجاءت
فقامت بین یدیہ فقال مرھا فلترجع فامرھا فرجعت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسبی حسبی رواہ الدارمی
اور روایت ہی انس سے کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹہی ہوئی تہی غمگین اسحالمین کہ تحقیق رنگین ہو رہی تہی آنحضرت ساتہہ خون کی سبب گروہ اہل مکہ کی
ف مراد بد سلوکی کفار کی روز احد کی ہی کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہنچا پس اوس سی حضرت خون آلودہ ہو رہی تہی **ترجمہ** پس کہا
جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکہلاوین تمکو ایک معجزہ **ف** یعنی تمہارا کہ نشانی ہی تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ یہہ محنت سبب
زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہی **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نی کہ ہان کہا اوس نی پس دیکہا جبرئیل نی طرف ایک درخت کی پیچہی اپنی سی پس کہا کہ بلاؤ تم اوسکو پس
بلایا آنحضرت نی اوسکو پس آیا اور کہڑا ہا روبرو حضرت کی یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پہر جاوی پس حکم کیا اوسکو پس پہر گیا پس فرمایا رسول خدا
نی کفایت ہی مجکو کفایت ہی مجکو نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی یہہ تسلی اور دفع غم اور شدت کی بہہ بزرگی میری پروردگار کی طرف سی اور اسمین دلیل
ہی اسپر کہ ظہور خارق عادت کا موثر ہی بیچ حصول یقین اور دفع غم وحزن کی اور دلیل ہی اسپر کہ جسکو تقرب اور بزرگی درگاہ حق مین ہو اگرچہ کچہہ غم وحزن دشمنون کے
ہاتہہ سی پہنچی تو صبر کرنا چاہیے اور اجر بقدر مشقت و رنج کی ہوتا ہی **وعن** ابن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاقبل اعرابی
فلما دنا قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال ومن
یشھد علی ما تقول قال ھذہ السلمۃ فدعاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بشاطئ الوادی فاقبلت تخد الارض حتی قامت
بین یدیہ فاستشھدھا ثلثا فشھدت ثلثا انہ کما قال ثم رجعت الی منبتھا رواہ الدارمی اور روایت ہی ابن عمر سی
کہ کہا تہی ہم ساتہہ آنحضرت کی ایک سفر مین یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہین کوئی
معبود سوای اسکی کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر اوس چیز کی
کہ کہتی ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا
اوسکو حضرت نی اسحالمین کہ آنحضرت نالی کی کنارے پر ٹہہری ہوئی تہی پس آیا وہ درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کہڑا ہوا روبرو حضرت کی پس گواہی طلب کی
اوس سی حضرت نی تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع مین اسیطرح ہی کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین پہر پہر گیا طرف
جگہہ اگنی اپنی کی یعنی جہانسی آیا تہا پہر وہین چلا گیا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بما اعرف انک نبی قال ان دعوت ھذا العذق من ھذہ النخلۃ یشھد انی رسول اللہ فدعاہ رسول اللہ علیہ السلام فجعل
ینزل من النخلۃ حتی سقط الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابی رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوس نی کس دلیل سی جانون مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤن مین اس خوشہ کو اس
کہجور کی درخت مین سے اسحالمین کہ گواہی دی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون پس بلایا اوسکو آنحضرت نی پس شروع کی اوترنی لگا وہ خوشہ کہجور سی یہانتک کہ گرا وہ زمین پر طرف
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پہر فرمایا حضرت نی پہر جا پس چلا گیا وہ جہانسی آیا تہا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو

وعن أبي هريرة قال جاء ذئب إلى راعي غنم فأخذ منها شاة فطلبه الراعي حتى انتزعها منه قال فصعد الذئب على تل فأقعى واستثفر وقال قد عمدت إلى رزق رزقنيه الله أخذته ثم انتزعته مني فقال الرجل تالله إن رأيت كاليوم ذئب يتكلم فقال الذئب أعجب من هذا رجل في النخلات بين الحرتين يخبركم بما مضى وما هو كائن بعدكم قال فكان الرجل يهوديا فجاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره وأسلم فصدقه النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم إنها أمارات بين يدي الساعة قد أوشك الرجل أن يخرج فلا يرجع حتى يحدثه نعلاه وسوطه بما أحدث أهله بعده رواه في شرح السنة اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہی ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریون کی کہ چرواہا اوسکا ساتھہ اوسکی تہا پس لی بھیڑیی نی ریوڑ مین سی ایک بکری پس ڈہونڈا اوس بھیڑیی کو چرواہی نی یہانتک کہ چہڑایا اوس بکری کو بھیڑیی کی موہنہ سی کہا ابو ہریرہ نے پس چڑہا بھیڑیا ایک ٹیلی پر پس بیٹہا بطور بیٹہنی بھیڑیی کی کہ کولی زمین پر رکہتا ہی اور پانو کہڑی اور دم کی دم درمیان دونون پانوؤن کی اور کہا بھیڑیی نی کہ تحقیق قصد کیا مینی یا قصد کیا تونی طرف رزق کی کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالی نی پکڑا تہا مینی رزق پہر چہڑا لیا تونی اوسکو مجہسی پس کہا اوس شخص نے ف ع یعنی چرواہی کا نام اوسکا اہبان بن اوس خزاعی تہا اور کہا جاتا تہا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التورپشتی ترجمہ قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا مینی اعجوبہ مانند اعجوبہ آجکی دن کی کہ بھیڑیا بولتا ہی یہہ معنی ہین کہ نہین دیکہا مینی بھیڑیا بولتا مانند آجکی دن کی پس کہا بھیڑیی نی عجب تر اس حال سی حال ایک شخص کا ہی بیچ کہجور کی درختون کی کہ واقع ہین درمیان دو سنگستان کی ف ع یعنی مدینہ مین اور مراد شخص سی آنحضرت ہین اور لفظ حرتین ساتہہ زبر ح اور تشدید ر کی تثنیہ حرۃ کا ہی اور حرہ زمین کالی پتہرون والی درمیان دو پہاڑون کی پہاڑون مدینہ کی سی ترجمہ خبرین پہنچاتا ہی تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئی اور اوس چیز کی کہ ہونی والی ہی تمہاری ف ع یعنی جو کہ پہلی تمہاری گذر گئی ہین اونکی خبرین دیتا ہی اور جو کہ بعد تمہاری ہونگی دنیا مین اونکی اور احوال عقبی کی خبرین دیتا ہی ترجمہ کہا ابو ہریرہ نے پس تہا وہ شخص چرواہا قوم یہود سی ف ع اسمین دہی ہی اوپر کہ جو بعضون نی کہا کہ وہ شخص خزاعی تہا اسلیی کہ خزاعہ نہین تہی یہود مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کی پاس اور خبر دی اونکو یعنی بھیڑیی کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوس کی خبر کو نبی صلعم نی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ علامتین اور مانند اسکی علامتین ہین پہلی قیامت کی تحقیق قریب ہی شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنی گہر سی پس پہریگا اور نہ آویگا اپنی گہر کو یہانتک کہ خبر دینگی اوسکو پاپوشین اوسکی اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گہر والون نی پیچہی اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین وعن أبي العلاء عن سمرة بن جندب قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نتداول من قصعة من غدوة حتى الليل يقوم عشرة ويقعد عشرة قلنا فمما كانت تمد قال من أي شيء تعجب ما كانت تمد إلا من ههنا وأشار بيده إلى السماء رواه الترمذي والدارمي روایت ہی ابی العلاء سی کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سی کہ کہا تہی ہم سب ساتہہ آنحضرت صلعم کی نوبت بنوبت کہاتی یعنی وقت ظہور معجزہ کی ایک پیالہ مین صبح سی رات تک یعنی تمام روز اوٹہتی دس کہا کر اور بیٹہتی دس کہا نیکو کہا ہمنی یعنی سمرہ سی پس کس چیز سی مدد کیا جاتا تہا پیالہ ساتہہ اوسکی یعنی کہانسی یعنی کہانی سی یا دہ ہوجاتا تہا طعام کہا سمرہ نے کس چیز سی تعجب کرتا ہی تو ف ع یہہ خطاب ابو العلاء کو کیا مجملہ کہنی اونکی سی اسلیی وہ روسا تابعین مین ہین مراد خطاب عام ہی یعنی تعجب کر تو اپنی مخاطب ترجمہ نہ تہا مدد کیا جاتا مگر اسجگہہ سی اور اشارہ کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی طرف آسمان کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی زیادہ ہوجاتا تہا اوس طعام مگر عالم بالا سی سبب اوتر نی برکت کی اوس آسمان سی یہہ اشارہ ہی طرف اس محل کی کہ اللہ تعالی کی قدرت آسمان سی نازل ہوتی ہی اور یہہ قول سمرہ کا ہی اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر ہی اور یا قول آنحضرت کا ہی اور سائل صحابہ لیکن یہہ احتمال نہایت بعید و غریب ہی وعن عبد الله بن عمرو أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم بدر في ثلاثمائة وخمسة عشر قال اللهم إنهم حفاة فاحملهم اللهم إنهم عراة فاكسهم اللهم إنهم جياع فأشبعهم ففتح الله فانقلبوا وما منهم رجل إلا وقد رجع بجمل أو جملين واكتسوا

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی دن غزوہ بدر کی تین سو پندرہ آدمیوں ف ح مشہور یہہ ہی نکلی تین سو تیرہ اور ان مین کہ ستر مہاجرین مین سی تہی اور دو سو چھتیس انصار مین سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہ یعنی صحابہ ننگی پانوؤن ہین پس سواری دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہہ ننگی بدن ہین کہ سوا تہبند کی کچھہ نہین رکہتی پس لباس دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہہ بہوکی ہین پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن مین تا قوت پاوین طاعت کی پس فتح دی اللہ تعالیٰ نی واسطی آنحضرت کی یعنی مشرکین پر یہانتک کہ قتل کیے گئے ستر اور بندی مین آئی ستر پس پہرے صحابہ فتح بدر سے اسحالین کہ نہین تہا ان مین سے کوئی شخص مگر حال یہہ تہا کہ پہرا ساتہہ ایک اونٹ کے اور دو اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئی نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف ع سبب یہہ تہا کہ لگنی اونٹون اور کپڑون اور کہانون کی غنیمت مین مشرکون سی اور سب دعائین آنحضرت کی مستجاب ہوئی ہین اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سی ہی خصوصًا اس مین سرعت و خصوصیات اور یہہ تمام نتیجہ صبر کا تہا جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ الصَّبرَ عَلٰی مَا یکرہ فیہ خیر کثیر پہر یہہ تو نتیجہ دنیا مین ہی اور آخرت کا کیا کہنا ہی وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِیْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَکُمْ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ وَلْیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤ گی یعنی دشمنون پر اور پاؤ گی یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگی تمہارے لیے یعنی شہر اور یہہ بشارت اور خبر دینی ہی صحابہ کو ساتہہ اسچیز کی کہ زمانہ آئندہ مین واقع ہوگی پس جو شخص کہ پاوے یہی یعنی جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا تم مین سی پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام امور اپنے مین تا کہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتہہ بہلائی کی اور منع کرے برائی سے نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف ح یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانے مین نہ پڑے اور یہہ اشارہ ہے اس آیت پر

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ یَہُوْدِیَّةً مِنْ اَھْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِیَّةً ثُمَّ اَھْدَتْھَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَکَلَ مِنْھَا وَاَکَلَ رَھْطٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَرْسَلَ اِلَی الْیَھُوْدِیَّةِ فَدَعَاھَا فَقَالَ سَمَمْتِ ھٰذِہِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ ھٰذِہٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَنْ تَضُرَّہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ نَبِیًّا اسْتَرَحْنَا مِنْہُ فَعَفَا عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَاقِبْھَا وَتُوُفِّیَ اَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ اَکَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کَاھِلِہٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِیْ اَکَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَہٗ اَبُوْ ھِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَھُوَ مَوْلًی لِبَنِیْ بَیَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر سی کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر مین سی زہر ملایا بکری بہنی ہوئی مین پہر تحفہ لائی اوسکو روبرو حضرت کے ف ع نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تہا ہوئی سلام مین مشکم کی اور پایا ہی کہ اوس عورت نی پوچہا کہ آنحضرت بکری مین سی کس جگہہ کی گوشت کو پسند رکہتی ہین لوگون نی کہا کہ دست کے گوشت کو پس وہ ایک بکری کا بچہ رکہتی تہی اوسکو ذبح کیا اور اوسمین بہت زہر ملایا کہ اوسیوقت ہلاک کردے اور دست اور شانہ مین بہت ملایا اور رکہا سامنی آنحضرت کی اور صحابہ کی کہ حاضر تہی ترجمہ پس لیا آنحضرت نی دست اور کہایا اوسمین سی اور کہایا ایک جماعت نی آنحضرت کی یاروں مین سے ساتہہ حضرت کی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ اوٹہاؤ ہاتہہ اپنے یعنی روکو ہاتہہ اور نہ کہاؤ اور بہیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کی پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نی کہ زہر ملایا ہی تونی اس بکری مین پس کہا یہودیہ نی کہ کسنی خبر دی تمکو یعنی اللہ نی یا کسی مخلوق نی فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دی مجکو اسنی کہ میری ہاتہہ مین ہی فرمایا یہہ اشارہ کرکر طرف دست کی کہا یہودیہ نی کہ ہان ملایا ہی مینی اسمین کہ کہا مینی اگر ہی محمد نبی تو ہرگز نہین ضرر کریگی یہہ بکری زہر آلودہ ف ح بسبب اسکے کہ زہر انبیا مین ایسا تاثیر نہین کرتا ہی کہ مار ڈالی یا سبب اسکی کہ موت آنحضرت کی پہلی تمام کرنی دعوت اور کامل کرنی دین کے متوقع نہین تہی اور احتمال دل مین خلجان کرتا ہے جو کہتی ہین کہ وفات آنحضرت کی بسبب تاثیر

اوس ہرکی ہوئی کہ خیبر میں کہا یا تھا لیکن یہہ روایت صحیح نہیں ہی او رحدیث میں آیا ہی کہ کسی نے کہا آنحضرت سے کہ آپ کو تاثیر کرتا ہی و زہر کہ دیا تھا خیبر میں فرمایا
نہیں پہنچا مجکو مگر جو کچھہ مقدر ہو رہا تہا خدا تعالی نے **ترجمہ** اگر نہیں ہے وہ پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم او رخلاص ہونگی وسے پس وہ گذر گیا اوس عورت سے پیغمبر خدا صلعم
نے اور نہ سزا دی اوسکو **ف** اور بعضوں نے کہا کہ وہ اسلام لائی او رقتل نہیں کی گئی او رسلیمان تیمی نے مغازی میں لایا ہی کہ کہنے لگی اوسکی فلان تعرضہ
یہہ الفاظ و ان کنت کاذبا ارحت الناس منک و قد استبان لی انک صادق و انا اشہدک و من حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ کہا طیبی نے
کہ اسمین اختلاف ہے اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم فرمایا اوسکی قتل کرنی کا پس قتل کی گئی او روجہ توفیق کی انہ دو نون مین یہہ ہی کہ حضرت نے معاف
کیا اوسکو ابتدا امر میں پس جبکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہانیوالو مین سی کہ حلق سی اوتارا تہا اوسکو حضرت نے حکم فرمایا اوسکی قتل کرنی کا پس
قتل کی گئی بدلی اوسکی **ترجمہ** اور مری وہ اصحاب آنحضرت کی کہ کہا یا تہا او نہوں نے اوس بکری مین سے یعنی بعضے او نمین مرا اور وہ بشر ہی او رپچہنی لی آنحضرت نے
درمیان مونڈہوں اپنی کی بسبب اوس گوشت کی کہ کہایا بکری زہر آلودہ مین سے پچہنی لگائی اونکی ابو ہند نے کہ نام اونکا یسار حجام تہا ساتہہ شاخ کی او رچہری
چوڑی کے اور وہ ابو ہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار میں سی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** سہل بن الحنظلیۃ انہم ساروا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت
علی جبل کذا وکذا فاذا انا بھوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال
ارکب فرکب فرسا لہ فقال استقبل ھذا الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مصلاہ
فرکع رکعتین ثم قال ھل حسستم فارسکم فقال رجل یا رسول اللہ ما حسسنا فثوب بالصلوۃ فجعل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال ابشروا فقد جاء فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال
الشجر فی الشعب فاذا ھو قد جاء حتی وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی ھذا الشعب
حیث امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبین کلیہما فلم ار احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھل نزلت اللیلۃ قال لا الا مصلیا او قاضی حاجۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا علیک ان لا تعمل بعدھا رواہ ابو داود
اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا تحقیق صحابہ چلی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونیکی طرف حنین کے پس بہت دوڑ کیا چلنا
یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا او رعرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑہا تہا او پر پہاڑ ایسی ایسی پس ناگہان دیکہا میں ہوازن کو
کہ بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنی کی **ف** ع ح یعنی سب آئے ہین یہہ عبارت مثل کی بیان کیجاتی ہی وسطی قوم کی حقمین کہ سب آئے ہین اور کوئی پیچہی نہ رہا اور
اصل اسکی یہہ ہے کہ ایک قوم عرب میں سی ایک جگہہ سی اوٹہہ کر کہڑی ہوتی تہی او رکوچ کیا او رجو کوئی جہاں اونٹ پاتا پکڑتا او رسوار ہوتا او روہ اونٹ اونکی تہی
اونکی باپ کی تہی او رقاضی نے کہا کہ علی یہان بمعنی مع کی ہی او ریہہ ضرب المثل ہی عرب مین سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک قوم کو عرب مین پیش آیا او رکہڑی ہوتا
اپنی موضع سی پس کوچ کیا او نہوں نے او رچہوڑا پیچہی اپنی کچہہ یہانتک کے تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لی لیا او نہوں نے اوسکو بہی ساتہہ اپنی پس کہا اور ون نے
جاؤ اعلی بکرۃ ابیہم پس ہو گئی یہہ مثل اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ نہو اونکی پاس اونٹ او ربکرۃ کہتی ہین اونٹ جوان کو او ربعضوں نے کہا کہ ایک شخص
اپنی اولاد کو اونٹ پر لیے پہرتا تہا ا وسپر یہہ ضرب المثل ہوئی ت دیکہا میں ہوازن کو ساتہہ عورتون اپنی کی او رجانورون اپنی کی کہ جمع ہوئی ہین طرف حنین کے
پس مسکرائی آنحضرت یعنی ازراہ تعجب کے نیکی قدرت حق پر او رفرمایا کہ یہہ غنیمت ہی مسلمانونکی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص محافظت کریگا ہماری آجکی رات کہا

انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ میں محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنی گھوڑی پر پھر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اس
راہ کو کہ پہاڑ میں ہے یہانتک کہ ہو وے تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کی پس جبکہ صبح کی ہم نے نکلے آنحضرت طرف جگہہ نماز اپنی کی یعنی جو جگہہ نماز کی لیے بنا رکھی تھی پس پڑہیں
آنحضرت نے دو رکعتیں یعنی سنت صبح کی پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا معلوم کیا تمنے اپنے سوار کو ساتھہ حس کے یعنی دیکھا تمنے اوسکو یا سنی آواز اوسکی پس کہا ایک شخص
نے یا رسول اللہ نہیں پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز میں دیکھنا کنکھیوں سے طرف اوس درہ پہاڑ کی یہانتک کہ جب پڑہ چکے حضرت نماز
فرمایا خوش ہو و پس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تہا پس شروع کیا ہمنے دیکھنا درمیان درختوں کی بیچ درہ پہاڑ کی پس ناگہاں وہ سوار آیا یہانتک کہ کہڑا
ہوا اوپر پیغمبر خدا صلعم کی یعنی سوار رہا اور ترا پس کہا اوس سوار نے کہ تحقیق میں روانہ ہوا یہانتک کہ پہنچا میں اوپر بلندی اوس درہ پہاڑ کی جہاں کہ حکم فرمایا تہا
مجکو پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں دونوں دروں پہاڑ کی میں یعنی دونوں کا ملاحظہ کیا اور جانب پہاڑ میں بخوف اسکی کہ ہو اوس میں کوئی چہپا پس نہ دیکھا
میں نے کسیکو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اوترا تہا تو آجکی رات یعنی گہوڑے سے کہا اونہوں نے کہ نہیں اوترا میں مگر نماز پڑہنے کی لیے یا استنجا
کرنیکی لیے فرمایا آنحضرت نے پس نہیں تجہپر حرج اسمیں کہ نہ کرے تو بعد اس شب کے نفل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضایل سے اسلیے
عمل تہرا چکی راہ ... کافی ہے اسکی نزدیک ثواب و فضیلت میں غرضکہ مراد عمل سے نوافل و خیرات میں نہ فرایض کیونکہ وہ نہیں ساقط ہوتے اور بعضوں نے کہا کہ مراد
عمل سے جہاد ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ
فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ کُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ فِیْهِ یَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ
نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ کَذَا وَکَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ فَاِنَّهُ
انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کتنی ایک کہجوریں یعنی اکیس پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے انمیں
ساتھہ برکت کی یعنی مانگیے اللہ سے برکت انمیں پس انکی لیے پس لیا اونکو آنحضرت نے اپنے ہاتہہ میں یا رکہا ہاتہہ اپنا اونپر پہر دعا کی آنحضرت نے میری لیے بیچ انکے ساتہہ
برکت کی یعنی ساتہہ برکت کی اونمیں اور کثرت خیر کی اونکی کہانی میں باوجود باقی رہنے اونکی کی فرمایا کہ لے انکو پس کر انکو اپنی توشہ دان میں جب چاہے تو
کہ لیوے تو اسمیں سے کچہہ پس داخل کر توشہ دان میں ہاتہہ اپنا پس لے کہجور اوسمیں سے اور نہ جہاڑ تو اوسکو جہاڑنی کر کہا ابوہریرہ نے پس تحقیق اوٹہالی
میں نے اون کہجوروں میں سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا میں پس تہے ہم یعنی میں اور یار میرے کہاتے اونمیں سے اور کہلاتے اور تہا توشہ دان نہ جدا ہوتا میرے
کمر سے یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان کہل پڑا اور جاتا رہا **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تفرقہ اور فساد
شایع ہوتا ہے لوگوں میں تو برکت اوٹہہ جاتی ہے آیا ہے کہ ابوہریرہ اوس وقت کہتے تہے کہ لوگوں کو ایک غم ہے اور مجکو دو غم ایک غم جاتے رہنے اوس تہیلی کا
اور ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَیْشٌ لَیْلَةً بِمَکَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ
بِالْوَثَاقِ یُرِیْدُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰی ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِیٌّ عَلٰی فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِکُوْنَ یَحْرُسُوْنَ
عَلِیًّا یَحْسَبُوْنَهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَیْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِیًّا رَدَّ اللّٰهُ مَکْرَهُمْ فَقَالُوْا اَیْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا اَدْرِیْ
فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهٗ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَیْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰی بَابِهٖ نَسْجَ الْعَنْکَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ یَکُنْ نَسْجُ الْعَنْکَبُوْتِ
عَلٰی بَابِهٖ فَمَکَثَ فِیْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ میں یعنی دار الندوہ میں اور حاضر ہوا ساتھہ اونکے شیطان بصورت
شیخ نجدی کی پس کہا بعضوں نے اونمیں سے جب صبح ہو پس باندہو اوسکو ساتہہ بندہن کی یعنی قید کرو اوسکو مراد رکہتے تہے ساتہہ اوسکے پیغمبر خدا صلعم کو اور کہا بعضوں نے

کہا بعضی مشرکین نے ملکہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضوں نے ملکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی لوجہ امانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نے اونکی بدخواہی کی اس آیت مین
وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ اور یہہ ماجرا یون ہے کہ جب مشرکون نے سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اون کی تو ڈر گئے اور جمع ہوئے
دار الندوہ مین مشورہ کرنیکے لیے حضرت کے امر مین پس آیا اونکے پاس ابلیس بصورت ایک شیخ کے اور کہا کہ مین نجد سے آیا ہون سنا مینے جمع ہونا تمہارا چاہا مینے
کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ بیخبر ہوگی تم مجھسے عقل و خیر خواہی مین پس کہا ابو البختری نے کہ میری رای یہہ ہے کہ قید کرو اوسکو کوٹہری مین اور بند کردو سوراخ
اوسکے سوائی ایک موکھے کے کہ ڈالدیا کرو اوسمین سے کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوے پس کہا اوس شیخ نے کہ یہہ بری رائی ہے آوینگے تمہارے پاس وہ لوگ کہ لڑینگے
تمسے اوسکی قوم مین سے اور چہڑا لیجاوینگے اوسکو تمہارے ہاتہہ سے پہر کہا ہشام بن عمرو نے کہ رای میری یہہ ہے کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنے بیچ مین سے
پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچہہ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نے کہ یہہ بہی بری رای ہے خراب کریگا وہ اور قوم کو سوای تمہارے اور فریفتہ ہونگے لوگ اوسکے اور لڑیگا وہ تمسے
ساتہہ لیکر اونکو پہر کہا ابو جہل نے کہ میری رای یہہ ہے کہ لو تم ہر قبیلہ مین سے ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تا مارین اوسکو سب ایکدفعہ پس پہیل جاوے خون
اوسکا سب قبیلوں مین یعنی سبکے ذمہ خون اوسکا ثابت ہو پہر بنی ہاشم سب قریش سے لڑ تو سکتے ہی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگے پس جب طلب کرینگے وہ دیت تو دینگے
ہم دیت اوسکی پس کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اس جوان نے پس متفق ہوئے لوگ اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا اللہ تعالی نے
اپنے پیغمبر کو اس مشورہ پر ف ع یعنی جبرئیل آئے اور یہہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سلاوین حضرت علی رض کو اپنے بچہونے پر اور نکلین ساتہہ ابی بکر رض کے
طرف غار کی ترجمہ پس رات گذاری علی رض نے اوپر بچہونے نبی صلعم کے اوس رات اور نکلے پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتہہ ابی بکر کے یہانتک کہ پہنچے غار ثور پر ف ح یعنی ہجرت کرکے ٹہرے غار مین جسوقت
اور جب حضرت گہر سے نکلے اون مشرک جو دروازے پر کہڑے تہے اونکے سامنے سے گذرے اور وہ مطلع ہوئے اور حضرت نے کلام کیا اونسے یہی قصہ غریب اور معجزہ عجیب ہے کہ شیخ عبد الحق نے کہا ہے
اوسکو تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے یہی تفصیل اوسکی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے اس حال مین کہ نگہبانی کرتے تہے علی رض کی یعنی حضرت کے گہر مین تہے اور وہ سب کہڑے تہے گمان کرتے
تہے علی رض کو آنحضرت ف ح یعنی گمان اونکو یہہ تہا کہ آنحضرت گہر مین سوتی ہین اور صلاح یہہ ٹہری ہوئی تہی کہ رات کو آپکی نگہبانی کیجیے اور صبح کو کام اونکا تمام کیجیے
اور حال آنکہ وہ علی رض تہے اور آنحضرت اونکے سامنے سے باہر نکل گئے تہے ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا اونہون نے اوپر یعنی اوس شخص پر وہ کہ بستر پر تہا یعنی حضرت
علی پر گمان آنحضرت کی پس جبکہ دیکہا علی رض کو یعنی جگہہ حضرت کی رو کی اللہ تعالی نے بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نے یعنی علی رض سے کہ کہان گیا یہہ یار تیرا
یعنی آنحضرت کہا علی رض نے کہ نہین جانتا مین پس چلے مشرک پیچہے حضرت کی نشان قدم پر یعنی کہوج مین لگے حضرت کے پس جب پہنچے مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑہے وہ پہاڑ پر پس گذرے غار پر کہ اوپر پہاڑ کے تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس دیکہا اونہون نے غار کے دروازہ پر جالا مکڑی کا ف
ح کہ بعد اندر جانے آنحضرت کے اوس غار مین مکڑی نے جالا تنا تہا اور عرض غار کے دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہے اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہہ کی ترجمہ پس
کہا مشرکون نے اگر داخل ہوتے محمد یہان تحقیق نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکے دروازہ پر پس ٹہرے آنحضرت غار مین تین رات دن نقل کی احمد نے ف ع داخل ہوئے آنحضرت
غار مین تو بہیجے اللہ تعالی نے دو کبوتر پس انڈے دیے وہاں اونہون نے دروازے کی نیچے کی جانب مین اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنے اوپر اور روایت کیا گیا ہے کہ مشرک
چڑہے اوپر غار کے ایسی جگہہ کہ اگر نظر کرتے اپنے قدمونکی طرف تو دیکہہ لیتے آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈرے ابوبکر آنحضرت کے طرف سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہے
گمان تیرا ساتہہ اون دو کے کہ اللہ تیسرا اونکا ہے پس اندہا کردیا اونکو اللہ تعالی نے غار کے دیکہنے سے پس شروع کیا اونہون نے پہرنا گرد اوسکے پس نہ دیکہا اونہون نے
حضرت کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کے لکہا ہے کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق رض ہین کہ ساتہہ آنحضرت کے نکلکر دونون
صاحب جبل ثور کی غار مین چہپے تہے اوس وقت کہ کفار نے قصد قتل کرنے آن سرور کا مصمم کیا تہا اور کہا ابوبکر نے آنحضرت سے اوس غار مین جسوقت کہ کافر وہان
پہنچے کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سے اپنے زیر قدم نگاہ کرے تو ہمکو دیکہہ لیگا آنحضرت نے فرمایا ما ظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہہ سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابت

صدیق کا بسبب انکار نص کی کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہ رضہ سی روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری وقت بلوغ اور عاقل ہونی میری سی بعد اتبہی اور کوئی روز ایسا نہ گذرتا تہا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتی ہون اور جب مسلمانون کو کفار نی ایذا پہنچائی تو آنحضرت نی فرمایا کہ دار ہجرت تمہارا مجھکو دکہا دیا ہی کہ کہجور ون والا ہی درمیان دو سنگستان کی بعد اوسکی مسلمانون نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بہی مدینہ کو پہری اور ابوبکر صدیق رضہ نی بہی تیاری مدینہ کی جانی کی کی حضرت نے فرمایا تامل کرا ای ابوبکر امیدوار ہون کہ مجکو بہی اذن ہجرت کا صادر ہووے اوس واسطے ابوبکر نی ملازمت آنحضرت کی علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینی تک گہر مین سندے تیار رکہی پہر ایک روز ٹہیک دوپہر مین آنحضرت ابوبکر کی گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ مجکو اذن ہجرت کا ہوا ابوبکر نی ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسماء نی زاد راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کے گہر سی رفاقت اونکی آنحضرت مکہ سی باہر نکلکر جبل ثور کی غار مین چہپی اور اللہ تعالی کی قدرت سی اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نی اوسکی منہہ پر گہونسلا بنا کر انڈے دیے اور مکڑی نی جالا بنا کفار اوس غار کی منہہ پر آکر یہ علامتین دیکہہ کر پہری اور جسوقت کہ دونون صاحب مکے سی باہر نکلی ابوبکر کبہی آگی آنحضرت کی اور کبہی پیچہی آنحضرت کی ہوتی تہی بسبب اسکی کہ کوئی کافر اونکی آگی پیچہی سی آجاوی اور جب غار پر پہنچی تو آنحضرت کو وہان کہڑا کیا اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئی اور تین رات تک دونون وہان رہی اور اپنی دونون اونٹونکو حوالہ ایک شخص کے بنی الدئل مین سے کیا اور وعدہ اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی دروازہ پر حاضر کری اور اوسکو رہبر مدینہ کا باجرت مقرر کیا تہا اور ان تین شب مین عبداللہ بن ابوبکر رات کیوقت کفار کی خبرین اونکو پہنچاتی تہی اور بعد تین شب کے وہانسی اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر براہ کنارہ دریا کے متوجہ مدینہ کی ہوئی جب مدلج مین پہنچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچہی نکلا بسبب اسکی کہ کفار مکہ نی اوسکو بہت مال دینا مقرر کیا تہا اگر ان دونون کو پا لیکی مار ڈالی غرضکہ جب سراقہ بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہنچا تو پاؤن اوسکی گہوڑے کا پہسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پہر سوار ہو کر درپی ہوا اور ایسا نزدیک پہنچا کہ قراءۃ پیغمبر کی سنی اوسیوقت دونون پاؤن اوسکی گہوڑے کی ٹخنون تک زمین مین دہنس گئی سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نی متنبہ ہو کر دہائی امان کی دی آنحضرت اور ابوبکر کہڑی ہوئی اور سراقہ نی ملازمت کی اور حال اپنا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور یہہ حکم ہوا کہ امر ہمارا مخفی رکہنا سراقہ وہانسی پہرا اور جو کہ فر راہ مین ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور آنحضرت مدینہ مین گئی وعن ابی ھریرۃ قال لما فتحت خیبر اھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیھا سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا الی من کان ھھنا من الیھود فجمعوا لہ فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فھل انتم مصدقی عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان قال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت وبررت قال فھل انتم مصدقی عن شیء ان سألتکم عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم وان کذبناک عرفت کما عرفتہ فی ابینا فقال لھم من اھل النار قالوا نکون فیھا یسیرا ثم تخلفونا فیھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسئوا فیھا واللہ لا نخلفکم فیھا ابدا ثم قال ھل انتم مصدقی عن شیء ان سألتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم قال ھل جعلتم فی ھذہ الشاۃ سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذلک قالوا اردنا ان کنت کاذبا ان نستریح منک وان کنت صادقا لم یضرک رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بہیجی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے بکری بہنی ہوئی کہ اوسمین زہر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ جمع کرو میرے لیے جو ہون اسجگہہ یہود دشمنون سی پس جمع کیا آنحضرت کی لیے یہود کو پس فرمایا واسطے اونکی آنحضرت نی کہ تحقیق مین پوچہون تمسی حال ایک چیز کا یعنی کیا نہین پس آیا ہووگی تم باور کرنیوالی میری خبر دینی کو اوس چیز سے جسوقت کہ بتلاؤنمین تمکو یہہ جواب کہ دو تم اوس سوال کا جیسیکہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہا اونہون نی ہان باور کرینگی ای ابا القاسم ف ح عادت یہود کی یہہ تہی کہ اکثر آنحضرت کو ساتہہ کنیت اونکی کہ ابو القاسم ہی خطاب کرتی تہی اور محمد نہین کہتی تہی اسلیے کہ ذکر اسم شریف کا توریت اور انجیل مین شایع اور مشہور تہا

اور دلیل تہا اوپر صحت نبوت اونکی کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ کون ہی باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو پدر قبیلہ کہتی ہین کہا یہود نی فلانا یعنی بطریق کذب کے
اسکا نام لیا کوئی اور نام غیر نام جد ہی کی بتادیا فرمایا آنحضرت نی جہوٹ بولی تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہے کہا یہود نی سچ کہا تمنی اور خوب کہا تمنی فرمایا حضرت
نی پس آیا باور کروگی تم میری خبر دینی کو ایک چیز سی اگر سوال کرو مین تمسی اوس چیز سی یعنی پہر خبر دون مین تمکو ساتہہ اسکی کہا یہود نی ہان ای ابا القاسم اور اگر
جہوٹ بولین ہم سو پہچان لوگی تم جہوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنی اوسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کی پس فرمایا اور پوچہا یہود سی کہ کون ہی دوزخی کہا اونہون نے رہنگی
ہم دوزخ مین تہوڑے سی دن یعنی جیسیکہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پہر خلیفہ ہوگی تم ہمارے ای گروہ مسلمانونکی دوزخ مین
یعنی بعد نکلنی ہمارے کی تم داخل ہوگی اور ہمیشہ رہوگی اور یہہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نی کلام انکو ردکرکے دور ہو
آگ کی اور دور ہو تم جہوٹی ہو اپنی خبر مین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہارے آگ مین کبہی فرمایا آنحضرت نی کیا تم باور کروگی میری خبر دینی ایک چیز سی
اگر پوچہون مین تمسی اوس سے پس کہا اونہونے ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی اس بکری مین زہر کہا اونہونے کہ ہان فرمایا آنحضرت نی کہ کیا باعث ہوا تمکو اوپر
اسکی کہا اونہونے کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جہوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اور اگر تم سچی ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یعنی
زہر پس منتفع ہونگی ہم تمہاری ہدایت سی اور حاصل اسکا یہہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی تجربہ کہ جانین ہم کہ تم جہوٹی ہو تو تمہارا ہلاک ہونا ہمسی سا ہین ہو جاسین گے
اور یا یہہ کہ جانین گے ہم کہ تم نبی ہو تو پیرو تمہارے کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی اور مقابلہ مین اونکی کہہ سکتی ہین کہ زہر نی اونکو
زیان کیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم **وعن** عمرو بن اخطب الانصاري قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ
فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عمرو بن اخطب انصاری سی **ف** ع یہہ ساتہہ کنیت کی مشہور تہی کہ اونکو ابوزید اعرج کہتی تہی اور حضرت کی ساتہہ غزوونمین ہی مین چنانچہ آیا ہی کہ
تیرہ غزوی انہون نی کیی ہین اور آنحضرت نی انکی سر پر ہاتہہ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتی ہین کہ کچہہ اوپر سو برس کی ہوئی تہی اور اونکی سر اور داڑہی مین نہ تہے
سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت نی ایک روز فجر کی اور چڑہی منبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوتری
اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوتری اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے
لیے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقایع اور حوادث اور عجائب
و غرائب قیامت تک کی مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس اسمین بہت سی معجزی ہوئی کہا عمرو نی پس دانا تر ہمارا یعنی بہت یاد رکہنی والا ہمارا یعنی وسعت کرہ الطیبی اور
کہا سید جمال الدین نی اولی یہہ ہے کہ کہا جاوی بہت یاد رکہنی والا ہمارا اوس قصہ کو دانا تر ہی ہمارا یعنی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ
يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معن بن عبدالرحمن تابعی سی کہ پوتی
ہین عبداللہ بن مسعود کی کہا معن نے کہ سنا مینی اپنی باپ سی یعنی عبدالرحمن سی کہا پوچہا مینی مسروق سی کہ کبار تابعین سے ہین کسنی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنی
جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نی قرآن پس کہا مسروق نی عبدالرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیری باپ نی یعنی عبداللہ بن مسعود نی کہ اونسی کہا خبر دی آنحضرت کو
ساتہہ آنی جنات کی ایک درخت نی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ح یعنی ایک درخت نی خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین
پس آنحضرت باہر گئی اور جنونکو دیکہا اور قرآن اونکی آگی پڑہا **وعن** أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا

حدید البصر فرأیتہ ولیس احد یزعم انہ رآہ غیری فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر سأراہ وانا مستلق
علی فراشی ثم انشأ یحدثنا عن اہل بدر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اہل بدر بالامس یقول ہذا مصرع
فلان غدا ان شاء اللہ وہذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ قال عمر والذی بعثہ بالحق ما اخطأوا الحدود التی
حدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعلوا فی بئر بعضہم علی بعض فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم حتی انتہی الیہم فقال یا فلان ابن فلان ویا فلان ابن فلان ہل وجدتم ما وعدکم اللہ ورسولہ حقا فانی قد
وجدت ما وعدنی اللہ حقا فقال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیہا فقال ما انتم باسمع لما اقول منہم غیر انہم لا یستطیعون
ان یردوا علی شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس تلاش کی ہمنی ماہ
نو کی دیکہنی کی اور تہا میں مرد تیز نظر پس دیکہا مینی چاند اور حال آنکہ نہیں تہا کوئی کہ کہی کہ دیکہا ہی اوسکو سوائی میری یعنی سوا میری کوئی کہتا نہا کہ مینی دیکہا ہی
چاند پس شروع کیا مینی کہ کہتا تہا میں عمر رض کو کہ کیا نہیں دیکہتی تم چاند پس وہ نہیں دیکہتی تہی اوسکو یعنی میں دکہاتا تہا اور ہر چند عمر کو دکہاتا تہا اونکو نہیں نظر آتا تہا
کہا انس نی کہتی تہی حضرت نزدیک ہی کہ دیکہینگی ہم اوسکو اسحالیں کہ میں لیٹا ہونگا اپنی بچہونی پر ف یعنی کچہہ حاجت اسکی نہیں ہی کہ میں دیکہوں اور تعب اور
مشقت اوٹہاؤں اوسکی دیکہنی میں بعد ایک زمانہ کی بعد ایک دن کی روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکہہ لونگا بی مشقت اور اس سی معلوم ہوا کہ خوض کری وسحر میں کہ ضرور نہو اور
صرف نکری وقت کو مالا یعنی میں ترجمہ پہر شروع کیا عمر نی کہ حدیث بیان کرتی تہی ہمارے آگی قصی اہل بدر کی یعنی مشرکونکی کہ جو بدر میں ماری گئی تہی کہا عمر نی کہ تحقیق
آنحضرت تہی کہ دکہائی تہی ہمکو جگہیں پڑن اور ہلاک ہونی مشرکون کی ایک دن پہلی قضیہ کے یعنی ایک دن پہلی وقوع واقعہ کی اور مارے جانی مشرکونکی خبر دی کہ ہر ایک اون شقیا
میں سی یہاں ماری پڑینگی فرماتی تہی آنحضرت یہہ جگہہ مارے جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدا نی یہہ جگہہ مارے جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدا نی یعنی جگہہ
پڑنی ہر ایک کی جدا جدا متعین کردی کہا عمر نی قسم اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہہ حق کی نہیں خطا اور تجاوز کی مارے جانیوالون نی اون جگہونسی بیان کیا تہا
اور معین کیا تہا اونکو آنحضرت نی پس ڈالی گئی کنوین میں کہ پانی نہیں بہرا جاتا تہا اوس سے بعضی اونکی بعض پر پس چلے حضرت یہانتک کہ پہنچی طرف اونکی پس فرمایا ای فلانی
بیٹی فلانی کی اور ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا حق پائی اور دیکہی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کی تہی اسنی اور اوسکی رسول نی پس تحقیق مینی حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجہسی
کہا عمر نی یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتی ہو تم بدنون سی کہ نہیں ہین روحیں اونمین پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننی والی اونسی اسچیز کی کہ کہتا ہوں میں یعنی یہہ بہت سننی
والی ہین برابر ہین تمہاری سننی میں یعنی یہہ سنتی ہین یہہ کلام کہ کہتا ہوں میں سوائی اسکی کہ نہیں طاقت رکہتی یہہ کہ جواب دیں مجکو کچہہ نقل کی یہہ مسلم نی ف شرح کتاب
الجہاد میں بیان اسکا ہوچکا ہی **وعن** انیسۃ بنت زید بن ارقم عن ابیہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی زید یعودہ من
مرض کان بہ قال لیس علیک من مرضک باس ولکن کیف لک اذا عمرت بعدی فعمیت قال احتسب واصبر قال اذا
تدخل الجنۃ بغیر حساب قال فعمی بعد ما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رد اللہ علیہ بصرہ ثم مات اور روایت ہی
انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سی کہ روایت کرتی ہی اپنی باپ سی یہہ کہ آنحضرت تشریف لائی زید بن ارقم کی پاس اسحالت میں کہ عیادت کرتی تہی اونکی سبب بیماری کی کہ تہی
اونکو فرمایا حضرت نی نہیں تجہپر سبب بیماری تیری کی ڈر ولیکن کیسا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچہی میری پس اندہا ہوجاویگا تو کہا زید نی طلب ثواب
کی کرونگا میں اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نی تب داخل ہوگا تو بہشت میں بیحساب کہا یعنی شخص راوی نی خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکی پس اندہا ہوگیا زید بعد مرنی
پیغمبر خدا صلعم کی پہر پہیر دی اللہ تعالی نی زید پر بینائی اوسکی پہر مرگیا ف اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دعا کی اونکی لیی پہر بینائی اونکی کا اسلیی
کہ ہو مشقت اونکی صبر کی بہت اور اجر جو مرتب ہوگا اوسپر ہو بہت بڑا پہر حاصل ہوئی اونکو مدد اللہ کی بسبب صبر کی **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ بَعَثَ رَجُلًا فَکَذَبَ عَلَیْہِ فَدَعَا عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَیِّتًا وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُہٗ وَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہی اسامہ بیٹے زید کی سی کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ جھوٹ بولے اوپر میرے یعنی قصدًا وہ بات کہ نہیں کہی میں نے چاہیے کہ تیار کرے جگہہ اپنی آگ دوزخ سی اور یہہ یعنی سبب فرمانے اس حدیث کا یہہ ہی کہ آنحضرت نے بہیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کی پاس پس گیا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندہا اوسنے حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پاس حضرت کو خبر اوسکی پس بد دعا کی اوسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال میں کہ تحقیق پھٹ گیا تہا پیٹ اوسکا اور نہ قبول کیا اوسکو زمین نے ف ع اور یہہ نشان دوزخی کا ہی اور یہہ مؤید ہی قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصدًا کافر ہی ترجمہ نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَہٗ رَجُلٌ یَسْتَطْعِمُہٗ فَاَطْعَمَہٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِیْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ یَاْکُلُ مِنْہُ وَامْرَاَتُہٗ وَضَیْفُہُمَا حَتّٰی کَالَہٗ فَفَنِیَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَکِلْہُ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ وَلَقَامَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تہا حضرت سی پس دیا اوسکو آنحضرت نے آدہا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کہاتا اوس میں سے اور کہاتی جورو اوسکی اور اون دونوں کے مہمان اونکے یہاں تک کہ ماپا اوس شخص نے اوسکو کہ باقی رہا تہا کہانے سی پس تمام ہو گیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس یعنی واسطے صورت حال عرض کرنے کے فرمایا آنحضرت نے اگر نہ ماپتا تو اوسکو تو البتہ کہاتے رہتے تم یعنی تو اور جورو تیری اور مہمان تیرے اوس میں سی ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیے یعنی ہمیشہ نبی صلعم کی برکت سے نقل کیا مسلم نے

وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ عَلَی الْقَبْرِ یُوْصِی الْحَافِرَ یَقُوْلُ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْہِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَہٗ دَاعِیَ امْرَاَتِہٖ فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَہٗ فَجِیْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ یَدَہٗ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَاَکَلُوْا فَنَظَرْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلُوْکُ لُقْمَۃً فِیْ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَجِدُ لَحْمَ شَاۃٍ اُخِذَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ اَہْلِہَا فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَۃُ تَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَرْسَلْتُ اِلَی النَّقِیْعِ وَہُوَ مَوْضِعٌ یُبَاعُ فِیْہِ الْغَنَمُ لِیَشْتَرِیَ لِیْ شَاۃً فَلَمْ تُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰی جَارٍ لِّیْ قَدِ اشْتَرٰی شَاۃً اَنْ یُّرْسِلَ بِہَا اِلَیَّ بِثَمَنِہَا فَلَمْ یُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَی امْرَاَتِہٖ فَاَرْسَلَتْ اِلَیَّ بِہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمِیْ ہٰذَا الطَّعَامَ الْاَسْرٰی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہی عاصم بن کلیب سی کہ نقل کی اپنے باپ سی اوسنے نقل کی ایک شخص سی انصار میں سی کہ کہا نکلے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے نماز جنازہ کی پس دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلعم کو اس حال میں کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کی کہودنے والے کو وصیت کرتے تھے آنحضرت گورکن کو فرماتے تھے فراخ کر قبر کو میت کی پاؤں کی طرف سی اور فراخ کر اوسکی سر کی جانب سی پس جب پہرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کر سامنے آیا حضرت کی دعوت کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سی پس قبول کی حضرت نے دعوت اوسکی اور گئے اوسکی گہر میں ہم ساتھ آنحضرت کی تھے یعنی ہم بہی گئے اور طفیلی آنحضرت کی ہوئے یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کی کی تہی پس لایا گیا طعام پس رکہا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام میں کہانیکے لیے پہر رکہی قوم نے ہاتہہ اپنے پس کہایا قوم نے طعام ف ع ظاہر اس حدیث سی اعتراض وارد ہوتا ہی اون روایتونپر کہ بیان کی ہیں علمانے مذہب ہمارے کی کہ مکروہ ہی کہلانا طعام کا پہلے دن یعنی جسدن میت مرا ہی اور تیسرے دن یا بعد ہفتہ کی کما فی البزازیہ اور خلاصہ میں ذکر کیا گیا ہی کہ نہیں مباح ہی کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا زیلعی نے کہ نہیں مضائقہ ہی بیٹھنے کا مصیبت کے لیے تین دن تک بغیر مرتکب ہونے ممنوع چیزوں کی کہ وہ بچھانا بچھونیکا ہی اور کرنا کہانیکا اہل میت کی طرف سی اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا اہل میت کیطرف سی اور بیان کی علت یہہ بیان کی ہی کہ طعام شروع ہی سرور میں نہ شرور میں کہا ابن ہمام نے اور وہ ضیافت بدعت بد ہی روایت کیا امام احمد اور ابن ماجہ نے ساتہہ اسناد صحیح کی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا گنتے تہے ہم جمع ہونیکو اہل میت کے پاس

اور کہانا کرنی اونکی کو بناچار سی انتہی پس لائق ہی یہہ کہ مقید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتہہ نوع خاص کی کہ وہ ایسا جمع ہونا ہی کی موجب ہو میت کی گہروالونکی
حیا کرنی کا کہ ناچار ہو کر حیا کی کہلاوین اونکو جبرا تو حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اور پر ہونی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوی رضا اوسکی یا ہو
طعام مال میت سی پہلی تقسیم اوسکی کی یا طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سی اور مانند اونکی ور ایسی قسمونپر حمل کرنا چاہیی کیونکہ ان صورتونمین مکروہ ہوگا طعام میت اوسپر
حمل کیا جاوی قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیکہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی اون ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو واسطی سرور
کی اور اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی اور ایسی وصیت کرنی ساتہہ کرنی کہانیکی بعد موت کی تاکہ کہلاوین لوگونکو تین دن تک پس باطل ہی موجب صحیح تر
روایت کے اور بعضونے کہا جائز ہی یہہ نہائی مال مین سی اور یہہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سی کوئی یہہ نہ سمجہہ
لی کہ مطلق طعام میت کے اجازت اونہونے دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کریں تو یہا کی طعام مرسوم ان اقسام سی خارج نہین پاوینگی کہین ایک قسم
پائی جاتی ہی کہین کئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کہانا کہلانا وہ ہی کہ جو قاضی خان نی لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی پس ظاہرا حضرت
کو بطور ہدیہ کے اور آپکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی اکسات تو آپکی لیی کہلایا ہوا اور علاوہ اسکی بعضی فقہا لکہتی ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون اونکو
کہانا اوس طعام کا جائز ہی پس یہہ سب صاحب جو میت کو دفن کرکر پہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتی ہین اوس سی خود اونہونے اسکو مستثنی کرلیا
ہی پس حدیث میں اور نقل کی روایتونمین کچہہ تعارض نرہا واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس رکہا سامنی طرف آنحضرت کی کہ چبانی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو اپنی دہن
مبارک میں اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہوں مین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بے اجازت اور بے رضا مالک اوسکی کی پس بہیجا اوس عورت
نی کسیکو آنحضرت کی پاس درحالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مینی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریاں فـ ع
یہہ تفسیر مدرج ہی بعض روایت سی اور یہہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کے مدینہ سی نہ بقیع کی ساتہہ کے کہ مقبرہ ہی مدینہ کا وہاں
ہی ترجمہ تاکہ خرید کیجاوی میری لیی ایک بکری پس نپائی گئی بکری پس بہیجا مینی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خریدی تہی اوسنی ایک بکری کہ بہیجدی اوس بکری کو خرید کے
ہوئی کو ساتہہ مول اوسکی کی کہ جسقدر مول کو لی تہی پس نپایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مینی ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بہیجدی اوسنی طرف میری وہ بکری فـ ع پس ظاہر یہہ خریدنا
اوسکا درست نہوا اسلیکہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہہ قریب بیع فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکی کی اور بتقدیر
اوسمین شبہ قوی تہا ترجمہ فرمایا آنحضرت نی کہ کہلاوے یہہ طعام قیدیونکو فـ ع اسری جمع اسیر کی ہی یعنی بندیکی اور غالب یہہ ہی کہ وہ فقیر ہونگی اور کہلانیکی
کہ وہ کافر تہی اور یہہ اسلیی فرمایا کہ جب نپایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لیں اور بخشواوین اوس سی اور طعام بگڑ جاتا تہا اور اونکو کہلانا بہی ضرور تہا پس حکم
فرمایا اونکی کہلادینیکا انتہی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنی اوسکی کی اور واقع ہوا یہہ تصدق اوس عورت کیطرف سی ترجمہ نقل کی یہہ ابوداود نی
اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنْ حِزَامِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ حُبَیْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ اَخُ اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَکَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَی الْمَدِیْنَةِ هُوَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَمَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ
وَدَلِیْلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّیْثِیُّ مَرُّوْا عَلٰی خَیْمَتَیْ اُمِّ مَعْبَدٍ فَسَاَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِیَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ یُصِیْبُوْا عِنْدَهَا شَیْئًا مِنْ ذٰلِكَ
وَکَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِیْنَ مُسْنِتِیْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی شَاةٍ فِیْ کَسْرِ الْخَیْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ یَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِیَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَتَاْذَنِیْنَ لِیْ اَنْ اَحْلُبَهَا قَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ
اُمِّیْ اِنْ رَاَیْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِیَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّی اللّٰهَ تَعَالٰی وَدَعَا لَهَا
فِیْ شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَیْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِاِنَاءٍ یُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِیْهِ ثَجًّا حَتّٰی عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا

حَتّٰی رَوِیَتْ وَسَقٰی اَصْحَابَهٗ حَتّٰی رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِیْهِ ثَانِیًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَایَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ اونہون نے نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہشام سے اور اونہون نے نقل کی حزام کی دادی سے کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہے اور حبیش بہائی ہے ام معبد کا **ف** ح کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تہی کہ آنحضرت راہ ہجرت مین اوسکی خیمہ مین تشریف لائے اور وہ اسلام لائی اور تہی وہ قوی تکیہ لگاکر بیٹہتی خیمہ کی صحن مین اور کہانا پانی دیتی فقرا اور مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہے حبیش یہہ کہ آنحضرت جسوقت کہ حکم کیے گئے نکلنی کا مکہ سے نکلی ہجرت کرنیوالی مکہ سے طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبداللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تہا راہ بتانیکی لیے یہہ چارون تن راہ مدینہ مین چلی جاتی تہی گذری وے پر دو خیمون ام معبد کے کہ اوس جنگل مین رہتی تہی پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خریدین اوس سے پس نپایا اوسکی پاس کچہہ اسمین سے یعنی گوشت اور تمر ذکر کی گئی ہین شیے اور تہی لوگ بی زاد و بی توشہ قحط زدہ پس دیکہا آنحضرت نی طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کے ایک جانب مین تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا حال ہے اس بکری کا ای ام معبد کہا ام معبد نے کہ چہوڑ رکہا ہے اوسکو بلا لی نی تو ساتہہ جانے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپی کی ہمراہ بکریونکی جنگل مین چرنیکو نہین جاسکتی فرمایا حضرت نی کیا ہی اوسکی کچہہ دودہ کہا ام معبد نے کہ یہہ بکری بہت گرفتار مشقت درد دور تر ہی ہی وہ اوسکی دودہ یعنی بالکل اسمین دودہ نہین فرمایا آنحضرت نی کیا اذن دیتی ہی تو مجکو یہہ کہ دودہ دوہون اوسکا کہا ام معبد نے کہ باپ و ماں میری فدا آپکی ہون اگر دیکہتے ہین آپ اسمین دودہ تو دوہ لیجئے یعنی دودہ اسمین نہین کیا دوہین گے آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتہہ پہیرا اوسکی تہنو پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کیلیے بکری کی حق مین پس کہول دی بکری نے دونو پانو اپنی سامنے حضرت کی جیسیکہ عادت دودہ دیتی جانور کی ہی وقت دوہنیکے دونو پانو کہولدیتا ہی اور دودہ دیا اور جگالی کرنی لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا باسن جو سیراب کری ایک گروہ کو پہر دوہا بیچ اوس برتن کی دودہ خوب بہتا ہوا یہانتک کہ اوپر آگئی اوسکی جہاگ دودہ کی پہر پلایا اوسکو ام معبد کو تئین یہانتک سیراب ہوئی اور پلایا ساتہہ والون اپنی کو یہانتک سیراب ہوئی پہر پیا حضرت نی بعد سبکی یعنی بموجب حدیث ساقی القوم اٰخرہم شربا کی پہر دوہا اسمین دوسری بار بعد پہلی بار کی یہانتک کہ بہرا باسن پہر باقی چہوڑا دودہ ام معبد کے پاس یعنی تاکہ دکہاوی اپنی خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت کی آنحضرت نی ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین اور ابن عبدالبر نے استیعاب مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین اور حدیث مین قصہ طویل ہی **ف** ح اور وہ یہہ ہے کہ جب آنحضرت نی کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کا آیا اور گہر مین دودہ دیکہا کہا یہہ کیا ہی اور کہانسے آیا پس ذکر کین ام معبد نے صفتین اور شمایل آنحضرت کی خوب فصیح عبارت سے پس کہا ابو معبد نی کہ یہہ وہی صاحب قریش کا کہ سنی ہین مینی صفتین اوسکی مکہ مین قسم اللہ کی البتہ قصد کرتا ہون کہ پاؤن میں صحبت اوسکی اگر اوسکی راہ پاؤن اور آیا ہی جب آنحضرت ہجرت کرکر نکلے اور اہل مکہ نی نہ جانا کہ کہان اور کسطرف گئے تو ایک جن پہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کئی بیتین پڑہین لوگ آواز سنتی تہی اور کسیکو دیکہتی نتہی اور ہمین سے دو بیتین یہہ ہین **قطعہ** جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ہما نزلا بالہدی واہتدت بہ فقد فاز من امسی رفیق محمد

باب الکرامات

باب ہی بیچ بیان کرامتون کے **ف** ع کرامات جمع کرامت کی ہی اور وہ اسم اکرام و تکریم سے ہے اور کرامت کہتی ہین فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتہہ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کی اور اقرار کیا کرامت کا اہل سنت نی اور انکار کیا ہی اوسکا معتزلہ نی **ف** ح اہل حق اتفاق کہتی ہین اوپر جائز ہونی وقوع کرامت کے اولیا کی اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کے اور ہو مواظب اوپر کرنی طاعت کے اور ترک کرنی منہیات کی غیر منہمک ہو لذات و شہوات مین اور کامل ہو تقوی اور اتباع مین بحسب تفاوت مراتب اوسکے اور دلیل اوپر وقوع ہونی کرامت کے کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہے صحابہ اور اونکے بعد والونکی ہین یعنی تواتر معنوی اسطرح کا کہ قدر مشترک بیچ میان اوسکی ثابت ہے وقت انصاف اور ترک عناد کی مجال شبہ اور انکار کی نہین خصوصا بعضی اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کہ کرامت ایسی حد کثرت کو پہنچی ہیں کہ ان گنت ہین چنانچہ بعضی مشائخ اہل زمانہ اونکی کہتی تہی کہ مثل کرامتین انکی مانند رشتہ مروارید کی تہین کہ پی در پی صادر ہوتی تہین کبہی اونمین ظاہر ہوتین کبہی اوسی اور معتزلہ اور بعضی اتباع اونکی منکر ہوئے ہین کرامت کے اور بعضون نی کہا کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت ولی سے بالقصد واختیار بلکہ بے قصد واختیار ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جنس معجزہ سے نہیں ہوتی ہے مانند بڑھ جانے طعام قلیل کی اور جوش
مارنے پانی کی انگلیوں سے اور مانند اونکی اور حق یہہ ہے کہ جائز ہے واقع ہونا کرامت کا بالقصد واختیار اور بے قصد اور جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات
کرامت میں مع دلائل اور رفع شبہ مخالفون کی علم کلام کی کتابون میں مذکور ہے لا حاجۃ الی البیان بعد العیان **الفصل الاول** فصل پہلی **عن انس**
ان اسید بن حضیر وعباد بن بشر تحدثا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لھما حتی ذھب من اللیل ساعۃ فی لیلۃ
شدیدۃ الظلمۃ ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان وبید کل واحد منھما عصیۃ فاضاءت عصا
احدھما لھما حتی مشیا فی ضوءھا حتی اذا افترقت بھما الطریق اضاءت للآخر عصاہ فمشی کل واحد منھما فی ضوء عصاہ
حتی بلغ اھلہ رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونون صحابی جلیل القدر ہیں باتین کر رہے تھے نزدیک پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ کسی حاجت کی کہ تھی کہ ان دونون کی یہانتک کہ گئی باتون سے ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتین کرنے میں بیچ رات نہایت اندھیرے
کی پھر باہر کو نکلے وہ دونون آنحضرت کی پاس سے اس حال میں کہ پھرتے طرف گھر اپنے کی اور بیچ ہاتھ ہر ایک کی دونون میں سے لاٹھیان تھین پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی ان دونون
میں سے واسطے دونون کی یہانتک کہ چلے دونون بیچ روشنی اوس لاٹھی کی یہانتک کہ جب جدی ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہہ پہنچے کہ وہاں سے ہر ایک کی گھر کو راہ جدی
جاتی تھی روشن ہوئی دوسرے کی لیے بھی لاٹھی اوسکی پس چلا ہر ایک ان دونون میں سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کی یہانتک کہ پہنچا ہر ایک اپنی اہل میں نقل کی یہہ بخاری نے ف
ح اور روایت بخاری کی میں یون آیا ہے کہ جب باہر نکلے وہ دونون صحابی آنحضرت کی پاس سے اندھیری رات میں اس حال میں کہ اونکی ساتھ مانند دو چراغون کی تھی روشن
اور جب جدا ہوئی رہا ساتھ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا یہانتک کہ آیا ہر ایک اہل خانہ اپنے میں **وعن جابر** قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال
ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخواتک خیرا فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنتہ مع آخر فی قبر
رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجکو میرے باپ نے بعض رات میں پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنے تئین مگر مارا گیا بیچ اول
لوگون کی کہ مارے جاوینگے آنحضرت کے یارون میں سے اور تحقیق میں نہیں چھوڑتا پیچھے اپنے کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو میری نزدیک تجھسے سوائے ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہیں اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی اور تحقیق مجھپر ہے قرض یعنی بہت سا پس ادا کرنا یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری
اپنی بہنون کی حق میں کہ اونسے نیکی کرنا اور بہنیں اونکی نو تھیں پس صبح کی ہم نے پس ہوا وہ پہلا قتل کیا گیا اوس غزوہ میں اور دفن کیا میں نے اوسکو ساتھ ایک اور شخص کے ایک قبر میں نقل
کی یہہ بخاری نے ف ح ع بموجب حکم آنحضرت کے کہ حکم دیا تھا شہدائے احد کی حق میں کہ دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور وہ شخص دوسرے عمرو بن الجموع تھے یار والد جابر کی
اور بہنوئی اونکی اور اسمیں دلیل ہے اس پر کہ درصورت ضرورت کی جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر میں **وعن عبد الرحمن بن ابی بکر** قال ان اصحاب
الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عندہ طعام اثنین فلیذھب بثالث ومن کان
عندہ طعام اربع فلیذھب بخامس او سادس وان ابا بکر جاء بثلثۃ وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وان ابا بکر
تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امرأتہ ما حبسک عن اضیافک قال اوما عشیتیھم قالت ابوا حتی تجیء فغضب
وقال واللہ لا اطعمہ ابدا فحلفت المرأۃ ان لا تطعمہ وحلف الاضیاف ان لا یطعموہ قال ابو بکر کان ھذا من الشیطان
فدعا بالطعام فاکل واکلوا فجعلوا لا یرفعون لقمۃ الا ربت من اسفلھا اکثر منھا فقال لامرأتہ یا اخت

بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَذُكِرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ

اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی سی کہا تحقیق اصحاب صفہ تہی فقیر لوگ ف ح صفہ ایک جگہہ تہی پٹی ہوئی مسجد سی کہ وہان کتنی ایک فقرا اصحاب مین سی باش
رہتی تہی پس وہ اوسی کیطرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ مین آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اوسکی پاس اوترتا ورنہ اوترتا وہ صفہ مین اور اونکو اضیاف
المسلمین کہتی تہی گہر اور اہل وعیال اور مال ومنال کچہہ نرکہتی تہی اور تہی مشاہیر اونکی ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابو ہریرہ خباب بن ارت
حذیفہ بن الیمان ابو سعید خدری بشیر بن الخصاصیہ ابو موہیبہ مولی آنحضرت کی وغیرہم رضی ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نے فرمایا یعنی ایکدن کہ جس شخص کے پاس ہو طعام دو شخصونکا
یعنی اوسکی عیال مین سے پس چاہیی کہ لیجاوی تیسری شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ مین سے اور جسکی پاس ہو طعام چار شخصونکا پس چاہیی کہ لیجاوی پانچوین کو یعنی اگر نہ ہو اوسکی
پاس اسقدر کہ قوت ہو اوسمی زیادہ کا بلکہ اونہین کے قدر ہی لیجاوی چہٹی کو ف ع یعنی اگر ہو اوسکی پاس قوت چہہ کا پس لفظ او تنویع کی لیی ہی یا تخییر کی لیی اور احتمال
ہیہ ہے کہ ہو شک کی لیی یا معنی بل کی ہی واسطی مبالغہ کی درباب ضیافت کی بنا بر اسکی کہ مقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوی ہی ہیہ ہے کہ جسکی پاس طعام
چار کا ہو تو لیجاوی دو کو بلکہ روایت کیا ہی احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نی جابر سی بطریق مرفوع کی کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا
کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی چہہ کو اور طعام چہہ کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو ترجمہ اور تحقیق ابو بکر لائی تین شخصونکو اور لیگئی آنحضرت دس شخصونکو اور
ابو بکر صدیق نی کہایا طعام شب کا نزدیک آنحضرت کی پہر ٹہری ہی ابو بکر آنحضرت کی پاس یعنی بعد کہانیکی یہانتک کہ پڑہی گئی نماز عشا کی پہر پہرا ابو بکر طرف گہر کی آنحضرت کی پس
ٹہری ہی یہانتک کہ کہانا کہایا آنحضرت نی ف ع ح یعنی نہایا مہمانون سمیت اور یہہ تکرار واسطی شروع کرنی قصہ کی ہی سرنو سی اور یہہ ہی کہ اول جملہ
مین بیان ابو بکر کی کہانا کہانیکا ہی اور دوسری مین کہانا کہانا پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ مین اہل وعیال ابو بکر صدیق کی اور مہمان منتظر ہی ترجمہ پس آئی
ابو بکر صدیق گہر مین بعد گذرنی رات کی اوسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نی کہا حضرت ابو بکر سی اونکی بیوی نی کہ کس چیز نی باز رکہا تمکو تیری مہمانونسی یعنی کیون تاخیر کی تو نی
کہ مہمانون نی انتظار تیرا کیا کہا ابو بکر نی کیا نہیں طعام کہلایا تو نی مہمانونکو کہا حضرت ابو بکر کی بیوی نی کہ انکار کیا اونہون نے کہانیسی یہانتک کہ آو تم یعنی اور شریک ہو و
اونکی ساتہہ کہانیمین پس غصہ ہوئی ابو بکر یعنی اپنی اہل پر بجان اسکی کہ اونہون نے قصور کیا الحاح ومبالغہ مین اور کہا قسم ہی خدا کی نہ کہاونگا مین اس طعام کو ہرگز پس قسم
کہائی ابو بکر کی بیوی نی یہہ کہ نہ کہاوی گی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسیکہ ایک نسخہ مین ہی لفظ ابدا کا اور قسم کہائی مہمانون نے یہہ کہ نہین کہانیکی اوسکو یعنی اکیلی
یا مطلق کہا ابو بکر نی کہ ہی یہہ غصہ میرا اور قسم کہانی شیطان سی یعنی اوسکی اغوا سی پس اوسوقت غصہ سی رہائی اور استغفار کی پس منگایا ابو بکر نی طعام اور کہایا
اونہون نے اور اونکی اہل وعیال اور مہمانون نی ف ع اگر کوئی کہی حضرت ابو بکر نی خلاف قسم کی کیون کیا تو جواب اسکا یہہ ہی کہ اس سبب سی اونہون نی خلاف قسم کی
کیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ جو کوئی قسم کہاوی ایک امر پر اور دیکہی غیر اوسکا بہتر تو چاہیی کہ کری وہ امر اور کفارہ دی قسم کا ترجمہ پس ہو گئی حضرت ابو بکر اور اونکی مہمان
کہ نہ اوٹہاتی تہی لقمہ یعنی کہانی میں سی ہم نہونکی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی نیچی سی یعنی وہ جگہہ سی کہ لیا جاتا تہا نوالہ وہانسی زیادہ اوس نوالہ سی پس کہا ابو بکر نی اپنی
بیوی سی اے بہن بنی فراس کی کیا ہی یہہ امر عجیب یعنی بڑہنا طعام کا ف ع لفظ فراس ساتہہ زیر فے کی اور سین حطی کی نام ایک قبیلہ کا ہی حضرت ابو بکر
کی بیوی کا نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ مین کے تہین ترجمہ کہا ابو بکر کی بیوی نی قسم اپنی ٹہنڈک آنکہہ کی ف ح کہ مراد اوس سی ابو بکر صدیق ہین اور بعضی کہتی ہین کہ
آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکہنی محبوب کی سی ہی اسلیکہ یا تو قر سی ہی ساتہہ پیش قاف کی یعنی خنکی کی یا قرار سی ساتہہ زبر قاف کی یعنی قرار کی
اور آنکہہ دیکہنی محبوب کی سی خنک ہوتی ہی اور برقرار رکہتی ہین مانند مین نہین دیکہتی ترجمہ تحقیق یہہ پیالہ یعنی کہانا کہ پیالہ مین ہی اب سہ چند زیادہ ہی اوس سی کہ پہلی اسکی
تہا پس کہایا اسمی اونہون نی اور بہیجا ابو بکر نی اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کہایا اوس طعام مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ذکر

عن عائشۃ رض فصل دوسری الفصل الثانی باب المعجزات مین کنا نسمع تسبیح الطعام یہہ ہی اوسکی کہ ابتدا اوسکی حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کی گئی
قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِیُّ کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّہٗ لَا یَزَالُ یُرٰی عَلٰی قَبْرِہٖ نُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا جب مرے نجاشی تہی ہم آپسمین باتین
کرتی اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اونکی قبر پر نور نقل کی یہہ ابو داود نے ف ع ح یعنی حبشہ مین اور معنی یہہ ہین کہ یہہ امر مشہور تہا درمیان ہمارے اور
ذکر کیا جاتا تہا اوسکو دیکہنے والی تہی ہم مین سے نور قبر اونکی کا اور نہین متصور ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہہ قریب متواتر کی ہی اور نجاشی ساتہہ تخفیف جیم اور
جزم ہی کے خرمین بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نے مدینہ مین جنازہ سنا اونکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہ
ہی کہ مراد نور سے نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کی اور ہو سکتا ہی کہ عبارت ہو نورانیت اور تازگی سے کہ پاتی ہون اپنی لوگ نمین اونکی قبر کی زیارت سے
واللہ اعلم وَعَنْہَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِیَابِہٖ
کَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُہٗ وَعَلَیْہِ ثِیَابُہٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَی اللّٰہُ عَلَیْہِمُ النَّوْمَ حَتّٰی مَا مِنْہُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُہٗ فِیْ صَدْرِہٖ ثُمَّ کَلَّمَہُمْ مُکَلِّمٌ مِنْ
نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ لَا یَدْرُوْنَ مَنْ ہُوَ اغْسِلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثِیَابُہٗ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْہُ وَعَلَیْہِ قَمِیْصُہٗ یَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِیْصِ وَیُدَلِّکُوْنَہٗ
بِالْقَمِیْصِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہے اوس عائشہ سے کہا جب چاہا اصحاب نے یا اہل بیت نے غسل دینا نبی صلعم کا بعد وفات
کہا نہین جانتی ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑونسے یعنی اور ڈہانکدین ستر اونکا اور کپڑے جیسے کہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیے یا غسل دوین ہم اونکو ساتہ اوسکے کہ ہون
اونکی بدن مبارک پر کپڑے اونکی ف ح اور معنی یہہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نے برہنہ کرنا قیاس اوروں کی اور بعضون نے نہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے
ترجمہ پس جب اختلاف کیا اصحاب نے تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نے اون پر نیند یہانتک کہ نہ تہا اونمین سے کوئی شخص مگر کہ ٹہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سوگئی
تہی پہر کلام کیا اونسے کلام کرنیوالی نے یعنی حضرت کی گہر کی کونہ مین سے حالانکہ نہین جانتی تہی وہ کہ کون ہے یہہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو حالانکہ ہوں اوپر
کپڑے اونکی پس کہڑے ہوئے صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو حالانکہ اوپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدن کو ساتہہ کرتی کی ف ح اور نقل
کیا ہی وی سے کہ صواب یہی ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اوسمین اوسکو اتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اوتارا اور کفن کی نیچی نہی یا ضعیف
ہی صحیح نہین ہے دلیل پکڑنی ساتہہ اوسکی ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ مین وَعَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ اَنَّ سَفِیْنَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْطَأَ الْجَیْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ ہَارِبًا یَلْتَمِسُ الْجَیْشَ فَاِذَا ہُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ یَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ اَمْرِیْ کَیْتَ وَکَیْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَہٗ بَصْبَصَۃٌ حَتّٰی قَامَ اِلٰی جَنْبِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَہْوٰی اِلَیْہِ
ثُمَّ اَقْبَلَ یَمْشِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ حَتّٰی بَلَغَ الْجَیْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابن منکدر رض سے کہ سفینہ
غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا ف ح یہہ شک راوی ہی اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہی اور
یہہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس لقب کی یہہ ہے کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کے خدمت مین تہے اور بوجہہ اوٹہالی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اوپر ڈالدیتا اور وہ بوجہ اونکا
بوجہہ اوٹہائی جاتا تہا جب آنحضرت نے اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینہ یعنی تو کشتی ہی پس اسی لقب سے وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سے اصل نام اوسکا پوچہتا تو
کہتا کہ نام میرا وہی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے رکہا ترجمہ پس چلے بہاگ کر کافرونکی ہاتہہ سے حالانکہ ڈہونڈتے تہی لشکر کو پس ناگہان ملا وہ ایک بڑی شیر سے پس کہا اے
ابو الحارث کہ یہہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میرے سے ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ بہولنے یا قید مین پکڑے جانے اور بہاگ آنیکا شیر
سے کہا پس پیش آیا شیر واسطے اونکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف
اوسکی یعنی تاکہ دفع کرے اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا درحالیکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسے کہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

بہیجا سفید لشکر مین پہر پہر گیا شر نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وعن ابی الجوزاء قال قحط اھل المدینۃ قحطا شدیدا فشکوا الی
عائشۃ فقالت انظروا قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجعلوا منہ کوی الی السماء حتی لا یکون بینہ وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا
مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی الجوزاء سی کہ تابعی مشہور ہے اور نام اوسکا اوس بن
عبد اللہ ازدی ہی کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید مین پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کرین اور کچہہ تدبیر بتاوین پس کہا عائشہ نی دیکہو تم آنحضرت کے قبر کو پس
کرداو حضرت کی قبر شریف سی کئی روشندان طرف آسمان کی یہانتک کہ نہو درمیان حجرے کی اور درمیان آسمان کی چہت ف ح ع یعنی وہ ہاد و قبر
اور آسمان کی درمیان مین کے حجاب لفظ کوی ساتہہ زبر کاف کی اور پیش سی ہی یا ہی جمع کوہ کی ساتہہ زبر کاف اور پیش واو کی اور تخفیف واو کی بیچ وزن اور
جمع کی وزن گہر کا اور معنی یہہ ہین کہ کرد و مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجرے کی چہت مین کئی سوراخ اور کہا بعضون نی یہہ سبب کہولدینی قبر شریف کی یہہ تہا کہ آسمان نے
جب دیکہی قبر آنحضرت کی بہنی لگی نالی السبب یعنی آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نی فما بکت علیہم السماء والارض یہہ بیان حال کفار کی بیچ ہوتا ہی مراد اوسکا خلاف اوسکی
بہ نسبت ابرار کی یعنی اونکی لیے روتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ طلب شفاعت کی ہی قبر شریف سی اسلیکہ آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتی تہی امت شریف کی اور جب آنحضرت تشریف
پردہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہ رض نی کہ کہولی جاوی قبر شریف تا میہہ برسے گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت مین استسقا و استشفاع ہی بیچ اوس ذات
شریف سی اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہی اوسمین ترجمہ پس کیا لوگون نی جو کچہہ کہا تہا عائشہ رض نی پس برسائی گئی مینہہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہاس اور فربہ ہوئی اونٹ
یہانتک کہ پہول گئین کوکین اونکی چربی سی بسبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی یہہ دارمی نی ف ع ح یعنی سال ارزانی کا کہ باعث ہوا فتق کا اور
فتق کے معنی ہین پہولجانا اور بعضون نی کہا پہٹ جانا اور بعضون نی کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہا پایا بسبب کثرت چربی اور گوشت کے پہول گئین
کوکین اونکی یا پہٹ گئین یا پہیل گئین اور شفاعت ڈہونڈنا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہی عائشہ رض کی اور حقیقت مین معجزہ ہی حضرت کا اسلیے کہ
کرامتین سب اولیا کی معجزہ ہین پیغمبر کی وعن سعید بن عبد العزیز قال لما کان ایام الحرۃ لم یؤذن فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا ولم
یقم ولم یبرح سعید بن المسیب المسجد وکان لا یعرف وقت الصلوۃ الا بہمہمۃ یسمعہا من قبر النبی ﷺ اور روایت ہے سعید بن عبد العزیز کی تبع تابعین سی ہی نہایت ثقہ اور
صحیح روایت کرنیوالا حدیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا ف ح لفظ حرہ ساتہہ زبر حا مہملہ اور تشدید ری کی نام ہی ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوس مین
کالی پتہر بہت ہین اوسمین واقع ہوا یہہ واقعہ کہ یزید بن معویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کی حد سی زیادہ
ہی بیان مین نہین آسکتی اور اوسکی برائیون مین سی ایک برائی یہہ ہے ترجمہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین آسکتا
تہا نماز کی لیے اور مسجد سے باہر نہین نکلی سعید بن مسیب ف ع کہ کبار تابعین سے تہی بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کی تہی اونہون
نی اور وفات پائی سن ترانوین مین ترجمہ اور تہی سعید بن مسیب یعنی اوس وقت شدید مین کہ نہین پہچانتی تہی اوقات نماز کا مگر بسبب ایک آواز خفی کی کہ سنتی تہی اوسکو حجرہ
کی اندر سی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی یہہ دارمی نی وعن ابی خلدۃ قال قلت لابی العالیۃ سمع انس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خدمہ عشر سنین ودعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان لہ بستان یحمل فی کل سنۃ الفاکھۃ مرتین وکان فیہا ریحان
یجیء منہ ریح المسک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی خلدہ تابعی سی کہا کہا مینی ابی
العالیہ کی کہ کبار تابعین سے ہی کہ کیا سنی ہین انس نی حدیثین آنحضرت کی ف ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہی اوسکی لیی مراسیل ہین صحابہ سی با وجود یکہ
وہ بہی صحبت مین اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگون نی انکی حدیثین ترجمہ کہا ابو العالیہ نی کہ خدمت کی انس نی آنحضرت کی دس برس تک
اور عمر اونکی سو برس کی تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی ف ع یعنی اسطی برکت کی اونکی عمر مین اور مالمین

اور اولاد مین پس ایک سو تیس برس کی ونکی عمر ہوئی اور اولاد سو نفر تہہتر او نمین سی مرد اور ستائیس عورتین اور برکت اموال کی یہہ ہی ترجمہ اور تہا انس کیلیی باغ کہ لاتا میوہ ہر برس دو بار اور تہی وس حدیقہ یعنی باغ مین پہول کہ آتی تہی او نمین سی بو مشک کی ف ع حاصل جواب یہہ کہ جسکو ایسا رتبہ اور صحبت ہو حضرت سی اور زمانہ دراز تک انکی ملازمت اور خدمت مین ہو وہ کیونکر نسی گا اور نہ روایت کریگا حضرت سی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عُروَۃَ بنِ الزُّبَیرِ اَنَّ سَعِیدَ بنَ زَیدِ بنِ عَمرِو بنِ نُفَیلٍ خَاصَمَتہُ اَروَی بِنتُ اَوسٍ اِلٰی مَروَانَ بنِ الحَکَمِ وَادَّعَت اَنَّہٗ اَخَذَ شَیئًا مِن اَرضِھَا فَقَالَ سَعِیدٌ اَنَا کُنتُ اٰخُذُ مِن اَرضِھَا شَیئًا بَعدَ الَّذِی سَمِعتُ مِن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعتَ مِن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَن اَخَذَ شِبرًا مِنَ الاَرضِ ظُلمًا طُوِّقَہُ اللّٰہُ اِلٰی سَبعِ اَرَضِینَ فَقَالَ لَہٗ مَروَانُ لَا اَسئَلُکَ بَیِّنَۃً بَعدَ ھٰذَا فَقَالَ سَعِیدٌ اَللّٰھُمَّ اِن کَانَت کَاذِبَۃً فَاَعمِ بَصَرَھَا وَاقتُلھَا فِی اَرضِھَا قَالَ فَمَا مَاتَت حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرُھَا وَبَینَمَا ھِیَ تَمشِی فِی اَرضِھَا اِذ وَقَعَت فِی حُفرَۃٍ فَمَاتَت مُتَّفَقٌ عَلَیہِ وَفِی رِوَایَۃٍ لِمُسلِمٍ عَن مُحَمَّدِ بنِ زَیدِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ بِمَعنَاہُ وَاَنَّہٗ رَاٰھَا عَمیَاءَ تَلتَمِسُ الجُدُرَ تَقُولُ اَصَابَتنِی دَعوَۃُ سَعِیدٍ وَاَنَّھَا مَرَّت عَلٰی بِئرٍ فِی الدَّارِ الَّتِی خَاصَمَتہُ فِیھَا فَوَقَعَت فِیھَا فَکَانَت قَبرَھَا

روایت ہی عروہ بن زبیر بن العوام سی کہ کبار تابعین سی ہی اور زبیر والد اونکی عشرہ مبشرہ سی ہین یہہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جہگڑی او نسی اروی بیٹی اوس کی طرف مروان کی ف نفیل سا تہہ پیش نون کی اور زبر فا اور جزم ی کی اور سعید بن زید ہی عشرہ مبشرہ سی ہین بہنوئی حضرت عمر کی اور تہی وہ مستجاب الدعوات اور اروی سا تہہ زبر ہمزہ او جزم را کی اور زبر واو کی جامع الاصول مین کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ صحابیہ ہی یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہین کہ سعید بن زید سی جہگڑی اروی اور لیگئی انکو مروان کی پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معویہ کی طرف سی ترجمہ اور دعوی کیا اروی نی کہ سعید بن زید نی لیلی ہی یعنی لی ہی راہ ظلم کی کچہہ زمین اوسکی سی پس کہا سعید نی یعنی بطریق استبعاد و استغراب کی کہ بہلا مین لونگا زمین اوسکی سی کچہہ بعد اسکی کہ سنا مین پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کہ کیا سنا تونی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نی کہ سنا مین پیغمبر سی فرماتی جو شخص کہ لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سی راہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بہر زمین کو طوق اوسکا سات زمین تک پس کہا مروان نی کہ نہین طلب کرتا مین تجہسی گواہ یعنی دلیل بعد اسکی ف ع یعنی بعد لانی تیرکی اس حدیث کو اور معنی یہہ ہین کہ سچا جانتا ہون مین تجکو یا جانتا مین کہ تو غیر ظالم سی یا نہین شک کرتا مین بیچ نقل کرنی تیرکی حدیث کو او نہین محتاج ہوتی اور روایت کا اسلیی تو منزلہ دو راویون کی یا زیادہ کی ہی اور ذکر کیا کرمانی نی کہ سعید نی چہوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تہا اوس عورت نی اوسکا جیسکہ شاہد اس کی نقل عروہ کی ترجمہ پس کہا سعید نی خداوندا اگر ہی یہہ عورت جہوٹی تو اندہی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین مین ف ع کہ دعوی کرتی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی او جعل قبرہا دارہا یعنی کر قبر اسکی اسکی گہر مین ترجمہ کہا عروہ نی پس نہ مری وہ عورت یہان تک جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوسوقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس زمین اپنی مین ناگہان گر پڑی وہ بیچ ایک گہڑی گڑہی کی پس مر گئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سی معنی اس حدیث کی آئی ہین اور یہہ آیا ہی کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت کو اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتی مین دیوار کی سہاری پر چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہنچی مجکو بددعا سعید بن زید کی کہ میری بددعا ہونیکی لیی کی تہی اور تحقیق وہ گذری ہی ایک کنوئی کی یعنی گہری گڑہی پر کہ اوس گہر مین تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سی اوسکی مقدمہ مین پس گر پڑی وہ اوسمین پس ہوا وہ کنوا قبر اوسکی یعنی اوسکی لیی جیسی قبر بنائی گئی اوسمین گڑی ہی وعن ابنِ عُمَرَ رضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیشًا وَاَمَّرَ عَلَیھِم رَجُلًا یُدعٰی سَارِیَۃَ فَبَینَمَا عُمَرُ یَخطُبُ فَجَعَلَ یَصِیحُ یَا سَارِیَ الجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الجَیشِ فَقَالَ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ لَقِینَا عَدُوَّنَا فَھَزَمُونَا فَاِذَا بِصَائِحٍ یَصِیحُ یَا سَارِیَ الجَبَلَ فَاَسنَدنَا ظُھُورَنَا اِلَی الجَبَلِ فَھَزَمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَوَاہُ البَیہَقِیُّ فِی دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ عمرؓ نی بہیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کی اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تہا اوسکا ساریہ پس اوس وقت کہ عمرؓ خطبہ پڑہتی
تہی یعنی مسجد مدینہ مین منبر پر واکابر صحابہ و تابعین کے کہ اونمین حضرت عثمان و حضرت علی تہی پس شروع کیا چلانا اور کہتا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو اور پناہ پکڑ
ساتہہ اوسکی یعنی کر پہاڑ کو اپنی پیٹہ کی پیچہی پس تعجب کیا لوگون نی پس آیا قاصد لشکر سی اور کہا ای امیر المومنین ملی ہمسی دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئی
وہ ہم پر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان ایک چلانیوالا چلاتا تہا اور کہتا تہا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو پس لگائین ہمنی پیٹہین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی
اونکو خدا تعالی نی فـ ع اسمین کئی کرامتین ہوئین حضرت عمرؓ کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سی دوسرے پہنچنا اونکی آواز کا اور سنا ہر ایک کا اونمین سے
اوسکو اور تیسرے فتح یاب ہونا اونکا اونکی برکت سی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ
فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا
عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ
يَزُفُّوْنَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نبیہ بیٹی وہب کی سی فـ ح لفظ نبیہ ساتہہ پیش نون اور زبر با اور جزم ی کی پہرہ ہی پہرت
مولف نی اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخون مین بہی اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابون مین اور ایک مشکوۃ کی نسخہ مین نبیہ بدون ت کی ہی اور
یہی صحیح ہی اور بعضون نے کہا یعنی یہی ثواب ہی پس نبیہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین پایا اونہون نی زمانہ آنحضرتؐ کا لیکن دیکہا نہین
آپ کو اور مسلمان ہوئی حضرت عمرؓ کی زمانہ مین داخل ہوئی حضرت عائشہؓ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نی پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپ کی یا قصیہ آپکے
وفات کا پس کہا کعب نی یعنی اگلی کتابون سی دیکہہ یا سنکر اگلی لوگون سی یا از راہ کشف کی اور یہی مناسب ہی اسطرح اسکی کہ ہو کرامت اون کی کہ نہین کوئی دن کہ
ظاہر ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتی ہین ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ گہیر لیتی ہین آنحضرتؐ کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو اپنی یعنی اوڑہنکی لیی گرد قبر کی پہاؤ پر اوسکی
تلاش برکت اور قرب اور نور اوسکی کی اور درود بہیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑہ جاتی ہین آسمان پر اور اوترتی ہین آسمان
سی مانند اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتی پس کرتی ہین وہ بہی مانند اوس چیز کی کہ کرتی ہین فرشتی روز کی گہیر لیتی ہین قبر کو اور بازو مارتی ہین اور درود بہیجتی
ہین آپ پر یہانتک کہ جب پہٹیگی آنحضرتؐ سی زمین یعنی وقت پہونچنی دوسری نفخہ کی اوٹہینگی آپ قبر شریف سی نکلینگی بیچ ستر ہزار فرشتون کی ساتہہ لیجاوینگی
فرشتی محبوب کو طرف حبیب کی یعنی آنحضرتؐ کو طرف اللہ تعالی کی نقل کی یہہ دارمی نی **باب** فـ ح اکثر نسخون مین اسیطرح ہی باب مطلق بے ترجمہ کی
اور بعضی نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہہ اولی اور اظہر ہی اسلیے عادت مولف کی یہہ ہی کہ لکہتا ہی مطلق باب واسطی ذکر کرنی لواحق اور متممات پہلی
باب کی اور یہان ایسا نہین ہے بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو متعلق ہی آنحضرتؐ کی وفات کی پس مناسب ہی ترجمہ کرنا ساتہہ اوسکی اور یہہ بہی ہی کہ بعد اس باب کی ایک
باب لایا ہی بی ترجمہ کی متعلق ساتہہ وفات کی پس ظاہر یہہ ہے کہ یہہ باب مترجم ہو ساتہہ وفات نبی صلعم کی اور باب آیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور متممات اوسکی
جانا چاہیے کہ ابتدا آنحضرتؐ صلعم کی مرض کی یہہ تہی کہ حادث ہوا درد سر آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوسمین سی باقی رہی تہین اور بعضون نی کہا
کہ ابتداء مرض اول ربیع الاول مین تہی اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین کہا کہ ابتداء مرض صفر کی مہینی مین تہی کہ دس راتین اوسکی باقی رہین تہین اور وفات
آپکی بارہوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نی کہ ایک شخص ثقات مین سی ہی جزم کیا ہی اسکا کہ ابتداء مرض ہفتہ کی دن تہی بائیسوین صفر کو اور وفات پیر کے
دن دوسری ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علماء نی اس سبب سی کہ وفات فاطمہ زہراؓ کی تیسری رمضان مین ہی بعد اتفاق کرنی
ہین علماء اسپر کہ وفات اونکی چہ مہینی بعد آنحضرتؐ کی ہوئی ہی پس شدت سی ہوا درد سر اور تب کہ حضرت ایک کروٹ سی دوسری کروٹ بدلتی تہی بستر پر اور

فرمائی تہی کہ نہین ہی کوئی کہ سخت تمہو بیماری اوسکی جیسی کہ گروہ انبیاء ہین اور بلاشبہ ثواب بہی زیادہ ہی بیماری لیی پس بیمار رہی آنحضرت بارہ دن یا اٹہارہ دن
بنا بر اختلاف کی بیچ زمانہ ابتداء مرض کی ہی اور ادا کئی آنحضرت نی اپنی بیماری مین چالیس دن اور نماز ادا کرتی تہی اصحاب کی ساتہہ تہہ مرض مین سوائی تین روز
کی اور بعضون نی کہا سترہ نمازین نہین پڑہائین ابوبکر رض کو فرمایا کہ لوگونکو نماز پڑہا اور نکلی آنحضرت ایک روز طرف مسجد کی اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ
مسلمانونکی تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدا تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہی تم پر پس میری طرف سی تمکو یہہ نصیحت ہے کہ تقوی کرنا اور
نگاہ رکہنا طاعت اوسکی اسلئی مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کتنی ہی روایتون مین آیا ہی کہ امام ابوبکر رض تہی ابن عباس سے منقول ہی
کہ کبہی نماز نہین پڑہی آنحضرت نی پیچہی کسیکی اپنی امت مین سی سوائی ابوبکر کی اور سوائی عبدالرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچہی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزون مین سے
کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہہ تہا کہ بہت ہوا درد اور نکا روز پنجشنبہ کی پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو
کہ لا شانہ بکری کا یعنی ہڈی اوسکی شانی کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیئی ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین اور لاوین فرمایا حاجت نہین ہے خدا اور
مومن نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی عباس رض نی کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبدالمطلب
کی بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اوٹہین پیغمبر خدا اس درد سی جا اور طلب کر اونسی یہہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نی کہا ایا جانتا ہی تو کہ اگر
طلب کرون مین اور نہ دیوین حضرت پہر بہی نہ دینگے لوگ مجکو یعنی ہرگز نہین دینگی مین ہرگز نہین طلب کرتا اور یہہ بہی واقع ہوا حضرت کی مرض مین کہ آنحضرت کی پاس سات
دینار تہی پس خیرات کیئی وہ تاکچہہ باقی نہ چہوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین حمایت نماز اور احسان کرنیکی تہی غلام اور لونڈیونپر اور سیر حیات الحیوان مین
واقدی سی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسماء عمیس کی بیٹی نی ہاتہہ اپنا درمیان دو نومونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی
رسول خدا صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپ کی مونڈہون سی اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکہا مینی ہاتہہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس روز کہ وفات پائی
پس گذری جمعی کئی کہ طعام کہاتی تہی مین اور ہاتہہ دہوتی تہی اور نہین جاتی تہی میرے ہاتہہ سی بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت
علی رض سی کیونکر آپ کا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپ کی پلکون مین پس اوٹہالیا مینی اپنی زبان سی اوسکو اور پی گیا مین پس
جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سی اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون مین سحولی مین کہ نہین تہا اوسمین قمیص اور عمامہ اور مختلف ہوئی ہین وی تین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نہتہا اوسمین قمیص اور عمامہ بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ
تین کپڑی تہی سوائی قمیص کی اور عمامہ کی کہ مجموع پانچ ہوئی اور کہا ہی علماء نی کہ صحیح یہہ ہے کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین
نہتہا نووی نی کہا کہ جمہور علماء اسیپر ہین اسی سبب سی کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہی اور شافعی کی نزدیک جائز غیر مستحب ہے مردونکی لیئی اور عورتون کی لیئی ہو کہ
تر ہی کہ پانچ چاہیئین اور حنفیہ کی نزدیک کفن کی تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابونمین ہے اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کی کسینی جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر اپکی نیچی بچہادی تہی
اور کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلئی علماء اتفاق کہتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا
چادر وغیرہ کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کرنیکی لیئی اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان
اونٹ کی اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے چارون امامون وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت
کی پیر کی دن اور دفن کیئی گئی بدہ کی شب مین اور بعضون نی کہا منگل کیدن بعد ڈہلنی آفتاب کی اور اول صحیح تر ہی اور باقی احوال سالہ ماثبت بالسنۃ مین
لکہا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عن البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب

ابن عُمَیرٍ وَابنُ اُمِّ مَکتُومٍ فَجَعَلَا یُقرِاٰنِنَا القُراٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ فِی عِشرِینَ مِن اَصحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیتُ اَھلَ المَدِینَۃِ فَرِحُوا بِشَیءٍ فَرَحَھُم بِہٖ حَتّٰی رَاَیتُ الوَلَائِدَ وَالصِّبیَانَ یَقُولُونَ ھٰذَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَد جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰی قَرَاْتُ سَبِّحِ اسمَ رَبِّکَ الاَعلٰی فِی سُوَرٍ مِثلِھَا مِنَ المُفَصَّلِ رَوَاہُ البُخَارِیُّ

روایت ہی براء بن عازب سی کہ مشاہیر انصار مین کہا اول وہ شخص کہ آئی ہمپر یعنی انصار پر آنحضرت کی اصحاب مین سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تہی

ف اور روایت مین آیا ہی آنحضرت نے انصار کی التماس سے بعضی اپنی اصحاب بر سم اہلی مدینہ کو بہیجا بعضی مصلحتونکی لیی اور تاکہ سکہاوین قرآن شریف اور احکام دین پس سب سے پہلی ان دونون صحابیون جلیل القدر کو بہیجا ت پس شروع کیا اونہون نے پڑہانا تہی ہمکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پہر آئی عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصونکی آنحضرت کی صحابیون مین سے بعد ان کی رونق افزا ہوئی آنحضرت یعنی ساتہہ ابو بکر صدیق کی پر نہین دیکہا مینی اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہون ساتہہ کسی چیز کی یعنی دنیا مین مانند خوش ہونی اونکی کی بسبب آنی آنحضرت کی مدینہ مین یہانتک کہ دیکہا مینی لڑکیون اور لڑکون کو کہتی یعنی بکمال خوشی کہ یہہ رسول خدا کی ہین تحقیق آئی پس نہین آئی یہانتک کہ سیکہی مینی سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہہ سورۃ آنحضرت کی آنی سی پہلی سیکہہ لی تہی مینی بیچ جملہ اور سورتون کی یا ساتہہ اور سورتون کی کہ مانند اسکی ہین یعنی مقدار مین مفصل سی یعنی اوساط مفصل سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ مین اور اشکال اسپر یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوتری ہی زکوۃ فطر مین اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے برس مین ہجرت کی پس احتمال ہی کہ یہہ سورۃ مکی سوا ان دونون آیتون کی کہ یہہ مدنی ہون اور صحیح تر یہہ ہی کہ یہہ ساری سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نے کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سی زکوۃ فطر اور نماز عید ہی پس نہین ہی آیۃ مین مگر رغبت دلانی زکوۃ وصلوۃ مین بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نے بعد اوسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم

وعن اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی المِنبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَینَ اَن یُّؤتِیَہٗ مِن زَھرَۃِ الدُّنیَا مَا شَاءَ وَبَینَ مَا عِندَہٗ فَاختَارَ مَا عِندَہٗ فَبَکٰی اَبُو بَکرٍ قَالَ فَدَینٰکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَعَجِبنَا لَہٗ فَقَالَ النَّاسُ اُنظُرُوا اِلٰی ھٰذَا الشَّیخِ یُخبِرُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَن عَبدٍ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَینَ اَن یُّؤتِیَہٗ مِن زَھرَۃِ الدُّنیَا وَبَینَ مَا عِندَہٗ وَھُوَ یَقُولُ فَدَینٰکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَکَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ھُوَ المُخَیَّرُ وَکَانَ اَبُو بَکرٍ اَعلَمَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیہِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی منبر پر یعنی مرض الموت مین جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تہا یہہ پانچ رات پہلی وفات سی پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دی اوسکو ناز و نعمت دنیا سی مقدار اوس چیز کی کہ چاہی اللہ تعالی یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس نی اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت اسلیی کہ وہ خیر اور پایندہ تر ہی پس روئی ابو بکر ف ع یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کی پہچان لیا اونہون نی مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سی بقرینہ مرض کی یا اسلیی کہ اختیار کرنا اوس چیز کا کہ اللہ کی پاس ہی اور ترک کرنا ناز و نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقامات مرابت اولیا سی ہی اور وہ جانتی تہی کہ یہہ دنیا کی نعمتین مناسب نہین ہین مقام سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی ذہن نی طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہی ت کہا ابو بکر نی یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہون ہم تیری ساتہہ ماں باپ اپنی کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا کہا راوی نی پس تعجب کیا ہمنی واسطی ابی بکر کی ف ع کہ کیون قربان کرتی ہین حالانکہ یہان کوئی باعث نہین ہی کہ مقتضی ہو اسکا اور نہین تہا یہہ مگر بسبب سمجہنی اونکی کی اوس چیز کو کہ سمجہی ابو بکر اشارہ سی ت پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی بعضونکی دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود بڑہاپی کی کہ مقتضی ہی اونکی وقار اور زیادتی عقل و فہم کا خبر دیتی ہین رسول خدا

صلعم حال ایک بندی غیر معین کے سی کا اختیار دیا اوسکو اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دیوی اوسکو ناز و نعمت دنیا سی اور درمیان اسکے کہ جو نزدیک اوسکے ہو اوسکی اختیار کیا ... وہ بوڑہا کہتا ہی کہ قربان ہون ہم تیری سا تہہ باپون او ماؤن کی پس تہی آنحضرت وہی اختیار دیلی گئی فـ ع یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر مین کہ آنحضرت ہی تہی بندی اختیار دیلی گئی تہی یعنی آنحضرت نی بندی سی اپنی ذات شریف مراد رکہی تہی ترجمہ اور تہی ابوبکر دانا تر ہم مین کہ سمجہہ گئی اول ہی کہ بندی مخیر آنحضرت ہین وعن

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانَ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ

بن عامر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نی اوپر شہیدون احد کی بعد آٹھہ برس کی فـ ع یعنی وقت دفن اونکی سی پس کہا بعضون نی کہ پڑہی حضرت نی اونپر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی ہی یا اون شہدا کی خصوصیت نہی اور کہا شافعی نی کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی انتہی اور حضرت شیخ رح نی یون لکہا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہہ موید ہی حنفیہ کی کہ قایل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کی نزدیک کہ وہ قایل نہین ہین اوسکی مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندون اور مردون کی فـ ع کہا مظہر نی یعنی استغفار کی اونکی لیی مانند رخصت کرنیکی واسطی زندون اور مردون کی ہی پر رخصت کرنا زندون کی لیی بسبب رحلت کرنی آنحضرت کی تہا دنیا سی اور مردونکی لیی بسبب انقطاع دعا و استغفار آنحضرت کی اونسی اور یہہ آنحضرت کے آخر زمانہ حیات مین تہا ترجمہ پہر چڑہی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگی تمہاری فرط ہون فـ ع فرط سا تہہ زبر فا و را کی وہ کہ آگی جاتا ہی قافلہ مین سی منزل پر واسطی درست و مہیا کرنی ڈول و رسی اور پاک کرنی کنوین وغیرہ کی اور سامان تیار کرنی منزل کی کہ جسکو میر منزل کہتی ہین اور یہان مراد آگی جانا آنحضرت کا ہی دار آخرت مین واسطی کارسازی امت و مہیا کرنی اسباب نجات و شفاعت امت کے حاصل یہہ کہ مین شفاعت کرنیوالا تمہارا ہون آگی تمہاری جا کر مستعد شفاعت کا رہونگا ترجمہ اور مین تمپر شہید ہون یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیی کہ عرض کیی جاوینگی مجہپر اعمال تمہاری یا مین شاہد یعنی گواہ ہون گواہی دونگا اوپر فرمانبرداری و قبول کرنی دعوت اسلام تمہاریکی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت حاصل کا وعدہ کیا ہے تمسی محشر مین حوض کوثر ہی فـ ع یعنی وہان جا کر تمیز ہو جائیگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سی پس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیی ترجمہ اور تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون یعنی اسطرف حوض کی اسحال میں کہ مین اسجگہہ اپنی مین ہون فـ ع یعنی منبر پر اور یہہ ظاہر ہی معنی پر ہی گویا حضرت کے لیی پردہ اوٹہہ گیا اور دکہا دیا گیا حوض کو تر اوسحالت مین ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیی خزانی زمین کی تسبب فتح ہونی شہرون مین کی اور ایمان لانی لوگون اسکی کی اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تمپر یعنی تم سب پر شرک و کافر ہونی تمہارا سی پیچہی میری یعنی اسلیی کہ یہہ واقع ہوا بعض سی ولیکن ڈرتا ہون تمپر دنیا سی کہ رغبت کروگی اوسمین فـ ع مانند رغبت کرنیکی شی نفیس مین اور میل کروگی اوسمین بہت اسلیی کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین مناسب نہی بلکہ رغبت کرنی خاص اموال باقیہ ہی مین چاہیی اور اسی لیی فرمایا اللہ تعالی نی و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزون مین بس چاہیی کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالی یعنی کامل ہو من ترجمہ اور زیادہ کیا بعض راویون نی مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو ملک و مال کی لیی پہر ہلاک ہو جاوگی جیسی ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تمسی قتل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فـ ع کہا نووی نی کہ اسمین کئی معجزی ہین آنحضرت کی اسلیی کہ اسمین خبر دی حضرت نی یہہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانون کی سو واقع ہوا یہہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نی اس سی اور وہ رغبت کرینگی دنیا مین پس یہہ بہی واقع ہوا وعن عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

وبین سحری ونحری وان اللہ جمع بین ریقی وریقہ عند موتہ دخل علی عبد الرحمن بن ابی بکر وبیدہ سواک وانا مسندۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ ینظر الیہ وعرفت انہ یحب السواک فقلت آخذہ لک فاشار برأسہ ان نعم فتناولتہ
فاشتد علیہ وقلت الینہ لک فاشار برأسہ ان نعم فلینتہ فامرہ وبین یدیہ رکوۃ فیہا ماء فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح
بہما وجہہ ویقول لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات ثم نصب یدہ فجعل یقول فی الرفیق الاعلی حتی
قبض ومالت یدہ رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہا انہون نی خدا کی نعمتون سی ہی یہہ کہ مخصوص کیا مجکو ساتہ اونکی یہہ ہی کہ آنحضرت وفات کیی گئی میرے
گہر مین اور بیچ دور نوبت میری کی ف ح یعنی باوجود اسکی کہ آنحضرت مدت مرض مین وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گہر مین تہی یہہ بات بہی ہوئی کہ روز وفات
کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی اونکی وفات اونکی نوبت ہی کی دن ہوئی اور جامع الاصول مین لکہا ہے ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت
کو عائشہ کی گہر مین پہر شدت سی ہوا اس حال مین کہ آپ میمونہ رض کی گہر مین تہی پہر اذن چاہا اپنی بیبیوں سی کہ بیمار داری اونکی عائشہ کی گہر مین کیجاوی پس اذن دیا گیا حضرت کو اور
مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینی مین بعضون نی کہا دوسری تاریخ اور بعضون نے کہا بارہون
تاریخ اور اکثر روایتون سی یہی ثابت ہوتا ہی ترجمہ اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی ف ع یعنی حضرت کی وفات ہوئی اس حال مین کہ
آپ تکیہ کیی ہوئی تہی اونکی سینہ اور گردن سی اور یہہ دلالت کرتا ہی اونکی کمال قرب و قربت پر اور ایک روایت مین ہی بین حاقنتی و ذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلی
اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہی اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نی روایت کی ہی طرق کثیرہ سی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی رض کی گود مین اسلئے کہ تمام طریق اون
روایتون کی خالی ایک طرح کی خرابی سی نہین ہین اور بر تقدیر صحت اونکی تطبیق یون دیجاوی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی ترجمہ
اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سی مجہہ پر یہہ ہے کہ خدا تعالی نی جمع کیا درمیان تہوک میری کی اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی کی ف ح یہہ شیشہ نعمت اوس وقت
موت کی بہت بڑی نعمت ہی کہ وقت انتہا برکتون کا ہی بیان واقع کرتی ہین کہ یہہ نعمت اوس وقت میسر ہوئی بعد ازان بیان کرتی ہین سبب ہاتہ آجانی اوس نعمت کا
ترجمہ کہ داخل ہوئی میری پاس عبد الرحمن بن ابی بکر کہ بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہہ مین سواک تہی اور مین تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تہی یعنی حضرت سر سینی سی لگے
بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا مینی آنحضرت کو کہ دیکہتی ہین طرف عبد الرحمن کی طرف سواک کی حال آنکہ مین جانتی تہی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتی ہین سواک کو یعنی مطلق
یا وقت تغیر دہن کے پس کہا مینی کیا لون مین سواک آپ کی لیی پس اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی سر مبارک سی کہ ہان لی پس لے مینی سواک عبد الرحمن سی اور دی حضرت کو اور کی آپنی سواک پس دشوار
ہوئی حضرت پر یعنی بسبب اسکی کہ وہ سخت تہی اور کہا مینی کہ نرم کر دون مین سواک کو آپکی لیی پس اشارہ کیا آپ نی سر سی کہ ہان پس نرم کر دی مینی سواک پس پہیری حضرت نی سواک
دانتوں پر ف ع یعنی پس جمع ہوئی دونون تہوک میری حلق مین اور اسیطرح آنحضرت کی حلق مین وقت وفات اونکی اور اسمین اشارہ ہی طرف راضی ہونی آنحضرت کے عائشہ سے دم
مرگ تک ترجمہ آنحضرت کے روبرو ایک پیالہ تہا کہ اوسمین پانی تہا پس شروع کیا حضرت نے کہ داخل کرتی تہی دونون ہاتہ اپنی پانی مین اور پہیرتی اونکو اپنی چہرہ مبارک پر ف ع اس سے معلوم
ہوا کہ نہایت حرارت تہی مزاج مبارک پر اس سی فی الجملہ تسکین ہو جاتی تہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کی بہی اور یہہ اس سی نکلا کہ یہی فعل ہر مریض اور اگر وہ نہ کر سکی تو کوئی
اور کری اسلیے کہ اس سی ایک طرح کی تخفیف ہوتی ہی پس مین بندہ پانی وغیرہ ٹپکانا یا پانی کی حلق مین بلکہ واجب ہے ٹپکانا پانی وغیرہ کا جسکہ حاجت ہو اوسکی ترجمہ اور کہتی تہی لا الہ الا اللہ تحقیق واسطی موت
کی سختیان ہین ف ع سکرات بہ تہ زبر و کے جمع سکرہ کی ہی یعنی سختیان اور بڑی بڑی مشقتین قسم حرارتوں اور تلخیوں طبیعتوں کی سی کہ بنیا اور بار بار تکلیفات کی لیی ہی اتی ہین پناہ مانگو واسطی
ان حالتوں کی اور طلب کرو اللہ تعالی سی آسانی اوسکی اور واسطی اوسکی ہوا کے اور شمائل ترمذی مین عائشہ رض سی روایت ہی کہ دیکہا مینی آنحضرت کو وقت نزع کی اس حال مین کہ اونکی پاس پیالہ پانی کا تہا اور وہ اوسمین ہاتہ ڈالتی تہی
اور پہر پہیرتی تہی منہ پر پہر کہتی تہی اللہم اعنی علی منکرات الموت او قال علی سکرات الموت ترجمہ پہر اوٹہایا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی بطریق دعا کی یا بطور اشارہ
کرنیکی طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتی تہی یعنی مکرر شامل کر مجکو رفیق اعلی مین یہان تک کہ قبض روح کی گئی حضرت کے اور جہک گیا اور نیچے گر پڑی دست مبارک حضرت کی نقل کی یہہ بخاری نی

ف ع ح یعنی دائیں طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف اور مراد رفیق اعلی سے انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلی علیین میں جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہے ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد ملاء اعلی اور عالم ملکوت یعنی فرشتے وغیرہ آسمانوں کے رہنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلی سے حضرت رب العزت ہیں اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالی مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو پھر رہنے کے دنیا میں اور آنیکے یہاں فرمایا آنحضرت نے اخترت الرفیق الاعلی واللہ اعلم **وعنہا** قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلعم سے فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کے مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کے **ف** ع یعنی اوسکو اختیار دیتے ہیں کہ چاہے دنیا میں رہے ایک اور مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبی کی طرف اور اسمیں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہے پیچھے کو کہ اسکی پاس ہے اسلیے کہ وہ بہتر اور پائندہ تر ہے **ترجمہ** اور تھے آنحضرت بیچ اوس بیماری کی کہ وفات کئی گئی پکڑا حضرت کو سختی آواز نے یعنی مرتے وقت جو بلغم یا سانس آکر حلق میں اٹک جاتا ہے اور اوس سے آواز بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہیں شامل کر مجکو ساتھ اون لوگوں کی کہ انعام کیا تو نے اونپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین **ف** ع اور بعد اسکی یہہ ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہیں وہ رفیق حاصل یہہ کہ رفیق اعلی کی ساتھ مجکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بھی حاصل ہو جاتی ہے اس روایت میں اور پہلی روایت میں **ترجمہ** پس سمجھی میں اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دیے گئے ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ح یعنی درمیان باقی رہنے کی دنیا میں اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبی کی اور یہہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہے اختیار کیا دنیا سے چلے جانیکو

وعن انس قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ شدت سے بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کرتی تھی اونکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رض نے وای ہے کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہے آگے پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیرے باپ پر محنت و شدت بعد آج کے دن کی **ف** ع یعنی یہہ کرب بسبب شدت دکھ بیماری کی ہے اور بعد آج کے دن کی نہیں ہونیکا یہہ اسلیے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کی ہوتا ہے بعد آج کی کے منقطع ہو جاتے ہیں یہہ علائق صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں تو کرب ہے ہی نہیں **ترجمہ** پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ رض نے اے باپ میرے اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنے حضور میں اے باپ میرے اے وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہہ اوسکی ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کی پہنچاتے ہیں ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیے گئے حضرت کہا فاطمہ رض نے اے انس پس گوارا ہوا تمہارے نفسوں پر اے صحابہ یہہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ع یہہ اشعار بھی نسبت کیے جاتے ہیں طرف فاطمہ رض کی کہ حضرت کی ماتم میں کہے ہیں اشعار

مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ ٭ اَنْ لَّا يَشَمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا ٭ صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا ٭ صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن انس** قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَاَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَاَيْتُ يَوْمًا كَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ
شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا
روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ رونق افزا ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ نیزوں اپنی کے یعنی حسب عادت
اپنی کے جیسے یہاں پٹے بازی کرتے ہیں از راہ خوش ہونیکے بسبب تشریف لانے آنحضرت کے نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور دارمی کی روایت میں یون آیا ہے کہ کہا انس نے کہ
نہیں دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوبتر یعنی خاطر میں اور نہ روشن تر یعنی ظاہر میں اوس دن سے کہ آئے ہمارے پاس اوس دن یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی
کا دن تہا وہ اسلیے کہ وہ تہا دن وصال کا مشتاقین جمال کے لیے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنیوالا ہو یعنی دل میں اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھہ میں
اوس دن سے کہ وفات پائی اوس میں رسول خدا صلعم نے یعنی اسلیے کہ وہ دن فراق کا تہا عشاق کا اور ترمذی کی روایت میں یون آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ
داخل ہوئے اوس میں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوس میں آنحضرت نے تاریک ہوئی مدینہ
میں سے ہر چیز اور نہیں جہاڑے تہے ہم نے ہاتھہ اپنے خاک سے اس حال میں کہ تحقیق ہم آنحضرت کے دفن کرنے میں مشغول تہے یہانتک کہ ناآشنا جانا ہم نے اپنے دلونکو **ف ع** یعنی
متغیر ہوگئی حال ہمارے بسبب وفات رسول خدا صلعم کے پس بسبب ظہور انواع ظلمات کے ہم نے نہیں پائی ہم نے دل اپنے اوس حالت پر کہ تہے یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل
تہی مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سے اور اوترنے وحی کی سے اوس میں بڑا ہی فرق پڑگیا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي
يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ اُدْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی
اختلاف کیا اصحاب نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کی **ف ع** یعنی دفن کی جگہہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضون نے کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور
اور بعضون نے کہا کہ حضرت کی مسجد میں اور بعضون نے کہا مکہ میں اور بعضون نے کہا قدس میں کہ وہان قبور انبیا کی ہیں نہ یہ کہ نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں
یا نہیں جیسیکہ شمایل ترمذی میں ہے کہ کہا اصحاب نے حضرت ابوبکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاوینگے رسول خدا صلعم یا نہیں فرمایا اونہون نے کہ ہان کہا
صحابہ نے کہاں کہا ابوبکر رض نے اوس مکان میں کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی اسلیے کہ نہیں قبض کیے ہے اللہ تعالی نے روح اونکی مگر مکان طیب میں پس جانا صحا
بہ نے کہ سچ کہا ابوبکر نے انتہی اور یہہ منافی نہیں ہے اوسکی کہ روایت کیا گیا اوسکی حدیث میں ترجمہ پس کہا ابوبکر رض نے کہ سنا ہے میں نے آنحضرت سے کچھہ کہ وہ یہہ ہے
کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہہ کہ دوست رکھتا ہے پیغمبر یا جانتا ہے اللہ تعالی یہہ کہ دفن کیا جاوے پیغمبر اوس میں دفن کرو
اونکو بیچ جگہہ بچھونے اونکی کے یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی یہہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسرے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ
وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ
أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ
يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوْلُهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت میں کہ وہ
تندرست تہے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکھائی جاتی ہے اوس پیغمبر کو جگہہ اوسکی یعنی جو جگہہ کہ خاص ہے اوسکی لیے بہشت
سے یعنی منازل عالیہ اوسکی سے پہر اختیار دیا جاتا ہے اوسکو **ف ح** کہ اگر چاہے ہماری درگاہ میں آوے اور چاہے دنیا میں رہے اور یہہ اختیار دینا اوسکی اظہار شرف

اور عزت انبیا کی ہے درگاہ صمدیت مین و الا جو کچھ کہ حکم ہے ہوتا وہی ہے اور وہ بہی ہے اختیار کرتی ہین کہ جو اصل حکم ہے **ترجمہ** کہا عائشہ رض نے پس جبکہ نازل کی
گئی حضرت پر موت یعنی علامتین اوسکی اسحال مین کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اون پر یعنی بیہوش ہوئے پہر ہوش مین آئے پہر اوٹہائی نگاہ
اپنی طرف چہت کے یعنی اسلیے کہ وہ جہت ہے آسمانون کی پہر کہا یا الہی اختیار کیا مینے یا مانگتا ہون مین رفیق اعلی کو کہا مینے اب کہ اختیار کرتے ہین حضرت اوس عالم کو اختیار
نہیں کرینگے ہمکو کہا عائشہ نے اور پہچانا مینے کہ یہہ قول اشارہ ہے طرف اوس حدیث کی کہ کہی تہی حالت صحت اپنی مین بیچ کہنے اپنے کے کہ قبض روح نہین کیجاتی
ہے کسی پیغمبر کی کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہے جگہہ اوسکی بہشت سے پہر اختیار دیا جاتا ہے **ف** پس یہہ دیکہنا بہشت کیطرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق
الاعلی جواب اوس تخییر کا تہا **ترجمہ** کہا عائشہ نے پس تہا آخری کلمہ کہ بولے اوسکو آنحضرت یہہ قول حضرت کا یا الہی اختیار کرتا ہون مین رفیق اعلی کو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** کہا سہیلی نے اول کلمہ کہ بولے ہین آنحضرت حالت شیر خوارگی مین پاس حلیمہ کے اللہ اکبر ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ حسن روایت ہے کہا
گیا تو اول حضرت ہی بولے فرمایا **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في مرضه الذي مات فيه يا عائشة
ما ازال اجد الم الطعام الذي اكلت بخيبر وهذا اوان وجدت انقطاع ابهري من ذلك السم رواه
البخاري اور یہہ بہی روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اپنی اوس بیماری مین کہ فوت ہوئے اسمین اے عائشہ
ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تہا مین درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا مینے خیبر مین **ف** یعنی وہی جو بکری مین زہر ملا کر دیا تہا اوسکو بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر
نہین ہوئی اوسکی ہلاک ہونے مین واسطے ظہور معجزہ کے لیکن ایک طرح کا دکہہ اوس سے باقی تہا اور کبہی کبہی ظاہر ہوتا تہا **ترجمہ** اور یہہ وقت پایا مینے کاٹنا اپنی رگ جانکی
کا **ف** جان کو اوس زہر کی اثر سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ظاہرا حکمت الہی مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کے ظاہر کیا واسطے حاصل ہونے مرتبہ
شہادت کے جیسے کہتی ہین کہ ابوبکر صدیق رض سانپ کی زہر کی اثر سے متی ہے کہ غار مین وقت ہجرت کے کاٹا تہا **وعن** ابن عباس قال لما حضر رسول الله
صلى الله عليه وسلم وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال النبي صلى الله عليه وسلم هلموا اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده
فقال عمر قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبكم كتاب الله فاختلف اهل البيت واختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم
رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنهم من يقول ما قال عمر فلما اكثروا اللغط والاختلاف قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا عني قال
عبيد الله فكان ابن عباس يقول ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب
لاختلافهم ولغطهم وفي رواية سليمان بن ابي مسلم الاحول قال ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى حتى بل دمعه
الحصى قلت يا ابن عباس وما يوم الخميس قال اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه فقال ائتوني بكتف اكتب لكم كتابا
لا تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا ما شانه اهجر استفهموه فذهبوا يردون عليه
فقال دعوني ذروني فالذي انا فيه خير مما تدعونني اليه فامرهم بثلث فقال اخرجوا المشركين من جزيرة
العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم وسكت عن الثالثة او قالها فنسيتها قال سفيان
هذا من قول سليمان متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یعنی حاضر ہوئی اونکو موت مراد ایام
مرض کی ہین کہ اونمین حضور موت کا تہا اور وہ روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی **ترجمہ** اور گہر مین تہے بہت شخص کہ اونمین عمر رض بہی تہے فرمایا آنحضرت نے
آؤ لکہہ دون مین تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوسکے **ف** کہا نووی نے شرح مسلم مین جاننا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تہے جہوٹ بولنے سے اور تغیر کرنے سے کسی چیز کے
احکام شرعیہ سے بیچ حالت صحت و مرض مین اور معصوم تہے ترک کرنے بیان اوس چیز کے سے کہ حکم کی گئی ساتہہ بیان کرنے اوسکی کے اور معصوم تہے ترک کرنے تبلیغ اوس چیز کی سے کہ واجب تہی [illegible]

اونہر تبلیغ اوسکی ورنہیں تہی وہ معصوم اور مرض سہو جانی سی کہ جسسی نقصان انکی مرتبہ میں نہیں آتا تہا اور نہ فساد پڑتا تہا اونکی شریعت میں وہ سحر کیا گیا حضرت جیسی کہ ہو گئی ہی
ایسی اونکی خیال میں آتا تہا کہ وہ کچہہ کچہہ کام وہ چال رنگ نہیں کیا ہوتا تہا اوسکو وہ نہیں صاف رہو تا تہا اونسی وسحا للہ کوئی کلام احکام میں مخالف اوسکی کہ پہلی کہہ چکی تہی
پس جاننا تو نی یہہ مقدمہ جو ذکر کیا ہم نی ثواب یہہ ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تہا حضرت نے اوسکی لکہنی کا پس کہا بعضون نی کہ آنحضرت نے
چاہا تہا کہ معین کر دین ایک کو صحابہ میں سی واسطی خلافت کی تا واقع نہو نزاع او تمین کہتا ہون کہ یہہ بہت بعید ہی سو سطی کہ تعین و تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر یا
عباس یا علی کی نہیں محتاج تہی طرف کتابت کی بلکہ زبان کہدینا کافی تہا اور بعد حضرت نی اشارہ کر بہی دیا تہا طرف خلافت ابی بکر کی ساتہہ نیابت امامت کے مع تصریح
کرنی ساتہہ قول اپنی کی یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کرتا اللہ و مومنین غیر ابی بکر پر تو ہان اگر کہہ سکتے کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا یہہ کہ لکہین خلافت مستمر ایسی
وفات کی بعد کی کہ جو مستحق ہونگی ایک بعد دوسرے کی امام مہدی کی نکلنی تک و ظہور عیسی تک تو البتہ یہہ ایک وجہ معقول ہی لیکن چاہا اللہ تعالی نی امر خلافت کو نوشتہ
لکہنا میں لکہہ سکی آنحضرت اور بعضون نی کہا کہ چاہا تہا آنحضرت نی نوشتہ لکہنا ایک بیان ہو اوسمین احکام مہمہ کا تفصیل و تخصیص تا کہ اوٹہہ جاوی نزاع اور حاصل ہو اتفاق
منصوص علیہ پر کہتا ہون یہہ نہیں تہا حضرت کی زمانہ میں نزاع تا اوٹہہ جاتا اور نہیں تہا خلاف تا منقطع ہو جاتا ہان یہہ کہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف
ہر ٹا مین اوسکی واقع ہونیکی جو حضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ اور ساتہہ قول اپنی کی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتہہ قول
اپنی کی علیکم بالسواد الاعظم اور ساتہہ قول اپنی کی اشفقت علیک ان تنالک المفتون اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ
خَلَقَهُمْ علاوہ یہہ کہ احکام شرعیہ متفرقہ میں سی کی کیونکر ہون ملخص و منصوص ایک ساعت میں ایسی طرح کہ نہ متصور ہو اونمین اختلاف بالکل ہان اگر ارادہ
کیا جاوے ساتہہ اسکی یہہ کہ حضرت نی قصد کیا تہا یہہ کہ لکہین ایک نوشتہ کہ اوسمین بیان کرین بعضی ایسی احکام کہ اگلی مانو نمین پائی گئی ہین بیچ کتاب و سنت میں نہین کو
ہین تو بعید نہیں ہے رافت و رحمت سی اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تہا یہہ کہ لکہین نوشتہ کہ بیان ہو اوسمین تیق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اوسمین احوال گمراہ فرقون کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض
اور تمام مبتدعہ سی تر جمہ پس کہا عمر رضی نی کہ تحقیق غالب ہی آنحضرت پر بیماری اور تمہارے پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہی ہمکو کتاب اللہ رف ع حسبنا یعنی دین
میں ہو حبل اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور سنت بہی تابع اور مفسر و مبین اوسکی ہی اور یہہ خطاب کیا حضرت عمر نی اون لوگون کو جو جہگڑتی
تہی اوسی اس طلب میں پس یہہ رد ہی اونپر نہ بی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنی سی تخفیف و آسایش دینی آنحضرت کی تہی روقت سختی و شدت بیماری کے
اور جان لیا تہا اونہون نی کہ یہہ حکم حضرت کا بطور وجوب و جزم کی نہیں ہے بلکہ اونکی مصلحت کی لیے ہی اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین
اور عادت مستمرہ تہی کہ جب حکم کرتی تہی حضرت صحابہ نو ایسا حکم کہ وہ طلب تہی ایجاب و الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تہی آنحضرت سے اوسمین پس جو دیتی تہی آنحضرت
اونکو اونکی رائی اور صواب دید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو چہوڑ دیتے اونکو اونکی رائی پر اور عمر یہہ سمجہی تہی کہ شاید کوئی امر مو شاق و سخت صحابہ پر ہو جیسے اور
امتحان کا اس سبب سی اشارہ کیا کہ ترک اوسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بہی ترک کیا اور یہہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب میں بہیجنا ابو ہریرہ کا کہ بشارت دین
لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی بہشت میں داخل ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نی تا کہ لوگ تکیہ کر بیٹہین اور سست ہون عمل میں سو اون بعد حضرت عمر کی یہی اتفاقات ہین کہ
موافق ہوئی ہین کتنی جگہو نمین مخالفات سی پس ممکن ہے حمل کرنا اس قصہ کا موافقت پر نہ اوپر چہڑنیکی مخالفت اور دلالت کرتا ہی اوپر سکوت آنحضرت کا اس کہنی پر اور ترک کرنا
کتابت کا اور ایک جماعت نی کہا کہ یہہ امر حضرت سی ابتدا نہ تہا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نی آنحضرت سے طلب کیا تہا کہ کچہہ لکہین پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب کہا کہ
بعضی راغب نہیں ہین جیسکہ عمر اور جو کہ موافق اونکی تہی ترک کیا لکہنا کذا قال القاضی عیاض نے انتہا اور بیہقی نی کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہی کہ
آنحضرت چاہتی تہی کہ خلافت ابو بکر صدیق کی لیے لکہین بعد ازان ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ سچا وہ نہیں کرینگی اوس سے مومن
جیسکہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ تیسری فصل میں آتا ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے صیت کرنی واسطی علی کی تصریح

اور خلیفہ کرنا اونکا تہا جنکی تناقض سے نہین اسلیکی یہہ خوب دیکہتی ہین کہ غدیر خم مین خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سی ثابت ہو چکا تہا تو کیا احتیاج لکہنی کی ہی اور تمام یہہ قصہ بیچ باب مناقب علی
کی آویگا ترجمہ پس اختلاف کیا اونہون نی کہ گہر مین تہی یعنی صحابہ اور اقارب اور جہگڑنی لگی پس بعضی اونمین سی کہتی تہی دیکہ دو حضرت کی یعنی سامان لکہنی کا دوات قلم وغیرہ کہ لکہین تمہارے لیی آنحضرت
اور بعضی اونمین سی کہتی تہی وہ بات کہ جو عمر رضہ نی کہی یعنی منع کرتی تہی لکہوانی سی بسبب شدت مرض آنحضرت کی پس جب بہت کیا لوگون نی شور وغوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نی اوٹہ جاؤ
میری پاس سی ف ع یعنی پس چہوڑ اپنی قصد لکہنی کا باعتماد اوس خبر کی کہ ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب و سنت سی کہا نووی نی کہ آنحضرت نی قصد کیا تہا لکہنی کا اوس وقت
کہ اون کی رائی مین آیا تہا کہ یہہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تہی طرف اونکی اسکی پہر ظاہر ہوا کہ نہ لکہنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی اسکی اور نسخ کیا گیا امر اول
عمر رضہ نی جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہی علما کا اسپر کہ یہہ اونکی دلائل فقہ اور دقائق نظر و فہم سی ہی اسلیکی وہ ڈری اس سی کہ مبادا لکہین آنحضرت ایسی
امور کہ عاجز ہین لوگ اونکی کرنی سی اور مستحق ہون عذاب کی بسبب چہوڑنی اونکی کی ثابت نص سی کہ نہین گنجایش ہی اوسمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتہہ اس قول
اپنی کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالے کی ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ترجمہ
کہا عبید اللہ نی کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سے پس تہی ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہی کہ ہوا حائل و مانع درمیان پیغمبر خدا کی اور درمیان
اسکی کہ لکہین اونکی لیی نوشتہ بسبب اختلاف اونکی اور شور و شغب اونکی کی ف ع کا شکوہ اختلاف و غل کرتی تہا حضرت کہ لکہتی کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس تہی ابن عباس
مائل طرف خلاف و خبر کی کہ کہی عمر نی اور اونہون نی کہ تابع تہی اونکی صحابہ مین سی فتدبر کہا بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین کہ حضرت عمر کو مقصود تہا کہ حضرت کو
تکلیف نہو لکہنی مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکہنا کسی چیز ضرور کا تو نہ چہوڑتی اوسکو اونکی اختلاف کرنی کی سبب سے قول اللہ تعالے کی بلغ ما انزل
الیک من ربک جیسیکہ نہ چہوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسیکہ حکم کیا یہود کی نکالنی کا جزیرہ عرب سی و غیر ذلک وہ چیزین کہ آتا ہی
بیان اونکا غرضکہ چونکہ وہ چیز ضروری نتہی حضرت عمر رضہ سمجہی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام اللہ مین نہین ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
الیوم اکملت لکم دینکم سو اس سی جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک مگر کتاب و سنت مین بیان اوسکا ہی صراحۃ یا دلالۃ اور یہہ بہی سمجہی
کہ باب اجتہاد کا بند نہو جائی اہل علم و استنباط لیکن بجا عمر رضہ نی صواب ترک کرنا کتابت کا واسطی تخفیف آنحضرت کی اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نی جو حضرت
عمر کی بات کا انکار نکیا تو یہہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی اونکی رائی کو پسند کیا اور تہی عمر رضہ بڑی فقیہ بنسبت ابن عباس اور ہم مثلین اونکی کی ترجمہ اور بیچ روایت سلیمان بن ابی
مسلم احول کی کہ ایک شخص ثقات و ائمہ دین مین سی ہین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا ف ح اور جو کچہ کہ واقع ہوئی
مصیبت عجیب اوسمین اشارہ کرتی ہین اوس پنجشنبہ کی طرف قضیہ کو رہ اوسمین واقع ہوا ترجمہ پہر روئی ابن عباس اتنا روئی کہ تر کردیا اون کی آنسوون نی
سنگریزون کو کہ وہان پڑی تہی ف ع احتمال ہی کہ روئی ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی اس سبب سے کہ گمان مین اونکی فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل
ہوتی بسبب لکہنی نوشتہ مذکور کی اور یہہ احتمال اظہر ہی اس مقام مین ترجمہ کہا مینی ای ابن عباس اور کیا ہی دن پنجشنبہ ف ح یعنی کیا حال کہتا ہی کیا واقع
ہوا اوسمین ظاہر عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قول سلیمان احول کا ہوا اور یون نہین ہی بلکہ کہنی والی اسکی سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت اونسی
کرتی ہین اور وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نی کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری اسی دن مین پس فرمایا لاؤ میرے پاس شانہ کہ لکہدون
مین تمہارے لیی ایک نوشتہ نہو گی تم گمراہ بعد اوسکی کبہی ف ح کہا ہی علما نی کہ یہہ عبارت ظاہر مین اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکہنا احکام کا ہی تفصیل سی
واللہ اعلم ترجمہ پس نزاع و اختلاف کیا لوگون نی اور نہین لائق نبی کی پاس تنازع اور اختلاف ف ح ظاہر سیاق کلام سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام
ابن عباس کا ہی کہ درمیان حدیث کی درج کیا اور بعضون نی کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی فتم ترجمہ پس کہا بعضی صحابہ نی کہ کیا ہی حال حضرت کا
کیا ترک کرتی ہین یعنی دنیا کو ف ع یہہ معنی ہجر کی فتح الباری مین قرطبی سی کئی احتمال نقل کیی ہین از انجملہ ایک احتمال یہہ ہے لکہا ہی کہ لفظ ہجر فعل ماضی ہے

ہجر سی کہ ساتہہ زبر اول اور جزم دوسری حرف کی ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الحیوۃ انتہی پس صاحب ترجمہ نی موجب اسکی ترجمہ کیا ہی اور ملا علی رح نی اس مقام
کو خوب تفصیل سی لکہا ہی اور شیخ عبد الحق نی یون لکہا ہی کہ کیا حال اونکا اور کیا ہوا ہی اونکو آیا مختلط اور پریشان ہوا ہی کلام اونکا بسبب مرض کے اور یہ انکاری
اون لوگو نپر کہ کہتی تہی کہ نہ لکہین یعنی کیون منع کرتی ہو لکہنی سی خیال کرتی ہو کہ مختلط ہوا ہی کلام اونکا یہ اعتقاد اوس جناب کے بہ نسبت کہنا چاہیی ہجر بمعنی فحش
اور ہذیان کی بہی آتا ہی اور یہہ بہی ممتنع ہی آنحضرت سی پس چہوڑ دو کہ لکہین اور کلام محمول استفہام انکاری پر ہی انتہی ترجمہ پہر حضرت سی کیا فرماتی ہین
اور کیا غرض رکہتی ہین ایس شروع کیا بعضی صحابہ نی تکرار کرنا حضرت سی پس فرمایا حضرت نی کہ چہوڑ دو مجکو چہوڑ دو مجکو یعنی اس شور و غوغا کرنی سی پس وہ حالت کہ
مین اوسمین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کے لیی اور تفکر اوسمین وغیر ذلک بہتر ہی اوس چیز سی کہ بلاتی ہو تم مجکو طرف اوسکی ف ع یعنی افضل ہی
اوس حالت سی کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہی کہا خطابی نی کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت سی کہ آپ نی فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف
دین مین تین قسم پر ہی ایک تو اثبات صانع مین ہی اور اوسکی وحدانیت مین اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت مین ہی اور انکار
اسکا بدعت ہی اور تیسرا احکام فروع مین ہے کہ جو محتمل ہوتی ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی نی رحمت اور کرامت واسطی علما کی اور کہا مازری نی اگر
کہا جاوی کہ کیونکر جائز ہوا اصحاب کی لیی اختلاف اس نوشتہ مین باوجود فرمانی حضرت کی اتونی بالکتب پس جواب اسکا یہہ ہے کہ اوامر کی متعلق ہوتی ہین قراین کہ نقل
کرتی ہین امر کو وجوب سے طرف استحباب کی نزدیک اوس شخص کے کہ کہتا ہی اصل اوامر کی وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئی ہون آنحضرت سی ایسی قراین کہ دلالت کرتی
ہون اسپر کہ نہین واجب ہے بلکہ سپرد کیا اوسکو اونکی اختیار کیطرف اور یہہ دلیل ہی اوپر رجوع کرنی اونکی طرف اجتہاد کی شرعیات مین اور پہنچا اجتہاد عمر کا طرف منع
کرنیکی پس شاید کہ اونہون نی اعتقاد کیا یہہ کہ صادر ہوا ہے یہہ حضرت سی بغیر قصد بالجزم کی اور رہا یہہ قرینہ بیچ ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم ترجمہ پس جب گذر چکی
اس گفتگو سی حکم کیا آنحضرت نی اونکو تین بات کا پس فرمایا نکالدو مشرکونکو جزیرہ عرب سے ف ع ح گذر چکا ہی بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب کے
اور معنی جزیرہ عرب کی ابتدا کتاب مین بیچ باب الوسوسہ کی مذکور ہوئی ہین ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیونکا کہ امرا اور حاکمون کی پاس سی آوین اور احسان و
سلوک کیا کرو اونسی مانند اوس چیز کی کہ مین احسان کرتا ہون اونپر ف ع یعنی از روی کمیت اور کیفیت کے بوجہ تمیز کی درمیان اونکی بحسب لیاقت اونکی کی اور یہہ
حکم فرمایا حضرت نی سلیکہ تا ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر اونکی موءلفۃ القلوب مین سے اور کہا علمانی برابر ہی مسلمان ہون ایلچی یا کافر سکے لیی یہی حکم ہی
ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یعنی بسبب نسیان کی اوس سے یا واسطی اقتصار کی یاد کر کیا اوسکو ابن عباس نی پہر بہول گیا مین اوسکو اور کہا سفیان
بن عیینہ نی کہ یہہ کہنا کہ سکوت کیا یا کہا اور مین بہول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع کہا نووی نی کہ ساکت ابن عباس مین
اور بہول جانیوالی سعید بن جبیر ہی تحقیق موحشی ح ملا علی رح کی لکہا گیا اور حضرت شیخ رح نی فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکہا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت نی
تیسری بات سی فرمائی حضرت نی پس بہول گیا مین اور کہا ہی علمانی کہ تیسری بات یہہ تہی کہ سامان درست کرکے روانہ لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی اسباب کی درستی
کر رہی تہی کہ اوسی اثنا مین بیمار ہوئی یا تیسری بات تہی منع کرنا قبر پرستی سی جیسیکہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد وعن انس قال قال ابو بکر لعمر رضی اللہ عنہما
بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُوْرُھَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُھَا فَلَمَّا
اَنْتَھَیْنَا اِلَیْھَا بَکَتْ فَقَالَا لَھَا مَا یُبْکِیْکِ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ اَنِّیْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی خَیْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اَبْکِیْ اَنَّ الْوَحْیَ قَدِ
انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَھَیَّجَتْھُمَا عَلَی الْبُکَاءِ فَجَعَلَا یَبْکِیَانِ مَعَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سی کہ کہا ابو بکر نی واسطی
عمر رض کی بعد وفات آنحضرت کی کہ چلو ہمکو طرف ام ایمن کی تا ملاقات کرین ہم اوس سی جیسیکہ حضرت ملاقات کرتی تہی اونسی ف ع ام ایمن یہہ ماں ہین اسامہ بن

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تہین کہ آنحضرت کی بعد وفات عبد اللہ والد حضرت کی بسبب میراث کی ہاتہ لگین تہی پہر اونکو آزاد کردیا تہا اور نام اونکا برکہ تہا اونکا نکاح
کردیا تہا اونکا زید سی اور وہ پانی پلاتی تہین اور مداوا کرتی تہی زخمیونکی اور تہین حبش کی اور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس روز بعد اور
زید کی مالک تہین خدیجہ کبری پہر حضرت نے اونکو خدیجہ سی مانگا پس ہبہ کیا اونہون نے اونکو آنحضرت کی تئین پہر آزاد کردیا اونکو آنحضرت نے انتہی کذا ذکرہ بعض المحققین ترجمہ
پس جبکہ پہنچی ہم یعنی ہم دونو شیخین طرف ام ایمن کے روئین ام ایمن پس کہا ابو بکر اور عمر نے ام ایمن سی کس چیز نے رلایا تجکو یعنی کیون روئی تو کیا نہین جانتی تو کہ جو کچہ کہ
خدا تعالی کی پاس ہی یعنی نجات و ثواب بہتر ہی اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے کہا ام ایمن نے کہ نہین روتی مین اوسلیے کہ مین نہین جانتی کہ جو کچہ کہ خدا کی
پاس ہی بہتر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے یعنی اسلیے کہ یہہ امر ظاہر و باہر ہی لیکن روتی ہون مین اوسلیے کہ وحی آنی تحقیق منقطع ہوئی آسمان سی پس باعث ہوا ام ایمن
نے اونکا یہہ کہنا ابو بکر اور عمر کو رونی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نے اونکی ساتہہ نقل کیا ہی مسلم نے ف ع اور یہہ وہ امر منقطع ہونیکا آخر
دنیا تک ۔ وعن ابی سعید الخدری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ و
نحن فی المسجد عاصبا راسہ بخرقۃ حتی اھوی نحو المنبر فاستوی علیہ واتبعناہ قال والذی نفسی بیدہ انی
لانظر الی الحوض من مقامی ھذا ثم قال ان عبدا عرضت علیہ الدنیا وزینتہا فاختار الاخرۃ
قال فلم یفطن لھا احد غیر ابی بکر فذرفت عیناہ فبکی ثم قال بل نفدیک بآبائنا وامہاتنا وانفسنا واموالنا
یا رسول اللہ قال ثم ھبط فما قام علیہ حتی الساعۃ رواہ الدارمی ۔ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا باہر نکلی ہم پر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی اسحالمین کہ ہم مسجد مین تہی باندہی ہوئی سر اپنا کپڑی سی یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نے طرف منبر کی پس چڑہی
اوسپر اور ساتہہ ساتہہ گئی ہم حضرت کی یعنی پیچہی ہم تہی منبر کی متوجہ ہوکر حضرت کیطرف فرمایا حضرت نے یعنی بعد حمد و ثنا کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری
اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ اپنی سی کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہی کہ پیش کی گئی اور دکہائی گئی
اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اوسکی سوا ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوا ہی کہ اگر
چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو سونپین ہم اور پہاڑ تیری لیے سونی چاندیکی بنادین ہم اور تو اپنی درجہ کہ ہمارے پاس تیری لیے ہی اوسمین سے
کم نکرینگی ہم اور اگر چاہی تو ہمارے پاس آ آنحضرت نے سر جہکایا یعنی بطور متفکرون کی اور کہتی ہین کہ آنحضرت کی غلامون مین سی ایک غلام حاضر تہا اوسنے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ چند روز رہین ہیں کہ آپ کی دولت سی ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نے جبرئیل کیطرف نگاہ کی اور سمجہی کہ مقصود لیا ہی یعنی
مقصود ملانا ہی پہلی اور کہا کہ یہی چاہتا ہون کہ وہان آون غرضکہ حضرت نے آخرت ہی کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی کہا بعضی
عارفون نے کہ اگر اختیار دیا جاوی عاقل درمیان دو پیالون کی کہ ایک اونمین ہو مٹی پائدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کری پائدار مٹی کو اوپر فانی
سونیکی پس کیا حال ہو جس صورت مین کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پائدار سونی کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولی پائدار سونی کو قبول کرنا چاہیے
پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جسکا اشارہ کیا طرف اوسکی اللہ سبحانہ نے ساتہہ قول اپنی کی والاخرۃ خیر وابقی ف پس سمجہا اس نکتہ کو کوئی سوای
ابو بکر کی پس جاری ہوئی آنسو ابو بکر کی آنکہون سی پس روئی پہر کہا ابو بکر نے کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تیری باپ اپنی مائین اور جانین
اور مال اپنی یا رسول اللہ کہا ابو سعید راوی نے پہر اوتری حضرت منبر سی پس نہ کہڑی ہوئی اوسپر اسوقت تک یعنی وہ آخری کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کیا ہی دارمی
نے ۔ وعن ابن عباس قال لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ قال نعیت الی نفسی
فبکت قال لا تبکی فانک اول اھلی لاحق بی فضحکت فراھا بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلن یا فاطمۃ رأیناک بکیت ثم ضحکت

قالت انہ اخبرنی انہ قد نعیت الیہ نفسہ فبکیت فقال لا تبکی فانک اول اہلی لاحق بی فضحکت وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا جاء نصر اللہ والفتح وجاء اہل الیمن ہم ارق افئدۃ والایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ رواہ الدارمی روایت ہے ابن عباس سی کہا جبکہ اوتری سورہ اذا جاء
نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نی فاطمہ زہرا کو اپنی پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہی طرف میری خبر مرنی کی ف ح یعنی اس سورہ مین کہ خبر دی ہی نصرت و فتح الہی
کی اور لوگونکی داخل ہونیکی دین اسلام مین اور حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور حکم ہی متوجہ اور مستعد ہونی سفر
آخرت کا اور رجوع کرنی کا درگاہ عزت مین ترجمہ پس روئین فاطمہ رضی اللہ عنہا یعنی اس بات کی سننی سی آنحضرت کی فراق پر رویا پایا آنحضرت نی فاطمہ رض کو کہ نہ رو اسلیے کہ میری
اہل بیت مین سے اول تو ہی ملیگی مجھسی ف ح یعنی بعد میری سب سے پہلی تو ہی مریگی اور میری پاس پہنچیگی اور درد الم فراق کا بہت نہین دیکھنی کی سو یہی ہوا کہ فاطمہ زہرا نی
حضرت کی وفات کی چھہ مہینی بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہی اور بموجب ایک قول کی آٹھہ مہینی بعد اور بعضون نی تین مہینی اور دو مہینی بھی کہی ہین اور بعضون
نی ستر روز ترجمہ پس یہہ خبر جلدی پہنچنی کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسین سبب خوشی کی پس کہا فاطمہ رض کو بعض ازواج آنحضرت کی نی پس کہا انہوں نی اے فاطمہ دیکھا
ہمنی تجکو کہ روئی تو پھر ہنسی تو ف ع مراد بعض ازواج سی عائشہ رض ہین اور جمع صیغہ بولی انکو پہ قول فقلن کے تو واسطی تعظیم شان انکی کی ذکر کیا طیبی و بعید نہین ہی کہ
اور بھی کوئی انکی ساتھہ شریک ہوئی ہون دیکھنی مین اور یہی ظاہر ہوتا ہی جملہ بعض ازواج النبی سی اور لفظ فقلن سے اور حضرت نے چپکی سی حضرت فاطمہ سی کلام کیا تہا اسلیے اور ون
نی نہ سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ رض نی کہ حضرت نی خبر دی تہی مجھکو کہ پہنچائی گئی ہی اونکو خبر موت اونکی پس روئی مین پس فرمایا حضرت نی مجھکو کہ نہ رو اسلیے کہ میری اہل بیت
مین سی اول تو ہی ملیگی مجھسی پس ہنسی مین ف ح اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ حضرت فاطمہ نی خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہہ بھید ہی درمیان میری اور
رسول خدا صلعم کی مین نہین خبر دیتی کسیکو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی جسوقت کہ پہنچی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور آئی اہل یمن ف
ع کہا ابو موسی اشعری اور گروہ اونکی مین جاء اہل الیمن کا عطف ہی اوپر جاء نصر اللہ کی اور تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ
اللّٰهِ اَفْوَاجًا اور احلام ہی سیر کہ مراد ناس سی اہل یمن ہین بعد ازان مدح اہل یمن کی کی فرمایا ترجمہ وہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہین از روئی دلون کی ف
ح یہہ کنایت ہی اس سے کہ جلدی قبول کرتی ہین احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہی دلونکی انکی مین وعظ و نصیحت کی اور سالم ہین فساد سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہی ف ح
کہ یمن سی آیا ہی اشارہ ہی طرف کمال اہل یمن کی بیچ ایمان اور طاعت اور انقیاد کی پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کی بیچ مدح اور عنایت کی ترجمہ اور علم و حکمت
کی عبارت معرفت حقائق اشیاء اور احوال انکی سی ہی بھی یمنی ہی نقل کی یہہ دارمی نی ف ح ع اور نہایت نسبت یمن سی کہتی ہین اشارہ ہی طرف اونکی کہ سوال
کیا ابو موسی نی احوال مبدا اور معاد سی اور حقائق اور معارف ابتداء پیدائش کی سی جیسیکہ بیچ کتاب بدء الخلق کی گذرا اور بعضون نی کہا کہ نسبت یمنی ایمان
حکمت کو طرف یمن کے اس سبب سی ہے کہ ایمان مکہ سی پیدا ہوا ہی اور مکہ تہامہ سی ہی اور تہامہ یمن سے اور بعضون نے کہا یہہ کلام آنحضرت نی تبوک مین کہا کہ جانب شام کی ہی
اور مکہ اور مدینہ وہانسی جانب یمن کے ہی پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کی اور مراد مدح مکہ اور مدینہ کی ہی پوشیدہ نہ رہی کہ سیاق حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام
حضرت نی اپنی مرض مین فرمایا مگر یہہ کہ کہین کہ راوی نی اس کلام کو بتقریب ذکر اہل یمن کی اس حدیث مین اور حدیث سی الحاق کر دیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے کہا کہ مراد انسی
انصار ہین کہ اصل مین یمن سی ہین پس نسبت کیا گیا ایمان و حکمت اونکی طرف بسبب مبالغہ کی مدح مین اور غرض یہہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکہتی ہین پس یمن نفی اور ونکی
ایمان کی نہین پس کچھہ منافات نہین ہی درمیان اسکی اور درمیان حدیث حضرت کی الایمان فی اہل الحجاز پہر مراد اس سی موجود ہین اوس زمانہ کی نہ تمام اہل یمن
سب وقتون کی اور طیبی نی کہا کہ حکمت کہتی ہین ہر کلمہ صالحہ کو کہ باز رکہی اپنی کہنی والیکو واقع ہونی سی ہلاکت کی جگہہ مین اور بعضون نی کہا حکمت عبارت ہے
خوب حاصل کرنی علم و عمل سی فرمایا اللہ تعالی نی وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا کہا انس نی اَلْحِکْمَةُ تَزِیْدُ الشَّرِیْفَ شَرَفًا وَتَرْفَعُ الْعَبْدَ
الْمَمْلُوْکَ حَتّٰی تُجْلِسَهٗ مَجَالِسَ الْمُلُوْکِ اور ابو ہریرہ سی ہی کہ حکمت کی دس جزء ہین نو ان مین سی عزلت یعنی گوشہ نشینی مین ہین اور ایک چپ رہنی مین وعن

عَائِشَةَ اَنَّہَا قَالَتْ وَارَأْسَاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَیٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ وَاثُكْلَیَاہُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِیْ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ یَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَأْسَاہُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَابْنِہٖ وَاَعْهَدَ اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ یَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ
ثُمَّ قُلْتُ یَاْبَی اللّٰہُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ یَدْفَعُ اللّٰہُ وَیَاْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ اونہون نی کہا یعنی
آنحضرت کی پاس بسبب شدت درد سر کی ہائی میرا سر دکہتا ہی ف ح ظاہرا حضرت عائشہ کا سر دکہتا تہا پس افسوس کیا اوسپر اور بعضی کہتی ہین کہ مراد سر سے ذات ہی
اور اشارہ کیا ساتہہ اسکی اپنی موت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہوا حالیکہ مین زندہ ہون پس بخشش مانگون تیری
لیے یعنی تیری سیئات کی مٹنی کی لیے اور دعا کرون واسطی تیری یعنی تیری رفعت درجات کی لیے پس کہا عائشہ نی سخت مصیبت مجہی ف ح لفظ ثکل ساتہہ
زبر ث مثلثہ او پیش اوسکی کی اصل مین معنی مرنی فرزند یا دوست کی ہی اور مراد یہان شدت ہی اور ذکر مرض بہی تا یاد دلاتا ہی پہ کلام جو نہین قصد کیے زبان پر وقت
محنت و مصیبت کی جاری ہوتا ہی لیے اسکی کہ معنی حقیقی مراد ہون ترجمہ قسم ہی خدا کی تحقیق مین گمان کرتی ہون تمکو کہ چاہتی ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ
نی یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کی کہ درمیان انکی تہا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہوگی تم آخر اوس دن مین صحبت کرنیوالی ساتہہ کسیکی اپنی بیبیون
مین سی ف ع مقصود یہہ ہی کہ اگر مین مرجاؤن گی اور تم زندہ رہوگی بعد میرے تو مجکو بہول جاؤگی اور اور بیبیونکی ساتہہ مشغول ہوجاؤگے بیت در مردنم این
نالہ از رفتن جانست * از یار جدا میشوم این نالہ از انست ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ چہوڑ ای عائشہ ذکر اپنی درد سر کا اور اپنی موت کی یاد کرنی کا
اور مشغول ہو میرے درد سر مین اور ذکر موت میر مین ف ع کہ مین اس عالم سی جاتا ہون اور تو بعد میری بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نی وحی سے
معلوم کیا اور دونون صاحبونکی اکٹہی بیمار ہونی مین اشارہ ہی طرف کمال محبت دونون صاحبونکی جیسیکہ خون نکلا مجنون کی ہاتہہ سی وقت فصد لینی لیلی کی
بعد اسکی آنحضرت نی بتقریب ذکر موت اپنی کی خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہی اور اسمین خوش کرنا عائشہ کی دلکا اور بشارت دینی اونکو اس دولت و نعمت
کی بہی ہی فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا مینی یا فرمایا ارادہ کیا تہا مینی یہہ کہ بہیجون مین کسی کو طرف ابوبکر کی اور بیٹی اوسکی کی یعنی عبد الرحمن کے کہ فرزند رشید
ابوبکر کی تہی اور شفیق عائشہ کی اور وصیت کرون ابوبکر کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کرون اوسکو تا کہ کہین واسطی خوف اسکی کہ کہین کہنی والی ف ع
کہ نہ وصیت کی آنحضرت نی ابوبکر کو خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہی باوجود اسکی کہ اوسمین بہی اشارہ تہا اس خلافت
کبری کا ترجمہ یا آرزو کرین آرزو کرنیوالی یعنی خلافت کی غیر ابی بکر کی لیے خواہ اپنی لیے یا غیر اپنی کی لیے کہا مینی یعنی اپنی دل مین یا ظاہر مین کہ انکار کریگا اللہ تعالے غیر ابی بکر کے
خلافت کا اور دفع کرینگی مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگی مومن بہی نقل کی یہہ بخاری نی ف
ح یعنی بسبب خلیفہ کرنی میرے کی اونکو امامت صغری مین ایسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسیکہ فرمایا حضرت علی نی وقت منازعت کی کہ جب اختیار
کیا آنحضرت نی ابوبکر کو امر دین ہمارے کی لیے تو بس کیا نہ اختیار کرین ہم اونکو امور دنیا اپنی کی لیے پس یہہ بڑی دلیل ہی اونکی خلافت کی حقیت کی پر حضرت کے
قول ویابی المومنون مین اشارہ ہی طرف تکفیر اون لوگونکی کہ منکر ہین صدیق کی خلافت کی حقیت کی اور حاصل حضرت کی فرمانی کا یہہ ہے کہ پس اس سبب سی
نہ بلایا مینی ابوبکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی مینی اور جانا مینی کہ خلافت اونکی ہونیوالی ہی اور واقع مین ویسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نی خبر دی تہی اور یہہ حدیث
اول دلیل ہی اوپر خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی **وعنہا** قَالَتْ رَجَعَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ
مِنَ الْبَقِیْعِ فَوَجَدَنِیْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَأْسَاہُ قَالَ بَلْ اَنَا یَا عَائِشَةُ وَارَأْسَاہُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِیْ فَغَسَّلْتُكِ
وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّیْتُ عَلَیْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَاَنِّیْ بِكَ وَاللّٰہِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ اِلٰی بَیْتِیْ فَعَرَّسْتَ فِیْہِ بِبَعْضِ

نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا پہری طرف میری آنحضرت ایک دن ایک جنازہ کو دفن کر کر بقیع سی کہ مقبرہ مدینہ کا ہی پس پایا مجکو آنحضرت نی اس حالت مین کہ پاتی
تہی درد سر اور مین کہتی تہی ہای سر میرا سر دکہتا ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ کہ میرا سر دکہتا ہی پہر فرمایا آنحضرت نی اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو اگر تو
اگر مری تو پہلی میری پس غسل دیتا مین تجکو اور کفن دیتا مین تجکو اور نماز پڑہتا مین تجپر اور دفن کرتا مین تجکو ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ مرنا اونکا حضرت
کی حیات مین بہتر ہی زندہ رہنی اونکی سی بعد وفات حضرت کی ترجمہ کہا مینی البتہ گویا کہ دیکہتی ہون مین تجکو قسم ہی اسکی اگر کروگی تم یہہ یعنی جو کچہہ ذکر ہوا قسم
غسل وغیرہ سی البتہ پہروگی تم طرف گہر میری کی پس صحبت کروگی اوسمین ساتہ کسیکی اپنی بیویون مین سی پس مسکرائی آنحضرت صلعم یعنی سلیہی دلالت کرتا ہی کہنا اونکا
او پر کمال غیرت اونکی کی بعد مرنیکی پہر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدِّثْنَا عَنْ
أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا
لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرَئِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرَئِيلُ مَكْرُوبًا
ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ
فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمٰعِيلُ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ
مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ
وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ
فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ تَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ
بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرَئِيلَ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ
اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رُوحَهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا
الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی یہہ اپنی باپ سی کہ امام محمد باقر ہین یہہ کہ ایک شخص قریش مین سی داخل ہوا اونکی باپ پر کہ علی بن حسین ہین یعنی
امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین کو کہ کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہارے آگی پیغمبر خدا صلعم سی کہا اوس
شخص نی کہ ہان بیان کر ہمارے آگی ابی القاسم صلعم سی کہا علی بن حسین نی کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس جبرئیل یعنی عیادت اور سلام
پہنچانیکی لیی پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلا شبہ اللہ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی واسطی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی درحالیکہ یہہ تکریم و تعظیم مخصوص
ہی تمہارے لیی یعنی اسبات مین کہ پوچہتا ہی اللہ سبحانہ تعالی وہ چیز سی کہ وہ خوب جانتا ہی اوس چیز کو تجسی یعنی اسلیی کہ وہ قریب ہی مرد کی جبل ورید سی فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ کسطرح پاتی ہو تم اپنی تئین یعنی کیا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون مین ای جبرئیل اپنی تئین غمگین اور پاتا ہون مین اپنی تئین اندوہگین ف شاید کہ یہہ غم
و کرب آنحضرت کو بسبب دین اور امت کی تہا کہ دیکہا چاہیی بعد میری کیا واقع ہو ترجمہ پہر آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس دوسری دن پس کہا حضرت سی جیسا کہ کہا تہا

اول دن پس جواب دیا جبرائیل کو آنحضرت نے جیسا کہ جواب دیا تہا اول دن پہر آئی جبرئیل حضرت کے پاس تیسری دن اور کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تہا اول دن اور
جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تہا اول دن اور آیا جبرئیل کے ساتہہ فرشتہ یعنی سدنین یا اور دن ملک کہا جاتا تہا اوسکو اسمعیل کہ حاکم ہے لاکہہ فرشتون
پر فرشتہ اونمین سے امیر ہے لاکہہ لاکہہ فرشتون پر ف ح کہا ہے علمان کہ یہہ اسمعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہے اور حدیث مین نہین کہ ملک الموت کا نہ کیا سبب جمع ہا در معلوم نہوا ہو سکتی
یا ہو سکتا ہے کہ ملک الموت بعد آنی جبرئیل کی اور آنی اسمعیل فرشتہ کی اوسیوقت آکر حاضر ہوا ہو اور سیوطی بیہقی سے لائی ہین کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوترے جبرئیل اور اونکی
ساتہہ ملک الموت بہی اوترا اور اون دونو نکی ساتہہ ایک فرشتہ تہا جو امین ہے اوسکو اسمعیل کہتی ہین کہ حاکم ہے ستر ہزار فرشتون پر اور ہر فرشتہ اونمین سے امیر ہے ستر ہزار
فرشتون پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اسمعیل فرشتہ نے واسطی اپنی حضرت پاس پس پوچہا آنحضرت نے جبرئیل سے حال اوس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نے کہ
یہہ ایک فرشتہ ہے ایسا ایسا اور یہہ حدیث مین نہین مذکور ہے پہر کہا یعنی بعد تامل کی جبرئیل نے کہ یہہ فرشتہ موت کا ہے یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہے تمہارے
پاس آنی کی نہین پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلی تمہارے اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سے بعد آپکی یعنی یہہ شرف وکرامت مخصوص آپ ہی کی لیے ہے کہ ملک الموت
پروانگی آنیکی مانگتا ہے ورنہ اور آدمیو نپر یکایک چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اذن دو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پس آیا
ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نے اوسکو پہر کہا ملک الموت نے کہ اے محمد تحقیق اللہ تعالی نے بہیجا ہے مجہکو طرف آپکی یعنی تاکہ عرض
کرون امر میں پس اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کرون مین روح پاک آپکی تو قبض کرونگا مین اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجہکو کہ چہوڑ دو مین روح تمہاری تو چہوڑ دون یعنی قبض نکرون پس فرمایا
آنحضرت نے کیا تو کریگا تو یعنی جو کچہہ حکم کرون مین اے ملک الموت کہا اوسنی ہان ایسا یعنی تمہاری اختیار دینی کا حکم دیا گیا ہون مین اور حکم دیا گیا ہون مین کہ اطاعت
کرون تمہاری یعنی جو چیز مین کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا علی بن حسین ادی نے پس کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کی یعنی مانند مشورہ چاہنی والی کی کہ کیا
کہتی ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے اے محمد بلاشبہہ خدا تعالی مشتاق ہے تمہاری ملنیکا پس فرمایا آنحضرت نے واسطی ملک الموت کی کہ بجا لا تو اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہے
تو ساتہہ اوسکی پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرت کی ف ح پایا آنحضرت صلعم نے جبرئیل کی اور ملک الموت کی اور تیسری فرشتہ کی اور اس گفتگو کے
کہ مذکور ہوئی کچہہ تہوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قصہ کی بعضی صحابہ کو خبر دی بعد از انکے وفات پائی یا بعضی صحابہ پر ہے کہ جو حاضر تہی یہہ قصہ منکشف ہوا اور
مشاہدہ کیا اونہون نے اور اونمین سے یہہ صحابی یا تابعی تہی کہ اونکو تعبیر کیا ایک مرد کر قریش مین سے اور دل یون کہتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ حضرت الصلوۃ اکبر دکی
قریش مین سے متصل ہوکر امام زین العابدین کی پاس پہونچی ہون اور بیان کی ہو یہہ حدیث اور ایسی تعبیر ساتہہ لفظ مبہم کی کیا فقد بر واللہ اعلم اور ایک روایت مین بعد
جملہ امرت بہ کی یہہ آیا ہے قَالَ جِبْرَئِیلُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ھٰذَا اٰخِرُ مَوْطِئِی الْاَرْضَ اِنَّمَا کُنْتَ حَاجَتِی فِی الدُّنْیَا
اور حضرت ام سلمہ سے منقول ہے کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کی یہہ تہی اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص واسطی تسلی دینی اہل بیت کی سنی لوگون نے ایک آواز گہر کی کونی مین سے کہ کوئی کہتا ہے السلام علیکم اے اہل بیت پیغمبر کی اور اے جماعت
کہ گہر مین ہو اور رحمت اور مہربانی خدا کی تم پر اور برکتین اوسکی یعنی زیادہ دیتا ہون اوسکی کرم کی تحقیق بیچ خدا کی تسلی ہے ہر مصیبت سے ف م اس عبارت کے کتنی طرح پر معنی کہی ہین علمائی
بیچ خدا کی یعنی بیچ کتاب خدا کی تسلی دینی ہے ہر مصیبت سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پس عزا یہان بمعنی تعزیت کی ہے یا یہہ معنی ہین کہ بیچ دین خدا کی تسلی دینی ہے کسی شارع نے رغبت اوسکی دلائی ہے اور بعضون
نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ خدا او فرمانیوالا اصبکا اور تسلی دینی والا ہے اور داوسکو زبان علم بیان مین تجرید کہتی ہین جیسا کہ بیت فی زید اسد یعنی دیکہا مینی زید مین شیر کو یعنی
زید کو مانند شیر کی پایا مینی اور یہہ مناسب ہے بیچ اس حال کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینی والا ہے ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہے ہر چیز فوت ہونیوالی کا ف
ح ع یا یہہ معنی ہین کہ اسمعی ہین ہین کتاب مین ہے اور تدارک یعنی چیز ہلاک اور فوت ہونیوالی کا کیا خوب کہا ہے کسی صاحب دل نے شعر لکل شیء اذا فارقتہ خلف +

ولیس سران فارقت من عوض ترجمہ پس جب مرا ایسا ہی تو ساتھ مد داللہ کی اور حول وقوت اوسکی کی پس تو تو سی کروف ح یعنی بیچو جزع و فزع سی اشارہ ہی طرف
قول اللہ تعالی کی کہ واصبر وما صبرک الا باللہ اور بعضی نسخون میں موافق حصن حصین کی ہی فتقوا ساتھ زبر ث مثلثہ کی اور تخفیف قاف مضموم کی یعنی پس اعتماد کرو
اللہ ہی پر اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وتوکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اوسی سی پس امید رکھو یعنی امید رکھو اوسکی ہی سلیکی لا الہ الا اللہ
یا اوسکی پاس سی پس امید رکھو ثواب کی اور نہین ہی مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف ح یعنی دنیا کی مصیبت مصیبت نہین ہے بسبب جلدی جاتی رہنے
آخرت کی اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر نکری اور ثواب سی محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالی کی نزدیک وہ ہی کہ پہلی صدمہ مین ترجمہ پس کہا علی نی کیا جانتی
ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا یہہ خضر ہین ف ح کہ واسطی تعزیت اصحاب و اہل بیت آنحضرت کی آئی ہین ظاہر اسیاق کلام سی یہہ سمجھا جاتا ہی کہ مراد
علی سی امیر المومنین علی ہون کہ حاضر تھی وسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی بن العابدین ہون کہ وقت روایت کرنی حدیث کی حاضرین مجلس اپنی سی یہی کہا و اللہ اعلم
ترجمہ نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین ف ح اور حصن حصین مین ساتھ رمز مستدرک کی لایا ہی کہ جب وفات پائی آنحضرت نی تعزیت کی اصحاب و اہل بیت کی
ملائکہ نی اور ذکر کی یہہ عبارت کہ حدیث مین مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہی یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوبصورت نکل پس آیا پہلانگ کر لوگونکی گردنون
سی اور رویا پھر التفات کیا طرف صحابہ کی اور کہا ان فی اللہ عزاء الخ پس کہا علی اور ابو بکر نی کہ یہہ خضر ہین اور یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سی پہلی حدیث مین علی مرتضی ہین
باب یہہ باب ہی بیچ تتمات اور لواحق پہلی باب کی الفصل الاول فصل پہلی عن عائشۃ قالت ماترک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درھما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا نہین چھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بعد وفات کی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی قسم مال اسی کی نہین چھوڑا کہ جسکی
تا وصیت کرین اور جو کچھ کہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند اوسکی تھا آنحضرت نی حالت حیات مین صدقہ کر دیا تھا مسلمانون پر بعد نفقہ عیال کی ف ع کہا نووی
نی کہ اور روایت مین آیا ہی کہ ذکر کیا لوگون نی حضرت عائشہ کی آگی کہ علی تھی وصی پس کہا عائشہ نی کہ کب وصیت کی انکو حالانکہ تھی مین تکیہ آنحضرت کی یہانتک کہ
وفات پائی آپ نی پس وصیت کی اور یعنی لا اوصی بشیء کی یہہ ہی کہ نہین وصیت کی تہائی مال اپنی کی اور مغیر اوسکی کی اسلیکی نہین تھا اونکی پاس مال اور نہ وصیت کی
علی کو اور مغیر اونکی کو خلافت اور جو کچھ کہ گمان کرتی ہین شیعہ پس ای پر حدیثین صحیحہ بیچ وصیت کرنی آنحضرت کی ساتھ کتاب اللہ کی اور وصیت اونکی واسطی اہل بیت کے اور نکالدینی
یہود کی جزیرہ عرب سے اور واسطی احسان کرنیکی المجوسی پس نہین ہین مراد اونکی قول سے لا اوصی بشیء اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علما نی کہ آنحضرت کی لیی ہبہ سے
اونٹ تھی اور دس ونٹنیان تھین کہ رکھا تھا انکو نواح مدینہ مین اور لاتی تھی لوگ دودھ اونکا ہر شب اور تھین اونکی لیی سات بکریان جنتی تھین دودھ اونکا پس نہین
صلاحیت رکھتی ہی واسطی معارضہ اس حدیث کی اور اگر صحیح ہی ہو تو حمل کیا اونکی اسپر کہ وہ تھی وقت صدقہ کی اور اصحاب فقرا اہل صفہ وغیرہم مین سے پیا کرتی تھی
دودھ اونکا وعن عمرو بن الحارث اخی جویریۃ قال ماترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا ولا درھما
ولا عبدا ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلھا صدقۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی عمرو بن الحارث سی کہ صحابی تھی بھائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیبیون مین سے ہین کہا کہ نہین چھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک وفات اپنی کے
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق مین ف ع یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو خبرون مین ہی کہ حضرت کی بردہ نکا آیا ہی یا تو وہ مر گئی
ہونگی یا آزاد کر دیا ہوگا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچھ مگر خچر اپنا کہ سفید تھا کہ اوسکو دلدل کہتی تھی مقوقس حاکم اسکندریہ نی بطور تحفہ کی بھیجا تھا اوسکو یا بیتا ہے
ف ع یعنی جو کہ خاص تھی حضرت کی جنس کی مانند تلوار اور نیزی اور زرہ اور خود اور عصا بھالدار کی اور بعضی روایتون مین خاص رہ ہی واقع ہوئی ہی کہ یہود کے
پاس گرو تھی اور شاید کہ یہہ حصر اضافی ہی بنسبت ہی اور نہ اعتبار کرنی اور ایسی چیزون کی مانند کپڑون اور اسباب گھر کی والا ثابت ہوا ہی کہ حضرت نی چھوڑا تھے

کثیر فی غیرہ کہ اپنی حاجت پر ... تیسرا حصہ ... صدقہ نقل کی بخاری نے قف ... ہاں ... ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی ذکر کی گئی کیطرف یعنی خچر اور ہتیار اور زمین کیطرف ... ہے کہ ضمیر پہرتی ہی زمین کیطرف کہا عسقلانی نے یعنی لکہا ... نے کیا سنت ہیں کو یہ ہوا حکم اوسکا حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ آنحضرت نے کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقی ہے اوسکی قایم رہنی تک سو ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتھ دوام اوس زمین کی پر نہین منافی ہی اسکی سوای زمین کی اور املاک اونکی بعد موت کی سی ہو جاینگی صدقہ بچکا الاخفی کہا علامہ کرمانی نے شرح بخاری مین کہ وہ اَدنیٰ زمین وادی قری کی تہی اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سی اور ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی طرف تینون کے یعنی طرف زمین کی فقط اسلیے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ ہم جماعت انبیا کی نہین میراث چھوڑتی ہین جو کچھ چھوڑتے ہین ہم صدقہ ہوتا ہی یہی حدیث ہے کہ اوسکی تحقیق آگی **وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ متفق علیہ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین بانٹینگی وارث میری بعد مرنی میرے دینار ف ع اسلیے کہ نہین چھوڑونگا مین بعد مرنے اپنے کے دینار ملک اپنی کی تا بانٹین اونکو پس یہہ اخبار ہی حقیقۃً اور احتمال یہہ ہے کہ اخبار ہو صورۃً میں اور نہی ہو معنیٰ میں یعنی نہ بانٹین وارث میرے دینار پہر بیان کیا سبب اور علت اسکی بطور استیناف کی ترجمہ وہ چیز کہ چھوڑون مین پیچھے خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنے کی پس وہ صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح بیویان آنحضرت صلعم کی بحکم عدت والی عورتون کی تہین اسلیے کہ نہین جائز تہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کی پس جاری تہا اونکی لیے نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہین کہ خلیفہ ہوئی بعد حضرت کی پس وہ بہی صرف کرین ترکہ اپنی مصارف مین اور پہنچاوین اوسکو مستحقونکی تئین کہ جن پر آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنے اہل کا صفایا مین سے حضرت کی لیے ہوا بنی نضیر اور فدک سی وہ صرف کرتی باقی مسلمانونکی مصالح مین متولی ہوئی اوسکی ابوبکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی پہنچی طرف عثمان کی لی پروا ہونی اوس سے بسبب مال اپنے کے پس جاگیر کر دیا اوسکو مروان وغیرہ اقارب اپنی کی لیے پس ہمیشہ رہا اونکی قبضہ مین یہانتک کہ پہیرا اوسکو عمر بن عبد العزیز نے یعنی بطور سابق پہلی مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہہ کہ جو کچھ کہ باقی رہی بعد نفقہ بیویون میرے کی اور اجرت عاملون میرے کی وہ صدقہ ہی کہ صرف کیا جاوی فقرا پر جیسا کہ حالت حیات مین تہا **وعن ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ متفق علیہ** اور روایت ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث نہین پائی جاتی ہم سی جو کچھ کہ چھوڑین ہم یعنی قسم مال سے صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی صرف کیا جاوی فقرا و مساکین پر اسلیے کہ ہم جملہ فقرا سے ہین اور شرط فقر سے نزدیک صوفیہ کی یہہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچھ کہ اوسکی ہاتہہ مین تہا تو امانت ہی یا وقف اور صدقہ اور بعضونے کہا کہ اسلیے کوئی اونکا وارث نہین ہوتا کہ تا خوش ہو اونکی مرنی سی کوئی اونکی وارثون مین سی بسبب لینے ترکہ اونکی کی اور یہہ حدیث ابوبکر صدیق نے پیچ وقت طلب کرنی فاطمہ زہرا کی میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جسجگہہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین بہی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری بہی کرتا ہون جیسا آنحضرت کرتی تہی اور مینی آنحضرت سے سنا ہی کہ ہماری لیے یعنی انبیا کی لیے میراث نہین ہوتی اور یہہ بات نری حضرت فاطمہ سے نہین کہی بلکہ ازواج مطہرات سے بہی کہی جسوقت کہ اونہونے بہی طلب میراث کی کی اور عمر نے تولیت اوسکی عباس اور علی کو دی تہی اور جب اونمین نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نے اور بیچ بانٹنے درمیان اونکی چھوڑا اور مدتون تک تولیت اوسکی اہل بیت نبوت کی ہاتہہ ہی بعد اذان مروانیونکی ظلم و تعدی سے اونکی ہاتہہ سے جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونی آنحضرت کا نری ابوبکر ہی نے نہین پایا بلکہ بڑی بڑی صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچہا سبہونے یہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سے اسیطرح سنا ہی ہمنی اور یہی قرار پایا جیسا کہ حدیثون مین آیا ہی **وعن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ اذا اراد رحمۃ امۃ من عبادہ قبض نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا واذا اراد ہلکۃ امۃ عذبہا ونبیہا حی فاہلکہا وہو ینظر فاقر عینیہ بہلکتہا حین کذبوہ وعصوا امرہ رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی موسے

اشعری سی کہ نقل کی اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہی مہربانی کرنی ایک امت پر اپنی بندون مین سی تمام ...
پیغمبر کو پہلی اوس امت سی یعنی پہلی اوترنی عذاب کی سی اوس پر پس کرتا ہی خدا تعالی پیغمبر کو امت کی لیی میر منزل اور پیشرو اوکی اوسکی یعنی جلد وہ راضی تا ہی
شفیع ہوتا ہی اور جبکہ چاہتا ہی اللہ تعالی ہلاک امت کا عذاب کرتا ہی اوس امت کو اوس حالین کہ نبی اوسکا زندہ ہوتا ہی پس ہلاک کرتا ہی اوسکو اوس حالین کہ وہ پیغمبر
دیکھتا ہی پس ٹھنڈی کرتا ہی اللہ تعالی آنکہین اوسکی یعنی خوش کرتا ہی اوسکو بسبب ہلاک کی ہولی امت کے جسوقت کہ جہٹلاتی ہین اوسکو اور نافرمانی کرتی ہین اوسکی حکم کی
نقل کی ہیہ مسلم نی **وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفس محمد بيده ليأتين على احدكم يوم ولا يراني ثم لان يراني احب اليه من اهله وماله معهم رواه مسلم** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ میں البتہ آویگا ایک تمہاری پر ایکدن اور نہ دیکھیگا مجکو پھر البتہ دیکھنا اوسکا
مجکو بہت دوست کہا گیا ہوگا طرف اوسکی اہل وعیال اوسکی سی اور مال اوسکی سی یہہ اہل وعیال کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا ہی اونکی حیات
مین اور صحبت رکہنی اونسی یا بعد وفات کی سوتی مین یا جاگتی مین بلکہ یہہ مناسبت ہی تہہ سیاق کلام کی اور ایسا حال ہی مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہین بیچ
تصور جمال اونکی کی صلی اللہ علیہ وسلم **باب مناقب قريش وذكر القبائل** باب ہی بیچ بیان مناقب قریش کی
اور ذکر قبیلون کی **ف ع** مناقب جمع منقبت کے ہی یعنی شرف اور فضیلت کی اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہی عرب میں اور اصل میں نام نضر بن کنانہ کی فرزند
کا ہی نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اپنی کی اور اصل میں نام ایک جانور کا ہی بہت قوی کہ کہا تی ہی دریائی جانور ونکو اور قبائل جمع قبیلہ کی ہی یعنی اولاد
ایک باپ کی اور مراد انکی ذکر سی مدح اور مذمت اونکی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم متفق عليه** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع ہین قریش کی اس کار مین مسلمان غیر قریش کے تابع ہین قریش کے مسلمانونکی اور کافر غیر قریش کی تابع ہین قریش
کی کافرون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** مراد مسلم و کافر سی جنس ہین یعنی سب جاننا چاہیی کہ ظاہر سیاق حدیث سی یہہ ہے کہ مراد اس کار سی دین ہی
از روی وجود و عدم کی اور قریش اسبق اور اقدم ہین امر دین میں اور پیشوا لوگونکی ہین ایمان و کفر مین پس مسلمان غیر قریش کی تابعدار قریش کی مسلمانونکی
ہین اور کافر غیر قریش کی تابعدار قریش کے کافرون کی اور عرب انتظار کرتی تہی قریش کی اسلام لانی کا اور جبکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت
جماعت اسلام میں داخل ہوئی جیسیکہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سی معلوم ہوتا ہی مقصود بیان کرنا تقدم اور ریاست قریش کا ہی بیچ عہد اسلام و جاہلیت کے لیکن فضل
و شرف باعتبار اسلام کی ہی نہ کفر کی مگر یہہ کہ بیان مطلق ریاست کا ہو خواہ بسبب دین کے یا باعتبار دنیا کی و جاہلیت میں بیت اللہ و خدمتین اوسکی قسم دربانی
اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی میں تہین اور بعضون نے کہا مراد شان سی خلافت و امامت ہے جیسیکہ حدیثون مین آیا ہی اور مراد امر ہی قریش کے تابعدار
کرنی کا اور اگر لوگ مخالفت کرین اور تابعداری اونکی قبول نہ کرین تو منافات اس سے نہین کہتا یعنی اسلیی کہ امر کا وقوع ضرور نہین **وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الناس تبع لقريش في الخير والشر رواه مسلم** اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع
قریش کی ہین خیر و شر مین یعنی اسلام و کفر مین جیسیکہ گذرا اوپر کی حدیث مین بیان اسکا نقل کی یہہ بخاری نے **وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي منهم اثنان متفق عليه** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمیشہ ہوا امر خلافت قریش
مین **ف ح** یعنی چاہیی کہ انہین مین رہی امر خلافت اور جائز نہین شرعا عقد خلافت غیر انکی کی لیی اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کی زمانہ مین اور اسی سے
حجت کی مہاجرین نی انصار سی ترجمہ جب تک کہ باقی رہین انمین سی دو آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** یعنی ہو خلیفہ کی اور ایک اون دونون میں سی

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی الا امر خلافت دو آدمیو سی انتظام نہین پکڑتا **ف** ع کہا نووی نی کہ یہہ حدیثین اور مانند انکی دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت مختص ہے ساتہہ قریش کی نہین جایز عقد خلافت غیر اونکی کی لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کی زمانہ مین اور بعد اونکی اور جسنی مخالفت کی اسمین اہل بدعت سے پس وہ حجت لایا گیا ساتہہ اجماع صحابہ کی اور بیان کیا آنحضرت صلعم نی یہہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہین لوگو نمین سے دو بہی اور ظاہر ہوا جو کچہہ کہ فرمایا تہا آنحضرت نی اسوقت تک انتہی اور تحقیق یہہ ہے کہ یہہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی جو کہ مسلمان ہوں چاہیی کہ اتباع کریں اونکا اور نہ خروج کریں اون پر والا جاتا رہا یہہ امر خلافت قریش سی اکثر شہرو نمین کچہہ اوپر دوسو برس کے بعد اور احتمال ہی یہہ کہ محمول ہو یہہ اپنی ظاہر پر اور ہو مقید ساتہہ قول حضرت کے کہ حدیث آئندہ مین ہی اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جبتک کہ برپا رکہین دین کو اور نہین نکلا یہہ امر خلافت قریش کے ہاتہہ سی مگر جبکہ رعایت نکی اونہون نی دین کی حرام چیزون کی وعن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجھہ ما اقاموا الدین رواہ البخاری اور روایت ہی معاویہ سی کہا اونسی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق یہہ امر یعنی خلافت قریش مین ہے نہین دشمنی کریگا اونسی کوئی مگر کہ اولٹا ڈالیگا اوسکو اللہ تعالی اوسکی موہنہہ کی بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جبتک کہ قایم رکہینگی قریش دین کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی تائید و ترویج دینگی احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نہ کرینگی تو نکل جاویگا یہہ کام اونسی اور مستحق عزل کی ہونگی اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سی نماز ہی سلیکہ اور روایت مین صریح آیا ہی اقاموا الصلوۃ اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد رغبت دلانی ہی اونکو نماز کی قایم رکہنی پر اور خوف اور دہشت دلانی ہی سی کہ اگر قایم نہ رکہینگی نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ سی نکل جاوی اور لوگ اونپر غالب ہوین وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش وفی روایۃ لا یزال امر الناس ماضیا ما ولیھم اثنا عشر رجلا کلھم من قریش وفی روایۃ لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیھم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش متفق علیہ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفون تک وہ سب ہونگی قریش مین سے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگونکا یعنی اونکی دین کا کام گذرنیوالا یعنی جاری نسق عدل اور انتظام اور صواب اور حق پر جب تک کہ والی یعنی حاکم ہونگی امر اونکی بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سے ہونگی اور ایک روایت مین ہی ہمیشہ رہیگا دین قایم یہانتک کہ قایم ہو قیامت اور ہوں لوگون پر حاکم بارہ خلیفہ سب قریش مین سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع حدیث کے بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علما نی اس حدیث مین کہ ظاہر اس سی یہی معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کی ہونگی ایک دوسری کے پیچہی متصل کہ مستقیم ہوا اونپر امر دین کا اور عزیز ہوا اونکی وجود سی اسلام اور جاری ہوں اونکی عدالت سی احکام باوجودیکہ شہادت نہین دیتی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی سلیکہ ہوئی انمین ظالم اور مفسد بنی مروان مین کہ سیرت و طریقہ اونکا اچہا نہین تہا اور یہہ بہی ہی کہ صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہوگی پہر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کہتی ہین علما اسپر کہ بعد تیس برس کی خلفا نہین ہین بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہ مین کئی قول پر قول اول یہہ کہ مراد بارہ نفس ہین کہ قایم ہوئی بعد آنحضرت کی ساتہہ سلطنت اور امارت کی اور انتظام پایا اونسی ملک سلطنت نی بی نزاع اور بی اختلاف و اختلال بیچ ظاہر امور مسلمانونکی اور رعایا کی اگرچہ بعضی اونمین سی ظالم و بی انصاف تہی اور واقع ہوا اختلاف بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ بارہوان تہا اونکا اور اجماع کیا لوگون نی اوسپر جسوقت کہ مرا چچا اوسکا ہشام قریب چار برس تک لوگ مجتمع رہی اوسکی امارت پر بعد ازان اوٹہی اوسکی مقابلہ کی لیے اور مار ڈالا اوسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس روز سی احوال یہہ کہا قاضی عیاض مالکی نی اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نی اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث مین اور راجح ترین توجیہات کا اسمین یہہ قول ہی

اور ہویدا سکا یہہ ہے کہ جو واقع ہوا ہی بیچ بعضی طرق صحیحہ حدیث کی کلہم یجتمع علیہ الناس اور مراد جمع ہونی تکا اوپر اطاعت اور اتفاق ہی بیچ بیعت اگرچہ بیعت
ہی ہوا اور حدیث جو وارد ہی بیچ مدح اور ثنا ای اونکی کی نہیں ہے باعتبار دین اور عدالت اور حقانیت کی بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق کی ہی اور وہ
خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نے تمام ہو جاوے سکا تیس برس مین وہ خلافت کبریٰ ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور مستمر اور بعد خلفاء راشدین کی جو
امرا گذری ہین اونکو بھی خلفا کہنا رائج ہے اگرچہ مجاز ہی جیسی کہ خلفائی عباسیہ کہتی تھی تھی پوشیدہ نرہی کہ یہہ قول خالی نہین ہے عدم مناسبت سی ساتھہ سیاق حدیث
کی کہ فرمایا لایزال الاسلام عزیزا ولایزال الدین قائما اگرچہ مناسب ہے ساتھہ روایت لایزال الناس ماضیا کی اور حدیث صریح ہی بیچ مدح اونکی کی ساتھہ صلاح
دین کے اور ظہور حق کی اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ اونکی کی بسبب عدالت اونکی کی واللہ اعلم دوسرا یہہ کہ مراد خلفائی عادل اور امرائی صالح ہین کہ مستحق اسم خلافت کے حقیقت
مین ہین لیکن لازم نہین کہ بعد آنحضرت کی ایک دوسری کی پیچھی متصل ہون شاید کہ یہہ عدد تمام ہوا ایک زمانہ تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو تورپشتی نی کہا کہ راہ راست بیچ حدیث
مین وارد اور حدیثون کی اسباب مین وارد ہوئی ہین یہی ہی تیسرا یہہ کہ مراد پایا جانا اونکا ہے بعد موت مہدی کی اور یہہ خبر دی ہے مخبر صادق نی اوس حال سی اور
اور حدیث مین آیا ہی کہ جب مرینگی مہدی مالک ہونگی امر کی پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کی سی پھر مالک ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین شہید کی
سی پھر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن سی پھر مالک ہوگا بعد اوسکی فرزند اوسکا اور پورا ہوگا ساتھہ اوسکی عدد بارہ کا اور ہر ایک اونمین سی امام
عادل ہادی مہدی کے ہوگا اور یہہ ایک توجیہ معقول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی اسمین اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کی کہ ہا دور
کردیگا اللہ تعالیٰ اوسکی وجود سی ہر غم واندوہ کو اور دور کریگا اوسکی عدل سی ہر جور وفساد کو بعد ازان حالی امر کی بعد اونکی بارہ آدمی پر سو برس ہونگی چوتھا یہہ کہ
مراد وجود اس عدد کا ہی ایک عصر مین کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کی ایک جماعت اور ہویدا اسکی یہہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میری خلیفہ اور بہت ہونگے
مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتھہ عجیب فتنون کی کہ بعد اونکی ظاہر ہونگی حتی کہ ایک زمانہ مین بارہ خلیفہ ہونگی اور مراد یہہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس مدت تک
اور اس مدت مین اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق مین معنے یہہ ہونگی کہ بیچ زمان دولت بارہ کی انتظام ہوگا اور بعد اوسکی اختلال یہہ ہے جو کچھ کہ شارحین نی
ذکر کیا ہی بیچ شرح اس حدیث کی واللہ اعلم بمراد رسولہ اور شیعہ نی حمل کیا ہی ان بارہ کو اوپر کہ یہہ اہل بیت نبوت سی ہونگی پی در پی حاصل ہی سلسلہ ہو اونکی لیئی خلافت
حقیقۃً یا استحقاقاً پس اول اونکی علی ہین پھر حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر موسیٰ کاظم پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری پھر محمد
مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ وعصیۃ**
عصت اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غفار ساتھہ زبر غین معجمہ کی اور فی کی نام
ایک قبیلہ کا ہی اور ابو ذر غفاری ہی تھی نہین ہین سے مین دعا کی آنحضرت نی اونکی لیئی اور فرمایا **ترجمہ** کہ بخشی خدا تعالیٰ اونکو **ف** ع چونکہ تھی غفار متہم ساتھہ چوری
کرنی مال حجاج کی پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیئی کہ محو کری اونسی یہہ گناہ اور بخشی اونکو اور احتمال رکھتا ہے کہ اخبار ہو مغفرت الہی سی اونکی لیئی بخشا اونکو اللہ نی
ترجمہ اور اسلم ہی **ف ع** نام ایک قبیلہ کا ہی نسبت جو اوسکی طرف رکھتی ہین اونکو اسلمی کہتی ہین **ترجمہ** صلح کری دشمنی خدا تعالیٰ **ف ح** یعنی معاملہ کری اونسی
ساتھہ ایک چیز کی کہ موافق ہو یعنی سلامت رکھی اونکو آفات سی اور ایذا نہ دی اونکو اور دعا کی اونکی لیئی اسطرح اسلئی کہ وہ اسلام لائی تھی بغیر لڑائی کی اور یہہ بھی
احتمال خبر کا رکھتا ہی **ترجمہ** اور عصیہ نے معصیت کی خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریون کو
بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتی تھی اونپر قنوت مین اور یہہ اخبار ہی قطعاً اور احتمال دعا کا نہین رکھتا لیکن اسمین اظہار اونکی شکایت کا بھی کہ مستلزم
ہی بد دعا کرنی کو اونپر ساتھہ خوار ہونی کی نہ ساتھہ گناہ کرنیکی **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش والانصار**
وجہینۃ ومزینۃ واسلم وغفار واشجع موالی لیس لہم مولی دون اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریش یعنی مسلمان اونکی اہل مکہ وغیرہ سی اور انصار یعنی قبیلہ اونکا اہل مدینہ سی اور قبیلہ جہنیہ اور مزینہ یعنی مسلمان اونکی
اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ ابو قبیلہ ہیں اور مراد یہان اولاد مومن اوسکی ہی دگار اور دوست میری ہین **ف** ح لفظ موالی ساتھہ زبر کی مسند کے مضاف ہی
طرف یای متکلم کی جمع مولی کی ہی اور روایت کیا گیا ہی اول ساتھہ زبر میم اور زیر لام باتنوین کی یعنی بعضی اونکی دوست اور مدد کرنیوالی بعضون کی ہین
ترجمہ نہین ہی اونکی لیی دوست اور مددگار سوای خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ مِنْ بَنِي اَسَدٍ وَغَطْفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلی بہتر ہین بنی تمیم سی اور بنی عامر سی اور بہتر
ہین دو ہم قسمون سی کہ بنی اسد اور غطفان ہین **ف** ح غطفان ساتھہ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کی اور یہہ دونو قبیلی آپسمین حلیف تہی کہ باہم عہد کرنی اور قسم
کہانی تہی جیسیکہ عادت عرب کے تہی اور ان قبیلونکو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچہی ہونی آثار اونکی **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِي تَمِيْمٍ
مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ
صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا
مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہمیشہ دوست رکہتا ہون مین بنی تمیم کو اوس وقت سی کہ تین خصلتین یا تین کلمی سنی
مین نی آنحضرت سی اونکی حق مین فرماتی سنا مینی آنحضرت سی فرماتی یعنی ایک خصلت یہہ ہے کہ بنی تمیم سخت ترین امت میری ہین دجال پر یعنی وقت ظہور اوسکی کے
جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگی اور اس سے معلوم ہوا ہونا اونکا اوسکی وقت تک بکثرت کہا ابو ہریرہ نے دوسری خصلت یہہ ہے کہ آئی صدقی یعنی زکوتین
تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ صدقی ہمارے قوم کی ہین یعنی شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنیکی اپنی طرف اور تیسری یہہ تہی ایک لونڈی سندی بنی تمیم
مین سی عائشہ کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی کہ آزاد کر اوسی عائشہ اوسکو اسلئیکہ یہہ اسمعیل کی اولاد سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ح یعنی عرب ہے اولاد عرب
اولاد اسمعیل سی ہین اگرچہ یہہ صفت مشترک ہی درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہین ہی ساتھہ بنی تمیم کی ولیکن باوجود اسکی ذکر فرمائی مین ایک طرح کی عنایت اور
شرافت دینی ہی اونکو **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ
اَهَانَهُ اللهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی سعد سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی خواری قریش کی ذلیل
و خوار کری اوسکو خدا تعالی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح قریش خواہ امام ہون یا غیر امام اگر امام ہون تو ظاہر ہی اور اگر غیر امامون کی ہون تو بسبب
منسوب ہونی اونکیکی حضرت رسول سی اور بسبب شرف و فضل اونکیکی اس نسبت سی ایسا فرمایا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
یا الہی چکہایا تو نی اول قریش کو عذاب یعنی روز بدر وخراب کی پس چکہا آخر اونکی کو انعام و عطا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اَبِي عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی عامر اشعری سی کہ چچا ہین ابو موسی
اشعری کی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا قبیلہ ہی اسد و اشعری **ف** ح اسد ساتھہ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہی ہین کہ وہ قبیلہ اوسکی نام سی مشہور
ہی اور اونکو ازد بہی کہتی ہین اور ازد شنوءہ بہی تمام انصار اوسکی اولاد سی ہین اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہی اور وہ بہی باپ ایک قبیلہ کا ہی مین
سی ابو موسی اشعری اور قوم اونکی اوسکی اولاد سی ہین اور اونکو اشعریون کہتی ہین اور اشعرون ساتھہ حذف یی کی نسبت کی ہی کہتی ہین ترجمہ نہین بہاگتی

ہیں دونوں قبیلے بہر حال لڑنے کی ساتھ کفار کی اور نہ خیانت کرتے ہیں غنیمت میں وہ جیسے ہیں یعنی متبع ہیں میری سنت اور طریقہ کی یا میری دوستوں سے ہیں اور میں اونسے ہوں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع یعنی اونکی دوست ہیں اور اوسمیں آگاہ کرنا ہے اسپر کہ وہ متقی ہیں بموجب قول اللہ تعالیٰ کی کہ اِنْ اَوْلِیَاۤؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ نہیں ہیں دوست اوسکی مگر پرہیزگار **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ وَيُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد تو ازد اللہ کے ہیں یعنی لشکر اوسکے اور انصار دین اوسکے کی زمین میں **ف** ح اضافہ کیا اونکو طرف اللہ تعالیٰ کی یا تو بسبب مشہور ہونے اونکی کی ساتھ اس لقب کے یا واسطے بزرگی کی جیسے ناقۃ اللہ سبب ہونے اونکی کی لشکر خدا کی اور مددگار دین اوسکے اور رسول اوسکے کی اور بعضوں نے کہا کہ ازد اللہ معنی اسد اللہ کے ہے کہ شیر معرکہ شجاعت ہے دلاوری میں ترجمہ چاہتے ہیں لوگ کہ حقیر و ذلیل کریں اونکو اور انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ یعنی نہیں چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کری اونکو اور البتہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانہ میں کاشکی ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے کاشکی ہوتی ماں میری ازد سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح یعنی مرتبہ ازد یونکا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم بھی اونمیں سے ہوتے **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ وہ ناخوش رکھتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع ح کہا علماء نے کہ ناخوش رکھا ثقیف کو اسلیے کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور اونہیں میں سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلیے کہ مسیلمہ کذاب اونمیں سے تھا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا اونمیں سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تھا قتل امام حسینؓ کا بڑا ہی پلید تھا آیا ہے کہ لایا گیا اوسکے پاس سر مبارک حضرت امام حسینؓ کا پس کہا اوسکا ایک طشت میں اور شروع کیا اوسکو چھیڑنا ایک چھڑی سے کہا ترمذی نے جامع میں کہ کہا عمارۃ بن عمیر نے کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہیوں اوسکے کا ڈالے گئے چبوترہ مسجد پر پس پہنچا میں طرف اونکی پس کہا اونہوں نے کہ وہ آیا پس ناگہاں ایک سانپ آیا یہاں تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتھنے میں پس ٹہرا تھوڑی سی دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہوا پہر کہا اونہوں نے کہ آیا یہہ سانپ پس کیا یہہ دو بار یا تین بار یعنی آیا اور ناک میں گھسا اور نکل گیا دو یا تین بار اسیطرح کیا اور عجب ہے اس کہنے والے کی کہ یزید پلید بھی باوجودیکہ بنی امیہ میں سے تھا اور اوسکو ذکر نکیا چاہیے تھا کہ اوسکو بہی ذکر کرتے کہ امیر عبید اللہ کا تھا اور جو کچہہ عبید اللہ نے کیا اوسکی مرضی سے کیا اور باقی بنی امیہ میں بہی اپنی بد ذاتی میں کچہہ قصور نہیں کیا یزید و عبید اللہ کو کیا کہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت نے خواب میں دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتے ہیں اور تعبیر اوسکی ساتھ بنی امیہ کے کی اور بہت سی باتیں کہا تک کہیں **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نے یعنی بیچ تعیین جھوٹے اور ہلاک کرنیوالے کی کہ کہا جاتا ہے یعنی علماء کہتے ہیں کہ مراد جھوٹے سے مختار بن ابی عبید ہے اور ہلاک کرنیوالے سے حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے اور کہا ہشام

ابن حسان نے کہ تقیہ میں اور اہل حدیث سے بڑا علم رکھتے تھے حدیث کا اور بہت بزرگ تھے شمار کیا ہے لوگوں نے اسقدر لوگوں کو کہ قتل کیا ہے حجاج نے قید اور بندکر
یعنی معرکہ میں پس پہنچا ہے عدد اونکا ایک لاکھ بیس ہزار کو **ف** ح سوائے اونکے کہ معرکہ میں مارے اور کہتے ہیں کہ نکلے اوسکے قیدخانہ میں سے پچاس ہزار آدمی اور انکو
قیدخانہ میں چھت نہ تھی **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح میں جسوقت کہ قتل کیا حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو کہا اسما نے یعنی بیٹی ابوبکر
کی کہ بیشک حضرت صدیق کی ہیں کہ آنحضرت نے حدیث کی ہمکو یہ کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک مفسد ہلاک کرنے والا ہوگا پس ابن کہ بڑا جھوٹا پس دیکھا ہمنے اوسکو
مراد رکھتے تھے اوس سے مختار کو اور ہلاک کرنے والا پس نہیں گمان کرتے ہیں مگر تجھکو اے حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث تیسری فصل میں **ف** ح
جاننا چاہیے کہ حجاج ساتھ زبر کے مبالغہ حاج کا ہے یعنی لانیوالی حجت کی کہا مولف نے کہ وہ عامل تھا عبدالملک بن مروان کا عراق و خراسان پر اور بعد اوسکی
ابن ولید کا عامل ہوا اور مرا واسط میں بیچ مہینے شوال کی سن پچانوین میں اور عمر اوسکی چون برس کی تھی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہے حاجت اوسکی ذکر
کرنے کی نہیں اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابیوں میں سے تھا اور ولادت مختار کی سال ہجرت میں ہی اور نہیں ہی
اوسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہیں ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی اور ابتدا میں وہ مشہور تہا ساتھ علم اور فضل کی اور خیر کی لیکن باطن اوسکا
برخلاف اوسکی تہا یہان تک کہ جدا ہوا عبداللہ بن زبیر سے اور طلب امارت کی کی اور رغبت دنیا میں کی اور ظاہر کی باطن کی خباثتیں یعنی فساد رائی اور بطلان عقیدہ
تا بحدیکہ ظاہر ہوئیں اوس سے بہت سے ایسی چیزیں کہ مخالف دین کی تھیں اور بڑا ہی جھوٹا نکلا یہانتک کہ کہتے ہیں کہ دعوی نبوت اور اوترنے وحی کا کیا کہ وہ میں تہا باپ
اوسکا امیر سلام میں بیچ زمانہ عمر رض کی اور رہتا تہا مختار بیچ صحبت چچا اپنی کی اور موافقت کرتا تہا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت رکھنے کی ساتھ اہل بیت کی بعد
اسکی کہ پہلی عداوت رکھتا تہا اونسی اور مشہور تہا اونکی عداوت میں اور بعد از شہادت امام حسین رض اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہدائے کربلا کا یزیدیوں سے اور بہت
لوگوں کو اونمیں سے قتل کیا اور کہتے ہیں کہ یہ سبب واسطی طلب دنیا اور طلب امارت کی تہا اور سنہ سڑسٹھ میں مصعب بن زبیر کی امارت میں مارا گیا کو وہ میں اور علما اوسکو
کذابوں میں سے شمار کرتی ہیں اور اس حدیث سے یخرج من ثقیف کذاب و مبیر کو اوسپر اور حجاج پر حمل کرتی ہیں واللہ اعلم **وعن** جابر قال قالوا یا رسول اللہ
احرقتنا نبال ثقیف فادع اللہ علیہم قال اللہم اہد ثقیفا رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر سے کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ
جلا دیا ہمکو ثقیف کی تیروں نے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب میں ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کی اور اطاعت احکام کے
نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد الرزاق عن ابیہ عن میناء عن ابی ہریرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ
رجل احسبہ من قیس فقال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ ثم جاءہ
من الشق الآخر فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا افواہہم سلام وایدیہم طعام وہم اہل امن وایمان
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرزاق ویروی عن میناء ہذا احادیث مناکیر
اور روایت ہے عبد الرزاق بن ہمام سے کہ بڑی عالم ہیں کثیر التصانیف نقل کی اپنی باپ سے یعنی ہمام بن نخعی تابعی سے کہ نقل کی ہے میناء تابعی سے ابوہریرہ سے کہا
ابوہریرہ نے تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آیا آنحضرت کی پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہوں میں اوسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس کہا اوسنے یا رسول اللہ
لعنت کرو حمیر پر یعنی بد دعا کرو اونپر رحمت سے دور ہونیکی پس منہ پہیر لیا آنحضرت نے اوس شخص کیطرف سے پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی سامنے دوسری طرف سے پس منہ
پہیر لیا اوس سے پہر آیا آنحضرت کی سامنے اور طرف سے پس منہ پہیر لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونوں جانبوں سے پہر فرمایا آنحضرت نے کہ رحمت کرے اللہ تعالی
حمیر پر مونہہ اونکے سلام میں اور ہاتہہ اونکے طعام **ف** ح یعنی آپس میں مونہوں سے چرچا کرتے ہیں سلام علیک کا اور طعام دیتے ہیں لوگوں کو اپنی ہاتوں سے یعنی جامع
صفت تواضع اور سخاوت کی ہیں کہ اصل بزرگی اور خوبی یہی ادا کرنی حقوق لوگوں کی ہے **ترجمہ** اور وہ ہیں اہل امن کے مضرۃ سے اور اہل ایمان کی کہ ایمان کامل

رکھتے ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اوسکو مگر حدیث عبد الرزاق سے اور روایت کی ہے حال یہ ہے میناء سے حدیثیں منکر
یعنی اگرچہ عبد الرزاق فقیہ ہیں اور قوی لیکن میناء ضعیف ہے وعنه قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم ممن أنت قلت من دوس
قال ما كنت أرى أن في دوس أحدا فيه خير رواه الترمذي اور یہہ بھی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ میں سے ہے تو کہا میں نے دوس میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے یمن میں دوس سے فرمایا یعنی از راہ تعجب کے نہ تھا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں
کوئی شخص ہوگا کہ اوسمیں بھلائی ہو نقل کی یہہ ترمذی نے ف اس میں تعریف ہے ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہوتے تو اوسمیں بھلائی نہوتے
وعن سلمان قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبغضني فتفارق دينك قلت يا رسول الله
كيف أبغضك وبك هدانا الله قال تبغض العرب فتبغضني رواه الترمذي وهذا حديث حسن غريب
اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ دشمن نرکہیو مجکو پس جدا ہو جائیگا تو اپنے دین سے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکہونگا
میں آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجھسے دشمن رکہنا آپکا حال آنکہ آپ حبیب اللہ کی اور محبوب اپنے امت کی ہیں اور بسبب آپکی راہ دکہائی ہمکو خدا تعالی نے یعنی اسلام کی اور تمام اچھے
احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکہیگا تو عرب کو پس دشمن رکہیگا مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع ح یعنی جبکہ دشمن رکہوگے عرب کو عموما
اوسکی ضمن میں مجکو دشمن رکہنا بھی لازم آجائیگا پس دشمن رکہنا تیرا مجکو اس معنی کر ہے کہ دشمن رکہے تو عرب کو حاصل یہہ بغض عرب کا بھی ہوتا ہے سبب سید الخلق کی
بغض کا پس بچنا چاہیے اس آفت سے تا نہ پڑے خرابی عظیم میں اور ظاہر سلمان سے بسبب عجمیت و فارسیت اصلی اپنی کی کچہہ تکدر اور بے دلی نسبت عرب کے یا بعضے
اعراب کی سرزد ہوتی ہوگا لا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو اوسنے پس چونکہ صورت بغض کی ہوتی تھی آنحضرت نے اونکو متنبہ کر دیا کہ احتیاط کریں اور بچیں تا نوبت
بغض حقیقی کی نہ پہنچے کہ وہ سبب میرے بغض کا ہوگا فافہم وعن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من غش العرب لم يدخل في شفاعتي ولم تنله مودتي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من
حديث حصين بن عمر وليس هو عند أهل الحديث بذاك القوي اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے اور خیرخواہی نہ کرے اونکی یا ظاہر کرے خلاف و بخیری کہ دلمیں رکہتا ہو اور کینہ رکہے اونسے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں
یعنی شفاعت صغری میں ایسلیے کہ کبری تو عام ہوگی سبکی لیے اور نہ پہنچیگی اوسکو دوستی میری ف ع یعنی دوست رکہنا میرا اوسکو نہ پہنچیگا اور یہ بھی محتمل
ہوگا اوسکی لیے دوست رکہنا اوسکا مجکو اور مقصود نفی کمال کی ہے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حصین بن
عمر کی سے اور نہیں وہ نزدیک اہل حدیث کی ایسا قوی ف ع کہتا ہوں میں پس ہوگی حدیث ضعیف اوسکی طریق سے اور وہ معتبر ہے فضائل میں اور اوسکی موید
اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں قریب ہے کہ پہنچیں تواتر معنوی کو مانند قول آنحضرت کی حب العرب ایمان و بغضهم نفاق نقل کی یہہ حاکم نے انس سے اور طبرانی نے اوسط میں
انس سے روایت کی ہے حب قریش ایمان وبغضهم كفر وحب العرب إيمان وبغضهم كفر فمن أحب العرب فقد أحبني ومن أبغض العرب فقد أبغضني اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی
سہل بن سعد سے احبوا قريشا فإنه من أحبهم أحبه الله اور روایت کی حاکم نے مستدرک میں ابو ہریرہ سے بطریق مرفوع کی أحبوا الفقراء وجالسوهم
وأحب العرب من قلبك وليردك عن الناس ما تعلم من نفسك اور حدیث تین کی روایت کی ہے احمد نے
اپنی سندمیں ہی اور اقل مرتبہ اسکی سندونکا یہہ ہے کہ ہو حسن بسبب حسن لغیرہ وعن أم الحرير مولاة طلحة بن مالك قالت سمعت
مولاي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتراب الساعة هلاك العرب رواه الترمذي
اور روایت ہے ام حریر تابعیہ سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہے کہا کہ سنا میں نے اپنے مولی سے کہ طلحہ ہے کہتی تھی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قریب قیامت

کی علامتوں میں سے ہلاک ہونا عرب کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نے قمع یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ غیر عرب تابع اونکے ہیں اور نہیں قایم ہوگی قیامت مگر بری لوگوں پر اور نہیں ہیگا زمین میں وہ شخص کہ کہے اللہ اللہ سو **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ وَفِي رِوَايَةٍ مَوْقُوفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت یعنی بادشاہی قریش میں ہی اور قضا انصار میں **ف** مراد قضا سے نقابت ہی اسلیے کہ بارہ نقبا انصار میں سے مقرر کیے تہے اور بعضوں نے کہا کہ نہ بلکہ مراد قضا یعنی مشہور کی ہی اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کرکے بہیجا تہا اور یہہ ظاہر تر ہی **ترجمہ** اور بانگ نماز کہنی قوم حبشہ میں ہی یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کی موذنوں کے بلال تہے اور وہ حبشی تہے اور امین ہونا اور امین کرنا ازد میں ہی یعنی ازد شنوا میں کہ وہ قبیلہ ہی یمن میں اور نہیں منافی یہہ قول بعضوں کا وہ کہ مراد کہتی تہی حضرات ازد سی یمن کو **ف** ع لیکن ظاہر تر ہی اور کلام راوی سے ارادہ عموم اہل یمن کا ہی اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہیں اور اہل امن و ایمان فاللہ اعلم اور مقصود یہہ ہے کہ چاہیے کہ یہہ صفات ان قوموں میں بیچ چاہئیں اور انمیں سے کسی نے چاہیں **ترجمہ** ایک روایت میں یہہ حدیث موقوف ہی ابو ہریرہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے کہ روایت اس حدیث کی بطریق وقف کی صحیح تر ہی اسانید میں حدیث مرفوع سے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کرتی ہیں عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سے ہیں اپنی باپ سے یعنی مطیع سے کہ صحابی ہیں اور نام اونکا عاصی تہا آنحضرت نے مطیع کہا کہا مطیع نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی دن فتح مکہ کی نہ قتل کیا جاویگا کوئی قرشی حبس و بند کرکے یعنی مگر معرکہ میں قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کی روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ع کہا حمیدی نے کہ تاویل کی ہی اس حدیث کی بعضی محدثوں نے کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ نہیں قتل کیا جاویگا کوئی قرشی بعد اسکی قیامت تک حبس کرکے اس حال میں کہ وہ مرتد اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش میں سے ایسے نہ پائی گئی ہیں کہ قتل کیے گئی ہیں حبس کرکے اگلی زمانہ میں کفر پر بعد آنحضرت کی اور نہیں پائی گئی ہیں اونمیں سے ایسے قتل کیے گئی ہوں حبس کرکے اس حالت میں کہ مرتد ہوں اسلام سے اور ثابت ہوں کفر پر انتہی اور معنی یہہ ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا کہ پایا جاوے قرشی مرتد پس قتل کیا جاوے اور موید ہی اسکی یہہ روایت ان الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب **وعن** أَبِي نَوْفَلٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللّٰهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأُمَّةُ سُوءٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَأُمَّةُ خَيْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ أَرُونِي سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ نِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِیَّاهُ قَالَ
فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ تُرَاجِعْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے کہ کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کی ف
ع ح یعنی سولی پر اور مراد گھاٹی مدینہ سے گھاٹی مکہ کی ہے کہ واقع تھی بیچ راہ اہل مدینہ کی جس وقت کہ وہ آتے ہیں مکہ میں اس طرف سے عقبہ کی یہ کیطرف سے جہت سے تھی والا
عبداللہ بن زبیر مکہ میں تھے کہ حجاج ظالم نے اونکو مارا اور جگہہ مذکور میں سولی پر کھینچا اور اسلیے مقرر کی گئی جگہہ اونکی قبر کی جحون میں قریب ہے کہ عقبہ کی لیکن ان کا پتا نہیں کہ
کونسی قبر ہے اونکی اور اسیطرح تمام قبرین صحابہ کی کہ مکہ کی مقبرہ میں تھیں کوئی جگہہ معین اونکی معلوم نہیں بوجہ صحت کی یہانتک کہ تربت حضرت خدیجہ کا بھی یہی حال ہے
اور گنبد جو اوپر بنایا گیا ہے اعتماد رویا بعض اولیا کی بنایا گیا ہے واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے کہ گذرتے تھے ابن زبیر پر اور اور لوگ
بھی گذرتے تھے ونپر یہانتک کہ گذرے اونپر عبداللہ بن عمر پس ٹھہرے ابن زبیر کے پاس کہ سولی پر تھے پس کہا ابن عمر نے سلام تجپر اے ابا خبیب تین بار اسیطرح کہا
ف ع خبیب ح کی پیش اور ب کی زبر اور ے کی جزم سے بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہے اوسکی نام کر کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب تھے ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تین بار
سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلی دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا میں تجکو اس کام سے تین بار کہی مضمون کہا ف ح مراد کام سے خروج
ساتھہ دعوی خلافت اور امامت کی ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے کیا کہ یزید سے بیعت نہ کی اور مکہ میں جا بیٹھے اور ولایتیں اپنی تحت و تصرف میں لائی اور اسیطرح
مروان سے بعد یزید کی اور عبدالملک سے بعد مروان بیعت نہ کی پس عبدالملک نے حجاج کو تئیں ابن زبیر پر مکہ میں بھیجا اور حجاج نے اونکو مارا اور سر اونکا مدینہ کو بھیجا
اور جسد اونکا مکہ میں سولی پر کھینچا اور یزید نے بھی ایک لشکر مدینہ کی خراب کرنیکی لیے اور وہاں کی رہنے والونکی قتل کی لیے اوسکو واقعہ حرہ کہتے ہیں بھیجا تھا اور
وہی لشکر مکہ کو آیا تا عبداللہ بن زبیر کو مارے اس درمیان میں یزید مر گیا پس ابن عمر نے کہا کہ میں تجکو اے ابا خبیب اس معاملہ سے منع کرتا تھا اور تو نے کہا میرا نہ مانا آخر کو
انجام کار یہہ ہوا مقصود اس سے تاسف و تحسر ہے ابن زبیر کی حال پر اور تشنیع و ملامت ہے اوپر حجاج عات ظالم کے ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے اسکی تحقیق تھا تو کہ جانتا تھا میں
تجکو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار اور شب خیز بہت احسان کرنیوالا قرابتیوں سے ف ح آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت کہا کرتے تھے اور کبھی پندرہ دن
دن تک طے کا روزہ رکھتے اور تمام شب بیدار رہتے اور مراد ابن عمر کی اس کہنے سے یہہ ہے کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تھا عدو اللہ و ظالم اور مانند اسکی کلام واہی کہ
حقین کہا کرتا تھا اور ہونے چاہا کہ برات ابن زبیر کی اوسکی باتوں سے بیان کیجئے تا لوگونکو خوب بیان اونکی خوب طرح معلوم ہو جائے ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ
برا ہے یعنی بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی اپنی کی اور ایک روایت میں بجائے لامۃ سو کی لامۃ خیر آیا ہے ف ح یعنی وہ گروہ کہ تو برا اونکا ہے وہ گروہ خیر ہے معنی
روایت پہلی کی یہہ ہیں کہ وہ گروہ کہ تو اونکی گمان و اعتقاد میں جملہ اشرار سے ہے وہ گروہ برا ہے تجہ جیسے شخص کو اشرار سے کہتے ہیں اور معنی دوسری روایت کی یہہ ہیں
کہ تجکو کہ یہہ گروہ برا جانتا ہے کیا اچھا گروہ ہے بطریق استہزا و تعریض کی فرمایا جیسے بیان بعض اوقات برونکو از راہ طعن کے اچھا کہتے ہیں کہ واہم ہی خوب
ہو کہ اسمیں فساد ڈالوانی ہو لیکن معنی اول ظاہر تر ہیں ترجمہ پھر چلے گئے ابن عمر وہاں سے پس پہنچی حجاج کو خبر عبداللہ بن عمر کی ٹھہرنے کی اور کلام مذکور کہنیکی حجاج
کی حقین پس ابن زبیر کی پس بھیجا حجاج نے کسیکو طرف ابن زبیر کی لاش کی پس اوتاری گئی لکڑی پر سے کہ جس پر سولی دی گئی تھی پس ڈالی گئی بیچ یہودونکی قبروں میں ف ع ح
یعنی بیچ جگہہ قبور یہودیونکے کہ جہاں مکہ کی رہنے والے یا وارد ہونیوالے یہود دفن کئے جاتے تھے اور یہہ منافی نہیں ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا ابن زبیر دفن کئے گئے
بیچ اعلی معلی کی اسلیے کہ وہ اوٹھائی گئی بعد اسکی اس جگہہ سے اور دفن کئے گئے جگہہ معلی میں اور قبور یہودیوں کی سب مکہ میں متعارف نہیں ہیں مگر دو سخت تر میں
تھیں تا حکم کیا حجاج نے کہ وہاں لیجاویں اور ڈالیں کہ جہاں قبور یہود کی ہوں واللہ اعلم ترجمہ پھر بھیجا حجاج نے کسیکو ابن زبیر کی ماں کی پاس کہ اسما
بیٹی ابوبکر کی ہیں یعنی اونکی بلانیکی لیے پس انکار کیا اسما نے یہہ کہ آوین اوسکی پاس یعنی اور ٹھہرین اوسکی پاس اور سلام کرین اوسکو پس پھر بھیجا حجاج نے اسما کی پاس
اوس پیامی کو یعنی اور کہلا بھیجا اوسکی زبانی کہ البتہ آ تو میرے پاس نہ خود والا بھیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کھینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیاں پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہ پس انکار کیا اسماء نے اور کہا ایسا ہی قسم اسکی نہیں وہ کہ ہین تیری پاس یہانتک کہ بہیجی تو طرف میری اوس شخص کو کہ کہینچ کر لیجاوی مجکو ساتہہ چوٹیون میری کی
کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکہاؤ مجکو پاپوشین میری ف ع یعنی لاؤ میری پاپوشین لفظ سبتی ساتہہ زیر سین مہملہ اور جزم بے اور زیر تے اور تشدید یے کے تثنیہ کا
مضاف ہے متکلم کی طرف اور سبتیہ کہتی ہین پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دور کئی گئی ہون بال اوسکی یعنی جیسی یہانکی جوتیان ہوتی ہین ترجمہ پس لین حجاج نے پاپوشین اپنی
یعنی اور پہنا اونکو پہر جلد جلد چلا جاتا تہا بلاتا ہوا اتراتا ہوا یہانتک کہ داخل ہوا اسماء پر پس کہا کہ کیسا دیکہا تو نے مجکو یعنی کیسا پایا تو نے مجکو کہا میں نے ساتہہ اس شخص [illegible] یعنی
تیری بیٹی کی بسبب اعتقاد فاسد اپنی کی او کو دشمن خدا کا کہا اسماء نے کہ دیکہا میں نے تجکو کہ تباہ کی تو نے اوسپر دنیا اوسکی کہ مار ڈالا اوسکو اور تباہ کی اوس نے تجپر آخرت تیری کہ
اوسکی قتل کی سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوا اور پہنچی ہی مجکو یہہ بات کہ تو کہتا تہا ابن زبیر کو یعنی اوسکی حیات مین یا بعد مرنے اوسکی کی ای بیٹی دو کمربند والی کی
ف ح ذات النطاقین لقب اسماء کا ہی آنحضرت نے رکہا تہا بسبب اسکی کہ انہون نے وقت ہجرت کرنی آنحضرت کی جو توشہ دان باندہنے کی لیے تسمہ وغیرہ نہین
پایا تو اپنی نطاق کی دو ٹکڑی کر کر ایک ٹکڑی سی توشہ دان باندہا اور دوسرا ٹکڑا کمر مین باندہا اور نطاق کمربند کو کہتی ہین عادت ہی عرب کی عورتون کی کہ
کمربند باندہتی ہین تب بند پر کام کرتی ہین تب بند کہل جانی پس یہہ لقب واقع مین تو اونکی لیے موجب فخر کا تہا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کس کو فضیلت ہوگی اور حجاج
نادان اس لقب کو اونکی حق مین حمل مذمت پر کرتا تہا کہ وہ خادمہ ہی باہر نکلنی والی پس انہون نے اس لقب اپنی کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکی کہ موجب تفاخر دارین کے تہی بیان کی ساتہہ
قول اپنی کی ترجمہ قسم ہی اسکی مین ہون ذات النطاقین یعنی دو کمربندون والی ہی پر ایک اون دونون مین سی پس تہی مین اوٹہاتی ساتہہ اوسکی طعام آنحضرت کا اور
طعام ابوبکر کا واسطی محافظت کی جانورون سی ف ع لفظ من الدواب متعلق ہی ساتہہ ارفع کی یعنی باندہتی تہی مین اوس سے دسترخوان ان دونون صاحبونکی طعام کا اور
لٹکا دیتی تہی اوسکو اونچی پر بخوف جانورون کی مانند چوہی اور چیونٹی وغیرہ کی ترجمہ اور اسی پر کمربند دوسرا پس کمربند عورت کا ہی کہ نہیں لی پروا ہوتی عورت
اوس سے ف یا تو بسبب خدمت کرنیکی کہ متعارف ہی اوسکی گہر مین کہ اچہی ہی لائق تعریف کی عورت کی حق مین واسطی باندہنی اوسکی اپنی کمر مین اپنی ہیئت نہی ہنی کل
لیکن پیٹ نہ بڑہ جاوی جیسا کہ اب عادت عرب کے عورتونکی ہی کہ اگر محتاج ہوتی ہین تو کمربند چمڑی کی بنی ہوئی باندہتی ہین اور غنی ہوتی ہین تو چاندی سونی کی کمربند باندہتی
ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہمکو کہ تحقیق ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جہوٹا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا پس بڑا جہوٹا پس دیکہا ہمنی
اوسکو یعنی مختار کو اور ہلاک کرنیوالا پس گمان نہیں کرتی ہین تجکو مگر وہ ہلاک کرنیوالا کہ آنحضرت نے خبر دی ہی ف ع کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر پر
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور یہہ بہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ثنا کرنی مردے پر ساتہہ اچہی صفتون معروفہ اوسکی کی
اور اسمین منقبت عظیم ابن عمر کی بہی ہی بسبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ پروا کرنیکی کیونکہ یہہ تو وہ جانتی ہی تہی کہ میری ان باتون کی اوسکو خبر پہنچینگی اور
باوجود اسکی نہ باز رہی حق کہنی سی کہا ابو نوفل نے پس اوٹہ کہڑا ہوا حجاج اسماء کی پاس سی اور نہ جواب دیا اونکو نقل کی ہی مسلم نے ف ع پہر مرگئین اسماء اپنی
بیٹی کی مرنی سی بیس دن بعد اور عمر اونکی سو برس کی تہی اور ایک دانت بہی ٹوٹا تہا اونکا **وعن** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِیْ فِتْنَةِ ابْنِ
الزُّبَیْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰی وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ
فَقَالَ يَمْنَعُنِیْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیَّ دَمَ اَخِی الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰی لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰی
تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی نافع سی کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہی یہہ کہ ابن عمر کی پاس
آئی دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کی یعنی پہلی قتل ہونی اونکی پس کہا اونہون نے کہ تحقیق لوگون نے کیا جو کچہہ کہ دیکہتی ہو تم یعنی اختلاف کیا امر امامت مین
اور تم بیٹی عمر کی ہو یعنی اور وہ خلیفہ تہی بعد یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو ف ع یعنی اور حضرت کی یارون میں سی بہی ہو پس اسمین کچہہ شک نہیں ہی

کہ تم اولی ہو ساتہہ خلافت کی عبد الملک سی کہ جملہ امرا اوسکی سی حجاج بن یوسف ظالم ہی ترجمہ پس کیا چیز باز رکہتی ہی تمکو نکلنی سی یہہ دعوی امامت و خلافت کی اور
بدلہ لینی ظالمون کی سی پس کہا ابن عمر نی کہ باز رکہتا ہی مجکو نکلنی اور قتال کرنی سی علم اسبات کا کہ خدا تعالی نی حرام کیا ہی میری خون بہائی مسلما کا **ف ح**
اشارہ کیا ساتہہ پرہیز کرنیکی خونسی اور اختیار کرنیکی طریق احتیاط کو و الا حاجت لفظ علی کی نہ تہی **ترجمہ** کہا اون دونون نی کہ کیا نہین فرمایا حق تعالی
نی اور لڑو تم لوگون سی یہانتک کہ نہ پایا جاوی فتنہ پس کہا ابن عمر نی کہ تحقیق لڑی ہم یعنی ہمراہ آنحضرت کی اور خلفاء راشدین کے یہانتک کہ نہتہا فتنہ یعنی شرک
اور ہوا دین اسلام خالص خدا کی لیی اور تم چاہتی ہو یہہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانو نمین اور ہو وی اطاعت غیر اللہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ع یعنی بسبب تزلزل دین خدا کی اور عدم ثبات امر اوسکی کی اور حاصل یہہ کہ سائل کی اعتقاد مین یہہ تہا کہ قتال کیجی اوس شخص سے کہ مخالف ہوا اوس امام کی کہ اعتقاد کہتا
تہا اوسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کی حق مین یہہ مناسب جانتی تہی کہ وہ ترک کرتی قتال کو بیچ اوس چیز کی کہ متعلق ہی ساتہہ ملک کی جیسا کہ دلالت کرتا ہی قول
ابن عمر کا لقد انہاک عن مثل ہذا **وعن ابي هريرة قال جاء الطفيل بن عمرو الدوسي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم**
فقال ان دوسا قد هلكت وعصت وابت فادع الله عليهم فظن الناس انه يدعو عليهم فقال اللهم اهد دوسا
وائت بهم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ آئی طفیل بن عمرو دوسی **ف ع** کہ یہہ صحابی ہین اسلام لائی مکہ مین پہر گئی اپنی قوم مین
اور وہان رہتی تہی یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نی پس آئی یہہ آنحضرت کی پاس خیبر مین پس ہمیشہ خدمت بابرکت مین رہتی تہی یہانتک کہ رحلت کی آنحضرت نی
اور اونکا ذو النور لقب ہی اسلیے کہ جب آنحضرت نی اونکو انکی قوم کیطرف بہیجا تا دعوت کرین یعنی اسلام کیطرف بلاوین انہونکو کہا کہ کیجی میری لیی یا رسول اللہ کوئی نشانی
تا تصدیق میری کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی اور کہا خدایا بخش اسکی لیی نور پس پیدا ہوا نور اونکی دونون آنکہونکی درمیان کہا طفیل نی کہ ڈرتا ہون
کہ اسکو مثلہ کہین پس پہر اوہ نور درمیان طرف کوڑی اونکیکی پس روشن ہوتا تہا اندہیری راتمین پس گئی طفیل اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف اسلام لائی باپ اونکی اور لوگ
مان نمایان لائمین پس روایت کرتی ہین ابو ہریرہ کہ آئی یہہ طفیل بن عمرو **ترجمہ** طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنی مستحق ہلاک
کی ہوئی اسلیے کہ نافرمانی کی اور باز رہی طاعت سی پس بدعا کیجی اللہ تعالی سی اوپر کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگونی کہ آنحضرت بددعا کرینگی اونپر پس کہا آنحضرت نے
یعنی بسبب ہونی اونکی رحمۃ للعالمین اور ہدایت کرنیوالی لوگون کی خداوندا راہ راست دکہا دوس کو اور لا اونکو یعنی طرف مدینہ کی کہ اوین ہجرت کر کر یا مراد یہہ کہ
لا اونکو طرف طریق مسلمین کے اور متوجہ کر دل اونکی طرف قبول کرنی دین کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابن عباس قال قال رسول الله**
صلى الله عليه وسلم احبوا العرب لثلث لاني عربي والقران عربي وكلام اهل الجنة عربي رواه البيهقي في
شعب الايمان اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہو تم عرب
کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سی کہ مین عرب سے ہون یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہی اور دوسری اس سبب کہ قرآن عربی ہی یعنی ہے
اسلیے کہ اوترا ہی قرآن عرب کے لغت مین اور اونکی لغت سے سمجہا جاتا ہی فصاحت و بلاغت اوسکی اور تیسری اس سبب سے کہ کلام بہشتیونکا عربی ہی نقل کی یہہ
بیہقی نی شعب الایمان مین **ف ح** یعنی عرب کو فضیلت ہی دنیا اور آخرت مین اور اخیر جملہ ہی سمجہا گیا کہ کلام دوزخیونکا غیر عربی ہی اور یہہ تین سبب جو کہ علی
نہی بیان فرمادی انکی سوائی بہی کئی سبب ہین اونسی محبت رکہنی کی کہ وہ یہہ ہین کہ اونہون نی سیکہی شریعت اور نقل کی طرف ہماری اور ضبط کی انہون نی اقوال
اور افعال اور معجزات حضرت کی اور نقل کیے طرف ہماری وہ مادہ ہین اسلام کی اور بسبب اونکی فتح ہوئی شہر اور پہیلا اسلام اطراف عالم میں اور وہ اولاد اسمعیل
علیہ السلام کی ہین اور سوال قبر اونکی زبان مین ہوگا چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی من اسلم فہو عربی **باب مناقب الصحابة رضي الله عنهم اجمعين**
باب ہی بیچ بیان مناقب صحابہ کی رضی اللہ اونسی سب سے **ف ع ح** مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی فضیلت کی اور فضیلت کہتی ہین اچہی خصلت کو کہ مقابل عیب

اوسکی شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالی کی اور یا نزدیک خلق کی اور دوسری بات کا کچھہ اعتبار نہین مگر یہہ کہ پہنچاوی طرف اول کی یعنی وسیلہ ہوا ول کا پس جب کہا جاوی کہ فلانا فاضل ہی یعنی فضیلت کہنی والا ہی تو معنی اسکی یہہ ہین کہ اوسکی لیی منزلت ہی اللہ کی نزدیک اور نہین پہنچا یا جاتا طرف فضیلت کی مگر ساتہہ نقل کی رسول خدا صلعم سی یعنی یہہ سمجہنا کہ فلانا شخص ذی منزلت ہی اللہ کی نزدیک سزاوار نہین جب تک کہ حضرت کی فرمانی سی معلوم ہو کذا ذکرہ السیوطی و صحابی اوس شخص کو کہتی ہین کہ پایا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان مین اور دین اسلام پر مرا اگرچہ اس درمیان مین ارتداد ہی متخلل ہوا ہو جیسا اشعث ابن قیس کے حق مین کہتی ہین قول صحیح تر یہی ہی پہچانا جاتا ہی صحابی ہونا اوسکا ساتہہ تواتر کی مثل ابوبکر اور عمر رض کی پہچانا جاتا ہی ساتہہ خبر مشہور کی یا ساتہہ کہنی صحابی کی غیر اپنی کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنی تئین کہی مین صحابی ہون جسوقت کہ ہووہ عدل و صحابہ سب عدل ہین مطلق موجب ظاہر کتاب اور سنت اور اجماع معتبر کی اور بعضون نے شرط کیا ہی صحابی ہونیکی لیی طول صحبت کو ساتہہ آنحضرت کی کہ وہ خدمت بابرکت مین بہت حاضر رہا ہو اور سیکہا ہو علم حضرت سے اور حاضر ہوا ہو غزوات مین اور کمتر مدت اوسکی چہہ مہینی کہی ہین لیکن دلیل تعین چہہ مہینونکی معلوم نہین و اللہ اعلم جاننا چاہیی کہ اسمین شبہہ نہین کہ غالب ہی تردد اسکا کہ اکثر حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کی ساتہہ اون لوگو نپر کہ نہین اکثر رہی حضرت کی خدمت مین اور حاضر نہین ہوئی کسی جہاد مین اور نہین دیکہا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سی اور کلام نہین کیا اونسی مگر کم یا دیکہا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سکو اور شرح السنۃ مین ہی کہ کہا ابو منصور بغدادی نی کہ ہمارے علما کا اجماع ہی اسپر کہ افضل اونکی خلفاء اربعہ مین بحسب ترتیب خلافت کی پہر تمام عشرہ مبشرہ پہر بدری پہر احدی پہر بیعۃ الرضوان کی پہر وہ کہ اونکو مرتبہ ہی اہل عقبتین سے کہ انصار سی ہین اور ایسی ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہین کہ نماز پڑہی اونہونے قبلتین کیطرف یعنی کعبہ اور بیت المقدس کیطرف اور ایسے اختلاف کیا ہی علما نی حضرت عائشہ اور خدیجہ کی حق مین کہ کونسی اون دونومین افضل ہین اور حضرت عائشہ اور فاطمہ کے حق مین اور معاویہ عدول فضلاء اور صحابہ خیار سی ہین اور لڑائیان جو اسمین اون کی ہوئین تہا ہر جماعت کو شبہہ کہ اعتقاد رکہتی تہی صواب ہونا اپنی کا اور سبب اسکی سب تاویل کرتی تہی اپنی لڑائیو پر اور نہین نکل گیا کوئی اونمین عدالت سے بسبب اسکی اسلیی کہ وے مجتہد تہے اختلاف کرتی تہی مسائل مین اور نہین لازم آتا اس سے نقص کچہہ اونمین غرض کہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا یہہ ہے کہ زبان اونکی گفتگو سی بند کہین کہ سواے خیر کی کچہہ نہ کہین اگر کچہہ برخلاف خیر کے منقول ہو اوس سے چشم پوشی کرین کہ سلامتی اسمین ہے

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ برا کہو تم میری صحابہ کو ف

ع یہہ خطاب حضرت نی اپنی صحابہ کو کیا اسلیی وارد ہوا کہ سبب اس حدیث کی فرمانیکا یہہ تہا کہ درمیان خالد بن ولید کی اور عبد الرحمن بن عوف کی کچہہ تنازع تہا پس مراد اصحاب سی اصحاب مخصوص ہین اور وہ وہ ہین کہ مخاطبونسی پہلی اسلام لائی تہی اور ممکن ہے یہہ کہ یہہ خطاب عام امت کو ہو اسلیی کہ جان لیا تہا حضرت نی نور نبوت سے کہ مثل اسکی واقع ہوگا اہل بدعت مین یعنی روافض و خوارج مین پس منع فرمایا اونکو اس سی اور شرح مسلم مین ہے جاننا چاہیی کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہی اور اکبر فواحش سی اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ برا کہنی والا انکا تعزیر دیا جاوی اور کہا بعضی مالکیہ نی کہ وہ قتل کیا جاوی اور کہا قاضی عیاض نی کہ برا کہنا کسیکا صحابہ مین سے کبائر سی ہے اور تصریح کی ہی بعضی ہمارے علماء نی کہ قتل کیا جاوی آدمی بسبب برا کہنی شیخین کے اور کتاب اشباہ و النظائر کی کتاب السیر مین ہے کہ جو کافر توبہ کری پس توبہ اوسکی مقبول ہی دنیا مین اور آخرت مین مگر جماعت کفر کرنیوالی کی بسبب برا کہنی نبی کی اور بسبب برا کہنی شیخین کے یا ایک کو ان دونومین سی یا بسبب سحر کی یا بسبب زندقہ کی اگرچہ عورت ہو توبہ نہین مقبول جبکہ پکڑی جاوین پہلی توبہ کی اور کہا اشباہ والی نی کہ نام اوسکا زین بن نجیم ہی برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اونکو کفر ہی اور اگر فضیلت دیوی علی رض کو اونپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصہ اور یہہ مناقب کروری کی ہی کہ کافر ہوتا ہے جبکہ منکر ہوا ان دونو کی خلافت کا یا دل میں بغض رکہے اونسی بسبب دوست رکہنی آنحضرت کی انکو اور اگر دوست رکہی علی رض کو زیادہ اونسی تو نہین ماخوذ ہوگا بسبب اسکی اور شاید کہ وجہ انکی تخصیص کے اسلیی ہی کہ وارد ہوئی ہین انکی

فضیلت مین حدیثین آنحضرتؐ کی خاص کر علیحدہ باب مین جیسکہ آگی اوینگی یا اسلیے کہ اجماع ہوا ہی انکی حقیت پر بخلاف خوارج کی بیچ حق عثمان اور علی اور معاویہ وغیرہ کی واللہ اعلم **ف** جناب قبلہ وکعبہ المحققین سند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نی لکھا ہی کہ شبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق کی ہین اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ جو کہ انکار خلافت صدیق کی کری منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیریہ مین کہا اَلرَّافِضِیُّ اِذَا کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْنِ وَیَلْعَنُهُمَا اَلْعِیَاذُ بِاللّٰهِ فَهُوَ کَافِرٌ وَاِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ لَا یَکُوْنُ کَافِرًا لٰکِنَّهٗ مُبْتَدِعٌ وَلَوْ قَذَفَ عَائِشَةَ بِالزِّنَا کَفَرَ بِاللّٰهِ اور یہہ بہی عالمگیری مین ہی مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَةَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَهُوَ کَافِرٌ عَلٰی قَوْلِ بَعْضِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ مُبْتَدِعٌ وَلَیْسَ بِکَافِرٍ وَالصَّحِیْحُ اَنَّهٗ کَافِرٌ کَذٰلِکَ مَنْ اَنْکَرَ خِلَافَةَ عُمَرَ فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ وَیَجِبُ اِکْفَارُ الرَّوَافِضِ فِیْ قَوْلِهِمْ بِرَجْعَةِ الْاَمْوَاتِ اِلَی الدُّنْیَا وَتَنَاسُخِ الْاَرْوَاحِ اِلٰی اَنْ قَالُوْا وَهٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ خَارِجُوْنَ عَنْ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ وَاَحْکَامُهُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِّیْنَ تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے کہ دلیلین انکی کفر کی بہت ہین از انجملہ یہہ کہ حدیثین جو وارد ہین خلفاء ثلثہ کی فضائل مین ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت روات اپنی کی متواتر بالمعنی ہین اپس انکار مدلول ان اخبار کا کفر ہی بلا شبہ اور مثل ان اخبار سی کسی نی مجتہدین مین سے مخالفت نہین کی ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین سی ہین مقدم کرتی ہین خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بہی چہ جائے ایسی حدیثین اور یہہ بہی کہ صحابہ کی حق مین اللہ تعالی نی رضامندی اپنی بیان فرمائی ہی ان آیتون مین لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الخ اور جا بجا فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ تا قول اپنی کہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ پس جنکی لیے اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوی یہہ اونپر لعن کرین بلکہ اونکو فاسق اور کافر جانین ان دونون باتون مین تباین کلی ہی پس اونکی لعنت کرنیوالی اور برا جاننیوالی مخالف قرآن کی ہین اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہی اور یہہ بہی ہی کہ خلافت خلفاء کی ثابت ہی قرآن شریف سی کہ فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ الخ کہا مدارک وغیرہ مین یہہ کہ آیۃ واضح تر دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین رض کی اسلیے کہ مستخلفین جو ایمان لائی اور عمل صالح کئی وہی ہین پس منکر صحت خلافت خلفاء کی خارج ہین دائرہ ایمان سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی بعد آیۃ مذکورہ کی وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی جنہون نی کفر کیا کہ اسکی وعدہ کو سچ نجانا اور حق نجانا انکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین اسلیے کہ فاسق عرف قرآن مین آتا ہی یعنی فاسق کامل کی وہ کافر ہی جیسی اس آیۃ مین وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور یہہ بہی ہی کہ صحابہ سچی ہین فرمایا اللہ تعالی نی لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ تا قول اپنی کی ہم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفۃ اللہ کہتی تہی شیعہ اونکو کاذب کہتی ہین اور درمیان صادق اور کاذب کی فرق صریح ہی پس جو کوئی اونکو کاذب کہی دکہا اوسنی قرآن کو اور مخالفت کی اوسکی اور یہہ کفر ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ فلاح پانیوالی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولئک ہم المفلحون پس کیا کہیگا تو اونکی حق مین کہ جو کہتی ہین اونکو اولئک ہم الخاسرون اور یہہ بہی ہی کہ ثنا کی ہی حقتعالی نی انکی اپنی کلام شریف مین بہت سی کہ فرمایا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ تا قول اپنی کی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا پس کیا اعتقاد ہی تیرا اونکی حق مین کہ جو اونکو برا کہتی ہین اور لعنت کرتی ہین اونکو اور ان آیتون مین یہہ مضمون بہی ہی کہ صحابہ آپسمین محبت مہربانی رکہتی تہی اور کفار پر دشواری اور سختی کرنیوالی تہی پس جو کوئی صحابہ کو آپسمین دشمنی رکہنیوالی اور بی الفت جانی منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتہہ اونکی بغض اور غصہ کری نہین آیتون میں اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا ہی لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ یعنی کہ غصہ مین لاوی اللہ سبب انکی کافرون کو یعنی کافر اونپر غصہ کرتی ہین یہہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نی مالابد مین لکہا ہی اور بعد اسکی لکہا ہی کہ صحابہ جامعان وحی اور راویان قرآن ہین جو کوئی منکر صحابہ کا ہوا ایمان ساتہہ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہین ہے اور اسی آیۃ مین دہی اونکا ہی کہ جو کہتی ہین کہ

صحابہ حضرت کیوقت مین تو ایسی تہی بعد آنحضرت کی وفات کی یہہ بدتر ہو گئی اسلیئے وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا اونہین کی لیے ہوتا ہی جو مرتے دم تک باایمان
اور صالح رہین والعیاذ باللہ جہل بنسبت باریتعالی کی لازم آتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ جسنی مخلفین کو اعراب مین سے دعوت طرف جہاد کی کی باتفاق اہل سنت کی
ابوبکر ہین اور شیعہ کو گنجائش انکار کی بہی نہین کما لایخفی فرمایا اللہ تعالی نی قُل للمخلفین من الاعراب تا قول ہی کی وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نی کہا ہی کہ خلافت صدیق کی قرآن مین اس آیت سی ثابت ہوتی ہی اور رو گردانی کرنیوالا اونکی دعوت
یعنی طلب سی عذاب دیا جاویگا ساتہہ عذاب الیم کی پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ جو لعن کری اونکو اور نسبت کفر کی کری اور یہہ بہی ہی کہ بہشتی ہونا اونکا نصوص قطعیہ سی
ثابت ہی فرمایا اللہ تعالی نی لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ تا قول ہی کی وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی اس انکار اونکی بہشتی ہونی کا لازم
کرنیوالا انکار نصوص کا ہی اور یہہ کفر ہی اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی جہٹلاوے قرآن کی ایسی مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہین رکہتا وہ کافر جاحد ہی اور رد کی
کئی مرتبے ہین ایک تو اونمین سی وہ صریح ہی مثل رد کرنی اہل جاہلیت کی قرآن کو ایک اونمین سے رد غیر صریح ہی مانند سند بگڑنی ساتہہ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا ہی
اہل حق نی اوسکی بطلان پر مانند بگڑنی مانعین زکوۃ کی اور یہہ دونون قسمین رد کی کفر ہین بالاجماع اور اسمین شک نہین کہ شیعہ رد کرتی ہین قرآن و حدیث
کو ساتہہ اسی قسم اخیر رد کی پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہہ بہی ہی کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سی ہین سبب رفع درجات کا جانتی
ہین اور صرف استحلال معصیت کفر ہی چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گننا اور اللہ تعالی تو حضرت ابوبکر کی شان مین فرماوی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول
لصاحبہ لا تحزن پس جب اللہ اونکی یاری اور جان نثاری کا حال بہ نسبت حضرت کی بیان فرماوی تو کہا چاہیے کہ اونکی برا کہنی والی خبیثون کا کیا حال ہوگا اور فرمایا
اللہ تعالی نی وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ اور یہہ صاحب فضل ابوبکر ہین باتفاق اہل سنت کی پس منکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہی قرآن عظیم کو اور
فرمایا اللہ تعالی نی وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی یہہ آیت بہی ابوبکر رض کی شان مین ہی اور علی رض کی شان مین نہین ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہہ بات پوشیدہ
نہین ہی اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکہی تو اوسپر بوجہ احسن یہہ بات ظاہر ہو جاوی پس جسکو اللہ تعالی اتقی فرماوی وہ مستحق رحمت و رضوان ہی یا مستحق لعنت و ضلال
اگر کوئی شیعہ کہی کہ شرح عقائد نسفی مین مشکل جانا ہی کافر کہنا بسبب برا کہنی شیخین کی اور صاحب جامع الاصول نی شیعہ کو فرقون اسلامیہ مین گنا ہی اور اسیطرح
صاحب مواقف نی اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی نی بہی نہین مناسب جانتی اہل قبلہ کی کافر کہنی کو پس جو کافر کہتی ہین شیعہ کو قول اونکا موافق سلف اہل سنت کی نہین ہے
تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسے عبد اللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا بیچ اطباق یدین کی نماز مین اور علی مرتضی رض کو بیچ بیع امہات اولاد کی اور
جلا دینی زندیقون کی آگ مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم مین واسطے جنبی کی وغیر ذلک نظیرین اسکی بہت ہین گویا کہ نظر ان بزرگون کی اوپر اہل قبلہ ہونی اونکی کی
گئی اور اوپر نرمی کلمہ کہنی شیعہ کی التفات کیا جیسی حضرت عمر اور حضرت علی رض کہ مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کو اوٹہی اور کہا کہ کیونکر قتال کریں ہم
اونسی حالانکہ فرمایا آنحضرت نی اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ابوبکر نی کہ مین قتال کرونگا اونسی کہ جو فرق کرینگی درمیان نماز اور
زکوۃ کی پس حضرت عمر نی کہا کہ دیکہا مینی کہ کہولدیا اللہ نی سینہ ابوبکر کا قتال کی لیے پس جانا مینی کہ یہی حق ہی اور ان بزرگوار ونکے اور افضیونکی حق مین فرمایا ہی
کہ وہ ویسی خبیث نہون جیسی سوقت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ملا علی رح کا کہ مرقاۃ مین لکہا ہی قُلْتُ وَهٰذَا فِیْ حَقِّ الرَّافِضَةِ وَالْخَارِجَةِ
فِیْ زَمَانِنَا فَاِنَّهُمْ یَعْتَقِدُوْنَ کُفْرَ اَکْثَرِ اَکَابِرِ الصَّحَابَةِ فَضْلًا عَنْ سَائِرِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَهُمْ کَفَرَةٌ بِالْاِجْمَاعِ
بِلَا نِزَاعٍ اِنْتَهٰی اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ مین غور کرنا چاہیے کہ انسی کیا ثابت ہوتا ہی کفر انکا یا ایمان عَنْ عُوَیْمِرِ بْنِ سَاعِدَةَ
اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِیْ مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ
فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا روایت کی یہہ محاملی اور طبرانی اور حاکم نی

وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ قَالَ يُقَرِّظُونَكَ بِمَا لَيْسَ فِيكَ وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ

نقل کی یہہ دارقطنی نے اور ایک روایت دارقطنی کی میں ہے وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ يَسُبُّونَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اور اسیطرح منقول ہی انس سے اور عیاض انصاری اور جابر اور حسن بن علی اور ابن عمر اور ابن عباس اور فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سی اور فرمایا حضرت نے مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِي وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِي وَمَنْ اٰذَانِي فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ اور روایت کی ابن عساکر نی اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ اور روایت کی عبد اللہ احمد نی انس سی بطریق مرفوع کہ اِنِّي لَاَرْجُو لِاُمَّتِي فِي حُبِّهِمْ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مَا اَرْجُو لَهُمْ فِي قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اونکی بغض کا حال بہی ایسا ہی اونکی محبت کی حال سی سلیے کہ دونون نقیض ہین پس بغض کا کفر ہوگا اور یہہ ہی کہ تکفیر ہوسکتی کفر ہی سلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ جو کوئی کسیکو کافر کہی یا کہی عدو اللہ اور وہ ایسا ہو وے نہین تو رجوع کرتا ہی کفر کہنی والی پر پس مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہی پس کافر کہنا اونکا رجوع کریگا اوسکی کہنی والی کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نی کہ اجلہ شیوخ مسلم سی ہین کہ اگر کوئی کسیکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین سی تنقیص کرے پس جان کہ بلاشبہہ وہ زندیق ہی اور یہہ اس سبب سی ہی کہ قرآن حق ہی اور رسول حق ہی اور جو کچہہ لیکر آئی ہین رسول وہ حق ہی اور نہین روایت کیا یہہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نی پس جسنی عیب لگایا اونکو اوسنی ارادہ کیا باطل کرنی کتاب و سنت کا پس اعیب اوسکو لگیگا اور حکم زندقہ اور ضلالت کا اوس پر راست و درست آویگا اور سہل بن عبد اللہ تستری نی کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اوسنی اونکی اصحاب کی اور محیط مین ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سی کہ نہین جائز ہی نماز پیچہی رافضیونکی اسلیے کہ وہ منکر ہین خلافت صدیق اکبر کی اور اسیطرح ہے کتاب اصل محمد بن حسن کے بیچ جو منکر ہین خلافۃ الصدیق فہو کافر اور مرغینانی مین ہی کہ مکروہ ہی نماز پیچہی صاحب ہوا اور بدعت کی اور نہین جائز ہی پیچہی رافضیونکی پہر کہا فاضی نی سناہین کہا مالک بن انس وغیرہ نی مَنْ اَبْغَضَ الصَّحَابَةَ وَسَبَّهُمْ فَلَيْسَ لَهُ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَقٌّ اور یہہ بہی کہا مَنْ غَاظَهُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَافِرٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ اور قاضی ابو بکر باقلانی نی مثل اسکی کہا اور بیہقی نی امام اعظم سی مثل اسکی نقل کیا اور ظاہر یہی ہے کہ فقہاء حنفیہ نی اخذ کیا ہی قول کافر کہنی شیعہ کا امام اعظم سی اور امام اعظم دو امر مین رفض کے حال کی اسلیے کہ وہ کوفی ہین اور کوفہ منبع رفض کا ہی پس جب امام اعظم نی تکفیر منکر امامت صدیق کی تو پس تکفیر اونکی لعنت کرنیوالی کی اونکی نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہہ سب تکفیر منکر امامت کا منحالف اجماع کو کہیلو کہ منکر اجماع کا کافر ہی چنانچہ مشہور ہے یہہ اصولیون کی نزدیک اور کہا مالک نی کہ جسی برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین سے ابو بکر کو یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو اوسکو قتل کیا جاوی اور اگر انکی سوای اوروں کو برا کہا یہ کہ قَالَ كَانُوْا عَلٰى ضَلَالٍ اَوْ كُفْرٍ قُتِلَ تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کی قول سی ارتداد اونکا سمجہا جاتا ہی اور سوای انکے اور بہت دلیلین ہین انکی کفر پر بخوف درازگی کی اسی پر اکتفا کیا سو بہی بہائی مسلمانون کی خیرخواہی کی لیے کہ تا انکو عظمت صحابہ کے اور برائی اس فرقہ خبیثہ کی معلوم ہو جاوی اور اونکی کید سی بچتی رہین اور اپنا عقیدہ خراب نہ کرین اور اونسی ملنا جلنا ہے چہین اور انقطاع کرین ناتا رشتہ کرنا انسی اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق الٰہی نصیب ہوا انکی فضائل کی آیتین حدیثین دیکہہ کر تو وہ توبہ کری اللہم اہدنا الصراط المستقیم آمین یا رب العالمین ت پس اگر ثابت ہو کہ ایک تم مین سی خرچ کری راہ خدا مین مانند کوہ احد کی سونا پہنچی ثواب اوسکا ثواب مد ایک اونکیکو اور نہ آدہی مد کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع مد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ قریب سیر بہر کے ہوتی ہی جو وغیرہ آتی ہین اور اتنا ثواب اونکو ملتا تہا بسبب خوش نیتی اور خوش وقتی اونکی کی اور اس سبب سی کہ اونکا مال طیب ہوتا تہا اور کم ہوتا تہا اور حاجت بہت ہوتی تہی باوجود اسکی جو اللہ کی محبت مین خالص نیت سی دیتی تہی ایسا ثواب پاتی تہی اور یہہ حال تو اونکی صدقی کا تہا لیکن کہا چاہیی کہ کیا کچہہ ثواب ملتا ہوگا اونکی جہاد کا اور نثار کرنی جانونکا راہ خدا مین آگی رسول خدا کی اور ابتداء حدیث مین معلوم ہوا کہ یہہ حدیث خاص صحابہ کبار کی حق مین فرمائی لیکن جاننا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولی اسلیے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہے برا کہنے دن لوگوں کی سے کہ سبقت لیگئے ہیں اسلام میں اور فضل میں کہ واجب ہے تعظیم اونکی اور روایت کیا علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہ کہا لَا تَسُبُّوا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمُقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمْرَهٗ اور روایت کی عقیلی نے ضعفا میں کہ فرمایا آنحضرت نے اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ اَصْحَابًا وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا وَسَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَسُبُّوْنَهُمْ وَيَسْتَنْقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ **وعن** اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنے باپ سے کہ ابوموسی اشعری ہیں کہا اونکے باپ نے کہ اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کی اور تھے حضرت بہت اوٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کی یعنی بجہت انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہیں آسمان کے لیے پس جس وقت کہ جاتے رہیں ستارے **ف** کہ شامل ہیں آفتاب و چاند کو اور مراد جاتے رہنے ستاروں کی سے انکو بے نور ہونا اور منعدم ہونا اونکا ہے جیسے کہ فرمایا اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ **ترجمہ** آویگی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تقدیر کی گئی اوسکے لیے یعنی پھٹنا اور لپٹنا روز قیامت کے جیسے کہ فرمایا اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور میں سبب امن کا ہوں اپنے اصحاب کے لیے پس جبکہ جاؤنگا میں اس عالم سے آویگی میرے اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہیں یعنی فتنے اور لڑائیاں اور اختلافات اور مرتد ہو جانا بعضے اعراب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہیں میری امت کے لیے پس جبکہ جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وہ وعدہ دیے جاتے ہیں نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنی جاتے رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قائم ہونی اونپر اور واقع ہونا فتنوں اور بدعتوں اور حوادث کا اشارہ ہے اسمیں طرف آنے شر کی وقت جانے اہل خیر کی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک اونمیں تھے تو بیان کر دیتے تھے اونکی لیے جو چیز کہ اختلاف کرتی تھی اوسمیں جب وفات پائی حضرت نے اور جدا رائے ہوئی لوگوں کی اور مختلف ہوئیں خواہشیں نفسانی ہوئی صحابہ کہ سند پکڑتی تھی ہر امر میں آنحضرت کی ساتھ قول و فعل یا دلالت حال کی اسمیں جبکہ مفقود ہوئے صحابہ کم ہوئی انوار اور قوی ہوئیں تاریکیاں اور راستی ہے حال آسمان کا ہے وقت جاتے رہنے ستاروں کی چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نے اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهٖ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيْ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْكُمْ مَّنْ رَاٰى مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ اَحَدًا رَاٰى مَنْ رَاٰى اَحَدًا رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهٗ اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہینگی جہاد کرنے والی اپنی جماعت سے یعنی آپسمیں کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کی پس کہینگی ہاں یعنی جواب

دینگے کہ ہان ہی ہم مین وہ شخص کہ صحبت رکہی ہی ساتہہ آنحضرت کی پس کہولا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگی اوسپر یعنی بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پہر آویگا لوگونپر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سی پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہاری وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تابعین ہین تم مین پس کہینگی کہ ہان پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی پہر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سی پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہاری وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اوسکی کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی ف ع اس حدیث مین معجزہ ہی آنحضرت کا اور فضیلت اونکی اصحاب کی اور تابعین کی اور تبع تابعین کی یعنی قرون ثلثہ کی جیسے کہ حدیث آئندہ مین صراحۃ مذکور ہی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا یعنی وسیلہ لوگونمین سی لشکر پس کہینگی لشکر کی لوگ دیکہو آیا پاتی ہو اپنی مین کسی کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سی پس فتح کیجاویگی بسبب اونکی یعنی اون صحابی کی برکت سی پہر بہیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنی اور وقت مین اور جماعت کیطرف پس کہینگی کہ آیا ہی اونمین وہ شخص کہ دیکہا ہو آنحضرت کی اصحاب کو ف ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تابعین مین دیکہنا اصحاب کا کافی ہی جیسے کہ صحابہ مین دیکہنا آنحضرت کا معتبر ہی اور بعضون نے کہا کہ صحابہ مین تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین مین صحبت اور ملازمت چاہیئے جیسے کہ پہلی روایت مین گذرا مگر یہہ کہ یہان دیکہنا ساتہہ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی پہر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکہو آیا پاتی ہو اونمین اوس شخص کو کہ دیکہا اوسنی اوسکو کہ دیکہا ہی اوسنی آنحضرت کی یارونکو پہر ہوگا بہیجنا چوتہی لشکر کا یعنی چوتہی مرتبہ مین پس کہا جاویگا کہ دیکہو آیا دیکہتی ہو انمین کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو کہ دیکہا ہو کسیکو کہ دیکہا ہو اوسنی اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکی ف ح ع اور ایک نسخہ مین لہم ہی لہ کی یعنی واسطی اونکی بہ برکت اوسکی اور اس حدیث مین چار قرن کو ہوئی اصحاب و تابعین و تبع تابعین و تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کے مین بہی یہہ حدیث خیر القرون کی چار درجے مذکور ہوئے ہین اور چونکہ اہل خیر نادر تہی چوتہی قرن مین اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتونمین بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کی اور قلت ہونی بدعت اور فساد کی اونمین پس صحیح مسلم مین عائشہ سی ہی بطریق مرفوع کی خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نی ابن مسعود سے بطریق مرفوع کی خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم یجئ قوم لا خیر فیہم **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السِّمَانَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین امت میری قرن میرا ہی یعنی اصحاب میرے بہترین امت کی وہ لوگ ہین کہ متصل اونکی ہین یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ متصل ہین اونکی یعنی تبع تابعین ف ع قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار توسطی ہی بیچ عمر اہل زمانہ کی لیا گیا ہی یہہ لفظ اقتران سی پس گویا وہ اوسی مقدار ہی کہ نزدیک ہوتی ہین اوسمین اوس زمانہ کی لوگ اپنی عمرونمین اور احوال مین اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا اسی برس کا اور بعضون نی کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہی کہ مضبوط و معتبر اوسمین کچہ کوئی عدد معین نہین ہی پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہوتی تہی اور اونکی مدت سالت ہے تا آخر مرنی صحابہ کی ایکسو بیس برس ہی اور قرن تابعین سنہ سو سی قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا وہانسی تکہ قریب دو سو برس تک اور اوسوقت مین ظاہر ہوئی بدعتین اور پیدا ہوئین چیزین غریب اور سراو ٹہائی فلاسفہ نی اور کہولین یا نی معتزلہ نی اور امتحان کی گئی اہل علم ساتہہ کہنی خلق قرآن کے اور متغیر ہوئی احوال اور بہلی اختلافات اور ناقص ہونی لگی احکام سنت کی روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پہر تحقیق بعد ان تین قرنون کی ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینگے بسکی سچائین کہ نہین طلب کیجاویگی اونسی گواہی **ف** ح یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ گواہی دینی پہلی طلب کے نہایت بُری ہی لیکن اشکال لازم آتا ہی اِسپر علماء نے کہا اور حدیث
میں آیا ہی کہ بہترین گواہ ہونگا وہ شخص کہ گواہی دے پہلی اسکی کہ طلب کیجاوے وہ اُس سے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان اِن دونون حدیثونکی یہہ ہی کہ گواہی دینی پہلی طلب
کی بُری اُس جگہہ ہی کہ معلوم ہو گواہ ہونا اُوسکا اسلیئے وہان گواہی دینی پہلی طلب کے ضائع ہی اور محمول ہی غرض پر اور اچھی اُس جگہہ ہی کہ معلوم نہین گواہ ہونا اُوسکا اور
خبر دیتا ہے کہ مین گواہ ہون تا وقت طلب گواہ بھیجے قاضی کی پاس اگر گواہی ہی یا حدیث گواہی دینی کی پہلی طلب کے مبالغہ ہی بیچ ادا ئی گواہی کی اور جلد قبول کرینگی بعد
اِس طلب کرنیکے جیسا کہتے ہین جواد وہ شخص ہے کہ پہلی سوال کی دیدی یا برائی محمول ہے اُسپر کہ اہل شہادت نہو یا محمول ہی جہوٹی گواہی پر یا بری لوگونکی حقوق مین سی یا اچھی
اللہ تعالیٰ کی حقوق مین سے وہ بھی جب کہ مصلحت اُسکی چہپانی مین نہو اور بعضون نے کہا کہ مراد شہادت سے یہان سوگند ہی یعنی قسم جہوٹی کہاوینگی پہلے اسکی کہ کوئی اُنکو قسم
دیوے اور قسم اُونسی طلب کرے جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی **ت** اور خیانت کرین گے اور امین نہ کیے جاوینگی اور اعتماد نہ کیا جاویگا اونپر **ف** ح اور مراد یہہ ہی کہ خیانت
اُونکی ظاہر و فاش ہوگی کہ اصلا محل امانت نہونگی اور اگر کبھی واقع کچھ تہوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہین کہتی **ت** اور نذر مانین گی اور وفا کرینگی
ف ع اور نہ پروا کرینگی اُوسکی ترک کی بخلاف نیکونکی کہ اُونکی حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی یُوفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ
مُسْتَطِيْرًا **ت** اور پیدا ہوگا اُونمین موٹاپا **ف** ح لفظ سمن سے موٹا ہونا مراد ہی اور یہہ ظاہر ہی کہ فربہی کا سبب بہت کہانا اور پینا اور تنعم اور ترفہ کی پیدا ہوگی یہہ کہ طمع
اور طبعی ہو اور بعضی کہتی ہین کہ مراد فربہی سے فربہی احوال مین ہی یعنی تکبر کرینگی اور دعوی کرینگی وہ چیز کہ نہین ہے اُونمین قسم کمال و شرف سے اور بعضون نے کہا کہ
مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہی اور کہا توربشتی نے کہ یہہ کنایہ غفلت سی اور قلت اہتمام سے ساتہہ امر دین کے اسلیئے کہ غالب فربہون پر یہہ ہے کہ نہین اہتمام کرتی اسکا
کہ ریاضت مین ڈالین نفسونکو ملکہ بڑی ہمت اونکی خطوط نفسانی اور سونا ہی اور شرح مسلم مین ہی کہا علماء نے کہ فربہی مذموم وہ ہے کہ قصد کر کے حاصل کرے اور جو کہ خلقی ہو اسمین
نہین داخل اور ظاہر ہوگئی اس معنی پر روایت کے کہ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ **ت** اور ایک روایت مین ہے اور قسم کہاوینگی اور نہ قسم دلائی جاوین گی یعنے
قسمین کہاوینگی بلا ضرورت و بعض صاحب نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابو ہریرہ سے یون آیا ہی پہر پیچہے انکی آویگی ایک قوم کہ دوست رکہی گی فربہی
کو **ف** ح اور بعضی روایتو مین آیا ہی کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی اونمین سے اوسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اوسکی گواہی اوسکی پر مقصود بیان کرنا حرص اور بے
پروائی اوسکی کا ہی امور دین مین کہ بسبب حرص کے ایسی بے پروائی امور دین کی ہوگی کہ کبہی وہ کریگا اور کبہی یہہ **الفصل الثانی** فصل دوسری

**عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا مَنْ سَرَّهٗ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ
الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ
سَيِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ
الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهٗ لَمْ يُخَرِّجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ** روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعظیم
کرو میری یارونکی یعنی حالت زندگی اور موت مین اسلیئے کہ وہ نیکتر اور برگزیدہ تمہاری ہین **ف** ح اور کیونکر نہون کہ مصاحب اور ملازم اور حاضر درگاہ
رسالت کی اور تربیت یافتہ علم و عمل اونکی ہین اور اونمین سے جنہون نے کہ ملازمت اور صحبت نہین کی دیکہنی والے جمال با کمال اونکی مین سے ابو طالب کے نے کہا کہ ایک
نظر کہنی جمال مصطفی کی بڑی ایسا کچہہ حاصل ہوتا تہا اور کشود کار ہوتا تہا کہ اور ونکو چلون اور خلوتونمین نصیب نہوتا اور ایمان عیانی و یقین شہودی کہ اونکی لیئے ہی کسیکو وہان شرکت
نہین **ت** پہر جو لوگ کہ قریب اونکے ہین یعنی تابعین وہ لوگ کہ قریب اونکی ہین **ف** ح یعنی تبع تابعین بہترین گروہ بہترین امت اور سردار ملت کے اور حالت ان قرنون کی گواہی
صدق و دیانت اور عفت اور امانت پہلی حضور انحال اونکی حکم کئی گئی ساتہہ عدالت کی ہین مگر جو بسبب معلوم ہونیکی اور بعد انکی امر بالعکس ہے جیسا کہ فرمایا

ترجمہ پھر ظاہر اور شایع ہوگا جھوٹ اور خیانت دین و دنیا میں **ف** ح اشارہ ہی طرف ظہور اور شیوع بدعتوں اور خواہشوں نفسانی کی اگرچہ حدوث بعضی ان امور کا مانند قدر اور اعتزال وغیرہ کی اوائل قرون میں ہوا ولیکن ظہور اور شیوع انکا بعد اونکی ہوا ترجمہ یہانتک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کہاویگا اور قسم نہیں مانگا جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہیں طلب کیا جاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگی اوسکو بیچوں بیچ بہشت کا یعنی چاہی کہ بیچوں بیچ بہشت میں ہی کہ بہترین جگہوں بہشت کا ہی پس چاہیے کہ لازم پکڑی جماعت کو **ف** ع یعنی سواد اعظم کو اور اوسکی خیر کو کہ اوسی جمہور ہین صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے اور متابعت اونکی کری پس داخل ہی اسمین محبت اونکی اور اکرام اونکا ترجمہ اسواسطے کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا کی ہی یعنی جو کہ خود رائی ہی اور متابعت جماعت کی نہیں کرتا اور شیطان دو شخصوں سے دور ہی اور ہرگز ہو مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے اسلئے کہ شیطان تیسرا ان تینوں شخصوں کا ہی کہ مرد اور عورت اور شیطان ہین پس ضرور ہی کہ بہکاویگا اون دونوں کو اور جسکو خوش کری نیکی اوسکی اور غمگین کری اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہی **ف** ح ع یعنی علامت مومن کامل کی یہہ ہی کہ نیکی کرنی سی خوش ہوا گر بدی جو دین آوی غمگین و ناخوش ہووی اور کہا ہی علمانے کہ یہہ نشان زندگی دل کا ہی اور منافق جو ایمان قیامت پر نہیں رکھتا برابر ہی اوسکی نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چھوٹی ہوئی ہی لیکن حاشیہ مین لکہا ہی النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ اِلَّا اِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهُ لَمْ يُخَرِّجْ لَهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ **وعن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِي اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگی گی آگ اوس مسلمان کو کہ دیکھا ہی مجکو یا دیکھا ہی اوسکو کہ دیکھا ہی مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح ع یعنی اور مراد اسلام سی پس اس تقدیر پر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشتی ہین لیکن صحابی اور تابعی مسلمان ہو کہ اسلام پر مرا اور یہہ خبر صادق کی اور خوشخبری دینی اونکی ساتھ اوسکی معلوم نہین ہوتا ہی جسے سی مخصوص ہی وہ جماعت کہ اونکو بشارت دی گئی ہی اور چونکہ پایا اونہی آنحضرت کو وہ لوگ کہ محروم رہے اوس جناب کی خدمت سی اور روایت اصحاب سی اونکی تسلی کی لیے فرمایا طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِي وَاٰمَنَ بِي مَرَّةً وَطُوْبٰى لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَاٰمَنَ بِي سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کی یہہ احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین اور ابن حبان نے اور حاکم نے ابی امامہ سی اور روایت کی یہہ احمد نے بہی انس سے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اللّٰهَ فِي اَصْحَابِي اَللّٰهَ اللّٰهَ فِي اَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِي وَمَنْ اٰذَانِي فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَاْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سی پھر ڈرو اللہ سی بیچ حق اصحاب میری کی تین بار مکرر فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کی یعنی یاد کرو اونکو سوائی تعظیم و توقیر کی اور ادا کرو حق صحبت اونکی کا ساتھ میرے نہ بگڑنا اور نہ کرنا اونکو مانند نشانہ کی بعد میری کہ ڈالوا اونکی طرف تیر بد کہنا وغیرہ کی اور عیب گیری اونکی پس جو شخص کہ دوست رکھتا ہی اونکو پس بسبب دوست رکھنی میری کی اونکو دوست رکھتا ہی اونکو یا یہہ معنی ہین کہ بسبب دوست رکھنی اوسکی کی مجکو دوست رکھتا ہی اونکو اور یہہ مناسب ہی ساتھ قول اونکی کی اور جو شخص کہ دشمن رکھتا ہی اونکو پس بسبب دشمنی میری کی دشمن رکھتا ہی اونکو **ف** ع حاصل یہہ ہے کہ دوست رکھتا ہی اونکو اسلئے کہ وہ دوست رکھتا ہی مجکو اور دشمن رکھتا ہی اونکو اسلئے کہ وہ دشمن رکھتا ہی مجکو عیاذا باللہ منہ پس حق ہی بسبب اسکی قول اوس شخص کا کہ کہتا ہی کہ جسنی برا کہا اونکو پس واجب القتل ہوا دنیا میں جیسا کہ ہی مذہب مالکیہ کا اور کہا ہی علمانے کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہی کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کری طرف متعلقوں اوسکی کی پس نشان محبت حق جل و علا کا محبت رسول اسکی ہی اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہی اور اسیطرح سمجھ لے **سکوت** اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق ایذا دی مجکو یعنی حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑیگا خدا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ

حدیث غریب ہے ف ع یعنی عذاب کریگا اوسکو دنیا مین یا آخرت مین شاید کہ نکالی گئی یہہ حدیث اس قول اللہ تعالے کی سی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَھَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل اصحاب میری کی درمیان امت میری کی مانند نمک کی ہی طعام مین نہین سنورتا کہا نا مگر ساتہہ نمک کی کہا حسن بصری نی یعنی بعد نقل اس حدیث کی پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنورین ہم ف ح یعنی حال ہمارا یہہ حسرت کہاتی ہین اوپر گذرنی بعضی صحابہ کی باوجودیکہ انکی زمانہ مین موجود صحابہ کا تہا اور وفات حسن بصری کی ایکسو دس مین ہے کہتا ہون مین کہ سنورتی ہین ہم اونکی کلام سی اور روایتون سی اور معرفت مقامات اور حالات اون کی سی اور اونکی اخلاق و صفات کی پیروی کرنی سی لیکن اعتبار ان چیزون کا ہی ذاتون ونکیکا ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین ف ع یعنی اپنی اسناد سی اور اسیطرح روایت کیا اوسکو ابو یعلی نی اپنی مسند مین انس سی مرفوع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی ابوموسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی کوئی اصحاب میرے مین سی کہ مری کسی زمین مین مگر کہ اوٹہایا جاویگا وہ قبر اپنی سی حالانکہ کہینچنی والا ہوگا اوس زمین والون کا بہشت کیطرف اور سبب روشنی کا ہوگا اونکی لیے یعنی ہادی ہوگا اونکا روز قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کی کہ اوسمین ذکر صحابہ کا ہی اور مصابیح مین اس باب مین ذکر کی تہی مولف نی ذکر اوسکا وہان مناسب دیکہا

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہو تم اون لوگونکو کہ برا کہتی ہین میرے صحابیون کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع ح اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت اونکی پہرتی ہی اونہین کیطرف اسلیے کہ وہ اہل شر و فتنہ ہین اور صحابہ اہل خیر ہی کہ مستحق ہین رضا و رحمت کی اور اشارہ ہی اس کیطرف کہ اگر لعنت فعل پر کرین ذات پر نہ کرین تو قریب باحتیاط ہو ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور ایسیہی خطیب نے اور روایت کی ابن عدی نی عائشہ سی مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُھُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ اور حدیث مرفوع مین ہے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُّسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ اور ایک روایت مین ہی وَیَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَھْلِ الْبَیْتِ وَلَیْسُوْا کَذٰلِکَ وَاٰیَةُ ذٰلِکَ اَنَّھُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ یہہ روایت صواعق محرقہ مین ہی اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنی رافض کی بعضی صحابہ کو اور برا کہنی خوارج کی بعض اہل بیت کو یہہ ہے کہ جب منقطع ہوئی اونکی اعمال ونکی بسبب مرنیکی تو چاہا اللہ تعالے نی کہ ہمیشہ رہی اونکی لیے ثواب و سطے بڑہی درجہ ملنی جنت کے اور واسطی اونکی دشمنون کو عذاب شدید ہو **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَّلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی پوچہا مینی اپنی پروردگار سی اختلاف صحابہ اپنی سی پیچہی میری یعنی یہہ جو اختلاف کرینگی آپسمین فروع شرایع مین بعد میرے اسمین کیا حکمت ہی پس وحی کی اللہ تعالی نی طرف

میری کہ ای محمد بلاشبہہ اصحاب تیری نزدیک میری بمنزلہ ستارونکی ہین سمانمین فـع یعنی بیچ ظاہر کرنی ہدایہ اور باطل کرنی ضلالت کی مانند ستارونکی ہین کہ جیسی ستارونسی
بحر و بر کی راہ معلوم ہوجاتی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ویسی ہی انسی راہ حق معلوم ہوتی ہی اور بری راہ باطل ہوتی ہی ترجمہ بعضے
اون ستارونمین سے قوی تر اور روشن تر ہین بعضی سی اور واسطی ہر ایک کی نور ہی یعنی اوسیطرح واسطی ہر ایک کے اصحاب مین سے نور ہی بقدر استعداد اوسکی پس جس شخص نے
کہ کیا کچھ واسطی پیروی کی وہ اوسکی پیرو ہین اختلافات اپنی سی بیچ مسائل علم و فقہ کی پس وہ نزدیک میری ہدایت پر ہین فـع اور اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف امت کا رحمت ہے
کہا طیبی نی کہ مراد اس سے اختلاف فروع مین ہے نہ اصول مین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اس پر قول حضرت کا فہو عندی علی ہدی کہا سید جمال الدین نے کہ ظاہر یہہ ہے کہ
مراد وہ اختلاف ہی کہ دین مین ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہیں اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنی بعضی صحابہ کی بعض سے خلافت و امارت مین کہتا ہون مین
کہ ظاہر یہہ ہے کہ اختلاف خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کیسی تہا کہ صادر ہوا ہر ایک کی اجتہاد سی غرض دنیوی سی کہ صادر ہوتا ہے حظ نفسانی سی پس یہہ اختلاف
باد شاہونکا سا نہتا ترجمہ کہا عمر نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اصحاب میرے مانند ستارونکی ہین یعنی پس پیروی کرو تم اون سبکی یا اکثر کی اور اگر نہ میسر ہو پس تہد
جس کسی کی اونمین سے پیروی کروگی راہ پاوگی نقل کی یہہ رزین نے فـ حـ ع جیسیکہ اشارہ کیا ساتہہ فضل اپنی کی ولکل نور بہدایت بقدر علم و فقہ کی بیچ نزدیک اوسکی ہی
باوجود تفاوت مراتب اوسکی کی اور اس معنی سی کوئی صحابی خالی نہین بالضرور علم دین و شریعت کا اوسکی پاس ہے اور جاننا چاہیئے کہ بیچ حدیث اصحابی کالنجوم آخر کی کلام کیا
ہی علمانی چنانچہ ابن حجر نی تقریر طویل لکہی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہہ حدیث ضعیف واہی ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم سی کہ یہہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی سے کہ اوسنی کہا کہ
حدیث مسلم سی بعض معنے اسکی سمجھی جاتے ہین مراد حدیث مسلم سے یہہ حدیث آنحضرت کی ہی النجوم امنۃ السماء الحدیث

باب مناقب ابی بکر

باب ہی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ
الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ
اِلَّا خَوْخَةَ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابو سعید خدری سے
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگونمین سی مجہپر یا بہت خرچ کرنیوالی اونمین سے بسبب میری اپنی صحبت مین یعنی دوام
ملازمت اپنی سی ساتہہ لگانی کہ دینی نفس اپنی کے میرے خدمت مین اور اپنی مال مین یعنی خرچ کرنی مال اپنی مین میرے راہ مین ابوبکر ہین اور نزدیک بخاری کی ابابکر واقع ہوا ہی اور
اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست خالص خاص اپنی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو ایسا دوست ولیکن برادری کہ بیچ مسلمانی کی ہی اور محبت اوسکی باقی اور ثابت ہی فـ ع خلیل
خلت سی ہی اور ساتہہ پیش خ کی یعنی صداقت و محبت متخلل کی یعنی درآنیوالی اندر قلب محب کے کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کے یعنی اگر روا ہوتا مجکو کہ پکڑون
مین کوئی دوست خلق مین سے ساتہہ اس صفت کہ محبت اوسکی میرے دل کی اندر آئی اور مطلع وہ میرے سر پر ہو تو ابوبکر کو ایسا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کی
ہی لیکن نہین ہی میری لیے محبوب ساتہہ اس صفت مگر حق سبحانہ و تعالی دوست کہنا میرا خلق کو اور بظاہر دل میرے لیے ہی آگاہ نہین میرے سر پر سوائے حقتعالی کی اور یا خلیل
خلت سی ہی ساتہہ زبر خ کی یعنی حاجت کی یعنی اگر پکڑتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتونمین اور اعتماد کرتا مین اوسپر اپنی مہمات مین تو ابوبکر کو پکڑتا لیکن
ولیکن اعتماد میرا تمام امور مین اور رجوع میری تمام احوال مین خدا ہی کیطرف ہی اور وہی ہے ملجا اور ملاذ میرا اور یہہ معنی اقرب اور انسب ہین ساتہہ سیاق حدیث کی
ولیکن محدثین نی حکم کیا ہی معنی اول وجہ اور اولی ہین فافہم ترجمہ نہ باقی چہوڑی جاوی مسجد مین کوئی کہڑکی یا روزن دیوار مین مگر کہڑکی کہ ابوبکر کی دیوار مین ہے
ف خوخہ ساتہہ زبر دونوں خ معجمہ کی اور واو ساکن کی درمیان اونکی روزن کہ چہوڑا جاوے دیوار مین تا روشنی گہر مین آوی یعنی وشندان اور بعضونے کہا کہڑکی کو کہتے
ہین اور جو گہر کہ ملی ہوئی مسجد شریف سی تہی اونمین کہڑکیاں تہین کہ اونمین سی مسجد شریف مین آتی تہی یا روزن تہی کہ اونمین سے مسجد مین نگاہ کرتی تہی کہ آنحضرت
مسجد مین آئی یا نہین پس حکم فرمایا آنحضرت نی کہ تمام کہڑکیاں یا روزن بند کر دی جاوین مگر کہڑکی یا روزن ابوبکر کا ازراہ تکریم و تفضیل انکی کی کہلا رہی اور یہہ تہا

آخر خطبہ مین کہ آنحضرت نے پڑہا کہ اسمین کنایہ ہی ساتہہ خلافت صدیق کی اور روکنا گفتگو اور ونکا اسباب مین اور جب لوگون نی کلام کیا اسباب مین تو فرمایا حضرت نے کہ مینی یہہ کام اپنی طرف سی نہین کیا ہی مگر بامر خدا عزوجل کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عمر رض نی درخواست کی کہ اپنی دیوار مین ایک روزن چہوڑین تاکہ دیکہہ لیا کرین آنحضرت کو اوسوقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہ چہوڑین اگرچہ بمقدار ناکہ سوئی کی ہو **ت** اور ایک روایت مین یون ہے کہ اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست کیکو سوائی رب اپنی کی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیئی حافظ ابن حجر عسقلانی نی بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا کہ آئی ہین بیچ اسباب حدیثین بطریق متعددہ کہ ظاہر بین مخالف معلوم ہوتی ہین اسحدیث مذکور کی کہ ابوبکر رض کی باب مین آئی ہی از ان جملہ حدیث سعد بن وقاص کے کہ حکم کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ بند کرنی دروازون کی کہ جانب مسجد کی تہی مگر دروازہ علی کا کہلا رکہا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نی اور اسناد اسکی قوی ہی اور روایت کی طبرانی نی اوسط مین ساتہہ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئی اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نی ساتہہ بند کرنی اصحاب کے دروازونکی اور کہلا رکہا دروازہ علی کا فرمایا آنحضرت نی کہ مینی نہین بند کیی ہین اور نہ کہلا رکہا ہی بلکہ خدا نی بند کیی اور کہلا رکہا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی دروازونکی سوائی دروازہ علی کی اور اسطرح روایت کی احمد اور نسائی نی ابن عباس اور ابن عمر سی کہا شیخ ابن حجر نی کہ ہر ایک ان حدیثون سی لائق حجت کی ہی خصوصًا کہ قوت پائی ہی بعض نی اونمین سی ساتہہ بعض کے اور کہا ابن حجر نی کہ ابن جوزی نی حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی رض کی شان مین ساتہہ وضعی ہونیکی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق مین بسبب مخالف ہونی اوسکی حدیثون صحیحہ کو کہ وارد ہوئی ہین ابوبکر رض کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو روافض نی اونکی مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نی ابن جوزی کی بیچ حکم کرنی اوسکی ساتہہ وضعی ہونی اس حدیث کی بیچ وتوہم معارضہ اوسکی کی ساتہہ حدیث ابوبکر کی اور کہا کہ حدیث علی رض کی طرف کثیرہ ہین بعضی اونمین سے حد صحت کو پہنچی ہین اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان اس حدیث علی اور اسحدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان مین نہین ہی اور وجہ توفیق کی یہہ ہے کہ حکم ساتہہ بند کرنی دروازونکی اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر مین تہا وقت بنانی مسجد کی اور تہا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کی کہلتا تہا اور نکلتی تہی اوس مین سے اور صحت کو پہنچا ہی آنحضرت سی کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی جنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتہہ بند کرنی کہڑکیونکی سوائی کہڑکی ابوبکر کی آخر امر مین تہا آنحضرت کی مرض مین کہ باقی رہی تہی آنحضرت کی وفات مین تین دن اور دلیل اس کلام کی یہہ ہے کہ وارد ہوا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلعم نی ساتہہ بند کرنی دروازونکی سوائی دروازہ علی کی آئی حمزہ بن عبد المطلب اسکی کہ ظاہر ہوا اونسی بیچ امتثال امر مین کچہہ توقف اور اونکی آنکہیں کہتی تہین اور پانی جاتا تہا اونسی کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپ نی اپنی چچا کو اور رہنی دیا اپنی چچا کی بیٹی کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی ای چچا میری حکم کیا گیا مین تہا اسکی اور مجکو مین کچہہ اختیار نہین پس ذکر کرنی حمزہ کی دلیل ہی اس قصہ کی جاننا کیا کہ یہہ مقدم تہا اسلیئی کہ حمزہ رض غزوہ احد مین شہید ہوئی **وعن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا رواہ مسلم**

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست ولیکن ابوبکر میرے بہائی ہین اور یار میری **ف** ح اور احمد کی روایت مین ہی اخی فی الدنیا وصاحبی فی الغار اور ابویعلی کی مسند مین ہے ابن عباس سے ابوبکر صاحبی و مونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابوحاتم نی کہ بیچ قول حضرت کی سدوا الخ دلیل ہی اوپر قطع طمع تمام لوگون کی خلافت سی سوائی ابی بکر کی **ت** اور تحقیق دوست پکڑا ہی اللہ نی تمہاری صاحب کو کہ عبارت ہی اونکی ذات شریف سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی حدیث سی دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اسحدیث سی دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہے مرتبہ محبوبیت کو پہنچتا ہی یحبہم ویحبونہ ۵ ہر کہ او در عشق صادق آمدہ است * بر سرش معشوق عاشق آمدہ است * اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تہی اور خلیل بہی محب کو کہتی ہین کہ مرتبہ محبوبیت کو پہنچی اور بعضی خلت کو اصل اخص کہتی ہین اور آنحضرت کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور کامل تر کہتی ہین

خلفت ابراہیم سے کذا قال الغزالی اور یہہ حدیث دلیل ظاہر ہے اسپر کہ ابوبکر ہین افضل صحابہ مین **وعن** عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی ابا بکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی اللہ
والمؤمنون الا ابا بکر رواہ مسلم وفی کتاب الحمیدی انا اولی بدل انا ولا اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا واسطے میرے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت مین کہ بلاو واسطے میرے ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہے اور بلاؤ اپنے بھائی کو یعنی عبدالرحمن کو تاکہ حکم کرون مین نامہ کی لکھنی کا اسلیے کہ مین
ڈرتا ہون یہہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکھنی کی اور ڈرتا ہون یہہ کہ کہے کہنیوالا کہ مین مستحق ہون واسطے خلافت کی حالانکہ نہین ہوگا
مستحق خلافت کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہہ مسلم نے اور
بیچ کتاب حمیدی کی واقع ہوا بیچ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی مین لائق تر ہون ساتھ خلافت کی اور نہین مستحق ہے اوسکا غیر میرا ف ع اور طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا کہ یہہ
روایت جو ہے اسحدیث مین اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتے ہین حضرت علی رض کی خلافت پر اور وصیت کرنیکا
اونکی حق مین محض باطل ہے کچہہ اصل اوسکی نہین باتفاق مسلمانونکی اور اول جو جھٹلایا اونکو علی رض نے جھٹلایا ہے جس وقت کہ پوچھی گئی کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے سوای
قرآن کی فرمایا علی رض نے کہ نہین ہے میرے پاس مگر اس صحیفہ مین تہا اور اگر اونکی پاس نص ہوتی تو فرماتے ہے **وعن** جبیر بن مطعم قال اتت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم امرأۃ فکلمتہ فی شیء فامرہا ان ترجع الیہ قالت یا رسول اللہ ارأیت ان جئت ولم اجدک
کانہا تریدُ الموت قال فان لم تجدینی فأتی ابا بکر متفق علیہ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے
کہا جبیر نے کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سے کسی چیز مین یعنی کچہہ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی پس حکم کیا آنحضرت نے اوس عورت کو اور وقت اور کی
طرف آنحضرت کی یعنی تاکہ دیوین اوسکو کچہہ یا جواب دین اوسکی بات کا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ اگر آؤن اور نپاؤن آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اوسکا دور تھا
مدینہ سے کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت مراد رکہتی تہی ساتھ نپانے آنحضرت کے اونکی موت کو ف ح ظاہر یہہ ہے یہہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آئی تھی ت فرمایا
آنحضرت نے پس اگر نپاوے تو مجھکو پس آ تو ابوبکر کی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع ظاہر اسحدیث سے اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص
قطعی نہین ہے اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت و منقبت اونکی اور جمہور علما اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنی پر کسی کا سب مین نہین ہے اور صحت خلافت ابی بکر
رض کی باجماع صحابہ کی ہے اور شیخ ابن ہمام نے مسایرہ مین دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہے اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہا بیچی ایک
اعرابی نے آنحضرت کی ہاتھ کچہہ اونٹ وعدے پر پس کہا حضرت علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچھہ اونسے کہ اگر آوین آپکی پاس وقت وفات آپکی تو کون ادا کریگا
قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجکو ابوبکر پس پھر آیا وہ اعرابی علی رض کی پاس اور خبر دی اونکو پس کہا علی رض نے کہ پھر جا اور پوچھہ اونسے کہ اگر آوین ابوبکر کی پاس وقت انتقال
اونکیکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچھا آپسے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عمر پس کہا علی رض نے کہ پوچھ عمر کی بعد حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو
عثمان پس کہا علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچھہ اونسے کہ اگر آوین عثمان کی پاس وقت انتقال اونکیکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچھا اعرابی نے آنحضرت
سے کہ جب مرجاوین ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مرسکے تو تو مرجا نا روایت کی یہہ اسمعیل نے اپنی معجم مین **وعن** عمرو بن العاص ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بعثہ علی جیش ذات السلاسل قال فاتیتہ فقلت ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت من الرجال
قال ابوہا قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسکت مخافۃ ان یجعلنی فی آخرہم متفق علیہ
اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اونکو امیر کرکر اوپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کو بھیجا تھا نام ایک زمین کا ہے کہا آیا مین حضرت
کی پاس یعنی پہلی سفر کی یا بعد اوسکی پس کہا مین نے آنحضرت سے کہ کون محبوب ہے طرف آپکی ف ح ع یعنی اون لوگون مین سے کہ موجود ہین آپکی صحبت مین یا مطلق مین

اونسی لشکر والی اوریہ اس لیے ہی کہ سبب اونکی سوال کا یہہ تہا کہ جب اونکو لشکر کا امیر کر کر بہیجا بعد ذات السلاسل کی یعنی کی ولی کہ اسکی لیے ابو عبیدہ بن الجراح کو بہیجا ساتہہ دو سو بزرگون
کی انصار و مہاجرین میں سے کہ ابو بکر و عمر بہی و نمین تہی لیکن امامت عمرو ہی کرتی رہی پس فتح ہوئی مسلمانونکی و رکافر بہاگی و سوقت عمرو بن العاص کے خیال مین یہہ آیا کہ مین مقدم ہون
مرتبہ مین انسی کہ میری ساتہہ اونکو بہیجا پس جب پہر کر آئی تو آنحضرت سی یہہ پوچہا آنحضرت نی ایسا جواب دیا کہ طمع اونکی منقطع ہوگئی لیکن ہو یہ ہی احتمال اول کو مراد عام
آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہہ جواب حضرت کا تہا کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب ہین لوگونکی طرف میری عورتون میں سی کہا مینی مردونمین سی یعنی سوال میرا اونسی ہی تہا نقد میری
ہی مردونمین سے کون بہت محبوب ہے طرف تمہارے کہا فرمایا باپ اسکا یعنی ابو بکر کہا مینی پہر کون بہت محبوب ہے فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نی ور مردونکو یعنی بعد اور سوا لون میں
کی پس خاموش ہوا مین یعنی اس سوال سی بسبب خوف اسکی کہ گردانین آپ مجکو پیچہ آخر لوگون کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی یعنی مطلق آخراون لوگونکی کہ پوچہون مین انکو
اگر پوچہتا مین آپ سی **وعن محمد بن الحنفية قال قلت لابي اي الناس خير بعد النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر**
قلت ثم من قال عمر وخشيت ان يقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمين رواه البخاري
اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ بیٹی ہین علی رض کی غیر فاطمہ زہرا رض سی کہ کہا کہا مینی یعنی باپ اپنی کی کہ علی رض ہین کہ کون لوگونمین سی بہتر ہی بعد آنحضرت کی کہا علی رض
نی ابو بکر بہتر ہین کہا مینی پہر کون ہی کہا عمر اور ڈرا مین کہ کہین عثمان یعنی نہ پوچہا مینی کہ بعد عمر کی کون بہتر ہی بخوف اسکی کہ عثمان کو افضل فرمائین گی پس عدول کیا اس سوال
سی عدول کر کریون کہا مینی کہ پہر تم بہتر ہو کہا علی رض نی کہ نہین ہون مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ع یہہ اونہون نی از راہ تواضع کی فرمایا
والا وقت اس سوال کی سب لوگونسی وہ بہتر تہی اسلئی کہ یہہ ذکر عثمان کی قتل ہونیکی بعد کا ہی **وعن ابن عمر قال كنا في زمن النبي صلى الله**
عليه وسلم لا نعدل بابي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم
رواه البخاري وفي رواية لابي داود قال كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي افضل امة النبي صلى الله عليه وسلم
بعده ابو بكر ثم عمر ثم عثمان رضوان الله تعالى عليهم اجمعين اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ برابر نہین کرتی تہی ہم
ساتہہ ابی بکر کی کسیکو یعنی صحابہ مین سی بلکہ اونکو فضیلت دیتی تہی اور پہر ساتہہ عمر کی برابر نہین کرتی کسیکو پہر ساتہہ عثمان کی پہر چہوڑ دیتی تہی ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہین
فضیلت دیتی ہم درمیان اونکی ایک کو دوسرے پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع مراد آپسمین فضیلت دینا مثل اونکی کا بلکہ ایک طرح کی صحابہ کو آپسمین فضیلت دیتی تہی
ایک کو دوسرے پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعۃ الرضوان اور تمام علما صحابہ افضل ہین اور شاید کہ یہہ تفاضل درمیان اصحاب کی مراد ہی اور اسی پر اہل بیت پس وہ حصر
ہین اونسی اور حکم اونکا مغایر ہی اونکی پس نہین وارد ہوگا اعتراض بسبب ذکر کرنی علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کی کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور
کہا مظہر نی کہ مراد ابن عمر کی بڑی ہی ور سن ہین اصحاب سے کہ جب کوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتی آنحضرت اونسی اور حضرت علی رض آنحضرت کی زمانہ میں جوان اور نو عمر تہی
والا اونکی فضیلت کا بعد ان تین کی گنتی کی کوئی منکر نہین اور یہہ ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کی بیچ جیسے اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان اور علما صحابہ کو
فضیلت ہی اورون پر تا قریب روایت ابی داؤد کی ہی کہ کہا ابن عمر نی تہی ہم کہتی اسحال مین کہ آنحضرت زندہ تہی بہتر امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابو بکر
ہین پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم **ف** ح اور امام احمد ابن عمر سی لائی ہین کہ کہا تہی ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کی جانتی بہتر لوگونکا ابو بکر کو پہر عمر کو اور کہا البتہ علی
تحقیق دی گئی ہین تین خصلتین کہ اگر ایک اون تین مین سی میری لیے ہو تو بہتر جانونمین دنیا سی اور ما فیہا سی کی دنیا مین ہی نکاح کر دیا آنحضرت نی اونسی اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ
رض ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کی لیے اونسی اولاد اور بند کیے دروازے سبکی سوائے دروازہ علی کی اور دیا اونکو نیزہ اپنا روز خیبر کی اور نسائی روایت کیے کہ پوچہی گئی
ابن عمر کہ کیا کہتی ہو بیچ حق عثمان اور علی کی پس بیان کی یہہ حدیث بعد اسکی کہا مت پوچہو حال علی رض کا اور قیاس کر کسیکو اونپر بند کیے دروازے سبکی
سوائے دروازہ انکی کی کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى**

اللہ علیہ وسلم مالاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابا بکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیمۃ
وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا وان صاحبکم خلیل
اللہ رواہ الترمذی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی کسیکی لیی نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلا اوتارا ہی
ہمنی اوسکا یعنی جونکا تون یا زیادہ سوائی ابو بکر کی پس تحقیق ابو بکر کی لیی نزدیک ہمارے نعمت یعنی نیکی ہی کہ بدلہ دیگا اوسکو خدا تعالی عوض اوس نعمت کے دن قیامت کے
فـ ع یعنی بدلہ کامل کہا بعضون نے کہ مراد یدسی نعمت ہی اور وہ مال ہی اور نفس اور مال اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی مین صرف کیی اور احتمال ہی مراد اس
نعمت یدسی آزاد کرنا بلال کا ہو جیسیکہ اشارہ ہی کیطرف اس آیت مین وسیجنبہا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی الخ ت اور نہین نفع دیا مجھکو کسی کی مال
نی مانند مال ابی بکر کی فـ ح کہ جو کچھ گھر مین رکھتی تہی خدمت بابرکت مین لی آئی اور گھر مین کچھ نہ چھوڑا اور ذو الخلال ساتھ اس کی لقب ابو بکر رض کا ہی جب تمام
مال راہ خدا مین صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجائی تکمونکی خلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا مین ابو بکر کو دوست جانی
آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوائی خدا کی دوست حقیقی نہین رکھتا نقل کی یہہ ترمذی نی فـ ع کتاب ریاض الصالحین مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہین
نفع دیا مجھکو کسی مال نی کبہی اوسقدر کہ نفع دیا مجھکو مال ابی بکر نی پس روئی ابو بکر اور کہا کہ نہین مین اور مال میرا مگر ملک آپ کی اور موافقات مین ہی کہ فرمایا آنحضرت
نی نہین ہی مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میری لیی مال ابی بکر سی اور تہی آنحضرت حکم کرتی ابو بکر کی مال مین جیسیکہ حکم کرتی اپنی مالین اور آیا ہی کہ خرچ کیی ابو بکر نی آنحضرت
پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتی ہین کہ اسلام لائی ابو بکر اس حال مین کہ اونکی لیی چالیس ہزار درہم تہی سب خرچ کیی آنحضرت کی عہد مین فی سبیل اللہ اور
عروہ سی ہی کہ کہا آزاد کروائی ابو بکر نی سات بردے کہ عذاب کی جاتی تہی اللہ کی راہ مین از انجملہ مین سی بلال اور عامر بن فہیرہ تہی وعن عمر رض قال ابو بکر
سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہا ابو بکر سردار
ہمارا ہی یعنی نسب و حسب مین اور افضل ہمارے ہین یعنی عمل مین اور کرنی بہلائیون مین اور بہت پیاری ہماری ہین طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی یہہ ترمذی نی
وعن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن
عمر سی کہ روایت کرتی ہین پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا واسطی ابی بکر کی کہ تو یار اور مصاحب میرا ہی غار مین اور یار و مصاحب میرا ہے حوض پر نقل کی یہہ ترمذی نے فـ
ح یعنی دنیا اور آخرت مین یار ہمراہی میرا ہی اور غار لیا کہ یار غار جو کہتی ہین اسکی سی کہتی ہین اور مراد غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی تہی آنحضرت ہجرت کر کر اول
وہین جا کر چہپے تہے اور یہی مراد ہی تیری ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا پس معنی یہہ ہین کہ تو ایسا یار مخصوص
میرا ہی کہ اسنی تیری یاری پر گواہی دی ہی اسلیی اجماع ہی مفسرین کا کہ مراد صاحبہ سی اس آیت مین ابو بکر ہی ہین اسلیی کہا ہی علماء نی کہ جو کوئی انکار کری صحبت ابو بکر کا
کافر ہوتا ہی اسلیی کہ اوسنی انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنی صحبت غیر اونکی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی وعن عائشۃ قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیہم ابو بکر ان یؤمہم غیرہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق ہی واسطی اوس قوم کی کہ اونمین ابو بکر ہون یہہ کہ امامت کری اونکی حق قوم کی غیر ابو بکر کی
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے فـ ع اور اسیکی حکم مین ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہو اور یہین دلیل ہی اسپر کہ ابو بکر افضل ہین سب صحابہ سی
پس جب ثابت ہوا یہہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیی اور نہین لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونی فاضل کے چنانچہ اسلیی سیدنا علی
نی فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نی تمکو امر دین ہمارے مین یعنی امام کیا نماز مین کون ہی کہ پیچھے ڈالی تمکو امر دنیا ہمارے مین یعنی خلافت مین وعن عمر قال امرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق ووافق ذلک عندی مالا فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان

سَبَقْتُہٗ یَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ فَقُلْتُ مِثْلَہٗ وَاَتٰی اَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُہٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عمر رضی سی کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ تصدق کرین ہم یعنی راہ خدا مین کچہہ مال صرف کرین ہم اور موافق پڑا یہہ حکم کرنا آنحضرت کا ساتہہ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقاً اوسوقت مین بہت سا مال میری پاس تہا پس کہا مینی کہ آج کی دن سبقت لیجاؤنگا مین ابوبکر سی اس امر خیر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اوپر ابوبکر ان یعنی تو نہین سی کہا عمر نی پس لایا مین آدہا مال اپنا پس فرمایا آنحضرت نی کس قدر باقی رکہا تو نی اپنی اہل و عیال کی لیی پس کہا مینی کہ باقی چہوڑا مینی اپنی اہل و عیال کی لیی مانند اسکی کہ لایا ہون یعنی آدہا لایا ہون اور آدہا باقی کہا اور لائی ابوبکر جو کچہہ تہا اونکی پاس **ف** ح اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضاً آدہا مال عمر کا زیادہ تہا اوسچہہ سی کہ ابوبکر لائی لیکن چونکہ جو کچہہ رکہتی تہی لائی اسی فضیلت اونکی عمر پر باقی رہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرت نی کہ ای ابوبکر کیا چہوڑا تو نی اپنی اہل و عیال کی لیی کہا ابوبکر نی کہ باقی چہوڑا ہی مینی اونکی لیی خدا کو اور رسول خدا کو **ف** ح یعنی خدا و رسول کی رضا چہوڑی ہی یا یہہ معنی ہین کہ کچہہ مال مین سے باقی نہین چہوڑا ہی سی فضل خدا کا اور رزاقیت اوسکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی اونکی لیی بس ہی اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تہا آدہی مال عمر کسی تو کچہہ شبہہ نہین ہی اونکی فضیلت مین اور اگر کم بہی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تہا **ت** کہا مینی کہ سبقت نہین لیجا سکتا مین ابوبکر پر ہرگز نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** ح یعنی آج کہ باوجود موجود ہونی سبب سبقت کے سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اوپر سبقت نہ لیجاونگا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا دونونکی لیی بیچ ما کہا مین کلمتیکما یعنی فرق درمیان تمہارے بیچ فضل کی ایسا ہی جیسا درمیان قول تمہاری کی ہی جو مذکور ہوا **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ ابوبکر حاضر ہوئی آنحضرت کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی اونکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سی پس اوس روز نام رکہی گئی یعنی لقب دی گئی ابوبکر عتیق نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح وجہ تسمیہ عتیق کی اور بہی معانی بیان کئی ہین کہ عتیق بمعنی حسن اور جمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کی بہی آتا ہی لیکن حدیث مین صریح اسکا ہی کہ عتیق یعنی آزاد کئی گئی کی آگ سی ہی اور نسائی کی روایت مین آیا ہی قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اور نام اونکا عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جا کر انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب مین ملتا ہی اور حاضر ہوئی یہہ آنحضرت کی ساتہہ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئی آنحضرت سی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور مردونمین اول یہی اسلام لائی ہین اور تہی یہہ سفید رنگ دبلی خفیف رخسارہ اونکی خوبصورت دہنسی ہوئی آنکہین بلند پیشانی اور انکی ماں باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہہ بات کسی صحابی کی بہی حاصل نہین ہوئی اور پیدایش انکی مکہ مین سال فیل کی دو برس اور چار مہینی بعد اور مری مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ تیرہ ہجری مین درمیان مغرب و عشا کی اور عمر انکی تریسٹہہ برس کی تہی اور وصیت کی تہی یہہ کہ غسل دیوی انکو بیوی انکی اسما بنت عمیس پس غسل دیا اونکو اسمانی اور نماز پڑہی اونپر عمر بن الخطاب نی اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور روایت کی اونسی خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی اور نہین روایت کی گئی اونسی حدیث مگر تہوڑی بسبب قلت مدت اونکی کی بعد آنحضرت کی **وعن** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَھْلَ مَکَّۃَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول اون شخصونکا ہون کہ پہٹی گی اونسی زمین یعنی قبر اونسی جو لوگ اوٹہین گی ونمین سی اول مین ہی اوٹہونگا بعد میری ابوبکر بعد اونکی عمر کہ ایک حجری مین حضرت کی ساتہہ مدفون ہین پہر آؤنگا مین بقیع کی

مدفون ہونگی پاس پس وتہائی اور جمع کئی جاوینگی ساتھہ میری پہر انتظار کرونگا مین اہل کا یہانتک کہ جمع کیا جاوینگا مین درمیان ونکی ف ع یعنی ترمذی نی نقل کی یہہ کہ اہل مکہ کی ور مدینہ کی محشر قیامت مین حضرت انتظار کرینگی اہل مکہ کا بقیع مین یہانتک کہ جمع ہونگی پہر متوجہ ہونگی طرف محشر کی کہ وہ زمین شام کی ہی پس جمع ہونگی ساتھہ تمام خلایق کی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ الذی یدخل منہ امتی فقال ابوبکر یا رسول اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابا بکر اول من یدخل الجنۃ من امتی رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میری پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھہ میرا ف ح اور یہہ شب معراج مین تہا یا اور وقت کہ بہشت مین جاتی تہی ت پس دکہایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی وس سی امت میری پس کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ دوست رکہتا ہون مین کا شکی ہوتا مین ساتھہ آپکی تا دیکہتا مین طرف وس دروازہ کی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ ہو اے ابو بکر کہ تو اول ان شخصونکا ہی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سے نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف ع یعنی پس دیکہیگا تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا سبکی پہلی یہہ مراد ہی کہ بہشت کے دروازہ دیکہنی کی کیا آرزو کرتا ہی تیری لیے ایسی چیز ہی کہ اعلی اور افضل ہی اس سی اور وہ درانا تیرا ہی ساتھہ میری بہشت مین اور اسمین دلیل ہی اس پر کہ ابو بکر افضل ہین امت مین والا کاہی کو سبقت کرتی اونسی بیچ دخول جنت کی الفصل الثالث فصل تیسری عن عمر ذکر عندہ ابوبکر فبکی وقال وددت ان عملی کلہ مثل عملہ یوما واحدا من ایامہ ولیلۃ واحدۃ من لیالیہ اما لیلتہ فلیلۃ سار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الغار فلما انتہیا الیہ قال واللہ لا تدخلہ حتی ادخل قبلک فان کان فیہ شیء اصابنی دونک فدخل فکسحہ ووجد فی جانبہ ثقبا فشق ازارہ وسدھا بہ وبقی منہا اثنان فالقمہما رجلیہ ثم قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع راسہ فی حجرہ ونام فلدغ ابوبکر فی رجلہ من الحجر ولم یتحرک مخافۃ ان ینتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقطت دموعہ علی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لک یا ابا بکر قال لدغت فداک ابی وامی فتفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب ما یجدہ ثم انتقض علیہ وکان سبب موتہ واما یومہ فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدی زکوۃ فقال لو منعونی عقالا لجاھدتہم علیہ فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ تألف الناس وارفق بہم فقال لی اجبار فی الجاہلیۃ وخوار فی الاسلام انہ قد انقطع الوحی وتم الدین اینقص وانا حی رواہ رزین روایت ہی عمر رضہ سی کہ ذکر کئی گئی انکی نزدیک ابو بکر پس روئی عمر اور کہا دوست رکہتا ہون مین کاشکی عمل میری تمام عمر کی مانند عمل ابی بکر کی ہوتی بیچ ایک دن کے دنون عمر اونکی سی یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی کی ہوتا راتون اونکی سی یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت کی امی سیر رات ابو بکر کی پس وہ رات کہ سفر کیا اور ہجرت کی اوسمین ابو بکر نی ساتھہ آنحضرت کی طرف غار کی پس جبکہ پہنچی آنحضرت اور ابو بکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نی جانا اوسمین کہا ابو بکر نی قسم ہے خدا کی نہ داخل ہو تم غار مین یہانتک کہ داخل ہون مین پہلی آپکے اسلیکہ اگر ہوا اوسمین کچہہ یعنی موذی چیز قسم سی یا حشرات الارض سی مانند سانپ اور بچہو وغیرہ کی تو پہنچی مجکو ضرر اوسکا نہ آپکو پس داخل ہوئی ابو بکر غار مین پہلی آنحضرت کی پس جہاڑا اوسکو ابو بکر نی اور پائی بیچ ایک جانب غار کی کئی سوراخ پس پہاڑا ابو بکر نی تہبند اپنا اور بند کیا سوراخون کو تہبند کی چیتہڑونسی اور باقی رہی اون سوراخونمین سی دو سوراخ پس دیدیا ونمین دونون پاؤن اپنی مانند لقمہ کی مونہہ مین یعنی جبکہ تہبند مین سے کچہہ اون سوراخونکی اندر پہرنکو نہ بچا تو دونون پاؤن اڑا دیی تاکہیں راہ موذی جانورکی نرہی پہر کہا ابو بکر نی آنحضرت کو کہ آئی پس داخل ہوئی آنحضرت اور رکہا سر مبارک اپنا گود مین ابو بکر کی اور آرام کیا ف ع پس سونا عالم کا عبادت ہی جیسی کہ سونا ظالم کا عبادت ہی ساتھہ دو اعتبارون مختلف کی ت پس کاٹی گئی ابو بکر پیر یا نو اپنی کی سوراخ سی یعنی سانپ نی کاٹا اونکی پاؤں مین اور نہ ہلی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ جاگ اوٹہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گری آنسو ابو بکر کی پیغمبر خدا صلعم کی چہرہ مبارک پر یعنی

پس پیدا ہوئی اور دیکہا رونا ابو بکر کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نے کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تیرے ماں باپ میری پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تہی اوسکو ابو بکر یعنی درد وانداہ پہر رجوع کیا اثر زہر نے ابو بکر پر اور ہوا ہی سبب موت ابی بکر کا **ف** ح ع آخر عمر مین کہ سبب اس زہر کی اثر سی مرنا حاصل ہوئی اونکی لیے شہادت فی سبیل اللہ اس حالت مین کہ رفیق تہی آنحضرت کی راہ مین اور یہہ ایسا تہا کہ جیسی حضرت کو یہہ خیبر کی بکری مین زہر دیا تہا اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا ت اور اسی پر دن ابی بکر کا کہ آرزو رکہتا ہون کہ عمل تمام عمر میری مثل عمل اوس رات کی ہون اور دن کی جب وفات پائی پیغمبر خدا نے مرتد ہوئی بعضی عرب اور کہا کہ نہین دینگی ہم زکوۃ **ف** ح ع یہہ کہنا بطور انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہی کہا بعضی علما ہماری نے کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوۃ اور وہ کہی نہین ادا کرونگا مین کافر ہوجاتا ہی ت پس کہا ابو بکر نے اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی پانو باندہنی کی البتہ جہاد کرونگا مین اونپر یعنی اوسکی لینی پر بسبب نہ دینی اوسکی **ف** ع مراد عقال عین کی زیر سی رسی ہی کہ باندہا جاتا ہی اوس سی اونٹ لیا جاتا زکوۃ مین اسلیکی اونٹ کی مالک پر سپرد کرنا اونٹ کا بطور واقع ہوتا ہی قبض ساتہہ باندہنی کی اور بعضون نے کہا عقال زکوۃ یکسالہ اونٹ یا بکری کی عقال کی دو معنی آئی ہین اور مشہور معنی اول ہین یعنی رسی مذکور اور ترمذی مین بعنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہہ ہی مراد ساتہہ قول ابی بکرؓ کی لو منعونی عقالا اور ایک روایت مین عناقا بہی آیا ہی یعنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس نکا نہوت پس کہا مینی ای خلیفہ رسول اللہ کی موافقت اور الفت کرو لوگونسی اور نرمی کرو ساتہہ اونکی کہا مجکو آیا تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا اتہا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہوگیا اسلام مین یعنی ایام اسلام مین اور یہہ احکام وسکی **ف** ع حضرت ابو بکرؓ نی نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکر کی ہی باوجودیکہ آیا ہی کہ حضرت علیؓ بہی ساتہہ عمر کی شریک تہی اس رای مین لیکن کچہ خیال نکیا اونہون نے اسکا ت تحقیق شان یہہ ہی کہ تحقیق منقطع ہوگئی وحی یعنی اب نہین پہنچ سکتی ہین ہم طرف یقین کی پس ضرور ہی ہماری لیے اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہو وی دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون **باب مناقب عمرؓ** باب ہی بیچ بیان مناقب عمرؓ کی **ف** ح مناقب عمرؓ کی بہت ہین اور بس ہی اونکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالی نے دین کی بسبب اونکی اور قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سے اعلی اور افضل یہہ ہے کہ الہام کیجاتی تہی ساتہہ صواب کے اور ڈالا جاتا تہا اونکی دل مین حق اور موافق پڑتی تہی رائی اونکی ساتہہ وحی اور کتاب کی اور آئی ہی اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق کی ہی جیسی کہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نے مجاہد سی کہا تہی عمر ایسی عقل سی کہتی ایک بات پس نازل ہوتا ساتہہ اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی سی لایا ہی کہ قرآن ایک رای سی عمر کی رائی مین سی ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نے فرمایا کہین لوگ ایک بات ایک چیز مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اوتری قرآن ساتہہ مانند او سچیز کی کہ کہی عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سی ذکر کیے ہین علما نی اور مینی یعنی شیخ عبد الحق رح نی شرح مین و تکمیل کر دیا ہی مان دیکہنا چاہیی **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِیْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تہی الہام کئی گئی یعنی اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی امتون مین سے **ف** ع لفظ محدث ساتہہ زبر دال مشدد کی معنی ملہم کی ہی گویا ساتہہ اوسکی بات کیا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ شخص کہ ڈالی جاتی ہی اوسکی دل مین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتہہ اوسکی ساتہہ حدس و فراست ایمانی کی مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتہہ اوسکی جسکو چاہتا ہی اپنی بندون مین سے اور بعضون نے کہا کہ محدث وہ کہ جب ظن کری تہا ایک چیز کی صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہی تہا اوسکی اور بعضون نی کہا کہ کلام کرتی ہین ساتہہ اوسکی ملائکہ اور ایک روایت مین متکلمون ساتہہ تشدید لام کی بجای محدثون کی آیا ہی ت پس اگر ہو میری امت مین کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا نقل کی بخاری

اور مسلم نے **ف** ح مقصود شک و تردید و وجود محدث کی اس امت میں نہیں ہے سلبی کہ امت حضرت کی افضل امتونکی ہے اور جبکہ اگلی امتونمیں موجود ہوئی تو اس امت میں بطریق اولی ہونگی بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسے کہتی ہیں کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا میں ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص فلانی کا ہی ساتھ کمال دوستی کے

وعن سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ نِسْوَۃٌ مِنْ قُرَیْشٍ یُکَلِّمْنَہٗ وَیَسْتَکْثِرْنَہٗ عَالِیَۃً اَصْوَاتُہُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ فَقَالَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِہِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْہٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطٰنُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ زَادَ الْبَرْقَانِیُّ بَعْدَ قَوْلِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَضْحَکَکَ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا پروانگی مانگی عمر رض نی واسطی درآنیکی آنحضرت کی پاس اور آنحضرت کی پاس تہی کتنی ایک عورتیں قریش میں سی کلام کرتی تہیں آنحضرت سی اور عورتوں سی ازواج مطہرات میں کہ نفقہ طلب کرتی تہیں آنحضرت سی اور بہت طلب کرتی تہیں نسبت وسعت کی کہ آنحضرت انکو پہنچاتی تہی حالیکہ بلند تہیں آوازیں ان عورتونکی **ف** ع احتمال ہی کہ یہہ بلند کرنا آوازکا ہو پہلی نہی کی بلند کرنی آواز کی سی اوپر آواز نبی صلعم کی اور احتمال ہی کہ بلندی آوازاون کی کی ہوئی ہو بسبب اجتماع اونکی کی آوازمین یہہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد بلند تہا آنحضرت کی آواز سی کہتا ہو تمیں کہ نہیں ہی کلام میں دلیل اسپر کہ آوازیں اونکی آنحضرت کی آواز سی بلند تہیں تاکہ وارد ہو اشکال ساتہہ قول اللہ تعالی کی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ بلکہ مراد یہہ ہی کہ اونہوں نی اوس حالت میں برخلاف عادت پست آوازی اپنی کی بلند کین تہیں آوازیں اپنی کلام کرنی میں ساتہہ آنحضرت کی باعتماد حسن خلق آپ کی کی ت پس جبکہ اذن چاہا عمر نی اور چاہا درآنا اوٹہیں وہ عورتیں اور دوڑیں طرف پردہ کی یعنی تاکہ چہپیں پس داخل ہوئی عمر اس حالت میں کہ آنحضرت ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب اوٹہنی اور بہاگنی عورتونکی پس کہا عمر نی کہ ہمیشہ ہنساوی اللہ دانت آپکی **ف** ع یعنی ہمیشہ خوش رکہی باعث ہی آپکے دانتونکی کہل نیکا ولیکن بالضرور کچہہ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہوا ہی کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیے مجکو اوس پر ت پس فرمایا آنحضرت نی کہ تعجب کیا میں نی ان عورتوں سی کہ تہیں میری پاس اور شور و غل کرتی تہیں پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سی ہو گئیں پردہ میں یعنی تیری ڈر سی کہا عمر نی یعنی خطاب کرکر اون عورتونکو کہ اے دشمنو اپنی جانونکی آیا ہیبت رکہتی ہو اور ڈرتی ہو مجہسی اور ہیبت نہیں رکہتی ہو پیغمبر خدا صلعم سی کہا عورتوں نی کہ ہاں ڈرتی ہیں ہم تجہسی کہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہی **ف** یہہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی قاری نی عکس اسکی لکہا ہی یعنی تو بڑا بدکلام اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کی کہ وہ خوش خلق ہیں جیسے کہ خبر دی اللہ سبحانہ نی وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور فرمایا وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ ت پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اور کلام کر اور نہ التفات کر انکی جواب کیطرف اے بیٹے خطاب کے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہی ہرگز نہیں ملتا تجہسی شیطان اس حالت میں کہ تو چلنے والا ہو کسی راہ میں مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ میں غیر راہ تیری کی **ف** ح اور تیری ساتہہ ایک جا نہیں جمع نہیں ہوتا اور تیری سامنی نہیں ٹہر سکتا جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ شیطان بہاگتا ہی عمر کی سایہ سے نفظ فج ساتہہ فتح فا کی اور تشدید جیم کی راہ کشادہ گویا مراد یہہ ہے کہ باوجود اسکہ راہ کشادہ ہوتی ہی اور ہوسکتا ہی کہ اوسکی ایک جانب سے گذر جاوی لیکن باوجود اسکی خوف اور ہیبت سے نہیں چہوڑتی اوسکو کہ اوسطرف آوی مراد فج سی یہاں راہ مطلق ہی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور کہا حمیدی نی یعنی جو جامع ہی صحیحین کا زیادہ کیا برقانی نی بعد قول اونکی کی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا تجکو **ف** ح برقانی ساتہہ زبر اور زیر اوسکی کی اور بعضوں نی ساتہہ پیش کی بہی کہا ہی نام ایک محدث کا ہی منسوب طرف برقان کی کہ ایک قریہ ہی خوارزم میں **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

دخلت الجنة فاذا انا بالرميصاء امراة ابي طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا بلال ورايت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن هذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر اليه فذكرت غيرتك فقال عمر بابي وامي يا رسول الله اعليك اغار متفق عليه

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتھ رمیصا کی **ف** ح رمیصا ساتھہ پیش را اور زبر میم اور جزم ی کی اور صاد مہملہ ممدودہ کی بیوی تہین ابو طلحہ انصاری کی اور مان انس بن مالک کی اول مالک کی نکاح مین تہین پہر ابو طلحہ کی نکاح مین آئین اور اونکو غمیصا ساتھہ غین معجمہ کی بہی کہتی ہین اور رمص چیپر سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہوا ور اگر جاری ہو اوسکو غمص کہتی ہین **ت** اور سنی مینی آواز پانو کی پس کہا مینی کہ کون ہی یہہ آہٹ والا پس کہا کہنیوالی نی یعنی جبرئیل نی یا اور کسی فرشتہ نی یا بہشت کی داروغہ نی کہ یہہ بلال ہی اور دیکہا مینی ایک محل کہ اوسکی جانب صحن مین ہی ایک عورت نوجوان یعنی مملوکہ یا حور پس کہا مینی کہ واسطی کسکی ہی یہہ محل اور جو کچہہ کہ اسمین ہی ور گرد اسکی پس کہا ایک جماعت نی جنتیون مین سی یا محل کی رہنی والون مین سی کہ یہہ عمر بن الخطاب کی لیی ہی پس چاہا مینی کہ داخل ہون مین اوس محل مین پس دیکہون مین طرف اوسکی یعنی اندر سی جیسی کہ دیکہا مینی باہر سی پس یاد کی مینی غیرت تمہاری یعنی شدت غیرت پس کہا عمر نی قربان ہون تیرا باپ مان میری یا رسول اللہ کیا تمہاری داخل ہونی پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ع** اور بعضون نی کہا کہ کلام مین قلب ہی اور اصل یون ہی اغار منک اور جیسی روایتون مین آیا ہی کہ عمر رض نی کہا وہل رفعنی اللہ الا بک وہل هداني الله الا بك

وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا انا نائم رايت الناس يعرضون علي وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما دون ذلك وعرض علي عمر بن الخطاب وعليه قميص يجره قالوا فما اولت ذلك يا رسول الله قال الدين متفق عليه

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین سوتا تہا دیکہتا ہون مین لوگونکو کہ روبرو لائی جاتی ہین اور کہائی جاتی ہین مجکو اور اونپر کرتی ہین بعضی ونمین سی ایسی ہین کہ پہنچتی ہین سینہ تک اور بعضی اونمین سی ایسی ہین کہ کمتر ہین اونسی **ف** ح یعنی کوتاہ تر اونسی کہ سینہ سی اونچی تہی اسیطرح تفسیر کیا ہی اسکو انتہی اور ملا علی رح نی کہا یعنی کوتاہ تر اونسی یا دراز تر اونسی **ت** اور روبرو لائی گئی مجپر عمر بن الخطاب اس حال میں کہ اونپر تہا کرتہ کہ زمین پر کہنچتی تہی اوسکو یعنی زمین مین بسبب درازگی اوسکی کی کہا بعضی صحابہ نی پس کیا تعبیر کی آپ نی عمر کی اس کرتہ کہنچنی کی فرمایا آنحضرت نی کہ تعبیر کیا مینی اوسکو ساتہہ دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ع** اور معنی یہہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی مین باوجود دراز ہونی زمانہ امارت اونکی کی اور فتوحات خوب آتی رہین گی اونکی حالت حیات مین یا اسلیی دین کو تشبیہہ دی کرتی کی ساتہہ کہ دین شامل ہی انسان کو اور محافظ ہی اوسکا اور بچاتا ہی انسانکو آفات دارین سی مانند بچانی کپڑی کی اور شمول اوسکی کی اوسکو

وعن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم اتيت بقدح لبن فشربت حتى اني لارى الري يخرج في اظفاري ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما اولته يا رسول الله قال العلم متفق عليه

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اوسوقت کہ مین سوتا تہا لایا گیا مین ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجکو لاکر دیا پس پیا مینی وہ دودہ یہانتک کہ تحقیق مینی البتہ دیکہی سیرابی کہ نکلتی ہی میری ناخنونمین یعنی بسبب کثرت اوس دودہ کی پہر دیا مینی بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو **ف ع** یعنی بہت سا خالص جو بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکی کہ جہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی سلیکہ وہ بہت تہوڑا تہا اور نہین منافی اسکی کہ جہوٹا اونکا عثمان اور علی کو بہی پہنچا اسلیی کہ اونکی لیی نہین تہا صاف **ت** کہا بعضی صحابہ نی کہ پس کیا تعبیر دی تمنی دودہ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مینی اوسکی علم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع لکہا ہی علمانی کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم مین دودہ ہی جو کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتی تو تعبیر اوسکی یہہ ہی کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہہ مشابہت کی درمیان دودہ اور علم کی یہہ ہی کہ دودہ اول غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اول

غذا روح کی ہے اور سبب اصلاح اسکا اور بعضوں نے کہا کہ تجلی علمی نہیں واقع ہوتی ہے مگر بیچ چار صور تونکے پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی کہ مشتمل انپر وہ آیت کہ جسمیں ذکر کی گئیں ہیں نہریں جنت کی پس جسنے پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنے پیا دودھ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنے پی شراب دیا جاویگا علم کمال کا اور جسنے پیا شہد دیا جاویگا علم بطریق وحی کی آور کہا بعض عارفین نے کہ چاروں نہریں عبارت ہیں چاروں خلیفوں سے اور مطابق ہے اسکی تخصیص دودھ کے ساتھ عمر رضی کی اس حدیث میں اور منقول ہے ابن مسعود سے کہ اونہوں نے کہا اگر جمع ہو علم عرب کے قبیلونکا ترازو کی ایک پلڑے میں اور رکھا جاوے علم عمر کا ایک پلڑے میں تو البتہ غالب آویگا علم عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکھتے تھے کہ عمر علم کے دس حصوں میں سے نو حصے لے گئے ہیں **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تھے اس وقت کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے اپنے تئیں اوپر کنویں بے من کے اوسپر ایک ڈول ہے **ف** قلیب ساتھ قاف کی زبر اور لام کی زیر کے وہ کنواں کہ جسکا من بنا نہو اور اسکے مقابلہ میں طوی ہے کہ جسکا من پتھر اور اینٹ کا بنا ہوا اور کہا علمانے کہ قلیب کہا نہ طوی تا معلوم ہو کہ ہدایت اہل دین کی موقوف اوپر معانی مطلوبہ کی ہے اوپر قالبوں بنی ہوئی کی **ت** پس کھینچا میں نے پانی اوس کنویں میں سے جسقدر چاہا اللہ نے پھر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نے یعنی ابوبکر صدیق نے پس کھینچا ابوبکر نے اوس کنویں میں سے ایک ڈول یا دو ڈول **ف** ح یہہ شک راوی سے ہے اور صحیح روایت ذنوبین کی ہے اشارہ ہے طرف قلت زمانہ خلافت انکی کی کہ کچھ اوپر دو برس ہیں اور ذنوب ساتھ زبر ذال معجمہ کی ڈول پانی کا بھرا ہوا اور ظاہر تر یہہ ہے کہ لفظا و معنی دلو کی ہے پس نہیں احتیاج طرف تخطیہ راوی کی اور طرف شک و تردد اسکی کی **ت** اور بیچ کھینچنے ابی بکر کی سستی اور ناتوانی ہے **ف** ح اسمیں نقصان اور کمی شان ابی بکر کی نہیں ہے اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اوپر بلکہ خبر دینی ہے کمی مدت ولایت انکی سے اور کثرت انتفاع لوگونکی سے عمر کی ولایت میں اور بعضوں نے تفسیر کیا ہے ضعف کو ساتھ نرمی اور مہربانی کی سستی اور ناتوانی کی **ت** اور اسمیں سختی ابوبکر کی بھی سستی انکی کو **ف** ح اسمیں ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کی نہیں ہے بلکہ یہہ کلمہ یوں ہی بات ہے عرف و عادت لوگونکی ہے کہتے ہیں فلانے نے ایسا کیا خدا بخشے اور سکوت پھر ہو گیا وہ ڈول چرس پس لیا اسکو عمر ابن خطاب نے پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو لوگوں میں سے کہ کھینچتا ہو کھینچنا عمر کا سا یہانتک کہ سیراب کیں لوگوں نے اونٹ اپنے اور بٹھایا اونٹ اور سیر کیں اونٹوں نے بھی عطن **ف** ع عطن کہتے ہیں اونٹونکی بیٹھنے کی جگہہ کو گرد پانی کی کہا قاضی نے کہ شاید کہ کنواں اشارہ ہے طرف دین کے کہ جو منبع ہے اون چیزوں کا کہ انکی سبب سے زندہ ہوتی ہیں نفوس اور تمام ہوتا ہے امر معاش اور کھینچنا پانی کا اشارہ ہے طرف اسکی کہ یہہ امر دین پہنچا رسول خدا سے طرف ابوبکر کی اور انسے طرف عمر کی اور کھینچنا ابوبکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہے طرف کوتاہی مدت خلافت انکی کی کہ یہہ امر انکی ہاتھ میں ایک برس یا دو برس رہیگا پھر منتقل ہوگا طرف عمر کی اور ہوئی مدت خلافت انکی کی دو برس اور تین مہینے اور ضعف انکا اشارہ ہے طرف اسکی کہ ہوگا انکی ایام خلافت میں اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہے طرف اسکی کہ متواضع ہونگے بعد مدارات لوگونکی کرینگے اور سیاست انکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہے یہہ قول حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے ذکر کیا اسکو آنحضرت نے تا کہ جانا جاوے کہ یہہ معاف اور مغفور ہے اور انسے خارج ہے انکی منصب میں اور ہو جانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کی اشارہ ہے طرف اسکی کہ ہوگی ایام خلافت انکی میں تعظیم دین کی اور بول بالا اسلام کا اور اسکی کھینچنے میں قوت سے اشارہ ہے طرف اسکی کہ کوشش کرینگے بیچ ترقی دین کی اور پھیلانے اسکی کی مشارق و مغارب میں ایسی کوشش کہ نہیں اتفاق ہوئی اسکو پہلے انکی اور نہ بعد

اونکی اور کہا نووی نے یہہ قول حضرت کی پس کہنا مینی اوس سی جسقدر رہا اللہ نے پر لیا اوسکو ابن ابی قحافہ نی اشارہ ہی طرف نیابت ابی بکر کی اور خلافت اونکی بعد حضرت کی اور راحت پانی آنحضرت کی بسبب وفات کی رنج دنیا سی اور مشقتون لوگ سکی نی اور یہہ قول آنحضرت کی پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نی ابی بکر کی ہاتہہ سی تا قول اونکی کی سیراب کیی اونٹ اشارہ ہی طرف اسکی کہ ابوبکر نی قلع وقمع مرتدون کا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانونکا اور شروع ہوئین فتح لوگ اور تمام و کامل ہوئی ثمرات اوسکی عمر رض کی زمانہ مین انتہی اور شیخ رح نی لکہا ہی کہ اشارہ ہی طرف انتفاع صغیر و کبیر کی بیچ زمانہ خلافت عمر کی تمام اور یہہ روایت ابن عمر کی یون آیا ہی کہ پہر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کی ہاتہہ سی پس ہو گیا وہ ڈول عمر رض کی ہاتہہ مین چرس پس نہین دیکہا مینی کسی شخص کو کہ عمل کرتا ہو مثل عمل عمر کا یہانتک کہ سیراب کیا لوگونکو اور مقرر کیے لوگون نی اونٹون کیلیے عطن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داؤد عن ابی ذر قال ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ** روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہ اللہ تعالی نی پیدا کیا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمر کی اور دل اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داؤد کی ابی ذر سی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی بلا شبہ اللہ تعالی نی رکہا ہی حق اوپر زبان عمر کے کہتا ہی ساتہہ حق کی یا تقدیر یہہ ہی کہ کہتا ہی حق بسبب اسکی یعنی کی **وعن علی قال ما کنا نبعد ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ** اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا نہ تہی ہم یعنی اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہی اوپر زبان عمر رض کی **ف ع** یعنی عمر بولتی ہین ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہین اوس سی نفوس اور مطمئن ہو جاتی ہین اوس سی دل اور یہہ امر غیبی تہا کہ ڈالا گیا تہا عمر رض کی زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سی فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نی کہ نہین دیکہا مینی عمر کو کبہی کہ ہو تا ہی درمیان دو نون آنکہون اونکی کی فرشتہ کہ سیدہا راہ بتاتا ہی اونکو نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بابی جہل بن ہشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم ثم صلی فی المسجد ظاہرا رواہ احمد والترمذی** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا یعنی دعا کی خداوندا عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابو جہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کے یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سی تا بسبب انکی اسلام قوت پکڑی پس صبح کی عمر نے یعنی بعد دعا کرنی آنحضرت کی پس آئی عمر اول روز مین آنحضرت کی پاس پس لائی اسلام پہر نماز پڑہی آنحضرت نی مسجد مین آشکارا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف ع** اور پہلی اسلام لانی اونکی کوئی نماز آشکارا نہین پڑہ سکتا تہا اور آنحضرت چہپی ہوئی تہی راقم مین روایت کی حاکم ابو عبد اللہ نی دلائل النبوۃ مین ابن عباس سی کہ ابو جہل نی کہا کہ جو کوئی قتل کری محمد کو پس واسطی اوسکی لیے میری نزدیک سو اونٹنیان ہین اور ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نی الضمان صحیح یعنی تاوان صحیح ہی پس کہا ابو جہل نی ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلی عمر پس ملا اون سی ایک شخص اور کہا کہانکا ارادہ رکہتا ہی تو پس کہا عمر رض نی کہ ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جانیکا تا کہ قتل کرون اونکو کہا اوس شخص نی کیا ڈرتی ہی تو بنی ہاشم سی کہا عمر نی کہ مین گمان کرتا ہون تجہکو کہ اپنی دین سی نکل گیا تو کہا اوس شخص نے کہ کیا نہ خبر دون مین تجہکو اس سی عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیری اپنی دین سی نکل گئی ساتہہ محمد کی پس متوجہ ہوئی عمر اپنی بہن کی مکان کیطرف اور وہ پڑہ رہی تہین بیچ رہ طہ عمر ٹہر کر سننی لگی پہر کہٹکہٹایا دروازہ اور بہن کے پاس گئی اور کہا کہ کیسی تہی یہہ آواز یعنی پڑہنی کی پس ظاہر کیا اونکی بہن نی اسلام پس رات گذاری عمر رض نی غمگین یہانتک کہ اوٹہی بہن و بہنوئی اونکی پڑہنی لگی طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمر نی کہا دی مجہکو کتاب تا کہ دیکہون مین اوسکو پس جبکہ پڑہا اوسکو اس آیۃ تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا یا رخدا سیہ لائق ہی اسکی کہ نہ عبادت کیا جاوی سوائی اوسکی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس رات گذاری عمر نی جاگ کر پکارتی تہی ہر ساعت واشوقاہ

الی محمد یہانتک کہ صبح کی پس آئی اونکی پاس خباب بن ارت اور کہا ای عمر تحقیق رسول خدا نی رات گذاری جمعرات کی کر مناجات کرتی تہی اللہ عزوجل سی یہہ کہ
غالب کری اسلام کو بسبب تیری یا بسبب ابی جہل کی اور مین امید کہتا ہون یہہ کہ اونکی دعا نی سبقت کی ہو تیری حق مین پس نکلی عمر گلی مین ڈالکر تلوار اپنی
پس جبکہ پہنچی طرف اوس مکان کی کہ اوسمین رسول خدا تہی نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا ای عمر اسلام لاو اور الا البتہ اوتاریگا اللہ تجہپر
جو کچہہ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنی لگی مونڈہی عمر کی اور گر پڑی تلوار اونکی ہاتہہ سی اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پہر کہا عمر نی
کہ لات وعزی کو پوجتی تہی ہم پہاڑون پر اور نالون کی اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کرینگی ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آجکی
دنکی اور کنیت حضرت عمر کی ابو حفصہ ہی اسلام لائی سنہ چہہ مین نبوت سی اور بعضون نی کہا کہ سنہ پانچ مین بعد چالیس مردون اور گیارہ عورتون کی اور فاروق
انکا لقب اسلیے ہوا کہ ایک منافق جہگڑا ایک یہودی سی پس بلایا اوسکو یہودی نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نی طرف
کعب بن اشرف کی کہ سردار تہا مشرکین قریش کا پہر دونون قضیہ لائی طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نی واسطی یہودی کی یعنی حق پر
وہی تہا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم کرین ہم عمر کو پس کہا یہودی نی عمر سی کہ حکم کیا میری لیے آنحضرت نی پس نہین راضی ہوا منافق
حضرت کی حکم سی اور رجوع کی ہی طرف تمہاری پس کہا عمر نی واسطی منافق کی کہ اسیطرح ہی بات کہا منافق نی ہان پس کہا عمر نی کہ یہین ٹہری ہو تم
دونون یہانتک کہ نکلون مین طرف تم دونون کی پس داخل ہوئے اور لی تلوار اپنی پہر نکلی پس ماری ساتہہ اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا
اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا مین اوسکی لیے کہ نہ راضی ہو ساتہہ حکم اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس اوتری آیہ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ اور کہا جبرئیل نی کہ عمر فرق کرنیوالی ہین درمیان
حق اور باطل کی پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق وعن جابر قال قال عمر لأبي بكر يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال أبو بكر أما إنك إن قلت ذلك فلقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما طلعت الشمس على رجل خير
من عمر رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی جابر سی کہا کہا عمر نی واسطی ابی بکر کی ای بہترین لوگونکی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس کہا ابو بکر نی آگاہ ہو ای عمر تحقیق تو نی اگر کہا مجکو بہترین لوگونکا تو تحقیق سنا ہی مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر
کسی شخص کی کہ بہتر ہو عمر سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یہہ یا تو محمول ہی اوپر ایام خلافت اونکی کی کہ اون ایام مین
سب سے بہتر تہی اور یا مقید ہی ساتہہ بعد ابی بکر کی یا مراد ہی بابت عدالت مین یا طریق سیاست مین در زمانہ انکی کیا ہی گئے واسطی تطبیق دینی کی درمیان
حدیثون کی وعن عقبة بن عامر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچہی میری
کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب ف ح اور اس عبارۃ کو محال مین بہی استعمال کرتی ہین مبالغۃ اور گویا یہہ اس سبب سے ہی کہ عمر کو الہام ہوتا ہی اور القا
کرتا ہی فرشتہ اونکی دل مین حق اور انکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سی واللہ اعلم وعن بريدة قال خرج رسول الله صلى الله عليه و
سلم في بعض مغازيه فلما انصرف جاءت جارية سوداء فقالت يا رسول الله إني كنت نذرت إن ردك الله صالحا
أن أضرب بين يديك بالدف وأتغنى فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كنت نذرت فاضربي وإلا فلا فجعلت
تضرب فدخل أبو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب ثم دخل عمر فألقت الدف تحت
استها ثم قعدت عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الشيطان ليخاف منك

يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی آنحضرت بیچ بعض جہادون اپنی کی پس جبکہ پہری آنحضرت جہاد سی آئی آپ کی پاس ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تہی یا رنگ اوسکا کالا تہا پس کہا اوسنی یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر کی تہی کہ اگر پہیر لگا آپ کو اللہ تعالی سفر سی فتح یاب تو بجاؤنگی مین آپ کی آگی دف ف ع دف ساتہہ پیش دال اور تشدید فا کی فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتہہ زبر دال کی بہی اور مراد دف سی وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور جسمین کہ جہانجہ ہوتا ہی وہ مکروہ ہی اتفاقا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہی اور خوشی کرنی ساتہہ آنی آنحضرت کی قربت ہی خصوصا کہ آنا جہاد سی ہو جسمین کہ جانین ہلاک ہوتی ہین ت اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپ کی کی پس فرمایا اوسکو آنحضرت نی کہ اگر تو نی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہی تو پس نہ بجا دف ف ع اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتہہ نذر کی اور مانند اوسکی کی اوس جگہہ کہ وارد ہوا ہی اوسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس یہہ جو رواج دیا ہی بعضی مشائخ مین نی کہ بجاتی ہین دف حالت ذکر مین پس یہہ بدترین برائیونکی ہی واللہ ولی دینہ و ناصر نبیہ انتہی کہتا ہی لعا سکا کہ یہہ جو بعضی صاحبون نی اس سی جواز عورت کی راگ سننی کا ثابت کیا ہی جبکہ امن ہو فتنہ سی اور بعضون نی اعراس و اعیاد مین جائز اور مختار کہا ہی تو یہہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بسبب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہی جیسی کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہما مین ہے بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکہا ہی اگرچہ اپنی دل کی خوشی کی لیے ہو اور حدیثین جواز کی اونکی نزدیک منسوخ ہین ت پس شروع کیا اوس چہوکری نی بجانا دف کا پس آئی ابو بکر مسجد مین اس حال مین وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد ازان آئی علیؓ اور وہ چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمانؓ اور وہ بجاتی تہی دف پہر آئی عمرؓ پس ڈالدیا اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کی پہر بیٹہی چوتڑون یعنی تاکہ چہپا دی عمرؓ سی از راہ ہیبت کی اونسی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہہ سی ای عمرؓ ف ع مراد شیطان سی وہ کالی عورت تہی اسلیی کہ وہ شیطان الانس تہی کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہی کہ جو باعث ہوا تہا اوسکو اوپر کرنی امر مکروہ کی کہ وہ زیادہ بجانا دف کا ہے کہ وہ جنس لہو سی ہی بنا بر اسکی کہ حاصل ہوا سبب اوسکی اظہار خوشی کا ت تحقیق مین بیٹہا تہا اس حال مین کہ وہ بجاتی تہی دف پس آئی ابو بکر اور وہ بجاتی رہی پہر آئی علی اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمرؓ ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہی ف ح ع اشکال اس حدیث مین یہہ ہی کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نی فعل اوس عورت کا پہلی بلکہ حکم کیا اوسکو ساتہہ اوسکی اور ایسی ہی وقت داخل ہونی ابی بکر اور علی اور عثمانؓ کی اور نام کہا اوسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتی ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی آنحضرت کی پہرنیکو سلامتی سی ایک نعمت خدا کیطرف سی موجب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع مین اسیطرح ہی حکم کیا آنحضرت نی اوسکو ساتہہ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا دف بجانا صنف لہو سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہت سی طرف استحباب کی و لیکن یہہ حاصل ہوتا تہا ساتہہ ادنی اور کمتر اوسکی کی اور جب زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق ہوا وہ وقت آنی عمرؓ کی فرمایا حضرت نی جو کچہہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتہہ منع ہونی زیادتی اوسکی کی اور کرنی اوسکی کی بی ضرورت اور صریح منع کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچی ذکر کیا ہی توربشتی نی اور بعید نہین ہی یہہ کہ ہوا تہا مدت بجانی دف کی بطریق عرف کی وقت ابتدا آنی عمرؓ کی مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون مین کہ یہہ ظاہر تر اور اولی ہی اوس تقدیر سی کہ اوپر گذری ہی سوجہی مجکو ایک وجہ اور وہ یہہ ہے کہ کہا جاوی کہ عمرؓ نہین دوست رکہتی تہی اوسچیز کو کہ صورت اوسکی مشابہ باطل کی ہو اگرچہ ہو من وجہ حق اور موید ہین اسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقاۃ مین کوئر

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر فارفض الناس عنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی آنحضرت بیٹہی ہوئی پس سنی ہمنی ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنی شور وغوغا اور سنی ہمنی آواز لڑکونکی پس اٹہی ہوئی آنحضرت پس ناگہان ایک عورت حبشہ اچہلتی کودتی تہی اور لڑکی گرد اوسکی تہی یعنی تماشا دیکہتی تہی اوسکا پس فرمایا آنحضرت نے کہ ای عائشہ آ اور دیکہہ تماشا پس آئی مین اور رکہی مینی کلی اپنی آنحضرت کی کندہی پر پس شروع کیا مینی دیکہنا طرف حبشیہ کی درمیان کندہی اور سر آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی مجکو یعنی بعد ایک ساعت کی کہتی جاتی تہی مجکو کیا سیر نہین ہوئی تو اس تماشا دیکہنی سی کیا نہین پس شروع کیا مینی کہ کہتی تہی مین نہین سیر ہوتی مین تاکہ دیکہون مین منزلت اپنی یعنی نہایت مرتبہ اپنا اور غایت محبت اپنی نزدیک حضرت کے ف ع یعنی یہہ کہنا میرا کہ نہین سیر ہوتی بسبب حرص دیکہنی اوسکی کی نتہا بلکہ مقصود مجکو اس کہنی سی یہہ تہا کہ دیکہون حضرت کی نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہی اور کتنا چاہتی ہین مجکو ترجمہ ناگہان نمودار ہوا عمر پس متفرق ہوئی لوگ دیکہنی والی گرد اوس عورت کی سی یعنی بسبب ہیبت عمر کی اور ڈر انکار کرنی عمر کی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون طرف شیاطین جن وانس کی کہ تحقیق بہاگتی ہین عمر سی کہا عائشہ نی پس پہری مین اور چہوڑ دیا مینی دیکہنا اونکا ف ح گویا یہہ کہنا باعتبار ہونی اوسکی کی ہی یہہ صورت لہو ولعب کی والا کیونکر دیکہتی اوسکو آنحضرت اور دکہاتی عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی ہی مثل توجیہ حدیث سابق کی ہی اور اوسمین دلیل ہی اوپر عظمت خلق آنحضرت کے اور علو صفت جمال کی اوپر جیسیکہ دلالت کرتی ہی اوپر غالب ہونی صفت جلال کی عمر رض پر ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ف جانا چاہیی کہ حدیث لعب اور رقص حبشیونکی صحیحین مین اور طریق سی بہی آئی ہی کہ حبشی مسجد مین نیزہ بازی کرتی تہی اور آنحضرت عائشہ رض کو دکہاتی تہی پس عمر آئی اور منع کیا اونکو شروع کیا پس آنحضرت نی فرمایا کہ چہوڑ دی ای عمر کہ آج دن عید کا ہی یعنی عید کی روز کچہہ جنس لہو ولعب سی مباح ہی اس حدیث مین ذکر عورت حبشیہ کا اور لڑکونکا ہی احتیاج اسکی نہین کہ کہا جاوی کہ عائشہ کیون دیکہتی تہین اجنبیونکو اور جواب یا جاوی کہ وہ چہوٹی تہین اوس زمانہ مین اور شاید کہ یہہ اقعات کہی ترمذی نی روایت کیا اور وہ اور ہی کہ شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول اللہ لو اتخذنا من مقام ابراہیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی وقلت یا رسول اللہ یدخل علی نسائک البر والفاجر فلو امرتہن یحتجبن فنزلت ایۃ الحجاب واجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغیرۃ فقلت عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک وفی روایۃ لابن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراہیم وفی الحجاب وفی اساری بدر متفق علیہ

روایت ہی انس اور ابن عمر رض سی کہ عمر رض نی کہا کہ موافقت کی مینی پروردگار اپنی کی تین چیزون مین ف ع کہا حافظ عسقلانی نی کہ یہان خاص تین چیزونکی ذکر کرنی سی نفی زیادتی کی نہین لازم آتی اسلیی کہ کتنی ہی چیزونمین اونکو موافقت حاصل ہوئی ہی چنانچہ مشہور اونمین سے قصہ قیدیون بدر کا اور نماز پڑہنی کا منافقون پر ہی اور اکثر جو واقف ہوئی ہین ہم اونمین سی پندرہ ہین کہا صاحب ریاض نی کہ تو تو اونمین سی نقلی ہین اور چار معنوی ہین اور دو توریت مین ترجمہ ایک تو یہہ ہی کہ کہا مینی یا رسول اللہ اگر ٹہرالی ہم مقام ابراہیم کو جای نماز تو بہتر ہوتا یعنی صلوۃ الطواف کی جگہہ وہ ہو کہ اوسکی گرد مین افضل ہو پس اوتری یہہ آیت اور ٹہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ ف ع مراد مقام ابراہیم سی وہ پتہر ہی کہ جسمین نشان ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قدم کی کہ وقت بنائی خانہ کعبہ کی اوسپر کہڑی ہوکر

نشان تہی وہ سمین نشان اونکی قدم کی پڑگئی تہی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے عمر کا ہاتہ پکڑا اور کہا یہہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نے کہ کیا نہ ٹہراوین ہم اوسکو جگہہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہین حکم کیا گیا ہون مین اسکا پس غروب ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری آیہ مذکورہ اور مراد یہہ ہی کہ دو رکعت طواف کی وہان پڑہو کہ دو رکعتین پڑہنی بعد ہر طواف کی واجب ہین اور امر اس آیہ مین استحباب کی لیے ہی اور بعضون نے کہا وجوب کے لیے یعنی مطلق دو رکعتین پڑہنی نہ واسطے ان کی خاص مقام ابراہیم مین پڑہنی مستحب اور امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب دو رکعتونکی دو قول ہین ترجمہ اور دوسری چیز یہہ ہی کہ کہا مین یا رسول اللہ داخل ہوتی ہین آپکی بیویون پاس نیک اور بد یعنی یہہ مناسب آپکے شان وعظمت کی نہین دیکہتا ہون مین پس اگر حکم کرتی آپ اپنی بیویونکو پردہ مین رہنے کا لوگونکی سامنی آنی سے تو بہتر ہوتا پس اوتری آیہ پردہ کی ف ع یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اور یہہ حجاب کہ آنحضرت کی بیویونپر واجب تہا سوائی اوس ستر عورت کی ہی کہ تمام عورتونپر واجب ہی اوس تفصیل سی کہ فقہ مین مذکور ہی یعنی اونکی لیے یہہ حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنی آوین اگرچہ کپڑون مین پوشیدہ اور مستور ہون یہہ حکم خاص ازواج مطہرات کی لیے تہا اور وںکو درست ہی کہ خوبطرح اپنی تئین ڈہانک کر اگر نکلین تو درست ہی اور تیسری یہہ کہ مجتمع اور متفق ہوئین عورتین آنحضرت کی بیچ غصہ غیرت کی ف ع مراد قصہ غیرۃ سے یہی قصہ آنحضرت کی شہد پینی کا ہی حضرت زینب کے پاس کہ بالاجمال وہ قصہ یون ہی کہ آنحضرت صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینب کے ہان کہین سی شہد آیا تہا حضرت جو اونکی نوبت کی دن تشریف لائی تو اونہون نے حضرت کو پلایا اور حضرت کچہہ زیادہ ٹہری اونکی ہان سبب اوس کے دونون کی بیبیان حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکی پاس ہم مین سے آوین تو کہی کہ آپ مین سے بو مغافیر کی آتی ہی اور مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بدبودار پس آنحضرت نے شہد کو اپنی پر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ بدبو اوسکی ہوا اور اون بیبیون نے یہہ الکل کیا کہ آنحضرت زینب کے ہان شہد پینی کی لیے پہر نہ ٹہرین چنانچہ یہہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم کے اور حدیث مین مفصل مذکور ہی ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو امید ہی کہ پروردگار اونکا بدل دیگا اونکو بیبیان بہتر تمسی پس اوتری یہہ آیہ اسیطرح یعنی موافق اونکی کلام کی لفظ و معنی مین اور بیچ ایک روایت ابن عمر کی یون آیا ہی کہ کہا ابن عمر نے کہا عمر نے کہ موافقت کی مینی اپنی پروردگار کی بیچ تین چیزونکی ایک تو نماز ادا کرنی مین بیچ مقام ابراہیم کی دوسری حکم کرنی مین پردہ کا ساتہہ آنحضرت کی بیویونکو تیسری بیچ قیدیون بدر کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع حکم کیا مینی غزوہ بدر کی قیدیونکے قتل کرنیکا اور آنحضرت نے مشورہ ابی بکر کی فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیہ نازل ہوئی موافق راے میری **وعن** ابن مسعود قال فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فضیلت دیگئی آدمیونپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزون کی ایک تو بسبب ذکر کرنی اونکی قیدیونکو روز بدر کے حکم کیا عمر نے اونکی قتل کرنیکا پس اوتارا اللہ تعالی نے یہہ آیہ اگر نہ ہوتا لکہا ہوا ایک حکم اللہ کیطرف سی سبقت لیگیا یعنی پہلی سی لوح محفوظ مین یا علم الہی مین ثابت ہی کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین نہین عذاب کیا جاویگا یا یہہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اوس چیز کی کہ لیا تمنی یعنی فدیہ عذاب بڑا ف ع یعنی دنیا مین پہلی آخرت کی اور فدیہ جو اونہون نے لیا دن بدر کے کفار سی تو خطاء اجتہادی ہوئے اونکو کہ لیا تہا اونہون نے فدیہ یہہ سمجہکر کہ لینا مال کا اونسی اسلئے ہی تاکہ تقویت پاوین مومن سبب اوسکی اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب لینے کی بعد اوسکی اور یہہ راے تہی ابو بکر کی اور اور بعضون کے کہ تابع ہوئی تہی اونکی صاحب صفت جمال سے اور بعضی کہتی تہی کہ قتل ہی کرنا چاہئے کہ ان کو اسلئے کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کی اور یہہ قول تہا عمر کا اور راے اونکی کا موافق تہی اونکی صاحب صفت جلال سے اور ہرگاہ کہ نہی آنحضرت

مایل ہنی کمال سی طرف صفت جمال کی اختیار کیا قول صدیق کا فی الحال و تفصیل اسکی ریاض الصالحین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہی کہا جبکہ ہوا دن بدر کا فرمایا آنحضرت نی کہ کیا رای ہی ان قیدیونکی حق مین پس کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ چچا کی بیٹی اور کنبی کی بیٹی اور بہائیونکی بیٹی ہین سوای اسکی نہین کہ لیونگی ہم اونسی فدیہ پس ہوگی ہماری لیی قوت سترکو سر اور شاید ہی کہ ہدایت کری انکو اللہ طرف اسلام کی اور ہووین ہماری مددگار فرمایا حضرت نے پس کیا کہتی ہی تو ای ابن الخطاب کہا مینی یا رسول اللہ نہین مناسب دیکہا مین وہ چیز کہ مناسب دیکہی ابوبکر نی ولیکن یہہ پیشوا کفر کی اور سردار اونکی ہین پس مارین ہم اونکی گردنین او نکی کہا عمر نی پس میل کیا آنحضرت نی او چیز کا کہی ابوبکر نی اور قصد کیا اوس چیز کا کہی مینی اور لیا اونسی فدیہ پس جبکہ صبح کی مینی آیا مین صبح کو آنحضرت کی پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابوبکر بیٹہی ہوی روتی تہی کہا مینی خبر دیجی اللہ کس چیز سی روتی ہو تم اور یار تمہاری پس اگر رونا آوی روؤنگا اور نہین تو تکلف رونیکی صورت بناؤنگا تمہاری سبب پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق سامنی لایا گیا میری عذاب انکا اقرب اس درخت سی اور ایک درخت و ساتہہ تہا پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیت مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ

ترجمہ اور او فضیلت دی گئی عمر سبب ذکر کرنی او نکی پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویونکو یہہ کہ پردہ کرین پس کہا عمر سی زینب بنت جحش نے کہ ازواج مطہرات سی ہین کہ تحقیق تو البتہ حکم کرتا ہی ہمپر ای بنی خطاب کی اور حال آنکہ وحی اوترتی ہی ہماری گہروں مین پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیت اور جب مانگو تم آنحضرت کی عورتونسی کچھہ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اونسی پردہ کی پیچہی سی اور دو فضیلت دی گئی عمر سبب قبولیت دعا آنحضرت کی اونکی حق مین دعا کی خداوندا قوی کر دین اسلام کو سبب اسلام لانی عمر کی اور او فضیلت دی گئی عمر سبب رای اپنی کی یعنی اجتہاد اپنی کی بیچ بیعت ابو بکر رض کی یعنی توقف سبب اونکی نہی عمر پہلی آدمیونمین سی کہ بیعت کی ابوبکر رض سی یعنی اول وہو لئی بیعت کی پہر اور ونی باتباع اونکی نقل کی یہہ احمد نی **وعن ابی سعید** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى ذَلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ شخص بہت بلند ہی امت میری مین از روی مرتبہ کی بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسطرح آنحضرت نی مبہم فرمایا اور تعیین نکی کہ وہ شخص کون ہی اور مقصود یہہ تہا کہ تا کوشش اور جد وجہد کرین لوگ طاعات مین تا وہ مرتبہ پاوین اور وہ مرتبہ پایا نہین جاتا ہی مگر بسبب نہایت جد وجہد کی اور مواظبت کی طاعات وعبادات پر اور بسبب متصف ہونیکی ساتہہ اخلاق وکمالات کی یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف تہا ساتہہ ان صفتون کی پس اشارہ کیا آنحضرت نی کہ جو کوئی متصف ہو ان صفات کر بلند تر ہی رتبہ اوسکا ہر تقدیر پر **ترجمہ** کہا ابو سعید نے قسم خدا کی نہ تہی ہم کہ گمان لیجاوین اوس شخص کو کہ کون ہی مگر عمر بن الخطاب یہانتک کہ گذر گئے عمر ساتہہ راہ اپنی کی **ف** یعنی وفات پائی اور اسمین دفع توہم ہی اسکا کہ واقع ہوا اونکی لیی تغیر اخیر عمر مین اور اگر کہی تو کہ لازم آتا ہی اسی یہہ کہ عمر افضل تہی ابوبکر سی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ قول آنحضرت کا ذاک الرجل اشارہ ہی طرف مبہم کی و مقصود اسمین یہہ ہی کہ کوشش کری طاعات مین ہر ایک اونکی امت مین سی تاکہ پہنچی اس مرتبہ کو اور نہین پہنچتا ہی اس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنیکی عمل مین اور اچہی اخلاق حاصل کرنیکی اور اجتہاد کرنی کی دین مین او مواظبت کرنی کی بہلائیو پر اور نہین مشاہدہ کیی جاتی تہی یہہ خصال کسی پر جیسیکہ مشاہدہ کیی جاتی تہی عمر رض مین ابتدا عمر سی انتہا تک اسی سبب سی گمان کیا اونہون نی کہ مشار الیہ عمر ہین نہ غیر اونکا اور اسکی مانند ہی اخفا لیلۃ القدر کا تو نہین پس نہین لازم آتا ہی اس سی یہہ کہ ہون عمر افضل ابوبکر سی ہی اور حاصل کلام یہہ ہونا مراد اس شخص سی عمر ازظنی ہی بعضونکی نزدیک بالجزم پس نہین دلالت کرتی ہی اسپر کہ عمر افضل تہی ابوبکر سی اور جمہور کے نزدیک ہی یہی کہ عمر افضل نہ تہی ابوبکر سی اور یہی اعتقاد ہی اہل سنت کا معہذا یون بہی کہہ سکتی ہین کہ عمر افضل تہی اپنی زمانہ کی لوگونمین حالت خلافت اپنی مین پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سی **وعن اسلم** قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا سوال کیا مجہی ابن عمر نی بعض حال ونکا یعنی عمر کا پس خبر دی
مینی ونکو کہا اسلم نی یعنی بیچ بیان وسیجز کی کہ خبر دی حال عمر سی نہین دیکہا مینی کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کی یعنی بعد وفات آنحضرت کی او سوقت سی کہ وفات پائی
آنحضرت نی کہ ہووی وہ بہت کوشش کرنیوالا اور نیکتر عمر سی یعنی اعمال خیر مین یہانتک کہ نہایت کو پہنچی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی آخر عمر تک اور کہا ہی علمانی کہ
یہہ محمول ہی ویر زمانہ خلافت عمر کی تا ابوبکر رض اس عموم سی نکلجاوین **وَعَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَكَاَنَّهٗ يُجَزِّعُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ
ثُمَّ فَارَقْتَهٗ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ
الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا
ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ
اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا جسوقت کہ زخمی کئی گئی عمر ہوئی عمر کہ درد ظاہر کرتی تہی **ف** یعنی اثر زخم کی دکہنی کا ظاہر کرتی تہی ساتہہ کراہ وعیرہ
کی اور ابولولو نی کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تہا زخمی کیا تہا اونکو مدینہ مین چہارشنبہ کی دن ستائیسوین ذیحجہ کی سنہ تئیس مین **ترجمہ** پس کہا ابن عباس نی اور گویا کہ ابن
عباس نسبت کرتی تہی عمر کو طرف جزع فزع کی اور ملامت کرتی تہی اونکو اوسپر اور تسلی دیتی تہی اونکو ای امیرالمومنین او رنہیں سب جزع فزع کرنا چاہیی یعنی مبالغہ کرو بیچ جزع
فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکہی تمنی آنحضرت سی پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی یعنی ساتہہ رعایت حقوق و آداب کی پہر جدی ہوئی آنحضرت تمسی اس
حال مین کہ وہ تمسی راضی تہی کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پہر صحبت رکہی تمنی ابوبکر سی پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی پہر جدی ہوئی وہ تمسی اس حال
مین کہ وہ تمسی راضی تہی یعنی باین حیثیت کہ کیا تمکو امیرالمومنین پہر صحبت رکہی تمنی مسلمانون سی یعنی ایام خلافت اپنی کی مین پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی کہ خوب
عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمہاری اور البتہ اگر جدی ہوگی تم انسی البتہ جدی ہوگی انسی اس حال مین کہ یہہ تمسی راضی ہین **ف** یعنی اور یہہ کلمہ دلالت
کرتا ہی اسپر کہ اللہ تمسی راضی ہی اور تم اوس سی راضی پس تم بشارت دئی گئی ہو ساتہہ قول اللہ تعالی کی يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى
رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور موت تحفہ ہی مومن کا اسلیے کہ اسی سبب ملتی ہوئی کا مقام اعلی مین **ترجمہ** کہا عمر نی اپر وہ چیز کہ ذکر کی تمنی آنحضرت
کی صحبت سے اور اونکی رضا سی پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی خدا کیطرف سی کہ احسان کیا ساتہہ اوسکی مجہپر یعنی تفضل کیا مجہپر ساتہہ اوسکی بغیر کسب کے پس
نہین مغرور ہوتا مین اوسکی کسب کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہون مین اوسکی اور لیکن وہ چیز کہ ذکر کی تمنی صحبت ابی بکر سی اور اونکی رضا سی پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی
اللہ کیطرف سی کہ احسان کیا ساتہہ اوسکی مجہپر اور لیکن جو کچہہ دیکہتی ہو تم بیصبری میری پس وہ بسبب تیری اور بسبب یارون تیری کی ہی **ف** یعنی ڈرتا ہون
واقع ہونی فتنونکی سی درمیان تمہاری اسلیے کہ یہہ تہی مانند دروازہ کی کہ روکتی تہی فتنون و سعدا اپنی نفس پر بہی ڈرتا ہون او نہین ڈرتا ہون عذاب رب
اپنی سی اسلیے کہ **ترجمہ** قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق ہو میری لیے بقدر پری زمین کی سونا البتہ اللہ تعالی کی عذاب کی بدلہ دون مین اوسکو پہلی اسکی کہ دیکہون مین اوسکو
یعنے اللہ کو یا اوسکی عذاب کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ کہا اونہون نی بسبب غلبہ خوف کی کہ واقع ہوا اونکو اوسوقت بخوف قصور کرنیکی اللہ تعالی کی
حقوق مین کذا فی فتح الباری اور استیعاب مین ہی کہ عمر رض جسوقت کہ زخمی کئی گئی کہتی تہی اسحالمین کہ سر اونکا اونکی بیٹی عبداللہ کی گودی مین تہا ظلوما
لنفسے غیر انی مسلم اصلی صلاتی کلہا اصوم کہا مولف نی کہ دفن کئی گئی عمر رض دن اتوار کی دسوین محرم کو سنہ چوبیس مین اور صحیح یہہ ہے کہ عمر اونکی تریسٹہہ

برس کی تہی اور رہی خلافت اونکی ساڑہی دس برس اور نماز پڑہی او نپر صہیب نی اور روایت کی اون سی ابو بکر نی اور باقی عشرہ مبشرہ نی اور خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات اونکی سی بابت مین یہہ نقل کی ہی کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئی وہان حاکم ہو کر عمرو بن العاص کہا وہان کی رہنی والون نی کہ یہہ نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال مین طرف ایک لڑکی باکرہ کی خوبصورت لڑکیون مین سی پس ڈالدیتی ہین ہم اوسکو اوسمین اور نہین تو یہہ جاری نہین ہوتا اور خراب ہو جاتی ہین شہر اور قحط پڑتا ہی پس بہیجی عمرو بن العاص نی یہہ خبر عمر رض کو پس بہیجا اونہون نی ایک پرچہ کہ اوسمین لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کی یہہ پیام ہی بندی اللہ عمر بن الخطاب کی طرف سی بعد حمد و صلوۃ کی پس اگر جاری ہوتا ہی تو از خود نہین حاجت ہمکو طرف تیری اور اگر جاری ہوتا ہی تو اللہ کی حکم سی تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بہیجا حضرت عمر نی عمرو کو کہ ڈالدی تو اوسکو نیل مین پس جاری ہوا نیل اوس رات سولہ گز بہر اٹہتا گیا ہر سال مین چہہ گز

باب مناقب ابی بکر و عمر

باب ہی بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی

ف ح چونکہ واقع ہوا ہی کہ شیخین کا سعایت بیچ بعض حدیثونکی عقد کیا مولف نی ایک باب وربیچ ذکر کرنی اون حدیثونکی اور بلا شبہ ذکر کی جاتی تہی یہہ دونون صاحب اکثر احوال مین بسبب ہونی دونونکی وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مقرب وقت بوقت درگاہ کی اور مشیر تدبیر اور امین امورمین اور مصاحب اور ہمنشین حضرت کے تمام اوقات و احوال مین

الفصل الاول فصل ہی عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ أَعْيَى فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا فَأَخَذَهَا فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کی فرمایا آنحضرت نی اوس وقت کہ ایک شخص ہانکتا تہا ایک گائین کو ناگہان تہک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اوسپر پس بولی گائی کہ ہم نہین پیدا کئی گئی ہین اسکی لیی یعنی سوار ہونی کی لیی سوا اسکی نہین کہ ہم پیدا کیی گئی ہین واسطی کشت و کار زمین کی ف ح اسمین دلیل ہی اسپر کہ سوار ہونا گائین پر اور بوجہ لادنا اوسپر خوب نہین ہی ورشیخ ابن حجر نی کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ جاریا یہ استعمال نکیی جاوین مگر اوسچیز مین کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتہہ استعمال کرنی اونکی اوسچیز مین اور احتمال رکہتا ہی کہ یہہ اشارہ ہی طرف اولی اور افضل کی یعنی بہتر یہہ ہی کہ جن چیزونکی لیی پیدا ہوئی ہین اونمین سی جو چیز عمدہ ہو اوسمین استعمال کئی جاوین و بالحقیقت حصر کی مراد نہین ہے کہ فقط کہیتی ہی مین استعمال کرین اسلیی کہ جملہ اون چیزونمین سے کہ پیدا کئی گئی ہین واسطی اونکی ذبح کرنا اور کہانا بہی ہی بالاتفاق ت پس کہا لوگون نی یعنی جو کہ حاضر تہی از راہ تعجب کی سبحان اللہ گائین بولتی ہی یعنی حال آنکہ وہ حیوانات بی زبان سی ہی پس فرمایا آنحضرت نی پس تحقیق مین ایمان لاتا ہون ساتہہ اسکی ف ح یعنی اس بات کی کہ کلام کرنا گائین کا حق ہی اور جملہ وہم و خیال یا القاء شیطان سی نہین ہے یا اس بات کی کہ اوسنی کہا کہ یہہ مخلوق نہین ہے مگر واسطی کہیتی کی ت اور ایمان لاتی ہین ابو بکر اور عمر ف ح خاص انہین کا ذکر کرنا واسطی اشارہ کی ہی طرف قوت اور کمال انکی اگر کہین کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نی او سکو نہ جانا اور نہ سنا اور نہ صادر ہوا اونسی ایمان لانا اوسپر پس کیونکر فرمایا کہ ایمان لاتی ہین اسپر ابو بکر اور عمر جواب اسکا یہہ کہ مراد یہہ ہی کہ ایسا امر ہی کہ اوسکی شان سی یہہ ہے کہ اگر مطلع ہون وہ اسپر تو ایمان لاوین اسپر اور تردد اور شک نکرین اسمین ت اور نہین تہی ابو بکر اور عمر اوس جگہہ ف ح یعنی اوس مکان مین کہ فرمایا حضرت نی یہہ کلام پس یہہ مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمانی انکی یعنی اگر وہ حاضر ہوتی تو احتمال تہا کہ تخصیص او نکی ذکر کی بسبب حضور اونکی ہوئی اور جب مدح اور ذکر اونکا اس باب مین غائبانہ کیا تو اوسکو بڑا دخل ہوا مقصود مین اور صریح دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمانی اونکی ہی فافہم ت اور کہا ابو ہریرہ نی اوس وقت کہ ایک شخص تہا اپنی ریوڑ مین ناگہان حملہ کیا بہیڑیی نی ایک

بکری پر رہوینگے مین سی پس پکڑا بھیڑیے نی بکری کو پس پہنچا بکری پر مالک وسکا اور چہڑا لیا بکری کو بھیڑیے سی پس کہا اوس شخص سے بھیڑیے نی کہ پس کون نگہبان
ہوگا اس بکری کا یعنی جنس اس بکری کا دن سبع کی اوس دن کہ نہین ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوا میری فـــلح لفظ یوم السبع ساتھہ جزم
ب اور پیش اوسکی کی دونون طرح روایت کیا گیا ہی و متعدد اور مختلف آئی ہین اوسکی بیان مین قول ایک ساتھہ جزم کی کہا ہی علماء نی کہ مراد اوس سے فتنہ مین
کہ لوگ آپسمین جنگ کرینگی اور بکریان بغیر چرانیوالی کی چہوڑ دینگی اور سبع اور سباع یعنی درندی اور مہمل چہوڑینگی آیا ہی و سبع بمعنی مہمل کی آیا ہی و چونکہ بغیر
آنیوالونکی چہوڑ دی جاوینگی گویا چرانیوالی اونکی بھیڑیے ہونگی پس یہہ خبر دی بھیڑیے نی ساتھہ وجود شداید اور فتنونکی کہ واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یوم السبع
ساتھہ جزم کی نام ایک عید کا ہی اونکی لیے تہا جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین کہ جمع ہوتی تہی وسمین اور مشغول ہوتے تھے کہ باز رہتا تہا اونکو ہر چیز سی اور چہوڑ دیتے
اوسمین مواشی کو پس کہا اوس نی کہ وسکو بھیڑیے پس گویا خبر دی بھیڑیے نی گذشتہ کی اوس روز کون نگہبان بکریونکا ہوتا تہا کہ آج نگہبان اونکی کرتا ہی تو یا روز
عید کا کہ باقی اور دایم ہی کون نگہبان اونکی اوس روز کریگا اور ساتھہ پیش کی بمعنی درندہ کی ہی اور یہہ ہی انہین معانی کا احتمال کہتا ہی اور راجح اونکی
طرف ہو سکتا ہی اور بعضونے کہا کہ ساتھہ پیش کی بہی معنی روز عید کی ہی اور مشارق مین کہا کہ بعضونے کہا کہ یہہ لفظ یوم السبع ساتھہ ہے کے بمعنی ضایع ہونیکی
اور سبع بمعنی ضیاع کی ہی ت پس کہا لوگون نی از راہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ایمان لاتا ہون مین اسپر اور ابو بکر اور
عمر اور نہین تھے وہ دونون اوس جگہہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن ابن عباس** قَالَ اِنِّی لَوَاقِفٌ فِی قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ
عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ
لِاَنِّیْ کَثِیْرًا مَا کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَ
اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا ایک قوم مین یعنی حضرت عمر کی وفات کی روز پس دعا خیر کی
اوس قوم نی واسطی عمر کی اسحالمین کہ تحقیق رکہی گئی تہی عمر اپنی تخت پر یعنی نہلانیکی لیے بعد وفات کی اور حاضر تہی وہ ایک جماعت ونکی اردگرد ناگہان ایک
شخص نے پیچہی میری سی تحقیق رکہی کہنی اپنی میری مونڈہی پر کہتا ہی وہ شخص یعنے خطاب کر کے عمر کیطرف رحمت کری تجکو اللہ بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون یہہ کہ
کردانی تجکو اللہ تعالی ساتھہ دونون یار تمہاری کی یعنی آنحضرت کی اور ابی بکر کی قبر مین یا جنت مین اسواسطی کہ مین بہت تہا سنتا آنحضرت سے فرماتی تہا مین یعنی
فلانی مکانمین اور ابو بکر اور عمر اور کیا مینی اور ابو بکر اور عمر نی یعنی فلانا امر امور عبادت سی یا رسوم عادت سی اور چلا مین اور ابو بکر اور عمر یعنی طرف فلانی مکان
کی اور داخل ہوا مین اور ابو بکر اور عمر یعنی مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین اور ابو بکر اور عمر یعنی گہر وغیرہ سی کہا ابن عباس نے پس پیچہی پہر کر دیکہا مینی پس ناگہان
وہ شخص علی مرتضی تہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَابَکْرٍ
وَعُمَرَ مِنْھُمْ وَاَنْعَمَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوٰی نَحْوَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکہینگے اہل علیین کو یعنی دیکہی گا بعض اونکا بعض کو یعنی مقام و مرتبہ اونکی کو نہایت بلندی
مین جیسیکہ دیکہتی ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان مین کہ ستارہ کنارہ آسمان مین بہت روشن معلوم ہوتا ہی اور بلاشبہ ابو بکر اور عمر اہل علیین مین سے ہونگی
اور زیادہ ہین یہہ دونون درجہ اور رتبہ مین اور بڑہ گئی ہین مرتبہ مین اس سی کہ ہووین وہ اہل علیین سے فــلح علیین ساتھہ کسرہ عین اور لام کی اور تشدید یای پہلی
اور جزم دوسری کی ایک مقام ہی ساتوین آسمان مین کہ جہان جاتی ہین روحین مومنونکی اور بعضون نی کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اوٹھاتی

جاتی ہین اوسکیطرف اعمال صالحہ اونکی اور لفظ دری ساتھہ پیش دال اور زیر رے مشددہ کی اور ی نسبت کی ہی تشبیہ دی ساتھہ در کی یعنی مروارید کی بیچ روشنی اور صفائی کی ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین یعنی ساتھہ اسناد اپنی کی اور روایت کی مانند اسکی ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن انس** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ابوبکر اور عمر دونون سردار ہین ادہیڑون اہل بہشت کی پہلونمین سی اور پچھلونمین سے سوای نبیونکی اور پیغمبرون کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے **ف** ح وصف کرنا لوگونکا ساتھہ ادہیڑ ہونیکی باعتبار حال اونکی کی دنیا مین ہے ورنہ بہشت مین ادہیڑ نہین ہونیکا پس معنی یہہ ہین کہ سردار اونکی ہین کہ ادہیڑ مری دنیا مین اور پہلونسی مراد ہین اگلی تو نکی پس ہونگی افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون سی اور خضر سی بموجب قول اونکی کہ ولی کہا ہی اونکو اور پچھلون سے مراد ہین اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے اور نبیون اور رسولونکی استثنا کرنی سی نکل گئی عیسی اور ایسی خضر بحسب قول اونکی کی کہ نبی کہا ہی اونکو **وعن حذیفۃ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَآ اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین نہین جانتا مین کہ کتنی ہی زندگانی اور باقی رہنا میرا درمیان تمہاری یعنی کم مدت ہی بہت پس پیروی کرو اون دو شخصونکی کہ پیچھی میرے خلیفہ میری ہونگی کہ وہ ابوبکر اور عمر ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن انس** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَّاْسَہٗ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتی مسجد مین نہ اوٹھاتا کوئی یعنی صحابہ مین سی سر اپنا یعنی از بس ہیبت کی اور بپاس ادب کے سوای ابی بکر اور عمر کی تہی یہہ دونون کہ مسکراتی تہی دیکہ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتی تہی آنحضرت دیکہہ کر طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ح یہہ خاصیت محبت اور عادت محبو بونکی ہی کہ جب آپسمین ایک کی دوسری پر نظر پڑتی ہی تو بی اختیار مسکرانی لگتی ہین اور شاد ہوجاتی ہین **وعن ابن عمر** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک روز یعنی حجرہ شریفہ سی اور داخل ہوئی مسجد مین اور ابوبکر اور عمر ایک دونون مین سی داہین طرف آنحضرت کی تہی اور دوسری بائین طرف اونکی اور آنحضرت پکڑی ہوئی تہی ہاتھہ دونون صاحبونکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ اسیطرح اوٹھائی جاوینگی ہم یعنی قبرون سے نکلینگے طرف محشر کی روز قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن عبد اللّٰہ بن حنطب** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی عبد اللہ بن حنطب تابعی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ابابکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ دونون بمنزلہ شنوائی و بینائی کی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی طریق ارسال کی **ف** ح یعنی یہہ دونون درمیان مسلمانونکی مشابہ کان اور آنکہہ کے ہین جسد مین نسبت تمام اعضا کی شرف و نفاست مین اور قریب اس معنی کی ہی یہہ کہ بعضونی کہا کہ مثل انکی دین مین بمنزلہ سمع و بصر کی ہی جسد مین یا یہہ نسبت میرے بمنزلہ سمع اور بصر کی ہین کہ سنتا ہون مین بواسطہ انکی اور دیکہتا ہون مین بواسطہ انکی اور یہہ مضمون راجح ہوتا ہی طرف معنی وزارت و وکالت کی یا مراد بیان کرنا شدت حرص اونکی کا ہی اوپر سننی حق کی اور اتباع اوسکی کی اور مشاہدہ حق کی انفس و آفاق مین **وعن ابی سعید الخدری** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا لَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا اوسنی
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی کوئی پیغمبر مگر واسطی اوسکی ہوتی ہین دو وزیر اسمانی فرشتونمین سی کہ امداد و اعانت کرتی ہین اوسکی
عالم ملکوت سی اور دو وزیر ہوتی ہین زمین والونمین سی ف ع یعنی اوسکی یارونمین سی کہ خدمت و نصرت اوسکی کرتی ہین عالم ناسوت مین اور جب پیش آتا ہی اوسکو
کوئی امر تو مشورہ کرتا ہی ونسی جیسیکہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہی اپنی وزیرسی ت پس لیکن میرے دو وزیر میری آسمان والونمین سے
پس جبرئیل و میکائیل ہین ف ع اسمین دلیل ظاہر ہے اسپر کہ آنحضرت افضل ہین جبرئیل و میکائیل سی ت اور لیکن میرے دو وزیر میری زمین والون مین سی
پس ابو بکر اور عمر ہین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اسمین دلالت ظاہرہ ہے اسپر کہ یہہ دونون صاحب افضل ہین اور صحابہ سے حال آنکہ صحابہ افضل ہین سب امت
مین اور دلالت ہی اسپر کہ ابو بکر افضل ہین عمر سی اسلیکہ واو اگرچہ ہی مطلق جمع کی لیکن ترتیب اوسکی لفظ کلام حکیم مین ضروری ہے اوسکی لیے اثر عظیم ہو وَعَنْ
اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ
فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی یہہ کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سی کہ خواب مین دیکہا مینی گویا ایک ترازو اوتری ہی آسمان سے
پس تولی گئی آپ اور ابو بکر پس غالب آئی آپ اور تولی گئی ابو بکر اور عمر پس غالب آئی ابو بکر اور تولی گئی عمر اور عثمان پس غالب آئی عمر پہر اوٹہائی گئی ترازو ف
ح اور اوس شخص نے تولنا حضرت علی اور عثمان کا نہ دیکہا گویا اسمین اشارہ ہی اسطرف کہ ان دونون صاحبونکی تفاضل مین اختلاف ہی سلف مین جیسیکہ کتب
کلامیہ مین مذکور ہی ت پس غمگین ہوئی آنحضرت بسبب اس خواب دیکہنی اوس شخص کے جیسیکہ راوی نی تفسیر کی ساتہ قول اپنی کی پس غمگین کیا آنحضرت کو اسبات
کی سننی نی ف ع یعنی بسبب اسکی کہ معلوم کیا آنحضرت نی کہ تعبیر اسکی یہہ ہی کہ بعد خلافت عمر کی ظہور فتنونکا ہوگا اور رنجیدہ امور کی لیست ہو جائینگے ت پس فرمایا
آنحضرت نی کہ یہہ جو تونی دیکہا خلافت نبوت ہی یعنی ان دونون صاحبونکی خلافت خلافت نبوت ہی کہ اوسمین اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف نہوگا پہر دیگا
اللہ تعالی ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف ح ع تعبیر دی آنحضرت نی اوٹہجانی ترازو کی یہہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا
ابو بکر اور عمر پر کہ اتفاق ہوگا اوسپر اور بعد اوسکی آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچہہ خلاف اور بی انتظامی راہ پاویگی اور بعد از خلافت چارون کے بادشاہت
ہوگی گزندہ جیسیکہ حدیث مین آیا ہی اور سمجہنا اس تعبیر کا اوٹہجانی میزان کی سی اس سبب سے کیا کہ اسمین تولنا رعایت کیا جاتا ہی ان چیزونمین کہ اسمین
نزدیک ایک دوسری کی ہین اور جب اسمین بعید اور متباین ہوئین تو اسمین تولنا کچہہ معنی نہین رکہتا پس اوٹہایا گیا اور برطرف کیا گیا اسمین تولنا پس یہہ خواب
دلالت کرتا ہی اوپر انحطاط امر خلافت کی بعد از ابو بکر اور عمر رض کی اور معنی غالب آنی ہر ایک کی دوسری پر میزان مین یہہ ہین کہ راجح افضل ہی مرجوح سی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اور خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت مین سے پس آئی ابو بکر
پہر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت مین سی پس آئی عمر رض نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ح حدیثونمین بشارت جنت کی ایک جماعت
کی لیے اصحاب مین سے واقع ہوئی ہی اور چونکہ اس حدیث مین واسطی ابو بکر اور عمر رض کی اکٹہی واقع ہوئی ہی اس باب مین ذکر کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ

لاحد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمر قلت فاين حسنات ابي بكر قال انما جميع حسنات عمر كحسنة
واحدة من حسنات ابي بكر رواه رزين اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوس وقت کہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گودی مین تہا بیچ
چاندنی رات کی ناگہان کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہوگی کسیکی لیی نیکیان موافق گنتی ستارون آسمان کی فرمایا کہ ہان وہ عمر ہی کہ نیکیان اوسکی موافق گنتی
آسمان کی ستارونکی ہین کہا مینی پس کیا حال ہی ابوبکر کی نیکیونکا فرمایا آنحضرت نی نہین ہین تمام نیکیان عمر کی مگر مانند ایک نیکی کی ابوبکر کی نیکیونمین سے نقل
کی یہہ رزین نی ف ح یعنی ابوبکر کی نیکیان اونکی نیکیونسی کہین زیادہ ہین اور اگر فرض کیا جاوی کہ نیکیان عمر کی ابوبکر کی نیکیون سی زیادہ ہون توبہی ابوبکر
افضل ہین بسبب قوت حسنات اونکی کی از راہ کیفیت اور نفاست کی بسبب پائی جانی کمال اخلاص اور شہود معرفت کی جیسیکہ روایت کیا ہی ایک حدیث کی نہین
ہی فضیلت ابوبکر کی تیر بسبب کثرت نماز اور روزہ کی بلکہ بسبب اوس چیز کی کہ رکہی گئی ہی اونکی سینہ مین ذکر کیا اسحدیث کو غزالی نی

باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ

اب ہی بیچ مناقب عثمان رض کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في بيته كاشفا عن فخذيه او ساقيه فاستاذن ابوبكر فاذن له وهو على تلك
الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن له وهو كذلك فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم
وسوى ثيابه فلما خرج قالت عائشة دخل ابوبكر فلم تهتش له ولم تباله ثم دخل عمر فلم تهتش له ولم تباله
ثم دخل عثمان فجلست وسويت ثيابك فقال الا استحيي من رجل تستحيي منه الملائكة وفي رواية
قال ان عثمان رجل حيي واني خشيت ان اذنت له على تلك الحالة ان لا يبلغ الي في حاجته
رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹی ہوئی اپنی گہر مین کہولی ہوئی رانین اپنی یا
پنڈلیان اپنی ف ع کہا نووی نی کہ دلیل پکڑا ہی اسحدیث کو مالکیون وغیرہ نی کہ جو کہتی ہین ران ستر نہین حالانکہ یہہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی اسلیی
کہ شک کیا ہی راوی نی عضو کہلی ہوئی مین کہ آیا وہ رانین تہین یا پنڈلیان پس لازم نہین آتا ہی اوس سے جزم جواز کہولنی ران کا اور جائز ہی کہ مراد کہولنی
ران کی سی کہولنا اوسکا قمیص سے نہ ازار سی یعنی تہہ بند بندہا ہوا تہا اور رہن قمیص کا اوسپر نہ تہا سمٹا ہوا تہا جیسیکہ آگی آتا ہی کلام عائشہ کا کہ مشعر ہی اسپر
اور یہی ظاہر ہی آنحضرت کی احوال سی مدحالت مخالطت کی ساتہہ اہل اور اصحاب کے ترجمہ پس اذن چاہا ابوبکر نی آنیکی لیی پس اذن دیا آنحضرت نی اون کو حال انکہ وہ
اوسی حال پر تہی یعنی ڈہنکی پنڈلی وغیرہ پس باتین کین ابوبکر نی یعنی بیٹہا ابوبکر کا کچہہ دیر تک تا پہر اذن چاہا آنی کا عمر نی پس اذن دیا آنحضرت نی عمر کو
اور آنحضرت اوسی حال پر تہی پس باتین کین عمر نی پہر اذن چاہا عثمان نی یعنی آنی کا پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اور درست کیی کپڑی اپنی ف ع اسمین اشارہ ہی طرف
اسکی کہ نہیں تہی کہولی ہوئی نفس ایکی دونون عضوونمین سی بلکہ سوائی تہہ بند کی اور کپڑا نہ تہا اسلیی کہا او ستر فخذہ پس اوٹہہ گیا ساتہہ اسکی اشکال اور دفع ہوگیا
استدلال مذکور واللہ اعلم بالاحوال ت پس جب کہ نکلی یعنی عثمان اور وہ کہ ساتہہ اونکی تہی یا تقدیر یہہ ہی پس جب کہ نکلی قوم کہا عائشہ رض نی کہ داخل ہوئی ابوبکر پس
نہ جنبش کی آپنی واسطی اونکی اور نہ پروا کی آپنی اونکی یعنی یون ہی لیٹی رہی اور کپڑی نہ سمیٹی پہر داخل ہوئی عمر پس حرکت کی آپ نی واسطی اونکی اور نہ پروا کی
آپ نی اونکی پہر داخل ہوئی عثمان پس اوٹہہ بیٹہی آپ اور درست کیی کپڑی آپ نی اپنی پس فرمایا آنحضرت نی کیا حیا نہ کرون مین اوس شخص سے کہ حیا کرتی ہین
اوس سے فرشتی ف ع کہا نووی نی کہ اسمین فضیلت ظاہر ہے عثمان رض کی اسلیی کہ حیا اچہی صفت ہی صفتون ملائکہ کی سی ہی اور اونکی لیی ثابت ہوئی کہا مظہر نی
کہ اسمین دلیل ہی اوپر توقیر عثمان رض کی نزدیک آنحضرت کی لیکن اس سی کچہہ ابوبکر اور عمر رض کی منصب مین نزدیک آنحضرت کی فرق نہین آتا اور کمال اتفاق انکی نسبت
اونکی لازم نہین آتی اسلیی کہ محبت جب کامل اور بہت ہوتی ہی تو تکلف اوٹہہ جاتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی اذا حصلت الالفة بطلت الكلفة کہتا ہون مین پس منعقب

ہوگئی حدیث کہ دلیل ہوئی ان دو نو صاحبونکی فضیلت پر مگر چونکہ ظاہر سمجھی جاتی ہی اس سے تعظیم و توقیر عثمان رض کی ذکر کی یہہ اونکی مناقب کے باب مین اور حقیقت مین جس پر
جو صفت غالب ہوتی ہی اوسکی رعایت آنحضرت فرماتی تہی حضرت عثمان رض مین صفت حیا غالب تہی اس سے لحاظ اونکا کرتی تہی اور اون صاحبونسے بی تکلفی تہی اون سی معاملہ
بی تکلفی کا رکہتی تہی اور ملائکہ نے جن مواضع مین حضرت عثمان سے حیا کی ہی از انجملہ بعضون نے ایک جگہہ یہہ نقل کی ہی کہ حضرت عثمان بیچ مدینہ کی ایک قصہ مین جو آگ لگی تہی تو
انکا سینہ کہلا ہوا تہا پس ملائکہ پیچہے ہٹ گئی پس حکم کیا اونکو آنحضرت نے سینہ کی ڈہانکنے کا پس عود کیا ملائکہ نے اپنی جگہہ پس پوچہا اونسے آنحضرت نے سبب اونکی
ہٹ جانیکا اونہون نے کہا کہ بسبب حیاء عثمان کے ہٹ گئی تہی ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق عثمان ایک مرد بہت شرمناک ہی اور
تحقیق مین ڈرا کہ اگر اذن دونگا مین عثمان کو آنیکا اوس حالت پر یعنی حالت کہلی ہونی ران یا پنڈلی پر رہیگی یہہ نہ پہنچی طرف میرے بیچ حاجت اپنی کی یعنی ڈر اپنی کہ اگر مجکو اس حالت
پر دیکہیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کی میری پاس نہین آسکیگا اور عرض حال نہین کر سکیگا نقل کی یہہ مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطی ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراہی
اور یار مہربان ہی اور رفیق میرا یعنی بہشت مین عثمان ہے ف یعنی فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتداء خبر کی کلام ہی طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سی سمجہ کر
بیان کیا پہر یہہ نہین منافی ہی اسکی کہ ہو اونکا کوئی اور بہی رفیق سوائی عثمان رض کی جیسیکہ وارد ہوا ہی ابن مسعود سے روایت طبرانی مین کہ ہر نبی کی لیی مخصوص ہی
اوسکی اصحاب مین سی اور میری مخصوص میرے اصحاب مین سے ابوبکر اور عمر مین ہان البتہ اس سی یہہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کی لیی ایک رفیق تہا اور آنحضرت کی کئی رفیق نقل کی یہہ
ترمذی نے اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سی اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہی اور نہین ہی اسناد اسکی قوی اور یہہ منقطع ہی ف ع غرابت نہین منافی
ہی صحت کو اسلیی کہا نہین ہی اسناد اسکی قوی اور یہہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے یہہ کہ حدیث ضعیف ہی لیکن اعتبار کیجاتی ہی قوی بیچ فضائل
کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہے ابن عساکر نے ابوہریرہ سی مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ
بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ
بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن خباب سی کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حالت مین کہ وہ رغبت دلاتی تہی یعنی لوگون کو اوپر خرچ کرنیکی لشکر تبوک پر کہ اوسکو جیش العسرۃ کہتی ہین ف ع عسرۃ کہتی
ہین تنگی کو پس جیش العسرۃ اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ اوسمین مسلمان بڑی تنگی اور سختی مین تہی بسبب اسکی کہ مسلمان تہوڑی تہی اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز
تہی اور تہا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کی اور ایام قحط کی اور کمی زاد راہ اور پانی کی اور سواریکی اور کمی کہانی اور پانی کی ایسی تہی کہ پتی درختونکی کہاتی تہی اور
اوجہہ اونٹونکی نچوڑتی تہی اور مونہہ تر کرتی تہی غرضکہ بی سامانی اور تنگی حد سی زیادہ تہی اسمین اسلیی یہہ نام اوسکا ہوا ت پس کہڑی ہوئی عثمان رض
اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ مین سو اونٹ مع جہولون اور کجاوون اونکی کی یعنی سو اونٹ مع سامان کے دونگا بیچ راہ خدا کی پہر رغبت دلائی آنحضرت نے
اوپر سامان درست کرنی لشکر کی یعنی اوس مکان مین یا اور وقت پس کہڑی ہوئی عثمان اور کہا میرے ذمہ مین دو سو اونٹ مع جہولون کی اور کجاوون اونکی کی

بیچ راہ خدا کی ف ع یعنی سوائی ان سو کی دو سو اور بھی اونٹ سمیت جیسا کہ ہم جانتا ہی اللہ اعلم ت پھر رغبت دلائی آنحضرت نی اوپر سامان درست کرنی لشکر
کی پس کھڑی ہوئی عثمان اور کہا میرے ذمہ ہیں تین سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں انکی کی بیچ راہ خدا کی ف ع پس حضرت عثمان نی جہیز سو اونٹ اپنی ذمہ لازم کیے
پہلی بار میں سو دوسری بار میں دو سو تیسری بار میں تین سو اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان نی ساڑھی نو سو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتھ
پچاس گھوڑونکی اور کہا طلحی نی ت پس میں نی دیکھا آنحضرت کو اوترتی تھی منبر سی حال یہ کہ کہتی تھی نہیں ضرر کریگی عثمانکو وہ چیز کہ کریں یعنی تمام عمر میں بعد اس
نیکی کی کہ کی نہیں مضر عثمانکو وہ چیز کہ کریں بعد اسکی ف ع یعنی یہہ نیکی مکفر ہی انکی گناہوں گذشتہ کی ساتہہ زیادتی برائیوں آیندہ انکی کے جیسا کہ وارد ہوا ہی
بیچ ثواب نماز جمعہ کی اور مکرر فرمایا یہہ تاکید کی لیی اور اسمیں اشارہ ہی طرف بشارۃ کی انکی لیے تہہ خاتمہ بخیر ہونیکی اور کہا مظہر نی یعنی ضرر نہیں ہی اوسپر کہ
کریں بعد اسکی قسم نوافل سی فرائض سے اسلیے یہہ نیکی کافی ہی انکو تمام نوافل سی **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِي كُمِّهِ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حِجْرِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت
ہی عبدالرحمن بن سمرہ سی کہ کہا لائی عثمان رض نزدیک آنحضرت کی ہزار دینار اپنی آستین میں اوسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نی یا عثمان نی لشکر تبوک
کا پس بکھیری ہزار دینار حضرت کی گود میں پس دیکھا میں نی آنحضرت کو کہ اولٹ پلٹ کرتی تھی انکو اپنی گود میں اور فرماتی تھی نہیں ضرر کریگی عثمان کو جو وہ گناہ کریں
بعد عمل آج کی دن کی نہیں ضرر کریگی اونکو گناہ سابق ولاحق دوبار فرمایا یہہ کلمہ نقل کی یہہ احمد نی ف ع ریاض میں عبدالرحمن بن عوف سے آیا ہی کہ کہا حاضر ہوا
میں آنحضرت کی پاس اس حال میں کہ لائی عثمان بن عفان جیش العسرۃ میں نو سو اوقیہ سونیکی اخرجہ الحافظ السلفی اور یہہ اختلاف روایات وہم دلاتا ہی تناقض کا
روایات میں اور تطبیق انمیں اسطرح ہو سکتی ہی کہ پہلی حضرت عثمان نی چہہ سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں کے دیی ہون جیسا کہ پہلی حدیث میں گذرا پھر لائی ہون
ہزار دینار واسطی خرچ ضروری مسافرون کی پھر جبکہ مطلع ہوئی اسپر کہ یہہ نہیں کفایت کریگی یادتی کی اونٹونمیں بھی نہ ہزار پوری کر دی اور زیادتی کی دینارون
میں بھی کہ نوبت سونی کی نو سو اوقیہ کی پہنچی **وعن** أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ
رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ
رَسُوْلِهِ فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کے ف ع کہ حدیبیہ میں نیچی درخت کی سال حدیبیہ
اور یہہ نام اسکا اسلیے کہا گیا کہ نازل ہوئی اوسکی حق میں یہہ آیۃ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ت تہی عثمان ایلچی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اہل مکہ کی ف ح کہ بھیجا تھا اونکو حدیبیہ سے اہل مکہ کی پاس تا مکہ میں نی آدین عمرہ کی لیی پس مشہور ہو گیا کہ مکہ والون نی عثمانکو
مار ڈالا ت پس بیعت لی آنحضرت نی لوگون سی یعنی بیعت خاص موت پر پس بیعت کی صحابہ نی حضرت سی اور عثمان رض وقت بیعت کی حاضر نہ تھی پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کی یعنی نصرۃ دین اوسکی کی اور کام رسول اوسکی کی ہی پس مارا آنحضرت نی ایک ہاتہہ اپنا اوپر ہاتہہ دوسرے
اپنی کی ف یعنی اپنا ہاتہہ نائب عثمان کی ہاتہہ کا کیا اور عثمان رض کیطرف سی بیعت کے بعضی کہتی ہیں وہ ہاتہہ کہ عثمان کی ہاتہہ کا نائب کیا وہ بایان تہا اور بعضی
کہتی ہین دایان اور یہی صحیح ہی ت پس تہا ہاتہہ آنحضرت کا واسطی عثمان کی بہتر ہاتون اور صحابہ کی سی واسطی اپنی پس غائب ہونا اونکا نہیں تہا سبب نقصان
اونکی کا بلکہ سبب منقبت تہا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ
أُنْشِدُكُمُ اللهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ

عَنْ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ثمامہ بیٹی حزن قشیری کی سی کہ کہا حاضر ہوا مین حضرت عثمان کی گہر مین اوسوقت کہ اوپر سی جہانکا عثمان نی اوس قوم پر کہ اونکی گہر کو گہیر لیا تہا اور قصد اونکی قتل کا رکہتی تہی پس کہا عثمان نی کہ سوال کرتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ مین اور نہین تہا مدینہ مین کوئی پانی شیرین سوائی پانی کنوئی رومہ کی ف ع ح رومہ ساتہ پیش اور حزم وا کی اور بعضون نی ہمزہ سی بہی کہا ہی کنوان بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کی وادی عقیق مین کہ پانی اوسکا نہایت شیرین اور لطیف اور پاکیزہ ہی عوام اوسکو بیر جنت کہتی ہین بسبب مترتب ہونی دخول جنت کی عثمان کی لیی اوپر خریدنی اور وقف کرنی اوسکی کی اور حضرت عثمان نی خریدا تہا اوسکو لاکہ درہم کو ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون شخص ہی کہ خریدی بیر رومہ کو اور گردانی ڈول اپنا ساتہ ڈولون مسلمین کی ف ح ع یعنی وقف کریں اوسکو اور کرہی ڈول اپنا برابر مسلمانونکی ڈولون کی اور اپنی ملک سی نکالدی مخصوص اپنی لیی نرکہی اور اسمین دلیل ہی اوپر جواز وقف سقایات کی اور دلیل ہی اسپر کہ وقف کی ہوئی چیز وقف کرنیوالی کی ملک سی نکلجاتی ہی ترجمہ بہلی نیکی اور ثواب کی کہ اوس خریدنیوالی کی لیی ہو اوس کنوین سی یعنی خریدنی اور وقف کرنی اوسکی بہشت مین پس خریدا مینی اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی اور تم آجکی دن منع کرتی ہو مجکو اوسکی پانی پینی سی یہانتک کہ پیتا ہون میں پانی کہاری یعنی پیتا ہون کہاری پانی کہ مانند پانی سمندر کی ہی پس کہا لوگون نے خداوندا ہان جانتی ہین ہم بقرار خرید انہون نے یعنی بتصدیق عثمان کی اس کلام مین اور یہلی نا اللہم کا واسطی تاکید اور تبرک کی ہی جاتا تہا اسم الہی کے پہر کہا عثمان نی کہ پوچہتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ تنگ ہوئی مصلیون پر پس فرمایا آنحضرت نی کون شخص ہی کہ خریدی جگہہ اولاد فلانی کی ف ح مراد ایک جماعت انصار کی ہی قریب مسجد کی رہتی تہی اور ایک زمین کہتی تہی کہ اگر اوسکو داخل مسجد کی کرتی تو مسجد فراخ ہو جاتی پس حضرت نی فرمایا کہ کون ہی کہ جگہہ اوس جماعت کی خریدی ترجمہ پس زیادہ کریں اوس جگہہ کو مسجد مین بدلی ثواب اور نیکی کی کہ اوس خریدنیوالی کی لیی ہو خریدنی اور وقف کرنی اوسکی سی بہشت مین پس خریدا مینی اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی ف ع بیس ہزار یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمان نی خرید کے کما رواہ الدارقطنی اور روایت کی بخاری نی ابن عمر سی یہہ کہ مسجد آنحضرت کی عہد مین بنائی گئی تہی اینٹ کی اور چہت اوسکی کہجور کی ٹہنیون کی تہی اور ستون اوسکی کہجور کی لکڑی کی پس نہ زیادہ کیا اوسمین ابوبکر نی کچہہ اور زیادہ کیا اوسمین عمر نی اور بنایا اوسکو آنحضرت کے عہد کی بنا پر ساتہہ اینٹ اور ٹہنیون کہجور کے اور پہر ستون چوبی نصب کیے پہر تغییر کی حضرت عثمان نے پس بہت کچہہ زیادہ کیا اوسمین اور بنائی دیوار اوسکی منقش پتہرون کی اور چہت اوسکی سال کی ترجمہ پس تم آجکی دن منع کرتی ہو مجکو اسی کہ پڑہون مین دو رکعت نماز اوس جگہہ مین یعنی جہہ جا مسجد مین پس کہا لوگون نے یا الٰہی ہان جانتی ہین ہم کہا حضرت عثمان نی کہ پوچہتا ہون مین تمسی بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ تحقیق مینی سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنی تبوک کا اپنی مال سی یعنی اور فرمایا حضرت نی میری حق مین جو کچہہ فرمایا کہ دلالت

کرتا ہی وپر حسن حال اور مال سب کی چنانچہ او پر مذکور اوسکا ہو چکا ہی کہا لوگون نی یا الہی ہان جانتی ہین ہم کہا حضرت عثمان نی کہ پوچہتا ہون تمہین قسم
بحق خدا اور اسلام کی آیا جانتی ہو تم یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہتی اوپر ثبیر مکہ کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی اور ساتہہ آنحضرت کی ابوبکر اور عمر اور مین ہے
کہڑی تہی پس ہلا پہاڑ یعنی بسبب خوشی کی یہانتک کہ گرنی لگی اوسکی پتہر اوسکی پستی زمین اور دامان کوہ مین پس ماری اوسکو آنحضرت نی لات اپنی فرمایا ٹہر او ثبیر
اسلیئے کہ نہین ہی تجہپر مگر پیغمبر اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید **ف** ع یعنی حقیقی اسلیئے کہ قتل کیئی گئی ساتہہ ظلم کی اور مری قبیب اثر ضرب سی اور وہ عمر اور عثمان
ہین پس نہین منافی ہی اسکی یہہ کہ آنحضرت اور صدیق شہید حکمی ہین اسلیئے کہ سبب اونکی موت کا اثر زہر قدیم کا تہا **ترجمہ** کہا لوگون نی یا الہی ہان اسیطرح ہی کہا
عثمان نی اللہ اکبر گواہی دی مجہکو انہون نی قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ مین شہید ہون تین بار کہا یہہ کلمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسائی اور دارقطنی نے **ف** ع یعنی
اللہ اکبر الخ واسطی زیادتی مبالغہ کی بیچ ثابت کرنی حجت کی خصم پر اور از راہ تعجب کے اقرار کرنی اونکی سی اونکی صدق پر اور جرأت کرنی اونکی سی اوپر فساد اور
ہلاک اونکی **وعن** مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ
فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی مرہ بن کعب سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی حالت مین
کہ ذکر کیا آنحضرت نی فتنونکا یعنی جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگی بعد آنحضرت کی امت مین پس نزدیک کیا آنحضرت نی اون فتنونکو یعنی فرمایا کہ نزدیک ہی وقوع اونکا
پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑہی ہوئی سر پر پس فرمایا آنحضرت نی یہہ شخص اوس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتی ہین پس اوٹہا مین اور گیا
طرف اوس شخص کے تا دیکہون مین کہ کون ہی وہ کہا مرہ نی پس ناگہان وہ شخص عثمان بن عفان تہی کہا مرہ نی پس متوجہ کیا مینی طرف آنحضرت کی مونہہ عثمان کا یعنی کہا یا
یعنی آنحضرت کو مونہہ عثمان کا اس کہا مینی یہہ شخص ہدایت پر ہوگا اوسدن فرمایا آنحضرت نی ہان نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ
حدیث حسن صحیح ہی **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَإِنْ أَرَادُوْكَ
عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ آنحضرت نی فرمایا یعنی عثمان سی ایکدن کہ ای عثمان تحقیق شان یہہ ہے کہ شاید خدا تعالی پہناوی تجہکو ایک کرتہ یعنی خلعت
خلافت پس اگر چاہین لوگ اور جبر کرین تجہپر اوپر اوتار ڈالنی کرتہ کی پس اوتارنا تو اوسکو واسطی اونکی **ف** ع یعنی اگر قصد کرین لوگ تیری معزول کرنی کا تو نہ معزول
کرنا تو اپنی نفس کو خلافت سی واسطی اونکی بسبب ہونی تیری حق پر اور ہونی اونکی باطل پر اور اسی حدیث کی سبب سے معزول نہ کیا عثمان نی اپنی نفس کو جسوقت کہ محاصرہ
کیا لوگون نی اونکو روز دار کی ہر چند کہ بیجد ہوئی لوگ **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ اس حدیث مین قصہ دراز ہی **ف** ح اور وہ قصہ
آنی مصریون کا ہی ساتہہ استغاثہ کی مصر کی حاکم کی ہاتہہ سی عثمان کی پاس اور بہیجنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پہرنا اونکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کی اور
محاصرہ کرنا اور قتل کرنا عثمان رض کا اور یہہ قصہ نہایت موحش اور مولم ہی جیسا کہ سیر کی کتابون مین لکہا ہی اور یہہ اول فتنہ ہی کہ دین اسلام مین واقع ہوا انا للہ وانا
الیہ راجعون **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہہ اوس
فتنہ مین ظلم کہا یہہ واسطی عثمان کی اور اشارہ کیا طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ازروی سند کی **وعن** أَبِيْ سَهْلَةَ
قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابو سہلہ عثمان کی مولی سی کہا کہ کہا واسطی میرے عثمان نی روز دار کی کہ روز وقعہ

قتل اونکی کا تہا اور مراد اسی گہر عثمان کا ہی کہ اوسمین گہری ہوئی تہی اور شہید ہوئی تحقیق آنحضرت نے کی تہی مجکو وصیت یعنی یہہ کہ معزول نکرنا تو اپنی تئیں جیسیکہ
اوپر حدیث مین گذرا یا وصیت کی تہی صبر تحمل کرنیکی اوپر جفاء قوم کی اور نہ لڑنیکی اونسی پس مین تحمل کرنیوالا ہون اوس عہد یعنی وصیت پر اور لڑتا نہین اونسی الا بعض
اصحاب وغیرہ نے کہا تہا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اونسی کہ مجال تہاری مقابلہ کی نہین پائینگے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی +

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ روایت ہی عثمان تابعی بیٹی عبد اللہ بیٹی موہب کے سی کہ کہا آیا ایک شخص اہل
مصر سی یعنی مکہ مین اس حال مین کہ ارادہ رکہتا تہا حج کعبہ کا پس دیکہا ایک جماعت کو بیٹہی ہوئی پس کہا اوسنی کہ کون ہین یہہ قوم کہا بعضی لوگون نی کہ یہہ قریش ہین یعنی کافر
اونکی کہا اوس شخص نی پس کون ہی شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا انمین کہا اونہونی کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمر ہین کہا اوس شخص نی ای ابن عمر تحقیق مین پوچہتا ہون
تجہسی کچہہ پس جواب دے مجکو آیا جانتی ہو تم کہ عثمان بہاگ گئی تہی روز احد کی یعنی اور بہاگنا کفار کی مقابلہ سی بہت برا ہی کہا ابن عمر نی ہان بہاگی کہا اوس شخص نے
آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تہی غزوہ بدر سی اور وہان حاضر نہوئی یعنی اور قوت نہ پائی اونہون نی فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمر نی ہان حاضر نہوئی عثمان وہان
کہا اوسنی آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تہے بیعۃ رضوان سے کہ حدیبیہ مین ہوئی اور نہ حاضر ہوئی وہان کہا ابن عمر نی ہان حاضر نہی بیعت رضوان مین اور جب سب جگہہ
ابن عمر نی تصدیق اوس شخص کے کی تو کہا اوسنی اللہ اکبر ف ح یہہ کہا اوسنی از راہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونی اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ شخص اعتقاد فاسد
رکہتا تہا عثمان رضی اللہ عنہ کی حق مین ترجمہ کہا ابن عمر نی کہ آ بیان کرون مین تجہسی حقیقت حال کی ای پر بہاگنا عثمان کا روز احد کی پس گواہی دیتا ہون مین کہ
خدا تعالے نی معاف اور درگذر کیا اوسسی ف ع ح اور یہہ بات معلوم ہی کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہی عیب مین شمار کرنی سی اور ابن عمر نی جو یہہ
کہا گویا اشارہ کیا اس آیۃ کیطرف اِنَّ الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعٰن انما استزلھم الشیطٰن ببعض ما کسبوا
ولقد عفا اللہ عنھم ان اللہ غفور حلیم جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی روز احد کی ایک جماعت کو ایک جگہہ ٹہرایا اور
حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ سی ہٹنا نہین پس کافرون نی جو شکست پائی اوس جماعت نے پیچہا کافرونکا کیا اور بقصد غنیمت کی نکلی اور کار جنگ ابتر ہو پس حق سبحانہ تعالے نے
اونکی شکایت کرتا ہی پہر فرماتا ہی کہ عفو کیا خدا تعالے نی اونسی اور یہہ مخصوص حضرت عثمان ہی کی لیے نہ تہا جو کوئی داخل اس تقصیر کے تہا خدا تعالے نی عفو کیا اوس
سی ترجمہ اور اپنی غائب ہونا عثمان کا بدر سے بسبب اسکے تہا کہ تہین اونکی نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تہین وہ بیمار پس فرمایا عثمان کی لیے آنحضرت نی کہ تیری لیے
ثواب ایک شخص کا ہی اون لوگون مین سے کہ حاضر ہوئی بدر مین اور حصہ اوسکا ہی ف ع یعنی تو حکم حاضرین بدر کا رکہتا ہی نہ پیا اور آخرت مین پس غائب ہونا اونکا بدر کو

نہین ہی نقصان اونکی حق مین ہرگز اور تہا غائب ہونا اونکا مانند غائب ہونے کی حضرت علی کی تبوک سی کہ اونکو خبرگیری اہل بیت کیلیے حضرت چہوڑ گئی تہی لیکن یہہ نہین معلوم
کہ آنحضرت نے اونکی لیے بہی حصہ غنیمت مین سے لگایا تہا یا نہین واللہ اعلم اور حضرت رقیہ بیمار ہوئی تہین بیہ مین اور حضرت عثمانکو آنحضرت نی اونکی خبرگیری کی لیے چہوڑا تہا
اور رقیہ نے مدینہ ہی مین وفات پائی اور یہہ علامت تہی کمال ضامن ہونے آنحضرت کی عثمان سی کہ اپنی ایک بیٹی اونکی نکاح مین دیکر دوسری یعنی ام کلثوم بعد وفات رقیہ
کی اور اسی سبب سے اونکو ذی النورین کہتی ہین پہر فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کردیتا مین اوسکا اونسی اور ریاض مین ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
آنحضرت نے ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور اسی غائب ہونا عثمانکا بیعۃ الرضوان سی اس سبب سی تہا کہ اگر ہوتا کوئی بہت
عزت والا یعنی کنبہ کی جہت سے باقی صحابہ مین سی اندر مکہ کی عثمان سی تو البتہ بہیجتی آنحضرت اوسکو ف ع یعنی بجائے عثمان کی لیکن جبکہ نہ پایا کوئی عزت والا انکی برابر
کہ نہ گئی بعض صاحب بخوف اپنی جان کی یہہ عذر بیان کرکر کہ یا رسول اللہ نہین ہی میری قوم مکہ مین کہ مدد کرین میری اور محافظت کرین میری کیونکہ ہاں ہو کر ترجمہ
پس بہیجا رسول خدا صلعم نے عثمانکو ف ع یعنی طرف مکہ کی تا مشرکون سی آنحضرت کیطرف سی گفتگو کرین اور اونکو آنحضرت کی تعرض کرنی سی باز رکہین پس استقبال
کیا اونکا اونکی اہل اور گروہ نی اور آگی اپنی لی چلی اونکو سوار کرکر اور اپنی پناہ مین کیا اونکو کہ کوئی تعرض کری اونسی اور کہا اونہون نی کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا
واسطی عمرے اپنی کی پس کہا عثمان نی حاشا کہ مین طواف کرون آنحضرت کی غیبت مین ترجمہ اور تہی بیعت رضوان حدیبیہ مین پیچہی جانی عثمانکی مکہ کو ف ع یعنی
جب خبر مشہور ہوئی مسلمانون مین کہ مشرک لڑنیکو آتی ہین مسلمانون سی تو مستعد کیا آنحضرت نی مسلمانونکو لڑنیکی لیے اور بیعت لے اونسی نیچی درخت کے اسبات پر کہ نہ بہاگین
اور بعضون نے کہا بلکہ آئی خبر یہہ کہ عثمان قتل کیے گئی ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرت نی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اس حال مین کہ کہا یہہ ہاتہہ میرا نائب ہی عثمانکی ہاتہہ کا پس مارا
داہنا ہاتہہ اپنا اوپر بائین ہاتہہ اپنی کی اور کہا یہہ بیعت یا یہہ ہاتہہ واسطی عثمان کی ہی یا اونکی طرف سی ہی پہر کہا ابن عمر نی کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیری سوالون کی جواب
مین کہی مینی اپنی ساتہہ اپنی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یعنی پس نہین ضرر کرینگی ہمکو بلکہ تجہی کو ضرر کرینگی یا یہہ مراد ہی کہ اب جو مینی کلمات حق اور مفصل بیان کردیے
ہین اونکو اپنی ساتہہ لیجا اور چہوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان مین وَعَنْ اَبِی سَہْلَۃَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَہِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سہلہ مولی عثمان کی سی کہ کہا شروع کیا آنحضرت نی کہ سرگوشی کرتی تہی عثمان سی یعنی چپکی
سی کچہہ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ اونپر برپا ہوگا اور قتل کرینگی لوگ اونکو اور صبر کرنا چاہیی اونکو اوسمین اور رنگ عثمانکا متغیر ہوتا تہا یعنی سفید اور
سرخی سی طرف زردی کی پس جبکہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنی کیا نہ لڑین ہم اونسی کہا عثمان نی نہ لڑو سلیے کہ تحقیق آنحضرت نی وصیت کی ہی طرف میری ایک
امر کی پس مین روکنی والا ہون اپنی نفس کو اوس امر پر وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْہَا وَاَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَسْتَاذِنُ
عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَۃً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَۃً فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِہٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِہٖ وَھُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِکَ رَوَاھُمَا
الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہی ابی حبیبہ تابعی سی کہ وہ داخل ہوئی عثمان رض کی گہر مین اس حال مین کہ عثمان رض گہیری
گئی تہی گہر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتی ہین عثمان سی کلام کرنی مین یعنی اونکی خدمت مین کہ گہیرنیوالونمین سی جو حاضر تہی اونسی کلام
کرنیکی لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نی ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتی ہو پس کہڑی ہوئی ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسے خطبہ کی لیے کرتی ہین
پہر کہا ابو ہریرہ نی کہ سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی کہ تحقیق تم دیکہو گی پیچہی میری بلائین کہ اوسمین آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف و جنگ کرو گی آپسمین

یا فرمایا آنحضرت نے پہلی لفظ اختلاف کا اور پہر فتنہ کا پر جلس پہلی روایت کی پس کہا آنحضرت سے کہنی والی نے لوگونمین سی پس کون ہی ہماری لیئی یا رسول اللہ جسکی کسکی متابعت کرین کہ اوسکی متابعت مین فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنی والی نے پس کیا حکم کرتی ہو ہمکو فرمایا آنحضرت نے کہ لازم ہی تمکو متابعت امیر کی اور یارون اوسکیکی اور وہ یعنی ابو ہریرہ اور اظہر یہہ ہی کہ آنحضرت اشارہ کرتی تہی طرف عثمان کی ساتہہ اسکی یعنی لفظ امیر کی کہنی مین اشارہ کیا عثمان کیطرف کہ وہ حاضر تہی اوس مجلس مین روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **ف ع** کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئی عثمان رضہ ابتدا اسلام مین ابوبکر کی ہاتہہ پر پہلی داخل ہونی آنحضرت کی دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتین اور تہی وہ گوری میانہ قد خوبصورت گہنکی ڈاڑہی والی خلیفہ ہوئی محرم کی اول روز مین سن چوبیس مین اور قتل کیا اونکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سی تہا اور بعضون نے کہا اور کوئی تہا قاتل اونکا اور دفن کی گئی وہ ہفتہ کی شب بقیع مین اور اوسدن عمر اونکی بیاسی برس کی تہی اور بعضون نے کہا اٹہاسی برس کے اور رہی خلافت اونکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کین اونسی حدیثین خلق کثیر نے

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ہی مناقب ان تینون کی **ف ع** یعنی بعضی حدیثین بیچ مناقب ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی مجتمع ہہی وارد ہوئی ہین اس باب مین وہ حدیثین مذکور ہین

الفصل الاول

فصل پہلے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑہی کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہی مدینہ مطہرہ مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بہی چڑہی ساتہہ آنحضرت کی پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانی آنحضرت کی پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتہہ پانو اپنی کے اور فرمایا ٹہر تو اے احد پس نہین ہی تجہپر مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيْبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین باغون مدینہ کیسی یعنی وہ باغ تہا کہ جسمین بیر اریس تہا پس آیا ایک شخص یعنی میننی نہین پہچانا اوسکو کہ کون ہی پس کہلوایا اوسنی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کہولدی اسطی اوسکی دروازہ اور بشارت دی اوسکو بہشت کے یعنی بہشت عالیہ کی پس کہولا مینی واسطی اوسکی دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تہی پس بشارت دی مینی اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نی اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پہر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کہلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہولدی اسکی لیئی دروازہ اور بشارت دی اسکو بہشت کی پس کہولدیا مینی دروازہ اوسکی لیئی پس ناگہان وہ شخص عمر تہی پس خبر دی مینی اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالی کا پہر کہلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجہکو کہ کہولدی دروازہ اوسکی لیئی اور بشارت دی اوسکو بہشت کی ساتہہ بلا عظیم کی کہ پہنچیگی اوسکو پس کہولا مینی پس ناگہان وہ عثمان تہی پس خبر دی مینی اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نی اللہ تعالی کا پہر کہا اللہ سی طلب مدد کی جاتی ہی کہ صبر عطا کری تلخی اوس بلا پر اور اوس مصیبت پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہتی تہی ہم

اسحال مین کہ آنحضرت زندہ تہی ابوبکر اور عمر اور عثمان راضی ہو اللہ اونسی یعنی اس ترتیب سی ان تینونکو باہم ذکر کرتی تہی ہم وقت ذکر کرنی انونکی اور بیان کرنی امر اونکی اور یہہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کی تہی اور مشہور تہی صحابہ کی درمیان اور ممتاز ہونا کو رتہی درمیان اون کی نقل یہہ ترمذی سے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہلا گیا خواب مین آج کی رات ایک مرد صالح یعنی ایک مرد صالح نی خواب مین دیکہا یعنی یہی خواب مین دیکہا گویا کہ ابوبکر لٹکائی گئی اور پیوست کئی گئی ہین ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور لٹکائی گئی اور پیوست کیی گئی عمر ساتہہ ابی بکر کی اور لٹکائی گئی عثمان ساتہہ عمر کی کہا جابر نی پس جب اوٹہی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی کہا ہمنی یعنی اجتہاد سی اور ظن غالب سی آپ کی مرد صالح کہ آنحضرت نی فرمایا رسول خدا ہوہین صلی اللہ علیہ وسلم اور اپر تعلق اور اتصال بعض اونکیکا ساتہہ بعض کی معنی اسکی یہہ ہین کہ یہہ والی اوس کام کی ہین کہ بہیجا ہی خدا تعالی نی ساتہہ اوس کام کی اپنی پیغمبر صلعم کو یعنی خلفاء اونکی ہین بیچ جاری کرنی احکام دین اور شریعت کی ساتہہ ترتیب مذکور کی نقل کی یہہ ابوداود نی **باب مناقب علی بن ابی طالب** یہہ باب ہی بیچ مناقب علی بن ابیطالب کی **ف ح** مناقب حضرت علی رض کی بہت ہین بیشمار و بیحد حدیث کی کتابونمین مناقب اونکی جو مذکور ہین زیادہ ہین بہ نسبت مناقب اور صحابہ کی اور بعضی واسطی اونمین سی وضعی بہی ہین چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نی جسکی بیچ بعضی حدیثونکی کہ نقل کی گئی ہین بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی ہونیکا کیا ہی لوگ رکہا ہی کہ بطلان اسکا ساتہہ بداہت عقل کی معلوم ہی اسجگہہ ہے کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی حدیثین بیشمار وضع کی ہین لوگون نی اور خاص تر ہین اونکی وہ حدیثین ہین کہ ایک کتاب مین جمع کی ہین اور اوسکا وصایا نام رکہا ہی اول ہر حدیث کی یا علی ہی اور اونمین سی ایک حدیث ثابت ہی یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی سیطرح ذکر کیا ہی علما نی واللہ اعلم انتہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سی منقول ہی کہ اونہون نی کہا کہ بیچ مناقب علی کی حدیثین آئی ہین ساتہہ اسانید جید کی زیادہ تر اون حدیثونسی کی اور صحابہ کی حق مین آئی ہین اور سیوطی نی کہا کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ علی متاخر ہین اور اونکی زمانہ مین اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوی اور بہت سی مخالفین کہ اونکی ساتہہ جنگ کی اور اونپر خروج کیا پس علما نی چاہا کہ منتشر کرین مناقب اونکی واسطی رد کرنیکی مخالفونپر اس سبب سے بہت صحابہ اونکو روایت کرتی تہی ورنہ الخلفاء ثلثہ کی بہی مناقب بہت ہین برابر اونکی بلکہ زیادہ اونسی اور حضرت علی کا نام حیدر ہے تہا اصل مین حیدر نام تہا اسد کا کہ جو نانا تہا حضرت علی کا پس جب اونکی ماں نی کہ فاطمہ بنت اسد تہی اونکو جنا تو اپنی باپ کی نام پر اونکا نام رکہا پس جب آیا ابوطالب تو پہیر کر کیا اوس سے اسد کی اس نام اونکا علی رکہا اور کہا سہل نی کہ نہین تہا علی رض کی نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابوتراب سے اور سبب اسکا یہہ تہا کہ ایکدن آنحضرت تشریف لائی حضرت فاطمہ کے گہر مین پس نپایا علی رض کو گہر مین پس فرمایا کہ کہان ہی تیری چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نی کہ مجہمین اور اونمین کچہہ بیزرگی ہوئی تہی پس خفا ہوکر نکل گئی اور میری پاس قیلولہ نہین کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انس کو کہ دیکہہ کہان ہین وہ پس کہا اونہون نی کہ یا رسول اللہ مسجد مین سوتی ہین پس تشریف لائی حضرت مسجد مین دیکہا کہ وہ لیٹی تہی سحالیکہ گر پڑی تہی چادر اونکی کندہی پرسی اور لگ رہی تہی اونکی پہلو مین مٹی پس پونچہتی تہی اونسی آنحضرت مٹی اور فرماتی تہی اوٹہہ ای ابا تراب **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی رض کی کہ تو مجہسی بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سی **ف ع ح** یعنی آخرت مین اور قرب مرتبہ مین اور بیچ مددگار ہونیکی امر دین مین کما قالہ

شارح مین علما سنا اور تورپشتی وغیرہ نی کہا کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اوسوقت فرمائی تہی کہ خلیفہ کیا تہا علی رض کو اپنی اہل وعیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیگئی
تہی کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تہا پس منافقون نی طعن کیا کہ اونکو حقیر وسبک جانکر آنحضرت چہوڑ گئی ہین حضرت علی رض نی جو یہہ سنا تو فتنہ کا ڈر نکلی یہانتک کہ آنحضرت سی ملی
اسحالمین کہ آنحضرت اوتری ہوئی تہی موضع جرف مین پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کچہہ کہتی ہین آنحضرت نی فرمایا کہ جہوٹ کہتی ہین مین چہوڑ آیا ہی مینی
تمکو مگر واسطی محافظت اونکی کہ چہوڑ آیا ہون اونکو جو میری پیچہی ہین پس جاؤ تم اور خلیفہ رہو میری اہل مین اور اپنی اہل مین کیا نہین راضی ہی تو ای علی کہ ہو وی تو
مجہسی بمنزلہ ہارون کی موسی سی کہ جب موسی میقات کو گئی ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم مین اور اس حدیث کی پیچہی چمٹی ہین شیعہ اور دلیل پکڑا اسکو اسمین کہ خلافت بعد
آنحضرت کی حق علی کا ہی اور آنحضرت نی وصیت کی اونکو خلافت کی پس روافض نی اپنی کجروئی سی یہہ سمجہہ کر نسبت کفر کی کی ہی تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنی غیر علی کی
اور بعضون نی نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بہی کی ہی اسلیی کہ یہہ نہین قایم ہوئی واسطی طلب حق اپنی کی پس یہہ نہین شک ہی ایسی احمقونکی کفر مین اسلیی جنہون نی کافر
کہا تمام امت کو خصوصا صدر اول کو پس بلا شبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈہا یا اسلام کو اور اونکی دلیل پکڑنیکا جواب علما اہل سنت وجماعت کی یہہ کہتی ہین کہ دلیل نہین
ہی اونکی لیی اسمین بلکہ ظاہر حدیث یہہ ہی کہ علی رض کو آنحضرت نی خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکہنی اپنی کی غزوہ تبوک مین جیسا کہ موسی نی ہارون کو خلیفہ اپنا کیا مدت غائب
رہنی اپنی مین واسطی مناجات کی طور پر اور نہین تہی ہارون خلیفہ بعد موسی کی اسلیی کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلی وفات حضرت موسی کی ہی اور آنحضرت صلعم نی اسی
مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگون کی امامت کرنیکی لیی نماز مین پس علی رض خبر گیری پیغمبر کی اہل بیت کی کرتی تہی اور ابن ام مکتوم امامت لوگونکی اگر خلافت مطلق
ہوتی تو امامت نمازکی بہی حضرت علی رض کو حکم فرماتی بلکہ اولی اور اہم تہا اتہی اور کہا طیبی نی چونکہ اسمین تشبیہہ تہی اور وجہ تشبیہہ کی سمجہی نہین جاتی تہی آنحضرت نی کا ہی
مین تشبیہہ دی ہی اونکو ساتہہ ہارون علیہ السلام کی پس بیان کیا آنحضرت نی اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہہ ہی کہ نہین ہی پیغمبر بعد میری
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع اور ہارون پیغمبر تہی اور تو پیغمبر نہین ہی یعنی اتصال وہ کہ ساتہہ حضرت کی نہین ہی جہت نبوت سی پس باقی رہا اتصال
جہت خلافت سی اسلیی کہ وہ قریب ہی نبوت کی ہی مرتبہ مین یا تو ہو حالت حیات اونکی مین یا بعد وفات اونکی کی لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکی اسلیی کہ
ہارون مر گئی پہلی وفات موسی کی پس متعین ہوا یہہ کہ تہی خلیفہ حالت حیات آنحضرت کی مین وقت جانی آپکی طرف غزوہ تبوک کی انتہی اور خلاصہ سکا یہہ ہی کہ خلافت
جزئیہ حضرت کی حیات مین نہین دلالت کرتی ہی اوپر خلافت کلیہ کی بعد وفات حضرت کی خصوصا جبکہ معزول ہوئی تہی اوس خلافت سی بہی بسبب رجوع کرنی
آنحضرت کی طرف مدینہ کی اور شرح مسلم مین ہی کہا بعضی علما نی کہ حضرت کی اس قول مین لا انہ لا نبی بعدی دلیل ہی اسپر کہ عیسی بن مریم جب اوتریگی تو اونہین گی حاکم
ہوکر حکام اس امت سی بلاوینگی لوگونکو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین اوتریگی نبی ہوکر کہتا ہون مین کہ نہین منافات ہی اسمین کہ ہوں نبی اور ہون
تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بیان کرنی احکام شریعت اونکی اور مضبوط کرنی طریقہ اونکی اگرچہ ساتہہ وحی کی ہو طرف اونکی پس معنی جملہ مذکورہ کی یہہ
ہین کہ نیا نہین پیدا ہوگا بعد حضرت کی کوئی نبی اسلیی کہ آنحضرت ختم کرنیوالی اگلی نبیون کی ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر ہوتا بعد حضرت کی نبی تو ہوتی
علی اور یہہ منافی نہین ہی اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی حضرت عمر کی حق مین صریحا اسلیی کہ یہہ حکم فرضی اور تقدیری ہی پس گویا کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر متصور
ہوتا نبی ہونا بعد میری تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب مین سی نبی و لیکن نہین نبی بعد میرا اور یہی معنی ہین حدیث کی کہ ماننا اس ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علما امتی کانبیاء بنی اسرائیل جو بیج
کی ہی حافظون مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کی کہ کچہہ اصل نہین ہی اوسکی **وعن** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ
الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی زر بن حبیش سی کہ کہا حضرت علی نی قسم ہی اوس خدا کی کہ پہاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اور نکالا اوس سی درخت اسلیی کہ دانہ اوگنی مین پہاڑا جاتا ہی اور
پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہہ ہی کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف میری یہہ کہ دوست نہین رکہیگا مجکو مگر مومن اور دشمن

مومن کامل جیسی محبت شروع مطابق واقع کی رکھیگا بغیر زیادتی اور نقصان کی تا نکل جاوین نصیری اور خارجی پس جسنی دوست کہا حضرت علی کو اور دوست رکھا
شیخین سے مثلا پس دوستی رکھی اونسی دوستی شروع پس نہین نقص وارد ہوگا ساتھ اوس شخص کے کہ دوست رکھی حضرت علی کو اور بغض رکھی ابوبکر او رعمر رضی اللہ عنہما اور
دشمن نہین رکھیگا مجکو مگر منافق نقل کی یہہ مسلم نے ف ح ع پس محبت علی رضہ کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت اونکی نشانی نفاق کی اور حضرت علی ہی روایت
ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت
کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار من الایمان
وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وعن** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ ہٰذِہِ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ
اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّہُمْ یَرْجُوْنَ اَنْ یُعْطَاہَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
فَقَالُوْا ہُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْہِ فَاُتِیَ بِہٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَیْنَیْہِ
فَبَرَءَ حَتّٰی کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُہُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ اُنْفُذْ
عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِہِمْ ثُمَّ ادْعُہُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْہُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْہِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیْہِ فَوَاللّٰہِ
لَاَنْ یَّہْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ
الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ اور روایت ہی سہل بن سعد
ساعدی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کی ف ح خیبر ایک شہر ہی یہہ سی چار منزل ہی جانب شام کی اور یہہ غزوہ سن سات مین تہا ترجمہ کہ دونگا مین
یہہ نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی قلعہ خیبر کو اوسکی ہاتہ پر یعنی بسبب اوسکی دوست رکھیگا وہ شخص خدا اور رسول خدا کو
اور دوست رکھیگا اوسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگون نے یعنی صحابہ نے آئی آنحضرت کی پاس صبح کو اس حال مین کہ صحابہ امید رکہتی تہی کہ دیا جاوی
نشان اونکو ف ح آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکہی یہہ نعمت کل نصیب کسکی ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہان ہین علی بن ابی
طالب ف ح اور وہ پیچہی رہ گئی تہی بسبب آنکہونکی دکہنی کی بعد ازان اثناء راہ مین یا بعد پہنچنی کی خیبر مین آنحضرت سے جا ملی ترجمہ پس کہا صحابہ نے کہ وہ یا رسول
اللہ شکایت رکہتی ہین اپنی آنکہونکی یعنی اونکی آنکہین دکہتی ہین یعنی بسبب علت کی حاضر نہین ہوئی فرمایا آنحضرت نے پس بہیجو کسیکو طرف اونکی کہ بلالاوی اونکو پس لائی
گئی علی رضی اللہ عنہ پس آب دہن ڈالا اونکی آنکہونمین پس تندرست ہوئی علی یعنی آنکہون انکی طرف سی یہانتک کہ گویا نتہا اونکی کچہہ درد یعنی اور نہ سبب درد کی قسم مدت کی اور نہ
ضعف بصر اصلا پس دیا اونکو نشان پس کہا علی رض نے کہ یا رسول اللہ لڑونمین اونسی یہانتک کہ ہوویں وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہوں فرمایا آنحضرت نے چلا جاؤ
گذر او پر نرمی اور آہستگی اپنی کی یہانتک کہ اوترے تو اونکی زمین مین پہر بلا اونکو طرف اسلام کی یعنی اول اور خبر دی اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ واجب ہی اوپر حق خدا سے
اسلام مین ف ع اور یہان یہہ محذوف ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوس سے تو پس طلب کر جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اونسی یہانتک کہ مسلمان ہوں حقیقۃ
یا حکما یعنی جزیہ دینا قبول کرین یا معنی مسلمان ہونیکی فرمان بردار ہونا ہین ترجمہ پس قسم خدا کی یہہ کہ ہدایت کرے خدا تعالی بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہی اس سے
کہ ہوں تیری لیے چارپای سرخ اور اونٹ سرخ ف ع حضرت نے جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطی بلانی کفار کی طرف اسلام کی اوسکی تاکید کی لیے یہہ بات قسم
کہا کر ارشاد فرمائی اسلیے کہ یہہ اکثر سبب ہوتا ہی اونکی بچانی کا بغیر قتال اونکی کہ متفرع ہوتا ہی اوپر حصول غنایم کا قسم سرخ چارپایوں وغیرہ سی پس پیدا کرنا
ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنی ہزار کافر کی سی جیسیکہ تصریح کیا ہی اوسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح مین ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اوس مین

فرمایا ہے آنحضرت نے علی مرتضی کو کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہے یہ جواب بلوغ صغیر کی **ف** ع یعنی اسلئے کہ اوسکو تعلق ہے تہہ حضانت پرورش کی اور وہ حدیث مشتمل اوپر فضیلت علی و جعفر اور زید بن حارثہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن رواہ الترمذی** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے **ف** ح یہہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت و مشارکت سے نسب میں **ترجمہ** اور علی دوست و ناصر مومنین کا ہے یعنی اسمین اشارہ ہے طرف اس آیت کی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی** اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ میں اوسکا دوست ہوں پس علی دوست اوسکا ہے یعنی جسکو میں دوست رکھتا ہوں پس علی دوست رکھتا ہے اوسکو یا یہہ معنی ہیں کہ جو شخص کارپرداز اور مددگار میرا ہوتا ہے پس علی کارپرداز اور مددگار اوسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی **ترجمہ** نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **وعن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ الترمذی ورواہ احمد عن ابی جنادۃ** اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور نہ ادا کرے میری طرف سے یعنی نبذ عہد کوئی مگر میں یا علی نقل کی یہہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے **ف** ح ع عادت عرب کی تہی کہ جب درمیان اونکی گفتگو ہوتی تہی بیچ نقض امر اور صلح اور نبذ عہد کی تو وہ نہیں کرتا تہا یہہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکی قرابتیوں اور اہل میں سے اور نہیں قبول کرتی تہی غیر اونکی سے پس جبکہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نے ابوبکر صدیقؓ کو حج کی لیے بہیجا تہا اور امیر حاجیوں کا کیا تو بعد اونکی نکلنے کی اونکی پیچہے علی مرتضی کو بہیجا تا نقض کریں مشرکوں کی عہد کو اور سورہ برأۃ کہ اوسمیں اس باب میں آیتیں اوتری ہیں مشرکوں پر پڑہیں اور ندا کریں کہ مشرک نجس ہیں نزدیک نہوں مسجد حرام کی بعد اس سال کی اور سوا اسکی اور احکام بیان کریں پس اوسوقت یہہ حدیث فرمائی حضرت علیؓ کی تکریم کی لیے اور حقیقت میں عذر بیان کرنا ہے تہا حضرت ابوبکر کی لیے اوس مقام میں چنانچہ اسلئے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی سے جسوقت کہ جا ملی علی اونسے پیچہے سے کہ تم امیر ہو یا مامور لیکن کہا حضرت علی نے کہ امیر نہیں بلکہ مامور ہوں انتہی اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہہ امر مخفی نہیں ہے محققین پر **وعن ابن عمر قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب** اور روایت ہے ابن عمر سے کہا بہائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اپنی اصحاب کی **ف** ع یعنی دو دو صحابیوں میں آپسمیں دینی بہائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپسمیں دینی بہائی ہوئے اسیطرح اور اور یہہ بیچ مدینہ میں بعد ہجرت آنکی ہوا **ترجمہ** پس آئے علی اسحال میں کہ آنسو بہاتی تہیں آنکہیں اونکی پس کہا علی نے کہ بہائی چارہ کروایا آپ نے درمیان یاروں اپنی کی اور نہ بہائی چارہ کروایا آپ نے درمیان میرے اور درمیان کسیکی پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تو بہائی میرا ہے دنیا اور آخرت میں یعنی تجکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بہائی چارہ کرواؤں **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ھذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب** اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہا نزدیک آنحضرت کی ایک جانور پرند یعنی بہنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نے خداوندا لا میرے پاس اوسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیری تیری مخلوق میں سے کہا وے وہ ساتھ میرے اس جانور کو پس آئے آنحضرت کی پاس علی رضا اور کہایا ساتھ اونکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف**

ع ح کہا ابن جوزی نے کہ یہہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نے کہ موصول ہی اور مختصر مین کہا کہ طرق اسکی بہت ہین لیکن سب ضعیف ہین اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت علی محبوبترین خلق خدا کی تہی نزدیک خدا کی اور شارحین خصوصیتین اور قیدین لگاتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ محبوبترین خلق سی تہی یا
محبوبترین خلق کی آنحضرت کی چچا کی بیٹون مین سی تہی یا قرابتیون قریب مین سی یا یہہ مراد ہی کہ جو اولی ور اقرب و راحق ہین ساتہہ احسان کرنی میری یا اور علی محبوبترین
اونمین سی نزدیک خدا کی اور غالبا یہہ تخصیصات اس سبب سی ہین کہ حضرت علی کا محبوبتر ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سی لازم نہ آوی اور حقیقت مین حاجت ان
تخصیصات کی کچہہ نہین ہی اسلیئی کہ یقین ہی کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیئی کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحابہ مین اگر
بعضونکو محبوبتر بعض وجوہ اور حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کی منافات اوس سی نہین کہتی ہی اسلیئی کہ مراد مجمع وجوہ نہین ہی
جیسکہ یہہ مسئلہ افضلیت اور احادیث کی بعضی علمائی کہا ہی غرضکہ یہہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی مبتدعین کی کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر کی خلافت پر کرین اور
بعضی حدیثونمین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور اوسجگہہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہی اور مقام وسیع ہی ایسی تنگی کیون کیجی **وعن**
علی قال کنت اذا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
حسن غریب ــــــ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچہہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتی مجکو بلا سوال
کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ وعلی**
بابہا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وقال روی بعضہم ھذا الحدیث عن شریک
ولم یذکروا فیہ عن الصنابحی ولا نعرف ھذا الحدیث عن احد من الثقات غیر شریک
اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ف ع ح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینۃ العلم
اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیأتہ من بابہ اور معنی یہہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون
اوسکی سی ولیکن خاص اونکو کر کر نیکی بطرح کی تعظیم اونکی نکلی اور واقع مین حضرت علی ہین ایسی ہی اسلیئی کہ وہ بہ نسبت بعضی صحابہ کی بہت بزرگی اور علم رکہتی ہین اور
اون حدیثونمین سی کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازونکی ہین یہہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ محقق ہوچکی ہی یہہ
بات کہ تابعین نی لیی ہین طرح بطرح کی علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سی پس جانا گیا عدم انحصار بابیۃ کا
علی کی حقمین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتہہ باب قضا کی تو البتہ ہوسکتا ہی وارد ہوا ہی اونکی شان مین انہ اقضاکم جیسکہ ابی رضہ کی حق مین آیا ہی انہ اقرأکم کہ وہ بڑی
قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کی حقمین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نی کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین اس تمثیل سی کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت
سی مختص ہی ساتہہ علی کی نہین پہنچ سکتا وہ کسی اور کی واسطہ سی سوائی واسطہ علی رضہ کی اسلیئی کہ گہر مین نہین داخل ہوتی مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نی
فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حالانکہ یہہ نہین ہی اونکی لیی حجت اسمین اسلیئی کہ جنت کا فراخ تر نہین ہی حکمت کی گہر سی اور اوسکی آٹہہ دروازہ ہین اور اصل حدیث
کی ابی الصلت عبد السلام بن صلاح مروی سی ہی کہ شیعہ ہی لیکن ہی سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نی بعضون نی تصحیح کی ہی اور بعضون نی تحسین اور
بعضون نی ضعیف کہا اور بعضون نی کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نی کہ کچہہ اصل نہین ہی اسکی اور ایک جماعت نی نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نی
کہ یہہ حسن ہی باعتبار طرق کی نہ صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی ہی
بعضی علمائی یہہ حدیث شریک تابعی سی اور نہین ذکر کیا اونہون نی اسناد اس حدیث مین صنابحی سی جیساکہ بعضی روایتونمین آیا ہی اور نہین پہچانتی ہین ہم
اس حدیث کو کسی سی ثقات مین سی سوائی شریک کی ف ع ح اور خبر فردوس مین یہہ حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وعن جابرٍ قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیاً یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی اونسی پس کہا لوگون نی یعنی منافقون نی یا عوام صحابہ نی البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتہہ چچا کی بیٹی بیٹی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خاص کیا مینی اونکو ساتہہ سرگوشی کی ولیکن اللہ نی سرگوشی کی اونسی **ف** ع یعنی پہنچایا مینی اونکو اللہ تعالی کیطرف سی جو کچہہ حکم کیا تہا مجکو اوسکی پہنچانیکا بطریق سرگوشی کی اس صورت مین گویا سرگوشی کے اونسی اللہ نی مین نہین کے پس یہہ مانند قول اللہ تعالی کی ہی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہہ ہے کہ اس سرگوشی مین حضرت نی کچہہ مصلحت اوس غزوہ کی اور مانند اوسکی اسرار دنیویہ مین ہے کہ متعلق ہین ساتہہ اخبار دنیہ کے کہی ہونگے یہہ کہ دین کے بات اوسی چکی سی کہی اور اور اونسی چہپائی اسلیئے کہ ثابت ہوچکا ہی صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سے پوچہا گیا کہ آیا تمہاری پاس کوئی چیز ہی کہ جو قرآن مین نہین اونہون نی کہا قسم ہی اوس ذات کی کہ پہاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہین ہے ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہے مگر سمجہہ دیا جاتا ہی آدمی کتاب الہی مین اور جو کچہہ کہ صحیفہ مین ہے کہ اوسمین دیت وغیرہ کی احکام لکہی تہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن ابی سعیدٍ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیٍّ یا علیُّ لا یحل لاحدٍ یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنی ہذا الحدیث قال لا یحل لاحدٍ یستطرقہ جنباً غیری وغیرک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی کہ ای علی روا نہین ہی واسطی کسیکی کہ جنبی ہو اوسکو جنابت یہہ کہ گذری اس مسجد مین سوا میرے اور سوا تیرے **ف** ح انفا دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی تہی ترجمہ کہا علی بن منذر نی پس کہا مینی واسطی ضرار ابن صرد کی کہ کیا ہی معنی اس حدیث کی **ف** ع منذر ساتہہ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کی بیٹا اونکا علی ایک مرد مشہور ہے علماء دونمین سی کہتی ہین کہ اوسنی بچپن حج کیئی اور حدیث سنی اور جماعت ائمہ سی روایت کی شیعہ محض ہے ولیکن فقیہ صدوق ہے اور ابن حبان نی اونکو ثقات مین ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نی نہین حلال ہی کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے اسمین حالت جنابت مین سوا میری اور سوا تیرے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ع اور کہا جزری نی یہہ حدیث ضعیف ہی باتفاق محدثین کی **وعن ام عطیۃ** قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشاً فیہم علیٌّ قالت فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو رافعٌ یدیہ یقول اللہم لا تمتنی حتی ترینی علیاً رواہ الترمذی اور روایت ہے ام عطیہ سی کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کہ اونمین علی مرتضی تہی کہا ام عطیہ نی پس سنا مینی آنحضرت سی اس حالین کہ اوٹہانیوالی تہی دونون ہاتہہ اپنی دعا کی لیئی فرماتی تہی یعنی وقت بہیجنی اونکیکی نزدیک توقع آنی اونکیکی یا الہی مار مجکو یہانتک کہ دکہاوی تو مجکو علی کو کہ سلامتی سی آوین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت کہتی تہی حضرت علی سی اور رنج ہوتا تہا آپکو اونکی مفارقت سے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن ام سلمۃ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحب علیاً منافقٌ ولا یبغضہ مؤمنٌ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اسناداً روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت نی نہین دوست رکہتا علی کو منافق اور نہین دشمن رکہتا اونکو مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کی **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیاً فقد سبنی رواہ احمد اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی برا کہا علی کو یعنی نسب کے جہت سی پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہہ احمد نی **ف** ع یعنی جسنی اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا اسلیئے کہ مقتضا اسی محبت کا یہہ ہے کہ موذی اونکا

علی رضہ کا کفر یا یہہ محمول ہو تہدید و وعید پر یا مبنی ہو حلال جاننی پر واللہ علم بالحال اور یہہ حدیث حاکم نی بہی روایت کی ہی اور روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے
من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت مین آیا ہی حضرت علی سی من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد وعن
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتَّى بَهَتُوْا اُمَّهُ
وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتَّى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي
بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِي رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا
مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تجمین ایک مشابہت ہی عیسی سی دشمن کہا اونکو یہود نی یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی مانکو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی
لگائی اور دوست کہا اونکو نصاری نی یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہین ہی اونکی لیئی اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا پہر کہا حضرت علی
نی کہ ہلاک ہونگی یعنی گمراہ ہونگی میری حق مین دو شخص ایک تو محبت کہنی والا حد سی زیادہ تعریف کریگا میری ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین ہی مجہمین یعنی تفضیل دیگا مجکو تمام صحابہ
پر یا انبیا پر یا اللہ کہیگا مجکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجہپر نقل کی یہہ احمد نی ف ح ع اس سی معلوم
ہوا کہ محبت اوسیقدر محمود ہی کہ حد سی گذری اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سی زیادہ ہو گمراہی کی طرف کہینچ لیجاتی ہی اور راہ مستقیم عدالت
سی باہر ڈالتی ہی اور منسوب طرف گمراہی کی کرتی ہی اور متصف ساتہہ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہین کہ دونون طرفون افراط و تفریط سی اسباب مین
محفوظ ہین خصوصا وہ لوگ کہ گرد تعصب کے جنکی چہرہ حال پر نہین بیٹہی ہی حاصل یہہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب حضرت
کو سعی کرنی چاہیئی یہہ دونو چیزین جمع کری بوجہ اعتدال کی رزقنا اللہ اور حضرت علی سی منقول ہی کہ کہا یحبنی اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی ویبغضنی اقوام
حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہہ احمد نی اور سند سی ہی کہ کہا علی نی اللہم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہہ احمد نی مناقب مین وعن
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ
اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ
مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ
فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِي طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ
مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی براء بن عازب اور زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
اوتری غدیر خم پر ف ع یعنی وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سی اور غدیر خم نام ہی ایک بستی کا کہ تین کوس ہی جحفہ سی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور غدیر اصل مین
کہتی ہین پانی کی تالاب کو اور اسوقت مین صحابہ بہت کثرت سی آنحضرت کی ساتہہ جمع تہی ترجمہ پکڑا آنحضرت نی ہاتہہ علی مرتضی رض کا پہر فرمایا ف ح جمع
کرنیکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی ایک منبر بنایا اونٹونکی پالانونکا اور اوسپر چڑہ کر فرمایا ترجمہ کیا نہین جانتی ہو تم کہ مین
نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتہہ مومنون کے اونکی نفسون سی یعنی جیسیکہ قرآن مجید مین لکہا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار یکرر فرمایا عرض کیا صحابہ
نی کہ مقرر فرمایا آنحضرت نی یعنی بعد اسکی کہ علی العموم مومنونکو فرمایا ہر مومن کو بہی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتی تم کہ مین اولی اور اقرب ہون ساتہہ ہر مومن کی
اوسکی نفس سے ف ح یعنی مین حکم نہین کرتا ہون مومنونکو مگر اوس چیز کا کہ اوسمین بہلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسونکی
کہ کبہی طرف شر اور فساد کی بہی بلاتی ہین ترجمہ کہا صحابہ نی مقرر آپ ایسی ہی ہین پس فرمایا آنحضرت نی بار خدایا جو شخص کہ ہو مین دوست اوسکا پس علی دوست
اوسکا ہی خداوندا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی علی کو ف ح ع اور ایک روایت مین ہی کہ جسمین جب

وابغض من ابغضه وانصر من نصره واخذل من خذله وادر الحق معه حیث دار یعنی دوست رکهه اوسکو که دوست رکہی علی کو اور دشمن رکهه اوسکو که دشمن رکہی اونکو
اور مدد کر اوسکی که مدد کری علی کی اور نه مدد کر اوسکی که نه مدد کری علی کی اور پہیر حق کو ساتهه علی کی جسطرف که پہری وه ترجمه پس ملاقات کی حضرت علی رض سی حضرت
عمر رض نی بعد اسکی پس کہا عمر رض نی واسطی علی رض کی که خوشی ہی تمہاری لیی یا جیتی رہو جیتی ہنا گوارا ہی ای بیٹی ابوطالب کی صبح کی تمنی اور شام کی تمنی یعنی ہوئی تم
ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہه احمد نی ف جاننا چاہیی که شیعون نی جو تمسک کیا ہی ساتهه بعضی واسیون کی حضرت علی کی احق
ہونی پر ساتهه خلافت کی اونمین سی یہه حدیث اونکی نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتی ہین که یہه صریح دلیل ہی اونکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتی ہین که مولی یہان
بمعنی اولی ساتهه امامت کی ہی بدلیل قول کی الست اولی بکم یعنی ناصر و محبوب کی واسطی احتیاج نتهی صحابه کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور اس مبالغه کرنیکی اور دعا
کرنیکی حضرت علی کی لیی اسلیی که جانتی تهی اور پہچانتی تهی اسکو سب صحابه اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعه کی لیی پس ہوئی علی رض کی لیی ایسی ولا که جیسی
آنحضرت کی لیی تهی اب پس یہه نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک یہه حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نی مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کی اور طرق اسکی
بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نی اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی که سنا ہی اسکو آنحضرت سی تیس صحابیون نی اور گواہی دی اونہون نی اسکی علی رض
کی لیی اوسوقت که نزاع کی گئی خلافت مین ساتهه اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسناد اونمین سی صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیی اوسکی
قول پر که کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نه اون بعضونکی قول پر که کہا ہی اونہون نی که جمله اللهم وال من والاه موضوع ہی اسلیی که وارد ہوا ہی طرق متعدده سی که تصحیح
کی ہی اسکی اکثر کی ذہبی نی کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا ولیکن ہم کہتی ہین شیعه سی بطریق الزام کی که اونہون نی اتفاق کیا ہی سبکی اعتبار ہونا
کا ہی بیچ دلیل امامت کی که جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتهه اوسکی استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیی اور یقین ہی که یہه حدیث متواتر نہین ہی باوجود خلاف کی اسمین
اگرچه وه خلاف مردود ہی بلکه طعن کرنیوالی اسمین بعضی ائمه حدیث سی اور عادل اونکی ہین که رجوع ہی اونکی طرف اس امر مین مانند ابوداود سجستانی اور ابوحاتم رازی
اور سوائی اونکی اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نی اہل حفظ و اتقان مین سی که جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پہرتی تهی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوائی
اونکی اکابر اہل حدیث سی اور یہه بات اگرچه مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا ایسی حدیث مین عجیب تر ہی اور اونہون نی شرط کیا ہی تواتر کو حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہیی اسکو اور اہل سنت و جماعت نی رد کیا ہی شیعه پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگهه مین چنانچه صواعق محرقه مین وه مذکور ہی اور ہم کچهه اوسمین سی بطریق
اختصار کی ذکر کرتی ہین کہا اہل سنت نی که نہین مانتی ہم که مولی یہان بمعنی حاکم و والی کی ہی بلکه بمعنی محبوب و ناصر کی ہی اسلیی که لفظ مولی کی کئی معنی آئی ہین معتق
اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکه مین سی بی دلیل کی اعتبار نہین رکهتا اور ہم اور شیعه متفق ہین اسپر که صحیح ہی مراد رکهنا
محبوب اور ناصر کیونکه علی رض سید ہمارا اور یار اور مددگار ہمارا ہین اور سیاق حدیث بہی اسی معنی پر دلالت کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنی امام کی معہود و معلوم نہین ہی
لغت مین اور نه شرع مین اور کسی نی اہل لغت کی اماموں مین سی نہین ذکر کیا ہی که مفعل بمعنی افعل کی آتا ہی اور کہتی ہین که یہه چیز اولی ہی فلانی چیز سی اور یه نہین کہتی ہین
که مولی ہی اوس سی پس غرض ضمن موالات کی بیان کرنی سی تحبیب ہی اور پرہیز کرنیکی اونکی بغض سی اسلیی که اسکی بیان کرنی مین تجری ہی بڑی اونکی ثابت ہوئی اسلیی اسکی پہلی فرمایا
الست اولی بالمومنین من انفسهم اور دعا ہی پہر سی جہت سی ہی اور بعضی طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رض کا خصوصا آیا ہی جیسا که طبرانی وغیره کی نزدیک
ساتهه سند صحیح کی آیا ہی اور یہه دلالت کرتا ہی اسپر که مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی اونکی محبت پر ہی اور یہه کہتی ہین که سبب اسکا یہه ہی که بعضی صحابه ساتهه علی رض
کی یمن مین تهی اونہون نی کچهه شکایات اونکی بعضی امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تها از انجمله بریده اسلمی تهی اور صحیح بخاری مین آیا ہی اور ذہبی نی تصحیح
اسکی کی ہی که پس چہره مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا ای بریده الست اولی بالمومنین من انفسهم الحدیث اور صحابه کو بہی جمع کیا تها تاکید ابن یامین کی اور
کہا شیخ ابن حجر نی که مانا ہمنی که مولی بمعنی اولی کی ہی لیکن یہه کہان لازم آتا ہی که اولی ساتهه امامت کی مراد ہی بلکه ساتهه قرب اور اتباع کی جیسیکه قرآن مجید مین

فرمایا الا ادلکم الناس بابراھیم للذین اتبعوہ اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اور نہیں اس احتمال کی نہیں کہتے ہیں ہم بنا ہمیں کہ مراد اولیٰ ساتھ امامت کی یہی کے کوئی دلیل نہیں ہے اور پر امامت فی الحال کی بلکہ مال میں اور بیچ وقت عقد بیعت اونکی کی مراد ہو اور تقدیم تینوں خلفا کی جماعت ہی اور علی بھی بیچ اجماع میں داخل ہیں اور بقرینہ اور روایتوں کی کہ مصرح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر حالانکہ دلیل نہیں لائی اسکو علی اور عباس اور نہ غیر اونکی وقت حاجت کے ساتھ اسکی بلکہ دلیل لائی اوسکو علی وقت خلافت آپ کی پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانے سے ایام خلافت آپکی دلیل ہے اسپر کہ جانا اونہوں نے کہ نص اسمیں اوپر خلافت اونکی کے متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے نہیں ہے اور باوجود اسکی علی رضا نے خود تصریح کی ہی کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی اور نہ خلافت غیر اونکی جیسا کہ اخبار صحیحہ میں آیا ہی در صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہی کہ علی و عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے اونکی مرض الموت میں اور عباس نے علی سے کہا کہ طلب کر اس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم میں ہو تو جانیں ہم اوسکو آنحضرت سے فرمانے سے اور علی نے فرمایا کہ نہیں طلب کرتا میں الحدیث پس اگر یہہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی رضا کی تو کاہیکو حاجت تھی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور چونکہ کی لینے اور کیوں کہتے عباس کہ اگر یہہ امر ہم میں ہو تو جانیں ہم اوسکو باوجود قرب زمانہ کی ساتھ روز غدیر کی کہ دو مہینے یا کچھ کم یا زیادہ گذرے تھے اور ہوں جائز تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا اونکا اوسکو باوجود جانے کی اوسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہیں تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکی ابوبکر سے یاد رکہتے تھے اوسکو اور جانتے تھے اوسکو اور باوجود اسکی جو اونہوں نے کچھہ تعرض نہ کیا اور دلیل نہ لائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھی کہ مراد اس سے خلافت علی کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از روز غدیر کی خطبہ پڑہا اور آشکارا کیا حق ابی بکر اور عمر کا اور کہا کہ امیر ہوویں تم پر کوئی شخص جیسا کہ اخبار میں آیا ہے اور تحقیق ثابت ہے کہ آنحضرت نے نص خلافت دلائی ہی اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کی اور شیعہ کہتے ہیں کہ یاد رکہتے تھے صحابہ اس نص کو ولیکن اونہوں نے اتباع نکیا اسکا اور فرمان برداری نکی ساتھ اسکی بسبب ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی نے طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کی تھا اور یہہ کذب اور افترا ہی اسلیے کی علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتے تھے اور کثرت بے اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہی اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سے اونہوں نے نص سنی ہو اور اوسکو دلیل نہ لاویں اور عمل اوسپر نکریں یہہ بات محالات سے ہی اور حبیب کرنا دلیل لانی ساتھ حدیث الائمہ من قریش کیونکر کہا صحابہ نے کہ نص جو علی پر کی ہی واقع ہی احتجاج ساتھ اس عموم کی کیوں کرتی ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہہ ہی کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گمراہ کہتے ہیں اور روافض قایل ہیں اونکی تکفیر کی اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ سوا ان چند تنوں کی کافر ہو گئے ہیں نعوذ باللہ اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ جس چیز کی طرف گئے ہیں روافض بسبب اسکی باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہی اسلیے کہ چھپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جھوٹ بیچ اول احکام اسلام کی بسبب غرض نفسانی کی اونسی واقع ہوا تو اور جو کچھہ کہ حدیثیں اور اخبار اونسی روایت کی گئیں جھوٹ اور باطل ہوئیں بلکہ تعصب جمع کرنا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ اونکی صحبت میں ایسے لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی کیطرف ہے کہ اونہوں نے سستی و تقصیر کیے بیچ طلب حق اور نائید اونکی کی اور یہہ کلام شیخ ابن حجر کا ہی صواعق محرقہ میں کہ اونہوں نے بہت طول طویل ذکر کیا ہی وہاں اور جو کچھہ کہ اوس میں سے یعنی بطریق اختصار کی یہاں ذکر کیا ہی کافی ہے باللہ التوفیق

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ اسلمی سے کہ کہا پیغام بہیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہی **غ** اور ایک روایت میں آیا ہی فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہہ محمول ہو اور پر یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور پہر دوسری بار میں یہہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہی **تر** جمہ پہر پیغام بہیجا فاطمہ کا علی نے پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے رضی اللہ عنہما نقل کی یہہ نسائی نے **فح** اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ کہا ام ایمن نے علی سے کہ تم کیوں نہیں خواستگاری کرتے فاطمہ کے حال اونکہ تم آنحضرت کے

حیا کی بیٹی ہو کہا علی نے کہ مجکو شرم آتی ہی کہ آنحضرت کی سامنے یہہ کلام عرض کرون پس آنحضرت نے سنا اور راضی ہوئے اور جب علی نے سنا آنحضرت کی حلوم کئے تو اوٹھا
کیا اسکا پس نکاح کردیا آنحضرت نے فاطمہ کا اونسے ف ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابوبکر نے آنحضرت سے اونکی بیٹی
حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے ای ابوبکر نہین اوترا ہی حکم تا ہنوز پہر خواستگاری کی اونکی عمر نے اور اور بعضی قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو کہ ابوبکر
کو دیا تہا پہر کہا بعضو نے علی رض سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہی کہ تمسی نکاح اونکا کردینگی کہا علی رض نے یہہ کیونکر ہو سکتا ہین
کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نکاح کیا اونکا پہر خواستگاری کی اونکی علی نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو
رب عزوجل میری نے اسکا کہا انس نے پہر بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کی اور فرمایا ای انس نکل اور بلا لا میری لئے ابا بکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور عثمان
بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو اور انصار مین سی کہا انس نے کہ بلا لایا مین اونکو پس جبکہ جمع ہوے وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور بیٹہی اپنی اپنی جگہونپر اور علی رض نہین تہی گئے ہوئی تہی آنحضرت کی کام کی لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ
المطاع لسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تبارک اسمہ وعظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا و
صہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضائہ یجری الی قدرہ ولکل قضاء قدر ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ
ام الکتاب پہر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کردون مین اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہین علی بن ابیطالب سے پس گواہ رہو تم کہ مینی نکاح
کیا اونکا اوپر چارسو مثقال چاندی کی اگر راضی ہو اس سی علی بن ابیطالب پس گواہ رہو تم کہ مینی نکاح کیا اونکا چارسو مثقال پر پہر منگایا طباق کہجور کا اور
رکہا اوسکو آگی ہمارے پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹا ہمنی پس جسوقت کہ ہم لوٹ رہی تہی ناگہان آئی علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سامنی علی رض کی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کردون تجہسی فاطمہ رض کا چارسو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووی تو ساتہہ اسکی پس کہا علی نے
کہ تحقیق راضی ہوا مین ساتہہ اسکی یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کرے اللہ شملکما و اسعد جدکما و بارک علیکما و اخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم اللہ کی البتہ تحقیق نکالی اللہ نے
اون دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتہہ بند کردینی دروازونکی سوائی دروازہ علی کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث
غریب ہی ف ع یعنی بعضی صحابیونکی گہر کی دروازی مسجد نبوی مین تہی حضرت نے فرمایا کہ دروازی مسجد کیطرف سی بند کرلو تا کہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی مرد
جنبی مسجد مین ان دروازون سی نہ آوی مگر دروازہ علی رض کا کہلا رہا کہ جنابت سی اونکو آنا مسجد مین درست تہا اور یہہ خصوصیت اونکی تہی بسبب قرابت آنحضرت کی
اور نہین اشکال آتا ہی اس حدیث سی اوس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر مین کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازونکی بند کرنیکا سوائی دروازہ ابی بکر کی اسلیئے کہ اوس مین
تصریح ہی اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے اونکو دروازونکی بند کرنیکی بیچ حالت مرض الموت اپنی مین اور اسمین یہہ نہین ہے پس حمل کیجاویگی یہہ حدیث حالت بیماری کی پہلی زمانہ
پر اور اسی واضح ہوتا ہی قول علماء کا کہ اوس حدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہہ کہ وہ حدیث صحیح تر ہی اس سی اور مشہور تر اسلیئے کہ وہ متفق علیہ ہی اور
یہہ ترمذی نے روایت کی ہی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے یعنی از راہ متن اور اسناد کی یا معنونکی لیکن روایت کیا احمد و ضیائی نے زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شبہ مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی ان دروازونکی سوائی دروازہ علی کی اور ریاض مین ہے کہ روایت کیا اوسکو احمد نے زید بن
ارقم سی کہ کہا تہی واسطی ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سی دروازی جاری مسجد مین کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن کہ بند کردو یہہ
دروازی سوائی دروازہ علی کی پس کہا زید نے کہ گفتگو کی اسمین لوگون نے پس کہڑی ہوئی آنحضرت خطبہ کی لیئے اور حمد و ثنا کی اللہ کی پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق

مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی ان دروازونکی سوائی دروازی علی کی پس گفتگو کی اسمین گفتگو کرنی والی تمہاری نی اور تحقیق مینی قسم اسکی نہین بند کیا کچہہ اور نہ کہولا مینی اوسکو یعنی از خود ولیکن حکم کیا گیا مین ساتہہ ایک چیز کی پس پیروی کی مینی اوسکی اور ابن عباسؓ و جابر سی بہی حدیث روایت کی گئی ہی لیکن صحیح بہین اور صحیح نہین ہی مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہی صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقین باب فی المسجد الا سد غیر باب ابی بکر اور اگر صحیح بہی ہو حدیث علیؓ کی حق مین تو حمل کیجاوینگی دونو حدیثین اوپر دو حالون مختلف کی واسطی تطبیق دینی کے درمیان دو نو حدیثونکی واللہ اعلم **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيْهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِيْ وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہی علی سی کہ کہا تہا میری لیی ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی کہ نہ تہا کسیکی لیی خلایق مین سی آتا تہا مین حضرت کی پاس اول وقت سحر کی **ف** ع اور سحر کہتی ہین اخیر شب کے چہٹی حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف **ترجمہ** پس کہتا تہا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تہا پس اگر کہنکار تی آنحضرت **ف** ع یعنی ساتہہ جواب سلام کی یا بدون اوسکی بنابر اسکی کہ سلام استیذان کی لیی جواب سے پاہین **ترجمہ** پہر آتا مین طرف گہر والون اپنی کی یعنی یہہ سمجہہ کر کہ حضرت یہان کسی کام مین مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہی اور اگر نہ کہنکارتی حاضر ہوتا مین آنحضرت کی پاس نقل کی یہہ نسائی نی **ف** ح اور یہہ مرتبہ کسیکی لیی نہ تہا سوائی انکی اسلیکی وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تہی آنحضرت کی گہر مین اور اخوۃ اور اختلاط مصاحبت رکہتی تہی بسبب نسبت فاطمہؓ کی **وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِيْ وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَغْنِيْ وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ** اور روایت ہی علیؓ سی کہ کہا تہا مین بیمار پس گذری مجپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تہا یعنی بسبب شدت بیماری کی یا الہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہی پس راحت دے مجکو یعنی مار تا راحت پاؤنمین اور خلاص ہوون سختی اس درد کے سی اور اگر اجل مین ڈہیل ہی تو پس فراخ کر زندگانی میری **ف** ع لفظ فارفغنی ساتہہ زبر فا و سکون غین معجمہ کے ہی یعنی فراخی کر میری لیی زندگانی مین بسبب دینی صحت کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ عین مہملہ کی ہی **ترجمہ** اور اگر ہی یہہ بیماری واسطی امتحان و آزمایش میری تو پس صبر دے مجکو کہ جزع فزع کرون پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کہا تو نی پہر کہا پس پہر پڑہی حضرت علی نی سامنی آنحضرت کی وہ دعا کہ پہلی پڑہی تہی پس مارا آنحضرت نی اونکو ساتہہ پانو اپنی کی **ف** ع یعنی تا کہ متنبہ ہوویں غفلت امر اپنی سی اور تا کہ باز آویں شکایت حال اپنی سی اور تا کہ پہنچی اونکو برکت قدم مبارک کی اور تا کہ حاصل ہووے اونکی لیی کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم **ترجمہ** اور دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا عافیت دی اوسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہے راوی نی **ف** ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہہ کلام کسی نیچی کی راوی کا ہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیی کہ کہی بیچ بیماری ہین اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کی اسلیکہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہے **ترجمہ** کہا علیؓ نی پس بیمار ہوا مین ساتہہ اوس درد کی بعد اوس دعا کرنی حضرت کی کی ہرگز نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ع امیر المؤمنین حضرت علی بن ابیطالبؓ قریشی ہین کنیت تہی اونکی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول سلام لائی ہین مردون مین سے اور اختلاف ہی انکی سن مین اوس دن بعضون نی کہا کہ پندرہ برس کے تہی اور بعضون نے کہا آٹہہ برس کے اور بعضون نی کہا دس برس کے حاضر ہوئی ہین ساتہہ آنحضرت کی تمام غزوون مین سوای تبوک کی کہ اوس مین انکو آنحضرت خلیفہ کر کر چہوڑ گئی تہی بیچ اہل بیت اور اسمین فرمایا اونکی لیی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہہ کہ ہووے تو مجہسی بمنزلہ ہارون کی موسی سی اور تہی حضرت علی نہایت گندم گون بڑی آنکہونکی قریب تر طرف ٹہنگنی پن کی اور پیٹ اونکا بڑا تہا اور بال اور چوڑے تہی ڈاڑہی اور کشادہ تہا دہن اونکا اور سر اور ڈاڑہی اونکی سفید تہے

خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہوئی عثمانؓ کی کہ روز جمعہ کا تھا اور اٹھارویں تاریخ ذی حجہ کی پینتیس سن ہجری میں اور زخمی کیا اونکو عبدالرحمن بن ملجم مرادی نی کوفہ میں جمعہ کی صبح کو سترویں تاریخ رمضان کی سن چالیس ہجری میں اور وفات پائی اونکی بعد تین رات کی زخمی کرنیسی اور غسل دیا اونکو اونکی دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین نی اور عبداللہ بن جعفر نی اور نماز اونکی پڑہی اونکی بیٹی حضرت حسن نی اور دفن کیا اونکو وقت سحر اور عمر اونکی ہوئی تریسٹھہ برس کی اور بعضوں نے کہا پینسٹھہ برس کی اور بعضوں نے کہا ستر برس کی اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کی اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینی

باب مناقب العشرۃ رضی اللہ عنہم

باب ہے بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کی ف ع ح کہ وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید ہیں یہہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھہ عشرہ مبشرہ کی بسبب بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکو ساتھہ جنت کی اور یہہ سب قریشی ہیں اور اونکے لیے تقدم اور مناقب ہیں جو مذکور ہیں کہ اور کسیکے لیے نہیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہہ بشارت خاص انہیں کے لیے نہیں ہے بسبب اسکے کہ واسطے اونکے اور اسکے اہل بیت نبوت کی آئی ہے کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہیں اور سوا اونکی اور اصحاب کے لیے ہے اور ارادہ کیا ساتہہ ذکر کرنے اونکی عام اس سے کہ ہوں جمع ایک حدیث میں یا متفرق حدیثوں میں وسیاق میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ باقی دس کے ہیں چنانچہ تصریح کی اسکی سیوطی نی کتاب نقایہ میں

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰی عَلِیًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَیْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنیکی ساتہہ خلافت کی صحابہ شوری کو نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتہہ اس کار یعنی خلافت کی ان چند نفر سے کہ وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ اونسے راضی تھے ف ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا بلاشبہہ یا مراد رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہوں خلافت کے یہہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے اس یہاں مراد زیادہ رضا ہے ہر ناہی بہ نسبت اور صحابہ کے بسبب کہ اونکی عشرہ مبشرہ سے ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کیے یہہ بخاری نی ف ع حضرت عمر نی جو ان چھہ کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلیے کہ آپ اور ابوبکر تو او نمیں فضل تھے سب جانتے تھے کہ کیا حاجت ہے اونکی ذکر کرنیکی اور ابوعبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو آنحضرت نی امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے ذکر کیا کہ وہ اونکے چچا کی بیٹی اور بہنوئی تھے تہم ہونیکی لیے اونکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا اونمیں سے اور بعضے روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو اور لوگوں میں کہ آنحضرت راضی تھے اونسے ولیکن اہل شوری میں داخل کیا پہر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتہہ عقد ہونی اوسکی اہل حل و عقد سے جس لائق خلافت کے لیے عقد کیجاوے واسطے ابی بکر کی اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنی امام کی اوپر خلیفہ کرنی ایک کے جو کہ لائق اوسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے افضل کی کہ وہ فضل ہو اور اس سے بسبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کے اوپر امامت بعضوں کو قریش میں سے باوجود موجود ہونی افضل کے اونسے اور لائق ہے غیر افضل کے لیے خوب قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنی امور دین کے اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کے اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کے اور خوب مضبوط ہو تا فتنہ کی دفع کرنے میں اور روا نہیں ہے کہ شرط کرنا عصمت کا امام میں اور ہونا اوسکا ہاشمی اور ظہور معجزہ کا اوسکے ہاتھہ پر کہ جس سے جانا جاوے صدق اوسکا یہہ خرافات شیعہ کے ہیں اور جہالت اونکی ہے اور تو طئہ اور تمہید ہی اونکے گمراہ ہونیکی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود نہ ہونی ان چیزوں کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں ہے و

عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَاَیْتُ یَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰی بِهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا دیکہا میں نے حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کا رسے اور شل ہو گیا تھا بسبب اسکے کہ بچایا تھا ساتہہ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع طلحہ نی روز احد کی اپنی تئیں آنحضرت کے سپر کیا تھا اور اونکی بدن میں کچہہ اوپر اسی زخم لگی تھی یہانتک کہ عضو مخصوص اونکا بہی

زخمی ہوگیا تہا اور صحابہ جب ذکر روز احد کا کرتی تو کہتی کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تہا اور طلحہ بیٹی عبید اللہ کی ہین کنیت اونکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہین حاضر ہوئی سب غزوونمین سوای بدر کی کہ حضرت نی کسی کام کی لیے بہیجا تہا اونکو اور تہی یہہ گندم گون بہت بال والی خوبصورت قتل کیے گئی دن جمل کی پنجشنبہ مین بیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سن چہتیس ہین اور دفن کیے گئی بصرہ مین اور عمر اونکی چونسٹہ برس کی ہوئی **وعن جابرٍ قال قال النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم من یاتینی بخبرِ القومِ یومَ الاحزابِ قال الزبیرُ انا فقال النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم انّ لکلِ نبیٍ حواریاً وحواریَّ الزبیرُ متفق علیہ** اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اوسکو غزوہ خندق بہی کہتی ہین کون ہے کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی **ف** ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہے یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود تہے قریظہ اور بنی نضیر جمع ہوکر اور آپس مین اتفاق کرکر آنحضرت سے لڑنے کی لیے آئی تہی کفار بارہ ہزار تہے اور مسلمان تین ہزار قریب ایک مہینی کی گرد مدینہ کی پڑی رہے تہے اور آنحضرت نے گرد مدینہ کی خندق کہودلی تہی اور مسلمان بہت تنگدل تہی اور صف جنگ نہین ہوئی فقط کچہہ پتہراو اور تیر اندازی ہوئی تہی پہر اللہ تعالی نے ہزار ملائکہ مدد کی لیے بہیجی اور ہوا تند کہ اوسنی تمام خیمہ وغیرہ اونکے اکہیڑ ڈالی اور شکست ہوئی کفار کے پس اوس مین آنحضرت نی فرمایا کوئی ہے کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا اونمین دشوار تہا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اس حالت مین **ترجمہ** کہا زبیر نے کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ہر نبی کی لیے مددگار ہوتے ہین اور مددگار میرا زبیر ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع زبیر بیٹی عوام کی کنیت اونکی ابوعبداللہ قرشی اور ماں اونکی صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی پہوپہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام ہین سولہ برس کی عمر مین اسلام لائی اور عذاب دیا اونکو اونکی چچانی دہوین کا تا کہ اسلام چہوڑ دین پس نہ چہوڑا اونہون نی اور حاضر ہوئی وہ تمام غزوونمین آنحضرت کی ساتہہ اور راہ اللہ مین اول تلوار اونہون ہی نی کہینچی ہی اور ثابت رہے آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور تہی گوری دراز قد کچہہ بال ہلکی ہین کیطرف قتل کیا اونکو عمرو بن جرموز نی سفوان مین کہ نام ایک موضع کا ہے بیچ بصرہ مین جمعہ کی دن مین اور عمر اونکی چونسٹہ برس کی ہوئی اور دفن کیے گئی وادی سباع مین پہر نقل کیے گئی طرف بصرہ کی اور قبر اونکی مشہور ہے اسمین **وعن الزبیرِ قال قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم من یاتی بنی قریظۃَ فیاتینی بخبرِھم فانطلقتُ فلما رجعتُ جمع لی رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہِ فقال فداک ابی وامی متفق علیہ** اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ جاوے بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے رہنی والی گرد مدینہ کی پس لاوے میرے پاس خبر اونکی پس چلا مین **ف** ع یعنی تا کہ لاؤن خبر اونکی جانا چاہیے کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کیطرف ہوئی اور پندرہ روز تک اونکو گہیر رکہا اور پہر فتح پائی پس یہ بات وہان فرمائی یا غزوہ احزاب مین ہے بنو قریظہ تہی وہان خبر اونکی منگائی ہو زبیر نے کہتی ہین **ترجمہ** پس جب کہ خبر لیکے پہرا مین جمع کیے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور اسمین تعظیم ہے اونکی قدر کی اور اعتنا ہے اونکے عمل کا اور یہہ ایسی ہے کہ انسان نہین کہتا ہے ایسا مگر اوسکی لیے کہ تعظیم کرتا ہے اوسکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سے کہا اونہون نی کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماں باپ اپنے دوبار احد مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہے کہ زبیر نے اپنے بیٹی عروہ سے کہا اے بیٹے میرے نہین ہے کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **وعن علیٍ قال ما سمعتُ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہِ لاحدٍ الا لسعدِ بنِ مالکٍ فانی سمعتُہ یقولُ یومَ احدٍ یا سعدُ ارمِ فداک ابی وامی متفق علیہ** اور روایت ہے علی سے کہ کہا نہین سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہون ماں باپ اپنے کسیکی لیے مگر واسطے سعد بن مالک کی پس تحقیق سنا مینی حضرت سے فرماتے دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو اوسوقت کہ وہ تیر مارتی تہی کافرونکو اے سعد پہینک تیر قربان ہون تیری باپ ماں میرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہین اسلیے کہ مالک بن وہب نام ابی وقاص کا ہے اور اوپر کی روایت مین جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سے زبیر کی لیے بہی ثابت ہوا اور یہان حضرت علی نی ایسا کچہہ فرمایا پس تطبیق اسمین اور

درمیان خبر زبیر کی یہہ ہی کہ حضرت علی کو اطلاع نہو زبیر کی لیے فرمانیکی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد علی رض کو یہہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسیکی کہتے نہین سنا مینی اور یہہ منافی نہین ہے اسلیکہ مطلع ہو وی ہونگے وہ زبیر کی حق مین کہنی پر بواسطہ غیر کی کہا مولف نے کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہے زہری قرشی ہین قدیم الاسلام کہ اسلام لائے سترہ برس کی عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین اسلام ثالثہ مین یعنی دو شخصونکی بعد مین اسلام لایا اور اول تیر پہینکنے ہے راہ جہاد مین اور حاضر ہوئے ہین سعد تمام غزوہ دمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور تہی سعد مستجاب الدعوہ مشہور رہتا ہے اسمین کہ ڈرتے تہے لوگ انکی بددعا سے اور امید رکہتے دعا خیر کی سبب سے مشہور ہونے قبولیت دعا انکیکی لوگون کی نزدیک اور یہہ اس سبب سے تہا کہ آنحضرت نے فرمایا انکی حق مین اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے آنحضرت نے انکی لیے اور زبیر کی لیے ماں باپ اپنے کہ فرمایا دونکی لیے فداک ابی وامی اور نہین کہا یہہ کسیکی لیے سوائے ان دونون کی اور تہے پستہ قد گندم گون اور بدن پر بال بہت تہے مرے اپنی قصر مین بیچ عقیق کی قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نے کہ وہ اون ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیے گئے وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور عمر اونکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سے انکا انتقال ان سبکی بعد ہوا ہے حاکم کیا تہا اونکو کوفہ کا عمر اور عثمان رض نے اور روایت کین انسے حدیثین خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے **وعن سعد بن ابي وقاص قال اني لاول العرب رمى بسهم في سبيل الله متفق عليه** اور روایت ہے سعد سے کہا تحقیق مین اول عرب ہونکا ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** ح یعنی تیر پہلی کسی لیے تیر اسکا ہین نہین مارا اور ماجرا اسکا یہہ تہا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتہہ ساتہہ سوارون کے واسطی جنگ ابو سفیان بن حرب اور مشرکونکی بہیجا پس اوسمین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر اون کی طرف پہینکا اور یہہ اول تیر تہا کہ اسلام مین راہ خدا مین مارا گیا **وعن عائشة قالت سهر رسول الله صلى الله عليه وسلم مقدمه المدينة ليلة فقال ليت رجلا صالحا يحرسني اذ سمعنا صوت سلاح فقال من هذا قال انا سعد قال ما جاء بك قال وقع في نفسي خوف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت احرسه فدعا له رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نام متفق عليه** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنے کی مدینہ مین یعنی کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کے پس فرمایا آنحضرت نے کاشکے ایک مرد نیکبخت نگہبانی کرے میری ناگہان سنی ہمنے آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ ہوتی ہین پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نے کیا خبر لائی تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میرے جی مین خوف بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تنہا ہین مبادا اعداء دین کچہہ ضرر پہنچاوین پس آیا مین نگہبانی کرنے اونکی اور خدمت بجالاون پس دعا کی سعد کی لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر آرام فرمایا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل امة امين وامين هذه الامة ابو عبيدة بن الجراح متفق عليه** اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی ہر امت کی ایک امانت دار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** اور خاص کیا اونکو ساتہہ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بہی تہی اسلیکہ انمین غالب تہی یہہ صفت بہ نسبت اورونکی یا یہہ کہ یہہ صفت انمین غالب تہی بہ نسبت انکی اور صفتونکی اور انکی مدح مین کتنی ہی حدیثین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اور انکی نصائح مین سے یہہ ایک نصیحت کیا خوب ہے بادروا السيئات القديمات بالحسنات الحادثات الا رب مبيض لثيابه مدنس لدينه الا رب مكرم لنفسه وهو لها مهين کہا مولف نے کہ وہ ابو عامر عبد اللہ بن الجراح فہری قرشی ہین اسلام لائی ساتہہ عثمان بن مظعون کی اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کی اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئی سب جہادون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور ٹہہرے رہے آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور کڑیان خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئین تہین روز احد کی انہون نے دانتون سے پکڑ کر کہینچین حتی کہ دو دانت آگے کی انکی گر پڑے تہی یہہ دراز قد خوش رو سبک گوشت مرے طاعون عمواس مین بیچ اردن کے سنہ اٹہارہ مین اور دفن کیے گئے

ستان میں او نماز پڑہی اوسپر معاذ بن جبل نے اور عمر انکی اٹہاون برس کی ہوئی وعن ابن ابی مُلیکۃ قال سمعت عائشۃ وسُئلت من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستخلفا لو استخلفہ قالت ابوبکر فقیل ثم من بعد ابی بکر قالت عمر قیل من بعد عمر قالت ابو عبیدۃ بن الجراح رواہ مسلم اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہ کہا سنا مین نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے حالانکہ پوچہی گئین تہین وہ کہ کسکو آنحضرت خلیفہ اپنا کرتے اگر فرضا اپنے سامنے خلیفہ کرتے کسکو صریح اصحاب مین سے کہا عائشہ نے کہ ابوبکر کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچہا گیا کہ پہر کسکو کرتے بعد ابی بکر کے کہا عائشہ نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمر کے کہ اوسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ نے کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہہ مسلم نے ف ح ع کہ امین تہے اور لائق اس کار کے اور ابوبکر صدیق رضی ہی کہا اوسوقت کہ خلیفہ کرنے تہے ونکو کہ مجکو خلافت سے کیا کام ہے یہہ جلیے ہے ہی عمر ہی اور ابو عبیدہ بن الجراح ہے جسکو چاہو اسمین خلیفہ کرو پس کہا اصحاب نے کہ تجسے زیادہ کون لائق ہے پیش کیا تمکو آنحضرت نے واسطے کار دین ہمارے کے یعنی امامت کے پس کون ہے کہ موخر کرے تمکو کار دنیا مین اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہہ تہا کہ ابو عبیدہ اولی تہے ساتہہ خلافت کے بعد شیخین کی بقیہ اصحاب شوری سے وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ھو وابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید وزاد بعضھم وسعد بن ابی وقاص ولم یذکر علیا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے پہاڑ حرا پر آنحضرت تہے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی و طلحہ اور زبیر پس ہلا پتہر حرا کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہر جا پس نہین تجہپر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضون نے راویون مین سے یہہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بہی حرا پر تہے ہمراہ آنحضرت کے اور ذکر نہین کیا اوس بعض نے علی کا نقل کی یہہ مسلم نے ف ع مراد شہید سے علی و عثمان و طلحہ اور زبیر ہین کہ سب شہید ہوئے ہین اور شہادت طلحہ اور زبیر کی بیچ واقعہ جنگ جمل کی ہے عین حرب مین بلکہ باہر اوس سے ازراہ ظلم کے ماری گئی اور یہہ ثابت ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے ازراہ ظلم کے تو وہ شہید ہے اور ذکر نہین کیا اوس بعض نے علی کا اسکی پہلے جو لفظ زاد کا کہا اسمین مسامحہ ہے اسلیے کہ اسمین معارضہ و مبادلہ ہوا نہ زیادہ اور اوراشکال سے لازم آتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص قتل نہین کیے گئے ہین وہ اپنے قصرین مرے ہین کہ وادی عقیق مین تہا پس توجیہ اس روایت کی یا تو یہہ ہے کہ فرمایا تغلیبا یعنی اکثر انمین شہید تہے یا مین اعتبار للاکثر حکم الکل کے ایسا کچہہ فرمایا اور یا جیسا کہ سید جمال الدین نے کہا کہ لائق یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ تہی موت انکی بسبب کسے مرض کے ایسے امراض سے کہ باعث ہوتی ہین حکم شہادت کے مانند درد پیٹ کے بیماری وغیرہ کی الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد الرحمن بن عوف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ وعبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ وسعد بن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید بن زید فی الجنۃ وابو عبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن سعید بن زید روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر بہشت مین ہے اور عمر بہشت مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور سعد بن ابی وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے ف ع ح سعید بن زید بہنوئی ہین حضرت عمر کے کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انسے منسوب تہین اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمر سنا کیاون ہجری مین وفات ہوئی انکی اور مدفون ہوئے وہ بقیع مین کچہہ اوپر ستر برس کے عمر تہی انکی اور ایک وجہ وجوہ شہرت اور امتیاز ان دس بزرگوارونکی سے اوپر بشارت جنت کے یہہ ہے کہ انکی بشارت ایک حدیث مین واقع ہوئی اور اور بہی کئی جگہہ مین جمالی لکہی ہے فی الاشارت مخصوص اور منحصر انہین مین نہین ہے اور ونکی لیے بہی آئی ہے جرح بذلک العلماء اور

یہان ایک نکتہ ہی کہ اوسپر متنبہ ہونا چاہیی کہ ذکر خلفا اربعہ کا جس جگہ حدیثون مین واقع ہوا ہے سبکا بالعضل کا اسی ترتیب سے ہوا ہی اور اس سے حقیت خلافت اہل سنت و
جماعت کے ثابت ہوتی ہی اور اپر یہہ گمان کرتا کہ راوی ترتیب کو تغیر دیگر موافق اعتقاد کی لائی ہون لیس حاشا و کلا کہ وہ تہوڑی سی تغیر اور تقدیم و تاخیر کی عبارت
کرتی ہین کہ جہان مقصود مین فرق نہین آتا یہان کیونکر تغیر کرینگی جسطرح ہی اوسیطرح ادا کرتی ہین وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدھم فی امر اللہ عمر واصدقھم حیاء عثمان وافرضھم زید بن ثابت واقرؤھم
ابی بن کعب واعلمھم بالحلال والحرام معاذ بن جبل ولکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن
الجراح رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح وروی عن معمر عن قتادۃ
مرسلا وفیہ واقضاھم علی اور روایت ہی انس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مہربان ترین امت
میریکا میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف و پند سی لوگونکو خدا کیطرف بلاتی ہین اور پہنچاتی ہین اور سخت ترین امت میریکا بیچ کار دین خدا کی عمر ہی کہ
تشدد و سختی سی امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور بہت سچا اونکا حیا مین عثمان ہی ف ح صفت حیا کو عثمان رض کی ساتہہ ایکطرح کی خصوصیت اور امتیاز
تہا اور حیا شعبہ عظیم ہے ایمان کا اور ظاہراً بہت سچا اسلیکی کہا کہ حیا کبہی بحکم طبیعت بشری کی بہی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور
معتبر وہ ہی کہ موافق شریعت کی اور مطابق حق کی ہو ترجمہ اور بہت فرائض دان اونکی زید بن ثابت ہین ف ح یعنی علم فرائض و میراث یہہ خوب جانتی تہی
اور بڑی فقہا اصحابہ مین سے تہی اور لکہنی والی وحی کی اور جمع کرنیوالی اور لکہنی والے قران کے بہی تہی ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت مین ترجمہ اور بہت
بہتر پڑہنی والا قران کا اور بہت ماہر تجوید قران مین ابی بن کعب ہے ف ح یہہ بہی کاتب وحی تہی اور اون چہہ صحابہ مین کی تہی کہ جنہون نی قران یاد کیا تہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین انکو سید القرا کہتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آنکا سید الانصار نام رکہا تہا اور عمر رض سید المسلمین کہتے تہی اور جب
سورہ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نی فرمایا کہ خدا نی حکم کیا ہی کہ اسکو تجہپر پڑہون ابی نی یہہ سنا تو انہون کہا کہ کیا خدا نی میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا ہان
میرا نام لیا ہے پس وہ رونی لگی آنحضرت صلعم بہی رونے لگی اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین سنہ انیس ۱۹ مین حدیثین روایت کین انسی خلق کثیر نی ترجمہ اور بہت جاننی والا
حلال و حرام کو معاذ بن جبل ہی ف ح یہہ جناب رضی اللہ عنہ انصار مین سے ہین اور اون ستر مومنین کی تہی کہ حاضر ہوئی عقبہ کو اور آنحضرت نی بہائی چارہ
کروا دیا تہا انمین اور عبداللہ بن مسعود مین اور بعضون نی کہا انمین اور جعفر بن ابی طالب مین اور بہیجا آنحضرت نے انکو معلم اور قاضی کر کر یمن مین اور یہہ اوسوقت
مین اٹہارہ برس کے تہی طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹہارہ مین اور عمر اونکی اٹہاسی برس کی ہوئی اور اوسوقت کہتی تہی خداوندا یہہ رحمت ہے تیری
تیری بندہ و نیز خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل و عیال کو اس سی محروم نکہہ اور آیا ہی کہ وقت جانکنی کی اس عالم سی کہتی تہی خفہ کر جتنا کہ چاہیی تیری قسم ہی تیری
عزت کی جانتا ہی تو کہ مین تجکو دوست رکہتا ہون اور یہہ اسطرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نے کہا تہی ہم تشبیہ دیتی معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتہہ بیچ مضمون
اس آیت کی کان امۃ قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تہی معاذ آنحضرت کی زمانہ مین اور ابوبکر کی زمانہ مین اور جب یمن سے گئے تو کہتی تہی عمر رض کہ خالی چہوڑا معاذ نے
اہل مدینہ کو فقہ سی اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر مین اور اور رہا دون وغیرہ مین اور وقت رحلت کے کہا اپنی یارونکو جسوقت کہ وہ روتی کیون
روتی ہو اور کس چیز نے رولایا تمکو کہا لوگون نے کہ روتی ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب موت تمہاری کہا علم و ایمان قائم رہین روز قیامت تک لو تم حق کو جس
کہ ہو اور رد کرو باطل کو جسپر کہ ہو مناقب انکے بہت ہین زیادہ ازحد ترجمہ اور ہر امت کی ایک امین ہے اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی ف ح اور
ایک روایت مین ہی کہ ہر پیغمبر کی لیی ایک امین ہے اور امین میرا ابو عبیدہ ہے اور اونکی کمال دیندار دلالت کرتا ہی یہہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہی کہ کہا عروہ بن الزبیر
نی جبکہ آئی عمر بن الخطاب شام سی ملی اونسی بڑی بڑی امرا پس کہا عمر نی کہ کہان ہین بہائی میری لوگون نی کہا کون کہا عمر نی ابو عبیدہ کہا لوگون نی کہ اب آتی ہین

تمہارے پاس پس جبکہ آئی اونکی پاس اوتری عمر سواری سے اور گلی لگایا اونکو پہر اونکی گہر مین گئی پس دیکہی جبیدہ کی گہر مین مگر ایک چہوٹی سی تلوار اوپر اور کجاوہ اور
اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر نے کہا ابو عبیدہ کو کہ ہمکو اپنی گہر لیچلو پس لے گئے اونکی گہر مین پس نہ دیکہا کچہہ کہا کہان ہے اسباب تمہارا نہین دیکہتا ہون مین مگر ایک نمدہ اور
رکابی اور تلوار حالانکہ تم امیر ہوا یا تمہارے پاس کچہہ کہانا ہی پس اوٹہی ابو عبیدہ اور گہر کی اندر گئی اور لی آئی وہانسی کچہہ چہوٹی چہوٹی ٹکڑی روٹی کی پس روئی عمر
اور کہا فریب دیا ہمسبکو دنیا نی سوای تیری اے ابو عبیدہ اور یہہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین ہیفت و ہطہ ساتہہ آنحضرت کی فہر بن مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئی
تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بروز جنگ بدر کی اپنی باپ کو خدا اور رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہے ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی
اور کہینچی دو حلقی خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسارہ مبارک مین گڑ گئی تہی اپنی دانتونسی اور دو دانت انکی گر پڑی بسبب نکالنی کی زور سے اور
انہون نی بیچ طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر کی عہد مین اور نماز انکی پڑہی معاذ بن جبل نی اور فرماتی تہی حضرت عمر اپنی وفات کی دن کہ اگر ابو عبیدہ بن
جراح ہوتی تو سپرد کرتا مین یہہ کار اونکو یعنی امر خلافت گویا اختیار رکہو اونکی مشاورت کی ہاتہہ تفویض کرتا ہون واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی معمر سی قتادہ سی بطریق ارسال کی اور معمر کی حدیث مین آیا ہی اور حکم حق زیادہ کرنیوالا میری امت
مین سی علی ہی **ف ح ع** اور پہلی حضرت عمر نی مشاورت اور بی فتوی انکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اور ظاہر
تر یہہ ہے کہ معنی اقضاہم کی یہہ ہین خوب جانتی والی احکام خصومت کی کہ محتاج ہی طرف قضا کی اور اس روایت سے افضلیت حضرت علی کی ابو بکر اور عمر پر ثابت
نہین ہوئی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اونکی شان مین اور بہت نصوص آئے ہین چنانچہ یہہ آیۃ صریح حضرت ابو بکر کی فضیلت پر دلالت کرتی
ہی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہہ خاص ابو بکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہی پہلی فتح
مکہ کی انہون نی اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نی کہ انکی برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین
حاصل یہہ کہ حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض پس اعتبار رہ سکتا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نی اور اجماع کیا اوسپر اہل سنت نی اور وہ یہہ ہے کہ بعد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل حضرت ابو بکر ہین باعتبار کثرت ثواب کے اور پہر عمر رضی اللہ عنہم پہر عثمان جانی تو کہ علی و معویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ و خصومت واقع
ہوئی اور نہین دو نون جماعتین کہ برا کہتی تہے بعض انکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسینی دونون مین سی ساتہہ کفر دوسرون کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی پس نہین نسبت
کفر کی کر سکتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل اور برا کہینگی اور اعتقاد کرنا چاہیی کہ امیر المومنین علی مرتضی اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیب ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ
سزاوار ترین لوگونکی ساتہہ خلافت کی وسوفت مین اور معاویہ نی اجتہاد کیا اوسمین اور خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علی مرتضی کی ہوتی واللہ سبحانہ
نیفعنا بحبہم یحشرنا فی زمرتہم **وعن** الزبیر قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد درعان فنہض الی الصخرۃ فلم یستطع
فقعد طلحۃ تحتہ حتی استوی علی الصخرۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب
طلحۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی زبیر سی کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کی **ف ح ع** بسبب مبالغہ کی بیچ امتثال
قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیارون کا اور لینا اسباب حفاظت کا
جنگ مین منافات ساتہہ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسی امور واسطے تعلیم امت کی کرتی ہون ترجمہ پس اوٹہے آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک بڑی
پتہر کی کہ وہان تہا تا او سپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی سی کہائی دین اپنا پیارا کو پس نہ چڑہ سکی یعنی بسبب بوجہہ ہونیکی پس بیٹہی طلحہ نیچی آنحضرت کی تاکہ
کہ چڑہی اور قرار پکڑا آنحضرت نی اوس پتہر پر پس سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کی طلحہ نی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ح ع** یعنی جنت جیسا ایک روایت
مین ہے اور معنی یہہ ہین کہ اونہون نی ثابت کی بہشت اپنی لیی بسبب اس عمل کی یا بسبب اوس چیز کی کہ کی اوسدن کہ اپنی اوپر جو کہون اوٹہائی لاچی تکلیف کے

آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگی اونکی بدن مین اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتہہ اونکا اور زخم لگی اونکی کچہہ اوپر اسی حتی کہ ستر مین بہی اور تہی صحابہ کہ جب ذکر کرتی روز احد کا کہتی کہ یہہ دن سارا تہا واسطی طلحہ کی اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن وقاص نی پتہر مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس ٹوٹا دائین طرف کا دندان مبارک آپ کا اور زخمی ہوا نیچی کا ہونٹ اور عبد اللہ بن شہاب زہری نی زخمی کی پیشانی اونکی اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ بیٹہ گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑہی مین اون گڑہون مین سی کہ کہودی تہی جا مرنی ابو عامر نی کہ گر پڑین اونمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نی ہاتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹہایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نی یہانتک کہ سیدہی کہڑی ہوئی اور چوسا ابو سعید خدری نی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی چوسا خون میرا نہین مس کریگی اوسکو آگ

وعن جابر قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَمْشِىْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِىْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِىْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہی جابر سی کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی دوست رکہی کہ دیکہی طرف اوس شخص کے کہ چلتا ہی روئی زمین پر اسحال مین کہ تحقیق مرد ہی وریا منتظر مرنیکی ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکہی روئی زمین پر چلتا ہی تو بس چاہیکی دیکہی طرف اسکی یعنی طلحہ کی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جسکو خوش لگی کہ دیکہی طرف شہید کی کہ چلتا ہو روئی زمین پر تو چاہیی کہ دیکہی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح اور تحقیق لفظ نحب کے یہہ ہی کہ نحب ساتہہ نون اور ح مہملہ اور ب موحدہ کی بمعنی نذر اور موت اجل کی آتا ہی اور بیچ آیۃ کریمہ من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کی ساتہہ دونون معنونکی تفسیر کیا ہی مفسرین نی یعنی مسلمانونمین سی ایسی مرد ہین کہ سچ کر دکہایا جو کچہہ عہد باندہا تہا ساتہہ خدا کے پس بعضون نی اونمین سی ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری کی راہ خدا مین کی تہی یعنی شہید ہوئی راہ خدا مین اور بعضی انتظار اوسکا کر رہی ہین اور حدیث مین بہی حمل کرنا دونو معنون پر درست ہی اور ظاہر دوسری معنی ہین جیسکہ دوسری روایت مین آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہہ کہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگون مین سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکہی موت اوسکی راہ مین اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نی اپنی تئین سپر آنحضرت کی کیا تہا اور بہت گہایل ہوئی تہی روز احد کے چنانچہ اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہوچکا ہی اور حقیقت مین یہہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہے اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سے غائب ہونا ہی عالم شہادت سی بسبب مستغرق ہونی کی ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کے طرف اللہ تعالی کی اور یہہ نتیجہ موت اختیاری کا ہی احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونی شہادت کی مآل کار مین کہ دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی **وعن علی** قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِىْ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَاىَ فِى الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا سنا میری کان نی آنحضرت کی مونہہ سی کہ فرماتی تہی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہین بہشت مین **ف** ع یہہ کنایہ ہی انکی کمال قرب سی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **وعن سعد بن ابی وقاص** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِىْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی اونکی لیی اوس دن یعنی روز احد کی خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** ح مناسبت اجابت دعا کی ساتہہ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہی کہ تعبیر دعا کو ساتہہ تیر کی کرتی ہین جیسکہ کہا کسی بزرگ نی مصرع از ہر کرانہ تیر دعا کردہ ام روان اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک اثر اونکی تیر مارنی کی تہی کہ پہلی راہ خدا مین اونہون نی ہی تیر مارا **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم

وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك رواه الترمذي اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی دعا کی الٰہی قبول کر
یعنی دعا واسطی سعد بن ابی وقاص کی جسوقت کہ دعا مانگی تجہسی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** علي قال ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
اباه وامه الا لسعد قال له يوم احد ارم فداك ابي وامي وقال له ارم ايها الغلام الحزور
رواه الترمذي اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا نہین جمع کیا آنحضرت نی اپنی باپ و رمانکو مگر واسطی سعد کی یعنی روز احد کی
فرمایا واسطی اوسکی روز احد کی پہینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطی اوس کے یہہ بہی پہینک تیر اے نوجوان قوی نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ع ح تہی یہہ جوان قوی اسلام لائی ابوبکر رض کی ہاتہہ پر اوسوقت میں یہہ ستران برس کی عمر میں تہی اور ایک وقت میں لازم کیا تہا انہوں نی اپنی گہر
میں رہنا کہ ایک تہہ میں بیٹہی رہتی تہی اور اپنی گہر کی لوگونکو کہہ دیا تہا کہ مجہی لوگونکی خبر کچہہ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہو امت کسی امام پر **وعن** جابر قال
اقبل سعد فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي فليرني امرؤ خاله رواه الترمذي وقال كان سعد من بني زهرة وكانت
ام النبي صلى الله عليه وسلم من بني زهرة فلذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي وفي المصابيح فليكرمن
بدل فليرني اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک میں پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ ہی ماموں میرا یعنی مری ماں کی قوم
میں سے سو پس چاہیے کہ دکہاوی مجہکو کوئی شخص ماموں اپنی کو **ف** ح یعنی برابر اور مانند اس ماموں کی میں کہتا ہوں تا کہ کہل جاوی کہ کیسا ماموں مانند ماموں میری کی
نہیں ہے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یعنی بیچ توجیہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تہی سعد بنی زہرہ میں سے کہ قبیلہ قریش میں ہے اور تہیں والدہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بنی زہرہ میں سے **ف** ع ورزہرہ بیٹی کسی نام ہی عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ ماموں
میرا ہی اور مصابیح میں ہے پس چاہیے کہ اکرام کری مرد ماموں اپنی کا جیسا کہ میں اکرام کرتا ہوں اپنی ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی **ف** ع کہا ابن حجر نی کہ یہہ تصحیف ہے
کہتا ہوں میں بلکہ یہہ تحریف ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن قيس بن ابي حازم قال سمعت سعد بن ابي وقاص
يقول اني لاول رجل من العرب رمى بسهم في سبيل الله ورايتنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
وما لنا طعام الا الحبلة وورق السمر وان كان احدنا ليضع كما تضع الشاة ما له خلط ثم اصبحت بنو اسد
تعزرني على الاسلام لقد خبت اذا وضل عملي وكانوا وشوا به الى عمر وقالوا لا يحسن يصلي
متفق عليه روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ کہا سنا میں نی سعد بن ابی وقاص سے کہتی تحقیق میں اول اون شخصوں کا ہوں عرب میں
سی کہ پہینکا تیر راہ خدا میں اور دیکہا میں نی اپنی تئین اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتی تہی ہم ساتہہ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہیں تہی ہماری لیے
خوراک مگر پہل کیکر کی کہ مشابہ لوبیا کی ہوتا ہی اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پائخانہ پہرتا تہا جیسی مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں یعنی خشک ہوتا تہا مانند مینگنیوں کی
درحالیکہ نہیں تہی واسطی اوسکی آمیزش یعنی چپچپاہٹ اوسکی بعضو نسی اتنی نہیں تہی بسبب خشکی کی پہر ہوئی بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب سکہاتی ہیں مجہکو یا توبیخ کرتی ہیں
مجہکو اسلام پر **ف** ع یعنی نماز پر اسلیے کہ نماز ستون ہی اسلام کا یا تقدیر ہی اسکی علی عمدۃ شرایعہ اور مراد یہہ ہے کہ وہ ادب سکہاتی ہیں مجہکو اور تعلیم کرتی ہیں مجہکو نماز اور
عار دلاتی ہیں مجہکو یہہ کہ اچہی نہیں پڑہتا ہوں میں نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اوسوقت یعنی جبکہ اچہی نہ پڑہی میں نی نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا اور گم
ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدی میرے اور سبقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی میری دین میں اور تہی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تہی سعد
بن ابی وقاص کی نزدیک عمر رض کی یعنی جبکہ عامل کیا تہا اونکو حضرت عمر نی کوفہ کا اون ایام میں وہ انکی شکایت کر چکی تہی لوگونکی ساتہہ یا لکہہ بہیجی تہی اور کہا تہا کہ نہیں
اچہی طرح پڑہتی نماز نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی شرایط یا ارکان یا سنتیں نماز کی اچہی طرح نہیں ادا کرتی اور رعایت اوسکی احوال کی نہیں کرتے

پس حضرت عمر نے تہدید کر بھیجی اونکو اور او نہون نے حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی کہ مین او نکو آنحضرت کی سی نماز پڑہاتا ہون کہ درازگی کرتا ہون پہلی دو رکعتون مین اور تخفیف کرتا ہون دو رکعت اخیر مین پس حضرت عمر نے تصدیق کی اونکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور رد کیا ان کے ساتھ باتونکو اور مراد وہتے اسد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہے اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتھ علم و فضل کی اور ظاہر کرنا اپنے کمال کا ساتھ بیان واقعے کی واسطے مصلحت کے کی اور دفع کرنے عار و نقصان کی دین مین جائز ہے اور صحابہ رض آپس مین فخر کیا کرتے تہے بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کی **وعن** سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعد سے کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہون مین اپنے تئین اور مین تیسرا تہا اہل اسلام کا **ف** ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکے تہے پہلے مین مسلمان ہوا اور مراد دو سے ابوبکر اور خدیجہ رض ہین اور کلام انکا بالغون یا اجنبیون مین سے ہے تاکہ حضرت علی نکل جاوین کلام مذکور سے **ت** اور نہین اسلام لایا کوئی یعنی اون لوگونمین سے کہ اسلام لائی پہلی میرے مگر بیچ اوس دن کی کہ اسلام لایا مین اور مین البتہ تحقیق ٹہرا مین سات دن اسحالت پر کہ تحقیق مین البتہ تہا تیسرا اہل اسلام کا تہا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح یعنی مین اسلام لایا بعد دو شخصونکی اور بعد ازان سات روز گذری کہ کوئی اون سات دنو نمین اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضے محققین نے کہ تطبیق اسمین اور درمیان حدیث عمار کی کہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ما معہ الا خمسۃ اعبد وامراتان و ابوبکر ساتہہ اس طرح کی ہے کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین کے تاکہ نکل جاوین غلام مذکور اور علی یا یہہ کہ نہ مطلع ہوئی ہون یہہ اوپر **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین عائشہ رض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیبیونکو کہ تحقیق کار تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سے ہے کہ فکر مین ڈالتا ہے مجکو بعد میرے **ف** ح یعنی بعد وفات میری کہ میراث چہوڑی نہین مینے تمہاری لیے اور تمنے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جسوقت کہ اختیار دیے گئے پس فکر کیا چاہیے کہ بعد میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسے کیا معاملہ کرینگے اور کون متکفل تمہارے معیشت کا ہوگا اور توفیق انکی پاوینگے **ت** اور صبر نہین کرینگے اوپر نفقہ احوال تمہاری کے مگر صبر کرنیوالے **ف** ح یعنی جو کہ صبر کرتے ہین مخالفت نفس پر کہ اختیار کرتے ہین قلت کو اور دیتے ہین زیادت کو **ت** اور صدیق **ف** ح یعنی جو کہ کامل ہین صدق معاملہ مین اور ادا حقوق مین اور کثیر التصدق خرچ کرتے ہین اور سخاوت مین **ت** کہا عائشہ نے کہ مراد رکہتے تہے آنحضرت ان صابرون اور صدیقون سے صدقہ دینے والے اور خیر کرنیوالے سیاق کلام واسطے نفقات انکی کے ہے پہر کہا عائشہ نے یعنی واسطے شکر گذاری اور اظہار منت داری عبد الرحمن بن عوف کی ساتہہ بیٹے انکے کہ ابو سلمہ ہے اور کہا پلاوے خدا تعالی تیری باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہے بہشت مین اور تہا عبد الرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تہا آنحضرت کی بیبیونپر ایک باغ کہ بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح اور اور روایت مین آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتہہ دینے ایک باغ کی واسطے ازواج مطہرات کی کہ بیچا گیا چار لاکہہ کو اور روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سے ہے کہ کہا اسد یا عبد الرحمن بن عوف نے آنحضرت کی عہد مین آدہا مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پہر تصدق کیے چالیس ہزار دینار پہر اسد دیے پانسو گہوڑے جہاد مین پہر اسد دیے ڈیڑہ ہزار اونٹنیان جہاد مین اور تہا اکثر مال اونکا تجارت سے اور ایک روز عبد الرحمن نے اسد دین صحابہ کو ایک سے اور پچاس ہزار دینار پہر جب بات ہوئی بیٹہی اپنے گہر مین اور رکہی ایک فرد ساتہہ تقویم کرنے تمام مال کی مہاجرین اور انصار پر یہانتک کہ لکہا کہ قمیص جو میری بدن پر ہے فلانے شخص کیلیے اور عمامہ میرا فلانے کیلیے اور نہین چہوڑا کچہہ اپنی مال مین مگر کہ

لکہا اوسکو فقرا کی لیی پہر جبکہ صبح کی نماز پڑہ چکی رسول خدا صلعم کی اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کہہ میری طرف سی عبدالرحمن کو سلام اور قبول کر اوس سی فردوس پہیرو اوسکو اور کہا گیا اونکی لیی کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہی اور وکیل رسول اوسکا اور چاہیی کہ کری اپنی مال مین جو کچہہ چاہی اور تصرف کری اوسمین جیسیکہ تصرف کرتا تہا پہلی اسکی اور نہین حساب ہی اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی اور آیا ہی کہ تینتیس ۳۳ ہزار بردی اونہون نی آزاد کیی اور بعد وفات کے چار بیویان چہوڑین تہین اور ہر بیوی کی حصہ مین اسّی اسّی ہزار درہم آئی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ مین دو دو لاکہہ درہم **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ اِنَّ الَّذِیْ یَحْنُوْ عَلَیْکُنَّ بَعْدِیْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی واسطی بیویون اپنی کی کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہہ لپون اپنی کی یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کرنیمین بعد وفات میری وہ سچا ہی اور ایمان صاحب احسان یا الٰہی پلا عبدالرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ح ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسیکہ پہلی حدیث بن عائشہ سی مذکور ہوا اور بعضون نی کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی اسلیی کہ آنحضرت نی جانا تہا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سی احسان بنسبت ازواج مطہرات کی وجود مین آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت کا ہی **وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِبْعَثْ اِلَیْنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کبار صحابہ سی ہین اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف** ح نجران ساتہہ زبر نون اور جزم جیم کی نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال مین فتح ہوا اور نہایہ مین ہے کہ وہ موضع ہی درمیان حجاز اور شام کی ترجمہ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ بہیج طرف ہمارے ایک شخص امانت دار کہ ہماری حق مین خیانت نہ کری تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نی کہ البتہ بہیجونگا مین طرف تمہاری ایک شخص امانت دار لائق اسکی کہ کہا جاوی اوسکو امانت دار پس منتظر و متوقع ہوئی واسطی امارت کی لوگ **ف** ع کہ کیجیو کون اس منصب کر مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہہ بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطے لینی امارت کی ترجمہ کہا حذیفہ نی پس بہیجا آنحضرت نی ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَکْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِیْنًا زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِیًّا اَمِیْنًا لَا یَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا وَلَا اُرَاکُمْ فَاعِلِیْنَ تَجِدُوْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا یَاْخُذُ بِکُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کرین ہم اپنی پر بعد وفات آپکی فرمایا آنحضرت نی کہ اگر امیر کروگی تم بعد میری ابوبکر کو پاؤگی تم اوسکو امانت دار یعنی حقوق دین مین یعنی نہین حکم کریگا مگر ساتہہ عدل کی بی رغبت دنیا مین رغبت آخرت مین **ف** ع امین اگاہ کرتا ہی طرف اسکی کہ لائق یہہ ہے کہ ہو خلیفہ ساتہہ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی اخلاص کہ موجب ہی خلاص کا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگی اوسکو قوی بیچ امر خدا کی ضعیف اپنی نفس کی حق مین ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاؤگی تم اوسکو قوی یعنی قادر اوپر اوٹہانی بوجہہ امارت کی امین یعنی نہین سرزد ہوگی اوسسی خیانت نہین ڈریگا بیچ جاری کرنی احکام دین خدا کی ملامت کرنیوالی کی سی **ف** ع یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین مین اور معنی یہہ ہین کہ وہ سخت ہین دین مین جب شروع کرتی ہین کوئی کام اپنی کاموں مین سے تو نہین ڈرتی ہین انکار سی منکر کی سی وہ کام کیی جاتی ہین اور نہین طمع کرتا ہی اونکو قول کسی قائل کا ❊

اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کی ملامت کرنیوالی کی ہے اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم علی کو حالانکہ تحقیق مین نہین گمان کرتا ہون تمکو کرنیوالا یعنی امیر اونکو ملاخلاف حال خلافت اونکی مین پاؤگی اوسکو راہ راستے کہانیوالا یعنی مرشد کامل راہ راست پانیوالا کامل کریگا اور لیجاویگا تمکو راہ رست کو نقل کی یہہ احمد نی ف ع یعنی یہہ امر سپرد ہی تمہاری طرف امت اسلیکی تم امین ہو مجتہد حق کو پہنچنی والی اجتہاد مین نہین جمع ہوتی تم مگر حق صرف پر اور اس حدیث مین ذکر حضرت عثمان رض کا نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ شاید آنحضرت نی ذکر کیا ہو اور راوی بہول گیا ہو اور بعضون نی کہا کہ ابوبکر کی پہلی ذکر کرنی مین اشارہ ہی طرف مقدم ہونی اونکیکی اور نہین ذکر کیا عثمان کو صریحا لیکن لا ارکم کہنی مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم ہین حضرت علی پر اور ممکن ہی یہ کہ کہا جاوی کہ معنی لا ارکم فاعلین کے یہہ ہین کہ مین نہین گمان کرتا ہون کہ تم امیر کروگی علی کو پہلی سب سے اسلیکی مین جانتا ہون قضاء وقدر الہی سی کہ عمر علی کی بہت دراز ہی اور مذکورین کی عمرونسی پس اگر وہ مقدم کیے جاوین تو فوت ہو اور اونکی خلافت باوجود اسکی کہ مقدر ہی اونکی لیے بہی خلافت پس یقین ہی کہ علی کو تم سب سے پہلی امیر نہین کرنیگی پس ظن بیان یعنی یقین کے ہی انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بنصیص وتعیین نہین کی کسیکی خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد ساتہہ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بیواسطہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِي اِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی حضرت علی رض سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ ابوبکر کو کہ نکاح کر دیا مجسی اپنی بیٹی کا اور سوار کرلایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابوبکر صدیق رض نی دو اونٹنیان پال کر اور تیار کر رکہہ چھوڑین تہین کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اوسکو قبول کیجیے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نی کہ مین سوار نہین ہونیکا مگر بیچنی تو میری ہاتہہ اور بدون اسکی قبول نہین کرنیکا مین پس آٹہہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نی خریدی فرضونکو ترجمہ اور ساتہہ رہا میری غار مین یعنی وقت ہجرت کی اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سی یعنی خرید کر اور کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی نی اس حال تک کہ نہین واسطی اوسکی کوئی دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطی مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ اسمین تو شک ہی نہین کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی اونکی ترجمہ رحمت کری اللہ تعالی عثمان کو حیا کرتی ہین اوس سے فرشتی رحمت کری خدا تعالی علی کو خداوندا پہیر حق کو ساتہہ علی کی جدہر کہ پہری علی ف ح یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہی کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کی ہی القرآن مع علی وعلی مع القرآن یعنی قرآن ساتہہ علی کی ہی اور علی ساتہہ قرآن کی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والونکی تعریف مین جاننا چاہیی کہ اطلاق اہل بیت کا کتنی ہی معانی پہ آیا ہی ایک تو وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ لینی اور وہ بنی ہاشم ہین اور یہہ شامل ہین آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو رضی اللہ عنہم سب سے اور کبہی معنی اہل وعیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہین اونمین ازواج مطہرات بہی اور نکالدیا آنحضرت کی بیویونکا اہل بیت مین سی کا برہ ہی اور مخالفت ہی سیاق اس آیہ کریمہ کی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اسلیکی خطاب انہین کی ساتہہ ہی اول آیہ مین اور آخر آیہ مین پس نکالنا انکا اس مضمون مین سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق وانتظام سی امام محمد فخر الدین رازی نی کہا کہ یہہ آیہ شامل ہی آنحضرت کی بیویونکو اسلیکی کہ سیاق آیہ پکار رہا ہی اسکو پس نکالنا اونکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتہہ غیر اونکی کی صحیح نہ ہوگا

اور یہہ بہی کہا کہ اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی اہل بیت اولاد اور بیویاں آنحضرت کی ہیں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بہی انہیں سی ہیں اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ بہی ہوگی
اہل بیت میں سی ہیں بسبب معاشرت اور ملازمت اونکی ساتہہ آنحضرت کی اور کبہی اطلاق اہل بیت کا اسطرح آیا ہی کہ ظاہر میں سمجہا جاتا ہی خاص معنا اور کا ساتہہ فاطمہ
اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہیں انس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت گذرتی تہی حضرت فاطمہ کی گہر پر جب نماز فجر کی لیی مسجد کو آتی تہی اور کہتی تہی الصلوۃ
یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نی اور ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا تہی میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی اور فاطمہ گہر کی آستانہ پر کہری ہیں پس فرمایا آنحضرت نی مجہکو کہ کنارے ہو جا پس میں گہر کی اندر چلی گئی پس آئی علی اور
فاطمہ اور اونکی ساتہہ حسن اور حسین تہی اور وہ دونوں لڑکی چہوٹی تہی پس بٹہایا آنحضرت نی حسن اور حسین کو اپنی گود مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنی ایک ہاتہہ
سی اور پکڑا فاطمہ کو دوسری ہاتہہ سی اور چوما اپنی سی اور لپیٹی اونپر کملی سیاہ کہ اوڑہی ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہہ اہل بیت میری
ہیں بلا طرف اپنی نہ طرف آگ کی مجہکو اور اہل بیت میری کو اور یہہ بہی ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی یہہ مسجد میری حرام ہی ہر حائض عورت کو نہیں سی اور
ہر جنبی پر مرد و نہیں سی مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں نہیں حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نی اور تضعیف کیا حاصل یہہ
کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علمانی بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی کہ بیت تین ہیں بیت نسب
اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کی اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں نسب کی جہت سی اور جد قریب کی اولاد کو بیت کہتی ہیں او کہتی
ہیں فلانی کا گہر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورت پر بہت خاص اور بہت
مشہور ہی بحسب عرف و عادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی اور فاطمہ اور
حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اونکی درمیان میں سی بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کی ممتاز و مخصوص ہیں اور بیچ فضائل و مناقب اور بزرگیوں اونکی کی حدیثیں
بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مولف نی ذکر کیا ہی اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ کو
اور زید بن حارثہ اور اوسکی بیٹی اسامہ بن زید کو بہی ذکر کیا تقریبا واسطی کمال محبت و عنایت آنسرور کی انپر بسبب داخل کرنی اونکی اہل بیت میں اور ذکر
نہ کیا ازواج مطہرات کو اور عقد کیا اونکی لیی ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سی کہ وہ مستقل ہیں بیچ مناقب مخصوصہ کی یا اس سبب سی کہ نہ داخل کیا اونکو اہل بیت میں
بنا بر رعایت تعارف کی کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا اونہیں چارونپر ہوتا ہی واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَّفَاطِمَةَ وَ
حَسَنًا وَّحُسَیْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا جب
اوتری یہہ آیت بلاویں ہم اپنی بیٹونکو اور تمہاری بیٹونکو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پس کہا آنحضرت نی خداوندا یہہ ہیں
اہل بیت میری نقل کی ہی مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ اس آیت کو آیت مباہلہ کہتی ہیں اور بہل بمعنی لعنت کرنیکی ہی اور بہلہ ساتہہ پیش اور زبر کی بمعنی لعنت کی
اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسریکو اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اصل ابتہال کی تو یہہ ہی بعد اسکی اطلاق کیا گیا اوپر دعا کی کہ کوشش کیجاوی دعا میں
اور عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی قوم آپسمیں اختلاف اور تکذیب ایک دوسریکی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسریکو اور کہتی لعنۃ اللہ
علی الکاذب الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سی کہ مباہلہ کرو ساتہہ نصاری کی اور یہہ آیت اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کری تجہسی اس قرآن یا دین میں بیچ
اسکی کہ آیا ہی تجہکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنی بیٹونکو اور بلاؤ تم اپنی بیٹونکو اور بلاویں ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی ذاتونکو

اور تمہاری ذریت کو پھر دعا بد کریں ہم پس گردانیں ہم لعنت خدا کی جہوٹوں پر ہم ہوں یا تم اتہی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود میں لیے ہوئی حسن
اور حسین کو کہ چہوٹی تہی اور دونوں اور فاطمہ تہیں پیچہی آنحضرت کی اور علی پیچہی فاطمہ کے اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا
پس جب پیشوای ترسایوں نی اونکو دیکہا تو کہا اپنی قوم سی وائی نہیں میں دیکہتا ہوں ان مونہوں کو کہ اگر خدا سی درخواست کریں کہ پہاڑ کو اوسکی جگہہ سی اکہیڑ
دی تو اوکہیڑ دی دیکہا چاہیی کہ کیا انوار تجلی اوسوقت اونکی مونہوں پر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نی اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا مومن محب یگانہ
کا کا اوس نور سی آشنا ہی کہ کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسائی کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتہ انکی وگرنہ ہلاک ہو جاؤگی اور جڑ سی اوکہڑ جاؤگی پس جبراً
قہراً فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن میں رکہتی تہی مسلمان نہ ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر مباہلہ کرتی وہ
مسخ کیی جاتی بصورت بندروں اور سوروں کی اور آگ ہو جاتا اونپر تمام جنگل اور جڑ سی اوکہڑی جاتی اور جل جاتی ساتہ پرندونکی
کہ درختوں پر ہیں **وعن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن
علي رضي الله عنه فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم
قال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا رواه مسلم** اور روایت ہی
عائشہ سی کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اس حالیمین کہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالونسی پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت
نی اونکو یعنی کملی میں پہر آئی امام حسین پس داخل ہوئی امام حسین ساتہ امام حسن کے پہر آئیں فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نی فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا اونکو
پہر پڑہی یہہ آیت نہیں چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری تمسی گناہوں کی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نی
ف اسمیں دلیل ہی اسپر کہ بیویاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہی اونکی اہل بیت سی کہ اس آیت سی پہلی اوسکی پہلی ہی ذکر بیویوں کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من
النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس میں یا تو تعظیم کی لیی ہی یا واسطی غلبہ یعنی مردوں اہل بیت
کی جیسکہ سمجہی جاتی ہی یہہ بات حدیث سے اور پاک کری تمکو یعنی آلودہ ہونیسی ساتہ پلیدیوں کی اور میلونکی کہ مبتلا ہوتی ہیں اونمیں اکثر لوگ **وعن
البراء قال لما توفي ابراهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان له مرضعا في الجنة رواه البخاري**
اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہی کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی نی کہ ماریہ قبطیہ سی تہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ تحقیق اوسکی لیی دودہ پلانیوالی ہی بہشت میں نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اوسکو بہشت میں داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکی لیی مقرر ہوئی
اور انہوں نی مدت شیر خوارگی میں وفات پائی تہی اور بعضوں نی تاویل کیا دودہ پلانی کی تمام کرنیکو ساتہ تمام کرنی حقتعالی کی لذت جنت اور نعمتوں
اوسکیکو اونکی لیی گویا کہ بجای دودہ پلانیکی ہی لیکن اسکا مجاز کا خیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کی اور لفظ مرضع ساتہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنی
دایہ کہ پوری کری رضاعت اونکی اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانیکی جنت میں ہے یا مصدر ہے یعنی دودہ پلانیکی اور یہہ دلیل
ظاہر ہی اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتی ہیں جنت میں فی الحال بعد انتقال کی اور دلیل ہی اسپر کہ جنت وعدہ کی گیی پیدا ہو چکی ہی اور موجود ہے **وعن
عائشة قالت كنا ازواج النبي صلى الله عليه وسلم عنده فاقبلت فاطمة ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلما راها قال مرحبا يا بنتي ثم اجلسها ثم سارها فبكت بكاء شديدا فلما رأى حزنها سارها الثانية فاذا هي تضحك
فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سالتها عما سارك قالت ما كنت لافشي على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما توفي
قلت عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما اخبرتني قالت اما الآن فنعم اما حين سارني في الامر الاول فانه اخبرني ان جبرئيل**

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہین ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی ہین ہم نزدیک آنحضرت کی بیٹہی ہوئین پس آئین فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت مین نہین چہپتی تہی ہیئت اور روش چال فاطمہ کی ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ف ع یعنی کچہہ بہی جیسیکہ ایک روایت مین لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز نہو سکتا تہا اونکی اور حضرت کی چال مین دونون صاحب ایک ہی طرح چلتی تہی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی فاطمہ کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو پہر بٹہایا آنحضرت نی فاطمہ کو ف ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹہنیکا پاس اپنی اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ او عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹہایا یا بائین طرف ترجمہ پہر بات کی اوس سی چپکی سی پس روئین فاطمہ رونا شدید سی پس جبکہ دیکہی آنحضرت نی بہت غمگینی فاطمہ کی کچہہ چپکی سی کہا اوس سی دوسری بار پس ناگہان وہ ہنسنی لگین پس جبکہ اوٹہہ کہڑی ہوی پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سی طہارت و نماز کی لیی پوچہا مینی فاطمہ سی اور کہا مینی کیا سرگوشی کی آنحضرت نی تمسی کہا فاطمہ نی نہین ہو نہین کہ ہر گز ظاہر کرون بہید آنحضرت کا ف ع ح یعنی جو چیز اونہون نی چہپائی ہین اوسکو کیونکر ظاہر کرون ایسی کہ وہ اگر چاہتی تہا ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چہپاتی اوسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہپانا بہید کو بڑون اور دوستونکا اغیار سی ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مینی یعنی فاطمہ سی قسم دیتی ہون مین تجکو ساتہہ اوس حق کے کہ واسطی میری ہی اوپر تمہاری کہ وہ حق مادری ہی یا اخوۃ یا محبت نہین طلب کرتی مین تمسی مگر یہہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی تہی تجسی آنحضرت نی کہا فاطمہ نے ہاں اب کہ آنحضرت اس عالم سی گئی پس ہان کہتی ہون مین او تفصیل اوسکی یہہ ہے اوپر جس وقت کہ چپکی سی کہا آنحضرت نی مجسی اول بار مین پس تحقیق آنحضرت نی خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتی تہی مجسی قرآن کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نی دور کیا قرآن کا اس سال مین مجسی دو بار ف ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوا تہا ہر برس روزہ مین رمضان مین اوس سب کا دور کرتی تہی یاد داشت کی لیی اور تاکہ ظاہر ہو جاوے ناسخ و منسوخ دور مین اور یہین اشارہ ہی طرف اصحاب ؓ کی اور یہہ ہی اسمین اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی ف شارح اسلئی کہ دو بار دور کرنا برخلاف معتاد کی مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکی ساتہہ حفظ قران کی اور یاد کرنی احکام اوسکی کہ کامل ہوا امر دین کا اور تمام ہوئی نعمت ترجمہ پس تقوی کر اے فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہو سکی اور صبر کر یعنی طاعت پر اور معصیت سے اور بلاؤن مین خصوصاً میری مفارقت پر پس تحقیق مین اچہا پیش رو ہون واسطی تیری یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جبکہ دیکہی آنحضرت نے بیصبری میری تو سرگوشی کی مجسی دوسری بار فرمایا ای فاطمہ راضی نہین ہے تو کہ ہووی تو بہترین عورتونکی بہشت کی عورتون مین سی یعنی تمام عورتون سی بہتر ہووے تو یا خاص اس امت کی عورتون سی یا فرمایا ہووے تو جائے گی عورتونکی سردار یعنی دلتنگ مت رہ اور قضاء سے راضی اور شاکر رہ کہ تجکو یہہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی پس سرگوشی کی آنحضرت نی مجسی پس خبر دی مجکو کہ حق تعالی وفات پاوینگی اس بیماری مین پس روئی مین پہر سرگوشی کی آنحضرت نی مجسی پس خبر دی مجکو کہ مین اول اہل بیت اونکی ہون کہ اونکی پیچہی جاونگی مین ف یعنی بعد اونکی جلدی اس عالم سی جاؤنگی مین پس ہنسی مین جانا چاہئی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ کی تمام مومن بیبیون پر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ سی ہی ایسیطرح کہا ہی سیوطی نی اور بعضی حدیثون مین مریم بنت عمران کو عموم نساء سی کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اوپر فضیلت دی ہی استثنا کیا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت مین مثل مریم کی ہی بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلہ عابدہ تہی سبھی اور ہو سکتا ہی کہ اختلاف ان حدیثونکا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اوپر فضیلت فاطمہ کے ساتہہ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضل

اونکا تمام عالم کی عورتون پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضے عالم عائشہ کو فضیلت دیتے ہین فاطمہ پر بسبب اسکی کہ عائشہ پیغمبر کی ساتھ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی کی ساتھ
اور اسمین شبہ نہین کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی اور اشرف ہوگا مقام علی سے لیکن جب شوہر واقع ہوئے ہیں کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ مین
تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام مین ہونگے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ عائشہ رض مجتہدہ تہین خلفا اربعہ کی زمانہ مین فتوی دیتی تہین اور اجتہاد کرتی
تہین اور سیوطی فتاوی مین کہتے ہین کہ یہان تین مذہب ہین صحیح تر مذہب ہونکا یہہ کہ فاطمہ رض افضل ہین عائشہ سے اور بعضے کہتے ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ اور
بعضے توقف مین ہی ہین اور استروشنی حنفیہ مین سے اور بعضے شافعیہ توقف کی طرف بہت مائل ہین اور جب امام مالک سے پوچہا تو اونہون نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کی گوشت
کا ٹکڑا ہی اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسیکو رسول اللہ کی گوشت کی ٹکڑے پر اور امام سبکی نے فرمایا ہی کہ جو کچھہ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا ہے یہہ ہی کہ فاطمہ
افضل ہین بعد اونکی مان اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ مین اختلاف رکہتے ہین اور حق یہہ ہی کہ حیثیتین مختلف ہین
اور بعضے افضلیت بمعنی کثرت ثواب کی مراد رکہتے ہین کہ علما نے اعتبار کیا ہی لیکن کوئی بحسب شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی فاطمہ اور
حسن اور حسین کو نہین پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہہ فاطمہ کبری ہین بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مان انکی خدیجہ ہین اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیون مین
چہوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہین تمام عالم کی بیبیون کی نکاح کیا اونسے علی بن ابیطالب نے سنہ دوسری ہجری مین رمضان کی مہینے مین اور بنا کیا
اونسے یعنی شب زفاف ہوا اونسے ذی الحجہ مین پس جنین اونسے حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مرین یہہ آنحضرت کے وفات کی چہہ مہینے بعد اور
بعضون نے کہا تین مہینے بعد اس حال مین کہ عمر اونکی اٹہائیس برس کی تہی اور غسل دیا اونکو علی نے اور نماز پڑہی اون پر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت
کین اونسے حدیثین علی نے اور اونکی بیٹون حسن اور حسین نے اور اور جماعت نے سوائے انکی کہا عائشہ رض نے کہ نہین دیکہا مینے کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سے سوائے
باپ اونکی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وعن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاطمة بضعة مني
فمن اغضبها اغضبني وفي رواية يريبني ما ارابها ويؤذيني ما آذاها متفق عليه اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سے یہہ
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہین ف ع ح یعنی وہ جزو ہین مجہسے اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نے ولا افضل احدا
علی بضعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنے غصہ مین ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجکو ف ع ح یعنی بسبب جمعیت اتحاد کی پس اسمین ایک
طرح کی تشبیہ بلیغ ہی پس دفع ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنے برا کہا فاطمہ رض کو کافر ہوتا ہی سبکی کی ظاہر یہہ ہے کہ اسطرح کا کلام محمول ہی اوپر کمال اتحاد و اختلاط
کی اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنے ایذا دی سلمان کو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نے علی رض
سے اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہی کہ جسنے دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نے اور جسنے دشمن کہا انصار کو دشمن کہا اوسکو
اللہ نے اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی اور دوست رکہنا عرب کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا
اونکا کفر ہی پس جسنے دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنے دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن کہا مجکو ترجمہ اور ایک روایت مین ہی یعنی
بعد قول آنحضرت کی فمن اغضبنی یہ زیادہ اوسپر قلق مین ڈالتی ہی مجکو یعنی ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجکو یعنی باطن مین
وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح روایتون مین آیا ہی کہ حارث بن ہشام ابوجہل کی بہائی نے چاہا کہ نکاح کردی ابوجہل
کی بیٹی کا کہ نام اوسکا عوراء تہا ساتہہ علی بن ابیطالب کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ علی نے خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سے کہ حارث بن ہشام نام
تہا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپ نے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دیتا مین اوسکا اور غصہ ہوئے آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا
حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہین ہوئیگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہہ پس علی مرتضی آئے اور خواستگاری سے

اور کہا مین ہرگز نہین کرونگا وہ چیز کہ آپکو ناخوش آوے یا رسول اللہ اور اس حدیث کی بہت طرق ہین اور روایت مین بخاری حدیث کا یون آیا ہی کہ کہا مسور نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا مین کہ وہ منبر پر تہی یہہ کہ بیٹی ہشام بن مغیرہ کی اذن چاہتی ہین مجسی یہہ کہ نکاح کردین ابوجہل کی بیٹی کا علی بن ابیطالب سی اور نہین اذن دیتا مین پہر نہین اذن دیتا مین مگر یہہ کہ ارادہ کری بیٹا ابوطالب کا یہہ کہ طلاق دیدی بیٹی میری کو اور نکاح کر لی بیٹی اوسکی سی پس سوا اسکی نہین کہ فاطمہ ٹکڑا میرا ہی قلق مین ڈالتی ہی مجکو الخ اور شرح مسلم مین لکہا ہی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر حال اور ہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہوا ایذا اوس چیز کی ہو کہ اصل اوسکی مباح ہو اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خواص سی ہی اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہون کی ایک تو یہہ کہ نکاح کرنا اونکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سی ایذا پاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتی علی آنحضرت کی ایذا سی پس منع فرمایا اوس سی بسبب اپنی شفقت کی علی پر اور دوسرے یہہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نے کہا کہ نہین تہی مراد آنحضرت کی قول سی لا اذن منع کرنا جمع کرنے اوسکی سی بلکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ آنحضرت نے خبر دی قضا الٰہی کی کہ مقدر یہہ ہے کہ دونون نہین جمع ہونگی اور یحییٰ بیٹی سعید بن القطان سی منقول ہی کہ کہا ذکر کیا مینے عبد اللہ بن داؤد سی قول نبی کا لا اذن الا ان یحب ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم کہا ابن داؤد نے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے علی پر یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر اونکی حیات مین ساتہہ قول اپنی کی وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا یعنی اور جو دیوی تمکو رسول اپنی لو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اذن دیتا مین تو نہ حلال ہوا علی کو یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا مینے عمر بن داؤد سی کہ کہتی تہی جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ ٹکڑا میری گوشت کا ہی قلق مین ڈالتی ہی مجکو وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی اوسکو اور ایذا دیتی ہی مجکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو حرام کیا اللہ نے علی پر یہہ کہ نکاح کرین فاطمہ پر اور ایذا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ قول اپنی کی وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہین لائق ہی تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی یہہ دونون حدیثین حافظ ابوالقاسم دمشقی نے اور جامع صغیر مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہ مجسے ہے روکدیتی ہی دل میرا وہ چیز کہ روکدیتی ہی فاطمہ کی دل کو اور کشادہ دل کردیتی ہی مجکو وہ چیز کہ کشادہ دل کردیتی ہے فاطمہ کو اور نسب منقطع ہوجاوینگی روز قیامت کی سوا نسب میری کی اور سبب میری کی اور سسرال میری کی صواعق مین روایت ہے ابی ایوب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہوویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کی اندر سی یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمہ بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی ای اہل محشر جہکا لو تم سر اپنی اور بند کر لو آنکہین اپنی یہانتک کہ گذر جاوی فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر گذر جاوینگی فاطمہ ساتہہ ستر ہزار لونڈیون کی حور عین سی مانند گذرنے بجلی کی اور ثوبان سی روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتی تو سب سے ملکر اخیر کو فاطمہ سی ملتی کوچ فرماتی اور جب سفر سی آتی تو سب سے پہلی فاطمہ رض کی پاس آتی **وعن زید بن ارقم** قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فِیْنَا خَطِیْبًا بِمَاءٍ یُدْعٰی خُمًّا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُہُمَا کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْہُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ فَحَثَّ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَرَغَّبَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ وَاَہْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کِتَابُ اللّٰہِ ہُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی الْہُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلَی الضَّلَالَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا اونے کہ کہڑی ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرمانی ایک پانی پر یعنی ایک موضع مین کہ اوسمین پانی تہا نام رکہا جاتا تہا اوس پانی کا یا اوس مکان کا خم **ف** خم ساتہہ پیش خ اور تشدید میم کی ایک موضع ہی جحفہ مین **ترجمہ** درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف** اور اوپر گذرا کہ یہہ تہا وقت رجوع کرنے آنحضرت کی مکہ سی اور

متوجہ ہوئی اونکیطرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین اتہی اور شیخ نے بہی لکہا ہی غدیر خم کا اوپر بیچ باب مناقب علی مرتضی کی مذکور ہوا عبارت اوس سے یہی غدیر خم
پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اوس پانی کو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی حجفہ مین کہ نام ایک موضع مشہور کا ہی ترجمہ
پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو یعنی ساتہہ اوس چیز کی کہ نفع دے اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب جل تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو نیند غفلت سے
پہر فرمایا آنحضرت نے اما بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہوا ای لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن امتیاز میرا نبی ہونا ہی کہ وحی الہی آتی ہی طرف میری قریب ہے
کہ آوی میری پاس ایلچی پروردگار میریکا ف ع یعنی جبرئیل اور اونکی ساتہہ عزرائیل ہون یا مراد ایلچی ہوی سی ملک الموت ہی یعنی عزرائیل کہ جان
لینی کو آوی ترجمہ پس قبول کرون مین امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب تہے اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ اخر ذیحجہ مین تہا بعد پہرنیکی حجۃ الوداع سی
اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری ف ح کہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول اللہ ہین
جیسیکہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتہہ زیر کی گرانی اور بوجہہ اور ساتہہ دو زبرون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس اسیطرح ہی قاموس مین
اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نے کہا کہ ثقلین یعنی دو امر عظیم کی ہی کتاب اللہ اور اہل بیت کو امر عظیم کہا بسبب بزرگی
قدر اونکیکی یا اسسبب سے کہ عمل کرنا اونپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹہا سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتی ہین کہ بوجہ زمین کے ہین
جیسیکہ جانور پر بوجہ لادتی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ اونکی سبب سے زمین آبادی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست اونکیکی بہ نسبت اور حیوانات کی اور مشابہت
دی گئی ساتہہ اونکی اور کتاب اللہ اور اہل بیت اس بات مین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکی جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی جن و انس کی اور بعد
ازان بیان کیا ثقلین کو پس فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور اخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین نور ہی
ف ح ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب سے واسطی استقامت کے یا سبب ظاہر ہونی
نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کی نامون مین سی ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اوس سے اور یاد کرو اوسکو اور علم حاصل کرو اوسکا
اور چنگل مارو ساتہہ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جملہ کتاب اللہ سی عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانی حق
سبحانہ تعالی کی وما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سے منع کری تمکو پس باز رہو اوس سے اور فرمایا
ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ یعنی کہو اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ یعنی
پس چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کی اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس رغبت دلائی آنحضرت نے صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کی ف ع یعنی محافظت اوسکیکی اور رعایت کرنی
الفاظ و معانی اوسکیکی اور عمل کرنیکی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو کوئی
پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتہہ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی پہر ممکن ہے کہ آنحضرت نے ڈرایا ہو ساتہہ عذاب کی بہی واسطے اوسکی کہ ترک کری متابعت آیتون
کی اور ممکن یہہ بہی ہی کہ آپ نے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطے اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور امت
اونکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بہاری اور نفیس اہل بیت میری ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کی تئین اور ڈراتا ہون مین اوسکی
عذاب سے اوپر قصور کرنی تمہاریکی بیچ حق اہل بیت میری کی ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین ہے یہہ کہ ہو مراد ایک سے
آل اونکی اور دوسری سے بیبیان اونکی اسلیے کہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونون پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلاث مرات یعنی
فرمایا اسکو آپنے تین بار ترجمہ اور ایک روایت مین یعنی بدلے اوسکی کہا کتاب اللہ کی یون آیا ہے کہ کتاب اللہ کی سی خدا کی ہی ف ع حبل رسی کو کہتی ہین اور معنی

عہد اور امان اور اوس چیز کی ہی کہ پہنچاوی بندہ کو اوسکی رب کیطرف اور وسیلہ ہوا اوسکی قرب کا یعنی قران عہد اور امان اوسکا ہی اور وسیلہ ہی اوسکی قرب کا جو
کوئی ساتہہ اوسکی چنگل ماری عذاب سی امن رہوا اور پہنچی جناب قرب حق مین اور ترقی کری مدارج قدس پر ت جو کوئی پیروی کری کتاب خدا کی ف ع یعنی
ایمان لاوی اوسپر اور یاد کری اوسکو اور علم حاصل کری اوسکا اور عمل کری اوسپر اور اخلاص پیدا کری ت ہو دی راہ راست پر اور جو کوئی چہوڑ دی اوسکو یعنی
کسی جہت کی جہات متعددہ سی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پس قران مانند رسی دو جہتین رکہتی ہی ایک وجہ کر وسیلہ ہی ترقی کا اور ایک
وجہ کر سبب ہی تنزل کا مانند نیل کی کہ پانی تہا محبوبین کیلئی اور خون تہا محجوبین کیلئی یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نی القران حجة لک او علیک یعنی
قران دلیل ہوگا تیری نفع کی لیی یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالی نی وننزل من القران ما ہو شفاء ورحمة للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اوتارتی
ہین ہم قرآن سی وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہی مومنونکی لیی اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمونکو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ ورفعنا بسببہ آمین رب العالمین وعن
ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی
یعنی موقوفا کہ تحقیق وہ تہی جب سلام کرتی عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب پر کہتی سلام تجہپر ای بیٹی صاحب دو بازوون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف شرح ع
ذو الجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بعد شہید ہونیکی غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کی شہرون مین سی ہی مدینہ مین دیکہا کہ دو بازو
رکہتا ہی اور ملائکہ کی ساتہہ اوڑ رہا ہی حیران ہوئی کہ یہہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئی اور اوس روز سی اونکو جعفر طیار کہتی تہی اور ذو الجناحین
لقب رکہا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہا مینی جعفر کو بہشت مین کہ اوڑ رہا ہی ساتہہ ملائکہ کی انہی اور اسلام لائی جعفر بعد اکتیس آدمیون
کی اور دس برس بڑی تہی اپنی بہائی علی بن ابیطالب سی اور آنحضرت سی خلق اور خُلق مین بہت مشابہ تہی اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی نی
کہ وہ عبد اللہ ہین اور اور بہت سی صحابہ نی اور وہ شہید ہوئی روز موتہ کی سنہ آٹہہ مین اکتالیس برس کی عمر مین اور اونکی بدن پر نوی زخم لگی تہی نیزی اور تلوار
کی وعن البراء قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ
متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحال مین کہ حسن بن علی اونکی کندہی پر تہی درحالیکہ
کہتی تہی آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور شک نہین ہی اسمین
کہ جنہون نی دوست رکہا اونکو پس واجب ہی تخلق ساتہہ اخلاق خدا کی اور تخلق ساتہہ شمایل رسول اوسکی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی حبہ احبائہ واحباء آلہ
کہا مولف نی کہ کنیت اونکی ابو محمد تہی اور تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پہول اونکی اور سردار جوانون اہل جنت کی پیدا ہوئی پندرہوین
رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہہ صحیح تر روایتونکی ہی کہ نقل کی گئین اونکی ولادت مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ پچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ
اٹہاون مین اور بعضون نی کہا سنہ اونچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی
حسن بن حسن نی اور ابو ہریرہ نی اور بہت سی جماعت نی اور بعد قتل کیی گئی باپ اونکی علی بن ابیطالب کی بیعت کی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیونسی زیادہ
نی اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہوین مین بیچ سنہ اکتالیس کی اور حضرت حسین کی کنیت ابو عبد اللہ تہی پیدا
ہوئی پانچوین شعبان مین بیچ سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا اونکا حضرت حسن کی جنی کی پچاس شب بعد اور قتل کیی گئی روز جمعہ کی عاشوری کی دن
سنہ اکسٹہہ مین بیچ کربلا کی کہ زمین عراق سی ہی اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نی اور بعضون نی کہا کہ قتل کیا اونکو شمر ذی الجوشن نی اور خولی نی کاٹا
اونکی نعش اور لایا سر کو عبید اللہ بن زیاد کی پاس اور کہا بعضون نی کہ قتل کی گئی ساتہہ حسین کی اونکی اولاد اور بہائیون اور اہل بیت اونکی سی چوبیس اور عمر
حسین کی روز قتل اونکی اٹہاون برس کی تہی وعن ابی ہریرة قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفة من النہار

أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی دن سی یہانتک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس فرمایا کیا یہان لڑکا ہی مکرر فرمایا یہہ مراد رکہتی تہی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور ڈہونڈتی تہی اونکو **ف** ح لفظ لکع ساتہہ پیش لام اور زبر کاف مخفف کی کتنی ہی معنونپر آیا ہی ایک اون معنون مین سی معنی صغیر کی بہی ہی اور یہان یہی مراد ہی **ترجمہ** پس درنگ کی آنحضرت نی یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسکہ عادت لڑکونکی ہی یہانتک کہ گلی سی لگ گئی ہر ایک اون دونون مین سی صاحب اپنی سی یعنی آنحضرت امام حسن کی گلی سی لگی اور امام حسن آنحضرت کی گلی سی پس فرمایا آنحضرت نے خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو پس دوست رکہہ تو بہی اسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یا اللہ کر تو ہمکو محب انکا اور نہ کر ہمکو مبغض انکا کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی مہربانی کرنی لڑکونپر گلی سی لگانا اونکو اور پیار کرنی از راہ شفقت و محبت کی اور مستحب ہی تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سی **وعن** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو بکرہ سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی دائین طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگونپر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی واسطی وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کیطرف از راہ شفقت و محبت کے اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہے **ف** سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضونے کہا سید وہ کہ غالب آوی اوسپر غضب اوسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنون پر آیا ہی مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس و مقدم **ترجمہ** اور امید ہی کہ خدا صلح کروا دی بسبب اسکی درمیان دو جماعتون بڑی کی مسلمانون سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع یہہ خبر دی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانونکی سی دو فرقون پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتہہ ہوگا اور ایک فرقہ معویہ کی ساتہہ اور امام حسن اوس دن احق تہی ساتہہ خلافت کی اسلئی کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول اپنی کی الخلافة بعدي ثلثون سنة پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت جد اونکی کی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اوس جہان مین کے اور نہین تہا یہہ امر بسبب قلت اور ذلت کی اسلئی کہ بیعت کی تہی ونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون نی اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نے واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خون کا امت محمد سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی اونکی ہوا خواہونپر یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونی کی اون پاس السلام علیک یا عار المومنین پس کہا حضرت حسن نے العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجود اسکی کہ ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی لیے صلح امام حسن کی دلیل ہی اوپر حقیت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونونسی اللہ تعالی نی پاک رکہا ہمارے ہاتہونکو پس کیون ملوث کرین ہم ساتہہ اوسکی اپنی زبانونکو اور حضرت امام حسن کی شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا انکو سید اور ابی بکرہ سی روایت ہی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آتی تہی اور حالیکہ چہوٹی سی تہی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تو یہہ آنحضرت کی گردن اور پیٹہہ پر چڑہہ بیٹہتی پس اوٹہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہانتک کہ اوتارتی اونکو پس کہا اصحاب نی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکیکی لیے ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی آپکو کہ کرتی ہون اسکو کسیکی لیے فرمایا کہ یہہ پہول ہی میرا دنیا سی بلاشبہ یہہ بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ صلح کروا دیگا بسبب اسکی درمیان دو فرقون کی

مسلمانون سے اور دعا دیتی روایت ہے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوستے تھے زبان حسن کی یا ہونٹ اونکی اور بلاشبہ ہرگز نہین عذاب کریگا اللہ ورن یا ہونٹ کو کہ چوسا ہو اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اوسکو احمد نے **وعن عبد الرحمٰن بن ابی نعم قال سمعت عبد اللہ بن عمر سألہ رجل عن المحرم قال شعبۃ احسبہ یقتل الذباب قال اھل العراق یسألونی عن الذباب وقد قتلوا ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھما ریحانتای من الدنیا رواہ البخاری** اور روایت ہے عبد الرحمن بن نعم سے کہا سنا مینے عبد اللہ بن عمر سے حال یہ کہ سوال کیا تھا اونسے ایک شخص نے یعنی اہل عراق مین سے حکم محرم سے کہا شعبہ نے کہ راوی ہے حدیث کا ہے عبد الرحمن سے گمان کرتا ہون مین سایل کو کہ پوچھا اونسے حکم محرم سے کہ مارتا ہے مکھی کو **ف ع ح** یعنی اگر محرم مکھی کو مارے تو جائز ہے یا نہین اور بدلا اوسکا کیا ہے اور کیا لازم آتا ہے اوسپر دم یا صدقہ یا کچھ نہین لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نے اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچھتے ہین مجھسے مکھی کی مارنے سے اور اوسکے بدلہ دینے سے یعنی وہ ظاہر کرتے ہین کمال رعایت تقوی کی حال آنکہ قتل کیا اونہون نے رسول خدا کی بیٹی کے بیٹے کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی حق مین کہ یہہ دونون یعنی حسنین دو پھول میری ہین دنیا سے اسکی رزق سے ہین کہ دیا مجھکو وہ نیا نے نقل کی یہہ بخاری نے **ف ا ح** ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کے آتا ہے اور فرزند کو بھی ریحان کہا ہے اس معنی کی کہتے ہین اور ریحان بمعنی گہاس خوشبودار کے بھی آتا ہے اور ساتھ ان معنو نکے بھی از راہ تشبیہ کے اطلاق فرزند پر کرسکتے ہین اور جائز ہے کہ مراد ریحان سے مشموم یعنی سونگھنے کی چیز مانند پھول وغیرہ کے ہو پس انکو ریحان اسلیے کہا کہ اولاد کو بھی سونگھتے ہین اور بوسے لیتے ہین اونکی اور ریحانا سے اور ریحانی ساتھ زیر نون اور جزم کے بھی روایت ہے

وعن انس قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی وقال فی الحسین ایضا کان اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا نہین تھا کوئی بہت مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے اور کہا انس نے بیچ حسین کے بھی کہ تھے وہ مشابہ ترین لوگونکی ساتھ رسول خدا کے صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ بخاری نے **ف ح** دوسری فصل مین یہہ حدیث علی رض کی تفصیل اسکی آتی ہے کہ حسن مشابہ تر تھے آنحضرت کی سینہ سے سر تک اور حسین نیچے کی بدن مین

وعن ابن عباس قال ضمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی صدرہ فقال علمہ الحکمۃ وفی روایۃ علمہ الکتاب رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہا ملایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الٰہی سکھلا اوسکو حکمت اور ایک روایت مین ہے کہ سکھلا اوسکو کتاب اپنی نقل کی یہہ بخاری نے **ف ع** سینہ سے لگانا اشارہ تھا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور مکان حکمت ہے اور حکمت معنی دخوب علم وعمل ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی دیتا ہے اللہ حکمت جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی دیا جاتا ہے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضونے کہا حکمت سے مراد ہے پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوسپر کہ سزاوار ہے اور بعضون نے کہا حکمت راست کرداری ہے اور راست گفتاری اور بعضونے کہا مراد حکمت سے سنت ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے یعلمہم الکتاب والحکمۃ اور پیدا ہوئے ابن عباس تین برس پہلے ہجرت کے اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کے تھے اور بعضون نے کہا پندرہ برس کے اور بعضونے کہا دس برس کے اور تھے وہ بہتر ابن امت کے اور بحر عالم اس امت کے دعا اونکی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی ملنی کی اور دیکھا اونہونے جبرئیل کو دوبار اور نابینا ہوئے وہ اخیر عمر مین اور مرے طائف مین سنہ اڑسٹھ مین بیچ ایام ابن زبیر کی اسحالین کہ عمر اونکی اکہتر برس کی تھی روایت کین اونسے حدیثین خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے **وعنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الخلاء فوضعت لہ وضوء فلما خرج قال من وضع ھذا فاخبر فقال اللھم فقھہ فی الدین متفق علیہ** اور یہہ بھی روایت ابن عباس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی پاخانہ مین پس کہا مینے

واسطی آنحضرت کی پانی وضو کا **ف** ح یہہ اوس رات کا احوال ہی کہ ابن عباس بیچ گہر میمونہ خالا اپنی کی کہ ازواج مطہرات سی تہین رات کو رہی تہی اور آنحضرت
تہجد کی لیی اوٹہی اور ابن عباس چہوٹی تہی جیسیکہ باب قیام اللیل مین گذرا **ت** پس جب آنحضرت نکلی پاںخانہ سی فرمایا کہ کسنی رکہا ہی یہہ پانی پس خبر کی
گئی یعنی گہر کی لوگون نی کہا کہ یہہ ابن عباسؓ نی رکہا ہی پس دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا سمجہہ دی ابن عباس کو دین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف ع یعنی کر اوسکو عالم سمجہہ والا دین مین کہ اصول و فروع اوسکی جانی اور نہین ہی مراد اس سی فقہ متعارف کہ مختص ہی ساتہہ فروع معاملات اور خصومات کی
کہا نووی نی کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کی لیی اور مستحب ہونا دعا کا اوسکی لیی کہ کری خیر اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا آنحضرتؐ
کی ابن عباسؓ کی حقمین کہ بڑی فقیہ ہوئی اور حقیقت مین یہہ علم اور فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سی حاصل ہوئی خدمت کرنی
چاہیی مصرعہ کہ مردان ز خدمت بجائی رسند وعن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ
اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّي اُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي
عَلَى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فَاِنِّي اَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتی ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنحضرت لیتی تہی اونکو اور امام حسن کو پہر کہتی خداوندا
دوست رکہہ تو ان دونون کو اسلیی کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون ان دونون کو **ف** ح ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کی تہی اور
اسامہ بیٹی اونکی تہی اور اونکی ماں کا نام تہا برکہ اور وہ خادمہ خاص تہین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تہین حضرت کی والد عبد اللہ بن المطلب کی اور آنحضرت
بعد دوست رکہنی زید کی لڑکی بیٹی اسامہ کو دوست رکہتی تہی کہ امام حسن کی ساتہہ ایک جا ہی جمع کرتی اور شریک اونکا کرتی اور ایسا کچہہ فرماتی اور تہی اسامہ
رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ جیسیکہ خانہ زاد ہوتی ہین **بیت** زانکہ تر ابر من مسکین نظر است ٭ آثارم از آفتاب مشہور تر است ٭ اور جب آنحضرت کی وفات
ہوئی تو اسامہ بیس برس کی تہی اور اوتری وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضو نی کہا سنہ چون مین کہا ابن عبد البر نی
کہ یہہ نزدیک میری صحیح ہی اور حضرت نی جو ان دونون صاحبونکی حقمین کچہہ فرمایا اسمین بڑی منقبت اونکی ثابت ہوئی **ت** اور ایک روایت مین ہی
کہ کہا اسامہ بن زید نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹہاتی مجکو اپنی رانون پر یعنی داہنی ران پر یا بائین پر اور بٹہاتی حسن بن علیؓ کو اپنی
دوسری ران پر پہر ملاتی دونونکو یعنی مجکو اور حسن کو یا اپنی دونون رانونکو پہر فرماتی خداوندا مہربانی کر ان دونون پر اسواسطی کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونون پر
نقل کی یہہ بخاری نی وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ
زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ
تَطْعَنُونَ فِي اِمَارَةِ اَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا
لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِي اٰخِرِهٖ
اُوْصِيكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيكُمْ اور روایت کی عبد اللہ ابن عمرؓ نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضی لوگون نی یعنی منافقون نی یا اجلاف عرب نی بیچ امارت اسامہ بن زید کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اگر ہو تم کہ
طعن کرتی ہو اونکی امارت مین پس تحقیق تہی تم کہ طعن کرتی تہی تم بیچ امارت باپ اونکی کی پہلی اس سی **ف** ح یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کی امارت کی طرف بیچ غزوہ
موتہ کی کہ اوس غزوہ مین زید کو آنحضرت نی امیر کیا تہا باوجود اسکی کہ اوسمین اچہی اچہی صحابہ تہی اور نسائی مین عائشہؓ سی آیا ہی کہ نہ بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اونکو اوس پر **ت** اور قسم خدا کی تحقیق تہا باپ اوسکا لائق امارت کی **ف** ع یعنی بسبب بزرگی و نیکی اور تقدم

اوسکی اسلام مین اور بسبب قرابت اوسکی کی محبت اور ان دونونکی امارت مین طعن کیا کرتی تھی جبھی لوگ کہ بہہ موالی سی تہی اور عرب ننگ اپنا سبب جانتی تہی تابع ہونا
موالی کا اور کراہت کرتی تہی اونکی اتباع سی پس جبکہ لایا اللہ اسلام او بلند کی قدر اونکی کہ نہین تہی قدر اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام کی اور ہجرت
کے اور علم کی اور تقوی کی اوپر پہنچا تا تہا اونکا دینداروں نے تو جو لوگ کہ پابند عادت کی تہی اور دوست رکہتی تہی ریاست کو اعراب مین سے اور قبائل کے
سرداروں مین سی اونکی دلونمین اس سے خلجان ہی رہتا تہا خصوصا منافقین کہ وہ بہت سے طعن کیا کرتی تہی اور نہایت انکار کرتی تہی اور آنحضرت نے زید کو
کتنے ہی لشکرونپر امیر کرکے بہیجا اور بڑا لشکر اونمین سی موتہ کا تہا اور اوس لشکر مین انکی نشان کی نیچے اچہی اچہی صحابی تہی چنانچہ جعفر بن ابی طالب بہی تہی اونمین
پہر بہیجتی تہی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو اپنی مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اونمین ایک جماعت بڑے بڑے صحابہ اور فضلاء صحابہ کی تہی ترجمہ
اور تحقیق تہا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوبترین لوگونسی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ بہی جملہ محبوبترین لوگونسی ہی نزدیک میرے پیچھے باپ اپنے
کی **ف** ح جب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوئی تو آنحضرت نے اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اور اوس قوم سی بدلا اپنی باپ کا لیوین اور بزرگان انصار اور مہاجرین
کو کہ اونمین ابو بکر اور عمر بہی تہی ہمراہ اسامہ کی مقرر کیا پس کتنی ایک لوگون نے آپس مین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اثناء اسی المین بیمار ہوئی کہ درد سر شروع ہوا جب لوگونکی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برآمد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس
آخیر حدیث تک فرمایا پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہہ امر تمام نہوا اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر جائز ہونی امارت مولی کی اور حاکم
ہونی چہوٹونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بحسب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکی ہی اور آخر حدیث مین
لایا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتہہ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتہہ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے سی ہے **ف** کہا مولف نے کہ زید بیٹی حارثہ
کی ہین اور اونکی ماں کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کے کہ قبیلہ بنی معن مین سے تہی نکلی تہی اونکو لیکر ماں انکی اپنی قوم کی ملاقات کی لیے پس آنحضرت کی لوگ جو ادہر گذری
ایام جاہلیت مین تو زید کو اوٹہا لائی اور یہہ اون دنونمین لڑکی تہی آٹہہ برس کے پس انکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس خرید اونکو حکیم بن حزام بن خویلد نے
پہوپہی خدیجہ کی لیے چار سو درہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کیا اونہون نے زید کو حضرت کی تئین پس آنحضرت نے قبض کر
اونکو پہر اونکی خبر اونکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ اونکا حارثہ اور چچا اونکا کعب اونکی چہڑانی کی لیے کچہہ دیکر پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان ہو میرے پاس
اور چاہو اپنی اہل مین چلی جاو پس زید نے آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکہا تہا سلوک و احسان آنحضرت کا بنسبت اپنی پس اوسوقت نکلی
آنحضرت ساتہہ زید کی طرف حجر کی اور کہا اے لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہی وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئے وہ زید بن محمد یہانتک
کہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہہ آیہ ادعوہم لآبائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتہہ نام باپون اونکی کے یہہ انصف ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی لوگ اونکو
زید بن حارثہ اور اول مردون مین اسلام یہی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سی دس برس اور بعضو نے کہا بیس برس اور
نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سے پس پیدا ہوئی اوس سے اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی
پہوپہی کی بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نے زینب کو بسبب ناموافقت کی پہر نکاح کر لیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ تعالی نے قرآن شریف مین کسی کا
نام نہین لیا ہی سوائے زید کی اس آیہ مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی اسامہ نے اور اور صحابہ نے
اور قتل کیے گئی وہ غزوہ موتہ مین سپہ سالار امیر لشکر کی تہی جمادی الاول کی مہینی مین سنہ آٹہہ مین اور عمر اونکی پچپن برس کے تہی **ف** وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ
حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ اور یہہ بہی عبد اللہ بن عمر سی مروی ہے

کہ کہا اونہون نی کہ زید بن حارثہ غلام ازاد پیغمبر خدا صلعم کی نتہی ہم پکارتی اوسکو مگر زید بن محمد **ف** ع یعنی ونکو آنحضرت کا بیٹا کہتی تہی سلیے کہ آنحضرت نے اونکو مونہہ بولا بیٹا کرلیا تہا اور عرب مونہہ بولی بیٹی کو بیٹا کہتی تہی اور میراث دیتی تہی وسوقت مین اور لانا اس حدیث کا اس باب مین واسطی آگاہ کرنی اسبات کی ہی کہ مولی آدمی کا اوسکی اہل بیت سی ہی **ترجمہ** یہانتک کہ اوترا قرآن یعنی آیۃ اوسکی دعوہم لابائہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سارے آیۃ یون ہے وما جعل ادعیاءکم ابناءکم ذلکم قولکم بافواہکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ فان لم تعلموا اباءھم فاخوانکم فی الدین ومو الیکم الخ یعنی نہین ٹہرایا مونہہ بولی بیٹون تمہارے کو بیٹی تمہارے یہہ باتین تمہارے مونہونکی ہین اور اللہ فرماتا ہی حق بات اور وہ دکہاتا ہی راہ حق پکارو اونکو اونکی باپون کی نامونکی ساتھہ یہہ بہت عدل کی بات ہے اسکی نزدیک پہر اگر نجانو تم اونکی باپونکو پس بہائے ہین تمہارے دین مین اور دوست تمہارے یعنی اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہکر پکارو خلاصہ اس آیۃ کی وتری کی پہلی زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تہی جب یہہ آیۃ اوتری تو اس کہنی سی منع کی گئی اور حکم ہوا کہ اگر اونکی باپونکی نام جانتی ہو تو کہا کرو ای فلانی کی بیٹی اور اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہا کرو **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ذکر کی گئی حدیث برا کی کہ جسکا اول یہہ ہی نت ہی بیچ باب بلوغ صغیر اور حضانۃ اوسکی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقتہ القصواء یخطب فسمعتہ یقول یا ایھا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی** رواہ الترمذی روایت ہی جابر سی کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اس حالمین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تہی کہ نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتی تہی **ف** ع قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کونہ اوسکی کان کا کٹا ہوا اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو معنی دور رہونکی کہ نہایت دوڑنی تہی اور دور پہنچتی تہی **ترجمہ** پس سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو ای لوگو تحقیق مینی چہوڑی ہی درمیان تمہارے وہ چیز کہ اگر پکڑی ہوگی تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑنی اوسکی کی چہوڑا ہی مینی تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنی کو یعنی اہل بیت اپنی کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع عترت قوم اور قرابتی اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی اہل بیتی کی واسطی بیان کرنی ساتہہ اسکی کہ مراد یہان عترت سی اخص قوم اور اقربا سی ہی کہ اولاد جد قریب کی ہون یعنی اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نی کہ ہی تمسک ساتہہ کتاب کے عمل کرنا ہی اوسپر اور سمین ہے یعنی اوسکی حکمونکو بجالاوے اور جن چیزونسی منع فرمایا ہی اونمین اونسی باز رہی اور معنی تمسک کی ساتہہ عترت کے محبت اونکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ اور سیرت اونکی کا **وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما** رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑی ہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہین ہونگی پیچہی میرے یعنی بعد وفات میری ایک اونمین سے کہ وہ کتاب اللہ ہی بڑی ہی دوسرے سی کہ وہ عترت ہی جیسکہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی چہوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کے ہی دراز کی گئی آسمانسی طرف زمین کے اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑیں اور آسمان قدس پر چڑہین اور عہد دامان اوسکا ہی بندونکی لیے اور چہوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میری ہین **ف** ع اسطرح فرماتی ہین گویا اشارہ ہی اسپر کہ بعد میرے رعایت اونکی حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہی جیسی باپ مشفق کہتا ہی اپنی اولاد کی حق مین کہ مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی خوب رعایت انکی حقوق کی کرتا رہنا **ترجمہ** اور ہرگز نہین جدا ہونگی کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ آوینگے میری پاس حوض کوثر پر **ف** ع یعنی مواقف قیامت مین یہہ دونون ایک دوسری سی جدا نہین ہونگی یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آوینگی اور

جسنی رعایت انکی حقوق کی کی ہی اوسکی شکر ادا کرینگی آنحضرت سی پس اوسوقت آنحضرت مکافات کرینگی اوس سے یعنی اوسکی بدلہ مین سلوک و احسان کرینگی اور
اللہ تعالی جزا کامل عطا فرماویگا اور جسنی ضائع کیا انکی حقوق کو اور کفران نعمت کی اوسکی ساتھہ معاملہ برعکس اسکی ہوگا اور اس تاویل پر اچھا ہوا موقع حضرت
قول کا تا رحمہ فانظروا الخ پس نظر کرو **ف** ع ح یعنی تامل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتاب و عترت مین آیا خلف صدق ہوتی ہو یا بد حاصل
یہہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتی ہو اور تمسک کرتی ہو ساتھہ اونکی بعد میرے اچھا یا برا آ رحمہ نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنه** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بھی روایت ہی
زید بن ارقم سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکی حقمین فرمایا کہ مین لڑنیوالا ہون اوس شخص سی کہ لڑی اونسی
اور صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سی کہ صلح کری انسی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع معنی اسکی یہہ ہین کہ جسنی دوست رکھا انکو دوست رکھا مجکو اور جسنی مبغوض رکھا
انکو مبغوض رکھا مجکو اور روایت ہی حضرت علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکھا مجکو اور دوست رکھا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان دونون
کی باپ کو اور ان دونونکی مان کو ہوگا ساتھہ میری بیچ درجہ میری کی روز قیامت کی روایت کیا اسکو احمد نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتھہ میرے
جنت مین **وعن** جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سی
کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پھوپھی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچھا مینی کونسا لوگونمین بہت پیارا ہی طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت پیاری
تہین نزدیک آنحضرت کی پس پوچھا گیا عائشہ سی کہ مردونمین سی کون بہت پیارا تھا یعنی یہہ جواب تمہارا عورتونمین سے ہی پس مردون مین سی بہت پیارا اونکا
کون تھا کہا عائشہ نی خاوند اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی علی مرتضی ہین یہان انصاف عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکھا چاہیے کہ کیا
کہا باوجودیکہ جگہہ اسکے تہی کہ کہتی مین اور باپ میرا بہت پیاری تہی اور بعید نہین ہی کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا سی پوچھتی تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ انکی بہت
پیاری تہی برخلاف زعم متعصبونکی اور کجروونکی کہ انکو آپسمین مخالف و معاند خیال کرتی ہین حاشا ثم حاشا ثم حاشا یہ جاننا چاہیے کہ نہین لازم آتا ہی یا دہ
ہونی محبت کے سی تحقیق افضلیت کا اسلیے محبت اولاد کی اور بعضی قارب کے امر جبلی ہی کہ باوجود یقیناً جاننی اسبات کی کہ غیر اولاد کی افضل اونسی ہین
محبت اولاد سی زیادہ رکھا کرتا ہی آدمی لیکن بنسبت اجنبیونکی افضلیت موجب زیادتی محبت کی ہوتی ہی پس اس سے دفع ہو جاتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال
وعن عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ
فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ
الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ
صِنْوُ أَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی کہ
تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس اس حال مین کہ بیچ غضب کے لائی گئی تہی یعنی کسینی انکو غصہ دلایا تہا اور کچھہ ایسا کام کیا تہا
یا کچھہ کہا تہا کہ موجب عباس کی غضب کا ہوا اور مین تہا پاس آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کس چیز نی غضب مین لا یا تجکو کہا عباس نی یا رسول کیا حال
ہی واسطی ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کی اور واسطی قریش کی یعنی بقیہ اونکی کی کہ جسوقت ملتی ہین وہ آپسمین تو ملتی ہین ساتھہ چہرون تروتازہ اور خوش کی اور
جسوقت کہ ملتی ہین ہمسی ملتی ہین ساتھہ غیر اس صفت و حال کی یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کی پس غصہ ہوئی آنحضرت یعنی اظہار اس حال سی یہانتک کہ

غضبناک ہوئی یہانتک کہ مبارک سرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کثرت غصہ سے پہر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین داخل ہوگا کسی
شخص کی دلمین ایمان **ف** ع یعنی مطلق اور مراد ہی اس سے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا وسکا ہی بوجہ تاکید ترکی ترجمہ یہانتک
کہ دوست رکہی تمکو یعنی اہل بیت کو واسطی محبت خدا اور رضا اوسکی اور محبت رسول وسکیکے **ف** ع یعنی اس جہۃ سی کہ رسول تم مین سی ہوا اور اللہ جنہین
سی رسول کرنا مناسب جانتا ہی اونہین مین سے کرتا ہی اور ابوجہل انکی نفی کرتا تہا کہ کہتا تہا جبکہ لیا بنوہاشم نی نیزہ اور خدمت سبیل پلانی کی اور نبوت
اور رسالہ پس کیا باقی رہا باقی قریش کی لیی ترجمہ پہر آیا فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوی میرے چچا کو یعنی خصوصاً پس گویا کہ ایذا دی مجکو
اسلیے کہ نہین ہے چچا مرد کا مگر مانند باپ وسکیکی نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی عبدالمطلب سے اور مصابیح مین مطلب سے ہی یعنی بجائے عبدالمطلب بن ربیعہ کی
مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبدالمطلب ہے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العباس منی وانا منہ
رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عباس مجہسی ہے یعنی میری اقربا سی یا میرے اہل بیت سی اور میں
اوس سے ہون نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع لکہا ہی علمائی کہ آنحضرت اصل ہین باعتبار شرف اور فضل اور نبوت کی اور عباس اصل ہین بسبب نسب اور چچا
ہونیکی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت اور اخلاص سی جیسیکہ امیرالمومنین علی سے کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی دو برس اور لطائف طبعہ اور حسن ادب اونکی سی یہہ ہے کہ جب کہا گیا اونسی انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑی ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اونہون نی کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑی ہین باعتبار مراتب کے اور مین مسن ہون یعنی باعتبار عمر کی بڑا ہون کہا مولف نی اور ماں اونکی ایک مرد
تہی قبیلہ نمر بن قاسط سی اور وہ اول عرب ہے کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کی کپڑونکا اور یہہ اس سبب سے تہا کہ عباس جاتی رہی تہی
لڑکپن ہی مین پس منت مانی تہی اونکی ماں نی اور اگر وہ ملجاوینگی تو مین بیت الحرام پر غلاف چڑہاونگی پس جب وہ پاگئی تو اونکی ماں نی غلاف چڑہایا اور عباس
رئیس تہے جاہلیت مین اور منسوب تہے اونکی طرف عمارۃ اور سقایۃ مراد عمارۃ سی یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بنانی اور آباد کرنی اور بہلائی کرنی اور
ترک کرنی سیئات کی اور کلام بیہودہ کرنیکی اوسمین اور مراد سقایہ سی یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا مجاہد نی کہ آزاد کیی عباس نی نزدیک مرنی اپنی کی
ستر بردے اور پیدا ہوئی وہ پہلی سال فیل کی اور مری روز جمعہ کی بارہوین تاریخ رجب مین بیچ سن ۳۲ کے اور عمر اونکی اٹہاسی برس کے ہوئی دفن کیی گئی
بقیع مین اور اسلام رکہتی تہی بہت مدت سی لیکن چہپائی تہی اوسکو اور نکلی ساتہہ مشرکون کی روز بدر کی جبر اً پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ملی
عباس سے پس نہ قتل کری اوسکو سلیکی وہ نکلی ہین جبراً پس قید کیا اونکو ابوالیسر بن کعب بن عمرو نی پس اونہون نی اپنی بدلے مین کچہہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی
مکہ کیطرف پہر اوسطرف مدینہ کی ہجرت کر کر **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس اذا کان غداۃ الاثنین
فأتنی انت وولدک حتی ادعو لکم بدعوۃ ینفعک اللہ بہا وولدک فغدا وغدونا معہ والبسنا کساءہ ثم قال اللھم اغفر
للعباس وولدہ مغفرۃ ظاہرۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبا اللھم احفظہ فی ولدہ رواہ الترمذی
وزاد رزین واجعل الخلافۃ باقیۃ فی عقبہ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کی دنکی پس آ تو میری پاس اور اولاد
تیری یہانتک کہ دعا کرونمین واسطی تمہاری ساتہہ دعا کی کہ نفع دی تجکو اللہ سبب اوسکے اور نفع دی تیری اولاد کو کہا ابن عباس نی پس صبح کو آئی عباس آنحضرت
کی پاس اور آئی ہم یعنی سب اولاد اونکی ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نی ہمکو چادر اپنی **ف** ح گویا یہہ اشارہ تہا اسپر کہ پہیلاوی خدا تعالی اونپر
رحمت اپنی جیسیکہ پہیلائی ہی مینی چادر اپنی **ت** پہر کہا یا الہی بخش بیٹے عباس کے اور اولاد اوسکیکی بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چہوڑی کسی گناہ کو

یا الہی نگاہ رکہہ اوسکو بیچ اولاد اوسکیکی **ف** ع یعنی اکرام کر اوسکا اور نگاہ رکہہ اوسکو آفات و بلیات سے کہ نضائع ہووی وہ بیچ حق اولاد اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ ایک شخص سے ائمہ حدیث سی اپنی روایت مین اس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک و دولت باقی بیچ اولاد اوسکیکی **ف** ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیونکی گہر مین رہی یا حقیقت مین یہہ حکم ہی امت کو کہ خلافت حق انکا ہی جاہیی کہ سوائے اونکی کسیکو نصب نہ کرین واللہ اعلم ترجمہ اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **وعنه** أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی دیکہا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی دو بار نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح دیکہنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نی جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نے گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑے پہنے اور آنحضرت راز کہہ رہی تہی دحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کے آئی تہی اور میں نی آپ سے سرگوشی کرتی تہی اور میں نہ جانا کہ وہ جبرئیل تہی کہا جبرئیل نی آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہمکو تو جواب اوسکی سلام کا دیتا مین اوسکی کپڑی بہت سفید ہین اور پہنیگی اولاد اوسکی بعد اوسکی سیاہ کپڑی اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کسی باعث رکہا تجکو سلام کرنی سی جس وقت گذرا تو ہمپر کہا میں نی یا رسول اللہ آپ بات کر رہی تہی اور راز کہہ رہی تہی دحیہ کلبی سی پس ناخوش رکہا مینی کہ قطع کرون آپکی راز کہنی کو ساتہہ جواب دینی انہا کی سلام کا فرمایا آنحضرت نی کہ وہ جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نی اور ترمذی نی کہا کہ یہہ قضیہ دو بار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین کاتب ان حروف عبد الحق بن سیف الدین نی کہ پوشیدہ نہین ہے کہ جبرئیل آنحضرت کی پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کے آتی تہی اور صحابہ اونکو دیکہتی تہی پس وجہ تخصیص ابن عباس کے ساتہہ کیا ہوگی پس ظاہر یہہ ہے کہ ابن عباس نی جبرئیل کو دیکہا متمثل بصورت دحیہ کلبی کے لیکن عالم ملکوت مین سوائے اونکی صحابہ کے کسی نی نہین دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا عالم ناسوت مین ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نی ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوائے پیغمبر کے دیکہا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری ہی ای ابن عباس جانیوالی ہی مگر لیکن روز وفات تیری بینائی تیری پہر ملجائیگی تجکو آیا ہی کہ جب ابن عباس مرا اور اونکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید آیا اور کفن مین انکی غائب ہوا پہر جب ڈہونڈا پایا پس عکرمہ مولی ابن عباس کی نی کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اوسکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نی کہ روز وفات اوسکیکی اوسکو پہیر دینگی اور جب ابن عباس کو لحد مین رکہا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبہون نی سنی یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اخیر حدیث تلک بیان کیا اور اپر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیی دو بار یہہ تہی کہ جو کچہہ گذرا اونکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نی لگایا اونکو اپنی سینہ سی اور کہا اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسرا بار کی دعا ہی او حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پاخانہ مین اور مینی پانی وضو کا رکہا پوچہا کسنی رکہا یہہ پانی کہا لوگون نی کہ ابن عباس نے رکہا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجہہ دار اوسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کی ہو اوسوقت کہ آنحضرت میمونہ کی گہر مین رات کو رہی تہی اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نی عباس اور اونکی اولاد کی لیی دعا کی **وعنه** أَنَّهُ قَالَ دَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی کہا دو بار دعا کی میرے لیی رسول خدا صلعم نی یہہ کہ دوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایک بار ساتہہ لفظ حکمت کے اور ایک بار ساتہہ عبارت فقہ کی یا ظاہر یہہ ہے کہ دو لو دعا ئین دو مجلسونمین کی ہین جیسا کہ اوپر گذرا واللہ اعلم **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ تہی جعفر دوست رکہتی یعنی بہت مسکینونکو اور بیٹہتی اونکی پاس اور باتین کرتی اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف**

یعنی بسبب کثرت چیزون مذکورہ کی جیسی حضرت علی کو ابو تراب کہتی تہی بسبب بہت بیٹہنی اور لیٹنی اونکی کی مٹی پر اور جیسی صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت اور مسافر
کو ابن السبیل کہتی ہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت جعفرا یطیر فی الجنۃ مع الملئکۃ رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور ہیہہ بہی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا مین جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت
مین ساتہہ فرشتون کی نقل کی ہیہہ ترمذی نی اور کہا کہ ہیہہ حدیث غریب ہی **ف ع** جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئی تہی لشکر کی نیزہ اسلام کا اونہین کی ہاتہہ مین تہا بعد
زید بن حارثہ کی پس لڑی اسکی راہ مین یہانتک کہ کاٹ گئی دونو ہاتہہ اور پایا اونکی پس کہائی گئی آنحضرت حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ اونکی دو پر جو خون
مین بہری ہوئی کہ اوڑتی ہین اونسی جنت مین ساتہہ فرشتونکی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین
سیدا شباب اہل الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسن و حسین دونو سردار
مین بہشت کی جوانون کی نقل کی ہیہہ ترمذی نی **ف ح** طیبی نی کہا کہ مراد ہیہہ ہی کہ ہیہہ افضل ہین اونسی کہ جوان مری ہین خدا مین واسطی اس کلام مین نظر ہی اسلیی کہ
نہین ہی وجہ تخصیص فضیلت انکی کی اون لوگونپر کہ جوان مری بلکہ ہیہہ افضل ہین بہشت اون لوگونسی کہ بڑہی مری ہین اولی ہیہہ ہی کہ جو بعضون نی کہا کہ مراد ہیہہ ہی
کہ ہیہہ سردار اہل جنت کی ہین اسلیی کہ اہل جنت سب جوان ہونگی لیکن انبیا اور خلفاء راشدین مستثنی ہین یعنی اونسی افضل نہین اور کہا ہی بعضون نی کہ ہو سکتا ہی کہ
شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمردونکی ہین سوائی انبیا اور خلفاء راشدین کی یا نام رکہنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کی ہی جیسی کہ باپ بیٹی
کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی و ولد کہتا ہی اگرچہ سن اور بڑا ہو **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
الحسن والحسین ہما ریحانای من الدنیا رواہ الترمذی وقد سبق فی الفصل الاول اور روایت ہی ابن
عمر سی ہیہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حسن اور حسین وہ دونون پہول ہین میری دنیا سی نقل کی ہیہہ ترمذی نی اور تحقیق گذری ہی حدیث پہلی فصل مین
ف ع کہا سید جمال الدین نی کہ اسمین اشارہ ہی طرف اعتراض کی صاحب مصابیح پر کہتا ہون مین کہ دفع ہوتا ہی اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری کی ہی کہ واقع
ہوئی ہی محل مین اور ہیہہ روایت ترمذی کی ہی کہ لائی اپنی جگہہ پر پس نہین ہی تکرار باوجودیکہ لفظ دونونکی متغایر ہین فی الجملہ **وعن** اسامۃ بن
زید قال طرقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فی بعض الحاجۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو مشتمل
علی شیء لا ادری ما ہو فلما فرغت من حاجتی قلت ما ہذا الذی انت مشتمل علیہ فکشفہ فاذا الحسن والحسین
علی ورکیہ فقال ہذان ابنای وابنا ابنتی اللہم انی احبہما فاحبہما واحب
من یحبہما رواہ الترمذی اور روایت کی اسامہ بن زید نی کہ رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
ایک رات بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکہتا تہا مین پس نکلی آنحضرت یعنی اپنی گہر سی حال مین کہ وہ لپیٹی ہوئی تہی ایک چیز پر کہ نہین جانتا تہا مین کہ کیا ہی وہ
چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سی کہا مینی کیا ہی ہیہہ چیز کہ تم لپیٹنی والی ہو اسپر پس کہولا آنحضرت نی اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین اوپر دونون کولون انکی کی
تہی یعنی دونو صاحبزادونکو دونون طرف گود مین لیکر چادر سی لپیٹ لیا تہا جیسی کہ چیز نفیس و محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہین پس فرمایا ہیہہ دونون بیٹی میری ہین
یعنی حکما اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقۃ **ف ح** اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسی کہ بیٹی کا بیٹا اور ہیہہ بہی ثابت ہوتا ہی شرف نسب کا انکی
طرف سی بہی ترجمہ خداوندا بلاشبہہ مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو پس دوست رکہہ تو ان دونون کو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی ان
دونونکو نقل کی ہیہہ ترمذی نی **ف ع** شاید کہ مقصود اس حاشی غبطت لانی ہی اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین کی **وعن** سلمی قالت
دخلت علی ام سلمۃ وہی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب

فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی سلمی زوجہ ابو رافع کی سی کہا داخل ہوئی مین اوپر ام سلمہ کی کہ سو وی تہین انحضرت کی اصحابین کہ وہ روتی تہین پس کہا مینی کس چیز نی رولایا تمکو کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکہتی تہین ام سلمہ دیکہی سی یعنی کہا خواب مین یعنی انحضرت کو خواب مین دیکہا مینی اصحاب مین کہ اونکی سر اور داڑہی مبارک پر خاک تہی پس کہا مینی کیا ہوا ہی تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا انحضرت نی کہ حاضر ہوا تہا مین حسین کی قتل مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح اب پوشیدہ نرہی کہ موت ام سلمہ کی سنہ اونسٹہہ مین ہی اور بعضون نی کہا سنہ باسٹہہ مین اور قول اول صحیح تر ہی و شہادت حضرت امام حسین رض کی سنہ اکسٹہہ مین ہی اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچہہ اشکال نہین اور بموجب قول اول کی بہی کچہہ اشکال نہین اسلیکی ہو سکتا ہی کہ پہلی وقوع اس واقعہ کی اونکی خواب مین معاملہ کیا ہو اور ایضاً یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اوسکی کی ہی اوس وقت مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کون شخص تمہاری اہل بیت مین سی محبوب تر ہی طرف تمہاری فرمایا حسن اور حسین اور تہی انحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میری لیی دونو میری بیٹونکو پس سونگہتی انحضرت حسن و حسین رض کو یعنی ملتی لگا کر منہہ اونکی اوپر اور لگا لیتی اونکو طرف اپنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑہتی تہی ہماری آگی ناگہاں آئی حسن اور حسین تہی اون دونو پر کرتی سرخ چلتی تہی دونون اور گر گر پڑتی تہی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کمزوری کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سی پس اوٹہا لیا اونکو اور رکہا اون دونونکو آگی اپنی پہر کہا سچ فرمایا اللہ نی سوا اسکی نہین کہ مال تمہارا اور اولاد تمہاری فتنہ ہین یعنی محل آزمائش و امتحان تمہاری ہین دیکہا مینی طرف ان دونون لڑکونکی کہ چلتی ہین اور گر گر پڑتی ہین پس صبر کر سکا مین یعنی بسبب محبت اونکی یہانتک کہ موقوف کی مینی بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور رسالت احکام واوامر و نواہی کرتا تہا اور اوٹہا لیا مینی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی ف ح اور یہہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کی بیچ قلب مبارک انحضرت کی تہا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن و مستحب اور پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہی پس یہہ قسم تداخل سی عبادات مین ہوا اور عذر کرنا انحضرت کا تواضع تہا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تہا اوپر ارتکاب ایسی عمل کی عادت نکریں اوپر رسم مجالس اور یہانہ نکرین بیچ مقام عالی سی و ترقی مین اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سی اور خلوت حقیقی سی کچہہ تنزل واقع ہوا ہو اور ہمکو مجال کلام کرنی کا احوال شریف مین نہین ہی واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسین مجہہ سی ہی اور مین حسین سی ف ع کہا قاضی نی کہ گویا انحضرت نی معلوم کیا نور نبوت سی وہ چیز کو کہ حادث ہونی تہی کہ قریب ہی کہ حادث ہوئیگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید اور یزیدی لڑینگی انسی اور شہید کرینگی اونکو پس خاص کر اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونون مانند شئ واحد کی ہین بیچ وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنیکی او تاکید لائی اسکی ساتھ قول اپنی کی

ترجمہ دوست رکہا اللہ تعالی کو اوس شخص نے کہ دوست رکہا حسین کو **ف** یعنی اسلیے کہ محبت اونکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہی یہہ طیبی
نے نقل کیا ہی بموجب نسخے لفظ اللہ احب اللہ میں ہ کی زبر سی پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ نے بہی اور مولانا اسحق نے بہی ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکہی خدا تعالی اوسکو کہ
دوست رکہتا ہی حسین کو بموجب نسخے اللہ کی ہ کو پیش پڑہینگی واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سبط ساتہہ زیرسین او زبر
بے کے یعنی بیٹا ہی بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت کی ہی
اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اوسکی کی اور بعضون نی سبط من الاسباط کی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ امت ہی امتوں سے خیر میں کہا قاضی نی کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ میری اولاد
کی اولاد سی ہی اور قبیلہ کو بہی سبط کہتی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی متفرق کی ہمنی بنی اسرائیل کی بارہ قبیلہ اور احتمال ہی کہ مراد
یہہ ہو کہ منشعب ہوگا انسی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی ونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگی اور ہوا امر ایسا ہی جیسے
اور حضرت شیخ نے نی یون لکہا ہی کہ سبط ساتہہ زیرسین اور جزم بے کے فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کے علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سی مانند قبائل کی ہین
عرب سے اور سبط اصل مین ساتہہ زبر کی درخت کہ اوسمین شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک اور نام رکہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہی اسکی طرف کہ نکلیںگے اونکی
نسل سی خلق کثیر وعن عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ
اَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی علی سی کہ حسن مشابہہ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینے ہی سر تک اور حسین مشابہہ ہے آنحضرت کی اوس چیز مین کہ ہی
سینہ سی نیچی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادی ملکر ساری آنحضرت تہی اور وجود شریف
آنحضرت کی نی تقسیم پائی تہی درمیان ان دونو کی وعن حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّي دَعِيْنِي اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتّٰى
صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ
لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا مینی اپنی ماں سی کہ چہوڑ دی مجکو یعنی اذن دی مجکو کہ جاؤں
آنحضرت کے خدمت مین اور نماز پڑہوں مین انکے ساتہہ مغرب کی **ف** شاید کہ وہ ماں انکی اونکو منع کرتی ہونگی اوس وقت کی جانسی بسبب دور رہنی مکان کے اور
خوف کی یا نسبت سے نچہا یا بسبب اونکی ترجمہ اور سوال کرون مین اونسی یہہ کہ طلب بخشش کے کرین خدا سے واسطی میری اور واسطی تمہاری یعنی پس اذن دیا ماں نے پس آیا
مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اصحاب کی میں اونکی ساتہہ نماز مغرب کے پہر ادا کیے آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی **ف** ح اور اس حدیث مین فضیلت مشغول
رہنی کی ہی ساتہہ نوافل کی مابین مغرب اور عشا کی اور مشائخ اوسکو احیاء ما بین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر پہرے آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف
پس پیچہے پیچہے چلا مین آنحضرت کی پس سنے آنحضرت نی آواز میری **ف** ع آواز پانو یا پاپوش کی مراد ہی یا کچہہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نی اوسکو
سنا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہاں حضرت میں ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کیا
کہتا ہی تو اور کیا چاہتا ہی تو بخشی اللہ تجکو اور تیری ماں کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اوترا طرف زمین کے کبہی پہلی اس رات کی **ف** ع اسمین اشارہ
ہی طرف بڑے ہونی اوس امر کی کہ اوترا وہ اوسکی لیے ترجمہ پروانگی طلب کی اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کری مجپر اور خوشخبری دے مجکو ساتہہ
اسکی کہ فاطمہ سردار ہے اہل بہشت کی عورتوں کے اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین اہل بہشت کی جوانوں کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقه فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب هو رواه الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہائی ہوے حسن بن علی کو اپنی کندہ پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری سوار ہوا تو اے لڑکے پس فرمایا نبی صلعم نے اور اچھا سوار ہی وہ نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی سواری تو اچھی ہی ہے اور سوار بھی اچھا ہے اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہے حسن رض کی

وعن عمر انه فرض لاسامة فی ثلثة آلاف وخمسمائة وفرض لعبد اللہ بن عمر فی ثلثة آلاف فقال عبد اللہ بن عمر لابيه لم فضلت اسامة علی فواللہ ما سبقنی الی مشهد قال لان زيدا كان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابيك وكان اسامة احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منك فآثرت حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حبی رواه الترمذی اور روایت ہی عمر رض سی یہہ کہ اونہوں نے معین کی یعنی اپنی خلافت میں اسامہ بن زید کی لیے بیت المال سے واسطے قوت اونکے اور اذن دیا یہیہ سالانہ تین ہزار درہمونکی اور معین کی اپنی بیٹی کی لیے کہ عبد اللہ بن عمر ہے اور اذن دیا اونکی لیے یہیہ تین ہزار درہمونکی یعنی بہ نسبت اسامہ کے اپنی بیٹی کی روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیے پس کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنی باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تمنے اسامہ کو مجھ پر یعنی اونکا روزینہ مجھسے کیون زیادہ کیا کہ مقرر ہے یا ذاتی فضیلت پس قسم ہے اللہ کی نہیں سبقت کی ہے اوسنے مجھسے طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہہ حاضر ہونیکی خیر سے از روی علم و عمل کی اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سے جگہہ حاضر ہونے کی قتال کی لیے اور معرکہ کفار کا ہے ترجمہ کہا عمر نے اس سبب سے فضیلت دی مینے اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تہا محبوب تر تہا نزدیک پیغمبر خدا کی تیری باپ سے کہ مین ہون ف ع اسمین دلالت ہے اوس مضمون پر کہ جو ہمنے اوپر بیان کیا کہ نہیں لازم آتا ہے کسی کی محبوب تر ہونی سے یہہ کہ وہ افضل ہے تو ترجمہ اور تہا اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجسے ف ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہہ دونون اہل بیت مین سے تھے اسلیے کہ مولی قوم کا اونہیں مین سے ہوتا ہے ترجمہ پس اختیار کیا مینے یعنی ترجیح دی مینے پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنی محبوب پر تو ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کر کر مینے رعایت کی آنحضرت کی محبت کی بہ نسبت اونکی

وعن جبلة بن حارثة قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ابعث معی اخی زیدا قال هو ذا فان انطلق معك لم امنعه قال زید یا رسول اللہ واللہ لا اختار علیك احدا قال فرایت رای اخی افضل من رایی رواه الترمذی اور روایت ہے جبلہ بن حارثہ سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینے یا رسول اللہ بہیجو میری ساتہہ میری بہائی زید کو فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی زید یہہ ہے یعنی حاضر ہے اختیار رکہتا ہے پس اگر جاوے تیری ساتہہ تو منع نہیں کرتا ہون مین اسکو ف ع یعنی اسلیے کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانے سے اور نہ کہون جانے کو وہ جانے چاہے چلا جاوے چاہے نجاوے ترجمہ کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی نہیں اختیار کرتا ہون مین تمپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور نہ ماں باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نے پس جانا مینے یعنی بعد اسکی عقل اپنی بہائی کی یعنی زید کی در باب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضل تر اور بہتر اپنی عقل سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی در باب لیجانے اوسکی اپنی ساتہہ اسلیے کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل تہی اور حاصل قصہ اونکا اور زید کا یہہ ہی کہ زید رضی اللہ عنہ بہتی ہین کی لڑکپنی مین کہ آٹہہ برس کی تہی پکڑے آئے بندی مین ایک قوم کی کہ عرب کے تہی پس لائے اونکو بازار مین اور بیچنی کی لیے اور حکیم بن حزام نے کہ بہتیجے خدیجہ رض کی تہے اپنی پہپہی خدیجہ کی لیے اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح مین آئین زید کو تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن ہے کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہین نکاح اونکا کر دیا اور اوس سے اسامہ پیدا ہوئے بعد از ان زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کے

بہیسی کی بیٹی تہین نکاح انکا کیا اور بعضونکی نزدیک اول اسلام یہی لائین ہین اور آنحضرت سی دس برس چہوٹی تہی اور بعضی کہتی ہین بیس برس حاضر ہوئی بدر مین اور غزوون
مین اور نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا سوا انکی نام کی اس آیت مین فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نی جعفر بن ابیطالب کی ساتہہ بہائی
چارہ انکا کر دیا تہا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئی پچپن برس کی عمر مین قصہ مختصر اون ایام مین کہ آنحضرت نی زید کو آزاد کر دیا تہا اونکی بہائی جبلہ لینی کو آئی اور
کلام مذکور درمیان مین آیا انکو لذت خدمت با برکت کہان جانی دیتی تہی **وعن** اسامۃ بن زید قال لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ھبطت وھبط الناس المدینۃ فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اصمت فلم یتکلم فجعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدیہ علی ویرفعھما فاعرف انہ یدعو لی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا اسامہ نی جبکہ ضعیف ہوئی آنحضرت اوس بیماری سی کہ وفات پائی اوس سی اوترا مین اور اوتری لوگ مدینہ مین **ف** ح یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرت نی مجکو ساتہہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین اور بعد چند روز کی بسبب سی خبر بیماری آنحضرت کی کی مدینہ مین
پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ معنی اوسکی نیچی کی آنیکی ہی اس سبب سی ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کی ہی کہ اسکو جرف کہتی
ہین جیسیکہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرنی مین رعایت علو اور سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسیکہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین تو
کہین گی صعدنا الی عرفات یعنی چڑہی ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہین گی ہبطنا الی مکۃ یعنی اوتری ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سی جرف کو
جانا صعود ہی اور وہانسی مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین کہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی
اور ملا علی نی یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ مین و ہبط الناس یعنی اور اوتری صحابہ اپنی مکانون سی طرف مدینہ کی
ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حالمین کہ تحقیق چپ کی گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنی کی نہین رکہتی تہی پس نہ بولی آنحضرت پہر
شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنی مجپر اور اوٹہاتی تہی اون دونون کو یعنی مجپر سی پس پہچانا مینی یعنی ساتہہ نور
ولایت اور ظہور فراست کی یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میری لیی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ع ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کے
اور یہہ نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حق مین کہ ایسی وقت مین مہربانی کی ونیز او دعا کی اونکی لیی **وعن** عائشۃ قالت اراد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحی مخاط اسامۃ قالت عائشۃ دعنی حتی انا الذی افعل قال یا عائشۃ احبیہ فانی
احبہ رواہ الترمذی اور روایت ہی کہا عائشہ نی ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کرین اسامہ کا آب بینی یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسیکہ لڑکون
کی ناک پونچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑ دو مجکو تا کہ مین کرون یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اوسکی گویا حضرت عائشہ نی
برعایت ادب کی ناک پونچہنا آنحضرت کا مناسب جانا فرمایا آنحضرت نی اے عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سی دوست رکہہ کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ ہی کہ محبوب سی گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قسم سے ہو دیار سی ❊
وعن اسامۃ قال کنت جالسا اذ جاء علی والعباس یستاذنان فقالا لاسامۃ استاذن لنا علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ علی والعباس یستاذنان فقال اتدری ما جاء بھما قلت لا قال لکنی ادری
ائذن لھما فدخلا فقالا یا رسول اللہ جئناک نسالک ای اھلک احب الیک قال فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم قالا ما جئناک نسالک عن اھلک قال احب اھلی الی من قد انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ اسامۃ بن زید قالا

ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَھُمْ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا سَبَقَكَ
بِالْھِجْرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت کی اسامہ نے کہا تھا میں بیٹھا ہوا یعنی آنحضرت کی دروازہ پر ناگہاں آئی علی و عباس رضی اللہ عنہما
اس حال میں کہ چاہتی تھی طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی لیے پس کہا دونوں نے واسطے اسامہ کی کہ اذن طلب کر ہمارے لیے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ اسامہ
اون دونوں میں چھوٹے ہونگے ترجمہ پس کہا میں نے یا رسول اللہ علی و عباس واذن مانگتے ہیں آنیکے لیے پس فرمایا آنحضرت نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز لائی ہے ان
دونوں کو یعنی کیوں آئے ہیں کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا آنحضرت نے لیکن میں جانتا ہوں کہ کس تقریب سے آئے ہیں واذن دے ان دونوں کو آوین پس داخل
ہوئے دونوں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی پاس کہ پوچھیں ہم آپ سے کون شخص آپکی اہل بیت میں سے محبوب تر ہے نزدیک آپکے فرمایا آنحضرت نے کہ
محبوب تر میں اہل بیت میرے نزدیک میرے فاطمہ بیٹی محمد کی ہے کہا علی و عباس نے کہ نہیں آئے ہیں ہم تمہارے پاس کہ پوچھیں ہم حال اہل بیت تمہارے کی سے یعنی اولاد
و ازواج تمہاری کی سے بلکہ پوچھیں ہم حال اقارب و متعلقین آپکی سے فرمایا محبوب تر میں اہل میرے کا نزدیک میرے یعنی مردوں میں سے وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام و
احسان کیا خدا تعالی نے اوسپر یعنی ساتھ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام و احسان کیا میں نے اوسپر یعنی ساتھ آزاد کرنے اور متبنی کرنے اور تربیت کرنیکی وہ
شخص اسامہ بن زید ہے ف ع جاننا چاہیے کہ انعام حق جل و علا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن میں نسبت زید کی کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہیں ولیکن
انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہے اس اعتبار سے آنحضرت نے مصدوق آیہ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹے اسامہ کو حاصل ہے کہ اگرچہ ورود
آیہ کا بیچ حق زید کی ہے لیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہے بیچ حاصل ہونی دونوں انعاموں کی ترجمہ کہا علی و عباس نے بعد اونکی کون ہے فرمایا آنحضرت نے علی بن
ابی طالب ہے ف ع پس یہہ نص جلی ہے اسپر کہ نہیں لازم آتی ہے احبیت سے افضلیت اسلیے کہ علی افضل ہیں اسامہ اور زید سے بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نے
یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنے چچا کو آخر اہل بیت اپنے کا یعنی اگر بعد اسکے پوچھوں تو آپ مجھکو فرماوینگے فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہ علی نے سبقت کی ہے تیرے ساتھ ہجرت
کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اور ایسی ہی ساتھ اسلام کی پس یہہ واجب کرتا ہے تقدیم احبیہ کو کہ مترتب ہے اوپر افضلیت کی اور نظیر اسکی یہہ ہے کہ
آئے عباس اور ابو سفیان اور بلال اور سلمان طرف دروازہ عمر کی اس حال میں کہ اذن چاہتے تھے وے نسے اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نے بعد آگاہ کرنے اونکی کی
ساتھ آنی جماعت کی کہ داخل ہوں بلال پس کہا ابو سفیان نے عباس سے کہ کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ یہہ مقدم کرتا ہے ہمپر ہمارے موالی یعنی غلاموں آزاد کو پس کہا عباس
نے کہ ہمنے تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت میں پس یہہ جزا ہمارے ہے ف ح اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عباس ہے مکہ میں مسلمان
تھے ولیکن مشرکوں سے اسلام چھپاتے تھے اور باوجود اسکی ہجرت بعد اسکی کی پوشیدہ نہیں ہے اگر تعدد وجوہ مسطورہ کا ملحوظ نہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ احبیت
کی مشکل ہوتا ہے فلیفہم و باللہ التوفیق پس البتہ اس مقام میں اتحاد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہے یعنی اسامہ بسبب خدمت گذاری وغیرہ کی احب تھے اور حضرت
علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کی پس اسامہ اور جہہ سے احب تھے اور حضرت علی اور جہہ سے وَذُکِرَ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ فِیْ کِتَابِ الزَّکٰوۃِ
اور ذکر کی گئی حدیث شان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس کی واقع ہے بیچ کتاب الزکوۃ کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عُقْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰی اَبُوْ بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ فَرَاٰی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ
وَقَالَ بِاَبِیْ شَبِیْہٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَبِیْہًا بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَكُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عقبہ بن الحارث سے کہا اونے کہ نماز پڑھی ابوبکر نے عصر کی یعنی
ایام خلافت اپنی میں یا پہلے اوسکی پھر نکلے اس حال میں کہ راہ چلتے تھے اور اونکی ساتھ علی تھے پس دیکھا ابوبکر نے حسن کو کہ کھیل رہے ہیں ساتھ لڑکوں کی پس اوٹھا لیا ابوبکر نے
حسن کو اپنے کندھے پر اور کہا ابوبکر نے یعنی ازراہ خوش طبعی کے فدا ہو باپ میرا یہہ مشابہ ہے پیغمبر کی نہیں مشابہ ہے ساتھ علی کی اور ہنستے تھے یعنی ازراہ خوشی کے نقل کی یہہ بخاری نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ فَجُعِلَ فِیْ طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْكُتُ وَقَالَ فِیْ حُسْنِہٖ شَیْئًا قَالَ اَنَسٌ

فقلت واللہ انہ کان اشبہھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان مخضوبا بالوسمۃ رواہ البخاری وفی روایۃ
الترمذی قال کنت عند ابن زیاد فجیء براس الحسین فجعل یضرب بقضیب فی انفہ ویقول ما رایت
مثل ھذا حسنا فقلت اما انہ کان من اشبہھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقال ھذا حدیث صحیح حسن غریب اور روایت ہی انس سے کہ لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کی سر مبارک حضرت حسین کا
ف ع کہا مولف نے یہہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطے قتل کرنے حسین کی اور وہ اون
ایام میں امیر تہا کوفہ کا ہی یزید بن معویہ کیطرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی ہاتہہ سی بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے
سن چہیاسٹہ میں ترجمہ پس کہا گیا سر حسین کا بیچ طاش کی پس ہوا وہ شقی کہ چہیڑتا تہا اونکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ہاتہہ میں تہی یعنی سرا چہڑیکا
اونکی بینی مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسین کی کچھہ ف ح یعنی عیب کیا اونکی حسن میں اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی اور
مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال میں لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کی کہ حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکی ف ترجمہ کہا انس نے پس
کہا میں قسم خدا کی تحقیق یہہ تہی بہت مشابہ اہل بیت میں ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک اونکا رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کی نقل کی یہہ بخاری نے اور ترمذی
کی روایت میں یوں آیا ہی کہ کہا انس نے تہا میں نزدیک ابن زیاد کی پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکی پاس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑی کی امام حسین کے
ناک میں اور کہتا تہا نہیں دیکہا میں نے مانند اسکی حسن میں پس کہا میں خبردار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہ تر لوگونکی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث صحیح
حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی نے یوں روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نے کہ رکہتا تہا چہڑی کہ اوسکی ہاتہہ میں تہی بیچ آنکہہ اونکی اور ناک اونکی کے پس
کہا میں یعنی انس نے اوٹہا چہڑی اپنی اسلیئے کہ تحقیق دیکہا ہے میں نے منہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت میں یوں ہی کہ کہا انس نے پس کہا
میں عبید اللہ کو کہ بلا شبہہ میں نے دیکہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہاں کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس نے پس ٹال لی اوسنی چہڑی اور
ذخائر میں ہی عمارہ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی یاروں کا یعنی بعد مارے جانیکے پس تہا میں مسجد میں چبوترہ پر پس پہنچا میں طرف
لوگونکی اسحال میں کہ وہ کہہ رہی تہی وہ آیا میں ناگہاں ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سروں میں یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی میں اور ٹہیرا تہوڑی سی دیر
پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہو گیا پہر کہا لوگوں نے کہ وہ آیا پس کیا یہہ دو بار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے وعن
ام الفضل بنت الحارث انھا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی رایت حلما منکرا
اللیلۃ قال وما ھو قالت انہ شدید قال وما ھو قالت رایت کان قطعۃ من جسدک قطعت ووضعت فی حجری فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت خیرا تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک فولدت فاطمۃ الحسین
وکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت یوما علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعتہ
فی حجرہ ثم کانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھریقان الدموع قالت فقلت یا نبی اللہ
بابی انت وامی مالک قال اتانی جبرئیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ھذا فقلت ھذا قال نعم
واتانی بتربۃ من تربتہ حمراء اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی سی کہ وہ آئیں پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے
دیکہا ہی ایک خواب برا آجکی رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نے تحقیق وہ خواب سخت ہے یعنی بیان اوسکا ناگوار ہے نہیں کہہ سکتی میں فرمایا آنحضرت نے کیا ہی کہا ام فضل نے
دیکہا میں نے گویا ایک ٹکڑا آپکی بدن مبارک سی کاٹا گیا ہی اور رکہا گیا ہی میری گود میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا تو نے خواب اچہا جنیگی فاطمہ بیٹا اگر چاہا ہی خدا تعالی نے ہوگا وہ تیری

گود مین یعنی رکہینگی وسکو تیری گود مین بسبب قرابت کی تو اوسکو تربیت کر تو پس جنی فاطمہ حسین کو پس تہا وہ میری گود مین جیسکہ فرمایا تہا حضرت نی پس آئی مین
ایک روز آنحضرت کی پاس پس رکہدیا مینی حسین کو آنحضرت کی گود مین پہر ہوا مین دیکہتا اور طرف یعنی مین دیکہنی لگی دوسری طرف پہر دیکہا مینی اونکیطرف ناگہان
آنکہین آنحضرت کی ڈھالتی تہین آنسو کہا ام الفضل نے تب کہا مینی اے نبی خدا قربان ہون ماں باپ میرے تم پر کیا ہوا آپکو کہ روتی ہو فرمایا آنحضرت نے آئی میرے پاس جبرئیل اور
خبر دی مجکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابہ نزدیک ہے کہ قتل کریگی اس بیٹے میری کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا مینی یعنی بطریق تعجب و استبعاد کی اس بیٹی کو کہا انہو
نی ہان اور دی مجکو جبرئیل نی مٹی اوسکی مٹی سی سرخ ف ع یعنی اوس جگہہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگی اور ذخایر مین ہی ملی ہی کہ کہا آئی مین ام سلمہ کی پاس
اسحالمین کہ وہ روتی تہین پس کہا مینی کس چیز نی رولایا تجکو کہا ام سلمہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اسحالمین کہ اونکی سر اور ڈاڑہی
مبارک پر مٹی تہی پس کہا مینی کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا مین قتل حسین مین ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نی اور کہا حدیث غریب ہے اور روایت
کی بغوی نی حسان مین وعن ابن عباس انه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم ذات يوم بنصف النهار اشعث
اغبر بيده قارورة فيها دم فقلت بابي انت وامي ما هذا قال هذا دم الحسين واصحابه لم ازل التقطه منذ
اليوم فاحصي ذلك الوقت فاجد قتل ذلك الوقت رواهما البيهقي في دلائل
النبوة واحمد الاخير اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اونہون نی دیکہا مینی آنحضرت کو بیچ اسحالت کی کہ دیکہتا ہی سونیوالا ایک
روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ مین ایک شیشہ ہی کہ اوسمین خون ہے پس کہا مینی باپ میرا اور ماں میری قربان ہون تمہاری
کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نی یہہ خون حسین کا اور اوسکی یارونکا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اوسکو ابتدا آجکی روز سی یعنی صبح سی اب
تک چنتا تہا مین خون حسین کا اور اوسکی یارونکا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مینی اوسکو ابن عباس نی کہا پس یاد رکہا مینی وہ وقت کو پس پایا مینی یعنی دریافت
کیا کہ قتل کئی گئی حسین اوسیوقت روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلایل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نی حدیث اخیر وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم من نعمة واحبوني لحب الله واحبوا اهل بيتي
لحبي رواه الترمذي اور یہہ بہی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہو خدا کو بسبب اوس چیز کی کہ
غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سی ف ع یعنی طرح بطرح کی نعمتون سی بموجب قول اللہ تعالی کی وما بکم من نعمة فمن الله یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی
نعمت پس اللہ کیطرف سی ہی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اگر نہین دوست رکہتی ہو تم اللہ تعالی کو مگر اسلیئی کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو والا
اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کی ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس
دوست رکہو مجکو یعنی جب ثابت ہوا سبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجکو بسبب دوستی خدا کی ف ع اسلیئی کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیئی فرمایا ہی اللہ
تعالی نی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ نی لمعات کی شرح مین یہہ لکہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنی تمہارے کی خدا کو یا بسبب
دوست رکہنی خدا کی مجکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری یعنی بسبب دوست رکہنی میرے اونکو یا بسبب دوست رکہنی تمہارے کی مجکو نقل کی یہہ ترمذی
نی وعن ابي ذر انه قال وهو آخذ بباب الكعبة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الا ان مثل اهل بيتي فيكم
مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك رواه احمد اور روایت ہی ابی ذر غفاری
سی یہہ کہ اونہون نی کہا اسحالمین کہ وہ پکڑنیوالی تہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو حال و مثل اہل بیت میرے کے
تم مین مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچہی رہا اور سوار نہوا اوسمین ہلاک ہوا نقل کی یہہ احمد نی ف ع یعنی

پس اسیطرح جنسی لازم پکڑی محبت و متابعت اونکی نجات پائی اوسنی ارین مین ولا ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال و جاہ یا ایک ان دونون مین سے مشابہت دی دنیا کو اور اوسچیز کو کہ دنیا مین ہی قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون او اہوا زائغہ سی ساتہہ دریا عمیق کی اوس مین موج پر موج ہوا اور اوپر اوسکی ابر ہو گئی ہی طرح کی تاریکیان ہون اوپر تلی اور گہیر رکہا ہوا اوس دریا نی ساری مین اور نہین ہے اوس سی خلاصی مگر بسبب اوس کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگا دیا وسکو ساتہہ اس قول آنحضرت کی مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی اشی منہ اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کی سوار ہوی اہل بیت کی محبت کے کشتی مین اور راہ پائی ہمنی ساتہہ ستارے ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس امید رکہتی ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کی سی او طبقات دوزخ کی سی اور امید رکہتی ہین راہ پانی کی طرف پہنچنی درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتہہ ہالکین کے اول ہی مین اور جو کوئی داخل ہوا وسمین اور نہ راہ دیکہی ساتہہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کی وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کہ نہین نکل سکی گا اون سی انتہی اور روایت کی احمد نی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علمائی زمین مین مانند مثال ستارونکی ہی آسمان مین کہ راہ دکہاتی ہین بر و بحر کی تاریکیون مین پس جب مٹ جاوینگی ستاری بہٹکتی پہرینگی راہونکی چلنی والی

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہی بیچ بیان مناقب بیویون صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح جاننا چاہیی کہ بیویان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک وقت مین گیارہ اور اور ایک وقت مین زیادہ اس سے اور ایک وقت مین کم اس سے جامع الاصول مین آیا ہی کہ علما اختلاف کرتی ہین بیچ عدد بیویون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیچ ترتیب انکی کی اور بیچ عدد اونکی کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچ عدد اون کی کہ دخول کیا ہی ساتہہ اونکی اور اون سے کہ نہین دخول کیا ہی ساتہہ اونکی اور ایک جماعت عورتون سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح مین نہین لائی اونکو اور بعضی ایسی تہین کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچہ کہ مشہور ہی اقوال علما مین سی بعد اذان ذکر کیی نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسما کی تاریخ نکاح اور وفات اونکی ذکر کی ہی اور تکملہ شرح کی مین احوال بہی اونکا لکہا ہی اور یہان اوپر ذکر کرنی نامون اور تاریخ کے اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین سی ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسی آنحضرت نی اس حال مین کہ خدیجہ چالیس برس کے تہین اور آنحضرت پچیس ۲۵ برس کے وفات پائی اونہون نے تین برس پہلی ہجرت سی موجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا سودہ بیٹی زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون ۵۴ مین پہر عائشہ صدیقہ ابو بکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ میں اس حال مین کہ وہ چہہ برس کی تہین اور بنا یعنی صحبت وغیرہ کی ساتہہ اونکی نو برس کی عمر مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ ستاون ۵۷ یا اٹہاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سی نکاح کیا دوسری سال یا تیسری سال ہجری مین اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کی بیٹی سی نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ بیٹی امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سن چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ انسٹہہ مین اور بعضون نی کہا سن باسٹہہ مین اور اول صحیح تر ہے اور زینب جحش کی بیٹی سی نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین مین اور بعد آنحضرت کی آپ کی بیویون مین سی اول انہین کے وفات ہوئی ہی اور ام حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی اور معاویہ کے بہن کا حال یہہ ہے کہ صحیح تر اور مشہور تر یہہ ہی کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نی آنحضرت کی لیی ساتہہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین بیچ حبشہ کی کہ اوسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبد اللہ بن جحش کی گئی تہین اور عبد اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہہ اپنی دین پر قایم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو سندی مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چہٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسی اور مرین وہ سنہ چہپن مین اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سن اکسٹہہ یا اکیاون مین اور وہ خالہ ابن عباس کے ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سی نکاح

کیا سنہ سات مین بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندی مین پکڑا اور آزاد کر کی کہ نکاح کیا اور وہ اوسوقت مین تیرہ برس کی تہین وفات پائی سن پچاس مین اور بعضون
نی کہا سن باون مین اور بعضون نے اور اور کچہ کہا اور ریحانہ بیٹی یزید کی یہود بنی بندی مین آئین اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نی اور نکاح کیا اونسی چہٹی سن مین
اور مرین وقت پہر نیکی حجۃ الوداع سی اور ان گیارہ عورتونسی نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتونمین سے مقدار تیس کے یا زیادہ اونسی تہین کہ
اونسی نکاح کیا حضرت نی اور پہلی دخول سی مفارقت کی اور بعضون سی پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نی وقت اوترنی آیۃ کریمہ یا
ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سی اور تفصیل اونکی جامع الاصول مین مذکور ہی اور امی چار مین بعضون
نی کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولا مین مرین اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ
مذکور ہوئین بعضون نی کہا کہ اونکو آزاد نہکیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی تہی کہ زینب بنت جحش نی بخشی تہی اور ایک اور تہی کہ قید
اور سی بندی مین آئی تہی واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ
وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ روایت ہی امیر المومنین علی رض نی کہ کہا سنا مینی آنحضرت کو فرماتی
بہترین عورتون اوس امت کی سی کہ مریم او سمین تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتون اس امت کی سی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نی اور اشارہ کیا وکیع نی کہ حفاظ حدیث سی ہی اور بیچ مرتبہ مالک اور اقران اونکی کی ہی طرف آسمان
اور زمین کی **ف** ح واسطی بیان معنی دنیا کی یعنی بہتر ہی اونسی کہ آسمان و زمین کی نیچی ہین اور اس حدیث سی ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین اپنی
اپنی امتونمین ہی لیکن معلوم نہوئی نسبت درمیان ان دونوں کی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم
سی بموجب قول صحیح کی اسلیئی کہ مریم پیغمبر تو ہین نہین اور یہہ بہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتونسی پہر عائشہ اور خدیجہ مین بہی اختلاف کیا ہی اور ایسی
ہی ہی بیچ فضیلت فاطمہ کی عائشہ پر اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کی جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہین دیتا ہون
اور باقی کلام مناقب اہل بیت کی پہلی فصل مین گذر چکا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ
وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی ابو ہریرہ نی کہا آئی جبرئیل
آنحضرت کی پاس پس کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ مین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین مکہ سی ساتہہ اونکی ہی باسن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتہہ روٹی کی یا طعام
ہی یعنی مشتمل سالن روٹی پر **ف** ح یہہ شک راوی سی ہی اور آنا خدیجہ کا مکہ سی تہا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تہی اور قوت چند روزہ
اپنی ساتہہ لیجاتی ایک روز خدیجہ آپ لی گئین اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نے پوشیدہ نہ رہی کہ مشہور یہہ ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبرئیل کی سی تہا ظاہر بعد اوترنی جبرئیل کی ہی کچہہ دنون وہان رہی ہون اور خدیجہ اون دنونمین طعام آنحضرت کی لیے لی گئین یا کہ
طعام لانا اور وقت مین ہو واللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہہ خبر جبرئیل نی دی اور کہا ترجمہ پس جسوقت کہ آوین خدیجہ آپ کی پاس پس کہو اوسپر سلام اوسکی
پروردگار کیطرف سی اور میری طرف سی **ف** ع لکہا ہی علمانی کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ رض پر کہ عائشہ کی حدیث مین جبرئیل ہی کے سلام
پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالی کی طرف سی بہی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو اونکو ساتہہ ایک گہر کی بہشت مین موتی سی کہ اندر سی
خالی ہی فراخ مقدار ایک محل کی **ف** ح اور بہشت مین کنبد ہونگی موتی کی اور قصب جواہر سی وہ موتی کہ بی دراز اور اندر سی خالی ہو اور حدیثونمین

صریحًا ذکر ہوتی کا آیا ہی ترجمہ اور نہ شور و شغب ہوگا اوس گہر مین اور نہ رنج و تعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع لفنی ان دونون چیزون کی الہی
کردینا کی گہر مین جو لوگ رہتی ہین تو شور و شغب ان ہوتا ہی اور اوسکی بنانی سنوارنی مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نی کہ محل جنت
کی خالی ہونگی ان آفات سی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ جزا اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تہین بخوشی خاطر بغیر جلائی اور منازعت و تعب کے

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰی خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین غیرت کی مینی اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویون سی جسقدر کہ رشک لگیگی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین
دیکہا تہا مینی خدیجہ کو ولیکن تہی آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر ذبح کرتی بکری کو پہر بہت سی ٹکڑی کرتی اوسکی کہ کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہجتی
آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اور بانٹتی اوسکو بیچ اون عورتونکی کہ دوستدار خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی تہی مین آنحضرت کو گویا نہ تہی دنیا مین
کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کی مگر خدیجہ پس فرماتی یا آنحضرت یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی اور ایسی اور تہی ایسی اور ایسی

ف ح یعنی روزی رکہتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنیوالی تہی و غیر ذلک اوسکو مبہم فرماتی واسطی مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف
کہ بیان اوسکی صفتونکا حد و انداز سی باہر تہا اور فرماتی ترجمہ اور تہی میری لیی اوس سے اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ
سی تہی رضی اللہ عنہم سوای ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تہی اور فاطمہ تہی انہین سی تہین کہ کیا کچہہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمین تعریض ہے عائشہ
کو کہ اونسی کوئی فرزند نہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص غرض عورتون سی اور سب سے زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نی کہ خدیجہ بیٹی خویلد
بیٹی اسدکی قرشیہ تہین اول نکاح مین تہین ابن ہالہ بن زرارہ کی پہر نکاح کیا اونسی عتیق بن عائذ نی پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اونکی
اونکی عمر تہی چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی اونکی کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا اوپر کسی اور سی یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب
مردون اور عورتون سی پہلی ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلی ہجرت سے اور بعضون نی کہا چار برس پہلی و بعضون نے کہا تین برس پہلے اور
گذری تہی نبوت سے دس برس اور عمر اونکی تہی پیسٹہہ برس کے

وعن اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰی مَا لَا اَرٰی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ تحقیق عائشہ نی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ صلعم نی ای عائشہ یہہ جبرئیل ہین پہنچاتی ہین تجکو سلام
کہا عائشہ نی یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کے اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نی اور آنحضرت دیکہتی تہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین اوسکو کہ وہ جبرئیل
ہین کہ آنحضرت دیکہتی تہی اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نی کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لاتا تہا تجکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ
ایک ٹکڑی کی بہت اچہے ریشمی کپڑی سی **ف** ح اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نی کہ لائی جبرئیل صورت میری اپنی ہتیلی مین جس وقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نکاح کرین مجہسی اور وجہ تطبیق کے ان دونون روایتون مین یہہ کہ صورت حریر مین تہی اور حریر ہتیلی مین اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ دو بار

لائی ہون جبرئیل صورت آپکی ایکبار حریر مین اور ایکبار ہتیلی مین یا یہہ کہ جبرئیل ہتیلی مین لائی ہون اور فرشتہ حریر مین ت پس کہا فرشتہ نی یہہ صورت
بیوی تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی پس اوٹھایا مینی تیری صورت کی مونہہ سی کپڑا پس ناگہان تو اب وہ صورت ہی کہ دیکہی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہولا مینی
کپڑا تیری مونہہ سی جسوقت دیکہی تیری کپڑی مین ناگہان تو مثل اوسی صورت کے ہی کہ دیکہی تہی مینی خواب مین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب نزدیک
نزدیک خدا کے سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ت ح یعنی اس حکم کو سرانجام کریگا اور پہنچا ویگا اوسکو مجہہ تک اگر کہا جاوی کہ شک بیچ ہونی اسکے
خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی حالانکہ انبیا کا خواب وحی ہی خصوصا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی علما نی کہ اگر یہہ
واقعہ خواب کا پہلی نبوت سی ہو تو کچہہ اشکال ہی ہی نہین اور اگر بعد نبوت کے ہو تو مراد یہان شک نہین ہے بلکہ اسطرح فرمایا واسطی تقریر و توقع اور تحقیق اوسکی
ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہی جیسیکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ کرونگا
تجہسے پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونی اوسکی پہلی نبوت سے تو جواب اسکا یہہ ہی کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نہین ہی کی ساتہہ نبی کے نہین خصوصا خواب
مین مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سے یعنی وحی پیغمبر ہی پر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نی کہا کہ اصل اس خواب کے حق ہی ہی لیکن شک
اوسکی تعبیر مین ہے کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد بیچ دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خواستگاری کی عائشہ سی نبی صلی
صلے اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سال کی نبوت سے اور تین برس پہلی ہجرت کے اور بعضون نے اور اور کچہہ بہی کہا ہی
اس باب مین اور عروسی کی اونسی یعنی آپکی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی سر اٹہارہوین مہینی پر اور اوسوقت مین عمر اونکی نو برس کی
تہی اور بعضون نے کہا کہ دخول کیا حضرت نی ساتہہ اونکی مدینہ مین بعد سات مہینی کی وقت آنی اپنی سی اور رہین وہ ساتہہ آنحضرت کی نو برس اور جب
آنحضرت کی وفات شریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کی تہین اور نہین نکاح کیا آنحضرت نی کسی باکرہ سی سوا انکی اور تہین یہہ فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سے حدیثین یاد
تہین انکو آنحضرت کی اور عارفہ تہین ایام اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثین انسے جماعت کثیرہ نی صحابہ اور تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سن ستاون
مین اور بعضون نی کہا سن اٹھاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی سترہ دن کی رمضان سے اور حکم کیا تہا اونہون نی اپنی دفن کرنیکا رات کو پس دفن
کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابوہریرہ نی اور اون دنون مین مروان خلیفہ تہی مدینہ پر معاویہ کی زمانہ مین **وعنہا** قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا
يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ
وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ
امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ
فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ ثواب یہہ تحفون اپنی کو
بیچ روز نوبت میری کی یعنی پیشکش جو حضرت کے لیے لانی چاہتی تو رہنی دیتی اوس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکی پاس ہون حضرت
بابرکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نی کہ بیویان آنحضرت کی دو گروہ تہین متفق

تہا مزاج ہر گروہ کا اور رہائی اوسکی بیچ عشرت و صحبت کے تہی پس ایک گروہ تہا کہ اوسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تہین
ف ح حضرت عائشہ سردار انکی تہین بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ اور حفصہ آپسمین موافق و رفیق ایک دوسری کی تہین جیسیکہ ابو بکر و عمر متفق و متحد تہی ترجمہ
اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تہین یعنی اور ام سلمہ اونکی سردار تہین پس گفتگو کی ام سلمہ کی گروہ نی یعنی ام سلمہ سی پس کہا ام سلمہ سی کہ عرض
کرو پیغمبر خدا صلعم سی کہ کلام کرین لوگونسی پس فرماوین کہ جو کوئی چاہی کہ تحفہ بہیجی طرف آنحضرت کی پس چاہیے کہ بہیجی تحفہ طرف اونکی جس جگہہ کہ ہون یعنی خواہ
عائشہ کی گہر مین خواہ کسی اور کی گہر مین اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نکرین تو کہ اوٹہ جاوی تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہی پس کلام کیا ام سلمہ نی آنحضرت سی اسباب
مین پس فرمایا آنحضرت نی ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجکو عائشہ کی مقدمہ مین اور بسبب حال عائشہ کی اسلیے کہ وحی نہین آتی ہی مجکو اسحال مین کہ مین بیچ لحاف کسی بیوی کی ہوون
سوا ہی عائشہ کی ف ع یعنی انکی لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اورکی لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نی کہ نازل ہوئی آیہ انک لا تہدی من احببت
اسحال مین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی لحاف مین کہا ام سلمہ نی توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کی آپکی ایذا سی یعنی اوس چیز سی کہ باعث آپکی ایذا کی ہو یا رسول
اللہ پہر ان عورتون نی کہ ام سلمہ کی گروہ کی تہین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سی اس تخصیص مین پس کلام کیا فاطمہ
نی آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کی پہلی قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای بیٹی میری کیا نہین دوست رکہتی تو جسکو دوست
رکہتا ہون مین کہا فاطمہ نی ہان دوست رکہتی ہون مین جسکو آپ دوست رکہتی ہین فرمایا حضرت نی پس دوست رکہہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نہ ذکر کر اس چیز کو کہ سبب کراہت خاطر اوسکی ہو نقل کیے بخاری و مسلم نی
ف ح اور آنحضرت نی حکم نہ کیا تہا کسیکو کہ عائشہ کی باری مین لاوی اور حق اون عورتونکا ساتہہ اوسکی متعلق نہوا تہا اگر کوئی آپسی لاوی اوسی کیون کرین و ذکر حدیث انس
فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ فی بَدْءِ الْخَلْقِ بِرِوَايَةِ انس اور ذکر کی گئی حدیث انس کی اوسکی اول مین یہہ ہی فضل عائشہ علی النساء ف ع اسکی بعد یون ہے کفضل الثرید علی سائر
الطعام ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کی ساتہہ روایت ابو موسی اشعری کی ف ع اور پہلی گذر چکا ہے اختلاف اسکا کہ مراد عورتونسی جنس عورتونکی ہین یا ازواج آنحضرت کی علی العموم یا بالخصوص چنانچہ کہ ظاہر یہہ ہے
کہ عائشہ فضل سب عورتونسی رکہتی ہین چنانچہ ظاہر اطلاق اسپی دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونیکی اسطی کمالات علمیہ و عملیہ کے کہ جسکو تعبیر کیا ہی تشبیہ مین ساتہہ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج
مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سرباب و غیرہ مین ذکر ہو چکا ہی اور کچہہ باقی ضروری یہان لکہا جاتا ہی پس حضرت سودہ پہلی تہین سکران کے کہ جو انکی چچا کا بیٹا تہا
جب وہ مرا تو حضرت نی اونسی نکاح کیا پہلی عقد عائشہ کی اور ہجرت کی اونہون نی طرف مدینہ کی پہر جب بڑی عمر ہوئی اونکی تو حضرت نی ارادہ اونکی طلاق دینی کا کیا
پس اونہون نی سوال کیا حضرت سی کہ یہہ نکرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کی لیی مقرر کی پس حضرت نی رہنی دیا اونکو نکاح مین اور وفات ہوئی اونکی مدینہ مین بیچ
مہینی شوال کی اور حضرت حفصہ کی ماں تہین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلی نکاح مین تہین خنیس بن حذافہ سہمی کے ہجرت کر آئین ساتہہ خاوند کی طرف مدینہ کی اور
مر گیا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کی پہر پیام اونکی نکاح کا کیا حضرت عمر نی حضرت ابو بکر اور عثمان سی پس اونہون نے قبول نکیا پہر پیغام نکاح کا کیا اونسی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی سن تین مین بعد ازان ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسی بسبب آنے وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سی اسلیے کہ وہ بڑی روزہ دار
اور شب بیدار ہی اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین بیچ سن پینتالیس ۴۵ کے
ساٹہہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سی تہین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سی اور پہلی نکاح مین تہین کنانہ ابن ابی الحقیق کی پہر جب وہ قتل
کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کی اور پکڑی آئین بندی مین تو اونکو آنحضرت نی خاص اپنی لیی لیا اور بعضون نی کہا کہ آئین وہ دحیہ کلبی کی حصہ مین پہر
خرید لیا اونکو آنحضرت نی اور اونسی اسلام لائین پہر آزاد کیا حضرت نے اونکو اور نکاح کیا اونسی اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین بقیع
مین اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہین وہ پہلی رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کی نکاح مین اور دفن کی گئین بعد وفات کی بقیع مین بیچ عمر چوراسی برس کی
اور زینب بنت جحش کی ماں عبد المطلب کی بیٹی تہین اور پہوپہی آنحضرت کی اور تہین پہلی نکاح مین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تہی آنحضرت کی پس طلاق دی

زید نی اونکو پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نی زینب نام رکہا کہا عائشہ نی اونکی حق مین کہ نہین تہی کوئی عورت بہتر اوسی
دین مین اور بہت ڈرنیوالی اللہ سی اور بہت سچ بولنیوالی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی دارونسی اور بہت صدقہ دینیوالی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنی نفس کو
اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اوس سے مرین وہ مدینہ مین ترپن برس کی عمر مین اور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن
حرب اور ماں اونکی تہین صفیہ بیٹی ابو العاص کی پہپہی عثمان بن عفان کی اور جویریہ بنت حارث وہ مریسیع مین بندی ہوئین آئین تو ثابت بن قیس کی حصہ مین آئین
پہر اونہون نی مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت نی دیا بدل کتابت اونکی طرف سی ادا کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نی تغیر کر کر جویریہ
نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹہ برس کے اور میمونہ کا نام بہی وہ تہا پس نام رکہا حضرت نی اونکا میمونہ اور تہین وہ پہلی نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کی ایام
جاہلیت مین پس مفارقت کی اونسی پہر نکاح کیا اونسی ابو رہم نی پہر جب وہ مرا تو آنحضرت نی نکاح کیا اونسی ذی قعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کی سرف مین کہ دس کوس ہے
مکہ سی اور قضاء الہی سی مرین بہی وہ اوسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی اور بہن ہین اسماء
بنت عمیس کی اور وہ آخری بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد واسیۃ امراۃ فرعون رواہ الترمذی ۔ روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہانکی عورتونسی جاننا
مناقب وفضائل ان چار عورتونکا کہ اپنی غیرسی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ح ع ظاہر یہہ ہے کہ مراتب انکی موافق ذکر انکی کی ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکی ساتہہ ذکر اونکی کی اور حدیثون مین یا یہہ کہ
شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنی اونکی کی طرف وصال حضرت کی فرمائی ہو پہر دیکہا مینی جامع الاصول مین کہ روایت کی احمد نی اور شیخین نی
اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ابی موسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مردونسی بہت اور نہین کامل ہوئی عورتونسی مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران
اور بلاشبہہ فضیلت عائشہ کی سب عورتونپر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہی یا انس سی کو ہی یعنی کافی ہی تجکو پہچاننا
ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچاننی سب عورتون کی سی کہا سیوطی نی نقایہ مین کہ اعتقاد کرتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات
المومنین کی یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کی درمیان خدیجہ اور عائشہ کی تین قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون مین یعنی
ملا علی کہ توقف سب کی حق مین اولی ہی اسلیئی کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطی عقاید کی کہ مبنی ہی یقینیات پر

وعن عائشۃ ان جبرئیل جاء بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذہ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ جبرئیل لائی
صورت اون کی بیچ کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح اس سے معلوم
ہوا کہ سترہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتہہ حریر سفید کی نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم

وعن انس قال بلغ صفیۃ ان حفصۃ قالت لہا بنت یہودی فبکت فدخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی تبکی فقال ما یبکیک فقالت قالت لی حفصۃ انی ابنۃ یہودی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لابنۃ نبی وان عمک لنبی وانک لتحت نبی ففیم تفخر علیک ثم قال اتقی اللہ یا حفصۃ رواہ الترمذی والنسائی ۔ اور روایت ہی انس سی کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نی کہا اونکی
حق مین بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کی کہ یہودی تہا پس روئین صفیہ پہر داخل ہوئی اونپر نبی صلعم اس حالمین کہ وہ روتی تہین پس فرمایا آپ نی

کہ کس چیز نی رولایا تجکو پس کہا صفیہ نی کہا میری حق مین حفصہ نی کہ مین بیٹی یہودی کی ہون پس فرمایا نبی صلعم نی کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور بلاشبہہ چچا تیرا البتہ نبی ہی **ف** ح ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد تہا اور حضرت ہارون بہائی تہی حضرت موسی کی پس اس حساب سے باپ یعنی جد اعلی ونکی پیغمبر ہوئی اور چچا بھی پیغمبر ہوئی یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا اور تحقیق تو اسی صفیہ نیچی پیغمبر کی ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب مراد اپنی ذات شریف رکہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز مین اور کس سبب کرتی ہی فضیلت کی فخر اوپر تیری ہی حفصہ تجبر **ف** ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہی صفیہ سی کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہین تفضیل اونکی اور و نیز پس لوگ کہنا چاہیئی کہ یہہ صفات مخصوص ساتہہ صفیہ کے نہین ہین بلکہ تمام بیویان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرشتہ مین شریک ہین ان صفات ہین ایسی کہ بیٹیان اسمعیل کی ہین کہ بہائی اسحق کی ہین اور نیچی آنحضرت کی ہین **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینی صفیہ کے ای حفصہ ڈر تو خدا سی یعنی اوسکی مخالفت سے یا اوسکی عداوت سے ساتہہ ترک کرنی ایسی کلام کی کہ عادات جاہلیت سی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسائی نی **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِي اَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلایا فاطمہ کو اپنی پاس بیچ سال فتح مکہ کی پس سرگوشی کی اوسنی پس روئین فاطمہ پہر بات کی اوسنی یعنی خفیہ پس ہنسین فاطمہ **ف** ع اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ حضرت عائشہ نی حضرت فاطمہ سی یہہ ماجرا پوچہا آنحضرت کی حیات مین اونہون نی نہ بتایا اور بعد وفات کی بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نی ساتہہ قول اپنی کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہے کہ فتح مکہ مین اس قضیہ کا کہنا وہم ہی ایسلیے کہ نہین ثابت ہوا اور خیر کے نزدیک وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ مین بلکہ تہا یہہ حجۃ الوداع مین یا آنحضرت کی مرض الموت مین **ترجمہ** پس جب وفات پائی آنحضرت نی پوچہا مینی فاطمہ سی رونی اونکی سی پہلی اور ہنسنی اونکی سی دوسری بار یعنی ان دونون چیزونکا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نی کہ خبر دی مجکو آنحضرت نے کہ وہ وفات پاوینگی یعنی عنقریب پس روئی مین پہر خبر دی مجکو کہ مین سردار ہون بہشت کی عورتون کی سوائے مریم بنت عمران کی پس ہنسی مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع اور یہہ منافی نہین ہے اوس روایت کی کہ کہا فاطمہ کو یہہ بھی کہ اول میری اہل بیت مین سے تو ہی ملیگی مجہسے جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی یہہ روایت اور مناسبت اس حدیث کی ساتہہ اس باب کے ظاہر نہین ہے بلکہ مناسبت باب مناقب اہل بیت کی ساتہہ کہتی ہی لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کی اس فصل کی کہ ذکر کیا اوسمین فاطمہ کا ساتہہ ذکر خدیجہ اور مریم کی اور یہہ ایک فن ہی بدیع کلام سے پس گویا یہہ تفصیل واسطی بعض اوس چیز کی کہ اوپر گذری اور نہین بعید ہی یہہ کہ ہو اشارہ طرف اوس مضمون کی کہ وارد ہوا ہی کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت مین

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَبِيْ مُوْسٰی قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا نہین مشتبہ ہوئی ہمپر کہ صحابہ آنحضرت کی ہین کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز پس پوچہا ہمنی حضرت عائشہ سے مگر پایا ہمنی عائشہ کی پاس اوس حدیث سی اور متعلقات اوسکی سی علم کہ حل اوس اشکال کا کر دیتی تہین بسبب وفور علم اپنی کی بسبب کہ آنحضرت سے اور قوت اجتہاد کی حاصل ہوا تہا کہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وعن** مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی موسی بن طلحہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو بہت فصیح عائشہ سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ح یہہ مبالغۃً کہا یا حقیقۃً کہ انہون نی نہ دیکہا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سی

باب جامع المناقب

باب جامع مناقب کا **ف** ح یعنی ذکر کین ہین مولف نی اس باب مین مناقب بعضون کی مشاہیر صحابہ سی بی تخصیص جماعت مخصوصہ کی اوسی اور بی تخصیص لکہنی باب کی یعنی علیحدہ علیحدہ باب بیکی لیی مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی عبد اللہ بن عمر الخطاب سے **ف** ع یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپ کے ساتہہ مکہ مین چہوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوئی مابعد خندق کی جہادونمین اور تہی اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبد اللہ نی کہ نہین تہا ہم مین سے کوئی مگر کہ جہکی اوسپر دنیا اور جہکا وہ طرف دنیا کی سوا عمر کی اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نی کہ نہین مرے ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیی ہزار انسان یا زیادہ اور سب جاجونسی پہلی جاتی اون جگہون مین کہ جہان حضرت ٹہرتی تہی عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نی تاخیر کی نماز فجر یا عصر مین پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرتی کا پس کہا اونکو حجاج نے کہ بلاشبہ تو چاہتاہی کہ حرکت دونمین اوسچیز کو کہ تیری آنکہون مین ہے یعنی ڈر مسلی نکالڈالون کہا ابن عمر نی کہ اگر تو احمق مسلط ہوا ہے اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی چپکی سی یہہ بات کہی کہ حجاج نی نہین سنی پس حکم کیا حجاج نی ایک شخص کو کہ اوٹہہ لیجا نیزہ اوسکا اور زہر آلود کیا اوسکو راہ مین اور رکہی نیچی کی یہانتک کہ قدم مین اور ....ادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کی مارے جانیکی تین مہینی پیچہی اور وصیت کی تہی کہ مجکو دفن کرنا حل مین لیکن نہ ہوسکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیی گئی ذی طوی مین مہاجرین کے مقبرہ مین اور چوراسی برس کے عمر ہوئی اونکی **ت** کہا ابن عمر نی کہ دیکہا مینی خواب مین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہون ساتہہ اوس ٹکڑیکی طرف کسی مکان کی بہشت مین یعنی جو جنت مین جانیکا قصد کرتا ہون مگر کہ اوڑتا ہی وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہی طرف اوس مکان کی یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازوی پرندہ کیکی ہی پس بیان کیا مینی یہہ خواب حفصہ سی کہ بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نی یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپنے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہہ کہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع گویا تعبیر کی آپنے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اوسکی ہین کہ منازل جنت کو پہنچاوینگی **وعن حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تحقیق مشابہ تر لوگون کا از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوس وقت سی کہ نکلتا ہی اپنی گہر سی اوس وقت تک کہ پہرتا ہی طرف گہر کی نہین جانتی ہم کیا کرتا ہی اپنی گہروالون مین اوس وقت کہ تنہا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح یعنی ساتہہ گہر والون کی اور نہین ہوتا اور کوئی وہان اور لفظ دل ساتہہ زبر دال اور تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضون نی کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہی یہہ دلالت سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور قاموس مین کہا کہ دل مانند ہدی کی ہی سکینہ اور وقار اور خوبصورت اور مجمع البحار مین کہا دل شکل وشمائل اور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کی طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح مین کہا سمت راہ اور روش نیک اور ہدی ساتہہ زبرہ اور جزم دال کی طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہہ کہ یہہ تینون لفظ قریب قریب ہین معنی مین اور تینون آپسمین کو رہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کیا اونکی ماکی کنیت ام عبد تہی اوس وقت سی کہ نکلتا ہی الخ یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہمپر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونی اوسکیکی کرتا ہی اور ایکی ہم گواہی دیتے ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آیندہ باطن کا حال ہم جانتے نہین الغیب عند اللہ **وعن أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرَى**

الا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا آیا مین اور بہائی میرا مین سی یعنی مدینہ مین پس ٹہری ہم ایک مدت تک مدینہ مین آنحضرت کی دربار پر نہین گمان کرتی تہی ہم مگر یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سی بسبب اسکی کہ دیکہتی تہی ہم داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی ماں کا آنحضرت کی پاس وقت بیوقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع آیا ہی کہ آنحضرت نی عبد اللہ بن مسعود کو حکم دیدیا تہا کہ اگر ایک پردہ دیکہو تو کہ میری پاس ہی تو چلی آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہین ہی اور کہا مولف نی کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہذلی تہی تہا اسلام اونکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوئی تہی پہلی داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین اور چند روز پہلی اسلام لانی عمر کی اور بعضون نی کہا کہ پانچ شخصونکی بعد چہٹی یہہ مسلمان ہوئی تہی پہر سپرد کی آنحضرت نی اونکو مسواک اور پاپوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر مین اور ہجرت کی وہون نی طرف حبشہ کی اور حاضر ہوئی بدر مین پہر اوسکی بعد کی غزوونمین اور گواہی دی واونکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی مینی اپنی امت کی لیی وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نی اور ناپسند رکہی مینی اونکی لیی وہ چیز کہ ناپسند رکہی ابن ام عبد نی اور تہی وہ گندم گون دُبلی تہنگنی نحیف قریب تہا کہ لنبی آدمی برابر ہوتی اونکی بیٹہی مین والی ہوئی قضا کی کوفہ مین اور اوسکی بیت المال کی حضرت عمر کی خلافت مین اور حضرت عثمان کی ابتدا خلافت مین پہر آئی مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کے روایت کین اونسی حدیثین ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اور بہت سی صحابہ اور تابعین نی انتہی اور وہ ہماری اماموںکی نزدیک بڑی فقیہ تہی سب صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلب کرو اور سیکہو قرآن کو ان چار سی عبد اللہ بن مسعود سی اور سالم مولی حذیفہ کی سی اور ابی بن کعب سی اور معاذ بن جبل سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ان چارون صاحبون رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نی سارا قرآن آنحضرت سی بالمشافہ سیکہا تہا اور حافظ قرآن تہی اور اورون نی اقتصار کیا تہا اوپر سیکہنی بعض کی بعض سی پس آنحضرت نی انکی فضیلت پر آگاہ کردیا لوگون کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تہی اہل فارس سے شہر اصطخر کی رہنی والی اور تہی فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئی بدر مین اور امامت کرتی تہی مہاجرین اولین کی جسوقت کہ آئی مہاجر مدینہ مین باوجودیکہ اونمین عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتی اور ابو حذیفہ کا نام ہشام تہے فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سی تہی اور اسلام لائی پہلی داخل ہونی آنحضرت کی دار ارقم مین اور عبد اللہ بن مسعود بڑی قاری تہی اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہوچکا اور ابی بن کعب بہی بڑی قاری تہی صحابہ مین انکو لوگ سید القراء کہتی تہی اور حضرت عمر نی انکا نام سید المسلمین کہا تہا اور کاتب وحی تہی اور معاذ بن جبل کی مناقب بہی بی نہایت ہین اور آنحضرت نی انمین اور عبد اللہ بن مسعود مین بہائی چارہ کروادیا تہا وَعَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَاَتَیْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَیْھِمْ فَاِذَا شَیْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَکَ لِیْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ اَوَلَیْسَ عِنْدَکُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِسَادَۃِ وَالْمِطْھَرَۃِ وَفِیْکُمُ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ یَعْنِیْ عَمَّارًا اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ یَعْنِیْ حُذَیْفَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی علقمہ تابعی نی کہ آیا مین شام مین پس نماز

پڑہی مینی دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد مین پہر دعا کی مینی کہ خداوندا میسر کر میری لیی ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل یا ذاکر یا الاحق ہمکا اور اوسکی سبد نکا پہر
آیا مین ایک قوم کی پاس اور بیٹہا مین اونکی پاس پس ناگہان ایک بڈہا یا بزرگ قدر تحقیق آیا یہانتک کہ بیٹہا طرف پہلو میری کی ف ع روایت کی گئی ہی کان ابو
ملائکہ تحیر الاجل الی الاجل ت کہا مینی یعنی لوگونسی کہ کون ہی یہہ کہا لوگون نی یہہ ابودردا ہین کہا مینی یعنی ابودردا سی کہ بلاشبہہ مینی دعا کی تہی اللہ
تعالی سی یہہ کہ میسر کری میری لیی ہمنشین نیکبخت پس کیا تجکو میری لیی پس کہا ابودردا نی کہ تو کون ہی اور کہانسی آیا ہی کہا مینی کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سی
کہا ابودردا نی کیا نہین ہی تمہاری پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبداللہ بن مسعود رکہنی والا حضرت کے پاپوشین اور تکیہ اور چہاگل ف ع ح مراد یہہ ہی کہ
عبداللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہہ رہتی تہی حضرت کی تمام حالتون مین پس یہہ رہتی حضرت کے مجلسون مین لیلی تہی پاپوشین آپکی جب بیٹہتی آپ اور پہناتی
پاپوشین جب اوٹہتی اور رہتی تہی ساتہہ حضرت کی خلوتون مین پس درست کرتی بستر شریف آپکا اور رکہتی تکیہ آپ کا جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آپ کی
لیی پانی وضو کا جب اوٹہتی آپ وضو کی لیی اور اوٹہائی رکہتی اپنی ساتہہ چہاگل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہہ کہ عبداللہ بسبب شدت ملازمت آنحضرت کی ان
امور مین لائق ہین اسکی کہ ہو اونکی پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکی سی اور اسمین اشارہ ہی طرف اوس مضمون کی کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب
علم سیکہنی والونکی کہ طالب اول بہت علم سیکہی علمای شہر اپنی کا پہر کوچ کری اور شہرون کیطرف واسطی طلب زیادتی علم کی اور لائق یون نہیں کہ عمر کو اپنی کوچ مین ڈالی اور
یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیی کہ اگر دوسری کو اپنی سی افضل جانی تو طالب کو حوالہ اوسکا دیوی ت اور کیا نہین ہی تم مین وہ شخص کہ امان دی
ہی اوسکو خدا تعالی نی شیطان سی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی مراد رکہتی تہی ابودردا ساتہہ اوس شخص کے عمار بن یاسر کو ف ح کہ آنحضرت نی اونکو طیب
مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی اونکی لیی وسوقت کہ عذاب کرتی تہی اونپر مشرک اور جلاتی تہی اور کہا سرد و سلامت ہوا ای آگ اوپر
جیسیکہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مارینگی تجکو ای عمار گروہ باغیونکی بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ بیچ معنی امان
دینی کی شیطان سی ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کی رہی اور بسبب وسوسہ شیطان کی بہٹکی نہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی یون لکہا ہی
کہ عمار بن یاسر مولی یعنی غلام آزاد تہی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ مین اور حلیف یعنی ہم قسم ہوئی ابو حذیفہ
بن المغیرہ سی پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سی اوس سی عمار پیدا ہوئی پہر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار مولی ہوئی اس سبب
سی اور عمار قدیم الاسلام تہی اور تہی اون مستضعفین مین سی کہ عذاب دی گئی مکہ مین تو کہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکون نی ساتہہ آگ کی پس
آنحضرت عمار پر گذرتی تہی اور پہیرتی تہی ہاتہہ اپنا سر پر اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی ای آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور سلامتی
عمار پر جیسیکہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سی ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور سب جہادون مین اور قتل کئی گئی
عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابیطالب کی سن سینتیس مین اور عمر اونکی تیرانوین برس کی ہوئی ت کیا نہین ہی تم مین بہید جاننی والا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوائی اوسکی مراد اس بہید جاننیوالی سی حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح
ع کہ اونکو صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور اون بہیدونمین سی یہہ تہا کہ آنحضرت نی اونکو نام منافقونکی اور نسب اور علامتین اونکی
بتا دین تہین کہ یہہ بہید سوائی اونکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمر رضی نی ایکروز اونسی پوچہا کہ ایا کچہہ دیکہتا ہی تو ای حذیفہ مجہہ مین نشانی
نفاق کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچہہ نہین دیکہتا مین سوائی اسکی کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دسترخوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اندی تہی اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہون نی مدینہ مین سن چہتیس مین اور روم مین عمر بنی اون کی

وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رأيت الجنة فرأيت امرأة ابي طلحة وسمعت خشخشة امامي فاذا بلال

رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہائی گئی مجکو بہشت پس دیکہی مینی بیوی ابوطلحہ کی اور سنی
مینی آہٹ پانوکی آگی اپنے پس ناگہان بلال تہا کہ آگی آگی بہشت مین جاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ابوطلحہ کی بیوی سی مراد ام سلیم ہی مان
انس کی اور اونکی نام مین اختلاف ہی پہلی نکاح کیا اونسی مالک بن نضر نی اوس سے انس پیدا ہوئی اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی ام سلیم اور ابوطلحہ
نی پیغام نکاح کا کیا اونسی اور وہ جبتک مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کی اونکو اسلام کیطرف پس قبول کیا ابوطلحہ نی اسلام پہر ام سلیم کا نکاح ہوا
اونسی اور کہا ام سلیم نی کہ مینی تیری اسلام پر اپنی تئین زوجیت مین دیا مہر میرا یہہ ہے اسلام تیرا اور بلال بیٹی ابورباح کی ہین مولی ابوبکر صدیق کی ہین قدیم الاسلام اور اول
اظہار اسلام انہون ہی نی کیا مکہ مین حاضر ہوئی بدر مین اور اوسکی مابعد جہاد و نمین اور سکونت کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین چہوڑا انہون نی بعد نبی روایت کین
اونسی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سن بیس مین اور دفن کیے گئی باب الصغیر مین اور عمر اونکی تریسٹھ برس کی ہوئی
اور تہی بلال اون لوگو نمین سے کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نی اسلام لانی پر اور عذاب دیا کرتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سی یہہ ہوا کہ روز بدر کی بلال نہی
کی ہاتہہ سی وہ مارا گیا کہا جابر نی کہ عمر کہتی تہی ابوبکر سید نا ہی اور عتق سیدنا یعنی ابوبکر سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہماری سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت
کیا اپنی مسند مین کہ اول جنہون نی اسلام ظاہر کیا وہ سات تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمار اور ماں اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس
محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو تو اونکی چچا ابوطالب کے سبب سے اور ابوبکر کو بچایا اونکی قوم کی سبب سے رہی اور پس پکڑا اونکو مشرکون نی اور
اور پہنائین اونکو لوہی کی زرہین اور تپایا اونکو دہوپ مین پس نہین تہا اونمین سے کوئی مگر کہ خلاص فدیہ عزت کیا اوسکو اللہ نی سوائے بلال کی کہ یہہ حقیر ہے
رہی اللہ عز وجل کی راہ مین کہ حقیر جانتی تہی اونکو قوم اونکی پس پکڑا اونہون نی اونکو اور حوالہ کر دیا لڑکونکی پس پہیرتی تہی اونکو لڑکی کوچون مین مکہ کی
اور وہ کہتی تہی احد احد کذا فی الریاض وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ
وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ
يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی سعد بن وقاص سی کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین کہا کہ تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہہ شخص پس کہا مشرکون نی یعنی قریش کی بعضی
سردارون نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی اوٹہادی اپنی مجلس سے ان لوگو نکو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کرین ہم پر **ف** ع یعنی نہ جسارت
اونکو ہم پر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونیکی ساتہہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم تم پر اور آوین تمہارے پاس **ترجمہ** کہا سعد نی یعنی بیچ بیان چہہ شخص
کہ کون تہی وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا اونکا **ف** ع اور کہا ہی علما
کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا مین اونکا بسبب مصلحت کی تہا کہ کچہہ مصلحت تہی اوسمین کلام کرنیوالی کی لیے اور بعضون
نے کہا کہ بسبب نسیان کی نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہی عبارت سے کہا مولف نی خباب بن ارت کی کنیت تہی ابو عبد اللہ تمیمی اور بندی مین پکڑی گئی
تہی یہہ جاہلیت مین پس خریدا اونکو ایک عورت نی خزاعہ مین سے اور آزاد کیا اونکو اسلام لائی پہلی داخل ہونی نبی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ ہی اون
لوگو نمین سی تہی کہ جو عذاب کیے گئی اللہ کی راہ مین اسلام لانی پر پس صبر کیا اونہون نی اور اوتری کوفہ مین اور مری وہین سن سینتیس مین تہتر برس کی
عمر مین اور روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچہہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو یعنی چاہا
آنحضرت نی کہ دور کرین اونکو بسبب تمامی مشرکون کی دل کی لطمع اسکی کہ ایمان لاوین پس سوچا آنحضرت اپنی دلمین **ف** ع یعنی اونکی تالیف کے لیے یہہ کہ دور

احوال ابوطلحہ وام سلیم رضی اللہ عنہما

احوال بلال رضی اللہ عنہ

کرین اونکو صورۃ مین کہ نہ آوین وہ حضرت کی پاس جبکہ سردار مشرکونکی بیٹہی ہون یا اوٹہہ جاوین سلمان حضرت کی پاس سی جبکہ وہ بیٹہین پس ایسی کچہہ تدبیر حضرت سوچ رہی تہی وسطی عایت جانبین کی ترجمہ کہ پس اوتاری اللہ تعالی نی آنحضرت پر یہہ آیۃ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی اور نہ ہٹا اون لوگونکو کہ پکارتی ہین اور یاد کرتی ہین اپنی رب کو صبح وشام اس حالمین کہ چاہتی ہین اپنی عبادت سی رضامندی اللہ تعالی کی نہ اور کچہہ غرض نیا کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاؤدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو البتہ دیا گیا ہی تو خوش آوازی خوش آوازیوں کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف ع ح لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہین آلہ زمر کو کہ معنی گانیکی ہی مانند نی اور دف اور طنبور اور مانند انکیکی کہ ساتہہ زبان کی ہو اور یہان مراد آواز خوب و لحن خوش ہی اور آل داؤد سی مراد خود حضرت داؤد علیہ السلام ہین لفظ آل کا زاید ہی اسلیکی مشہور ساتہہ خوش آوازی کی حضرت داؤد ہین آل داؤد اور بعضون نی کہا کہ آل یہان معنی ایک شخص کے ہی اور داؤد پیغمبر نہایت خوش آوا زتہی جسوقت کہ زبور خوش آوازی سی پڑہتی جنازہ کی جنازہ اونکی مجلس سے نکلتی اور ابو موسی اشعری بہی نہایت خوش آواز خوشخوان تہی چنانچہ باب تلاوت مین ایک حدیث گذر چکی ہی کہ ایک دفعہ یہہ قرآن پڑہتی تہی اور آنحضرت سنتی تہی اور نام انکا عبداللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشکی پہر آئی اہل کشتی کی ساتہہ اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہی آئی کیا اونکو عمر بن الخطاب نی حاکم بصرہ کا تین ۲۰ مین اور ہمیشہ یہہ بصرہ ہی مین رہی حضرت عثمان کی ابتدا خلافت تک پہر معزول ہوئی بصرہ سی اور انتقال کیا طرف کوفہ کی پس اقامت کی وہان اور اہل کوفہ پر والی یعنی حاکم ہی یہانتک کہ قتل کی گئی حضرت عثمان پہر انتقال کیا ابو موسی نی طرف مکہ کی بعد کرنی حکومتونکی پہر رہی مکہ ہی مین یہانتک کہ مری سن باون مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃٌ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَیْدٍ قِیْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کی زمانہ مین چار شخصون نی ابی بن کعب نی اور معاذ بن جبل نی اور زید بن ثابت نی اور ابو زید نی کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نی ابو زید ایک میری چچاؤنمین سی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح ابو زید کی نام مین اختلاف ہی بعضون نی کہا سعید بن عمیر اور بعضون نی کہا قیس بن سکن اور مراد چار شخص انصار مین سی ہین بلکہ خزرج مین سی کہ قوم انس کے ہین اور انس نی اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جسوقت کہ اوسی فخر کیا ساتہہ آدمیونکی اپنی قوم مین سے اور اگر عام ہی کہین ہم تو اسمین تصریح نہین ہی سکی کہ سوا انکی چار کی نہین ہین اسلیکی مفہوم عدد کا ایسی مقامونمین معتبر نہین ہی اور بلا شبہہ ثابت ہوا ہی حدیثون صحیح سی یاد کرنا بہتونکا صحابہ مین سی تمام قرآن کو از انجملہ صحیح حدیث سی ثابت ہوا ہی روز یمامہ کی قتل کی گئی ستر صحابی ونمین سی کہ جنہون نی سارا قرآن یاد کیا تہا اور از انجملہ خلفاء اربعہ ہین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین یہ تمام کلام اس مقام کا سیوطی کی اتقان مین سے وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ ہَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰی لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِنْہُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مَا یُکَفَّنُ فِیْہِ اِلَّا نَمِرَۃٌ فَکُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا رَاْسَہٗ خَرَجَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْہِ خَرَجَ رَاْسُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِہَا رَاْسَہٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْہِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَہُوَ یَہْدِبُہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت کی خباب بن ارت نی کہ کہا ہجرت کی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ طالب ہی تہی ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالی کی نزدیک یعنی اوسکی فضل و کرم سی پس بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ گذر گئی اس عالم سی یعنی مر گئی

اور نہین کہایا اپنی اجر سی یعنی دنیا کی اجر سی کچھہ ف ع یعنی قسم غنایم وغیرہ سی کہ جو کچھہ لیا اون لوگون نی کہ پایا زمانہ فتوح کا پس اجر اونکا کامل ترجمہ منجملہ اونکی مصعب بن عمیر ہین مارے گئی روز احد کی پس پایا گیا اونکی لیے کپڑا کہ کفن دی جاوین اوسمین مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ نمر یعنی چیتی کی اور وہ بہی پوری نہ تہی کہ سر سی پاؤن تک ڈہک جاتی پس تہی ہم جسوقت ڈہانکتی سر اونکا یعنی ول اوس کملی سی تو کہلی رہتی پانو اونکی اور جسوقت ڈہانکتی ہم پانو اونکی تو کہلا رہتا سر اونکا یعنی پس متحیر ہوتی ہم اونکی امر مین پس فرمایا نبی صلعم نی ڈہانکدو اوس سے سر اونکا اور رکہدو اونکی پانو پر اذخر اور بعض گہانس کا ہی کہ مین ہوتی ہی اور بعضی مور مین کام آتی ہی اور بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ پختہ ہوا واسطی اونکی میوہ اونکا پس وہ چنتی ہین اوس میوہ کو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح یہہ کنایہ ہی غنیمتوں سی کہ پایا اوسکو اون لوگون نی کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کی تہی اور یہہ فقرہ لگتا ہی اوس فقرہ کی ساتہہ فنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضی اونمین سی وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سی کچھہ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضی وہ ہین کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی کہ جہاد کری اللہ کی راہ مین پہر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا دو تہائی اجر اپنا اور باقی رہا اونکی لیے تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اونمین سی تہی کہ نہین ناقص ہوا اونکی لیے ثواب آخرت سی کچھہ کہا مولف نی کہ مصعب قریشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلا سی اونکی سی ہجرت کی طرف مین حبشہ کی اول لوگونکی ساتہہ کہ اول ہجرت کی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی بدر مین اور آنحضرت نی بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کیطرف مدینہ کی پڑہاتی تہی اہل مدینہ کو قرآن اور سمجہاتی تہی اونکو دین اور مدینہ مین اول جمعہ اونہون ہی نی پڑہا ہی پہلی ہجرت کی اور ایام جاہلیت مین یہہ بڑے چین مین تہی اور بہت اچہا لباس پہنتی تہی جب مسلمان ہوئی تو زہد نہایت حاصل ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اس حال مین کہ تسمہ بکری کی چمڑی کا کمر مین باندہی ہوئی تہی پس آنحضرت نی فرمایا کہ نگاہ کرو اس شخص کیطرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالی نی دل اسکا نور ایمان سی بیشک دیکہا ہی اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکی کہلاتی پلاتی تہی اوسکو بہترین کہانا پینا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑہ کہ دوسو درہم کو خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا ورسول کی اس حالت کی تئین کہ دیکہتی ہو تم اور بعضون نی کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نی یعنی مدینہ مین بعد اسکی کہ بیعت لی عقبہ اولی مین پس آتی تہی یہہ انصار کی پاس اونکی گہرونمین اور بلاتی تہی اونکو طرف اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام اونمین پس مصعب نے لکہہ کر آنحضرت سی اذن لیا جمعہ پڑہنی کا اہل مدینہ کو پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ اون ستر آدمیونکی کہ آتی تہی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین تہوڑے دنون اور اونکی حق مین نازل ہوئی یہہ آیۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تہا اسلام اونکا بعد داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی جابر نی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ہلا عرش بسبب مرنی سعد بن معاذ کی اور ایک روایت مین ہی کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب مرنی سعد بن معاذ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح شارحین نی اختلاف کیا ہی عرش رحمن کے ہلنی کی بیان معنی مین اور اوسکی سبب مین بعضون نی تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہی فرح ونشاط عرش کی سی بسبب آنی روح پاک اونکی کی حقیقۃً یا مجازاً اور صواب ومختار یہہ ہے کہ محمول حقیقت ہی پر ہی اسلیکی حق جل وعلا نی جمادات مین علم وتمیز رکہا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نی فرمایا کوہ احد کی حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور بعضون نی کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نی کہا کہ عرش ہلنی کو علامت کیا سعد کی مرنی پر یا یہہ عبارت کنایہ ہی عظم شان وفات اونکی سی جیسیکہ کہتی ہین قیامت اوٹہی خلایق کی مرنی سی اور کلام اس حدیث مین بیچ اوایل کتاب کی تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کی

گذرا ہی اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سی ہین اسلام لائی مدینہ مین مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر اور حضرت
کہ بہیجا تہا اونکو آنحضرت نی پہلی ہجرت کرنی سی پہلی مدینہ مین پس مسلمان ہوئی بسبب اسلام اونکی کی بنی عبدالاشہل اور آنحضرت نی اونکو سید الانصار فرمایا
حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور روز خندق کی اونکی اکحل مین ایک تیر لگا اور نہ تہمنا خون اون کا
حتی کہ بعد ایک مہینی کی وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ مین سینتیس برس کے عمر مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور فرمایا آنحضرت نی کہ اوتری اونکی موت پر ستر
ہزار فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب مرنی سعد بن معاذ کی **وعن البراء قال اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة حرير**
فجعل اصحابه يمسونها ويتعجبون من لينها فقال اتعجبون من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ في الجنة
خير منها والين متفق عليه اور روایت کی براء بن عازب نی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہا پیشکش بہیجا گیا واسطی آنحضرت کی
جوڑا ریشمی کپڑی کا **ف** ح ظاہرا ایک بادشاہ نی عجم کی بادشاہوں مین سی بہیجا تہا **ترجمہ** پس ہوئی یار آنحضرت کی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی اوسپر اور تعجب کرتی
تہی اوسکی نرمی پر **ف** ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہتی تہی یعنی ازراہ تعجب اور دیکہتی تہی نہ دیکہا کبہی کپڑا ایسا گویا کہ بہیجا گیا ہی حضرت پر آسمان سی پس فرمایا
آنحضرت نی کہ تعجب کیا کرتی ہو تم نرمی سی اسکی سی البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت مین بہتر ہین اس سی اور نرم زیادہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع مناذیل
جمع مندیل کی ہی اور مندیل کہتی ہین رومال کو کہ جس سی ہاتہہ وغیرہ پونچہہ لیتی ہین پس ذکر کرنی مندیل مین مبالغہ ہی کہ جب ایسی کپڑی ہیں انکی افضل کپڑونسی
افضل ہونگی تو وہان کی افضل کپڑونکا کیا پوچہنا ہی **وعن ام سليم انها قالت يا رسول الله انس خادمك ادع الله له قال**
اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته قال انس فوالله ان مالي لكثير وان ولدي وولد ولدي
ليتعادون على نحو المائة اليوم متفق عليه اور روایت کی ام سلیم نی **ف** ح ام سلیم ساتہہ پیش سین کی مان
ہین انس کی کہ اونہون نی انس کو صغر سن مین آنحضرت کی خدمت بابرکت مین چہوڑا تہا **ترجمہ** اونہون نی کہا یا رسول اللہ انس خادم آپ کا ہی دعا کرو
اللہ تعالی سی واسکی لیی یعنی دنیا کی برکتونکی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی کی حاصل ہوتا ہی کہا آنحضرت نی یا الہی بہت کر
مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دی واسکی لیی بیچ اوس چیز کی کہ دی ہی تو نی اوسکو یعنی نعمتین اپنی قسم آل وغیرہ سی کہا انس نی پس قسم خدا کی بلا شبہہ
مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہی اور تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہین گنتی مین مانند سو سی آجکی دن نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی اوسوقت کہ یہہ حکایت کرتا ہون عدد اس مقدار کو پہنچا ہی بعد ازین زیادہ بہی ہون چنانچہ روایت کیا گیا ہی کہ
انس نی کہا یعنی بہت دنون بعد نقل کرنی مضمون سابق کی کہ دی گئی ہین مجکو میری صلب سی سوائی اولاد کی اولاد کی ایک سو چبیس کہ سب لڑکی ہین سوائی
دو لڑکیون کی یہہ بحسب قول بعض کی ہی اور بلا شبہہ مین ہی البتہ پہل دیتی ہی سال مین دوبار ذکر کیا یہہ ابن حجر نی اور اوسکی بیٹی نی کہا کہ مینی دفن کی ہین
اونکی اولاد صلبی سی قریب سو کی اور یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ اموال اور اولاد نعمت الہی ہین اگر موجب غفلت کی ذکر حق سی اور باعث گناہ کی نہون انس بن
مالک بن النضر خزرجی ہین کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئی آنحضرت کی خدمت فیضدرجت مین بیچ مدینہ کی بارہ برس کے عمر مین اور انتقال کیا انس نی طرف
بصرہ کی حضرت عمر کی خلافت مین تو کہ علم دین سکہلاوین لوگون کو اور یہہ آخر اون صحابہ کی ہین کہ مری بصرہ مین سن اکیانوین مین اور عمر اونکی ایک سو تین
برس کی ہوئی اور کہا ابن عبدالبر نی اور یہہ بہت صحیح ہی کہ کہتی ہین پیدا ہوئی اونکی ہان پر سو فرزند اور بعضون نی کہا اسی تہی ونکمین اٹہتر لڑکی اور دو لڑکیان
اور روایت کین حدیثین انسی خلق کثیر نی انتہی پس جو کچہہ کہ ذکر کیا ابن حجر نی ظاہرا اوسکا مخالف ہی اس نقل کی اور ایسی مخالف ہی ظاہر حدیث کی اسلیئی کہ دلالت
کرتی ہی اسپر کہ مجموع اولاد اونکی اور اونکی اولاد کی اولاد سی تجاوز نہین سو سی نہ اولاد اونکی واللہ اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے

نشانیون مین سی ہی اور یہین دلیل ہی انکی نیکی جو فضیلت دیتی ہین غنی کو فقیر اور جواب اسکا یہہ پایا گیا ہی کہ یہہ تخصیص ہی ساتھہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حصر
کی حاجت کی ہوئی او نکی مال مین اور جسکہ ہوئی برکت اوسمین تو غنا اوسمین سی مفقود ہوا اور حاصل ہوا سبب اوسکی ضرر اور نہ نقصان پہر ادا حق خدا کی اور اس سے
یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہے جسوقت کہ دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہے دنیا کی تو لائق ہے کہ ملا دیوی اپنی دعا کی ساتھہ طلب برکت کو کہ پاوے اس چیز مین برکت ہو
اور محفوظ رہون آفات سی وعن سعد بن ابی وقاص قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاحد یمشی
علی وجہ الارض انہ من اہل الجنۃ الا لعبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت ہی سعد بن ابی
وقاص سے کہ کہا نہین سنا مین نی آنحضرت کو کہ فرماتی ہون واسطی اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہہ کہ وہ اہل بہشت سی ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کے بخاری اور مسلم نی
ف ع یہہ انکار یہود اور علما او نکی سی اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سی ہین اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہہ صفت احترازیہ ہی کہ نکل جاوین اس سے
عشرہ مبشرہ مین سی جو کہ نہی پہلی او نکی اس گویا کہ کہا نہین سنا مین نی واسطی اوس شخص کے کہ وہ زندہ ہی روی زمین پر اور کہا نووی نی کہ نہین ہی یہہ مخالف آنحضرت
کی اس قول کی ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابو نکی جنتی ہونیکی اور اور بعضو نکی جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیکی سعد کی نفی اپنی سننی کی کی اور
نفی انکی سننی کی نہین دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کی غیر کی لیی اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر انتہی
یا نفی کی سننی کی واسطی مکروہ جاننی تزکیہ نفس اپنی کی یا یہہ کلام سعد کا پہلی بشارت دینی اور و نکی سی ہو یا بعد موت مبشرین کی اور ظاہر یہی ہی اسلیکی عبد اللہ
بن سلام جنتی ہی بعد و نکی اور نہین باقی رہا عشرہ مین سی بعد او نکی سوا سعد وسعید کی اور مؤید ہی اسکی حدیث دارقطنی کی ما سمعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ من اہل الجنۃ رہا یہہ کہ سعد نی اپنی تئین نہین ذکر کیا اسلیکی کہ او نکی بشارت دینی پہنچی ہو کسی اور سی اور
یہہ سننی بذات خود جیسا کہ ابتدا حدیث سی معلوم ہوا یا کسر نفسی سی اپنی تئین نہین ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کی زندہ موجود ہوتی مین اور اسکا دفع
یون ہو سکتا ہی کہ مراد او نکی قول یمشی سی یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کی لیی اوسوقت کہ چلتی ہون زمین پر بخلاف بشارات
غیر او نکی کی اور اس سی جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال وعن قیس بن عباد قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ فدخل رجل
علی وجہہ اثر الخشوع فقالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ فصلی رکعتین تجوز فیہما ثم خرج وتبعتہ فقلت انک حین دخلت
المسجد قالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ قال واللہ ما ینبغی لاحد ان یقول ما لم یعلم فساحدثک لم ذاک رایت
رؤیا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقصصتہا علیہ ورایت کانی فی روضۃ ذکر من سعتہا وخضرتہا
وسطہا عمود من حدید اسفلہ فی الارض واعلاہ فی السماء فی اعلاہ عروۃ فقیل لی ارقہ فقلت لا استطیع
فاتانی منصف فرفع ثیابی من خلفی فرقیت حتی کنت فی اعلاہ فاخذت بالعروۃ فقیل استمسک فاستیقظت
وانہا لفی یدی فقصصتہا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تلک الروضۃ الاسلام وذلک
العمود عمود الاسلام وتلک العروۃ العروۃ الوثقی فانت علی الاسلام حتی تموت وذلک الرجل
عبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت کی قیس بن عباد تابعی ثقہ نی کہ تہا مین بیٹہا ہوا مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اوسکی چہرہ پر نشان
خشوع کا تہا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضی حاضرین نی یہہ شخص اہل بہشت سی ہی پس پڑہین اوسنی دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز اختصار
کیا اونمین یعنی ہلکی پڑہی قرات پہر باہر نکلا وہ اور پیچہی چلا مین اوسکی پس کہا مین نی یعنی واسطے اوسکی کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئی مسجد مین تو بعضو نے کہا کہ یہہ شخص
اہل جنت سی ہی کہا اوس شخص نے قسم خدا کی نہین لائق واسطی کسیکی یہہ کہ کہی وہ چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا مین تجہسی کہ کیونکر ہی یہہ انکار ف ع

کہا انہوں نے کہ یہہ انکار عبد اللہ بن سلام نے اونپر اس جہت سے کیا کہ اونہوں نے حکم کیا اونکے لیے قطعی جنتی ہونیکا پس احتمال ہے کہ اون لوگونکو پہنچی ہو خبر سعد
بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہے اور ابن سلام نے نہ سنی ہو یہہ خبر اور احتمال یہہ بھی ہے کہ ابن سلام نے مکروہ رکھی تعریف اپنی بسبب اسکی ثنا زیر شیخ
کی از راہ تواضع اور گوشہ گزینی کے اور مکروہ رکھنی شہرت کی کہا طیبی نے پس بنا بر اسکے اشارہ ساتھہ قول اوسکے کے فساحدثک لم ذاک طرف انکار اوسکے کی
ہے اونپر یعنی مین بیان کرتا ہون تجہسے سبب اپنے انکار کا اونپر اور وہ یہہ ہے کہ ایت رویا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر نص قطعی ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی سیر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسیکہ نص فرمائی میری غیر کے لیے حاصل یہہ کہ اگرچہ مین بسبب بشارت انحضرت کی امیدوار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و
شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیے کہ جیسے میرے لیے بشارت دی اور ونکے لیے بہی دی ہے مجہیں کیا ہے کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہے کہ مراد ابن سلام کی تصدیق
لوگونکی ہو اس بات مین کہ کہی اور اشارہ ساتھہ لفظ ذاک کی طرف اس قول اونکیکی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہین لائق ہے اوس کیسیکو کہ پائے صحبت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہے پس وہ جانتے ہے ہونگے اس بات کو کہ کہی اور مین بہی کچہہ اوسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہے ترجمہ
دیکہا مینے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مینے وہ خواب روبرو حضرت کی اور دیکہا مینے یعنی خواب مین گویا کہ مین بیچ ایک
باغیچہ کی ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبد اللہ بن سلام نے کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ مین اوس باغ کی ایک ستون لوہے کا ہے کہ نیچے کی جانب اوسکی زمین
ہے اور اوپر کی جانب اوسکی اسمان مین اوسکی اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہے پس کہا گیا واسطے میرے چڑہ پس کہا مینے نہین طاقت رکہتا مین یعنی چڑہنی کی پس آیا
میرے پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنے کپڑے میرے پیچہے میرے سے پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکے پس پکڑا مینے حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجہکو مضبوط
پکڑی رہ اوسکو پس جاگا مین اسحال مین کہ وہ حلقہ میری ہاتہہ مین تہا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنی مین بغیر فاصل کی پس نہین مراد ہے یہہ کہ وہ اونکے
ہاتہہ مین بحالت بیداری ہے اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع بہی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہے خلاف اسکا اور احتمال ہے کہ
مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو ہاتہہ کی مٹہی بند تہی ترجمہ پس بیان کیا مینی اوسکو روبرو
نبی صلعم کی پس فرمایا انحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کی وہ باغ کہ دیکہا تونے دین اسلام ہے کہ فراخ اور تروتازہ ہے اور وہ ستون اسلام کا ہے عبارت ہے
احکام وارکان اوسکی سے کہ بنائے مسلمانی کی اونپر ہے اور حلقہ کہ دیکہا تونے اور پکڑا تونے اوسکو عروہ وثقی ہے کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی
اشارہ ہے اوسیپر پس تو دین اسلام پر ہے جنگل اوسکا اور سہارا اور مقام عالی پر چڑہا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ شخص
عبد اللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یہہ بہی دور نہین ہے کہ ہو یہہ عبد اللہ بن سلام کی قول سے کہ اونہوں نے خبر دی اپنی
نفس سے اور اپنی کو غایب کر کر تعبیر کیا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ
اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِي فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّي مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی ثابت بن قیس
خطیب انصار کی ف ع یعنی فصیح اونکی نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہے نظم مین کلام کرنیوالی کو ایسا ہی خطیب کہتی ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالیکو
ترجمہ پس جبکہ اوتری یہہ آیت یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی اے ایمان والو نہ بلند کرو آوازین اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیت تک تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بند کیا اپنی تئین آنحضرت کی پاس آنی جانی سی پس پوچھا آنحضرت نی سعد بن معاذ سی یعنی اسلیے کہ وہ رئیس اونکی تہی پس فرمایا کیا حال ہی ثابت
کا کہ نہین آتا اور نہین دکہائی دیتا کیا بیمار ہی **ف** ع ظاہر صدق حال ثابت کی نی تاثیر کی در باعث آنحضرت کی خبر پوچھنی کا ہوا کہ اونکا حال پوچھا
بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بوی شرح دہم ❊ گرم اسوز دلی ہست اثر خواہد کرد ❊ پس گو یا سعد متحیر ہوئی جواب مین کچہہ جواب خوب اونکو نہ سوجہا
ترجمہ پس آئی سعد ثابت کی پاس اور ذکر کیا اونسی قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچھتی تہی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار ہی کہ نہین آتا پس کہا سعد نی کہ نازل ہوئی
یہہ آیۃ یعنی یا ایہا الذین امنوا الخ کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنی سی اوپر آواز آنحضرت کی اور تحقیق تم جانتی ہو ای یارو کہ مین بہت بلند
ہون تم مین از روی آواز کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بحسب جبلت کی پس مین اہل دوزخ سی ہون **ف** ع ح کہ حبط ہوئی عمل اونکی
جیسکہ حکم کرتی ہی آیۃ کریمہ پس ثابت یہہ بات سمجہہ کر بیٹہہ رہی اور یہہ نہ سمجہی کہ مراد اس سی بلند کرنا آواز کا ہی اختیار و قصد کہ مقتضی ہی بی ادبی کا ہے
پس ذکر کیا سعد نی یہہ قول ثابت کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی ایسا نہین ہی بلکہ وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع
یعنی اس جہت سی کہ مبالغہ کیا ادب مین حتی کہ نہ جائز رکہا بلند کرنا آواز جبلی کا بہی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئی جنگ یمامہ مین ہمراہ
ابوبکر صدیق کی آیا ہی کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کی واقع ہوئی تو سیا ثابت نی کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑی اور کفن ہی مین مارے گئی رضی اللہ تعالی عنہ اور
اس حدیث مین اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مری پہلی اوسکی سن پانچ مین اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ جو کچہہ کہ نازل ہوا
بیچ قصہ ثابت کی فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا تہی ہم بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری
سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہہ آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہہ ہے کہ اوس جماعت سی کہ بہیجا ہی خداوند تعالی نی پیغمبر کو طرف
اونکی وہ ہین کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ساتہہ جماعت اصحاب کی کہ امی ہین **ف** ع یعنی عرب ہین اور اوٹہائی گئی ہین درمیان اونکی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہا طیبی نی یعنی بہیجا اللہ تعالی نی آنحضرت کو بیچ اون امیونکی کہ جو حضرت کی زمانہ مین تہی اور بیچ اور ونکی امیون سی کہ نہین ملی وہ ساتہہ اونکی
اب تک اور خلیفہ ہونگی وہ صحابہ کی اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی ہین یعنی تابعین **ترجمہ** کہا صحابہ نی کون ہین یہہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی
یا رسول اللہ کہا ابوہریرہ نی کہ بیٹہی تہی درمیان ہماری سلمان فارسی کہا ابوہریرہ نی پس رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکی مونڈہی
پر پہر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کی تحقیق لیتی اور پاتی اوسکو کتنی شخص انہین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی قوم فارس مین سے
اور مراد مطلقا عجم ہین غیر عرب کی مقصود یہہ ہے کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ہین اہل عجم مین تابعین سی اور وہ ساتہہ اس صفت کی ہین کہ
اگر دین و ایمان آسمان پر ہو تو پاوین اونہین اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سی ہین اور صحابہ عرب سے اور بلا شبہہ ظاہر ہوئی ایسی فراخی
علم و اجتہاد کی تابعین مین کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی اونکی غیرون مین یعنی بعد صحابہ کی اور باوجود اسکی خصوصیت و بزرگی جو صحابہ کی نزدیک رکہتی تہی ظاہر
ہی اور کنیت سلمان کی ابو عبد اللہ ہی غلام آزاد تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ یہود سی اونکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفاء صحابہ سی ہین اصل اونکی فارس
سی ہی قوم رام ہرمز سی کہ گہوڑی ابلق پوجتی تہی اور وہ دین کی طلب مین ہتی تہی پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتاب اور صبر کیا

اوسمین اونکی شفقتون پر دریا کی بہر گیا اونکو ایک قوم نی عرب مین سی اور بیچ ڈالا اونکو یہود کی ہاتہہ اور کہتی ہین کہ وہ بکتی رہی دس شخصون کی ملک مین آئی نوبت بنوبت یہانتک کہ پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جبکہ رونق افروز ہوی آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرت نی کہ سلمان اہل جنت سی ہی اور ہی ایک ہی اونمین سی کہ مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بڑی عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین اڑہائی سو برس اور صحیح یہ ہی اخیر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہہ اپنی ہاتہہ کی کسب سی کہایا کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت ہین اور تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مری وہ مداین مین سنہ پینتیس مین **وعنہ**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَکَ ھٰذَا یَعْنِیْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاُمَّہٗ اِلٰی عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْھِمُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی محبوب گردان اس چہوٹی سی بندی اپنی کو یعنی ابو ہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماںکو طرف مسلمانونکی یعنی ایسا کر کہ یہہ محبوب مسلمانون کی ہوں جو سب کی سب مرادہین اور محبوب گردان طرف انکی مسلمانونکو کہ یہہ مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب و محب مسلمانون کی ہوں نقل کی یہہ مسلم نی **وعن عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَتٰی عَلٰی سَلْمَانَ وَصُھَیْبٍ وَبِلَالٍ فِیْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاْخَذَھَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ ھٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَسَیِّدِھِمْ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَھُمْ لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَھُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ فَاَتَاھُمْ فَقَالَ یَا اِخْوَتَاہُ اَغْضَبْتُکُمْ قَالُوْا لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ یَا اَخِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابو سفیان بن حرب اموی الدمعاویہ کا یا یعنی بعد جماعت کی اوپر سلمان اور صہیب رومی اور بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اور صحابہ کی **ف** ع اور یہہ آنا ابو سفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کی واسطی تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ مشرکان قریش نے نقض اور عہد شکنی کی برپا کی تہی پس آیا ابو سفیان اور اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو ترجمہ پس کہا اونہون نی کہ نہین لیا خدا تعالی کی تلوارون نی یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ بحکم خدا کام کرتی تہی گردن سی دشمن خدا کی اپنی جگہ یعنی اپنی حق کو اوسکی گردن سی یعنی حیف کہ یہہ مشرک یعنی ابو سفیان اب تک ہماری ہاتہہ سی نہین مارا گیا پس کہا ابو بکر نی یعنی اونسی کہ آیا کہتی ہو تم یہہ بات واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابو سفیان ہی **ف** ع اور حضرت ابو بکر نی یہہ بات کہی واسطی دلجوئی ابو سفیان کی دل کی اور رعایت حق امان طلب کرنی کی جیسکہ آنحضرت بہی کبہی استمالت خاطر بعضی مشرکونکا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تہی کیا کرتی تہی ترجمہ پہر آئی ابو بکر صدیق حضرت کی پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابو بکر شاید غصہ دلایا تو نی اونکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تو نی اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نی اپنی پروردگار کو یعنی اس جہت سی کی رعایت کی تو نی جانب کافر کی پس آئی ابو بکر اونکی پاس یعنی عذرخواہی کی لیی پس کہا ای بہائیو میری کیا غصہ دلایا مینی تمکو اور رنجیدہ ہوئی تم کہا اونہون نی نہین غصہ دلایا تمنی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم مستی بخشی تمکو خدا تعالی ای بہائی میری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنی ای بہائی ہمارے اور شاید کہ یہہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کی کہا نووی نی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علماء نی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخونمین ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی لیکن بیچ نسخہ سید جمال الدین کی اور بہتونکی اصول معتمدہ سی ساتہہ تصغیر کی اور زبر ہی کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم ہی کی ہی اور جائز ہی زبر اوس کا بہی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی فقراء صحابہ کی اور رغبت دلائی اسمین اونکی تعظیم و تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر اونکی کی **بیت** باخوش باش کان سلطان دین را بدرویشان و مسکینان سری ہست **وعن** صہیب بن سنان مولی یعنی غلام آزاد عبد اللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی تہی ابو یحیی مکان اونکی

تھی زمین موصل مین درمیان دجلہ اور فرات کی پس لوٹا روم نے اوس جانب کو اور بندی مین پکڑ لیگئی وہ اونکو اور یہہ لڑکی تھی خورد سال پس شاہ ہوئی روم کی
پھر خریدا اونکو روم سے بنی قبیلہ کلب نے پھر لائی کلب انکو مکہ مین پس خریدا انکو عبداللہ بن جدعان نے اور آزاد کردیا اونکو پس رہی یہہ اوسکی ساتھہ یہانتک کہ مرگیا اور
بعضے کہتی ہین کہ جب بڑی ہوئی یہہ روم مین اور عقل آئی اونکو تو بہاگی اونکی پاس سے اور آئی مکہ مین اور ہم قسم ہوئی عبداللہ بن جدعان کی ساتھہ اور اسلام
لائی یہہ ابتدا اسلام مین بیچ مکہ کی کہتی ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئی ایک دن مین اسحالین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین تھی بعد بیا اوپر
تیس شخصونکی اور تھی یہہ اون ضعیفون مین سے کہ عذاب دیجاتی تھی اسکی راہ مین بیچ مکہ کی پھر ہجرت کی اونہون نے طرف مدینہ کی اور نازل ہوئی انکی حق مین یہہ
آیتہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور مری یہہ سن اڑتیس مین بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر مین اور دفن کی گئی بقیع مین اور ابوسفیان
کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض الانصار متفق
علیہ اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نشانی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہی یعنی سب انصار کی اور نشانی نفاق کی
دشمنی انصار کی جو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح انصار جمع ناصر کی اور یا نصیر کی اور مراد نصرت یعنی مدد کرنیوالی آنحضرت کی ہین اور انصار دو قبیلہ ہین
اوس اور خزرج کہ دو بہائی تھی انصار اولاد اونکی ہین اور اونکی درمیان ہین ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت تھی اور ساتھہ برکت اسلام و توحید کی عداوت مبدل
ساتھہ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نے اونکا لقب انصار رکہا کہ ساتھہ اوسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد اور موالی پر یہہ نام باقی رہا اور اونکی
تعریف قرآن مین موجود ہی اور یہہ درجہ پایا اونہون نے بسبب ٹھکانا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مدد کرنی اونکی اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کی موجب عداوت
کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھہ اونکی پس ضرور ہوئی یہہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت اونکی ہوئی
کمال ایمان کی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب دین کی کری اونسی عداوت کوئی تو یقین ہی کہ موجب کفر حقیقی کی ہوگی وعن البراء
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم احبہ اللہ
ومن ابغضہم ابغضہ اللہ متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب انصاری سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی انصار نہین دوست رکہتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہین بغض رکہتا اونسی مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے
مشابہ منافق کی پس جو کوئی دوست رکہی انصار کو دوست رکہیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکہی اونکو دشمن رکہیگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے و
عن انس قال ان ناسا من الانصار قالوا حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش
المائۃ من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فحدث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبۃ من ادم ولم یدع معہم احدا غیرہم
فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال فقہاؤہم اما ذوو رأینا
یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانہم قالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی
قریشا ویدع الانصار وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا حدیثی عہد
بکفر اتالفہم اما ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا
بلی یا رسول اللہ قد رضینا متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق بعضی آدمیون نے انصار مین
سے کہا جس وقت کہ غنیمت دی اللہ نے اپنی رسول کو اموال ہوازن سے کہ نام ایک قبیلہ مشہور کا ہی جو چیز کہ دی ف ح اس عبارت مین اشارہ ہی کثرت اوس

اموال براسلیے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اوس قبیلہ سی بہت ہتی چنانچہ روایتون مین آیا ہی کہ چہہ ہزار بندی تہی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کی اور
اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچہ اوپر چالیس ہزار بکریان تہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریون کی خارج از حصر تہی ترجمہ پس شروع کیا دینا کتنی
ایک شخصونکو قریش مین سی سو سو اونٹ **ف** ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی نومسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائی تہی اور ہنوز ایمان نی اونکی لونمین قرار
نہ پکڑا تہا اور انکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس انکو حضرت نی دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطی تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی ونکو پیدا ہو اور اونمین ابو سفیان والد
معاویہ کی بہی تہی اور دیتی تہی صادقین کو مہاجرین اور انصار مین سی سو سو سی کم اور یہہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پہرنی حضرت کی طائف سی ترجمہ پس کہا
ایک جماعت نی انصار مین سی کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچہہ اور ترک کرتی ہین ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو
بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہین اون کی خونون سی **ف** ع یعنی ٹپکتی ہین خون قریش کی ہماری تلوارون
سی سبب لڑنی کی اونسی اسلام لانی کی لیئی اور یہہ کہا اونہون نی بگمان اسکی کہ آنحضرت رعایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش مین سی ترجمہ پس خبر دی
گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصاری یون کہتی ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نی انصار کے
پاس اور جمع کیا اونکو اپنی بیچ خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوائی اونکی پس جب جمع ہوئی انصار آئی اونکی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سی پس کہا دانایون اور علما اونکی نی اے رسول خدا عقلمندون ہمارے نی یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچہہ
یعنی ان باتون مین سی اور ایسی کہتی ہا ایک لوگون نی ہم مین سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نوعمر اور نوجوان ہین کہا کہ بخشی اللہ رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش
کو اور چہوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونون سی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بلا شبہہ دیتا ہون مین یعنی اس مال مین سی کتنی ایک شخصونکو کہ
حدیث العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نومسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت اونکی اسلام سی یعنی سبب دینی مال کی نہ کچہہ اور غرض کی لیئی دیتا ہون کیا نہین راضی ہوتم اے
انصار اس سی کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مولفۃ القلوب اور پہر تم طرف مکانون اپنی کی مدینہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی یا
رسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع کیا خوب کہا ہی کسی نی **بیت** رضینا قسمۃ الجبار فینا + لنا علم وللاعداء مال + فان
المال یفنی عن قریب + وان العلم باق لا یزال **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَکُنْتُ امْرَاً
مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ
شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار مین سی **ف**
ع نہین مراد ہی اس سی انتقال نسب و ولادت سی اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبون مین بلکہ مراد اس سی نسب بلادی
ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین سی اور نہوتی نسبت اوسکی دینی کہ نہین گنجایش کہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت ہی
کہ حکم کیا گیا تہا مین ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمہاری کی اور پہرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری کی حاصل یہہ کہ اگر نہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور
فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا مین ساتہہ انصار کی اور دیار اونکی کی اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی کرام انصار کا
اور فضیلت نسبت نصرت کا اور باوجود اسکی اسمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے اسلیے کہ اونہون نے چہوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنی
خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کامل ہی لیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور قرابتیون مین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت کے
ہی اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سی مگر بسبب فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک انمین سی تہا مین

اور برابر اوس مثل انکی ہونا مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ حسی یا معنوی
مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ مین تو چلون مین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین ف ع ح اور چھوڑدون مین چلنا تمام
لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کاواک درمیان دو پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتہہ زیر شین اور جزم عین کے راہ پہاڑ مین یا فرجہ درمیان
پہاڑونکی اور مراد یہہ ہے کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب بہت ہوتی ہین پس جب نکلیں کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بہی اوسکی پیچہی پیچہی ہین چلتی ہی یہانتک کہ
پہونچی دگروہ پس یہہ فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور اور لوگ اور راہون مین تو مین اوسی راہ مین چلون جسمین انصار چلی اسمین بیان ہی کمال عنایت کا
اونکی حال پر اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سی رائی اور مذہب ہے یعنی اگر اختلاف کرین لوگ ارا اور مذہب مین تو اختیار کرون مین انصار کی
رائی مذہب کو اور موافق ہونمین ساتہہ اونکی مقصود حسن موافقت اور مرافقت ہی ساتہہ اونکی بسبب اسکی کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچہی خدمتگذاری نہ
یہہ مراد ہی کہ مین اتباع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکا اسلیئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اون کی ترجمہ انصار بمنزلہ
شعار کی ہین اور باقی لوگ مانند دثار کی ف ع شعار کہتی ہین کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہی اور دثار ردا کی زیری کپڑا
باہر کا کہ شعار کی اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی کی تشبیہ دی انصار کو ساتہہ شعار کی بسبب راسخ ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی اور معنی
یہہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگونمین باعتبار مرتبہ و منزلت کی ترجمہ تحقیق تم اے انصار دیکہوگی پیچہی میری ترجیح و اختیار کرنا
لوگونکا پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض پر نقل کی یہہ بخاری نی ف ح اور اثرہ ساتہہ زبر ہمزہ اور ثاء مثلثہ کی اور ساتہہ پیش ہمزہ اور جزم ثاء مثلثہ
کی اور ساتہہ زبر اوسکی کی بہی اسم ہی ایثار سی بمعنی اختیار کرینگی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم رکہینگے تم پر اور آپ امراء ہونگی اور وہ لوگ کم رتبہ مین
مستحق اثرا اور زائد تر ہونگی بسبب امارت کی اور بلا شبہہ یوہیں واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اون مخبر صادق نی خصوصا امیر المومنین عثمان رض کی زمانہ مین اور
اور بعضی عصرون مین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہہ معنی ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لی لیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح و فضیلت دینگی تم پر یا کسی کم رتبہ کو تم پر
فضیلت دینگی ترجمہ پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض کوثر پر ف ع ح یعنی پس اوسوقت جبر نقصان تمہاری خاطر شکستہ کا ہو جاویگا
کہ میری زیارت اور وہانکی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہہ بشارت ہی اونکی لیی ساتہہ داخل ہونی جنت کی بدلی مین اونکی صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار
معویہ کی پاس اونکی امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچہہ تدبیر نہ کی اونہون نی اوسکی پس کہا انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم
نی کہ دیکہوگی تم پیچہی میری اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معویہ نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم
کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا

وعنه قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ
اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْيُ
عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ اَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا
ابو سفیان کی گہر مین پس وہ امن مین ہی ف ح آیا ہی کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہہ ایک شخص ہے کہ دوست رکہتا ہی فخر و
بزرگی کو پس مقرر کیجیی اوسکی لیی ایک چیز کہ اوس سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر مین الخ اور یہہ جو کہتی ہین کہ ابو سفیان نے

سے ایام ایذا رسانی قریش کی آنحضرتکو دی یا تہا لیا تہا انکو اپنی گہر مین پس یہہ مکافات اوسکی تہی انحضرت کیطرف سی بوسفیان کی لیی اور ابوسفیان
بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلی سال فیل کی اور تہا اشراف قریش سی ایام جاہلیت مین اسلام لائی روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ
القلوب سی اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ القلوب کی اور پہوٹی آنکہہ اونکی بیچ طائف
کی پس ہمیشہ کانی رہی اور یرموک تک پہر لگا اونکی دوسری آنکہہ مین تیر پس وہ بہی پہوٹ گئی مری وہ سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کئی گئی بقیع مین
ترجمہ جو کوئی کہ مشرکونمین سی ڈالدی ہتیار پس وہ بہی امان مین ہی پس کہا انصار نی یعنی بعضی انصار نی یہہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہی اوسکو مہربانی نی
اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کی ف ح جب انصار نی دیکہی عنایت و رعایت آنحضرت کی بنسبت ابوسفیان
کی کہ نہایت عداوت رکہتا تہا پہلی حضرت سی اور اب وسکی حق مین ایسا کچہہ فرمایا متحیر ہوئی اور تعجب کیا اور از روی غیرت اور سادگی کی یہ کلام مذکور کیا ترجمہ اور آئی
وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچہہ کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی انصار سی کہ کہا تمنی ایسا کہ یہہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت
یعنی محبت نی اپنی بستی والونمین ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے ف ع یعنی نہین ہی امر ایسا کہ جیسا کہ تمہاری فہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیی کہ ہجرت
میری طرف مدینہ کی خالص اللہ ہی کی لیی ہوئی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ بلاشبہہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا ف ع یعنی
ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ نہ عود کرون مین طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا مینی اوسکو اسکی لیی اور نہ رغبت کرون مین اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی
اوس سے طرف اسکی ترجمہ ہجرت کی مینی طرف اسکی یعنی طرف ثواب اوسکی کی یا امر اوسکی کی اور طرف تمہاری ف ع یعنی طرف دیار تمہاری کی واسطی
میل خاطر ہونی تمہاری کی طرف میری اور طرف اور مہاجرین کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ
اوسکا یہہ ہے کہ قصد ہجرت کرنی مین تہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی دار سی طرف دار تمہاری کی ترجمہ زندگانی میری یا جگہہ زندگانی میری کی
زندگانی تمہاری یا جگہہ زندگانی تمہاریکی ہی ف ح یعنی جدا نہین ہونگا مین تمسی حیات مین اور نہ ممات مین مین ساتہہ تمہاری ہون اور تم ساتہہ میرے
خاطر اپنی جمع رکہو ترجمہ عرض کیا انصار نی قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچہہ کہ کہا مگر بسبب بخل کرنیکی ساتہہ خدا کی یعنی ساتہہ نعمت اور فضل اوسکی
ہمپر اور رسول اوسکی کی ف ح یعنی شرف ہمسائگی و صحبت اونکی کی اور غیرت کرنی اور روا نہ رکہنی میل و محبت تمہاریکی ساتہہ اورونکی کہ مبادا عنایت اور
محبت اور ہمسائگی اور صحبت آپکی سی محروم ہو وین ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور محبت ہرگز نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیر پر پڑی بیت غیرتم
با تو جانانت کہ گر دست دہد نہ گذارم کہ در آئی بخیال دگران ✻ حاصل یہہ کہ مراد انکی یہہ تہی کہ تم جیسی نعمت اللہ نی ہم مین بہیجی اور آدمی مجبول ہی اقارب
اور وطن کی محبت پر پس ڈری ہم اس سی کہ میل کرو تم ہمسی طرف اونکی پس تحریک کی ہمنی آپ سی ساتہہ اس کلام کی ورنہ آزمایا ہمنی آپکو تو کہل جاوی یہہ مقصد
پس نہین وارد ہوتا ہی اعتراض اونپر کہ کیونکر کہا اونہون نی یہہ قول باوجود فرمانی اللہ تعالی کی لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی مقرر
کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعض تمہاریکی بعض کو ترجمہ فرمایا حضرت نی پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور راستگو جانتی ہین
تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین
من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہم انتم من احب الناس الی اللہم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار
اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا لڑکون اور عورتونکو یعنی انصار کی پہرتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کی سی پس کہڑی ہوئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر یا اونکی ملنی کی لیی پہر خطاب کیا اونکی طرف ساتہہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب تر ہو لوگونمین سے طرف میری خداوندا تم
محبوب تر ہو لوگونمین سی طرف میری ف ع مکرر کہا اسکو تاکید کی لیی اور بعضی نسخونمین الی اللہ ہی بجائی الی کی اور صحیح بخاری مین کہا کہ اسکو تین بار فرمایا

اور یہہ بھی روایت الی کی ترجمہ مراد رکہتی تہی آنحضرت ساتہہ قول اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح اور معنی اللہم کی یا تو قسم کی ہین یا یہہ معنی ہین اسکی کہ خداوندا تو جانتا ہی میری صدق کو اور سچ ہین کہ کہتا ہو مین کہ جب دیکہا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکہنی سی اور جوش محبت ہوا خبر دینی آنحضرت نی اوسکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اوسپر بسبب کمال عنایت اور مکرمت کے **وعنہ** قَالَ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَا مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی انس سی کہ کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس انصار کی مجلسون مین سی اس حال مین کہ اہل مجلس رو رہی تہی یعنی آنحضرت کی ایام مرض مین پس کہا ابوبکر و عباس نی کہ کس چیز نی رولایا تمکو یعنی کیون روتی ہو کہا انصار نی اس سببسے روتی ہین ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنی پس آئی ایک اون دونون مین سی یعنی عباس یا ابوبکر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کی رونیکی بسبب یاد آنی مجلس شریف کی پس باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی بہیئت عصابہ یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کی بسبب شدت کی پس چڑہی آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیی اور نہ چڑہی منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوس دن کی یعنی یہہ آخری خطبہ پڑہا پس حمد کی اسکی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتون کا اور ثنا کی اوسپر یعنی کمال پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہون مین تمکو ای لوگو یا مہاجرون عنایت اور حمایت اور احسان کرنیکی انصار پر سلیکی وہ شکنبہ اور جامدانی میری ہین **ف** ع کرش ساتہہ زبر کاف اور زیر ری کی اور بروزن کتف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ جزم ری کی شکنبہ گائین بیل وغیرہ کا مانند معدہ کی آدمی کی لیی یعنی اوجہ اور عیبہ ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کی جامہ دان کہ اوسکو بقچہ کہتی ہین اور مراد یہہ ہی کہ انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میری ہین تمام امور مین ان چیزونکی ساتہہ مشابہت اسلیی ہی کہ گائین بیل وغیرہ جمع کرتی ہین چارہ اپنا اوجہ مین اور لوگ رکہتی ہین کپڑی اپنی جامہ دانی مین اور عرب کنایہ کرتی ہین قلب اور سینہ سی ساتہہ عیبہ کی اور کرش معنی عیال مرد اور اولاد چہوٹی اور جماعت کی بہی آیا ہی اور محل کرنا اس معنی پر بہی درست ہی یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی میری کی ہین کہ محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہین ترجمہ اور تحقیق ادا کیا اونہون نے اوس حق کو کہ اوپر تہا **ف** ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہہ کہ پورا کیا اونہون نے اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ مین ساتہہ اوترنی اس آیت کی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یعنی اللہ نے خرید لیا مومنون سی اون کے جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیی جنت ہو کہ بیعت کی اونہون نی کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سی وعدہ جنت ملنیکا ہوا تہا پس فرماتی ہین پورا کیا اونہون نی وعدہ اپنا کہ مدد کا حصہ کی ترجمہ اور باقی رہا جو کچہہ کہ اونکی لیی ہی خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو اون کی نیک کارونسی یعنی عذر اگر پیش کرین وہ اوس باتمین کہ صادر ہوئی اونسی اور درگذر کرو اونکی بدکارونکی کار بد سی کہ صادر ہوا اونسی یعنی اگر عاجز ہون عذر سی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری مین کہ وفات پائی اوسمین یہانتک کہ بیٹہی منبر پر پس حمد کی اللہ کی اور

ثنا کہی اوسکے پہر کہا اما بعد حمد وثنا کی جاتو کہ لوگ یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کرکر آوینگی اپنی اپنی وطن چہوڑ کر اور کم
ہونگی انصار فائدہ اسلیکی بدل اپنا نہین رکہتی کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سی ہی کہ جگہہ دی آنحضرت کو اور مدد کی اون کی اور مسلمانون کی اور
یہہ ایک چیز ہی جو چلی گئی جو مر گیا پہر وہ کہان اور یہہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی قایم ہی پس ظاہر ہے کہ یہہ خبر دینی غیب کی ہی آنحضرت کی طرف
سی ساتہہ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکیکی اور فراخی اونکیکی شہر و شہر اور ٹہرنی اور ملک گیری کرنی اونکیکی بخلاف انصار کی کہ کم ہوگا وجود اونکا اور
نہین باقی رہینگی وہ اور بلا شبہہ واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اوسکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا ترجمہ یہانتک کہ ہونگی لوگون مین بمنزلہ نمک کی طعام
مین فائدہ اس تشبیہ مین بہی بیان ہی قلت انصار کا اور یہی اشارہ ہی اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہی ایسا ہی وجود انصار کا
سنوار نیوالا اہل اسلام کا ہوگا ترجمہ پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی ای مہاجرون مثلا کسی چیز کا کہ ضرر پہنچاوی اوسمین کسی قوم کو یعنی بدکارونکو اور
نفع پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیککارونکو پس چاہیی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیک کار سی یعنی نیکی اونکی اور چاہیی کہ درگذر کری اونکی بدکاری سی یعنی انکی
بدی کو نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اغفر للانصار
ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی یا الٰہی بخش واسطی انصار کی اور واسطی بیٹیون انصار کی اور واسطی پوتون انصار کی نقل کی یہہ مسلم نی فائدہ پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی
تابعین اور تیسری درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد انسی بیٹی اور بیٹی ہون واسطون کر
قیامت تک بلکہ اگر ابناء کو اوپر معنی اولاد کی حمل کرین تو بہی ورنہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہو جاسنگی **وعن** ابی اسید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشہل ثم بنو الحارث بن الخزرج
ثم بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر متفق علیہ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ بہترین گہر انصار کی یعنی افضل قبایل اونکیکی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی
ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فائدہ یعنی سب افضل ہین نسبت اہل مدینہ کی اور یہہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی اور عسقلانی نی کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کی ہی
اور خیر دوسرا بمعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کی سی بہترین قبایل اونکی ہین اور ہر قبیلہ
رہتا تہا ایک ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ انہی فلان چنانچہ اسلیکی آیا ہی بہت سے روایتون مین بنو فلان خیر کردار کی لکہا ہی عثمانی نی کہ بزرگی دینی اونکی
بقدر سبقت اونکیکی ہی اسلام مین اور اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی تفضیل قبایل اور اشخاص کے بغیر عداوت وخواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہہ غیبت

وعن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد وفی روایة وابا مرثد
بدل المقداد فقال انطلقوا حتی تاتوا روضة خاخ فان بہا ظعینة معہا کتاب فخذوہ منہا فانطلقنا تعادی
بنا خیلنا حتی اتینا الی الروضة فاذا نحن بالظعینة فقلنا اخرجی الکتاب قالت ما معی من کتاب فقلنا لتخرجن
الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجتہ من عقاصہا فاتینا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من
حاطب بن ابی بلتعة الی ناس من المشرکین من اہل مکة یخبرہم ببعض امر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب ما ہذا فقال
یا رسول اللہ لا تعجل علی انی کنت امرا ملصقا فی قریش ولم اکن من

أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُوْنَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی علی رضی سی کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا المرثد بدل والمقداد کی یعنی بہیجا ابو مرثد کا مذکور ہی بدل مقداد کی ف ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اور چہٹی ہین اسلام مین اور ہجرت مین کہ تین کوس ہی مدینہ سی اور اون کو لوگون نی لاکر بقیع مین دفن کیا سن تینتیس مین اور وہ ستر برس کی تہی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کی حاضر ہوئی بدر مین وہ بہی اور اونکا بیٹا بہی یعنی مرثد اور ابو مرثد کہا صحابہ سی ہین کہا محمد بن سعد نی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادونمین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت ابوبکر رض کی خلافت مین چہاسٹہ برس کی عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی قریب مدینہ کی اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتہہ خائین معجمتین کی شفتالو کو وہان درخت شفتالو کی بہت تہی ✦ ترجمہ اسلیکی روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹہی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی پس لے لینا وہ خط اوس سی ف ع نام اوس عورت کا سارہ تہا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا اہل مدینہ کا کہ مکہ والونکو لکہا تہا ترجمہ پس روانہ ہوئی ہم در حالیکہ جلد کرتی تہی ساتہہ ہمار کی ہمارے گہوڑی یعنی گہوڑی ہمارے دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک ناگہان پہنچی ہم اوس عورت سی پس کہا ہمنی نکال تو اے عورت خط کو کہا اوس عورت نی کہ نہین ہی میری پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالیگی تو خط کو یا اوتار دینگی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکال والا ننگا کردینگی تجکو تو کہ حقیقت حال کہل جاوی پس نکالا اوس عورت نی وہ خط اپنی چوٹی مین سی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ اوسنی وہ خط اپنی کمر مین سی نکالا پس تطبیق اوس روایت مین اور اس روایت مین یہہ ہی کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچی ہوگی پس باندہا اوسنی وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر مین ترجمہ پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوسمین یہہ عبارت ہی یہہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتہہ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت کا تہا طرف اہل مکہ کی فتح کی لیے اور آنحضرت نی اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی ہی سی یعنی الا حاطب نی یہہ خط اہل مکہ کو اونکی خوشی مدد و استمالۂ قلوب کی لیے لکہا تہا پس اس عبارت سی کیونکر لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہہ ہی کہ آنحضرت نی بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کیطرف متوجہ ہوئی تہی واسطی اس حال کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تہی اور یہہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی فیما بین مین مباح ہی جیسا کہ کہا ہی حضرت نظامی رح نی ؎ سکندر کہ با شرقیان حرب داشت ✦ در خیمہ گویند در غرب داشت ✦ اور یہہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تہی وہنون نی اہل مکہ کو یہہ خبر لکہی در حقیقت حال سی آگاہی دی کہ پیغمبر تمہاری اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوتری جبرئیل اور آنحضرت کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت نی وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے حاطب کیا ہی یہہ لکہنا تیرا اور خبر دینی تیری حقیقت حال سی کہا حاطب نی یا رسول اللہ جلدی نکیجی مجہ پر یعنی یہہ حکم کر دینگی ساتہہ کفر کی اور سزا دینی کی اس عمل پر بلا شبہہ مین ہون ایک شخص چمٹا یا گیا قریش مین یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہون ونسلی او نہین ہون مین

خاص اونمین سی اور ہین وہ لوگ کہ آپکی ساتہہ ہین مہاجرین مین سے اونکی لیی قرابت ہی اہل مکہ کی ساتہہ نگہبانی کرتی ہین وہ مشرک بسبب اوس قرابت کی مال مہاجرونکی
اور اہل وعیال اونکی کی مکہ مین ہین چاہا مینی کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سے قریش مین یہہ کہ کرون مین اونکی حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بسبب اسکی میری قرابت
کی کہ مکہ مین ہی ف ع ح کہا طیبی نے کہ یحمون صفۃ ہی یدا کی اور مراد یدسی ید انعام ہی یا قدرت یعنی لون مین اونسی نعمت یا قدرت گوکہ حمایت کرین بسبب اوسکی
سے قرابت یا میری قرابتیون کی یعنی یہہ امر کیا مینی واسطی غرض ومصلحت اپنی لوگون کی کہ مکہ مین ہین تو مشرک بسبب اس خوش آمد
کی میری لوگون سی خبردار ہین ترجمہ اور نہین کیا مینی یہہ امر بسبب اس کی کہ مین کافر ومنافق ہون کہ ایمان
نہین لایا مین اور نہ اسلیے کیا ہی کہ مین مرتد ہوگیا یعنی بعد ایمان لانی کی کافر ومنافق ہوگیا اور اپنی دین سی نکل گیا اور نہ کیا ہی یہہ بسبب
راضی ہونیکی ساتہہ کفر کی بعد اسلام کی کہ چاہتا ہون نکلنا دین اسلام سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نی بلا
شبہہ سچ کہا تمسی یعنی حقیقت حال یہی ہی جو اسنی کہی پس کہا عمر رض نی کہ چہوڑ دو مجکو یا رسول اللہ کہ مارون مین گردن اس منافق کی ف ع اور یہہ کہا عمر نی
با وجود تصدیق کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالین کہ خطاب کیا اونکی تصدیق حد مین اسلیے کہ عمر دین مین بہت قوی تہی اور اوس وقت مین بعضی لوگ
تہی ہی ایسی کہ منسوب تہے طرف نفاق کی پس اونہون نی گمان کیا کہ جسنی مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہو قتل کا لیکن یقین نہین کیا اونہون نے
اسپر پس اسی لیی پروانگی چاہی اونکی قتل کرنیکی اور اطلاق کیا اونپر منافق ہونی کا اسلیے کہ شاید اونہون نی دلیں اور کہہ کہا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر ند کور
کیا ہو کچہہ تاویل کر کر انتہی اور حضرت شیخ سعدی نی کہا کہ شاید یہہ بیان کرنی اس قصہ کے تقدیم وتاخیر ہی الا کہنا عمر کا اسبات کو بعد تصدیق آنحضرت کی حاطب کے
بعید ہے ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین ف ح گویا کہ عمر نی کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت نے
ترجمہ اور کیا چیز معلوم کروا وی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانی تو کہ وہ مستحق قتل کا ہی شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت ومغفرت کے
کی ہو طرف اونکی پس فرمایا اللہ تعالی نی کرو جو کچہہ چاہو کہ واجب ہوئی تمہاری لیی بہشت ف ع کرو جو کچہہ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سی تہوڑے
ہون یا بہت واجب ہوگئے یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکہنی کی راجع ہین طرف عمر کی الا یہہ امر محقق تہا آنحضرت
کی نزدیک اور اقرب یہہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ اہل بدر اوسپر اعتماد وتکیہ کرین اور عمل سی باز رہین بسبب فرمانی اعملوا ما شئتم کی اسلیے کہ مراد اس سی ظاہر کرنا
کرم وعنایت کا ہی نہ رخصت دینی اونکی لیی ہر فعل مین اور چہوڑ دینا کہ جو کچہہ چاہین سو کرین ترجمہ اور ایک روایت مین ہی یعنی بجائی فقد وجبت لکم الجنۃ
کی فقد غفرت لکم ف ع یعنی حقتعالی نی نظر رحمت ومغفرت کی کی اونپر اور اسمین امید زیادہ ہی بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہی یہہ بات اور کہا
نووی نی کہ یہہ حکم آخرت کا ہی اور امور دنیا مین حد وغیرہ متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت نی مسطح پر حد قذف کی قایم کی حالانکہ وہ بدری تہا اور اس حدیث مین
معجزہ ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ در جاسوسونکی اور پڑہ لینا اونکی خطونکا اور یہہ بہی اسی معلوم
ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کے مقصود اس لکہنی سی ایذا دینی آنحضرت کے نتہی ورنہ الاکفر
لازم آتا اونکی بسبب بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تہا اپنی قرابتیونسی بگمان اسکی کہ نہین ضرر کریگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کے
اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اسبات پر ان قصور کیا اونہون نی اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ خفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنی مین واللہ اعلم ترجمہ پس نازل کی خدا تعالی نی یعنی بیچ زجر ومنع کی اس فعل سی کہ کیا حاطب نی اوسا ندا وسکی نی یہہ آیتہ
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنونکو یعنی جنکو مین دشمن رکہتا ہون اور
اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکہتی ہین تمسی اور وہ کافر ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہہ ہی تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ

وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا اسلیے کہ داخل ہون اسمین حاطب جیسے لوگ بہی وراسی لیے کہا گیا ہی العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب یعنی یہہ قاعدہ ہی اصول کا کہ اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیتہ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے لیے اوتری تو یہہ نہین کہ وہ اوسیکے لیے خاص ہو بلکہ جسکی حق مین اوسکا حال ہی ہی جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہووے گا گویا اوسیکے لیے وہ اوتری ہی تنبیہ اس سے رد ہوا قول اون بزرگوارونکا جو کہتی ہین کہ یہہ آیتین تو بت پرستونکے لیے اوتری ہین بزرگونکے بچارونکے حق مین کیون انکو بیان کرتی ہو پس وہ جاہل ہین اس قاعدہ مذکورہ سے اور مقام سوچنے کا ہی کہ آیتین اوتری ہین وہین کی کفار کے حق مین پس کل کو کہینگے صاحب ایمان لائیگا اور کھرسے بچنے کا وہین کی لوگونکے لیے حکم ہی ہمارے لیے نہین عیاذا باللہ بچاوے اللہ تعالیٰ اس نفسانیت سے ہم سبکو اور راہ حق دکھاوے **وعن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا جبرئیل نے کس مرتبہ مین گنتی ہو تم اور کس جماعت سے گنتی ہو تم اہل بدر کو اپنے بیچ مین فرمایا آنحضرت نے گنتی ہین ہم اونکو اپنے مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت نے جبرئیل کی جواب مین کچہہ اور کلمہ کہ وہ مانند اوس کلمہ کی ہی **ف** ع اور ظاہر یہہ ہے کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل نے اور ایسے ہی یعنی ہمارے نزدیک حکم اون ملائکہ کا ہی جو حاضر ہوئے وہ بدر مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ع یعنی وہ افضل ہین اون ملائکہ سے کہ نہین حاضر ہوئے اونمین سے بدر مین پس ہونگے وہ افضل ملائکہ کے اونکے افضلونمین سے **وعن** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حفصہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ مین البتہ امیدر کہتا ہون کہ نہین پیٹہیگا آگ دوزخ مین اگر چاہے اللہ تعالیٰ نے کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا نہین ہے کہ تحقیق کہا ہی خدا تعالیٰ نے اور نہین کوئی تم مین سے مگر وارد ہوگا دوزخ پر **ف** ع یعنی حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گذرنیکے پلصراط پر سے کہا نوویؒ نے کہ صحیح یہہ ہے کہ مراد وارد ہونے سے گذرنا ہی پلصراط پر سے جب گذرینگے اوس پر سے تو دوزخ مین گر پڑینگے اور جنتی نجات پاوینگے اور حفصہ نے گمان کیا کہ معنی وارد ہا کی داخل ہا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آدمیونکے لیے تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سے کیونکر صادق آوے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے پس نہین سنا تونے خدا تعالیٰ کو کہ فرماتا ہی یعنی بعد اوسکی پہر نجات دینگے ہم یعنی داخل ہونے سے اون لوگونکو کہ تقوی کیا ہی **ف** ع حضرت حفصہ نے مشکل جانی معنی حدیث کی اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا جیسے گمان کیا تہا اونہونے غیر موافق تہا آیتہ کی پس سوال کیا نفع حاصل کرنیکے لیے نہ بطریق اعتراض کی جیسے طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اوسکی کہ واجب ہے اوس شخص کو کہ نہ سمجہے معنی آیتہ یا حدیث کی یا تطبیق درمیان آیتہ وحدیث کی وغیرہ ذلک یہہ کہ سوال کرے کسی عالم سے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فسئلوا اہل الذکر ان کنتم

لا تعلمون یعنی لیس لوجہ لہم اہل ذکر سی یعنی علماسی اگر نہین ہو تم جانتی ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین جائیگا دوزخ مین اگر چاہا ہی خدا تعالے
نی اصحاب شجرہ سی کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتہہ آنحضرت کی نیچی درخت کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لفظ الدین سی تفسیر ہی اصحاب
شجرہ کی اور یہہ حدیبیہ مین تہی **وعن جابرٍ قالَ کُنّا یومَ الحُدَیبیةِ اَلفاً واَربعَمائةٍ قالَ لَنا النّبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ اَنتُمُ الیومَ**
خَیرُ اَھلِ الارضِ مُتّفقٌ علیہِ اور روایت ہی جابر سی کہا تہی ہم روز حدیبیہ کے ایک ہزار اور چار سو **ف** اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی
ہی ترجمہ فرمایا واسطی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تم آجکی دن بہتر اہل زمین کی ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور اسیکی موجب کہا بعضے
علما نی چنانچہ انہین سی سیوطی بہی ہین یہہ کہ افضل صحابہ کی خلفا اربعہ مین پہر باقی عشرہ کی پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر اہل حدیبیہ **وعنہ قالَ قالَ**
رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ مَن یَصعَدُ الثَّنیّةَ ثَنیّةَ المُرارِ فانّہٗ یُحَطُّ عنہُ ما حُطَّ عن بنی اسرائیلَ فکانَ
اَوّلَ مَن صَعِدَھا خَیلُنا خَیلُ بنی الخَزرَجِ ثُمَّ تَتامَّ النّاسُ فقالَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ کُلُّکُم مَغفورٌ
لہٗ الّا صاحِبَ الجَمَلِ الاَحمَرِ فاَتَیناہُ فقُلنا تَعالَ یَستَغفِر لکَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ قالَ لَاَن اَجِدَ ضالّتی
اَحَبُّ الیَّ مِن اَن یَستَغفِرَ لی صاحِبُکُم رواہُ مسلمٌ اور روایت ہی اوسیجابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ اوپر چڑہی یا کون شخص ہے
کہ چڑہی پہاڑ ہی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہی **ف** ثنیہ ساتہہ زبر ث مثلثہ کی اور زیر نون کی او تشدید ی کی راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتہہ پیش میم
کی اور یہہ مشہور ہی کما فی النہایہ اور بعضون نی میم کی زیر سی اور بعضون نے میم کی زبر سی کہا وہ ایک موضع ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اگر حدیبیہ کی راہ سی آوی پس
آنحضرت نی جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ المرار کی پاس پہنچی رات کو پس لوگونکو رغبت دلائی اوسپر چڑہنی کی اسلیئی وہ اونچی گہاٹی تہی یا ظاہر رغبت
اسلیئی دلائی کہ تو مطلع ہوا اہل مکہ کی حال پر کہ کہین گہات لگائی نہ بیٹہی ہون او بد اندیشی نکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑہی ترجمہ پس تحقیق شان یہہ ہی کہ جہاڑی
جاوینگی اوس سی گناہ جیسی جہاڑی گئی بنی اسرائیل سی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور قصہ اسکا یہہ ہی کہ
بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سی کہ چالیس برس اوس مین صابر رہی اور سایہ کیا اونپر ابر نی اور بہیجا گیا اونپر من و سلوی حکم کیا گیا اریحا مین جانیکا
کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سی کہ اوسمین جاوین ساتہہ سجدہ اور دعا اور طلب و رجوع گناہون کی اور استغفار کی تو کہ بخشی جاوین گناہ اونکی لیکن
اونہون نی بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتہہ طلب کرنی مشتہیات اپنی کی اغراض دنیا سی پس نازل کیا گیا اونپر عذاب پس مراد ساتہہ جہاڑے جانی گناہ
کی بنی اسرائیل سی وعدہ جہڑنی گناہ او مغفرت کا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اصحاب کو کہ جو کوئی چڑہی ثنیہ مرار پر بخشی جاوینگی اور جہاڑی جاوینگی گناہ اوسکی
جیسی کہ وعدہ کیا گیا تہا جہڑنی گناہ کا بنی اسرائیل سی اگر وہ حکم بجالاتی پس جابر کہتی ہین ترجمہ پس تہی اول ان لوگونکی کہ چڑہی اوس ثنیہ پر گہوڑی ہماری یعنی گہوڑ
یعنی سوار بنی خزرج کی **ف** کہ ایک قبیلہ ہی انصار سے اور جابر انہین مین سے تہی اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تہی اوس و خزرج کہ یہ بہائے تہی بعضی قبیلہ اوس سے تہی
بعضے خزرج سی ترجمہ پہر لی درپی چڑہی لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ہی تم مین سے بخشا گیا اوسکو مگر صاحب اونٹ سرخ کا **ف** اور وہ
عبد اللہ بن ابی رئیس منافقون کا تہا ترجمہ پس آئی ہم اوسکی پاس کہا ہمنی آتو تو بخشش مانگین تیری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اوس سرخ اونٹ والی نی
کہ تحقیق اگر پاؤن میں گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر ہی طرف میری اس سی کہ بخشش چاہی میری لیی یار تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی
ف اور یہہ کفر صریح ہی اوس سی اور اوسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی کی اس قول نی **وَاِذا قیلَ لَھُم تَعالَوا یَستَغفِر لَکُم رسولُ اللہِ لَوَّوا**
رُءُوسَھُم وَرَاَیتَھُم یَصُدّونَ وَھُم مُستَکبِرونَ سَواءٌ عَلَیھِم اَستَغفَرتَ لَھُم اَم لَم تَستَغفِر لَھُم
لَن یَغفِرَ اللہُ لَھُم وَذُکِرَ حدیثُ اَنَسٍ قالَ لِاُبَیِّ بنِ کَعبٍ اِنَّ اللہَ اَمَرَنی

اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یہہ ہی کہ کہا آنحضرت نی واسطی ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہوں مین تجپر سورہ لم یکن الذین کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نی اوس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہی لیکن اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن مسعود سی اونسی نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصونکی کہ بعد میری خلیفہ ہونگی میری یارونسی کون ہین وہ شخص ابوبکر او عمر **ف** یہہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور بموجب شرح ملا علی کی یون چاہیئی کہ پیروی کرو اون دو شخصونکی بعد وفات میری کہ بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابوبکر او رعمر ہین پس ابوبکر او عمر بدل ہی یا بیان الذین کا **ترجمہ** اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدہی چلو ساتہہ سیرت اور راہ وروش عمار بن یاسر کی **ف** اور اقتدا اعم ہی اہتدا سی اس جہت سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتہہ اوس کی قول و فعل بخلاف اہتدا کی کہ وہ مختص ہی ساتہہ فعل کی یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنی کو کہتی ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنے کو کہتی ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی **ترجمہ** اور چنگل مارو ساتہہ عہد ابن ام عبد کی **ف** یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیی اختیار کی ہی ہماری امام اعظم صاحب نے روایت اونکی اور قول اونکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کی بسبب کمال فقاہت اور خالص ہونی وصیت اونکی کی اور توربشتی نی ایسی ہی کچہہ معنی بیان کر کر کہا کہ اولی میری نزدیک یہہ ہی کہ مراد اونکی عہد سی امر خلافت ہی پس اول اونہون ہی نی گواہی دی صحت خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نی بجا ہونی خلافت اونکی کا اور قایم کی اسپر دلیل کہ کہا نہین پیچہی ڈالتی ہین ہم اوسکو کہ مقدم کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیی اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت نی ہمارے دین کی لیی اور یہی مضمون حضرت علی رضی سی بہی منقول ہی اور موید اس معنی کی مناسبت ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اور آخر اسکی کی اسلیی کہ اوسکی اول مین ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور تمنی جو لکہا کہ مراد عہد ابن ام عبد سی وصیت و قول ابن مسعود کا ہی اوسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول **ترجمہ** اور بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچہہ حدیث کری تمکو اور خبر دی تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام اوسکی سی پس راست گو جانو اوسکو اور یہہ عبارت بدل اس عبارت کی ہی وتمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنیوالا کسکو بغیر مشورہ کی تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹی ام عبد کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی عبد اللہ بن مسعود کی امیر کرنی مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہی علمانی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کی ایک امر مین امور مین سی سوا الاخلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص ساتہہ قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش نہین تہی وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ

الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ
صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی خیثمہ بن ابی سبرہ نی کہ تہا تابعین اور
ثقات اونکی سی ہی کہ کہا آیا میں مدینہ میں اور سوال کیا میں نی اسسی کہ میسر کری میری لیی ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملی کہ صلاحیت رکہی اسکی کہ بیٹہوں میں اوسکی ساتہہ
اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سی پس میسر کیا خدا تعالی نی میری لیی ابو ہریرہ کو پس بیٹہا میں اونکی پاس اور کہا میں نی کہ میں نی درخواست کی تہی خدا تعالی سی کہ میسر
کری ہمنشین نیک پس میسر کیا میری لیی تمہیں موافق کیا گیا تو میری لیی اور اتفاق ہوا میری لیی ہمنشینی تیری کا ف ح لفظ وفقت ساتہہ تخفیف فا کی صیغہ
مجہول کا ہو سی ہی یعنی سازوار ہو پڑنیکی اور بعضوں نسخوں میں جملہ فیسر لی پہلی فقت لی کی نہیں ہے ترجمہ پس کہا ابوہریرہ نی کہاں کا ہی تو کہا میں نی اہل کوفہ میں
سی آیا ہوں میں درحالیکہ ڈہونڈتا ہوں میں خیر کو ساتہہ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہوں میں خیر کو اپنی نفس کی لیی ف ع مراد خیر سی علم یا عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتہہ
حکمت کی اللہ تعالی کی کلام پاک میں ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی اور جو کوئی دیا جاوی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبہی کہا جاتا ہی الخیر
خیر منہ یا الاخیر غیرہ یعنی نہیں ہی کوئی خیر بہتر علم سی یا نہیں ہے خیر سوائی اوسکی ترجمہ پس کہا ابوہریرہ نی کیا نہیں ہی تم میں یعنی تمہاری شہر میں سعد بن
مالک مستجاب الدعوۃ ف ح یہہ وہی سعد بن ابی وقاص ہیں مالک انکی باپکا نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوۃ ہونیکا
ہوچکا ہی ترجمہ اور دوسری عبداللہ بن مسعود آنحضرت کی وضو کا پانی رکہنی والی اور نعلین رکہنی والی ف ع ایسی ہی تکیہ وغیرہ بہی حضرت کا ان
پاس رہتا تہا ترجمہ اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی منافقوں کا حال جانتی تہی اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نی اوسکو شیطان سی
اوپر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہی کہ خدا تعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکہی اور سلمان صاحب
دو کتابوں کی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع اصلی کا اونہوں نی انجیل پڑہی اور اوس پر ایمان لائی پہلی اور تری قرآن کی اور
عمل کیا اوس پر پہر قرآن پر ایمان لائی آنحضرت کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اسلام لائی اور قرآن پڑہا اور اوس پر عمل کیا اور عمر اونکی ڈہائی سو برس کی
تہی اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہیں جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام یعنی میں اسلام کا بیٹا ہوں وعن
اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ
نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو
بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ اچہا شخص ہی ابوبکر اچہا شخص ہی عمر اچہا شخص ہی ابو عبیدہ بن جراح اچہا شخص ہی اسید بن حضیر اچہا شخص ہی ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہی
معاذ بن جبل اچہا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ع ح ابو عبیدہ تک جو یہہ صاحب ہیں کو ہولی
انکا ذکر اوپر ہوچکا ہی اور اسید بن حضیر ساتہہ تصغیر کی انصاری ہیں قبیلہ اوس میں سی اور تہی اون صحابہ میں سی کہ حاضر ہوئی عقبہ میں اور بدر میں اور
اونکی مابعد کی جہادوں میں روایت کیں حدیثیں اونسی ایک جماعت نی صحابہ میں سی اور مری وہ مدینہ میں سن بیس میں اور دفن کیی گئی بقیع میں اور
ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی اوپر ہوچکا ہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہہ انصاری ہیں قبیلہ خزرج میں سی حاضر ہوئی عقبہ اور بدر میں
اور مری یہہ حضرت عثمان کی زمانہ میں اور غالبا یہہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم ایک مجلس میں حاضر ہونگی پس ہر ایک کو ساتہہ
مدح اور ثنا کی مشرف کیا یا کچہہ اور تقریب ہوئی ہو اونکی ذکر کرنی میں وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہہ جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق
ہی طرف تین شخصونکی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی بحدیکہ بہت مشتاق
ہی اور تیار اور منتظر ہی کہ کب یہہ مجہہ مین آوین اور بعضون نی کہا کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا ان
تینونکی لیی ایسا ہی جیسی ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی وعن عَلِيٍّ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی مرتضی رضی سی کہا پروانگی مانگی
عمار بن یاسر نی آنحضرت کی پاس حاضر ہونیکی لیی پس فرمایا آنحضرت نی کہ پروانگی دو اوسکو خوشخبری ہو پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی باعتبار
جوہر ذات کی اور پاک کیی گئی کو ساتہہ تہذیب صفات اور اخلاق کی تہی اور ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مثل ظل ظلیل کی وعن عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامونکی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت ترین اون دونونکا نقل کی یہہ ترمذی نی
ف ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت
جو بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکی امت پر کرتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دی گئی عمار درمیان دو کامونکی
مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ بنظر نفس اپنی کی ہی یعنی اپنی نزدیک جو چیز دشوار
معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی
وعن أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ
فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ
کہا جبکہ اوٹہایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹہایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون نی عجب سبک جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا
اونہون نی کہ یہہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکی کی ہی بنی قریظہ مین ف ح کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی قصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ قبیلہ عہد
اور اطاعت سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد اونکی قلعہ سی اوترا اور قرار دیا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا
حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت نی اوسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن
معاذ کو کہ تو نی حکم کیا موجب حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہہ سات آسمانونکی اوپر سی کہا پس منافقون نی بعد اونکی انتقال کی راہ کلام کرنیکی پائی اور
زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ نسبت جو سبکی کی اونکی طرف حال انکہ یہہ بات بیہودہ تہی
کہ جو اونہون نی کہی سبکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی ترجمہ پس پہنچی یہہ بات منافقونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا
آپ نی کہ فرشتی اوٹہائی لیی جاتی تہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی اس سبب سی جنازہ اوسکا ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور بہتر یہہ ہی کہ
بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکی طرف دنیا کی اور سبکی اوسکی مشعر ہی طرف فرط شوق اوسکی کی اعلی ہو گئی اور جلد اوڑنی روح اوسکی کی
طرف مقصد اصلی کی غرضکہ منافقونکو اوس کہنی مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت نی اسطرح کہ لازم آوی اوس سبکی سی تعظیم
شان اونکی فرمایا اللہ تعالی نی ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنفقين لا يعلمون یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی
رسول کی لیی اور مومنونکی لیی ولیکن منافق نہین جانتی ❊ وعن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا

الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق من ابی ذر رواہ الترمذی اور روایت عبد اللہ بن عمرو سے کہا
سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں سایہ کیا آسمان سبز نے یعنی کسی پر اور نہیں اوٹھایا زمین گرد آلود نے کسیکو کہ بہت سچا ہووے ابوذر سے نقل کی یہہ
ترمذی نے ف ح ع کہ بزرگان صحابہ اور فقرا اور مجردوں اونکے سے ہیں چنانچہ احوال اونکا اپنے محل پر مذکور ہے اور مراد اس حصر سے تاکید و مبالغہ
ہے ابوذر کی سچ بولنے مین نہ یہہ کہ وہ بہت سچے ہیں اپنے غیر سے مطلقا اسلیے کہ نہیں لائق ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ ابوذر زیادہ سچے ہیں ابوبکر سے حال آنکہ وہ صدیق
ہیں اس امت کے اور یہہ بہتر ہیں اس امت کے بعد نبی علیہ السلام کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچے تھے ابوذر وغیرہ سے لیا ہے کہا ہے علمانے وعن ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لہجۃ اصدق ولا اوفی من
ابی ذر شبہ عیسی بن مریم یعنی فی الزھد رواہ الترمذی اور روایت ہے ابوذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اوٹھایا زمین نے کسی صاحب زبان کو یعنی بولنے والے کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنے والا ہو حق خدا
اور رسول خدا کو اور بعضوں نے کہا نہ ادا کرنے والا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچھ اوسمین سے فرو گذاشت نکرے ابوذر سے ف ح ع یعنی ابوذر کچھ چشم پوشی اور
مداہنت نہیں کرتے تھے حق گوئی مین حق ہی کہدیتے تھے اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمانبردار تھے یا اپنی بات کی پوری تھے کہ وعدہ اور عہد کو پورا
کرتے تھے یا کلام واضح اور پورا کرتے تھے حاصل یہہ کہ آسمان کی نیچے اور زمین کی اوپر کوئی شخص ابوذر کی برابر راست گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور
رسول کا حق ادا کرنے والا یا فصیح اللسان نہیں ہے ترجمہ مشابہہ عیسی بیٹے مریم کی یعنی زہد مین نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح ع بڑی بے رغبت تھے وہ دنیا
کی لذتوں سے اور مجرد تھے اور جمع کرنا مال کا اونکے نزدیک حرام تھا اگرچہ حق مال یعنی زکوۃ وغیرہ ادا کریں چنانچہ آیا ہے کہ ایکدفعہ ابوذر حضرت عثمان کے پاس آئے
اور اونکے ہاتھ مین عصا تھا پس کہا عثمان نے یعنی کعب سے کہ وہ بھی وہان بیٹھے تھے اے کعب تحقیق عبد الرحمن مر گئے اور چھوڑا اونہوں نے مال بہت پس کیا دیکھتا
ہے تو اوسکی حق مین یعنی کثرت مال اوسکی کمال کی لیے مضر تھی یا نہیں پس کہا کعب نے کہ اگر دیتا تھا عبد الرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوۃ وغیرہ تو کچھ ڈر نہیں ہے اوسمین
پس اوٹھایا ابوذر نے عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا مین اگر ہو میری لیے یہہ پہاڑ یعنی
پہاڑ احد اور پہاڑ سونے کا کہ خرچ کرون مین اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے وہ مجھسے یہہ کہ چھوڑ جاؤن مین اوسمین سے چھہ اوقیہ یعنی
دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی اے عثمان تمنے بھی سنا ہے حدیث کو تین بار کہے ابوذر نے یہہ بات کہا حضرت عثمان نے کہ ہان انتہی حضرت
شیخ و ملا علی رحمہ اللہ نے اسکی شرح یون لکھی ہے کہ ابوذر فقرا اور زہاد صحابہ سے تھے مذہب اونکا یہہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھہ جمع نہ کیجے سب دیدے ایسے حلم پر غالب
آیا اور مارا بیٹھے کعب کو اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے
اسمین مبالغہ ہے تنا دون اور باوجود اسکی ہے کا شکی قبول ہو اور حاصل ساری جملہ کا یہہ ہے کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو
بھی نہیں دوست رکھتا کہ بقدر چھہ اوقیہ کے بھی چھوڑ جاؤن انتہی اور استیعاب مین مولف اوسکا ایک حدیث لایا ہے کہ جسکو خوش لگے یہہ کہ دیکھے طرف
تواضع عیسی بن مریم کی تو چاہیے کہ دیکھے طرف ابی ذر کی انتہی پس موجب اسکی تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی یہہ قول راوی کا یعنی فی الزہد بنی ہے اوپر مطلع
ہونے اوسکی کی حدیث مذکور پر باوجود یکہ منافات نہیں ہے درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد ہی موجب ہے تواضع کا پہر قول اوسکا یعنی فی
الزہد نہیں ہے مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوۃ نے زیادہ کیا ہے وعن معاذ بن جبل لما حضرہ الموت قال التمسوا العلم عند اربعۃ
عند عویمر ابی الدرداء وعند سلمان وعند ابن مسعود وعند عبد اللہ بن سلام الذی کان یہودیا فاسلم
فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ عاشر عشرۃ فی الجنۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب آئی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصونکی ف ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا اور یہہ
ظاہر تر ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتہہ اسکی ظاہر ہوتی ہی وجہ خصوصیت کی بہی ترجمہ نزدیک
عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی ف ح مشہور ہوئی یہہ ساتہہ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ عالم زاہد
حکیم اہل صفہ سی بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی عویمر نی شام مین اور مری دمشق
مین سنہ بتیس مین ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کی مناقب اونکی مشہور و مذکور ہین اور نزدیک عبداللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبداللہ بن
سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی ف ح اول وہ ہین کہ آنحضرت مدینہ مین تشریف لائی بسبب سابقہ علمی و معرفت کی کہ جمال شریف کی ساتہہ رکہتی
تہی بسبب پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی شعر عمرہا بود کہ مشتاق لقایت بودم * لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم پس تحقیق سنا
ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی وہ مانند دسوین دس
شخصونکی ہی کہ بہشتی ہین اسلیکی وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہی کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ داخل ہونگی وہ بعد ان شخصونکی
صحابہ مین سی جنت مین اور اسپر یہہ نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی اس سی پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہہ ہون کہ وہ دسوین
ہین اون لوگون مین سی کہ اسلام لائی یہود مین سی یا دسوین دس کی ہون سوائی عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انہیں صحابہ کی واللہ اعلم وعن
حذیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ لو استخلفت قال ان استخلفت علیکم فعصیتموہ عذبتم ولکن ما حدثکم حذیفۃ فصدقوہ
وما اقرأکم عبد اللہ فاقرؤہ رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اگر خلیفہ کرنی آپ کسیکو صحابہ مین سی
سامنی اپنی تو بہتر ہوتا یا یہہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت نی اگر خلیفہ کرون مین کسیکو تم پس نا فرمانی کرو تم اوسکی اور خلافت اوسکی قبول نکرو عذاب کئی جاؤگی تم
ولیکن جو کچہہ حدیث کہی اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبداللہ پس پڑہو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یہہ قبیل اسلوب
الحکیم کی سی ہی گویا آنحضرت نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہی تمکو سوال خلیفہ کرنی کا کرو اسلیکی کہ وہ حاصل ہوگا ساتہہ اتفاق اور اجماع تمہاری اوس شخص
پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو سو خلیفہ مقرر کرنی سی ایک امر ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑو اوسکو اور ذہن باندہو کتاب و سنت کی عمل کرنی پر
اور تمسک کرنیکی ساتہہ اوسکی کہ اہم و ضروری یہہ ہی اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ زیادتی فضل اور مزیت اونکی کی
علم و یقین مین اور اوس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہئی اوس سی کہ وہ نفاق ہی اور اوسکا علم حذیفہ کو تہا بسبب ہونی اونکی کی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور اونکو علم منافقونکا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اوس چیز مین کہ بجا لانا چاہئی اوسکا وہ احکام ہین اور یہہ ابن مسعود خوب جانتی تہی اسلیکی فرمایا ہی آنحضرت
نی رضیت لامتی ما رضی بہ ابن ام عبد یعنی راضی ہوا مین اپنی امت کی لیی ساتہہ اوس چیز کی کہ راضی ہوا ساتہہ اوسکی عبداللہ ابن مسعود اور فرمایا تمسکوا بعہد ابن ام
عبد یعنی ابن مسعود کی قول و صیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علمائی کہ اس حدیث مین اور فضل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ کرنی ابی بکر کا بہی ہی اسلیکی روایت
کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت نی ابوبکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرینگی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین
وعنہ قال ما احد من الناس تدرکہ الفتنۃ الا انا اخافہا علیہ الا محمد بن مسلمۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا تضرک الفتنۃ رواہ ابو داؤد وسکت عنہ واقرہ عبد العظیم اور یہہ بہی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اونسی نہین ہی کوئی آدمیون مین سی
کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی امر دنیوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیکی مینی سنا ہی آنحضرت سی فرماتی محمد بن مسلمہ کی تئین ضرر نکریگا تجکو فتنہ ف
ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوئی تمام غزوون مین سوائی تبوک کی اور کہتی ہین خلیفہ کر گیا اونکو آنحضرت نی سال تبوک مین اور تہی فضلائی صحابہ سی لئی اسلام

مصعب بن عمیر کی ہاتھ پر مدینہ مین اور مری تینتالیسوین سال یا چھالیسوین یا سیتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئی ایام فتنہ مین ساتھ حلم نیکو کی اور سلامت رہی
اوسکی شر اور ضرر سی ترجمہ روایت کیا اوسکو ابوداؤد نی اور سکوت کیا اوس سی ف ح یعنی طعن کیا اسمین اور نہ تصحیح و تحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت
کیا ہی ابوداؤد نی اوس سی صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنی کی جب کہ بر محل اوسکی کو رہی سکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت کہا اس حدیث کو منذری
نی ف ح کہ علما حدیث سی ہی اور یہ اصل مشکوۃ مین یہان سفید سی چہوٹ ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سی لکھا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ
وَلَا تُسَمُّوهُ حَتّٰى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کی تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ ف ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت کی پہوپہی یعنی صفیہ کی بیٹی اور داماد ابوبکر صدیق کی خاوند
اسما ابوبکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رض کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسما کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اس وقت
جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسما جو حاملہ تہی جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکی کا یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت نی عبداللہ اور تحنیک
کیا اوسکو ساتھ کہجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح تحنیک کہتی ہین اوسکو کہ کہجور یا اور کچہہ چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دینی مین اور یہہ
سنت ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی درخواست کری یہہ کہ لڑکی کا نام رکہدی اور تحنیک کری یعنی اوسکو ساتھ کہجور یا
شہد کی اور مانند اوسکی کی قسم شیرینی سی واسطی برکت حاصل ہونی اوسکی تہوک سی کہا مولف نی کہ عبداللہ بیہی قرشی ہین کنیت مقرر کی اونکی آنحضرت نی ساتھ
کنیت نانا اونکی کی یعنی ابوبکر صدیق کی اور نام بہی کہا اونکا اور نہین تہی نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی اونمین اول یہی پیدا ہوئی
ہین مدینہ مین پہلی سال ہجری ہین اور ابوبکر رض نی اونکی کانمین اذان دی اور جنا اونکو اسما نی قبا مین اور لائین آنحضرت کی پاس اور آپکی گود مین دیا اون کو
پس منگائی آنحضرت نی کہجور پہر چبایا اوسکو پہر اونکی موہنہ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت کا تہوک ہی گیا ہی پہر دعا کی
اونکی لیی اور برکت طلب کی اونکی لیی اور عبداللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور جری لا اور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور ناتی داری سی
سلوک کرنیوالی اور باپ اونکی زبیر تہی اور نانا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبداللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کی
دن ستروین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر سن چونسٹھ مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کئی جاتی تہی ساتھ خلافت
کی پس جمع ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوائی شام کی یا بعض اوسکی کی اور حج کیی ساتھ لوگون کی
آٹھ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن عمیرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی یہہ کہ آپ نی فرمایا واسطی معویہ کی یا الہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف
ح اور اسمین شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شان مین کہا قرشی نی کہ وہ اموی
ہین اور مان اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابوسفیان روز فتح کی مسلمان ہونیوالون مین سی پہر مولفۃ القلوب مین سی ہوا اور وہ ایک تہی
اونمین کی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا کی لیی اور بعضون نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہہ لیکن خطوط نویسی کی تہی حضرت کے اور منشی تہی
اور حاکم ہوئی وہ شام کی حضرت عمر کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مری رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس کی ہوئی اور آخر عمر مین لقوہ ہو گیا
تہا اونکو اور کہتی تہی کاش کہ مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی ایک جگہہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر سی یعنی

حکومت سی کچہہ اور بہا اونکی پاس تہہ بند رسول خدا صلعم کا اور چادر اور قمیص اور کچہہ موی مبارک آپکی اور ناخن آپکی پس کہا اونہوں نی کہ کفنانا مجکو آنحضرت کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپکی چادر مین اور تہہ بند آنحضرت کا باندہنا میری کمر پر اور بال آنحضرت کی رکہنا میری حلق کی گرہی مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون پر بال اور ناخن آنحضرت کی اور تخلیہ کر دینا درمیان میری اور درمیان ارحم الراحمین کی یعنی دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا **وعن عُقبَةَ بنِ عامرٍ قال قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ اَسلَمَ النّاسُ وآمَنَ عَمرُو بنُ العاصِ رواهُ التِّرمذيُّ وقالَ هذا حديثٌ غريبٌ وليسَ اِسنادُهُ بالقَــــوِيِّ** اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی **ف** ع مراد لوگونسی وہ لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام لائی روز فتح مکہ کی بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص بس دن پہلی فتح مکہ کی یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت سے چالیس کو ہجرت کیطرف مدینہ کی پس یہہ فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئی از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت یہہ طیبی وغیرہ نی ذکر کیا اور ابن ملک نی کہا تخصیص عمرو کی ساتہہ ایمان لانیکی برغبت اسلیے کی کہ واقع ہوا اسلام اونکی دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت کی نبوت کا پس متوجہ ہوئی بارادہ ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکی کہ بلاوی کوئی اونکو طرف ایمان کی پس آئی یہہ طرف مدینہ کی فی الفور دوڑتی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق بہی تہی اور یہہ اسلیے کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور بہت درپی تہی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لائی یہہ تو آنحضرت نی چاہا کہ زایل کرین اون کی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن ہین ہوان آنحضرت کیطرف سی اور نا امید نہون اللہ تعالی کی رحمت سی اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہہ کہینچ لیا اونہوں نی آنحضرت نی فرمایا کہ کیون ہاتہہ کہینچا تو نی اے عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین یا رسول اللہ فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون مین بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اس سی کیی ہین مین فرمایا نہین جانتا ہی تو اے عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہی اور ڈہا دیتا ہی گناہ کو کہ پہلی اسکی کئی گئی اور ہجرت دور کر دیتی ہی اور ڈہا دیتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سے کئی گئی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور بہائی اونکا ہشام بن العاص دونو مومن ہین اور یہہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی اونکو انک الرشید یعنی بلا شبہہ تو ارجمند ہی اور فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہیجا اور رونسی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمرو بن العاص عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو حمق و غبی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ عمرو وقت گذرنیکی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکہتی تہی پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبداللہ نی اے باپ یہہ تمام کہبرامت کس واسطی ہی صحبت رکہی تمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تمنی ساتہہ اونکی کہا اے بیٹی میری مجہپر تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا سی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین اور صحبت رکہی مینی ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اوسمین اور پہنچا مجکو بسبب دنیا کی جو کچہہ کہ پہنچا نہین جانتا مین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتونمین سی میرے ساتہہ معاملہ کریگی اور کیا پیش آتا ہی **وعن جابرٍ قال لَقِيَني رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ فقالَ يا جابرُ ما لي اَراكَ مُنكَسِرًا قلتُ اُستُشهِدَ اَبي وتَرَكَ عِيالًا ودَينًا قالَ اَفلا اُبَشِّرُكَ بما لَقِيَ اللهُ بهِ اَباكَ قلتُ بلى يا رسولَ اللهِ قالَ ما كَلَّمَ اللهُ اَحَدًا قطُّ الّا مِن وراءِ حِجابٍ واَحيا اَباكَ فكلَّمَهُ كِفاحًا قالَ يا عبدي تَمَنَّ عَلَيَّ اُعطِكَ قالَ يا ربِّ تُحيِيني فاُقتَلَ فيكَ ثانيةً قالَ الرَّبُّ تبارَكَ وتعالى اِنَّهُ قد سَبَقَ مِنّي اَنَّهُم لا يُرجَعونَ فنزَلَت ولا تَحسَبَنَّ الَّذينَ قُتِلوا في سبيلِ اللهِ اَمواتًا الآيةَ رواهُ التِّرمذيُّ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا

ف احوال عمرو بن العاص

ف احوال مع فضائل عبداللہ پدر جابر

ملی مجہسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے جابر کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہون تجکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کہا مینی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبد اللہ غزوہ احد مین
اور چہوڑی اونہون نی عیال یعنی بہت اور قرض یعنی پس جمع ہوئی ہین کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری دون مین تجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عز وجل
اور معاملہ کیا ساتہہ اوسکی تیری باپ سی **ف** یعنی بسبب غم واندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہہ آسان ہوجائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا قرض کی ولیکن شاد رہ
ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین قرب وکرامت سولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل وکرامت باپونکی سرایت کرتی ہی اون بیٹون مین کہ سیدہی راہ پر ہون اور
اشارہ ہی اسپر کہ بیٹونکو ساتہہ خوشی دینی باپونکی خوش ہونا چاہیی **ترجمہ** کہا مینی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرتؐ نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالی
نی کسی سی ہرگز مگر پردہ کی پیچھی سی **ف** کسی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل ہین تمام اگلی
شہیدونسی اس جہت سی کہ نہین کلام کیا اسنی کسی سی اونمین سی مگر پردہ کی پیچھی سی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ قول اللہ تعالی کا وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ
الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیت تک مقید ہی ساتہہ دنیا کی واسطی قول آنحضرتؐ کے **ترجمہ** اور زندہ کیا خدا تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوس نی روبرو
کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول **ف** اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم پہلی کہ
تقدیر اسکی یہہ ہی ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نی کہ گردانی اللہ تعالی روح بیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو بسبب
اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنی سی زیادتی قوت روح اوسکی کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اوس قوت کی **ترجمہ** فرمایا خدا
تعالی نی اے بندی میری یعنی خاص بندی آرزو کر اور چاہ با عتماد فضل وکرامت میری کی جو چاہ دونگا مین تجکو کہا تیری باپ نی اے پروردگار میری یہہ آرزو
رکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کری تو مجکو اور بہیجی تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی تیری کا فرمایا
پروردگار تبارک وتعالی نی تحقیق شان یہہ ہی کہ تحقیق گذر اہی حکم میرا کہ مردی نہین پہر کر آوینگی دنیا مین **ف** اسطرح کہ جیتی رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرین اوسمین
طاعات پس نہین منافی ہونیکا . زندہ ہونا بعضی مردونکا بسبب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین پہر کر آوینگی دنیا مین ساتہہ التماس
اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتہہ شہید دجال کی بہی اور کہا سید جمال الدین نی کہ ضمیر انہم کی پہرتی ہی اہل احد کیطرف یا مطلق شہدا
کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتہہ قصہ عزیر کی **ترجمہ** پس اوتری یہہ آیت یعنی اوسکی حق مین اور سوا اوسکی یارونکی حق مین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین اور گمان
نکر تو مردہ اون لوگونکو کہ مارے گئی راہ خدا مین آخر آیت تک نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** کہا اسکی آگی یون ہی بل احیاء عند ربہم یرزقون
فرحین بما اتہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
یعنی بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی دی جاتی ہین اس حال مین کہ خوش ہین بسبب ملنی نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کررہی ہین ساتہہ
اون پسماندون کی کہ نہین ملی اونسی یعنی اور مومن بہائی کہ زندہ ہین بسبب اسکی کہ نہین ڈر ہی اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین حسنی یہہ ہین کہ وہ
خوش ہوتی ہین بسبب اس سرور اونکی کی **وعنہ** قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا وعشرین مرۃ
رواہ الترمذی **ع** اور یہہ بہی روایت ہی جابر سی کہ کہا بخشش چاہی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہہ ترمذی نی
ف احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور موید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین استغفر لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مولف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور
روایتین بہت انسی منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹہارہ غزوونمین اور گئی شام اور مصر مین اور آخیر عمر مین نابینا
ہو گئی تہی روایت کین حدیثین اونسی خلق کثیر نی مری وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوین برس عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مری ہین اون مین

سب سے خریبی مری ہین بموجب ایک قول کی **وعن انس** قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ لو اقسم علی اللّٰہ لابرّہ منہم البراء بن مالک رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوۃ

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانی کپڑونکی نہین پروا کی جاتی اونکی ورنہ التفات کیا جاتا ہی طرف اونکی بسبب حقارت اونکی کی اگر قسم کہا بیٹہین خدا پر اعتماد کر کر یعنی قسم کہا وین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی اونکو اوس قسم مین اور کر دیتا ہی اوس کام کو یا قسم کہا وین اپنی فعل پر کہ ایسا کچھہ کرینگی ہم تو مہیا کر دیتا ہی اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین وہ فعل ترجمہ اون مین سی براء بن مالک ہین **ف ع** یہہ بہائی ہین انس بن مالک کی مان اور ایک باپ سی فضلاء صحابہ اور دلیرون اور پہلوانون اون کی سی ہین حاضر ہوئی جدین اور اور جہادون مین کہ بعد احد کی ہوئی اور یہہ بڑی قوی اور شجاع تہی کہ سو مشرکونکو مقابلہ کی حالت مین اونہون نی مارا سوای اونکی کہ شریک اور ونکی ہوکر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ شدید روز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسوین سال مین ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن ابی سعید** قال قال النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم الا ان عیبتی التی اوی الیہا اہل بیتی وان کرشی الانصار فاعفوا عن مسیئہم واقبلوا عن محسنہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن

اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو تحقیق خاص میرا اور محل سر و امانت میری کہ ٹہکانا پکڑتا ہون طرف اونکی اہل بیت میری ہین ف ح یعنی مفصل جیسا کہ پہلی فصل مین یہہ حدیث اس کے لکہی جا چکی ہی اور وہان یہہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہہ منافات نہین کہتا کہ اونکی غیر کی حق مین بہی ارد ہو خصوصا اہل بیت کہ بہت خاص ہین ساتہہ اس صفت کی تا اور تحقیق دوستدار میری انصار ہین پس عفو کرو تم اونکی کار وبدی سی اور قبول کرو اونکی نیک کاروئی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی **وعن ابن عباس** ان النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال لا یبغض الانصار احد یؤمن باللّٰہ والیوم الاخر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دشمن نہین کہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی اور روز آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن انس** عن ابی طلحۃ قال قال لی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اقرأ قومک السلام فانہم ما علمت اعفۃ صبر رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی وسی نقل کی ابو طلحہ سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سی سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچھہ کہ جانتا ہون پارسا ہین صبر کرنیوالی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن جابر** ان عبدا لحاطب جاء الی النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یشکو حاطبا الیہ فقال یا رسول اللّٰہ لیدخلن حاطب النار فقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کذبت لا یدخلہا فانہ قد شہد بدرا والحدیبیۃ رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اس حال مین کہ شکایت کرتا تہا حاطب کی نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نی کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنی بسبب کثرت ظلم کرنیکی مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہوٹا ہی تو یعنی اس سبب سے کہ جزم کیا تو نی اور تاکید کر کر کہا تو نی نہین داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہی ان دونون مین نہین داخل ہوگا آگ مین خبر دیا یا رجا ہے یا اس سبب سی کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالی کا اوسکو بیچ عتاب کرنی اوسکی کی ساتہہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی کی یایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء آخر آیت تک **وعن ابی ہریرۃ** ان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم تلا ہذہ الایۃ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم قالوا یا رسول اللّٰہ من ہؤلاء الذین ذکر اللّٰہ

إِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ فَضَرَبَ عَلَى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ
وَلَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کرتی ہین ابو ہریرہ سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہہ آیت اور اگر موند پہیرو تم یعنی ایمان لانے سے محمد پر کہ اور مدد کرنی دین اوسکی سے لاوے گا خدا تعالی تمہارے بدلہ مین ایک
گروہ کو سوائی تمہارے پہر وہ گروہ نہین ہونگے مانند تمہارے یعنی بلکہ بہتر ہونگے تمسے عرض کیا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر
روگردانی کرین ہم بدلی مین اور بجای ہماری لائے جاوین وہ پہر نہین ہونگے وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نے ہاتہہ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کے
پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی و عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمانمین تو البتہ لیتی اوسکو کتنی اشخاص فارس مین سے نقل
کی یہہ ترمذی نے ف ع لفظ فرس ساتہہ پیش فا اور جزم ر کی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان انکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کی
ہین اور اول ظاہر تر ہی اسلیے دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور یہہ بہی روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا ذکر کیے گئی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نے تحقیق ساتہہ ان عجمیونکی یا بعض اونکی
زیادہ اعتماد رکہتا ہون یعنی محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمہاری یا بعض تمہاری نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی خیر ہونگی اسلیے کہا کہ خطاب
یہان قوم خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنی کو جہاد مین پس اونہون نے تقاعد و تکاسل کیا اوسمین یہہ تقدیر اسمین تعریف اہل
عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بہ نسبت اونکی اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سند کی آیتونسی لکہی ہی بخوف درازگی کتاب کی اسمین نہین
لکہا گیا **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ
نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ
عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ ہر پیغمبر کی لیے سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ اصحاب مین سی اور نگہبان احوال ظاہر
و باطن اوسکے کہ اوسکی ساتہہ ہوتی تہی اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجباء و رقباء ہین یعنی مجکو دو چند ملی ہین پس اونکی تفصیلات کی کہا ہمنی کون ہین وہ
چودہ مرد کہا حضرت علی نے وہ مین ہون اور دونون بیٹی میری یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابیطالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر
اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع کہا مولف نے کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کی
ہین کنیت اونکی ابو عمارہ ساتہہ پیش عین کی چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ دودہ پلایا تہا دونو صاحبون کو
ثوبیہ لونڈی ابی لہب نے اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیم کہتی تہی کہ دوسری سال مین بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئی اور بعضون نے کہا کہ اسلام لائے حمزہ
بعد داخل ہونے رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین بیچ چہٹی سال کی نبی ہونیسے پس عزت دی تعالی نے اسلام کو بسبب اسلام اونکی کی اور حاضر ہوئی بدر مین
اور شہید ہوئی روز احد کی قتل کیا اونکو وحشی بن حرب نے اور آنحضرت سے چار برس بڑی تہی عمر مین کہا ابن عبد البر نے کہ نہین صحیح ہی یہہ میری نزدیک اسلیے
کہ وہ دودہ شریک تہی رسول خدا صلعم کی پس یہہ کیونکر ہی مگر یہہ کہ دودہ پلایا ہو ثوبیہ نے دونو صاحبونکو دو وقتونمین اور بعضون نے کہا کہ دو برس بڑے
تہی حضرت سی انتہی اور باقی صاحبونکا احوال اوپر مذکور ہوچکا ہی وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ
كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ

يَشْكُوْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ

اور روایت ہی خالد بن ولید سی کہ کہا تہا درمیان میرے اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مینی عمار سی کلام کرنی مین **ف** خالد بن ولید اکابر قریش تہی اور عمار بن یاسر موالی و رفقراسی خالد نی اوسکو چشم حقارت سی دیکہا اور سختی کی و سپر خالد کہتی ہین **ترجمہ** پس گئے عمار بارادہ اسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سی پس آئی خالد **ف** ع یہہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سی روایت کرتا ہی و رلفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میر کرن کہا احتمال ہی کہ یہہ کلام خالد سی بطریق التفات کی **ترجمہ** اور عمار شکوہ کرتی تہی خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نی پس ہوئی خالد کہ سخت کہتی تہی اور زیادہ نہین کرتی تہی مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپکی بیٹہی تہی بولتی نہ تہی پس روئی عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنی کی اور سکوت کرنی آنحضرت کی اور کہا عمار نی یا رسول اللہ کیا نہین دیکہتی ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کری عمار سی یعنی ساتہہ زبان کی دشمن رکہیگا اوسکو خدا اور جو کوئی بغض رکہی عمار سی یعنی ساتہہ دل کی بغض رکہیگا اوس سی اللہ کہا خالد نی پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سی بقصد راضی کرنی عمار کی مگر پس نہی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میری راضی ہونی عمار کی سی یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسی راضی ہو تو محمدین اور اوسمین محبت پیدا ہو پس پہنچا مین عمار سی ساتہہ تواضع اور انکسار اور تحفہ بہیجنی اور عذر کرنی اور گلی لگنی وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئی عمار رضی اللہ عنہما وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی خالد ایک شمشیر ہی اللہ کی شمشیرونمین سی یعنی مانند شمشیر کی ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نی مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو اوپر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہہ کہ خوب لڑتی ہین کافرون سے اسکی اہل و اچہا جوان اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سی تہی کہ نام ہی ایک قبیلہ کا قریش سی روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نی وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِيْ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو ساتہہ دوستی چار شخصونکی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکہتا ہی اونکو عرض کیا اصحاب نی کہ نام بیان کیجی اونکا ہمارے لیے یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہین اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہی اونمین سی درحالیکہ فرماتی تہی آنحضرت اسکو تین بار یعنی اوسکی آگاہ کرنی ساتہہ اسکی کہ وہ افضل ہین اونمین یا اسلیے تین بار فرمایا کہ دوست کہی اونکو بقدر تین اونکی اور ابوذر اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نی ساتہہ محبت اونکی اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکہتا ہی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب حسن ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی عمر کہتی ابو بکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابو بکر نی سردار ہمارے کو مراد رکہتی تہی عمر سردار دوسرے سی بلال کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یہہ حضرت عمر نی بطریق تواضع کی کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سی بالاجماع اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ سردارونسی ہی اور بعضون نے کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت

کو نہیں ہی اور بعضوں نی کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر کی واجب نہیں ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی لیس ہے اور ضمیر کنایت صحابہ سی ہی پس اول میں شامل
کل ہین اور ثانی مین اکثر اور اضافہ اس فقرہ مین واسطی تخصیص کی ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے **وعن** قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ
لِاَبِیْ بَکْرٍ اِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِنَفْسِکَ فَاَمْسِکْنِیْ وَاِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِلّٰہِ فَدَعْنِیْ وَعَمَلَ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ بلال نی کہا واسطی ابی بکر کی **ف** ح ع جس وقت کہ ابو بکر نی بعد از وفات آنحضرت صلعم کی چاہا بلال کو اوس
درخواست کی کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیی کہتا تہا اور بلال کو ابو بکر نی خریدا تہا اور کافرونکی ہاتہ سی چہڑا کر آزاد کیا
تہا اور اونہون نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونکا کیا تہا بسبب صبر نہ کر سکنی اوپر دیکہنی مسجد نبوی کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور
نہ کہہ سکنی اذان کی اوسمین اور آگی روایت کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہہ اونکی غالبًا شام ہی حاصل یہہ کہ بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت
کی اور ابو بکر مانع ہوئی اوسوقت مین بلال نی ابو بکر رضی سی کہا **ترجمہ** اگر ہی تو کہ نہیں خریدا ہی تو نی مجکو مگر اپنی نفس کی لیی یعنی نفس کی خوشی کی لیی تو نگاہ
رکہہ مجکو یعنی اپنی پاس خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہیں خریدا ہی تو نی مجکو مگر واسطی خدا کی واسطی طلب رضا اور ثواب اوسکی پس چہوڑ دو مجکو ساتہہ عمل خدا کی
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع یعنی چہوڑ مجکو تو خدا کی لیی کام کرتا رہون اور خلق سی کچہہ سروکار نرکہون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی
مجکو طاقت نہیں کی جگہہ دیکہنی کی بدون ان کی نہیں اور بغیر اونکی یہان نہیں رہ سکتا مین **بیت** چہ مشکل تر ازین بر عاشق زار + کہ بی دلدار بیند جای دلدار
پس گئی بلال ہمراہ ایک لشکر کی کہ شام کو جاتا تہا اور دمشق مین بیسوین یا اٹہارہوین سال مین وفات پائی اور ایسی حدیث کو تخریج کری بلال کی پہر رجوع کرنیکا طرف مدینہ
کی بعد دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان دینی اونکی اوسمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکی پس کچہہ اصل نہین اوسکی وضعی معلوم ہوتی ہی
ذکرہ السیوطی فی الذیل **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْہُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی
بَعْضِ نِسَائِہٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ وَقُلْنَ کُلُّہُنَّ مِثْلَ ذٰلِکَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُضِیْفُہٗ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ طَلْحَۃَ فَقَالَ اَنَا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی رَحْلِہٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ ہَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْہِمْ بِشَیْءٍ وَنَوِّمِیْہِمْ
فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَرِیْہِ اَنَّا نَاْکُلُ فَاِذَا اَہْوٰی بِیَدِہٖ لِیَاْکُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ کَیْ تُصْلِحِیْہِ فَاَطْفِئِیْہِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَکَلَ الضَّیْفُ وَبَاتَا طَاوِیَیْنِ فَلَمَّا
اَصْبَحَ غَدَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ اَوْ ضَحِکَ اللّٰہُ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَۃَ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِثْلُہٗ وَلَمْ یُسَمِّ اَبَا طَلْحَۃَ وَفِیْ اٰخِرِہَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلعم کی پاس پس کہا اوسنی کہ مجہی رنج و مشقت پہنچی ہی یعنی فقیر ہون رنج و مشقت اوٹہاتا ہون بہوک
وغیرہ سی کچہہ دو مجکو پس بہیجا آنحضرت نی کسیکو اپنی کسی بیوی کی پاس یعنی اسلئی کہ دریافت کری اگر کچہہ اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیی پس کہا اون بیوی
نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپ کو ساتہہ حق کی نہیں ہی میری پاس یعنی قسم کہانی پینی کی چیز سی مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نی کسیکو اور بیوی کی پاس پس
کہا اون بیوی نی بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نی یعنی اور اسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سب بیویون نی مانند اوسکی **ف** ع اور شاید یہہ
حال ہوا ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ کی اور حاصل ہونی غنائم اور اموال کی **ترجمہ** پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ جو کوئی مہمانی کری اوسکی رحمت
کریگا خدا تعالی اوس پر پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سی کہا جاتا تہا اوسکو ابو طلحہ **ف** ع ح نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کی کہ
جو ماں ہیں انس کی **ترجمہ** پس کہا ابو طلحہ نی مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس لیگئی ابو طلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابو طلحہ نی

واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ ماں انس کی تہین کیا ہی تیری پاس کچہہ طعام کہا اوسنی نہین ہی کچہہ ہمارے پاس طعام مگر موافق قوت لڑکون میری کی ف ع یعنی
چہوٹی لڑکون کے لیے کچہہ کہہ چہوڑا ہی اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات اور دنمین والا معلوم ہی کہ نہین جایز ہی بہوکا رکہنا بچونکا اور کہلانا مہمانونکا ترجمہ
کہا ابوطلحہ نی یعنی اپنی بیوی سی پس بہلا دی اونکو ساتہہ کسی چیز کی اور سلادی اونکو ف ع گویا ابوطلحہ نی قصد کیا کہ بچی نہ دیکہین کہانا مہمان کا تو کہ
خواہش کرین جیسکہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس کہلاؤ اوسکو ظاہر میں کہ ہم کہاتی ہین ف ع یعنی اوس طعام مین سے
اسلیے کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو اور مہمانکی سامنی آنا اونکی ہوبکا اسلیے ہوا کہ وہ تہا پہلے
یہہ قضیہ پردہ کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کری مہمان اور پہیلاوی ہاتہہ اپنا تو کہ کہاوی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اوسکی
سنوارنی اور بتی اوکسانیکی لیے پہر بجہا دینا تو اوسکو یعنی تو کہ اندہیرا ہو جاوے اور وہ ہمارے کہانی سی مطلع نہوں پس کیا اوس عورت نی ایسا ہی پس
بیٹہی وہ یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابوطلحہ نی اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ نی
آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی بسبب معلوم کرنی کی نور کشف سی یا طریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نی
یا کہا راضی ہوا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابوہریرہ سے
نا شنا سحدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نی یعنی اوس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابوطلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کے
یہہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیتہ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اور فقیرونکو اپنی نفسو نپر اگرچہ ہوا اونکو حاجت بہوک نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ
عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا اوتری ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک منزل مین پس گذرتی لگی لوگ یعنی
ہم پر ہر جانب سی پس فرماتی پیغمبر خدا صلعم اور پوچہتی کہ کون ہی یہہ کہ گذرتا ہی ای ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و وصف پس فرماتی
آنحضرت اچہا بندہ خدا کا ہی یہہ اور فرماتی آنحضرت اور شخص کے لیے کہ گذرتا کون ہی یہہ پس کہتا مین یہہ فلانا ہی پس فرماتی آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی یہہ
ف ح شاید کہ یہہ فرمانا اوس کسی کی لیے کہ جانتی کہ وہ منافقون سی ہی اسلیے کہ مومن کے لیے فرمانا اسبات کا آنحضرت سی دور تہا اور معمول تہا آپکا اگرچہ
راہ روش بد پر ہووی مومن خود اوسوقت مین ایسی برے تہی کہ آپ ایسا کچہہ فرماتی اونکی حق مین اور اگر ہوں تو نہایت کم و اللہ اعلم پس ہمیشہ اسیطرح سوال و
جواب ہا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی یہہ خالد بن ولید ہی ف ع او اس مین اشعار ہی
اسپر کہ آنحضرت خیمہ مین تہی اور ابوہریرہ باہر تہی خیمہ کی ورنا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہی خالد بن الولید
ایک تلوار ہی اسکی تلوارون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ
اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن
ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی ای پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیے تابعدار تہی اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہمارے تابع ہم مین سے
ف ح یعنی ہمارے خلفا اور موالی کو بہی ہم مین سی کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہمارے حق مین احسان کرنیکی کی ہی اون کو
بہی شامل ہو جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیہم اور سوای اسکی جو مناقب و فضایل اور عنایتین اور کرامتین

ہماری لیے فرمائی ہین وہ بہی ومین شریک ہون یا معنی یہہ ہین کہ دعا کیجے کہ کری ہماری تابعونکو ہمسی یعنی متصل ساتہہ ہماری ویسرو ہماری سیکی زمین اور اوپر
طریقہ اور سیرت ہماری کی جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نی والتابعین لہم باحسان ترجمہ پس جا کی انحضرت لی ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ کرلی اتباع اونکی اونسی
نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ
أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ
سَبْعُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین پہچانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبایل عرب سی کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت
عزیز ہون روز قیامت کی انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز ہونگی یعنی روز قیامت کی متحقق ہوگا کس کثرت سی وہ ماری گئی ہین اور کیا عزت
ہوگی اونکو اور کہا انس نے ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص **ف ع** ظاہر مراد یہہ ہے کہ انصار اور مہاجرین کی لوگ ملکر ستر ماری گئی اسلیے کہ
روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علمار حدیث اور سیر کی ہی حدیث لی سی کہ قتل کیے گئی انصار مین سے روز احد کے چونسٹہہ شخص اور مہاجرین سے چہہ شخص ترجمہ
اور مارے گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو قراء کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابونمین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابوبکر
کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب کے قوم کی ساتہہ لڑائی گئی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ
خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی
کہ کہا تہی عطار بدر والونکی پانچ پانچ ہزار یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہی اونکی ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا
عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون مین اونکو اونکی غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف ع** یعنی عطائین اونکی کامل ہونگی بخلاف غیر اونکی کی اور مین بہی
فضیلت دیتا ہون اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کرونمین اس مقدار پر

تسمیۃ من سمی من اہل بدر فی الجامع

یہہ باب ہی بیچ بیان ذکر کرنی ناموں اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیے گئی ہین بیچ کتاب جامع کی یعنی صحیح بخاری کی **ف ح** جاننا چاہیے کہ بخاری نی تمام
ایک جماعت کی اہل بدر سی کہ اپنی کتاب مین اونکو ذکر کیا ہی اور اونسی حدیثین لایا ہی ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال مفصل کی لایا ہی تو ساتہہ معرفت
فضیلت سبقت اور رجحان اونکی کی اوپر غیر اپنی کی حمد ہی اونپر دعا ساتہہ رحمت و رضوان کی کیجاوے اور کہا ہی علما نی کہ دعا وقت ذکر
اونکی کی صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوای رسول خدا صلعم و خلفار اربعہ کی کہ اون کو مقدم کیا ہی اور
اور باقی کو بترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مولف نی بہی اسی روش پر اتباع اوسکا کیا ہی انتہی اور ملا علی قاری نی کہا کہ یعنی یہہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا
نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہون عثمان بہی اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ اون کا کہ نہین ذکر کیے گئی اونمین
اصلا کہا میرک نی کہ مراد اونسی کہ جنکی نام ذکر کئی گئی ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایت اون سی ہی یا اون کی غیر سی اور
ہیچ کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین یا نہ ذکر اونکا بدون صریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتہہ اسکی جواب دیا گیا ہی نہ ذکر کرنی ابی
عبیدہ بن الجراح کو اسلیے کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث و سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہہ مگر یہہ کہ نہین
واقع ہوا ہی اوسمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داود کی ابن عمر سی کہ آنحضرت
صلعم نکلی روز بدر کی ساتہہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہی اور صحابہ تین سو اور تیرہ پس اول اون کی اور سردار
اونکے اور تمام عالم کی لوگونکی اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ت** نبی محمد بیٹی عبداللہ کے ہاشمی **ف ع ح** شروع کیا خصوصا
ذکر سی تیمنا اور تبرکا یا واسطی رفع توہم کی کہ وہ نہین تہی ساتہہ اونکی ولادت آپکی سال فیل مین اور بعثت آپکی شروع چالیس برس پر ہوئی اور دور نبوت آپکی کا تیئیس برس

اور عمر شریف آپکی ترسٹہہ برس کے آپ سردار سب نبیوں کے اور خاتم النبیین تہی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحابہ واتباعہ واحزابہ اجمعین عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ

ت عبد اللہ بیٹے عثمان کی ابوبکر صدیق قرشی تیمی ف تیم بن مرہ سی ہین جمع ہوتا اونکا ساتہہ آنحضرت کے پانچوین واسطی پر یعنی پانچوین پشت مین نسب اونکا اور آنحضرت کا ملتا ہی نام اونکا
جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت نی اونکا نام عبد اللہ اور عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابوبکر اور بعضون نی کہا کہ عتیق قدیمی نام اون کا ہی آیا ہی کہ
اونکی ماں کی بچہ نہ جیتا تہا اور جب یہہ پیدا ہوئی تو ماں انکی انکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سی آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نی
کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال وہی اور اچہی ہونی قوم اونکیکی کہتی تہی اسلیے کہ عتق معنی کرم اور جمال اور نجابت کی بہی آتا ہی اور اتفاق کیا ہی
امت نی اوپر نام رکہنی اونکی کی ساتہہ صدیق کی بسبب جلدی تصدیق کرنی اونکیکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنی اونکی کی سچ کو تمام احوال
مین رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا بیچ سال فتح مکہ کی ایمان لائی اور چودہوین سال مین حضرت ابوبکر کی چہہ مہینی اور چند روز بعد
وفات پائی اور عمر اونکی ستانوین برس کی تہی اور خلافت صدیق کی دو سال اور چند مہینی ہی اور عمر اونکی ترسٹہہ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کے
اور تہی وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش رو تابان جمال نحیف البدن خفیف خسارہ اور اونکی خسارون مین گہین تہین عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

الْعَدَوِيُّ ت عمر بیٹے خطاب کے عدوی ف اولاد عدی بن کعب سے ہین اور ساتہہ پانچ واسطون کی آنحضرت کی ساتہہ جمع ہوتی ہین اور اشراف قریش سی تہی اور جاہلیت
مین سفارت اور رسالت انہین کی نام مقرر تہی یعنی نامہ و پیغام انہین کی ہاتہہ سردارون وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید رو سرخ چشم بلند قد
تہی اور اونچی تہی لوگون سی ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور وہب بن منبہ نی کہا کہ وصف اونکا توریت
مین یون آیا ہی کہ قرن حدید شدید امین یعنی وہ بمنزلہ چہوٹی پہاڑ کی ہی تیز ہی سخت ہی اور امانت دار ہی اور فاروق لقب اونکا ہی بسبب فرق کردینی
اونکیکی درمیان حق و باطل کی اور کفر اور اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانی اونکیکی اور بہت ہی شجاع تہی پہلی آنحضرت سی بحکم آپکی
ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان کا چلہ چڑہایا اور ہاتہہ مین تیر لیے اور کعبہ مین آئی سردار قریش کی سب وہان حاضر
تہی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کی حلقون پر جدا جدا آئی اور کہا بری ہون موتہہ تمہاری جو کوئی چاہی کہ روویں وسکو ماں اوسکی
اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ ہو بیوی اوسکی تو چاہیے کہ آوی ورلی مجہسی پیچہی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچہی نہ جاسکا خلافت اونکی سات برس
رہی اور عمر اونکی ترسٹہہ سال کی ہوئی بسبب قول مشہور کے عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ

ت عثمان بیٹے عفان کے قرشی پیچہی چہوڑ گئی تہی اونکو حضرت مدینہ مین واسطے بیٹی اپنی کے کہ نام اونکا رقیہ تہا اور لگایا اونکی لیے حصہ اونکا ف حضرت رقیہ حضرت عثمان کی نکاح مین تہین
حضرت بدر کو جانی لگی تو حضرت رقیہ بیمار تہین پس عثمان کو آنحضرت نی واسطی بیمارداری کے اور خبر گیری کے رقیہ کی چہوڑا اور بدر کے غنیمت مین انکا حصہ بہی لگایا اور اسی
اعتبار کر اونکو اہل بدر سی گنا اور تولد اونکا چہٹی سال مین ہاتہی کے سال کی پیچہی ہوا اسلام لائی پہلی داخل ہونی کی دار ارقم مین بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی
اور اسلام اونکا ابوبکر کی دعوت یعنی ترغیب سی تہا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نی اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا باپ دادون کے
دین سی نئی دین مین آیا تو واللہ نہین چہوڑونگا مین تجکو جب تک نہ چہوڑی تو اس دین کو کہا عثمان رض نی اس دین کو ہرگز نہین چہوڑونگا اور اس سی
جدا نہین ہونیکا تو جو کچہہ چاہی کر جب حکم نی سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکہی تو چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلعم کی پہلی زمان نبوت سی حضرت
عثمان کی نکاح مین تہین وہ غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سی آنحضرت نی نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بہی مرین پس کہا آنحضرت نی اگر
ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوا اونکی ایسا نہ تہا کہ دو بیٹیاں کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہون اور اسی
سبب سی ذوالنورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی موتہہ پر نشان تہی چیچک کی بزرگ ریش

تہی خوبصورت لوگوں میں اور فرمایا آنحضرت نے ام کلثوم کو کہ نکاح کیا میں نے تیرا ساتھ اوسکی کہ بہت مشابہ ہے لوگوں میں ساتھ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتھ باپ تیری محمد کی صلعم اور تہی حیا اونکی اس درجہ کی کہ گہر کے اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تہی اور حیا سے پیٹھ اپنی سیدہی نہیں کر سکتی تہی اور شہید ہوئی درمیان میں ایام تشریق کی سنہ پینتیس میں ہجری خلافت اونکی تیرہ سال ہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی برس کی اور بعضوں نے تراسی برس اور چہیاسی برس کی بہی کہے ہیں **عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ ت** علی بیٹے ابی طالب کے ہاشمی **ف** ع پیغمبر خدا کے چچا کی بیٹے اور بہائی اوسکے ساتھہ مواخات کے یعنی بہائی چارہ بہی انسے ہوا تہا اور خاوند فاطمہ زہرا رض کی اور باپ حسن اور حسین کی اور اول ہاشمی ہیں کہ پیدا ہوئے دو ہاشمیوں سے اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ سے اول اسلام پہلے لائے ہیں اور کہا ہے علمانے کہ نبی ہوئے آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی منگل کو اور عمر اونکی اوسوقت تین برس کی تہی یا سات برس کے اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابو تراب ونکی لقبوں میں سے ہیں اور تہی وہ درمیانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی کشادہ پیشانی بال بہت تہی روشن چہرہ چمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گہنی تہی ڈاڑہی اونکی اور طویل اور عریض تہی خوب صورت خندہ دہن تہی مانند چاند چودہویں رات کی قوی دل شجاع منصور یعنی اسکی مدد ہوتی تہی اور فتح یاب ہوتی تہی جہاں لڑنی کو جاتی اور اسم العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ و کرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہی کہ علی نے نیزہ لیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روز بدر کی اور کہا حکم نے کہ نیزہ لیا اونہوں نے روز بدر کی اور سب غزوں میں روایت کیا اوسکو احمد نے مناقب میں ت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی شب جمعہ کو وقت سحر کی ستروین رمضان سن اکتالیس میں اور عمر اونکی ترسٹہہ برس کی صحیح و مختار یہی ہی پہر جاننا چاہیے کہ مصنف نے یہانتک رعایت کی ام الترتیب کی پہر اصحاب کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا **إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ ت** الیثی ہیں بیٹے بکیر کی **ف ح** اور بعضے نسخوں میں البکیر الف لام سے ملی ہے ایاس ساتہہ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر میں سین مہملہ اور بکیر ساتہہ پیش ابتدا فتح کاف اور جزم تحتانیہ کی تصغیر بکر کی اور بعضوں نے روایت بخاری سے بکیر ساتہہ زیر با اور تشدید کاف کی ضبط کیا ہی یہہ لیثی ہیں مہاجرین اولین سے حاضر ہوئی بدر میں اور اون جہادوں میں کہ بعد بدر کی ہیں اور تہا اسلام ونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر دار ارقم اور روہ او اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تہی اور اہل بدر سے وفات اونکی چونتیس میں ہوئی **بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ت** بلال بیٹے رباح کی غلام آزاد ابوبکر صدیق کے **ف ح** موذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہے اور بعضوں نے ابو عبد اللہ کہی اور بعضوں نے ابو عبد الکریم اور بعضوں نے ابو عامر اور ماں اونکی حمامہ ساتہہ زبر حا مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام ہیں پہلی اسلام مکہ میں اونہوں نے ظاہر کیا اور عذاب کئے گئے بیچ خدا میں اور آسان ہوا اونپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر میں بلال ہی کی ہاتہہ سے مارا گیا اسکا قصہ طویل ہے اور کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ میں اور ڈالدیتا تہا آفتاب میں اور کوٹتا تہا اونکو لکڑی سے پس ابوبکر صدیق نے اونکو خرید کیا اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نے اونکو بیچ سال فتح کی ساتہہ کہنے اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہیں اور بس ہے اونکی فضیلت میں کہ آنحضرت نے فرمایا سابقین چار ہیں میں سابق عرب ہوں اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال رض سخت گندم گون دراز قد بہت بال والے وفات پائی دمشق میں بیسوین سال میں اور بعضوں نے کہا اٹھارہوین سال میں اور عمر اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی تہی اور بعضوں نے کہا ستر برس کی اور کچہہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل میں بہی گذرا ہے **حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ** ترجمہ اور حمزہ بیٹے عبد المطلب کی ہاشمی **ف ح** اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بہی آیا ہے اور ماں اونکی ہالہ بیٹی وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کے کہ جو والدہ تہیں آنحضرت کی پس یہہ خالہ زاد بہائی بہی تہے حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ دیکہا میں نے ملائکہ کو کہ غسل دیتے ہیں حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہہ بہی آیا ہے کہ لکہی ہوئی ہیں وہ نزدیک خدا تبارک و تعالی کی ساتوین آسمان

میں حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ ترجمہ حاطب بیٹے ابی
بلتعہ کے ہم قسم قریش کے ف ح کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے حاضر ہوئے بدر میں اور خندق میں اور اور غزوات میں کہ بعد انکے ہوئی وفات انکی سال
تیسری میں بیچ مدینہ کے اور عمر اونکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کے پہلے باب میں گذر چکا أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ
رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ ابو حذیفہ بیٹے عتبہ بن ربیعہ کے قریشی ف ح اور اونکے نام میں خلاف ہے اور مشہور یہہ ہے کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن
عبد شمس ہے فضلاء صحابہ سے اور مہاجرین اولین سے تھے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف اور تھا اسلام اونکا
پہلے داخل ہونیکے دار ارقم میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور اوسکے بعد کے غزوونمین شہید ہوئے روز یمامہ کے اور عمر اونکی ترپن یا چون برس کی تھی حَارِثَةُ
بْنُ الرُّبَيِّعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ ترجمہ حارثہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ح ربیع ساتھہ پیش را اور زبر با اور زیر یے مشددہ کے
اور بعضون نے ساتھہ زبر را اور زیر با اور تخفیف کے بھی ضبط کیا ہے اور صحیح اول ہی ہے ترجمہ شہید ہوئے روز بدر کے اور یہہ حارثہ ہے بیٹا سراقہ کا
تھا یعنی وقت شہید ہونے کے بیچ نظر کرنیوالونکے ف ح ربیع نام اونکی مان کا ہے اور سراقہ نام اونکے باپ کا اور تھا حارثہ نظر کرنیوالونمین قتال کرنیوالون
میں جیسا کہ احمد و نسائی نے روایت کیا ہے اور حواشی مین لکھا ہے کہ تھا وہ اون لوگون میں سے کہ بلند جگہہ پر کہڑی تھی تو اوپر احوال دشمنون کی نظر
کرین اور خبر دین نظارہ ساتھہ زبر نون کے اور تشدید ظ کے وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہہ حارثہ نوجوان تھے کہ واسطے نظارگی کے معرکہ مین
کہڑے تھے ناگہان ایک تیر پہنچا کہ پہینکنے والا اوسکا معلوم نہ تھا حلق مین اونکے لگا پس مان اونکی آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق جانتے ہو
تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میری کہ کسقدر چاہتی تہی مین اوسکو اور کسقدر تعلق تھا مجکو ساتھہ اوسکے اگر بہشت مین گیا ہے تو صبر کرون اور اگر دوزخ
مین گیا تو رونمین اوسپر جتنا ہوسکے مجہسے اور ایک روایت مین ہے اگر دوزخ مین ہے تو دیکھیگا خدا مجہسے جو کچھہ کہ رونگی مین اوسپر پس فرمایا آنحضرت نے اے
ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہے کتنی ہی بہشتین بہت ہین اور تیرا بیٹا فردوس اعلی مین ہے پس کہا اوسکی مان نے کہ صبر کرونگی مین اوسپر خُبَيْبُ
بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ خبیب بیٹے عدی کے انصاری ف ح ساتھہ پیش خ معجمہ کے اور زبر با پہلی کی اور جزم ی کی حاضر ہوئے بدر
مین اور قید کیے گئے غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسری کے ہجرت سے اور مکہ مین لیگئے اونکو مشرک پس خریدا اونکو حارث بن عامر کے بیٹون نے اور خبیب نے قتل کیا تھا
حارث کافر کو روز بدر کے پس خریدا خبیب کو حارث کے بیٹون نے تو کہ قتل کرین اوسکو پس ہے وہ قید میں اونکے پاس پھر سولی پر کہینچا اونکو تنعیم مین اور
اول سولی پر اسلام مین یہی کہینچے گئے ہین اور اول اونہون نے جاری کیا طریقہ ادا کرنے دو رکعت کا وقت قتل کے اور قصہ اوسکا عجب ہے چنانچہ مذکور ہے
وہ صحیح بخاری مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وقت قتل کے کہتے تھے خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہنچا دے تو پہنچا سلام میرا
اونکو صلی اللہ علیہ وسلم پس جبرئیل آنحضرت کے پاس آئے اور سلام اونکا پہنچایا ساری حدیث نقل کی راوی نے خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ
ترجمہ خنیس بیٹے حذافہ سہمی کے ف ح خنیس ساتھہ پیش خ معجمہ کی اور زبر نون کی اور جزم ی کی اور سین مہملہ کی آخر مین قریشی تھے اور مہاجرین مین
سے تھے حاضر ہوئے بدر مین بعد ہجرت کرنیکے طرف حبشہ کی پھر حاضر ہوئے احد مین پھر مدینہ مین آئے اور بسبب زخم کے کہ لگتے تھے جان دی اور وہ خاوند تھے
حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی کے پہلے آنحضرت صلعم کے رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ رفاعہ بیٹے رافع کے انصاری ف ع رفاعہ کے
سے بدری ہین اور باپ اونکے سردار تھے اپنی قوم کے اور بھائی اونکا مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور تمام جہادونمین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور حاضر ہوئے ساتھہ علی کے جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مرے بیچ اول امارت معویہ کے رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ
الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ رفاعہ بیٹے المنذر کے ابو لبابہ انصاری ف ع یہ اوس سے ہین اور سردارونمین سے تھے حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور تمام

اور بعضوں نے کہا کہ بدر میں نہیں حاضر ہوئی بلکہ امیر کیا تہا آنحضرت نے اونکو مدینہ میں اور لگایا اونکا حصہ صحابۂ بدر کی ساتہہ جیسا کہ حضرت عثمان کی لیے لگایا تہا اور وفات اونکی حضرت علی کے خلافت میں ہوئی اور قصہ اونکی باندہنے کا اپنی تئین ستون مسجد سے اوسکی قبول توبہ کی واسطے قصیر کی واقع ہوئی تہی ونسے یہہ قصہ بنی نضیر کی مشہور ہے اور آنحضرت کی مسجد میں ایک ستون ہے کہ اوسکو ستون ابولبابہ کہتی ہین یہہ نام اوسکا اوسی تقریب کو سی ہے اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ ترجمہ زبیر بیٹی عوام کی قریشی ف ح عوام ساتہہ زبر عین اور تشدید واو کے ہین اور زبیر عشرہ مبشرہ مین سی ہین جمع ہوتے ہین ساتہہ آنحضرت کے قصی مین چار واسطی کی رہان اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کے بہہن آنحضرت کی ہین اور ام المومنین خدیجہ پہپہی اونکی ہین اور اسما بیٹی ابوبکر کی جورو ہی اونکی اسلام لائی وہ اور ماں اونکی صفیہ ابوبکر صدیق کی ہاتہہ پر اوسوقت مین سولان برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین پچیس برس کی اور عذاب کیا اونکو اونکی چچا نی ساتہہ دہوین کی تو کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن ترک کیا اونہون نی اور ہجرت کی حبشہ کیطرف اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوونمین ہمراہ آنحضرت کی اور ٹہہری رہی ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی اور اول تلوار اونہون ہی نی کہینچی ہی راہ خدا مین اور تہی وہ سفید رو دراز قد سبک گوشت بہت بال والی ہلکی رخسارہ شہید ہوئی روز جمل کی چہتیس مین اور عمر اونکی چونسٹہہ برس کی تہی اور دفن کئی گئی وادی السباع مین پہر لائی گئی بصرہ مین اور قبر اونکی وہان مشہور ہے اور مارا اونکو عمرو بن جرموز نی کہ امیر المومنین علی کی لشکر مین سی تہا اور ابن جرموز حضرت علی کی پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتہہ قتل زبیر کی حضرت علی نی کہا بشارت ہو تجکو بہی ساتہہ آگ دوزخ کی اور قصہ اونکی قتل کا احادیث و سیر کی کتابو مین لکہا ہے زَیْدُ بْنُ سَہْلٍ اَبُوْطَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ زید بیٹی سہل کی کنیت اوسکی ابوطلحہ انصاری نسب ف ح ع حاضر ہوئے عقبہ مین ساتہہ ستر نفر کی اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوونمین کہ بعد بدر کی ہوئی اور وہ کنیت سی کہ ابوطلحہ ہی مشہور تہی اور تہا ونمین ام سلیم کی کہ ماں انس بن مالک کی ہین اور تیر اندازی مین مشہور تہے اور آنحضرت نی فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہی ایک گروہ سی اور ایک روایت مین ہی سو مرد سی اور ایک اور روایت مین ہی ہزار مرد سی بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور ابو عبیدہ کی اور تہی بیچ انصار کی سردار ونمین سی اور اونکی تونگر ونمین سی اور اونکی لیی فضائل بہت ہین اور وفات ہوئی اونکی سن اکتیس مین اور عمر اونکی ستر برس کے تہی اَبُوْ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ابوزید انصاری ف ح ع یہہ بہی ایک صحابی ہین اون مین سی کہ جنہون نی قرآن کو جمع کیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین اور انس کی چچا ونمین سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور مشہور تہی ساتہہ سعد قاری کی اور اونکی نام مین اختلاف کیا گیا ہی بعضون نی کہا سعد بن عمیر اور بعضون نے کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّہْرِیُّ ترجمہ سعد بیٹی مالک کے زہری ف ح یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سی تہی اور مالک نام ابو وقاص کا ہی زہری قریشی تہی اسلام لائی سعد ابتدا اسلام مین ابوبکر صدیق کے ہاتہہ پر ستران برس کی عمر مین اور بعضون نے کہا اونیس برس کی عمر مین اور اونہون نی کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنی دو کی بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول وہی ہی تیر پہینکا راہ خدا مین حاضر ہوئی وہ بدر مین اور سب جہاد ونمین ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نی اونکی لیی اپنی ماں اور باپ کو روز احد کی فرمایا تیر پہینک ماں اور باپ میری فدا ہوں تجپر اور تہی وہ ٹہنگنی فربہ کلان سر سخت اونگلیاں تہین اونکی گندم گون پست بینی پر بال تہی بہت مری اپنی محل مین کہ عقیق مین تہا نزدیک مدینہ کی دس کوس پر پہر اوٹہا کر لائی گئی مدینہ مین اور دفن کئی گئی بقیع مین سن پچپن مین اور تہا ونمین معویہ کی عہد مین کہہ اوپر ستر برس کی تہی اور بعضون نی کہا بیاسی برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سب سے پیچہی یہی مری ہین اور فتح کی گئی اونکی ہاتہہ پر ملک عجم کی اور گری اونکی سعی سی بنیاد کسری کی سردار ونکی اور مناقب اونکی بہت ہین سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ الْقُرَشِیُّ ترجمہ سعد بیٹی خولہ کی قریشی ف ح ساتہہ زبر خ معجمہ اور جزم واو کی بنی عامر بن لوی سی تہی اور بعضون نی کہا حلیف یعنی ہم قسم اونکی تہی اور تہی حبشہ کی ہجرت کرنیوالونسے ہجرت ثانیہ مین اور بعضون نے کہا حاضر ہوئی بدر مین اور مری مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کی سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ الْقُرَشِیُّ ترجمہ سعید بیٹی زید کی بیٹا عمرو بن نفیل کی قریشی ف ح نفیل ساتہہ پیش نون اور زبر فا اور جزم ی کی اور کنیت سعید کی ابوالاعور ہی اور وہ قریشی عدوی ہی عشرہ مبشرہ سی بہنوئی عمر بن خطاب کی

قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی نبی کی دار ارقم مین آنی سی اور حاضر ہوئی تمام جہادونمین ہمراہ آنحضرت کی اور تہی غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ کی کہ واسطی خبر لینی قافلہ قریش کی گئی تہی گندم گون دراز قد جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت کی کیارہوین پشت مین بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائی وہ بیس برس کی عمر مین اور کہا دیکہا مینی اپنی کو کہ باندہا تہا مجکو عمر نی اسلام لانی پر اور اسلام لائین ہوی اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کی پہلی اپنی بہائی عمر بن الخطاب کی اور مرگئی عقیق مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ستر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین دین ابراہیم اختیار کیا تہا اور ذبایح مشرکون کی سی پرہیز کیا تہا اور آنحضرت سی بہی پہلی نزول وحی کی ملاقات کی اور اونکو موحد الجاہلیت کہتی تہی سَہْلُ بْنُ حُنَيْفِ الْاَنْصَارِيّ ترجمہ سہل بن حنیف انصاری **ف** ح بدر اور احد اور جہادونمین حاضر ہوئی اور روز احد کی ساتہہ آنحضرت کی ثابت رہی اور بعد آنحضرت کی مصاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رہی امیر المومنین نی اونکو مدینہ مین خلیفہ کیا پہر ولایت فارس حاکم کیا اور کوفہ مین بیچ سن اڑتیس کی وفات پائی اور علی رضی اللہ عنہ نی اونپر نماز ادا کی ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيّ وَاَخُوْهُ ترجمہ ظہیر بیٹی رافع کی انصاری اور بہائی اونکی **ف** ح ظہیر ساتہہ زبر ظ معجمہ کی اور ملا علی نی کہا ساتہہ تصغیر کی اور بہائی ظہیر کی خدیج بن رافع اور ملا علی نی کہا مظہر نام تہا اونکا ساتہہ پیش میم اور زبر ظ کی اور زیر ہ مشدد کی دونون اہل بدر سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور سارے جہادون مین کہ بعد بدر کی ہوئی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی **ف** ع ساتہہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہی طرف قبیلہ بنی ہذیل کی غیر قبایل قریش سی اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹی عوف کی زہری **ف** ح اولاد زہرہ بن کلاب سی جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی کلاب بن مرہ مین چہہ واسطی کر اور تہا نام اونکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئی دس برس بعد سال فیل کی اسلام لائی ابو بکر صدیق کی ہاتہہ پر ابتدا اسلام مین اور اونکی مان بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی انہون نی حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادونمین ساتہہ آنحضرت کی اور ثابت رہی روز احد کی اور پہنچی اونکو بیس زخم یا زیادہ اور ادا کی رسول خدا نی اونکی پیچہی نماز ایک سفر مین تمام کی پہلی نماز جو کچہہ کہ باقی رہی تہی جیسی کہ حکم مسبوق کا ہی مگر غزوہ تبوک مین نہین گئی اور تلافی کی اوسکی ساتہہ تصدق کرنی چار ہزار دینار کی راہ خدا مین بعد ازان ساتہہ چالیس ہزار دینار کی اور سوار کیا لوگونکو پانسو گہوڑون پر راہ خدا مین پہر پانسو اونٹون پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا اکثر اموال اونکا تجارت سی اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی وہ نہ دراز قد نہ پست چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بسبب تیرون کی کہ اونکی پاؤن مین لگی تہی اور تہی اغنیاء صحابہ سی اور وقت ہجرت کرنیکی مدینہ کو فقیر تہی اور یہہ خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار بیویان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک کی لیی اہل بدر مین سی چار چار سو دینار کی دینی کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی ایک ہزار اور ساٹہہ نفر پر پس پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب سنی اونہون نی حدیث عائشہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا دیکہا مینی عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اور بیٹہتی ہین اوسمین بطریق حبو کی کہ لڑکونکی چال ہی سرین پر تصدق کئی ساتہہ تمام قافلہ کی کہ شام سی آیا تہا سات سو اونٹ پالانون اور جہولون سمیت بسبب شکرانہ اوس بشارت دخول جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتی تہی نماز کو پہلی ظہر سی اور روایت ہی کہ وقت وفات کی وہ بیہوش ہوئی اور جب ہوش مین آئی تو کہا کہ آئی میری پاس دو فرشتی سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیز امین کی لیجاتی ہین ہم پس دو فرشتی اور آئی اور کہا کہ انکو کہان لیی جاتی ہو اونہون نی کہا لیجاتی ہین ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتون نی کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین جسوقت کہ مانکی پیٹ مین تہا روایت کیا اوسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی عہد مین

اور وفات پائی حضرت عثمان کی خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علی رض نی کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صافی چشیدی و دروی را ندیدی مناقب اونکی
بہت ہین اور اونکی اسلام لانیکا قصہ عجیب ہے اسماء الرجال مین اوسکو نقل کیا ہی ہمنی عُبَیْدَۃُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیُّ ترجمہ عبیدہ بیٹی
حارث کی قریشی ف ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضون نی کہا کہ ابو معویہ عبیدہ بیٹی حارث کی بیٹی عبد المطلب کے بیٹی عبد مناف کی آنحضرت سی
دس برس بڑی تہی اسلام لائی پہلی آنی کی دار ارقم مین اور ہجرت کی اونہون نی ساتہہ دو بہائیون اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتی تہی اور لڑی روز
بدر کی ولید بن عتبہ سی اور دو دو چوٹین ہوئین درمیان اونکی اور مری عبیدہ اوس سی اور مارا گیا ولید بہی اوسی روز روایت کی اون سی علی
ابن ابی طالب نے عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عبادہ بیٹی صامت کی انصاری ف ح انصار کی سردارون مین سی تہی حاضر ہوئی
عقبہ اولی اور ثانیہ اور ثالثہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور یہہ ایک شخص تہی اونمین سی کہ جنہون نی جمع کیا قران کو رسول خدا
صلعم کی عہد مین اور تہی دراز قد جسیم خوبصورت بہیجا اونکو عمر رض نی شام مین قاضی و معلم کر کر پس حمص مین اقامت کی بعد ازان فلسطین مین آئی اور
رملہ مین وفات پائی اور بعضون نی کہا بیت المقدس مین سن چونتیس مین اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور بعضون نی کہا کہ معویہ کی زمانہ تک باقی تہی
عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِیْفُ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی ف ع ح انصاری ہین حاضر ہوئی بدر مین اور سکونت
اختیار کی مدینہ مین اور لا ولد مری مدینہ ہی مین بیچ آخر ایام معویہ کی اور تہی قدیم الاسلام اور یہہ اون لوگون مین سی ہین کہ نازل ہوئی اونکی حق مین تولوا و
اعینہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکہتا ہی تو آنکہین اونکی کہ جاری ہین اوس سی آنسو اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا نہین فقر سی ڈرتا ہون مین تمپر فقر سی
ڈرتا ہون مین فراخی دنیا سی خ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عقبہ بیٹی عمرو کی انصاری ف ع ح کنیت اونکی ابو مسعود بدری اور
بدری ہین مشاہیر صحابہ سی حاضر ہوئی عقبہ ثانیہ مین اور جمہور اسیر ہین کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہی کہ وہان رہتی تہی نہ بسبب حاضر ہونے کی
جنگ بدر مین وفات پائی حضرت علی کی خلافت مین اور بعضی کہتی ہین بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس مین عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ الْعَنَزِیُّ ترجمہ
عامر بیٹی ربیعہ کی عنزی ف ح ساتہہ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کی اور زی کی نسبت ہی عنزہ کیطرف کہ اونکی جد ہی اور جامع الاصول مین العنوی
ساتہہ غین معجمہ اور واو کی حلیف بنی عدی ہی اور اسلیے اوسکی نسبت مین عدوی ہی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون
ہجرتین اور حاضر ہوئی بدر مین اور سب جہادون مین اور اسلام لائی پہلی عمر رض کی اور وفات پائی سن بتیس یا تینتیس یا چونتیس مین اور قول اول مشہور ہے
اور ثانی موافق تر ہی ساتہہ اوس مضمون کی کہ کاشف مین کہا کہ مری پہلی عثمان کی عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عاصم بیٹی ثابت کی انصاری
ف ع حاضر ہوئی بدر مین اور وہ شخص ہین کہ نگاہ رکہا اونکو زنبورون یعنی بہڑون نی جسوقت کہ چاہا مشرکون نی کہ سر اونکا کاٹ لین بسبب اسکی
کہ مار ڈالا تہا اونہون نی کسی سردار کو اونکی سردارون مین سی اور اونہون نی دعا کی تہی خدا عز وجل سی کہ ہاتہہ مشرک کا مجکو نہ پہنچی پس بہیجا خدا تعالے
نی زنبورون کو پس بچایا اون کو مشرکون کی ہاتہہ سی اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اونکو لیگئی اور یہہ قصہ غزوہ رجیع مین ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن
عمر بن الخطاب کی ہین رضی اللہ عنہما عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عویم بیٹی ساعدہ کی انصاری ف ح حاضر ہوئی دونون بیعتون اور
بدر مین اور تمام غزوون مین اور وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر اونکی پینسٹہ یا چہاسٹہ برس کی ہوئی رضی اللہ عنہ
عِتْبَانُ بْنُ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عتبان بیٹی مالک کی انصاری ف ح حاضر ہوئی بدر مین روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سی اور اونسی روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نی اور تہی وہ نابینا اور قصہ اونکی عذر کرنیکا آنی سی مسجد مین اور آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ اونکی گہر مین اور ادا کی نماز کا اوسمین تو کہ اوسکو جگہہ نماز کی پکڑین مذکور ہی صحیح بخاری مین اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہ کی زمانہ مین وفات پائی

قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ ترجمہ قدامہ بیٹی مظعون کی ف ل ح ساتھہ زبر میم اور جزم ظ معجمہ کے اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتھہ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کی
قریشی ہین ماموں عبد اللہ بن عمر کی رضی اللہ عنہم ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عامل کیا
کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسی عبد اللہ بن عمر نی اور وفات پائی سن چھتیس مین اڑسٹھہ برس کی عمر مین قَتَادَةُ
بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ل ح صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا حافظ
مفسر حافظہ خوب رکھتی تھی ایسی زمانہ مین کہ جو سنتی تھی بھولتی نہ تھی روایت رکھتی ہین انس بن مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہہ قتادہ
صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور سوا اونکی بعد کی جہادون مین بھی سنہ تیئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رض نی اور تھی فضلاء صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ
عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ل ح ع ساتھہ زبر جیم اور پیش میم کی اور آخر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر
مین وہ اور باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتھہ معاذ بن عفراء کی ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم مین ہو چکا ہی
مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ ترجمہ معوذ بیٹی عفراء کی اور بھائی اونکی ف ل ح یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتھہ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد
کی اور عفراء ساتھہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور ممدودہ کی نام اونکی ماں کا ہی اور نام اونکی باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری ہی اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہی
یا جانتا اپنی بھائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور مارے گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادون مین لڑی پس معوذ اور معاذ بیٹی عفراء کی دونون
اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بھائی اور ہی کہ نام اوسکا عوف ہی وہ بھی بدر مین مارا گیا مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کی ابو
اسید انصاری ف ل ح ساتھہ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتھہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون
مین اور وہ ساعدی ہین مری سنہ ساٹھہ مین ستتر یا اٹھتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونیکی اور بدریون مین سب سے پیچھی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ
عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کی بیٹی عبد مناف کی ف ل ح ع مسطح ساتھہ زیر میم اور جزم سین
اور زبر طی کی اور اثاثہ ساتھہ پیش ہمزہ کی اور دو ثاء مثلثہ کی اور عباد ساتھہ زبر عین اور تشدید ب کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور اور جہادون مین
کہ بعد اونکی ہوئی اور یہہ وہی ہین کہ کہا عائشہ رض کی حق مین جو کچھہ کہ کہا قصہ افک یعنی بہتان زنا مین اور حد ماری اونکو نبی صلعم نی اون لوگون کے زمری
لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی چھپن برس کی ہوئی مُرَارَةُ بْنُ
الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ل ح مرارہ ساتھہ پیش میم کی اور تخفیف رای مہملہ کی اور ربیع ساتھہ زبر را اور زیر ب کی مرارہ بنی
عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہہ اونہین تینون مین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچھی رہ گئی تھی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال
بن امیہ اور تیسری یہہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عز وجل نی اور نازل کی آیتین قرآن کی اونکی حق مین اور اسی سبب سی نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ
عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ل ح معن ساتھہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتھہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کی یہہ
ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کی اور اسی سبب سی کہا جاتا ہی اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین
اور بھائی چارہ کر دیا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کی کہ جو بھائی تھی حضرت عمر کی اور شہید ہوئی دونو معارک یمامہ کی حضرت
صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی ف ل ح ع مقداد ساتھہ زیر میم کی
اور کندی ساتھہ زیر کاف اور جزم نون کی اور نام اونکو مقداد بن الاسود بھی کہتی تھی اور کندی اس سبب سے کہتی تھی کہ باپ اونکا عمرو ہم قسم کندہ کا تھا اور
ہم قسم ہوئی وہ خود اسود بن یغوث زہری سی اس سبب سے زہری کہا اور اونکو ابن الاسود بھی اسی سبب کہتی تھی اور قدیم الاسلام تھی وہ اور بعض کہتی ہین

بعد پانچ تو سیونکی چوتہی پہلی اسلام لائی بعد بیعت ہند کی اور نیک تہی اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین روایت کی ہین اون سی حدیثین علی بن ابیطالب
اور طارق بن شہاب وغیرہ نی بعد وفات پائی جرف میں کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اور اوٹہا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کئی گئی بقیع مین سنہ
تینتیس مین اور عمر اونکی سالہہ برس کی ہوئی بعد نماز ادا کی اوپر عثمان بن عفان نی ہِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ ہلال بیٹی امیہ
کی انصاری خزرجی ایک صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی اور قذف یعنی تہمت لگائی
کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر میں اور روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نی رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ رات راضی خدا اس
اون سی سب سی **فائدہ جلیلہ** جاننا چاہیی کہ اہل بدر کی ناموں کی گنتی مین اختلاف ہی بعضوں نی تین سو پندرہ اور بعضوں نی تین سو تیرہ چنانچہ تین
سو پندرہ اور سترہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کئی ہین پینتالیس تو یہی ہین اور مابقی اور او جعفر بن حسن بن
عبد الکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکی مع فضائل و فوائد اونکی کی مسمی بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکہا ہی اسمین تین سو
سینتالیس لکہی ہین گنتی ہی کتابوں سی لیکن لکہا ہی کہ مرجح اقوال سی بیچ گنتی اشخاص بدر کی یہہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب
نی لکہا ہی پس اس عاجز نی اسماء مبارک مذکورہ استیعاب سی نقل کیی اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کئی اور اسماء مبارک کو
جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن لفظ دعا و توسل کر کر لکہا ہی مینی بہی اسیطرح لکہا اور آخر مین اسکی ایک حلہ طویل مشکل المعانی لکہی تہی اس عاجز نی بجائی
اوسکی ایک دعا جامع حدیث شریف کی لکہدی ہی تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کچہہ اونکی فضائل مین سی سننا چاہیی کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی اونکو
جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبان پر کہ فرمایا اونکی حق مین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوئی تمہارے لیی جنت اور اونکی فضایل مین سی یہہ ہی کہ
اللہ تعالی نی بخشدی اونکی پہلی اگلی پچہلی گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی انمین سی تو حاجت توبہ کی نہین تہی اوسکو
اسلیی کہ جب واقع ہوا واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہوا اوسکی فاعل پر حکم شرع کا دنیا مین اور اونکی فضائل مین سی یہہ ہی کہ حاضر ہوئی ملائکہ ساتہہ
اونکی جنگ بدر مین اور قتال کیا اوسمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکی کی احد و حنین مین اختلاف ہی اور خوص اونکی اسماء کی یہہ ہین کہ کہا برہان حلبی نی
اپنی سیرت مین اور ذکر کیا داودی نی کہ اونہون نی سنا مشائخ حدیث سی یہہ کہ دعا وقت ذکر ہونی اہل بدر کی قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی
اور کہا شیخ عبد اللطیف نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی علما نی کہ بہت اولیا دی گئی ہین ولایت ساتہہ برکت ناموں اونکی کی اور بلاشبہ بہت مریضوں نی
مانگی اللہ تعالی سی شفا بوسیلہ اہل بدر کی بیچ شفا بیماریوں اپنی کی پس شفا دی گئی اوس سی اور کہا بعضی عارفین نی کہ نہین کہا مینی ہاتہہ اپنا بیمار کی
سر پر اور پڑہی مینی نام اونکی بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی ہی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہو موت اجل اوسکی تو تخفیف دیتا اللہ اوس سی اور کہا بعضوں نی
کہ تجربہ کیا مینی اونکی ناموں کا بیچ امور مہمہ کی اگر دوی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہین دیکہی مینی کوئی دعا جلد تر اوس سی قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر
بن عبد اللہ رح سی کہ اونہون نی کہا وصیت کی مجہکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنی کی ساتہہ اہل بدر کی بیچ تمام
مہمات کی اور کہا مجہکو کہ اے بیٹی میری دعا وقت ذکر کرنی اونکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گہیر لیتی
ہین بندی کو جبکہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتہہ ناموں انکی کی اور تحقیق جسنی ذکر کیا اونکو ہر روز مین اور سوال کیا اللہ تعالی سی بوسیلہ اونکی
حاجت مین روا کیجاتی ہی حاجت اوسکی لیکن لائق ہی اوسکی لیی کہ ذکر کری اونکا بیچ فضائل ہم کی بیہ کہ رضی اللہ عنہ کہی وقت ذکر کرنی نام ہر ایک
کی اونمین سی پس پہلی کہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اونکی آخر تک پس اس سی بہت دعا
قبول ہوتی ہی اور بہت سی حکایات قبولیت دعا کی ببرکت ناموں اونکی لکہی ہین بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہی انکی اسماء مبارکہ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللّٰھم اسالک بسیدنا محمد المہاجری صلی اللہ علیہ وسلم وبسیدنا عبد اللہ بن عثمان
ابی بکر الصدیق القرشی و بسیدنا عمر بن الخطاب العدوی و بسیدنا عثمان بن عفان القرشی خلفہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتہ وضرب لہ بسہمہ و بسیدنا علی بن ابی طالب الہاشمی و بسیدنا ایاس بن البکیر
و بسیدنا بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق القرشی و بسیدنا حمزۃ بن عبد المطلب الہاشمی و بسیدنا
حاطب بن ابی بلتعۃ حلیف لقریش و بسیدنا حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی و بسیدنا حارثۃ بن ربیع الانصاری
قتل یوم بدر وھو حارثۃ بن سراقۃ وکان فی النظارۃ و بسیدنا خنیس بن حذافۃ السہمی و بسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری و بسیدنا
رفاعۃ بن عبد المنذر ابی لبابۃ الانصاری و بسیدنا الزبیر بن العوام القرشی و بسیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی
و بسیدنا سہل بن حنیف الانصاری و بسیدنا زید بن سہل ابی طلحۃ الانصاری و بسیدنا ابی زید الانصاری و بسیدنا
سعد بن مالک الزہری و بسیدنا سعد بن خولۃ القرشی و بسیدنا ظہیر بن رافع الانصاری واخیہ و بسیدنا عبد اللہ بن
مسعود الہذلی و بسیدنا عتبۃ بن مسعود الہذلی و بسیدنا عبد الرحمن بن عوف الزہری و بسیدنا عبیدۃ بن
الحارث القرشی و بسیدنا عبادۃ بن الصامت الانصاری و بسیدنا عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لؤی و بسیدنا
عقبۃ بن عمرو الانصاری و بسیدنا عامر بن ربیعۃ العنزی و بسیدنا عاصم بن ثابت الانصاری و بسیدنا عویم
بن ساعدۃ الانصاری و بسیدنا عتبان بن مالک الانصاری و بسیدنا قدامۃ بن مظعون و بسیدنا قتادۃ بن النعمان
الانصاری و بسیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح و بسیدنا معوذ بن عفراء واخیہ مالک بن ربیعۃ و بسیدنا ابی اسید
الانصاری و بسیدنا مسطح بن اثاثۃ بن المطلب بن عبد مناف و بسیدنا مرارۃ بن الربیع الانصاری و بسیدنا
معن بن عدی الانصاری و بسیدنا مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرۃ و بسیدنا ہلال بن امیۃ الانصاری
و بسیدنا ابی عمرو بن سعد بن معاذ الاشہلی الانصاری و بسیدنا اسید بن حضیر الانصاری الاشہلی و بسیدنا
اسید بن ثعلبۃ الانصاری و بسیدنا انیس بن قتادۃ الانصاری و بسیدنا انس بن معاذ النجاری و بسیدنا انس بن
اوس الانصاری الاشہلی و بسیدنا اوس بن ثابت النجاری الانصاری و بسیدنا اوس بن خولی الانصاری و بسیدنا
اوس بن الصامت الخزرج الانصاری و بسیدنا اسعد بن زرارۃ النجاری الانصاری الخزرجی و بسیدنا
الاسود بن زید بن غنم الانصاری و بسیدنا ایاس بن ودقۃ الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی و بسیدنا
الارقم بن ابی الارقم الہاشمی و بسیدنا براء بن عازب الخزرج الانصاری و بسیدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاری
الخزرجی و بسیدنا بشیر بن سعد الخزرجی الانصاری و بسیدنا بشیر بن ابی زید الانصاری و بسیدنا بحیر بن
ابی بحیر الجہنی النجاری و بسیدنا بشعث بن عمرو الخزرجی الانصاری و بسیدنا بحاث بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی
و بسیدنا تمیم بن یعار الانصاری الخزرجی و بسیدنا تمیم الانصاری مولی بنی غنم و بسیدنا تمیم مولی خراش
بن الصمۃ و بسیدنا ثابت بن الجذع الانصاری الاسہلی و بسیدنا ثابت بن ہزال بن عمرو الانصاری العوفی و بسیدنا
ثابت بن عمرو بن زید النجاری و بسیدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن النعمان النجاری الانصاری و بسیدنا

ثابت بن الخنساء النجاری الانصاری و بسیدنا ثابت بن اقرم الانصاری حلیف بنی عمرو بن عوف و بسیدنا ثابت بن زید
الاشهلی الانصاری و بسیدنا ثابت بن ربیعة الانصاری الخزرجی و بسیدنا ثابت بن عامر الانصاری و بسیدنا ثابت بن عبید الانصاری
و بسیدنا ثابت بن الحارث الانصاری و بسیدنا ثعلبة بن عنمة الانصاری و بسیدنا ثعلبة بن ساعدة الساعدی الانصاری و بسیدنا
ثعلبة بن عمرو النجاری الانصاری و بسیدنا ثعلبة بن حاطب الانصاری و بسیدنا ثقف بن عمرو الاسلمی و بسیدنا جابر
بن خالد بن مسعود الانصاری النجاری الاشهلی و بسیدنا جابر بن عبد الله الحرامی الانصاری و بسیدنا جبار بن
صخر الانصاری و بسیدنا حمیر بن ایاس الانصاری الزرقی و بسیدنا حارثة بن النعمان النجاری الانصاری و بسیدنا
حارثة بن مالک الانصاری الزرقی و بسیدنا الحارث بن حمیر الاشجعی الانصاری و بسیدنا حارثة بن حمیر الانصاری
و بسیدنا حارث بن هشام المخزومی القرشی و بسیدنا الحارث بن عتیک النجاری و بسیدنا الحارث بن قیس الانصاری و
بسیدنا الحارث بن اوس الانصاری و بسیدنا الحارث بن انس الاشهلی الانصاری و بسیدنا الحارث بن النعمان القیسی و بسیدنا
الحارث بن النعمان بن خزمة الخزرجی الانصاری و بسیدنا حریث بن زید الخزرجی الانصاری و بسیدنا الحکم بن عمرو الثمالی
و بسیدنا حبیب مولی الانصار و بسیدنا الحصین بن الحارث المطلبی و بسیدنا حاطب بن عمرو الاوسی و بسیدنا حرام
بن ملحان النجاری و بسیدنا الحباب بن المنذر الانصاری السلمی و بسیدنا خالد بن البکیر و بسیدنا خالد بن العاصی
قتل یوم بدر و بسیدنا خالد بن قیس الانصاری العجلانی و بسیدنا خلاد بن رافع العجلانی الانصاری و بسیدنا خلاد بن سوید
الانصاری الخزرجی و بسیدنا خلاد بن عمرو الانصاری السلمی و بسیدنا خزیمة بن ثابت الانصاری و بسیدنا خارجة
بن زید الانصاری الخزرجی و بسیدنا خارجة بن حمیر الاشجعی و بسیدنا خباب بن الارت الخزاعی و بسیدنا خباب مولی
عتبة بن غزوان و بسیدنا خریم بن فاتک الاسدی و بسیدنا خراش بن الصمة الانصاری السلمی و بسیدنا خولی بن خولی
العجلی الجعفی و بسیدنا خبیب بن اساف الانصاری و بسیدنا خوات بن جبیر الانصاری و بسیدنا خیثمة بن الحارث الانصاری
و بسیدنا خلیفة بن عدی الانصاری و بسیدنا خلدة بن قیس الانصاری و بسیدنا ذکوان بن عبد قیس الانصاری
و بسیدنا ذی مخبر الجشی و بسیدنا ذی الشمالین الخزاعی و بسیدنا رافع بن مالک الانصاری الخزرجی و بسیدنا رافع بن
الحارث الانصاری و بسیدنا رافع بن المعلی الانصاری و بسیدنا رافع بن عنجدة الانصاری العوفی و بسیدنا رافع بن
سهل الانصاری و بسیدنا رافع بن زید الانصاری و بسیدنا رفاعة بن عمرو الانصاری و بسیدنا رفاعة بن رافع الانصاری
و بسیدنا رفاعة بن الحارث الانصاری و بسیدنا رفاعة بن عمرو الجهنی و بسیدنا ربیعة بن اکثم الانصاری و بسیدنا
ربیع بن ایاس الانصاری و اخیه و بسیدنا رخیلة بن ثعلبة الانصاری البیاضی و بسیدنا زید بن الخطاب العدوی
و بسیدنا زید بن حارثة الکلبی و بسیدنا زید بن اسلم العجلانی الانصاری و بسیدنا زید بن الدثنة الانصاری
البیاضی و بسیدنا زید بن عاصم المازنی الانصاری و بسیدنا زیاد بن لبید الانصاری البیاضی و بسیدنا زیاد بن
عمرو الانصاری و بسیدنا زیاد بن کعب الانصاری و بسیدنا زاهر بن حرام الاشجعی و بسیدنا طلیب بن عمرو القرشی
و بسیدنا الطفیل بن الحارث المطلبی و اخیه قتل یوم بدر و بسیدنا الطفیل بن مالک الانصاری و بسیدنا

کعب بن عمرو الانصاری السلمی و بسیدنا کعب بن زید النجار الانصاری و بسیدنا کعب بن حمار الانصاری و بسیدنا
کناز بن حصن الانصاری و بسیدنا محمد بن مسلمة الانصاری و بسیدنا معاذ بن عفراء الانصاری
و بسیدنا عوف بن العفراء قتل یوم بدر و بسیدنا معوذ و بسیدنا معاذ بن ماعص الانصاری و بسیدنا مالک
بن نمیلة العبدری و بسیدنا مالک بن قدامة الانصاری و بسیدنا مالک بن رافع العجلانی و بسیدنا مالک بن عمرو
السلمی و بسیدنا مالک بن امیة بن عمرو السلمی و بسیدنا مالک بن ابی خولی العجلانی و بسیدنا مالک بن سمیلة
الانصاری و بسیدنا معمر بن الحارث الجمحی و بسیدنا محرز بن نضلة الاسدی و بسیدنا محرز بن عامر الانصاری
و بسیدنا معن بن یزید السلمی و بسیدنا معبد بن قیس الانصاری و بسیدنا المنذر بن عمرو الانصاری الخزرجی و
بسیدنا المنذر بن الاوسی الانصاری و بسیدنا المنذر بن قدامة الانصاری و بسیدنا معتب بن الحمراء الانصاری
و بسیدنا معتب بن بشیر الانصاری و بسیدنا مصعب بن عمیر القرشی و بسیدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسی
و بسیدنا ملیل بن وبرة الانصاری و بسیدنا مهجع بن صالح مولی عمر بن الخطاب و بسیدنا مدلاج بن عمرو السلمی
و بسیدنا نوفل بن ثعلبة الانصاری و بسیدنا النعمان بن عبد النجاری و بسیدنا النعمان بن عصر الانصاری و بسیدنا
النعمان بن عمرو الانصاری و بسیدنا النعمان بن ابی خزمة الانصاری و بسیدنا النعمان بن سنان الانصاری و بسیدنا
نصر بن الحارث الانصاری الظفری و بسیدنا نحاث بن ثعلبة الانصاری و بسیدنا نعیمان بن عمرو النجاری و بسیدنا واہب
بن سنان الرومی و بسیدنا صفوان بن امیة بن عمرو السلمی و اخیه مالک بن امیة و بسیدنا الضحاک بن حارثة الانصاری
و بسیدنا الضحاک بن عبد الانصاری النجاری و بسیدنا عبد اللہ بن ثعلبة الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن حمیر
الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن الحمیر الاسجعی و بسیدنا عبد اللہ بن رواحة الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن رافع
الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن ربیع الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن طارق الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن
کعب الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن مظعون الجمحی و بسیدنا عبد اللہ بن النعمان الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن
عبد اللہ بن سلول الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن عامر الانصاری
و بسیدنا عبد اللہ بن عمیر الانصاری و بسیدنا عبد اللہ بن عبس الخزرجی و بسیدنا عبد اللہ بن سلمة العجلانی و
بسیدنا عبد الرحمن بن کعب المازنی و بسیدنا عبد الرحمن بن جبر الانصاری و بسیدنا عبد الرحمن بن عبد اللہ الانصاری
و بسیدنا عبد الرحمن بن سہل الانصاری و بسیدنا عبس بن اوس و بسیدنا عبید بن زید الانصاری و بسیدنا
عبد ربه بن حق الانصاری و بسیدنا عبد یالیل بن ناشب اللیثی و بسیدنا عباد بن عبید التیہان و بسیدنا عباد بن
قیس الانصاری و بسیدنا عمیر بن حرام الانصاری و بسیدنا عمرو بن قیس الانصاری و بسیدنا عمرو بن ثعلبة الانصاری
و بسیدنا سفیان بن بشر الانصاری و بسیدنا سالم بن عمیر الانصاری و بسیدنا سنان بن سنان الاسدی و بسیدنا
سماک بن خرشة الانصاری و بسیدنا سہل بن عتیک الانصاری و بسیدنا سہیل بن رافع الانصاری و بسیدنا السائب بن
مظعون الجمحی و بسیدنا ابی بن کعب الانصاری النجاری و بسیدنا ابی معاذ النجاری و بسیدنا اسیرة بن عمرو الانصاری النجاری

[٢٤١] وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٤٢] وَسَیِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٤٣] وَسَیِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیِّ
[٢٤٤] وَسَیِّدِنَا عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِیِّ [٢٤٥] وَسَیِّدِنَا عَتِیْكِ بْنِ التَّیِّهَانِ الْاَنْصَارِیِّ [٢٤٦] وَسَیِّدِنَا عَنْتَرَةَ السَّلَمِیِّ
[٢٤٧] وَسَیِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَیْرِ [٢٤٨] وَسَیِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ [٢٤٩] وَسَیِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٥] وَسَیِّدِنَا
الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٥١] وَسَیِّدِنَا قَیْسِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٥٢] وَسَیِّدِنَا قَیْسِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٥٣] وَسَیِّدِنَا
قَیْسِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِیِّ [٢٥٤] وَسَیِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٥٥] وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَیْثَمَةَ الْاَنْصَارِیِّ
[٢٥٦] وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ [٢٥٧] وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ السَّاعِدِیِّ [٢٥٨] وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِیِّ
الزُّرَقِیِّ [٢٥٩] وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْهَلِیِّ [٢٦٠] وَسَیِّدِنَا سُفْیَانَ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٦١] وَسَیِّدِنَا
سَالِمِ بْنِ عُمَیْرٍ الْعَوْفِیِّ [٢٦٢] وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ [٢٦٣] وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ
[٢٦٤] وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ قَیْسِ بْنِ فَهْدٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٦٥] وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ مِلْحَانَ الْاَنْصَارِیِّ [٢٦٦] وَسَیِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ
الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْهَلِیِّ [٢٦٧] وَسَیِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْهَلِیِّ [٢٦٨] وَسَیِّدِنَا سُهَیْلِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ [٢٦٩] وَسَیِّدِنَا
سُهَیْلِ بْنِ بَیْضَاءَ الْقُرَشِیِّ الْفِهْرِیِّ [٢٧٠] وَسَیِّدِنَا سُوَیْدِ بْنِ مَخْشِیٍّ الطَّائِیِّ [٢٧١] وَسَیِّدِنَا سَلِیْطِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِیِّ الْقُرَشِیِّ [٢٧٢] وَسَیِّدِنَا
سَلِیْطِ بْنِ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیِّ النَّجَّارِیِّ [٢٧٣] وَسَیِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِیِّ النَّجَّارِیِّ [٢٧٤] وَسَیِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ
النَّجَّارِیِّ [٢٧٥] وَسَیِّدِنَا سُبَیْعِ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٧٦] وَسَیِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِیَّةَ الْاَنْصَارِیِّ السَّلَمِیِّ [٢٧٧] وَسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ
سُهَیْلٍ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْهَلِیِّ [٢٧٨] وَسَیِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُوْمِیِّ [٢٧٩] وَسَیِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ اَبِیْ وَهْبٍ الْاَسَدِیِّ حَلِیْفِ عَبْدِ شَمْسٍ
[٢٨٠] وَسَیِّدِنَا هَانِیِٔ بْنِ نِیَارٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٨١] وَسَیِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلّٰی الْاَنْصَارِیِّ [٢٨٢] وَسَیِّدِنَا هِلَالِ بْنِ خَوْلِیٍّ الْاَنْصَارِیِّ [٢٨٣] وَسَیِّدِنَا
هُمَامِ بْنِ الْحَارِثِ [٢٨٤] وَسَیِّدِنَا وَهْبِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ الْفِهْرِیِّ الْقُرَشِیِّ [٢٨٥] وَسَیِّدِنَا وَدِیْعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ [٢٨٦] وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ
الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ [٢٨٧] وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٨٨] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ [٢٨٩] وَسَیِّدِنَا اَبِی الْحَمْرَاءِ مَوْلَی الْعَفْرَاءِ
[٢٩٠] وَسَیِّدِنَا اَبِی الْخَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٩١] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ خُزَیْمَةَ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٩٢] وَسَیِّدِنَا سُلَیْمٍ
اَبِیْ كَبْشَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَوْسِیٍّ [٢٩٣] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ مُلَیْلِ الضَّبْعِیِّ [٢٩٤] وَسَیِّدِنَا اَبِی الْمُنْذِرِ بْنِ یَزِیْدَ
بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیِّ [٢٩٥] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ نَمْلَةَ الْاَنْصَارِیِّ [٢٩٦] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِیِّ
الْقُرَشِیِّ [٢٩٧] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَزِیْدَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِیِّ [٢٩٨] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ عَیَّاشٍ
الْحَارِثِیِّ الْاَنْصَارِیِّ [٢٩٩] وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ السَّلَمِیِّ [٣٠٠] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ اُسَیْدٍ
السَّاعِدِیِّ [٣٠١] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ اِسْرَائِیْلَ الْاَنْصَارِیِّ [٣٠٢] وَسَیِّدِنَا اَبِی الْاَعْوَرِ
بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ النَّجَّارِیِّ [٣٠٣] وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سُهَیْلٍ الْاَنْصَارِیِّ
[٣٠٤] وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ [٣٠٥] وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِیٍّ مَوْلٰی حَاطِبِ
بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ [٣٠٦] وَسَیِّدِنَا سَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ [٣٠٧] وَسَیِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِیِّ
[٣٠٨] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ [٣٠٩] وَسَیِّدِنَا اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ

وَ بِسَیِّدِنَا اَبِیْ فُضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَ بِسَیِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ یَاسِرِ الْمُهَاجِرِیِّ وَ بِسَیِّدِنَا طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْقُرَشِیِّ وَ بِسَیِّدِنَا سِمَاکِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰہُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ہَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَہَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

بَابُ ذِکْرِ الْیَمَنِ وَالشَّامِ وَذِکْرِ اُوَیْسٍ الْقَرَنِیِّ

یہہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کی **ف** ح یمن ساتہہ دور برونکی وہ شہر کہ جانب یمین یعنی داہنی کعبہ کی ہین اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتہہ تخفیف ہی کی منسوب طرف یمن کی اور بعضون نی ساتہہ تشدید ی کی کہا ہی اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کی ہین اور شام جانب چپ کو کہتی ہین جیسکہ یمین جانب راست کو اور شام ساتہہ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونون طرح آیا ہی اور قرن ساتہہ زبر ق کی اور ر کی ایک شہر ہی یمن کی شہرون مین سی اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہی ساتہہ جزم ر کی ہی اور وہ ایک قریہ ہی نزدیک طائف کی اور نام ہی وہان کی ساری جنگل کا اور خطا کی ہی جوہری نی بیچ حرکت دینی اوسکی اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اوسکی سلیے کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن ردمان بن ناحیہ مراد کی کہ ایک شخص ہی اونکی دادا ؤن مین سی کذا فی القاموس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَّاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَّہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہَ فَاَذْہَبَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْہَمِ فَمَنْ لَّقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ وَّلَہٗ وَالِدَۃٌ وَّکَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمر بن خطاب سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کی جانب سی کہا جاویگا اوسکو اویس چہوڑیگا یمن مین سوای ان اپنی کی **ف** ع معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین ہی اوسکی لیی اہل وعیال یمن مین سوای ماں کی اور نہین باز رکہا ہی اوسکو آنی سی طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نی ترجمہ تحقیق تہی اوسکی بدن مین سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سی پس دور کیا اللہ تعالی نی اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی **ف** ع یہہ شک راوی سی ہی کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکہنا علامت کی لیی ہو جیسکہ کہا گیا ہی بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تہی اونکی جلد سابق کی یا کچہہ اوسمین سی چہوڑا گیا تو کہ ہو سبب تغیر اونکا یعنی لوگون سی مارے شرم کی اور یا سلیے وہ دوست رکہتی تہی گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکہتی تہی شہرت وخلط کو **ق** ح اور ایک روایت مین آیا ہی کہ یہہ سبب دعا کرنی اونکی تہا کہ دعا کی تہی خدا اوند اچہوڑ میری جسم مین کچہہ اوسمین سے کہ یاد کرون مین بسبب اوسکی نعمت تیری ترجمہ پس جو شخص کہ ملی اویس سی تم مین سی اسے چاہیی کہ وہ بخشش طلب کری تمہاری لیی یعنی چاہیی کہ درخواست کرے وہ شخص اوسی کہ بخشش طلب کرے وہ اوسکی لیی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا عمر نی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بہترین تابعین کا ایک شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور اوسکی لیی ماں ہی اور تہی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوسی کہ استغفار کری تمہاری لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح ع بہترین تابعین کا سو اسسبب سے کہ حضرت کی زمانہ مین تہی اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنی سی محروم رہی تہی اور آپ نی تعریف ظاہر کی اویس قرنی کی لیی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیی اہل خیر وصلاح سی اگرچہ ہو طالب افضل اوس سی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ واسطی خوش کرنی اویس کے دل کی فرمایا اور واسطی دفع توہم اوسکی کہ توہم کری کہ اویس نی تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیے کہ وہ نہ آئی آنحضرت کی پاس بسبب خاطر ماں کی اور نیکی کرنیکی ساتہہ اوسکی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین

ہیں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں اور یہہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرایع کے ہے اور یہہ منافات نہیں رکہتا
ہے خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور قاموس میں کہا کہ اویس بن عامر سادات تابعین سے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث
بہی محمول ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان اویس قرنی رضی کے آئی ہیں کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کئے ہیں میں بہی اونکا ترجمہ کیا ہے اگرچہ
باعث طوالت کا ہوا اسلیئے کہ نزدیک ذکر کرنے اولیائے خدا کے رحمت اوترتی ہے پس کہا سیوطی نے روایت کی اسیر بن جابر نے کہا تہے عمر بن الخطاب رض کہ
جب آتی اونکے پاس امداد اہل یمن سے پوچہتے اونسے کہ آیا تم میں اویس بن عامر ایک شخص ہے اوسوقت تک کہ اویس میان اونکی پہونچے کہا عمر نے کیا تو اویس بن
عامر ہے کہا اویس نے ہان میں اویس بن عامر ہون کہا عمر نے قبیلہ مراد سے ہے تو پہر قرن سے کہا ہان اسیطرح سے کہا کیا تہے تجکو برص پس اچہا ہوا تو اوسمین مگر
جگہہ ایک درہم کی کہا ہان کہا کیا تیری لیے ماں ہے کہا ہان کہا عمر رضی نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تہے آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر
ساتہہ امداد اہل یمن کے مراد سے پہر قرن سے تہی اوسکو برص پہر جاتی رہی اوس سے مگر جگہ ایک درہم کی اوسکی لیے ماں ہے کہ وہ نیکی کرتا ہے اوس سے اگر قسم کہا وے خدا
پر سچ کرتا ہے خدا اوسکو اگر ہو سکے تجہسے تو استغفار طلب کرنا اوس سے پس استغفار کر میری لیے اے اویس کہا اویس نے کہ مجہہ جیسا استغفار کرے آپکے لیے اے امیر المومنین
کہا البتہ استغفار کر میری لیے پس استغفار کی اویس نے عمر رضی کی لیے پہر کہا عمر رضی نے کہ اے اویس کہان جایا چاہتا ہے تو کہا اویس نے چاہتا ہون میں کہ کوفہ کو جاؤن
کہا کیا کچہہ لکہون تیری لیے حاکم کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندونکی یعنی عاجزون اور گمنامون کے لوگون سے ہون تو بہتر ہے نزدیک میرے پس سال آئندہ ایک
شخص اشراف یمن سے حج کو آیا اور ملاقات کی عمر رض سے اور عمر نے حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال کہتا ہے کہا اوسنے چہوڑا میں نے اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع عمر رض نے
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکے آگے پڑہی پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور استغفار طلب کی اوس سے اویس نے کہا تو بہی استغفار کر میری لیے کہ سفر صالح
سے آتا ہے تو پہر کہا اوس شخص نے کہ استغفار کر میری لیے بہی اور حدیث عمر رض کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیے پس پہچانا لوگون نے اویس کو اور دریافت
کی حقیقت حال اونکی پس وہ وہان سے باہر نکلے اور یہ روایت کی ہے ابن سعد نے طبقات میں اور ابو عوانہ اور رویانی نے اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے دلایل میں
اور ایک اور روایت میں یہ ہے کہ اسیر بن جابر سے آیا ہے کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ میں کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسے پس جب فارغ ہوتا وہ حدیث سے تو متفرق
ہوتی لوگ اور ایک جماعت باقی رہتی ایک جگہہ بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کے ایک مرد تہا کہ ایسی باتین کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتین کرتے نہیں سنا میں نے پس
جایا کرتا میں اوسکے پاس پس ایک روز نہ پایا میں نے اوسکو پس کہا میں نے اپنے یارونسے کہ پہچانتے ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہہ ہمارے اور باتین کرتا تہا ایسی
اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے کہ ہان پہچانتا ہون میں اوسکو وہ اویس قرنی ہے کہا میں نے پہچانتا ہے تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہون پس گیا میں
ساتہہ اوسکے اور کہٹکہٹایا میں نے دروازہ اوسکے حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سے کہا میں نے اے بہائی میرے کس چیز نے باز رکہا تجکو ہمسے کہا برہنگی نے اور تہے یار اوسکے
کہ ٹہٹہا کیا کرتے تہے اوس سے اور ستاتے تہے اوسکو کہا میں نے لے یہہ چادر اور اوڑہ کہا مت دے یہہ اسلیئے کہ جب لوگ دیکہیں گے اس کپڑے کو میرے تن پر تو ایذا
دینگے مجکو پس مبالغہ کیا میں نے یہانتک کہ اوڑہی اوسنے وہ چادر پہر باہر آیا لوگونکے سامنے پس کہا لوگون نے کسکو فریب دیا ہے اس کپڑے سے اور کس سے چہین
لیا ہے یہہ کہا اویس نے یعنی اسیر بن جابر راوی سے کہ دیکہا تو نے کہ کیا کہتے ہیں پس کہا میں نے لوگون سے کہ کیا چاہتے ہو تم اس شخص سے کیون ایذا دیتے
ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہے اور کبہی کپڑے پہنی پس بہت ووٹ دیکہ کی میں نے اونکو اپنی زبان سے پہر بقضائے الہی اہل کوفہ حضرت عمر رض کے پاس آئے پس آیا درمیان
اونکے ایک شخص اون میں سے کہ ٹہٹہا کیا کرتے تہے اوس سے پس کہا عمر رض نے کہ آیا اہل قرن میں سے کوئی ہے پس لائے وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سے
پس پڑہی عمر رض نے حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان میں تہی کہا عمر نے کہ سنا ہے میں نے کہ وہ آیا ہے تمہارے پاس کوفہ میں اوس شخص
نے کہا کہ نہیں ہے ایسا شخص درمیان ہمارے اور نہیں پہچانتے ہیں ہم اوسکو کہا عمر نے کہ ہان ایک شخص ہے ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اوس شخص نے

کہ درمیان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ تم ہا کیا کرتی ہین ہم اوسکی کہا عمر نی کہ مل تو اوس سی اور نہین دیکہتا ہون مین تجہکو کہ مل گا تو اوس سی پس متوجہ ہوا وہ
شخص اویس کیطرف یہانتک کہ آیا وہ اونکی پاس پہلی اسکی کہ جاوی اپنی اہل وعیال مین پس کہا اوسکو اویس نی کہ یہہ عادت تیری ساتہہ میری کہانسی
ہی کہا اوسنی کہ امیر المومنین سی تعریف تیری سنی ہین کہ تیری حق مین ایسا ایسا کچہہ کہتی تہی بخش مجہکو ای اویس جو کچہہ کہ کیا ہی مینی ساتہہ تیری قسم کہتی ہی اور
بی ادبی سی اور استغفار کر میری لیے کہا اویس نی کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہی کسی سی جو کچہہ کہ سنا ہی تو نی عمر سی پس استغفار کی اوسکی لیے کہا اسیر نی کہ راوی
اس خبر کا ہی بعد اسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اوسکو ابن سعد نی طبقات مین اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلایل مین اور ابن عساکر نی تاریخ
مین اور اور روایت مین آیا ہی یحیی بن سعید سی کہ اونہون نی سعید بن المسیب سی اونہون نی عمر بن الخطاب سی نقل کی کہ کہا عمر رض نی کہ فرمایا مجہکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز ای عمر عرض کیا مینی لبیک وسعدیک یعنی حاضر ہون اور جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مینی کہ کسی کام کو
بہیجین گی مجہکو آنحضرت فرمایا ای عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اوسکو اویس قرنی کہین گی پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد مین یعنی برص پس دعا کریگا
خدا سی پس دور کردیگا اوسکو خدای تعالے مگر ایک درہم اوسکی پہلو مین رہ جائیگا جب دیکہیگا اوسکو تو یاد کریگا خدا عزوجل کو پس جب ملی تو اوس سی تو کہنا
اوسکو میری طرف سی سلام اور کہنا اوسکو کہ دعا کری تیری لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنی پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہاوی خدا پر سچا کری اوسکو
خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کی لیے کہ نام دو قبیلونکی ہین کہ بہت لوگ تہی اونمین یعنی بہت سی لوگونکی شفاعت کریگا عمر رض کہتی ہین کہ پس طلب کیا
مینی اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر اور طلب کیا مینی اوسکو ابوبکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر
اور طلب کیا مینی اوسکو اپنی امارت مین پس ڈہونڈہتا تہا مین قافلون کو کہ شہرونسی آتی تہی اور کہتا تہا مین کہ آیا ہی مراد سی آیا ہی قرن سی درمیان مین
تمہاری کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نی قوم قرن مین سی کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پست قدر اور
خوار ودنی کا اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجہہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہی کہا مینی کہ دیکہتا ہون مین تجہکو اوسکی مقدمہ مین ہلاک ہونیوالونسی پس مین ذکر
کر رہا تہا ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس میری دل مین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مینی ای بندہ خدا تو ہی ہی اویس قرنی
کہا ہان کہا مینی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کہا تہا تجہکو کہا علی رسول اللہ السلام وعلیک یا امیر المومنین کہا مینی کہ حکم کیا تہا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ دعا کرو میری لیے بعد ازان ملاقات کرتا تہا مین اوس سی ہر سال یعنی حج مین پس کہتا مین احوال و اسرار اپنی اوس سی اور کہتا وہ مجہسی و ابو القاسم عبد العزیز
بن جعفر الحربی نی فوائد مین و الخطیب و ابن عساکر نی تاریخ اور اور روایت مین حسن بصری سی آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئی تو پوچہا امیر المومنین
عمر رض نی اونسی کہ آیا تمہاری درمیان مین ایک شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہی کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ کیا چاہتی ہو تم ای امیر المومنین اوس سی وہ تو
ایک شخص ہے کہ کہنڈرونمین رہتا ہی اور لوگونمین نہین آتا کہا عمر رض نی میری طرف سی اونکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجہسی پس پہونچایا اوس شخص نے
پیغام عمر رض کا اونکو پس آئی اویس عمر رض کی پاس کہا عمر رض نی کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدن پر سفیدی تہی اور دعا کی تو نی خدا سی اور
دور کیا اوسنی اوسکو تجہسی پہر دعا کی تو نی کہ باقی رہی کچہہ اوسمین سی تیری بدن پر کہا ہان تجہکو کسنی خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجہکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اور حکم کیا مجہکو کہ سوال کرون مین تجہسی کہ دعا کری تو میری لیے پس دعا کی اویس نی حضرت عمر کی لیے اور کہا حاجت میری تمسی ہی ای امیر المومنین یہہ
ہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤن مین یہانسی پس ہمیشہ رہی اویس پوشیدہ لوگونمین یہانتک کہ شہید ہوئی روز نہاوند کی رواہ ابن عساکر
اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر ابن الخطاب نی منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اوٹہی بڈہی اوس قوم کی اور کہا ہم حاضر ہین ای امیر المومنین
کیا فرماتی ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی پس کہا ایک بڈہی نی اونمین سی نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک

دیوانہ کا نام ہی کہ جنگلوں میں رہتا ہی کسیکو اوسکی ساتھہ الفت اور نہ اوسکو کسیکی ساتھہ صحبت پس کہا عمر رض نی اوسیکو چاہتا ہون میں جب تم میں جاؤ تو اوسکو ڈہونڈہنا اور سلام
میرا اوسکو پہونچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ پہونچاؤن تجکو سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وہ پہنچے
قوم قرن میں تو ڈہونڈا اونکو اور پایا جنگل میں پڑا ہوا پس پہونچایا اونکو سلام عمر کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نی کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین نی اور
مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلی گئی جنگل تو وقت میں اور پایا نگیا اونسی کچہہ نشان یہانتک کہ پہر آئی حضرت علی رض کی ایام میں پس
لڑی سامنی اونکی اور شہید ہوئی جنگ صفین میں روایہ ابن عساکر اور صعصعہ بن معویہ سی منقول ہی کہ تہی عمر ابن الخطاب کہ پوچہا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی سی
جسوقت کہ آتا تہا اونکی پاس آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہیں پہچانتی ہین ہم اور اویس ایک شخص تہی کہ رہا کرتی تہی کوفہ کی ایک
مسجد میں اور باہر نہین نکلتی تہی وسنی اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تہا کہ ایذا دیا کرتا تہا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا اونکا لوگون میں کہ آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمر رض
نی کہ آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹی نی کہ ای امیر المومنین نہین ہی اویس ایسا شخص کہ امر تیرا کو پہونچی کہ پہونچو تم اور پہچانون تم
اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون میں سی اور وہ میری چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمر نی وائی تجہپر ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ میں پہر پڑہی عمر نی حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتی تہی اونکی حق میں اور کہا جب پہونچی تو وہان تو سلام میرا اوسکو پہونچانا پس مشہور رہا امر اویس کا پہر گم ہوا وہ اور پہر
گیا روایہ ابو یعلی وابن مندہ وابن عساکر اور ایک روایت میں ابن عباس رض سی آیا ہی کہا دیر کی عمر رض نی کہ نہ پوچہا احوال اویس قرنی کی سی دس برس
تک یہانتک کہ کہا موسم حج میں آئی اہل یمن جو کوئی تم میں سی قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئی وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی رہی اور لوگ پس کہا
عمر نی کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نی ای امیر المومنین نہین پہچانتی ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہی کہ اوسکو اویس اویس
کہتی ہین اور وہ نہایت ضعیف وخوار ہی اس سی کہ تجہ جیسا پوچہی ایسی کا حال کہا عمر نی وہ حرم میں ہی کہا ہان وہ اراک عرفہ میں ہی چراتا ہی اونٹ
قوم کی یعنی اسلیی کہ لوگ جانین کہ اونٹ نکا چرانیوالا ہی پس سوار ہوئی عمر اور علی رض دو گدہون پر پہر روانہ ہوئی یہانتک کہ آئی اراک کو ناگہان دیکہا اوسکو کہڑا
نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکہا اونکو عمر اور علی رض نی کہا کہ جسکو ہم ڈہونڈہتی ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی
آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس سلام علیک کی عمر اور علی رض نی اونسی پہر اونہون نی جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ
اور کہا عمر اور علی رض نی کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کری تجکو خدا تعالی کہا اونہون نی عبد اللہ کہا علی مرتضی رض نی جانتا ہون میں کہ جو کوئی آسمان وزمین میں
ہی عبد اللہ یعنی بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون میں تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نی رکہا ہی کہا کیا چاہتی
ہو تم نام میرا اویس بن مراد ہی کہا عمر اور علی رض نی کہ کہول بایان پہلو اپنا پس کہولا اور دیکہا اونہون نی کہ ایک دہبہ سفید ہی بقدر دو درہم کی پس دوڑے
عمر اور علی کہ بوسہ دین اوس دہبہ کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنی آپ کیطرف سی اور سوال کرین تجسی کہ دعا کری تو
ہمارے لیی کہا اوسنی دعا میری تمام مشرق ومغرب کی مرد وزن مسلمانونکی لیی ہی کہا ان دونون صاحبون نی کہ دعا کر واسطی ہمارے بالخصوص پس دعا کی اویس
نی انکی لیی اور تمام مومنین ومومنات کی لیی پہر کہا عمر رض نی کہ دون میں تجکو کچہہ اپنی رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کپڑی میری پرانی ہوگئی ہین اور دونون
پاپوش میں کانٹہی گئی ہین اور میری پاس چار درہم ہین جب ہو چکین گی یہ لیلونگا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینی کی اور جو کوئی آرزو کرتا
ہی مہینی کی آرزو کرتا ہی سال بہر کی یعنی حرص وآرزو بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان سپرد کئی قوم کو اونٹ اونکی اور پہر گئی وہ اونسی بعد دیکہی گئی بعد اوسکی
رواہ ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتاکم اہل الیمن ہم ارق
افئدۃ والین قلوبا الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفخر والخیلاء فی اصحاب الابل والسکینۃ

وَالْوَقَارُ فِی اَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا یعنی جبکہ آئی ابو موسی اشعری اور قوم اوسکی
آئی تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہین ازروی دلکی اور بہت نرم ہین ازروی قلبکی **ف ع** یعنی نسبت تمام اون لوگون کی کہ آتی ہین تمہاری پاس
اور ارق افئدہ جو فرمایا رقت ضد قساوۃ اور غلظت کی ہی اور فواد بمعنی دل کی اور بعضون نی کہا باطن دلکا اور بعضون نی کہا ظاہر اوسکا اور معنی یہ ہین کہ
وہ بہت نرمی اور رحمت رکھتی ہین جہت باطن کی سی والین قلوبا یعنی بہت نرم دل ہین واسطی قبول نصیحت و مواعظت کی تمام لوگونکی دونسی حسب طایبہ کی اور
بہت سی اقوال اسکی معنی مین نقل کیی ہین ملا علی قاری نی اور شیخ عبد الحق رح نی لکھا ہی کہ افئدہ جمع فواد کی ہی ساتھہ پیش ف کی اور ہمزہ کی بمعنی دل کی اور قلوب جمع قلب
کی ہی تقلب سے بمعنی پہرنی کی ایک حال سی طرف دوسری حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نی ساتھہ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور مکرر لانا اوسکا حدیث مین
تاکید کی لیی ہی اور پہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہی وہان فقط ارق افئدہ مذکور ہی اور الین قلوبا نہین اوس سی بہی متحد ہونا دونونکا
ظاہر ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ فواد پردہ دلکا ہی کہ جب بات پہونچتی ہی اور پہنچتی ہی بات حق اوس مین اور پہو نچتی ہی دلکو اور دل جب نرم ہوتا ہی
در آتی ہی بات حق لہذا اوسکی اور رقت ضد غلظت کی ہی اور لین ضد صلابت کی مثلا شیشہ رقیق ہی اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہے
پتہون اور ڈرانیوالو نسی وصف کیا جاتا ہی اسکو ساتھہ غلظت وصلابت کی اور جب متاثر ہوتا ہے وصف کیا جاتا ہی ساتھہ رقت ولین کی اور طیبی نی کہا احتمال
رکھتا ہی کہ مراد ساتھہ رقت کی جودت فہم اور ساتھہ لین کی قبول کرنا حق کا ہو پہر جبکہ وصف بیان کیا اونکا یہہ کچہ اوسکی بعد بیان فرماتی ہین وہ مانند نتیجہ اور
غایت کی ہی ساتھہ قول اپنی کی **ترجمہ** ایمان یمن کا ہی اور حکمت بہی یمن کی ہی **ف ع** یمانیہ ساتھہ تخفیف ی کی ہی اور ساتھہ تشدید اوسکیکی بہی منقول ہی
نسبت کیا ایمان وحکمت کو طرف یمن کی واسطی کمال ایمان کی وہانکی رہنیوالون میں بیچ اوس وقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اور اوسکی اور بہی تاویلین
ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئی ہین اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کی ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر
ہوئی اور پیدایش عالم اور ہدایت کار سی پوچہا اور حکمتون اور اسرار اونکی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نی اونکو سامنی اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق
مین گذرا اور ظہور اور وصول اوسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری ہین کہ رئیس اہل سنت وجماعت کی اور اولاد ابو موسی اشعری سی ہین ہوا رحمۃ اللہ
علیہ اور کہا بعضون نی کہ مراد حکمت سی فقہ ہی دین مین اور بعضون نی کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکہی اپنی صاحب کو بُرائی سی مہلکہ مین **ترجمہ** اور فخر یعنی
تعریف کرنی اپنی ساتھہ مال جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والونین ہی چلنی اور آہستگی اور بوجہ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ع جاننا چاہیی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس مین اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور
ہیئتین کہ مناسب اونکی طبیعتونکی ہین پس چرانیوالیکا خلق و خو مناسب خلق وغیرہ اون جانورونکی ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین
قساوت وغلظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہہ صفتین اونکی چرواہون اور مالکون مین اور اسیکی حکم مین ہی گہوڑا بلکہ زیادہ
اس سی اور بعضون نی کہا کہ چونکہ بکری والی قریب آبادی کی رہتی ہین اور اختلاط وہانکی رہنیوالونسی رکہتی ہین کیونکہ بکریان صبر نہین کرتی ہین پانی سی اور تحمل نہین
کرتین چارہ کا انکی طبیعتون مین نرمی اور سکونت ہی اور یہہ باعث ہی فرمانبرداری کی اور نکلنی کی اطاعت امام سی اور اونٹ والی دور ہونا اون کا
آبادی سی اور رہنا جنگل مین اور کم ملنا اونکا خلق سی باعث ہوتا ہی ویرانی اور سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنی کی اطاعت وانقیاد سی ایسا ہی کہا ہی شراح
نی بیچ شرح اس حدیث کی اور کہا مینی خدا کی توفیق سی ظاہر یہہ ہی کہ مال و منال جو اونٹ مین بہت سی باعث ہوتی ہین سختی کی بخلاف بکریونکی کہ اتنی مالیت
نہین رکہتین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَهْلِ
الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے سر کفر کا طرف مشرق کی ہی ف ع ح سر کفر سی مراد سر کفر ہی کرہ السیوطی اور اظہر یہہ ہی کہ کہا جاوے یہہ کہ منشاء کفر کا جانب مشرق کی ہی کہا طیبی
نے یہہ ایسا ہی جیسی فی بابا راس الامر الاسلام یعنی ظہور کفر کا جانب مشرق سی ہوگا کہا ابن ملک نے یعنی مشرق سی ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال و یاجوج
اور ماجوج وغیرہما کی کہا نووی نے مراد ساتھہ اختصاص مشرق کی ساتھہ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تھا یہہ آنحضرت کے عہد مین اور
آئندہ بھی ہوگا جس وقت کہ نکلیگا دجال مشرق سی پس وہ منشاء فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نے باجی سی نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہی یا اہل نجد اور
بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی ابلیس کے طرف جیسے کہ آیا ہی کہ طلوع کرتا ہی آفتاب درمیان دو قرن شیطان کی ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گھوڑے والون کی اور
اونٹ والون اور چلانیوالون کے ہی اونٹ کی پشم کی خیمونکی رہنی والی ہین یعنی رہنی والی جنگل کی اور صحرا نشین اسلیے کہ اونکی گہر اکثر بالونکی خیمونکی ہوتی
ہین اور آرام و نرمی بکریوں والون مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود انصاری سی اونسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہہ آئی ہین فتنہ یعنی
جو چیزین باعث شور و شر کی ہین دین مین اور باعث امتحان لوگونکی ہین دین مین درحالیکہ اشارہ کرنی والی تہی آنحضرت ساتھہ لفظ یہان کی
طرف مشرق کی اور سخت زبانی اور سخت دلی بیچ چلانیوالون خیمہ نشینونکی ہین کہ جو پیچھی لگ رہی ہین اونٹون اور گایونکی دمونکی ف ع کہ جاتی
ہین پیچھی چرانی کی لیے مراد انسی اعراب ہین یا اور جنگلی اور مذمت کی اونکی بسبب دور رہنی ونکی شہرون اور گانون سی کہ موجب قلت علم کا ہی کہ جس سے
حاصل ہوتی ہین اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کی فرمایا اللہ تعالی نے الاعراب اشد کفرا و نفاقا و اجدر ان لا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ
یہہ جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ
فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی دلونکی اور سختی زبان کی مشرق مین
ہی یعنی بسبب ہونی وسکی محل کفر و فتنونکا اور ایمان اہل حجاز مین ہی نقل کی یہہ مسلم نے ف ع ح مراد ہی حجاز سی مکہ اور مدینہ اور طائف اور متعلقات
انکی اور کہا ابن ملک نے مراد ہین اہل حجاز سی انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتی ہین کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ کی اور نجد نام اوس مین کا ہی
کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہی سوای حجاز کی جو زمین کہ متصل ہی ساتھہ عراق کی اور اسکی مقابل مین جو مین پست کو تہامہ کہتی ہین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ
وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ
هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
خداوندا برکت دی ہمکو بیچ شام ہماری کی ف ع شاید کہ پہلی ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی اسپر کہ شام مبارک ہی باصلہ بموجب فرمانی اللہ تعالی کے
الذی بارکنا حولہ اور انبیاء بہی وہان بہت مدفون ہین اسلیے اسکو پہلی ذکر کیا اور مراد برکت سی یا دنی برکت کے ہی یا برکت کہ حاصل ہو واسطی اہل
مدینہ کی اور تمام مومنونکی علی الخصوص ترجمہ یا اللہ برکت دی ہماری لیے بیچ یمن ہمارے کی ف ع مراد ہی برکت ظاہریہ اور معنویہ اور اسلیے بہت
ہوتی ہین اولیا اور سمین اور ظاہر ان دونون مکانون کی لیے دعاء برکت کی اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انہین دونون مکانون سی آتا ہی ترجمہ کہا بعضے
صحابہ نے یا رسول اللہ اور ہمکو بھی برکت دیجئے ہماری نجد مین ف ع تو کہ حاصل ہو برکت ہماری لیے اوسکی جانب سے بہی اور معنی نجد کی اوپر کی حدیث کی شرح مین لکھی گئی ہین ترجمہ
کہا یا الہی برکت دی ہماری لیے ہماری شام مین یا الہی برکت دی ہماری لیے ہماری یمن مین کہا بعضے صحابہ نے کہ برکت دے ہمارے نجد مین ابن عمر کہتی ہین کہ گمان

کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار مین یعنی یا دوسری بار مین اوس جگہہ ف ع یعنی جانب نجد مین اور وہی مراد ہی ساتھہ قول آنحضرت کی نحو المشرق سے زلزلہ ہونگی ف ع یعنی حسی یا معنوی اور وہ ہلنا دلونکا ہی بیقرار ہونا اہل کو سکات اور فتنی ف ع یعنی بلیات اور محنتیں کہ باعث ہون ضعف دین کی اور قلت طاعت کی یہہ بیان ہی سبب عدم برکت کی ہونکی لیے ت اور زمین نجد مین اور اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یعنی جماعت اور مدد گار اوسکی اور کہا اشرف نی کہ دعا کی آنحضرت نی یمن اور شام کی لیے برکت کی اسلیے کہ جگہہ آنحضرت کی پیدایش کی مکہ ہی اور وہ یمن مین سی ہی اور جگہہ رہنی اور دفن ہونی کی مدینہ ہی اور وہ شام مین سی ہی اور یہہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطی تعظیم کی اور مکرر کی دعا تین بار

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن انس عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللہم اقبل بقلوبہم وبارک لنا فی صاعنا ومدنا رواہ الترمذی

روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کی لیے کہا یا الہی متوجہ کر اونکی دلونکو ف ع یعنی طرف ہماری تو کہ آوین ہماری طرف یہہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تھا یمن سی اور اسلیے اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کی واسطی غلہ کی کہ آوی طرف اونکی یمن سی پس کہا اور برکت دی اسطی ہماری بیچ صاع ہماری کی اور مد ہماری کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع مراد ہی ان دونون سی غلہ جو بانٹا جاتا ہی وَنُین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑہی تین سیر کی غلہ آتا ہی اور مد مین چوتہائی اوسکا اور کہا تورپشتی نی کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلونکی یعنی دونون جملون کی کہ ایک اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا بارک لنا الخ یہہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتی تہی پس جب دعا کی اللہ تعالی سی اہل یمن کی دلونکی متوجہ ہونی کی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت تہی اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی اہل مدینہ کی لیے تو کہ فراخی ہی وہانکی رہنی والونکی لیے بہی اور اونکی لیے بہی کہ وارد ہون وہان پس تو تنگ ہو مقیم آنی والی کی سبب سی اور نہ دشوار ہو اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی

وعن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی للشام قلنا لای ذلک یا رسول اللہ قال لان ملائکۃ الرحمن باسطۃ اجنحتہا علیہا رواہ احمد والترمذی

اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشحالی ہی اسطی اہل شام کی عرض کیا ہمنی کس سبب سی فرمایا آپ نی یہہ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ فرشتی رحمن کی پہیلائی ہوئی ہین بازو اپنی زمین شام پر اور اوسکی اہل پر نقل کی یہہ احمد ترمذی نی ف ع وسط بچھانا [illegible] کنایہ ہی اور لفظ رحمن مین اشارہ ہی اسپر کہ مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا [illegible] یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہان کی رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازون سی صفات اور قوتی انکی ہین اور قیاس نہ کرنا چاہیی اون کو پرندون کی بازوون پر اسلیے کہ پرندونکی سوا ہی مین چار بازو فرشتی [illegible] ہوتی ہین چہ چاہی یہہ سو بازو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہہ کہ بازو ملائکہ کی ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کی بیان کرنی سی باز رہنا چاہیی

وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستخرج نار من نحو حضرموت او من حضرموت تحشر الناس قلنا یا رسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام رواہ الترمذی

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت کیطرف سی یا حضرموت سے ف ع یہہ شک راوی ہی اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہی ظاہر مین لیکن مقدر ہی یعنی من نحو ہا او من جانبہا اور مراد آگ سی یا تو یہی آگ ہی حقیقۃ چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا مراد اوس سی فتنہ ہین اور حضرموت ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم ض معجمہ و زبر را اور میم کی اور پیش

ہی کہا ہی نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن سی ت جمع کریگی وہ آگ لوگونکو اور ہانکیگی اونکو کہا ہمنی یا رسول اللہ پس کیا فرماتی ہو ہمکو یعنی کہ کرین ہم اور کہانجاوین ہم فرمایا آنحضرت نی لازم ہی تمکو جانا شام کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی اسلیئی کہ وہ سلامت رہینگی یعنی آگ سی یا حکمیہ ہی بسبب محافظت کرنی ملائکہ رحمت کی اور امارات ساعت مین گذر چکا ہی ذکر آگ کا کہ ہانکیگی اونکو محشر کیطرف کہ مراد اوس سی شام ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ہانکیگی اونکو طرف شام کی بی اختیار اونکی **وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہا ستکون ہجرۃ بعد ہجرۃ فخیار الناس الی مہاجر ابراہیم وفی روایۃ فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم ویبقی فی الارض شرار اہلہا تلفظہم ارضوہم تقذرہم نفس اللہ تحشرہم النار مع القردۃ والخنازیر تبیت معہم اذا باتوا وتقیل معہم اذا قالوا رواہ ابو داود** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی قصہ یہہ ہی کہ ہوگی ہجرت پیچہی ہجرت کی ف ت معنی اسکی یہہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کی کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضون نی کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہی اور یہہ معنی بہت مراد اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث سی اور سیاق حدیث سی اور یہہ اوس اوقات مین ہی کہ بہت ہونگی فتنہ بند و تمین اور غالب ہونگی کافر شہر و نمین اور کم ہوینگی حمایت کرنیوالی دین کی اور قایم امر خدا ہیوی دار الاسلام مین اور باقی رہینگی شہر شام کی محروس و محفوظ کہ نگہبانی کرینگی و سکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب و مددگار ہیوالی حق کی ہونگی یہانتک کہ قتال کرینگی دجال سی پس جو کوئی چاہی کہ نگاہ رکہی اپنی دین کو ہجرت کری اون شہرون کیطرف بعد ازان مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتہہ قول اپنی کی ت پس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کری طرف ہجرت کی جگہہ ابراہیم کی کہ شام ہی اسلیئی کہ جب نکلی ابراہیم عراق سی تو گئی طرف شام کی اور ایک روایت مین ساتہہ اس عبارت کی آیا ہی پس بہترین اہل زمین کی وہ ہونگی کہ بہت لازم پکڑینگی ابراہیم کی ہجرت کی جگہہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگی زمین مین بدترین اہل اوسکی کی یعنی کفار و فجار پہینکدینگی اونکو زمینین اونکی معنی اسکی یہہ ہین کہ پہینکدینگی بدترین لوگونکو زمینین اونکی ایک جانب سی طرف دوسری جانب کی کہا شارحین نی یعنی انتقال کرینگی بہترین اہل زمین کی اون میںوں سی کہ غالب ہونگی اونپر کافر پس باقی رہینگی ناکارہ لوگ جانشین ہونگی ہجرت کرنیوالونکی واسطی رغبت کرنیکی دنیا مین اور واسطی ڈرنی کی لڑائی سی اور واسطی حرص کرنیکی اون چیزونپر کہ ہونگی اونکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سی پس وہ بسبب خست نفسون اپنی اور ضعف دین اپنی کی مانند چیز خوار گہناونی کی ہونگی نزدیک نفسون پاکیزہ کی اور گویا زمینین بیزار ہونگی اونسی پس پہینکدینگی اونکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکہیگا پس دور رکہیگا اونکو مکان رحمت اپنی سی اور محل کرامت اپنی سی مانند دور رکہنی اوس شخص کی کہ گہن کہاتا ہی کسی چیز سی اور نفرت کرتی ہی اوس سی طبیعت اوسکی پس اسلیئی باز رکہیگا اونکو نکلنی سی اور بیٹہا رہنی دیگا اونکو ساتہہ دشمنان دین کی مانند قول اللہ تعالی کی ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی ولیکن مکروہ رکہا اللہ تعالی نی اونکا اوٹہنا اور نکالیں ٹہرا رہنی دیا اونکو ت مکروہ رکہیگی اونکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی اونکی ساتہہ آگ رات اور دن اور جمع کریگی اونکو ساتہہ کافرونکی کہ وہ باعتبار چہاپنی اور برائی اپنی کی مانند سورون اور بندرونکی ہونگی ف یہہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی کی لکہا گیا اور شیخ رح نی کہا ہانکیگی اور جمع کریگی اونکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکی کی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتہہ بندرونکی اور سورونکی مراد یا تو حقیقت اور صورت اونکی ہی یا معنی ہونی کی ساتہہ اونکی متخلق ہونا ساتہہ اخلاق اونکی کی اور متصف ہونا ساتہہ صفات اونکی کی ہی یا مراد آدمی بد خو ہی اور کافر ہین کہ مانند بندر اور سور کی ہین ت رات گذاریگی وہ آگ ساتہہ اونکی جسوقت کہ رات کرینگی وہ اور قیلولہ کریگی وہ آگ ساتہہ اونکی جسوقت کہ قیلولہ کرینگی وہ نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح قیلولہ کہتی ہین دو پہر کی سونی کو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور مصاحب حال اونکی کی ہوگی نعوذ باللہ من ذلک **وعن ابن حوالۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصیر الامر**

أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن حوالہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ ہوجاویگا کاروبار دین کا اسطرح پر کہ ہوگی تم لشکر جمع کئی گئی یعنی کلمہ الاسلام مین اور مختلف یعنی بیچ مراعات احکام کی ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین ف ع یعنی عراق عرب مین اور وہ بصرہ اور کوفہ ہی یا عراق عجم مین اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراءالنہر کی ت پس کہا ابن حوالہ نی کہ اختیار کرو میری لیے یا رسول اللہ کہ ان لشکرون مین سی کس لشکر کی ساتھہ رہون مین اگر پاؤن مین اوسوقت کو پس فرمایا آنحضرت نی لازم پکڑ تو شام کو اسلیے کہ شام برگزیدہ خدا کی ہی زمین خدا سی یعنی پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سی واسطی بہنی کی اخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اوس زمین کی خدا تعالی برگزیدون کو اپنی بندونمین سی پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا تمپر لازم ہی اپنی یمن مین رہنا ف ح اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکی ہی کہ مخاطب عرب ہین اور یمن اونکی زمین سی ہی اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہی کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپ کی علیکم بالشام اور درمیان قول آپ کی واسقوا الخ ت یعنی لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئین اور اپنی جانورونکو اپنی حوضون سی ف ح غدر ساتھہ پیش غین معجمہ اور زبر دال مہملہ کی جمع غدیر کی یعنی حوض کی یعنی چاہیی کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سی کہ مخصوص ہی ساتھہ اوسکی اور مزاحمت اور معارضہ نکری ساتھہ غیر کی خصوصاً اونسی کہ سرحد اسلام پر بیٹھی ہین تو نہو سبب نزاع اور اختلاف اور فتنہ انگیزی کا ت اسلیے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہی بسبب میری یعنی واسطی میری کہ محافظت کریگا شام کی اور اوسکی رہنی والونکی کفار کی شر سی اور اونکی غالب آنی سی اوس دیار پر نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی

الفصل الثالث فصل تیسری عن شريح بن عبيد قال ذكر أهل الشام عند علي رضي الله عنه وَقِيلَ الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت ہی شریح بن عبید تابعی نی کہا کہ ذکر کئی گئی اہل شام نزدیک علی رض کی ف ح مراد اہل شام سی یہان مخالف علی رض کی ہین معاویہ رض اور جو کہ اونکی ساتھہ تہی شام مین کہ حاکم ملک شام کی تہی عمر کی زمانہ سی آخر تک پس اونکا ذکر ساتھہ برائی کی کیا گیا حضرت علی کی سامنی ت اور کہا گیا حضرت علی سی کہ لعنت کرو اونکو ای امیر المومنین کہا علی رض نی کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مین سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ابدال ہوتی ہین شام مین ف ح یعنی کیونکر لعنت کرون مین اونکو کہ ابدال وہان ہوتی ہین پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بہی علماء اہل سنت کی کہتی ہین کہ یہہ دفع کرنا ہی علی رض سی اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطی دفع مجادلہ کی اور یہان سی لازم نہین آتا ہی جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سی جیسا کہ ابتدا سمجھا جاتا ہی اور یہہ کیونکر ہو سکی حالانکہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین رض سی کہ فرمایا یہہ بہائی ہماری ہین کہ بغی کی ہی ہم پر اور آیا ہی کہ ایکبار ایک شخص کو مخالفونکی لشکر والون مین سی پکڑ لائی ایک شخص نی کہا وا عجب مین جانتا تہا کہ وہ مسلمان ہی علی رض نی فرمایا کیا کہتا ہی تو اب بہی تو مسلمان ہی اور سوا اسکی آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتی ہین اونکی اسلام پر بعد ازان بیان ابدال کا کرتی ہین ت اور ابدال چالیس مرد ہین جبکہ مرتا ہی ایک مرد لاتا ہی خدا تعالی اوسکی بدل مین ایک اور مرد کو اونکی وجود و برکت سی مینہہ برستا ہی اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتھہ مدد اونکی کی دشمنون یعنی کفار سی اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سی ساتھہ برکت اونکی کی عذاب ف ح یعنی عذاب

شدید اور تخصیص اہل شام کی بسبب قرب جوار اور زیادتی ارتباط اونکی ہوگی والا برکت و نصرت اونکی عالم کو شامل ہی اور وجود ابدال کا اسحدیث
مین اور اور حدیثون مین بہی جلی اسی آیا ہی اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنی ان حدیثونکی ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی لائی ہی
کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین پس نہ یہہ پانسو کم ہوتی ہین اور نہ یہہ چالیس جسکہ مرتا ہی ایک ابدال بدال کرتا ہی
خدا تعالی ایک کو پانسو مین سی جگہہ اوسکی پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ بیان فرمائی ہمسی عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہین کہ اس رتبہ کو پہنچتی ہین فرمایا
وہ عفو کرتی ہین اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہین اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہی ونسی اور خبر گیری فقرا کی کرتی ہین او سچ ہی کی یا خلقی تعالی نی
اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب مین ہی کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالی غصہ کی اور عفو کرنیوالی لوگون سی اور اللہ دوست
رکہتا ہی نیک کارونکو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نی عبد اللہ بن مسعود سی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کی لیے تین سو شخص ہین آدم کی دل پر اور اوسکی لیے
چالیس ہین کہ دل اونکی موسی کی دل پر ہین اور اوس کی لیے سات شخص ہین کہ دل اونکی حضرت ابراہیم کی دل پر ہین اور اوسکی لیے پانچ شخص ہین کہ دل
اونکی جبرئیل کی دل پر ہین اور اوسکی لیے تین شخص ہین کہ دل اونکی میکائیل کی دل پر ہین اور اوسکی لیے ایک شخص ہے کہ دل اوسکا اسرافیل کی دل پر ہی جسکہ مرتا ہی
وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین مین سی اور جسکہ مرتا ہی ایک تین مین سی بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی پانچ مین سے اور جسکہ مرتا ہی پانچ مین سے ایک تو
بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی سات مین سی اور جسکہ مرتا ہی ایک سات مین سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی چالیس مین سے اور جسکہ مرتا ہی ایک چالیس مین سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ
اوسکی تین سو مین سے اور جسکہ مرتا ہی ایک تین سو مین سی تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہہ عوام مین سی بسبب اونکی دفع کیجاتی ہی بلا اس امت سی کہا بعضے عارفین نی کہ نہین
ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو آنحضرت کی دل پر سو اسلیے کہ نہین پیدا کیا اللہ نے عالم خلق وامر مین کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سی پس نہین برابر و مقابل ہی اونکی دل کی دل کسیکا اولیا مین سے برابر ہی کہ وہ ابدال ہون یا اقطاب **وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ
فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ
اور روایت ہی ایک شخص سے صحابہ مین سے **ف ع** کہ نام اوسکا معلوم نہین ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ مین نقصان نہین کرتی کہ صحابہ سب عدول ہین
ت یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہی کہ فتح کیے جاوینگی شہر شام مین پس جب اختیار دیے جاو تم مکانونکا اون شہرونمین پس تمپر
لازم ہی بنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق **ف ح** ساتہہ زیر دال اور زبر میم کی بموجب قول اکثر و افصح کی کہ پایہ تخت شام کا ہی **ترجمہ**
پس تحقیق شہر دمشق جگہہ پناہ مسلمانون کی ہی لڑائیونسی **ف ح** لفظ معقل ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور زیر قاف کی عقل سی بمعنی حصن و پناہ
کی او معنی یہہ ہین کہ داخل ہوتی ہین اوسمین مسلمان اور پناہ لاتی ہین طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہی بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم
جمع ملحمہ کے ہی بمعنی جنگ و قتال کی **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف ح** فسطاط ساتہہ پیش ف کی اور جزم سین کی اور کبہی ف کی زیر سے
بہی آتا ہی بمعنی شہر جامع کی کہ جمع کری لوگونکو اور اسیلیے مصر کو بہی فسطاط کہتی ہین اور فسطاط بمعنی خیمہ کی بہی آتا ہی **ت** دمشق کی زمینون
مین سی ایک زمین ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ **ف ع** ساتہہ پیش غین معجمہ کی اور جزم واو کی اور ط مہملہ کی نام باغون کا اور پانیون کا ہی کہ گرد دمشق
کی ہین اور بعضون نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کی **ت** روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نے یعنی اپنی مسند مین **وَعَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ مین ہی **ف ع** یعنی غالبا اسلیے کہ علی رض کوفہ مین تشریف رکہتے تہی یہ زمانہ خلافت اپنی کی یا مراد یہہ ہی کہ

خلافت مستقرہ مدینہ مین ہی ت اور ملک یعنی بادشاہت شام مین ہی ف ع ح اور اسمین اعلام ہی ساتھہ اسکی کہ حسن رض نی جب خلافت ترک کی
اور کاروبار سپرد معویہ کی کیا تو وہ نہین ہوئی خلیفہ اور موید ہی اوسکو جو کچہہ روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو یعلی اور ابن حبان نی کہ خلافت بعد
میری بیچ امت میری کی تیس برس ہوگی پہر بادشاہت ہوگی بعد اسکی کہا بعضون نی کہ اسمین اشارہ ہی علی رض کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی
طرف اسی پر ملک کہ اور حدیث مین آنحضرت کی صفتو مین واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہہ پیدایش اونکی کی مکہ ہی اور مہاجر یعنی جگہہ ہجرت اونکی کی مدینہ اور
ملک اونکا شام ہی مراد اوس سے نبوت و دین ہی اسلیے کہ وہ شام مین اغلب و اکثر تہا و الا ملک و دین اونکا تمام عالم مین ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اونکی
قول سی الملک بالشام یہہ ہی کہ جہاد و قتال وہان ہی اسلیے کہ منقطع نہین ہوتا جہاد بلاد شام مین اور اسمین رغبت دلانی ہی شام کی مسافرت کی واسطی
بانی فضل جہاد و رباط کی واللہ اعلم **وعن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت عمودا من نور**
خرج من تحت راسی ساطعا حتی استقر بالشام رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی عمر رضی اللہ
عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی ایک ستون نور سی کہ باہر نکلا میری سر کی نیچی سی درحالیکہ وہ تہی والا ہوا یہانتک کہ
ٹہیرا شام مین نقل کی یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلایل النبوۃ مین ف ح دلالت کرتا ہی یہہ اوپر ثابت رہنی دین اور قرار پکڑنی اور
غلبہ اوسکی کی شام مین اور اسی قبیل سی ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سی وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام
کی مکانونکا اوسی **وعن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمۃ**
بالغوطۃ الی جانب مدینۃ یقال لہا دمشق من خیر مدائن الشام رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی درداء سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ جگہہ اجتماع مسلمانونکی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کی غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہتر
شہرون شام کی سی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ع من خیر مدائن الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ ہی ایک جگہہ نزدیک اوسکی جیسا کہ گذرا اور اگلی
حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کی ہی اور مضافات اور توابع اوسکی سی ہی کچہہ خلاف درمیان ان دونون حدیثونکی نہوا
وعن عبد الرحمن بن سلیمان قال سیاتی ملک من ملوک العجم فیظہر علی المدائن کلہا الا دمشق رواہ
ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سی کہا نزدیک ہی کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہونسی پس غالب ہوگا تمام
شہرون سوائی دمشق کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح بیان نہین کیا شارحون نی کہ وہ بادشاہ کون ہی **تنبیہ** جاننا چاہیی کہ حدیثین بیچ فضیلت شام
اور بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق سوائی انکی کی آئی ہین اور محدثون نی حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکی کی ساتہہ ضعف
کی واللہ اعلم کذا فی سفر السعادت **باب ثواب ہذہ الامۃ** یہہ باب ہی بیچ بیان ثواب اس امت کی ف ع ح یعنی ایسی جماعت کے
کہ جامع ہی درمیان اجابۃ و متابعت کی کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتی ہین پس تنقیح مین ہی کہ مبتدع نہین ہی امت سی علی الاطلاق کہا توضیح مین مراد امت
مطلقہ سی اہل سنت و جماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ اونکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت
کہا صاحب تلویح نی اسلیے کہ مبتدع اگرچہ ہون اہل قبلہ سی پس وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کی ف ح فضیلت اس امت مرحومہ کی اور
کثرت ثواب انکی بہ نسبت اور امتون کی خارج حد حصر و حیطہ بیان سی ہی اور اوسکی ثابت کرنی ہین بس ہی قول حق سبحانہ کا **کنتم خیر امۃ**
اخرجت للناس یعنی ہو تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگونکی لیی اور قول اوس تعالی کی **وکذلک جعلنکم امۃ وسطا**
شہداء علی الناس اور بس ہی یہہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلایق ہین کہ تمام انبیا

اور رسولون نے آرزو کی ہی کا شکی اونکی امت ہوتی اور یہہ کہ ثابت ہین اونکی لیے کمالات اور کرامات اور فضایل ایسی ایسی طرح کی کہ نہی امم سابق مین اللہم اجعلنا من امتہ وارزقنا محبتہ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم الرحمین

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی فہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللہ تعالی فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری

روایت ہی ابن عمر سی کہ اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین ہی مدت عمر تمہاری کی نسبت عمرون اون لوگونکی کہ گذری ہین امتون سی مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونی تک ہی ف ع اجل کہتی ہین ایک مدت کو کہ تعین کی گئی ہو ایک چیز کی لیے فرمایا اللہ تعالی نی لتبلغوا اجلا مسمی اور کبہی اطلاق کیا جاتا ہی انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہی دنا اجلہ یعنی قریب ہوئی موت اوسکی ملا علی نی یہہ تو طیبی سی لکہا ہی اور بعد اسکی لکہا ہی کہ توضیح اسکی یہہ ہی کہ اجل کبہی تعبیر کیجاتی ہی تمام وقت سی یعنی تمام عمر کی لیے برابر ہی کہ ہو معلق یا مبرم جیسیکہ بیچ قول اللہ تعالی کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبہی اطلاق کیجاتی ہی اوپر انتہا مدت کی اور آخر اوسکی کی اور یہی مراد ہی ساتہہ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آویگی موت اونکی نہ تاخیر کرینگی ایک ساعت اور نہ پہل کرینگی اور مراد اجل سی یہان معنی اول ہی ہین فرماتی ہین مدت عمرون قلیل تمہاری کی بیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کی مقدار اوس مدت کی ہی کہ نماز عصر سی مغرب تک ہی بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک اور باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سی زیادہ ہی خلاصہ یہہ کہ مدت تمہاری عمل مین تہوڑی ہی اور ثواب تمہارا بہت پہر بیان کی نسبت جو درمیان اس امت کی اور درمیان یہود و نصاری کی ہی ساتہہ قول اپنی کی ت اور نہین ہی قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتہہ رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کی کہ کام فرمایا کرنیوالون اور مزدورون کو پس کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میری لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف ح یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتی ہین آدہی دانگ کو اور دانگ چہٹا حصہ درہم کا ت پس کام کیا یہودیون نی دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف ح یعنی عمل کیا موسی علیہ السلام کی تابعون نی عمر دراز مین ثواب قلیل پر پس مشابہ ہین ساتہہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ت پہر کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میرے لیے دوپہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نی یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعون نی بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر ف ح یعنی انہون نی کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کی مشابہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دوپہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر ت پہر کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کرتی میری لیے نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتہہ اون لوگون کی کہ کام کیا مثلا نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیے اجر ہی دو چند ف ح یعنی

بہ نسبت یہود و نصاریٰ کی اور گویا کہ یہہ مضمون نکالا گیا ہی اللہ تعالیٰ کی اس قول سی یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ
کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور ایمان لاؤ ساتہہ رسول اوسکی کی دیگا تمکو دو حصہ اپنی رحمت سی پس اس
امت نی تصدیق کی اپنی نبی کی اور اگلی نبیوں کی بہی اسلیے دوہرا ثواب ملا ت پس غصہ ہوئی یہود و نصاریٰ پس کہا اونہوں نی کہ ہم زیادہ ہین
از روی عمل کی اور کمتر ہین از روی ثواب کی ف ع یعنی کہا اہل کتاب نی ای رب ہمارے پایا لوگوں نی امت محمدؐ کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال
اونکی کی اور دیا تو نی ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہین گی یہہ روز قیامت کی یا صادر ہوا اونسی مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئی
اوپر فضائل اس امت کی اپنی کتابوں مین یا زبانی رسولوں اپنی کی اور بہر تقدیر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہی بقدر رنج اوٹھانی
کی اور نہ بجہت استحقاق کی اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا اپنی مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنی کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنی فضل سی اور
پہنچتا ہی وسکو یہہ کہ بہت تفضل کری جسپر چاہی اپنی بندوں مین سی فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی ہماری
علمانی واسطی قوت دینی قول ابی حنیفہ کی یہہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونی سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیے کہ نہین متصور ہی یہہ کہ
ہوون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سی مگر باعتبار اس امت کی ت فرمایا اللہ تعالیٰ نی پس کیا ظلم کیا مینی تمپر یعنی کیا کم کیا مینی کچہہ
تمہاری حق سی کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نی کہ نہین ظلم کیا تو نی ہمارے حق مین کچہہ ایسے لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تو نی
فرمایا اللہ تعالیٰ نی پس تحقیق یہہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچہہ چاہتا ہون
کرتا ہون نقل کی یہہ بخاری نی ف ع مراد یہود و نصاری سی یہان وہ یہود و نصاری ہین کہ ثابت رہی دین حق پر نہ کفار اون مین سی
اسلیے کہ اونکی لیے نہین ہی ثواب کچہہ بہی اور اسمین شبہہ نہین ہی کہ نصاری جو ایمان لائی حضرت عیسیٰؑ اور انجیل پر باوجود ایمان لانیکی حضرت
موسی اور توریت پر تو نہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائی تہی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ سخت ترین اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت
رکہنی کی مجہسی وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی پیچہی وفات میری کی دوست رکہینگی ایک اونمین سی اور آرزو کریگا کہ دیکہی مجکو فدا کری اپنی اہل اور اپنی
مال کو نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح یعنی آرزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کری اگر اتفاق ہو میری دیکہنی کا اور پہنچنی کا طرف
میری جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثوں کا کہ اس باب مین آتی ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہو سکتا ہی کہ بعد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی کوئی آوی کہ مساوی ہووی اونکی فضیلت مین یا افضل ہو اونسی اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماء حدیث سی ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتہہ ان
حدیثوں کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لائی ہین باوجودیکہ اجماع رکہتی ہین علماء اسپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور حمل
کیا ہی علمانی ان حدیثوں کو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سی لیکن فضل کلی کہ عبارت ہی کثرت ثواب سی ثابت ہی صحابہ ہی کی لیے لیکن کہا ہی
اونہوں نی کہ مراد صحابہ سی یہان اخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہوا اور علم آنحضرت سی بہت سیکہا ہو اور غزوات مین حاضر ہوئی ہوں اور ای
بعضی اعم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی اپنی جگہہ
پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہہ ہی کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر
ہو مخصوص ہی ساتہہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچہہ شرکت نہین ہی اور اسپر اور فضائل علمی و عملی مین مجال سخن کی واسع ہی اور اولی یہہ ہی

کہ مطلق حکم کیا جاوی کہ صحابہ افضل ہین سب امت مین وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ
أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معاویہ سی کہا سنا مین نی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی ہمیشہ رہیگی امت مین میری سی ایک گروہ قایم ساتہہ حکم اللہ کی ف ع یعنی ساتہہ امر دین کی [illegible]
شریعت اوسکی کی لئی اور ذکر کرنا کتاب اللہ کا اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب وسنت سی اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور [illegible] کرنی
اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالی کا وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی اور چاہیی کہ ہو تم مین سی ایک جماعت کہ بلاوین طرف بہلائی کی اور حکم کرین اچہی باتو کا اور منع کرین
بری باتون سی ترجمہ نہین ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین و امر کو وہ شخص کہ ترک کری مددگاری اونکی ورنہ وہ شخص کہ مخالفت کری اون کی
یعنی نہ موافقت کری اونکی امر کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا یعنی موت اونکی وانقضای عہد اونکا اور وہ اوپر اوسی کار اپنی کی ہونگی
ف ع یعنی قایم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اس مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ روی زمین خالی نہین ہوگا صلحا سی کہ ثابت
ہین اوامر خدا پر دور ہین نواہی اوسکی سی قایم ہین امور شریعت پر برابر ہی اون کی نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت اونکی
اونسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتہہ قیامت کی لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتہہ حدیث لا تقوم الساعة حتى لا يكون في الارض
من يقول الله یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین مین وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنی قائمة بامر الله کی یہین کہ
خبر گیری کرینگی ساتہہ دین اوسکی کی اور بعضون نی کہا مراد اس گروہ سی تعلیم کرنیوالی حدیث اور علوم دینیہ کی ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کرینگی
اور بعضون نی کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگر ضعیف
ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قایم ہوگا اوسکی بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی
ہین کہ ساتہہ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کی کرتی ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگی اور بعضی روایتون مین آیا ہی
وهم بالشام یعنی اور وہ شام مین ہونگی اور بعضی روایتون مین آیا ہی حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال یعنی یہانتک کہ قتال کرینگی اخیر اونکی مسیح دجال
سی یہہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ إِنَّ مِنْ
عِبَادِ اللهِ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد الله لو اقسم على الله لابره الفصل
الثاني فصل دوسری عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ
أَمْ آخِرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ اور حال
مینہ کی ہی نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع جاننا چاہیی کہ ظاہر حدیث سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ شک
اور تردد اور عدم یقین اسمین ہی کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین بیان یہہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہی اس سی کہ تمام امت بہتر ہی جیسی کہ
تمام مینہ بہتر اور نافع ہی پس سمجہا جاتا ہی کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونی مین پس خیر معنی اسم تفضیل کی نہین ہی دین مین پس اگلون نی صحبت کی تہی
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا بلانا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکہی اونکی قواعد دین کی اور تقویت کی اور
مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچہلون نی نگاہ رکہا اور مقرر کیا اور تمام کیا اوسکو اور اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکی
منار کو اور پہیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنی اسم تفضیل کی کرین تو بہی درست ہو سکتا ہی باعتبار تعدد

وجوہ خیریت کی حاصل یہہ کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونی یا تفاضل کی وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کے یہہ ہے کہ فضل کلی ثابت ہے
صحابہ کی لیے اور یہہ منافات نہیں رکھتا ہی ساتھہ ثابت ہونے فضل کی وجوہ جزئیہ کر اونکی لیے، مراد فضل کلی سے اکثریت ثواب کی ہی اللہ تعالی کی نزدیک ف ع کہا توربشتی نے
کہ نہیں حمل کیجاوے گی یہہ حدیث اوپر تردد کی بیچ فضیلت اول کی آخر پر اسلیے کہ قرن افضل ہیں سب قرنوں سے بلا شک و بلا شبہ پھر وہ کہ قریب اونکی ہیں پھر وہ
کہ قریب اونکی ہیں اور جو تھی ہیں اشتباہ ہی راوی کی جانب سے اور نہیں مراد ہی اس سے مگر نافع ہونا اوسکا شریعت کے پہیلانی میں اور ایسا ہی قاضی کا طول اور طویل الکلام کہا ہے
کہ حاصل اسکا یہہ کہ جیسا کہ نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتھہ وجود نفع کی بیچ بعض مینہوں کی نہ بعض کے ایسا ہی نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتھہ وجود خیریت کے بیچ بعض افراد
امت کی نہ بعض کے جمیع وجوہ سے اسلیے کہ حیثیتیں مختلفۃ الکیفیات ہیں ولکل وجہۃ ہو مولیہا فاستبقوا الخیرات اور باوجود اسکی پس فضل مقدم کی لیے ہی اور نہیں ہے
یہہ مگر تسلی پچھلوں کی لیے اشارہ کرتی کر طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کہلا ہوا ہی اور طلب کرنا فیض کا اوسکی جناب سے متوقع ہی کہا طیبی نے کہ تمثیل امت
کی ساتھہ مینہ کی نہیں ہی مگر بسبب ہدایت اور علم کی جیسے کہ تمثیل دی آنحضرت نے مینہ کو ساتھہ ہدایت اور علم کی پس مخصوص ہوگی یہہ امت مشابہت دے
گئی ساتھہ مینہ کی ساتھہ علما کی اور کاملین کی و تخمین اور کامل کرنیوالونکی واسطی غیر اپنی کی پس مستدعی ہی تفسیر اوسکو کہ ارادہ کیا جاوے ساتھہ خیر کی نفع پس
نہیں لازم آتی ہی اس سے مساوات بیچ افضلیت کی انتہی مختصرا اور خلاصہ یہہ کہ یہہ امت ساری نہیں خالی ہی خیر سے جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نے ساتھ
قول اپنی کی ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نبی اوسکا نبی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتوں کی کہ خیر منحصر ہی اونکی اگلوں ہی میں پھر آئی شر اونکی پچھلوں میں کہ بدل ڈالیں اونہوں نے
کتابیں اپنی اور تحریف کر ڈالا اوس طریق کو کہ تہی اوسپر اول اونکی

الفصل الثالث
فصل تیسری

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْغَیْثِ لَا یُدْرٰی اٰخِرُهٗ خَیْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ کَحَدِیْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ یَّکُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَاَحْسَنَهَا حُسْنًا کَیْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِیُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُهَا وَلٰکِنْ بَیْنَ ذٰلِكَ فَیْجٌ اَعْوَجُ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِیْنٌ

روایت ہی امام جعفر صادق سے کہ نقل کی اونہوں نی اپنی باپ سے یعنی امام محمد باقر سے اونہوں نے نقل کی امام جعفر کی دادا سے یعنی امام زین العابدین علی بن
الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو اور خوش ہو ف ع مکرر فرمایا اوسکو تاکید کی لیے یا ایک دنیا کی لیے اور دوسرا
آخرت کی لیے ترجمہ سوا اسکی نہیں کہ حال اور قصہ میری امت کا مشابہ حال اور قصہ مینہہ کی ہی یعنی مشابہ حال اور قصہ انواع مینہہ کی بیچ حصول
منفعت کی نہیں جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا یا مانند ایک باغ کی ہی ف ع او تنویع کی لیے ہی یا تخییر کی لیے اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ مانند
مثال ایک باغ درختوں والی میووں والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتھہ اوسکی دین باعتبار شرایع اور ارکان اور شعبوں اوسکی کی ترجمہ کہ کھلائی گئی اوس سے ایک
فوج یعنی نفع اوٹھایا بعض اوسکی سے ایک جماعت نے ایک سال پھر کھلائی گئی بعض دوسرا اوس باغ کی سے جماعت دوسری ایک اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا ازروے
جماعت کی یعنی جماعت آخری کہ باغ سے کہایا ہووے چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ جماعتونکا ازروے چوڑائی کی اور ہووے گہرا زیادہ ازروے گہرائی کی ف ع اور معنی
چوڑائی اور گہرائی جماعت کی کثرت اور ہجوم اوسکا ہی اور طول نہ کہا اسلیے کہ عرض و عمق احد طول کی ہوتا ہی پس وجود انکا مستلزم اوسکا ہی ترجمہ اور بہت
اچھا اوسکا ازروی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی بالکل وہ امت کہ میں اول اوسکی ہوں اور ہوگا مہدی بیچ میں اوسکی اور ہونگے عیسی آخر اوسکی لیکن درمیان اسکی
یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ متصل ہی ساتھہ آخر اوسکی کی ایک جماعت ہوگی کجرو نہیں ہونگی وہ مجھ سے یعنی میری تابعین سے
اور میری راہ و روش پر اور نہ میں اونسے ہوں ف ع یعنی راضی اونسے اور مددگار اونکا بلکہ میں بیزار اور غیر راضی ہوں اون سے بسبب فسق
و ظلم اونکی کی ترجمہ نقل کی یہہ رزین نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیْمَانًا قَالُوا الْمَلٰئِکَۃُ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ قَالُوْا فَالنَّبِیُّوْنَ
قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ عَلَیْھِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ
قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِیْمَانًا لَقَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ
مِنْ بَعْدِیْ یَجِدُوْنَ صُحُفًا فِیْھَا کِتَابٌ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْھَا اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی
اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی پوچھا صحابہ سی کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمہارے از روی ایمان کی یعنی ایمان
انکا مخلوقات مین سی بہت قوی اور اچھا جانتی ہو کہا بعضی صحابہ نی فرشتی ہین کہ اونکی ایمانکو بہت اچھا اور قوی جانتی ہین ہم فرمایا آنحضرت نی کیا ہی
واسطی فرشتونکی کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکھتی ہین عجایب وغرایب جبروت کی پس کیا عجیب و
غرابت ہی اونکی ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نی یا اور بعضون نی پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل و قوی جانتی ہین ہم ف ح اوس سے
لازم نہین آتی ہی فضیلت ملائکہ کے انبیاء پر بلکہ فضیلت و ہان یعنی کثرت ثواب کی ہی عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی پیغمبرون کو کہ
ایمان نہ لاوین اور شک و شبہ مین پڑین حال آنکہ وحی آسمان سی اوترتی ہی اونپر ف ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور بواسطہ پیام پروردگار
تعالی کا پہنچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معاینہ اوسکی انوار کا کرتی ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دل مین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہی اور جو کچہ کہ
دوسریکو بہیجی تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبر پر ترجمہ کہا اونہون نی پس ہم کہ اصحاب آپکی ہین بہت قوی
ہی ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتہہ خدا کی اور یقین نہ کرو ساتہہ احکام اور اوامر و نواہی کی حال آنکہ مین
درمیان تمہارے ہون ف ح اور مشاہدہ کرتی ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکہتی ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتی
ہو جمال باکمال میری سی انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سی اسرار حقیقت کی اور پیدا ہوتی ہین تصرف اور
ارشاد میری سی بیچ ظاہر و باطن تمہارے کی کمالات و کرامات ترجمہ کہا اوسی نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پسندیدہ
خلق کی نزدیک میری از روی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی بعد میری یعنی بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی
روز قیامت تک پاوینگی مصحف اور اجزا کہ اوسمین لکہی ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوینگی ساتہہ اوس چیز کی کہ بیچ
اون مصحفونکی ہی ف ح یعنی غائبانہ ایمان لاوینگی ساتہہ سننی اخبار و آثار کی بے مشاہدہ اور معاینہ انوار کی اور یہی مراد
ہی ساتہہ قول حق سبحانہ کی یؤمنون بالغیب ساتہہ بعضی وجوہ تفسیر اوسکی کی اور موید ہی اوسکو یہہ جو روایت کیا گیا ہی عبد اللہ
بن مسعود کی یارون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اون کی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق تہا امر
محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اوسکی لیی کہ دیکہا تہا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہی کوئی معبود
سوائی اوسکی نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سی پہر پڑہی یہہ آیۃ یعنی یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین
پربہی انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلایل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکی
مصرع از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ ٭ حاصل یہہ کہ اگرچہ صحابہ کا ایمان بہی بالغیب تہا لیکن باعتبار بعضی ہون
کی یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہی اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتی تہی بخلاف تابعین اور اون کی بعد کے
لوگون کی کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہی پس اس حیثیت سی ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہی وعن عبد الرحمن

بن العلاء الحضرمی قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی آخر ہذہ الامۃ
قوم لہم مثل اجر اولہم یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر ویقاتلون اہل الفتن رواہما البیہقی
فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے عبد الرحمن بن علا حضرمی سے کہا حدیث بیان کی مجھکو اوس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے تحقیق شان یہہ ہے نزدیک ہی کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کی ایک قوم ہوگا واسطے ان کی مانند ثواب اگلوں کی صحابہ میں حکم کرینگے ساتھ شرعی باتوں کے یہی
کہ ہی جو داخل دین میں اور منع کرینگے لوگوں کو خلاف شرع سے اور جو داخل نہیں ہے دین میں اور لڑینگے یعنی اپنی ہاتوں سے یا زبان سے
فتنہ والونسے کہ باغی اور خارجی اور رافضی ہیں روایت کی یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں وعن ابی امامۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال طوبی لمن رآنی وطوبی سبع مرات لمن لم یرنی وامن بی رواہ احمد
اور روایت ہے ابی امامہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکھا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات
بار او سکو ہی کہ نہ دیکھا مجکو اور ایمان لایا مجپر نقل کی یہہ احمد نے ف ح اور یعنی عدد سات کا سیر دیہی شارع کی علم پر یا سبب ہے اوسکی مبالغہ
استعارہ بیچ مبالغہ اور تکثیر کی پس مراد اس سے تکثیر ہے تحدید وعن ابن محیریز قال قلت لابی جمعۃ رجل من الصحابۃ حدثنا
حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم احدثک حدیثا جیدا تغدینا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ومعنا ابو عبیدۃ بن الجراح فقال یا رسول اللہ احد خیر منا اسلمنا وجاہدنا
معک قال نعم قوم یکونون من بعدکم یؤمنون بی ولم یرونی رواہ احمد
والدارمی وروی رزین عن ابی عبیدۃ من قولہ قال یا رسول اللہ احد خیر منا الی آخرہ اور روایت ہے ابن محیریز تابعی سے کہ کہا
کہا مینے واسطے ابی جمعہ کے کہ ایک شخص تھا صحابہ میں سے روایت کر میرے لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہاں روایت کرونگا
میں تجسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دیگی تجکو اور بشارت بخشیگی بہتری اور فضیلت کی طعام چاشت کا کھایا ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے
ساتھ ہمارے ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سے ہیں پس کہا ابو عبیدہ نے یعنی واسطے اظہار شکر نعمت الہی کی اور احسان ماننے انعام حضرت سے ساتھ
اپنا ہی کہ یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہے ہمسے اسلام لائے ہم یعنی آپکے ہاتھ پر اور جہاد کیا ہمنے ہمراہ آپکے فرمایا آنحضرت نے ہاں بہتر ہیں تمسے وہ لوگ کہ
ہونگے پیچھے تمہارے ایمان لاوینگے مجپر حالانکہ نہیں دیکھا مجکو ف ع معنی اسکے یہہ ہیں کہ وہ بہتر ہونگے تمسے اس حیثیت سے اگرچہ تم بہتر ہو اونسے ساتھ
اوس مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ترجمہ روایت کی یہہ حدیث احمد اور دارمی نے یعنی ابن محیریز سے روایت کی ابو عبیدہ سے قول اون کی سے قال
یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہیں کی وعن معویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسد اہل الشام فلا خیر فیکم ولا یزال طائفۃ من امتی منصورین لا یضرہم من خذلہم
حتی تقوم الساعۃ قال ابن المدینی ہم اصحاب الحدیث رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
حسن صحیح اور روایت ہے معویہ بن قرہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے ف ح یعنی قرہ بن ایاس سے کہ صحابی ہے اور معاویہ مذکور
تابعی ہے عالم عامل فقیہ پیدایش اونکی روز جمل کی ہوئی اور وفات اونکی ایکسو تیرہ سن میں ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت
کہ تباہ ہوویں اہل شام نہیں ہے بہلائی ہوگی تم میں ف ع یعنی بہتری کی لیے یا متوجہ ہونیکی لیے طرف اوسکی انتہی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے ظاہر
یہہ ہیکہ مراد یہہ ہے کہ اہل شام قایم ہونگے امر خدا پر اخیر زمانہ میں پس جب وہ تباہ ہونگے اور یہہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونے قیامت کی جسوقت کہ باقی

نہیں رہیگا کوئی کہ کہے لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قایم نہیں ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگوں کی پس خیر نہیں ہوگی اسلیے کہ باقی نہیں رہیگا اوس وقت کوئی اہل خیر میں سی ترجمہ و ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت میں سی مدد کی گئی یعنی غالب اعداء دین پر نہیں ضرر کریگا اونکو وہ شخص کہ نہ مدد کری اونکو کہ عنایت الٰہی اونپر بیشمار ہوگی یہانتک کہ برپا ہو قیامت **ف ع** یعنی قرب قیامت ہو اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ نہیں قایم ہوگی قیامت اوپر کسی کے کہ زمین میں ہو اللہ کہے تا ترجمہ کہا ابن مدینی نے کہ اکابر محدثین سی ہی وہ جماعت اصحاب حدیث ہیں **ف ع** یعنی محدث کہ حفاظ حدیث کے ہیں اور راوی اون کے اور عمل کرنیوالے سنت پر کہ بیان کرنیوالے ہیں کتاب کے پس مراد اونسے اہل سنت و جماعت ہیں ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرھوا علیہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے معاف کیا میری امت سی خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کی گئی ہیں بیچ اوسکے نقل کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے **ف ح ع** جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کی ہی صراح میں ہی خطا ناراست نقیض صواب کی اور مقصور و ممدود دونوں طرح آیا ہی خطیئہ یعنی گناہ کے آیا جو گناہ کہ بے قصد کی ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھ زیر خ اور جزم ط کی ہی یعنی گناہ کے اور بعضوں نے کہا خطا کہتی ہیں اوس وقت کہ قصداً کری اور اخطاء اوس وقت کہ بے قصد کری اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکھی اور غیر صواب میں پڑ جاوی اور خاطی وہ شخص کہ قصد کری اوس چیز کا کہ نکرنی چاہیے اور کہتی ہیں اوس شخص کو کہ چاہتا ہی ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوس چیز میں پڑ گیا خطا کی اور ساتھ اس معنی کی خطا مقابل عمد کی آتا ہی جیسے کہ چاہا کہ تیر ماری شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو بخطاء یا قصد کلی کرنی کا رکھتا تھا ناگہان پانی حلق میں اوتر گیا اور مراد حدیث میں یہی معنی ہیں اور نسیان ضد حفظ کا ہی یعنی فراموشی کی اور سہو بھی یعنی نسیان کی ہی بولتی ہیں کہ سہو کیا فلانی کام میں یعنی نسیان کیا اوس سی اور غافل ہوا اوس سے اور گیا دل اوسکا اور جگہہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سی یہہ ہی کہ گناہ نہیں اونمیں اور گنہگار نہیں ہوتا بسبب اونکی نہ یہہ کہ مواخذہ نہیں ہوتا مطلقاً اسلیے کہ بیچ قتل خطاء کی ثابت ہی دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنیکی ساتھ خطا کی واجب ہی قضاء روزیکی اور بیچ نسیان کی کہ واجب نہیں ہی قضاء روزہ کی بسبب اسکی ہی کہ صاحب حق کی جانب سی ہی جیسے کہ حدیث میں آیا ہی کہ تمام کر اپنی روزی کو اسلیے کہ نہیں کھلایا اور نہیں پلایا ہی تجکو مگر خدا نی اور بیچ نسیان اور سہو نماز کی واجب ہوتا ہی سجدہ اور بیچ تلف کر ڈالنی مال لوگوں کی ساتھ سہو کی واجب ہوتا ہی ضمان اور لفظ وما استکرھوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کی ہی یعنی وہ گناہ کہ طلب کیی گئی اونسی بوجہ اکراہ یعنی زبردستی کی یعنی باعث ہوا انسان کو کوئی اوس چیز کی کرنی پر کہ مکروہ رکھی وہ اوسکو اور نہ ارادہ کری اوسکی کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوس پر ساتھ وعید کی مانند قتل کرنیکی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیے بہت تفصیل ہی بیچ حق اللہ اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابوں میں وہ تفصیل لکھی ہوئی ہی اور باوجود اس کی گناہ مرتفع ہی اور مراد تجاوز سی یہی ہی **وعن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ تعالیٰ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن** اور روایت ہی بہز بیٹی حکیم بیٹی معاویہ بیٹی حیدہ قشیری بصری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی حکیم بن معویہ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معویہ بیٹی حیدہ کی سی کہ اوسنی سنا آنحضرت سے کہ فرماتی تھی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی کہ فرمایا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تھی تم بہترین امت کی کہ ظاہر کی گئی لوگوں کی لیے **ف ع ح** یعنی تھی وہ ایسی ہی بیچ علم اللہ تعالیٰ کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتوں کی اور مراد تمام مؤمنین اس امت کے ہیں خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہی اگلی امتوں پر

یعنی حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان مین اور زیادتی محبت کی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونگی اور نہ نکلینگی ربقۂ اسلام سی اور
مانند انکیکی اور بعضون نی کہا کہ مخصوص ہی یہہ ساتھہ علماء اور شہدا اور صالحین کی اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد
مہاجرین اور وجہ تخصیصہ کی ظاہر نہین ہی اور حق یہہ ہی کہ عام ہی ترجمہ فرمایا آنحضرتؐ نی تم پورا کرتی ہو ستر امتون کو کہ تم بہتر ہو انکی اور بہت
گرامی قدر اونکی ہو اسکی نزدیک نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہی ف ع مراد عدد
ستر سی تکثیر ہی نہ تحدید اور یہہ عدد مبنی تکثیر کی بہت آتا ہی یا یہہ کہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتھہ اتمام کی ختم ہی یعنی
جیسی کہ پیغمبر تمہاری خاتم النبیین اور سردار رسولون کی ہین تم بھی خاتم امتون کی اور اکرم اور اتم اونکی ہو اور ذکر کیا بغوی نی ساتھہ سند اپنی
کی بطریق مرفوع کی قال اِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى يَدْخُلَهَا اُمَّتِيْ یعنی فرمایا آنحضرتؐ
نی کہ بلاشبہہ جنت حرام ہی سب انبیا پر یہانتک کہ داخل ہوؤن مین اوسمین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہانتک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہ اشارہ
ہی طرف حسن خاتمہ کی کہ مبنی ہی حسن بدایہ جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نی اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى پس ہم آخرین
پیدایش مین اور اول ہین تبہین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِشُكْرِهٖ تَزِيْدُ الْبَرَكَاتُ وَالْخَيْرَاتُ اور ختم ہونا کتاب کا ساتھہ اس حدیث
کی کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کی ہی عنایت اور کرم ختم کرنیوالی کی سی یعنی اللہ تعالی کی سی ہی اور حدیث پہلی کہ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ
الخطاء والنسیان بہی مناسب ہی واسطی عذر کرنی کی واسطی جو کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا و سہو و نسیان سی خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰى وَتَجَاوَزَ
عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ بِحُرْمَةِ نَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِي الْفَضْلِ
وَالْاِحْسَانِ انتہی جاننا چاہیی کہ مشکوۃ کی شرحونمین تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہی اور بعضی نسخونمین یہہ عبارت
بہی لکہی ہی ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ وَوَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْاَحَادِيْثِ
النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ
وَسَبْعِمِائَةٍ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ
پہر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نی قدر دانی کری اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کری اوسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنی حدیثون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سی آخر دن جمعہ رمضان کی نزدیک دیکہنی ہلال شوال کی سات سو سینتیسوین برس مین ساتھہ حمد اللہ تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی کی
سب تعریف واسطی اللہ کی کہ پالنی والا عالمون کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکی اور اصحاب اونکی اور تابعون اونکی کی اور
فریق اونکی کی سب پر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ تمام ہوا یہہ ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کی اے مولی میری کیا بعید ہی تیری رحمت
واسعہ سی کہ اس میری سعی کو قبول فرماوی اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بہول چوک سی درگذر فرماوی اور مجکو اور میری استاد اور
ماں باپ کو روز قیامت کی بخشدی اور ذلیل نہ فرماوی یارب العلمین مکرر سہ کرر یہی عرض ہی کہ مجہ شرمسار کو اور میری استاد مولانا اسحق صاحب
مہاجر فی سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میری ماں باپ اور سب مسلمانونکو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہماری حال پریشان مال پر ہو
اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ
وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا

یا ارحم الرّاحمین اللّٰھمّ انّا نسألک من خیر ما سألک منہ نبیّک محمّد صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم و نعوذ بک من شرّ ما استعاذ منہ نبیّک محمّد صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وانت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوّۃ الّا باللّٰہ العلیّ العظیم * بیت از گدایان تو علم شاہ بہر امدادہ کہ چون خان حسم در حسرت حکیم * الٰہی نجّنی من کلّ ضیق بجاہ المصطفٰی مولی الجمیع * وھب لی فی مدینتہ قرارًا * بایمانٍ ودفنٍ بالبقیع * ربّنا ھب لنا من ازواجنا وذرّیّٰتنا قرّۃ اعینٍ واجعلنا للمتّقین اماما اللّٰھمّ صلّ وسلّم علی سیّدنا محمّدٍ النّبیّ الامّیّ وعلٰی اٰلہ واصحابہ واھل بیتہ وبارک وسلّم اللّٰھمّ صلّ وسلّم علیہ وعلیھم اجمعین

برحمتک یا ارحم الرّاحمین

خاتمہ کلام ملک العلام از فکر گرامی کرسی نشین بزم کمال خورشید سپہر افضال حلال نکات ادق جناب حکیم غلام مولی قلق دام ولہ فوقام قیام

رباعی

ہان بہر راہ رہنمائی ہی حدیث | بینائی چشم موسیائی ہی حدیث | القصہ طلسم فرح ہی یہہ ہے | تفسیر عجوبات خدائی ہی حدیث

دیدہ سرمہ سای حقیقت خاطر عرفان زای معرفت سعی لاہوت شکار تردد ناسوت طلبگار ملکہ گنجینہ ملکوت سواد سفینہ جبروت فطرت اسرار کشا ہمت لامکان فرسا نظر معاد منظور فکر معاد گنجور کو تامل اعتبارات کونی سی عیان اور تفکر مظہرات الٰہی سی نمایان ہی کہ اگر نقاب بستہ شاہد وحدت کی کشودہی تحریک نسیم کلام صورت پذیر نہو نہو سکی اور دیدہ دل تماشا دوست کا پردۂ آرزو بی جنبش نسیم حدیث یکسو نہو اجتناب الست بربکم کی اغوش شفقت نہ واہتی قالوا بلی کی پہلوی رافت مین نہ جاتی پس نکتہ یاب کلامی کلام و نفخت فیہ من الروحی کی معنی کما ینبغی سمجھا ہی بنا بر علیہ اس دقیقہ قدرت کا حیات ابدی نام رکہا ہی علی الخصوص کلام خلاصہ موجودات واجب التحیات مسجود طلاقت معبود بلاغت جوامع الکلم رہان الحکم مصحف آغوش احدیت نقش ناصیہ صمدیت مروج لوح و قلم مطرح حدوث و قدم خاتم المرسلین اقدم النبیین مالک یثرب و البطحی محمد مصطفٰے الوف الوف تحیات و صلوۃ علیہ وآلہ الاطہار واصحابہ الکبار حاشا وکلا نقش اولین نگارستان ہدایت اور مہر خاتمہ دفتر نہایت ہی لہذا اقدم فرسایان عرفات جستجو اور طواف آرایان کعبہ تگ و پو کو صلای جام آسودہ تشنگی اور مژدہ دوام راحت گزینی ہی کہ کنوز معرفت و خزینہ حقیقت نور دیدہ عرفان سواد خاطر ایمان وزنامہ کون وفساد آئین معاش و معاد دستور العمل طریقت واجب الحفظ حقیقت قاعدہ اشکال ہدایت قاید اعمی ضلالت بدیہ عرب و عجم مشکوۃ شریف مترجم ہو کہ فرشتہ خصلت قدسی مرتبت کریم الذات جمیل الصفات مستند علمای مستندین جناب مولانا نواب **محمد قطب الدین خان** صاحب دہلوی دام فیوض الباری اس جناب ستودہ تذکار نی بنظر بدیہ ہدایت خاص و عام اور رفع شکوک و اوہام ترجمہ کتاب مسطور مین بہ تجب التزام کیا ہی کہ کام کیا ہی ایک تو ترجمہ سلیس زبان اردو کی معنی مین عام فہم کیا اور پہر عمدہ مضامین کو مقامات مختلف سی چن کر محلہای مناسب مین فواید کی فوق سی علیحدہ متمیز فرمایا اور ہر باب مین تا وسع امکان غوامض تفسیریہ اور دقایق فقہیہ بطور شایستہ بیان کئی اور ماسوا اس زین طبق طبق در رغرر نکات ورق ورق مین بہر دی گویا افادہ کا دریای ناپیدا کنار ہر کوزۂ نقطہ مین بہرا اور ہر سطر کو تفسیر صفت قلزم بنایا اگرچہ یہہ کتاب ایک وقت دہلی مین بلا زمان مولوی الیسکی اجازت سی دو مطبع کی باندر وفادہ فوادہ چہپ کر بدینیار باب ارادت ہوئی

تھی لیکن بہ انتظام اپنی بدنظمی سے بسیار پریشان تھا کہ شایق کی نظر جہان پہ خیرہ ہو کر رہ گئی اور بعد ازان بہ التزام مہتمم مطبع مجتبائی مین چھپی تو بندگان افادت نشان کی نظر ثانی بسر نہو ئی لیکن اب کہ بافضال ایزدی و تائید سرمدی حضرت مولف مسبوق الملوح نے بہ ذات نظر ثانی فرما کر اور بہت کچھ مطالب بڑھا کر نور ناصیہ سعادت عرق پیشانی باعث بوی عطر ایمان ریاض عرفان نشاہ جام الست خاطر خدا پرست ناظم نظم ایت آفع اعلام آوہیت جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حامی سنت سنیہ ماحی بدعت سیئیہ ماحی بدعات ساعی حوالات ناشر روایح ازلی جناب مولانا **محمد ہاشم علی** صاحب ابقاہ اللہ بکمالہ الجلالہ کو وہ نسخہ قدسی عطا فرمایا اور ارشاد اطبع ہوا اس جناب کی خلوت تا یحجاب کو سعادت نبوی اور رضاعت اخروی جمع کر کے اہتمام میں جد و جہد کی کہ چشم بہ نقطہ میں سرمہ سواد دیدہ بہر پا اور دامن دایرہ میں ترچشم کو پر کیا صحت کی وہ صورت کہ اگر لوح محفوظ مقابلہ کو آئی تو آنکھوں سے جا دکر کے اور رفع اغلاط کی وہ کیفیت کہ اگر حافظ جبرئیل اس کو سن پائے تو اپنی سہو کو یاد کرے اب و تاب کتاب میں وہ ساعقہ ہے کہ اگر حاسد دیکھے آنکھوں دیکھی تجانتا ہو جائے اور ربط و ضبط تحریر میں وہ قرینہ کہ اگر رشید سر پر چڑھائے تو کرسی استادی سے گر جائے چو آنکہ اسکی مطالعہ سے نور پذیر ہو اوسکی عالم نور جاگیر **مواہبات** چھپی ہے عجب شکل کی یہہ کتاب ✤ کہ ہر نقطہ میں ہے نہان آفتاب ✤ ہر ایک حرف کی وہ کشش دلربا کہ رشک اشارات ابرو ہے بار بار ہر ایک دامن دایرہ نور خیز ہر اک خوش قطع شمشیر تیز ✤ بہر کیف اس صحیفہ دلکش کی بے مثالی کی سوا تلاش مثال محال اور بے ہمتائی کی ماورا جستجوی ہمتا خواب و خیال بعد ازین بامید خیرہ آخرت قلق ناکام کشتہ ناقدری ایام ایک قطعہ تاریخ انطباع بطور یادگار برلب اظہار رکھتا ہے اور شرکا سے اہل خطا پوشی بیہودہ خروشی چاہتا ہے ہو بذہ **قطعہ** بکہ مطبوع ہے مظاہر حق ✤ صاف طبع ہے پسند ہمین ✤ دیکھ کر دل بہی فرح گین ہے ✤ اپنا آئینہ سا آئین ہے ✤ سر آمد ہے اسی **قلق** لکھ دی لوح محفوظ حاصل دین ہے ۱۲

التماس بخدمت صاحبان ناظرین

بعد حمد و صلوۃ کی یہ احقر العباد **محمد ہاشم علی** عفی اللہ عنہ مہتمم مطبع ہاشمی بیچ خدمت ارباب دین اور صاحبان یقین کی ملتمس ہے کہ یہہ کتاب لاجواب یعنی مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف تالیف عالم باعمل مقبول بارگاہ لم یزل متبع سید المرسلین جناب مولوی **محمد قطب الدین خان** صاحب کی پہلی اسی دو تین مرتبہ حسب الاجازت جناب ممدوح کی طبع ہوئی لیکن باوجود کوشش و سعی کی اوسکی اہتمام مین بمقتضائی بشریت ان الانسان یخطی و یصیب اوسمین غلطیاں فاحش رہ گئین جیسے رہ جانا بتمام و کمال حدیث کا معہ ترجمہ و فائدہ کی علی ہذا القیاس اسکی تفصیل کہ سہو کاتب ہے یا چوک مصححین لاحاصل ہے اوراسمین تقریر محض لاطائل تفحواے حدیث شریف نفسی آدم و نسیت ذریتہ پس چونکہ یہہ کتاب فن حدیث شریف مین السیحا معہ اور مشہور ہے کوئی اور کتاب نہین جسقدر کتابین طبع ہوئین تہین باتوں بات بدیہ ہو گئین اور شایق اوسکی ہاتھ ملتے رہ گئے اوسوقت عزیز القدر عزیز بجان منشی **محمد علی** منصرم مطبع ہذا نے بہ نام حق تالیف اس کتاب کا بخوف اسکی کہ کوئی اور چھاپ لیوے مولف ممدوح سے حاصل کر کے ساتھ امداد و اعانت شفقی محبی حافظ **رفیع الدین** و **عزیز الدین** خلف حافظ **سراج الدین** صاحب مرحوم سوداگران کتب میرٹھ کی بنظر فوائد عام چھاپنا شروع کیا اس زمانہ مین حسن اتفاق سے احقر بیت اللہ شریف مین آ گیا تہا جب بعد الفراغ حج و زیارات حرمین شریفین چھپی برس واپس ہندوستانی آیا تو یہہ کتاب قریب نصف کی طبع ہو چکی تہی لیکن اسکی اہتمام کی ہر ایک کی زبانی تحسین سنی پہنچی جو بعد سعی و کوشش عزیز مسطور کی دیکھی فی الواقع جیسی سنی تہی ویسی پائی جزاہ اللہ تعالی اور جو اسکی مصحح بالکمال جناب مخدومی مکرمی مولوی **وصیت علی** صاحب و مولوی **محی الدین** صاحب کا ہوئی کی جانفشانی و خونریزی خیال کی شکریہ بجا لایا کہ دل و جان سے اسکی صحت مین مصروف ہین جن غلطیوں اور اونکی نظر چوکی تہی او نہوں نے نکالین علاوہ اوسکی خاص مولف ممدوح نے بھی نظر ثانی کتاب مطبوعہ سابق فرمائی سوا اکثر غلطیاں اہل مطابع کی عدم پروی سے داخل کتاب ہو گئیں تہین اونکو نکالکر محکوذین اپنی ہو موا اوسکی مطابق اس کتاب مین درست و صحیح کرا دین اور جو غلطیاں کتب مطبوعہ مطابع سابق مین ہو گئی ہین اپنے دعوی کی دلیل کی واسطی چند غلطیوں فاحش کا ایک نقشہ واسطی حجت صحت کتاب اپنی کی لکہا

جلد	صفحہ	سطر	غلطیاں مظاہر حق مطبوعہ مجتبائی وغیرہ	صحیح مطابق اس خانہ کی ہونا چاہیے
چہارم	۵۶۲	۹	پس حکم کیا گیا مین ساتھ پانچ نمازونکی ہر روز کہا موسی نے	پس حکم کیا گیا مین ساتھ پانچ نمازونکی ہر روز پس آیا مین موسی کی پاس پس کہا ساتھ کس چیز کی حکم کیا گیا تو کہا مینے حکم کیا گیا مین ساتھ پانچ نمازونکی ہر روز کہا موسی نے
سویم	۸۹	۳۰	پس حق عصوبت کا پوتی کو پہنچیگا اور وہ پوتا نیچی کی درجہ کا ساقط ہوگا اور اگر پوتا برابر کی درجہ کا ہوگا تو تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی	پس حق عصوبت کا پوتا پوتی کو پہنچیگا تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی
سوم	۱۷۳	۱۷	ایک حدیث معہ ترجمہ اور فائدہ کی رہ گئی ہے	وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ نحر جزورا او بقرۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ مین تو ذبح کیا اونٹ یا گائے فـ دلالت کیا اس حدیث نے اسپر کہ ضیافت کرنی احباب کی سفر سے سنت ہے